ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ — العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

بنیاد گذار: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگرانِ اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۸ ⊙ ۲۷ر شعبان ۱۳۸۴ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۶۵ء ⊙ نمبر ۱

امریکی ایجنٹ اور ملک کا مستقبل

سرکاری افسروں کی غیر ذمہ داری

اس سے پہلے کراچی کے اخبار انجام میں تفصیل سے یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ امریکن ایجنٹ امریکی سفارتخانہ کے سٹاف کے ذریعہ مس فاطمہ جناح کے لئے بی ڈی کے ممبروں سے مل رہے ہیں اور ایک ایک ممبر کو ہزاروں روپے دے رہے ہیں۔ یہ خبر اگرچہ نمائندہ انجام کی تھی۔ اور اس لحاظ سے ایک معمولی خبر تھی۔ مگر اندرون ملک معاملات اور خاص کر سب سے بڑھ کر اہم مسئلہ انتخاب صدارت کے سلسلہ میں امریکی آدمیوں پر ایک پاکستانی اخبار اتنا بڑا الزام عائد کر رہا ہے۔ امریکی سفارتخانے کا فرض تھا کہ وہ فوراً اس کی تردید اور اپنی لاتعلقی اور غیر جانبداری کا اعلان کرتا۔ مگر ہمیں افسوس ہے کہ امریکی سفارت خانہ اس معاملہ میں بالکل خاموش ہے۔ جو یا تو ڈھٹائی ہے یا چوری اور سینہ زوری ہے۔

ہم پہلے کئی بار مودودی صاحب سے اس قسم کے سوالات تحریراً دریافت کر چکے ہیں جن سے ان کا تعلق امریکی سیاست سے ثابت ہوتا ہے اور جن کا جواب انہوں نے اب تک نہیں دیا۔

مگر ہماری بات عدالتی ثبوت اور سرکاری ذمہ دارانہ الزام کا درجہ نہ رکھتی تھی۔

مگر اب اخبار مشرق ۲۳ر دسمبر ۶۴ء کے صفحہ اخیر پر محترم مسعود صادق صاحب قائد ایوان مغربی پاکستان و صدر مسلم لیگ مغربی پاکستان (وزیر خزانہ صوبائی) کا یہ بیان پڑھ کر تعجب اور سخت افسوس ہوا۔ انہوں نے صفائی سے اچھرہ میں تقریر کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا ہے کہ اپوزیشن کو بیرونی امداد مل رہی ہے۔ اور سابق صوبہ سرحد میں ایک ووٹر کو دو ہزار روپیہ دیا گیا ہے

اخبار انجام وغیرہ کے بیانات کے ساتھ ملا کر جب وزیر خزانہ کا بیان پڑھا جائے تو اس کا مطلب صاف یہی ہے کہ انتخابات میں امریکی مداخلت کارفرما ہے۔

ہم حیران ہیں کہ حکومت کے اتنے بڑے ذمہ دار افسر بلکہ وزیر یہ بات کہہ رہے ہیں اور یہ سلسلہ راجہ حسن اختر مرحوم کی تقریرات سے شروع ہو کر اب تک چلا آ رہا ہے۔ پھر حکومت اس کا تدارک کیوں نہیں کرتی۔ کیا ایک وزیر کا یہ کہنا صحیح ہے کہ ہم خود جنگ کے کروڑوں روپے لیکر ترقیاتی سکیمیں چلاتے رہیں گے اس وقت تک ہم کیسے اس کا اظہار کریں۔ لیکن اگر یہ صحیح بھی ہو تو بھی کافی جواب نہیں ہے۔ معاہدات کرنے اور تعاون کی سکیموں پر عمل کرنا اور چیز ہے اور ملکی معاملات اور خاص کر حکومت سازی میں مداخلت اور چیز۔ مؤخر الذکر صورت حال کسی طرح قابل برداشت نہ ہونی چاہئے۔ اگر یہ باتیں غلط ہیں تو حکومت کے ذمہ دار افراد کو نہ کہنا چاہیئے۔ اور اگر صحیح ہیں تو پھر اس کا تدارک نہ کرنا انتہائی غیر ذمہ داری ہے۔ کیا حکومت بھارت کی مداخلت کو برداشت کرے گی۔

ہم تو بلاخوف و ملامت یہ کہنے کو تیار ہیں کہ اگر فی الحقیقت ہمارے ملکی انتخابات کوئی غیر ملکی طاقت لڑا رہی ہے تو ایسے انتخابات کو ملتوی کر دینا بہتر ہے ورنہ ایسے الزامات کی تردید ضروری ہے تاکہ کم از کم یہ تصور تو نہ پیدا ہو کہ پاکستانی گورنمنٹ غیر ممالک کی مداخلت کے سامنے بے بس ہے۔

ہم نے اس ملک کو بڑی مصائب و مشکلات سے آزاد کرایا ہے۔ اس کو دوبارہ غیروں کی دسیسہ کاریوں کے حوالہ کر دینا ملک سے بڑی غداری ہوگی۔

کیا اسلام یتیم رہ گیا ہے اس کا کوئی والی وارث نہیں

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تقریر

لاہور۔ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۴ء کو رات کے وقت جمعیۃ علماء اسلام کی شاخ لاہور کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا قاری شفاعت احمد صاحب فیض باغ منعقد ہوا۔ اس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے جو تقریر فرمائی اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے

علماء کرام۔ و برادران اسلام۔

مسلمان اور کافر کا فرق یہ ہے کہ کافر کے لئے صرف دنیا ہے اور مسلمان کے لئے دنیا اور آخرت دونوں ہیں یہ غلط ہے کہ دنیا کی عزتیں اور نعمتیں صرف کافروں کے لئے ہیں۔ یہ دنیا دارالعمل ہے جو جتنی محنت اور سعی کرے گا اس کو اتنا پھل ملے گا۔ مگر یہاں کی حقیقی خوشی اور نعمتیں بھی دراصل مسلمانوں کے لئے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ پر گامزن ہوں۔ ہاں مسلمان کو دنیا کی جتنی بھی نعمتیں میسر آجائیں۔ کتنا ہی آرام ملجائے۔ بادشاہت نصیب ہوجائے مگر جب وہ ان نعمتوں اور لذتوں کا تصور کرتا ہے جو اس کے لئے جنت میں تیار کی گئی ہیں تو وہ باوجود ہزار ناز و نعم کے اس دنیا کو جیل خانہ سمجھنے لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ہم شکر ادا نہیں کر سکتے۔ کہ اس نے ہمیں دولت ایمانی سے نوازا۔ ہمیں کامیابی و کامرانی کے راستے بتائے۔ جن پر چل کر اہل اسلام سارے دنیا کے حکمراں بن گئے تھے۔ مٹھی بھر عرب اسلامی تعلیمات، اسلامی اخلاق و کردار اور خدا اور رسولؐ کی فرمانبرداری سے دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں پر غالب آگئے تھے۔ دور نہ جائیں ابھی کل کی بات ہے کہ اورنگ زیب غازی رح کے زمانہ میں رنگون سے لیکر تاشقند تک ہمارا طوطی بول رہا تھا۔ افریقہ، ایشیا کے بڑے بڑے حصوں پر اسلام کا پرچم لہرا رہا تھا یورپ پر ہماری دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ کیا اس وقت کوئی گریجویٹ تھا۔ یا یہ پتلون اور ٹائی کی برکت تھی۔ یا شراب و زنا کی گرم بازاری ان فتوحات کا سبب تھی۔ کاش کہ مسلمان اپنی ماضی کے آئینہ میں اپنا اصلی چہرہ دیکھیں۔ آج ہماری مثال اس شیر جیسی ہے جو بچپن میں بکریوں میں پل کر اپنے کو بکری سمجھنے بیٹھا تھا۔

فرنگی نے ہماری ذہنیت تباہ کردی۔ غلامی کے جراثیم ہمارے رگ و پے میں سرایت کر گئے۔ ہمارا اصلی نصب العین آخرت کا سنوارنا اور اسلامی تعلیمات و اخلاق سے آراستہ ہونا تھا۔ اور اسی کے سلسلہ میں ہم کو دنیا کا اکرام و اعزاز بھی نصیب ہوتا تھا اور وہی اسلامی کردار ہماری تمام کامرانیوں کا سرچشمہ تھا۔ آج ملک کے جدید تعلیم یافتہ افراد سیاسی پارٹیاں یورپ و امریکہ کی تقلید میں ہی اپنی نجات سمجھی ہوئی ہیں۔ سب انہی کی نقالی پر فخر کرتے ہیں۔ اور انہی کے اصول کی پوجا ہو رہی ہے۔ اس وقت ملک میں صدارتی انتخاب کا ہنگامہ برپا ہے۔ میں کہتا ہوں اگر اسلامی طریقہ سے سربراہ کا انتخاب نہیں ہوتا۔ اور سرکاری یا عوامی دباؤ سے غلط کار یا بدکار لوگ کامیابی حاصل کر لیتے ہیں تو اس کو نہ صحیح انتخاب کہا جاسکتا ہے۔ نہ شرعی۔ اس کو تغلب کہا جاسکتا ہے۔ جس کے مسلط ہونے میں صحیح ارباب شعور کا کوئی دخل نہ ہو۔ آج اس انتخابی ہنگامے میں ہر دو فریق کے نعرے سنئیے۔ ایک امریکن صدارتی نظام زندہ باد کہتا ہے۔ دوسرا برطانوی پارلیمانی نظام پائندہ باد۔ یہ تو نصب العین کا فرق ہے ان میں سے ایک فریق بھی اسلامی نظام زندہ باد۔ خلافت راشدہ زندہ باد کا نعرہ نہیں لگاتا۔

اقتدار اعلیٰ پہلے خدا تعالیٰ کے لئے تسلیم کرلیا گیا تھا۔ مگر اب ہر دو فریق ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر نعرہ لگاتے ہیں کہ اقتدار اعلیٰ عوام کے لئے ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ان پارٹیوں کی جمہوریت یہ ہے کہ اکثریت جو فیصلہ کرے وہی ہمارا ایمان یا دھرم ہوگا۔ چاہے وہ خدا و رسول کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ آپ نے کل ڈھاکہ کے قومی اسمبلی کے اجلاس میں یہ تماشا دیکھا کہ اکثریت نے عائلی قوانین کے حق میں ووٹ دیکر اسلامی مسائل کو شکست دی۔ جمعیۃ علماء اسلام ایسی اکثریت یا ایسی جمہوریت پر لعنت بھیجتی ہے جو شریعت پر حاکم ہو۔

آج جناب ایوب خان بھی کہتے ہیں کہ عائلی قوانین کا جو فیصلہ اسمبلی کرے مجھے منظور ہے۔

اور مس فاطمہ بھی کہتی ہیں کہ اس کا فیصلہ عوام کے ہاتھ میں ہے۔ کوئی بھی ایمانی جرأت دکھا کر یہ کہنے کو تیار نہیں ہے کہ شرعی مسائل کا فیصلہ شریعت کے مطابق ہوگا۔ لوگوں کی رایوں سے نہ ہوگا۔ یہ وکیلوں کو قانونی حق دیتے ہیں۔ سند یافتہ ڈاکٹروں کی برتری صحت کے معاملہ میں تسلیم کرتے ہیں۔ مگر شریعت کی تعبیر میں علماء شریعت کی برتری ماننے کو تیار نہیں ہیں۔ یہاں مس فتو یا مسٹر جو فتور چھوڑ لائے دیں گے وہ قبول کی جائیں گی۔

آج اسلام یتیم بن گیا ہے۔ اس کے لئے اگر کوئی پارٹی یا جماعت میدان میں آئی ہے تو وہ صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ جس نے مغربی تہذیب کے دلدادگان کے دونوں امیدواروں کے مقابلہ میں اسلامی تہذیب کے علمبردار تیسرے امیدوار کو کھڑا کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور جس کو لطائف الحیل سے ناکام بنا دیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام نے بامر مجبوری اسلامی شرائط کا اعلان کیا۔ کہ چلو کچھ تو دین کا فائدہ ہو۔ مگر حزب اقتدار کو نشہ اقتدار چڑھا ہوا ہے اور حزب مخالف یہ اطمینان نہ دلا سکے کہ مس صاحبہ کامیابی کے ساتھ مستعفی ہوجائیں گے۔ خدا تعالیٰ اپنے قانون کی مخالفت سے ناراض ہوتے ہیں۔ خدا کا رسول عورت کی سربراہی کو تباہی بتاتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام نہ خدا کو چھوڑ سکتی ہے نہ رسول کو۔ اس لئے ہم نے کسی کی بھی تائید کرکے اس کے گناہوں میں شریک ہونے سے انکار کردیا ہے۔

برادران اسلام و علمائے کرام! آپ دفتر کو مغربی پاکستان کا مذہبی سیکریٹری ایٹ سمجھیں۔ اور اس کو اس کے شایان شان بنانے کی سعی کریں۔ اس کی زیادہ ذمہ داری اہل لاہور پر عائد ہوتی ہے۔

آج اللہ تعالیٰ نے بے سر و سامانی اور بے بضاعتی کے باوجود ہماری مدد فرمائی ہے کہ سلہٹ چاٹگام (مشرقی پاکستان) سے لیکر کراچی تک جمعیۃ کی ہزاروں شاخیں قائم ہوچکی ہیں۔ اور ہمارے ہزاروں ممبر بی ڈی کے کامیاب ہوئے ہیں۔

جبکہ نام نہاد اسلامی جماعت کو کاغذی پروپیگنڈوں کے طوفانوں کے باوجود تقریباً صفر بٹے صفر کامیابی ہوئی ہے۔ سوائے کراچی کے۔ کہ وہاں ماں کے نام سے کچھ

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

محمد ایوب خان کے ناداں دوست
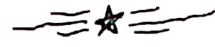
پیر دیول شریف کو بعض انگریزی خواں غلطی سے ڈیول پڑھتے ہیں۔ بعض سیاست داں ویول پڑھ لیتے ہیں۔ صحیح لفظ دیول ہے۔ دال کے ساتھ۔ یہ کوہ مری میں ایک گاؤں کا نام ہے۔ پیر صاحب وہاں کے ہیں۔ یہ خود بے پیرے ہیں یعنی بقول اپنے خضر علیہ السلام کے سوا کسی طریقہ سے کسی شیخ کے ذریعہ وابستہ نہیں ہیں۔ بعض اخبارات نے ان کا پروپگنڈا ماضی میں اتنا کیا تھا کہ الامان والحفیظ۔ کبھی کسی نے ان کو غوث و قطب قرار دیا۔ کسی نے ان کے کروڑوں مرید بتائے۔ اور کسی نے ان کے مراقبے اور کشوف اچھالے۔ ہمارے خیال میں یہ ساری باتیں غلط ہیں۔ اور انہوں نے خود بھی اس کی تردید کردی ہے۔

ممکن ہے یہ صدر ایوب خان کے وفادار ہوں، یا ان کے مرید ہوں۔ مگر ناداں دوست ہیں۔ یہ سامنے آئے تو بعض پرانے مشہور خاندانی پیر بگڑ گئے۔ ادھر بیس ہزار بی ڈی کے ممبروں کی گپ چھپ جانے سے سارا بھرم بھی جاتا رہا۔ بھلا اگر ان دیولوں کے بیس ہزار ممبر ہیں تو پھر ایوب خاں کو دوروں کی کیا ضرورت ہے۔ ایوب خان کے ناداں دوست اور بھی بہت ہیں۔ جو ان کو اعداد و شمار بڑھا چڑھا کر بتاتے اور اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ وہ لوگ بھی ان کے ناداں دوست ہیں جو ان کو شریعت کے خلاف مشورے دیتے ہیں اور وہ لوگ بھی جو ان سے کسی حق گو مسلمان کو ملنے نہیں دیتے۔

اور سب سے زیادہ خطرناک ناداں دوست بلکہ دشمن وہ افراد ہیں جو غیر ملکی امداد کے ذریعہ اپنی توندیں بڑھانا ضروری سمجھتے اور انہی ممالک سے دلچسپی بھی رکھتے ہیں۔ اور صدر صاحب کو مطلع نہیں ہونے دیتے۔

عورت کی سربراہی

مودودی صاحب اور اس کی پارٹی کبھی کہتی ہے کہ عورت مملکت کی سربراہ نہیں ہوسکتی۔ البتہ ضرورت و اضطرار کے وقت اس کو ووٹ دینے کی یہ حیثیت ہوجاتی ہے جیسے اضطرار کے وقت خنزیر کا گوشت کھانا اور کبھی بالکل صفائی سے کہہ دیتے ہیں۔ کہ اسلام میں عورت سربراہ ہوسکتی ہے اور اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس مسئلہ کی وجہ سے مودودی فرقہ کا یہ عقیدہ سب کے سامنے آگیا کہ حکمت عملی کے تحت شریعت کے احکام بدلے جاسکتے ہیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جمعیتہ علماء اسلام نے پہلے دن سے عورت کی سربراہی کو شریعت کے خلاف سمجھا اور اس کا اعلان کیا۔ جیسے کہ خود سرور کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام نے اشتہار کے ذریعہ ہر دو فریق کے سامنے اسلامی شرطیں پیش کی تھیں۔ اس سے ایک اخبار نے طنز کی ہے کہ اس سے بالواسطہ عورت کی سربراہی کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ اب کل پرسوں الیکشن ہونے والا ہے اس لئے جمعیت کے فیصلہ کے بعد اس پر مدلل بحث اس وقت مناسب نہیں ہے البتہ طنز کا جواب یہ ہے کہ اشتہار میں سوچ سمجھ کر شرائط کے ساتھ دیگر متعلقہ امور کے بارہ میں اطمینان حاصل کرنا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ عورت کی سربراہی کی ممانعت کے جواب میں اپوزیشن لیڈر جو کہتے رہے ہیں کہ محترمہ صرف غلط اقتدار ختم کرنے کے لئے ہیں۔ بعد میں وہ مستعفی ہوجائیں گی۔ جمعیتہ علماء اسلام اسی کا اطمینان چاہتی تھی۔ چنانچہ ۲۰ دسمبر کو تحریر لکھ کر نوابزادہ نصر اللہ خاں اپوزیشن لیڈر کے پاس بھیجی کہ آیا محترمہ کامیابی کے بعد مستعفی ہوجائیں گی۔ اس کا جواب تحریری آیا۔ جس سے جمعیت کی مجلس شورےٰ مطمئن نہ ہوسکی۔ اور جب وہ موجودہ آئین ہی کے تحت انتخابات پھر اسمبلیوں کے اجلاس کرائیں تو بحث وہیں کی وہیں رہ گئی۔ اس لئے جمعیتہ علماء اسلام کے جنرل اجلاس نے قرآن و حدیث اور اجماع امت کے صاف و صریح فیصلے کے مطابق سابقہ موقف کو بحال رکھا کہ جمعیت عورت کی حمایت نہیں کرسکتی۔

اصلیت کیا ہے؟

مس فاطمہ جناح کے صدارتی امیدوار کھڑے ہونے سے بہت سی نئی باتیں سامنے آئیں۔ جو شاید بصورت دیگر کبھی بھی سامنے نہ آتیں مثلاً اس دعوے کی کوئی عملی مثال موجود نہیں تھی کہ حکمت عملی کے تحت کسی دین کے اصول کو کس طرح تبدیل کیا جاتا ہے۔ اضطرار کے وقت حرام کس طرح حلال ہوجایا کرتا ہے اور بلند بانگ دعووں اور عمل کی دنیا میں کتنا تفاوت وفاصلہ ہوا کرتا ہے۔

ان کے کھڑے ہونے نے یہ عقدہ بھی حل کیا کہ پاکستان کی وہ بہت سی جماعتیں وافراد جنہیں ان کے محترم بھائی کے عہد اقتدار سے ہی غدار اور غیر ملکی ایجنٹ کہا جاتا رہا تھا وہ محض برنبائے اغراض سیاسی تھا حقیقتاً نہیں تھا۔ وہ سب محب وطن اور قابل اعتماد ہیں۔ یہ بات بھی واضح ہوئی کہ بعض جماعتیں جو یہ دعوے کیا کرتی تھیں کہ وہ خالص اقامت دین کے لئے ہی کام کر رہی ہیں اور اس بارے میں اتنی بلند وبے لوث ہونے کی مدعی تھیں کہ محترمہ کے بھائی کی قیادت کو بھی گوارا نہیں کرتی تھیں۔ اور ان کی جماعت سے اشتراک کی ہرگز روادار نہیں ہوئی تھیں، وہ اب نہ صرف محترمہ کی قیادت کو ہی قبول کر رہی ہیں بلکہ اسے ناگزیر ومستحسن قرار دے رہی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ سابق کانگریسی سرخ پوشوں اور اشتراکی ملحدوں کے شانہ بشانہ جن کی ہجو اور رد میں سب سے زیادہ ان کی ہی زبانیں دراز رہیں۔ محترمہ کے جلو میں فخر سے سر اٹھا کر چل رہی ہیں۔ ایک اور بات جو سامنے آئی وہ یہ ہے کہ عورت کی سربراہی کے مسئلہ پر ان افراد سے منسوب رایوں واقوال کو بھی بطور دلیل پیش کیا گیا اور کیا جارہا ہے جن کے سیاسی ومذہبی نظریوں کی تردید وتغلیط پر اپنی اقامت دین کی تحریک کو ان جماعتوں وافراد نے جاری کیا تھا۔ سیکولرزم اور متحدہ قومیت کے سیاسی تصور ونظام میں تو بلاشبہ عورتوں کا سیاست میں حصہ لینا اور قائد وسربراہ بننا ممکن ہے، اور اس اعتبار سے جن لوگوں نے اسے درست قرار دیا وہ لادینی افکار کی رو سے صحیح تھا لیکن جہاں سوال اسلامی نظام اور اقامت دین کا ہو۔ اور جو اٹھے ہی ان دعووں اور منصوبوں کے ساتھ ہوں اور پھر وہ ان لوگوں سے منسوب غلط یا صحیح اقوال کو بطور استدلال پیش کریں، جن کے نظریۂ متحدہ قومیت وسیکولرزم کو رد کرتے رہے ہوں، تو یہ عجوبہ قابل حیرت نہیں تو کیا ہے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس بارے میں خود اپنے جو مخالفانہ صریح اقوال موجود ہیں، انہیں قطعی بھلاوے میں ٹال دیا جائے۔

بہرحال مس فاطمہ جناح کے صدارتی امیدوار بننے نے بہت سے معاملات پر جنہیں اس سے قبل طے شدہ سمجھا جاتا رہا۔ ازسرنو سوچنے سمجھنے اور فیصلہ کرنے کا راستہ کھول دیا ہے۔ سابق کانگریسی اور نیشنلسٹ مسلمانوں کے ساتھ اشتراک، سوشلزم کے داعیوں اور حامیوں کے ساتھ اتحاد اسلام پر جمہوریت کا تقدم، سیاسیات میں عورتوں کے حصہ لینے کے جواز کا معاملہ۔ پاکستان میں متحدہ قومیت، سیکولرزم اور اشتراکیت کے نظریات فروغ پانے کی گنجائش نکل آنا۔ اسلامی نظام اور دینی نظام کے حامیوں کے مابین اشتراک عمل، یہ ایسی باتیں جو صرف مس فاطمہ جناح کے صدارتی امیدوار کھڑے ہونے کی بنا پر ممکن الوقوع ہوئی ہیں۔ یا شاید صدر ایوب کی مخالفت کے جذبہ نے اسے ممکن بنایا ہے۔ بہرحال پاکستان کی تاریخ کا یہ نیا باب، اور اقامت دین کی تحریکوں کا یہ نیا رخ، مستقبل میں کیا رنگ لائے گا۔ یہ تو بعد کی بات ہے البتہ اس سے ہر گروہ اور ہر فریق اپنے اصلی رنگ میں ضرور نمایاں ہوگیا ہے اور دیکھنے والی آنکھ ہر چیز کو فاش دیکھ سکتی ہے۔ (ک)

غور کیجئے

وہ لوگ جنہوں نے دین ودنیا کو دو الگ خانوں میں تقسیم کیا۔ اور مذہب وسیاست کے دائرے علیحدہ علیحدہ رکھے وہ ان لوگوں سے بسا غنیمت تھے۔ جنہوں نے دعویٰ تو یہ کیا کہ اسلام میں دین ودنیا کی تفریق اور مذہب وسیاست کی علیحدگی کا کوئی تصور نہیں ہے۔ لیکن کیا یہ کہ پورے دین کو دنیاوی مصالح کا تابع اور پورے مذہب کو سیاست کا کھلونا بنا کر رکھ دیا۔ وقتی تغیرات کے ہر چھوٹے بڑے تقاضے کی خاطر دین کے اصول اور دین کے احکام میں تبدیلی کو جائز وروا ٹھہرایا۔ انہوں نے حکمت وتفقہ اسی چیز کو سمجھا کہ جب اور جیسی ضرورت نظر آئے اس کے مطابق شریعت کے فرمان ڈھال لیے جایا کریں۔ "زمانہ باتو نہ سازد، تو با زمانہ بساز" کے آسان ترین فلسفہ کو، دین کا نام دے کر اقامت دین کا انوکھا طریقہ ایجاد کیا۔ حق وصداقت کی آج تک کی تاریخ تو یہ رہی تھی کہ زمانہ کا رخ اور وقت کے تقاضے خواہ کچھ بھی ہوں۔ لیکن سچائی کے اصول ہرگز قربان نہیں ہونے دیے گئے۔ آتش نمرود سے کربلائے یزید تک اور عباسی، تاتاری، اکبری اور فرنگی فتنوں کے زمانہ تک، اکابر امت کا یہی دستور رہا کہ خواہ کیسے ہی نامساعد حالات پیش آئے۔ لیکن انہوں نے اسلام کے کسی اصول پر آنچ نہیں آنے دی۔ اس کی تبدیلی کو اضطرار کے عذر کے ساتھ بھی گوارا نہیں کیا، لیکن آج یہ نئی اپج کہ ضرورت ومصلحت کے تقاضوں کی خاطر اضطراراً دین کے بعض اصول تبدیل اور بعض حرام حلال قرار دیے جاسکتے ہیں۔ حق کو باطل کے آگے سرنگوں کر دینے کے مترادف ہے۔ اقبال آج زندہ ہوتے تو دیکھتے کہ

"عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ
ز شہر پاک ایں تحریف دیں چہ بوالعجبی ست"

(ک)

بقیہ:۔ مسائل رمضان

یعنی حیض کے ایام میں روزہ رکھنا جائز نہیں، اسی طرح پیدائش کے بعد جتنے روز نفاس کا خون آوے جب خون بند ہوجاوے روزہ رکھنا چاہیئے، اور رمضان شریف کے بعد ان دنوں کے روزے کی قضا ضروری ہے۔ جن دنوں میں یہ عذر رہا ہے / جن لوگوں کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے ان کو بلا تکلف سب کے سامنے کھانا پینا نہیں چاہیئے بلکہ تعظیم رمضان المبارک لازم ہے (باقی آئندہ)

دارالعلوم دیوبند کے شائع کردہ

مسائلِ رمضان

ماہِ رمضان کی فضیلت و عظمت

رمضان شریف اسلام میں ایک نہایت ہی مقدس اور برگزیدہ مہینہ ہے۔ اس کی سب سے بڑی اور بنیادی عبادت روزہ ہے، جو نفس کو مانجھنے اور صاف کرنے میں خاص اثر رکھتا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر، اور فرض کا ثواب ستر گنا ہو جاتا ہے۔

رمضان شریف کا خاص مشغلہ تلاوت قرآن حکیم اور اپنے اوقات کو یاد خداوندی سے معمور رکھنا ہے۔ روزے میں جھوٹ، غیبت، چغل خوری وغیرہ معاصی روزہ کو کالعدم اور روزہ دار کو قریب ہلاک کر دیتے ہیں۔ جس سے بچنا بہت ضروری ہے۔

روزے میں نیت کی ضرورت

روزے میں نیت شرط ہے (نیت کے معنی دل کے ارادہ کے ہیں) اگر روزہ کا ارادہ نہیں کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ ادا نہیں ہوگا۔ رمضان کے روزے کی نیت نصف دن سے پہلے تک کر سکتا ہے، بشرطیکہ صبح صادق ہونے کے بعد کچھ کھایا پیا نہ ہو، اور کوئی کام جو روزے کا مفسد ہو، نہ کیا ہو، اس کے بعد اگر نیت کرے گا تو معتبر نہ ہوگی — زبان سے نیت کرنی فرض نہیں لیکن بہتر اور مستحب یہ ہے کہ سحر کا کھانا کھا کر اس طرح نیت کر لیا کرے۔ بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ اگر افطار کے وقت ہی اگلے روزے کی نیت کر لے تب بھی جائز ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نیت کے بعد کھانا پینا جائز نہیں، یہ خیال بالکل غلط ہے۔ بلکہ صبح صادق ہونے سے پہلے کھانا، پینا وغیرہ بلاشبہ درست ہے۔ نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بھول کر کھانا پینا روزہ کو نہیں توڑتا، بلا اختیار حلق میں گرد و غبار، یا مکھی یا مچھر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آٹا پیسنے والے اور تمباکو کوٹنے والے کے حلق میں جو آٹا وغیرہ اڑ کر جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں پانی چلا جائے یا خودبخود قے آئے یا خواب میں غسل کی حاجت ہو جائے، یا قے آ کر خودبخود لوٹ جائے۔ ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا اور کچھ خلل نہیں آتا۔ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں جاتا۔ خوشبو سونگھنے سے کچھ خلل نہیں آتا، بلغم یا تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر قصداً قے کی مگر تھوڑی سی (یعنی منہ بھر سے کم) تو روزہ نہیں جاتا۔ تھوڑی سی قے آئی اور قصداً لوٹا کر نگل گیا تو اس میں اختلاف ہے، اگر روزہ میں کوئی بھول کر کچھ کھا پی رہا ہے۔ اور قوی و تندرست ہے تو اس کو یاد دلا دینا ضروری ہے، اگر ضعیف و ناتواں ہے تو نہ یاد دلانا درست ہے۔ اگر خودبخود، یا مسواک وغیرہ کرنے سے دانتوں سے خون نکلے لیکن حلق میں نہ جائے تو روزے میں خلل نہیں آتا۔ اگر خواب میں یا صحبت کرنے سے رات کو غسل کی حاجت ہوئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہ کیا تو روزے میں خلل نہیں آتا۔ اگر دن کو سوتے ہوئے غسل کی حاجت ہو گئی تو روزے میں ذرا بھی نقصان نہیں آتا۔ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن دماغ اور معدہ میں اگر براہ راست کوئی دوا وغیرہ پہنچائی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

جن باتوں سے قضا واجب ہوتی ہے

کان میں یا ناک میں دوا ڈالنا، قصداً منہ بھر قے کرنا۔ منہ بھر قے آئی تھی اس کو نگل جانا، کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جانا، یہ سب چیزیں روزہ کو توڑنے والی ہیں مگر صرف قضا آئے گی۔ کفارہ واجب نہیں۔ کنکر یا لوہے، تانبے وغیرہ کو نگل جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا واجب ہوگی، کفارہ نہیں۔ رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھائی تو روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ دن باقی تھا غلطی سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ کھول لیا تو صرف قضا واجب ہوگی۔ کفارہ نہیں، جان بوجھ کر بندوں بھول نے کے صحبت کرنا، کھانا پینا، روزہ کو توڑتا ہے اور قضا بھی آتی ہے اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے۔ اس کی طاقت نہ ہو تو متواتر ساٹھ روزے رکھنا، اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا (مفصل حال کسی عالم سے دریافت کر لو)

جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے اور جن سے مکروہ نہیں ہوتا

بلا ضرورت کسی شے کو چبانا، یا نمک وغیرہ کا ذائقہ چکھ کر تھوک دینا مکروہ ہے، قصداً منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا مکروہ ہے، تمام دن ناپاک رہنا سخت گناہ ہے اور روزہ مکروہ ہو جاتا ہے، فصد کرانا، پچھنے لگوانا روزہ میں مکروہ ہے۔ غیبت، بدگوئی، لڑائی جھگڑا روزہ کو مکروہ کر دیتے ہیں اور ثواب بہت کم رہ جاتا ہے مسواک کرنا، سر پر یا مونچھوں پر تیل لگانا مکروہ نہیں سرمہ لگانے یا سرمہ لگا کر سو جانے سے روزے میں خلل نہیں آتا۔ ناواقف لوگ جو مکروہ سمجھتے ہیں بالکل غلط ہے۔ خوشبو سونگھنا مکروہ نہیں اگر بیوی کو اپنے خاوند، نوکر کو اپنے آقا کے غصہ کا اندیشہ ہو تو کھانے کا نمک چکھ کر تھوک دینا مکروہ نہیں۔ آنکھ میں دوا ڈالنا مکروہ نہیں۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت

اگر مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو رمضان میں روزہ نہ رکھے۔ تندرستی کے وقت قضا کرے، اگر روزہ رکھنے کی وجہ سے مرض کے زیادہ ہو جانے کا خوف ہے تب بھی روزہ چھوڑ دینا جائز ہے۔ پھر قضا رکھے، حاملہ کو اگر بچے یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دینا اور پھر قضا کر لینا جائز ہے۔ اپنے یا غیر کے بچے کو دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے ضرر ہو تو قضا کر لینا جائز ہے۔ ہمارے نواح کے چھتیس کوس یعنی اڑتالیس میل (۷۷½ کیلومیٹر) کا سفر ہو یا اس سے زیادہ ہو وہ سفر شرعی کہلاتا ہے، یعنی ایسے سفر میں مسافر کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے۔ واپس آنے کے بعد قضا کرے۔ اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے وطن پہنچ گیا۔ اور اب تک کھایا پیا نہیں، تو اس پر واجب ہے کہ روزہ پورا کرے کیونکہ اب سفر کا عذر باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی شخص کسی تیز سواری یا ریل میں دو تین گھنٹے میں ۷۷½ کلومیٹر پہنچ جائے گا تو اس کے لئے بھی سفر کی رخصت یعنی نماز کا قصر اور افطار کی اجازت حاصل ہو جائے گی۔ بہت بوڑھا ضعیف جس کو روزہ میں نہایت شدید تکلیف ہوتی ہے روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر (بوزن انگریزی) یا ایک کلو ۶۳۳ گرام گندم ایک مسکین کو دے۔ لیکن اگر پھر کبھی طاقت آ جائے تو قضا رکھنی ضروری ہوگی۔ عورت کو اپنے معمولی عذر

(باقی صفحہ ۲ پر)

متفرقات

مولانا قاری عبدالحق صاحب کو بری کر دیا گیا

مولانا قاری محمد عبدالحق صاحب کو بیس ہزار کی ضمانت اور تین سال تک تقریر کی پابندی پر بری کر دیا گیا ہے۔ موصوف الیکشن کے دوران میں گرفتار ہوئے تھے۔ ۲۰ اکتوبر کی شب کو قاری صاحب کے موضع میانکان ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں کنونشن لیگ کی طرف سے جلسہ ہوا تھا۔ ان کے ایک لیڈر صاحب نے تقریر کے دوران میں جمعیۃ علماء اسلام کی توہین شروع کر دی تو قاری صاحب کو غیرت ایمانی نے مجبور کر دیا۔ مجمع عام میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی دنیا بھر میں ایک مخلص اور اسلام کی خادم جماعت ہے اس کی توہین حقیقت میں دین کی توہین ہے۔ میں اپنی آنکھوں کے سامنے قطعاً اس کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔

قاری صاحب کے اس سوال پیدا کرنے میں لوگوں کے دل میں جمعیۃ کی بڑی شان پیدا ہوئی اور کافی اثر ہوا۔ کچھ دیر تک سوال و جواب ہوتے رہے۔ آخر کار ان کے جلسہ کو شکست فاش ہوئی۔ ان کے ساتھ ایک ڈائریکٹر ملو بھی تھا اور تو ان سے کچھ نہ بن سکا۔ اپنی طرف سے ناجائز ڈائری لکھ کر تھانہ پہنچا دی ۲۱ اکتوبر کو پولیس پہنچ گئی۔ قاری صاحب کو گرفتار کر کے ڈیرہ کی سنٹرل جیل میں نظر بند کر دیا گیا۔ دس دن کے بعد پچاس ہزار کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ اس کے بعد ڈیڑھ مہینہ مقدمہ جاری رہا۔ سولہ دسمبر کو بیس ہزار کی ضمانت اور تین سال تقریر کی پابندی پر بری کر دئے گئے۔

حافظ محمد نواز سکنہ موضع ددبری
ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

الحاج حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب خطیب کرتارپورہ کو صدمہ

راولپنڈی۔ ۱۵ر دسمبر۔ راولپنڈی کی مشہور دینی درسگاہ مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کے مہتمم اور کرتارپورہ کی جامع مسجد کے خطیب الحاج حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب نقشبندی کے چچا محترم وفات پا گئے ہیں۔ مولانا کے یہی ایک چچا تھے جن کی سرپرستی اور شفقت سے مولانا ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے ہیں۔ مولانا موصوف کے دوست واحباب اور تلامذہ سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرتے رہیں۔ بندہ کی بھی دعا ہے کہ رب العالمین مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شریک غم:۔ عبدالغفور اکمل ناظم دفتر
مدرسہ فرقانیہ کرتارپورہ راولپنڈی

بقیہ دواخانہ فیض عام

پرانے بخاروں کے لئے بھی مفید ہے۔

حب احتباس طمث

ایام ماہواری کی بندش کو دور کرے
قیمت سو گولی بارہ روپے۔ ہر ماہ میں آٹھ آٹھ دن کھانی ہیں۔

کھانسی کی گولیاں

دق کی کھانسی تک کو آرام ہو جاتا ہے بموجب
قیمت سو گولی بارہ روپے

مولانا غلام غوث صاحب کا دواخانہ فیض عام

مندرجہ ذیل مجرب ادویہ رعایتی نرخوں سے دینے کے لئے تیار ہیں۔ ختم ہونے پر مولانا جلدی تیار نہیں کر سکتے۔ اس لئے حاجت مند موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

مقوی بدن فولادی گولیاں:۔ یہ گولیاں معدہ۔ جگر اور آنتوں کے فعل کو بفضلہ تعالیٰ درست کر دیتی ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دیتی ہیں۔ ہر طرح کی کمزوری کو دور کر دیتی ہیں۔ قیمت فی صد گولیاں ۱۲ روپے

سلاجیت پلز کمپونڈ:۔ یہ سلاجیت کی مرکب گولیاں ہیں ان میں فولاد بھی ملا ہوا ہے۔ جو حضرات سلاجیت گھول کر نہ کھائیں وہ یہ گولیاں استعمال فرمائیں۔ قیمت سو گولی دس روپے

اکسیر نزلہ:۔ یہ گولیاں نزلہ زکام کے لئے مجرب ہیں۔ دردِ سر اور بخار کو بھی فائدہ کرتی ہیں۔ پرنالہ کی طرح نزلہ جاری ہو بند ہو جاتا ہے۔ دائمی نزلہ کے لئے زیادہ عرصہ تک استعمال کریں۔ قیمت سو گولی چھ روپے۔

دمہ کا علاج:۔ کہتے ہیں دمہ دم کے ساتھ۔ مگر یہ تین طرح کی دوا استعمال کرنے سے اللہ تعالیٰ شفا بخشتے ہیں۔ حب دمہ۔ دوائے دمہ۔ حب بلغم۔ تینوں دواؤں کی قیمت پندرہ روپے

حب جریان:۔ یہ گولیاں چند کشتوں اور چند دواؤں سے مرکب ہے۔ جریان و سیلان کے لئے بہت مفید ہیں۔ دو ماہ کے لئے ایک سو بیس گولیاں۔ قیمت بارہ روپے

نرینہ اولاد کی دوا:۔ جن کی صرف لڑکیاں ہوتی ہوں ان کے لئے مجرب دوا ہے حمل سے اڑھائی ماہ کے بعد متصل استعمال شروع کرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے لڑکا ہوتا ہے۔ قیمت دس روپے

اٹھرا کی گولیاں:۔ جن کے بچے وقت سے پہلے اسقاط سے ضائع ہو جائیں۔ یا پیدا ہو کر ام الصبیان وغیرہ سے جلد مر جائیں۔ وہ ایام حمل میں صبح وشام یہ گولیاں استعمال کریں۔ پانچ سو گولی بیس روپے

سلاجیت اصلی:۔ سلاجیت پتھر کا گوند کہیں جو پہاڑوں کی چوٹیوں سے حاصل ہوتا ہے۔ جسم کو پتھر کی طرح مضبوط کرے۔ گرنے پڑنے چوٹ لگنے اور ہڈی ٹوٹنے کیلئے اکسیر ہے۔ پیشاب کی زیادتی کو روکتی ہے۔ پٹھوں کو طاقت دیتی ہے معلوم نہیں ہے۔ نزلہ زکام کو مفید ہے۔ تمام سردی میں کھانا بہت مفید ہے۔ عرب ممالک کے لوگ کھاتے ہیں۔ اصلی اور قابل اعتماد سلاجیت آپ کو مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے دواخانہ فیض عام سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے۔ فی سیر ایک سو بیس روپے۔ دو تولہ سے کم روانہ نہ ہوگی۔

سرمہ اکسیر البصر:۔ آنکھوں میں دھند ہو۔ پانی بہے۔ خارش ہو۔ سب کے لئے اکسیر ہے مکہ مدینہ منورہ کا اثمد بھی ملا ہوا ہے جس کی حدیث شریف میں موجود ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ تین شیشی سے کم روانہ نہ ہوگا۔

دشمن افیون گولیاں:۔ افیون کی عادت چھڑانے کے لئے یہ گولیاں مجرب ہیں۔ پورے کورس کی قیمت بیس روپے۔

دل کی دوا:۔ دل دھڑکنے۔ گھبرانے۔ اور ڈوبنے کی دوا۔ جریان۔ سیلان اور [illegible]

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

لاہور کی جمعیۃ علماء اسلام کا اہم اجلاس

۲۳ دسمبر ۶۴ء کو جمعیۃ علماء اسلام کے نئے دفتر واقعہ چوک رنگ محل میں زیر صدارت مولانا قاری شفاعت احمد صاحب فیض باغ، مقامی جمعیۃ علماء اسلام کا اہم اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد داعیٔ اجلاس حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اس اجتماع کے غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے اہل لاہور کو ان کی ذمہداریوں کا احساس دلایا۔ اجلاس میں مختلف علماء کرام نے تقریریں کیں۔ نوجوان کارکنوں اور علماء کی تعداد زیادہ تھی۔ حضرت مولانا عبدالغنی صاحب کی زوردار تحریک پر حاضرین نے ماہانہ چندہ لکھایا جو پونے دوسو روپیہ ماہانہ ہوا۔ گیارہ حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی جو ہر ماہ کی یکم اور پندرہ تاریخ کو مرکزی دفتر میں اپنا اجلاس منعقد کر کے شہر میں جمعیۃ کی تنظیم کی ترقی کے لئے تجاویز پر غور و خوض کرے۔

علامہ خالد محمود صاحب نے جمعیۃ کو نئے دفتر پر مبارکباد دیتے ہوئے اکابر علماء سے درخواست کی کہ وہ کچھ نہ کچھ وقت لاہور کے لئے وقف کریں۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب نے عملی جدوجہد کے لئے زور دیا۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب نے اپنی مخلصانہ خدمات پیش فرمائیں۔ مولانا غلام غوث صاحب نے قیام لاہور کے وقت ہر جگہ جانے پر آمادگی ظاہر کی۔

اجلاس میں چائے سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ اور اس طرح خاص انداز میں اس سہ منزلہ دفتر کا افتتاح ہوا۔ آخر میں دعا کی گئی۔ اور اجلاس برخواست ہوا۔ امید ہے کہ لاہور کے زندہ دل علماء حق حق کی طاقت مہیا کرنے کے لئے اپنی مبارک مساعی کو بروئے کار لائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی

۲۳ دسمبر ۱۹۶۴ء کو بھکر میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کا ایک اجلاس مولانا محمد رمضان صاحب قادری نائب امیر کی صدارت میں ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق پاس ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کا یہ اجلاس صدارتی انتخاب کے سلسلے میں مرکزی مجلس عمومی کے فیصلہ پر اپنے پورے اعتماد اور اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔

صدارتی انتخاب میں متحارب دونوں گروپوں کی حمایت سے بیزاری کا اعلان کر کے جمعیۃ علماء اسلام نے اپنی شرعی ذمہ داری کو پورا کر دیا ہے۔

صدر محمد ایوب خان اپنی مداہنت فی الدین اور خلاف اسلام اقدامات کی وجہ سے تعاون کے مستحق نہیں ہیں اور مس فاطمہ جناح ایک عورت ہیں۔ وہ بھی شرعی لحاظ سے ملک کی سربراہ نہیں ہو سکتیں۔ اندریں حالات جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس عمومی کا فیصلہ شرعی تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

محمد عبداللہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا اجلاس

مورخہ ۲۳ دسمبر کو مدرسہ مفتاح العلوم میں زیر صدارت مولانا نور محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء ڈویژن حیدرآباد، ایک اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں کافی اراکین جمعیۃ نے شرکت کی۔ بعد میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

۱۔ جمعیۃ علماء اجلاس کے عمومی اجلاس نے ملتان میں غیر جانبدارانہ رہنے کا جو فیصلہ صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں کیا ہے اس پر جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد خیر مقدم کرتے ہوئے اظہار کرتا ہے۔

۲۔ حکومت پاکستان سے جمعیۃ علماء اسلام

باقی صہ ۸ پر

اسمائے گرامی

بقیہ اسمائے گرامی ان حضرات کے جو جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے عمومی اجلاس منعقدہ ملتان ۲۰ دسمبر میں شریک ہوئے اور جن کے اسماء گرامی کا اندراج پچھلے شمارہ میں تنگی کی سے نہ ہو سکا تھا۔

- ★ سکریٹری یونین کونسل ع ۲۳۱ تحصیل کوٹ ادو
- ★ صوفی غلام لیلین بلاک ۶ مکان ۱۸ ضلع ڈیرہ غازیخان
- ★ حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب ملتان
- ★ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو۔ ضلع مظفر گڑھ
- ★ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ
- ★ حضرت مولانا محمد مسعود احمد صاحب مدرس مدرسہ عالیہ مظاہر العلوم کوٹ ادو۔ ضلع مظفر گڑھ
- ★ حضرت مولانا عبدالمجید صاحب سکھر
- ★ جناب عمر دین صاحب ناظم اعلیٰ نواں گوٹھ سکھر
- ★ جناب کمال الدین صاحب امیر جمعیۃ نواں گوٹھ سکھر
- ★ حضرت مولانا صاحب ناظم تبلیغ ضلع سکھر
- ★ مولوی محمد ادریس صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن
- ★ حضرت مولانا دوست محمد صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام خانیوال ضلع ملتان
- ★ حضرت مولانا محمد عبد الہادی صاحب عباسی ملتانی صدر مدرس مدرسہ دار الفیوض کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد رکن جمعیۃ علماء اسلام
- ★ حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور
- ★ حضرت مولانا نثار محمد صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور
- ★ جناب گلزار محمد صاحب رکن مجلس شوریٰ ملتان
- ★ حضرت مولانا عبدالملک صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام
- ★ حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب کھڈہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کراچی
- ★ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان
- ★ ۔ ۔ ۔ محمد نور الحق صاحب شاہی مسجد کہروڑ پکا، جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا
- ★ جناب محمد یعقوب صاحب شیخ ناظم جمعیۃ علماء اسلام جنوبی پنجاب
- ★ حضرت مولانا نور محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن سجاول
- ★ حضرت مولانا عبدالحی صاحب ملتان شہر
- ★ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام کراچی
- ★ حضرت مولانا شوکت علی صاحب ناظم اعلیٰ ضلع مظفر گڑھ
- ★ حضرت مولانا محمد عبدالجلیل صاحب انصاری ناظم جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو
- ★ حضرت مولانا حبیب گل صاحب صدر مجلس شوریٰ دار العلوم ٹل۔ کوہاٹ
- ★ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (برائے حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ مہتمم دار العلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک)
- ★ ڈاکٹر دین محمد صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ہرنولی ضلع میانوالی
- ★ مولوی علی نواز صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ چک 4/ ٹی ڈی اے ضلع میانوالی
- ★ حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام۔ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
- ★ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب، و خطیب جہلم
- ★ حضرت مولانا عبدالستار صاحب ناظم اعلیٰ ضلع راولپنڈی و خطیب ۔ ۔ محلہ
- ★ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مستونگی رکن جمعیۃ مدرس مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ بلوچستان
- ★ حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل خانیوال ضلع ملتان

Phone No: 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE Price 12 Paisas

Vol. No. (8) | یکم جنوری | 196[illegible] | No. (1)

جمعیۃ علمار اسلام کی تمام شاخوں کے نام

جمعیۃ علمار اسلام مغربی پاکستان کا دفتر اب بیرون دہلی دروازہ سے چوک رنگ محل میں منتقل ہوگیا ہے۔ ایک سہ منزلہ عمارت تین سو روپیہ ماہانہ کرایہ پر لے لی ہے۔ مقامی اور ضلعی دفاتر بھی وہیں رہیں گے۔

اب ایک ذمہ دار بزرگ کے دفتر میں بطور انچارج کے رکھنے کی تجویز ہے۔ جس کی منظوری جمعیت دے چکی ہے۔ اس طرح مزید ساڑھے تین صد روپیہ خرچ میں اضافہ ہوگا۔ پہلے کے اخراجات بھی ہیں۔ کل ملاکر تقریباً ایک ہزار روپیہ ماہانہ خرچ ہوتا ہے۔ تمام دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ جمعیۃ علمار اسلام اور تمام اہل حق حضرات کے سامنے سب سے بڑی مشکل سرمایہ کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے ہر ضلع کے عہدہ داروں کا فرض ہے کہ وہ ماتحت جماعتوں کے ذمہ بھی رقوم لگائیں۔ اور بحیثیت مجموعی تیس روپے سے پچاس روپے تک ماہانہ امداد مرکزی دفتر کی کریں۔ اور ایسے حضرات سے ملیں اور ان کو تیار کریں جو جمعیۃ کے مقاصد سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ تاکہ وہ پچاس سے سو روپے ماہانہ امداد مرکز کو دیں۔ ارکان جمعیۃ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس ملک میں اگر وہ اسلام باقی رکھنا ہے جو صحابہ کرام رضؓ اور سلف صالحین کے ذریعہ امت تک پہنچا ہے۔ تو اس کے لئے آپ کی جمعیۃ اور اس کے معزز ارکان و خدام سے زیادہ ذمہ داری اور کس پر عائد ہوسکتی ہے۔ اگر ہم اس کا احساس نہ کریں تو اسلام کا خدا حافظ۔

پھر اسلام اور خدا کے اسلام کا کچھ نہ بگڑے گا۔ مگر ہم خود خسران و خذلان کے عمیق گڑھے میں جاگریں گے اور ملک و ملت زیادہ خطرات سے دوچار ہوجائے گا۔ اس لئے ہمت و عالی حوصلی اور استقامت و استقلال سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

احقر غلام غوث ناظم اعلیٰ

بقیہ:۔ کیا اسلام یتیم رہ گیا ہے

کچھ آدمی کامیاب ہوئے ہیں۔

یہ اسلام کا معجزہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کی ذات غیور ہے۔ جو اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں۔ علمار کی تحقیر کرتے ہیں اور صحابہ کرام رضؓ اور انبیار علیہم السلام کے کارناموں میں کیڑے نکالتے ہیں۔ باوجود لاکھوں روپوں کے،... تنخواہ دار کارکنوں کے اور باوجود پریس اور اخباری پروپگنڈے کے ان کو جمعیۃ علمار اسلام کے مقابلہ میں منہ کی کھانی پڑی۔

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ وہ دین کی یہ خدمت ہم غریبوں اور گنہگاروں سے لے رہا ہے۔ یہ اس کا احسان ہے اور اس کا شکریہ ہے کہ ہم اور زیادہ قوت سے حق و صداقت کی خدمت کے لئے تیار ہوں۔

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جمعیت نے نہ خوشامدیوں کی طرح ایوب خان کی حمایت کا اندھا دھند اعلان کیا جب کہ انہوں نے عائلی قوانین کی تنسیخ کو وقار کا سوال بنا رکھا ہے۔ اور نہ ہی جمعیۃ علمار اسلام نے زنانہ سربراہ کو خوش آمدید کہا ہے۔ جبکہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حکم مقابلہ میں کسی مفتی کا فتویٰ قابل لحاظ نہیں ہوسکتا۔

الحمدللہ تعالےٰ کہ اس گئے گزرے زمانہ میں بھی اہل حق علمار موجود ہیں جن کے ضمیر کو نہ امریکی ڈالر خرید سکتا ہے نہ سرکاری رعب مرعوب کرسکتا ہے۔

معزز علمار کرام! کوشش کریں کہ آئندہ صوبائی اور قومی اسمبلیوں کے الیکشن میں اہل حق کی کافی تعداد کامیاب ہوجائے، تاکہ اندر اور باہر ہر طرح سے باطل کے سامنے سد سکندری کھڑی کی جاسکے۔

یہ وہ تقریر ہے جو حضرت مولانا ہزاروی نے لاہور کے اجتماع میں فرمائی۔ اور جس کو الفاظ کی کمی و بیشی کے ساتھ دفتر نے مرتب کیا۔ والحمد للّٰہ رب العالمین۔

بقیہ:۔ جمعیۃ کی خبریں

حیدرآباد مطالبہ کرتی ہے کہ ملک میں جلد سے جلد اسلامی قانون کو نافذ کیا جائے۔

۳۔ مرزائی، پرویزی اور مودودی لٹریچر ضبط کیا جائے۔ جس میں انبیار علیہم السلام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین اور سلف صالحین پر تنقید کرکے ۹۵ فی صدی اہل اسلام کے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے

۴۔ جو افیسر نماز نہ پڑھے اور شراب پیئے اس کو عہدے سے معطل کردیا جائے۔

حکیم نواب الدین ناظم اعلیٰ حیدرآباد

دفتر جمعیۃ علمار اسلام ٹنڈیا ٹگرام

جمعیۃ علمار اسلام ٹگرام نے اپنے ایک اجلاس میں مندرجہ ذیل بیان جاری کیا۔ جمعیۃ علمار ٹگرام کا یہ اجلاس تائید

. . . .

. . . وہ کرتا ہے کہ جمعیۃ نے جو شرائط صدارتی انتخاب میں فریقین کے سامنے پیش کی ہیں وہ اسلامی ہیں۔

(مولوی) عبدالحق ٹگرام۔ ہزارہ

(غازی خدابخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تقلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپواکر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

جلد ۸ | جمعہ یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء مطابق ۴ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۳۹

جنگی حالات اور ملکی سیاست پر تبصرہ

(مولانا غلام غوث ہزاروی)

اگرچہ ابھی موجودہ حالات پر مکمل تبصرے کا وقت نہیں، تاہم اخباری اور ریڈیو کی اطلاعات اور سرکاری اعلانات کی روشنی میں اب تک جو حالات رونما ہوئے اُن پر ہم قارئین کی خاطر مندرجہ ذیل تبصرہ کرتے ہیں:۔

انگریز نے جاتے جاتے مسلمانوں سے جو ناانصافیاں کیں اور پاک و بھارت کے درمیان ختم نہ ہونے والی جنگ کی جو بنیاد ڈالی اُس کا لازمی نتیجہ یہی تھا جو اٹھارہ سال تک ظاہر ہوتا رہا اور اب وہ آتش فشاں پہاڑ یکدم زور سے پھٹا جس سے برصغیر میں آگ کے شعلے بھڑک اُٹھے اور قریب تھا کہ یہ سارے ایشیا اور سارے عالم کو اپنی لپیٹ میں لے لے، مگر امن کے مصنوعی ٹھیکیداروں کے ہوش ٹھکانے ہو گئے اور انہوں نے جنگ بند کرنے کی سعی بلیغ شروع کر دی۔ آپ کو یاد ہوگا کہ امریکہ پہلے پہل بڑی بے پرواہی سے غیر جانبداری کے گیت گا رہا تھا۔ مگر ہفتہ عشرہ کے اندر اندر تمام اہل باطل کے دل دہل گئے اور اُن کے سامنے خیر القرون کی مافوق العادت اسلامی یلغار اور قربانیوں کی یاد تازہ ہو گئی۔

بھارتی فوجوں کی کثرت اور سامان کی زیادتی کا ذکر ہم نہیں کرتے اس لئے کہ ہمارے ہاں فتح و شکست کا دارومدار قطعاً اس پر نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، صبر و ثبات خدائی تعلق اور حق پرستی ہی مسلمان کے ہتھیار ہوتے ہیں۔ مگر مادی دنیا کی سمجھ میں یہ بات قطعاً نہیں آسکتی کہ کس طرح اسلحہ کی کثرت اور فوج کی بہتات کے باوجود بھارت کو شکست ہو گئی۔ آپ شکست کا مطلب سمجھنے کی کوشش کریں۔ مقبوضہ کشمیر کے تقریباً نہتے مسلمانوں نے تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق جہاد آزادی شروع کیا، اور آزاد کشمیر کے مجاہدین نے ان کی امداد کی، انہوں نے بھارت کو ناک چنے چبوا دیئے۔ آخر کار بزدل بنیوں نے ان سادہ اور کمزور مجاہدین پر آسمان سے بمباری شروع کر دی اور ٹینک بھی میدان میں لے آئے۔ ان حالات میں بحیثیت ایک مسلمان پڑوسی کے ہمارا فرض تھا کہ ان کی امداد کریں۔ پاکستان کی معمولی امداد سے بھارت نے گھبرا کر سارے پاکستان پر حملہ بول دیا۔ بھارتیوں اور اس کے منافق صفت آقاؤں کا خیال تھا کہ فوراً لاہور وغیرہ پر قبضہ کر کے اور کراچی سے لے کر سیالکوٹ تک حملہ کر کے پاکستان کو وہ سبق دیا جائے کہ پھر بھولے سے کشمیر کا نام نہ لے اور نہ چین دوستی کا دم بھرے اور نہ ہی یہ روس سے بات کر سکے۔ مگر خدا تعالیٰ کی شان کہ پہلے پہل سیالکوٹ اور لاہور کے محاذوں میں وہ پہل کر کے اچانک پاکستانی علاقوں میں آگھسا تھا جو سو ٹینکوں کے پہاڑوں کو بڑھا کر ہم کو کچلنا چاہتا تھا، اللہ تعالیٰ نے وہ استقامت اور ہمت عطا فرمائی، کہ دشمن کو یہ بزدلانہ پیش قدمی بھی مہنگی پڑ گئی۔ مسلمانوں نے ان کے چھکے توڑ ڈالے نہ صرف یہ کہ ان کو اپنی سرزمین سے مار مار کر بھگا دیا، پیشقدمی کر کے ان کے اوسان خطا کر دیئے اور بعض مقامات پر سینکڑوں مربع میل کا رقبہ ہمارے قبضہ میں آگیا۔ ادھر چین، انڈونیشیا اور ترکی وغیرہ نے مکمل تعاون کی پیشکش کر دی۔ عرب لیگ کے اجلاس نے متفقہ طور پر حق خود ارادیت کی تائید کی۔ دنیا کی رائے عامہ اور مقامی شکستوں کے بعد اوتھان صاحب اور سلامتی کونسل حرکت میں آگئی۔ پہلے پہل شاستری صاحب اس طرح سینگ لڑا رہے تھے، جیسے دو بھینسوں میں سے ایک بھینسا پہلی باری میں کمزوری کو تاڑ لیتا ہے۔ مگر شرم کے مارے سینگ اڑائے رکھتا ہے اور پیچھے سے گوبر پتلا ہو کر نکلتا رہتا ہے۔ آخر کار سب کچھ مان کر بیٹھ گئے۔

اس وقت پوزیشن آپ کے سامنے ہے کہ بھارت کے پانچسو ٹینک تقریباً سوا سو ہوائی جہاز اور بے شمار فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں، سات آٹھ ہزار فوجی مارے گئے اور تقریباً ہر مورچہ پر ان کو پیچھے ہٹنا پڑا۔

پاکستان کو یہ بھی اخلاقی فتح ہوئی، کہ اس نے شہری آبادی پر بم نہیں برسائے نہ مفتوحہ رقبہ میں کسی کینگی کا ثبوت دیا۔ اور بڑی بات یہ ہے کہ پاکستان نے بے فائدہ جنگ بندی سے قطعاً انکار کر دیا جب تک کہ موجبات جنگ کو رفع نہ کیا جائے۔ اس لئے صدر امریکہ کو بالمشافہ خود تبدیلیوں پر صدر ایوب خاں کو [illegible] پڑا۔ اب ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ یا تو اقوام متحدہ کشمیر کا باعزت حل کرے گی یا ہم اس کو طاقت سے لیں گے۔ غازی لوگ اسی طرح مورچوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ادھر آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کی انقلابی کونسل نے جنگ آزادی جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ بہرحال اب تک اللہ تعالیٰ نے اسلام کی لاج رکھی ہے اور اس کو ہمارے صدر صاحب بھی اللہ تعالیٰ کا فضل بتاتے ہیں ضرورت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے خلاف شریعت امور کو ترک کریں اور اس کے احکام کو پاکستان میں نافذ کر کے پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی کتنی برکتیں اور نصرتیں ہمارے شامل حال ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکومت، حکام و عوام اور ہم سب کو توفیق دے۔ آمین!

تاریخ پاکستان کے سولہ دن

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی صبح سے ۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کی شب کے آخری حصہ تک ملت اسلامیہ پاکستان کو اپنی آزمائش و ابتلاء کی سب سے زیادہ پُرخطر و دشوار منزل سے گذرنا پڑا۔ ایک مملکت پاکستان کا منصۂ شہود پر آنا بھی ایک عظیم تاریخی و سیاسی واقعہ تھا لیکن ان سولہ دنوں میں پوری قوم و ملت کو از سرِ نو قیام و بقائے پاکستان کی حقیقی جنگ لڑنا پڑی ہے

بھارت کی دشمن پاکستان طاقت نے کسی بین الاقوامی سازش کے اشارے و شہ پر پاکستان کے وجود کو کلیتہً مٹا دینے کی اتنی بھرپور کوشش کی کہ اپنی تمام فوجی قوت پاکستان کی سرحدوں پر جھونک ڈالی۔

اس کا گمان تھا کہ شاید پاکستان اندرونی طور پر مستحکم نہیں رہا ہے۔ گذشتہ انتخابات کے موقعہ پر جو شدید تلخیاں و ناگواریاں ظہور میں آئی تھیں۔ ان سے غالباً اس کے اس گمان باطل کو تقویت ملی۔ اس کا خیال تھا کہ مخالف سیاسی پارٹیاں رنجیدہ و افسردہ ہیں۔ مذہبی طبقے غیر مطمئن ہیں، امریکی برطانوی گماشتے و پروردگان ابھی تک گہرا اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ ان حالات میں پاکستان کے لئے اس شدید و سنگین حملے کو برداشت کرنا مشکل ہو جائے گا، اور جیسے ہی اس کے پاؤں اکھڑیں گے بھارت کے بین الاقوامی پشت پناہ اپنے اثرات کام میں لا کر بھارت کی سامراجیت کو وسیع تر ہو جانے کے مواقع

(باقی صفحہ ۷ پر)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

لندن سے ایک مسلمان خاتون کا خط — اپنے والد کے نام

(مراسلہ نگار خاتون حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہیں اور ان سے ہی انہوں نے قرآن مجید مع ترجمہ پڑھا تھا، لندن کے دیارِ کفر میں یہ محترم خاتون اپنے سینے میں ایمان کی لو روشن کئے ہوئے اپنے شوہر محترم کے ساتھ مقیم ہیں. خط کے مندرجات سے ان کے اسلامی و ایمانی جذبات پھوٹے پڑ رہے ہیں اور ہر مسلمان خاتون کے لئے باعث رشک و تقلید ہیں، ایسی دلیر و پاکباز عفیفہ بیٹی پر والدین جتنا بھی فخر کریں کم ہے. خاتون محترم کے والد کا نام خواجہ نذیر احمد ہے جو کراچی میں پمن داس ٹھاکرداس بلڈنگ فریئر روڈ پر رہتے ہیں (ک،))

پیارے ابا جان!

اللہ میاں تم سب کا حافظ و ناصر رہے. سارے پاکستان کو اللہ میاں اپنی حفاظت میں رکھے آمین! شام کو گھر آئے تو کہنے لگے، ڈرنا نہیں چاہیئے. مسلمان پیدا ہی اسی لئے ہوا ہے. اگر آج میری ضرورت پڑے تو میں حاضر ہوں، جہاد سے بڑھ کر اور کیا ہے تو میں نے کہا کہ انشاء اللہ مجھے آپ ڈگمگاتے نہ دیکھیں گے. میں آپ کو کبھی منع نہ کرونگی اپنے اسلام کی خاطر اور اپنے ملک کی خاطر سب کچھ حاضر ہے. کہنے لگے شاباش یہی میں سننا چاہتا تھا. ہمیں یہاں سب صحیح خبریں مل رہی ہیں. لیکن کل بی بی سی والوں نے غلط خبر دوپہر کو سنادی کہ لاہور پر انڈیا کا قبضہ ہو گیا، لیکن جب لوگوں نے لاہور میں اپنے لوگوں سے ٹیلی فون پر باتیں کیں تو دل کو تسلی ہوئی، یہ بی بی سی والے نامراد انگریز کے آدمی ہیں اور انگریز انڈیا کو زیادہ چاہتا ہے. ہمارے دشمن ہیں.

انڈیا نے چار ڈویژن فوج لاہور پر حملہ کے لئے بھیجی لیکن خدائی مدد سے ہمارے مجاہدین نے ان کو تباہ کر دیا ہے اور ابھی تک جو ہو رہا ہے وہ سب خدا کی قدرت کا کرشمہ ہے. یہاں کے تمام اخبار جو ہمارے دشمن بھی ہیں اور یہاں کے فوٹوگرافر اور یہاں کے رپورٹر جو خود آنکھوں سے جنگ دیکھ کر آئے ہیں پاکستانیوں کی تعریف کر رہے ہیں کہ پاکستانی مسکرا مسکرا کر جنگ کر رہے ہیں اور بے دھڑک جانیں دیتے ہیں لیکن انڈین بری طرح گھبرا کر بھاگ جاتے ہیں. اب تمام ملک انڈیا کو برا کہہ رہا ہے کیونکہ انڈیا نے گھبرا کر بم پھینکنے شروع کر دیئے ہیں تاکہ پاکستان گھبرا جائے، آج شاستری کی شکل ٹیلی ویژن پر دیکھی رونے والا ہو رہا تھا اس وقت مجاہدین نے انڈیا کو مصیبت میں ڈال دیا ہے. انڈیا کی بہترین فوج نے جو بہت بڑی تعداد میں تھی لاہور پر اچانک حملہ کر دیا. اس کو ہمارے مجاہدین نے چنوں کی طرح بھون دیا ہے، اور اگر ایک ہمارا جہاز تباہ ہوا ہے تو انڈیا کے ۱۱ جہاز تباہ ہوئے. انبالہ چھاؤنی پر کھڑے کھڑے جہازوں کو آگ لگا دی تیس ۳۰ ایک جگہ پر اور ۱۸ ایک جگہ پر. سب ملک یہ کہہ رہے ہیں کہ انڈیا تعداد میں زیادہ ہے لیکن نقصان زیادہ انڈیا کا ہو رہا ہے.

یہ کم بخت ہندو اب گھبرا کر چاہ رہے ہیں کہ لڑائی بند ہو جائے اور پاکستان کشمیر چھوڑ دے. بھلا یہ کیوں ہم کریں. اتنی جانیں شہید کروا کر پھر کشمیر چھوڑ دیں، کبھی نہ ہوگا انشاء اللہ کراچی کی بندرگاہ پر بم پھینک کر بحری جہازوں کو مار کر یہ انڈیا دنیا میں اور بھی بدنام ہوا ہے کہ یہ بزدلوں والی حرکت ہے، پبلک کو نقصان پہنچانا. یہ مال خور سے لڑ نہیں سکتے. مسلمانوں کو دیکھ کر ان کے کمانڈ کرنے والے جرنیل بھاگ جاتے ہیں. جب جرنیل بھاگ جاتے ہیں تو فوج کیا کرے. یہاں تو ایک اخبار نے مذاق میں وہ وہ لکھا ہے کہ مزہ آ گیا ہے. یہ سب خدا کی مہربانی ہے، حق ہماری مدد کر رہا ہے اور ہمارا رعب ہندوؤں پر ڈال رہا ہے. حضرت قبلہ رح فرمایا کرتے تھے، کہ مسلمان چاہے کچھ بھی ہے اس کے سینہ میں کلمہ تو رسول اللہ کا ہے. بس دعا ہے کہ اللہ میاں جلد فتح و نصرت عطا فرمائے اور جلدی اچھی خبر سنائے، آمین!

یہاں کے ایک نامہ نگار نے لکھا ہے کہ پاکستانی فوج کو دیکھا ہے کہ خاص قسم کا اطمینان اُن کے چہرے پر ہے اور مر جاتے ہیں پیچھے نہیں ہٹتے، ٹیلی ویژن پر لڑائی کا تمام سین دیکھ کر دل اٹھتا ہے کہ مجاہدین کس طرح اپنی جانیں دیتے ہیں، انشاء اللہ اللہ میاں ہمیں فتح عطا فرمائے گا، انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب پاکستانی دہلی پر اپنا جھنڈا لہرائیں گے. دنیا کو اللہ میاں نے دکھا دیا ہے کہ مسلمان اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتا. جب جہاد کا وقت آ جائے. اور ہماری فوج میں اکثریت نمازیوں کی ہے اور ان میں جوش شہادت موجود ہے. تم سب بالکل نہ گھبراؤ انشاء اللہ فتح ہماری ہے. میں نے تو روزے مان لئے ہیں کہ اللہ جلدی فتح دے. اللہ میاں نے جو چھوٹا سا ٹکڑا دیا ہے، اس کو سلامت رکھے. انڈین ان غریب مسلمانوں پر جو انڈیا میں ہیں ...... ظلم کر رہا ہے. یہ ہندو بھلا کسی کے ہو سکتے ہیں کافر، کمینے، متعصب. خدا ان ہندوؤں کا بیڑا غرق کرے مجھے تو جوش آ رہا ہے، کاش! میں لڑکا ہوتی تو دس ہندو مار لیتی.

ہمارے لاہور پر کچھ نہیں ہو سکتا، میرے مرشد کی قبر لاہور میں ہے اور وہ زندگی میں بھی پاکستانی جوان کیلئے دعائیں کرتے رہے، جوانوں کو دعائیں دیتے اور پیار کرتے تھے، کیونکہ ان کے سینے میں کلمہ تھا. اب تمام مسلمان اپنی عادت کے مطابق مسجدوں میں دعائیں کر رہے ہوں گے، اذانیں دی جا رہی ہوں گی، اللہ میاں کسی کی تو سنے گا. کیونکہ پاکستان کا ہر ایک جوان بوڑھا، بچہ، عورت، مرد سب کی دوڑ خدا کی طرف ہوتی ہے خاص کر مصیبت کے وقت، اور سب جب خدا کے حضور میں ہاتھ اٹھاتے ہوں گے. ان دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ ہماری فوجوں کو خدا نے ہمت دے رکھی ہے. یہاں کے سٹوڈنٹس کو آج ٹیلی ویژن پر ہم ہم

ہم ہم دیکھ رہی تھی کہ جوش میں بھرے کھڑے تھے کہ ہم کو جہاد کے لئے بھیجا جائے، دل خوش ہوا کہ فرنگی کے دیار میں بھی مسلمان نوجوانوں کا جوش شہادت کم نہیں ہوتا.

اللہ میاں ہمیں فتح عطا فرمائے. آمین!

بقیہ تاریخِ پاکستان کے سولہ دن

فراہم کر دیں گے. پاکستان کا استقلال خاکش بدہن بھارت کا تابع بنا دیا جائے گا اور ہندو سامراج کو اپنے بین الاقوامی حمایتیوں کے بل بوتے پر ایشیا بھر میں پیر پھیلانے کی آسانیاں حاصل ہو جائیں گی.

لیکن دنیا نے اور بھارت کے زعم باطل میں گرفتار اقتدار پسندوں نے اپنے حمایتیوں کی معیت میں حیرت و مایوسی کے ساتھ یہ دیکھا کہ پورا پاکستان سیاسی و مذہبی اختلافات سے بالاتر ہو کر ایک آہنی دیوار کی صورت میں اس ناپاک منصوبے اور وحشیانہ حملے کے آگے سینہ سپر ہو کر کھڑا ہو گیا پشاور سے سلہٹ تک نہ کوئی حزب اقتدار تھی نہ حزب اختلاف نہ جداگانہ مسالک کی فرقہ بندیاں تھیں نہ آویزشیں. اگر ایک طرف سیاسی گروہ باہم یک آواز ہو کر صدر مملکت کے حضور اپنے تعاون و وفاداری کی غیر مشروط پیشکشوں کا اعلان کر رہے تھے اور اس کے ثبوت کے لئے ان کی سربرآوردہ شخصیتیں ریڈیو سے بیانات نشر کر رہی تھیں تو دوسری طرف تمام مذہبی و دینی جماعتیں متحد ہو کر شہر بہ شہر اور قریہ بہ قریہ پاکستان کے مسلمانوں کو دفاع ملت و وطن کے لئے جانی و مالی قربانیوں کے لئے آمادہ و تیار کرنے میں لگی ہوئی تھیں. اتحاد و اعتماد کا یہ کیسا روح پرور انقلاب آفریں اور دل پذیر منظر دنیا نے دیکھا، کہ پرانے اور نئے مسلم لیگی، احرار و خاکسار، جمعیۃ علماء اسلام اور دیوبندی و بریلوی مسالک رکھنے والی جماعتیں اور اہلحدیث مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے ادارے سب ہی تحفظ ملت پاکستان کے عظیم مقصد کو پورا کرنے کے لئے شانہ بشانہ صف بستہ تھے. منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک کے احساس سے سب کے سب سرشار و مخمور نظر آ رہے تھے. ملک میں کوئی ایک فرد اور ایک گروہ بھی اس شدید آزمائش و عمل کے موقعہ پر اپنی علیحدگی پسندی کا داعی نہیں رہا. اس ملک میں کوئی غدار اور دشمن کا حامی نہیں تھا.

ان سولہ دنوں نے پاکستان کے عوام کو اپنی داخلی یکجہتی و طاقت کا صحیح شعور و احساس دلایا اور دنیا نے بھی ان کی اس ناقابل شکست معنوی قوت کا مشاہدہ کر لیا در حقیقت یہ سولہ دن ہماری تاریخ کو ایک بالکل ہی نیا موڑ دے گئے ہیں ان سولہ دنوں نے ثابت کر دیا کہ ہم زندگی سے زیادہ موت کو خوش آمدید کہہ سکتے ہیں.

ہم نے اپنی تاریخ کا ایک آتشیں دریا عبور کیا ہے. ہماری کشتی ملت ایک عظیم طوفان سے گذر کر کنارے پر آ لگی ہے اور اب ہمارے سامنے ساحل کے نئے ہنگامے ہیں. ہم اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ دشمن اور اس کے بین الاقوامی چارہ ساز جو میدان جنگ

(باقی صفحہ ۷ پر)

"خلافت راشدہ سے ملوکیت تک" سے متعلق

(از احمد حسین صاحب کمال)

مودودی صاحب کے مضمون "خلافت راشدہ سے ملوکیت تک" کے جس حصہ میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بالخصوص خلیفۂ راشد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ و کاتب وحی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر اکابر صحابہ پر شدید نوعیت کے الزامات عائد کئے گئے تھے۔ ضروری حد تک اس حصہ کے جواب سے ہم فارغ ہو چکے ہیں۔

ہم نے اولاً مسلک اہل حق کے مطابق یہ حقیقت واضح کی کہ حضرات صحابۂ کرام کے متعلق جو بات بھی لکھی جائے، وہ ان کے اس مقام و مرتبہ کو ملحوظ رکھ کر لکھی جائے، جس کی قرآن و حدیث نے شہادت دی ہے اور ان سے منسوب وہی بات مانی جائے جو قرآن و حدیث کی شہادتوں کے مطابق ہو، ورنہ رد کر دی جائے۔

ثانیاً ہم نے تاریخی ذخائر کتب کے باہم متعارض و متضاد متعدد حوالہ جات پیش کر کے یہ بھی ثابت کر دیا کہ ان پر اس حد تک اعتماد نہیں کیا جا سکتا کہ حضرات صحابہ کرام و ارباب خیر سے منسوب ایسے واقعات بالکل درست تسلیم کر لئے جائیں جو ان کے مرتبۂ دینی سے ہی نہیں بلکہ مرتبۂ شرافت و اخلاق سے بھی بعید اور گرے ہوئے ہوں۔ نیز ایسے صریح تضاد و تعارض کی موجودگی میں ان کتابوں کی وہ اعتقادی حیثیت باقی نہیں رہ جاتی جس پر علم و تحقیق کی دنیا میں مکمل بھروسہ کر لیا جائے۔

ثالثاً یہ کہ اگر کتب تاریخ کو ماخذ تحریر بنانا ضروری بھی ہو تو حق و راستی کا تقاضا یہ ہے کہ چند ایک کتابوں اور ان میں درج یک طرفہ واقعات پر ہی اکتفا نہ کر لیا جائے، بلکہ تمام ذخائر کتب اور ان پر کی گئیں متقدمین و متاخرین اصحاب علم و دانش کی تنقیحات کو بھی سامنے رکھا جائے اور اس کی روشنی میں مواد تیار کیا جائے۔ علمی دیانت اور تحقیقی اصول کا بھی یہی تقاضا ہے۔

رابعاً یہ کہ اس خیال کی کوئی حقیقت نہیں ہے کہ اگر بعض تاریخی کتب میں درج بعض واقعات جن کی صورت و تفصیل میں متعدد اختلافات پائے جاتے ہیں انکار کر دیا جائے تو اس سے مسلمانوں کی ملی تاریخ کا انکار لازم آ جائیگا۔ اس لئے کہ تاریخ صرف چند کتابوں میں درج صحیح و غلط واقعات کا نام نہیں ہوا کرتا بلکہ ایک قوم و ملت کی تاریخ کا احاطہ کرنے کے لئے اس کے مذہبی، اخلاقی، تمدنی، علمی، فنی، معاشرتی اور سیاسی کارناموں کے مختلف آثار و ذخائر بھی پیش نظر رکھنا پڑتے ہیں۔ محض حکومتوں اور سلطنتوں کے تغیر و تبدل کے واقعات تک ہی تاریخ محدود نہیں ہوتی بلکہ تمام علائم و آثار کے مجموعوں سے ایک ملت اور اس کی سربرآوردہ شخصیتوں کی تاریخ کا تعین ہوتا ہے، مذہب، اخلاق، تمدن، معاشرت اور علم و فن کے کارنامے تو یہ شہادت دیں کہ یہ لوگ اتنے بڑے خدا پرست، نیکو کار، با اخلاق، ہمدرد اور علم و فضل کے مالک تھے اور کتب تاریخ میں مذکورہ بعض واقعات سے یہ ظاہر ہو کہ یہ بڑے ہی ظالم، مکار، بددیانت، غدار و کمینہ فطرت تھے، تو بتائیے کہ ان دونوں تصویروں میں کوئی مطابقت پائی جا سکتی ہے۔ اس لئے تاریخ نگار کا صرف یہی کام نہیں ہے کہ چند کتابیں سامنے رکھ کر اور ان میں سے اپنی پسند کے چند واقعات لے کر ایک لمبا چوڑا تاریخی تبصرہ لکھ ڈالے بلکہ اسے متعلقہ تمام امور و اطراف کا بھی احاطہ کرنا چاہیئے۔ نیز یہ کہ جس طرح مذہب کے نام سے متداول ہر کتاب سے اصل مذہب پر حکم نہیں لگایا جا سکتا اخلاق کی عمومی کیفیات سے اخلاق کے اصول کی نشاندہی نہیں کی جا سکتی۔ علوم و فنون کی ہر تشریح و تعبیر متعلقہ علم و فن کے مبادی کی حقیقی ترجمان نہیں کہلائی جا سکتی بلکہ اس کے لئے اصل کی طرف رجوع کرنا ضروری ہوتا ہے اور ایسا کرنے سے مذہب، اخلاق اور علم و فن وغیرہ کا انکار مقصود نہیں ہوتا، اسی طرح بعض کتابوں میں درج بعض واقعات کو متعلقہ شخصیتوں و زمانوں کی طرف منسوب کرنے میں بھی ان شخصیتوں اور زمانوں کے احوال و ظروف ان کے عام معتقدات و اعمال اور ان کی زندگیوں کے حقیقی سانچے سامنے رکھنا ضروری ہے اس طرح سے اصل تاریخ کا خاکہ مرتب ہو سکتا ہے ورنہ اگر اس لوچ بات کا اطلاق درست قرار دے دیا جائے تو نہ کسی مذہب کی صداقت اور علم و فن کی واقعیت باقی رہ سکتی ہے۔ اور نہ حق و باطل میں تمیز کا کوئی معیار رہ جاتا ہے۔ تاریخ تو بیچاری کس شمار و قطار میں ہے اس کا تو نام ہی قصص و اساطیر کے ذیل میں آتا ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی علم و عقل کے درجہ کی بات ہو سکتی ہے کہ علم و فن کی فلاں بات فلاں کتاب میں لکھی ہے اسے تسلیم کرو ورنہ علم و فن کے وجود سے انکار کرو۔ اسی قبیل کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ فلاں شخصیت کے بارے میں فلاں بات فلاں کتاب تاریخ میں درج ہے، اسے صحیح باور کرو، ورنہ اس شخصیت اور اس کی تاریخ سے انکار لازم آ جائے گا۔

خامساً یہ کہ جہاں تک خلافت راشدہ کے عہد شیخین کے نظام کے باقی نہ رہنے کا معاملہ ہے تو اس کی ذمہ داری نہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر عائد ہوتی ہے نہ کسی اور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لئے کہ خلافت کا تعطل تو ان باغیوں کے ہاتھوں عمل میں آ گیا تھا جن کے ہاتھوں میں کم و بیش دو ماہ تک دار الخلافت و مدینۃ الرسول کا تسلط رہا، اور جنہوں نے مرکز کے اصحاب شوریٰ و اقتدار کو بے بس بنا کر خلیفۂ راشد تک کو ظالمانہ و بے رحمانہ طور پر شہید کر ڈالا اس کے بعد تو اصل کام مملکت اسلامیہ کو داخلی فتنوں، شورشوں اور بیرونی خطروں سے نجات دلانے و محفوظ رکھنے کا تھا جسے خلیفۂ راشد حضرت علی اور ان کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما نے انجام دیا۔

بہر حال سچائی کی حد تک ہم نے ان موضوعات سے متعلق ضروری معروضات پیش کر دی ہیں اور اس مم

مم مجمل سے مفصل خود پڑھا جا سکتا ہے۔ تاہم اگر ضرورت ہوئی تو اس بحث کی جزئیات پر بھی ہم آئندہ قلم اٹھائینگے

وما توفیقی الا باللہ العظیم۔

جنگ بندی کے اعلان سے

مطمئن ہو کر نہ بیٹھ جائیے

جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنان کے نام

آپ کو یاد ہوگا کہ کشمیر میں انقلابی کونسل کے قیام کے فوراً بعد ہی مرکزی دفتر نے ۲۰ اگست کے ترجمان اسلام میں آپ کے نام ہدایات میں اس بات سے خبردار کر دیا تھا کہ کشمیر پر بھارت کا جارحانہ اقدام محدود نہیں ہے وہ پاکستان کا بھی دشمن ہے اور پاکستان کو بھی اس سے کسی وقت سنگین خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اس لئے آپ سب وطن و ملت کی حفاظت کے لئے تیاری شروع کر دیجئے۔ چنانچہ جلد ہی ہمارے اس اندیشے کی تصدیق ہو گئی۔ بھارت نے دفعتہً ۶ ستمبر کو پاکستان کی سرحدات پر حملہ آور ہونا شروع کر دیا، اس موقعہ پر ملت کے ہر طبقہ نے جس حوصلہ مندی، جرأت اور قربانی کا مظاہرہ کیا وہ تاریخ پاکستان میں یادگار رہے گا۔ الحمد للہ کہ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنان و خدام بھی اس فریضہ کی ادائیگی میں پیش پیش اور ہمہ تن منہمک رہے۔ جس کی تفصیل انشاء اللہ آئندہ کسی اشاعت میں پیش کی جائے گی۔ اس مرحلہ پر ہم آپ سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جنگ بندی کے اعلان پر مطمئن ہو کر نہ بیٹھ جائیے بلکہ اپنی مساعی کو بدستور سرگرمی سے جاری رکھیے اس لئے کہ بھارت کے بد ارادے ابھی ختم نہیں ہوئے۔ اس کے دوستوں نے اسے شکست فاش سے بچانے کے لئے جنگ بندی کی تجویز پر زور لگایا ہے۔ تاہم دنیا کے ضمیر پر اتمام حجت کرنے کے لئے پاکستان نے اس تجویز کو مان لیا۔ لیکن جن یقین دہانیوں کے ساتھ یہ تجویز پیش کی گئی ہے اگر وہ پوری نہ کرائی جا سکیں، اور جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں وہ پوری نہیں کرائی جا سکیں گی اور بھارت برابر شرارت پر تلا رہے گا تو ایسی صورت میں ہمیں بالآخر بھارتی جارحیت کے ناپاک ارادوں کا منہ توڑنے کے لئے میدان کارزار میں اترنا پڑ جائے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ مقامی طور پر حکومت کے دفاعی انتظامات میں شریک رہیئے۔ اور اپنی جہادی سرگرمیوں کو پوری طرح جاری رکھیے۔

اس برصغیر میں اسلام کے بارہ سو سالہ تاریخ کا تقاضا یہی ہے کہ پاکستان کا ہر فرد مجاہد بن کر حق کو باطل پر غالب لانے کے لئے اپنے لہو کی آخری بوند تک بہا دے

جمعیۃ علماء اسلام کا تاریخی مشن ۱۳ مقدس فرض کی دعوت دیتا چلا آ رہا ہے۔ آپ کا یہ کام ہنوز ختم نہیں ہوا ہے۔ اسے جاری رکھیے اور دینی دعوت و تنظیم کے کام کو سرگرمی سے آگے بڑھاتے رہیئے (ک)

التواء پروگرام موجودہ حالات کی وجہ سے مدرسۃ العلوم الشرعیہ جھنگ صدر کے سالانہ جلسہ کا پروگرام ۳۰ ستمبر تا ۲ اکتوبر منسوخ کر دیا گیا ہے۔

تحریف قرآن کی مہم

(آخری قسط)

(از مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہٗ)

حکومت کے قوانین میں بھی جاری کیا جاتا اور ہر شخص کی اپنی تشریح وہاں بھی معتبر قرار دینی ضروری تھی بلکہ اسی طرح انجنیری، زراعت، ڈاکٹری اور ہر فن میں دوسرے ہر شخص کی تشریح بھی معتبر قرار پاتی، لیکن معلوم نہیں کن اسرار کی وجہ سے یہ قاعدہ اسلام پر تو نافذ کیا جاتا ہے مگر دنیا بھر کے کسی معاملہ میں اس کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ اگر قاعدہ صحیح ہے تو سب جگہ نافذ کیا جائے اور غلط ہے تو اسلام پر کیوں اس کی مشق کی جاتی ہے؟ اگر کچھ ہمت ہے تو حکومت کے ہی قانونوں کی تشریحات کا ہر شخص کو پہلے اختیار دلوایا جائے پھر کچھ کہنے کا منہ ہوگا، اور دونوں میں فرق بھی بہت ہے کہ یہ سب قوانین تو انسانی قوانین ہیں اور تشریحات کرنے والے بھی انسان، یہاں تو سہولت سے ہر شخص کو اختیار دینا چاہیئے تھا۔ یہ عجیب منطق ہے، کہ خدائی قوانین میں تو ہر مسلمان کا فرض قرار دیا جاتا ہے اور حکومت کے قانون اور تمام فنون کے قاعدوں میں دوسروں کی تشریحات ممنوع۔ کیا یہ طرز عمل اس کی غمازی نہیں کرسکتا کہ مقصود کچھ اور ہے، ورنہ جو عقل ہر جگہ اس قاعدہ کو مردود قرار دیتی ہے وہ یہاں کہاں چلی گئی۔

نئی تشریحات تکمیل دین کا انکار ہیں

اسلام تاقیامت ایک مکمل دین ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (آج تمہارے لئے میں نے تمہارا دین مکمل کردیا ہے) اس میں یہ کاٹ تمام تکمیل کا انکار اور ناقص ہونے کا دعوے کس قدر خطرناک طریق کار ہے۔

"ادارہ ثقافت اسلامیہ کی قانونی سب کمیٹی نے عائلی قوانین کا جائزہ لینے کے بعد کہا ہے کہ قرآن نے اگرچہ تعدد ازدواج کی ممانعت نہیں کی ہے، لیکن چونکہ اس کا منشاء یہ ہے کہ مرد ایک وقت میں ایک سے زیادہ شادی نہ کریں، اس لئے پہلی بیوی کی اجازت کے بعد دوسری شادی کرنے والے افراد کے لئے ایک سال کی موجودہ سزا کی بجائے دو سال کی قید کی سزا مقرر کی جائے۔

اس کمیٹی نے یہ سفارش بھی ہے کہ یتیم پوتوں کو دادا کی میراث میں حصہ دار بنانے کے لئے قانوناً یہ لازمی قرار دیا جائے کہ یتیم پوتوں کا دادا ان کے لئے ⅓ ورثے یا اپنے متوفی بیٹے کے حصہ کے برابر جائداد کی وصیت لکھ دے۔"

کمیٹی کے اصول کہ قرآن مجید کی نئی تشریح ہر مسلمان کا فرض ہے اس کی معروضہ بالا شاہکاریوں کے ساتھ ساتھ آیت کی پیشگوئی سے یہ خطرہ تھا کہ یہ اصول قرآن مجید کی تکذیب وانکار کا سبب بن کر رہے گا۔ یہ خطرہ جو سچے کلام سے بالکل سچا تھا اس کارنامہ میں سامنے آگیا۔ تشریحات تو رہیں ایک طرف یہاں تصریحات کو ہی غلط قرار دے کر قرآن کو جھٹلایا جا رہا ہے اور بدحواسی میں یہ خیال بھی نہیں ہوسکا کہ کلام کا اول و دوم حصہ باہم ایک دوسرے کے خلاف بن گئے۔

ایک طرف یہ اعتراف کہ قرآن نے تعدد ازدواج کی ممانعت نہیں کی۔ دوسری طرف ساتھ ساتھ یہ دعویٰ کہ اس کا منشاء یہ ہے کہ مرد ایک وقت میں ایک سے زیادہ شادی نہ کریں۔ کیا سارے ملک میں کوئی ایسا نئی سمجھ والا ہے، جو ان دونوں باتوں کو جمع کرسکے کہ تعدد کی ممانعت نہیں اور ایک سے زیادہ نہ کریں۔ دیکھ لی آپ نے نئے حالات کے مطابق نئی تشریح، یہ اقرار ہوتے ہوئے کہ تعدد ازدواج کی ممانعت نہیں، تشریح یہ کہ ایک سے زیادہ نہ کریں۔ اب فرمایئے یہ صریح حکم الٰہی کی تغیر و تبدیل اور اپنے اقرار کے ساتھ تحریف نہیں تو کیا ہے۔ "تعدد کی ممانعت نہیں کی" کی تکذیب نہیں تو کیا ہے۔

"مولانا جعفر شاہ پھلواری نے اپنی تقریر میں یہ ثابت کیا کہ مصلحت امت کے پیش نظر ہر حکم کو بدلا جاسکتا ہے، ان کے بیان کے مطابق ایک نہیں بیسیوں ایسی مثالیں ہیں کہ عہد نبوی کے احکامات خلافت راشدہ کے زمانے میں آ کر بدل گئے۔ اور اس استدلال کے بعد انہوں نے قطعی الفاظ میں اعلان کیا۔ کہ مصالح امت کو ہر قانون پر فوقیت حاصل ہے۔ حنیف رامے نے سوال کیا۔ قرآن پر بھی ہے۔ مولانا چپ رہے، پھر انہوں نے کہا۔ کیا قرآن میں چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے اور کیا حضرت عمر فاروق رضؓ نے قحط کے زمانہ میں اسے معطل نہیں کیا تھا۔" (مشرق یکم اگست ۶۵ء کالم ۳)

اسلام کی زبان سے سنیئے کہ ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ بامن ہرچہ کرد آں آشنا کرد

ان "مولانا صاحب" نے تو قصہ ہی ختم کردیا۔ کیسی تحریف کیسی تشریح کیسی تفصیل ہر حکم الٰہی کو بدل ڈالو۔ قرآن، حدیث خدا و رسول، اسلام کو برطرف کردو بس "مصلحت" کو معبود بنالو۔ کیسا دین کیسا ایمان سب کچھ ہے تو مصلحت، دین مصلحت ایمان مصلحت خدا مصلحت، رسول مصلحت۔

حنیف صاحب نہ مولوی نہ مولانا نہ علامہ مگر وہ بھی برداشت نہ کرسکے کہ مصلحت کے لئے ہر حکم بدلا جاسکتا ہو اور وہ ہر قانون حتیٰ کہ خدائی قانون سے بھی فوق ہو۔ پھر ہو یہ رہا ہے کہ سب خاموش ہیں۔ کوئی اس توہین خدا پرستی سے مس نہیں ہوتا۔ تمام ملک ایک شہر خموشاں بنا ہوا ہے۔ دوسری دلیلیں تو وہاں ذکر نہیں، صرف حضرت عمرؓ کا واقعہ دیا گیا، مگر حیرت یہ ہے کہ ایک علمی آدمی ہوتے ہوئے ایسی حرکت کردے جو کسی معمولی آدمی سے بھی نہیں ہوسکتی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شبہ کے وقت حدود کو جاری نہ کرنے کو فرمایا ہے اور قحط سالی میں بعض آدمی ایسے بھوکے رہ سکتے ہیں کہ کئی کئی وقت تک ایک دانہ ان کے منہ میں نہیں پہنچ سکتا ہو، جس وقت کہ ان کو مردار تک کھانا جائز ہوجاتا ہے دوسرے کا مال اس وقت کھا لینا امانت یہ قیمت دے دینا بھی درست ہوجاتا ہے۔ ایسے قحط شدید کے وقت جب کہ اس کے جائز ہونے کا شبہ ہوسکتا ہے اگر شبہ کا فائدہ ملزم کو دیا جائے تو یہ اس حدیث کا بھی اتباع ہے اور قرآن کا بھی کیونکہ اس وقت، تو کوئی یہ ہاتھ کاٹنے کی حد ہے یقینی طور سے نہیں پایا گیا۔ اس لئے قرآن وحدیث سے ہی انہوں نے یہ حکم دیا اور دین کا ہر عالم ایسے وقت یہی کہے گا۔ یہی قرآن وحدیث کا حکم ہے۔ حضرت عمرؓ پر یہ تہمت لگانا کہ انہوں نے قرآنی حکم کو بدل دیا غلط اور عقل سے باہر کی بات ہے۔

نئی تشریح کفر تک پہنچاتی ہے

ان حرکتوں سے اس آیت کا مضمون واضح ہو کر سامنے آگیا کہ واقعی احاطہ علمی اور مراد الٰہی پر تشریح نہیں نہ ہونے سے تکذیب قرآن اور سلب ایمان تک نوبت آجاتی ہے۔ تشریح کا مطلب تمام دنیا کی نظر میں اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ لفظوں میں جس مفہوم کی گنجائش ہو وہ پیش کردیا جائے۔ اگر قرائن و دلائل کے مطابق ہو تو صحیح تشریح ہے ورنہ غلط اور تحریف۔

دوسری تشریح سنیئے۔ "یتیم پوتوں کو دادا کی میراث میں حصہ دار بنانے کے لئے قانوناً یہ لازمی قرار دیا جائے کہ یتیم پوتوں کا دادا ان کے لئے ⅓ ورثے یا اپنے متوفی بیٹے کے حصہ کے برابر جائداد کی وصیت لکھ دے۔" گویا اس کو بھی قرآن مجید کی تشریح قرار دیا ہے کیا تمام دنیا کے شرق و غرب جنوب و شمال کے درمیان کوئی ایسا متنفس ہے جو پورے قرآن کے کسی لفظ میں اس کی گنجائش نکال سکتا ہو کہ یہ وصیت لازمی بن سکتی ہو۔ مسئلے کی پوری تفصیل کسی ایک بیٹے کی موجودگی میں پوتے کا حصہ نہ ہونے کی قرآن وحدیث اور اجماع سے تصریح تمام خلاف باتوں کی حقیقت اور عقلی و نقلی دلائل کے انبار تمام شبہات کے جوابات احقر کی کتاب "پوتے کی میراث" میں ملیں گے جو ان شاء اللہ ریلوے روڈ لاہور ادارہ سے ملتی ہے۔ اور بیٹے کی عدم موجودگی میں پوتے کے حصوں کی تشخیص اور ثبوت بھی مکمل ملے گا۔ یہاں صرف اس کے تحریف بلکہ تبدیل و انکار قرآن ہونے کو پیش کرنا ہے۔

ہر شخص غور کرسکتا ہے کہ جو بات خدا تعالیٰ نے لازمی نہ قرار دی ہو اس کو لازمی قرار دینا تشریح ہے یا تحریف و تبدیل اور پھر بالکل خلاف عقل اور ظلم عظیم الگ۔ سنیئے قانون عام ہوتا ہے۔ سب کے لئے ہوتا ہے۔ اگر کسی کے پہلی بیوی سے لڑکا تھا۔ بڑے کاروبار اور بڑی جائداد کا مالک تھا، لاکھوں نقد رقم چھوڑ کر مرا ہے۔ اس کے بیٹے اس کے وارث اور قابض ہوگئے۔ مگر اس کے دوسری بیوی سے دو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور خود غریب معمولی جائداد اور معمولی کاروبار کا مالک ہے۔ مرنے کا وقت آگیا ہے تو آپ لازم قرار دیں گے کہ وہ ان امیر پوتوں کے لئے تہائی ⅓ کی وصیت لازماً کرے ورنہ حکومت چھوٹے چھوٹے بچوں کے حلق میں انگلیاں ڈال ڈال کر نکال لے اور وہ کم سن بچے

(باقی صفحہ ۵ پر)

بقیہ: تحریف قرآن کی مہم

اپنے غریب باپ کے معمولی ترکہ کے ۱/۳ سے محروم ہو جائیں کہ جس کا اختیار خدا و رسول نے ان کو دیا تھا۔ یہ کتنا ظلم ہوگا کہ اس قانون سے کہ یہ یتیم بچے روتے بلکتے رہیں گے، کس مپرسی میں رہیں گے۔ اور زر زر میکشد میں ۱/۳ جاتا رہے گا۔ چاہے آگے چل کر یتیم بچے تعلیم و تربیت سے محروم اور بھیک کا پیالہ ان کے ہاتھ میں آجائے۔ مگر ۱/۳ رئیس بھتیجے کو دینا ہوگا، خواہ وہ عمر اور کاروبار کی اہلیت میں ان سے کہیں زیادہ بھی ہو۔ یہ ہوگا اس تجویز کا پس منظر جو کتنا خطرناک ہیبت ناک اور گھناؤنا ہے۔ ہرچند کہ دادا اس انجام کو دیکھ کر اپنا کل اثاثہ ان چھوٹے چھوٹے بچوں کے لئے خدا و رسول کی مرضی کے موافق چھوڑنا چاہتا تھا، مگر حکومت ان بچوں سے بھیک منگوانے اور تعلیم و تربیت سے محروم کرنے کی فکر میں رہے گی ۱/۳ ضرور اور لازمی دلوائے گی۔

اگر مرحوم بیٹے کے بچوں کو ماں کی طرف سے خوشحالی ہو یا اس کی وراثت میں خوب دولت و جائداد مل چکی ہو۔ وہ اس کے پاس معمولی اثاثہ اور دوسری بیوی اور شیر خوار بچہ ہوا تو ان کے حلق میں سے نصف یا ۱/۳ نکلوا کر ان کی زندگی تلخ کی جائے گی اور بیوہ و یتیم کو در در کی ٹھوکریں کھلوائی جائیں گی یہ نتیجہ ہوگا اس تجویز کا اور تا قیامت ان ظلموں اور تبدیل احکام کا گناہ عظیم تجویز کرنے والوں پر الگ رہے گا۔

جو صاحبان دوسری شادی کو بند کرنے کے لئے ایک سال یا دو سال کی سزا کی سفارش کر رہے ہیں۔ جو قرآن شریف کے احکام کی تبدیلی و تحریف بلکہ ایک گونہ توہین ہے کہ گویا خدا تعالیٰ نے اس کی اجازت دے کر غلطی کی ہے۔ ہم صحیح قانون ان کی غلطی کی اصلاح کا بنا رہے ہیں، تو ایسا اقدام دنیا و آخرت میں تباہ کن ہے۔ وہ لوگ یہ بھی تو سوچ لیں کہ ایسے قانون سے وہ بہت قسم کے فسادات کو ملک و قوم میں جنم دے رہے ہیں (۱) اصل قانون بن جانے کے بعد سے ہی ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے اور آئندہ اور سختی سے ہوگا کہ بیویاں بات بات پر شوہروں کے گھر بگاڑ کر میکہ میں براجمان ہوں گی۔ نہ مرد دوسری شادی کر سکے گا نہ اُن کو اس کا کوئی فکر لاحق ہوگا اس طرح اس قانون کی وجہ سے ہر گھر قیامت کا نمونہ بن کر رہے گا۔ روز فساد رہے گا

(۲) اگر مرد اپنے کو مرد ہی سمجھا کیا اور اس کی پروا نہ کرے گا تو یہ قصہ بدکاریوں کا دروازہ کھول دے گا۔ سبب یہ قانون بنے گا تو گویا یہ قانون بدکاریوں کا آلہ کار بنایا گیا ہے

(۳) جب مرد تنگ ہوگا اور بیوی جو لڑتی ہے دوسری کی اجازت دے نہ سکے گی تو ضد کو بھی چھوڑیئے ضرورتوں کیلئے بھی وہ مجبور ہوگا کہ دوسری شادی کرے۔ سزا کے ڈر سے یوں ہو نہیں سکے گا تو لامحالہ پہلی بیوی کو طلاق دے گا۔ تو یہ قانون طلاقوں کا انتظام کر رہا ہے اور گھر کے گھر برباد کرا رہا ہے۔ اگر بچے بھی ہمہ حکمہ ہوں گے تو ان کو تباہ کرا رہا ہے۔

(۴) طلاق کا ہو جانا گو مرد کے لئے بھی تکلیف دہ ہے مگر غور کیجئے تو عورتوں کے لئے طلاق سخت تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔ اول تو آج کل کے ماحول میں کنواریوں کی بھی اچھی شادی میں مشکل نظر آ رہی ہے۔ مطلقہ کی شادی تو اور زیادہ سخت ہوگی اور اگر عمر بھی کچھ زیادہ ہو چکی ہوگی تو رہی سہی توقع بھی ختم ہو جاتی ہے اور اگر کچھ اولاد بھی ہوئی تو اور زیادہ وبال جان بن جاتی ہے۔

(۵) عورت کے لئے شوہر کا گھر اور اس کی آمدنی ہی اپنا گھر اور اپنی آمدنی ہوتی ہے۔ اگر بغیر طلاق کے ہی یا طلاق کے بعد تنہا یا مع اولاد کے اس کو باپ بھائی کا دست نگر بن کر رہنا پڑا تو گو کتنی ہی خاطر و مدارات کی جائے یہ اس کے لئے انتہائی سوہان روح ہوتا ہے۔ اس کا تجربہ اسی عورت کو ہوتا ہے جس پر یہ کیفیت گذرتی ہے۔ شروع میں معمولی بات پر لڑ جھگڑ بیٹھتی ہے اور پھر تمام عمر وہ کیفیت ہوتی ہے کہ بس ان کا ہی دل جانتا ہے۔ یہ قانون ایسی صورتیں پیدا کر کے ان کی زندگی کو بالکل تلخ کر دے گا۔ یہ عورتوں کی خیر خواہی نہیں ہے سخت ترین بدخواہی ہے، اور جو عورتیں غور و خوض سے کام نہیں لیتیں وہ اس کو اچھا سمجھتی ہوں گی، ورنہ سوچ بچار والی عورت کبھی اس قانون کو اپنے حق میں کبھی اچھا نہیں سمجھ سکتی

ممکن ہے اس کا علاج یہ تجویز کیا جائے کہ ہم نے عورتوں کی تعلیم اور مخلوط تعلیم اسی لئے جاری کی ہے کہ وہ کسی کی دست نگر بن کر نہ رہ سکیں اور اس طرح ان کی زندگی اجیرن نہ ہو سکے

تو اس بے پردگی کی تعلیم اور ملازمتوں کے جو نتیجے سامنے آ چکے ہیں ملک و قوم کی عزت و ناموس کا دیوالہ نکالنے کے لئے وہ بھی کافی ہیں۔ مگر خیر اس کا احساس تو نہ ملک والوں کو رہا نہ قوم کو، نہ عزت و ناموس کی کوئی شئے باقی ہی ہے۔ نہ اس کی حفاظت کی اب حاجت، نہ گھروں کو قحبہ خانوں سے امتیاز دینے کی ضرورت۔

لیکن یہ بھی تو سوچنا چاہیئے، کہ اگر بچے بھی ساتھ ہوتے تو ان کی تربیت گھریلو تربیت بیرونی و تربیت ملازمت کا قصہ ایک جان سو جنجال کتنا کٹھن معاملہ ہے، بیماری، تندرستی آفات، راحت ہر طرح کے دورا ور اکیلی عورت کیا کیا کر سکتی ہے اور یہ ہونا ناممکن نہیں ہے کہ عورت تنہا ہی ہے۔

جب کسی مرد کی بیوی مر جاتی ہے اور چھوٹے چھوٹے بچے رہ جاتے ہیں تو خیال کیجئے اسے کیسی کیسی صعوبتیں درپیش ہوتی ہیں، یہی حال اس عورت کا ہوگا۔ جو اکیلی رہ جائے گی۔ مرد قوی المزاج بھی برداشت نہیں کر سکتا تو صنف نازک کا کیا حال ہوگا؟

ممکن ہے کہا جا سکے کہ طلاق پر خود قدغن قائم کر دیا گیا ہے کہ ایک نوٹس چیئرمین کو ایک بیوی کو دیں۔ ۹۰ دن وہ مصالحت کی کوشش کریں گے۔ پھر اگر صلح نہ ہوئی تو طلاق ہو سکتا ہے۔ مگر اول تو یہ بات ہی دین کے خلاف ہے، کوئی طلاق دے اور نوٹس نہ دے تو طلاق تو ہو کر رہے گی۔ کوئی طلاق بائن دے دے یا مغلظہ دے دے تو صلح ہی حلال نہ ہوگی، اگر کی گئی تو عمر بھر کی بدکاری ہوگی جیسے کہ آج ہو رہا ہے۔ پھر یہ بھی خیال کرنے کی بات ہے کہ مقدمات میں بات ہوتی کچھ ہے اور ظاہر کچھ کی جایا کرتی ہے۔ وہ طلاق کی وجہ حقیقی نہیں بیان کر سکتے۔ کچھ اور اور بیان کریں گے، اور پھر صلح تو کرائی جب جا سکتی ہے جب کوئی کرنے کو تیار بھی ہو۔ ورنہ بہانہ بسیار ہو کر ختم ہو جائے گی اور اگر صلح ہو بھی گئی تو پھر اصل وجہ فساد کی کسی وقت رنگ لائے گی، کون کس کس وقت تک صلح کرایا کرے گا۔

(۶) بیوی کی اجازت خود ایک بڑے فساد کا شاخسانہ ہے۔ جو عورت بلا شرکت غیر خاوند کی حقدار اور کل آمدنی مکان جائداد کاروبار کی مع اپنی اولاد کے مستحق ہو رہی ہے وہ کب یہ گوارہ کر سکتی ہے کہ ہر چیز میں دوسری کو نصف کا مالک قرار دے دے خصوصاً جبکہ اس کو اس سے کوئی فائدہ کی بھی امید نہیں ہو سکتی بلکہ اور روز روز کی چپقلش کے اندیشے ... ہوتے ہیں۔ اس لئے [illegible] دو صورتیں ہوں گی۔ یا مرد اس قدر تنگ اور مجبور کر [illegible] وہ اپنی آرزوؤں کو خاک میں ملا کر اس کی ہاں میں ہاں ملائیں ورنہ روزانہ گھر کو دوزخ بنا لیں اور زندگی دشوار ہو جائے۔ صرف ایسی مجبوری میں وہ اجازت دے سکتی ہے۔ یا پھر کوئی نشہ یا دوا ایسی کرائی جائے جس سے اس کے دماغی توازن میں خرق آ جائے یا کوئی سفلی یا علوی بالکل ناجائز گناہ ایسا عمل کرایا جائے جس سے وہ حواس باختہ ہو کر وہی کہہ دے جو خاوند کہلانا چاہتا ہے۔ اور ایسا ہو چکنے کے بعد جب اس کے ہوش و حواس بجا ہوں۔ تو ساری عمر رویا کرے کہ خود کردہ را علاج نیست، اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی رسید کر لی تھی۔ اگر اس کی اجازت کا دخل نہ ہوتا تو صبر بھی آ سکتا تھا۔ مگر اب تو ساری عمر رونے دھونے کے سوا کوئی سبیل ہی نہیں ہو سکتی۔

یہ ہوگا اس قانون کا پس منظر فرمایئے یہ عورتوں کی خیر خواہی ہے یا بدخواہی۔ ذرا عورتیں بھی اس پر غور کر لیں۔

الانتقاد

قصاص سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تکمیل بیعت رضوان، تالیف جناب محمد سلطان صاحب نظامی ناشر۔ شرکت ادبیہ پنجاب شاہی محلہ لاہور۔ قیمت ۳ روپے

تاریخ اسلام میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ایک عظیم ترین حادثہ تھی جس سے مسلمانوں کی آئندہ تاریخ شدید طور پر متاثر ہوئی۔

آپ کی یہ شہادت یقیناً شہادت عظمیٰ کا درجہ رکھتی ہے لیکن بعد میں اس حادثہ فاجعہ پر جو سیاسی ملمع سازیاں کی گئیں اور مختلف رجحانات و عزائم کی مطابقت میں اسے من مانے و خود ساختہ معنی پہنائے گئے وہ مزید ظلم ہے جو اس حادثہ کے بعد مسلسل کیا جاتا رہا ہے۔ اسی طرح کے ایک تازہ ترین ظلم کا جائزہ ترجمان اسلام کے گذشتہ شمارہ میں قسط وار لیا جاتا رہا ہے۔

مذکورہ بالا کتاب حال ہی میں ہمارے پاس تبصرے کے لئے آئی ہے اس میں اس حادثہ فاجعہ اور اس سے متعلق تفصیلات پر نہایت قوی استدلالات کے ذریعہ روشنی ڈالی گئی اور اصل حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔ کتاب کے بعض مقامات اگرچہ نظر ثانی کے محتاج ہیں۔ تاہم مجموعی طور پر یہ کتاب تاریخی تحقیق و تدقیق میں ایک بلند پایہ اضافہ اور فاضل مؤلف کی کامیاب و لاجواب کوشش ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی جہادی سرگرمیاں

ناظم جمعیۃ علماء اسلام [illegible]

مولانا محمد [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب کے تعاون سے [illegible]
[illegible] صاحب کی تقریر ہوئی ۔ جہاد کے فضائل بیان ہوئے ۔
[illegible] فنڈ میں جمع ہو گیا ۔ عوام نے
[illegible] کیا ۔

گجرات ضلع مردان

ایک جلسہ عام میں جس میں گجرات اور ملحقہ علاقہ کے علماء کرام و عوام نے شرکت کی زیر صدارت مولانا عبدالمقتدر صاحب منعقد ہوا ۔ تلاوت مولانا فضل ہادی صاحب نے کی ۔ مولانا عبدالواحد ، مولانا فخر الدین اور مولانا سعید الرحمن صاحبان نے موضوع جہاد پر ولولہ انگیز تقریریں فرمائیں ۔ جہاد کی ترغیب دلائی اور دفاعی فنڈ کے لئے چندے کی اپیل کی جلسہ نہایت کامیاب رہا ۔ رضاکار بھرتی ہو رہے ہیں اور چندہ جمع کیا جا رہا ہے ۔ (سعید الرحمن)

جمعیۃ علماء اسلام شوگرہ یایاں تحصیل چارسدہ

مولانا محمد زکریا نائب امیر مقامی جمعیۃ کی زیر صدارت ایک جلسہ عام ہوا جس میں مولانا موصوف نے فضائل جہاد اور واقعات جہاد پر ولولہ انگیز تقریر فرمائی ۔ ان کی اپیل پر بہت مجاہدین نے جہاد پر جانے کے لئے اپنے نام پیش کئے ۔

اجلاس جمعیۃ علماء اسلام فورٹ سنڈیمن

آج مورخہ ۱۰ ستمبر بروز جمعہ بعد نماز جمعہ زیر اہتمام ناظم اعلیٰ حضرت مولانا میرک شاہ صاحب جامع مسجد فورٹ سنڈیمن میں ایک جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں مقامی علماء کے ماسوا لورالائی فورٹ سنڈیمن کے اردگرد کے علماء کرام نے شرکت کی ۔ اس کے علاوہ یہاں کے بزرگان دین بھی موجود تھے ۔ جلسہ کا آغاز مولانا قاری [illegible] صاحب اطہر نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام فورٹ سنڈیمن نے تلاوت قرآن مجید سے کیا ۔ خازن جمعیۃ حاجی احمد گل صاحب نے مجاہدین کے بارہ میں ایک نعت پڑھی ۔ اس کے بعد بیرونی حضرات علماء کرام نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مجاہدین اسلام اور مسلمانان پاکستان کے بارہ میں پورے اخلاص کے ساتھ ہمدردی کا ثبوت دیا ۔ لوگوں سے استحکام پاکستان کے لئے دعائیں کرائیں ۔ دوران تقریر میں پورے جوش کے ساتھ اسلام کے نعرے لگائے گئے ۔ مسلمانوں کو جہاد کے لئے ترغیب دی گئی ۔ بہت سارے لوگوں نے جہاد کی تیاری کے لئے ہاتھ اٹھائے ۔ اس اجلاس سے پہلے جہادی فنڈ کے لئے چندہ کی تحریک شروع ہے ۔ بہت کچھ چندہ ہو چکا ہے ۔ جلسہ کے دوران میں تمام علماء اکرام نے متفقہ طور پر جہاد کے فرض ہونے کے متعلق اپنی رائے پیش کی ۔ اس

[illegible] پر حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] جمعیۃ علماء اسلام کے [illegible]
[illegible] حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب [illegible]
[illegible] ترجمان اسلام میں شائع ہو چکا ہے تمام لوگوں کے سامنے
پڑھ کر سنایا گیا ۔ آخر میں پاکستان کی کامیابی کے لئے اور ان لوگوں
کے لئے [illegible] اپنے آپ کو اللہ کے راستہ میں قربان
کیا ہے ۔ دعا کی گئی اور جلسہ برخاست ہوا ۔

جمعیۃ علماء اسلام لکی مروت

علماء ستمبر بمقام لکی مروت جہاد کانفرنس کے بعد تحصیل لکی مروت کے حلقہ جات میں عام جلسے شروع ہوئے ۔ ۱۳ ، ۱۴ ستمبر کو شہباز خیل و بیزو و غزنی خیل کے جلسے ہوئے اور ۱۵ ستمبر کو سرائے نورنگ پر جلسہ عام ہوا ۔ جس میں مولانا حمید اللہ جان نیازی اور مولانا گل جہان اسماعیل شریک ہوئے ۔ ناظم اعلیٰ نے بیزو تک انتظامی دورہ کیا ۔ تقریر سرائے نورنگ پر کی ۔ بیزو و شہباز خیل اور غزنی خیل کے جلسوں میں تقریر مولانا غلام حبیب اور مولانا احمد جان نے فرمائی ۔ سرائے نورنگ کے جلسے کی صدارت حضرت مولانا محمد نور صاحب نے کی اور تمام علماء نے تقاریر فرمائیں ۔ عبداللہ جان نے نعت سنائی ۔ تلاوت مولانا محمد شریف نے کی ۔ کافی رضاکار بھرتی ہوئے ۔ مجاہدین فنڈ میں کافی چندہ جمع ہوا جو بمعرفت حضرت مولانا شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں مرکز کو منی آرڈر کر کے بھیج دیا جائے گا ۔

(حمید اللہ نیازی ناظم جمعیۃ بنوں)

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کی مجلس عاملہ نے ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ایک میٹنگ میں جو کہ ستر اسی اراکین پر مشتمل تھی ۔ درج ذیل قراردادیں پاس کیں ۔

(۱) بھارتی درندوں کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار

(۲) پاکستانی افواج بالخصوص ہوائی فوج کو خراج تحسین

(۳) ترغیب جہاد کے لئے ایک جلسہ عام کی تجویز

(۴) حکومت کو ملکی دفاع کے لئے ہر قسم کے جانی و مالی تعاون کی پیشکش ۔

(۵) مجاہد فنڈ میں چندہ جمع کرنے کے لئے ایک وفد کی تشکیل

چنانچہ قرارداد ۳ کے مطابق ۱۲ ستمبر کی رات کو ایک جلسہ عام ہوا جو کلاچی کی تاریخ میں ایک مثالی جلسہ تھا ۔ اور جس میں متفقہ طور پر حکومت کو جانی اور مالی قربانی کی پیشکش کی گئی ۔ نمبر ۵ کے مطابق جمعیۃ کے اراکین پر مشتمل ایک وفد نے چندہ فراہم کیا ۔ چنانچہ ایک ہزار روپیہ جمع ہوا ۔ جسے آج سیف اللہ خان اور صوفی خدا بخش اراکین جمعیۃ کے ذریعہ ڈی سی صاحب ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کو مجاہد فنڈ میں جمع کرانے کے لئے ارسال کیا جا رہا ہے اور ساتھ ہی جمعیۃ کی مجلس عاملہ کے دستخطوں سے ایک یادداشت بھیجی جا رہی ہے ۔ جس میں ملک کے دفاع کے لئے ہر قسم کی قربانی کی پیشکش کی گئی ۔ (ناظم دفتر جمعیۃ کلاچی)

جہاد کا تبلیغی دورہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے لئے خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے [illegible]

جمعیۃ علماء اسلام ملہووالی

[illegible] صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ملہووالی [illegible]
[illegible] مجاہدین کشمیر کی اپیل کی ۔ آپ کی اپیل پر [illegible]
مجاہدین کشمیر کے لئے جمع ہو گئی ۔ جو مرکزی دفتر [illegible]

(حکیم محمد [illegible] صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ ملہووالی)

مجاہدین تورڈھیر کا خصوصی اجلاس

زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا ۔ صدارت مولانا عبدالوہاب صاحب نے کی ۔ مولوی محمود صاحب کے تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا اسلام الدین صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام تورڈھیر نے جہاد کی ضرورت و اہمیت پر تقریر کی ۔ تورڈھیر کے لوگوں کو مجاہد بننے کی ترغیب دی ، جس کی وجہ سے آخر میں لوگوں نے اپنے نام بڑے جوش سے لکھوا کر ایک سو ساٹھ کی تعداد تک فہرست تیار کرالی ۔

(افضل حق ریاض سیکرٹری نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام تورڈھیر ضلع مردان)

رحیم یار خاں

سردار غلام قادر خاں صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں اعلان کرتے ہیں کہ حصول کشمیر کے لئے ہم اب بھی جہاد کے لئے تیار رہیں اور اس مقصد کے لئے جمعیۃ کی خدمات ہر وقت موجود ہیں ۔

(عبدالباری ثاقب)

ہنگو خیل

مدرسہ تعلیم القرآن کے اساتذہ و طلباء نے ۱۰۰ رضاکاروں کے نام جہاد کے لئے پیش کئے اور اہلیان ہنگو خیل نے دفاعی فنڈ میں [illegible] ہزار روپے کی رقم دی ۔ (حافظ غنی اللہ)

جمعیۃ علماء اسلام سیالکوٹ

جمعیۃ علماء اسلام سیالکوٹ نے حضرت امیر مرکزیہ مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کے حکم و ہدایت کے موجب پورے ضلع بھر میں جذبۂ جہاد کی روح پھونکنے میں پوری سرگرمی دکھائی ۔ دشمن کے وحشیانہ شدید حملوں کے موقعہ پر بھی عوام کے حوصلہ و عزم کو تازہ رکھنے کی جدوجہد جاری رکھی ۔ مولانا نذیر احمد صاحب خطیب سمبڑیال و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سیالکوٹ کی سرپرستی میں ۴ ہزار روپیہ مجاہد کشمیر فنڈ میں نیشنل بنک کی معرفت ارسال کیا ، اور اب دفاعی فنڈ کے لئے کوششیں جاری ہیں ۔

(عبدالرحمن ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ)

(باقی صفحہ ۷ پر)

جنگ کا خاص فائدہ

اب کوئی چوہا دُم پر کھڑا ہونے والا نہیں رہا

ہمارا وطن عزیز عرصہ دراز تک برطانوی استبداد و استعمار میں جکڑا رہا۔ یہاں اس کے بہت سے پٹھو تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد امریکہ کا اثر و رسوخ بڑھ گیا، پھر بعض دیسی نسل کے امریکی چوہے دم پر کھڑے ہو کر اکڑفوں دکھانے لگے۔ صدر ایوب خاں کی حکمت عملی سے یا تو ان چوہوں کی دم کٹ گئی یا دُم پر کھڑے ہونے کی جرأت نہیں رہی۔ اس وقت سیاسی ملک نے جارح بھارت کی دنداں شکنی میں حصہ لیکر یا حصہ لینے کا اعلان کر کے بھارت اور اس کے آقاؤں کو مایوس کر دیا ہے۔ بعض پڑھے لکھے چوہوں کی دُمیں کُتّے کی دم کی طرح تھیں جو بارہ برس نلکی میں بند رہ کر بھی سیدھی نہ ہو سکتی تھیں۔ مگر جہاد کی برکت سے وہ بھی ٹیڑھی ہوئی منطق بھول گئے، اور سب نے مل کر اپنے سابقہ گناہوں کا کفارہ ادا کرنے اور خدا تعالیٰ سے معافی مانگنے کا مظاہرہ کیا۔ خدا کرے ہر پاکستانی ہمیشہ ہمیشہ ملکی مفاد بلکہ ملک کی ایک اینٹ کے مقابلہ میں لاکھوں امریکی ڈالروں، برطانوی پونڈوں اور سامراجی طاقتوں کی ہزاروں دلفریبیوں کو پائے استحقار سے ٹھکرا دے اور ساتھ ہی سب کے سب توبہ کر کے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اور صحابہ کرام کے پہنچائے ہوئے دین کو تھام کر فلاح دارین سے ہمکنار ہوں۔ صحابہؓ پر تنقید، علماء دین پر کیچڑ اچھالنے اور سلف صالحین کی تحقیقات کی مخالفت کرنے سے باز آ کر دین کی پوری پابندی اور ملک و ملت کے استحکام کی مکمل کوشش میں مصروف ہو جائیں، آمین!

بقیہ :- تاریخ کے سولہ دن

میں پاکستان کو مغلوب نہ کر سکے، اب سیاسی سازشوں کے جال پھیلانے کی کوشش کریں گے۔ وہ ہمارے ایمان و عزم یقین، اتحاد اور یک جہتی کی دیواروں میں بڑے بڑے نقب و شگاف لگانا چاہیں گے۔ ہمدردی و دوستی کا لبادہ اوڑھ کر پرانے شکاری نئے جال لیکر آئیں گے۔ وہ ہمارے اور ہمارے حقیقی ہمدردوں، دوستوں و بہی خواہوں کے درمیان در پردہ خلیج افتراق پیدا کرنے کی ساز باز کریں گے لیکن ہم اب اپنی زندگی و موت کے راز سے واقف ہو گئے ہیں اور انشاء اللہ ہم ان کی ہر چال کو ناکام بنا کر رکھ دیں گے

یہ سولہ دن جو اول سے آخر تک آگ و خون کے دن تھے، ملت پاکستان کی حیات دائمی کی بنیاد رکھ گئے ہیں۔ ہمیں ایمان و یقین و عزم کی لازوال دولت سے مالا مال کر گئے ہیں۔ اب ہمارا قافلہ انشاء اللہ فتح و کامرانی کی نہ ختم ہونے والی راہوں پر گامزن رہے گا۔ ہم کشمیر کو بھی آزاد کرائیں گے۔ ہندی مسلمانوں کی مدد کو بھی پہنچیں گے۔ اور ایشیا و دنیا کی مظلوم قوموں کی دادرسی کا راستہ بھی صاف کریں گے۔ ہم اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے ان سواحل بحر ہند تک جائیں گے۔ جہاں ہمارے اسلاف کے قافلے اترے اور جہاں صدیوں تک ہماری اذانیں گونجتی رہیں۔ اللہ کی مدد پر ہمیں کامل بھروسہ ہے۔ پاکستان زندہ باد۔ اسلام پائندہ باد!!

(ک)

بقیہ جمعیۃ کی سرگرمیاں

فورٹ سنڈیمن

آج یہاں مولانا سید محمد شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام فورٹ سنڈیمن کی زیر صدارت ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں علماء کرام، سرداران قوم اور عوام نے بھرپور شرکت کی۔ "مجاہدین آزاد کشمیر" کی مکمل حمایت اور بھارتی جارحانہ حملے کی زبردست مذمت کرنے کے بعد ایک کمیٹی مجاہدین آزادی کے لئے فنڈ جمع کرنے کی غرض سے تشکیل کی گئی۔

ایک قرارداد کے ذریعہ بھارت کے جارحانہ حملوں کی مذمت کی گئی اور حکومت کو اپنے تعاون کا یقین دلایا

جمعیۃ علماء اسلام میانوالی

امیر ضلعی جمعیۃ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نے مقامی طور پر چندہ جمع کر کے ۳۲۰/- روپے دفاعی فنڈ کیلئے نیشنل بنک میں جمع کرائے اور جمعیۃ کے ایک رکن حاجی شمس الدین صاحب سیالکوٹ ہرنولی نے ۲۰۰/- روپیہ نیشنل بنک کی معرفت دفاعی فنڈ میں جمع کرایا۔ مقامی جماعت کے کارکن شہری دفاع کے کاموں میں پوری سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام فورٹ سنڈیمن

مورخہ ۱۶ ستمبر مولانا قاری ثناء اللہ صاحب اظہر نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام و خطیب جامع مسجد خوجگاں نے درس قرآن دیتے ہوئے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے تحت تمام حاضرین مجلس کو خطاب کیا اور فرمایا کہ ہم اس وقت ایسے دور نازک سے گذر رہے ہیں۔ جس میں تمام ملک پاکستان پر وحشیانہ اور جارحانہ حملے کئے جا رہے ہیں۔ مگر ہمارے مجاہدین اسلام جانباز اس ظلم و ستم کے جواب میں جوق در جوق قربان ہو رہے ہیں اور دین حق کی حفاظت کی شہادت دے رہے ہیں۔ موجودہ وقت کے اندر مسلمانوں کی حفاظت کے لئے حکومت نے جو اصول اور قوانین مقرر کئے ہیں ضروری ہے کہ ان قوانین پر عمل کریں۔ آج بھی الحمد للہ مسلمانوں میں قوت ایمانی باقی ہے۔

آخر میں تمام مجاہدین اسلام کی تقویت اور ان کی تسلی کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو اللہ کی راہ میں جان قربان کر چکے ہیں پُر زور دعا کی اور مسلمانوں سے ان کے لئے ہر ممکن امداد کے لئے اپیل کی۔

ہنگو ضلع کوہاٹ

جناب حافظ فخر الاسلام امیر جمعیۃ ہنگو کی اپیل و مساعی سے دفاعی فنڈ میں یہاں کے عوام کی طرف سے ۲۲ ستمبر کو ایک قسط مبلغ ۲۸۵۱/۵۰ کی جمع ہو چکی ہے اور ابھی فراہمی فنڈ کی مہم جاری ہے۔

بنوں عاقل

۲۱ ستمبر کو جامع مسجد بنوں عاقل کے ایک جلسہ میں مولوی بشیر احمد صاحب اور ڈاکٹر عبد الفتاح صاحب نے خطاب کیا۔ جہاد فنڈ میں ۶۰۰ روپیہ جمع ہوا۔ آٹھ مجاہد بھرتی ہوئے اور مولانا عبد الہادی صاحب نے اعلان کیا کہ مدرسہ مدینۃ العلوم کے ۱۰۰ طلبا جہاد پر جانے کے امیر جمعیۃ کے حکم کے مطابق حکومت کے اعلان و طلبی کے منتظر ہیں

سمندری ضلع لائلپور

۲۴ ستمبر۔ جامع مسجد محمدیہ سمندری میں یوم تشکر منایا گیا جانباز عساکر پاکستان کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور سلامتی کونسل و دنیا کی بڑی طاقتوں سے مطالبہ کیا گیا کہ جس یقین دہانی پر جنگ بند کرائی ہے۔ یعنی کشمیر میں استصواب رائے، اسے جلد پورا کیا جائے۔

(محمد علی جانباز)

سانحۂ ارتحال

حضرت مولانا قاری عبد الرحمان صاحب خطیب جامع مسجد وجھ ضلع سرگودھا

۲۲ اور ۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب کو طویل علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

قاری صاحب موصوف بلند پایہ مقرر اور خوش الحان مبلغ تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے چھ لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ موصوف کے لئے دعا کریں اللہ کریم موصوف کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ قاری صاحب جمعیۃ کے ساتھ خاص دلچسپی رکھتے تھے اور اکثر جمعیۃ کے جلسوں میں شرکت فرماتے تھے۔

(محمد صادق ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا)

سے جماعت اسلامی کی طرف اشارہ ہے

সাপ্তাহিক
তরজুমানে ইসলাম
লাহোর

PHONE No. 67715

WEEKLY
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE

REGD. L. No. 7132

Price 12 Paisa

جلد ۸ | جمعہ یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء مطابق ۴ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۳۹

منٹگمری

رشیدیہ سکول کے چھوٹے بچوں نے براہ راست ایک سو روپیہ نیشنل بنک کی وساطت سے دفاعی فنڈ میں جمع کرایا ہے جامعہ کی طرف سے کچھ کپڑے اور بعض اشیا و غلہ منڈی کی مقامی جماعت کے ذریعہ جمع کرا دی گئی ہیں۔

(۱) فاضل حبیب اللہ مدیر جامعہ رشیدیہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری نے بلدیہ منٹگمری کے جنرل بس سٹینڈ منٹگمری کے اجتماع عظیم میں خطاب جہاد کرتے ہوئے تحریض علی القتال اور مالی و جانی جہاد کی تلقین کی۔ پہلے دن کے اجتماع عام میں مالکان موٹر ٹرانسپورٹرز منٹگمری نے پچاس ہزار روپے اور انجمن تاجران پارچات نے ۳۰۰۰ روپے اور مختلف حضرات نے ایک لاکھ روپے کی پیشکش کی۔

(۲) ناظم جمعیۃ علماء اسلام مدیر جامعہ رشیدیہ نے ۱۵/۹/۶۵ کو شہر میں میجر رفیق صفدر صاحب کی قیادت میں جیپ کار کے ذریعہ ایک عظیم گشت لگاتے ہوئے خطاب عام اور مستورات سے زیورات کی اپیل کی تو چودہ ہزار روپے مالیت کے زیورات عورتوں نے پیش کئے۔ جو بنک کی تحویل میں جمع کرا دیئے گئے۔

(۳) جامعہ رشیدیہ کے طلبہ نے عوام سے گرم کپڑوں اور اشیاء مستعملہ کی اپیل کی تو عوام نے بہت کافی تعداد میں کپڑے، اشیاء وغیرہ جمع کرائیں، جو غلہ منڈی بازار کی جماعت کی معرفت بھجوا دی گئیں۔

(۴) جمعات کے خطاب و اجتماعات خاص میں جامعہ اور جمعیۃ کی طرف سے سلسلۂ اعانت و دفاعی مسائل کی تبلیغ و اشاعت جاری و ساری ہے۔

(مقبول احمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام منٹگمری)

کلورکوٹ

قومی دفاعی فنڈ کے لئے شہر کلورکوٹ کے معززین کی مشترکہ کوشش سے جس میں جمعیۃ کے کارکن بھی شامل تھے، کلورکوٹ ایریا سے قومی دفاعی فنڈ میں ۱۰۳۲۵/۰ روپے ۲۶۵۱ بوری گندم و نخود، ۱۸۵۰ گز کپڑا، ۳ بکرے ۸ سیر ۳ ۱/۲ تولہ چاندی، ۴ تولے ۳ ماشہ سونا جمع کرایا گیا ہے۔ (محمد طاہر منصور ناظم جمعیۃ کلورکوٹ)

سعدی پارک مزنگ لاہور بذریعہ مولانا منظور الحق صاحب خطیب
- مجاہد فنڈ ۸۷۸
- دفاعی فنڈ ۵۷۵
- تین عدد زیور طلائی
- میزان ۱۴۵۳

ہنگو ضلع کوہاٹ ۳۸۵۱-۵۰ اطلاع

بنوں عاقل ۹۰۰-۰ ″

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر جامع مسجد غلہ منڈی ۱۰۷۶-۸۲ ″

جمعیۃ علماء اسلام صدر شاہ پور ضلع سرگودھا معرفت مولانا عبدالکریم صاحب خطیب مسجد حنفیہ صدر شاہ پور ۱۷۰۰-۰ وصول

کل میزان :- ۵۷۰۷۷-۶۵

چون ہزار سات سو ستہتر روپے پینسٹھ پیسے

جمعیۃ علماء اسلام کی مختلف شاخوں و کارکنان کی طرف سے دفاعی فنڈ میں رقوم جمع کرانے کی اطلاعات ابھی برابر موصول ہو رہی ہیں۔

مزید دفاعی رقوم کی اطلاع و وصولیابی

تصحیح۔ گذشتہ شمارہ میں قومی دفاعی فنڈ کے لئے ٹنڈو آدم سے موصول رقم کی تفصیل کے اندراج میں کچھ فرو گذاشت ہو گئی۔ قارئین اس طرح تصحیح فرمالیں۔

- از مسجد چمن شاہ معرفت مولانا فضل الرحمٰن صاحب و مولانا عبدالقادر صاحب ۵۸-۰
- جامع مسجد ٹنڈو آدم معرفت مولانا محمد حسن صاحب خطیب ۱۱۸-۲۵

سابقہ میزان ۳۸۳۸۳-۳۳

- حافظ ثناء اللہ صاحب اسلام ہوزری کی بچیوں نے جمع کرکے دیئے ۲۱/۰ دفتر میں موصول
- گلزار محمد صاحب چوک شہیداں ملتان ۵۰-۰ ″
- جمعیۃ علماء اسلام منٹگمری جناب مولانا فاضل حبیب اللہ صاحب ۱۰۰۰-۰ ″
- محمد اکرام اللہ صاحب چاہ میراں لاہور ۳۲-۰ ″
- ملہووالی ۱۰۰-۰ ″
- جمعیۃ علماء اسلام حلقہ آبادی بستی و غلہ منڈی جھنگ صدر ۵۰۰-۰ اطلاع
- مولانا نذیر احمد صاحب سمبڑیال نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی مساعی سے ۴۰۰۰-۰ ″
- جمعیۃ علماء اسلام کاہی ۱۰۰۰-۰ ″
- اہالیان ہنگوخیل کی طرف سے ۲۰۰۰-۰ ″
- میانوالی ۳۲۰-۰ ″
- مرنولی ۲۰۰-۰ ″

(باقی کالم ۲ میں)

جلد ۸ ◎ ۲۹ر ذیقعد ۱۳۸۴ھ مطابق ۲ر اپریل سنہ ۱۹۶۵ء ◎ نمبر ۱۴

جمعیۃ علماء اسلام کا پیام

"تا چتا ہے کفر میداں میں تو ہے خلوت گزیں"

اثر خامہ حضرت مولانا قاضی
مظہر حسین صاحب مدظلہ
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
شمالی پنجاب

دورِ حاضر منتظر ہے دعوتِ اسلام کا
تیرا ماضی آئینہ ہے شوکتِ اسلام کا

تا چتا ہے کفر میداں میں تو ہے خلوت گزیں
خوفِ باطل دل میں ہو، مومن کی یہ فطرت نہیں

...ک میں کرنا ہے جاری تو نے اسلامی نظام
ہر زماں تجھ پہ ہے لازم سنتِ خیر الانام

...ین و ملت کی قیادت ہے بڑا عالی مقام
علم و تقویٰ سے جو خالی ہو نہیں یہ اس کا کام

...ارثِ فخرِ دو عالم ہیں وہی علمائے دیں
راہِ حق میں جو کبھی باطل سے ڈر سکتے نہیں

...تحاں میں رکھتے ہیں اپنا قدم مردانہ وار
ہیں وہ صدیقؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ پر نثار

...بر و استقلال کی دولت سے ہیں وہ مالا مال
ان کا سر جھکتا نہیں ہر گز پئے مال و منال

...خلافِ دین ہنگامے، الیکشن بازیاں
سیم و زر، خوف و خطر، ہنگامۂ سود و زیاں

...فتیٔ محمود کو حق سے ہٹا سکتا ہے کون
مفتیٔ سرگودھا کی عظمت مٹا سکتا ہے کون

...یرِ سرحد اس مجاہد مردِ حقانی کو دیکھ
اس غلام غوث کے جذباتِ ایمانی کو دیکھ

...ضرتِ درخواستی وہ علم و تقویٰ کا نشاں
عصرِ حاضر کے محدّث اور فخرِ کاملاں

...لماء ان کی قیادت پہ ہیں رکھتے اعتماد
ان کو سرکارِ مدینہ کا ہے حاصل انقیاد

...معیت ان کی ہے قائم ملکِ پاکستان میں
مظہرِ صدق و وفا ہیں عشق کے میدان میں

اے خداوندِ جہاں یہ جمعیت قائم رہے
تیری رحمت سے یہاں فیضانِ حق دائم رہے

کوثر نیازی صاحب کی شکایت بجا نہیں ہے

مودودی صاحب اور ان جیسے افکار و نظریات رکھنے والے حضرات کی بنیادی ذہنی کجی یہ ہے کہ انہوں نے اس مفروضہ کے ساتھ اپنے دعووں اور کاموں کا آغاز کیا کہ حقیقی اسلام صدیاں ہوئیں دنیا سے ناپید ہو چکا ہے۔ اسلام کے نام سے جو کچھ اب پایا جاتا ہے، وہ محض نام کا اسلام ہے۔ "سیاسی کشمکش"، "تفہیمات"، "تنقیحات" وغیرہ مودودی صاحب کی تصانیف کا مطالعہ کرنے والا اور ان سے متاثر ہونے والا لازماً اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ عصر حاضر کے علماء دین اور فضلائے عصر تو کس شمار و قطار میں ہیں۔ اسلاف و متقدمین تک سے اسلام کو سمجھنے میں شدید غلطیاں ہوئی ہیں۔ اور اب پہلی مرتبہ اسلام کی صحیح تعبیر و تفہیم ہو رہی ہے۔

یہ ہی نقطۂ نظر مرزا غلام احمد اور ان کے ہمنواؤں کا تھا۔ اس نظریہ کو سرسید اور ان کے ہم خیالوں نے پیش کیا۔ یہ ہی بات مسٹر پرویز اور ان کے حامی کہتے رہتے ہیں۔ البتہ ان میں سے ہر ایک کا اسلوب، انداز اور طریق مختلف رہا اور مودودی صاحب نے اسے زیادہ سائنٹفک اور منطقی طریقے پر پیش کیا۔ ساتھ ہی اس کو ایک تحریک اور جماعت کی صورت بھی دی۔

ہندوستان میں اس طرح کی فکری کوشش سب سے پہلے ہندوؤں کے تجدد پسند طبقوں نے شروع کی تھی۔ ان میں سے نمایاں ترین شخصیت دیانند سرسوتی کی ہے، جنہوں نے آریہ سماج تحریک کے نام سے ایک جماعت کی بنیاد رکھ کر ہندوؤں میں تجدد پسندی کی باقاعدہ مہم چلائی۔ یہ صاحب مرزا غلام احمد قادیانی کے ہم عصر تھے، بلکہ شاید ان سے سینیئر تھے، اور مرزا نے بہت سے اپنے جدید نظریات دیانند سرسوتی کے انداز فکر سے ہی مستعار لئے تھے۔

ہندوؤں کے زوال کی توجیہہ دیانند سرسوتی نے اس اسلوب سے کی تھی کہ ہندوؤں کے مذہب کی جو موجودہ شکل پائی جاتی ہے وہ بالکل محرف و مسخ شدہ ہے۔ اور پرانے و موجودہ ہندو مہنتوں و سنیاسیوں نے پورے دھرم کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اس طرح ان صاحب نے ہندو مت کی نئی تعبیر کی۔ ذہنی اختلاف برپا کرنے کے لئے ایک نئی جماعت قائم کی اور ان کی جماعت نے ہندوؤں کی پوری تاریخ میں انہیں سب سے بڑا ہیرو، ہندو مت کا احیاء کرنے والا اور مہارشی قرار دیا۔

یہ ہی انداز فکر مسلمانوں میں اٹھنے والے تجدد پسندوں نے بھی اختیار کر لیا۔ اس طرح کے فکر و نظر کا بہرحال یہ تقاضا ہے کہ اس کا جارحانہ رخ زیادہ تر اپنے ہم مذہبوں کی طرف رہے۔ اس سے اختلاف کرنے والے کو معاف کرنا تو بہت دور کی بات ہے اسے غدار و دین فروش کی حیثیت دی جائے، اور جو شخص اس سے اتفاق کر کے پھر علیحدہ ہو۔ اسے قطعی مرتد قرار دے دیا جائے۔ یہ بات کوئی قابل شکایت نہیں ہے، اس طرح کی تحریکوں کا منطقی نتیجہ یہ ہی ہوا کرتا ہے جن لوگوں کی نظر انسانوں کی فکری، ذہنی، معاشرتی و اجتماعی کشمکش کی تاریخ پر ہے۔ ان کے لئے اس طرح کے فکر و نظر کی ان خطرناکیوں کا اندازہ کرنا کچھ زیادہ مشکل نہیں ہوتا۔ اور جب اس قسم کی باتیں وقوع میں آتی ہیں تو وہ ان کے لئے باعث تعجب نہیں ہوا کرتیں۔

کوثر نیازی صاحب نے شکایت کی ہے کہ مودودی جماعت سے ان کے مستعفی ہونے اور علیحدہ ہو جانے کو جماعتی حلقے غداری، اسلام سے فرار، اغراض کے ہاتھوں فروخت ہو جانا اور دوسروں کا آلہ کار بن جانا وغیرہ قرار دے رہے ہیں۔ ان کے خلاف مختلف قسم کی الزام طرازیاں کر رہے ہیں۔ اور لغو و بے بنیاد کذب و افترا کی مہم در پردہ چلا رہے ہیں۔ یہ ہی شکایت ان سے پہلے علیحدہ ہونے والوں نے بھی متعدد بار دہرائی ہے۔

پھر اس راز پر سے تو مودودی صاحب کے یہ الزام ساز حواریین ہی پردہ اٹھا سکتے ہیں کہ جو شخص بھی جماعت سے علیحدہ ہوتا ہے۔ اور اتنی مدت ساتھ رہ کر اور جماعت کے اعلیٰ ترین مناصب پر فائز رہ کر علیحدہ ہوتا ہے۔ تو اس کے بارے میں جماعت کے افراد دفعتاً کیوں یہ انکشاف کرنے لگتے ہیں کہ وہ جاسوس تھا، غدار تھا، جاہ پسند تھا، دوسروں سے خفیہ سانٹھ گانٹھ رکھنے والا تھا۔ حکومت کا زر خرید تھا۔ فلفلہ کا مسٹ تھا وغیرہ وغیرہ۔

کیا جماعت کے ذمہ داروں میں اتنی سوجھ بوجھ بھی نہیں ہے کہ وہ اپنے میں شامل ایسے افراد کی اصلیت کا پہلے سے علم حاصل کر لیا کرتے اور باقاعدہ فرد جرم لگا کر انہیں جماعت سے خارج کر دیا کرتے تاکہ جماعت کی ساکھ اور وقار کو تو ایسے لوگ نقصان نہ پہنچا سکتے۔ یا جماعت میں ایسے لوگوں کی اتنی کثرت ہے کہ ہر شخص ان الزامات سے ملوث ہو سکتا ہے اس سے مقصد کیا ہوتا ہے کہ پہلے وہ مستعفی ہو لے

پھر الزامات عائد کئے جائیں اور عوام میں لائے جائیں۔ آخر کیوں اتنے [illegible] کے "سکے" کھوٹے ثابت ہو جاتے [illegible] آئندہ ایسے کتنے اور "سکے" کھوٹے [illegible] بہرحال اس معمے کو تو جماعت والے [illegible] سکتے ہیں۔

البتہ ان شاکی حضرات سے فرور [illegible] کہ آپ کی یہ شکایت بجا نہیں ہے [illegible] اور اس کا خمیر تو ابتدا سے ہی اس [illegible] رہا ہے کہ اپنے سے علیحدہ اور مخالف [illegible] میں ناقابل اعتماد ٹھہرایا جائے۔ چنانچہ [illegible] گزشتہ کاموں کا اسی فیصدی سے زیادہ [illegible] پر مشتمل رہا ہے۔ اور اس کے ریکارڈ [illegible] کارنامہ یہ ہی ہے کہ اس نے اسلام [illegible] کے حال کے اکابر رجال اور ماضی کے [illegible] کو نااہل اور ناقابل اعتماد قرار دیا [illegible] مہم اسی محور پر گردش کرتی رہی ہے [illegible] "اچھا" بھی غلط وہ بھی غلط [illegible] دین [illegible] اسلام کا دشمن وہ ملت [illegible] وہ مکار۔ جماعت کے لٹریچر کا ذخیرہ [illegible] اس کے سوا اور کیا ہے۔ اور اس میں [illegible] سترہ سترہ سال تک جماعت سے [illegible] حضرات بھی کرتے رہتے ہیں۔

کیا وہ دلیل اور دیانت کے ساتھ [illegible] کر بتلائیں ان کی جماعت کے قلمکاروں [illegible] جن جن علماء دین اور اکابر وقت، نیز [illegible] خدام پر الزام، اتہام و اختراعات [illegible] وہ مبنی بر صداقت تھے۔ اور ان کی [illegible] مودودی صاحب کی [illegible] میں آپ [illegible] ان خامہ طرازوں نے عصر حاضر کے [illegible] کے بے داغ دامنوں پر جو جو گل کاری [illegible] ان میں سے کسی میں بھی سچائی کا شمہ بھر [illegible] آج بھی ہم چیلنج کرتے ہیں کہ ابوالکلام [illegible] سلیمان ندوی، احمد علی لاہوری، عطاء اللہ [illegible] مفتی محمود اور غلام غوث ہزاروی وغیرہ [illegible] جماعت کے تحریری ریکارڈوں میں جو کچھ [illegible] کیا گیا ہے، ان میں کسی ایک بات کو [illegible] دلیل سے ثابت کر دیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت کی یہ سوچی [illegible] ہے۔ جس پر اول دن سے عمل کیا جا رہا [illegible] عمل جماعت بیرون جماعت افراد پر کیا گیا [illegible] مطمئن تھی کہ اس کا یہ حربہ کارگر ثابت ہو [illegible] اقامت دین کی مہم پھل پھول رہی ہے۔ [illegible] حسین احمد، اشرف علی تھانوی اور سلیمان [illegible] اکابر کا اثر مسلمانوں پر سے ختم ہو رہا ہے [illegible] دین چھوڑ رہے ہیں، اور پرانے دین [illegible] ہیں۔ اب یہ کارنامہ تو انجام پا چکا ہے [illegible]

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعۃ المبارک ۲ اپریل ۱۹۶۵ء

تعمیر و ترقی کے نئے دور کا آغاز

ملک کی سیاسی فضا میں اضطراب و تلخی تو اس وقت تک باقی رہے گی۔ جب تک صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات مکمل نہیں ہو جاتے ہیں۔ تاہم قومی اسمبلی کے انتخاب مکمل ہو جانے کے بعد ملک کے نئے سیاسی دور کی ابتدا ہو گئی ہے۔ ماضی میں جو سیاسی اتار چڑھاؤ آتے رہے اور ملک بار بار جن اجتماعی صدموں سے دو چار ہوتا رہا۔ اس سے ملک کی تعمیر و ترقی کی رفتار کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ چند نقصانات تو بالکل واضح اور عیاں ہیں۔

(۱) فکری اعتبار سے پوری ملت اب تک سخت ذہنی ابتری کا شکار بنی رہی ہے۔

(۲) اخلاقی اعتبار سے قوم کی معاشرتی حیثیت روز بروز زوال پذیر ہوتی رہی ہے۔

(۳) سماجی اعتبار سے اجتماعی ہم آہنگی، اعتماد اور مخلصانہ وابستگیوں کا قریب قریب خاتمہ ہو گیا۔

(۴) معاشی اعتبار سے امارت و غربت کے درمیان زبردست فاصلے پیدا ہو گئے۔

(۵) تعلیمی معیار گھٹتا رہا، اور جہالت و بے خبری میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔

(۶) نظم و ضبط کی طرف سے دن بدن عام شہریوں کے اطمینان و اعتماد میں زبردست کمی آتی رہی ہے۔

(۷) انصاف کا حصول مشکل تر ہوتا رہا۔

(۸) باشندگان ملک میں طبقاتی خلیجیں روز افزوں ہوتی رہیں۔

(۹) سیاسی آزادیاں عنقاء بنتی گئیں۔

(۱۰) حقیقی اسلام سے ملک و ملت کی محرومی رہ گئی۔

ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان نقصانات اور محرومیوں کے لئے گذشتہ دور میں پیہم پیش آنے والے ناخوشگوار واقعات ایک بڑی حد تک ذمہ دار ہیں۔ اور یہ بھی تسلیم کہ مارشل لائی اقتدار نے سخت گیریوں سے ان نقصانات کی تلافی کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ لیکن اب جبکہ:

(۱) ملک کا ایک باقاعدہ منظور شدہ دستور و آئین موجود و نافذ ہے۔

(۲) اس آئین کے تحت منتخب شدہ صدر اس ملک کا سربراہ ہے۔

(۳) ایک منتخب شدہ قانون ساز اسمبلی قائم ہے

(۴) اور ایک پارٹی کو پورا آئینی اقتدار حاصل ہے تو اس کے بعد ظاہر ہے۔ کہ کسی ایسے عذر یا شکایت کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ جس میں غیر معمولی اور ناسازگار مجبوریوں کے بہانے موجود ہوں۔

ملک میں اسلامی بالادستی قائم کرنے، اسلامی احکام و قوانین نافذ و جاری کرنے، اسلام کے معروفات عام کرنے۔ اسلام کے منکرات ختم کرنے۔ عوام کی غربت و بدحالی کا خاتمہ کرنے، معاشی و اقتصادی مساوات بروئے کار لانے، انصاف کے حصول کو آسان و ارزاں بنانے، نوکر شاہی کی آمرانہ و تحکمانہ جکڑ بندیوں کو توڑنے، معاشرتی و سماجی حالات کو متوازن بنانے، اخلاقی مفاسد و برائیوں کا کلیۃً استیصال کرنے اور عوام کو ہر قسم کی شہری آزادیوں و سہولتوں سے پوری طرح متمتع کر دینے کی ذمہ داری اب ان افراد پر ہی عائد ہوتی ہے۔ جن کے ہاتھوں میں نئے دور کی زمام کار انتخابی ذرائع سے آگئی ہے۔

وقت کا قاضی اور مستقبل کا مؤرخ منتظر ہیں کہ پاکستان کے اب شروع ہونے والے دور کے بارے میں کیا فیصلہ لکھیں۔ آئندہ پانچ سال یہ ثابت کرنے کے لئے ہوں گے۔ کہ ان نئے منتخب ذمہ داروں نے اپنے کئے ہوئے وعدے کس طرح اور کس حد تک پورے کئے۔ اسلام کو کیا دیا۔ عوام کو کیا دیا۔ وطن و ملت کو کیا دیا۔ اور ملک کو انتشار، اضطراب اور خطرات کے دلدل سے نکالا یا نہیں نکالا

عالمی حالات کا جو رخ ہے۔ اور مشرق و مغرب کے ممالک میں آئے دن تیزی کے ساتھ جو تغیرات رونما ہو رہے ہیں۔ ان کے اثرات سے پاکستان محفوظ نہیں رہ سکتا۔ وقت کی شورش پسندیاں بہت زیادہ بڑھ چکی ہیں۔ بڑے بڑے ممالک سیاسی شطرنج کی بازی بچھائے بیٹھے ہیں۔ وہ چھوٹے ممالک کو اپنے سیاسی مہروں کی حیثیت سے استعمال کر رہے ہیں۔ وقت کی نزاکتیں بہت بڑھ گئیں۔ مکمل داخلی ہم آہنگی و استحکام نیز معاشی و معاشرتی اطمینان و اعتماد کے بغیر مستقبل کی دنیا میں زندہ رہنا نہایت مشکل ہے۔ بالخصوص پاکستان جیسا ملک جو بھارت جیسے ہمسایہ ملک کی آنکھوں میں اول دن سے خار کی طرح کھٹکتا رہا ہے، جس کے مذہب و اخلاق کو امریکہ و یورپ کی دوستی نے سخت گزند پہنچا دیا ہے۔ جس کے پڑوس میں چین و روس جیسے کامیاب اشتراکی ممالک کی سرحدیں موجود ہیں۔ اس کی ذرا سی کمزوری، ذرا سا نقص اور ذرا سی بے اطمینانی اس کے مستقبل کی ساری دنیا بگاڑ کر رکھ سکتی ہے۔ ہمارے اسلامی، وطنی و ملی تقاضے، ایثار، محنت، ہمت اور تدبر کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

نیا عہد ہی یہ ثابت کرے گا کہ ہم نے یہ مطالبہ کس حد تک پورا کیا۔ اور نئی آزمائش میں ہم کتنے کامیاب نکلتے ہیں۔

آیئے ہم اختلاف و انشقاق کی تمام پرانی خلیجیں پاٹ دیں۔ اقتدار کے حامل کشادہ دلی کا مظاہرہ کریں، اور اختلاف رکھنے والے اب اختلاف کو تج کر تعاون کی طرف قدم بڑھائیں۔ ملک و ملت کی تعمیر و ترقی کے نئے دور کا باہم مل کر آغاز کریں پاکستان کے عوام کی بلا امتیاز خدمت اور دین و ملت کی عظمت کے کاموں میں اشتراک عمل کریں۔ اور دنیا پر یہ ثابت کر دیں کہ پاکستان ایک مضبوط ملک ہے پاکستان کے عوام ناقابل شکست اتحاد کے رشتے میں منسلک ہیں۔ اور پاکستان کی سرزمین اسلام کی سربلندی کی امین ہے۔ اسلام زندہ، پاکستان پائندہ باد، پاکستان کے عوام کا اتحاد زندہ باد　(رکھ)

بقیہ:- کوثر نیازی کی شکایت

مسلمان ان بزرگوں سے بیزار اور ان کے طریقوں سے دور ہو چکے ہیں۔ اور خلاف توقع ہوا یہ کہ مسلمان ان سے کٹ کر وہ جماعت کے بھی نہیں بنے! اس ساری محنت کا فائدہ مغرب زدہ قائدین کے حصے میں چلا گیا، مسلمان ان کی لیڈر شپ میں بٹ گیا۔ جماعت اپنی امارت عامہ قائم نہ کر سکی۔ اگرچہ جدید قیادت کی بھی خدمت گذاری کرنا چاہی۔ لیکن بے سود رہی۔ اب اپنی قدیم ٹیکنیک کا یہ حربہ جماعت سے علیحدہ ہونے والوں کے خلاف ہی جماعت کے پرجوش کارکن استعمال کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ان علیحدہ ہونے والے حضرات کی یہ شکایت بجا نہیں، یہ تو آپ ہی کے سب بھڑکائے ہوئے قدیم شعلے ہیں۔ جن کی لپیٹ میں علیحدہ ہونے کے بعد اب آپ سب بھی آ رہے ہیں۔ دوسروں کے لئے آپ بھی کانٹوں کی فصل بوتے رہے اور خوش ہوتے رہے۔ اب آپ کے دامن تار تار ہونے لگے ہیں تو کیوں رو رہے ہیں۔

انگریز نے اسلام اور مسلمانوں کی قوت کو ہمیشہ کے لئے مضمحل کر دینے کے واسطے اگر آخری چال یہ ہی چلی تھی کہ مسلمان عوام پر صدیوں سے علماء دین کی جو پیشوایانہ گرفت چلی آ رہی ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں کتنی ہی بار فرنگیانہ اسلام کش پالیسیوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اور برطانوی ہند کی آخری تحریک خلافت جس کی تمام تر د

(باقی صفحہ ۲۹ پر)

ارکانِ جمعیتؒ کے نام

مجھے بہت سے دوستوں کی طرف سے ناکامی پر اظہارِ افسوس کے خطوط ملے ہیں اس لئے مجھے یہ عرض کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

(۱) کہ علماء اسلام کے پیشِ نظر سلف صالحین والے اسلام کو باقی رکھنے کے لئے مسلسل جدوجہد کرنا ہے۔ جس طرح تمام عمر کیا جاتا رہا۔ نئے حالات میں چونکہ اسمبلیوں میں اسلامی قانون سمجھنے اور اس کو نافذ کرنے سلسلہ میں خطرات موجود ہیں۔ اس لئے اس کے انسداد کے لئے اندر جانے کی مساعی بھی اصل مقصد کا ایک ذریعہ سمجھا گیا۔

مگر اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ اسمبلی میں ہماری عدم موجودگی سے ہم اعلاء کلمتہ الحق اور احکام اسلام کے نفاذ کی کوشش ترک کردیں۔ ہمارا یقین ہے کہ مسلمانان پاکستان کی اکثریت اسلام چاہتی ہے۔ اور لالچ اور دباؤ کے خلاف فضا پیدا ہوتے ہی اسلامی معاشرہ کے لئے راستہ صاف ہو جائے گا۔ اس لئے ہمیں کسی ناکامی یا زمانہ کی عدم مساعدت سے بددل نہ ہونا چاہیئے بلکہ تازہ دم ہو کر کعبہ مقصود تک رسائی کے لئے صحیح سمت پر گامزن ہونا چاہیئے۔

(۲) ہمارا مقصد خدا و رسول کے حکم کے تحت اپنا فرض موت تک حسب استطاعت ادا کرتے رہنا ہے۔ نتائج نہ خدا تعالیٰ نے کسی کے اختیار میں دیئے ہیں۔ نہ ہم کو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے سامنے مجال گفتگو ہے بلکہ خدائے علیم وخبیر کے اسرار اور حکمتوں پر ایمان بالغیب رکھنا چاہیئے۔

(۳) اگر سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پتھر کھا کر بھی قوم کی خیر خواہی اور دعوت الی اللہ میں رتی بھر کمی نہیں کر سکتے اور حدیبیہ اور احد کے حادثات اور ظاہری ناکامی کے بعد اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے کام جاری رکھتے ہیں۔ اور آپ کے ساتھیوں پر کسی ناکامی، تکلیف اور وقتی پریشانی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ تو ہمارے لئے آپ کے اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے اسوہ سے بڑھ کر کون سا بہترین نمونہ ہو سکتا ہے۔

(۴) دوسری جماعتیں اقتدار کی جنگ لڑ رہی ہیں۔ جمعیتہ علماء اسلام دین حق کے لئے میدان میں کھڑی ہے۔ ہمارے مخلص کارکنوں کی ہر محنت اور ہر قدم جو اس راہ میں اٹھے وہ کامیابی ہے۔ ہمارے ہاں کامیابی اور ناکامی کا معیار صرف یہ ہے۔ کہ آیا ہم نے دینِ حق اور خدمتِ اسلام و اہل اسلام کے لئے مقدور بھر کام کیا یا نہیں۔ ہم نے ووٹ خریدنے سے خود انکار کیا ہے اور قوم کو غلط راستے پر ڈالنا جرم تصور کیا ہے۔ جن مسلمانوں نے خوف اور لالچ سے بے نیاز ہو کر محض اسلام کی خاطر ہمارا ساتھ دیا ہے۔ وہ ہمارا قیمتی سرمایہ ہیں۔ دوسروں کی ذہنیت بھی اسلامی بنانے کے لئے ہمیں پہلے سے زیادہ محنت کرنی چاہیئے۔ چاہے اس میں کتنا ہی عرصہ کیوں خرچ نہ ہو۔

(۵) ہمیں اس بات پر خوشی ہے کہ علماء کرام، مخلص کارکنوں اور دیندار مسلمانوں نے پورے اخلاص سے دین کی خاطر ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

(۶) آخر میں یہ بھی عرض کر دوں، کہ ہزاروں علماء و اولیاء اور لاکھوں مسلمانوں کی دعاؤں کی موجودگی میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے یہ فیصلے کسی بڑے اور اہم کام اور خیر کثیر کی بنیاد معلوم ہوتی ہے۔ اس جدوجہد میں لاکھوں کو اجر ملا اور لاکھوں پر اتمامِ حجت ہوئی۔

(۷) اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی جدوجہد کو جاری رکھنا ہمارا کام ہے و بس۔ فقط

(غلام غوث ناظم اعلیٰ
جمعیتہ علماء اسلام) بقلم خود

متفرق خبریں

جمعیتہ علماء اسلام حلقہ باغبان پورہ کا انتخاب

۱۰ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۶۵ء بروز اتوار زیر صدارت حضرت مولانا حکیم محمد قلندر شاہ صاحب قریشی ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب ہوا۔

امیر: حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب امیر انجمن خدام الاسلام جی ٹی روڈ باغبانپورہ

نائب: حضرت مولانا حکیم محمد قلندر شاہ صاحب قریشی حق نواز روڈ باغبانپورہ

ناظم اعلیٰ: حضرت مولانا سلطان محمود صاحب خطیب جامع مسجد نور مسلم آباد

نائب ۱: جناب فضل ربانی صاحب مسلم آباد۔ نائب ۲: جناب رفیق احمد لنک روڈ بالمقابل گیس فیکٹری۔

خازن: جناب میاں فیروز دین صاحب شاہ دارٹاؤن باغبانپورہ۔

سالار رضا کاران: جناب قاری خوشی محمد صاحب لنک روڈ باغبانپورہ۔

مبلغ جمعیتہ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کی سرگرمیاں

مبلغ جمعیتہ علماء اسلام ضلع سانگھڑ مولانا حافظ محمد یوسف صاحب نے اپنا پندرہ روزہ دورہ مکمل کر لیا ہے۔ اس دورہ میں فاضل نوجوان نے مختلف قصبات اور شہروں اور دیہاتوں میں خطاب کیا۔ عوام وخواص نے ہر جگہ پر کافی تعداد میں شرکت کی اور جمعیتہ علماء اسلام کی دعوت پر متفق ہونے کا اظہار کیا۔ فاضل نوجوان کی فاضلانہ تقاریر کی وجہ سے پورے ضلع میں جماعت کے کام میں کافی تیزی پیدا ہو گئی ہے۔ اور لوگ کافی دلچسپی لینے لگے ہیں۔ مشہور قصبات جن کا مولانا نے دورہ کیا وہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) شاہ پور چاکر اور اس کے گرد و نواح کے دیہات (۲) سنجھورو اور اس کے گرد و نواح کے دیہات (۳) شہداد پور اور نواحی دیہات (۴) بیرانی اور سانگھڑ کے دیہات وغیرہ

(ناظم دفتر سانگھڑ)

بھکر میں جمعیتہ طلباء اسلام کے دفتر کا افتتاح

مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ مدرسہ دار الہدیٰ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حافظ محمد شریف

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ... جمعیتہ علماء اسلام پاکستان ... بھکر کے دفتر کا افتتاح فرمایا ... اسلامی تبلیغی سرگرمیوں کو سراہا۔

اس موقعہ پر مولانا مسعود ... کوٹ اور مولانا محمد عبداللہ صاحب ... جمعیتہ علماء اسلام ضلع میانوالی ... صاحب۔ مولانا شہاب صاحب ... میونسپل نوٹیفائڈ کے علاوہ ... اور سینکڑوں عقیدت مند موجود تھے۔

(عزیز الدین ناظم نشر و اشاعت ... طلباء اسلام بھکر ضلع میانوالی)

مدرسہ عربیہ دارالعلوم بھاگ ...

مدرسہ ہذا عرصہ دس سال ... الله دینی اور تبلیغی کام میں مصروف ہے ... دستور اس سال بھی تین شعبہ جات ... میں کام ہو رہا ہے (۱) شعبہ حفظ ... (۲) شعبہ فارسی (۳) شعبہ عربی۔

لہٰذا عام مسلمانوں اور خصوصاً ... بھاگ سے اپیل ہے کہ وہ اپنے بچوں کو مدرسہ میں داخل کر کے ... اعانتِ مالی معاونت کے سلسلہ میں ...

ایک مستحسن اقدام

ماحل پور۔ مقامی بارایسوسی ایشن ... مولانا قاضی قمرالدین خطیب ماحل پور ... چلایا ہوا تھا۔ اب انہوں نے گروہ ... لینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ مولانا نے ... میں ایک شعر پڑھا تھا۔ جس میں ... نمودار ہوئی تھی۔ (م۔ا سلیم ... معرفت ماحل ...)

نوارا تلخ تر می زن چوں ذوقِ نغمہ کم یابی

صدارتی انتخاب کے بعد اب قومی اسمبلی کے انتخابات کی تکمیل بھی ہو گئی ہے صدر محمد ایوب خاں کا گروپ بڑی زبردست اکثریت کے ساتھ فتح مند ہوا ہے متحدہ حزب اختلاف اور دوسری غیر سرکاری جماعتیں کوئی خاص پوزیشن حاصل نہیں کر سکی ہیں۔ قانون سازی اور حکمرانی کی زمام کار اب کسی خرخشے کے پڑنے کے بغیر آئندہ پانچ سال تک کے لئے فیلڈ مارشل صدر محمد ایوب خاں اور ان کے پسندیدہ افراد کے قبضہ و تصرف میں جا چکی ہے۔ بالفاظ دیگر آئندہ پانچ سال تک ملک کے سیاہ و سفید کی ذمہ داری موجودہ اقتدار کے کندھوں پر ہے۔ اگرچہ گذشتہ ۶ سال سے بھی یہ ہی اقتدار ملک کے نظام و انصرام کو بلا کسی اندیشۂ مسئولیت و جوابدہی کے اپنے ہاتھوں میں لئے چلا آ رہا ہے۔ لیکن اب اتنا فرق ہو گیا ہے۔ کہ یہ ذمہ داری عوام کے انتخاب و پسند کی بھی حامل بن گئی ہے، خواہ محدود رائے دہی کے ذریعے ہی ایسا ہوا ہے۔

پاکستان کے قیام کو ۱۸ سال ہو رہے ہیں۔ موجودہ اقتدار کو یہ بات ملی ہے کہ اس کے برسرِ اقتدار آنے سے پہلے جو گروپ اور افراد اس ملک کے کرتا دھرتا بنے رہے ہیں۔ انہوں نے ہر اعتبار سے اس ملک کو رو بہ تنزل بنایا۔ مذہبی، سیاسی، اقتصادی، معاشی، تعلیمی، سماجی حیثیتوں سے اسے پست تر اور پامال کرتے رہے۔ اس شکائت کی حقیقت کیا ہے اس بحث میں پڑے بغیر یہ کہا جا سکتا ہے کہ حالات نے موجودہ اقتدار کو بھی سابقہ معزول اقتدار کی مدت کے برابر کم و بیش وقت و مہلت دے دی ہے۔ بلکہ ایک طرح سے موجودہ اقتدار کو سابقہ معزول اقتدار کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ اختیارات، سہولتیں، استحکام اور باز پرس سازشوں اور جوڑ توڑ نیز ہر وقت کی جوابدہی سے امن و عافیت کے مواقع حاصل رہے ہیں۔ اس لئے بجا طور پر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ملک سے نہ صرف ماضی کی پیدا کردہ تمام خرابیوں و نقائص کا ازالہ و تلافی ہو جانا چاہیئے، بلکہ ملک و قوم کی ہمہ جہتی ترقی کے کاموں کا بہت بڑا حصہ آئندہ پانچ سال تک تکمیل تک پہنچ جانا چاہیئے۔ چونکہ اس طرح کی ذمہ داری کو موجودہ حکمرانوں نے خود بڑھ کر ہاتھوں میں لیا ہے۔ اور اس بارے میں دوسرے گروہوں اور جماعتوں کی آراء کا کوئی پاس و لحاظ نہیں رکھا ہے۔ اس لئے ملک کے حال و مستقبل کی تمامتر جوابدہی ان کی ہے۔ اور موجودہ انتخاب کے نتائج نے اس جواب دہی کو اور بھی شدید بنا دیا ہے۔ اس لئے کہ ان کی پارٹی اتنی بڑی اکثریت سے کامیاب ہوئی ہے کہ اب قانون سازی و حکمرانی کے معاملات میں کسی مؤثر مداخلت و مخالفت کا انہیں کھٹکا نہیں رہا ہے۔

قومی اسمبلی کے حالیہ انتخابات کے نتائج کا تاریک ترین پہلو یہ ہے کہ کامیاب ہونے والوں میں کوئی ایسا مستند عالم دین نہیں ہے جو قانون سازی کے موقعہ پر صحیح اسلامی رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکتا۔ ختم ہونے والی اسمبلی میں مفتی محمود صاحب کی موجودگی نے جو سب سے بڑا فائدہ پہنچایا وہ یہ تھا کہ گذشتہ تین سال کے اندر کوئی ایسا قانون منظور نہ ہو سکا۔ جو اسلام اور کتاب و سنت کے خلاف ہوتا۔ اسمبلی کے ہر اجلاس میں اسلام کا نام گونجتا رہا۔ اور مفتی محمود صاحب کے ذریعہ ممبران اسمبلی کے کانوں میں دین کی آواز پہنچتی رہی۔ صرف یہ ہی نہیں۔ بلکہ یہ بھی ہوا کہ اسمبلی کی فضا ایک بڑی حد تک اسلام کے حق میں ہموار کی جاتی رہی۔ اگرچہ پارٹی بازی کی کشمکش نے متعدد بار روڑے اٹکائے۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اب کی بار مفتی محمود صاحب قبلہ کے ساتھ چند اور دین کی آوازیں قومی اسمبلی کے ایوان میں پہنچتیں۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکا، اس مقصد و اہم فریضہ کی انجام دہی کے لئے جمعیۃ علماء اسلام نے چار امیدوار کھڑے کئے تھے، اور وہ چاروں ہی ناکام بنا دیئے گئے۔ یقیناً یہ صورت حال ایک سانحہ سے کم نہیں ہے۔ تاہم دین کے خادموں کو دل شکستہ نہیں ہونا چاہیئے۔ "یَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ" قانون الٰہی ہے، اور یہ خدمتِ دین کی راہ کے ناگزیر مراحل ہیں۔ جو اس جدو جہد کی راہ میں پیش آیا ہی کرتے ہیں۔

"نوارا تلخ تر می زن چوں ذوقِ نغمہ کم یابی"

کام کرنے والوں کو اب اور زیادہ مستعدی و سرگرمی سے کام میں لگ جانا چاہیئے۔ کہ "بدر" کے بعد "اُحد" کا موقعہ آیا ہی کرتا ہے۔ تاکہ اپنی کوتاہیوں کو دور کیا جائے۔ اور پوری قوت کے ساتھ تیاری عمل میں لائی جائے۔

ان انتخابات کے نتائج کے اس تاریک ترین پہلو کے علاوہ یہ صورت حال بھی خاصی تشویشناک ہے کہ منتخب افراد میں نوے فیصد سے زیادہ لوگ عوامی نمائندگی سے تعلق رکھنے والے نہیں ہیں۔ ملک کے معاشرتی بالادست طبقوں سے یہ لوگ آئے ہیں۔ اور عوام کے دکھ، درد و تکالیف سے ان جیسے لوگوں کو ذرہ برابر مس نہیں ہے۔ ان سے نہ عوام کی معاشی و اقتصادی حالات کی درستگی کی توقع کی جا سکتی ہے، نہ انتظامی معاملات میں ان کے اثر و رسوخ سے کسی اخلاقی تبدیلی کی امید ہے۔ عوام کی امیدیں لے دے کر اب بھی صدر ایوب خاں سے ہی وابستہ ہیں

مجھے یہ تلخ بات کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہے کہ صدارتی انتخاب سے لے کر قومی اسمبلی کے ان انتخابات تک نتائج کی جو صورتیں سامنے آئی ہیں۔ اس میں متحدہ حزب اختلاف کے غیر دانشمندانہ طرز عمل کا بہت بڑا حصہ شامل ہے۔ جس ہنگامہ خیزی اور جذباتیت کے ساتھ انہوں نے اپنی مہم کا آغاز کیا۔ اس نے نہ صرف موجودہ اقتدار کو چوکنا کر دیا۔ بلکہ اسے متحد اور مضبوط بنا دیا اور اس کی عمر دراز کر دی۔ انہوں نے اپنی جنگ کا سارا زور و رُخ صدر محمد ایوب خاں کی ذات کی طرف کر رکھا تھا۔ حالانکہ ضرورت اس امر کی تھی کہ صدر ایوب خاں کو ایسے افراد و گروپ کے قرب و معیت سے علیحدہ کیا جاتا۔ جو اپنے خاص مقاصد و مفادات کی خاطر ان کے حامی و ہمنوا بنے ہوئے ہیں۔ اور ایسے افراد کو ان کے قریب آنے دیا جاتا، جو دین و ملت کا حقیقی درد رکھنے والے ہیں۔ اگر اس مہم کو ذاتیات سے بلند رکھ کر مثبت انداز سے چلایا جاتا۔ بنیادی جمہوریتوں کے الیکشن خالص شخصی اہلیت، صلاحیت اور نیک کرداری کی بنیاد پر لڑنے دیئے جاتے صدارتی منصب پر یورش نہ کی جاتی، تو آج قومی اسمبلی کے انتخابات کے نتائج یہ نہ نکلتے۔ اس طرح کا رویہ اختیار کر کے متحدہ حزب اختلاف نے نہ صرف اپنا ہی نقصان کیا۔ بلکہ ملک و ملت کے لئے صد گونہ مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ بسا اوقات تو یہ شبہ ہونے لگتا ہے۔ کہ متحدہ حزب اختلاف نے در پردہ کسی ملی بھگت سے تو کام نہیں لیا ہے۔ اس لئے کہ مارشل لاء کے بعد کے تغیر و تبادل نے ماضی کی امارتوں و سیادتوں کے اثرات کمزور کر دیئے تھے۔ اور توقع کی جانے لگی تھی۔ کہ حال کے بطن سے ایک ہمہ گیر عوامی انقلاب جنم لے لیگا۔ پاکستان کی قومی و معاشرتی زندگی کے ہر شعبے میں دور رس عوامی تبدیلیاں آ جائیں گی۔ لیکن انتخابی کشاکش کے ہنگاموں اور ہیجانوں میں عوام کا جوش و خروش ضائع کرا دیا گیا۔ اور نئے سرے سے قیادت و سیادت انہیں شاطروں کے ہاتھوں میں تیزی سے جا رہی ہے۔ جو فریقین کی معاشرتی، اقتصادی و سماجی زندگی پر مدتوں سے اجارہ داری قائم کئے جا چکے ہیں۔

(باقی صفحہ پر)

بنیادی جمہوریت کے ممبروں کا شکریہ

(مولانا غلام غوث ہزاروی ایم پی اے)

اسمبلی کی ممبری کو صرف اپنا حق سمجھنا یا اس سے چمٹے رہنے کا جذبہ کوئی صحیح جذبہ نہیں ہے۔ اس بار قومی اسمبلی کے لئے جو محض دوستوں کے مشورہ سے قانون سازی میں ضروری مداخلت کی خاطر میں بھی امیدوار کھڑا ہو گیا اور ہر مسلمان کا یہ احساس ہونا چاہیئے۔ کہ جہاں قرآن پاک کے خلاف قانون بننے کا خطرہ ہو۔ وہاں اس فتنہ کے انسداد کی نیت سے پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ چاہے اس کوشش میں کامیابی ہو یا نہ ہو۔ نتائج اور ان کی حکمتیں خدائے علیم وحکیم کے قبضہ اور علم میں ہیں۔

مجھے دوسرے دوستوں کی طرح شکست ہوئی۔ ایک مسلمان کو اللہ تعالےٰ کے فیصلوں کا ماننا ضروری ہے۔ اگر اس کی مشیت اور رضا کا پہلے سے علم ہوتا۔ تو ہم پہلے سے ہی اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے۔ مگر اس نے نتائج اور مشیت کو پردہ میں رکھ کر اسباب و وسائل استعمال کرنے اور اچھی بری نیتوں پر سزا و جزا مرتب کرنے کا انتظام قائم کر رکھا ہے۔ بہر حال رضا و مشیت کا علم ہو جانے کے بعد تو صبر و رضا ہی مسلمان کا شیوہ ہے۔ اور یہاں تو مرگ انبوہ جشنے دارد والی بات ہے۔ جس مغربی پاکستان میں اپوزیشن کا صرف ایک امیدوار کامیاب ہوا ہو۔ جس کے پاس روپیوں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ تو مجھ جیسے بے بضاعت اور جمعیۃ علماء اسلام جیسی بے سرمایہ جماعت کے امیدواروں کا ہار جانا موجب استعجاب نہیں ہے۔ بلکہ نہ ہارنا تعجب ہوتا۔

میں ان مخلص دوستوں، علماء کرام اور دیندار مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے سردی، برفباری، کیچڑ اور اندھیروں سے بے نیاز ہو کر محض حق کی خاطر میرے حق میں پوری پوری جد و جہد کی۔ اور اپنی پوزیشن اور آرام کا خیال ترک کر کے زندگی کا ثبوت دیا میری اور حق کی یہی جیت ہے کہ ملک میں ایسے پاک نفوس موجود ہیں۔ جن کی زندگی کا مقصد ہی حق کے ساتھ رہنا ہے۔ میں ان کے لئے اور ان کے ساتھ ان ممبروں کے لئے اللہ تعالیٰ سے فلاح دارین کی دعا کرتا ہوں۔ جنہوں نے لالچ، رعب، تخویف اور برادری کی بندھنوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے محض اسلامی رشتہ کی خاطر میرے ساتھ تعاون کیا۔

ایک ایسے علاقہ اور حلقہ سے جہاں سے میں تین سال تک غائب رہا۔ جس میں وہ علاقہ بھی شامل تھا۔ جس میں میں نے دورہ تک نہیں کیا۔ پھر اس تمام حلقہ میں جمعیۃ علماء اسلام نے اپنا ایک ممبر بھی بی۔ ڈی کا کامیاب نہیں کیا تھا۔ محض دین کی خاطر چونسٹھ ممبروں کا ووٹ دینا چونسٹھ ہزار مسلمانوں کی انتہائی دینداری اور اسلام پسندی کی دلیل ہے

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر علماء کرام اور دیندار مسلمان کام کریں تو قوم غلط کاروں کے پنجہ سے نکل کر خدا و رسول کے احکام کے سامنے جھکنے کو تیار ہے۔ ان حالات میں ہمارا جذبۂ عمل زیادہ تیز ہونا چاہیئے

"حدی را تیز تر مے خواں چو ذوق نغمہ کم یابی"

اگر قوم میں بے حسی زیادہ معلوم ہونے لگے۔ تو اصلاح اور بیدار کرنے کی کوششوں کو تیز تر کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ بہر حال میں ان تمام مخلص دوستوں، کارکنوں اور ممبروں کا شکریہ ادا کرتا اور ان کے لئے دعا کرتا ہوں

مولانا غلام غوث صاحب کا پروگرام

آپ ۳۱ مارچ کو راولپنڈی پہنچیں گے اور یکم اپریل کو ایک بجے تک ڈیرہ اسمٰعیل خاں پہنچ کر ضلعی جمعیت کی میٹنگ میں شرکت اور حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ اور دیگر ارکان جمعیت سے آئندہ پروگرام کے بارہ میں تبادل خیالات کرینگے۔ ۲ اپریل کو مدرسہ نعمانیہ ڈیرہ کے جلسہ میں شرکت کر کے جہلم روانہ ہوں گے۔ جہاں چار اپریل کو مقامی احباب کی میٹنگ میں اور رات کو جلسہ عام میں تقریر کریں گے۔ اور ۵ اپریل کو لاہور مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کو روانہ ہو جائیں گے۔

(عبد القیوم ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ

بقیہ: صفحہ ۵

صدر ایوب کی ذات کے خلاف سیاسی محاذ کو محدود و مرکوز رکھ کر متحدہ حزب اختلاف نے ملک و قوم کی کوئی خدمت انجام نہیں دی اور اب جو چہرے سامنے آ رہے ہیں۔ وہ جاگیرداری و سرمایہ داری کے تشکیل دادہ ہیں۔ جنہیں عوام کی ترقی کبھی عزیز نہیں ہو سکتی۔ نیز اس سے اسلام کے کاز کو ہوز برو رسٹ رکھا لگا ہے۔ اس کی سالہا سال تک تلافی نہیں ہو سکے گی۔ ہم نہیں جانتے کہ صدر محمد ایوب خاں اس نازک و پیچیدہ صورت حال سے کس طرح عہدہ برآ ہو سکیں گے۔ ان کے قریب آنے والے رجعت پسند عناصر کو وہ کس طرح ایثار و قربانی پہ آمادہ کر سکینگے مستقبل کی دردسری ان کے لئے بھی کچھ کم نہیں ہے۔ تاہم قدرت نے انہیں پھر موقعہ دیا ہے کہ وہ اپنے اثر و اختیار سے کام لے کر اس ملک کی بگڑی بنائیں۔

"قانون سازی کا رخ اسلام کی طرف موڑیں۔

پاکستان کے مسلم معاشرہ کو جاگیرداری و سرمایہ داری کے استبداد اور اس کے پیدا کردہ اخلاقی عیوب سے پاک کریں۔

عوام کے لئے سہولتوں و آسائشوں کو وسیع تر بنائیں۔

تنظیم کی خرابیوں کا ازالہ کریں تاکہ عوام کو اپنے حقوق آسانی سے حاصل ہو سکیں اور سماجی انصاف سے وہ بہرہ ور ہو سکیں۔

عوام نہایت تنگ، پریشان، مایوس اور ابتر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اطمینان و اعتماد قطعی باقی نہیں رہا ہے۔ حصول دولت کی کشمکش نے جائز و ناجائز کی تمیز اڑا دی ہے اس سے عوام کی محرومیاں اور تلخیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ بے دینی و اخلاق سوزی کا سیلاب بے پناہ بنتا جا رہا ہے۔ ہمیں امید کرنی چاہیئے کہ یہ خطرناک صورت حال، صدر ایوب جیسے دیدہ ور انسان سے مخفی نہیں رہ سکتی ہے اور توقع ہے کہ وہ اپنی موجودہ مستحکم پوزیشن سے جو اب عوام کے اعتماد کی حامل بھی بن چکی ہے ملک و ملت کی قسمت سنوارنے و بنانے میں بھرپور کام لیں گے۔ اور اپنے ارد گرد کے غیر عوامی حلقوں کو مضبوط و مؤثر حیثیت نہیں اختیار کرنے دیں گے۔

دیندار اور دین پسند حلقے اگر چاہیں، تو اپنے اتحاد اور عمل کی پختگی سے آئندہ پانچ سالوں میں ایک بڑی تیاری کا اہتمام [کر کے] اپنی انفرادیت کو قائم رکھتے ہوئے رائے کا وزن اپنے سا[تھ] علماء اسلام کے پلیٹ فارم [پر] تاکہ صحیح دینی قیادت ملک میں [ایک] مؤثر طاقت کی صورت اختیار کر [لے جس] سے معاشرہ کی گرتی ہوئی دیوار [کو سہارا دیا] جا سکتا ہے۔ بے دینی اور بد[اخلاقی کی] محرکات کا زور توڑا جا سکتا [ہے ملک] میں اسلام کے غلبہ کی راہ کو[...] اگر اسمبلی کے ایوان میں اسلا[م کی آواز] نہیں اٹھتی ہے۔ تو اسمبلی کے [...] طول و عرض میں اسلام کی آ[واز] گونجتی رہنی چاہیئے۔ کہ کرسی [...] نشینوں کے کانوں سے برابر ٹکرا[تی رہے] ملک کی فضا کو بھی خدانخواستہ [...] سنسان رکھا گیا۔ تو پھر دین کا[...] لئے کمزور پڑ جائے گی۔ وقت کی [...] اور اس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے

بقیہ صفحہ

سربراہی، شیخ الہند، ابوالکلام [...] ندوی جیسے کبار علماء کے ہاتھ [...] اور جس نے عالم اسلام کو ہمیشہ [...] صلیبی جھنڈے کے نیچے چلے [...] روک دیا تھا۔ اس گرفت اور [...] دیا جائے۔ اس مقصد کو ان تحـ[ـریکوں] نے بہت حد تک پورا کر دیا ہے [...] وجارحانہ رخ ہمیشہ بلند مرتبہ علـ[ـماء] مقتدر دینی اداروں کی طرف ر[...] بعد ان تحریکوں اور جماعتوں [...] ہوتا ہے کہ ان کے سربراہ و قائد [...] بن جائیں۔ تحریک و جماعت، سیا[ست] پیشہ وروں کا آلۂ کار بنے۔ اور اس [...] کو کے جو علیحدہ ہو، وہ الزام تر[اشی] کا شکار ہوتا رہے۔

اس طرح کی تحریکوں و جماعت[وں] کا یہی حاصل و ثمر ہو سکتا تھا، اور [...] رہا ہے۔ اس پر شکایت و تعجب [...] اور وہ بھی ان حضرات کی طرف [...] کل تک ان سرگرمیوں کا جزو اعظم [...]

(ک)

فضائل و مسائل عید الاضحیٰ

از عبد الجلیل انصاری مدرس مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

فضائل۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا قربانی کے ایام میں کوئی (نفلی) عبادت اتنی پسند نہیں جتنا قربانی کا خون ہے۔ مشکوٰۃ ص۱۲۹ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ صحابہ کرام نے پوچھا۔ حضرت ہمارے لئے کیا (ثواب) ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے لئے ہر بال کے بدلہ میں اجر ہے۔ صحابہ نے پوچھا۔ حضرت اُون (والے جانور) کا کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اُون والے کا بھی یہی حکم ہے۔ مشکوٰۃ ص۱۲۹

یہ بھی حدیث میں ہے کہ یہ ایام اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک (بعض خصوصیات کی بنا پر رمضان کے علاوہ) سال کے تمام ایام سے افضل ہیں۔ مشکوٰۃ ص۱۲۸

مسائل:۔

مسئلہ:۔ قربانی ہر ایسے مرد و عورت پر واجب ہے جو عاقل و بالغ اور مقیم ہونے کے علاوہ ۵۲½ تولے چاندی یا اتنی قیمت کا تجارتی یا ضرورت سے زائد سامان رکھتا ہو۔

مسئلہ:۔ خاوند و بیوی دونوں مالدار ہیں تو ہر ایک پر علیحدہ علیحدہ قربانی واجب ہے۔ الغرض جو عاقل و بالغ و مقیم صاحب نصاب ہے۔ اس پر مستقل قربانی واجب ہے۔ باپ ہو یا بیٹا (فتاویٰ خیر المدارس)

مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص مقروض ہے۔ تو قرضہ کی رقم مملوکہ رقم سے نفی کر دی جائے۔ بقایا رقم اگر بقدر نصاب ہو تو قربانی واجب ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ:۔ نابالغ و مجنون اور مسافر پر قربانی واجب نہیں (ہدایہ اخیرین ص۴۴۹) اگر قربانی کے ایام میں نابالغ بالغ ہو جائے۔ مجنون عاقل اور مسافر مقیم ہو جائے تو ان پر قربانی واجب ہے۔ اسی طرح جو شخص پہلے غریب تھا۔ قربانی کے ایام میں مالدار ہو جائے۔ تو اس پر بھی قربانی واجب ہے۔ کیونکہ قربانی کے نصاب میں سال گزرنا شرط نہیں۔

مسئلہ:۔ دس ذی الحجہ کی صبح سے بارہ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے تک قربانی کا وقت ہے (ہدایہ اخیرین ص۴۵۲)

مسئلہ:۔ شہر والوں کی قربانی نماز عید سے قبل جائز نہیں۔ اگر کسی نے کی ہے تو دوبارہ کرے (بخاری ص۱۳۲) البتہ گاؤں مستثنیٰ ہیں جہاں عید نماز نہیں ہوتی۔ وہ صبح صادق کے بعد قربانی کر سکتے ہیں (حاشیہ ابن ماجہ ص۲۲۷)

مسئلہ:۔ اونٹ، گائے، بھینس، بکری، بھیڑ کے نر و مادہ کی قربانی درست ہے۔ ان کے علاوہ کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ:۔ اونٹ پانچ سال سے کم درست نہیں گائے، بھینس دو سال سے کم نہ ہو۔ بکری بکرا ایک سال سے کم جائز نہیں۔ البتہ بھیڑ، دنبہ جو چھ ماہ کا موٹا تازہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔ اس کی قربانی جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ عیب دار جانور کی قربانی درست نہیں مثلاً آنکھ، کان، دم وغیرہ تہائی یا زیادہ بیکار ہو یا پیدائشی یہ اعضا نہ ہوں۔

مسئلہ:۔ اگر سینگ نہ ہوں یا ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی جائز ہے۔ البتہ اگر جڑ سے ٹوٹ کر گوشت کو نقصان پہنچا ہو تو قربانی درست نہیں۔ (مشکوٰۃ ص۱۲۸)

مسئلہ:۔ جس جانور کے اکثر دانت نہ ہوں اس کی قربانی جائز نہیں۔ اگر زیادہ باقی ہوں تو درست ہے

مسئلہ:۔ لاغر و کمزور جانور جس میں گوشت نہ رہا ہو۔ اس کی قربانی درست نہیں۔ اسی طرح اس لنگڑے کی قربانی بھی جائز نہیں جو تین پاؤں پر چلتا ہو، اور چوتھا پاؤں کچھ کام نہ کرتا ہو۔

مسئلہ:۔ خصی و حاملہ جانور کی قربانی جائز ہے۔ بچہ اگر زندہ نکلے تو اسے بھی ذبح کر دیا جائے۔

مسئلہ:۔ قربانی کے جانور سے قبل ذبح کسی قسم کا نفع اٹھانا درست نہیں۔ مثلاً بوجھ لادنا۔ ہل چلوانا رہٹ میں چلانا وغیرہ، البتہ اگر اس کے گھاس دانہ پر رقم خرچ کرتا ہے۔ تو اُون اور دودھ سے نفع حاصل کرنا جائز ہے (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ:۔ جانور خریدنے کے بعد ایسا عیب دار ہو گیا کہ قربانی کے قابل نہ رہا۔ تو اگر یہ صاحب نصاب نہیں، تو اسی جانور کو قربانی کر دے کہ یہ نذر ہے اور نذر میں بعینہ اسی شے کا صرف ضروری ہے، اور اگر مالدار ہے، تو دوسرا بے عیب جانور قربانی کرے یہ کافی نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر قربانی کا جانور گم ہو جائے تو غریب کو دوسرا جانور لینا ضروری نہیں صاحب نصاب کو لینا ضروری ہے۔

مسئلہ:۔ اونٹ، گائے، بھینس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں (مشکوٰۃ ص۱۲۸) لیکن یہ شرط ہے کہ مسلمان ہوں۔ کوئی عیسائی، مرزائی، منکر حدیث یا ضروریات دین کا منکر نہ ہو۔ ورنہ کسی کی قربانی درست نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی شریک کی نیت قربانی یا عقیقہ کی نہ ہو بلکہ فقط گوشت کھانے کی ہو۔ تو بھی کسی کی قربانی درست نہ ہوگی (ہدایہ اخیرین ص۴۵۳)

مسئلہ:۔ مستحب یہ ہے کہ قربانی خود ذبح کرے دوسرے مسلمان سے ذبح کرانے میں بھی حرج نہیں (ہدایہ اخیرین ص۴۵۴)

مسئلہ:۔ مستحب یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں۔ ایک حصہ اپنے لئے دوسرا حصہ عزیز و اقارب کے لئے تیسرا حصہ غربا و مساکین کے لئے۔ ضرورت کے وقت خود کو بھی زیادہ استعمال کرنے کی بھی اجازت ہے (حوالہ مندرجہ بالا)

مسئلہ:۔ قربانی کی کھال کو صدقہ کی نیت سے فروخت کرنا درست ہے۔ اور اس رقم کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا مصرف ہے (بلکہ وہ دینی مدارس زیادہ مستحق ہیں۔ جن میں مسافر طلبہ علم دین حاصل کرتے ہیں۔ بالخصوص اس دور میں جبکہ حکومت کی طرف سے اسلامی مدارس کی خاطر خواہ سرپرستی نہ کی جاتی ہو۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ اپنے دین کے خود محافظ ہیں لیکن بظاہر عالم اسباب میں اسلامی تعلیم اور دینی و مذہبی اقدار کا تحفظ و بقا اسلامی مدارس کے قیام پر ہی موقوف ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ چرم قربانی و زکوٰۃ وغیرہ کی رقم دیتے ہوئے ناظم مدرسہ کو صراحتہً بتا دیا جائے۔ کہ یہ قیمت چرم یا زکوٰۃ وغیرہ کی ہے تاکہ وہ شریعت مقدسہ کی روشنی میں اس رقم کو صرف کرے) اس رقم کو اجرت امامت، اذان، اقامت یا تعمیر مسجد پر صرف کرنا جائز نہیں۔

تکبیر تشریق:۔

نویں تاریخ کی فجر سے لیکر تیرھویں کی نماز عصر تک (تیئیس نمازوں میں) ہر نماز کے بعد بلند آواز سے یہ تکبیر پڑھے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ (درمختار ص۱۱۷) مفتیٰ بہ قول یہی ہے کہ مقیم و مسافر شہری و دیہاتی مرد و عورت سب پر واجب ہے البتہ عورت آہستہ پڑھے۔

مسئلہ:۔ عیدگاہ میں آتے اور جاتے ہوئے بھی یہ تکبیر پڑھنا واجب ہے (بخاری ص۱۳۲)

مسئلہ:۔ مستحب ہے کہ عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے۔ بعد میں قربانی سے کھائے۔ (درمختار ص۱۱۶ ج۱)

مسئلہ:۔ عیدگاہ میں آنے جانے کا راستہ تبدیل کرنا بھی مستحب ہے (بخاری ص۱۳۴)

مسئلہ:۔ عید کی نماز کا وقت اشراق کے وقت سے قبیل زوال تک ہے۔

مسئلہ:۔ اگر کسی عام عذر مثلاً بارش وغیرہ کی وجہ سے دسویں تاریخ کو نماز عید الاضحیٰ نہ پڑھی جائے تو بارھویں تاریخ تک پڑھی جا سکتی ہے۔ لیکن اس صورت دسویں تاریخ کو قبل زوال قربانی درست نہ ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب

সাপ্তাহিক
তরজুমানেইসলাম
লাহোর

WEEKLY
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE

REGD. L. No. 7132
Price 12 Paisse

شمارہ ۱۴ | ۲۹ ذیقعد سنہ ۱۳۸۴ھ | ۲ اپریل سنہ ۱۹۶۵ء | جلد

ہماری شکست

(از:- مولانا غلام غوث صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام)

ہم چند آدمی جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے مطابق مقامی جمعیتوں کے فیصلے کے بعد قومی اسمبلی کے لئے بطور امیدوار کھڑے ہوئے بزرگان دین کا حکم تھا کہ نتائج سے بے نیاز ہو کر اعلاء کلمتہ اللہ کے لئے جد وجہد کرنی ضروری ہے۔ ان کی دعائیں بھی ہمارے ساتھ تھیں۔ مگر اللہ تعالیٰ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ہیں۔ حدیث شریف کا مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ہاتھوں کو خالی رد کر دینے سے شرماتے ہیں جو دعاؤں کے لئے اس کے سامنے پھیلائے جاتے ہیں۔ مگر وہ اپنے کاموں کو خوب جانتے ہیں۔ اگر ظاہری شکل میں دعائیں قبول کرنا اس کی حکمتوں اور مصلحتوں کے مطابق نہ ہو۔ تو وہ ان دعاؤں کو دوسرے طریقوں سے قبول کر لیتے اور ان کی بہترین جزا دیتے ہیں۔ بہر حال اس کے سارے کام اچھے اور سارے فیصلے حکمتوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ وہ ملکوں اور قوموں کے لئے اچھے اور برے اسباب و اعمال کی آسانی بہم پہنچاتے پھر جلد یا بدیر ان کے نتائج مرتب کرتے ہیں۔ ہمیں بہرصورت پاکستان اور مسلمانان پاکستان کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحمت اور معافی کی درخواستیں کرنا چاہئیں۔

اسمبلیوں میں پہنچنے کی کوشش ہماری [اعلا]ء کلمتہ اللہ کی کوششوں کا صرف ایک حصہ ہے۔ اور ان مساعی میں ناکامی سے ہم اپنی [ا]سلامی جد وجہد اور دین متین کی برتری کی [کو]ششوں میں سر مو فرق اور کمی نہیں کر سکتے [اللہ] تعالےٰ ہمیں موت تک اخلاص سے خدمت [دین] اور نصیح مسلمین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یہاں دوستوں کی معلومات کی خاطر شکست [کے] اسباب پر معمولی سی روشنی ڈالتا ہوں۔ ہم [نے] حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب شیخ [الحدی]ث کوہاٹ اور خاص کر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا تو اس اعلیٰ مقام رضا پر فائز ہیں۔ جہاں مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کام کرنا پھر اس کے ہر فیصلے پر راضی ہونا ہوتا ہے۔ ان کے قلب مبارک کی پاک کیفیت شکست میں بھی وہی ہوتی ہے۔ جو فتح میں ہوتی ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب (ڈیرہ اسمٰعیل خاں) زندہ دل، مجاہد عالم اور اسلام کے مستقل مزاج سپاہی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو علم و عمل کی دنیا میں خاص امتیازات سے نوازا ہے۔ ان کے حلقہ پر ارباب اقتدار کی خاص توجہ مبذول رہی ہے دو سال تک تقریباً بیس علماء ڈیرہ اسمٰعیل خان پکڑ دھکڑ اور قید و بند کے تختہ مشق رہے ہیں نے صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں بھی اس حقیقت کا اظہار کیا تھا کہ مختلف مقدمات میں حکام ضمانت کے لئے کہا کرتے تھے کہ میجر فضل کریم کی تصدیق کراؤ۔ یہ میجر فضل کریم صاحب وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خاں صاحب کے داماد اعظم ہیں۔ ان سے مقابلہ کرنے میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور ارکان جمعیت کو جن مشکلات سے گذرنا پڑا ہے۔ اس کا اندازہ ساحل کے تماشا بین نہیں کر سکتے۔ رہ گئی میری سیٹ تو اس حلقہ کی پوزیشن جہاں تک ہمارے صحیح معلومات کا تعلق ہے۔ میرے حق میں تھی۔ پولنگ سے چند دن پہلے تک حالات مساعد تھے۔ لیکن بعد میں یہاں کیا ہوا اور کیسے ہوا۔ اگرچہ اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر بعض منتظر دوستوں کی خاطر چند باتیں عرض کی جاتی ہیں جو قابل غور ہیں اور ان سے سب کو حقیقت کا علم ہو جائے گا۔

(۱) وزیروں کے دورے اور مقامی حکام اور بی ڈی کے ممبروں کو آمنے سامنے کر کے خاص بات چیت۔

(۲) دولت کا لالچ اور ممبروں کو رشوت کا چسکا لگا دینے کی لعنت کا یہ حال تھا۔ کہ ہمارے پاس بھی بڑی تعداد میں بی ڈی کے ممبر آتے رہے۔ مگر ہم نے صاف کہہ دیا کہ ہم ایک پیسہ دینے کو تیار نہیں ہیں اور نہ قوم کو غلط سمت اور غلط راستہ پر ڈال سکتے ہیں۔

(۳) آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ صدارتی انتخاب میں مس فاطمہ جناح کو باوجود عام چرچے اور ملک گیر مہم کے کل اُنہتر ۶۹ ووٹ تحصیل مانسہرہ میں ملے۔ جن میں سے تناولیوں کے اڑتیس ووٹ خارج کر دینے کے بعد صرف اکتیس ۳۱ ووٹ رہے۔ مگر اپوزیشن پارٹی کے امیدوار کو باور ملت سے بڑھ کر ایک سو ستائیس ووٹ ملے۔ ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ اس عقدہ کو خود حل کریں۔ ہر عقلمند اس پوشیدہ غور کر سکتا ہے۔

(۴) پولنگ میں سازداری کا خاتمہ تھا بٹ گرام کے پولنگ سٹیشن میں پرچی ڈالنے کے کمرے میں ایک شخص چھپا بیٹھا تھا اور جب بعد از خرابی بسیار پکڑا گیا۔ تو نہ اسے گرفتار کیا گیا نہ اندراج ہوا۔

(۵) بیجا خوف و ہراس چھایا ہوا تھا، اور کھلم کھلا تخویف و تہدید کا عمل جاری تھا اور یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ ہر قبیلہ کا علیحدہ علیحدہ صندوق ہے۔ جس خاندان کی پرچیاں کم ہوئیں پتہ لگ جائے گا۔ تشدد کی دھمکی دی جا رہی تھی اور حکام کو سانپ سونگھ گیا تھا۔

یہ تو صرف میرے حلقہ کا مختصر سا حال ہے دوسروں پر کیا گذری۔ اسی سے سب کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ نمونہ کے لئے یہ چند باتیں کافی ہیں۔

جب مغربی پاکستان میں اپوزیشن جیسی سرمایہ دار پارٹی کی دال نہیں گلی تو جمعیۃ علماء اسلام کی بے بضاعت جماعت کیا کرتی۔ اپنا فرض مناسب حد تک ادا کرنا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے مخلص دوستوں کو خدمت کی توفیق دی، اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔

میرے حلقہ میں تو بی، ڈی کا ایک ممبر بھی جمعیۃ نے کامیاب نہیں کرایا تھا۔ [ان] حالات میں جو نسٹھ ممبروں کا ووٹ دینا انتہائی وفاداری اور فرض شناسی کی [دلیل ہے] اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور [دینی] خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا سالا[نہ]

عظیم الشّان جلسہ

مورخہ ۲، ۳، ۴۔ اپریل بروز جمع[ہ ہفتہ] اتوار کو بڑے تزک و احتشام کے سا[تھ ہو] رہا ہے۔ جس میں ملک بھر کے جیّد علماء کر[ام] جمعیۃ علماء اسلام کے زعماء اور شعراء ا[سلام] شرکت کر رہے ہیں۔ چند ایک کے اسماء گ[رامی] یہ ہیں۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب [ملتان] حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ مولانا غلا[م غوث] صاحب ہزاروی۔ مولانا محمد علی جالندھری۔ قاضی مظہر حسین صاحب۔ مولانا سید گل [بادشاہ] صاحب، مولانا قاری عبدالسمیع صاحب۔ علامہ خالد محمود صاحب اور دیگر اکابر تشریف لا رہے ہیں۔ احباب سے شر[کت] کی اپیل ہے۔ الداعی الخیر

(مولانا عبداللطیف مہتمم مدرسہ حن[فیہ] تعلیم الاسلام۔ جہلم)

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کا سالانہ اج[تماع]

منٹگمری کے معروف ادارہ جامعہ [رشیدیہ] کا پندرھواں سالانہ اجتماع بہ سرپرستی [مولانا] شمس الحق افغانی شیخ التفسیر جامعہ [اسلامیہ] پاکستان بتاریخ ۲، ۳، ۴۔ اپریل [بروز] جمعہ، ہفتہ، اتوار عظیم احتفال [و] موتمر کی صورت میں منعقد ہو رہا ہے۔ ج[س] میں پاکستان کے مشاہیر اکابر اہل ع[لم] منٹگمری تشریف لا رہے ہیں۔ اور یہ اج[تماع] روزانہ شبانہ ہوتا رہے گا۔

(فاضل حبیب اللہ جالندھری ناظم اعلیٰ ادارہ جامعہ رشیدیہ رجسٹرڈ منٹگمری)

ترجمانِ اسلام

لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۳۴۲

بانی اول

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

مرتب

احمد حسین کمال

جمعیۃ العلماء اسلام ... پاکستان کا ترجمان

ٹیلیفون نمبر ۶۲۲۱۵

بدل اشتراک

جلد ۸ | ۲ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۲ جولائی ۱۹۶۵ء | شمارہ ۲۶

شیطان کا ہدف

شیطان اس قلب میں وسوسے ڈالتا ہے جس میں ایمان ہوتا ہے۔ اور وہاں آتا ہے جہاں متاعِ ایمان ہوتی ہے۔ جو خود شیطان بن گیا ہو وہاں وہ اپنا وقت ضائع نہیں کرتا۔ یعنی اس کو بہکانے کی کوشش نہیں کرتا۔ اس کی حالت کتے کی سی ہے۔ کتا جو لٹکے ہوئے ... تو وہ آپ چپ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی طرف توجہ کر کے اسے دفع کرنا چاہو تو زیادہ قصد کرتا ہے۔ (حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

شوق و طلب

ہم اس بازار میں سودائے نفع کے لئے نہیں بلکہ تلاشِ زیان و نقصان میں آئے ہیں جملہ و تحسین کے نہیں بلکہ نفرت و دشنام کے طلبگار ہیں۔ عیش کے پھول نہیں بلکہ خلش و اضطراب کے کانٹے ڈھونڈتے ہیں۔ دنیا کے ... وسیم کے لئے نہیں بلکہ خود اپنے تئیں قربان کرنے کے لئے آئے ہیں ——

(ابوالکلام آزاد رح)

افاداتِ شیخ الاسلام

(انسان) گھر بناتا ہے۔ کھیتی کرتا ہے۔ اناج جمع کرتا ہے آٹا پیستا ہے، روٹی پکاتا ہے۔ لقمے توڑتا ہے وغیرہ وغیرہ اور کسی بات میں تقدیر کو پیش نہیں کرتا۔ پھر اس کے کیا معنی ہیں کہ جب آخرت کا کام، یا اور کوئی دوسرا بڑا کام سامنے آجاتا ہے تو تقدیر پر الزام رکھ کر ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہتے ہیں۔ اسلام کی یہ تعلیم نہیں۔ اسلام جد و جہد کرنا اور اسباب و ذرائع کو عمل میں لانا ضروری بتاتا ہے۔

قرآن فرماتا ہے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ جو لوگ ہمارے لئے کوشش کریں گے۔ ہم ان کو اپنی راہیں دکھلائیں گے۔ اور ان پر چلائیں گے۔ قرآن ہر ہر جگہ عمل کرنے اور بدعملی سے بچنے کی تاکید کرتا ہے۔

اعرابی پوچھتا ہے کہ اونٹ کو باندھ کر توکل بر خدا کروں، یا اونٹ کو کھول کر۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعقل وتوکل (یعنی) باندھ اور توکل کر۔

بیوقوفوں نے مسئلہ تقدیر کو اپنی راحت و آرام کا وسیلہ بنالیا اور مخالفین اسلام کو حرف گیری کا موقعہ دیا۔ قرنِ اول کے مسلمانوں کی جدوجہد ہر قسم کے امور میں اس قسم کی غلطیوں کو اکھاڑ پھینکنے والی ہے۔

عالم اسباب میں اسباب پر مسببات متفرع ہوتے ہیں۔ مگر تقادیر الٰہی میں یہ سب متعین اور مقرر ہیں کہ فلاں سبب سے فلاں چیز واقع ہوگی، اور ویسا ہی ہوتا ہے۔ جو شخص عملی زندگی نہ اختیار کرے گا۔ اس پر حسب شرع مواخذہ ہوگا۔ اور لوگوں میں بھی ملامت کا مستحق ہوگا۔

(از حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

اسلامیات

قرآنِ حکیم کی کسوٹی پر

(از جناب غلام ربانی صاحب لودھی)

حضرت عمر بن عبدالعزیز تاریخ اسلامی کی وہ عظیم و جلیل شخصیت ہیں جن کے زمانہ حکمرانی کو امت اسلامی میں خلافت راشدہ کے تتمہ و تکملہ کے طور قبول عام حاصل ہوا ہے۔ ایک دن ان کی نماز عصر میں قدرے تاخیر ہو گئی تو عروہ بن زبیر نے ان کے پاس آکر کہا کہ مغیرہ بن شعبہ جب عراق میں تھے تو ایک دن ان کی نماز میں تاخیر ہو گئی۔ تو ابو مسعود انصاری نے ان کے پاس آکر کہا۔ کہ اے مغیرہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں۔ کہ جس رات نمازیں فرض ہوئیں۔ اس کی صبح کو جبرئیل آئے اور نماز پڑھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اس طرح ۵ بار یکے بعد دیگرے دونوں نے نماز پڑھی۔ پھر جبریل نے کہا۔ اے رسول! آپ کو آپ کے رب کی طرف سے اسی طرح نماز ادا کرنے کا حکم ہوا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عروہ سے کہا۔ کہ سوچ سمجھ کر بات کرو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نماز کا وقت جبریل نے ٹھہرایا ہے۔ عروہ نے کہا۔ ہاں اسی طرح بشیر بن مسعود اپنے باپ سے حدیث سنایا کرتے تھے۔ عروہ نے کہا کہ مجھ سے عائشہؓ نے بھی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھتے تھے۔ کہ دھوپ میرے حجرے میں ہوتی تھی سامنے کی دیواروں پر ابھی نہیں پڑتی تھی۔ جس وقت عروہ بن زبیر نے عمر بن عبدالعزیز کو نماز عصر کی تاخیر کے سلسلہ میں خبردار کیا۔ اس وقت عمر بن عبدالعزیز محض گورنر تھے نہیں خلیفہ تھے۔ راست بازی اور زورمندی دونوں کے

(باقی کالم اول کے نیچے)

(بقیہ اسلامیات) لحاظ سے بجا طور پر عمر ثانی کہلاتے ہیں۔ لیکن عروہ بن زبیر جانتے تھے۔ کہ اگر نماز کے سلسلے میں تساہل شروع ہو گیا، تو امت پر سمجھو کہ زوال آگیا۔ اس لئے انہوں نے لگی لپٹی رکھے بغیر ان کو تنبیہ کر دی۔ خلیفۃ المومنین کے پاس جبریل کے اترنے اور انہیں وقت نماز سکھانے کی روایت نہیں پہنچی تھی۔ اس لئے وہ دہشت زدہ ہوئے کہ مبادا حدیث موضوع ہو۔ لیکن سند مضبوط تھی۔ اور جہاں تک تاخیر وقت کا مسئلہ تھا۔ حضرت عائشہ کی روایت نے قطعی فیصلہ کر دیا۔ پھر مغیرہ بن شعبہ بھی عوام میں سے نہیں تھے۔ عراق کے گورنر تھے۔ لیکن نماز میں تاخیر کی تو ابو مسعود انصاری نے کہا۔ اے مغیرہ یہ کیا ہو رہا ہے۔

قرآن کریم نے اسلام کے اچھے ایام اور ملت اسلامی کے زوال کے عبرت انگیز دور کا جو مقابلہ کیا ہے۔ اس میں یہی فرمایا ہے۔ فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۔ پھر ان اچھے لوگوں کے بیٹے ایسے ناہنجار پیدا ہوئے۔ کہ نماز چھوڑ دی اور شہوتوں کی پیروی کرنے لگے۔ سو وہ وقت دور نہیں کہ ذلت سے ہمکنار ہو جائیں گے۔

قاضی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

ارشادات

حضرت مولانا درخواستی کی دو تقریریں

امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی نے گذشتہ دنوں پسرور اور سیالکوٹ میں عظیم اجتماعات کو خطاب فرمایا تھا۔ ان خطابات کا خلاصہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔ جسے جناب حیرت صاحب راعی متعلم ایم اے (چونڈہ ضلع سیالکوٹ) نے ترتیب دے کر روانہ کیا ہے۔

(ادارہ ترجمان)

خطاب پسرور

مورخہ ۱۲ رجون بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد پسرور کے سامنے وسیع میدان پر چھائے ہوئے عظیم الشان اجتماع سے حضرت مولانا درخواستی صاحب نے "مسئلہ جہاد اور اس کی اہمیت" پر ۲½ گھنٹے تک نہایت موثر پیرایہ میں خطاب عام فرمایا۔ آپ نے نوجوانان پاکستان کو ہمت اور دلیری کا درس دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمان کبھی مغلوب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستانی مسلمانوں کو کبھی بھی اپنی تعداد کی کمی اور ساز و سامان کی کمی سے بددل نہ ہونا چاہیئے۔ ہمیں اپنے قلوب کو سب سے توڑ کر رب سے جوڑنا چاہیئے آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ کہ جو مجھ سے ڈرتا ہے اس سے تمام مخلوق ڈرتی ہے۔ اس لئے ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے موافق اللہ تعالیٰ کے احکام پر پوری طرح سے فی الفور کاربند ہونا چاہیئے۔ اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اسی وجہ سے یہ ضروری ہے۔ کہ مملکت اسلامیہ پاکستان سے غیر شرعی قوانین فی الفور منسوخ کر دینے چاہئیں۔ اور ان کی جگہ صحیح اسلامی دستور مطابق قرآن و سنت رائج کرنے چاہئیں۔ مسلمانوں کو صرف تیار رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان کی نصرت و امداد کو ہمہ وقت کھڑے ہیں۔ ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم۔ اور اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتے ہیں کہ تم اپنی استطاعت کے مطابق تیار ہو کر عازم جہاد ہو جاؤ۔ اتنا کام تمہارا ہے۔ اور اس سے آگے کفار کے دلوں میں تمہارا رعب ڈالنا کام ہمارا ہے۔ وقذف فی قلوبھم الرعب ؎

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

آپ نے فرمایا کہ اس کی زندہ مثال رن کچھ میں تمہارے سامنے آ چکی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مسئلہ جہاد اور اس کی اہمیت سے متعلق لٹریچر کی گورنمنٹ کو خوب اشاعت کرنا چاہیئے۔ ملک میں ایک ایسا ٹولہ موجود ہے۔ جو جہاد کا سخت مخالف ہے۔ ان کے لٹریچر میں جہاد کو بری طرح یاد کیا گیا ہے۔ تاکہ جہاد سے نفرت پیدا ہو۔ ہماری حکومت کو چاہیئے۔ کہ ایسے مضر لٹریچر کو فی الفور ضبط کر لیا جائے۔ اور ملک کے نوجوانوں کو جہاد کی ٹریننگ دی جائے۔ رات کے ۱۲½ بجے حضرت نے دعائے خیر پر خطاب کو ختم فرمایا۔

حضرت مولانا اگلے روز صبح سیالکوٹ تشریف لائے

خطاب سیالکوٹ

سیالکوٹ تشریف لانے کے بعد آپ نے مسجد کمہاراں چوک امام صاحبؒ میں صبح ۹ بجے خطاب عام شروع فرمایا۔ حضرت زندگی بھر میں پہلی دفعہ سیالکوٹ تشریف لائے تھے۔ آپ اس بات پر خوش ہوئے کہ اتنی گرمی میں دل کے ہونٹ "قال اللہ وقال رسول" سننے کے لئے زندہ دلان سیالکوٹ جوق در جوق آئے ہیں۔ اجتماع کافی تھا اور مبارک امر یہ تھا کہ سیالکوٹ کی تاریخ میں شاید یہی پہلا اجتماع تھا جس میں سیالکوٹ کے تمام علماء کرام شریک ہوئے۔ حضرت مولانا نے اتحاد بین المسلمین پر بہت زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ملک اس وقت نازک دور سے گذر رہا ہے۔ اس وقت جہاد اور اس کی تربیت بہت ضروری ہے۔ غنیم کے مقابلہ کے لئے ہم سب کو متحد ہو جانا چاہیئے۔

آپ نے فرمایا کہ تعلیم ہی صحیح انقلاب لاتی ہے۔ اس لئے آپ نے علماء سیالکوٹ کو ایک عظیم الشان علوم اسلامی کی یونیورسٹی قائم کرنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستان میں اسلامی لائبریریوں کی بہت کمی ہے۔ اس لئے سیالکوٹ والے بھی حسب استطاعت کتب حدیث و فقہ عربی، فارسی اور اردو زبانوں میں خریدیں۔ اور سیالکوٹ جیسے مرکزی شہر میں ایک نہایت شاندار علوم اسلامیہ کی لائبریری قائم کریں۔ تاکہ نئی نسل سینما اور ریڈیو کی طرف جانے کی بجائے اپنے فارغ وقت میں ارشادات نبویہ کی طرف رجوع کریں۔ اور اپنی دنیا و عاقبت سنواریں۔

آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جمعیۃ کے نمائندے اس بار اسمبلیوں میں نہیں جا سکے تو اب جمعیۃ کیا کرے گی۔ ہمیں تو کلمہ حق بلند کرنا ہے ہر اس ذریعہ سے جو حاصل ہو سکے۔ اگر اسمبلیوں میں نمائندے نہیں جا سکے تو کوئی بات نہیں ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اسلامی دستور کے نفاذ کے لئے اپنی تمام تر مساعی جاری رکھے گی۔ ہم کلمہ حق منبر و محراب پر بھی کہیں گے اور دار و رسن پر بھی۔ آپ نے فرمایا کہ حاضرین میں سے جو لوگ غیر شرعی قوانین کی تنسیخ اور اسلامی دستور کی ترویج کے حامی ہیں۔ وہ ہاتھ کھڑے کریں، تمام حاضرین نے دونوں ہاتھ بلند کئے۔ حضرت موصوف نے ۱۰½ بجے دعائے خیر پر تقریر ختم فرمائی۔ بعد میں بہت سے حضرات دیدار و ملاقات کے شوق میں حضرت کے ارد گرد پروانہ وار جمع ہو گئے۔

بعد ازاں حضرت موصوف مولانا عبدالرحمٰن میانوی کی معیت میں بذریعہ ٹیکسی گوجرانوالہ روانہ کر دیئے گئے۔ اس رات آپ کو مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان کانفرنس سے خطاب فرمانا تھا۔ جس میں حضرت والا کی فرمودہ تقریر کا خلاصہ ترجمان اسلام کے گذشتہ شمارہ میں آ چکا ہے۔

(نوٹ) پسرور اور سیالکوٹ آنے سے قبل حضرت درخواستی صاحب مدظلہ العالی مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے سالانہ جلسہ پر بھی تشریف لے گئے تھے۔ اور وہاں کے عظیم الشان اجتماع میں مذکورہ بالا عنوانات پر عوام کو خطاب فرمایا۔ اور سامعین میں جہاد و قربانی کی ولولہ انگیز روح پھونکی۔

حضرت مولانا ہزاروی کی تقریر

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے سالانہ جلسہ میں

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا خلاصہ ذیل میں شائع ہو رہا ہے۔ قاہرہ اور حجاز سے واپسی پر حضرت مولانا کی یہ پہلی تقریر تھی۔ جس کی رپورٹ مولانا حکیم مختار احمد صاحب الحسینی گولڈ میڈلسٹ نے ہمیں ارسال فرمائی۔ (ادارہ ترجمان)

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے سہ روزہ سالانہ جلسہ کی آخری نشست جو جمعیۃ علماء اسلام کے لئے مخصوص تھی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے ہزارہا کے اس اجتماع میں جو ملکی و ملی اور بین الاقوامی سیاست پر تبصرہ کیا۔ اسے افادیت کے پیش نظر شائع کیا جا رہا ہے۔

آزادی کی آواز کو تشدد سے نہیں دبایا جا سکتا

مولانا نے کشمیر کے حالات پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ جس ملک میں آزادی کی آواز بلند ہو جائے اور رائے عامہ بیدار ہو چکی ہو۔ اسے جور و تشدد سے دبانا کسی کے بس کا روگ نہیں۔ کشمیر میں رائے عامہ بیدار ہو چکی ہے۔ شاستری حکومت کتنا ہی زور کیوں نہ لگائے۔ آخر ایک نہ ایک دن اسے ہتھیار ڈالنا ہی پڑیں گے۔ اور وہ وقت اب پہنچ چکا ہے۔ کشمیر کا مسلمان جس جرأت اور مردانگی سے آزمائش پر پورے اتر رہے ہیں۔ وہ آزادی حاصل کر کے ہی دم لیں گے۔

پاکستان کا استحکام بھارتی مسلمانوں کے تحفظ کی ضمانت ہے

آپ نے کہا کہ ان حالات میں جبکہ بھارت اور کشمیر کے مسلمانوں پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ اور پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی فوج صف آرا ہے۔ اور رن کچھ کی ذلت آمیز شکست کے بعد وہ کوئی دوسرا محاذ منتخب کر رہا ہے۔ پاکستان کو اندرونی طور پر استحکام دینا اور مضبوط کرنا بھارت کے چھ کروڑ مسلمانوں کے تحفظ کی ضمانت ہے۔ اگر خدانخواستہ ہم کمزور پڑ گئے۔ تو بھارت کے مسلمانوں کا مستقبل بھی مخدوش ہو جائے گا۔

پتلیاں نہیں لڑ سکتیں

مولانا نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ ہمارے نوجوان اسلامی مزاج چھوڑ کر غیر اسلامی مزاج کو اپنا رہے ہیں۔ لباس کے معاملے میں تو انہوں نے اتنا اختصار سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ کہ وہ پتلیاں بن کر رہ گئے ہیں۔ یہ پتلیاں تو نہیں لڑ سکتیں۔ میدان جہاد میں تو تنومند، جری اور باوقار مسلمان لڑ سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنے اندر صلاحیت پیدا کی جائے۔ جسمانی اور روحانی طور پر اپنے آپ کو مضبوط اور باوقار بنایا جائے۔ اور کردار کی بلندی پیدا کی جائے۔ جو فقط اسلام کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے سے حاصل ہو سکتی ہے۔

ضمیر فروشی

آپ نے کہا کہ مسلمان قوم کو باضمیر اور خوددار ہونا چاہیئے۔ حکمران طبقہ کے لئے بھی اس امر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ لیکن افسوس کہ حالیہ الیکشن نے قوم کے کردار اور ضمیر کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے (باقی صفحہ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۲ جولائی سنہ ۱۹۶۵ء

اسمبلیوں کے اجلاس

ایک جائزہ

قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے بجٹ اجلاس جاری ہیں۔ نئی منتخب شدہ اسمبلیوں کے یہ پہلے اجلاس ہیں۔ ہم توقع رکھتے تھے کہ موجودہ اسمبلیوں کی کارگذاری کا آغاز جدید انداز ہائے نظر سے ہوگا۔ اور غیر ضروری کشمکش و مباحث سے احتراز برتا جائے گا۔ اس لئے کہ قوم کی تعمیر نو کا تقاضا ہے کہ ملک میں وحدت فکر و عمل کا ہر کہیں بکھرے اور ہمارے قومی و ملی مقاصد کا اشتراک زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آئے۔ لیکن بدقسمتی سے مغربی جمہوریت و پارلیمانی نظام کی تقلید میں یہ ضروری سمجھ لیا گیا ہے کہ حزب اقتدار حزب اختلاف کی ذرا بھی نہ چلنے دے۔ اور حزب اختلاف حزب اقتدار کے ہر اقدام وعمل کو تنقید و تنکیط کے کلہاڑے کا نشانہ بناتی رہے۔ حالانکہ ملکی دستور کے مطابق ہماری اسمبلیوں کا ڈھانچہ اس طرح کا ہے کہ اگر کسی امر میں حزب اختلاف کی بات غالب آ جائے تو اس سے حکومت و اقتدار کو کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔ اور اگر حزب اختلاف کسی معاملہ میں نکتہ چینی سے محترز رہے تو اس کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں آ جاتا۔ اور دونوں گروہ اگر مفاہمت پسندانہ روش اختیار کر لیں تو ان میں سے کسی کے بقاء کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔

ہمارے جتنے بھی داخلی مسائل ہیں۔ مثلاً نظم و نسق، تعلیم، معاشی، رہائشی، داخلی امن و عافیت وغیرہ ان سب میں زبردست اصلاحات کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے ایک ایسی متحدہ رہنمایانہ طاقت کا آگے آنا ضروری ہے۔ جو ان امور پر عوام کے انداز فکر میں تبدیلی پیدا کرے۔ انہیں کمزوریوں اور کوتاہیوں سے باخبر بنائے۔ اور ان کے ازالے کی تدابیر کا گہرا اور عمل انگیز شعور بخشے۔ لیکن جب عوام اسمبلیوں کے مباحث میں ان امور پر ایک فریق کا یہ نقطۂ نگاہ پاتے ہیں۔ کہ ہر برائی کی سرپرستی اقتدار کی طرف سے ہوتی ہے۔ یا دوسرے فریق کے نقطۂ نگاہ کے مطابق برائیوں کا ذکر اور حوالہ محض مخالفانہ تعصب کا نتیجہ ہے۔ تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں وہ اصلاح احوال کی طرف سے مایوس ہی ہو جائیں گے۔ اور شر پسند و فسادی عناصر اس پردے میں اپنے کھل کھیلنے کی راہیں نکالتے رہیں گے۔

قومی اسمبلی میں دارالحکومت کی منتقلی اور صوبائی اسمبلی میں انتخابات سے متعلق جس طرح بحث چھیڑی گئی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ سوچنے کے پیمانے ابھی تک کیا ہیں۔ یہ انداز فکر ہمیں کسی منزل تک نہیں پہنچنے دے گا۔ اور اس اعتبار سے اسمبلیوں کی موجودہ کارگذاری عوام میں اعتماد، امید اور یقین پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گی۔

ہم پھر ایک بار یہ عرض کریں گے کہ آپ اپنی پارٹی ضرور ضرور قائم رکھیے۔ لیکن قوم و ملت کے مشترکہ مسائل پر اپنے درمیان پارٹی ازم کو راہ نہ پانے دیجئے۔ اور ان مسائل کے حل کے لئے مشترکہ نقطۂ نگاہ پیدا کیجئے۔

افریشیائی کانفرنس کا التوا اور الجزائر

الجزائر میں تبدیل اقتدار کے غیر متوقع واقعہ نے اندرون الجزائر کشمکش و اضطراب کی جو صورت پیدا کر دی ہے۔ اس کی بنا پر افریشیائی کانفرنس کا التوا غیر مناسب نہیں ہے۔ الجزائر دفعتاً جس غیر یقینی حالت سے دوچار ہو گیا ہے۔ اس سے اس کے دوستوں کو صدمہ پہنچا ہے۔ اس تبدیلی کے پیچھے کیا مقاصد کارفرما ہیں۔ آیا یہ صرف اصحاب اقتدار کی داخلی کشاکش و اختلاف کا شاخسانہ ہے یا افریشیائی کانفرنس کو انعقاد سے پہلے ناکام بنانے کی کسی سازش کا نتیجہ ہے۔ ابھی تک واضح ہو کر سامنے نہیں آئے ہیں تاہم اس واقعہ سے استعماری طاقتوں اور ان کے دوستوں و حامیوں کو ضرور خوشی و اطمینان حاصل ہوا ہوگا۔

نو آزاد اور ترقی پذیر ملکوں میں اس طرح کی تبدیلیوں کا وقوع کوئی حیران کن بات نہیں ہے۔ اقوام و ملل کی تاریخ کا طالب علم اس قسم کے واقعات کو قوموں ملتوں کی زندگی کے ناگزیر واقعات سمجھتا ہے۔ البتہ اس قسم کے واقعات کے بروئے کار آنے کا موقعہ و محل اگر مناسب ہو، تو اس تبدیلی سے اس قوم و ملت کی قسمت چمک اٹھتی ہے۔ اور اگر نامناسب ہوا، تو زوال کا پیش خیمہ بھی بن سکتی ہے۔

الجزائر کے ان انقلابیوں نے اپنی مقصد برآری کے لئے جو موقع و محل منتخب کیا۔ اس سے ان کے اس اقدام کے بارے میں شکوک و شبہات کی فضا قائم ہوئی ہے۔ افریقی و ایشیائی اقوام نے ان کے اس اقدام کو افسوس و ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے اس لئے کہ افریشیائی کانفرنس کے انعقاد کو اس سے ٹھیس پہنچی ہے۔ اور افریقہ و ایشیا کے وسیع تر مفادات کے تقاضے مجروح ہوئے ہیں۔ خود الجزائر افریقی ایشیائی برادری میں اپنی پوزیشن کھو بیٹھا ہے۔ استعماری طاقتوں کے لئے یہ ایک سنہری موقعہ ہے۔ وہ درپردہ کوشش کریں گی کہ الجزائر کے موجودہ اقتدار کو تھپکی دے کر افریقہ و ایشیا سے دور کر لیں۔ جس طرح ایک عرصہ تک اردن، پھر عراق کو دور کئے رکھا تھا۔ اور خود الجزائری اس واقعہ سے جس طرح دو گروہوں میں تقسیم ہوتے جا رہے ہیں۔ اور باہمی تصادم کے واقعات ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ اس سے ان کی اپنی گراں قدر آزادی جو بیش بہا قربانیوں و جد و جہد سے حاصل ہوئی تھی غیر اہم بن کر رہ جاتی ہے۔ یہ صورت حال آئندہ چل کر ایک اور مزید انقلاب کو جنم دینے کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ بہر حال اگر اس انقلاب کی پشت پر استعمار کی ریشہ دوانیاں ہیں تو بھی، اور اگر یہ محض کسی باہمی کشمکش کی تلخی کا نتیجہ ہے۔ تو بھی اس سے زیادہ تر فائدہ مغربی استعمار ہی اٹھائے گا۔ اِلّا یہ کہ موجودہ اقتدار فوری طور پر ایسی پالیسی اختیار کرے۔ جس سے ان کے اس بے وقت و ناپسندیدہ اقدام کی تلافی ہو جائے ایشیائی و افریقی عوام میں ان کا اعتماد قائم ہو سکے۔ استعمار اس تبدیلی اقتدار کو اپنا آلۂ کار بنانے میں کامیاب نہ ہونے پائے۔

ایشیائی کانفرنس کا یہ التوا عارضی ہو اور اس میں الجزائر کا حصہ پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر نظر آئے۔

الجزائر کے حالیہ سیاسی تغیر پر اظہار رنج و ملال

(از جناب محمد امین جان صاحب اورک زئی آف شاہو خیل)

مورخہ ۲۰ جون صبح جب ملکی اخبارات اٹھائے تو اس اندوہناک اور حسرتناک خبر پر نظر پڑی کہ الجزائر میں فوج نے صدر احمد بن باللہ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور صدر بن باللہ کو گرفتار کر لیا گیا۔ خبر پڑھتے ہی دل میں تاثر پیدا کہ مغربی استعمار پرستوں نے اپنے فتنہ انگیز منصوبہ میں کافی حد تک فتح حاصل کر لی۔ اگرچہ واضح طور پر پتہ نہ چلا کہ انقلاب کے مخفی عمل کیا تھے۔ اور انقلاب کی غرض و غایت کیا ہے۔ روزنامہ "جنگ" میں ایک ممتاز امریکی سیاسی لیڈر کا بیان بھی نظر سے گذرا۔ جس میں اس نے بن باللہ کی حکومت کے زوال پر خوشی کا اظہار کیا تھا۔ سارے ممالک کے سربراہ مذکورہ بالا انقلاب پر تبصرہ کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ اور تفصیلات کے انتظار میں ہیں۔ ہمارے صدر محترم کا ارشاد گرامی بھی یہ ہے کہ "ذرا دیکھئے اور انتظار کیجئے۔"

قطعی طور پر تو اگرچہ اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا تاہم جو شہادت ہمارے وجدان نے دی ہے۔ اس کے موافق میں پورے اعتماد سے کہتا ہوں کہ "الجزائری انقلاب سامراجیوں کی شرارت کا نتیجہ ہے۔ اور ان کی اندرونی دشمنی بالخصوص عرب دشمنی کا مظاہرہ ہے"۔ اس کے بظاہر دو سبب نظر آتے ہیں۔ پہلا یہ کہ کون نہیں جانتا کہ مغربی بلاک سے وابستہ ممالک جس میں برطانیہ اور امریکہ برسر فہرست ہیں، مصر کے مایۂ ناز فرزند جناب صدر جمال عبدالناصر سے کتنا کینہ و عداوت رکھتے ہیں۔ اور صدر ناصر کی روز افزوں مقبولیت کو اپنے استعمار پسندانہ نظریہ کے موافق کتنا عظیم خطرہ تصور کرتے ہیں۔ اور اس بطل جلیل کی مستحکم قیادت اور ناقابل تسخیر طبیعت اور ناقابل تغیر عزم اور اس کے خداداد سیاسی تدبر و بصیرت سے اس کنبہ کے ارکان کتنے خوفزدہ ہیں۔ اجارہ داروں کا یہ کنبہ اگرچہ زبانی طور پر ناصر کے خلاف زیادہ طیش و غضب کا اظہار نہیں کرتے۔ مگر عملی طور پر وہ شب و روز ان ذرائع کے تلاش میں ہیں جن کے ذریعہ پالیسی کی کامیابی (باقی صفحہ ۲ پر)

صحیفۂ عالم

ممالکِ اسلامیہ

یمن کے خاص ایلچی کی شاہ فیصل سے ملاقات

معلوم ہوا ہے کہ اردن، الجزائر اور کویت کی حکومتوں نے متحدہ عرب جمہوریہ، سعودی عرب کو یمن میں جنگ بندی نافذ کرانے پر آمادہ کرلیا ہے۔

کویت کے ولیعہد شیخ الصباح کی خاص مساعی سے جمہوریہ یمن کی حکومت کے خاص ایلچی مسٹر محمد احمد نعمان اور جمہوریہ یمن کی حکومت کے ایک وفد سے شاہ سعود نے ملاقات کی تھی۔ مسٹر نعمان نے کہا کہ یمن میں خانہ جنگی بند ہونے کے امکانات روشن ہوگئے ہیں۔

افریشیائی کانفرنس میں دھماکہ

۲۶ جون۔ الجزیرہ کلب مری پائن میں جہاں افریشیائی وزرائے خارجہ کا اجلاس اور اس کے بعد سربراہوں کی کانفرنس ہونے والی تھی بم کا زبردست دھماکہ ہوا۔ جس سے عمارت کو شدید نقصان پہنچا۔ پانچ افراد فوراً موقعہ پر ہلاک ہوگئے۔ چالیس زخمی ہوئے۔

بھٹو کی چین ژی سے ملاقات

وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے الجزیرہ پہنچتے ہی چین کے وزیر خارجہ مارشل چن ژی سے ملاقات کی

افریشیائی کانفرنس

الجزیرہ۔ ۲۷ جون۔ پندرہ افریشیائی ملکوں کے سفیروں کی کمیٹی کے طویل اجلاس کے بعد یہ اعلان کیا گیا ہے کہ دوسری افریشیائی کانفرنس ۵ نومبر کو الجزائر میں ہی منعقد ہوگی۔ وزرائے خارجہ کا اجلاس ۲۸ اکتوبر کو ہوگا

الجزائر کا سیاسی تغیر — بقیہ صفحہ ۳

بقیہ صفحہ ۳

میں حائل ہو سکتی ہو۔ ناصر چند سال سے عرب اتحاد کی جو دعوت دے رہے ہیں۔ سامراج مغرب آپ کی اس دعوت کو غیر موثر بنانے کے لئے مکروہ پروپیگنڈہ کرتا رہتا ہے اور جہاں بھی ناصر کی دعوت کے اثرات ان کو نظر آتے ہیں وہاں یہ شیطان صفت قوم اپنی شرارت کو نقطۂ عروج پر پہنچا کر انقلاب برپا کرتی ہے۔ جیسا کہ ہمارا چند سالہ مشاہدہ ہے۔ اور یہ بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ سرزمین عرب پر صدر بن بیلا ہی وہ واحد سربراہ ہیں۔ جس نے ناصر کی پالیسی کو دل سے قبول کیا۔ اور قول و عمل سے صدر ناصر کی کلی طور پر حمائت کی۔ قاہرہ اور الجزیرہ کی آواز کو وحدت بخشی۔ آپ کا تین سالہ دور اقتدار اس امر کا آئینہ دار ہے کہ آپ اپنی اس روش کی وجہ سے سامراجیوں کی آنکھ میں خار بن گئے تھے۔ چنانچہ بالآخر اس خار کو اپنی آنکھوں سے دور کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

مندرجہ بالا سطور بہ جس امریکی لیڈر کے بیان کا راقم الحروف نے حوالہ دیا ہے۔ وہ اس حقیقت

ممالکِ غیر

چین اور امن مشن

چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے دولت مشترکہ کے امن مشن کی مذمت کی ہے۔ اور اسے برطانوی سامراج کی ایک چال بتایا ہے انہوں نے کہا کہ برطانیہ اس قسم کی حرکتوں کا عادی ہے۔ ماضی میں ہم برطانیہ کے ایسے ہتھکنڈوں کو ناکام بناتے آئے ہیں یہ ہتھکنڈا بھی ناکام بنا دیا جائے گا۔

لندن میں ہندوستان کے خلاف مظاہرے

برطانیہ میں مقیم کشمیری باشندوں نے بھارت کے خلاف زبردست مظاہرے کئے۔ شیخ عبداللہ کی رہائی اور کشمیر کی آزادی کا مطالبہ کیا۔

دولت مشترکہ کا ناجائز استعمال

چین کے وزیر اعظم نے کہا ہے۔ کہ برطانیہ امریکی منصوبہ کی حمایت کے لئے دولت مشترکہ کو استعمال کر رہا ہے۔

دولت مشترکہ بے اثر ہوگئی

لندن۔ دولت مشترکہ کانفرنس کے اختتام پر جو اعلان ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب یہ ادارہ عالمی امور میں موثر حیثیت کھو چکا ہے۔ نیز یہ کہ کانفرنس کی کارروائیوں سے معلوم ہوا کہ اہم بین الاقوامی مسائل پر دولت مشترکہ کے ملکوں میں شدید اختلافات ہیں اور افریقہ و ایشیا کے ممالک برطانوی پالیسی کے خلاف ہیں۔

دولت مشترکہ کا ویت نام امن مشن دورہ منسوخ

لندن۔ ایک پریس کانفرنس میں برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ ولسن نے کہا ہے کہ عین ممکن ہے کہ دولت مشترکہ امن مشن اپنے دورہ پر روانہ ہی نہ ہوسکے۔

کی غمازی کرتا ہے۔ چونکہ بن بیلا صدر ناصر کے دست راست تھے۔ اس لئے میں اس انقلاب کو ناصر کے قوت بازو پر حملہ تصور کرتا ہوں۔ دوسرا سبب یہ دکھائی دیتا ہے کہ چونکہ ۲۹۔ جون کو الجزائر میں تقریباً ساٹھ افریشیائی ممالک کی مشترکہ تاریخی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس کی مکمل کامیابی سامراجیت کی ذبح کے مترادف ہے۔ اس لئے بعید نہیں۔ کہ اس کانفرنس کے غیر موثر بنانے کے لئے یہ سازش کی گئی ہو۔ تاکہ اس انقلاب کے ذریعے سے افریقی اور ایشیائی ممالک میں انتشار پیدا ہو جائے۔

ٹنڈو آدم

جمیعۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کی ماہانہ میٹنگ ۴۔ جولائی بروز اتوار ٹنڈو آدم میں منعقد ہوگی۔

اخبارِ وطن

مغربی پاکستان کے تین نئے وزیر

گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ اگلے ماہ مغربی پاکستان کابینہ میں تین نئے وزیر شامل کرلئے جائیں گے۔ یہ تقرر صوبائی اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے بعد ہوں گے۔ غالباً ایک خاتون کو پارلیمنٹری سیکرٹری بھی بنایا جائے گا

زرعی ٹیکس

گورنر صاحب مغربی پاکستان نے بتایا ہے کہ ڈھائی سو روپیہ سے کم سالانہ مالیہ ادا کرنے والے زمینداروں پر زرعی ٹیکس عائد نہیں کیا جائے گا اور زرعی ٹیکس کا نظام پورے صوبہ میں یکساں کر دیا جائے گا۔

روس کے نائب وزیر خارجہ کراچی میں

۲۶ جون سوویت روس کے نائب وزیر خارجہ رات ٹوکیو سے کراچی پہنچے۔ صبح ماسکو روانہ ہو گئے۔

سوئیکارنو ڈھاکہ میں

۲۶۔ جون۔ انڈونیشیا کے صدر مسٹر سوئیکارنو جکارتہ سے قاہرہ جاتے ہوئے ڈھاکہ کے ہوائی اڈے سے گذرے۔ آپ نے وہاں انڈونیشی طبی وفد کے ارکان سے گفتگو کی۔ اور مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کے لئے مزید طبی امداد بھیجنے کا اعلان کیا ہوائی اڈے پر ایک گھنٹہ قیام کیا۔

سوئیکارنو کراچی میں

۲۶ جکارتہ سے قاہرہ جاتے ہوئے صدر انڈونیشیا نے ایک گھنٹہ تک کراچی کے ہوائی اڈہ پر قیام کیا۔ مرکزی وزرا اور اعلیٰ سول و فوجی حکام نے خیر مقدم کیا۔

پورا کنبہ مسلمان ہوگیا

۲۶ جون۔ آج یہاں آٹھ افراد کے ایک عیسائی کنبے نے برضا و رغبت اسلام قبول کرلیا ہے۔

بھارت نے کرگل کی چوکیاں خالی کردیں

ہندوستان کی وزارت دفاع نے اعلان کیا ہے کہ کرگل کے قریب دو پاکستانی چوکیوں سے فوج کو واپس آجانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ کیونکہ ہمارا مقصد پورا ہو چکا ہے۔ تیسری چوکی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا۔

رن کچھ میں جنگ بندی

توقع ہے کہ رن کچھ میں جنگ بندی کے معاہدے پر جلد ہی دونوں حکومتیں یعنی پاکستان اور ہندوستان عملدرآمد شروع کردیں گی

مغربی پاکستان اسمبلی

معلوم ہوا ہے کہ سپیکر چودھری محمد انور صاحب کی کوششوں سے اسمبلی کی دونوں پارٹیوں میں مفاہمت کی صورت نکل آئی ہے۔ اب حزب اختلاف مسٹر حمزہ سمیت اجلاس میں شریک ہوگی۔

خریداروں سے التماس

ترجمان اسلام کی جدید ترتیب کے جو انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں رجسٹر خریداران کی تصحیح بھی ہو رہی ہے۔ جن خریدار حضرات کے پتوں میں کوئی غلطی ہو۔ وہ براہ کرم اپنے صحیح مفصل اور تازہ پتے معہ نمبر خریداری فوراً ارسال فرمائیں۔ تاکہ نئے رجسٹر میں صحیح اندراج کیا جا سکے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ (ادارہ ترجمان اسلام)

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی

مورخہ ۲۶ر جون ۱۹۶۵ء کو مدرسہ دارالہدیٰ بھکر میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں کام کی موجودہ رفتار کا جائزہ لیکر آئندہ کے لئے مزید مؤثر ذرائع اختیار کرنے پر غور و خوض کیا گیا۔

(محمد عبداللہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی)

دفتر جمعیۃ علماء اسلام لبشوناتھ ضلع سلہٹ (مشرقی پاکستان)

۲۱ر مئی کو بعد نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس سلہٹ مسلم ہوٹل میں منعقد ہوا۔ صدارت مولانا شیخ الحدیث رانا پنگ نے فرمائی۔

مجلس شوریٰ نے ایک استقبالیہ کمیٹی ترتیب دی جو حضرت مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان و مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے دورۂ سلہٹ (مشرقی پاکستان) کے موقعہ پر ان کے استقبال کا شایان شان انتظام کرے گی۔ اور ان کے دورہ کی تفصیلات تیار کر کے ضلع اور صوبہ کے مختلف مقامات پر جمعیۃ کی تنظیم جدید کو متحرک و فعال بنانے کے اقدامات کرے گی۔

(مولانا اشرف علی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ بقلم محمد عبدالرحمان ناظم دفتر جمعیۃ لبشوناتھ سلہٹ)

امریکی رسالہ "لائف" کا پاکستان میں داخلہ ممنوع قرار دیا جائے

حیدرآباد۔ ۱۰ر صفر۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع حیدرآباد کے امیر مولانا محمد سلیمان صاحب نے دوران خطبہ ایک عظیم الشان اجتماع میں کہا۔ کہ امریکہ کے رسوائے زمانہ میگزین "لائف" نے خدا اور رسول کی تصویر چھاپ کر دنیا بھر کے مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے۔ ہم لائف کی اس شرمناک حرکت پر جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کی طرف سے شدید اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسی دریدہ دہن اور ذلیل میگزین کا پاکستان میں داخلہ ممنوع قرار دیا جائے۔

(حکیم نواب دین ناظم اعلیٰ حیدرآباد)

کتاب "مودودی مذہب" سے متعلق مقدمہ

مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی حالیہ تالیف "مودودی مذہب" کی بعض عبارات اور حوالہ جات کے خلاف مسٹر محمد یوسف مودودی مقیم راولپنڈی نے جناب چودھری گلزار احمد چیئرمین یونین کمیٹی ای راولپنڈی کے ہاں مقدمہ دائر کر رکھا تھا جس میں مبلغ ۲۰۰/- روپیہ انعام کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ یہ مقدمہ تقریباً ایک سال جاری رہا۔ فریقین کے بیانات اور بحث و تمحیص کے بعد حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کے موقف کو تسلیم کرتے ہوئے اور مدعی مسٹر محمد یوسف مودودی کے الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے چیئرمین صاحب نے مقدمہ خارج کر دیا۔ (مختار احمد الحسینی)

(نوٹ) مذکورہ کتاب "مودودی مذہب" ۶۳ پیسے میں حاصل کر سکتے ہیں۔ (مکتبہ تعمیر حیات معرفت جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور)

سیرت کانفرنس سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام سہ روزہ سالانہ کانفرنس ۹-۱۰ اور ۱۱ر جولائی بروز جمعہ۔ ہفتہ اتوار نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہی ہے۔ کارکنان جمعیۃ شب و روز کانفرنس کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اور نہایت تیزی سے کام کر رہے ہیں۔ صدر استقبالیہ حکیم صاحبزادہ بخش نے بتایا ہے کہ مندرجہ ذیل علماء اب تک کانفرنس میں شرکت کا وعدہ فرما چکے ہیں۔

(۱) حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔

(۲) حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور

(۳) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ شمالی پنجاب (۴) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر مرکزی جمعیۃ۔ (۵) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزیہ (۶) حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ تحفظ ختم نبوت (۷) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ شمالی پنجاب (۸) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی (۹) حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلم (۱۰) حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور (۱۱) حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری (۱۲) حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب شجاع آبادی (۱۳) جناب کوثر نیازی صاحب مدیر شہاب (۱۴) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد

(نوٹ) حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی و دیگر علماء کرام سے خط و کتابت جاری ہے

خویداد خیل اورک زئی

یہاں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت پیر صاحب گل صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا۔ جس میں ہندوستان کے مسلمانوں پر بھارت کے ظلم و ستم کی شدید مذمت کی گئی۔ ایک قرارداد میں حکومت پاکستان سے کشمیر میں جہاد کی اجازت کا مطالبہ کیا گیا۔ اختتام جلسہ پر کشمیر اور بھارت کے مظلوم مسلمان بھائیوں کے لئے آزادی و نجات کی دعا کی گئی

جمعیۃ علماء اسلام ملتان

۱۷ر صفر۔ پروگرام کے مطابق نماز جمعہ کمہار منڈی میں مولانا محمود اختر صاحب نے پڑھائی۔ اور اپنی تقریر میں موجودہ عام حالات اصلاحی اقدامات اور جمعیۃ کے پروگرام پر مفصل روشنی ڈالی۔

شیخ محمد یعقوب صاحب نے اپنی تقریر میں انفرادی اصلاح اور اجتماعی اصلاح کا وضاحت سے بیان کیا۔ نیز بجٹ کی غیر اسلامی صورتوں پر سے بھی پردہ اٹھایا۔ نئے ٹیکسوں کو متوسط طبقہ کے لئے بوجھ بتایا۔ پردہ حضرات نے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل کی۔

مولانا کی تحریک پر یونین کی جماعت کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔ امیر مولانا عبدالمنان صاحب رکن یونین کمیٹی ناظم اعلیٰ مولانا علاؤ الدین صاحب خطیب۔ ناظم حکیم سعید احمد صاحب جماعت نے ممبر سازی اور ہفتہ وار اجتماع کا فیصلہ کیا اور دعا کے ساتھ یہ مبارک اجتماع ختم ہوا۔

(از دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان)

قصور

جمعیۃ علماء اسلام قصور کی انتظامیہ کے ایک خصوصی اجلاس میں مولانا عبدالحق صاحب خطیب جامع مسجد مفت پورہ قصور کو جمعیۃ علماء اسلام حلقہ قصور کا مشیر اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے۔ (محمد شریف، قصور)

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باغبانپورہ لاہور کا ہفتہ وار اجلاس

مورخہ ۲۰ر جون ۱۹۶۵ء کو مسجد اہل السنت والجماعت واقع جی ٹی روڈ میں صبح ۸ بجے زیر صدارت مولانا مولوی محمد اسحاق صاحب امیر جمعیۃ حلقہ باغبانپورہ منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام نے جمعیۃ کے مقاصد قرآن مجید اور احادیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روشنی میں بڑے مؤثر انداز سے بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام کوئی نیا نظریہ پیش نہیں کرتی۔ بلکہ تمام امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے جو دین مکمل ہو چکا ہے۔ اور جو سلف صالحین سے عملی صورت میں منقول چلا آ رہا ہے اسی کی اشاعت و تبلیغ کرتی ہے۔ لہٰذا آپ کو جمعیۃ میں زیادہ تعداد میں شامل ہو کر دینی تبلیغ میں تعاون کرنا چاہیئے۔ حضرت مولانا کے ارشادات کے بعد جملہ احباب نے جمعیۃ میں شمولیت فرمائی۔ اس کے بعد یہ اجلاس دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اور مقامی جمعیۃ کے اراکین نے حضرت مولانا کی تشریف آوری کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

(مولوی) سلطان محمود ناظم اعلیٰ حلقہ باغبانپورہ لاہور)

بھریا روڈ

جناب مولانا غلام رسول صاحب بروہی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھریا روڈ ضلع نواب شاہ نے بھریا روڈ سے ٹھیڑی اور سکھر جا کر مختلف جگہوں میں جمعیۃ پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ خیر پور میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام کا معائنہ کیا۔ اور انتظامات اور دارالمطالعہ کو ملاحظہ فرما کر بہت خوش ہوئے۔ اور میاں محمد خاں صاحب ناظم جمعیۃ خیر پور و دیگر سامعین کے سامنے جمعیۃ کے اغراض حقیقی اور مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اور دفتر کے چند اہم امور پر مشورے کر کے بھریا روڈ آ گئے۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام بھریا روڈ)

ملتان

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے ناظم شیخ محمد یعقوب صاحب نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے چار پاور لومز کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے اور مٹی کے تیل پر ٹیکس ختم کرنے کا اعلان کر کے ایک عوامی مطالبہ تسلیم کیا ہے۔ ملک بھر میں اس فیصلے پر اظہار اطمینان کیا جا رہا ہے۔

نارواٹیکسوں پر توجہ دے کر قومی اسمبلی کے نئے ارکان

(باقی صفحہ پر)

واقعات و حالات

اسمبلیات

مشرقی پاکستان اسمبلی مشرقی پاکستان اسمبلی میں حزب مخالف نے کل رات باقاعدہ اسمبلی پارٹی قائم کر دی ہے اور عوامی لیگ کے مسٹر عبدالمالک پارٹی کے لیڈر مقرر ہوئے ہیں۔ مولوی عبدالسبحان اور نورالاسلام نائب لیڈر، نیشنل عوامی پارٹی کے مسٹر اشرف حسین سیکرٹری مقرر ہوئے۔ حزب اختلاف پارٹی نے آزاد گروپ کے ساتھ تعاون کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے قائد اسدالزمان ہیں۔

قومی اسمبلی قومی اسمبلی کی حزب اختلاف نے صوبائی اسمبلی سے مسٹر حمزہ کے اخراج پر اپنے اضطراب کا اظہار کیا ہے۔

صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان صوبائی اسمبلی نے ایک ارب ۵ ۲ کروڑ روپے کے مطالبات زر کی منظوری دے دی ہے۔

ہزاروں پاکستانی عیسائی بن گئے قومی اسمبلی میں امور داخلہ کے پارلیمانی سیکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں بتایا ہے کہ پاکستان میں عیسائیوں کے پانچسو تبلیغی ادارے کام کر رہے ہیں۔ ان کی سرگرمیوں کے باعث ہزاروں پاکستانیوں نے عیسائیت قبول کر لی ہے۔

مٹی کے تیل اور پاور لومز کا ٹیکس ختم قومی اسمبلی میں وزیر مالیات نے اعلان کیا ہے کہ مٹی کے تیل پر جو ٹیکس کارخانہ بجٹ میں کیا گیا تھا واپس لیا جاتا ہے۔ اور چار کی تعداد کی حد تک پاور لومز پر بھی ٹیکس ختم کیا جاتا ہے۔

وزارت تجارت کے پارلیمنٹری سیکرٹری نے آج قومی اسمبلی کو بتایا کہ مارچ ۱۹۶۰ء سے جون ۱۹۶۴ء تک ایک کروڑ دس لاکھ روپیہ کی شراب درآمد کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ شراب کی درآمد میں اضافے کی وجہ غیر ملکی انجینیرز اور ماہرین کی تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے ہوئی ہے۔

وقف جائدادوں کی آمدنی کا مصرف صوبائی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں وزیر اوقاف و حلقہ بندیات جام میر غلام قادر نے بتایا کہ وقف جائدادوں سے جو آمدنی ہوتی ہے وہ فلاحی منصوبوں پر خرچ کی جاتی ہے۔

قومی اسمبلی ۲ رجون۔ قومی اسمبلی نے نئے اخراجات پر اپنی بحث مکمل کر لی ہے۔

قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی منگل سے ایک ہفتہ کے لئے قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہو گیا ہے۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے باہمی مشورے سے ایسا ہوا ہے

مشرقی پاکستان اسمبلی ۲۷ رجون۔ حزب اختلاف نے آج دو مرتبہ واک آؤٹ کیا

الجزائر (شخصیتیں اور پس منظر)

جہاں اچانک تبدیلی اقتدار کے واقعہ نے اسلام اور عالم مشرق کے دوستوں کو پریشان و ہراساں کر دیا۔ اور اسلام و مشرق کے دشمنوں کو بغلیں بجانے کا موقعہ دیا

بن بالله جن سے اقتدار چھینا گیا

احمد بن بیلا جن کی عمر اب ۴۸ سال ہے مراکش کی سرحد کے قریب ایک گاؤں مرنیا میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۹ء کی عالمی جنگ میں وہ فرانسیسی فوج میں بھرتی ہو گئے اور مختلف جنگی محاذوں پر رہے۔ کچھ عرصہ بعد جب مصالی الحاج کی قیادت میں آزادی الجزائر کی تحریک نے منظم صورت اختیار کی تو بن بیلا متاثر ہو کر اس میں شامل ہوئے۔ اپنی انتہا پسندی کی بنا پر اس سے جلد ہی الگ ہو گئے۔ اور آزاد الجزائر کی زیادہ پرجوش تحریک میں شامل ہو گئے۔ درحقیقت تحریک آزادی الجزائر نام کی پرجوش تحریک جن الجزائری رہنماؤں نے منظم کی تھی احمد بن بیلا ان میں سرفہرست تھے۔ انہیں ۱۹۵۰ء میں فرانسیسی حکومت نے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ جہاں انہیں سات سال قید کی سزا دی گئی لیکن بن باللہ دو سال بعد ۱۹۵۲ء میں جیل سے بھاگ نکلے اور قاہرہ پہنچ گئے۔ جہاں انہوں نے آزاد الجزائر کی تحریک منظم کی۔ ۱۹۵۶ء میں وہ قاہرہ سے نجی طور پر مراکش جا رہے تھے۔ کہ تونس کے علاقے میں ان کے ہوائی جہاز کو فرانس کے جنگی طیارے نے روک لیا۔ اور مسافر طیارے کو جبراً اتار کر بن باللہ کو گرفتار کر کے تونس بھیجدیا، جہاں ۱۹۶۲ء میں فرانسیسیوں نے انہیں اس وقت آزاد کیا جب الجزائر کی آزادی کا فیصلہ ہو گیا۔ اسی سال ۲۳ مارچ کو انہوں نے الجزائر کے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالا۔ بعد میں صدر بن گئے۔ وہ عرب اتحاد کے بڑے حامی تھے۔ اور کسانوں کے حالات بہتر بنانا چاہتے تھے

ابو محی الدین جنہوں نے بن باللہ سے اقتدار چھینا

کرنل ابو محی الدین ۱۹۲۵ء میں مشرقی الجزائر کے قصبہ قرلما میں پیدا ہوئے۔ ان کا پورا نام حواری ابو محی الدین ہے۔ انہوں نے اپنی تعلیم تونس کی ایک یونیورسٹی میں مکمل کی۔ پھر مشہور عالم الازہر یونیورسٹی سے سند حاصل کی۔ قیام قاہرہ کے اثنا ہی میں ان کی ملاقات احمد بن باللہ سے ہوئی۔ اور ان کے دل میں الجزائر کی آزادی کے لئے جو تڑپ تھی۔ اس نے انہیں بن باللہ کے قریب کر دیا۔ الجزائر واپس آ کر انہوں نے کچھ عرصہ پڑھانے کا شغل جاری رکھا۔ جب ۱۹۵۴ء میں مجاہدین الجزائر نے فرانس کے خلاف پہلی مرتبہ منظم بغاوت کی تو ابو محی الدین موران کے علاقہ میں مجاہدین کی فوج کے سربراہ بن گئے۔ اور یہ کام انہوں نے انتہائی تندہی سے کیا۔ کہ ۱۹۶۰ء میں الجزائر کی افواج کے سربراہ مقرر کر دیئے گئے۔ تاہم عبوری حکومت نے آزادی ملنے کے وقت انہیں اس عہدے سے سبکدوش کر دیا۔ بعد میں جب بن باللہ کے ہاتھ میں اقتدار آیا تو کرنل حواری ابو محی الدین کو وزیر دفاع مقرر کیا گیا۔ اور وہ بتدریج نائب سربراہ مملکت کے عہدے تک پہنچ گئے۔ قومی اہمیت کے اعتبار سے الجزائر میں بن باللہ کے بعد انہیں کا شمار ہوتا تھا۔

الجزائر۔ پس منظر و پیش منظر

سرزمین الجزائر پر ۴ ر جون ۱۸۳۰ء کو فرانس کی فوجیں اتریں اور ایک خونریز جنگ کے بعد یہاں قابض ہو گئیں۔ حریت پسند اور علمائے دین کی قیادت میں فرانسیسی استعمار کے خلاف مزاحمت کی تحریک جاری رکھی۔ اس اعتبار سے الجزائر کی جدوجہد آزادی ایک سو تیس برس تک جاری رہی۔ البتہ آخری سولہ برس میں جنگ آزادی نے شدت اختیار کر لی۔ اس دوران میں الجزائری حریت پسندوں نے جو قربانیاں دیں۔ تاریخ ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ دس لاکھ حریت پسندوں نے آزادی کی راہ میں اپنی جانیں قربان کر دیں اور بیس لاکھ الجزائریوں نے قید و بند اور جلاوطنی کی صعوبتیں برداشت کیں اور بالآخر ۳ جولائی ۱۹۶۲ء کو الجزائر کو کامل آزادی حاصل ہوئی۔

الجزائر شمالی افریقہ کا ملک ہے۔ اس کی سرحدیں مراکش، تونس اور لیبیا سے ملتی ہیں۔ شمال میں بحیرہ روم ہے۔ الجزائر کا رقبہ ۸۵ ۱۲۹۹ مربع میل ہے۔ ۱۹۶۳ء کے اواخر میں شائع ہونے والے اعداد و شمار کے مطابق یہاں کی آبادی ایک کروڑ چار لاکھ ۵۳ ہزار ہے۔ آزادی کے فوراً بعد قومی آزادی اور جمہوریہ الجزائر کی جمہوری حکومت میں وزیر اعظم بن خدہ اور احمد بن باللہ کامیاب ہوئے۔ ۲۰ ستمبر کو دستور ساز اسمبلی کے انتخابات ہوئے۔ اور ۲۹ ستمبر کو احمد بن باللہ نے کابینہ مرتب کی۔ نئی کابینہ نے نومبر ۱۹۶۲ء سے جنوری ۱۹۶۳ء کے درمیانی عرصہ میں ملکی امور و معاملات پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیا۔

جس وقت احمد بن باللہ نے زمام اقتدار سنبھالی تو ملک اقتصادی بحران سے دوچار تھا۔ دس لاکھ سے آٹھ لاکھ یورپی باشندے ملک چھوڑ کر جا چکے تھے۔ کارخانے جزوی طور پر (۲۵ سے ۳۰ فیصد تک) کام کر رہے تھے۔ ملک کی نصف دکانیں بند ہو چکی تھیں۔ ہر منعول کا قحط تھا۔ ۲۲ لاکھ افراد بیروزگار تھے لیکن نئی حکومت نے نہایت استقامت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا۔ اگلے سال صورت حال کہیں بہتر اور حوصلہ افزا ہو گئی۔ ۸ ستمبر ۱۹۶۳ء کو عام استصواب کے بعد نیا آئین نافذ ہوا۔ ۱۵ ستمبر کو بن باللہ نے صدر کی حیثیت سے حلف لیا۔ اور اس کے فوراً بعد فرانسیسی نوآبادکاروں کی زمین قومی ملکیت میں لے لی گئی۔ اس کے علاوہ تمام مواصلاتی ادارے، بڑے ہوٹل، فیکٹریاں، فلور ملیں۔ دکانیں، ریستوران، سنیما، تمباکو کی صنعتیں قومی ملکیت قرار دے دی گئیں۔ صدر احمد بن باللہ نے اعلان کیا کہ وہ ملک میں سوشلسٹ نظام معیشت رائج کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اسلامی حدود کے اندر۔ صدر احمد بن باللہ ملک کی سب سے مقبول شخصیت تسلیم ہوتے آئے ہیں۔

اس میں دیانت اور پیسے کے زور کو بڑا دخل رہا ہے۔ اور پھر یہ افسانہ اتنا عام نہیں کیا تھا۔ سو رنامے اور جو ہر پیسے نے دکھائے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ اس الیکشن میں ووٹر کو کھانا تک کھلانے کا حکم نہیں بلکہ ایک ایک ووٹ دس ہزار روپے میں فروخت ہوا۔ اور اس الیکشن پر بیس لاکھ روپے تک رقم خرچ کی گئی۔ لیکن اس کا محاسبہ قطعی نہیں کیا گیا۔ اگر اس ذہنیت کی اصلاح نہ کی گئی اور یہی لیل و نہار رہے تو قوم کو کبر کر تباہ ہو جائے گا۔ . . . . اور قوم بد دیانتی اور ضمیر فروشی کو اپنا شعار بنائے گی۔

قانون ساز اداروں کے ارکان اور صدر مملکت کو اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا چاہیئے۔

مولانا نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم حکومت کی پریشانیوں میں اضافہ نہیں کرنا چاہتے۔ بر سر اقتدار گروہ اور صدر مملکت کو خود بخود اس ملک میں اسلامی نظام کا قیام برپا کر کے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا چاہیئے۔ اور عائلی قوانین ایسے تمام خلاف اسلام قوانین کو ختم کر دینا چاہیئے۔ آپ نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان سے بھی کہا کہ آپ ایمان کے تقاضوں کو ملحوظ رکھیں۔ اور اسلام کے خلاف کوئی چیز قبول نہ کریں۔ اسلام ہی ایک ایسا نظام ہے جس میں ہماری تمام تر مشکلات کا حل ہے۔ اور دنیا اب اس نظام کے قریب آ رہی ہے۔

آپ نے جمعیتہ علماء اسلام کا موقف بیان کرتے ہوئے کہا کہ جمعیتہ علماء اسلام اس ملک میں اسلامی نظام کے احیاء کے لئے جدوجہد کرتی رہے گی۔ اس کے سامنے ایک مقصد اور ایک ہی روشنی ہے۔ وہ روشنی آفتاب رسالت کی کرنیں ہیں۔ ہم تمام تر نظاموں کو غلط سمجھتے ہیں۔ صرف ایک ہی نظام جانتے ہیں۔ وہ یہ کہ حاکمیت اعلیٰ خدا کی تسلیم کی جائے۔ خلیفہ کو صرف یہی حق پہنچتا ہے کہ خدا و رسول کے تفویض کردہ احکام کی تعمیل کرے۔ آپ نے حزب اختلاف سے اس نقطہ نظر سے شدید اختلاف کیا۔ کہ وہ ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لئے اتنی تگ و دو کر رہی ہے۔ حالانکہ اگر ایسی ہی سعی اسلام کے احیاء کے لئے کی جاتی تو ہمارے تمام مسائل خود بخود حل ہو جاتے۔ اللہ کے دین کے غلبہ سے تمام چیزیں سدھر جائیں گی۔

خارجہ پالیسی مولانا نے ملک کی خارجہ پالیسی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ آزاد خارجہ پالیسی آزاد ملک کا پیدائشی حق ہے۔ جو ملک ہمارے اس حق کو چھیننا چاہتا ہے۔ وہ قطعی ہمارا دوست نہیں ہو سکتا۔

آپ نے امریکہ کے رویہ پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا۔ کہ وہ چینی معاملے کی منافقت سے کام لیتے ہوئے ادھر ہمارے ساتھ دوستی کا دعویٰ کرتا رہا۔ اور اندرونی طور پر بھارت کو مضبوط و مستحکم بناتا رہا۔ یہی چال اس نے عرب ممالک کے ساتھ چلی ہے۔ کہ یہودیوں کو مضبوط کر کے عرب ممالک کی پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا ہے۔ اس امر سے امریکہ کو خبردار ہونا چاہیے کہ عرب ممالک اسرائیل کے وجود کو ختم کر کے ہی دم لیں گے۔ اور یہودی ایک مغضوب قوم ہے۔ جیسا اس کا ماضی تھا۔ وہ کبھی ذلت سے ہمکنار ہو گی۔ آپ نے کہا۔ کہ امریکہ کی پالیسی ناکام ہو چکی ہے اور ہر جگہ اسے پسپائی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور اس

کے زوال کا وقت قریب آ چکا ہے۔

ناصر و ایوب کے لئے دعا

مولانا نے کہا کہ ہم صدق دل سے چاہتے ہیں کہ صدر ناصر اور ایوب عالم اسلام کو مضبوط و مستحکم کریں۔ اور آپس میں مزید گہرے مراسم پیدا کریں۔ نیز ہم نے حرمین شریف میں بھی ان دونوں کے لئے دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے اپنے ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کی توفیق دے۔

بقیہ:- خبر نامہ جمیعتہ علماء اسلام

نے بھی اپنے فرائض منصبی کو پورا کیا ہے۔ میں وزیر خزانہ کو ٹیکسوں میں کمی کرنے کے قابل قدر فیصلے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ تاہم موجودہ بجٹ کا کوئی ایک حصہ بھی ایسا نہیں ہے جسے متعین کر کے یہ کہا جا سکے کہ یہ عوام اور متوسط حال طبقے کو اتنا فائدہ پہنچائے گا۔ یا اس طبقہ کا بوجھ ہلکا ہو گا۔ اس طرح بجٹ میں کوئی ایک مد بھی ایسی نہیں۔ جس سے اسلام کی مقدس تعلیمات کو عام کرنے اور فروغ دینے کی گنجائش ہو۔ اس لحاظ سے اس بجٹ کو جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کا اسلامی یا فلاحی بجٹ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

جمعیتہ علماء اسلام کراچی کی جانب سے مطالبہ

حکومت پاکستان کی جانب سے سرکاری ملازمین کے لئے اوقات کار کا جو طریقہ متعین کیا گیا ہے۔ اس سے ملازمین میں بددلی پھیل گئی ہے۔ خصوصاً جمعہ کے دن ڈیڑھ بجے کا ٹائم ان کے لئے بڑا تشویشناک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جمعہ کے لئے مسنون طریقہ سے غسل اور فریضہ جمعہ کی تیاری میں ان کو بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جمعہ کی نمازیں عموماً دو بجے ختم ہو جاتی ہیں۔ اس قلیل عرصہ میں لوگوں کو نہا دھو کر جامع مسجد تک پہنچنا بڑا کٹھن کام ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ارباب اختیار سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ سرکاری طور پر اوقات کار کا تعین ایک اسلامی حکومت کے شایان شان مرتب کیا جائے۔ تاکہ عام مسلمان ملازمین کی یہ مشکل دور ہو۔

(محمد زکریا ناظم جمیعتہ علماء اسلام کراچی)

اعانت سیلاب زدگان

۲۳ جون - جناب محمد یعقوب صاحب ماری والا چیئرمین یونین کمیٹی نمبر ۱۶ کھڈہ کراچی کی طرف سے مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے دو سو روپیہ موصول ہوا۔

۲۵ جون - جناب محمد عرفان صاحب ناظم جمیعتہ علماء اسلام ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ کی طرف سے چالیس روپے بسلسلہ اعانت سیلاب زدگان وصول ہوئے۔

سالانہ جلسہ

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن شکر گڑھ کا پہلا سالانہ جلسہ ۵ جولائی ۱۹۶۵ء سوموار کو چوک بخاری شکر گڑھ میں منعقد ہو رہا ہے۔ مولانا محمد علی جالندھری بھی خطاب فرمائیں گے۔

(عبدالرحیم صدیقی ناظم مدرسہ)

مولانا شیر محمد صاحب کا موجودہ پتہ یہ ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

مولانا شیر محمد صاحب نگران مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم معرفت لطیف ٹیکسٹائل ملز شکارپور روڈ سکھر

ایک اور چراغ بجھا

قاضی صاحبان کلاچی کو بھاری صدمہ

(از غلام غوث ہزاروی)

تو بڑا اور حرمین شریفین کی واپسی پر یہ افسوسناک خبر سن کر بے انتہا رنج و الم ہوا۔ کہ جمیعتہ علماء اسلام پاکستان کے بلند پایہ رہنما اور مخلص ترین علماء کرام حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے والد ماجد ہمارے بزرگ و مقتدیٰ حضرت مولانا قاضی نجم الدین صاحب کا وصال ہو گیا ہے۔ اگرچہ ایسے پاک نفوس کی موت ایک عاشق صادق اور محب کامل کو محبوب ترین ہستی سے ملانے کے لئے ایک پل کی حیثیت رکھتی ہے اور ایسے مقدس حضرات رفیق اعلیٰ کو ہی ترجیح دیا کرتے اور آخری حجاب اٹھنے کی آرزوؤں کی تکمیل ہی سمجھا کرتے ہیں۔ مگر پسماندگان کے لئے ان کی جدائی اور ان کی سرپرستی سے محرومی ناقابل برداشت صدمہ ہوتا ہے۔

حضرت قاضی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نقشبندی سلسلہ کے کامل بزرگ تھے۔ اور اس مبارک سلسلہ کی خصوصیت کے مطابق نامحرموں کو ان کے مقامات و درجات کا اندازہ نہ ہو سکتا تھا۔ آپ باوجود بڑی عمر کے روحانی انوار و برکات کی وجہ سے تندرست اور کم عمر کے نظر آتے تھے۔ اس لئے آپ کی وفات ہمارے لئے بالکل غیر متوقع معلوم ہوتی ہے خوش نصیب ہیں وہ پسماندگان اور اولاد جن کے بزرگوں کے بارے میں حسن خاتمہ اور قرب الٰہی کے لئے اطمینان ہو۔ اور بڑے ہی نیک بخت اور کامیاب و بامراد ہیں وہ بزرگ جو اپنے پیچھے صحیح العقیدہ، راسخ العلم اور مجاہد و متقی اولاد چھوڑ گئے ہوں جو ان کے سامنے تعلیم دین، تبلیغ اسلام اور خدمت امت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مصروف ہو چکے ہوں۔ میں دونوں قاضی صاحبان اور ان کے تمام بھائیوں رشتہ داروں کے لئے صبر جمیل اور حضرت مخدوم قاضی صاحب مرحوم کے لئے جنت الفردوس کی دعا کرتا ہوں۔ جمیعتہ علماء اسلام کے تمام ارکان آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور سب کو مرحوم کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین!

(غلام غوث بقلم خود)

تبصرہ و انتقاد

"الجہاد و سماجی برائیوں کا یقینی حل"

یہ مختصر سے دو کتابچے شعبہ نشر و اشاعت دار العلوم نعمانیہ گوجرانوالہ کی طرف سے حال ہی میں شائع ہوئے ہیں جنہیں ابو احمد عبداللہ صاحب لدھیانوی نے ترتیب دیا ہے اپنے موضوع پر یہ دونوں رسالے قابل قدر ہیں۔ اور اس لائق ہیں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی نظروں سے گذریں۔

پتہ مذکورہ بالا سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

সাপ্তাহিক PHONE No. 67715
তরজুমানেইসলাম
লাহোর

WEEKLY
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE
REGD. L. No. 7132
Price 12 Paisa

جلد ۸ | ۲ر ربیع الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۲ر جولائی ۱۹۶۵ء | شمارہ ۲۶

دعوت برائے شرکت مجلس شوریٰ

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۰ر جولائی مطابق ۱۰ ربیع الاول کو سرگودھا دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں منعقد ہو رہا ہے۔ گزشتہ اشاعت میں مدعوئین کے نام شائع ہو چکے ہیں۔ چند نام درج ہونے سے رہ گئے تھے۔ وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) حضرت علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر ایم اے او کالج لاہور۔

(۲) مولانا عبدالستار صاحب چوک نیا محلہ جامع مسجد راولپنڈی۔

(۳) مولانا محمد طفیل صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار انارکلی لاہور۔

(۴) جناب خان غلام قادر خاں صاحب رحیم یار خاں۔

(۵) جناب ملک محمد مراد خاں صاحب گوٹھ عیسیٰ خیل اسٹیٹ صادق آباد رحیم یار خاں۔

(۶) جناب حاجی تاج الدین صاحب ٹمبر مرچنٹ صادق آباد

(۷) مولوی محمد سعید صاحب گورونانک پورہ لائل پور

(۸) علامہ قاضی عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم۔

پروگرام

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔

۲۴ر جون لاہور سے راولپنڈی کیلئے روانگی

۲۵ر جون۔ راولپنڈی قیام

۲۶، ۲۷ر جون۔ مدرسہ نعمان پورہ بلغ آزاد کشمیر دجلسہ میں شرکت،

۲۸، ۲۹، ۳۰ر جون۔ بفہ ضلع ہزارہ۔ گھر پر قیام

یکم جولائی۔ گھر سے روانگی۔

۲ر جولائی۔ راولپنڈی۔

۳ر جولائی۔ لاہور حبیب گنج کے جلسہ سیرت میں شرکت و خطاب۔

۴ر جولائی۔ روانگی برائے بالاکوٹ

۵، ۶ر جولائی بالاکوٹ۔

۷ر جولائی۔ بالاکوٹ سے روانگی

۹ر ۱۰ر جولائی۔ سرگودھا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ہونے والی سیرت کانفرنس میں شرکت اور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ میں شمولیت۔ جس کا اجتماع ۱۰ر جولائی کو سرگودھا میں ہو رہا ہے۔

روزنامے کا اجراء

ملک میں کوئی دینی روزنامہ نہ ہونے کی بنا پر اکثر حلقوں سے بہ شدت یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ ترجمان اسلام کو روزنامہ بنا دیا جائے یہ تجویز و پروگرام کافی عرصہ سے جمعیۃ کے زیر غور ہے۔ بعض قانونی اور دیگر مراحل کی تکمیل میں تاخیر کی وجہ سے معاملہ ملتوی ہوتا رہا۔

اب پھر یہ مسئلہ تازہ ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں جناب محمد طفیل صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار ساکن انارکلی لاہور نے ایک ہزار روپیہ کے حصہ کے ساتھ شمولیت کی پیشکش فرمائی ہے اس سلسلہ میں دلچسپی رکھنے والے اور سرمایہ لگانے والے دیگر حضرات بھی اپنی اپنی طرف سے پیشکشیں فرما سکتے ہیں۔ کم از کم حصہ ایک ہزار کا ہونا چاہیئے۔ انتظامی اور قانونی سہولیت کے لئے یہ ضروری ہے۔

قانونی مراحل کی تکمیل کے بعد جلد ہی بورڈ آف ڈائرکٹرز بنا دیا جائے گا۔ پتہ ذیل پر مراسلت فرمائیں۔ (برائے روزنامہ)

احمد حسین کمال دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

ضروری گذارشات

(۱) جمعیۃ و ترجمان اسلام کا کوئی حساب بینک میں نہیں ہے۔ اس لئے ایسے چیک ہرگز نہ بھیجے جو کسی حساب میں منتقل کئے جانے والے ہوں۔ روپیہ یا بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجئے یا سادہ ڈرافٹ کی صورت میں۔ تاکہ آسانی کے ساتھ بینک سے کیش کرایا جا سکے۔

(۲) جمعیۃ کے سلسلے میں خط و کتابت کیجئے یا ترجمان اسلام کے سلسلے میں۔ پتہ ہمیشہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور لکھئے

(۳) خط و کتابت میں نمبر خریداری اور اگر ایجنٹ صاحبان ہیں تو نمبر ایجنسی یا انکا بل ضرور لکھئے۔ ورنہ تعمیل مشکل سے ہوگی اور تاخیر سے ہوگی۔

(۴) منی آرڈر بھیجنے والے حضرات بھی منی آرڈر کوپن پر اپنا پورا پتہ، جس مد میں رقم بھیجی جا رہی ہے اس کا حوالہ۔ تعداد رقم۔ اخبار کے خریدار ہیں تو نمبر خریداری۔ ایجنٹ صاحبان ہیں تو ایجنسی نمبر و بل نمبر ضرور تحریر فرمائیں ورنہ ایسی رقمیں جمعیۃ کے فنڈ میں جمع ہو جاتی ہیں اور بعد میں حساب سمجھنے میں دقت ہو جاتی ہے اگر آپ مندرجہ بالا گذارشات پر توجہ دینگے تو دفتر کے بارے میں آپ کو کبھی کوئی شکایت نہیں ہو گی۔ اور آپ کے ہر ارشاد کی تعمیل بروقت ہو گی۔ بصورت دیگر عدم تعمیل کے لئے دفتر معذور ہوگا۔

جمعیۃ کے سلسلے میں مراسلت کرنے والے ہمیشہ لفافہ پر لفظ جمعیۃ اور ترجمان اسلام کے لئے لفظ ترجمان اسلام دبریکٹ میں، لکھ دیا کریں۔ (دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور)

مجلس شوریٰ کا اجلاس

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام نے مندرجہ ذیل امور بھی ایجنڈے میں شامل کرنے کے لئے ہدایت فرمائی ہے:۔

(۱) گذشتہ کارروائی کی مختصر رپورٹ

(۲) سالانہ میزانیہ اور اس کی منظوری

(۳) عارضی انتخاب

(۴) موجودہ سیاسی ماحول میں جمعیۃ کے موقف کا تعین۔

(۵) سیاسی و مذہبی جماعتوں کی طرف سے شرکت تعاون کی درخواستوں پر غور

(۶) عام ملکی قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق بنانے کی کامیاب جدوجہد کا آغاز اور اس کے لئے وسیع پروگرام کی ترتیب پر غور

(۷) عائلی قوانین میں شرعی ترامیم منظور کرانے کے لئے لائحہ عمل پر غور

(۸) جماعتی نظم و نسق کی اصلاحی تدابیر پر سوچ بچار۔

(۹) مرکزی دفتر جمعیۃ کی جدید تنظیم اور اس کی کارکردگی کا جائزہ

(۱۰) نشر و اشاعت کے ذرائع اور اخبار ترجمان اسلام کے متعلق اہم تجاویز پر غور

(۱۱) دیگر امور بہ اجازت صدر

مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۰ر جولائی مطابق ۱۰ر ربیع الاول سرگودھا میں شہری جمعیۃ سرگودھا کے دفتر میں منعقد ہو رہا ہے۔

وقت ۔۔ ۷ بجے صبح ۔ مقام سرگودھا

اعلان گمشدہ

حافظ محمد سلیم حافظ محمد نعیم جہاں کہیں ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر آجائیں۔ اُن کی والدہ بیقرار ہیں۔

امیر علی قریشی معرفت
جناب احمد نواز صاحب ڈی ایف او کاغان
ایبٹ آباد

شمارہ ۳۵	جمعہ ۶ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء	۸

...میں

عظیم الشان جہاد کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام کے زیرِ اہتمام منعقد ہوئی

۲۳، ۲۴ اگست کو سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام سکھر کے زیر اہتمام عظیم الشان جہاد ...ں زیر صدارت جناب حاجی حفیظ الدین صاحب امیر مقامی جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوئی ...وں کو ان تاریخی اجتماعات میں حضرت مولانا غلام غوث ...ب ہزاروی، حضرت مولانا درخواستی صاحب مدظلہ، حضرت ...محمد عبید اللہ صاحب (نائب امیر سکھر) اور حضرت مولانا ...محمود صاحب نے عام خطاب فرمایا، اہل اسلام کا جوش و خروش ...وق و ذوق کا یہ عالم تھا کہ ایک بجے رات تک اجلاس میں ...ن گوش بنے بیٹھے رہے۔ مقامی کارکنان جمعیۃ چودھری عمر دین ...ب، مولوی ادریس صاحب، حاجی حفیظ الدین صاحب، مولانا ...الد صاحب اور سید کبیر احمد صاحب کاظمی اور دیگر دوستوں ...ت قابل داد تھی، انتظامات بہترین تھے۔ اجلاس میں ...کشمیر، اسلامی قانون، انسداد ارتداد وغیرہ ضروری امور کے ...یں قرار دادیں پاس ہوئیں۔

کشمیری مجاہدین کی حمایت و امداد ہمارا فرض ہے

حضرت مولانا درخواستی صاحب کا اعلان

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر اعلیٰ حضرت مولانا محمد عبد اللہ ...ب درخواستی نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جامع مسجد میں تقریر کرتے ...ے فرمایا کہ کشمیری مجاہدین کی حمایت و امداد ہمارا ملی اور مذہبی ...ض ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس فرض کی ادائیگی کے لئے اول ...صف تیار کھڑی ہے۔ (امروز ۲۹ اگست ۱۹۶۵ء)

انڈونیشیا کے مسلمان

کشمیری حریت پسندوں کی ہر ممکن مدد کرینگے

جکارتہ۔ ۲۹ اگست۔ انڈونیشیا کی تیسری سب سے بڑی سیاسی ...الستہ نہضۃ العلماء نے عہد کیا ہے کہ وہ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے ...ریت پسندوں کی ہر ممکن امداد کرینگے۔ جماعت کے صدر مسٹر برہان الدین ...ے افریشیائی ملکوں کے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے بتایا ...ماری جماعت کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کی پوری طرح حمایت کرتی ہے

مجاہدین کشمیر کی امداد کا پروگرام

اضلاعی جمعیۃ علماء اسلام کے نام

منجانب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ العالی

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں سے عرض ہے کہ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی کے حکم کی روشنی میں ہر ہر جگہ مجاہدین کشمیر کے لئے امدادی فنڈ کھول کر وسیع پیمانہ پر چندہ جمع کریں اور مرکز کو ارسال کریں تاکہ بہت جلد صحیح ذرائع سے ان تک امداد پہنچائی جا سکے اور ساتھ ہی ہر جگہ جمعیۃ کے رضاکار بھرتی کریں جو مجاہدین کی ممکن امداد اور عند الضرورت شہری دفاع کر سکیں، اس سلسلہ میں حکام سے بھی تعاون کیا جا سکتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہر جگہ نمازوں کے بعد مجاہدین کی فتح و نصرت کے لئے دعائیں مانگنے کی تبلیغ کی جائے اور پوری عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اہل اسلام کی کامیابی کے لئے درخواستیں کی جائیں۔ فقط،

(غلام غوث ناظم مرکزی)

سرینگر کے قریب زبردست لڑائی

ساٹھ بھارتی ہلاک

مظفر آباد۔ ۲۹ اگست، آج مقبوضہ کشمیر کے مختلف علاقوں میں مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان خونریز جھڑپیں ہوئیں جن میں مزید ۹۰ بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے گئے پونچھ اور اوڑی میں دست بدست جنگ کے علاوہ پونچھ شہر کے گلی کوچوں میں دستی بم کے زبردست دھماکے ہوئے۔ مجاہدین دونوں شہروں میں بھارتی چوکیوں کو تہس نہس کرنے کے بعد جموں شہر میں بھی داخل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے سرینگر کے شمال میں سونمرگ کی بھارتی چوکی پر بھی حملہ کر کے ساٹھ فوجیوں کو ہلاک اور ستر کو شدید مجروح کر دیا۔ حریت پسندوں نے نوشہرہ کے علاقے میں بھارتی توپ خانے پر بھی زبردست حملہ کیا۔ یہ حملہ اتنا غیر متوقع تھا کہ بھارتی فوج افراتفری کے عالم میں بہت سی لاشیں چھوڑ کر بھاگ نکلی اور مجاہدین نے توپ خانے پر قبضہ کر لیا۔

اوڑی کے نواحی علاقوں میں پے در پے شکستوں کے بعد بھارتی فوج انتہائی بد دل ہو گئی ہے، مجاہدین نے اوڑی کو رسد اور کمک بھیجنے کے تمام راستے پہلے ہی کاٹ دیئے ہیں۔

سامراجیوں اور سامراج دوستوں کے منہ پر تھپڑ

فیصل و ناصر کے درمیان مفاہمت

عالم اسلام میں اس خبر کو نہایت مسرت و اطمینان کے ساتھ سنا گیا ہے کہ یمن کے مسئلہ پر صدر ناصر اور شاہ فیصل کے درمیان مفاہمت ہو گئی ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس اتحاد کو پائیدار اور وسیع تر بنائے، نیز تمام عرب و مسلمان ملکوں کو باہم متحد ہو جانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ؎

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لیکر تابخاکِ کاشغر

امریکہ نے صدر ناصر سے

معافی مانگ لی

قاہرہ۔ امریکی حکومت نے متحدہ عرب جمہوریہ سے اس بات پر سرکاری طور پر معافی مانگ لی ہے، کہ ایک امریکی جنگی جہاز نے جدہ کی بندرگاہ پر صدر ناصر کو سلامی نہیں دی۔ امریکہ نے معذرت نامے میں لکھا ہے کہ جہاز کے افسروں کو بندرگاہ پر صدر کی آمد کا علم نہیں تھا۔

قاہرہ کے سرکاری اخبار الاہرام نے لکھا ہے کہ گذشتہ دنوں جب صدر ناصر شاہ فیصل سے ملاقات کے لئے جدہ روانہ ہوئے تو بندرگاہ پر ایک امریکی تباہ کن جہاز موجود تھا، جہاز نے روایات کو نظر انداز کرتے ہوئے صدر کو سلامی نہیں دی

جہادِ کشمیر کے لئے تیار رہیئے

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ سے شائع کیا

خلافت راشدہ سے ملوکیت تک

قسط نمبر (۴)

(از مولانا عبدالمعبود صاحب نصیر، راولپنڈی)

مودودی صاحب نے جہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر کئی اور بھی بہتان افترا کئے ہیں، وہاں حضرت مروان کی شخصیت پر بھی نہایت لطیف انداز میں حملہ کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مروان بھی دشمنانِ اسلام کے مکروہ پروپیگنڈہ کے مسموم اثرات سے نہ بچ سکے، اچھے بھلے پڑھے لکھے لوگ بھی ان سے برگشتہ اور دل شکستہ نظر آتے ہیں، حالانکہ صحابہ کرام اور تابعین عظام کے عہد میں ان کی شخصیت بڑی عظیم درخشاں اور تابناک تھی۔ امام بخاری امام مالک اور امام احمد جیسے یگانہ روزگار محدثین نے اپنی کتب صحاح میں ان کی روایات نقل کی ہیں۔ سیدنا زین العابدین بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم اور حضرت سعید بن المسیب ایسے کبار تابعین اور فقہا سبعہ مدینہ ان کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل ملاحظہ ہو۔ حضرت زین العابدین ان کبار تابعین کے سرگروہ ہیں جنہوں نے حضرت مروان سے روایت کی ہے (منہاج السنہ ص ۱۲۳/۲)

علامہ تاج الدین سبکی فرماتے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں بصراحت لکھا ہے کہ مروان سے راس التابعین حضرت سعید بن المسیب اور آپ کے اخوان حضرات فقہا سبعہؒ عروہ بن زبیر وغیرہ نے بھی روایت کی ہے (طبقات شافعیہ الکبریٰ ص ۳۷/۱) بلکہ حضرت عروہ بن زبیر کی حضرت مروان سے روایت صحیح بخاری کتاب الوکالہ میں اور مسند امام احمد سبعہ الاول ص ۲۸، ۲۶، ۲۳، ۳۲۱) نیز ص ۱۸۹/۵) میں بھی موجود ہے (مسند احمد ص ۳۱/۵) شیخ الاسلام ابن تیمیہ اس کی تائید و توثیق فرماتے ہیں۔ صحاح ستہ میں مروان سے متعدد احادیث روایت کی گئی ہیں۔ اور اہل فتویٰ ان کے قول کو بطور سند پیش کرتے ہیں (منہاج السنہ ص ۱۸۹/۳) امام ابوبکر بن العربی فرماتے ہیں۔ جس نے مروان اور ولید بن عقبہ پر فسق کا حکم کیا، وہ خود فاسق ہے۔ مروان صحابہ، تابعین اور فقہا کرام کے نزدیک ایک عادل شخص اور بندگانِ امت میں سے تھے (العواصم من القواصم ص ۸۹، ۹۰)

مروان پر جو الزام لگایا جاتا ہے وہ ایک خط کا افسانہ ہے کہ انہوں نے بالاہی بالا حضرت عثمان کی طرف سے ایک خط مصر کے گورنر کو لکھ دیا تھا جسے باغیوں نے پکڑا اور شورش برپا ہوئی، لیکن اس واقعہ خانہ ساز کی اصل حقیقت کیا ہے۔ الطبری وغیرہ کتابوں سے ہی ایک دوسری صورت سامنے آتی ہے اور ساری اصلیت فاش ہو جاتی ہے۔

ایک طویل سازش کے بعد باغی گروہ مدینہ آیا، اس کے چند مطالبات پورے کر دیئے گئے، لیکن اچانک پھر وہ واپس آ گئے۔ جب صحابہ کرام نے ان کی اچانک واپسی کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے گورنر مصر کی طرف ایک خط کے ذریعہ مصری وفد کے قتل کا حکم دیا ہے۔ حضرت علی نے ارشاد فرمایا۔ اے اہل کوفہ اور اے اہل بصرہ مصر والوں کو راستہ میں جو واقعہ پیش آیا تم کو اس کا علم کیسے ہو گیا جبکہ تم کئی منزلیں سفر کر چکے تھے اور اب پھر تم سب اکٹھے ہو کر مدینہ واپس کیسے آ گئے، خدا کی قسم یہ سراسر سازش ہے جو تم نے مدینہ میں طے کی۔ باغی کہنے لگے خواہ جو کچھ بھی ہے۔ ہمیں اس امر کی حاجت نہیں ہے۔ (طبری ص ۳۸۶/۳)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس پر یا تم دو گواہ لے آؤ یا میں قسم کھاتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے حلفیہ فرمایا کہ نہ میں نے یہ خط لکھا اور نہ مجھے اس کے لکھنے کا علم ہے۔ تمہیں معلوم ہے کوئی آدمی خط لکھ کر دوسرے آدمی کی طرف منسوب کر سکتا ہے اور ایک مہر کی طرح دوسری مہر بھی نقش کی جا سکتی ہے۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے اس کی تائید فرمائی (طبری ص ۳۹۱/۳) طبقات ابن سعد تذکرہ عثمان، مقدمہ ابن خلدون اردو ص ۲۴۶) اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پھر مروان کا یہ کارنامہ ہو گا لہٰذا اس کو ہمارے حوالہ کر دیا جائے، امام عالی مقام نے فرمایا، واللہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا قاضی ابوبکر بن العربی فرماتے ہیں۔ اگر عثمان رضی اللہ عنہ مروان کو باغیوں کے سپرد کر دیتے تو وہ ظالم ٹھہرتے (العواصم من القواصم صفحہ ۱۱۰) علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ مروان کے قتل کی بجائے ان باغیوں کا قتل واجب تھا (منہاج السنہ ص ۱۸۹/۳)

علامہ ابن خلدون فرماتے ہیں کہ حضرت مروان نے قسم اٹھائی کہ میں نے نہ یہ خط لکھا نہ مجھے اس کا علم ہے۔ اور حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ اس سے بڑھ کر اور تم صفائی کا ثبوت کیسا چاہتے ہو (مقدمہ ابن خلدون ص ۲۴۶)

اب اگر مودودی صاحب حضرت مروان کو الزام دیتے ہیں تو پھر مودودی صاحب ان روایات کا بھی واضح جواب دیں جن میں باغیوں نے حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہم سے کہا تھا کہ تم لوگوں ہی نے ہمیں خط لکھ کر برانگیختہ کیا تھا کہ عثمان نے سنت اللہ کو بدل دیا، لہٰذا تم ان پر حملہ کر کے ان کو قتل کر دو (العواصم من القواصم ص ۵۹، ۹۰، ۱۰۹) (البدایہ والنہایہ ص ۱۷۵، ۱۷۳، ۱۹۵) (طبری ۳۹۱/۳)

کیا مودودی صاحب ان صحابہ کرام کو بھی اس فتنہ کا موجب قرار دیں گے؟ اور شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذمہ دار ان صحابہ کرام ہی کو ٹھہرائیں گے۔ آخر ایسی روایات بھی تو ان کتب تاریخ میں موجود ہیں۔

(ترجمان اسلام) قسط ۳ اور ۲ کے اس حصہ کے مطالعہ سے خوانندگان کرام نے یہ اندازہ لگا لیا ہو گا کہ کتب تاریخ میں تصویر کا صرف وہی رخ موجود نہیں ہے جسے بنیاد بنا کر مودودی صاحب نے حضرت عثمانؓ اور ان سے متعلق اصحاب رسول کو مورد الزام بنایا ہے بلکہ تصویر کا ایک دوسرا رخ بھی ان کتب میں مذکور ملتا ہے جسے مولانا عبدالمعبود صاحب نے اپنے مضمون میں بیان فرمایا ہے۔

ان میں سے ایک رخ تو وہ ہے جسے پیش کر کے مودودی صاحب نے اپنے مضمون کے مدعا کو ثابت کرنا چاہا ہے اور اس کے تسلیم کر لینے سے حضرت عثمان سے لے کر حضرت معاویہ تک بڑے بڑے جلیل القدر اصحاب رسول کا دامن داغدار ٹھہر جاتا ہے۔ اور ایک رخ یہ ہے جسے پیش کر کے مولانا عبدالمعبود صاحب نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مذکورہ اس الزام کی تردید کی ہے کہ انہوں نے بعض عمال حکومت کو اس لئے معزول کر دیا تھا کہ ان کی جگہ عہدوں پر اپنے اقربا کو وہ فائز کرنا چاہتے تھے۔ جہاں تک مودودی صاحب کے کردہ الزامات کا تعلق ہے۔ اس رخ سے بلا شبہ ان الزامات کی صفائی ہو جاتی ہے اور ایک شخص ان الزامات کو رد کرنے کے لئے یہ کہہ سکتا ہے کہ ان واقعات کی روشنی میں صحیح صورت حال مودودی صاحب کی بیان کردہ نہیں بلکہ یہ تھی ... ان معزولیوں کے حقیقی اسباب یہ ہیں، لیکن چونکہ ان بیانات میں بھی بعض دوسرے صحابہ پر جن کی علیحدگی کی بات چل رہی ہے حرف آتا ہے، اس لئے ایک محقق دونوں متضاد رخوں کو سامنے رکھ کر یہ نتیجہ تو اخذ کرے گا کہ حضرت عثمانؓ نے جن حضرات کو علیحدہ کیا، اس کی معقول وجوہات ہوں گی اور یہ علیحدگی اپنے پیش رو خلفاء کے طریق کے مطابق ہی انہوں نے کی ہو گی، نیز اس میں رفقائے خلافت کا مشورہ بھی شامل ہو گا لیکن اس کے متعلق جو متضاد تفصیلات کتب تاریخ کے ان دونوں رخوں میں پائی جاتی ہیں انہیں "اذا تعارضا تساقطا" کے اصول کے مطابق رد کر دے گا۔

چنانچہ ان ہر دو رخوں کو سامنے رکھ کر آپ ہماری ان ابتدائی گذارشات کی توثیق کر سکتے ہیں جنہیں قسط اول و دوم میں ہم نے لکھا ہے کہ صحابہ کرام کے بارے میں مجرد کتب تاریخ کے حوالوں سے کوئی بات لکھنا ان کی شخصیتوں کو متنازعہ فیہ بنا ڈالتا ہے، اس لئے کہ اگر اس قسم کی روایات سے حضرت عثمانؓ اور ان سے متعلق صحابہ کرام کی تنقیص کا پہلو نکلتا ہے تو دوسری قسم کی روایات سے ان اصحاب رسول کی تغلیط کا پہلو نکل آتا ہے جنہیں حضرت عثمان کی پالیسی کا مخالف و معاند بنایا گیا ہے۔

کتب تاریخ کے اس طرح کے متضاد و مختلف بیانات کو لے کر جن کے متن و شرح میں بکثرت التباس و اضطراب کی صورتیں پائی جاتی ہیں، صحابہ کرام کے روشن کردار کو گھناؤنا اور داغدار ثابت کرنا مؤرخانہ تحقیق کے تقاضوں کے قطعی منافی ہے۔

اگر اس انداز تحقیق کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر کتب تاریخ کے اس طرح کے بیانات سے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سابق انبیاء کرام بھی محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔

کون یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ تاریخ ظنون و تخمینات سے پاک اور قرآن و حدیث کی سی قطعیت کی حامل ہے۔ اس

(باقی صفحہ ۷ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء

قوم سر بکف تیار ہے

بھارت کا چیلنج قبول کر لیجئے

کشمیر کے جانباز مجاہدوں نے جہاد و قربانی کی جو مثال قائم کی ہے اس نے مسلمانانِ پاکستان کے دلوں میں جوش و جذبے کی ایک نئی لہر دوڑا دی ہے، ان کی سرفروشیوں اور ان کی عملی رفاقت کے لئے پاکستان کا ہر مسلمان آمادہ ہے، یہ کام اب ذمہ دار قائدین حضرات کا ہے کہ عوام کے اس جوش و ولولے کو مقاصد کے حصول کی راہ پر لگا دیں۔

یاد رکھیئے برصغیر کی ایک ہزار سالہ تاریخی کشمکش اور حالات کے رد و بدل کا یہ تقاضا ہے کہ یہاں یا تو اسلام غالب ہو کر رہے گا ورنہ کفر اپنی جارحیت کے ارتکاب سے باز نہیں آئے گا، کشمیر اس غلبہ کی کنجی ہے۔ اس کنجی کو بھارت کے غاصبانہ قبضہ سے چھڑا لینے کا وقت آ گیا ہے۔ اہل کشمیر نے بھارت کی سنگینوں کے آگے اپنے سینے کھول دیئے ہیں اور مسلمانانِ پاکستان کو آواز دے دی ہے۔ بھارت نے کشمیر پر قبضہ کر کے دراصل پاکستان کے وجود و بقاء کو چیلنج کیا ہے اور بھارت کا یہ چیلنج قبول کر کے اس کا جواب دینا اب ضروری ہو گیا ہے، کشمیر اس چیلنج کے جواب میں اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ پاکستان کے مسلمان عوام بھی اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ اس چیلنج کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں اور گذشتہ دو ہفتوں کے عوامی ردعمل نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پوری قوم صرف حکم کی منتظر سر بکف کھڑی ہے۔ آگے بڑھیئے اور بھارت کا یہ چیلنج قبول کر لیجئے۔ انشاء اللہ یقیناً آپ کی مدد فرمائے گا (ک)

اب تو خلافِ اسلام باتوں سے باز آجایئے

آزمائش کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

کشمیر کی موجودہ حالت اس بات کی مقتضی ہے کہ اہل پاکستان اسے کامیابی کی منزل تک پہنچانے کے لئے میدانِ جہاد میں آئیں، اگر وہ خود آمادہ ہو کر نہیں نکلیں گے تو حالات اب ایسے بن گئے ہیں کہ انہیں مجبور ہو کر نکلنا پڑے گا، کشمیر کی آزادی صرف کشمیریوں کے لئے ہی ضروری نہیں ہے، بلکہ پاکستان کے بقاء و وجود کے لئے بھی نہایت ضروری ہے اور اغلب معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر کے سوال پر پاکستان کو بھارت کی جارحیت کا کھل کر جواب دینا ہوگا اور یہ جواب کھلی جنگ کی صورت اختیار کر سکتا ہے اور یہ جنگ اس عظیم جنگ کی ایک کڑی بننے والی ہے جس کا آغاز محمد بن قاسم اور محمود غزنوی کے سرفروشانہ اقدامات سے ہوا اور جس کا سلسلہ احمد شاہ ابدالی کی زیر سرکردگی پانی پت کی آخری جنگ تک پھیلا ہوا۔ تاریخ اپنے آپ کو پھر دہرانا چاہتی ہے تاریخ کا یہ تقاضا مسلمانانِ پاکستان کو پورا کرنا ہوگا۔ یہ مقابلہ و معرکہ صرف دو ملکوں کی سرحدوں کے معاملہ تک محدود رہنے والا نہیں ہے بلکہ اس برصغیر کی سرزمین پر ایک بار پھر کفر و اسلام کی کشمکش کی صورت میں نمودار ہو سکتا ہے اور اسلام کی طرف سے کفر کی جارحیت کے خلاف اقدام و جہاد کی اولین ذمہ داری مسلمانانِ پاکستان کی ہوگی، کفر و اسلام کی اس کشمکش میں یقیناً اسلام کا پلہ بھاری رہے گا بشرطیکہ اسلام کے خدا کو پاکستان کے مسلمانوں نے راضی کر لیا، اور اس کی رضا کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ اس کے محبوب و آخری نبی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین و شریعت کے ساتھ ہم ..... اپنی مکمل وفاداری کا اظہار کر دیں۔

(۱) عوام اپنی روزمرہ کی زندگی کو اسلام کے سانچے میں ڈھال لیں۔

(۲) خواص اسلام سے سرکشی و شرارت کا رویہ قطعی ترک کر دیں۔

(۳) ملک و معاشرہ سے فوری طور پر اور یکقلم وہ تمام امور ختم کر دیئے جائیں جو محمد الرسول اللہ کی شریعت نے حرام قرار دیئے ہیں۔

(۴) وہ تمام قوانین و احکام فوراً اور قطعی طور پر منسوخ کر دیئے جائیں جو محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے خلاف نافذ و رائج ہیں۔

(۵) امیر و غریب، حاکم و محکوم کے غیر اسلامی امتیازات ختم کر کے اسلامی اخوت کی بنا پر پوری ملت اسلامیہ پاکستان متحد و متفق ہو جائے۔

(۶) اپنی جانیں، اپنے مال اور اپنے تمام وسائل و ذرائع اس سرزمین پر ہمیشہ کے لئے اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لئے اور کفر پر اسلام کو غالب لانے کے لئے وقف کر دیں

اگر ہم اب بھی ان امور شش گانہ سے بے پروا رہے اب بھی اسراف و تبذیر اور غیر اسلامی طرز زندگی سے باز نہ آئے، اب بھی اپنی زندگیوں کو اسلام کے سانچے میں نہ ڈھال سکے۔ اب بھی ہم اتحاد ملی کے حصول سے غافل رہے اب بھی اگر ہمارے امیر غریبوں پر اور ہمارے حاکم محکوموں پر، اپنی امارت و حکومت کی نارواں نمائش اور بیجا استحصال سے دست کش نہ ہوئے تو پھر ہمیں نصرت الٰہی کے مددگار نہ ہونے کی شکایت کا حق نہ ہوگا۔

اس آزمائش کی گھڑی پر اپنے آپ کو سچا مسلمان ثابت کر دیجئے، فتح و کامرانی انشاء اللہ آپ کے ساتھ ہے اہل وطن اور اہل ملت کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا یہی پیغام ہے (ک)

... کھا جائیں گے، صیہونیت ... دم توڑ دے گی اور مشرق پر سے مغرب کی سیادت کا قطعی خاتمہ ہو جائے گا (آمین) (ک)

ناصر و فیصل کی مفاہمت

جدہ میں صدر ناصر و شاہ فیصل کے درمیان یمن کے مسئلہ پر مفاہمت ہو جانے کے اعلان پر دنیا بھر کے مسلمانوں نے اطمینان کا سانس لیا ہے۔ یہ مفاہمت عرب اتحاد کی طرف ایک بڑا اہم قدم ہے اور اس سے مسلمان ملکوں کے درمیان اتحاد کی ایک روشن مثال قائم ہو جاتی ہے۔

دنیا کے موجودہ سیاسی حالات کا قطعی تقاضا یہ ہے کہ عربوں کے مابین اب زیادہ مدت تک اختلاف و افتراق باقی نہیں رہنا چاہیئے اور انہیں اپنے باہمی مسائل اسی سوجھ بوجھ کے ساتھ حل کر لینا چاہیئے، جس سوجھ بوجھ کا مظاہرہ ناصر و فیصل نے اپنی اس مفاہمت میں کیا ہے۔

اس مفاہمت سے عربوں کے مشترکہ موز کو یقیناً تقویت پہنچے گی اور عرب و اسلام کے دشمنوں کو اس سے ملال پہنچا ہوگا عرب اسلام کا گہوارۂ اولین ہے یہیں سے اسلام کی پہلی کرن پھوٹی، یہیں سے وہ آفتاب عالمتاب بن کر ساری دنیا پر چھا گیا، یہیں سے اسلام نے غلبہ کی راہ نکالی اور ایران و روم، ہند و چین کی سرحدوں تک جا پہنچا، اسلام کے دشمن بالخصوص مغرب کے صلیبی عیسائی ہمیشہ سے عرب کو تباہ و برباد کرنے کی پالیسی پر عمل کرتے چلے آئے ہیں۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد انگریزوں نے عرب کو چالیس سے زیادہ چھوٹے چھوٹے خطوں میں تقسیم کر کے اور ہر جگہ اپنی پسند کے حکمران سردار و شیوخ مسلط کر کے اور ان کے مابین نفرت و عناد کی مسموم ہوا پھیلا کر پورے عالم عرب یا بہ الفاظ صحیح عالم اسلام کو ہمیشہ کے لئے ناکارہ و غیر اہم بنا ڈالا تھا، اور مستقبل میں کلیۃً نیست و نابود کر ڈالنے کے ارادہ سے ان کے عین قلب میں اسرائیلی حکومت قائم کر کے اپنی عرب و اسلام دشمنی کا بھرپور مظاہرہ کر دیا تھا۔

انگریز کی یہ پالیسی جو بظاہر تیس سال تک کامیابی کی منزلیں طے کرتی ہوئی آ رہی تھی کہ دفعتاً "مردے از غیب برون آید" کے مصداق انقلاب مصر کے نتیجہ میں ناصر کی شخصیت نمودار ہوئی اور اس نے یہ سارا برطانوی طلسم بکھیر کر رکھ دیا، دو سو سال کی مقبوضہ نہر سویز برطانیہ اور فرانس سے چھین لی انگریزوں کے فوجی اڈے ہٹا دیئے اور عرب و افریقہ کے اس سرے سے اس سرے تک یورپ کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کا جوش و ولولہ پھونک دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایشیا و افریقہ کے تیس سے زیادہ ملکوں سے انگریزوں اور فرانسیسیوں کو اپنا قبضہ اٹھانا پڑ گیا

اس طرح عالم عرب کو نہ صرف سیاسی آزادی ہی نصیب ہوئی بلکہ جدید مصر کے ذریعہ عرب افریقہ کی قیادت کا موقعہ بھی مل گیا لیکن بدقسمتی سے سامراجی شرارتیں جاری رہیں اور اتحاد عرب کا مقصد شرمندۂ تکمیل نہ ہو سکا، اس سلسلے میں سب سے بڑی رکاوٹ سعودی عرب اور مصر کی مغایرت تھی

الحمدللہ یہ مغایرت اب دور ہو گئی ہے اور اگر یہ مفاہمت پائیدار ثابت ہوئی، تو مکمل عرب اتحاد کی راہ کھل جائیگی جو بڑھتے بڑھتے ایشیا اور افریقہ کے اتحاد تک پہنچے گی اور ایک دن پورے عالم اسلام کے اتحاد اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ذریعہ بھی ثابت ہوگی، سامراجی عزائم پوری طرح شکست کھا

(باقی کالم ۲ میں)

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

ضروری گذارش

جمعیۃ کے تنظیمی کام کا تقاضا یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ ہفتہ وار و پندرہ روزہ اجتماعات کئے جایا کریں، علاقہ میں جمعیۃ کا تنظیمی دورہ ماہانہ رکھا جایا کرے۔ محلوں، بستیوں اور دیہات میں شاخیں قائم کی جائیں۔ عوام و خواص سے دعوتی روابط بڑھائے جائیں، ترجمان اسلام کے مستقل خریدار بنائے جائیں، کسی مرکزی جگہ پر دوسرے تیسرے ماہ ایک جلسہ عام کیا جایا کرے، جس میں جمعیۃ کے کسی عالم یا مبلغ کا انتظام ہو۔ ان لائنوں پر کام کیا جائے، اور ان ہی کاموں کی کارگذاریوں کی مختصر رپورٹ برائے اشاعت کے لئے بھیجا جائے۔ اخبار کے صرف دو صفحات اس مقصد کے لئے مخصوص ہیں جن میں تقریریں و لمبے مواد کی گنجائش نہیں، اگر ضرورت سمجھی جائے تو ایسی تقریریں مقامی طور پر ہی شائع کرا کر تقسیم کردی جایا کریں۔ آئندہ صرف وہی مواد شائع کیا جائے گا جو مندرجہ بالا امور پر مشتمل ہوگا۔

جمعیۃ کے رضاکاروں کی طرف سے جہاد کشمیر میں حصہ لینے کا اعلان

علاقہ تندہاڑ سے ۸۰ ہزار رضاکار

مولوی عبدالحق صاحب بٹ گرام سے اطلاع دیتے ہیں کہ علاقہ تندہاڑ بٹ گرام نبہ موڑی وغیرہ میں جمعیۃ کے زیراہتمام اسی ہزار رضاکار محاذ کشمیر پر جانے کے لئے تیار ہیں۔

ضلع مظفر گڑھ سے پانچ ہزار رضاکار

چودھری شیر علی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے یہاں سے جہاد کشمیر کے لئے ۵ ہزار رضاکار محاذ پر جانے کے لئے تیار ہیں اور جمعیۃ کے حکم کے منتظر ہیں۔

اولیاء خاں دیار محمد بھکر سے

جہاد کشمیر پر جانے کے لئے اولیاء خاں دیار محمد نے بھکر سے پیش کش کی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب کا وفد بتاریخ ۲۸ تا ۳۱ اگست ضلع میانوالی کا تنظیمی دورہ کرے گا۔ وفد میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب، مولانا عبداللطیف (جہلم) صاحب ناظم صوبہ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم صوبہ مولانا محمد رمضان صاحب نائب امیر صوبہ شامل ہوں گے مقامات کا تعین امیر ضلعی جمعیۃ میانوالی فرمائیں گے۔

(محمد رفیق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کی شاخیں متوجہ ہوں

مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور نے نظامت کے ساتھ ساتھ ضلعی جمعیۃ کے دفتر کا چارج بھی سنبھال لیا ہے۔ ضلع کی تمام شاخوں سے درخواست ہے کہ وہ ضلعی جمعیۃ کے ساتھ خط و کتابت کے ذریعہ رابطہ قائم کریں اور اپنی تمام سرگرمیوں سے ضلعی جمعیۃ کو مطلع فرمائیں۔ علاوہ ازیں ضلع بھر میں جمعیۃ کی تنظیم کا کام از سر نو شروع کریں۔

دفتر کے اوقات، صبح ۷ تا ۱۲ بجے شام ۳ تا ۵ بجے

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد

۱۴ ربیع الثانی کو جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا ایک اجلاس زیر صدارت پیر عبدالقدوس صاحب امیر شہر جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) یوم نجات منانے کا فیصلہ کیا گیا

(۲) مرکز کو فیس و امداد بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔

(۳) مجاہدین کشمیر کی فتح کے لئے تمام مساجد میں دعائیں مانگنے کا فیصلہ کیا گیا۔ (ناظم جمعیۃ حیدرآباد)

اباخیل میں سیرت کانفرنس

۱۹، ۲۰ اگست کو جمعیۃ علماء اسلام لکی مروت کے زیر اہتمام اباخیل تحصیل لکی مروت ضلع بنوں میں دو روزہ سیرت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جو ۱۹ اگست کو بعد از نماز ظہر شروع ہو کر ۲۰ اگست صبح ختم ہوئی۔ کانفرنس کی تیاری زیر سرپرستی حضرت مولانا محمد مستی خاں صاحب کی گئی اس کانفرنس میں قرب و جوار کے علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ مولانا حمید الدین صاحب پنیالوی ناظم اعلیٰ ضلع بنوں نے ۱۸ اگست رات بعد از عشاء پیار تحصیل کے جلسہ عام کو خطاب کیا۔ صدارت حضرت مولانا سلطان محمد صاحب نے فرمائی۔ ۱۹ اگست کو ظہر سے عشاء تک صدارت مولانا محمد نواز اباخیل ناظم حلقہ ہنا اور عشاء سے آخر کانفرنس تک مولانا گل جنان صاحب اباخیل امیر جمعیۃ علماء اسلام اباخیل نے فرمائی۔ مولانا حمید اللہ صاحب نیازی ناظم جمعیۃ بنوں نے بھی خطاب فرمایا۔ کانفرنس بخیر و خوبی دعا پر ختم ہوئی

> ## جمعیۃ علماء اسلام کیا چاہتی ہے؟
>
> اس نام سے ایک اہم و مختصر رسالہ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب ملتان کے شعبۂ نشر و اشاعت نے شائع کیا ہے۔
>
> جمعیۃ کی دعوت، مقاصد اور پروگرام سے متعلق اس میں ضروری مواد آگیا ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ عام اشاعت کرنی چاہیئے، بارہ روپیہ سینکڑہ کے حساب سے شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام جنوبی پنجاب ملتان سے منگوائے جاسکتے ہیں۔ انہیں مقامی طور پر بھی شائع و تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

کلورکوٹ

۲۱ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ بروز جمعہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم کے اعلان کے مطابق یوم نجات منایا گیا۔ حافظ سراج الدین صاحب مدظلہ نے مسجد یا نسار والی میں تقریر فرمائی۔ حضرت حافظ صاحب نے جمعیۃ کا تعارف، تاریخ، ضرورت، اہمیت اور اغراض و مقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالی اور لوگوں سے اپیل کی کہ جمعیۃ سے تعاون کریں تاکہ ملک سے فحاشی، بے حیائی، عریانی جلد از جلد ختم ہو اسلامی معاشرہ تکمیل پائے اور ملک میں مدینہ والے کا قانون رائج ہو۔

حافظ صاحب نے مختلف جماعتوں سے جو اسلام کے نام پر دھوکہ دے رہی ہیں سے لوگوں کو روشناس کرایا اور ملک میں عیسائیت، مرزائیت، پرویزیت، مودودیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی تفصیلات بتائیں اور ان کو روکنے کے لئے جمعیۃ سے تعاون کی اپیل کی اور حکومت سے اپیل کی، کہ جو عیسائی ادارے، مشن سکول خلاف اسلام سرگرمیوں میں مصروف ہیں، انہیں خلاف قانون قرار دے کر مسلمانان پاکستان کو مطمئن کرے، اور برسوں بعد خارجہ پالیسی میں جو تبدیلی آئی ہے اور اس کے مہلک نتائج سے نجات کی جو شکل سامنے آئی ہے، اس کا تذکرہ فرماتے ہوئے اس سلسلہ میں ایک قرارداد بھی جلسہ میں منظور کی گئی۔ (نامہ نگار)

جمعیۃ علماء اسلام کراچی

عیسائیت کے بارے میں دستخطوں کی مہم

جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ مولانا حافظ محمد اسمٰعیل صاحب کی صدارت میں جمعیۃ کی میٹنگ ہوئی جس میں مولانا آصف قاسمی صاحب نے بھی شرکت کی۔ عیسائیت کے بڑھتے ہوئے فتنے کے پیش نظر علماء کرام سے اپیل کی گئی، کہ وہ آئین اور ضابطہ کے دائرہ میں رہتے ہوئے اس خطرناک فتنے کے استیصال کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ مولانا محمد زکریا صاحب کی وساطت سے تیاری کے ہزاروں نوجوان اور قومی کارکن جن میں پروفیسر، علماء، امام صاحبان خطیب اور کالج کے سٹوڈنٹس نے عیسائیت کی جارحانہ تبلیغ کے خلاف ایک محضرنامہ پر دستخط کئے، اور مطالبہ کیا کہ اس مسئلہ پر حکومت اپنی پوری توجہ دے کر مسلمانان پاکستان کے ہیجان و اضطراب کو رفع کرے۔ نیز مولانا اللہ وسایا بروہی نے بھی اس سلسلہ میں اپنے گرانقدر خیالات کا اظہار فرمایا اور اس مہم کی تائید کی۔

جمعیۃ علماء اسلام گارڈن ویسٹ کراچی ۱۔

مولوی محمد عثمان صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام گارڈن ویسٹ بادشاہی سٹی احسان مسجد کراچی نمبر ۱ نے اپنے ایک بیان میں عیسائیت کے بڑھتے ہوئے فتنے پر تشویش کا اظہار کیا اور حکومت و عوام کو اس سے خبردار رہنے اور اس کے انسداد کرنے کی پرزور اپیل کی ہے

بقیہ خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

سکھر جہاد کانفرنس کے موقعہ پر سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کی میٹنگ ۲۴ اگست کو منعقد ہوئی جس میں ضلع خیرپور، ضلع سکھر، ضلع جیکب آباد، ضلع نوابشاہ ضلع لاڑکانہ کے نمائندوں نے شرکت کی۔ ۲۴ اگست کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی میٹنگ ہوئی۔ مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام میر صادق خاں کے ہاں تھا۔ جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد کے علماء کرام جمعیۃ ہی کی جیپ پر تشریف لائے تھے بہرحال سکھر کانفرنس اور جمعیۃ کے سارے اجلاس بفضلہ تعالیٰ بڑے کامیاب رہے۔

مجاہدین کشمیر فنڈ مجاہدین کشمیر کے لئے فنڈ کھولنے کا باقاعدہ انتظام و اعلان کیا گیا عوام نے پورے جوش سے جہاد کشمیر کی ہر طرح کی امداد کا وعدہ کیا۔ مجاہدین کے لئے دعائیں کی گئیں اور یہ مبارک اجتماع حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ کے پر از معارف وحقائق تقریر کے بعد مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی دعا پر ختم ہوا۔ ۲۵ اگست کو تمام حضرات مراجعت فرما ہو گئے۔

ناظم جمعیۃ مولانا غلام غوث ہزاروی کا دورۂ بلوچستان

۱۱ اگست ۱۹۶۵ء کو ناظم مرکزی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی پروگرام کے مطابق سکھر سے کوئٹہ پہنچے، نماز ظہر کے بعد جامع مسجد میں معززین شہر کی ایک میٹنگ کو آپ نے خطاب کیا۔ رات کو جامع مسجد کے جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے جہاد کشمیر اور جمعیۃ کے مقاصد پر روشنی ڈالی ۱۸ اگست کو بذریعہ بس مولانا حافظ محمد صادق صاحب سرگودھا کے ہمراہ فورٹ سنڈیمن پہنچے، جہاں رات کو جامع مسجد میں عظیم اجلاس منعقد ہوا۔ صبح نماز کے بعد احباب کی ایک نشست میں تبادلۂ خیالات کیا۔ فورٹ سنڈیمن کے عوام و خواص معززین اسلامی جذبات و احساسات کے حامل ہیں۔ یہاں جمعیۃ علماء اسلام پہلے سے قائم ہو چکی تھی

۱۹ اگست کو مولانا موصوف واپس کوئٹہ تشریف لائے حسب پروگرام کے عین مطابق حضرت امیر مرکزی مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی تشریف لائے ہوئے تھے۔

۲۰ اگست کو ہر دو حضرات مستونگ تشریف لے گئے۔ جہاں بڑی تعداد میں علماء کرام کا اجتماع تھا۔

صوبہ بلوچستان کی تنظیم چنانچہ متفقہ طور پر حضرت مولانا عرض محمد صاحب کوئٹہ امیر حضرت مولانا محمد عمر صاحب پڑنگ آباد ناظم اعلیٰ اور حضرت مولانا نیاز محمد صاحب کھاس اور حضرت مولانا صالح محمد صاحب کو عارضی طور پر بلوچستان کے ہر دو ڈویژنوں میں جمعیۃ کی تنظیم کے لئے عہدہ دار منتخب ہوئے اور قرار پایا کہ صوبائی مرکز کوئٹہ میں رہے۔

۲۱ اگست کو ہر دو حضرات واپس کوئٹہ آئے اور معززین کا ایک اجتماع میں تیرہ سو چھتر روپے جمعیۃ کے فنڈ کے لئے جمع ہوئے جن کا ہو تھائی حسب ضابطہ مرکز کے لئے دیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ

مقامی جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوئٹہ کی تنظیم جدید کے لئے عارضی طور پر حضرت مولانا عرض محمد صاحب امیر اور شیخ عبدالرحیم صاحب بدہ ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور دوسرے چند حضرات جو کوئٹہ کے بہترین مخلص کارکن ہیں کام کے ذمہ دار قرار دیئے گئے۔

۲۲ اگست کو صبح حضرت امیر عازم سکھر ہوئے اور ناظم مرکزی نے ۴ بجے شام کو مقامی کارکنوں کی میٹنگ بلائی۔ جس میں دفتر وغیرہ کے انتظامات کئے گئے ½ ۵ بجے شام کو آپ پھر سکھر روانہ ہو گئے۔ جہاں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام جہاد کانفرنس میں شرکت کرنی تھی۔

کشمور میں جمعیۃ کی تشکیل، دفتر اور لائبریری کا قیام

کشمور ضلع جیکب آباد میں جمعیۃ کی تشکیل عمل میں آئی۔ امیر حاجی شمس الدین صاحب۔ نائب امیر مولانا محمد اشرف ویو دھر کی مہر دین۔ ناظم اعلیٰ محمد حسین حافظ، ناظم صوفی محمد بشیر، خازن غلام ربانی صاحب۔ سالار غلام حیدر صاحب منتخب ہوئے۔ میٹنگ پنجاب فرنیچر ہاؤس کشمور میں ہوئی۔ تمام شرکاء و حاضرین نے جمعیۃ کے ساتھ مل کر کام کرنے کی پرزور آمادگی ظاہر کی۔

جمعیۃ علماء اسلام کرم ایجنسی

جمعیۃ علماء اسلام کرم ایجنسی مورخہ ۲ ربیع الاول، ۴ ۲ جولائی ۱۹۶۳ء کو قائم ہوئی۔ اب تک ہماری جمعیۃ علاقہ میں ہر قسم کی دینی خدمت انجام دیتی آرہی ہے بذریعہ انتخاب مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے ہیں۔

امیر اعلیٰ۔ مولوی دین محمد صاحب موضع پاڑا چھپری

نائب امیر۔ مولوی نور محمد خاں صاحب موضع ساتین

ناظم اعلیٰ۔ مولوی غلام حسین صاحب ″ مردخیل

نائب ناظم۔ مولوی الحاج عبدالجلیل صاحب ″ بلیمین

خازن۔ مولوی الحافظ ریحان الدین صاحب ″ ″

نائب امیر حلقہ وسانی وکوچی وغیرہ تا موضع ششو میاں صاحب میر اصغر درانی

نائب امیر حلقہ مخی زی شرقی وغربی تا نمکوٹ مولوی نور محمد صاحب موضع مخی زی۔

نائب امیر حلقہ بلیمین ومنڈا مولوی الحافظ ریحان الدین صاحب بلیمین۔

نائب امیر حلقہ بگزامی ناتوی کلی مولوی حسین گل صاحب موضع براڑی۔ نائب امیر حلقہ ازنوی کلی تا اوچت مولانا معراج الدین صاحب موضع بگن۔ نائب امیر حلقہ از اوچت تا کاشورہ مولانا صاحب عیان الدین موضع مندوری۔

(مولوی دین محمد امیر اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کرم ایجنسی وقبائلی علاقہ)

جمعیۃ علماء اسلام سیالکوٹ

۲۸ ربیع الثانی کو زیر صدارت حضرت مولانا شبیر احمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ ایک اجتماع خصوصی منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل امور پر غور و خوض کیا گیا۔

(۱) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزی اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو جو دعوت ۲۶ ستمبر کے لئے دی ہوئی ہے، اس کے انتظامات۔

(۲) جمعیۃ کی ترقی کے لئے ماہوار چندے کا کچھ انتظام کیا گیا اور سب کو تاکید کی گئی کہ رکن سازی کی کاپیاں جلد پُر کر کے کاغذات معہ چندہ مرکزی دفتر کو بھیج دیئے جائیں اور جو کاغذات ضلعی دفتر میں بھیجنے والے ہیں وہ وہاں بھیجے جائیں۔

(۳) دیہات و قصبات میں جہاں کہیں ضرورت ہو دین کی تبلیغ اور جہاد کی ترغیب کے لئے مولانا بشیر احمد صاحب اور مولانا عبیداللہ صاحب نے اپنی خدمات فی سبیل اللہ جمعیۃ کے سپرد کر دی ہیں اور جمعیۃ عنقریب ایک پروگرام مرتب کرے گی۔ مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

محاذ کشمیر کی اہم ضروریات اور وقتی تقاضے کے پیش نظر ضلعی جمعیۃ اس کو جہاد تسلیم کرتی ہے اور اس جہاد کے لئے اپنی تمام خدمات مرکز کے سپرد کرتی ہے۔ امیر مرکزی حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی کے حکم کے مطابق ہر وقت ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ قوم کو جہاد کی اجازت دے اور مطالبہ کرتی ہے کہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کتاب وسنت کے مخالف ہیں، لہٰذا انہیں منسوخ کیا جائے اور کسی غیر شرعی قانون کو نافذ نہ رہنے دیا جائے۔

(عبدالرحمٰن ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سیالکوٹ)

مفتی محمود صاحب کی زیر سرکردگی کشمیر کمیٹی کا قیام

۲۷ اگست ملتان کے شہریوں کے ایک نمائندہ اجتماع میں کشمیر کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا، جس کا صدر مفتی محمود صاحب کو مقرر کیا گیا ہے۔

یہ کمیٹی ۲۰ ارکان پر مشتمل ہے، اس میں ملتان کے منتخب شدہ قومی اسمبلی و صوبائی اسمبلی کے ممبران، مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام، قومی کارکن اور شہر کے معزز افراد شامل ہیں کمیٹی کشمیری مجاہدین کے لئے امداد و اعانت کے وسائل جمع کرے گی۔ (امروز ملتان ۲۸ اگست ۱۹۶۵ء)

جلسۂ سیرت

۴، ۵ ستمبر ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ اتوار جامع مسجد چوڑیاں اندرون لوہاری دروازہ لاہور میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر جلسہ ہو رہا ہے، جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام شرکت فرمائیں گے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب، حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامعہ اشرفیہ۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب، مولانا حکیم مختار احمد الحسینی۔ مولانا سید حامد میاں صاحب

اجلاس بعد از نماز عشاء ہوا کریں گے۔

(الداعی: اراکین انجمن تبلیغ الاسلام و نماز کمیٹی اندرون لوہاری دروازہ لاہور)

خط وکتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

صحیفۂ عالم

ممالکِ اسلامیہ

صدر ناصر پانچ نکاتی منصوبہ پیش کرینگے

قاہرہ۔ ۰ ۳ر اگست۔ صدر ناصر اور روسی لیڈروں کے مابین بات چیت شروع ہوگئی ہے۔ معتبر ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ صدر ناصر روسی لیڈروں کے سامنے ویت نام کے مسئلے کے متعلق پانچ نکاتی مصالحتی منصوبہ پیش کریں گے۔ اس منصوبے کی تفصیلات نہیں بتائی گئیں۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے سربراہ نے گزشتہ دو ماہ میں دنیا کے مختلف سربراہوں سے اس مسئلہ پر بات چیت کرنے کے بعد یہ منصوبہ مرتب کیا ہے۔ جن سربراہوں سے بات چیت کی گئی ہے ان میں صدر ایوب، چو این لائی، صدر سوئیکارنو اور لال بہادر شاستری شامل ہیں۔ صدر ناصر روسی لیڈروں کے بعد صدر ٹیٹو سے ملاقات کریں گے۔ صدر ٹیٹو نے اس منصوبہ کے متعلق گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ صدر ناصر اس لئے یہ منصوبہ روسی لیڈروں کے سامنے پیش کر رہے ہیں کیونکہ اس میں چین بھی خوش ہے۔ صدر ناصر روس کے پانچ روزہ دورے پر یہاں پہنچے ہیں کل رات صدر ناصر نے ایک استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے ویت نام پر امریکہ کے ہوائی حملوں کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ تیزی سے زوال پذیر ہے اور کسی وقت دم توڑ سکتی ہے۔

صدر ناصر نے اقوام متحدہ کے بحران اور افریقی نو آزاد قوموں کے مسائل پر بھی اظہار خیال کیا۔ صدر ناصر نے ان طاقتوں کا بھی ذکر کیا، جو دریائے اردن کے پانی سے عربوں کو محروم کرنے کے لئے اسرائیل کی حوصلہ افزائی کر رہی ہیں۔

یمن کے بارے میں معاہدہ، تین سالہ جنگ کا خاتمہ

روس میں معاہدے کا پرجوش خیر مقدم

قاہرہ۔ موثق ذرائع کی اطلاع کے مطابق یمن کے تین سالہ پرانے تنازعہ کے پرامن حل کے بارے میں صدر ناصر اور شاہ فیصل کے درمیان معاہدے کے بعد یمن کی سرحدی چوکیوں سے مصری فوجوں کی واپسی شروع ہوگئی ہے۔

یمن کے متعلق معاہدے کا روس میں پرجوش خیر مقدم کیا گیا ہے۔ ماسکو میں صدر ناصر کے دورہ کے موقع پر اخبارات اور سیاسی حلقوں نے اس معاہدہ کو زبردست اہمیت دی ہے۔

انڈونیشیا کا تختہ اُلٹنے کی سازش

متعدد افراد گرفتار

جکارتہ۔ انڈونیشیا کی حکومت کا تختہ اُلٹنے کی سازش کرنے کے الزام میں جزیرہ سماٹرا میں متعدد افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انڈونیشی خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ ان میں کا ایک نمائندہ ملائیشیا سے امداد حاصل کرنے سنگاپور گیا تھا۔ گرفتار شدگان میں سنگاپور کے پانچ افراد اور انڈونیشیا کی اسلامی مسجومی پارٹی کے ارکان شامل ہیں۔

ممالکِ غیر

سنگاپور میں حکومت کے خلاف سازش ناکام

سنگاپور۔ ۰ ۳ر اگست۔ سنگاپور میں حکومت کے خلاف تشدد آمیز کارروائیاں کرنے کا منصوبہ ناکام بنا دیا گیا ہے۔ پولیس نے اس سلسلہ میں اکیس افراد کو ایک خفیہ اجلاس سے نکلتے ہوئے گرفتار کر لیا۔ یہ افراد خلاف قانون عوامی انقلابی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔

پاکستان سے جنگ چھڑی تو بھارت

چوبیس گھنٹوں میں تباہ ہو جائے گا

راولپنڈی۔ کلکتہ کے ایک روزنامہ نے لکھا ہے، کہ اگر موجودہ حالات میں بھارت اور پاکستان میں جنگ چھڑ گئی، تو بھارت ۲۴ گھنٹوں کے اندر تباہ ہو جائے گا۔ روزنامہ "دینک باسومتی" نے مقبوضہ کشمیر کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے مزید لکھا ہے کہ اگرچہ بھارتی حکام یہ اعلان کر رہے ہیں کہ حملہ آوروں کو بھگا دیا گیا ہے لیکن یہ سراسر غلط ہے اور مقبوضہ ریاست کی صورت حال انتہائی سنگین ہے، بھارت قحط میں مبتلا ہے اگر ایسے حالات میں پاکستان سے جنگ چھڑ گئی تو بھارت ۲۴ گھنٹوں میں تباہ ہو جائیگا

متحدہ عرب جمہوریہ میں سعودی عرب والوں کی جائداد

حکومت نے واگذار کر دی

قاہرہ۔ ۰ ۳ر اگست۔ متحدہ عرب جمہوریہ میں سعودی عرب کے بعض شہریوں کی جو جائدادیں ضبط ہوگئی تھیں۔ ان کو الاہرام کی اطلاع کے مطابق واگذار کر دیا گیا ہے۔ ضبطی کا حکم ۱۹۶۲ء میں دیا گیا تھا جبکہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات انتہائی طور پر کشیدہ ہو گئے تھے اور اب واگذار کا حکم جدہ میں دونوں ملکوں کے سربراہوں کی کامیاب کانفرنس کے بعد جاری کیا گیا ہے۔

بھارت کے جھوٹے پراپیگنڈہ سے ہوشیار رہیئے

انقلابی کونسل کی کشمیری عوام سے اپیل

مظفر آباد۔ انقلابی کونسل نے مقبوضہ کشمیر کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ بھارت کے جھوٹے پروپیگنڈا کا شکار نہ ہوں جو مجاہدین کے کارناموں کو بہت زیادہ گھٹا کر بیان کرتے ہیں۔ کونسل کا پیغام آج رات ریڈیو صدائے کشمیر نے نشر کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ مسز اندرا گاندھی اور مسٹر چھاگلا بھی اعتراف کر چکے ہیں کہ مجاہدین اپنے وطن کو آزاد کرانے کا تہیہ کر چکے ہیں۔

غیر ملکی فوجی اڈے ختم کرنے کے لئے کانفرنس

جکارتہ۔ بعض ممالک میں قائم شدہ غیر ملکی فوجی اڈے ختم کرنے کے سلسلہ میں پہلی عالمی کانفرنس دس سے پندرہ اکتوبر تک انڈونیشیا میں ہوگی۔

اخبارِ وطن

اسلامی مشاورتی کونسل کے کام میں رکاوٹ کا امکان

لاہور۔ ۰ ۳ر اگست۔ اسلامی مشاورتی کونسل کے دو ارکان کے استعفے اور دیگر تین ارکان کی سبکدوشی سے کونسل کے کام میں رکاوٹ پیدا ہونے کا امکان ہے، قومی اسمبلی کے اسپیکر مسٹر عبدالجبار خاں اور قومی اسمبلی کے رکن مسٹر عبدالحکیم کونسل کی رکنیت سے مستعفی ہو چکے ہیں۔ جبکہ مولانا محمد حامد بدایونی، حافظ کفایت حسین اور مولانا ابوالہاشم کے عہدوں کی میعاد گذشتہ جولائی میں ختم ہو چکی ہے۔ اس وقت مشاورتی کونسل کو تعزیرات پاکستان اور مسلم خاندانی قوانین اور بعض دیگر امور پر اپنی سفارشات پیش کرنی ہیں جب تک صدر ایوب خالی عہدوں کے لئے نئے ارکان نامزد نہیں کرتے کونسل کا کام رکا رہے گا۔

امیر شریعت کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا

ملتان (ا ن ا ر) مرکزی مجلس خدام صحابہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ متعدد علماء کرام اور مقررین نے ان کی دینی اور سیاسی خدمات کو سراہا۔ مقررین میں مولانا مفتی محمد شفیع مہتمم مدرسہ قاسم العلوم، مولانا مفتی محمد عبداللہ اور سید ابوذر بخاری شامل ہیں۔

صدر ناصر کی روسی لیڈروں سے بات چیت

ماسکو۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر نے عالمی صورت حال اور متحدہ عرب جمہوریہ کے روس سے تعلقات کو مزید مستحکم بنانے کے متعلق کریملن میں روسی لیڈروں سے بات چیت کی ہے۔ باخبر حلقوں کے مطابق گفتگو دوستانہ ماحول میں جاری رہی

بھارتی کانگریس کا اجلاس ملتوی

کلکتہ۔ ۰ ۳ر اگست۔ کانگریس کے صدر کامراج نے آج کلکتہ میں اعلان کیا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جو اجلاس ستمبر میں بمقام سرینگر ہونا قرار پایا تھا اُسے کشمیریوں کی بغاوت کی وجہ سے غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

مشرقی پاکستان کی سرحدوں پر

بھارتی فوج کی تازہ نقل و حرکت

راجشاہی۔ ۲۹ر اگست۔ تازہ اطلاعات کے مطابق بھارت نے مشرقی پاکستان کی سرحدوں پر پھر فوجیں جمع کرنا شروع کر دی ہیں۔ کشتیا، راجشاہی اور دیناج پور کے اضلاع میں سرحدوں پر بھارتی فوج کی نقل و حرکت وسیع پیمانہ پر ہو رہی ہے اور دہاگرام کے گھرے ہوئے علاقہ کے ارد گرد بھی بھارتی فوج جمع ہو رہی ہے اور بھارتیوں نے ٹھاپرہاٹ کے نزدیک نیا کیمپ قائم کر لیا ہے۔

خلافت راشدہ سے ملوکیت تک

[illegible] جو مواد کتب تاریخ میں ملتا ہے اس پر ایک صدی [illegible] سیاسی گرد و غبار کی دبیز تہیں پڑی ہوئی ہیں اور [illegible] حالات و وقائع کے سلسلے میں گو قلم در کف دشمن [illegible] رہا ہے۔ محقق مورخ کا فرض ہے کہ وہ اولاً اس [illegible] سیاسی گرد کو ان واقعات سے جھاڑے اور کف دشمن [illegible] لکھے ہوئے واقعات میں سے دشمن کے مخالفانہ [illegible] حاشیہ قطع کرے، پھر اس عہد کی تاریخ اور ان [illegible] اشخاص کی سوانح مرتب کرے، ایسا کرنے کا [illegible] اگ اور سچا طریقہ صرف یہ ہے کہ قرآن و حدیث [illegible] تمام فرمودات کو پیش نظر رکھے جن میں رسول صلی اللہ [illegible] اور ان کے اصحاب کرام کے کردار و عمل کی جھلک [illegible] ہے۔ پھر یقیناً وہ تاریخ کی تحقیق کا منصفانہ حق ادا [illegible] مگر نہ اس کے قلم کی لغزشیں کسی حد پر بھی نہیں [illegible] اس لئے کہ اگر ایک صحابی پر بھی نکتہ چینی کی گئی، تو اس [illegible] بڑھتے بڑھتے تمام صحابہ تک حتیٰ کہ ذات رسالت تک پہنچ [illegible]

[illegible] تمام کتب تاریخ کو اس نقطۂ نظر سے دیکھنا کہ فلاں [illegible] مسلک کی ترجمان ہے اور فلاں شیعی مسلک کی، اور [illegible] مسلک سے منسوب جو کتاب ہے اس میں مرقوم تمام [illegible] و واقعات مسلکی اعتبار سے قابل تسلیم ہونے [illegible] ورنہ سب کو دریا برد کر دینا چاہیئے، محض فکر و نظر [illegible] کی دلیل ہے۔ مسلک و عقائد سے تعلق رکھنے والی [illegible] دوسری ہیں اور قصص و تاریخ سے تعلق رکھنے والی [illegible] دوسری ہیں۔

[illegible] ان کی حیثیت کچھ اور ہے اور ان کی حیثیت کچھ اور ہے [illegible] الذکر عقیدہ مسلک کی ترجمان ہیں اور ثانی الذکر محض [illegible] و وقائع سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ جن میں رطب [illegible] سب کچھ شامل ہے۔ ان میں مذکورہ واقعات کو [illegible] نظر کی کسوٹی پر پرکھ کر ہی قبول یا رد کیا جا سکتا ہے [illegible] کوئی اہم نتیجہ اخذ کرنے کے لئے انہیں معیار نہیں بنایا [illegible]

[illegible] خود ان کتابوں کے مصنفین اور مولفین نے اپنی کتابوں [illegible] حیثیت کا اعتراف کیا ہے۔ اس لئے ان میں مذکور [illegible] واقعہ کو رد کر دینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ سب کو ہی [illegible] کر دینا چاہیئے۔

[illegible] اور حق تو یہ ہے کہ اگر یہ سب دریا برد ہو بھی جائیں تو [illegible] لئے قرآن و حدیث کا ذخیرہ کافی ہے، ہم اپنے [illegible] کی سیرت اور ان کے اصحاب کرام کے کردار کا نقشہ [illegible] سے بھی مرتب کر سکتے ہیں، اور یہ نقشہ تاریخ کے [illegible] سے کہیں زیادہ مستند اور قابل اعتماد ہوگا

[illegible] رضاکار کی خدمت میں :-

[illegible] ایک دوست نے شیعی ترجمان ہفت روزہ رضاکار ۲۹ اگست کا [illegible] ارسال فرمایا، جس میں رضاکار کے فاضل مدیر نے اپنے بصرہ [illegible] ترجمان اسلام ۱۸ جون میں شائع شدہ ایک مضمون بہ عنوان "پردہ اٹھ رہا ہے" نقل کیا ہے۔

"پردہ اٹھ رہا ہے" میں مضمون نویس نے یہ لکھا تھا کہ مودودی صاحب نے جو تاریخی حوالے اپنے تازہ مضمون خلافت راشدہ سے ملوکیت تک میں تحریر فرمائے ہیں، ان میں شیعی اثرات کے غلبہ کو بادنیٰ تعمق پہچانا جا سکتا ہے۔

رضاکار کے فاضل مدیر نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ تاثر دینا چاہا ہے کہ اہل سنت کی معتبر کتب میں ایسے مندرجات موجود ہیں جن سے صحابہ کی زندگی مجروح و مقدوح نظر آتی ہے اور ان کتب پر ہی تصریت قائم ہے، اسی طرح کے دو چار طعن اور فرمائے ہیں۔

لائق مدیر صاحب نے نہیں معلوم یہ تبصرہ سنی مسلک کی کتب سے لاعلمی کی بنا پر کیا ہے یا جان بوجھ کر اعتراض فرمانے کے لئے یہ راہ نکالی ہے۔

ہم ان سے عرض کریں گے، کہ جناب والا آپ کے علامہ مودودی صاحب نے اپنے اس مضمون میں حضرت عثمان رضؓ اور دیگر صحابۂ کرام پر جن روایات کے حوالوں سے اپنے مبینہ الزامات عائد کیئے ہیں ان میں سے کوئی حوالہ بھی اہل سنت کی معتبر و موثق کتب میں نہیں پایا جاتا۔ افسوس ہے کہ فاضل مدیر نے اتنا بھی غور نہیں فرمایا کہ کسی مسلک سے تعلق رکھنے والی کتابیں اور ہوتی ہیں اور تاریخی و فنی کتابیں اور ہوتی ہیں۔

اہل سنت کی معتبر و موثق کتب قرآن مجید اور مجموعہ ہائے احادیث صحاح اور ان پر مبنی و ماخوذ کتب ہائے کثیرہ ہیں۔ صحابہ کی سوانح و کردار سے متعلق قابل اعتماد بات وہی ہے جو ان کتب سے اخذ شدہ اور ان کے مقرر کردہ معیار و اصول کے مطابق ہو ان کے علاوہ جو بھی کتب ہیں وہ فنی قسم کی ہیں، تاریخ بھی ایک فن ہے اور اس پر اول دن سے طبع آزمائی ہو رہی ہے۔ کتب فنون میں ہر طرح کے اثرات و رجحانات کو دخل پانے کی راہ مل جاتی ہے۔ چنانچہ قدیم و جدید تاریخی ذخائر میں ایسے اثرات بہ شدت پائے جاتے ہیں جو وقت کے سیاسی و سماجی تغیر و تبدل کے پیدا کردہ ہوتے ہیں، اسی وجہ سے دنیا میں سب سے زیادہ جرح و تنقیح و تحقیق و تدقیق تاریخ کے موضوعات پر ہی کی جاتی ہے۔ ایک ایسے فن کی بعض کتب کو تصریت کی بنیاد اور اہل سنت کی کتب معتبر و موثق قرار دینا رضاکار کے فاضل مدیر کی ہی نادر تحقیق ہو سکتی ہے۔

ہم رضاکار کے مدیر محترم کو یقین دلاتے ہیں کہ اہل سنت کی واقعی معتبر کتب میں نہ کوئی شیعی اثر داخل ہوا ہے اور نہ کسی اور کسی قسم کے باطل نے اس میں راہ پائی ہے، بلکہ ان کے ذریعہ اسلام کی، اسلام کے خدا کی، اسلام کے رسول اور صحابہ کرام رضؓ کی صداقت و دیانت کی صحیح صحیح ترجمانی ہوتی ہے۔

مولانا غلام مرشد صاحب کی جس بات کا حوالہ مدیر رضاکار نے دیا ہے۔ افسوس ہے کہ اس میں، انہوں نے صریح تلبیس سے کام لیا ہے۔

غلام مرشد صاحب نے تو احادیث رسول کے بارے میں اس عبارت کا اظہار کیا تھا، حالانکہ احادیث صحیحہ کے مجموعے، ثقاہت کے اعتبار سے مخالف و موافق سب کے نزدیک مسلم ہیں اور ان کی صحت کا انکار ممکن نہیں۔ البتہ وہ کتابیں جن کے حوالے مودودی صاحب نے پیش کئے ہیں اور جنہیں بے خبری میں یا جانتے بوجھتے باوجود مدیر رضاکار اہل سنت کی معتبر کتابیں قرار دے رہے ہیں ان پر تو "تنقید و تجزیے ہمیشہ ہوتے رہے ہیں اور علمی حلقوں میں ان کے قبول و رد کرنے کی مثالیں عام موجود ہیں۔"

فاضل مدیر رضاکار نے اگر اس قسم کی کتابوں کو بے خبری میں اہل سنت کی معتبر کتابیں سمجھ رکھا ہے تو انہیں چاہیئے، کہ وہ اپنی اس بے خبری کو جلد رفع کریں، ورنہ علمی حلقوں میں ان کے علم و دانش سے متعلق کوئی اچھا تاثر نہیں پایا جائے گا

(ک س)

اطلاعات

حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری

بعض کارکنان جمعیۃ علماء اسلام دریافت کرتے ہیں کہ کیا مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری جمعیۃ کے مبلغ ہیں یا نہیں۔ اور بعض حضرات ان کی تاریخیں مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور سے مانگتے ہیں، ان حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ مولانا عبدالشکور صاحب کے بارے میں پہلے مرکز نے اعلان کیا تھا کہ وہ جمعیۃ کے مبلغ ہیں اور یہ اعلان مولانا کی مرضی کے مطابق ہی کیا گیا تھا۔ مگر اس کے بعد عرصہ دراز تک وہ اپنے ذاتی پروگراموں کے تحت دورہ کرتے رہے اور اب بھی کر رہے ہیں۔ مرکز سے ان کے موجودہ پروگراموں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ نہ جمعیۃ علماء اسلام کے نظم کے پابند ہیں نہ اس کے مبلغ۔ اس لئے ان کو بلانے والے حضرات براہ راست ہی ان سے خط و کتابت کیا کریں۔ علاوہ ازیں بعض دوسرے مقررین کے بارہ میں بعض دوسرے مقامات کے دوستوں نے یہ اطلاع دی ہے کہ وہ مودودیوں کے جلسہ میں شرکت کرتے اور پھر اپنے آپ کو جمعیۃ سے وابستہ بھی ظاہر کرتے ہیں۔ علماء کرام اور ارکان جمعیۃ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ جمعیۃ کے مبلغ نہیں ہو سکتے۔

ایصال ثواب

دار العلوم حمایت الاسلام خلجی کنڈر خیل میں جناب مولانا عبدالحلیم صاحب مرحوم سید و شریف کے ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن پاک کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ جناب مولانا کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائیں اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں

غمناک حادثہ

مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم جمعیۃ علماء اسلام بنوں نے اس غمناک حادثہ کی اطلاع دی ہے کہ اکبر علی صاحب بک سیلر جو ترجمان اسلام اور متعدد دوسرے جرائد کے ایجنٹ تھے اور نہایت نیک، دیانتدار اور متشرع آدمی تھے کسی ظالم نے انہیں نماز عصر کے بعد جبکہ وہ لکی سے اپنے مکان دیو خیل آ رہے تھے گولی کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا ہے۔ قاتل ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس اور پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ (ادارہ ترجمان اسلام)

সপ্তাহিক PHONE No. 67715
রজুমানেইসলাম
লাহোর
WEEKLY REGD. L. No. 7132
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE Price 12 Paisse

جلد ۸ | جمعہ - ۲۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۸۵ھ ۱۷ر ستمبر سنہ ۱۹۶۵ء | شمارہ

الانتقاد

(۱) طبقات من باب الاستفسارات قیمت قسم اول ۵ روپیہ
قسم دوم ۴ "

(۲) عقیدۃ الامت فی معنی ختم النبوت قسم اول ۳ روپیہ
قسم دوم ۲/۷۵ روپیہ

مذکورہ بالا دونوں کتابیں پروفیسر علامہ خالد محمود صاحب ایم اے (صدر شعبۂ عربی مرے کالج سیالکوٹ) کے رشحاتِ قلم کا مجموعہ ہیں پروفیسر صاحب موصوف کی علمی شخصیت اب پاکستان میں محتاج تعارف نہیں ہے۔

اول الذکر کتاب میں مسلک اہل سنت سے متعلق بعض معرکۃ الآراء مسائل پر کئے گئے استفسارات کے جوابات درج ہیں۔ یہ جوابات متعلقہ مسائل پر حرف آخر کی حیثیت رکھتے ہیں اور فاضل مجیب نے مسئلہ کے دقیق پہلوؤں پر اس طرح کلام کیا ہے کہ مسلک اہلسنت کی حقانیت روز روشن کی طرح نمایاں ہوکر سامنے آجاتی ہے۔

دوسری کتاب کا موضوع اس کے نام سے ظاہر ہے۔ اس مسئلہ پر یہ فاضلانہ تحریر اپنا جواب آپ ہے اور اس قابل ہے کہ ہر پڑھے لکھے مسلمان کی نظر سے گذر جائے تاکہ فتنۂ انکار ختم نبوت کے پروپیگنڈے کی زد سے وہ بچ سکے۔ اس کتاب کے ناشر ادارہ حفظ معارف اسلامیہ ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ ہیں مکتبہ تعمیر حیات نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور سے بھی یہ ہر دو کتابیں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ (ک)

موضح القرأت

تالیف قاری محمد حبیب اللہ خاں

قیمت ۳ روپے

پتہ :- مدرسہ تجوید القرآن فاروقی مسجد میری ویدر ٹاور کراچی

یہ کتاب فن قرأت میں نہایت محنت سے لکھی گئی ہے اور اس کے مستند ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ پاکستان کے شیخ القراء فتح محمد صاحب پانی پتی نے اس کی تحسین مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمائی ہے

"اس کتاب میں قرأت سبعہ کے تمام اختلافات اس طرح جمع کئے ہیں کہ کوئی وجہ چھوٹنے نہیں پائی ... شائقین کو اس سے بیش بہا فائدہ پہنچے گا۔"

کتاب طباعت اور توضیح مطالب کے اعتبار سے معیاری ہے (ک)

انکشافات کا تیسرا ایڈیشن

انکشافات کے اس نئے ایڈیشن میں جدید اور اہم ترین اضافوں کے ساتھ مودودی صاحب کے خود ساختہ مذہب، اُن کے عقائد و نظریات، اُن کا مسلک، اُن کی علمیت اور قابلیت، ان کا علمی تبحر و دینی تفقہ، اُن کی سیاسی، مذہبی اور علمی دیانت، اُن کی تضاد گوئی اور ان کا لیڈرانہ شعور، اُن کی انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام و ائمہ عظام و فقہائے اسلام اور سلف الصالحین کی شانِ مبارک میں دریدہ دہنی کو اُن کی کتابوں سے ماخوذ اقتباسات اور مکمل حوالہ جات و ناقابل تردید تحریری دستاویزات کے ذریعہ معہ استدلال مکمل کر پیش کیا گیا ہے تاکہ علماء کرام و مبلغین اسلام اور زعمائے ملک و ملت بیدار ہوں اور وہ نیک نیت اور دیندار لوگ بھی جو مودودی صاحب کی خوش الفاظی کے فریب میں گمراہ ہو رہے ہیں نہ صرف خود ہی صحیح اور سیدھے راستے پر آسکیں بلکہ دوسروں کو بھی مودودی کے اسلام کش اور ایمان خود

افغانستان معاہدۂ استنبول میں شامل ہونے پر غور کر رہا ہے

کابل ۲۹ر اگست۔ افغانستان وزیر خزانہ سید قاسم رشتیہ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ افغانستان معاہدہ استنبول میں شامل ہونے کے سوال پر غور کر رہا ہے وہ یہاں پاکستانی اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان نے ابھی تک اس سلسلے میں قطعی موقف اختیار نہیں کیا اور اس معاہدے میں شامل ہونے کے فیصلے کے اسباب خالصتاً اقتصادی ہوں گے۔

انصار الاسلام جہاد کے لئے تیار رہیں

جمعیۃ کی رضاکار تنظیم انصار الاسلام کے ارکان جہاد کشمیر کے لئے تیار رہیں اور مغربی پاکستان انصار الاسلام کے سالار اعلیٰ جناب حاجی کرامت اللہ صاحب کی ہدایات کا انتظار کریں۔ روزانہ اپنے اپنے حلقوں میں اجتماعات کریں اور عوام میں جہاد کا جوش و جذبہ پیدا کریں۔ کشمیر کی تازہ ترین صورت حال سے باخبر رہیں اور اپنی تیاریوں کی اطلاع مرکزی دفتر لاہور کو بھیجتے رہیں۔

(مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور)

اجتہادات سے بہ دلائل آگاہ کر سکیں۔ قیمت ۵۰/۲ روپے محصولڈاک ۵۰ پیسے۔ نیز مساجد کے اعلیٰ خطیبوں اور مقرر حضرات کے لئے بمتاع تبلیغ نصف قیمت محصولڈاک

(نوٹ) تعمیل فرمائش میں تاخیر یا رکاوٹ سے بچنے کے لئے منی آرڈر کی کوپن پر اپنا پتہ خوشخط اور اردو میں

(مسعود الحسن ناظم دار التبلیغ بنوں سٹی مغربی پاکستان)

جلد ۸ | جمعہ ۳ دسمبر ۱۹۶۵ء مطابق ۹ شعبان المعظم ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۴۸

چیدہ چیدہ اور اہم خبریں

بھارتی اخبارات نے عرب دشمنی کی مہم تیز کردی

اسرائیل کے بارے میں عربوں کے خلاف زہریلے مضامین اور فیچروں کی اشاعت

راولپنڈی ۔ ۲۷ نومبر۔ بھارت کے حکومت کے حامی اخبارات عربوں کے خلاف مہم جاری کئے ہوئے ہیں۔ جس کا مقصد عرب ملکوں میں پھوٹ ڈالنا اور انہیں دنیا کی اہم طاقتوں سے جدا کرنا ہے۔ عرب دشمنی کے جذبے کے تحت بھارتی اخبارات اسرائیل کے متعلق نسبتاً زیادہ تعداد میں مضمون اور فیچر شائع کر رہے ہیں جو عربوں کے خلاف زہر آلود پروپیگنڈے سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

اس ناپاک مہم کی تازہ ترین مثال مدراس کے انڈین ایکسپریس کی ایک رپورٹ ہے۔ جس کا عنوان "افریشیائی کانفرنس کی بیلنس شیٹ" ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ بھارت روس کے لئے لڑتا رہا، لیکن اس کے دوسرے دوست متحدہ عرب جمہوریہ نے لاتعلقی کا مظاہرہ کیا"۔

انڈین ایکسپریس نے الزام لگایا ہے کہ افریشیائی کانفرنس میں روس کے داخلے کی حمایت کرنے کے بعد متحدہ عرب جمہوریہ نے کس حد تک اس مسئلے کو پس پشت ڈالنے کے لئے کام کیا۔ الجزائر کانفرنس کا میزبان ہونے کی حیثیت سے فیصلہ کن کردار انجام دے سکتا تھا لیکن اس نے بھی عرب جمہوریہ کی پیروی کی۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اگر متحدہ عرب جمہوریہ کانفرنس میں روس کی شمولیت کے سوال پر بھارت کے ساتھ مل کر کام کرتا تو کمل فتح ہو جاتی۔

حقیقت یہ ہے کہ الجزائر اور متحدہ عرب جمہوریہ بھی افریشیائی کانفرنس میں روس کی شمولیت کے اتنے ہی حامی تھے جتنا کہ بھارت ظاہر کرتا ہے لیکن چونکہ کانفرنس ملتوی ہو رہی تھی اس لئے انہوں نے اس بات پر زیادہ زور نہیں دیا۔ دوسرے عملی طور پر اس کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ اس کے برعکس بھارت نے کانفرنس کو تارپیڈو کرنے کے لئے یہ سوال اٹھایا تھا۔ متحدہ عرب جمہوریہ اور الجزائر کے درمیان پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہوئے انڈین ایکسپریس نے لکھا ہے کہ عرب اتحاد اور اپنی ضروریات کی وجہ سے متحدہ عرب جمہوریہ الجزائر کا ایک حاشیہ نشین بن گیا ہے۔

ہماری فوج کی شرافت کا اعتراف

راولپنڈی ۔ ۲۷ نومبر۔ مشرقی پنجاب کے اعلیٰ مسٹر رام کشن نے کہا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کی حالیہ جنگ میں پاکستانی فوجیوں نے کسی ہندوستانی عورت کا اغوا نہیں کیا۔ ہندوستانی اخبارات نے مسٹر رام کشن کا بیان شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ لوک سبھا میں مسٹر کپور سنگھ نے بالکل غلط کہا ہے کہ پاکستانی سپاہی ہندوستانی عورتوں کو اٹھا کر لے گئے ہیں۔ یاد رہے کہ چند روز قبل مسٹر کپور سنگھ نے ہندوستانی پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ پاکستانی سپاہی فاضلکا کے علاقے میں ہندوستانی عورتیں اٹھا کر لے گئے ہیں۔ وزیر دفاع مسٹر چاون نے اس وقت لاعلمی کا اظہار کیا تھا اور کہا تھا کہ وہ صوبائی حکومت سے اس سلسلے میں معلومات حاصل کریں گے چنانچہ صوبائی وزیر اعلیٰ نے ایک بیان میں اس الزام کی تردید کی ہے۔

سرینگر شہر فوج اور پولیس کے سپرد کر دیا گیا

جنگی تیاریوں کیلئے بھارتی حکومت نے حکومت کشمیر سے مزید چھ کروڑ روپے طلب کرلئے

مظفرآباد ۔ ۲۷ نومبر۔ ہندوستانی حکام نے سرینگر اور وادی کشمیر کے درمیان تمام مواصلات کے تمام ذرائع منقطع کر دیئے ہیں۔ یہاں تک کہ سرینگر اور دوسرے علاقوں کے لوگ ٹیلیفون پر بھی ایک دوسرے سے بات چیت نہیں کر سکتے۔ سرینگر کی تمام سڑکوں پر بھارتی فوج اور پولیس کے مضبوط دستے متعین ہیں۔ باہر سے آنے والی تمام لاریوں، موٹر گاڑیوں، تانگوں اور سائیکلوں تک کی تلاشی لی جاتی ہے اور مسافروں سے تفصیلی پوچھ گچھ کے بعد ہی انہیں شہر میں داخلہ کی اجازت دی جاتی ہے۔

مسلمانان کشمیر نے ہندوستانی فوجیوں کے ظالمانہ رویہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ رات کے وقت جبراً مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہو جاتے ہیں اور خواتین کی آبرو ریزی کرتے ہیں۔ روزنامہ بھارتی حکومت نے کشمیر کی نام نہاد حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جنگی تیاریوں کے لئے مزید چھ کروڑ روپیہ مرکزی حکومت کے حوالے کرے۔

دشمن کے پانچ سپاہی مارے گئے

راولپنڈی ۔ ۲۷ نومبر۔ بھارتی فوجوں کی جانب سے مختلف سیکٹروں میں فائر بندی کی خلاف ورزیاں بدستور جاری ہیں۔ جمعہ کے روز ہماری فوجوں کی جوابی کارروائی سے پانچ بھارتی سپاہی مارے گئے سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ واہگہ سیکٹر میں ایک حسینی والا میں ۳۔ اور جیدیاں سیکٹر میں ایک بھارتی سپاہی ہماری جوابی کارروائی سے ہلاک ہوا۔ ان تمام واقعات میں ہمارا صرف ایک آدمی ضائع ہوا۔ اس کے علاوہ دشمن کی فوجیں کشمیر اور راجستھان کے تقریباً تمام سیکٹروں میں گولیاں چلاتی رہیں

صدر ایوب ۱۰ دسمبر کو غیر ملکی دورے پر روانہ ہوں گے

راولپنڈی ۔ ۲۷ نومبر۔ صدر ایوب ۱۰ دسمبر کو امریکہ، برطانیہ، فرانس، مغربی جرمنی اور سعودی کے دورے پر روانہ ہو جائیں گے۔ ۱۱ دسمبر کو وہ نیویارک جاتے ہوئے لندن میں انگلستان کے وزیر اعظم مسٹر ولسن سے ملاقات کریں گے۔ لندن سے نیویارک پہنچنے کے بعد وہ ۱۳ دسمبر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے۔ عالمی ادارہ کے اجلاس میں یہ ان کی دوسری تقریر ہوگی اس سے پہلے انہوں نے ستمبر ۱۹۶۳ء میں جنرل اسمبلی میں تقریر کی تھی جسے بہت سراہا گیا تھا۔

صدر ایوب ۱۴ اور ۱۵ دسمبر کو ٹیکساس میں صدر جانسن سے ملاقات کریں گے۔ صدر پاکستان فرانس کے صدر ڈیگال اور مغربی جرمنی کے صدر لیوڈوگ ایرہارڈ سے بھی ملاقات کریں گے۔ اس سے پہلے باخبر ذرائع یہ اطلاع بھی دے چکے ہیں کہ اگر ہندوستان کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے مسئلہ کشمیر پر تاشقند میں بات چیت کرنا ممکن بنا دیا تو صدر ایوب روس بھی جائیں گے اور روسی وزیر اعظم اور روسی لیڈروں سے تنازعہ کشمیر پر بات چیت کریں گے۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

واقعات و حالات

امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی کا دورۂ آزاد کشمیر

میرپور میں جمعیۃ علماء اسلام کے امدادی کیمپ کی کارگذاری

تاثرات ۔۔۔۔ مختار احمد الحسینی

۱۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو جہلم سے حافظ محمد اسحاق صاحب ایک بس لے کر مرکزی دفتر لاہور سے مہاجرین کے لئے سامان لینے کے لئے آئے ہوئے تھے کہ معلوم ہوا جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے محترم امیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی کل جہلم پہنچ رہے ہیں۔ اور میرپور جمعیۃ کے امدادی کیمپ کے لئے مہاجرین میں تقسیم کرنے کے واسطے لحاف، کپڑے وغیرہ بوفک سامان لے جا رہے ہیں۔ امیر محترم کی آمد ان سے جانے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ چنانچہ ڈیڑھ بجے مرکزی دفتر لاہور سے ۳۸ بنڈل سامان لیکر ہم بھی جہلم و میرپور کے لئے روانہ ہو گئے۔

امیر صاحب کی جہلم میں تشریف آوری

رات خیبر میل سے حضرت امیر محترم جہلم پہنچ گئے۔ اور رات امدادی سامان سے لدے ہوئے ٹرک بھی پہنچ گئے۔

درس قرآن

صبح کی آذان کے ساتھ جامع مسجد گنبد والی سے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ یہ اعلان کر دیا گیا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے امیر اعلیٰ فجر کی نماز کے بعد درس قرآن دیں گے۔ اعلان سنتے ہی جوق در جوق لوگ آنے شروع ہو گئے یہ حتیٰ کہ تمام مسجد بھر گئی۔ آپ نے نماز کے بعد اپنے مخصوص اور دلکش انداز میں درس دیا۔

بڑی عبادت

آپ نے فرمایا کہ ملک و ملت کی حفاظت ہمارا مذہبی فریضہ ہے اور ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرنا سب سے بڑی عبادت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے وہ مجاہد جو اس وقت وطن عزیز کے دفاع و استحکام کے لئے سینہ سپر ہیں۔ ان کا مقام اللہ کے ہاں بہت ہی بلند ہے۔ جہاد کی فضیلت پر آپ نے تفصیلی روشنی ڈالی۔

میرپور کو روانگی

۲۲ نومبر بروز پیر ناظم مرکزیہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی ہدایت کے مطابق ایک ٹرک راولپنڈی کے امدادی کیمپ کے لئے بھیج دیا گیا اور ایک ٹرک راقم اور جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے سالار جناب محمد انور بادشاہ صاحب لیکر میرپور روانہ ہو گئے۔ امیر محترم نے دوپہر کے بعد میرپور جانے کا پروگرام بنایا۔ ہم گیارہ بجے کے قریب میرپور پہنچ گئے۔

میرپور کا امدادی کیمپ

امدادی کیمپ ایک مسجد میں تھا۔ جہاں ہمارے رضا کار مہاجرین میں سامان تقسیم کر رہے تھے۔ مہاجرین کی بہت بڑی تعداد مسجد کے ارد گرد کھڑی تھی۔ ایک طرف عورتیں تھیں۔ جو اپنی باری سے سامان لے جا رہی تھیں۔ جب ہم پہنچے تو ہجوم دیدنی تھا۔ بڑا منظم انداز انہیں نہیں دیکھا

بالاکوٹ کی سرزمین کا آدمی

کیمپ میں حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب فاضل دیوبند بالاکوٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام سرسہ حالانکہ جو اس وقت شہید بجار اور سرودرمیں مینار کے تھے۔ نہایت جانفشانی اور پورے خلوص کے ساتھ سامان مہاجرین کو دے رہے تھے۔ یہی حال دوسرے کارکنوں کا تھا۔ میرے ذہن میں کیمپ دیکھنے سے پہلے یہ خیال کئی بار آیا کہ ہو سکتا ہے۔ مہاجرین جو اسے جن میں اکثریت ان لوگوں کی ہوگی جنہیں زندگی بھر کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کا اتفاق نہیں ہوا ہوگا۔ ان کے جذبات ضرور مجروح ہوتے ہوں گے۔ لیکن حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب بالاکوٹی کی شخصیت اور رضا کاروں کے اخلاص اور تقسیم کرنے کے انداز نے میرے اس خیال کی تغلیط کر دی۔ ہر آدمی کو اس کی ضرورت کے مطابق سامان مل رہا تھا۔ ان کے رجسٹریشن کارڈ سے رجسٹر پر اندراجات کئے جاتے تھے۔ جس سے ایک فائدہ تو یہ تھا کہ مہاجرین کے علاوہ کوئی سامان نہیں لے سکتا تھا اور دوسرا یہیں معلوم ہوتا رہتا تھا کہ کتنے افراد و کنبوں کو ضروریات کا سامان دیا جا چکا ہے۔

حضرت امیر محترم کی آمد

عصر کے وقت حضرت امیر محترم تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب، حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب۔ مولوی محمد شفیع صاحب اور خان غلام قادر خان صاحب اور دیگر احباب تھے۔

کیمپ میں تشریف آوری اور خطاب

امیر محترم اور آپ کے رفقاء سیدھے کیمپ میں تشریف لائے۔ نماز عصر کیمپ میں ہی ادا کی اور اس کے بعد مہاجرین کو خطاب فرمایا۔ اور کہا کہ "آپ لوگوں نے عظیم قربانی دی ہے اسلام کے تحفظ اور آزادی وطن کے لئے اپنے گھروں کو چھوڑا ہے"

اللہ کا وعدہ

اللہ کا وعدہ ہے کہ "جن لوگوں نے ترک وطن کیا اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور تکلیف دیئے گئے میری راہ میں اور شہید کئے گئے، میں ان کے سارے کے سارے گناہ مٹا دوں گا۔ اور ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے جنت کے دروازے۔ اور یہ ثواب ہے اللہ کی جانب سے جو اللہ کے پاس بہترین بدلہ ہے"۔

امیر محترم نے فرمایا کہ "اس وقت استقلال کے ساتھ اس امتحان سے گزرنا ہوگا اور پہلے سے زیادہ اسلام کی پابندی ضروری ہوگی۔ یہی سب سے زیادہ قیمتی متاع ہے"۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلام بن جاؤ

امیر محترم نے فرمایا: سب سے بڑی دولت یہ ہے کہ ہم حضور کے سچے غلام بن جائیں اور ارکان اسلام کی پوری پابندی کریں۔

آنسو

جب امیر صاحب مہاجرین سے خطاب فرما رہے تھے اور قرآن و حدیث پڑھ کر انہیں صبر و شکر اور اسلام کی پابندی کا درس دے رہے تھے تو مہاجرین اور دیگر سامعین کے آنسو جاری تھے۔ آپ کی ہر بات دل کی گہرائی میں پہنچ رہی تھی

پھر عہد

آپ نے فرمایا کہ "آؤ ہم عہد کریں کہ جب تک جیئیں گے اسلام پر سختی سے قائم رہیں گے۔ نماز اور دیگر ارکان کی پابندی بجا لائیں گے۔ حضور کے دامن کو نہیں چھوڑیں گے ان کی غلامی میں ہی نجات ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہمیں حضور کے جھنڈے کے نیچے اسی طرح جمع کرے جیسے آج یہاں جمع ہیں"۔ مہاجرین اور سامعین کے ہاتھ کھڑے کئے اور اس عہد پر قائم رہنے کا اظہار کسی نے جذبات سے مغلوب ہو کر آنسوؤں سے کیا اور کسی نے زبان سے۔

آخر میں آپ نے دعا فرمائی۔

شہریوں سے خطاب

شہر میں منادی کے ذریعہ رات جامع مسجد میں آپ کی تقریر کا اعلان ہو چکا تھا۔ عشاء کی نماز کے بعد حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ کی صدارت میں جلسہ ہوا

شکریہ

میرپور کے عوام کی طرف سے جامع مسجد کے خطیب مولانا محمد یوسف صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کا اور امیر محترم کا مہاجرین کی امداد پر شکریہ ادا کیا۔

درس قرآن

۲۳ نومبر صبح امیر محترم نے درس قرآن کا افتتاح کیا جو مہاجرین کی تعلیم کے لئے جاری کیا گیا تھا۔

واپسی

امیر محترم دوبارہ کیمپ میں تشریف لائے اور خطاب و دعا فرمائی نیز کارکنوں کو بھی مخاطب کرتے ہوئے ان کے جذبہ کو سراہا۔

واپسی پر حضرت نے دینہ میں تھوڑی دیر قیام کیا اور جماعتی احباب سے ملے۔ دوپہر کو جہلم پہنچ گئے۔

احوال ـــ و ـــ وقائع

(احمد حسین کمال)

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا ملتان میں منعقد ہونے والا اجلاس
دینی جماعتوں کا نمائندہ کنونشن

۴ دسمبر ۱۹۶۵ء کو ملتان میں مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہو چکا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے محترم امیر حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم نے خصوصی طور پر اجلاس طلب فرمایا ہے۔ اس سے پہلا اجلاس جولائی ۶۵ء میں سرگودھا میں منعقد ہوا تھا۔

ناظرین کرام کو یاد ہوگا کہ اس موقع پر مرکزی جمعیۃ کے ارکان شوریٰ نے مسئلہ کشمیر اور بھارتی تعلقات کے بارے میں اپنے خدشات کا اظہار کیا تھا۔ وہ حرف بہ حرف پورے ہوئے مرکزی مجلس شوریٰ نے اس وقت بھی یہ سفارش کی تھی، کہ ملک و ملت کو بھارت سے عظیم خطرہ لاحق ہے۔ کشمیر کی آزادی کا حصول سوائے جہاد کے اور کسی طرح ممکن نہیں ہے۔ عوام میں اتحاد و عمل کی قوت اسلام سے حقیقی وابستگی کے ساتھ ہی پیدا کی جا سکتی ہے۔ پاکستان کا بہ حیثیت ایک آزاد اور اسلامی مملکت کے باقی و قائم رہنے کا انحصار صرف اس بات پر ہے کہ اس سرزمین پر غیر اسلامی اثر و نفوذ کو قطعی ختم کر دیا جائے مکمل اسلامی اصول و احکام کا اجرا و نفاذ عمل میں لایا جائے اسلامی ممالک سے برادرانہ روابط استوار کئے جائیں مغربی ممالک بالخصوص امریکہ و برطانیہ سے کسی خیر کی توقع نہ رکھیں وغیرہ وغیرہ۔

حقیقت یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین اول دن سے یہ تمام باتیں ارباب اقتدار اور اصحاب اثر و رسوخ پر واضح کرتے چلے آ رہے ہیں۔ جمعیۃ کے قائد مفتی محمود صاحب نے سابقہ قومی اسمبلی میں متعدد مرتبہ اپنی تقریروں میں ان باتوں کی طرف توجہ دلائی اور جمعیۃ کے ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے بھی مغربی پاکستان کی سابقہ صوبائی اسمبلی میں متعدد بار ان امور کا تذکرہ کیا تفصیل میں جانے کا یہ موقعہ نہیں۔ لیکن بہرحال یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ بھارت کے حملے کے بعد مغرب دوستی و اسلام دشمنی کے رویوں کا جو پردہ فاش ہوا ہے۔ اس کو برسہا برس سے جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین عریاں کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور بالآخر ایک شدید و تلخ تجربہ کے بعد اب سب نے ہی اسے تسلیم کر لیا ہے۔

بھارت کے حملے نے عوام و خواص کے سوچنے اور سمجھنے کا انداز بدل دیا ہے۔ حق و باطل واضح اور نمایاں ہو کر سامنے آ گئے ہیں۔ یہ نئی صورت حال اسی صورت میں خوش آیند ثابت ہو سکتی ہے کہ موجودہ انداز فکر مستقل بنیادوں پر اور ٹھوس عملی شکل میں قائم و مستحکم بنا دیا جائے۔ پاکستان حقیقتاً ایک اسلامی ملک بن جائے۔ اور یہاں کے ہر شعبۂ زندگی میں قصر حکومت سے لے کر عام راہ گذاروں تک دیکھنے والوں کو صرف اسلام کا ہی رنگ نظر آئے۔

بلا شبہ فکر و عمل کی ان تبدیلیوں کے وقت جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس برمحل اور تقاضائے وقت کے مطابق منعقد ہوا ہے۔ ملت کو دینی راہ پر گامزن کرنے کی صحیح رہنمائی کا حق علماء ہی ادا کر سکتے ہیں۔ وہ اس فرض کی انجام دہی کے لئے جو لائحہ عمل تجویز کریں گے۔ وہی اقرب بالصواب ہوگا۔ ملتان میں منعقد ہونے والی اس مجلس شوریٰ کا ایک روشن اور پُر امید پہلو یہ ہے کہ اس کے دوسرے دن ہی ملک کی تمام دینی جماعتوں کا ایک نمائندہ کنونشن بھی ملتان میں منعقد ہو رہا ہے اس طرح اتحاد ملت کی طرف ایک اور قدم اٹھ رہا ہے جس سے مسلمانان پاکستان کے لئے اور زیادہ آسان ہو جائے گا کہ وہ مخالف دین عناصر کے فریب سے بچ کر دین حق کی راہ پر چل سکیں۔

ہم جمعیۃ کی مجلس شوریٰ اور متحدہ اسلامی محاذ کے کنونشن کی کامیابی کے لئے بارگاہ رب العزت میں سوز دل کے ساتھ دست بہ دعا ہیں۔

صدر ایوب کا دورۂ روس و امریکہ

صدر مملکت کی حیثیت سے کسی ملک کے سربراہ کا غیر ممالک کا دورہ کوئی ایسی اہم بات نہیں ہوتی ہے جسے انقلابی اقدام سے تعبیر کیا جائے۔ خیر سگالی کے یہ رسمی اقدامات ہوتے ہی رہتے ہیں، بالخصوص گذشتہ پندرہ سال سے اس طرح کے دوروں کی روایت چل نکلی ہے اور اب ایک عام تجربے سے زیادہ ان کی کوئی اہمیت نہیں رہ گئی۔ ہمارے صدر محترم نے بھی اس طرح کے کتنے ہی دورے کئے ہیں اور ان میں سے بعض اہم نتائج کے حامل تھے۔ لیکن ان کا متوقع دورۂ روس و امریکہ جن حالات کے بعد ہونے والا ہے۔ وہ یقیناً بہت ہی غیر معمولی اہمیت کا دورہ ہوگا۔ بھارت کے حالیہ جارحانہ حملے کے موقعہ پر جن نازک حالات سے ہمارا وطن عزیز گذر رہا۔ اور اس پر خطر موقعہ پر جس جرأت و تدبر کا مظاہرہ صدر مملکت کی طرف سے ہوا۔ اس نے ۵ ستمبر سے قبل کے پاکستان سے ۵ ستمبر کے بعد کے پاکستان کو ہر رخ پہ بہت دور اور آگے لا کھڑا کیا ہے۔ اس سے نہ صرف ہمارے ملک کی داخلی پالیسی شدید طور پر متاثر ہوئی ہے بلکہ خارجہ پالیسی میں بھی اہم تبدیلیاں ناگزیر ہو گئی ہیں۔ ان پالیسیوں میں بتدریج تبدیلیوں کا آغاز اگرچہ عرصہ سے صدر ایوب خاں کی حکومت کا لائحہ عمل بنا ہوا تھا۔ لیکن بھارت کے جارحانہ حملے کے بعد یہ تبدیلیاں انقلابی موڑ پا گئی ہیں۔ روس اور امریکہ بھی اس حقیقت کو سمجھتے ہیں اور اسی لئے وہ برابر تگ و دو کر رہے ہیں کہ صدر ایوب خاں ایک بار ماسکو و واشنگٹن آئیں تاکہ نئے حالات کے ساتھ روس و امریکہ اپنے لئے موافقت کی راہ نکال سکیں۔ موجودہ جنگ نے پاکستان کی اہمیت کا لوہا مخالف و موافق سب سے منوا لیا ہے۔ ایشیا میں امریکی، برطانوی و روسی ڈپلومیسی کے وہ اندازے قطعی فیل ہو چکے ہیں جو بھارتی حملے سے پہلے ان طاقتوں نے قائم کر رکھے تھے۔

مشرق وسطیٰ سے لے کر جنوب مشرقی ایشیا کے آخری جزائر تک ایک نیا ایشیا جنم لے چکا ہے۔ ۱۹۵۰ء میں جو سیاسی نقشہ امریکی، برطانوی سیاست دانوں نے مرتب کیا تھا وہ قطعی ٹوٹ پھوٹ چکا ہے، مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے قیام نے عربوں کو مفلوج و ناکارہ نہیں بنایا اور نہر سویز پر صدر ناصر کے کامیاب قبضہ کے بعد اسرائیل کا وجود مشرق وسطیٰ و عرب ممالک کے لئے صرف ایک خطرہ کے سوا اور کچھ نہیں رہ گیا ہے۔ قبرص کے مسئلہ سے ترکوں کے ولولے سرد نہیں کئے جا سکے۔ ملائیشیا کا گٹھ جوڑ انڈونیشیا کو مرعوب نہ بنا سکا۔ جنوبی کوریا اپنی اہمیت کھو چکا جنوبی ویت نام امریکہ کے لئے ایک سہمہ سے زیادہ کارآمد نہیں ثابت ہوا۔ چیانگ کائی شیک اور فارموسا کی پرورش سے عوامی چین کا کچھ نہیں بگاڑا جا سکا۔ اور بھارت کو چین کی مدمقابل طاقت نہیں بنایا جا سکا۔ یہاں تک کہ اس کی طاقت، اہلیت و صلاحیت کا سارا بھرم پاکستان کے ساتھ سترہ دنوں کی جنگ میں کھل چکا اور ضائع ہو چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ امریکہ اور روس کے حلیف اپنی گذشتہ پالیسیوں پر نظر ثانی کریں گے۔ اب کوئی طاقت ایوب خاں کے پاکستان سوئیکارنو کے انڈونیشیا، ناصر کے متحدہ عرب جمہوریہ اور ماؤزے تنگ کے جمہوریہ چین کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ مستقبل کے مشرق و ایشیا کی تشکیل کے ایسے چاروں ملک عناصر اربعہ بن چکے ہیں

صدر ایوب خاں کا یہ دورہ اس اعتبار سے بھی نہایت اہم ہے کہ وہ برطانوی وزیر اعظم اور فرانسیسی صدر مملکت سے بھی ملاقات کریں گے۔ اور امریکہ میں جنرل اسمبلی سے بھی خطاب فرمائیں گے۔ اس طرح گویا تمام دنیا کی رائے عامہ اور ذمہ دار افراد کے سامنے پاکستان کے موقف کی براہ راست ترجمانی ہو سکے گی۔

قومی اسمبلی میں ضمنی بجٹ کی منظوری

قومی اسمبلی نے ضمنی مالی بل اتفاق رائے سے منظور کر لیا ہے۔ یہ بل خاص طور پر دفاعی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے پیش کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس بل سے اختلاف رائے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ملک کا دفاع تمام ضروریات سے اہم ترین ہے اور اس کے لئے ملک کے عوام ہر طرح کی قربانی کے لئے آمادہ و تیار ہیں۔ وہ دفاعی فنڈ میں بیش از بیش حصہ لے رہے ہیں۔ غریب و متوسط طبقے کے عوام نے اپنی حد استطاعت سے کہیں زیادہ اور اپنی ہر قسم کی ضروریات کو پس پشت ڈال کر ملک کے دفاع کے لئے اپنا سب کچھ پیش کر دیا ہے۔ جب رضاکارانہ بنیادوں پر یہ عالم ہے تو عوام اس بوجھ کو بھی بخوشی برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں جو نئے ضمنی بجٹ سے ان پر پڑ سکتا ہے۔

تاہم اس سلسلے میں چند باتیں قابل توجہ ہیں۔

دفاعی منصوبہ بندی اگرچہ زیادہ تر ایک رازدارانہ امر ہے اور فوجی نقطہ نگاہ سے اس کی ضروریات کو صدر ایوب خاں کی حکومت دوسروں سے کہیں زیادہ بہتر طور پر سمجھتی ہے اس لئے اس باب میں ہمیں ارباب کار پر مکمل اعتماد ہے۔ لیکن دفاعی منصوبہ بندی صرف فوجی تیاریوں پر ہی ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس کی اصل بنیاد عوام کے جوش و جذبہ اور قوت

باقی صفحہ ۲۸ پر

جہاد کانفرنسیں اور محترم بھائی شورش کاشمیری

"جہاد کانفرنسیں" کے عنوان سے رسالہ چٹان کی اشاعت ۲۲ نومبر ۱۹۶۵ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں ہمارے مخلص دوست نے بہت سے حضرات کے نام گنائے ہیں جو متحدہ اسلامی محاذ میں شامل نہیں ہیں۔ خدا جانے اس بات کی کیا ضرورت تھی۔ مگر ان سے فروگذاشت ہوئی ہے ابھی اور بہت سے نام بھی ہیں جو محاذ میں شامل نہیں ہیں۔ آپ نے اس مضمون کے آخر میں تحریر فرمایا ہے کہ علیحدہ علیحدہ تنظیموں سے نہ صرف وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ پبلک کے اتحاد کو بھی بسا اوقات نقصان پہنچتا ہے"۔

پھر تو محترم آغا صاحب مختلف جماعتوں یا افراد کے قریب کرنے کی جتنی کوشش بھی ہو مفید ہے۔ اور آپ اس کی ترقی کے لئے دست بدعا بھی ہیں۔ پھر خدا جانے اس جملہ کا کیا مطلب ہے کہ

"ایک ہی جماعت کی تین شاخوں کے تین راہنما ایک نئے محاذ میں جس اتحاد کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ وہ اپنی تنظیم ہی میں کیوں نہیں کرتے"؟

پوری عبارت یہ ہے:۔

"مجلس احرار کے پرانے راہنما الگ الگ تنظیموں کے مالک ہیں۔ مثلاً شیخ حسام الدین احرار کے صدر ہیں۔ مولانا غلام غوث جمعیۃ علماء اسلام کے۔ مفتی محمود مدرسہ قاسم العلوم کے پرنسپل ہیں۔ مولانا محمد علی جالندھری مجلس تحفظ ختم نبوت لئے بیٹھے ہیں۔ اول الذکر تین بزرگوں نے ایک نیا محاذ قائم کیا ہے۔ جذبہ مبارک ہے۔ ہم اس کی ترقی کے لئے دست بدعا ہیں۔ لیکن ایک ہی جماعت کی تین شاخوں کے تین راہنما ایک نئے محاذ میں جس اتحاد کا مظاہرہ کر رہے ہیں وہ اپنی تنظیم ہی میں کیوں نہیں کرتے"۔ الخ

محترم آغا صاحب کو کس بات سے رنج اور کس سے خوشی ہے اور کتنے درجے کی رضا یا ناراضگی ہے یہ وہ بھی جانتے ہیں اور ہم بھی۔ ان بحثوں میں پڑکر ہم دوستانہ تعلقات میں کمی کے خطرہ کو دعوت نہیں دیتے۔ البتہ دو باتیں عرض کرنی ہیں۔ آپ اپنے مندرجہ جملوں میں اتنا اضافہ فرماتے تو لطف زیادہ ہو جاتا۔

- مفتی محمود مدرسہ قاسم العلوم کے پرنسپل ہیں۔
- حضرت مولانا تاج محمود صاحب لائلپور میں اردو کالج کے پرنسپل ہیں۔
- مولانا محمد علی تحفظ ختم نبوت لئے بیٹھے ہیں۔
- جناب آغا شورش کاشمیری چٹان لئے بیٹھے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ناصح مشفق حضرت شورش صاحب کاشمیری جن کو اللہ تعالیٰ نے پوری پوری صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں کیوں اس تنظیم کو چلانے اور کمال تک پہنچانے کے لئے اپنی خداداد

تلخ ــــ و ــــ شیریں

مودودی کی توبۃً نصوحا

مودودی صاحب خود رائی میں یکتا ہیں۔ اور پھر اپنی غلط رائے پر ملمع کرنے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ بہت آدمیوں کو ان کی ملمع سازی نے گمراہ کر رکھا ہے۔ حتیٰ کہ بیچارے بعض کا کلفیوں تک سیاہ اور (بعض روشن) چراغ تک تاریک ہو چکے ہیں۔ انہوں نے صدارتی الیکشن میں کہا تھا کہ:۔ "ایوب خاں میں کوئی خوبی نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ مرد ہیں"۔ اس جملہ میں کوئی کو مد سے پڑھیں تو اس کے معانی نکھریں گے۔

اب آپ نے کہا ہے "صدر ایوب کی تقریر بڑی پُر مغز اور مدبرانہ ہے"۔

(امروز ۱۸ نومبر ۱۹۶۵ء اشاعت ملتان)

اس جملہ میں "بڑی" کو مد سے پڑھیں۔ آپ پہلے صدر ایوب خاں کی آمریت کو ملک کے لئے خطرناک تصور کرتے تھے۔ اور اسے ملک کے جذبات اور جمہوریت کا رقیب خیال کرتے تھے۔ اعلا[illegible] سلسلہ میں آپ کو اتنا غصہ تھا کہ خبیث غصہ میں حضرت عثمان رضؓ اور حضرت معاویہؓ پر برگشتہ[illegible] اب ارشاد ہے کہ "صدر مملکت کا خطاب قومی جذبات کا آئینہ دار ہے"۔ (امروز ۱۸ نومبر ملتان)

یہاں ہم کو ایک قصہ یاد آگیا

ایک شخص بیل خریدنے جا رہا تھا۔ کسی نے پوچھا۔ کیا کام ہے۔ کہا بیل خریدوں گا۔ اس نے کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کہہ دیا کرو۔ کہا بازار جا رہا ہوں۔ روپے جیب میں ہیں، انشاء اللہ کی کیا ضرورت ہے۔ خدا کی شان۔ آگے گیا تو جیب کٹ گئی۔ نامراد واپس لوٹا۔ تو پھر کسی نے پوچھا۔ بیل خرید لائے۔ کہا نہیں۔ جب میں بازار گیا انشاء اللہ۔ وہاں ایک شخص نے روپے نکال لئے انشاء اللہ۔ اب میں خالی واپس لوٹا ہوں انشاء اللہ۔

یہی حال مودودی صاحب کا ہے۔ جب ان کے غیر ملکی تعلقات اور باہر سے روپے ملنے کی شہرت ہوئی، تو اب اس کی تلافی کی یہی سبیل ہے کہ ہر جملہ میں صدر ایوب خاں کی تعریف ہو۔ کاش کہ ان کی پارٹی منافقت نہ کرتی اور پروپیگنڈے سے باز آجاتی۔

طاقتوں کو استعمال نہیں فرماتے۔ جس تنظیم میں رہ کر انہوں نے اوروں سے زیادہ قربانیاں [illegible] ہیں اور جس کے لئے وہ اب بھی کڑھ رہے ہیں۔ اگر وہ ایسا کریں تو اُن کی آواز یقیناً صدا بصحرا ثابت نہ ہو گی۔

(غلام غوث)

بقیہ ــ احوال و وقائع

خل و اتحاد بھی ہے اور اس کے لئے مخصوص طور پر ہمہ گیر اور روز افزوں تیاری کی ضرورت ہے۔

بھارت کے حالات کا جو کچھ علم اخبارات و نشریات کے ذرائع سے ہو رہا ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ مستقبل میں صورت حال معمولی اندیشوں سے زیادہ پر خطر پیش آسکتی ہے

اس کے لئے ضروری ہے کہ قوم میں ان خطرات سے نمٹنے کے لئے جوش جذبہ و عمل قائم و باقی رہے۔ حکومت کو فوجی تیاریوں کے ساتھ اس طرف بھی پوری توجہ دیتے رہنا چاہیئے۔

اس وقت پاکستان کو سرخرو کرنے والی چیز قوم کا اسلامی جذبہ ہے یہ جذبہ جسے اگرچہ گذشتہ اٹھارہ سال سے سرد کرنے کی پیہم کوششیں کی جاتی رہیں۔ لیکن الحمد للہ علماء دین کی مساعی اور قربانیوں سے یہ سرد نہیں ہونے پایا تھا۔ چنانچہ بھارتی جارحیت کے وقت فوج سے لے کر شہری عوام تک میں یہی نیم بیدار جذبہ

نے دفاع دین وملت کی نہ ختم ہونے والی ایک ایسی لگن لگا دی تھی جو ہزار اسلحہ جات سے کہیں زیادہ توانا و طاقتور ثابت ہوئی یہ تجربہ ایسا ہے کہ اس کے بعد ارباب اقتدار کو بالخصوص اس جذبہ کو صحیح لائنوں پر نشوونما دینے اور مستحکم بنانے میں اب ہرگز تساہل و تغافل نہیں کرنا چاہیئے اور اپنی مستقبل کی دفاعی منصوبہ بندیوں میں اسے مکمل طور پر شامل کر لینا چاہیئے۔

نیز یہ کہ عوام کی معاشی و اقتصادی حالت کو خوشگوار سطح پر قائم رکھنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ نہ ہو کہ ایک طرف دفاعی تیاریاں جاری رہیں تو دوسری طرف عوام کی معاشی حالت گرتی چلی جائے۔ اس سے عوام میں سخت بے اطمینانی اور بے دلی پھیل سکتی ہے اور ملت و وطن کے اندرونی دشمن اس صورت حال سے بڑا ہی ناجائز فائدہ اٹھانے کی سعی کر سکتے ہیں۔

عوام کو معاشی بدحالی سے صرف اس طرح ہی بچایا جا سکتا ہے کہ ملک سے عیاشانہ و مسرفانہ ماحول کو قطعی ختم کر دیا جائے اور امراء و رؤسا کو ایسی زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جائے کہ

غیر ذمہ دارانہ اور تعیشانہ نہ ہو۔ ملک کی دفاعی ضروریا[illegible] ان کی بے محنت آمدنیوں کا زیادہ سے زیادہ حصہ شامل[illegible] جاتا رہے اور ملکی معیشت سے غیر محدود اجارہ دارانہ اندوزیوں سے انہیں باز رکھا جائے۔ اس سلسلے میں با[illegible] غیر ملکی تجارتی ادارے، کمپنیاں، بینک وغیرہ اور نجی کمپ[illegible] و درآمد و برآمد کے اداروں کے ذرائع، منافع و حاصلا[illegible] خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ ملک کے زرعی و معاشی حا[illegible] الحمد للہ بہت اچھے ہیں اگر ناجائز نفع خوری سے محفوظ ر[illegible] تو انشاء اللہ زیادہ سے زیادہ دفاعی اخراجات کے با[illegible] عوام کا معیار زندگی گرنے نہ پائے گا اور فوجی تیاریوں کے بہ پہلو متوازن معیشت بھی برقرار رہے گی۔ اگر بھارت کے[illegible] کا واقعی مقابلہ کرنا ہے اور بلاشبہ یہ مقابلہ کرنا ہی پڑے[illegible] تو ہم پختہ مسلمان اور دیانتدار و جفاکش قوم بن کر ہی[illegible] مقابلہ میں فاتحانہ طور پر کامیاب ہو سکیں گے۔ انشاء ال[illegible]

حضرت عمروبن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قسط نمبر ۳

(احمد حسین کمال)

ندکورہ بالا خدمات اور شاندار کارگذاریوں کے بعد حضرت عمرو بن عاص کے اس عظیم

فتح مصر کارنامے کا ذکر کیا جاتا ہے جو تاریخ میں ان کے نام کے ساتھ خاص ہو چکا ہے۔ یعنی

رومیوں کے تسلط سے مصر کو آزادی دلانا اور اسے مملکت اسلامیہ کا حصہ بنا دینا

آپ نے۔ ار ذی الحجہ ۱۹ھ مطابق ۲۰ جنوری ۶۴۰ء کو مصر کا پہلا شہر عریش بلا مقابلہ جنگ حاصل

کیا۔ اس کے بعد آپ شہر فرما پر حملہ آور ہوئے۔ دو ماہ کے مقابلہ و محاصرہ کے بعد دروازہ توڑ کر

آپ قلعہ میں داخل ہو گئے اور شہر فتح ہو گیا۔ فرما کے بعد بلبیس پر جنگ ہوئی۔ یہ شہر بھی قبضہ

میں آگیا۔ ام دنین مصر کی ایک بندرگاہ تھی۔ یہ بھی ہفتوں کے محاصرہ کے بعد فتح ہو گئی۔ پھر آپ

شہر فیوم کی طرف بڑھے اور اس پر بھی قبضہ کر لیا۔ عین الشمس جس کا قدیم نام ہیلو پولیس تھا

آپ اس پر بھی حملہ آور ہوئے اور ایک سخت مقابلہ کے بعد آپ نے یہ شہر بھی فتح کر لیا۔ حتیٰ کہ آپ

قلعہ بابلیون (قصر شمع) تک جا پہنچے۔ جہاں مصر کا بادشاہ مقوقس بھی موجود تھا۔ بڑا مضبوط قلعہ

تھا اور زبردست انتظامات تھے۔ سات ماہ تک اس کا محاصرہ کرنا پڑا۔ اس دوران کھل کر تو کوئی

جنگ نہیں ہوئی۔ معمولی سی جھڑپیں ہوتی رہیں۔ مقوقس نے صلح کا پیغام بھیجا۔ صلح نامہ تیار ہوا، اور

مقوقس نے منظوری کے لئے ہرقل شہنشاہ روم کے پاس بھیجدیا۔ ہرقل نے بجائے منظور کرنے کے سخت

خفگی کا اظہار کیا۔ اور ایک لشکر جرار مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔ جنگ ہوئی اور بالآخر قصر شمع کو بھی فتح کر لیا

گیا۔ یہ فتح حضرت زبیرؓ کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ اسی دوران ہرقل شہنشاہ روم وفات پا گیا۔ قصر شمع

کی فتح کے بعد آپ اسکندریہ کی طرف بڑھے۔ راستہ میں شہر طرنوش پڑا۔ یہاں رومیوں نے مزاحمت

کی، لیکن پسپا ہو گئے۔ طرنوش سے آگے نقیوش شہر پہنچے۔ یہاں سے بھی رومی جرنیل گھبرا کر بھاگ

کھڑا ہوا۔ اس کے بعد سلطیس پر رومیوں نے مقابلہ کیا۔ لیکن مسلمانوں کو نہ روک سکے — حتیٰ کہ

قلعہ کریون پر ایک بڑا مقابلہ ہوا۔ دس دن تک معرکہ کارزار گرم رہا۔ آخر کار رومی شکست کھا کر

بھاگے اور اسکندریہ میں قلعہ بند ہو کر بیٹھ گئے۔

حضرت عمرو بن العاص رضؓ اپنی فوج لے کر اسکندریہ پہنچے اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ یہ محاصرہ

۱۴ ماہ جاری رہا اور رومیوں سے سخت مقابلے ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ ایک شدید حملے کے بعد رومیوں

کے حوصلے ٹوٹ گئے۔ وہ بھاگ کھڑے ہوئے اور شہر فتح ہو گیا۔ (فتوح العرب ۲/ ۱۲ × مقریزی ۱/ ۲۶۳ فتوح البلدان ۲۲۸ - معجم البلدان برقہ)

اسکندریہ کے بعد تقریباً سارا مصر فتح ہو گیا۔ تنیس شہر پر مقابلہ و تصادم ہوا۔ وہ بھی مغلوب ہو گیا

اور ریاست شطا کا حاکم مسلمان ہو گیا۔ اس طرح مصر کی فتح مکمل ہو گئی۔

بلاد مغرب پر پیشقدمی فتح مصر کے بعد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مناسب سمجھا کہ رومیوں کی قوت پاش پاش کرنے کے لئے بلاد مغرب طرابلس

وغیرہ پر بھی حملہ کر کے انہیں اسلامی قلمرو میں شامل کر لیا جائے۔ چنانچہ آپ نے برقہ اور زویلہ کو

۲۱ھ میں فتح کیا۔ پھر طرابلس کی طرف بڑھے۔ یہاں رومیوں سے گھمسان کا مقابلہ ہوا۔ لیکن رومیوں

نے شکست کھائی اور صلح کی درخواست کی۔ طرابلس کی تسخیر کے بعد آپ قلعہ صبرہ پر حملہ آور ہوئے

اس کے بعد آپ نے توبہ کے شہر پر حملہ کیا۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر آپ نے

اپنی پیشقدمی روکی۔ (فتوح البلدان ۱/ ۲۲۶ فتوح العرب ۲/ ۱۲۲ بلاذری، معجم البلدان ص ۳۴۱)

مصر کی گورنری پر تقرر اور تعمیری کارنامے فتح مصر کی تکمیل کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو ہی مصر کا گورنر و حاکم مقرر کر دیا

مصر کی گورنری کے دوران آپ نے بے شمار تعمیری کام انجام دیئے۔

زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے نہروں اور پلوں کی تعمیر کی۔ آمد و رفت کے لئے سڑکیں بنوائیں

غیر مسلموں کو مذہبی آزادی عطا کی۔ دار الحکومت فسطاط تعمیر کیا۔ جامع عتیق جسے مسجد عمرو بن العاص

بھی کہتے ہیں بنوائی۔ جو آج بھی زیارت گاہ عوام و خواص ہے۔ دریائے نیل کے مغربی جانب جیزہ

نام کا شہر بسایا۔ دریائے نیل سے بحر قلزم تک ایک نہر کھدوائی۔ جس کا خیال سب سے پہلے حضرت

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوا۔

زمانہ قحط میں حجاز و عرب کو اتنا غلہ فراہم کیا کہ کارواں کا اگلا اونٹ مدینہ میں تھا تو پچھلا مصر میں۔

حتیٰ کہ بحر قلزم اور بحر روم کو ملانے کے لئے بھی حضرت عمرو بن العاص نے چاہا کہ ایک نہر تعمیر کرائیں جسے

بہ وجوہ حضرت عمرؓ نے منظور نہیں فرمایا۔ گویا نہر سویز کی تعمیر کا خیال بھی سب سے پہلے حضرت عمرو بن عاصؓ

کو آیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی کے آخری لمحے تک حضرت عمرو بن عاصؓ

کو مصر کا والی مقرر کئے رکھا۔ (باقی)

میں اور خاکسار

ایک غلط خبر کی تردید

ہفت روزہ الاصلاح لاہور کی اشاعت ۵۔ نومبر ۱۹۶۵ء کے صفحہ ۸ پر (مولانا غلام غوث ہزاروی کا اعتراف حقیقت) کے عنوان سے ایک خبر مندرجہ ذیل الفاظ میں شائع کی گئی ہے:۔

"راولپنڈی۔ روزنامہ نوائے وقت کی اطلاع کے مطابق مولانا غلام غوث ہزاروی نے نماز جمعہ کے ایک اجتماع میں کہا کہ ماضی میں کچھ لوگوں نے مجھے خاکسار تحریک کے متعلق بہکایا تھا اور میں نے سرفروش مجاہدوں کی اس تحریک کی شدید مخالفت کی تھی چنانچہ اب جبکہ میں نے اس تحریک کا بغور مطالعہ کیا ہے تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ خاکسار تحریک بڑی مؤثر اور مفید تحریک ہے جو صحیح معنوں میں اسلامی نکتہ نظر کو اپنا کر وجود میں آئی ہے اور ملک و قوم کو ہر حالت میں اس سپاہیانہ تنظیم کی ضرورت لاحق ہے"

یہ ہے وہ خبر جو نوائے وقت کے حوالہ سے شائع کی گئی ہے۔ اس میں نوائے وقت کی تاریخ نہیں بتائی گئی۔ نہ یہ بتایا گیا ہے کہ وہ راولپنڈی، ملتان اور لاہور میں سے کہاں کا نوائے وقت ہے۔ بہر حال یہ خبر قطعاً غلط ہے اور بعض دوست گمان کرتے ہیں کہ یہ کسی مودودیے نے اڑائی ہے تاکہ اس کی تردید اور پھر تردید کی تردید شروع ہو کر یہ گتھم گتھا ہوں اور مودودیوں کے گمراہ پیر اپنے اقتدار کی جوع الکلب کی تسکین کرتے رہیں۔ اگر یہ گمان صحیح ہے تو یہ مودودیہ بھی اناڑی قسم کا مودودیہ ہے جو نقطۂ نظر کو نکتۂ نظر لکھتا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے مانسہرہ ضلع ہزارہ کے جلسۂ سیرت میں جبکہ خاکساروں نے مجھے سلامی دی۔ میں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ہمیں نہ نوجوانوں سے بیر ہے نہ خاکساروں کی وردی اور پریڈ سے اختلاف ہے۔ ہمیں صرف علامہ مشرقی کی کتابوں کے بعض مندرجات سے اختلاف ہے۔ اور جب انگریزوں نے اس تحریک پر پابندی لگائی تو ہم نے مخالفت ترک کر دی۔ پھر بعض نادان خاکساروں نے مجھے اپنے خلاف اشتعال بھی دلایا۔ مگر میں قطعاً متاثر نہیں ہوا اور میں نے کہا کہ جب قابل اعتراض لٹریچر کی اشاعت نہیں ہو رہی تو ہمیں مخالفت کی کیا ضرورت ہے۔

میں نے خاکسار تحریک کی جو شدید مخالفت کی تھی وہ میں نے تنہا نہیں کی تھی۔ پاک و ہند کے تمام ذمہ دار علماء کرام کی رائے کے مطابق کی تھی۔ اس وقت مودودی نے بھی لکھا تھا کہ ایسے امیر کی قیادت میں چلنے والے اس کے فاسد عقائد سے نہیں بچ سکتے (جیسے اب خود مودودی کے تنخواہ دار کارکن اسی کے گندے عقائد و خیالات میں ملوث ہو گئے ہیں)

الحمد للہ تعالیٰ میری مخالفت وعدم مخالفت شریعت اور ملت اسلامیہ کے مفاد کی خاطر تھی اور ہے۔

(غلام غوث)

تبصرہ

"الحق"

یہ ماہانہ رسالہ ہے جو دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی طرف سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ رسالہ ہر لحاظ سے کامیاب ہے اس نازک وقت میں جبکہ اہل باطل مختلف بہروپوں میں مختلف محاذوں سے اسلام اہل اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ حق و صداقت کے علمبردار جتنے پرچے بھی ہوں وہ کم ہیں۔

اس رسالہ کو اکابر علماء حق کی سرپرستی حاصل ہے اور یہ صوبہ سرحد کی پہلی عظیم دینی درسگاہ کا ترجمان ہے۔ اس کی اشاعت میں کوشش کرنا اسلام کی خدمت ہے۔

پتہ۔ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

اسلامی معاشرت و وضع قطع کیوں ضروری ہے؟

ایک گراں قدر مضمون

(از حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

جو قوم اپنی یونیفارم کی محافظ نہیں رہی وہ بہت جلد دوسری قوموں میں منجذب ہو گئی۔ حتیٰ کہ اس کا نام و نشان تک باقی نہیں رہا۔ اسی ہندوستان میں یونانی آئے، افغان آئے۔ آریہ آئے تاتار آئے۔ ترک، مصری اور سوڈانی آئے۔ مگر مسلمانوں سے پہلے جو قومیں بھی آئیں۔ آج ان میں سے کوئی ملت اور قوم متمیز ہے یا کیا کسی کی بھی ہستی علیحدہ بتائی جا سکتی ہے؟ سب کے سب ہندو قوم میں منجذب ہو گئے۔ وجہ صرف یہی تھی کہ انہوں نے اکثریت کے یونیفارم کو اختیار کر لیا تھا۔ اور دھوتی، چوٹی، (اور دیگر) رسم و رواج میں انہی کے تابع ہو گئے۔ اس لئے ان کی ہستی مٹ گئی۔ باوجود اختلاف عقائد سب کو ہندو قوم کہا جاتا ہے۔

کسی کی قومی ہستی جس سے اس کی امتیازی شان نمایاں ہو نہیں باقی رہی۔ ہاں جن قوموں نے امتیازی یونیفارم رکھا۔ وہ آج بھی قومیت اور ملیت کا تحفظ اور امتیاز رکھتے ہیں۔ پرشین قوم ہندوستان میں آئی۔ ہندو قوم اور راجاؤں نے ان کو ہضم کرنا چاہا عورتوں کا یونیفارم بدلوا دیا۔ معیشت اور زبان بدلوا دی۔ مگر مردوں کی ٹوپی نہ بدلی گئی۔ بالآخر آج وہ زندہ قوم اور موجودہ ممتاز ملت ہے۔ سکھوں نے اپنی امتیازی وردی قائم کی۔ سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو محفوظ رکھا۔ آج ان کی تمام قوم امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ اور زندہ قوم شمار کی جاتی ہے۔ انگریز سولہویں صدی کے آخر میں آیا۔ تقریباً ڈھائی سو برس گذر گئے ہیں۔ نہایت سرد ملک کا رہنے والا ہے، مگر اس نے اپنا یونیفارم کوٹ، پتلون ہیٹ، بوٹ، نکٹائی اس گرم ملک میں کبھی نہ چھوڑا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو پینتیس کروڑ قوم والا ملک اپنے ملک میں ہضم نہ کر سکا اس کی قوم و ملت علیحدہ ملت ہے۔ اس کی ہستی دنیا میں قابل تسلیم ہے۔ مسلمان اس ملک میں آئے اور تقریباً ایک ہزار برس سے زیادہ ہوتا ہے جب سے آئے ہیں۔ اگر وہ اپنے خصوصی یونیفارم کو محفوظ نہ رکھتے تو آج اسی طرح ہندو قوم ہی نظر آتے۔ جیسے کہ مسلمانوں سے پہلی قومیں ہضم ہو کر اپنا نام و نشان مٹا گئیں اور بجز تاریخی صفحات کے سوا کرہ زمین پر ان کا نام و نشان نظر نہیں آتا۔ مسلمانوں نے صرف یہی نہیں کیا کہ اپنا یونیفارم محفوظ رکھا ہو بلکہ یہ بھی کیا کہ اکثریت کے یونیفارم کو مٹا کر اپنا یونیفارم پہنانا چاہا۔ چند ہزار تھے اور چند کروڑ بن گئے۔ صرف یہی نہیں کیا کہ پاجامہ، کرتہ، عبا، قبا، عمامہ دستار کو محفوظ رکھا ہو، بلکہ مذہب، اسماء الرجال، تہذیب و کلچر، رسم و رواج زبان، عمارت وغیرہ جملہ اشیاء کو محفوظ رکھا۔ اس لئے ان کی مستقل ہستی ہندوستان میں قائم رہی اور جب تک اس کی مراعات ہوتی رہے گی۔ ان کی ہستی قائم رہے گی۔

ہر قوم نے جب بھی ترقی کی ہے تو اس کی کوشش کی ہے کہ اس کا یونیفارم، اس کا کلچر، اس کا مذہب، اس کی زبان دوسروں پر غالب اور دوسرے ممالک و اقوام میں پھیل جائے آریہ قوم کی تاریخ پڑھو۔ فارسیوں کے کارنامے دیکھو، کلدانیوں اور عبرانیوں کی تاریخ کا مطالعہ کرو۔ یہودیوں اور عیسائیوں کے انقلابات کو غور سے دیکھو۔ دور کیوں جاتے ہو۔ عربوں اور مسلمانوں کے اولو العزم اعمال آپ کے سامنے موجود ہیں۔ زبان عربی صرف ملک عرب کی زبان تھی۔ عراق، اسیریہ، فلسطین، مصر، سوڈان، الجیریا، ٹیونس، مراکش، فارس، صحرائے لیبیا وغیرہ میں کوئی شخص نہ عربی زبان سے آشنا تھا، نہ مذہب اسلام سے۔ نہ اسلامی رسم و رواج سے۔ مگر عربوں نے ان ملکوں میں اس طرح اپنی زبان، اپنا کلچر، اپنی تہذیب جاری کر دی کہ وہاں کی غیر مسلم اقوام آج بھی اسلامی یونیفارم، اسی کلچر، اسی تہذیب اور اسی زبان کو اپنی چیزیں سمجھتے ہیں۔ اسرائیلی قومیں۔ کلدانی نسلیں عبرانی خاندان۔ ترکی برادریاں، بربری ذاتیں وغیرہ وغیرہ ان دیار میں سب کی سب عربوں میں منہضم ہو گئی ہیں۔ اگر کسی کو اپنی ذات یا خاندان کا علم بھی ہے تو وہ بھی مثل خواب و خیال ہے۔ سب کے سب اپنے کو عرب سمجھتے ہیں۔ اس عربیت ہی کے دعویدار ہیں۔ انگلستان کو دیکھئے۔ یہ اپنے جزیرہ سے نکلتا ہے۔ کینیڈا، آسٹریلیا امریکہ، نیوزی لینڈ، کیپ کالونی، ساؤتھ افریقہ وغیرہ وغیرہ میں پوری جدوجہد کر کے اپنی زبان، اپنا کلچر، اپنی تہذیب، اپنا مذہب اپنا لباس وغیرہ پھیلا دیتا ہے۔ جو لوگ اس کے مذہب میں داخل نہیں ہوتے۔ وہ بھی اس کی تہذیب، فیشن وغیرہ میں منجذب ہو جاتے ہیں۔ اور یہی حال ہندوستان میں روز افزوں ترقی پذیر ہے۔ ہندو قوم اسی سیلاب کو دیکھ کر مردہ زبان سنسکرت جس کو تاریخ کبھی کسی طرح عام زبان ہندوستان کی، یا کم از کم آریہ نسل کی نہیں بتا سکتی۔ آج اس کی اشاعت کی پرزور کوشش کر رہی ہے۔ اس کا لیکچرار کھڑا ہوتا ہے اور فیصد پچاس یا اس سے زائد الفاظ سنسکرت کے ٹھونس کر اپنی تقریر کو غیر قابل فہم بنا دیتا ہے۔ خود اس کی قوم ان کے الفاظ کو نہیں سمجھ سکتی اور بالخصوص اس کا مذہبی واعظ تو بالکل دتی یا نوے فیصدی الفاظ سنسکرت یا ہندی بھاشا کے بولتا ہے۔ مگر اس کی قوم اس کو بنظر استحسان ہی دیکھتی ہے۔ بڑے بڑے گروکل اور ودیاپیٹھ اس زبان مردہ کو زندہ کرنے کے لئے جاری کئے جا رہے ہیں حالانکہ روئے زمین پر کوئی قوم یا ملک اس زبان کا بولنے والا نہیں ہے۔ اور غالباً پہلے کسی زمانہ میں بھی یہ زبان عام پبلک کی زبان نہ تھی وہ انتہائی کوشش کر رہا ہے کہ دھوتی باندھنا نہ چھوڑے۔ اس کا ایم، ایل، اسی، ایم، ایل، اے اسمبلی کے پریسیڈنٹ، اس کی قوم کا جج، ڈپٹی کلکٹر وغیرہ دھوتی باندھ کر، سر کھول کر، قمیص پہن کر بر سر اجلاس آتا ہے۔

مذکورہ بالا معروضات سے بخوبی واضح ہے کہ کسی قوم اور مذہب کا دنیا میں مستقل وجود جب ہی تو قائم رہ سکتا ہے کہ وہ اپنے خصوصیات و متخیلات میں، تہذیب و کلچر میں، بود و باش میں، زبان اور عمل میں قائم رہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ مذہب اسلام جو کہ اپنے عقائد، اخلاق، اعمال وغیرہ کی حیثیت سے تمام مذاہب دنیاویہ اور تمام اقوام عالم سے بالاتر تھا وہ اپنے خصوصیات اور یونیفارم قائم کرے۔ اور ان کے تحفظ کو قومی اور مذہبی تحفظ سمجھتا ہو۔ اس کی وہ خصوصیات اور یونیفارم خدا اور ان کے تابعدار اور اطاعت شعار بندوں کا یونیفارم ہو۔ جس سے خدا کے سرکشوں اور دشمنوں سے متمیز اور علیحدہ ہو جائے۔۔۔

چنانچہ یہی راز من تشبہ بقوم فهو منهم کا ہے جس پر بسا اوقات نوجوانوں کو بہت غصہ آتا ہے۔ اسی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تابعداروں کے لئے خصوصی یونیفارم تجویز فرمایا ہے۔ کہیں فرمایا جاتا ہے۔ ہم میں اور مشرکین میں فرق ٹوپیوں پر عمامہ باندھنے سے ہوتا ہے۔ فرق ما بيننا و بين المشركين العمائم على القلانس (او کما قال) کہیں بنا بر مخالفت اہل کتاب کے رنگ کاٹنے میں اختیار کرنے کی بنا پر ازار اور پائجامہ میں ٹخنے کھولنے کا حکم کیا گیا۔ تاکہ اہل تکبر سے تمیز ہو جائے۔

اسی طرح بہت سے احکام اسلام میں پائے جاتے ہیں جن کے بیان میں بہت طول ہے اور جن میں یہودیوں سے نصاریٰ سے، مجوسیوں سے، مشرکوں سے امتیاز رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور ان کو ذریعہ امتیاز بنایا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مردوں کو عورتوں سے بھی علیحدہ یونیفارم میں رہنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ عورتوں کے یونیفارم میں بسنے والے مرد اور مردوں کے یونیفارم میں رہنے والی عورت کو لعنت کی گئی ہے۔ خلاصہ یہ نکلا کہ یہ خاص یونیفارم اور شعار ہے جو کہ مقربان بارگاہ الوہیت کا ہمیشہ سے یونیفارم رہا ہے اور پھر دوسری قومیں اس کے خلاف کو اپنا یونیفارم بنائے ہوئے بھی ہیں جو کہ اللہ کے قانون کو توڑنے والی اور اس سے بغاوت کرنے والی ہیں۔ اس لئے دو وجہ سے اس یونیفارم کو اختیار کرنا ضروری ہوا۔

علاوہ ازیں ایک محمدی کو حسب اقتضائے فطرت اور عقل لازم ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے آقا کا رنگ ڈھنگ، چال چلن، صورت سیرت اور فیشن اور کلچر وغیرہ لے اور اپنے محبوب آقا کے دشمنوں کے فیشن اور کلچر سے پرہیز کرے۔ ہمیشہ عقل اور فطرت کا تقاضا یہی رہا ہے اور یہی ہر قوم اور ملک میں پایا جاتا ہے۔ آج یورپ سے بڑھ کر روئے زمین پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا دشمن کون ہے۔ واقعات کو دیکھئے۔ اس لئے ضروری ہے بھی جو ان کی خصوصیات اور فیشن ہیں ہم کو اس سے احتیاط اور نفور ہونا چاہیئے۔ خواہ وہ کرزن فیشن ہو یا گلیڈسٹون فیشن۔ خواہ فرنچ فیشن ہو یا امریکی، خواہ وہ لباس سے تعلق رکھتا ہو یا بدن سے۔ خواہ وہ زبان سے یا تہذیب و عادات سے۔

اس لئے ہماری جدوجہد اس میں ہونی چاہیئے کہ ہم غلامیٔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے فدائی بنیں نہ کہ غلامیٔ کرزن و ہارڈنگ و فرانس و امریکہ وغیرہ۔

جمعیۃ علماء اسلام جہلم کے زیر اہتمام جہاد کانفرنس

(مختار احمد الحسینی)

امیر جمعیۃ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ و ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تقریریں

۲۳، نومبر کو حضرت درخواستی صاحب مدظلہ جب میرپور سے واپس جہلم تشریف لائے تو جہلم کی جمعیۃ کے کارکنان نے جہاد کانفرنس کا انتظام مکمل کر رکھا تھا۔ لاہور سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بھی تشریف لے آئے تھے۔ بعد نماز عشاء بخاری چوک میں جلسہ عام ہوا۔ شہر جہلم، مضافات حتیٰ کہ گجرات وغیرہ تک کثیر تعداد میں سامعین پہنچ چکے تھے۔

● امدادی کیمپ میرپور کی رپورٹ

سب سے پہلے حضرت مولانا عبداللطیف صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم نے کانفرنس کے انعقاد پر روشنی ڈالی اور میرپور کے امدادی کیمپ کی رپورٹ پیش کی۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ ایک ہزار کنبوں کی امداد کی جا چکی ہے۔ میرپور کے گرد و نواح کے دیہات میں رضاکار خود مہاجرین کو تلاش کر کر کے سامان پہنچا رہے ہیں۔

● حضرت درخواستی صاحب کا خطاب

جہاد کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت امیر محترم مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب نے فرمایا کہ حالیہ جنگ سے پہلے جو لوگ خدا سے دور تھے وہ بھی نزدیک آ گئے ہیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس جذبہ کو برقرار رکھنے کے لئے اسلامی تعلیمات کو فروغ دیا جائے اور ارکان اسلام کی پابندی کی جائے۔

● ممنوعات کا خاتمہ

آپ نے فرمایا کہ قوم میں جذبۂ جہاد پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے ان حالات میں اور ضروری ہو گیا ہے کہ کلب گھروں اور سینما کا وجود ختم کر دیا جائے۔

● خاندانی منصوبہ بندی

آپ نے خاندانی منصوبہ بندی پر کڑی نکتہ چینی کی اور فرمایا کہ موجودہ حالات میں قوم نازک دور سے گذر رہی ہے۔ اس میں خدا کی نصرت و امداد کی سخت ضرورت ہے۔ وہ اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ہم اسے راضی کر لیں۔ یہ خاندانی منصوبہ بندی کی چھبیس کروڑ روپیہ کی رقم دفاعی فنڈ میں دے دینی چاہیئے۔

● ارتداد کی اجازت نہیں دی جا سکتی

آپ نے عیسائی مشنریوں وغیرہ کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر بھی نکتہ چینی کی اور فرمایا کہ اس ملک میں ارتداد کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن ارتداد نہیں برداشت کر سکتے۔

● مہاجرین کی امداد

آپ نے فرمایا کہ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ میرپور میں بہتر طریقہ سے امدادی کیمپ میں کام ہو رہا ہے۔ مہاجرین کی امداد کی مزید ضرورت ہے۔ چنانچہ آپ کی اپیل پر ایک بیوہ عورت نے دو طلائی بالیاں دیں اور لوگوں نے بھی رقم دی۔ مجموعی طور پر تقریباً ایک ہزار روپیہ بنتا تھا۔

آپ نے کپڑوں کی اپیل کی تو سب سے پہلے فوری حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم نے دو لحاف لکھوائے اور اُن کے تمام ماتحت عملہ کا ایک ایک لحاف لکھوایا۔

حضرت مولانا درخواستی صاحب کی لاہور تشریف آوری

انارکلی میں جلسۂ عام

میرپور (آزاد کشمیر) کے مختصر دورے اور جمعیۃ کے امدادی کیمپ کے معائنہ کے بعد نیز جہلم میں جہاد کانفرنس سے خطاب فرما کر مراجعت فرما ہوئے تو لاہور ایک دن کے لئے اتر پڑے۔ اس دوران اکابر جمعیۃ نے فوری طور پر ایک جلسۂ عام کا انتظام کیا چنانچہ شب کو انارکلی میں جلسۂ عام ہوا۔ حضرت درخواستی صاحب مدظلہ نے اپنے دورۂ میرپور کے و جمعیۃ کے امدادی کیمپ کے تاثرات و حالات بیان فرمائے۔ مظفرآباد (آزاد کشمیر میں) جمعیۃ کے دوسرے امدادی کیمپ کے کھولے جانے کا تذکرہ فرمایا۔ جہاد اور اس سے متعلقہ فرائض و امداد مہاجرین کی طرف سامعین کو توجہ دلائی۔ پاکستان کی فتح اور کشمیر کی آزادی کے لئے دعا کی۔

صبح مسجد انارکلی میں درس قرآن دیا اور پھر وہاں سے بھائی پھیرو کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں عیدگاہ کا سنگ بنیاد رکھ کر آپ خانپور تشریف لے گئے۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا خطاب

● جنگ نے قوم کا رُخ پھیر دیا ہے

مولانا ہزاروی صاحب نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ فرنگی نے ایک منظم سازش کے تحت مسلم معاشرہ کو تباہ کیا۔ زندگی کا ہر شعبہ فرنگی اثرات سے متاثر ہوا۔ عقائد و اعمال تک پر اس کا اثر پڑا۔ قرآن و حدیث کی نئی تاویلیں کرنے والے "مفکر" اور "مجدد" پیدا کئے گئے۔ عقیدہ ختم نبوت اور جہاد کو ختم کرنے کی سعی کی گئی۔ لیکن حالیہ جنگ نے قوم کا رخ پھیر دیا ہے۔ قوم اور ہماری افواج کا ایمان مضبوط ہو گیا ہے کیونکہ انہوں نے قدرت کی امداد کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام نے ہمیں اسلام دشمن طاقتوں سے باخبر کر دیا ہے۔ عیسائی اور یہودی ہمارے دوست نہیں ہو سکتے۔ جس نے بھی ان پر اعتماد کیا اور اُن کے سمجھنے میں غلطی کی دھوکہ کھایا۔

● امریکہ کی مخالفت

مولانا نے کہا۔ امریکہ دفاعی معاہدوں میں ہمارے ساتھ شریک رہا اور اندرونی طور پر بھارت کو مسلح کرتا رہا اور اسی کی شہ پر ہماری سرحدوں پر حملہ کیا گیا۔ وہ ہمیں چین دوستی کی سزا دینا چاہتا تھا لیکن اس کی اور بھارت کی خواہش پوری نہ ہوئی ہماری بہادر افواج نے تمام غلط فہمیوں کو دور کر دیا۔

● تخت یا تختہ

مولانا نے فرمایا کہ اسلام میں پیچھے ہٹنے کا تصور ہی نہیں۔ اس کے ہاں تو تخت یا تختہ، فتح یا شہادت۔ شہید یا غازی کا تصور ہے کیونکہ جس نے میدان جہاد سے منہ پھیرا۔ اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور مومن کو تو اللہ نے جنت کے بدلے خرید لیا ہے۔

● امریکہ کو معاف نہیں کیا جا سکتا

مولانا نے فرمایا کہ امریکہ نے ہمارے ساتھ منافقت اور غداری کی ہے۔ محض امریکہ کی دوستی کی بنا پر روس نے دو دفعہ کشمیر کے مسئلہ پر حق تنسیخ استعمال کر کے ہمیں نقصان پہنچایا۔ امریکہ کو ہم معاف نہیں کر سکتے۔ وہ تمام دنیا کے امن کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ ہر جگہ وہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے اپنے خفیہ محکمہ کے ذریعہ انقلاب لانے کے درپے ہے۔ اب ہم امریکہ کے ہاتھوں قوم کو فروخت نہیں کر سکتے۔ سابقہ حکومتوں نے امریکہ کی دوستی مول لے کر نقصان پہنچایا ہے۔

● بھارت سے فیصلہ کن جنگ

مولانا نے کہا کہ اب ہمیں بھارت سے فیصلہ کن جنگ لڑنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ ہم کشمیر کی آزادی سے دستبردار نہیں ہو سکتے۔ اللہ کی نصرت و امداد ہمارے ساتھ ہے۔ فتح و شکست اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ مسلمان ہمیشہ اقلیت میں رہے ہیں۔ لیکن میدان ان ہی کے ہاتھ رہا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہندو قوم کے زوال کا وقت آ گیا ہے۔ جب کوئی قوم ظلم و تشدد پر اتر آئے تو وہ تباہ ہو جاتی ہے۔

● اللہ کی شان غیوری

اللہ نے اپنی شان غیوری کے تحت ہماری امداد فرمائی اور کلمہ کی برکت سے ایسا ہوا۔ اس طرح اس نے ہماری دلجوئی کی۔

● حکومت کو مشورہ

آپ نے حکومت کو مشورہ دیا کہ ملک میں جلد از جلد اسلامی نظام حیات برپا کر دیا جائے اور خاندانی منصوبہ بندی کی رقم دفاعی فنڈ میں دے دی جائے اور عیسائی مشنریوں کے وجود سے ملک کو [illegible]

میرپور آزاد کشمیر میں مہاجرین کشمیر کے بچوں کیلئے دینی تعلیم کا انتظام

امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ کی اپیل پر میرپور میں مہاجرین کشمیر کے بچوں کی دینی تعلیم کا انتظام میرپور کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب نے جو حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اپنے ذمہ لیا ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ دینی تعلیم حاصل کرنے والوں کے خورد و نوش کا بھی انشاء اللہ وہ انتظام کریں گے۔

সাপ্তাহিক
রজুমানে ইসলাম
লাহোর

PHONE No. 67715

WEEKLY
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE

REGD. L. No. 7132

Price 12 Paisse

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد

۲۴ رجب کو ایک خصوصی اجتماع ناظم ڈویژن کی جائے رہائش پر ہوا۔ جس میں یہ مشورے ہوئے۔

(۱) جماعتی اخبار ترجمان اسلام کی اشاعت بڑھائی جائے۔

(۲) جمعیۃ کے رہنماؤں کی صدر سے ملاقات پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔

(۳) ڈویژن میٹنگ بلا کر پورے ڈویژن میں جلسے کرائے جائیں۔

(حکیم نواب دین ناظم اعلیٰ شہر حیدرآباد)

جمعیۃ علماء سرحد

مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے ضلع مردان کا دورہ فرمایا۔ مختلف مقامات پر آپ نے جہاد سے متعلق تقریریں فرمائیں اور اپیل کی کہ لوگ اس نازک وقت میں سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کریں۔ برائیوں اور منکرات شرعیہ سے قطعی توبہ کرلیں۔ اپنے مظلوم کشمیری بھائیوں کی دل کھول کر امداد کریں۔ جمعیۃ کے قائم کردہ امدادی کیمپوں میں سامان، کپڑے، برتن وغیرہ بھیجتے رہیں۔

میرپور آزاد کشمیر کے کیمپ کے لئے مولانا عبداللطیف صاحب جہلم کی معرفت اور مظفرآباد کے کیمپ کے لئے مولانا عبدالحکیم صاحب مدرسہ فرقانیہ کتارپورہ راولپنڈی کی معرفت سامان بھیجیں (علاوہ ازیں مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور کی بھی بیش از بیش اعانت کریں۔ دفاعی فنڈ اور مہاجرین فنڈ اور مرکزی دفتر فنڈ کے لئے رقومات مرکزی دفتر چوک رنگ محل لاہور کو روانہ کریں۔ امیر جمعیت نے ان اداروں کیلئے عوام و خواص سے پرزور اپیل کی۔ (حافظ محمد ایوب ناظم ضلع مردان)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی

۴ دسمبر ۱۹۶۵ء ہفتہ کے دن کلورکوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔

(محمد حنیف سہارنپوری مبلغ جمعیۃ ضلع میانوالی)

اعلان

دورۂ میراث و قراءۃ قرآن مجید ۵ شعبان ۱۳۸۵ھ سے ۲۵ رمضان تک پڑھایا جائے گا۔ ہر قسم کی سہولت دی جائے گی۔ داخلہ کے خواہشمند رجوع کریں۔

شریف اللہ مہتمم مدرسہ عربیہ شمس العلوم مولویاں ڈاکخانہ تاج گڑھ ضلع رحیم یارخاں)

قاہرہ میں منعقد ہونے والی اسلامی کانفرنس

(المجمع البحوث الاسلامیہ)

قاہرہ میں وسط مئی سے جو دوسری عالمی اسلامی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اس میں حضرت مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے مصر کی دعوت پر شرکت فرمائی ہے۔ اس کے اجلاس اب ختم ہونے کے قریب ہیں۔ کانفرنس مذکور میں سال سابق کی طرح متعدد اہم اسلامی موضوعات زیر بحث آئے۔ شرکائے کانفرنس نے اپنے فاضلانہ مقالات پڑھے۔ رسمی اور غیر رسمی مذاکرات منعقد ہوئے۔ اور عالم اسلام کو درپیش مسائل و مشکلات کا بھرپور جائزہ لیا گیا۔ مفتی محمود صاحب و مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے خاص طور پر شامل ہونے والے وفود کے ارکان پر نجی گفتگوؤں و خصوصی مجالس میں مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے موقف اور پاکستان کے خلاف ہندوستان کی جارحیت کو واضح کیا۔

یاد ہوگا کہ پچھلے سال جب یہ کانفرنس پہلی بار منعقد ہوئی تھی۔ تو جمعیۃ کے ان ہر دو حضرات نے عرب و عالم اسلام کے نمائندگان پر مسئلہ کشمیر اور ہندوستان کے رویہ کی پہلی مرتبہ صاف صاف وضاحت کی تھی۔ اور الحمد للہ کہ کچھ عرصہ بعد ہی اس کے مفید نتائج برآمد ہونے لگے تھے۔ اور سترہ سال بعد پہلی مرتبہ عرب ایشیا و افریقہ کے مسلمان ممالک میں کشمیر پر بھارت کے رویہ سے بیزاری کا اظہار شروع ہوا۔ اور پاکستان کے موقف کی حمایت کی جانے لگی۔ (انشاء اللہ ان ہر دو حضرات کی موجودہ مساعی سے بھی ہندوستان کے رویہ اور پاکستان کے موقف کے بارے میں عالم اسلام کا ذہن اور صاف ہو جائے گا۔

اس سلسلہ میں حیران کن بات یہ ہے کہ اتنی اہم کانفرنس کی کارروائیوں کی اطلاع سے اگرچہ یورپ و امریکہ کی خبر رساں ایجنسیاں تو پہلو تہی کر ہی رہی ہیں اور اس کا سبب بھی معلوم ہے کہ وہ مسلمانان عالم کے ایسے اتحاد کو جس کی دینی و سیاسی کڑیاں ان کے ماضی سے وابستہ ہوں۔ اور اسلام کے ایسے فروغ کو جو سلف کے نقطہ نظر کا ترجمان ہو گوارا نہیں کر سکتیں۔ اس لئے کہ یہ چیز براہ راست مغرب کے غلبہ، سیاست اور تہذیب وغیرہ سب کو چیلنج کرنے والی ہے۔ لیکن بعض مسلمان ممالک کے اخبارات و خبر رساں ایجنسیاں بھی جن میں ہمارے ملک کے بھی یہ ادارے شامل ہیں، ان کارروائیوں کا کلیۃً انقطاع کئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ دوسری طرف نہایت غیر اہم حتیٰ کہ بیہودہ اداکاروں کی آمد و رفت وغیرہ جیسے حالات ہی اخبارات کے صفحات پر نمایاں ترین جگہ پاتے ہیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

سانحہ یا سازش

پی آئی اے کے جس طیارے کو قاہرہ کے ہوائی اڈہ کے قریب تباہ کن حادثہ پیش آیا۔ اس کو اتنا پر اسرار بنا دیا گیا ہے کہ اگر حادثہ کے دن سے لے کر آج تک کی متضاد اور ایک دوسرے کی تردید و تائید کرنے والی خبروں کو پڑھا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نہایت مخفی و عیار ذہن اس واقعہ سے بیک وقت متعدد شرارتیں انجام دینے کے درپے ہے

بلاشبہ یہ ایک نہایت المناک و دردناک حادثہ تھا۔ اور پاکستان کو قومی و صحافتی سطح پر عظیم و شدید نقصان سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ لیکن اس حادثہ کی خبروں میں

(۱) پاکستان و مصر کے دوستانہ روابط پر ضرب لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

(۲) پاکستانی و مصری عوام کے مابین خلیج پیدا کرنے کا جتن کیا گیا ہے

(۳) پی آئی اے کی نیک نامی و شہرت کو داغدار کرنا چاہا ہے

(۴) عوام کے اندر یہ تاثر پھیلایا جا رہا ہے کہ عرب بالخصوص مصری عوام و خواص مسلمانوں کا اس حادثہ پر ہمدردانہ رویہ نہیں ہے۔

(۵) چینی مسافروں کی ہلاکت کو ایک سازش کی کڑی بنا کر بہت سی غلط فہمیوں کا دروازہ کھولا جا رہا ہے۔

خود حادثہ کی نفس واقعہ کے بارے میں اتنی مختلف و متضاد باتیں کہی گئی ہیں۔ جن سے اصل حقیقت گم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اور یہ سب کچھ ایسے وقت میں کیا جا رہا ہے۔ جبکہ جناب صدر مملکت محمد ایوب خاں صاحب مصر کے دورہ پر جانے والے ہیں۔ جبکہ مسلم دنیا ایک دوسرے کے قریب ہوتی جا رہی ہے۔ جبکہ عرب و ایشیا کے ممالک مستقبل کی ایک نئی اور مشترکہ راہ کی تلاش میں مل بیٹھ رہے ہیں۔ جبکہ روس اور چین کا رویہ پاکستان اور دیگر مسلم ممالک کے ساتھ ہمدردانہ رجحانات کا ہوتا جا رہا ہے۔ جبکہ شرق، مغرب کا ہم وزن حریف بن کر کھڑا ہو گیا ہے۔ اس طرح کی غیر ذمہ دارانہ باتوں کے اثرات بہت دور رس اور دیر تک باقی رہنے والے ہوتے ہیں۔

یہ حادثہ اگر اتفاقی تھا، اور کسی ٹیکنیکل خرابی کی بنا پر وقوع میں آیا تھا۔ تو فوری وجوہات کا پتہ چلا کر آئندہ کے لئے اس کا سد باب کرنا چاہیئے۔ اور اگر واقعۃً اس کے پس پردہ کوئی سازش کام کر رہی تھی۔ تو اس قسم کی بے بنیاد غیر ذمہ دارانہ و مشتبہ باتوں کی شہرت عام نہ ہونے دینا چاہیئے۔ تاکہ اس ناپاک سازش کا جو مقصد ہے۔ وہ ناکام ہو جائے۔ اور آئندہ شدید احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ سے شائع کیا

عبر و بصائر

پڑھئے اور سوچئے، نوخیز نسل کدھر جا رہی ہے؟

عبرت انگیز و حیا سوز انکشاف

گذشتہ سال لاہور کے ایک معروف تعلیمی ادارے کی پرنسپل کو ان کی ایک شاگرد کے والد کا ایک مراسلہ موصول ہوا۔ جس کا مضمون یہ تھا:

محترمہ پرنسپل! آج شام میں اپنے ڈرائینگ روم کی الماری میں کچھ کاغذات تلاش کر رہا تھا۔ کہ اچانک ایک کتاب پر میری نظر پڑی۔ اس کتاب کی تحریر اتنی فحش اور اخلاق سوز ہے، کہ کوئی بھی معقول شخص اس کا تصور نہیں کر سکتا۔ میرے لئے یہ انکشاف بڑا لرزہ خیز ہے۔ اور اس قسم کا گندہ لٹریچر میری جوان بچی کے زیر مطالعہ ہے۔ میں یہ تو نہیں جان سکا۔ کہ اس نے یہ کتاب کہاں سے حاصل کی۔ البتہ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یہ کتاب یہیں چھپا ہے۔ اور مجھے محسوس ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کے گندے اور تباہ کن لٹریچر کا وسیع پیمانے پر کاروبار ہو رہا ہے۔

تشویشناک بات یہ ہے کہ اس قسم کی کتابیں نئی نسل کے زیر مطالعہ ہیں۔ اور نوجوان لڑکے لڑکیاں بڑے ذوق و شوق سے انہیں پڑھتے ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کے کالج کی بیشتر طالبات کے پاس اس قسم کی کتابیں موجود ہیں اور وہ آپس میں ان کا تبادلہ کرتی رہتی ہیں۔ طالبات یہ کتابیں کہاں سے حاصل کرتی ہیں؟ مجھے شبہ ہے کہ کوئی منظم گروہ اس ناپاک کاروبار کے ذریعہ قوم کے ذہنوں میں زہر گھول رہا ہے۔ براہ کرم آپ اس صورت حال کی طرف توجہ دیں۔ ورنہ نئی نسل نہ صرف اخلاقی طور پر تباہ ہو گی۔ بلکہ جرم و گناہ کے عظیم گڑھے میں جا گرے گی۔"

یہ خط ملتے ہی اس ادارے کے ہوسٹل میں رہنے والی طالبات کے کمروں پر چھاپے مارے گئے اور پرنسپل یہ دیکھ کر حیران و پریشان ہو گئیں کہ ہوسٹل میں مقیم ہر دوسری لڑکی کے پاس یہ زہریلا لٹریچر موجود ہے۔ پرنسپل نے جب ہوسٹل سپرنٹنڈنٹ کے ساتھ مل کر ہوسٹل کے حالات کا جائزہ لیا۔ تو یہ حقیقت سامنے آئی کہ رات گئے ہوسٹل کی بیشتر لڑکیوں کے کمرے میں روشنی ہو رہی ہوتی۔ اور وہ گندی اور فحش کتابیں پڑھنے میں منہمک ہوتیں۔ جو لڑکیاں سو رہی ہوتیں۔ ان کے تکیوں کے نیچے سے فحش کتب برآمد ہوئیں۔ اور بعض طالبات کے زیر مطالعہ قاعدوں میں عریاں تصاویر بھی ملیں۔

اس طرح کی متعدد شکایات ملنے پر پولیس نے چند کتب فروشوں کی دوکانوں اور پریسوں پر چھاپہ مار کر ناپسندیدہ لٹریچر برآمد کیا۔ متعدد کتابیں زیر طبع تھیں۔ ان کے مسودات اور زیر طبع مواد پر قبضہ کر لیا۔ متعدد دکانداروں کے خلاف ناپسندیدہ لٹریچر چھاپنے کے الزام میں مقدمہ درج کرایا گیا۔ ان کتابوں کے مصنفین کا پتہ نہ چل سکا۔ کیونکہ یہ سب فرضی مصنفوں کے ناموں سے چھپ رہی تھیں۔ ان کتابوں میں سے بعض میں سخت ہیجان انگیز عریاں تصویریں بھی شامل ہیں۔ جو ان کتابوں کی زہرناکی میں غیر معمولی اضافہ کر دیتی ہیں۔

کتابوں کی تقسیم کا طریقہ بجائے خود منصوبہ بندی کا شاہکار نظر آتا ہے۔ مختلف شہروں میں آنہ لائبریریوں کو اس زہر کی کتابوں کی نشر و اشاعت کا ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ ناپسندیدہ لٹریچر کے ناشر بازاری کمیشن پر [illegible] لائبریری چلانے والوں کو کتابیں مہیا کرتے ہیں۔ مگر فحش لٹریچر پر پابندی نافذ ہونے کی وجہ سے لائبریریاں ان کتابوں کو چھپا کر رکھتی ہیں۔

ہر لائبریری کے ساتھ کچھ ایسے نوجوان وابستہ ہوتے ہیں۔ جو طاعون کے چوہوں کی طرح بے حیائی کے ان جراثیم کو گھر گھر پہنچاتے ہیں۔ اور نشہ کی طرح جب نوجوان بچوں اور بچیوں کو ان کا چسکا پڑ جاتا ہے۔ تو پھر وہ ہر قیمت پر اور نت نئے طریقوں سے ان کتابوں کو حاصل کرتے ہیں۔

بعض ایسے واقعات بھی علم میں آئے ہیں کہ چند نوجوانوں نے ان کتابوں کو ذریعہ بنا کر شریف گھرانوں کی بچیوں کو غلط راہ پر ڈال دیا۔

ان لائبریریوں کے لئے جگہ نو آبادیوں اور کالجوں کے آس پاس منتخب کی جاتی ہے۔ یا پھر گنجان محلوں میں گلیوں کی نکڑ پر اس طرح کی لائبریریاں کھولی جاتی ہیں۔ اوسطاً چھ سات عریاں کتابیں روزانہ لائبریری سے جاری ہوتی ہیں۔ ان کتابوں کا آٹھ آنہ یومیہ کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔ اور ان کا لین دین بیشتر کالج اور سکولوں کے طلباء و طالبات کے درمیان ہوتا ہے۔ جو ایک ایک کتاب کو کئی کئی بار پڑھتے ہیں۔ اور کوئی کتاب بھی ایک مہینہ سے کم میں واپس نہیں کی جاتی۔

لڑکیوں میں خصوصیت کے ساتھ ان کتابوں کی مانگ بہت زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن سارا کام اتنی ہوشیاری اور رازداری سے ہوتا ہے کہ والدین کو پتہ تک نہیں چلتا۔

والدین سمجھتے ہیں کہ ان کے لڑکے اور لڑکیاں پڑھنے میں غیر معمولی محنت اور دلچسپی لے رہے ہیں اور راتوں کو دیر تک ان کے کمرے کی بتیاں جلتی رہتی ہیں۔ بلاشبہ ان کی میز پر درسی کتابیں اور کاپیاں بکھری ہوتی ہیں۔ لیکن ان کی حیثیت محض آڑ کی ہوتی ہے۔ ان کے پردہ میں در حقیقت صنفی جذبات کو بھڑکانے اور شرم و حیا کے احساس کو ختم کرنے والی کتابیں پڑھی جاتی ہیں۔

شریف گھرانوں کی لڑکیاں آنہ لائبریریوں سے اس طرح کی کتابیں منگانے کے لئے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو بھی ذریعہ بناتی ہیں۔ لائبریری والے بڑی ہوشیاری کے ساتھ یہ زہریلی کتابیں پیکٹ یا لفافہ میں بند کر کے بچوں کو دے دیا کرتے ہیں۔ جو وہ پوری رازداری کے ساتھ اپنی "باجی" تک پہنچا دیتے ہیں۔

شرمناک اطلاع

"کوہستان" ۱۸ مئی میں شائع شدہ ایک مراسلہ سے اقتباس۔

لاہور کے تین ہسپتالوں میں اس سال کے شروع میں ۱۲۳ ناجائز بچے پیدا ہوئے۔ انہیں جنم دینے والی اعلیٰ اور متوسط گھرانوں کی لڑکیاں ہیں۔ جو ان بچوں کو جنم دینے کے بعد دوسرے یا تیسرے روز ہسپتال چھوڑ کر چلی جاتی ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہاں بدکاری کا بازار کس قدر گرم ہے۔ ہسپتالوں میں طوائفیں نہیں جاتیں بلکہ اعلیٰ گھرانوں کی کنواری لڑکیاں ناجائز بچوں کو جنم دینے جاتی ہیں۔ آخر یہ بدکاری کیوں بڑھ رہی ہے۔ اور اس کا سدباب کیسے کیا جا سکتا ہے۔

افسوس کہ پڑھی لکھی لڑکیاں اخلاق سوز فلمیں دیکھ کر اور گندہ لٹریچر پڑھ کر قعر مذلت میں گرتی جا رہی ہیں۔

(م۔ج) خورشید جنرل سیکرٹری مجلس مشاورت [illegible] لاہور

ذرا اسے بھی پڑھ لیجئے

سنہ [illegible] ٹائیر کا رزلٹ آؤٹ ہوا۔ تو جن لڑکیوں کی کمپارٹمنٹ تھی۔ ان کے فیس داخلہ جمع کرانے کی آخری تاریخ آن پہنچی۔ صبح جب میں کالج پہنچی تو میری ایک ہم جماعت کے ساتھ ایک اور خاتون تشریف لائیں۔ معمولی کپڑوں میں ملبوس سانولی سی خاتون کے طور طریقوں سے بزرگی، شرافت اور خاندانی وجاہت ظاہر تھی۔ میری سہیلی نے ان خاتون کو بڑے گیٹ کے پاس ایک سایہ دار درخت کے نیچے کھڑا رکھا۔ اور خود کلاس کی طرف چل دی۔ میں نے یوں ہی پوچھ لیا۔ کہ یہ خاتون کون ہیں۔

"یہ عورت ہمارے پڑوس میں رہتی ہے گلو دودھ والے کی ماں ہے۔" اس نے جواب دیا۔ میں چپکی ہو رہی۔ اور کلاس کی طرف چل دی۔ جب پیریڈ کے بعد باہر آئی۔ تو خاتون کو میں نے اسی جگہ کھڑے ہوئے پایا۔ از راہ اخلاق قریب چلی گئی۔ اور ان سے کہا "خالہ جان! آپ یہاں سایہ میں آ کر بنچ پر بیٹھ جائیں۔" وہ دعا دیتی ہوئی بنچ پر بیٹھ گئیں۔ اور میری سہیلی کا نام لے کر پوچھنے لگیں۔ کہ وہ کہاں ہے۔ وہ نام سن کر میرے ساتھ کی ایک اور لڑکی نے پوچھ لیا "آپ اس کی کیا لگتی ہیں"۔ خاتون پہلے تو جھجکیں۔ پھر کہنے لگیں "میں اس کی ماں ہوں"۔ "اور گلو دودھ والا؟" حیرت سے میرے منہ سے نکلا۔

"وہ میرا بیٹا ہے"۔ انہوں نے کہا۔ میں سوچنے لگی۔ کہ میری سہیلی نے اس کو ماں اور بھائی کو بھائی کہنے سے کیوں انکار کیا۔

کیا ایک بہن اپنے بھائی کو بھائی کہنے سے اس لئے شرماتی ہے کہ اس کا بھائی مزدور ہے۔ بڑا تاجر نہیں اور کوئی بڑا افسر نہیں۔ وہ اپنی پیٹھ پر بوجھ لاد کر بیچتا ہے اور جو روکھی سوکھی میسر آتی ہے کھا لیتا ہے۔ کیا یہ بوجھ بے ایمانی، بے رحمی اور دغابازی کے بوجھ سے زیادہ شرمناک ہے جو آج کی نئی تہذیب کا دلدادہ انسان اپنے سروں پر لادے پھرتا ہے۔ وہ اپنی ماں کو ماں کہنے سے اس لئے ڈرتی ہے کہ لوگ کہیں گے کہ تو غریب ماں کی بیٹی ہے۔ مگر یہ سوچتے ہوئے اس نے اپنی ماں کی عظمت کو بھلا دیا جس نے محنت مزدوری کر کے اور روکھی سوکھی کھا کے اپنی اولاد کا مستقبل روشن کر دیا۔

(از نغمہ عندلیب بہاولپور)

(مشرق لاہور۔ ۱۲ مئی)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ - ۴ جون ۱۹۶۵ء

جہاد! جہاد!! جہاد!!!

یہ بات اب کچھ زیادہ غور و فکر کی محتاج نہیں رہی ہے کہ بھارت کی حکومت اور وہاں کے سرکردہ فرقہ پرست ہندو گروہ پاکستان کے خلاف جارحانہ عزائم کے ساتھ کھل کر میدان میں آ گئے ہیں۔ ان کی یہ جارحیت اندرون ہند بسنے والے مسلمانوں کے خلاف جو ننگا ناچ ناچ رہی تھی۔ اس میں بھی اب شدت آ گئی ہے۔

ہندوستان کے موجودہ حالات سخت ناگفتہ بہ ہیں وہاں کے معاشی حالات ہی نہیں بلکہ سیاسی و سماجی حالات بھی پست ہوتے جا رہے ہیں۔ ان ناگفتہ بہ حالات پر حکومت اور کانگرس تو قابو پانے میں ناکام ہوتے ہی ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ خود ملک کے اندر کوئی ایسی جماعت موجود نہیں ہے۔ جو ان حالات پر قابو پانے کی طاقت رکھتی ہو۔ ہندوستان تیزی کے ساتھ ایک خطرناک انتشار کی طرف بڑھ رہا ہے

آزادی کے بعد کے دس بارہ سال جو بظاہر اس کے استحکام، ترقی اور خوشحالی کے سال نظر آتے تھے۔ وہ درحقیقت ان مسلم زعماء کے تدبر و حکمت عملی کی وجہ سے تھے۔ جو آزاد ہندوستان میں کانگرس اور اس کی حکومت کے پشت پناہ و مشیر تھے۔ یہ غالباً مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ جیسے مسلم اعیان حکومت ہند کی درپردہ رہنمائی، اصابت رائے اور تدابیر کی وجہ تھی۔ کہ ہندوستان ایشیاء کی سب سے بڑی طاقت نظر آتا تھا۔ اس کے داخلی حالات مستحکم تھے۔ اس کی سیاست بین الاقوامی معاملات تک پر اثر انداز تھی، اس سے عرب و ایشیاء کے ممالک مرعوب سے تھے۔ اس کی دوستی چین، روس، امریکہ وغیرہ تک بیک وقت قائم تھی اور کانگرس زندہ، توانا اور غالب تھی۔ لیکن ان کی وفات کے بعد خود پنڈت نہرو کی زندگی میں حالات بگڑنا شروع ہو گئے چین کے ساتھ نزاع اور جنگ میں پسپائی کا شرمناک واقعہ پنڈت جی کی زندگی میں ہی پیش آ گیا تھا۔ اور غالباً انہوں نے آخر میں سمجھ لیا تھا۔ کہ ہندوستان میں سیاست کا بوجھ ہندو اٹھانے کے قابل نہیں ہیں۔ اسی لئے انہوں نے شیخ عبداللہ کو فرقہ پرستوں کی مخالفتوں کے علی الرغم جیل سے رہا کر دیا۔ انہیں عالمی شہرت کے مقام پر لائے اور اس طرح پاکستان کے ساتھ دوستانہ روابط قائم کرنے کا شیخ صاحب کو ذریعہ بنانا چاہا۔ نیز غالباً پنڈت جی شیخ عبداللہ کے روپ میں دوسرے ابوالکلام کے بھی متلاشی تھے

لیکن ہندوؤں کی فرقہ پرستانہ ذہنیت اسے برداشت نہیں کر رہی تھی۔ کانگرس پر بھی اس ذہنیت کا غلبہ ہو چکا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی پنڈت جی فوت ہو گئے۔ ایک دم رویہ بدلنا شروع ہو گیا۔ اور ملک مزید بحرانوں سے دوچار ہونے لگا۔ لسانی تنازعات کے ہنگامے کھڑے ہو گئے۔ اور سیاسی افراتفری پیدا ہونے لگی۔ موجودہ ابتر حالات جن پر اب قابو پانا ناممکن ہو گیا تھا۔ ان سے نچنے کی صرف ایک راہ بھارت کو نظر آئی۔ اور وہ یہ کہ پاکستان سے براہ راست چھیڑ چھاڑ۔ مسلم عناد اور پاکستان دشمنی کے جذبات کو بروئے کار لا کر اپنے ملک کے بگڑتے ہوئے حالات سے عوام کی توجہ ہٹائی جائے تاکہ اس طرح ملک کی وحدت کو برقرار رکھا جا سکے۔ چنانچہ داناگرام، رن کچھ اور سرحدات کشمیر پر یکے بعد دیگرے ہندوستان نے جو جارحانہ اقدامات کئے اور شیخ عبداللہ کو حج سے واپس آتے ہی جو گرفتار و نظر بند کیا گیا وہ سب کچھ اسی مقصد کے لئے ہوا۔ ہندوستان اس چھیڑ چھاڑ سے باز آنے والا نہیں ہے۔ وہ تاریخ کے اس عمل کو دوہرا رہا ہے۔ جسے کبھی راجہ داہر نے سندھ میں اور راجہ انندپال وغیرہ نے پنجاب و کابل کی سرحدات پر انجام دیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں محمد بن قاسم اور محمود غزنوی کو اپنے اپنے وقت پر اس ملک کے ان چیلنجوں کا جواب دینا پڑ گیا تھا۔

بھارت کی اس ذہنیت کو، مغربی طاقتوں سے بھی سہارا مل رہا ہے۔ مغرب کی یہ فرنگی طاقتیں جن کے سینوں میں مسلمانوں کی طرف سے صلیبی جنگوں کی ناکامیوں کی خلش ابھی تک باقی ہے۔ کسی طرح بھی پاکستان کے استحکام اور بقاء کی روادار نہیں ہیں۔ وہ برما، لنکا اور نیپال جیسی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا وجود پسند کر سکتی ہیں لیکن پاکستان کی عظیم مسلم مملکت کو مستحکم، پائدار اور ترقی کرتا ہوا کیسے دیکھ سکتی ہیں۔ چنانچہ ان کی درپردہ یہ کوشش کہ ہندوستان پاکستان پر جارحیت کا عمل جاری رکھے اور یہ کشمکش باقی رہے۔ ان کی صلیبی ذہنیت کا فطری تقاضا ہے۔ ایشیا اور مشرق میں مسلمانوں کے مخالف حالات پیدا کرنے میں یورپ کی عیسائی طاقتوں بالخصوص انگریزوں کا زبردست ہاتھ رہا ہے۔ یہ ہاتھ اب بھی مصروف عمل ہے۔

انیسویں صدی کے آخر سے مشرق کی غیر مسلم قوموں کو باقاعدہ طور پر مسلمانوں کے خلاف ابھارا جاتا رہا ہے۔ انہیں طاقتور و منظم کیا جاتا رہا ہے۔ اور اس سلسلہ میں ان کی باقاعدہ ذہنی تربیت کی جاتی رہی ہے مہاد قوم کے جداگانہ وجود و تنظیم کی کوشش ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت کے وقت سے شروع ہوئی اور ان کی سیاسی حیثیت تشکیل دی گئی۔ اسی طرح عرب میں اسرائیل کا وجود بھی ان کوششوں کا ہی رہین ہے تاکہ مسلمان مشرق کی ان غیر مسلم قوموں کے ٹکراؤ سے ختم ہو کر رہ جائیں۔ چنانچہ یہ بات اب نہیں تو آئندہ چل کر ضرور پیش آنے والی ہے کہ عربوں پر اسرائیل حملہ آور ہو۔ اور ان کی پشت پناہی امریکہ و انگلینڈ کریں اور اسی طرح پاکستان پر بھارت ہاتھ ڈالے اور اس کو امریکہ و انگلینڈ سہارا دیں۔ اور درحقیقت یہ عمل اب شروع بھی ہو چکا ہے۔

ان حالات میں اس سے تحفظ و دفاع کا معاملہ نہایت سنگین معاملہ بن جاتا ہے۔ اور اسے عام و مروجہ تدابیر کے ذریعہ حل نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لئے تو ضروری ہے۔ کہ پوری قوم بنیان مرصوص بنا کر کھڑی کر دی جائے۔

مسلمانوں کی زندگی، بقاء و تحفظ کا راز اُن کی جہادی زندگی میں ہے۔ ۱۴ سو سال کی اسلامی تاریخ گواہ ہے۔ کہ مسلمان اگر اب تک بحیثیت ملت اسلامیہ کے زندہ رہتے چلے آ رہے ہیں تو صرف جہاد کی زندگی سے اپنے عہد عروج کی بات تو چھوڑیئے کہ وہ تو سراسر جہاد و شہادت کا دور تھا لیکن اس زمانہ میں بھی جبکہ ہر طرف انگریزی استعمار نے غلبہ حاصل کر لیا تھا۔ مسلمان اپنی محدود جہادی جدوجہد ہی اپنی اسلامی زندگی کا ثبوت دیتے رہے۔ اور اپنے اجتماعی وجود کی حفاظت کرتے رہے طرابلس میں سنوسیوں نے، سوڈان میں درویشوں نے، مراکش و الجزائر میں عام مسلمانوں نے اور اس برصغیر پاک و ہند میں جماعت ولی اللہ اور جماعت شیخ الہند نے اپنی جہادی سرگرمیوں سے انگریز جیسے قوی دشمن کو مرعوب کیا۔ اور مسلمانوں کے دینی و ملی ولولوں کو تازہ توانا و پرجوش رکھا۔

یورپ کی عیسائی طاقتیں عالم اسلام پر دو صدیوں کے مسلسل غلبہ اور ہر طرح کے ظلم و تشدد کے استعمال کے باوجود اگر مسلمانوں کو کلیتہً نیست و نابود کر دینے میں ناکام رہیں تو اس کی وجہ ان مردان خدا کا عمل جہاد تھا۔ جسے شدید و ناساعد حالات میں انہوں نے قائم و باقی رکھا۔ حالانکہ جہاد کی تنسیخ کی خاطر انگریز نے بعض خانہ ساز تحریکیں قائم کیں۔ اور براہ راست جہاد کرنے سے باز رکھنے کی خاطر مسلمانوں کو عہد حاضر کے سیاسی گورکھ دھندوں میں احیاء دین کے نام سے اُلجھائے رکھنے کے متعدد حربے ایجاد کئے۔

بہرحال یہ ایک تاریخی حقیقت و صداقت ہے کہ مسلمان کا بقاء جہاد دینی پر منحصر ہے۔ وہ زندہ رہ سکتا ہے تو جہاد سے۔ وہ دشمنوں کا مقابلہ و دفاع کر سکتا ہے تو جہاد کے ذریعے، اور دنیا میں اس کا لوہا مانا جا سکتا ہے تو صرف جہاد کرنے سے۔

جہاد سے وہ اللہ کو بھی راضی کر سکتا ہے۔ اور اس کے بعد دنیا جہان کے خطرات کا پامردی کے ساتھ مقابلہ بھی کر سکتا ہے۔ شہادت کی موت جب اس کا مقصود بن جائے۔ تو دنیا میں اسے کون شکست دے سکتا ہے۔

آج بھارت کی طرف سے پاکستان کو یہ خطرات لاحق ہو رہے ہیں اور جو چیلنج مل رہا ہے۔ ان کا جواب جہاد ہے۔

مسلمان قوم اور ملت اب ایک فیصلہ کن موقعہ پر آن پہنچی ہے۔ تاریخ کا یہ موڑ اس کے لئے ایک نئے عہد کا آغاز ثابت ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اللہ کا نام لے کر، صرف اللہ کے دین کی خاطر اور ظالم کے ظلم کو مٹانے کے لئے سر بکف ہو کر میدان میں نکل پڑے اور اس کی موت و زندگی خالص اللہ کے لئے ہو جائے

الا ان نصر اللہ و فتح قریب

(ک)

تاریخ کا نازک و پُرخطر موڑ
کامیابی کی راہ

مسلمانوں نے ہندوؤں کے ساتھ مفاہمت، یگانگت اور مواقست قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اس صدی کے ہندوستان کے کم و بیش سب ہی مسلم اکابر نے کوئی دقیقہ باہمی اتحاد کا اٹھا نہیں رکھا۔

سرسید، مولانا شبلی، شیخ الہند، مولانا مدنی، مولانا عثمانی، مولانا ابوالکلام آزاد، حکیم اجمل خاں، ڈاکٹر انصاری وغیرہم حتیٰ کہ علامہ اقبال اور مسٹر جناح تک نے بھی سالہا سال اس تگ و دو میں صرف کئے۔ کہ کسی طرح باہمی تفرق پیدا نہ ہونے پائے۔

اس کے باوجود کہ ہندوؤں کو مسلمانوں سے مذہب کے باب میں ہی اختلاف نہیں تھا۔ بلکہ سماجی، مجلسی و معاشرتی معاملات میں بھی انتہائی بُعد و دوری واقع تھی اور ہندو مسلمانوں کے ساتھ بھی قطعی علیحدگی پسندی و چھوت چھات کا رویہ اختیار کئے ہوئے تھا۔ تاہم ان مسلمان زعماء نے وسیع تر انسانیت کی خاطر اس سلوک کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اتحاد و مفاہمت کی کوششیں جاری رکھیں۔ لیکن ہندوؤں نے سوائے ایک نہایت مختصر گروہ کے مسلمانوں کے اس رویہ کی کوئی پرواہ نہ کی اور مسلمانوں سے ان کا اختلاف و عناد ترقی کرتا رہا۔ تا آنکہ مسلمانوں کے لئے اشتراک و معیت مشکل تر بن گئی اور انہیں اپنے لئے علیحدہ سرزمین کا انتخاب کرنا ضروری ہوگیا۔ یہ بھی غالباً ہندوؤں کے لئے قابل برداشت نہ ہوا۔ اور انہیں ہرگز یہ سمجھ نہ آئی۔ کہ اب جبکہ وہ ایک وسیع خطۂ زمین پر اپنی بہت بڑی اکثریت کے بل بوتے پر قابض و حکمران بن گئے ہیں۔ اور برطانوی ڈپلومیسی کے طفیل وہ ہزار ہا سال کے بعد پہلی مرتبہ ایک واحد قوم کی حیثیت سے ایک بڑی سلطنت کے مالک بن رہے ہیں۔ تو کم از کم مسلمانوں کے معاملہ میں اپنے غیر منصفانہ رویہ کو تبدیل کر لیتے پاکستان کے ساتھ مل جل کر رہنے کی راہ ہموار کرتے، اپنے علاقہ میں بسنے والی مسلمان اقلیت کو انسانی حقوق کی بنیاد پر ہی بے خوف و اندیشہ زندگی گزارنے کا موقعہ دیتے، اور جوناگڈھ، بھوپال اور حیدرآباد جیسی مسلم حکمرانوں کی ریاستوں پر قبضہ کرنے کے بعد کشمیر کی مسلم اکثریت کے آزادانہ جینے کی راہ میں ظلم کی دیواریں نہ چنتے۔

لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہوا، اور جارحانہ ہندو ازم کی پرورش کر کے ہندوؤں نے پاکستان کے ساتھ جنگ کے سے حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ برطانوی تسلط سے نجات حاصل کئے ہوئے ابھی بیس سال بھی پورے نہیں ہوئے ہیں۔ کہ دونوں ملکوں کی فوجیں ایک دوسرے کے مقابل آ کھڑی ہوئی ہیں۔ پاکستان کو مجبوراً اپنے دفاع کے لئے ہتھیار سنبھالنے پڑ گئے ہیں۔ غالباً پانی پت کی تیسری لڑائی اس سرزمین کا مقدر بنتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ اس کا انجام کیا ہوگا۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہمارے ارباب جاہ و ثروت نے مسلمان عوام کو جہاد فی سبیل اللہ کے جوش و جذبے کے ساتھ اپنی جانیں نثار کر دینے کا موقعہ دیا۔ اور ملک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک دین و اخلاق کو غالب آنے دیا تو محمود غزنوی، شہاب الدین غوری اور احمد شاہ ابدالی کا دَور ایک بار پھر صفحات تاریخ پر رقم ہوتا نظر آئے گا۔

اگر ہمارے یہ پیشرو درۂ خیبر اور وادی ہندو کش کی تنگ نائیوں سے گذر کر اس ملک میں فتحمندی کی راہ دکن و بنگالہ تک ہموار کر سکتے تھے۔ تو پاکستان کی عظیم مسلم قوم کے لئے یہ فاصلۂ چند گام کیا حقیقت رکھتا ہے۔ بشرطیکہ ملک و ملت کا ہر بڑا اور چھوٹا اپنے آپ کو اللہ کے دین کے لئے وقف کر دے۔ اور ملک فی الفور دین حق اور شریعت محمدی کی مخالف فضاؤں سے یکسر پاک کر دیا جائے۔

جہاد مسلمان کی متاع حیات ہے اور جہاد میں مر جانے کو وہ اپنی سب سے بڑی زندگی اور کامیابی سمجھتا ہے۔ ملک میں اسلام و شریعت کی زندگی کو عام کیجئے مسلمانوں کو سچا اور صاحب عمل مسلمان بننے کا موقع فراہم کیجئے۔۔ اپنا جاہ و منصب، اپنی ثروت و امارت اور دولت و حشمت خدا کے نام پر وقف کر دیجئے۔ اور اللہ کے دین کے قیام و غلبہ کا ولولہ لے کر اپنی پوری قوم و ملت کے ساتھ کھڑے ہو جایئے۔ پھر دیکھئے حق کی نصرت و حمائت آپ کو کس طرح حاصل ہو جاتی ہے۔ کس طرح دشمنوں کے مکر و فریب اور منصوبے ناکام رہ جاتے ہیں

تاریخ نے ایک نازک، پُرخطر اور فیصلہ کن دوراہے پر ہمیں لا کھڑا کیا ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر اور اسلام کے لئے حاصل کیا گیا تھا اور اب آزمائش کی گھڑی سر پر آ گئی ہے۔ قدرت دیکھنا چاہتی ہے کہ آپ اپنے رب کے بن کر ان خطرات کا مقابلہ کرتے ہیں۔ یا اب بھی اپنی عشرت اندازیوں کو باقی رکھتے ہوئے اِدھر اُدھر کے سہارے تلاش کرتے ہیں

پہلی صورت صاف صاف اور یقینی کامیابی کی ہے لیکن دوسری صورت میں سوائے حسرت و یاس کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ (ک)

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولاھم یحزنون۔

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مکتوب گرامی

جسے آپ نے دسمبر ۱۹۱۲ء میں مصر کے مشہور عالم علامہ رشید رضا مصری مرحوم کے نام لکھا

عربی میں لکھا ہوا یہ خط اتنا بوسیدہ ہو چکا تھا کہ متعدد الفاظ صحیح نہیں پڑھے جا سکتے تھے۔ قیاساً تصحیح کر دیئے گئے ہیں۔

اس مکتوب سے بعض اہم تاریخی معاملات پر جن کا تعلق عالم اسلام سے تھا۔ اشارۃً روشنی پڑتی ہے اور خلافت ترکیہ کے سقوط کے خفی محرکات کا نشان ملتا ہے۔ اس لئے یہ مختصر سا مکتوب تاریخی و یادگاری اہمیت کا حامل بن جاتا ہے (ک)

ولقد کتبت بعض الجرائد الهندية بان لكم يدًا في الحركة الله مركزية الحديثة وما لبث هذا النباء الا ان ذيع في طول الهند وعرضه وطفق الناس يتكلمون في هذا الباب بين مصدق وآخر مكذب وثالث مرتاب، اما انا فمن الحيارى لا ادرى ماذا اقول، اني كلما تذكر نعيكم على محمد على باشا اندوان نفع مصرامن وجوه شتى الا انه فارق المركزو فريعه والدولة العثمانية كليتهما — لا ارى هذا النبا نصيبا من الصحة — فنكتب اليكم الا مسئلة الآتية راجين منكم جوابا متانيا لكي ننشرها في الهند ونبين هما حكم الاسلام

(۱) هل حضرتكم من اصحاب الله مركزية؛

(۲) اليس معنى الله مركزيه تمزيق اسلا الدولة العثمانية وتضعيف المجموع تفريق اجزائه؛

(۳) اليس هذا هو الذي نعيتموه على محمد على باشا!

(۴) اليس هذا يصدق الذين كانوا يرمونكم بفكرة تاسيس الخلافة العربية واحداث الشقاق في بلاد العثمانية!

(۵) اليس معنى البديهي ان العناصر العثمانية اذا تشتت وتعنفت يبتلعها الاجانب واذن لم تبق الدولة الاسلام باقية والسلام۔

مفہوم ترجمہ: المخلص ابوالکلام الدہلوی

یہاں کے اخبارات میں یہ خبر بڑے زور سے شائع ہوئی ہے کہ آپ لامرکزیت کے قائل ہیں۔ میں نے محمد علی پاشا کی وفات پر آپ کا مقالہ نہ پڑھا ہوتا۔ جس میں آپ نے لکھا تھا کہ محمد علی نے اپنی خوبیوں کے باوجود مصر اور عثمانی سیاست کو نقصان پہنچایا ہے تو شاید ان خبروں پر یقین کر لیتا۔ میرے دل میں چونکہ آپ کی قدر و منزلت ہے۔ اس لئے میں یہ چند سوالات آپ کے پاس بھیج رہا ہوں

(۱) کیا آپ لامرکزیت (استنبول سے علیحدگی) کے حامیوں میں ہیں؟

(۲) کیا لامرکزیت عثمانی ریاست کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر منتج نہیں ہوگی۔

(۳) کیا اسی لئے آپ نے محمد علی پر (باقی کالم ۲ میں) اپنا مقالہ (وفات پر) لکھا تھا

(۴) اگر یہی بات ہے تو پھر وہ لوگ اپنے اس الزام میں صحیح ہیں کہ آپ عثمانی ریاست میں فتنہ برپا کر کے عربی خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں۔

(۵) کیا پھر یہ بدیہی بات نہیں کہ اگر عثمانی ریاست انتشار کا شکار ہوگئی۔ تو پھر وہ غیروں کا لقمہ تر بن جائے گی۔ اور پھر اسلامی حکومت کا کہیں نشان بھی نہ ملے گا۔

صحیفۂ عالم

فلسطین آزاد ہو کر رہے گا

متحدہ عرب جمہوریہ اور عراق کا بیان

قاہرہ ۔ متحدہ عرب جمہوریہ اور عراق کی مشترکہ سیاسی کمان نے اعلان کیا ہے کہ عدن، لیبیا، بحرین اور قبرص میں غیر ملکی فوجی اڈے عرب ملکوں کی سلامتی کے لئے مستقل خطرہ ہیں ۔ اور ان فوجی اڈوں کو ختم کرنے کے اقدام کیا جائے گا ۔ اس عزم کا اظہار دونوں ملکوں کی مشترکہ سیاسی کمان کے اجلاس کے اختتام پر جاری ہونے والے مشترکہ اعلامیہ میں کیا گیا ہے ۔ یہ اجلاس ۱۹ سے ۲۵ مئی تک قاہرہ میں ہوا تھا ۔ مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل کی بڑھتی ہوئی فوجی طاقت عربوں کے لئے مسلسل خطرہ ہے ۔ اور عرب ملک اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے ۔ جب تک اس خطرہ کو ختم نہیں کر لیں گے ۔

مشترکہ اعلامیہ میں فلسطین کی آزادی کے متعلق ان قرار دادوں کی حمایت کی گئی ۔ جو عرب سربراہوں کی پہلی اور دوسری کانفرنس میں منظور کی گئی تھیں ۔ ان قرار دادوں میں اس عزم کا اظہار کیا گیا تھا ۔ کہ عرب ممالک ہر قیمت پر فلسطین کو آزاد کرائیں گے اور اس مقصد کے حصول کے لئے عربوں کے دفاع کو مضبوط تر بنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا تھا

ولآنا ری

مشترکہ اعلامیہ میں تونس کے صدر حبیب بورقیبہ کی مذمت کی گئی ۔ اور کہا گیا ہے کہ فلسطین کے بارے میں انہوں نے جو مصالحتی تجویز پیش کی ۔ اس سے عربوں کی دل آزاری ہوئی اور اس سے صرف سامراجیوں اور یہودیوں کو فائدہ پہنچا ہے ۔

مشترکہ اعلامیہ میں وضاحت کی گئی ہے کہ سامراجی عالم عرب کے دشمن ہیں ۔ وہ عربوں کو کمزور کرنا چاہتے ہیں ۔ اعلان کا صاف مقصد یہ ہے کہ عرب اجتماعی طور پر فلسطین کو آزاد کرنے اور عرب عوام کنعان کا وطن واپس دلانے کی جو جد و جہد کر رہے ہیں ۔ اسے ناکام بنا دیا جائے ۔

سامراجی طاقتیں فلسطین کی تحریک آزادی کو ختم کرنے میں ناکام ہو چکی ہیں ۔ انہوں نے عربوں کے مستحکم ارادے کے سامنے عملاً ہتھیار ڈال دیئے ہیں ۔ چنانچہ اب وہ چور دروازوں سے ہمارے اتحاد کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ لیکن عرب اقوام سامراجیوں اور توسیع پسندوں کے ناپاک عزائم کو ناکام بنا دیں گی ۔ اور بالآخر فلسطین آزاد ہو کر رہے گا ۔ دنیا کی کوئی طاقت فلسطین کی تحریک آزادی کو ناکام نہیں بنا سکتی ۔

اعلامیہ میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کو زیادہ موثر بنانے اور اس کی کارکردگی بہتر بنانے کی غرض سے چین کو عالمی ادارہ کا رکن بنایا جائے ۔ انہوں نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ پچھلے بیس برس کے دوران عالمی حالات میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں ۔ ان کے پیش نظر اقوام متحدہ کے منشور میں تبدیلی کی جائے ۔

صدر ناصر اور صدر عبد السلام عارف نے ایک ہفتہ کے مذاکرات کے بعد جو مشترکہ اعلامیہ جاری کیا ہے ۔ اس میں ویت نام کانگو اور ڈومینکن جمہوریہ کے معاملہ میں اقوام متحدہ کی بے عملی پر تشویش ظاہر کی ہے ۔ دونوں عرب لیڈروں نے تشدد اور فوجی قوت کے استعمال اور دوسرے ملکوں کے داخلی امور میں مداخلت کی مذمت کی ۔

ممالک اسلامیہ کے شب و روز

متحدہ عرب جمہوریہ

قاہرہ ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر خزانہ نے بتایا ہے کہ ملک کا دفاع مضبوط بنانے کے لئے حکومت آئندہ سال ایک ارب ۴۵ کروڑ ۴۳ لاکھ روپے کی رقم صرف کرے گی ۔ انہوں نے گذشتہ رات پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے مزید بتایا کہ ملکی دفاع سے متعلق ہنگامی اخراجات کے لئے ۱۱ کروڑ ۳۲ لاکھ روپے کی رقم الگ رکھی گئی ہے ۔

لیبیا

لندن ۔ برطانیہ کے وزیر دفاع مسٹر ڈینس ہیلے نے بتلایا ہے کہ برطانیہ لیبیا کے فوجی اڈے مارچ ۱۹۶۶ء تک خالی کر دیگا ۔

انڈونیشیا

صدر سوکارنو نے اعلان کیا ہے کہ ملکی کابینہ میں سات نئے وزیر شامل کئے جائیں گے ۔ اس طرح کابینہ میں وزراء کی تعداد ۱۰۴ ہو جائے گی

ملائشیا :-

ملائشیا نے الجزائر سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا اعلان کیا ہے ۔ وزارت خارجہ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ عنقریب الجزائر میں قونصل خانہ کھول دیا جائے گا

نائیجیریا :-

نائیجیریا کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اگر چین نے خواہش ظاہر کی ۔ تو نائیجیریا پیکنگ میں سفارت خانہ قائم کرے گا ۔

ریاض :-

ریاض ۔ بھارت کے نائب صدر ڈاکٹر ذاکر حسین جدہ پہنچ گئے ۔ جہاں شاہ فیصل اور امیر عبد العزیز نے ان کا خیر مقدم کیا ۔ وہ عمرہ ادا کرنے کہ مکرمہ بھی جائیں گے ۔

عرب سربراہوں کی کانفرنس

قاہرہ ۔ عرب ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس شروع ہو گئی ہے ۔ کانفرنس میں تیونس شریک نہیں ۔ خیال ہے ۔ کہ کانفرنس میں دیگر اہم امور کے علاوہ اسرائیل کے متعلق صدر بورقیبہ کی تجویز اور اسرائیل کو مغربی جرمنی کی فوجی امداد کے معاملات پر بھی غور ہو گا ۔

عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل نے افتتاحی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ کہ یہودیت اور سامراجیت عربوں کے خلاف سنگین خطرہ ہیں ۔ عرب ملک فلسطین کو آزاد کرانے اور دریائے اردن کے پانی پر عربوں کے حق کے تحفظ کے لئے کوشاں رہیں گے ۔

متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر ذکریا محی الدین نے اسرائیل کو مغربی جرمنی کی فوجی امداد، مشرق وسطیٰ میں مغربی جرمنی اسرائیل اور سامراجیوں کے مذموم عزائم اور فلسطین کو محکوم رکھنے کی سازشوں کی شدید مذمت کی اس کے بعد کانفرنس کا خفیہ اجلاس شروع ہو گیا ۔

شام :-

شام نے سلامتی کونسل سے اسرائیل کی جارحانہ کارروائیوں کی شکایت کی ہے ۔ شام کے مندوب مسٹر رفیق نے بتایا کہ اسرائیل نے گذشتہ دو ہفتوں میں متعدد بار شام کے محافظ دستوں پر فائرنگ کی ہے ۔ انہوں نے اس سلسلہ میں سلامتی کونسل کا اجلاس بلانے کی درخواست کی ہے ۔

طیارہ کا حادثہ

عوام اپنی رائے کے اظہار سے باز رہیں

لاہور ۔ الاحیاء کے صدر چودھری نذیر احمد نے پاکستانی عوام کو انتباہ کیا ہے کہ پی آئی اے کے طیارہ کے حادثہ کے بارے میں جو ۲۰ مئی کو قاہرہ کے قریب ہوا ہے متضاد تبصروں سے کوئی نتیجہ اخذ نہ کریں اور اس سلسلہ میں اپنی رائے کے اظہار سے اس وقت تک باز رہیں کہ پی آئی اے کی اس حادثہ کے بارے میں کوئی رپورٹ نہ مل جائے ۔ یا حکومت کی جانب سے کوئی مستند اعلان نہ کیا جائے انہوں نے آج پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ عالم اسلام کے اتحاد کے دشمن ہمیشہ عالم اسلام میں پھوٹ اور بد اعتمادی پیدا کرنے کے موقعوں کی تاک میں رہتے ہیں ۔ اس لئے ہمیں ان کی چالوں میں نہیں آنا چاہئے ۔

خلیج عرب کی چھوٹی ریاستوں کی مشترکہ کرنسی

ڈبائی ۔ بحرین، قطار، ڈبائی اور ابوظہبی کی ریاستوں نے ایک مشترکہ کرنسی بورڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ جو ان ملکوں کے لئے مشترکہ کرنسی نوٹ تیار کرے گا ۔ نئی کرنسی کے ایک ریال کی قیمت ایک روپے کے قریب ہوگی ۔ ایک مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ سکیم نہایت اہم ہے ۔ جس کا مقصد غیر ملکی کرنسی کی محتاجی کو ختم کرنا ہے ۔ اس معاہدہ پر متعلقہ سربراہوں کے دستخطوں کے بعد چودہ دن کے اندر ایک کمیٹی قائم کر دی جائے گی ۔ اس کرنسی کا نام خلیج عرب کرنسی بورڈ ہو گا ۔

صدر ناصر سیاسی مسائل پر بات چیت کرینگے

قاہرہ ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر دوسری افریشیائی کانفرنس کے بعد الجزائر کے صدر احمد بن بیلا اور عراق کے صدر مارشل عارف کے ساتھ بعض اہم سیاسی مسائل پر بات چیت کریں گے ۔ دوسری افریشیائی کانفرنس ۲۹ جون کو الجزائر میں شروع ہو گی ۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر ناصر دونوں ملکوں کے سربراہوں کے ساتھ تبادلہ خیال کریں گے ۔

اخبارِ وطن

قاہرہ کے ہوائی حادثہ پر صدر ایوب کا بیان

ڈھاکہ - صدر ایوب نے کہا ہے کہ قاہرہ کے نزدیک پی آئی اے کے طیارے کے ہولناک حادثہ کے اسباب تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی معلوم ہو سکیں گے - آج یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر نے کہا - میرے خیال میں حادثہ کسی انسانی غلطی کی وجہ سے پیش آیا ہوگا - اس سوال پر کہ آیا طیارہ کو تباہ کرنے کی سازش کا شبہ ہے - صدر نے کہا - ہمارے پاس اس کی کوئی براہ راست شہادت نہیں - اور کسی سرکاری ایجنسی نے اس شبہ کا اظہار نہیں کیا - صدر نے کہا - کہ اگر کوئی سازش نکل آئے - تو مجھے سخت حیرت ہوگی - حادثہ کے بارے میں متضاد خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے صدر نے کہا - کہ یہ محض قیاس آرائیاں ہیں انہوں نے کہا کہ میں اس بات پر مطمئن ہوں کہ لاشیں پورے احترام کے ساتھ علیحدہ قبروں میں دفنائی گئیں - اور جن کی شناخت ہو سکی انہیں پاکستان پہنچا دیا گیا - صدر نے متحدہ عرب جمہوریہ کے حکام کی تعریف کی اور کہا کہ انہوں نے بہت مدد کی ہے -

دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائیگا

محاذ سے صدر ایوب کا خطاب

ڈھاکہ ۳ جون - مشرقی پاکستان کے ایک مقام پر فوجی جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے صدر محمد ایوب خاں نے کہا - کہ پاکستان امن چاہتا ہے - لیکن اگر بھارت نے ہم پر جنگ مسلط کی تو ہم اس وقت تک لڑیں گے جب تک ہمیں مکمل فتح حاصل نہ ہو جائے

بھارت کو انتباہ

فیلڈ مارشل ایوب خاں نے خبردار کیا کہ پاکستان جنگ سے اس لئے گریز نہیں کرتا کہ ہم کمزور ہیں - بلکہ ہم جنگ سے پہلو تہی صرف اس لئے کر رہے ہیں - کہ جنگ کی صورت میں پاکستان اور بھارت دونوں کو خوفناک تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا - اور اس وقت دونوں ملکوں میں ترقی و تعمیر کا جو کام ہو رہا ہے - وہ رک جائے گا -

صدر نے کہا کہ بھارت کو پاکستان کی جانب امن کا ہاتھ بڑھانا ضروری ہے - کیونکہ بھارت بے شمار اندرونی مسائل میں الجھا ہوا ہے -

شیخ عبداللہ کی منتقلی

نئی دہلی - ۸ جون - صوبہ مدراس کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ کشمیری رہنماؤں شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کو اوٹاکمنڈ سے جہاں وہ ان دنوں نظر بند ہیں صوبہ کے ضلع سالم کے ایک پہاڑی مقام پر کاڈ منتقل کر دیا جائے

مدراس کی حکومت نے مرکزی حکومت کی توجہ اس امر کی طرف دلائی ہے کہ اوٹاکمنڈ کی بلدیاتی حدود میں شیخ عبداللہ کے آزادانہ گھومنے اور لوگوں سے ملنے سے ان کی نگرانی میں دشواری پیش آتی ہے -

دریں اثنا معلوم ہوا ہے کہ شیخ عبداللہ کو ایک سٹینوگرافر ایک باورچی اور تامل زبان کے استاد کی خدمات مہیا کی گئی ہیں -

طوفان سے شدید نقصان کا اندازہ

مشرقی پاکستان میں حال ہی میں جو ہولناک طوفان آیا تھا - اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس سے کم از کم تیس ہزار افراد ہلاک ہوئے ہیں - لاکھوں مویشی مارے گئے ہیں - ایک ارب روپے کا مالی نقصان ہوا ہے - اور کم و بیش بیس لاکھ خاندان طوفان کی تباہ کاریوں سے متاثر ہوئے ہیں -

ریلوے بجٹ ۱۲ رجون اور عام بجٹ ۱۵ رجون کو پیش ہوگا

لاہور - گورنر مغربی پاکستان نے سال ۱۹۶۵-۶۶ء کے لئے ریلوے کا بجٹ ہفتہ ۱۲ رجون کو صوبائی اسمبلی میں پیش کرنے کا حکم جاری کیا ہے - ۶۵-۱۹۶۴ء کے لئے اضافی بجٹ اور مالی سال ۶۵-۱۹۶۴ء کے لئے اضافی بجٹ بھی اسمبلی میں اسی روز پیش کیا جائے گا - ۱۹۶۵-۶۶ء کے لئے مغربی پاکستان کا عام بجٹ اسمبلی میں منگل ۱۵ رجون کو پیش ہوگا - دونوں بجٹ مقررہ تاریخوں پر صوبائی اسمبلی میں بعد دوپہر پیش ہوں گے -

طیاروں پر کلمہ طیبہ

کراچی - ایک انجمن نے پی آئی اے سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے تمام طیاروں پر کلمہ طیبہ تحریر کرے - جیسا کہ سعودی عرب نیشنل ائیر لائنز نے اپنے تمام طیاروں پر تحریر کر رکھا ہے -

نئی سیاسی جماعت

ڈھاکہ - باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق حزب اختلاف کے لیڈر ایک نئی مشترکہ سیاسی جماعت بنانے پر غور کر رہے ہیں - توقع ہے کہ اس سلسلہ میں عنقریب کوئی حتمی فیصلہ ہو جائیگا

اطلاع کے مطابق نظام اسلام پارٹی کے چودہری محمد علی اس کے محرک ہیں - عوامی لیگ کے صدر نواب زادہ نصر اللہ خاں اور ملک غلام جیلانی ان دنوں ڈھاکہ میں مجوزہ تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے راہ ہموار کر رہے ہیں نیشنل عوامی پارٹی عوامی لیگ کی مشرقی پاکستان شاخ اس تجویز کی مخالفت کر رہی ہے

اس کے برعکس متحدہ جمہوری محاذ پارٹی کی تشکیل کا پرزور حامی ہے - کونسل مسلم لیگ میں اس معاملہ پر باہمی اختلاف ہے - بعض کی خواہش ہے کہ برسر اقتدار پارٹی سے الحاق کر لیا جائے - جماعت اسلامی ابھی تک اس سلسلے میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں کر پائی -

لمیٹڈ سیاسی پارٹی

مغربی پاکستان نیشنل عوامی پارٹی اس تجویز کی بھی مخالف ہے - اس کے مطابق اس کی حیثیت ایک نجی لمیٹڈ سیاسی کمپنی سے زیادہ نہیں ہوگی چودہری محمد علی اور متحدہ جمہوری محاذ کے صدر مسٹر نورالامین کھلے طور پر اس تحریک کی حمایت کر رہے ہیں -

غیر ملکی ہاتھ

ان ذرائع کے مطابق ایک غیر ملکی ہاتھ اس تحریک کے پس پردہ کام کر رہا ہے - وہ تمام باہمی اختلافات ختم کرا کے نئی مخالف تنظیم کی تشکیل کی کوشش کرے گا - تاکہ نئی تنظیم سوشلسٹ ملکوں کے ساتھ پاکستان کے بڑھتے ہوئے تعلقات کی راہ میں روڑے اٹکائے -

ان حالات سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ نئی سیاسی پارٹی میں نیشنل عوامی پارٹی کو شامل نہیں کیا جائے گا - اس کے بغیر بننے والی پارٹی زیادہ تر مغربی ملکوں کے مفادات کا تحفظ کرے گی -

شاہ پور صدر ضلع سرگودھا سے امداد مصیبت زدگان مشرقی پاکستان کیلئے

مورخہ ۲۲ مئی ۶۵ء کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور میں مولانا عبدالکریم امیر جمعیۃ علماء اسلام شاہ پور و خطیب مسجد حنفیہ و مہتمم جامعہ کریمیہ صدر شاہ پور آئے - اور نمازیان مسجد حنفیہ کی طرف سے بذریعہ مجلس جمعیۃ علماء اسلام مبلغ ۲۸/۸ روپے کی نقد امداد برائے مصیبت زدگان بنگال پیش کی - جو وصول کر لی گئی ہے -

جزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالے اہالیان صدر شاہ پور کے طبقہ غربا کی یہ خدمت قبول فرمائیں -

(محمد علی مہتمم مدرسہ حنفیہ صدر شاہ پور)

بقیہ: سانحہ یا سازش

دنیا میں حادثات کوئی انوکھی بات نہیں ہیں - اور جن کے لئے ایسے حادثات مقدر ہو جاتے ہیں - انہیں وہ پیش آکر ہی رہتے ہیں - خود اس حادثہ میں دیکھ لیجئے کہ ہوا باز اور ملازمین طیارہ سے لے کر مسافروں تک جن کی زندگیاں ابھی باقی تھیں - وہ کس طرح سفر سے آخر وقت میں رہ گئے - اور جن کا وقت آخر آ گیا تھا - وہ کس طرح کشاں کشاں سفر پر آخر وقت روانہ ہو گئے - اور یہ سب کچھ قدرت کے مخفی اسباب کے تحت ہوتا رہا - اپنے آپ ہی کچھ افراد متروک ہو رہے تھے - اور کچھ منتخب کئے جا رہے تھے - حتیٰ کہ وہ اپنی مقررہ اجل تک پہنچ گئے - یہی وجہ ہے کہ آج تک حادثات کو مستقل قومی المیہ کی حیثیت نہیں دی گئی - کہ یہاں انسان کی بیچارگی ویسے بھی تسلیم شدہ اور ناقابل انکار ہے - اور صبر و ضبط ہی ان مواقع کے لئے مناسب ہے - پھر کیوں ایسے واقعات کو اغراض پرست طاقتوں کی شرارتوں کا ذریعہ بننے دیا جائے - اور تحقیقات سے پہلے ہی اس طرح کی باتوں کو جو بالکل بے بنیاد ہو سکتی ہیں اپنے برادرانہ و سیاسی روابط کی راہ میں حائل بنا لیا جائے -

اگر یہ سازش تھی تو انشاءاللہ کبھی نہ کبھی فاش ہو کر رہے گی - اور صحیح تحقیقات سے اگر ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ ماتمی سازش تھی - تو آج بھی پس پردہ سازشی چہروں کا پہچان لینا اور ان کے مقاصد سیئہ کا سمجھ لینا مشکل نہیں - اور اگر یہ محض اتفاقی حادثہ تھا، تو پھر کیوں اسے بعد از حادثہ تیار کی جانے والی سازش کا آلۂ کار اور دشمنوں کی مسلم عناد سرگرمیوں کا محور بننے دیا جائے - (ک)

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

مفتی محمود صاحب و مولانا ہزاروی صاحب خیریت و سلامتی سے ہیں

ملک بھر سے متعدد دوستوں نے قاہرہ کے فضائی حادثہ پر اظہار رنج و غم کرتے ہوئے حضرت مفتی محمود صاحب و حضرت مولینا غلام غوث صاحب ہزاروی کی خیریت دریافت کی ہے اور تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے کہ حضرت مفتی صاحب و حضرت مولانا اس حادثہ سے بہت پہلے قاہرہ تشریف لے جا چکے تھے۔ اور الحمد للہ وہاں خیریت سے ہیں اور اسلامی کانفرنس کی نشستوں میں پاکستان کی نمائندگی فرما رہے ہیں۔

بھیں تحصیل چکوال کا سالانہ جلسہ ملتوی

اہل سنت والجماعت بھیں کا سالانہ جلسہ جو ۲۹ مئی کو ہونے والا تھا۔ بارش وغیرہ ہونے کی وجہ سے اب جون کے آخری ہفتہ تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا انتخاب جدید

اب ملتان شہر کے نئے امیر مولانا محمود اختر صاحب رکن یونین کمیٹی اے ناظم اعلیٰ محمد یعقوب شیخ جماعت کی تنظیم جدید کے بعد مجلس شوریٰ نے عوام سے رابطہ قائم کرنے اور تبلیغ و اشاعت دین کے لئے ہفتہ وار اجتماعات کا پروگرام بنایا ہے۔

صوبہ جنوبی پنجاب کے امیر حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب نے مولانا عبد القادر صاحب قاسمی کو صوبائی جماعت کا ناظم مقرر کیا ہے۔ مولانا قاسمی صاحب علاقائی نظام کو بہتر بنانے کے لئے مجاہد پروگرام مرتب کر رہے ہیں۔

مجلس شوریٰ نے باتفاق رائے یہ قرار دادیں منظور کیں :-

(۱) یہ اجلاس طیارہ کے المناک حادثہ میں ہلاک ہونے والے مسافروں کے سوگوار خاندانوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہے دعا ہے کہ اللہ کریم مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائیں۔

(۲) اجلاس مشرقی پاکستان میں طوفان زدگان کی امداد کے لئے عوام اور مخیر حضرات سے اپیل کرتا ہے کہ وہ دل کھول کر مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کریں۔ جمع شدہ رقم دفتر مرکزیہ ارسال کی جائیں۔ ملتان شہر میں امداد فراہم کرنے کے لئے کمیٹی بنا دی گئی۔

(۱) مولانا خدا بخش صاحب (۲) مولانا محمود اختر صاحب رکن یونین کمیٹی اے۔ (۳) ملک خدا بخش صاحب ڈائرکٹر ملتان ٹرانسپورٹ (۵) محمد یعقوب شیخ۔

(محمد یعقوب شیخ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر)

اظہار تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے ناظم مولانا زکریا صاحب نے پی آئی اے کے طیارہ کے المناک حادثہ کو ایک بڑا قومی نقصان قرار دیا ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ اس سنگین حادثہ سے کئی خاندان برباد ہو گئے۔ کئی ادارے سوگوار ہو گئے۔ کتنی ہی خوشی کی مجلسیں ماتم میں تبدیل ہو گئیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ایک اور ممتاز رکن مولانا اللہ وردایہ صاحب بروہی نے بھی اس عظیم حادثہ پر افسوس کیا ہے۔ انہوں نے دعا کی ہے کہ خدا تعالیٰ قاہرہ میں ان غریب الوطن شہیدوں کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پوری ملت پاکستان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(از شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام۔ کراچی)

حیدرآباد

۱۸ محرم الحرام کو جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا اجلاس ہفتہ وار زیر صدارت مولانا محمد سلیمان صاحب منعقد ہوا۔ حسب ذیل قرار دادیں شہر کی اکثر مساجد میں منظور کرائی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس پی آئی اے کے حالیہ اندوہناک حادثہ میں کام آنے والوں کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس مفتی محمود احمد و مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب ہزاروی کے قاہرہ مصر میں علماء اسلام کی بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت اور خیریت سے مصر پہنچنے پر خوشی کا اظہار اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس مسلمانوں سے گذارش کرتا ہے کہ ہر نماز کے بعد پاکستان کے استحکام اور کامیابی کے لئے دعائیں کیا کریں۔

(۴) یہ اجلاس حکومت سے زوردار مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ملک کا قانون قرآن و سنت کے مطابق بنایا جائے۔

(حکیم نواب الدین ناظم اعلیٰ حیدرآباد)

بھکر

۲۰ مئی ۱۹۶۵ء بعد از نماز عشاء رجامع مسجد نخر نور میں جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا اجلاس عام زیر صدارت جناب حافظ غلام محی الدین صاحب ہوا۔ مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ بھکر نے خطاب فرمایا۔

۲۱ مئی بعد از نماز جمعہ مدرسہ عربیہ جامع العلوم عیدگاہ بھکر میں جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا ہفت روزہ اجلاس ہوا۔ صدارت امیر محترم مولانا محمد رمضان صاحب نے فرمائی درس کلام پاک بھی حضرت امیر نے دیا بعد ازاں مولانا محمد اکبر خان صاحب نے شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کے حالات زندگی پر تبصرہ فرمایا۔ بعد ازاں مولانا عبد المجید صاحب خطیب جامع مسجد منڈی ٹاؤن بھکر نے ہفت روزہ خبروں پر تبصرہ فرمایا اور اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(ممتاز علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر)

رحیم یار خان

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کی تنظیم کو فعال و مستحکم بنانے کی غرض سے ضلعی عاملہ و شوریٰ کا جدید انتخاب ہوا ہے۔ درج ذیل حضرات عاملہ و شوریٰ کے رکن نامزد ہوئے ہیں۔ نیز ضلعی شوریٰ جدید کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۵ محرم مطابق ۲۷ مئی بروز جمعرات ہوا۔

عاملہ ضلعی

(۱) امیر مولانا غلام ربانی صاحب رحیم یار خان (۲) نائب امیر۔ مولانا عبد المنان صاحب خانپور (۳) نائب امیر۔ مولانا شریف اللہ صاحب بستی مولویاں (۴) ناظم اعلیٰ حاجی منظور احمد صاحب تاجگڑھ (۵) نائب ناظم حاجی سردار غلام قادر صاحب رحیم یار خان (۶) نائب ناظم مولانا عبد الکریم صاحب صادق آباد (۷) اخراجی منشی میاں اللہ دِتہ دیا صاحب۔

شوریٰ ضلعی

(۱) سردار میر عالم خان صاحب لغاری (۲) حاجی محمد مراد صاحب اچھی گوٹھ (۳) حاجی تاج دین صاحب صادق آباد (۴) قاضی محمد فضل صاحب رحیم یار خان (۵) مولانا عبید اللہ صاحب (۶) مولانا ظہور الٰہی صاحب ظاہر پیر (۷) مولانا مطیع الرحمان صاحب خانپور (۸) غلام نبی صاحب خانپور (۹) مولانا بشیر احمد صاحب لیاقت پور (۱۰) چوہدری شبیر احمد صاحب لیاقت پور (۱۱) مولانا عبد الغفور صاحب پکالاڑاں (محمد اسماعیل ناظم)

کراچی

جمعیۃ علماء اسلام شاخ کراچی کا ایک اجتماع ۴ جون بروز اتوار ہونے والا ہے جس میں مقامی مسائل کے علاوہ مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کے لئے امداد وغیرہ پر غور و خوض ہوگا۔

سبی، بلوچستان

مدرسہ جامعہ عربیہ مفتاح العلوم سبی بلوچستان کے جمعیۃ طلباء کا اجلاس بتاریخ ۱۹ محرم مطابق ۲۰ مئی بعد از نماز عشاء زیر صدارت حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب تونسوی امیر اعلیٰ جمعیۃ ہٰذا کے منعقد ہوا جس میں مقرر حضرات نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ اور جمعیۃ ہٰذا کے عہدہ داران مندرجہ ذیل ہیں:-

امیر۔ مولانا محمد عبد اللہ صاحب تونسوی

نائب امیر۔ مولانا رحمت اللہ صاحب جلال خوانی اور ناظم مولانا عبد الواحد صاحب تابی اور نائب ناظم مولانا عبد الرزاق صاحب مشکانی۔

(سیکرٹری)

مولوی عبد الغفور تابی

قبول اسلام

حضرت مفتی محمد یوسف صاحب الحسینی امیر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کے دست مبارک پر تین خاندانوں نے اسلام قبول کیا۔

(۱) گلزار مسیح ولد بگو عیسائی سکنہ مائی دی جھگی لائلپور۔ اسلامی نام عبد الرحمن۔ بی بی زوجہ گلزار مسیح اسلامی نام رفیعہ بیگم پسر گلزار مسیح۔ اسلامی نام محمد نذیر

(۲) حاکاں سیالکوٹ۔ اسلامی نام محمد بی بی

مختاراں " " رشیدہ

مشتاق مسیح ولد برکت مسیح " یعقوب

گڈو دختر " " بشیراں

صفیہ " " رقیعہ

(۳) صادق مسیح چک ۲۴۳ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔ اسلامی نام عبد الرحمن

(محمد ظہیر الحسینی ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام لائلپور جھنگ بازار)

دینی و دنیوی نظام تعلیم کا مسئلہ

ہمارے زمانہ میں دنیوی نظام تعلیم کن بنیادوں پر چلایا جا رہا ہے؟ وہ کون عوامل ہیں۔ جو اس طریق تعلیم پر قابو رکھتے ہیں؟ وہ کیا مقاصد ہیں۔ جو اس تعلیم کی تہ میں کارفرما ہیں۔ اور کیا رائج الوقت تعلیمی ڈھانچہ میں دینی تعلیم کے اضافہ و شمولیت سے موافق دینی نتائج برآمد ہو سکتے ہیں؟ یا یہ کہ اس طرح کرنے سے دینی تعلیم کی حقیقت دنیوی تعلیم کے اثرات سے داغدار ہو جائیگی اسلام میں تحریف و تنسیخ کا رجحان زور پکڑ جائے گا۔ یہ باتیں کچھ ایسی دقیق نہیں ہیں۔ جن کا سمجھنا دشوار ہو۔ حقائق و تجربات نگاہ نظروں کے سامنے ہیں۔ اور ان کی موجودگی میں کوئی شخص بھی جو نظریت پرستی کا شکار نہ ہو۔ اور دین کے بارے میں صاف ذہن رکھنے والا ہو یہ نہیں چاہے گا کہ دینی تعلیم کا جو طریقہ و نظام باہمہ کہنگی و فرسودگی چلا آ رہا ہے۔ اسے محض ایک خیالی فائدے کی توقع پر موجودہ دنیوی نظام تعلیم کے اندر ضم کر کے نابود کر دیا جائے۔

افسوس ہے کہ پاکستان کے قیام کے بعد بھی تعلیمی دنیا کی صورت حال تبدیل و اصلاح پذیر ہوا تو کجا۔ اپنی فاسقانہ ذہنی اور نظامی حیثیتوں میں بھی روز بروز بدتر ہوتی جا رہی ہے۔

نیز یہ تو اس مسئلہ کا محض منفی پہلو ہے۔ لیکن اگر اور زیادہ گہرا اترا جائے، تو بجائے خود دینی و دنیوی نظام ہائے تعلیم کیجا کر دینے کی بات صرف نیک جذبات کی پیداوار تو ہو سکتی ہے۔ لیکن عمل کی دنیا میں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اس لئے کہ خود دنیوی تعلیم اپنے تمام شعبہ جات سمیت ایک وحدت نہیں بلکہ متعدد نظام ہائے تعلیم میں تقسیم ہے۔ اور ایسا ہونا مختلف علمی موضوعات کا فطری تقاضا ہے۔ سائنس، آرٹ، ادب، فلسفہ، طب، حیاتیات، سیاسیات وغیرہ وغیرہ ہر موضوع اپنی تعلیم و تعلم کا ایک خاص نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ اور اتنی وسعتیں حاصل کر چکے ہیں۔ کہ ان میں سے ہر ایک کے جداگانہ تعلیمی نظام کے بغیر ان کا قابل قدر اور لائق استناد علم حاصل ہی نہیں کیا جا سکتا چنانچہ تمام یونیورسٹیوں میں مختلف علوم کے درجات تخصص قائم کر دیئے گئے ہیں اور بعض علوم کے لئے مکمل یونیورسٹیاں اور ادارے جدا جدا کھولے گئے ہیں، اور کھولے جا رہے ہیں۔

جب دنیوی تعلیم کے دائرے میں ایسا ہو رہا ہے، تو پھر اگر دینی تعلیم کا نظام و طریق جداگانہ طور پر قائم رہے۔ تو کیوں قابل اعتراض و ملامت ہو۔ علاوہ ازیں دنیوی تعلیم جن علوم و فنون پر مشتمل ہے، ان کی افادیت محدود و وقتی ہے۔ اور وہ انسان کے لئے ایک خادم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس تعلیم میں استاد سے لے کر شاگرد تک آزاد ہوتا ہے کہ وہ اپنی رائے کا بے باکانہ استعمال کرے۔ اور جس علم کی اور علم کے جس حصہ کی چاہے تردید کرے۔ نفی کرے تغلیط کرے یا تائید کرے۔ اس کے کلیات و جزئیات میں اپنے فہم و تجربہ کے مطابق جیسا بھی تغیر و اضافہ کرنا چاہے کرے۔ حتیٰ کہ وہ نئے نئے اصول علم و نظریات فن بھی ایجاد کر سکتا ہے۔ اور سابقہ اصول و نظریات کو مردود ٹھہرا سکتا ہے۔ دنیوی علوم کی ترقی کے لئے ایسا ہونا ضروری بھی ہے۔ اس کے برعکس دینی تعلیم جن حقائق پر مشتمل ہے وہ انسان کی آزادانہ فکر و رائے کی مداخلت سے پاک و بلند ہیں۔ ان کا نفع بھی اگرچہ انسان کے لئے ہی ہے۔ لیکن انسان اس میں کمی بیشی کا مجاز نہیں ہے۔ دین کا علم آدمی کو بناتا ہے۔ لیکن دنیوی علوم کو خود آدمی بنایا کرتا ہے۔ علم دین اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ اور دنیوی علوم بہرحال انسان کی ایجاد ہیں۔ دینی علم اور دنیوی علوم کے درمیان یہ وہ فرق و امتیاز ہے۔ جو ایک حقیقت ہے۔ اور جسے بہرحال باقی و قائم رہنا چاہیئے۔ اس لئے کہ اس کے باقی و قائم رہنے سے ہی دین کی حفاظت ممکن ہے۔ ورنہ جب کبھی یہ فرق و امتیاز ختم کیا گیا۔ ایک ربع صدی نہیں گذرنے پائے گی۔ کہ پورا دین اپنی حقیقت کھو چکا ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ سابقہ ادیان کے ساتھ بھی ابتداء میں یہ ہی صورت پیش آئی ہو — ان امتوں کے دانشوروں نے ترقی پسندی کے جذبات و خواہشات سے سرشار ہو کر دینی علم و دنیوی علوم کے امتیاز و فرق کی دیواریں منہدم کر ڈالی ہوں۔ اور بعد میں اصل دین بے چارا پس منظر میں ڈوب کر رہ گیا ہو۔

بہرحال جو حضرات یہ چاہتے ہیں کہ دینی نظام تعلیم اور دنیوی نظام تعلیم میں تفریق باقی نہ رہے۔ انہیں ان خطرات پر بھی نظر ڈال لینی چاہیئے۔ نیز یہ کہ عملاً اس خواہش کی حقیقت کیا ہے۔ یہ بھی سوچ لینا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ صحیح تعلیمی تقاضوں کی رو سے ایسا کرنا درست بھی ہوگا۔ پھر اس باب میں اتنی بار جو تجربے کئے جا چکے ہیں۔ ان کے نتائج بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ البتہ دینی نظام تعلیم میں مفید، نفع بخش اور زمانہ حال کی ضروریات کے مطابق ترقی و اصلاح کی بات ایسی ہے۔ جو فکر و توجہ کی مستحق ہے۔ نیز یہ کہ دینی و دنیوی نظام ہائے تعلیم میں جتنا بھی فاصلہ کم کیا جا سکے بہتر ہے۔ لیکن یہ فاصلہ دین کی طرف پیشقدمی کے ساتھ کم ہو۔ یہ نہ ہو کہ دین کو دنیا کی طرف کھینچ کر راستے کم کیا جائے۔

غالباً اس معاملہ میں یہ مختصر سی معروضات ان حضرات کے دلوں کی خلش صاف کرنے کے لئے کافی ہوں گی۔ جو اپنے جذبہ ہائے ملت دوستی کے تحت نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ دینی نظام تعلیم کی علیحدہ و جداگانہ حیثیت کو درست نہیں سمجھتے ہیں۔ اور اسے ملت کے لئے مضرت رساں خیال کرتے ہیں

ویسے یہ مسئلہ اپنی تمام جزئیات و تفصیلات کے ساتھ ایک بڑی اور لمبی گفتگو کا محتاج ہے۔ جس میں اصل مسئلہ تعلیم سے لے کر اس کی تاریخی حیثیات، تغیرات، کیفیات اور دینی و دنیوی تعلیم کے فرق و امتیازات تک بحث کی جائے۔ نیز معاشرہ پر اس کے مختلف النوع اثرات کا تجزیہ کیا جائے۔ پھر ان افکار و نظریات کو زیر بحث لایا جائے جو وقتاً فوقتاً تعلیم کے مسئلہ پر سامنے آتے رہیں۔ اس کے بعد یہ فیصلہ کیا جائے۔ کہ دینی تعلیم کو دنیوی تعلیم سے علیحدہ اور پاک رکھنے میں خود انسان کا انسانی معاشرہ کا اور اسلام و مسلمانوں کا کیا فائدہ اور نفع ہے۔ اور بصورت دیگر اس سے کیا کیا نقصانات پہنچنے کے احتمالات ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے وقت و فرصت درکار ہے

(ک)

بقیہ: قاہرہ کانفرنس

ات دین سے لگاؤ کی کمی کہیئے۔ اجتماعی احساسات کا نقصان کہیئے۔ ذہنوں کا تعصب سمجھئے یا اسے پس پردہ کسی نیرنگ طاقت کی کارستانی قرار دیجئے۔ جو نام نہاد مسلمان بادشاہوں شیوخ و امراء کی سیر و تفریحات اور محلاتی عیش و عشرت کے واقعات کو تو فسانۂ عام بنا ڈالتا ہے اور ان سیاسی و مذہبی اجتماعات کی کارروائیوں کی اشاعت پر خاص توجہ نہیں کرتا۔ جو کسی نہ کسی پہلو سے مغربیت کے کسی گوشۂ مقاصد کے لئے کبھی کارآمد ثابت ہو سکتے ہوں۔ لیکن اگر حقیقتاً خالص دینی، علمی و سیاسی اعتبار سے کوئی ایسا معاملہ سامنے آتا ہے جو مسلمانوں کو ان کے اسلاف کے فکر و عمل سے وابستہ رکھتے ہوئے انہیں فکراً و عملاً بلند و بالا کر دینے والا ہو۔ تو اسے خفیہ ہتھکنڈوں کے ذریعے عام نشر و اشاعت سے روک دینے کی کوششیں کرتا رہتا ہے۔

گذشتہ ایک صدی کی مسلمانوں کی تاریخ کا یہ پہلو فکرمندانہ توجہ کا پہلو ہے کہ مغربی پروپیگنڈے کے ذرائع نے جو بدقسمتی سے بالواسطہ اور بلاواسطہ افریقہ، ایشیا و عالم اسلام تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ہمیشہ ان شخصیتوں اور ان کے کارناموں کو پردۂ اخفا میں رکھنے اور قبولیت عام سے روکنے کی بھرپور اور کامیاب کوشش کی ہے۔ جو حقیقی اسلام کے ترجمان تھے۔ اور جن کے کارنامے براہ راست مغرب کے ناپاک منصوبوں کو ناکام بنا ڈالنے والے تھے۔ اور ان شخصیتوں اور ان کے کارناموں کو چمکایا اور عام کیا ہے۔ جن کا فکر و عمل مغرب سے مستعار تھا اور جن کے کاموں سے عالمی تغیرات میں مغرب فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ آج بھی یہ صورت حال جاری ہے اور اس کی ایک نمایاں مثال قاہرہ میں منعقد ہونے والی یہ بین الاسلامی و بین الملی کانفرنس ہے۔ جس میں شامل ہونے والوں کی اکثریت روایتاً فرنگی دشمن اور ذہناً عملاً اپنے اسلامی ماضی کی ترجمان و داعی ہے۔ چنانچہ دیکھ لیجئے کہ اس کے انعقاد کی کارروائیوں کے اشاعت عام سے کس خاموشی کے ساتھ صرف نظر کیا جا رہا ہے۔ کہ آپ ایک لفظ بھی اس کے متعلق کسی اخبار کے اندر تلاش نہیں کر سکتے۔ (ک)

حوصلہ افزا

گذشتہ ہفتہ کی معروضات کے جواب میں بڑے حوصلہ افزا مراسلات موصول ہو رہے ہیں شکرگزار ہوں اور تمام مراسلات مل جانے کے بعد مفصل لائحہ عمل ترتیب دے کر پیش خدمت کرونگا۔ (کمال)

مضامین ــ و ــ مراسلات

"میں نے روس میں کیا دیکھا"

از رفیقہ انیس

ہم آج کل تاشقند اور سمرقند کو دیکھ رہے تھے۔ ہم نے چند لمحے ازبکستان کے علماء کے ساتھ بھی گزارے۔ جنہوں نے بتایا کہ مسلمانوں کو اپنی مذہبی رسوم اور عبادات کی پوری آزادی ہے۔ مساجد میں لوگ کثیر تعداد میں نماز ادا کرنے آتے ہیں اور ان میں نوجوانوں کی بھی خاص تعداد ہوتی ہے۔

ان علماء نے ہمیں بتایا کہ بڑی تعداد میں سوویت روس کے مسلمان حج کرنے جاتے ہیں۔ اور حکومت کی طرف سے انہیں مناسب سہولتیں دی جاتی ہیں۔ یہ ذی الحجہ کا مبارک مہینہ تھا۔ اور حج میں دو روز باقی تھے۔ ان علماء اور ان کے ساتھ کھڑے ہوئے سینکڑوں افراد کی زبان پر تکبیر کے الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ شعائر اسلامی اور سنت نبوی سے پوری طرح واقف ہیں۔ اور اس کا خیال بھی رکھتے ہیں۔

تاشقند اور سمرقند کے درمیان ریل میں سفر کرتے ہوئے ٹرین کے شمار کے ایک مسلمان رکن سے ہمارے ساتھی یہ دریافت کر رہے تھے کہ کیا یہاں مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ جواب میں اس نے صرف الحمدللہ ہی نہیں کہا۔ بلکہ سامنے ایک پڑاؤ کی طرف اشارہ کیا جہاں دو جوان مسلمان ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہے تھے۔ اور برابر میں ان کی بکریاں کھڑی تھیں۔ کچھ دیر بعد ایک گاؤں نظر آیا اور اس نے ہمیں گاؤں کی مسجد دکھائی جہاں سے لوگ نماز پڑھ کر نکل رہے تھے۔

کچھ اپنے بارے میں

اللہ تعالیٰ ہماری خطائیں معاف کرے اور ہمیں نیک اعمال کی توفیق دے۔ یہ بات لکھتے ہوئے شرم بھی آتی ہے۔ لیکن اس لئے لکھ رہا ہوں کہ جب ہم روس کے مسلمانوں میں اسلام سے وابستگی کے پیمانے تلاش کر رہے تھے۔ اور اس سلسلے میں بڑی شد و مد سے اپنے تاثرات اور مشاہدات بیان کر رہے تھے تو یہ ایک تاثر بھی بیان کر دینا چاہئے۔ مجھے معاً خیال آیا۔ شاید اس شخص کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا ہو کہ یہ لوگ جو ازبکستان کے مسلمانوں کے بارے میں یہ جاننا چاہتے ہیں کہ وہ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں۔ ان میں سے کسی نے نماز کو عشاء کی نماز پڑھی تھی نہ فجر کے وقت اسے یہ خیال آیا نہ ظہر اور عصر کے وقت انہوں نے یہ دریافت کیا کہ قبلہ کس طرف ہے

اس خیال کے ساتھ ہی میں اپنے کمپارٹمنٹ میں چلا گیا۔ اور وہاں بیٹھ کر یہ سوچتا رہا جمہوریہ اسلامیہ پاکستان میں ہم میں سے کتنے نوجوان دینی مدرسوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ اگر ہم محض ترقی کے شوق میں اپنے بچوں کو مشن سکولوں میں داخل کراتے ہیں جہاں دینی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ اگر ہمارے اپنے وطن میں جس کا آئین اللہ تعالیٰ کی حکمرانی کے اعلان اور اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کے عزم سے شروع ہوتا ہے۔ مساجد کے مقابلہ میں سینما ہاؤس میں حاضری زیادہ ہوتی ہے اگر ہمارے اپنے اسلامی ملک میں پردے کو ماضی کی ایک فرسودہ یادگار سمجھا جاتا ہے تو پھر یہ بات ہم بڑے اہتمام سے کیوں معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ سوویت روس کے کمیونسٹ نظام نے مسلمانوں سے کیا کیا چھین لیا تھا ہم اگر شعائر اسلامی کو کسی جبر اور ضابطے کے بغیر خود ہی ترک کر رہے ہیں۔ اور مغرب کی تہذیب کو کسی دباؤ کے بغیر برضا و رغبت قبول کر رہے ہیں تو پھر ہمارے اور سوویت یونین کے مسلمانوں کے درمیان کیا فرق ہے فرق یہ ہے کہ دین سے ان کا لگاؤ ہماری نسبت زیادہ پختہ ہے۔ اس لئے کہ خواہ ان کی تعداد کتنی ہی کم ہو۔ وہ ایسے نظام میں بھی شعائر اسلامی کی پابندی کرتے ہیں۔ جو مذہب کے لئے ہرگز سازگار نہیں بلکہ اسے ختم کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے۔

(از جناب ضیاء الاسلام صاحب فاروقی "مشرق")

پاکستان کو اسلامی مملکت بنانا مقصود نہ تھا

روزنامہ نوائے وقت کی ۵ مئی کی اشاعت میں اس عنوان سے ایک مراسلہ شائع ہوا تھا۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ یہ بھی ایک آواز ہے۔ جو نہیں معلوم کتنے پوشیدہ چہروں کی نمائندگی کر رہی ہے۔

مکرمی: نوائے وقت (۲۶ اپریل) کے اداریہ میں آپ نے پاکستان میں اسلامی مملکت قائم کرنے پر زور دیا ہے۔ مجھے اس سے بالکل اتفاق نہیں۔ آپ کی اس بات سے بھی مجھے اتفاق نہیں کہ برصغیر میں تحریک پاکستان کو اس لئے ہمہ گیر مقبولیت حاصل ہوئی تھی کہ مسلمان اپنے آزاد وطن میں اسلام کی سربلندی کے خواہاں تھے اور انہیں اس بات کا پورا یقین تھا۔ کہ پاکستان بننے پر ان کی یہ خواہش پوری ہو جائے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان دو قوموں کے نظریہ پر قائم ہوا تھا لیکن اس نظریے کی اصل بنیاد صرف مسلمان قوم کی پسماندہ اقتصادی حالت پر رکھی گئی تھی انگریزی سامراج مسلمانوں کو ہر لحاظ سے کمزور دیکھنا چاہتا تھا۔ اس لئے انہوں نے ہندوؤں کو کھلی چھٹی دے رکھی تھی کہ وہ اپنی حریف مسلمان قوم پر پوری طرح غالب آ جائیں۔ لیکن سر سید احمد خاں نے مسلمانوں کو ہر بات کو مذہبی نقطہ نظر سے دیکھنے سے منع کیا۔ انہوں نے مسلمانوں کی تمام تر توجہ ماڈرن ایجوکیشن حاصل کرنے کی طرف دلائی۔ لیکن علمائے دین نے انہیں کافر قرار دے دیا۔ اس کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ نے جنم لیا۔ جس کی قیادت قائد اعظم جیسی عظیم شخصیت نے کی۔ اور پاکستان حاصل کر لیا گیا۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ پاکستان ایک اسلامی مملکت بننے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ وہ اس اہم بات کا خیال نہیں کرتے۔ کہ ہندو اور مسلمان معاشی لحاظ سے دو مختلف گروپ تھے۔ اور ہندو مسلمانوں پر غالب تھے قائد اعظم کا اصل مقصد مسلمانوں کو ہندو سامراج سے نجات دلانا تھا۔ قائد اعظم کا قطعاً مقصد یہ نہ تھا۔ کہ پاکستان کو ایک اسلامی مملکت بنایا جائے۔ انہوں نے پاکستان بننے کے فوراً بعد دستور ساز اسمبلی میں جو تقریر کی تھی اسے پڑھنے سے صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ قائد اعظم پاکستان کو ایک جمہوری مملکت بنانا چاہتے تھے۔

لارنس کالج مری — المنظر مرزا

دفاتر کی زبان، ہفتہ وار تعطیل کا مسئلہ

(از جناب قاری محمد اعظم صاحب فضا مہتمم تجوید القرآن لاہور)

جب کبھی اقوام غیر سے ہماری ملت کے موازنہ کا وقت آتا ہے۔ ہم لوگ بڑی ڈینگیں مارتے ہیں۔ خود کو تمام اقوام پر فوقیت دیتے ہیں۔ اسلاف کی تاریخ کے اوراق ریل مسکول کے مکینوں کے سامنے بکھیر دیتے ہیں اور فخر سے ہماری گردنیں اوپر کو اٹھ جاتی ہیں۔ مگر اے کاش ہم کبھی اتنا تو سوچتے کہ

تھے تو آباء وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو

ایک وقت وہ تھا کہ محمود غزنوی ہزاروں میل دور آ کر غیر مسلم حکومت کے ایوانوں کے در و دیوار ہلا دیتا۔ اور بت فروشی کو پائے استحقار سے ٹھکرا کر سومنات کو نیست و نابود کر کے دم لیتا تھا۔ اور ایک وقت اب یہ ہے کہ ہمیں آزاد ہوئے اٹھارہ برس ہونے کو ہیں مگر الفریڈ وولنر (ALFRED WOOLNER) کا بت ابھی تک ہماری دانشگاہ پنجاب کے دروازہ پر نصب ہے۔

علاوہ ازیں آپ مال روڈ پر کھڑے ہو کر ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ عدالت عالیہ کے چہرہ پر سنگ مرمر کا تراشیدہ انگریزی تاج و تخت کا نشان دو جگہ پر ابھی تک موجود ہے۔ گویا امت کے ماتھے پر لعنت افرنگ کی مہر چسپاں ہے اور اردو کی طرف سے جو اظہار بے اعتنائی کیا جا رہا ہے اظہر من الشمس ہے۔ کہنے کو تو یہ ہماری قومی زبان ہے۔ مگر درحقیقت صرف غرباء کی نمائندہ ہے۔ کیونکہ سرکاری دفتروں اور عدالتوں میں قدم رکھنے کی ابھی اسے اجازت نہیں ہوتی۔

ہم آزاد ہیں۔ ہمارا ملک آزاد ہے۔ ہم مسلمان اور پاکستانی باشندے ہیں۔ مگر جس طرف دیکھتے ہیں۔ ہمیں ایسا ماحول ہی نظر آتا ہے۔ جس میں رہتے ہوئے ہمارے ذہن و دماغ پر لادینیت کے گندے اثرات مرتب ہوتے رہتے ہیں۔ اس کا اندازہ آپ بخوبی لگا سکتے ہیں۔ ہمارے خیال سے ملک بھر سے تمام قسم کے غیر اسلامی ناموں کو حذف کر کے ان کی جگہ اسلامی اور ملی نام رکھے جانے چاہئیں۔ اس کے علاوہ ہفتہ وار تعطیل کا مسئلہ بھی ایک حقیقی مسئلہ ہے۔ جس کے حل کرنے کا تمام محب قوم کی طرف سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہفتہ وار تعطیل اتوار کی بجائے جمعہ کو کی جائے۔ مگر حکومت کی طرف سے یہ جواب ملتا ہے۔ کہ بین الاقوامی معاملات میں اتوار کی بجائے جمعہ کو تعطیل کرنے سے تکلیف ہوتی ہے حکومت

(باقی کالم تین میں)

مرحوم اگر چاہے۔ تو بین الاقوامی معاملات والے دفاتر فقط روبہ میں اتوار ہی کو چھٹی کر لیا کریں۔ مگر جہاں تک اندرون ملک اصلاحی قوم کا تعلق ہے۔ ملک بھر میں عام سرکاری تعطیل جمعہ ہی کو ہو۔ اور تمام دفتروں عدالتوں میں اردو زبان ہی کو استعمال کیا جائے۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری حکومت کی اس تجویز پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اب کم از کم محکمہ تعلیم اور سکولوں کالجوں میں جمعہ کی چھٹی کا حکم دے کر اس کام کا آغاز کیا جانا چاہیئے۔

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳
بیادگار: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ہفت روزہ
ترجمان اسلام
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت بارہ نئے پیسے
جلد ۸ ○ ۳ شوال المکرم ۱۳۸۴ھ مطابق ۵ فروری ۱۹۶۵ء ○ نمبر ۶

عید سعید

(از جناب عزیز لدھیانوی گوجرانوالہ)

عید آئی ہے عید آئی ہے ۔۔۔ اور نوید بہار لائی ہے
اک تیری ہی نگاہِ رحمت کی ۔۔۔ از زمیں تا فلک خدائی ہے
میں تو کیا انجم و مہ و خورشید ۔۔۔ آج اس ذات کے ہیں طالبِ دید
چار سو اک شباب ہے رقصاں ۔۔۔ ہمنواؤ ہے آج روزِ عید
عید کا روز ہے وہ عید سعید ۔۔۔ روزہ داروں کو خلد کی ہے نوید
بلبلیں چار سو غزلخواں ہیں ۔۔۔ آیا اس شان سے ہے روزِ عید
دشت میں عید کوہسار میں عید ۔۔۔ عید وادی میں مرغزار میں عید
عید کی صبح کیا سہانی ہے ۔۔۔ ہر گل و غنچہ پر جوانی ہے
عید کے دن کی کیا کروں تعریف ۔۔۔ شادمانی ہی شادمانی ہے

بلبلیں گا رہی ہیں نغمۂ عید
چل رہی ہے چمن میں بادِ بہار

اسمائے مبارک اور ان کا احترام

قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ۔ اَیًّامَّا تَدْعُوا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (بنی اسرائیل)

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ اللہ کے لئے ہیں پاکیزہ اور عمدہ عمدہ نام پس تم اس کو ان ناموں سے پکارو اور فرماتا ہے۔ اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو پکارو۔ جس نام سے پکارو۔ اس کے پیارے پیارے اور اچھے نام ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک ہے اور اسم ذات ہے۔ دیگر ننانوے صفاتی اسمائے مبارک ہیں جن کی صفاتی خاصیتیں الگ الگ ہیں۔

مثلاً رحمان اور رحیم نہایت رحم والا اور بخشش کرنے والا معید لوٹانے والا۔ وغیرہ

اس طرح حضور نبی صلوٰت علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ننانوے اسمائے مبارک ہیں۔ اور وہ بھی صفاتی ہیں۔ اور مسلمان تقریباً زیادہ تر ان دو سو ناموں کے ساتھ ملا کر اپنے اور اپنے بچوں کے نام رکھتے ہیں۔

حرمت کے لحاظ سے بھی اور صفاتی، ذاتی طور پر بھی ہر مسلمان کا اخلاقی فرض ہے کہ ان ناموں کا ادب کرے اور بے ادبی نہ ہونے دے مگر فی زمانہ میں جبکہ ہم کلی طور پر مسلمان ہیں، ہم میں یہ جذبہ تقریباً ختم ہونے میں شاید ہی کوئی دقیقہ رہ گیا ہو۔

مثلاً آپ کے نام آپ کے گھر سے یا احباب کی طرف سے کوئی خط آتا ہے۔ یا عید کارڈ تو آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ اسے مطالعہ کے بعد یا دیکھنے کے بعد کون سی جگہ رکھنا موزوں سمجھیں گے یا اس کو دو ٹکڑے کر کے وہیں پھینک دیں گے اور جبکہ اس میں اللہ اور اس کے رسول (صلعم) کا نام مبارک بھی لکھا ہو۔ یا کعبۃ اللہ اور حضور صلعم کے روضہ مبارک کی شبیہہ ہو، اور قرآن مجید لکھا ہوا ہو۔ دوسرا منظر جو عام طور پر خصوصاً شہروں میں ہر وقت اور ہر روز دیکھنے میں آتا ہے۔ وہ یہ کہ آج کل کے اخبارات میں عام طور پر آیات قرآنی اور احادیث نبویہ (صلعم) لکھی ہوتی ہیں، اور تقریباً ہر دکاندار اس پرچہ میں سے جتنا کاغذ درکار ہوتا ہے لے کر سودا لپیٹ کر جلیے جتا ہو اسے دے دیتا ہے۔ اور اسی طرح وہ دانستہ سے ان ناموں کی بے حرمتی ہے اور بیڑی کے بنڈل مثلاً گھوڑا سوار بیڑی پر لفظ "عبدالستار" ہے۔ ستار بھی اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک ہے۔ اور بنڈل خالی ہو تو اسے پھینک دیا جاتا ہے جو عموماً گندی نالی جو پان بیڑی کے کھوکھوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس کے پاس پاؤں میں یا نالی میں گر جاتا ہے۔ جسے دیکھ کر کوئی بھی اٹھانے کی زحمت نہیں کرتا۔

ایسے ہی ماچسیں جن پر ابابیل یا پنکھا بنا ہوتا ہے۔ ان پر ابراہیم انگریزی میں لکھا ہوتا ہے اور ابراہیم اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر پیغمبر کا اسم گرامی ہے۔ جن کا نام ہر نماز میں درود شریف میں پڑھا جاتا ہے۔ اور اسی طرح ماچسیں بھی ختم ہونے کے بعد پھینک دی جاتی ہیں۔

تیسرا مشاہدہ، عدالتوں، کچہریوں میں دیکھنے میں آتا ہے۔ جبکہ عرائض نویسوں کے پاس جتنے بھی کاغذ گرے پڑے ہوتے ہیں۔ ان سب پر تقریباً نام ہی نام ہوتے ہیں۔ جو پاؤں تلے آتے ہیں۔ انہیں اٹھائے گا کوئی نہیں۔

چوتھا مشاہدہ: جو کبھی کبھار جب الیکشن ہو تو دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ جتنے بھی امیدوار کھڑے ہوتے ہیں غالباً سب اپنی تشہیر بذریعہ اشتہارات کرتے ہیں۔ خصوصاً جس دن الیکشن ہوں۔ اس دن تو یہ معاملہ عروج پر ہوتا ہے۔ جدھر دیکھو نام ہی نام اور سب پاؤں تلے۔

جب کوئی شخص کسی حاکم یا افسر سے ملنے کو جاتا ہے۔ تو بذریعہ کارڈ یا چٹ (اپنا تعارف کرانے کے لئے) صاحب کے پاس بھیجی جاتی ہے۔ جو کہ شاید کوئی شخص پرچہ سنبھال کر رکھتا ہو۔ نہیں تو ردی کی ٹوکری قریب پڑی ہے جس کی نذر وہ شناختی پرزہ ہو جاتا ہے۔

حجام بھی اخبارات کو پھاڑ کر اس پر شیو کرنے کے لئے صابن وغیرہ لگا کر پھینک دیتے ہیں۔ آپ کی نظر کسی بھی کاغذ پر پڑے۔ آپ بلا جھجک اسے اٹھالیں۔ پڑھ کر اپنے پاس رکھیں۔ اگر اس میں کوئی نام نہیں لکھا۔ تو پھر بھی کسی قریبی جگہ پر رکھ دیں۔

آپ اللہ کے نام کی تعظیم کریں گے۔ تو اللہ آپ کے درجات بلند فرمائے گا۔ آپ کاغذ سنبھال کر رکھیں۔ جب جمع ہو جائیں تو کسی بہتے ہوئے صاف پانی میں بہا دیں۔ اس میں بہت نیکیاں ہیں۔ اگر پانی قریب نہیں یا دریا ندی، سمندر آپ کے علاقے میں نہیں تو پھر ان کاغذوں کو قبرستان میں کسی گڑھے میں دفنا دیں۔ اس میں بھی کافی نیکیاں ہیں۔ تیسری اور آخری کوشش وہ یہ ہے کہ آپ کاغذ کو جلا دیں۔ اس کا پھر بہت ہی کم درجہ ثواب ہے۔

ریلوے سٹیشن پر پارسل گھر کے اندر باہر بھی بہت کاغذ، جن میں شناختی کارڈ وغیرہ میوہ فروشوں کے اور کوئلہ کے کان کنوں کے بکھرے پڑے ہوتے ہیں۔ پاؤں تلے روندے جاتے ہیں۔ آپ سے التماس ہے کہ آپ کو کہیں کوئی کاغذ، اخبار، کارڈ ملے تو اٹھالیں، اور ثواب دارین حاصل کریں۔ ہر اس شخص پر سلام جو نیک راہ چلا۔

نوٹ: آپ سے گذارش ہے کہ آپ اس اشتہار کو کسی گتے پر چسپاں کر کے کسی نمایاں جگہ پر لگا دیں۔ تاکہ عام لوگوں کی نظر اس پر پڑتی رہے۔ (دولت علی کوئٹہ)

جمعیۃ علماء اسلام کندکوٹ کا اجلاس

اسمبلیوں کے لئے امیدواروں کا فیصلہ

مورخہ ۷ر فروری ۱۹۶۵ء بروز اتوار صبح ۱۰ بجے جمعیۃ علماء اسلام کی ضلعی مجلس شوریٰ بمقام ضلعی دفتر جمعیۃ کندکوٹ میں منعقد کی گئی ہے۔ جس میں قومی و صوبائی اسمبلیوں کی سیٹوں کے لئے ایک خصوصی میٹنگ ہوگی۔ دیگر اہم معاملات بھی اس میٹنگ میں طے ہوں گے۔ لہٰذا ضلع کے ہر ابتدائی جمعیۃ کے ممبر کو بذریعہ اخبار ترجمان اسلام آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ مقررہ تاریخ پر ضلعی میٹنگ میں شرکت فرمائیں۔ تاکیداً عرض ہے۔

(بندہ) ماسٹر احمد خاں ناظم دفتر جمعیۃ علماء کندکوٹ ضلع جیکب آباد)

ایک عظیم حادثہ

بزرگوں اور دوستوں سے دعا کی درخواست

پپلاں ضلع میانوالی سے آٹھ دور جنوب مشرق کی جانب موضع ڈبب ضلع میانوالی میں رمضان شریف کی اٹھارہویں شب کو دو بچے جو بائیس بائیس پارے کے حافظ تھے۔ جب لیمپ جلانے لگے۔ کسی وجہ سے تیل گر گیا، اور آگ لگ گئی۔ قریب ہی کپاس کا بورا تھا۔ اسے آگ لگ گئی۔ آگ کے شعلوں نے بچوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ قریب ہی صوفی جان محمد صاحب اور ان کی اہلیہ سو رہی تھیں۔ وہ بھی آگ کا شکار ہو گئے۔ ایک بچہ زندہ نکل گیا۔ مگر بعد میں وہ بھی جاں بحق ہو گیا۔ راقم موقع پر پہنچ گیا تھا۔ اس منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ناقابل برداشت تھا۔ اللہ تعالیٰ شہداء کو مراتب عالیہ سے سرفراز فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ بزرگوں اور دوستوں سے خصوصی دعا کی اپیل ہے۔

غمگین: سراج الدین کاچھوی مدرسہ رحیمیہ حسینیہ کوٹ ... میانوالی

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور — جمعۃ المبارک ۵ رفروری ۱۹۶۵ء

اقوام متحدہ سے انڈونیشیا کی علیحدگی کا فیصلہ

انڈونیشیا کو اقوام متحدہ سے علیحدگی کا فیصلہ کرنا ہی پڑا۔ بین الاقوامی میدان میں امریکہ اور برطانیہ جو چالیں چل رہے ہیں ان کا سب سے بڑا اور درپردہ مقصد صرف یہ ہے کہ ایشیا و افریقہ کے نو آزاد ملکوں میں نہ تو سیاسی، اقتصادی معیشتی اور نظریاتی استحکام پیدا ہو، نہ وہ باہم ایک دوسرے کے ساتھ مفاہمت کے گہرے تعلقات قائم کرسکیں، اور نہ اپنا کوئی مشترکہ محاذ بنا سکیں۔ اس صورت حال کو باقی و قائم رکھنے میں ایک حد تک روس بھی امریکہ اور برطانیہ کی پالیسیوں کو جاری رہنے دینا چاہتا ہے اور اس کے خلاف ابھی موثر کارروائی سے گریز کرتا رہتا ہے

حقیقت یہ ہے کہ ان تینوں ترقی یافتہ ملکوں کو ایک طرح سے عالمی اجارہ داری سی حاصل ہے جب تک ایشیا و افریقہ کی قومیں آزاد نہیں ہوئی تھیں، یہ اجارہ داری زیادہ تر امریکہ اور برطانیہ کے ہاتھ میں تھی، اور ان دونوں کو اس زمانہ میں خطرہ صرف روس سے تھا اور وہ بھی یورپ کے ممالک میں، لیکن اس اجارہ داری کو اب سب سے بڑا خطرہ ایشیا و افریقہ کے نو آزاد ممالک سے لاحق ہو رہا ہے۔ جن میں سر فہرست چین ہے۔ اور چین کے بڑھتے ہوئے اثر و طاقت سے روس بھی خائف سا ہے۔

ایشیا و افریقہ کے نو آزاد ممالک کو، ان سامراجی طاقتوں نے کئی اعتبارات سے کمزور بنائے رکھنے کی تدبیریں کی ہیں۔

اول یہ کہ ہر نئے آزاد ہونے والے ملک کو یہ طاقتیں اقتصادی امدادوں کے ذریعے، اپنے پیروں پر آپ کھڑا ہونے سے روک دیتی ہیں۔ ان امدادوں کے بھروسہ پر یہ ممالک غذائی قلتوں تک کا شکار بن جاتے ہیں اور غیر ضروری و قبل از وقت منصوبہ بندیوں میں لگ کر اپنے ملک کی قدرتی پیداوار سے غافل ہو جاتے ہیں اور اس ابتدائی محنت سے جان چرانے لگتی ہیں جو ایک نئی قوم و ملک کے لئے اشد ضروری ہے۔

ان امدادوں کی بدولت، ملک کے ایک طبقہ کا، جس کے توسط سے یہ امداد حاصل ہوتی ہے۔ معیار زندگی اتنا اونچا ہو جاتا ہے کہ ملک کے عوام اپنے آپ کو سخت زبوں حالت میں محسوس کرنے لگتے ہیں اور روز بروز ان میں بعد و افتراق بڑھتا رہتا ہے۔ اول الذکر طبقہ چاہتا ہے۔ اور کوشش کرتا رہتا ہے کہ یہ مفادات اسے اور اس کے خاندان کو مستقل طور پر حاصل رہیں، جبکہ عوام اس تسلط و مفاد پرستی کا شکار بن کر روز بروز مفلوک الحال بنتے چلے جاتے ہیں، پھر اول الذکر طبقہ میں بھی آگے چل کر گروہ بندانہ رقابتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اور ان میں سے ہر گروہ ان مفادات پر خود کاملاً قابض و متصرف ہو جانے کی تگ و دو کرنے لگتا ہے۔ یہی وہ صورت حال ہے جس سے امداد دینے والی طاقت ملک کے داخلی معاملات میں دخیل ہونے لگتی ہے۔ اور کبھی ایک پارٹی کو اور کبھی دوسری پارٹی کو اپنے مقاصد کا آلۂ کار بنانے لگتی ہے۔ کرسیوں کی لڑائی جاری رہتی ہے اور قوم تباہ ہوتی رہتی ہے۔ غیر ملکی سازشیں اندر ہی اندر دور تک اپنا جال بچھا دیتی ہیں۔

۱۹۴۷ء سے آج تک ایشیا و افریقہ کے جتنے ممالک آزاد ہوئے ہیں، ذرا ان کے موجودہ حالات کو سامنے لائیے۔ وہ سب اس بدترین افتاد کا شکار بنے ہیں اور ان کی بدبختی کا آغاز ان امدادوں کے بعد سے ہی ہوا ہے۔ گویا ویٹ نام، لاؤس، تھائی لینڈ، برما، شام، عراق، اردن وغیرہ مشرق بعید و عرب و ایشیا کے یہ تمام ممالک ایسے ہی خطرناک حالات سے گذرتے رہے اسی طرح کانگو وغیرہ افریقی ممالک میں بھی یہ کھیل خوب کھیلا گیا اور کھیلا جا رہا ہے۔

صرف دو ممالک متحدہ عرب جمہوریہ اور انڈونیشیا ہی ایسے ملک تھے جو بڑی طاقتوں کی اس قسم کی دست رسی سے محفوظ رہے ہیں۔

متحدہ عرب جمہوریہ میں صدر ناصر کی سخت گیر زود گیر اور بروقت دانش مندانہ و جرأت مندانہ اقدامات نے کسی ایسی سازش و مداخلت کو کامیاب نہیں ہونے دیا جو اس طرح کے داخلی انتشار و افتراق کو پیدا کرنے اور نشوونما پانے کا باعث بن سکتی۔ مصر کی طرف سے کانگو کی حریت پسند افواج کو اسلحہ وغیرہ کی جو امداد دی جا رہی ہے اس پر ابھی حال ہی میں امریکہ کی طرف سے جس کبیدگی کا اظہار کیا گیا ہے اور اپنی امدادوں کو لینے کی جو دھمکی دی گئی ہے، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ دنیا کے اس سب سے بڑے سامراج کی خارجہ پالیسی کی حقیقت و اصلیت کیا ہے۔ صدر ناصر نے معمول کے مطابق، اس کبیدگی و دھمکی کا جس دلیرانہ طریقہ پر نوٹس لیا۔ وہ بالکل بجا اور بروقت تھا۔ ورنہ عام طور سے امداد حاصل کرنے والے ایسے مواقع پر، معذرت خواہانہ اور ملتجیانہ انداز اختیار کر لیتے ہیں۔ اور یہی چیز ان طاقتوں کو حوصلہ دلاتی ہے کہ وہ آئندہ باقاعدہ مداخلتوں پر اتر آتے ہیں۔

انڈونیشیا کا رویہ اگرچہ متحدہ عرب جمہوریہ کی طرح کا دو ٹوک تو نہیں رہا ہے۔ لیکن نسبتاً مشرق بعید کے دوسرے نو آزاد ممالک سے زیادہ دلیرانہ رہا ہے۔

مشرق بعید میں آئندہ چین کے بڑھتے ہوئے اثرات کو روکنے اور چین کو آئندہ آخری شکست دینے کے لئے اس علاقہ میں سامراجی طاقتیں جو حصار بندیاں کر رہی ہیں، انڈونیشیا کی موجودہ پالیسی اس میں رخنہ ڈالنے والی بنتی جا رہی ہے۔ مختلف قسم کی اقتصادی امدادوں سے اس جن کو بھی شیشے میں نہیں اتارا جاسکا۔ ایک تدبیر تھی کہ اس کے ان اقدامات کو، اقوام متحدہ کے دو ارکان ملکوں کا جھگڑا قرار دے کر ملائشیا اور انڈونیشیا کے درمیان تصفیہ کرانے کے سلامتی کونسل کے ذریعہ مداخلت کرادی جائے اور اس طرح انڈونیشیا کو پابند کر دیا جائے کہ وہ مزید کارروائیاں نہ کر سکے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ سلامتی کونسل نے جہاں کسی جھگڑے میں مداخلت کی، وہ جھگڑا اول تو مستقل حیثیت اختیار کر گیا پھر یہ کہ مستحق و غاصب دونوں ایک سطح پر کر دیئے گئے۔ اور معاملہ کو اتنا طول دیدیا گیا کہ صبح قیامت تک اس کی درازی چلی گئی۔ کشمیر کے معاملہ میں دیکھ لیجیے یہ ہی ہوا۔ لاؤس، کوریا، ویٹ نام وغیرہ میں بھی ایسا ہی عمل میں آیا۔ فلسطین کے معاملہ میں بھی یہ ہی صورت پیش آئی، ظالم و غاصب اپنی جگہ قابض، مظلوم و مقہور اپنی جگہ پابند اور اقوام متحدہ درمیان میں سد راہ بنی کھڑی ہے۔ کانگو میں تو بلکہ یہ ہوا کہ جائز استحقاق رکھنے والے، لوممبا کے حامی باغی قرار دیے گئے۔ اور جو حقیقت میں باغی تھا یعنی شومبے، وہ ملک کا حاکم اعلیٰ بنا دیا گیا یقیناً انڈونیشیا، اس نازک اور پیچیدہ کشمکش میں پھنس کر رہ جانا پسند نہیں کر سکتا ہے۔ یہ سارے واقعات اس کے سامنے موجود تھے اور بلاشبہ اس نے نہایت دوراندیشی اور معاملہ فہمی سے کام لے کر اقوام متحدہ سے ہی اپنی علیحدگی کا فیصلہ کر ڈالا۔ تاکہ آئندہ خواہ مخواہ کی کوئی پابندی اس پر عائد نہ ہو سکے۔

(ربانی صحیفہ)

دینی مدارس

اہل ثروت حضرات توجہ فرمائیں

اہل ثروت حضرات سے اپیل ہے کہ مدرسہ عربیہ دارالفیوض کندکوٹ عرصہ سات سال سے اچھے پیمانہ پر تعلیم سرانجام دے رہا ہے۔ سال رواں میں مدرسہ کا خرچ بڑھ چکا ہے۔ اور تقریباً تین ہزار روپے کا مدرسہ قرضدار بھی ہے۔ اہل ثروت حضرات سے پرزور اپیل ہے کہ وجوبی خیرات وصدقات فاضلہ سے مدرسہ کو ضروریاد فرمائیں۔

نیز طلباء کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مدرسہ میں داخلہ کی تاریخ ۱۱ر شوال سے شروع ہو کر ۱۵ر شوال تک رہے گی۔ داخلہ کی درخواستیں ۴ر شوال تک بنام مہتمم مدرسہ دارالفیوض کندکوٹ پہنچ جانی چاہیئے۔ داخلہ ۶۰ طلباء تک محدود ہے عربی طلباء ۳۰، قرآن مجید وفارسی ۳۰

پتہ :- نائب مہتمم مدرسہ دارالفیوض کندکوٹ ضلع جیکب آباد (سندھ)

دارالعلوم حنفیہ چکوال کا داخلہ

حسب سابق دارالعلوم حنفیہ کا داخلہ دس شوال سے شروع ہو رہا ہے، اور علوم دینیہ کے طلباء کے لئے سنہری موقع ہے۔ دارالعلوم میں درس نظامی، تجوید وقرأت اور حفظ وناظرہ کا معقول انتظام ہے۔ طلبہ کے خورد ونوش، رہائش اور کتب کا مدرسہ خود کفیل ہے۔

(مولانا) حافظ غلام حبیب صاحب
مہتمم دارالعلوم حنفیہ چکوال)

مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ

عرصہ سولہ سال سے تبلیغی تدریسی دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ قرآن مجید حفظ ناظرہ اور اردو، فارسی دینیات سے دورہ حدیث شریف کے موقوف علیہ مشکوٰۃ، جلالین شریف تک عربی تعلیم دی جاتی ہے۔ ذہین اور محنتی طلباء مدرسہ کی طرف رجوع کریں۔ داخلہ بیس شوال تک جاری رہے گا

المعلن :- محمد رمضان مہتمم مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی

مخلص اہل خیر وثروت مسلمانوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مبارک مہینے میں دینی تعلیم کی امداد کے سلسلہ میں دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ درکشائی راولپنڈی کو ضرور یاد رکھیں۔ بلکہ بہت سے دوسرے اداروں سے اس کو مقدم سمجھیں ــــ یہ دارالعلوم راولپنڈی جیسے مرکزی مقام میں مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ اور باوجود اس کے قرآن پاک کے حفظ۔ ناظرہ۔ تمام علوم عربیہ اسلامیہ اور عقائد حقہ کی تعلیم وترویج میں مصروف ہے۔ اور نقصان کا ایک بڑا سبب دارالعلوم کے مہتمم حضرت مولانا عبدالحنان صاحب مدظلہٗ کی علالت ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو شفاء عاجل وکامل عطا فرمائے۔ آمین۔

غلام غوث ہزاروی

مولانا قاری محمد علیؒ صاحب کی یادگار مدرسہ

جمیع حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ شہر بھریا روڈ ضلع نواب شاہ میں ایک مدرسہ ہے جو بیادگار حضرت مبلغ اعظم رئیس الموحدین مولانا قاری محمد علیؒ صاحب کھولا گیا ہے۔ مولانا عبدالواحد صاحب رحمانی مدرسہ ہذا کے مبلغ اور سفیر ہیں۔ مولانا موصوف پر اعتماد فرماتے ہوئے مدرسہ دارالعلوم مدینہ کی کلی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ مدرسہ دیوبندی مسلک کا ہے۔ بیرونی شائقین طلباء یکم شوال تا پندرہ شوال داخل ہو سکتے ہیں۔

احقر محمد غلام رسول مہتمم مدرسہ اسلامیہ
دارالعلوم مدینہ بھریا روڈ

تشنگان علوم دینیہ کیلئے خوشخبری

امسال جامعہ حنفیہ سراج العلوم میں حضرت مولانا جامع المعقول والمنقول شہباز خاں کا تقرر ہو گیا ہے۔ علوم دینیہ حاصل کرنے والے طلباء کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ دس شوال سے نئے سال کا داخلہ شروع ہوگا۔ المعلن:
مہتمم جامعہ حنفیہ سراج العلوم فتح محمد روڈ نزد لاہور ہوٹل۔ لاہور)

اعلان داخلہ

عرصہ بیس سال سے مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم بستی سجوار خان ضلع بہاولنگر میں دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے طلباء کے مصارف مثلاً خورد ونوش لباس طبی امداد وغیرہ کا معقول بندوبست ہے لہٰذا جملہ طلباء کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مدرسہ ہذا کا داخلہ ۵ر شوال سے لیکر ۲۰ر شوال تک رہے گا۔ درخواست داخلہ بنام مہتمم مدرسہ ہذا جلد پہنچنی چاہیئے۔

(محمد رکن الدین ناظم مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم بستی سجوار خان ضلع بہاولنگر)

بقیہ :- انڈونیشیا

انڈونیشیا نے جو مثال
ہے، اقوام متحدہ کے ارباب
بڑی طاقتوں کے ذمہ دار لوگوں
سمجھ لینا چاہیئے کہ آئندہ ہر
جو ایسے معاملات میں گھر گیا
قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائے
اس کا نتیجہ اقوام متحدہ کے خا
صورت میں ہی برآمد ہوگا۔ ا
بعلہ عالمی حالات جو خطرناک
کر سکتے ہیں وہ خود بڑی طاق
لئے نہایت تباہ کن ثابت ہو

امام الاولیاء حضرت مدنی کی شان کا ایک اجمالی نقشہ

ڈاکٹر محمد سعید احمد بانی مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن ڈونگہ بونگہ

...مدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد
...عوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ
...الرحمٰن الرحیم۔ ویزید اللہ الذین اهتدو
...هدیً والباقیات الصّالحات خیرٌ عند
...ربک ثوابًا وخیرٌ مردًا ۵ پارہ ۱۶ رکوع ۸
(سورۂ مریم)

(ترجمہ) اور بڑھاتا جاتا ہے اللہ سوجھنے والوں کو سوجھ اور باقی رہنے والی نیکیاں بہتر رکھتی ہیں تیرے رب کے یہاں بدلہ اور بہتر پھر جانے کو (یعنی دنیا کی رونق رب کے ہاں کام کی نہیں یہ سب رہیں گی اور دنیا نہ رہے گی۔ آخرت میں ہر نیکی کا بدلہ بہترین اور انجام بہترین ملے گا)

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ نے ملک و قوم پر اپنے احسان کئے ہیں کہ سرزمین وطن ان کی شکر گذاری سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتی۔ آپ کا شمار صفحہ اول کے قائدین میں ہوتا تھا۔ جن کے طفیل برطانیہ جیسی جابر و قاہر طاقت کے پنجۂ آہنی کی گرفت سے ملک آزاد ہوا۔ ایک عظیم المرتبت پیشوائے دین کی حیثیت سے آپ نے مسلمانوں میں آزادی کی روح پھونکی۔ ان کے دل و دماغ پر اسلام کی حقیقی تعلیم کی اسپرٹ پہنچانے کی زبردست کوشش کی۔ اور مذہب کی اجتماعی تعلیمات کو مجاہدانہ شان کے ساتھ اُجاگر کیا۔ آپ کے سینہ میں ایک ایسا دل تھا۔ جو مخلوق خدا کی خدمت کے لئے تو ریشم سے زیادہ نرم رہتا تھا۔ لیکن حق و باطل کے معرکہ میں فولاد سے بھی زیادہ سخت ہوجاتا تھا۔

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

حضرت مولانا کی شخصیت نہ صرف ہندوستان بلکہ پورے ایشیا کے لئے موجب صد افتخار تھی۔ حضرت شیخ الاسلام کی مساعی کا مرکز ملک کی آزادی اور آخرکار اخلاق و انسانیت کی آزادی تھی۔ یہ وہی ان کا عقیدہ تھا۔ جو انہیں وراثت میں شیوخ سے ہاتھ آیا تھا۔ اور وہ اس پر یقین رکھتے تھے کہ مغرب کی ان مادی طاقتوں کی برقراری کی صورت میں اخلاقی قوتیں اور انسانیت کی جوہری قدریں کبھی نہیں ابھر سکتیں۔ اس لئے حضرت مدنی کی کانگرس میں شمولیت اور سیاسی جلسوں میں شرکت، جسے عام طور پر ایک سیاسی سرگرمی خیال کیا جاتا ٹھیک نہیں، بلکہ اگر حقیقت پر غور کیا جائے، تو یہ محض سیاسی سرگرمی نہ تھی بلکہ عشقِ خداوندی کا مظاہرہ تھا۔ اور جہاد فی سبیل اللہ کا کارنامہ آپ نے وادی عشق میں جانے کے بعد نگاہ اٹھا کر دیکھا تو بارگاہ خداوندی کا اصل باغی برطانیہ کو پایا۔ جو پوری فرعونیت اور شیطنت پر اترا ہوا تھا۔ اور ہر طرح سے مخلوق خدا کو جادہ حق سے بھٹکا رہا تھا۔ پھر کیا تھا۔ اس کی نفرت و عداوت محض اس لئے نہ تھی، کہ وہ سفید فام غیر ملکی قوم ہے۔ بلکہ اس کا اصل منبع یہ تھا کہ انسانیت کی راہ کا سب سے بڑا سنگین پتھر برطانیہ کی ذات ہے۔ جو کسی مخلوقِ خدا کا خدا کی راہ پر چلنا گوارہ نہ کرتی۔ پس آپ نے ضروری سمجھا کہ اس آہنی دیوار کو جس طرح بھی ممکن ہو توڑا جائے، اور انسانیت کی راہ کو ہموار اور کشادہ کیا جائے اور پورے ستائیس سال ہر اس طریق سے برطانیہ کے خلاف جہاد کیا، جو ممکن نظر آیا۔ کانگرس کی سٹیج آپ کی دوربین نگاہوں میں محض ایک جلسہ گاہ نہ تھی بلکہ برطانیہ کے خلاف محاذ جنگ کا ایک زبردست مورچہ تھا۔ جس پر جم کر وہ دشمن حق پر وار پر وار کر رہے تھے۔ اور شکست پر شکست دے رہے تھے۔ بالآخر فتح کامل نصیب ہوئی۔ برطانوی اقتدار کا خاتمہ ہوا۔ اور یہ آہنی دیوار پاش پاش ہوئی۔ جب مقصد پورا ہو گیا۔ تو حضرت مدنی کی وہ ساری سیاسی سرگرمیاں ختم ہوگئیں۔ اب نہ سیاسی جلسوں کی شرکت رہی اور نہ حکومت و وزارت کے کاموں سے کوئی خاص دلچسپی رہی۔ اور بالآخر وہ کام تیزی سے شروع کر دیا گیا۔ جس کے لئے اس آہنی دیوار کو توڑا گیا تھا۔ اور برطانوی اقتدار کو ختم کر دیا گیا تھا۔ اور پوری سرگرمی کے ساتھ انسانیت کا درس شروع فرمایا۔ جاننے والے بخوبی جانتے ہیں کہ مری حضرت مدنی کی کبھی کوئی مذہبی تقریر بھی سیاست سے بالکل ناآشنا ہوگئی۔ اور وعظ و تقریر کا لب لباب اور اصل خلاصہ صرف دو لفظ ہوتے تھے۔ علم اور ذکر یعنی معرفت خداوندی اور تعلق خداوندی اور یہ وہ اہم امور ہیں۔ جن پر ساری انسانیت منحصر اور موقوف ہے۔ جس کو بتلانے اور سمجھانے کے لئے انبیاء اور رسولوں کو بھیجا گیا۔ اور انسانیت کی راہ بتائی گئی۔ حضرت مدنیؒ نے یہ درس انسانیت جس انہماک اور سرگرمی کے ساتھ شروع فرمایا اس کے مقابلہ میں تمام سیاسی سرگرمیاں ماند پڑ گئیں۔ بڑھاپے۔ اور ضعف کے باوجود دور دور کے سفر اور ہزاروں لاکھوں ناواقفوں کو درس معرفت دیتے۔ اسفار میں ملنے والے بالکل مہلت نہ دیتے۔ دیوبند کے قیام میں اسباق کی مشغولی رہتی۔ کئی کئی سو طالب علم درس میں شامل ہوتے ان میں سے نصف بھی اگر ایک ایک سوال کرتے تو بہت وقت صرف ہو جاتا۔ کیونکہ آپ ہر ایک کو تسلی بخش جواب دیتے۔ ڈاک دیکھنے کی بھی بہت کم مہلت ملتی۔ پانچ پانچ چھ چھ سو خطوط کا انبار لگا رہتا تھا۔

در اصل حضرت مولانا ممدوح کی زندگی کے تین دور ہیں۔ پہلا دور خالص علمی خدمت کا دور تھا۔ جو ابتدائے قیام مدینہ منورہ ۱۳۱۶ھ سے شروع ہو کر اسارت مالٹا ۱۳۳۴ھ پر ختم ہوجاتا ہے۔ اس سترہ سال کی مدت میں تین بار آپ واپس ہندوستان تشریف لائے۔ کبھی چند مہینے اور کبھی چند برس رہ کر پھر حجاز چلے گئے۔ فترات قیام ہند کے استثناء کے بعد کم و بیش اٹھارہ سال آپ نے مدینہ منورہ میں علم دین کی نشر و اشاعت میں صرف فرمائے۔ اسی دور کی یادگار آپ کا فاضلانہ رسالہ الشہاب الثاقب ہے جس میں بریلوی فتنہ کی بیخ کنی کی گئی ہے اور اسی دور کی یادگار ہماری جماعت کے ممتاز عالم [illegible] ہند مولانا عبدالحق مدنیؒ تھے۔ جنہوں نے مدینہ طیبہ مولانا موصوف سے تعلیم پائی تھی۔

دوسرا دور مالٹا سے واپسی ۱۳۳۸ھ دارالعلوم دیوبند کے صدارت عظمیٰ پر فائز ہونے کا ہے یہ زمانہ آپ کی سیاسی گرمجوشی، تحریک خلافت و تحریک آزادی کی علمبرداری، فرنگی حکومت سے ٹکر لینے اور اس کے نتیجہ میں قید و بند کا دور ہے جس میں آپ کی سیاسی بصیرت و تدبیر مجاہدانہ عزم و ہمت اور غیر متزلزل صبر و استقامت کا ظہور ہوا۔

تیسرا دور دارالعلوم کی صدارت ۱۳۴۶ھ سے یک وفات کا زمانہ ہے۔ جس میں بیک وقت آپ دنیائے اسلام میں اپنی نوع کی واحد اور

(باقی صفحہ ۶ پر)

بقیہ :- امام الاولیاء حضرت مدنیؒ کی شان

سب سے بڑی دینی درسگاہ کے شیخ الحدیث اور صدر المدرسین بھی تھے اور اس مدت کے اکثر حصہ میں ہندو مسلمانان ہند کی فلاح و بہبود کی کفیل جماعت جمعیۃ العلماء ہند کے صدر اور رئیس مجلس تھے۔ اور ان تمام تعلیمی سیاسی و اصلاحی عظیم مہمات کی انجام دہی کے ساتھ اس دور میں ہندوستان کے سب سے اونچے عارف باللہ اور شیخ طریقت بھی تھے۔ سبحان اللہ جس دریا کا ایک پیالہ بھی ضبط کرنا مشکل ہے۔ حضرت مدنیؒ اس کے سات سمندر چڑھائے ہوئے تھے۔ پھر بھی ضبط موجود ہے۔ کیا مجال ہے کہ ساغر چھلک جائے۔ ان کے ہاتھوں لاکھوں بندگانِ خدا نے بیعت کر کے ہدایت پائی اور کتنوں کو معرفت خداوندی نصیب ہوئی۔ پچھلے سفروں میں ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو ہزار کا ایک مجلس میں بیعت ہونا تو معمولی بات تھی بلکہ ایک جگہ پر لو (آسام بانس کنڈی میں) چھ ہزار آدمیوں نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ کثیر مجمع میں آواز نہ پہنچنے کی وجہ سے بیعت کرتے وقت لاؤڈ سپیکر استعمال کیا گیا۔

۱۹۴۷ء کے فسادات میں آپ بارہا لوگوں کو فرمایا کرتے تھے کہ ہمت و استقلال کے ساتھ ہندوستان میں جمے رہو۔ دیکھو مدینہ منورہ میں میرے ذاتی مکانات بھی ہیں اور بھائی بھتیجے بھی ہیں۔ مجھے ہندوستان رہنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ پھر بھی میں نے طے کرلیا ہے کہ ہندوستان نہیں چھوڑوں گا۔ اس لئے کہ جو خدمت مخلوقِ خدا کی یہاں رہ کر کرسکتا ہوں وہ مدینہ منورہ میں نہیں ہوسکتی۔ اور فرماتے میں نے ہندوستان میں مرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ سبحان اللہ! پھر وہ فیصلہ پورا کرکے دکھلا دیا۔ ہندوستان میں ہندوستانیوں کے لئے جئے اور بالآخر سب کو داغِ مفارقت دیکر سرزمین ہند ہی کی آغوش میں جا سوئے۔ ایسی مقدس ہستیوں کا جینا اور مرنا، سونا اور جاگنا، ہنسنا اور بولنا سب رضا الٰہی کے لئے دوسروں کی خاطر ہوتا ہے، اپنی ذاتی حیثیت اور منفعت معدوم ہوتی ہے

جب عشق خداوندی سینے میں ہر طرح سما جاتا ہے تو مخلوقِ خدا کے دردِ عام کی بہی خواہی اور خیر خواہی اور ہر ایک کی ہمدردی اور خدمت گذاری کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ جو ہر طرح قوم سے مستغنی اور بے نیاز کر دیتا ہے۔ حضرت مدنی کی زبان پر یہ مصرع بار بار آتا تھا

عاشقِ بدنام کو پروائے ننگ و نام کیا

حضرت شیخ الاسلام ایشیا کی سب سے بڑی جامع دار العلوم دیوبند کے شیخ اکبر جمعیۃ علماء ہند کے صدر جماعت دیوبند کے عظیم روحانی رہنما اور جماعت دیوبند کی سو سالہ تحریک کی اس صدی میں آخری کڑی تھے۔ ۱۸۵۷ء کے بعد دیوبند کے قیام سے جس تعلیمی، دینی و روحانی اور اجتماعی تحریک کا آغاز ہوا تھا۔ اس کے کئی انقلابوں اور دوروں کی تکمیل مولانا مدنی کی ذات پر ہو کر اس ۱۹۵۷ء ہی پر اس کی انتہا ہو گئی۔ ۱۸۵۷ء کے بعد اس کی ابتدائی کڑی حضرت مولانا نانوتویؒ کی ذات بہا رکھتی جس سے اس نئے دور کا آغاز ہوا۔ درمیانی کڑی حضرت شیخ الہندؒ تھے۔ جنہوں نے اس کو شباب تک پہنچایا۔ اور آخری کڑی حضرت شیخ الاسلام تھے۔ جنہوں نے اسے انتہا تک پہنچایا۔ اور اس طرح ۱۸۵۷ء سے ۱۹۵۷ء تک سو برس کے عرصہ میں اس تحریک کا ایک دور مکمل ہو کر ختم ہو گیا۔ حضرت مولانا شیخ الاسلام نے آج کے لادینی اور مادی دور میں جن دینی و اخلاقی اور علمی اصولوں کا دائرہ خواص و عوام کے لئے وسیع کیا، اور انسانیت کی جن قدروں کو اجاگر کیا دنیا ان پر ہمیشہ فخر کرے گی۔ شیخ الاسلام اسلامی علوم و معارف اور ایشیائی فنون و ادب کے علمبردار تھے۔ اور آپ کی ہمت ظاہری و باطنی سے ملک کے باہر ہزاروں علماء اس علمی امانت کے امین بن گئے۔ جو اس مرکز علم و فن دار العلوم دیوبند سے آپ کی بدولت نشر ہوتی رہی۔ آپ اپنے اساتذہ کرام و شیوخ کے ابتدا ہی سے معتمد علیہ اور مرکز توجہ رہے۔ اس لئے آپ مختلف ماہر فن اساتذہ و شیوخ کی علمی

و عملی یادگار تھے۔ قرآن مجید و احادیث فقہ و تفسیر و ادب و خطابت منطق و فلسفہ کی مہارت و حذاقت آپ کے قول و فعل سے نمایاں رہتی تھی۔ آپ کی اس جامعیت نے علمی دنیا کو جو فائدہ پہنچایا۔ اس پر صدیوں کام ہوتا رہے گا۔ اور دنیا اسے قدر کی نگاہوں سے دیکھتی رہے گی۔ اس لئے کہ ان دینی سلسلوں کے ساتھ حضرت محترم ایک عظیم سیاسی راہنما اور زبردست انقلابی مجاہد بھی تھے۔ جنہوں نے عدم تشدد کے اصول پر ہندوستان میں انقلاب لانے کی سرگرمیوں میں قائدانہ حصہ لیا۔ آپ اس سلسلہ میں حجت الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ قدس سرہٗ بانی دار العلوم دیوبند کے تحریکی، سیاسی، فلسفہ اور حکمت کے امین تھے۔ اور اپنے استاذ شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب قدس سرہٗ کے حکیمانہ جوشِ عمل کے علمبردار تھے۔ جس سے آپ کو پوری قوم نے جانشین شیخ الہند تسلیم کیا۔ اور آخر کار شیخ الہند ہی کے لقب سے یاد کئے جانے لگے۔ اس سے آپ کا نظریہ یہ تھا کہ علم کا نتیجہ رہبانیت نہیں ہے بلکہ علم کو سیاست کے میدان میں رہنما ہونا چاہیے اس سے اسلام کا مذہب کی حیثیت سے اور مسلمانوں کا ملت کی حیثیت سے وقار قائم رہ سکتا ہے۔ نیز یہ کہ ہندوستانی مسلمان اپنی ملی حیثیت کے تحفظ کے ساتھ ہندوستانی قومیت کا ایک اہم عنصر ہیں۔ اس مرکب نظریہ کے ساتھ ملک کی آزادی انہیں ہر عزیز چیز سے بڑھ کر عزیز تھی۔ جس کے لئے انہوں نے اپنی ہر محبوب چیز کی قربانیاں پیش کیں۔ یہ آزادی نہ صرف ملک کی آزادی کی حد تک انہیں عزیز تھی، بلکہ اس لئے بھی کہ ہندوستان کی آزادی کو وہ ایشیا اور ایشیا کی آزادی کو مشرق کی کتنی ہی پسماندہ اور کمزور ملکوں اور قوموں کی آزادی کا پیش خیمہ اور دروازہ جانتے تھے۔ جس میں داخل ہوئے بغیر ایشیا کے قصرِ آزادی میں داخلہ ممکن نہ تھا چنانچہ ہندوستان کے آزاد ہو جانے پر ایشیا بلکہ مشرق کے کتنے ہی چھوٹے بڑے ملک یکے بعد دیگرے آزادی کی دولت سے مالا مال ہو گئے اور ہو رہے ہیں۔ سبحان اللہ! آپ ایک وقت اگر

دنیا کے مادی پلیٹ فارم اور سٹیج کی جلوتوں میں نمایاں نظر آتے تھے۔ تو دوسرے وقت ذکر اللہ میں درس حدیث و قرآن کی مسند پر بھی جلوہ فرما رہتے تھے۔ اور دو... میں بھرپور قوت کے ساتھ رو... تھے۔ ایک شعبہ سے دوسرا شعبہ کی توجہ کی جامعیت کو پراگندہ نہیں ... سکتا تھا۔ دینی زندگی کے ساتھ ... اور اسلامی زندگی کے ساتھ ... زندگی اپنوں کی تربیت کے ساتھ ... کی رعایت اور اپنوں کے احتساب ... ساتھ دوسروں کے لئے توسع ... کام کا نصب العین تھا۔ اس لئے ... نے درس و تدریس باطنی تربیت ... روحانیت کی پاکیزہ مشاغل کے ... قومی جد و جہد کا میدان بھی سر کیا ... ان دونوں اضداد کو جمع کر دکھلایا ... جامعیت کے اصول کو آپ نے ملک ... کے گوشہ گوشہ میں پھیلایا، اور آ... کے ہزاروں شاگردوں نے جو ... و بیرون ہند میں پھیلے ہوئے ہیں ... پر کام کیا۔ اسی لئے آپ کی مقبولیت ... کے ہر طبقہ اور ہر قوم میں عام تھی۔ ... جن حضرات کو آپ سے اختلاف ... بھی تھا، ان کے قلوب بھی حضرت ... کی عظمت و عزت سے بھرپور تھے ... وہ آپ کے کمالات ظاہری و باطنی ... معترف رہے۔ حضرت ممدوح کا فیض ... نہ صرف ہندوستان ہی کی چار دیواری ... تک محدود رہا۔ بلکہ عرب و عجم میں پھیلا ... اور آپ کے تلامذہ ایشیاء کو چک ... لیکر یورپین ٹرکی تک پہنچے ۱۹۱۷ء ... مالٹا کی اسارت سے لیکر ۱۹۴۷ء تک ... ہر تھوڑے وقفے کے بعد حضرت ... قید و بند کے مصائب برداشت کرنے ... پڑے۔ قید و بند تو ہر طرح کی تکلیف ... و اذیت کا سبب ہے ہی۔ لیکن حضرت ... نے تو اسلام، مسلمانوں اور آزادی ملک ... کی خاطر اور اس کے بعد جب ملک آزاد ... ہو چکا تھا۔ تو خود اپنوں ہی کے ہاتھوں ... جو اذیت اٹھائی۔ وہ شاید ہندوستان ... میں کسی دوسرے کے حصہ میں نہیں آئی ... اور شاید دنیا میں کسی کے حصہ میں بھی ... نہ آئی ہو۔ یہ اذیت بھی حضرت کے درجات ... کی مزید بلندی کا ہی سبب ہوئی۔

روزہ دار کی فضیلت

ن عباسؓ کی روایت ہے کہ انہوں نے حضور
لہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا
کو رمضان شریف کے لئے خوشبوؤں کی
ی جاتی ہے۔ اور شروع سال سے آخر
ں رمضان کی خاطر آراستہ کیا جاتا ہے
ب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے
کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے۔ جس کا نام
ہے (جس کے جھونکوں کی وجہ سے) جنت
توں کے پتے اور کواڑوں کے حلقے بجنے لگتے
ں سے ایسی دل آویز سریلی آواز نکلتی ہے
ے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی
نی۔ پس خوشنما آنکھوں والی حوریں اپنے
ے نکل کر جنت کے بالاخانوں کے درمیان
ہو کر آواز دیتی ہیں۔ کہ کوئی ہے اللہ تعالیٰ
ہ میں ہم سے منگنی کرنے والا تاکہ حق تعالیٰ
س کو ہم سے جوڑ دیں۔ پھر وہی حوریں جنت
وغہ رضوان سے پوچھتی ہیں کہ یہ کیسی رات
ہ لبیک کہہ کر جواب دیتے ہیں ۔ کہ
ن المبارک کی پہلی رات ہے۔ جنت کے
ے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی
کے لئے (آج) کھول دیئے گئے۔ حضور
۔ کہ حق تعالیٰ شانہٗ رضوان سے فرماتے
احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے
ناعل پر جہنم کے دروازے بند کر دے
ریئل کو حکم ہوتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور سرکش
ں کو قید کرو اور گلے میں طوق ڈال دریا میں
دو۔ کہ میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ
نے بھی ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہٗ رمضان
ات میں ایک منادی کو حکم فرماتے ہیں کہ
یہ یہ آواز دے۔ کہ ہے کوئی مانگنے والا
یں عطا کروں۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا
س کی توبہ قبول کروں۔ کوئی ہے مغفرت
والا کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کون ہے
و قرض دے، ایسا غنی جو نادار نہیں۔
را پورا ادا کرنے والا جو ذرا بھی کمی نہیں کرتا
ضورؐ نے فرمایا۔ حق تعالیٰ شانہٗ رمضان
ت میں روزہ افطار کرنے کے وقت ایسے دس
دمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتا ہے
ے مستحق ہو چکے ہوں۔ اور جب رمضان
ی دن ہوتا ہے۔ تو یکم رمضان سے آج تک
عدد لوگ جہنم سے آزاد کیے گئے تھے۔ ان کے

برابر اس ایک دن آزاد فرماتے ہیں اور جس
رات شب قدر ہوتی ہے۔ تو حق تعالیٰ شانہٗ
حضرت جبرئیل کو حکم دیتے ہیں۔ وہ فرشتوں کے
ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں
ان کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے۔ جس کو
کعبہ کے اوپر کھڑا کرتے ہیں۔ اور حضرت جبرئیل
علیہ السلام کے سو بازو ہیں۔ جن میں سے دو
بازو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں۔ جن کو
مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں، پھر
حضرت جبرئیل فرشتوں کو تقاضہ فرماتے ہیں کہ جو
مسلمان آج کی رات میں کھڑا ہو یا بیٹھا ہو یا نماز پڑھ
رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو، اس کو سلام کریں اور
مصافحہ کریں اور اُن کی دعاؤں پر آمین کہیں
صبح تک یہی حالت رہتی ہے۔ جب صبح ہو جاتی
ہے، تو جبرئیل آواز دیتے ہیں کہ اے فرشتوں
کی جماعت اب کوچ کرو اور چلو۔ فرشتے حضرت
جبرئیل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے
مومنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں میں کیا معاملہ
فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ
فرمائی، اور چار شخصوں کے علاوہ سب کو معاف
فرما دیا۔ صحابہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وہ چار شخص کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ
ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہو۔ دوسرا وہ
شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو۔ تیسرا
وہ شخص جو قطع رحمی کرنے والا اور ناطہ توڑنے والا
ہو۔ چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا ہو۔ پھر
جب عیدالفطر کی رات ہوتی ہے۔ تو اس کا
نام (آسمانوں پر) لیلۃ الجائزۃ (انعام
کی رات) سے لیا جاتا ہے۔ اور جب عید کی
صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ فرشتوں کو تمام
شہروں میں بھیجتے ہیں۔ وہ زمین پر اتر کر تمام
گلیوں، راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے
ہیں۔ اور ایسی آواز سے جن کو جنات اور انسان
کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے پکارتے ہیں۔ اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس کریم رب
کی (درگاہ کی) طرف چلو۔ جو بہت زیادہ عطا
فرمانے والا ہے۔ اور بڑے سے بڑے قصور
کو معاف فرمانے والا ہے۔ پھر جب لوگ عیدگاہ
کی طرف نکلتے ہیں۔ تو حق تعالیٰ شانہٗ فرشتوں
سے دریافت فرماتے ہیں کہ کیا بدلہ ہے اس
مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو۔ وہ عرض کرتے
ہیں کہ اے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ
یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے
دی جائے۔ تو حق تعالیٰ شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں
کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں۔ کہ
میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح
کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی۔
اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ
اے میرے بندو مجھ سے مانگو۔ میری عزت
کی قسم، میرے جلال کی قسم آج کے دن اپنے
اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے
میں جو سوال کرو گے عطا کروں گا اور دنیا کے بارے
میں جو سوال کرو گے۔ اس میں تمہاری مصلحت پر
نظر کروں گا۔ میری عزت کی قسم کہ جب تک تم
میرا خیال رکھو گے۔ میں تمہاری لغزشوں پر ستاری
کرتا رہوں گا اور ان کو چھپاتا رہوں گا، میری عزت
کی قسم میں تمہیں مجرموں (اور کافروں) کے سامنے
رسوا اور فضیحت نہ کروں گا۔ پس اب بخشے بخشائے
اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر دیا
اور میں تم سے راضی ہو گیا۔ پس فرشتے اس اجر
و ثواب کو دیکھ کر جو اس امت کو افطار کے
دن ملتا ہے۔ خوشیاں مناتے ہیں اور کھل
جاتے ہیں۔

تبصرہ

علماء اور ان کے فرائض

صفحات ۶۸ سائز ۲۰×۳۰/۱۶

قیمت ۷۵ پیسے

مصنفہ:۔ مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیکرٹری
اسلامک سنٹر سیجیانگانگ

ناشر: مکتبہ تعمیر حیات اُردو بازار۔ لاہور

تاریخ کے صفحات پر علماء حق کی قربانیوں
اور جانفشانیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ جب تک
علماء میں اعلائے کلمۃ الحق کا جذبہ کارفرما رہا۔
ان کی برتری مسلمہ رہی۔ خود ہندوستان کی تاریخ اس
امر کی گواہ ہے کہ علماء نے فرنگی جیسی عظیم قوت کی
نگاہوں میں نگاہیں ڈال کر مقابلہ کیا اور بالآخر
میدان ان ہی کے ہاتھ رہا۔ جوں ہی یہ جذبہ سرد
پڑا علماء کا وقار اور برتری جاتی رہی۔ نتیجۃً میدان
سیاسی بازی گروں کے ہاتھ آ گیا۔

زیر تبصرہ کتاب میں فاضل مصنف نے
ان ہی خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور علماء کی دینی
علمی اور عملی خدمات پر تبصرہ کیا ہے۔

...ne No. 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate LAHORE Price 12 Paisse

No. 6 | شوال المکرم | سنہ ۱۳۸۴ 1965 ۵ر فروری سنہ ۱۹۶۵ء

جناب عبدالباقی بلوچ پر قاتلانہ حملہ

صوبائی اسمبلی کے رکن مسٹر عبدالباقی بلوچ پر گلبرگ میں نامعلوم اشخاص نے گولی چلادی۔ جس سے عبدالباقی بلوچ سخت مجروح ہوگئے۔ روزنامہ کے ایک ساتھی پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نیوز منیجر جناب ضمیر احمد قریشی موقع پر ہلاک ہوگئے۔ ایک تازہ اطلاع کے مطابق مسٹر عبدالباقی بلوچ کی حالت بہتر ہے۔

ایسے واقعات ملک میں ہوتے رہتے ہیں۔ ملک میں قتل تو ایک گاجر مولی کی حیثیت رکھتا ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ہر پاکستانی کی جان ومال کی حفاظت کرے۔ اور پھر جس پر جرم ثابت ہو جائے۔ اس کو قرآن کی سزا کے مطابق قتل کیا جائے۔ تب تو یہ گناہ رک سکتا ہے۔ ورنہ مشکل ہے۔

روزانہ اخبارات میں کوئی نہ کوئی خبر قتل کی ضرور ہوتی ہے۔ نہ معلوم ان غنڈوں سے جان کی حفاظت کا حکومت نے کیا سوچا ہے۔

صوبائی اسمبلی میں حزب اختلاف کا بائیکاٹ

لاہور۔ جب اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ تو حزب اختلاف کے ارکان ... احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے اور انہوں نے الزام لگایا کہ مسٹر عبدالباقی بلوچ پر قاتلانہ حملہ ایک سوچی سمجھی سکیم ہے۔ اور اسپیکر کی اپیل کے باوجود حزب اختلاف کے ارکان نے ارادہ ملتوی نہ کیا۔

قاتلوں کی تلاش

سنا ہے کہ گلبرگ کے واقعہ فائرنگ کی سراغرسانی کے لئے کتوں کی امداد طلب کی ہے۔ اور پولیس کا خیال ہے کہ عنقریب واقعہ کی پوری نوعیت کا پتہ چل جائے گا۔

چرچل کو دفن کردیا گیا

اخباروں میں آیا ہے کہ چرچل کو شاہی اعزاز کے ساتھ دفن کردیا گیا ہے۔ دفن بہرحال دفن ہے۔ چاہے تو کسی کو شاہی اعزاز سے دفن کیا جائے۔ یا کسی کو غربت کے انداز سے دفن کر دیا جائے۔ اصل معاملہ تو اب اس کا اور اس کے پروردگار کا ہوتا ہے۔ وہاں تو ایمان کی بات چلے گی۔ کاش کہ ہم بھی اپنی موت کو یاد رکھیں اور سوچیں کہ جہاں بڑے بڑے بادشاہ نہیں رہے تو ہم کہاں رہیں گے۔ اور اپنی آخرت کے لئے کچھ سامان تو تیار کرلیں۔

کشمیری حق خود ارادیت کی جدوجہد جاری رکھیں گے

سرینگر۔ شیخ محمد عبداللہ نے درگاہ حضرت بل میں جمعۃ الوداع کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ کشمیری اپنا حق خود ارادیت حاصل کرنے کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ اور انہوں نے کشمیریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان تمام اقدامات کی مزاحمت کریں۔ جو کشمیر کو بھارت میں ضم کرنے کے لئے کئے جارہے ہیں۔ آنجہانی پنڈت نہرو مسئلہ کشمیر پرامن طور پر حل کرنا چاہتے تھے۔ اور میرے دورۂ پاکستان کا مقصد بھی یہی تھا۔

جدید ایڈیشن

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم ومحشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن، تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی

بے نظیر صحت ونفاست، دلکش عبادت وزیبائش دورنگی [illegible] سے طبع شدہ، حاشیہ دلکش پروگرش بل سبز [illegible]

[illegible]

قسم دوم:۔ عام سفید کاغذ ایک رنگی طباعت [illegible] کی جلد [illegible] سنہری [illegible] ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کا پندرھواں سالانہ اجلاس

منٹگمری کے معروف جامعہ رشیدیہ رجسٹرڈ کا پندرھواں سالانہ اجتماع ۲، ۳، ۴۔ اپریل سنہ ۱۹۶۵ء جمعہ، ہفتہ، اتوار بہ سرپرستی علامہ افغانی شیخ التفسیر اسلامی یونیورسٹی پاکستان حسب روایات سابقہ ہو رہا ہے۔ جس میں ملک وملت کے مشہور و اکابر اہل علم تشریف لائینگے اسلامی تاریخ غالباً ۲۸، ۲۹، ۳۰۔ ذیقعد ہوگی۔ احباب ومتعلقین تاریخیں نوٹ فرمالیں اور جامعہ رشیدیہ کی اعانت فرماکر ماجور ہوں۔

بھارتی فوج کے حملے شدت اختیار کرگئے

ایک ماہ میں دوسوتینتیس خلاف ورزیاں

مظفرآباد۔ بھارتی فوج نے کیل کے علاقے میں موضع چکنوٹ کے قریب اپنے جارحانہ اقدامات تیز تر کردیئے ہیں۔ جمعرات کو بھارتی فوج نے اپنی دو چوکیوں سے کسی اشتعال کے بغیر آزاد کشمیر کے گاؤں ڈھکی پر دو ہزار گولیاں چلائیں۔ اس نے تین انچ دہانے کی توپوں سے بھی فائر کئے۔ بھارتی فوج پچھلے ہفتے جنگ بندی لائن کی دوسوتیس خلاف ورزیوں کی مرتکب ہوئی ہے۔

خانیوال میں جمعۃ الوداع پر اجتماع

بمقام چک نمبر ۱۰/۲۳ ڈاک خانہ کچا کھوہ، تحصیل خانیوال ضلع ملتان مورخہ ۲۵۔ رمضان المبارک مطابق ۲۹۔ جنوری جمعۃ الوداع [illegible] کافی اجتماع ہوا۔ [illegible] خطیب جامع مسجد چک ۱۰/۲۳ مولوی عبدالغفور صاحب نے تقریر کی اور یوم السنداد ارتداد منایا گیا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان

ہیں جو لاکھوں مسلمانوں کو [illegible] اور کھلم کھلا ہزاروں پا[illegible] کے زور سے مسلمانوں [illegible] ہیں۔ پاکستان جیسے ملک [illegible] کا یہ فروغ بہت خطرناک [illegible] ہے کہ خود مسلمانوں کی [illegible] نسلیں کس طرح اچک لی [illegible] حکومت سے یہ اختیا[illegible] ہے کہ عیسائیت کی تبلیغ[illegible] ریشہ دوانیوں پر مکمل پا[illegible] اسلام دوستی کا ثبوت [illegible]

محمد عبدالغفور غفر[illegible]
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء[illegible]

مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم [illegible]

حسب دستور اس سال [illegible] جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲، [illegible] بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مدر[illegible] وسیع احاطہ میں منعقد ہوگا۔ [illegible] علمائے کرام تشریف لائینگے [illegible]

د محمد ہاشم مہتمم مدرسہ مفتاح ال[illegible]

جمعیۃ علماء اسلام حیدر[illegible]

فسادات کی اچھی [illegible]

۸ر جنوری کو جمعیۃ علماء [illegible] کا اجلاس زیر صدارت مولا[illegible] صاحب منعقد ہوا۔ جس میں [illegible] قراردادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ یہ اجلاس فسادات کرا[illegible] اور مصیبت زدہ افراد [illegible] اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ نیز [illegible] مطالبہ کرتا ہے کہ فسادات کی [illegible] تحقیقات کرکے فساد کے ذمہ دا[illegible] کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۲۔ یہ اجلاس حکومت سے [illegible] ہے کہ وہ آئندہ اجلاس [illegible] میں عائلی قوانین منسوخ کرکے عوا[illegible] کرے۔

حکیم نوابالدین ناظم اعلیٰ [illegible]

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۵ رمارچ ۱۹۶۵ء

ہندوستان، انتشار کے کنارے

ہندوستان میں لسانی تنازعہ نے جنوبی ہند کے اندر جو خطرناک صورت اختیار کر لی ہے، اور مشرقی ہند میں اس سے جو بے اطمینانی پھیل رہی ہے۔ وہ غیر متوقع نہیں تھی۔ ہندوستان کا موجودہ سیاسی اتحاد قطعاً غیر حقیقی اور غیر فطری بنیادوں پر قائم کیا گیا ہے۔ اور اس کا زیادہ تر انحصار پاکستان و مسلم دشمنی کے محرکات پر ہے پاکستان کے مطالبہ و قیام کی اگرچہ ایک طرح سے ہندو قوم نے شدید مخالفت کی تھی۔ لیکن اگر غائر نظر سے دیکھا جائے تو اس سے ہندو قوم نے اپنی قومی وحدت کے قیام و استحکام کا بھی بڑا فائدہ اٹھایا تھا۔ پاکستان کے قیام نے انہیں بھی یہ موقع بخشا تھا۔ کہ اگر وہ دانشمندی، رواداری وسعت نظر سے کام لینے کے اہل تو اپنی جداگانہ ہندو قومیت و وطنیت و تشکیل کر سکتے تھے۔ مسلمانوں کو ہندوستان میں اپنے دین اور اپنی لئے جن خطرات کے اندیشے۔ ان کے پیش نظر وہ اس سودے پر مجبوراً آمادہ ہوئے سے ان کو تاریخ کا بے مثال نقصان اٹھانا پڑا تھا، لاکھوں برباد ہوئے۔ ان کے کروڑوں ہمیشہ کے لئے ہندو اکثریت ہر کر رہ گئے، اور املاک جانوں و آبروؤں کا جو نقصان کا تو کوئی شمار ہی نہیں کیا تاہم اپنے دین و مذہب کے بقاء کے لئے مسلمانوں نے اسے میادہ مہنگا سودا نہیں سمجھا۔ لیکن ہندوؤں کو تو ان فوائد و منافع کے پانچویں حصہ سے بھی نہیں گذرنا پڑا، انہیں تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک عظیم مرکزی ہندو سلطنت قائم کرنے کا موقعہ ملا۔ اور وہ ہندوستان جو تاریخ میں ہمیشہ چھوٹے چھوٹے رجواڑوں، علاقوں، ذاتوں و برادریوں میں تقسیم رہا۔ اس کا ایک بڑا حصہ قومی و ملکی وحدت کی صورت میں ان کے تصرف میں آ گیا۔ ورنہ بصورت دیگر اس کا متعدد ریاستوں، صوبوں و علاقوں میں بٹ جانا یقینی تھا۔

لیکن ہندو قوم وسعت ظرف اور رواداری کی اہل نہیں ثابت ہو سکی۔ ان کے بڑوں نے قطعاً دانائی اور بلند نظری کا ثبوت نہیں دیا۔ پاکستان اور مسلمانوں کا تو خیر انہوں نے کیا احسان ماننا تھا جن کی بدولت انہیں اپنی ایک عظیم سلطنت قائم کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ خود اپنے ہی ہم مذہبوں کو وہ جداگانہ لسانی، تمدنی و علاقائی حقوق دینے کے لئے تیار نہیں ہیں

ہندی زبان جس کے متعلق راقم الحروف ذاتی علم و واقفیت کی بنا پر یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے کسی بھی علاقہ کی زبان نہیں ہے۔ جو محض ہندوؤں کے مذہبی پجاریوں اور برہمنوں کی مصنوعی زبان ہے۔ جسے خود راقم الحروف نے پڑھا، لکھا اور جانا ہے۔ جسے محض اردو کے تعصب میں ایجاد کرنے اور رواج دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کا پورے ہندوستان میں نافذ کرنا اسی تنگ نظرانہ ذہنیت کی نشان وہی کرتا ہے۔ جس میں ہندوؤں کا ایک طبقہ بالخصوص بر سراقتدار طبقہ مبتلا ہے اور ہندوستان کی تمام مشکلات کا باعث صرف یہ ہی طبقہ ہے۔ اس طبقہ نے ایک نئے ہندوستان کی تعمیر کے بجائے اس پرانے خیالی ہندوستان کو زندہ کرنا چاہا ہے، جو ہندو سادھوؤں و پجاریوں کا دیومالائی و من گھڑت ہندوستان ہے، اور جو صرف ان کی مذہبی اوہامی کتابوں رامائن، پران و شاستروں کے افسانوں و داستانوں میں پایا جاتا ہے

بہرحال ہندوستان کی وہ سیاسی وحدت جو پاکستان کے مطالبہ و قیام کی بدولت ہندوؤں کے ہاتھ آ گئی تھی۔ وہ اب ان کی تنگ نظری و بے تدبیری کی بدولت پارہ پارہ ہونے کے قریب آ گئی ہے۔ البتہ خطرہ یہ ہے۔ کہ وہاں کے عیار سیاستدان اس کشمکش کا رُخ مسلم عناد کے جذبات بھڑکا کر، وہاں کی مسلم اقلیت کی طرف نہ پھیر دیں۔ نیز پاکستان کے خلاف کوئی نئی شرانگیز مہم شروع کر کے وہاں کے عوام کی توجہات تبدیل کرنے کا جتن نہ کریں۔ کیونکہ گذشتہ سترہ سال میں جب بھی وہاں اس قسم کی کوئی نہ کوئی حرکت کی گئی ہے، کشمیر، جوناگڑھ، حیدر آباد گوا وچین سے آویزش اور بار بار کے مسلم کش فسادات کی تہ میں اسی طرح کے محرکات کا ہاتھ رہا ہے۔

ہندوستان میں اس طرح کے پیدا ہونے والے حالات کے اثر سے پاکستان بھی متاثر ہو سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہندوستان کے ان حالات پر گہری نظر رکھی جائے۔ اور ایسی تدابیر کے لئے تیار رہا جائے۔ جن کی ضرورت کسی قسم کے بھی رد عمل کے ظہور کے وقت پڑ سکتی ہے۔ (ک)

مانگلی میں دینی درسگاہ کا قیام

۱۲۔ فروری ۱۹۶۵ء مانگلی شہر کی مشامعلی مسجد میں زیر صدارت جناب حضرت مولانا الحاج محمد عالم صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم بھینڈہ کے ایک اجتماع منعقد ہوا۔ یہ عظیم الشان اجتماع حافظ عبدالرحمٰن ولد کریدادنہ سفیر مدرسہ مطلع العلوم مانگلی کے تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ جناب مولانا حبیب اللہ نے حسن خطابت سے حاضرین کو دینی تعلیم کی ضرورت اور سیرت النبی میں متوجہ کیا۔ باشندگان شہر مانگلی کے دیرینہ دینی تقاضوں کے مسجد مشامعلی کے متصل ایک عظیم الشان دینی درسگاہ بنام مدرسہ مطلع العلوم کی بنیاد رکھی گئی۔ جس میں قرآن مجید ناظرہ و حفظ سے لے کر اعلیٰ دینی عربی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ مدرسین کے لئے جناب حضرت مولانا مولوی و حافظ احمد صاحب سابق مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم بھینڈہ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ قرآن مجید کی خدمت کے لئے جناب حافظ محمد علی صاحب کو مقرر کیا گیا ہے۔ مانگلی شہر کے مسلمانوں اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔ علاقہ کے معززین نے اجتماع کو کامیاب بنانے میں مدد دی۔ اللہ کریم ان کو جزائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا آزاد کا ایک خط

اپنے ایک عزیز شاگرد کے نام

(بشکریہ مدینہ بجنور)

جوانی نام ہے لغزشوں اور کوتاہیوں کا، چنانچہ مسٹر صاحب جن سے متعلق یہ خط ہے، ان پر بھی ایک ایسا دور گذرا ہے۔ جب ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری لڑکی کو دل دے بیٹھے۔ دلچسپی کا ایک نیا مرکز کھل گیا۔ جس کے گرد عقل وخرد سے بیگانہ ہو کر طواف کرنے لگے درااصل دل وہ نہاں خانہ ہے جہاں سینکڑوں دل مانہا سے سربستہ پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اور جہاں دنیا کی عظیم ہستیوں نے بھی ہار مان لی ہے۔ چنانچہ اس واقعہ کی خبر جب مولانا کو ہوئی۔ تو انہوں نے جو خط مسٹر صاحب کے نام لکھا۔ وہ قدرے طویل مگر بڑا واضح اور جامع ہے اس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مولانا کا ذہن اس مسئلہ پر کس قدر صاف تھا وہ کہیں لگی لپٹی نہیں رکھتے۔ جذبات کا ایک سمندر ہے جو اُمنڈا چلا آتا ہے کوثر میں دھلی زبان ہے جو رواں دواں ہے۔ جام عرفاں کا نشہ ہے۔ جو چڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور ہم اس موج میں اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں۔ اپنے خیالات اپنے جذبات سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ مولانا کے اکثر خطوط میں تاریخیں نہیں۔ لیکن یہ بات طے ہے کہ یہ خطوط ۱۹۱۶ء سے ۱۹۲۳ء کے درمیان کے ہیں۔ جس کا ثبوت خطوط کے اس مجموعہ سے مل جاتا ہے۔ جو زیر پیش نظر ہے۔

آیئے اب براہ راست ہم خط پڑھ لیں۔

عزیزی، السلام علیکم۔

جو حالات آپ نے لکھے میں بعض تعین کے ساتھ اس کا علم نہ تھا لیکن یہ معلوم تھا۔ کہ اس طرح کے حالات میں ضرور آپ مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ جناب کی ہر حالت کو موجب صلاح و فلاح بنائے۔ یقین کیجئے۔ کہ دنیا میں انسان کے تمام کوائف و فضائل کے لئے اصلی آزمائش یہی حالات ہیں۔ تلوار اور آگ میں کوئی آزمائش نہیں۔

سب سے بڑی آزمائش نفس و جذبات کی ہے۔ اگر عزم راسخ اور قوت ایمانی سے کام لیا جائے۔ تو اس آزمائش میں کامیابی کچھ مشکل نہیں۔ الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین۔ میں اپنی دعاؤں میں کبھی اس معاملہ کو نہیں بھولوں گا اللہ تعالیٰ آپ کو اس آزمائش میں کامیابی کی توفیق عطا فرمائے۔

موجودہ حالت میں بجز دو راہوں کے تیسری راہ کوئی نہیں (۱) عزم صادق اور ہمت کامل سے کام لیجئے۔ اپنے اندر عزم کیجئے۔ اور اللہ سے مددگاری طلب کیجئے۔ زندگی چہار روزہ ہے اور ہمارے مغلوب نفس وہم وخیال سے زیادہ نہیں کب تک اس بند و قید میں گرفتاری رہے گی۔ جو فاطر السموات والارض کے عشق کا متحمل ہو سکتا ہے۔ اس کو ذاتی و وہمی الجھنوں میں مگنانا انسانیت وحیات کو تاراج کرتا ہے۔ طلب مفرط ہر چیز کو بھی ہے۔ اندادِ طواغیت میں داخل ہے۔ فلا تجعلو للہ اندادًا و انتم تعلمون۔ اور یحبونھم کحب اللہ والذین اٰمنوا اشد حبا للہ۔ محبت الٰہی کا دعوےٰ ہے تو سب سے زیادہ محبوب چیز کو اس کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ حتیٰ تنفقوا ما تحبون۔

پس اصلی وحقیقی اور ایمانی و احسانی راہ تو یہی ہے۔ کہ اللہ سے دل لگایئے اور الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اور ایک مرتبہ پوری قوت و عزم کے ساتھ انی وجھت وجھی للذی فطر السموٰت والارض حنیفًا اور لا احب الآفلین کی صدا لگا کر اس خیال کو دل سے نکال دیجئے۔ اگر آپ کی جانب سے عزم ہوا، تو توفیق الٰہی ضرور مساعد ہوگی اور انشاء اللہ ایک جہاد اکبر کا اجر عظیم ملے گا۔ غور کیجئے کہ آپ متاہل ہیں مجرد نہیں۔ پھر صاحب اولاد اور حقوق اہل وعیال کی کشاکش سے درماندہ کوئی ضرورت شرعی، اخلاقی ازدواج ثانی کے لئے باعث نہیں۔ پھر ایک طرف افلاس ومعیشت کی بے سروسامانی، دوسری طرف عوازم و معالی امور وعمل کا ولولہ ان حالات میں اگر یہ معاملہ انجام پایا تو کیا نتیجہ نکلے گا؟ بلاشبہ ابتدا میں مسرت حصول مطلب کا ہیجان تمام محورات پر غالب آ جائے گا۔ لیکن بہت تھوڑی دیر کے لئے اس کے بعد قدرتی کشاکش وکش مکش اور مشکلات وصعوبات کا سلسلہ شروع ہوگا اور جیسا کہ اکثر حالتوں میں ہوا ہے۔ عجب نہیں کہ خود اس معاملہ سے دل برداشتہ ہو جایئں۔ یہ کشمکش زندگی کے لئے سب سے بڑی مصیبت ہے۔ ابھی ایک لمحہ کے لئے اس کا احساس نہیں ہو سکتا۔ یہ عام قاعدہ ہے۔ لیکن جب حالت پیش آئے گی۔ تو کوئی علاج سودمند نہ ہوگا۔ سب سے زیادہ یہ کہ پوری امانت داری کے ساتھ اس شخص کے مصالح پر غور کرنا چاہیئے۔ جس کی محبت میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ وہ ایک معصوم لڑکی ہے۔ دنیا اور دنیا کے مصائب سے بے خبر۔ کیا یہ بہتر ہوگا کہ اس کو ایک ایسی زندگی میں لایا جائے جس کے مصائب و مشکلات کا ہم کو ابھی سے علم ہے۔ اور ہم جانتے ہیں۔ کہ عیش و آرام حیات اس کے لئے مہیا نہ کر سکیں گے۔ پھر اپنی بیوی کا خیال کیجئے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے آپ کو کوئی شکایت نہیں۔ کیا محبت و وفا کا یہی اقتضا ہونا چاہیئے۔ کہ بلا وجہ اس کی بقیہ زندگی تلخ کر دی جائے۔

میری شادی کو دس سال ہو گئے یقین کیجئے کہ میرے لئے ایک نہیں متعدد وجوہ و باعث شرعاً و عقلاً ایسے موجود ہیں۔ کہ اگر ان میں سے ایک یا دو بھی کسی دوسرے شخص کے ساتھ ہوتا تو وہ دوسرا نکاح کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہ کرتا لیکن میں نے ایک صبح و شام کے لئے بھی اس کا قصد نہیں کیا اور نہ کروں گا پھر ساتھ ہی دوسروں کی جانب سے اس بارے میں اس قدر مجبور کن ترغیبات پیش آتی رہیں کہ عزم کا باقی رہنا بہت مشکل تھا۔ تاہم میری رائے میں تزلزل نہ ہوا۔ صداقت حیات بجز قربانی کے اور کچھ نہیں۔ اگر ہم اپنی خواہشوں کو قربان نہیں کر سکتے۔ تو پھر نہ دنیا میں محبت ہے نہ سچائی اور نہ انسان۔

آپ کہیں گے۔ دل کس کے بس میں ہے؟ ہاں لیکن جو چاہے اس کے بس میں ہے۔ دل سے اوپر بھی ایک طاقت ہے۔ اس کو جگا دیجئے۔ وہ دل کی لگام جس طرف چاہے گی۔ موڑ دے گی۔

اس بارے میں کثرت سے عواقب ونتائج پر غور وتفکر۔ مطلوبات نفس کی ہیچ مائیگی اور بے حاصلی کا تصور کثرت استغفار و دعا اور مشغولات۔ یقیناً انشاء اللہ نہایت سودمند ہوں گے۔ اگر ایک دعا بھی پورے اضطراب والتہاب کے ساتھ نکل گئی۔ تو پھر کوئی خطرہ باقی نہ رہے گی۔ صرف اس حقیقت کی ضرب اگر ایک مرتبہ پوری طرح لگ جائے کہ طلب عشق اور اضطراب و اشک چشم جیسی نعمتیں ایک وہمی خیالی مطلوب کے لئے کس طرح ضائع کی جا رہی ہیں۔ اور اگر یہ سب کچھ [illegible] کے لئے ہو جائے۔ تو یہی وجو[illegible] کیا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو پھر اس[illegible] سے نکل جانے میں ذرہ بھر [illegible] نہ آئے گی۔

(۲) لیکن اگر ضعف عزم [illegible] اور اس راہ کی قوت نہ ملے۔ ت[illegible] مشورہ یہ ہے کہ تمام خیالات [illegible] پورے جائیے۔ اور جس طرح [illegible] اور جس قدر مشکلات و دہائے [illegible] ان کو گوارا کر لینے کا قطعی فیصلہ [illegible] یہ بات پھر بھی ہزار درجہ موج[illegible] نفس سے بہتر ہوگی۔ عقلاً بہ[illegible] نقصانات مفقود ہو جائیں گے۔

غرضیکہ یا تو فوراً بلا تاخیر اس خیال [illegible] بالکل دل سے نکال ڈالئے یا فوراً بلا تاخیر بار کسی نہ کسی طرح نکاح کر لیجئے۔ تیسری حالت کوئی نہیں اور اگر اختیار کی جائے گی تو سخت مضر ہوگی۔ والعاقبۃ للمتقین

ابوالکلام آزاد

مودودی جماعت کا کردار

اپوزیشن کے اخبار کی نظر میں

اپوزیشن کے مشہور اخبار نوائے وقت کا ادارتی نوٹ جو اس کی ۱۸ فروری کی اشاعت میں شائع ہوا ہے بغیر تبصرہ کے نقل کیا جا رہا ہے۔ یہ ادارتی نوٹ اس نے مودودی جماعت کے متحدہ محاذ کے صوبائی پارلیمانی بورڈ سے علیحدگی کے موقعہ پر لکھا ہے۔

سیاسی بے محکمی کا مظاہرہ

قومی اسمبلی کے انتخابات کے لئے ٹکٹوں کی تقسیم کے سوال پر حکومتی پارٹی میں نفسی نفسی کی جو کیفیت دیکھنے میں آئی ہے یعنی مقامی طور پر حریص اقتدار افراد یا مقتدر گروپوں نے ٹکٹ نہ ملنے پر جو خود غرضانہ طرز عمل اختیار کیا ہے۔ وہ خلاف توقع نہیں ہے۔ ملک میں صحت مند اور منظم جماعتی سیاست کے نقطہ نظر سے یہ انتشار افسوسناک ہے اور اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ حکومتی پارٹی آزمائش کے موقع پر جماعت کے
سے روگردانی کرنے والے افراد
، سے آئندہ کوئی سروکار نہ
دوٹوک اعلان کردے۔ حکومتی
یہ داخلی کشمکش اپوزیشن
پاؤں جمانے اور اتحاد و
ادہ سے زیادہ مظاہرہ کرنے
م تھا، لیکن اپوزیشن بھی
کی طرح کوتاہ اندیشی اور
باعث انتشار کا شکار ہوتی
۔ اس کا اندازہ متحدہ
شامل ایک پارٹی جماعت
انہ بیان سے ہو جاتا ہے
چی میں صرف ایک ٹکٹ پر
رتے ہوئے صوبائی پارلیمانی
ے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ جماعت اسلامی کی طرف سے اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ اس اقدام کا یہ مطلب نہیں کہ متحدہ اپوزیشن سے اس کی ہمدردی ختم ہو گئی ہے۔ یا اس نے متحدہ حزب اختلاف سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ لیکن جماعت اسلامی کی یہ

وضاحت ملک بھر کے ان لاکھوں افراد کو پوری طرح مطمئن نہیں کر سکتی جنہوں نے متحدہ اپوزیشن کو متبادل قیادت کا اعلیٰ و ارفع مقام دینے کی خاطر بڑے ناساعد حالات میں اس سے دلی ہمدردی کی اور اپنی طرف سے متحدہ اپوزیشن سے بھرپور اور بے لوث تعاون کیا۔

ہم یہ عرض کرنے سے قاصر ہیں کہ جماعت اسلامی اپنے اس موقف پر نظر ثانی کرنے پر آمادہ ہو گی یا نہیں؟

بہرحال یہ بات واضح ہے، کہ

جماعت اسلامی کی یہ علیحدگی اس غیر جمہوری عدم روا داری کا ایک اور روح فرسا مظاہرہ ہے جس نے ہماری ملکی سیاست کو بے محکمی، کوتاہ اندیشی اور مفاد پرستی کے ہولناک عوارض میں مبتلا کر رکھا ہے۔ کتنی ستم ظریفی ہے کہ جو لوگ جمہوریت کاملہ کے علمبردار اور داعی بنتے ہیں۔ وہ اپنی صفوں میں یا اپنے محدود مفاد کے خلاف کوئی بہت معمولی اختلاف کی بات بھی گوارا نہیں کرتے۔

اپوزیشن نے جولائی ۱۹۶۲ء میں جب نونکات پر اشتراک عمل کیا تھا تو اس اہتمام کے لئے ہر جماعت کو کچھ نہ کچھ نظریاتی ایثار کرنا پڑا تھا اور ملک بھر کے جمہوریت پسند حلقوں نے اپوزیشن جماعتوں کے اس اہتمام کو سراہا تھا۔ خیال تھا کہ وقت گزرنے اور آزمائشوں سے دوچار ہونے کے ساتھ اجتماعی مفاد کے لئے اپوزیشن میں شامل جماعتوں کی طرف سے انفرادی ایثار کا جذبہ بھی فروغ پا جائے گا۔ لیکن زیر بحث اقدام سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ ملک کے جمہوریت پسند لوگ جن توقعات پر تکیہ کر رہے ہیں جمہوریت کاملہ کے بعض علمبردار اور داعی ان کے احساس و اعتراف سے قاصر و معذور ہیں۔ ملک میں جمہوریت کاملہ کی بحالی، متبادل قیادت کے فروغ اور صحت مند جمہوری سیاست کی ترقی کے نقطہ نظر سے یہ بات بیحد افسوسناک اور حوصلہ شکن ہے۔ بعض حلقے اگر اسے "ناقابل معافی" بھی قرار دیں۔ تو انہیں انتہا پسند اور "تنگ نظر" قرار دینا مناسب نہیں ہوگا۔

وطن عزیز میں اس وقت محدود جمہوریت اور جمہوریت اور جمہوریت کاملہ کے درمیان جو آئینی جد و جہد جاری ہے اور ملک بھر کے فہمیدہ افراد نے جمہوریت کاملہ کے علمبرداروں سے جس بے غرضی، جمہور دوستی اور دور اندیشی کی توقع وابستہ کر رکھی ہے۔ وہ اس بات کا "تقاضا کرتی" ہے کہ متحدہ اپوزیشن سے وابستہ جماعتیں، گروپ اور افراد ہمہ جہتی اصول نوازی اور بے غرضی کا مظاہرہ کریں۔ اور ان لاکھوں افراد کو مایوس نہ کریں۔ جنہوں نے ملک کے ہر حصہ میں "قافلہ جمہوریت" کا استقبال کیا۔ اور ان ۲۹ ہزار بی ڈیز کے جرأت مندانہ ایثار کی بے قدری نہ ہونے دیں۔ جنہوں نے حکومتی جماعت کے قول کے مطابق "اپنی سیاسی موت کے وارنٹوں پر دستخط کر کے" صدارتی انتخاب میں اپوزیشن کے حق میں ووٹ ڈالے۔ عوام اور بی ڈیز نے متحدہ اپوزیشن کو ہرگز مایوس نہیں کیا۔ اب [illegible] مرحلہ پر اپوزیشن کو بھی کامل اتحاد اور یک جہتی کا مظاہرہ کر کے عوام کو مایوس کرنے کے ناقابل معافی حرکت سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اپوزیشن نے اس نازک مرحلہ پر عوام کی صحیح رہنمائی نہ کی۔ یا اس کے کسی گروپ نے کوتاہ اندیشی سے کام لیا یا اس کے کسی مقتدر فرد نے اپوزیشن کے نصب العین پر اپنے محدود مفاد کو ترجیح دی تو پھر موجودہ اپوزیشن کو متبادل قیادت کا بلند مقام و مرتبہ حاصل کرنے کا کوئی اور موقعہ نہیں ملے گا۔

اپوزیشن کو اگر فی الواقع یہ احساس ہے کہ وہ کتنی عظیم جد و جہد میں مصروف ہے تو پھر اس کے ہر گروپ اور فریق کو اجتماعی مفاد کو ترجیح دے کر ہر قدم پر حکومتی پارٹی سے بہتر طرز عمل کا واشگاف اور ایمان افروز مظاہرہ کرنا چاہیئے۔

اسلامیان سمندری کا پرزور مطالبہ

سمندری۔ جامع مسجد محمدیہ کے عظیم اجتماع میں مولانا محمد علی جانباز نے دوران تقریر چند مطالبات پیش کئے۔ جن کو تمام سامعین نے سرگرمی سے پاس کیا۔

(۱) اسلامیان سمندری کا یہ اجتماع برطانوی مصنف کی کتاب لونگ ورلڈ آف ہسٹری جس میں سرور کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے ضبط کیا جائے۔

(۲) لائلپور گورو نانک پورہ میں ایک بدکردار شخص نے قرآن کریم کی بے حرمتی کی ہے اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے

(۳) سمندری میں اور اس کے گرد و نواح میں کسی جگہ پر سینما تعمیر کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

(ناظم نشر و اشاعت سمندری ضلع لائلپور)

دینی مدارس

مدرسہ عربیہ بہار العلوم کا جدید داخلہ

مدرسہ عربیہ بہار العلوم روڈہ ضلع سرگودھا میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ اور حسب ضرورت اردو کی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ اور ایک فارسی کا انتظام بھی کر لیا گیا ہے۔ طلباء مدرسہ میں داخل ہو کر اپنی علمی پیاس بجھائیں۔ طلباء کی ضروریات کا مدرسہ کفیل ہوگا۔

(محمد حنیف سہارنپوری مدرس مدرسہ عربیہ بہار العلوم روڈہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا)

ضروری اعلان

حسب سابق امسال بھی مدرسہ عربیہ جامعہ کریمیہ کا داخلہ ۵ شوال تک ہوگا نیز مدرسہ ہذا بیرونی طلباء کے قیام و طعام کا کفیل ہے۔

(ناظم ادارہ جامعہ کریمیہ محلہ محب علی شاہ کمالیہ ضلع لائلپور)

مدرسہ نصرۃ الحق حنفیہ کا داخلہ

مدرسہ نصرۃ الحق حنفیہ واقع جامع مسجد معظم نسبت روڈ لاہور میں داخلہ شروع ہو چکا ہے۔ جو ۲۰ شوال المکرم تک جاری رہے گا۔ اسلامی علوم و فنون سے شغل رکھنے والے طلباء مہتمم مدرسہ ہذا سے رابطہ قائم کریں۔

(مہتمم مدرسہ نصرۃ الحق نسبت روڈ لاہور)

داخلہ

مدرسہ عربیہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا تحصیل لودھراں کا داخلہ ۶ شوال سے شروع ہو کر بیس ذی قعدہ تک جاری رہے گا۔ خواہشمند طلباء مہتمم مدرسہ ہذا سے رابطہ قائم کریں۔

خوشخبری

مدرسہ عربیہ بحر العلوم عیدگاہ کلورکوٹ ضلع میانوالی میں عربی کتب کے لئے ماہر جناب مولانا سید عبد الرحمٰن شاہ صاحب تلمیذ حضرت مولانا ولی اللہ صاحب میانوالی

اور قاری محمد عبد اللہ صاحب تلمیذ قاری عبد المالک صاحب کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ لہذا علوم دینیہ اور قرأت و تجوید کے شائقین اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ (مہتمم مدرسہ ہذا)

داخلہ

دار العلوم تعلیم الاسلام اترا متصل قائم آباد ضلع سرگودھا کا داخلہ ۱۵ شوال سے شروع ہے۔ جو ذیقعد کے آخر تک جاری رہے گا۔ خواہشمند طلباء جلد از جلد اطلاع دیں۔

(منجانب منشی علی محمد)

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم کا داخلہ

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم (رجسٹرڈ) لیاقت پور ضلع رحیم یار خاں عرصہ چار سال سے تبلیغی تدریسی دینی خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ مدرسہ ہذا کا داخلہ ۱۱ شوال سے شروع ہے۔ طلباء کے خورد و نوش رہائش اور کتب کا مدرسہ ہذا کفیل ہوگا

(محمد حیات ناظم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم لیاقت پور ضلع رحیم یار خاں)

مدرسہ فرقانیہ راولپنڈی کا داخلہ

۲۰ شوال تک رہے گا۔ طلباء کرام کا داخلہ وفاق المدارس کے قانون کے مطابق لیا جائے گا۔ مدرسہ ہذا میں دورہ حدیث شریف کے علاوہ دیگر تمام علوم و فنون کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ لہذا شائقین طلبا مذکورہ تاریخ تک مدرسہ میں داخلہ لے کر اس موقع سے فائدہ اٹھائیں

(عبد الحکیم مدرسہ فرقانیہ مدینہ راولپنڈی)

مراسلہ

"ترجمان اسلام"

علماء حق کی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کا بے باک ترجمان ہے۔ اس الحاد و دہریت کے دور میں جمعیۃ کی آواز کو مضبوط تر بنانا ہر دیندار اور بہی خواہ مذہب کا اولین فرض ہے۔ ایک عرصہ سے ارادہ تھا کہ اخبار کی مالی حالت بہتر بنانے کے سلسلہ میں کچھ معروضات عرض کروں۔ ۱۹ فروری ۱۹۶۵ء کے ترجمان میں شمالی پنجاب کے عہدیداران حضرات کا ایک مراسلہ نظر سے گذرا۔ بڑی خوشی ہوئی۔ اس سلسلہ میں عہدیداران شمالی پنجاب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دو تجاویز پیش کرتا ہوں۔

۱۔ ہر مدرسہ کے اعلان و اشتہار پر ۵/۔ روپے وصول کئے جائیں۔ اس کے بغیر کوئی اعلان وغیرہ قطعاً شائع نہ کیا جائے۔

۲۔ ہر ضلع کے عہدیداران حضرات کو مرکز کی طرف سے ہدایت کی جائے۔ کہ وہ اپنے اپنے علاقہ سے اخبار کے لئے حصول اشتہارات کے لئے کوشش کریں کہ اس کے بغیر چارہ ہی نہیں۔ امید ہے کہ مدارس عربیہ کے مہتممین حضرات اس معقول تجویز کو خندہ دلی سے لبیک کہیں گے۔ اور جماعت سے پورا تعاون کریں گے۔

(سعید الرحمٰن جامع مسجد گلشن آباد راولپنڈی)

اعلان داخلہ

جامعہ رحیمیہ جھنگ ۱۳۷۰ھ سے قائم ہے۔ جامعہ ہذا کا داخلہ ۱۴ شوال سے شروع ہو کر آخر شوال تک جاری رہے گا۔ شائقین علوم دینیہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

(المعلن (قاری) نور محمد غفرلہ مہتمم مدرسہ ہذا)

جامعہ کریمیہ حنفیہ صدر شاہ پور کا داخلہ

شاہ پور صدر میں مدرسہ ہذا میں داخلہ ۵ شوال سے شروع ہے۔ محنتی اور قدردان طلباء مدرسہ میں فوری داخلہ حاصل کریں جملہ مصارف طلبا بذمہ مدرسہ ہوں گے۔ جملہ خط و کتابت بنام مہتمم کریں۔

(محمد عبد الکریم مہتمم مدرسہ ہذا)

التوا

مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر کا تبلیغی جلسہ بتاریخ ۱۵-۱۶-۱۷ ذیقعد ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۸، ۱۹، ۲۰ مارچ کو ہونا قرار پایا تھا۔ بوجہ انتخابات ملتوی کر دیا گیا ہے۔ (نائب مہتمم مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر)

دار التبلیغ بنوں سے شائع کردہ

انکشافات (معہ اضافات)

اس مرتبہ جدید اور اہم اضافوں کے ساتھ پیش کی گئی ہے جس میں مودودی صاحب کے خود ساختہ مذہب، اُن کے عقائد و نظریات، اُن کا مسلک، اُن کی علمیت اور قابلیت، اُن کا علمی تبحر اور دینی تفقہ، اُن کا زہد و تقویٰ اور تقدس، اُن کی سیاسی، مذہبی اور عملی دیانت، اُن کی تضاد گوئی، اُن کا شعور اور اُن کی انبیاء علیہم السلام صحابہ کرام و ائمہ عظام و فقہائے اسلام اور سلف الصالحین کی شانِ مبارک میں دریدہ دہنی و بدلگامی کو اُن کی کتابوں سے ماخوذ ایمان خور اقتباسات اور مکمل حوالہ جات کے ذریعہ بہ استدلال پیش کیا گیا ہے۔ تاکہ علمائے کرام اور مبلغین اسلام بیدار رہوں۔

اور وہ نیک نیت اور دیندار لوگ بھی جو مودودی کی ظاہری شباہت اور خوش الفاظی کے فریب میں گمراہ ہوئے ہیں۔ نہ صرف خود صحیح اور سیدھے راستے پر آسکیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی مودودی کے اسلام کش اور ایمان خور اجتہاد اور اُن کے سیاسی و مذہبی دجل و فریب سے با استدلال آگاہ کر سکیں۔ قیمت ۵۰ ، ۲ محصول ڈاک ۷۵ پیسے۔ لیکن تبلیغی اہمیت کے پیش نظر اور علمائے کرام و عام خطیب حضرات اسکولز و پروفیسر حضرات، مدیران جرا[ئد] مصنفین حضرات، تاجران کتب اور و[…] کی فوری اور تبلیغی سہولتوں کے لئے […] کیا جاتا ہے کہ اگر مودودی اور جما[عت] کے اسلام کش اور ایمان خور اجتہ[اد] کی انتشار انگیز تخریبی سرگرمیوں پر روشناس ہونا اور اُن کی گمرا[ہ] انگیزیوں کی مدافعت کرنا ضرور [ی] تو بلا تاخیر ۷۵ پیسے بذریعہ منی [آرڈر ذی]ل پتے پر روانہ فرمائیں اور تعمیل میں تاخیر یا رکاوٹ نہ ہونے کے پتہ صاف خوشخط اور اردو میں بھیج[یں]

(مسعود الحسن ناظم دار التبلیغ بنوں مغربی پاکستان)

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا بیان

پشاور (بذریعہ ڈاک) مولانا محمد یعقوب القاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور نے پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے مشاورتی کونسل کے اس فیصلہ کو سراہا ہے کہ اس نے حکومت سے سفارش کی ہے کہ چوری و بدکاری کرنے والے مجرموں کو قرآنی سزائیں دی جائیں۔ چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹے جائیں۔ اور مجرموں کو کوڑے لگائے جائیں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کو اسلام کے مقدس نام پر قائم ہوئے سترہ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ مگر اس میں قرآن و سنت کے مطابق صحیح اور مکمل طور پر اسلامی قوانین کا نفاذ نہ ہونے کی وجہ سے معاشرہ دن بدن بگڑ رہا ہے۔ چوری سمگلنگ گرانی۔ ملاوٹ۔ بدکاری، شراب نوشی قماربازی وغیرہ وغیرہ جرائم روز بروز ترقی کر رہے ہیں۔ اگر آج سے سترہ سال پہلے پاکستان بننے کے ساتھ ہی یہاں پر [illegible]می سزائیں جاری کر دی جاتیں تو [illegible]یسا نہ بگڑتا۔ معاشرے کے بگڑنے [illegible]ہے۔ کہ یہاں پر اسلامی [illegible] اجراء نہیں ہے۔

[illegible] آپ نے مزید کہا کہ عرب [illegible]ت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی [illegible]ستی عام ہوتی تھی۔ اور اپنی [illegible] کو مرکز بنانا ان کا شیوہ تھا [illegible] کے بیٹھنے والے بھی امانی [illegible] اسلامی سزائیں اب [illegible]س کا نتیجہ یہ ہے کہ پورے [illegible]اقعہ بھی مثال کے طور پر [illegible]یں ملتا۔ [illegible] کہا کہ اسلام نے یہ سزائیں [illegible]شرے کے سلسلے ہی رکھی ہیں [illegible] سزاؤں کے اجراء سے معاشرے کی برائیاں دور ہو جائیں۔ اسلامی سزائیں امن کی ضامن ہیں۔ آپ نے کہا کہ جس وقت مارشل لاء لگا تھا۔ اور یہ حکم تھا کہ سمگلنگ، منشیات فروشی اور ملاوٹ وغیرہ کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں گی [illegible] جائیں گے۔ تو اس وقت لوگ کیسے ٹھیک ہو گئے تھے۔ اگر آج حکومت اور صدر محمد ایوب خاں اپنے وعدوں کے مطابق قرآن و سنت کے قوانین کا نفاذ کر کے شرعی سزاؤں کا حکم نافذ کر دیں۔ تو معاشرے سے آج ہی چوری، سمگلنگ، ملاوٹ، مہنگائی اور عورتوں و بچوں کے اغوا کی واردات کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اگر ایک شخص کو برسرعام جرم کے مطابق اسلامی سزا دی گئی تو دوسرے مجرم خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ حکومت جلد از جلد مشاورتی کونسل کے اس اسلامی فیصلے کو عملی جامہ پہنا کر نظریہ پاکستان کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے گی۔ اور اس اسلامی کارنامے کا سہرا موجودہ حکومت کے سر پر ہوگا۔

(ناظم جمعیۃ العلماء اسلام پشاور)

متفرقات

مدرسہ تجوید القرآن کا قیام

بستی مومن شاہ علاقہ کہروڑ تحصیل لیہ ضلع مظفرگڑھ میں مدرسہ تجوید القرآن کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جس میں بچوں کو تجوید کے ساتھ قرآن پاک حفظ و ناظرہ پڑھایا جائیگا۔ دس بیرونی طلبا بھی داخل کئے جائیں گے جن کے خورد و نوش و دیگر ضروریات کا مدرسہ کفیل ہوگا۔ نیز مخیر حضرات سے اعانت مدرسہ کی اپیل ہے۔

المعلن (قاری) غلام اللہ مہتمم مدرسہ ھذا

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا سالانہ جلسہ

انشاءاللہ ۲۔ ۳۔ ۴ اپریل ۱۹۶۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کو سابقہ روایات کے مطابق بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک بھر کے مقتدر علماء کرام، جمعیۃ العلماء اسلام کے راہنما اور شعراء اسلام تشریف لا رہے ہیں۔ احباب تاریخیں نوٹ کر لیں

(مولانا) عبد اللطیف مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم)

ترجمہ قرآن و تفسیر

حضرت سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ آپ جید عالم دین، جنگ آزادی کے صف اول کے مجاہد اور ہندوستان میں خطابت کے ائمہ اربعہ میں سے ایک تھے۔ اللہ تعالے نے فصاحت و بلاغت میں وہ مقام عطا فرمایا کہ علماء امت نے آپ کو سحبان الہند کے بلند خطاب سے نوازا۔ آپ نے زبان دانی کی قدرتی صلاحیتوں کو کلام اللہ کی خدمت میں صرف کیا اور مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ صاحب نوراللہ مرقدہٗ کی نگرانی میں قرآن مجید کا سلیس اور با محاورہ ترجمہ لکھا۔ اور آسان اور انوکھی تفسیر لکھی حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس اللہ سرہٗ العزیز اور دوسرے اکابر علماء نے آپ کے ترجمہ اور تفسیروں کو دیکھ کر بہت پسند فرمایا اور تقاریظ لکھ کر زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ حضرت شیخ الادب مولانا محمد اعزاز علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ تفسیر و ترجمہ اختصار اور تھوڑی سی تفصیل کے ساتھ اس قدر جامع ہے۔ کہ بہت سے شبہات جو کہ آج کل آیات قرآنیہ کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ ترجمہ ہی سے دور ہو جاتے ہیں اور تفسیر دیکھنے کے بعد تو کوئی شبہ باقی ہی نہیں رہتا ہے۔ اس لئے میرے نزدیک یہ تفسیر نہ صرف اردو دان طبقے کے لئے مفید ہے۔ بلکہ طلباء اور علماء بھی ان سے مستغنی نہیں ہیں۔ حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم نے کلامی معجزہ کے عنوان سے اپنے مخصوص انداز میں مقدمہ تحریر فرمایا ہے۔ دو سال سے زیادہ عرصہ ہوا۔ کہ دہلی سے یہ ترجمہ و تفسیر شائع ہو چکی ہیں۔ لیکن پاکستان میں اس کی عام اطلاع نہیں ہوئی۔ حالانکہ ایسے عام فہم، با محاورہ، زبان و بیان کے لحاظ سے بے مثال اور ہر لحاظ سے قابل اعتماد ترجمہ و تفسیر کی عام اشاعت کی اشد ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات پینتیس روپے ہدیہ اور چار روپے محصولڈاک، کل انتالیس روپے (محمد ادریس صاحب ہاشمی انارکلی ۱۳۱ لاہور) کے نام منی آرڈر کریں اور منی آرڈر کی ابتدائی رسید لفافہ میں بند کر کے مینجر صاحب دینی بک ڈپو اردو بازار جامع مسجد دہلی کو بھیج دیں۔ قرآن مجید دو حصوں میں مجلد بذریعہ رجسٹری آ جائے گا۔

(محمد عبداللہ خطیب مسجد طویلہ گیٹ بھکر ضلع میانوالی)

مغموم شیرازی کا جماعت اسلامی سے بیزاری کا اظہار

گوجرانوالہ۔ سید رحمت شاہ مغموم شیرازی نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ میں ۱۹۵۵ء سے جماعت اسلامی کے حلقہ متفقین کے ساتھ رہ کر بہت سرگرمی سے اپنے علاقہ میں کام کرتا رہا۔ مگر کوثر نیازی صاحب کے استعفیٰ دینے کے بعد میں بھی جماعت اسلامی سے علیحدگی اور بیزاری کا اظہار کرتا ہوں کیونکہ جماعت اسلامی جو کہ اسلامی قوانین نافذ کرانے کی علمبردار تھی۔ اب یہ جماعت اپنا وقار بالکل کھو چکی ہے۔ (سید رحمت شاہ مغموم)

ہجری سنہ کے بارے میں منظوم کتاب
شعراء کرام توجہ فرمائیں

نئے اسلامی سال ۱۳۸۵ھ کے آغاز سے قبل ہی انشاءاللہ ہجری سنہ کے بارے میں ایک منظوم کتاب شائع کی جائے گی۔ تمام شعراء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی نظمیں ۱۵ ذیقعدہ تک ارسال کر کے مشکور فرمائیں۔ تاکہ اشاعت شروع ہو سکے۔

(ناظم اعلیٰ جمعیت تحفظ سنہ ہجری متصل مدرسہ تعلیم الفرقان چاکیواڑہ روڈ ۳ کراچی)

داخلہ

حسب سابق امسال بھی انوار العلوم میراخیل ضلع بنوں کا داخلہ ۱۰ شوال سے شروع ہے۔ علوم دینیہ کے طلباء کے لئے زریں موقعہ ہے۔ انوار العلوم میں درس نظامی کا معقول انتظام ہے۔ طلباء کی تمام ضروریات کا مدرسہ خود کفیل ہوگا۔ لہذا طلباء کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد داخلہ کے لئے اپنی درخواستیں بنام مہتمم مدرسہ ہذا بھیجیں۔

تلاش گمشدہ

بنام مہربان عمر قریباً ساٹھ سال قد لمبا داڑھی نصف سے زیادہ سفید۔ سفید کپڑے۔ بنگالی کرتہ۔ بڑھاپے کی وجہ سے جسم میں کپکپی ہے۔ دسویں تاریخ رمضان شریف سے لاپتہ ہے۔ جن صاحب کو ملے براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔

(عبدالرشید مقام ننگ پور بگھور ڈاک خانہ خاص تحصیل نوشاب ضلع سرگودھا)

Phone No. 67715 Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate LAHORE Price 12 Paise

Vol. No. 8 | ۳۰ شوال المکرم ۱۳۸۴ھ 1965 ۵ مارچ ۱۹۶۵ء | No. 10

بقیہ ـــــ صفحہ اوّل

نہیں بن سکتا۔ اگر سترہ سترہ اور بیس بیس سال تک ساتھ رہنے کے باوجود بے اعتمادی اور بیزاری کے اس برملا اظہار کے ساتھ سعید ملک، مولانا امین احسن اصلاحی حکیم عبدالرحیم اشرف، عبدالجبار غازی مصطفیٰ صادق۔ اجمل خاں نغاری اور کوثر نیازی جیسے جماعت کے نمائندہ جماعت اور مودودی صاحب سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ تو پھر حق کا کونسا شائبہ اس جماعت کے اندر باقی پایا جاتا ہے۔

راقم الحروف ان علیحدہ ہونیوالوں میں سے کسی کو بھی مبارکباد کا مستحق نہیں سمجھتا۔ اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنی علیحدگی کی وجوہات میں اس بات کا اعتراف کیا ہے۔ کہ وہ ایک عرصہ دراز سے مودودی صاحب کے غلط نظریات و طرز عمل کو محسوس کرتا رہا ہے۔ اور جماعت کی اسلام کے خلاف روش کو دیکھتا رہا ہے لیکن محض جماعتی پوزیشن کی خاطر وہ اس کے علانیہ اظہار میں متامل رہا۔ حالانکہ ان میں سے ہر ایک اس بات کو خوب اچھی طرح جانتا اور سمجھتا ہے۔ کہ اس جماعت کا تمام تر وجود و بقا خالص اسلام کے دعووں اور نعروں پر ہے۔ اور ہر وہ عامی شخص جو اس میں شامل ہوا۔ ان دعووں اور نعروں سے مسحور ہو کر ہوا۔ اور ان افراد کو دیکھ کر، پرکھ کر، سن کر شامل ہوا۔ جو اس کی زبان و قلم کا فریضہ انجام دے رہے تھے اور اس کی وکالت میں پیش پیش تھے۔ اور اپنے عہد کے اکابر علماء سے بلکہ ماضی کے بھی بیشتر علماء حق سے بدظن و مایوس ہو کر شامل ہوا اور اسے اپنے دین اور اپنی اخروی نجات کا ذریعہ سمجھ کر اس میں شامل ہوا لیکن اندرون خانہ اس کی امارت اعلیٰ کا اصلی روپ کیا تھا اور کیا ہے وہ اس سے بے خبر رہا۔ اور اس لئے بے خبر رہا۔ کہ جماعت کے یہ بڑے بڑے خطیب و عالم اپنی تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ اسے بے خبر رکھتے چلے آئے۔ اور امیر اعلیٰ کے خود طریق سے بے اعتماد تھے۔ مگر نہ صرف یہ کہ اس پر پردے ڈالتے رہے تھے بلکہ علیحدگی سے عین قبل تک پرزور زبانی و قلمی حمایت بھی کرتے رہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے کتنے سادہ لوح انسانوں کے ایمانوں کو خطرے میں ڈالا، اور ضلالت کی طرف ان کی رہنمائی کی۔ اور ایک اچھا خاصا گروہ ہے جسے اب کسی طور اس گرداب سے نہیں نکالا جا سکتا اور یہ مستعفی حضرات اس وبال کی کوئی تلافی نہیں کر سکتے۔ ایک دنیادارانہ سیاست کی داعی جماعت میں شامل حضرات کے لئے تو ایک حد تک یہ درست ہو سکتا تھا۔ کہ وہ جماعت کے وقار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی اندرونی کمزوریوں پر پردہ ڈالتے رہیں اور اس کی غلط پالیسیوں کو درست قرار دینے کی کوشش کرتے رہیں۔ لیکن وہاں بھی اس کی ایک حد ہے کہ وہ غلطی و کمزوری صرف جماعت تک محدود ہو۔ قوم و ملت کے مفادات پر اثر انداز نہ ہو رہی ہو۔ لیکن اس جماعت کا معاملہ تو بالکل جدا تھا۔ . . . . یہاں لوگوں کے دین، عقیدے اور اخروی نجات کا بھی معاملہ تھا۔ یہاں کسی بھی غلطی اور کمزوری کو برداشت کرنے و چھپانے نے کتنوں کے ہی دین و ایمان پر زد پڑتی تھی۔ بلکہ خود اسلام کے مسخ ہونے اور محرف ہو جانے کا اندیشہ و خطرہ موجود تھا پھر اس جماعت اور اس کے امیر اعلیٰ نے اپنے عہد کے ہی اکابر علماء دین و دینی اداروں کو اپنی تنقید و تغلیط کا نشانہ نہیں بنایا تھا۔ بلکہ قریب قریب ماضی کے تمام علماء سلف حتیٰ کہ ائمہ دین و صحابہ کرام تک کی مفروضہ خامیاں اپنے زعم باطل میں گنا ڈالی تھیں اور انبیاء علیہم السلام تک کی طرف نعوذ باللہ کوتاہیاں منسوب کر دی تھیں۔ اس لئے اس جماعت اور اس کے داعی کے ساتھ رعایت و پردہ پوشی کا برتاؤ، اکابر علماء و بزرگان سلف پر ائمہ دین و صحابہ کرام پر بلکہ انبیاء علیہم السلام اور نفس اسلام و دین پر ظلم و ناانصافی کا سلوک روا رکھنے کے مترادف تھا۔ اور یہ علیحدہ ہونے والے حضرات جب ایک عرصہ تک اندر ہی اندر سب کچھ دیکھتے اور جانتے ہوئے اس طرح کی رعایت برتتے رہے بلکہ حمایت و اعانت میں سرگرم رہے تو ان کی جواب دہی کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔

اسلام کا مورخ جب اس صدی میں اسلام پر کئے گئے ظلم و ستم کی تاریخ مرتب کریگا تو وہ اس گروہ کے فرضی دعووں و نظریات اور اس کے پیچیدہ طرز عمل کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ حق و باطل کی تلبیس کا جتنا عظیم ریکارڈ ہمارے اس عہد میں اس قسم کی تحریکوں کی بدولت تیار ہوا اس کی نظیر ماضی میں نہیں مل سکے[illegible] تاہم ان حق بین و حق شناس علماء [illegible] کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ جنہوں [illegible] کے ابھرتے ہوئے آغاز پر ہی اس حقیقت کی طرف نشاندہی کر دی [illegible] گروہ نے طعنوں اور سب و شتم [illegible] ان بزرگوں پر چبائے لیکن وقت [illegible] کر دیا کہ انہوں نے جو کچھ کہا تھا [illegible] جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دیکھ [illegible] کے لئے کان اور سوچنے کے لئے [illegible] اب بھی اپنی عاقبت کو ان [illegible] اور ہدایت کی راہ اب بھی [illegible]

اگر مولانا اصلاحی صاحب [illegible] صاحب اور کوثر نیازی صاحب [illegible] مدت تک بے اعتمادی کی خلش [illegible] جماعت کے حامی کارکن بنے رہ سکتے ہیں اس کا اظہار کرتے ہوئے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ تو اب جماعت کے کسی بڑے سے بڑے حامی و داعی کے بارے میں باور کیا جا سکتا ہے کہ اس کی ظاہری حمایت کے پس پردہ ایسا ہی کچھ کی یہ خلش موجود نہیں ہوگی۔ شاید مودودی صاحب اور ان کے غالی معتقدین کی ذات اس سے مستثنیٰ ہوں۔ (ک) (باقی آئندہ)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب نے سرگودھا سے

حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ نے کوہاٹ سے کاغذات نامزدگی داخل کر دیئے

جلد ۸ | جمعہ ۔ ۵ر نومبر ۱۹۶۵ء مطابق ۱۰ر رجب المرجب ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۴۲

ہندوستانی سامراج ظالم، مکّار اور بے ایمان ہے

اسے پاکستان پر حملے کی جرأت امریکہ کی خفیہ امداد سے ہوئی

سیٹو اور سینٹو کے معاہدے ناکام ہو چکے ہیں

اگر گذشتہ اٹھارہ سالوں میں برابر جہاد کی عام تیاری کی جاتی رہتی تو آج پاکستان کا ہر بالغ آدمی مجاہد سپاہی ہوتا

اوکاڑہ کے جلسۂ عام میں

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے نائب امیر اور قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی تقریر کے جستہ جستہ اقتباسات

جمعیۃ علماء اسلام اوکاڑہ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ گول چوک اوکاڑہ میں مولانا ...دالدین صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے مفتی محمود صاحب نے فرمایا ...پاکستان کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانے کے حق میں ہے اور کشمیریوں کو یہ حق مل کے ...ے گا۔ ہندوستانی سامراج ظالم، مکار اور بے ایمان ہے۔ بھارتی حکومت جمہور کی ...ندہ ہونے کی دعویدار ہے مگر یہ حکومت کشمیر کے لوگوں اور مسلمانوں کے جمہوری حقوق کو پامال ...رہی ہے۔ ہندوستان جس فیصلے کو خود تسلیم کر چکا تھا اس سے منحرف ہو گیا ہے۔ امریکہ سے ہندوستان ...خفیہ معاہدہ کے تحت لاتعداد اسلحہ حاصل کیا اور اسی ...پر ہندوستان کو جرأت ہوئی۔ کہ اس نے پاکستان پر ...انہ حملہ کیا۔ امریکہ اور برطانیہ نے جو سلوک پاکستان ...کیا ہے۔ اس کو سامنے لا کر ہم نے فیصلہ کرنا ہے۔ اگر ...ٹی کونسل نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیر ...مسئلہ حل نہ کیا تو پاکستان اقوام متحدہ سے علیحدہ ہو ...ئے گا۔

مفتی صاحب نے کہا کہ سیٹو اور سینٹو کے معاہدے ناکام ہو چکے ہیں۔ پاکستان نے ان بے کار معاہدوں میں شریک ہو کر آزاد ممالک اور اسلامی ممالک تک کو ناراض کیا۔ مگر وقت پڑنے پر ہمارے یہ حلیف ہمارے دشمن کے امدادی بن گئے۔ پاکستان نے آزاد خارجہ پالیسی اختیار کر کے وقت کی آواز کو سنا اور بڑی جرأت کا ثبوت دیا ہے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ قوم نے جس اتحاد و اتفاق اور جذبۂ جہاد کا ثبوت دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہو گیا ہے کہ اگر گذشتہ اٹھارہ سالوں میں قوم کو جہاد کا شوق دلایا جاتا تو آج پاکستان میں ہر بالغ آدمی سپاہی ہوتا اور ان کی یلغار سے ہندوستان تباہ و برباد ہو کے رہ جاتا۔ پاکستان کا ہر بچہ محمود غزنوی بن کر بھارت کے سامراج کو پاش پاش کرنے کا عزم رکھتا ہے۔

حکومت کو چاہیئے کہ قوم کے اس اتحاد اور عزم مستقل سے فائدہ اٹھائے اور پاکستان کو ایک مضبوط قلعہ بنا دے ہر بالغ کو فوجی ٹریننگ دی جائے اور سکولوں و کالجوں میں فوجی تربیت کو لازمی قرار دیا جائے۔

مرکزی جمعیۃ کی کشمیری مہاجرین کے لئے اپیل

سب کو معلوم ہے کہ بھارتی درندوں نے کشمیری مسلمانوں پر ناقابل بیان مظالم ڈھائے ہیں اور وہ آزاد کشمیر میں انتہائی تکلیف سے ہیں۔ مردوں عورتوں اور بچوں کی حالت دیکھی نہیں جا سکتی۔ جمعیۃ علماء اسلام دو ٹرکوں پر ان کے لئے کپڑے وغیرہ بھیجنے کا انتظام کر رہی ہے مگر اتنا کافی نہیں ہے۔ تمام ملک کے مسلمانوں اور خاص کر جمعیۃ کے ارکان سے اپیل ہے کہ رضائیاں، گرم کپڑے اور دیگر جو بھی سامان ممکن ہو جمع کرتے رہیں اور جمعیۃ مرکزیہ تک پہنچا دیں۔ ہمارے بعض علماء نے چشم دید حالات دیکھے ہیں اس کے بغیر چارہ نہیں کہ ہم خود جا کر خدمت کی سعادت حاصل کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی جہادی سرگرمیاں

امیر مرکزی مدظلہٗ کا دورہ

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی ...امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ۲۸ر اکتوبر کو سرگودھا ...یف لائے، ۲۹ر اکتوبر کو صبح بعد نماز فجر جامع مسجد بلاک ۱۴ میں قرآن پاک کی روشنی میں جہاد کا درس ...اور جمعہ کے وقت سلانوالی تشریف لے گئے جہاں مدرسہ حسینیہ اسلامیہ کے سالانہ جلسہ میں تقریر فرمائی۔ ...کو بھیرہ تشریف لائے۔ ۳۰ر اکتوبر کو جھاوریاں، گھنگوال اور چک رام داس وغیرہ میں جہاد کے موضوع پر تقریریں فرمائیں۔

۳۱ر اکتوبر کو جامع مسجد شلاٹ ٹاؤن سرگودھا میں رات کے وقت عظیم اجتماع سے خطاب فرمایا۔ یہاں جنگ سے متاثر مشمی افراد کے لئے چندہ بھی جمع ہوا۔ اس اجلاس میں مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی مرکزی نے بھی حالات حاضرہ اور جہاد پر تقریر کی۔ یکم نومبر کو حضرت درخواستی صاحب نے جامع مسجد گول چوک میں درس قرآن پاک دیا اور پھر جناب ایکسپریس سے مراجعت فرما ہو گئے۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

احوال و وقائع

معاصرین کے آئینۂ افکار میں

آزاد خارجہ پالیسی اور چین دوستی کی سزا دینے کیلئے امریکہ نے بھارت کو پاکستان پر حملہ کرنے کیلئے اکسایا۔ برطانوی مفکر کا بیان

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ایک عرصہ سے اپنی تقریروں و تحریروں میں یہ بات دوہرا رہے ہیں کہ امریکہ پاکستان کو آزاد خارجہ پالیسی اور چین دوستی کی سزا دینے پر تلا ہوا ہے۔ انہوں نے متعدد بار فرمایا کہ پہلے تو سیاسی میدان میں صدر ایوب کو شکست دینے کے لیے امریکہ نے مختلف ہتھکنڈے استعمال کئے۔ اس کے بعد رن کچھ میں فوجی سطح پر شکست دلانا چاہی اور اب امریکہ نے پورے پاکستان کو بھارت کے حملے کا نشانہ بنوا کر چین دوستی کا مزا چکھانا چاہا تھا۔

تحریک آزادی اسلام و وطن کے اس پختہ کار و دور اندیش رہنما کے ان خیالات کی حرف بہ حرف تائید اب برطانیہ کے شہرۂ آفاق دانشور و فلسفی مسٹر برٹینڈ رسل کے اس بیان سے ہو رہی ہے جو ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۵ء کے پاکستانی اخبارات میں شائع ہوا ہے — "قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید"

مسٹر رسل کا بیان درج ذیل ہے :۔

راولپنڈی ۔ ۲۲۔ اکتوبر۔ برطانیہ کے مشہور فلسفی اور مفکر مسٹر برٹینڈ رسل نے کہا ہے کہ پاکستان یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہے کہ فائر بندی کے ساتھ ساتھ ہی تنازعہ کشمیر کا سیاسی تصفیہ کیا جائے۔ یوم انقلاب کے موقعہ پر مارننگ نیوز میں ایک خاص مضمون میں لکھا ہے کہ حال ہی میں دونوں ملکوں کے درمیان جو جنگ ہوئی ہے اس کے بعد اس مسئلہ کا مستقل حل تلاش نہ کیا گیا تو ایشیا میں بہت بڑی جنگ چھڑ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کا یہ فرض ہے کہ وہ کشمیریوں کو رائے شماری کی پیشکش کرے۔ مسٹر رسل نے کہا ہے کہ پاکستان پر بلا اشتعال حملہ اقوام متحدہ کے منشور کی کھلی خلاف ورزی تھی اور اس احمقانہ کارروائی کے مجرم مسٹر شاستری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حملہ آور اور مجروح ملک کے درمیان امتیاز نہ کرنا گھٹیا قسم کی بزدلی ہے جو کسی بھی طرح امن کے لئے مفید ثابت نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا۔ بھارتی فوج نے فائر بندی کی جو خلاف ورزیاں شروع کر رکھی ہیں وہ بہت بری ہیں۔ مسٹر رسل نے کہا کہ اگرچہ پنڈت نہرو کے دور میں بھی ہندوستانی لیڈر رائے شماری کے وعدے سے منحرف ہو گئے تھے۔ لیکن نام نہاد بھارتی آئین کی آڑ میں سترہ برس تک کشمیر کے انضمام کا حوصلہ پنڈت نہرو کو بھی نہیں ہوا۔ مسٹر شاستری نے ریاست کو ختم کرنے کی کارروائیوں سے پرامن تصفیہ کا دروازہ بند کر دیا اور بغاوت ناگزیر ہو گئی۔

امریکی سازش

لارڈ رسل نے کہا ہے کہ خود مغربی ملکوں کے اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوئی ہیں کہ بھارت کو امریکہ نے پاکستان پر حملہ کرنے کے لئے اکسایا تھا۔ یہ کام امریکہ کے محکمہ جاسوسی نے کیا اور اس کا مقصد بظاہر یہ تھا کہ صدر ایوب کی حکومت کو ختم کر کے پاکستان کو چین سے دوستانہ تعلقات بڑھانے اور آزاد خارجہ پالیسی کی سزا دی جائے تاکہ دوسروں کو بھی عبرت ہو۔ اس کے علاوہ ویت نام میں امریکہ نے جو جارحانہ کارروائی شروع کر رکھی ہے۔ پاکستان اور بھارت کی جنگ کا مقصد عوام کی توجہ اس سے ہٹانا تھا۔

قتل و غارت کا ذمہ دار امریکی ادارہ جاسوسی

لارڈ رسل نے کہا کہ ویت نام، انڈونیشیا، مصر اور کینیا جیسے غریب ملکوں میں قتل و غارت کا دور دورہ شروع کرنے کے ذمہ دار مغربی ملکوں کے سامراجی اور خاص طور پر امریکی محکمہ جاسوسی ہے لارڈ رسل نے کہا ہے کہ ویت نام میں امریکی کارروائی کی حمایت کر کے برطانوی حکومت نے مجرم کی مدد کی ہے۔ برطانوی حکومت کی اس کارروائی سے برطانوی عوام کی حیثیت ان جرمن باشندوں کی سی ہو گئی ہے، جو ہٹلر کے مظالم کو خاموش تماشائی کی طرح دیکھتے رہے۔ انگلستان کی حکومت کے یہ جرائم عوام کے ضمیر کی ملامت کا سبب بن گئے ہیں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں اتنا مضطرب ہوں کہ جب تک ان جرائم کی حمایت کرنے والوں کو سیاست سے الگ نہیں کر دیا جاتا اس وقت تک میں چین سے نہیں بیٹھوں گا

بوریا بستر سنبھال لیں

اس عنوان کے تحت معاصر محترم "نوائے وقت" نے ۱۹ اکتوبر کے اپنے اداریہ میں بڑے پتہ کی باتیں کہی ہیں۔ آخری حصہ کا اقتباس یہاں بھی شکریہ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے ....

ممکن ہے بعض حلقے ابھی تک یہ خیال کرتے ہوں کہ اقوام متحدہ سے وابستگی کی بدولت مختلف شعبوں میں پاکستان کو جو امداد مل رہی ہے ہم اس عالمی ادارے سے الگ ہو کر اس سے محروم ہو جائیں گے، لیکن اب اس امداد سے کہیں زیادہ اہم مسئلہ درپیش ہے۔ اب پاکستان کشمیر کی خاطر ہی نہیں اپنی بقا کے لئے بھی جدوجہد کر رہا ہے اور اگر عالمی تنظیم کی رکنیت اسے کشمیریوں کے بنیادی حق اور پاکستان کی بقا کے سلسلہ میں اپنے فرض کا احساس نہیں دلا سکتی تو ایسے فرض ناشناس اور ضمیر فروش ادارہ سے علیحدہ ہو جانا ہی بہتر ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ بھارتی حملہ کے بعد صدر ایوب نے جس جرأت کے ساتھ ملک کی راہنمائی کا فرض ادا کرتے ہوئے قومی مفاد کی ترجمانی کا حق ادا کیا ہے وہ اقوام متحدہ کی غداری پر بھی ادائے فرض کی مجاہدانہ روایات برقرار رکھیں گے۔ اور تصفیہ کشمیر کے بغیر اپنی فوجوں کو موجودہ مورچوں سے ہٹانے سے صاف انکار کر دیں گے۔ اب پاکستان کے سامنے دو ہی راستے رہ گئے ہیں۔ ایک طرف اقوام متحدہ سے وابستگی اور بڑی طاقتوں کی منافقت ہے۔ جس نے ہندو امپیریلزم کو پاکستان کے لئے مستقل خطرہ بنا رکھا ہے اور یہ امپیریلزم پاکستان کو کبھی بھی معاف نہیں کرے گا۔ دوسری طرف اقوام متحدہ سے علیحدگی کا راستہ ہے۔ اس راستہ پر گامزن ہونے کی صورت میں ہمیں شروع شروع میں کچھ پریشانیوں کا سامنا ضرور کرنا پڑے گا۔ لیکن قوم میں اس طرح جو خود اعتمادی اور اپنے وسائل سے کام لینے کا جو جذبہ پیدا ہوگا وہ انشاء اللہ اس کی مستقل کامیابیوں کے لئے راہ ہموار کرے گا۔ یہ درست ہے کہ دوسرا راستہ اختیار کرنے سے ہمیں اپنے عظیم ہمسایہ چین سے اشتراک و تعاون کے گہرے رشتے استوار کرنے پڑیں گے۔ یہ بھی درست ہے کہ بعض حلقے ابھی تک اشتراکیت کے مقابلے میں مغربی طاقتوں سے ہی رشتے قائم رکھنے کی حمایت کریں گے۔ "نوائے وقت" خود اشتراکیت کے مقابلے میں مغربی جمہوریتوں سے دوستی کا حامی رہا ہے۔ لیکن جب یہی جمہوریتیں پاکستان کے خلاف بھارت کی ناجائز امداد کے لئے اشتراکی روس سے سازباز کر چکی ہوں، تو پاکستان کو کشمیریوں کے حق خود ارادیت اور اپنی بقا کی جنگ جیتنے کے لئے اشتراکی چین سے گہری اور کبھی نہ ٹوٹنے والی دوستی کا نیا دور شروع کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ پاکستانی رہنما خود کئی بار یہ کہہ چکے ہیں کہ آئندہ پاکستان کا ساتھ دینے والے ملکوں کی طرف ہی دوستی کا ہاتھ بڑھایا جائے گا۔ اب اس اعلان کو عملی جامہ پہنانے کا مرحلہ آن پہنچا ہے۔

حرف و حکایت

معاصر محترم "امروز" ۳۱۔ اکتوبر کے حرف و حکایت کے کالم سے ایک اقتباس ....

بھارتی "خوجی" کے اشارے پر بھارتی اخبارات آج کل متحدہ عرب جمہوریہ پر بطور خاص "مہربان" ہیں۔ ویسے تو انہوں نے تمام عربوں کو یوں برا بھلا کہا ہے جیسے وہ سب کے سب بھارت ماتا کے غلام ہیں اور بھارت ماتا کا حکم نہیں بجا لائے مگر متحدہ عرب جمہوریہ سے وہ اس لئے بھی ناراض ہیں کہ اسرائیل نے جب مصر پر حملہ کیا تھا تو بھارت نے صدر ناصر کی حمایت کی تھی اور اب جبکہ بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا ہے تو صدر ناصر نے بھارت کی حمایت نہیں کی۔ اس منطق کے مطابق بھارت نے مصر پر یہودیوں کے حملے کے خلاف صدر ناصر کی تائید اس لئے نہیں کی تھی کہ مصر حق پر تھا اور جارحانہ کارروائی کا نشانہ بنا تھا بلکہ بھارت کی حمایت کا مقصد یہ تھا کہ جب پاکستان پر ہندو حملہ کریں تو ناصر ہندوؤں کا ساتھ دیں۔ مہاشوں کو ملک تو مل گیا مگر بنیا پن نہیں گیا۔ وہ سارے فیصلے بہی کھاتے کے مطابق کرتے ہیں۔ مگر وہ ایک بات بھول گئے ہیں۔ جب مصر پر حملے کا مسئلہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سامنے پیش ہوا تھا تو ایک آدھ یورپی ملک کے سوا ساری دنیا نے مصر کی تائید کی تھی۔ مصر کی تائید کرنے والوں میں امریکہ بھی شامل تھا۔ اس حساب سے صدر ناصر کو امریکہ کی تمام پالیسیوں اور تمام جارحانہ کارروائیوں کی تائید کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس نے مصر پر یہودیوں کے حملے کی مخالفت کی تھی۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۰ نومبر ۱۹۶۵ء

دنیا میں حقیقی امن و انصاف

جہاد سے قائم ہوتا ہے

سلمان اللہ کا بندہ اور اس کا عبادت گذار و پرستار ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا جانباز سپاہی بھی ن وصداقت کی سربلندی کے لئے بوقت ضرورت لڑنا اور جان پر کھیل جانا اس کے مذہبی فرائض میں ایک ن فرض ہے۔ اسلام کی نظر میں جہاد فی سبیل اللہ میں موت واقع ہو جائے۔ وہ موت نہیں بلکہ ہمیشہ ی ہے۔ شہید کی موت میں حق کی فتح اور قومی و انسانی حیات پوشیدہ ہے۔ ہمیں اسلام نے یہ سبق دیا جب حق و باطل کی جنگ آزمائی کا وقت ہو تو نتائج سے بے نیاز ہو کر عدل و انصاف کے قیام کی خاطر ے رہوں اور اس بات کی کوئی پرواہ نہ کریں کہ باطل کے پاس کتنی قوت ہے۔ اگر اس کے پاس ٹڈی دل ہو اور ہم تعداد میں کتنے تھوڑے کیوں نہ ہوں تو کثرت و قلت سے بے نیاز ہو کر باطل کی قوتوں پڑیں۔

اسلام نے ہمیں ہر مظلوم کی حمایت میں تلوار اٹھانے کا حکم دیا ہے اور اس وقت ہم مظلوم کشمیر کی کے سبب بھارتی جبر و استبداد اور جارحانہ کارروائیوں کے مقابلے پر مجبور ہیں۔ ہماری بہادر افواج بھارت و استبداد کی بے پناہ قوتوں کا مقابلہ قوتِ ایمانی کے ساتھ کر رہی ہیں۔ ہماری فوج کا ہر سپاہی اللہ کا سپاہی اسلام کا جانباز اور حزب اللہ کا مردِ کارزار ہے۔ فوج کے علاوہ ہر مسلمان بھی اللہ کا سپاہی ہے۔ مقدس فریضہ سے سبکدوش ہونے کی صرف یہی صورت ہے کہ پاکستان کی پوری مسلمان قوم متحد و متفق باطل کی قوتوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں اور دشمن کے ہر حملے کو نہ صرف قدم قدم ام و نامراد بنا کر رکھ دیں بلکہ ظلم کی قوتوں کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہی کر دیں، اور کشمیر کے مظلوم آزاد ہوں۔ اسلام کے اس مقدس نظریہ کی پاسبانی صرف اور صرف علماء کے گروہ نے کی ہے۔ دشمن اسلام چند مسلمانوں کے سینوں سے اس نظریہ کو مٹانے کی کوشش کی، اور طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کئے علماء ہی کا وہ گروہ ہے ـــــ جو تمام دنیاوی مفادات سے بے نیاز ہو کر مسلمانوں کے سامنے اس نظریہ حیات کرتا رہا۔ علماء کی اس عظیم دینی اور سیاسی خدمت سے کوئی انصاف پسند انسان آنکھیں بند نہیں کر سکتا اور یہ گروہ اس عظیم خدمت سے روگردانی نہیں کرے گا۔ جہاد کے مختلف مدارج اور مراتب ہیں اور مسلمان قوم کا کسی وقت بھی جہاد سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ اگر ایک گروہ میدان جنگ میں اپنی جان و نفس کی قربانی دیتا تو دوسرا گروہ حسب استطاعت مالی قربانی پیش کرے گا۔ اسی طرح اگر ایک طرف فوجی جوان مورچوں کو سنبھالے ہوں تو دوسری طرف عوام شہری دفاع میں مشغول ہو کر زخمیوں کو طبی امداد بہم پہنچانے، آگ کو بجھانے، آفت لوگوں کو مدد پہنچانے اور بے گھر لوگوں کو گھروں میں پناہ دینے کے جہاد میں حصہ لے کر اپنا فرض ادا کریں گے طرف فوجی جوانوں کے خون کی ندیاں محاذِ جنگ میں بہہ رہی ہوں تو دوسری طرف مسلمان نوجوان بلڈ بینک اپنا خون دے کر زخمی سپاہیوں کی جان بچانے میں مصروف عمل ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ جہاد کا ایک بھی ہے کہ ملک کے اندر تمام نظام حیات مسلسل جاری ہو۔ کارخانے ضروری اشیاء کی پیداوار میں اضافہ رہیں۔ اشیاء کی نقل و حمل کا سلسلہ جاری رہے۔ تجارت پیشہ حضرات اشیاء کی قیمتوں کے محافظ بنیں، ملازم روہ دفتری نظام میں منہمک رہیں اور کاشتکار میدانِ زراعت میں غلہ اور دیگر اجناس کی پیداوار بڑھانے نہایت ہمت اور مردانگی کے ساتھ عمل کرتے رہیں۔ غرضیکہ قوم کا کوئی فرد بے کار اور سست نہ رہے اور اس سے اقتصادی محاذ پر جہاد کا مقدس فریضہ سرانجام ہوتا رہے گا۔ اس عملی جہاد کے علاوہ سب سے زیادہ ضرورت ت کی ہے کہ ہمارے حوصلے کسی وقت بھی پست نہ ہوں۔ اپنے حوصلوں کو بلند رکھنے کے ساتھ ساتھ پشت کے لوگوں کا حوصلہ بھی برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ بلند حوصلگی وہ بیش بہا قوت ہے جس کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتا۔ اسلام نے ہمیں صرف اصول حق کے لئے زندہ رہنے کا درس دیا ہے۔ اس وقت یہ اصول ش میں ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس کی بقاء کے لئے ہم اپنی جانوں سے گذر جائیں۔ اسی میں راز ہے۔ یہی زندگی ہے اور یہی اصل حیات ہے۔ وہ زندگی زندگی نہیں جس کی پشت پر ایک کامیاب موت واقع نہ ہو

"جہاد و اسلام ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں"

(از مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ)

چونکہ اسلام کی حقیقت اللہ کے آگے سر جھکا دینا اور اپنی گردن سپرد کر دینا ہے اس لئے اس سے انکار کو ہر جگہ "تولّی" اور "اعراض" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (۱۶: ع)

"اور اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں تم پر پوری کرتا ہے تاکہ تم اس کے آگے جھکو اور اے پیغمبر اگر باوجود اس کے بھی لوگ گردن نہ جھکائیں تو تمہارا فرض تو صرف حکم الٰہی پہنچا دینا ہی ہے"۔

بس یہی وہ اصل اسلام ہے جس کو قرآن جہاد فی سبیل اللہ سے تعبیر کرتا ہے اور کبھی اسلام کی جگہ جہاد، اور کبھی جہاد کی جگہ اسلام، کبھی مسلم کی جگہ مجاہد اور کبھی مجاہد کی جگہ مسلم بولتا ہے۔ اس لئے کہ حقیقت جہاد اپنا سب کچھ اس کے لئے قربان کر دینا ہے، ہر وہ کوشش و سعی جو اس کی خاطر ہو وہ جہاد ہے، خواہ ایثار جان کی سعی ہو یا قربانی مال و اولاد کی جد و جہد اور یہی حقیقتِ اسلام ہے کہ اپنا سب کچھ اس کے سپرد کر دینا۔ پس جہاد اور اسلام ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں، اور ایک ہی معنی کے لئے دو مترادف الفاظ ہیں۔ اور اسلام کے معنی جہاد ہیں اور جہاد کے اسلام، پس کوئی ہستی مسلم نہیں ہو سکتی جب تک کہ مجاہد نہ ہو۔ اور کوئی مجاہد ہو نہیں سکتا جب تک مسلم نہ ہو۔ اسلام کی لذت اس بدبخت کے لئے حرام ہے جس کا ذوقِ ایمانی لذتِ جہاد سے محروم ہو۔ اور زمین پر گو اس نے اپنا نام مسلم رکھا ہو لیکن اس کو کہہ دو کہ آسمانوں میں اس کا شمار کفر کے زمرے میں ہے

میں نہ صرف "جہاد" کو ایک رکن اسلامی، ایک فرض دینی ایک حکم شریعت بتلاتا ہوں بلکہ صاف صاف کہتا ہوں کہ اسلام کی حقیقت ہی جہاد ہے۔ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ اسلام سے اگر "جہاد" کو الگ کر لیا جائے تو وہ ایک لفظ ہوگا، جس میں معنی نہیں ہیں۔ ایک اسم ہوگا جس کا مسمیٰ نہیں ہے۔ ایک قشر محض ہوگا جس سے مغز نکال لیا گیا ہے۔ میں ان تمام اعمالِ مصلحین، متفرنجین کو غارت کرنا چاہتا ہوں جو انہوں نے تطبیق بین التوحید والتثلیث یا اسلام اور مسیحیت کے اتحاد کے لئے انجام دی ہیں۔ وہ اصلاح جدید کی شاندار عمارتیں جو مغربی تہذیب و شائستگی کی ارض مقدس پر کھڑی کی گئی ہیں دعوتِ جہاد دے کر جنود مجاہدین کو بلاتا ہوں کہ اپنے گھوڑے کے سموں سے انہیں پامال کر دیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اسلام کی زندگی کا افق جو حرارت حیات کی گرد سے پاک کر دیا گیا تھا۔ مجاہدین کی اڑائی ہوئی خاک سے پھر غبار آلود ہو جائے

اے خدا تو اپنے انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی پاک روحوں کے صدقے میں ہمیں یہ توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے مظلوم بندوں کو ظلم و کفر کے پنجوں سے نجات دلانے میں کامیاب ہوں۔ آمین! (از ٹریکٹ جمعیۃ علماء اسلام سرحد مرتبہ پیر مبارک شاہ صاحب)

خبر نامہ جمعیۃ علماء اسلام، دفاعِ ملّت و وطن کے سلسلے میں سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام اوکاڑہ

اوکاڑہ کی جمعیۃ نے سب سے پہلے قوم کو جہاد کے لئے تیار کرنے کا پروگرام سرانجام دیا اس کے بعد جمعۃ المبارک کے اجتماعات اور صبح و شام درس کا سلسلہ ادارہ جامعہ مدنیہ جامع عیدگاہ، جامع مسجد قدیم و دیگر مقامات پر جاری رہا۔

دفاعی فنڈ میں جمعیۃ اوکاڑہ نے ایک ہزار چھ صد باون ۱۶۵۲ روپے اکھٹے کے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ۱۵۲/۵۰ روپے ادارہ جامعہ مدنیہ اوکاڑہ کی طرف سے بنک میں جمع کرائے گئے

جمعیۃ کی طرف سے ایک جلسہ عام چوک فوارہ میں منعقد ہوا جس میں مرکزی جمعیۃ کے راہنماؤں حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی اور حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نے خطاب فرمایا۔ مقامی جمعیۃ کی طرف سے امیر ضلع خطیب شہر اوکاڑہ حضرت مولانا ضیاءالدین صاحب نے پانچ صد روپیہ کا لفافہ مرکزی راہنما حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔

(امیر حسین گیلانی)

مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کا دورہ

حافظ محمد حنیف سہارنپوری مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے مورخہ ۱۶ را اکتوبر سے ۲۳ را اکتوبر تک دلیوالہ، دریا خاں، بھکھر، کراڑی کوٹ، منکیرہ، کوٹلہ جام کا جماعتی دورہ کیا۔ جس میں جماعتی تنظیم اور اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی نیز پاکستان کی بری، بحری اور فضائی افواج کو ان کے شاندار کارنامے پر خراج تحسین پیش کیا۔ نیز عوام کو دفاعی فنڈ میں حصہ لینے پر زور دیا۔ خصوصًا بے گھر سرحدی مہاجرین کے لئے موسم کے مطابق کپڑے جمع کرنے کی اپیل کی۔ جس میں مقامی جماعتیں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔ کراڑی کوٹ کی جمعیۃ نے ۷۰ گز نئے کپڑے کے علاوہ دو چاندی کے زیور ۸۰ نئے قریب سلے ہوئے کپڑے مردانہ زنانہ اور بچکانہ دیئے۔ جن کو مرکزی دفتر میں بھیجدیا جائے گا۔

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی طرف سے

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے ارکان نے حکومت کے اس فیصلہ کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے کہ ریڈ کراس کا نام بدل کر ہلال احمر رکھا جائے گا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان نے امریکی امداد قبول کرنے کو بھی غیرت قومی کے تقاضے کے خلاف قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ امریکی امداد ایسے وقت میں قبول کرنا جبکہ اس نے بالواسطہ بھارت کی بہیمیت اور درندگی کو شہ دی اور اُسے اسلحہ اور دیگر امداد سے نوازا ہے قومی و ملی غیرت کے خلاف ہے

نیز جمعیۃ کے ایک ممتاز رکن مولانا اللہ ورایو بروہی نے امریکی رسالہ "ٹائم" کے شرانگیز مضمون کی شدید مذمت کی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

۲۲ اکتوبر ۶۵ء کو جامع مسجد گلی لانگریاں والی میں جمعیۃ علماء اسلام شہر گوجرانوالہ کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں ہفتہ بھر کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس سے جناب محمد اکرم صاحب نائب ناظم نے خطاب کیا، اور کارکنوں کو تلقین کی کہ اجڑے ہوئے مہاجرین کی امداد کے لئے اپنی سرگرمیاں اور تیز کردیں اور انہوں نے کہا کہ مہاجرین کی امداد کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی جناب مولانا حشمت علی صاحب کی سرکردگی میں بنائی گئی جو ضروریات زندگی کا سامان مہاجرین کو مہیا کرے گی۔

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

فاضل پور ضلع ڈیرہ غازیخاں

۲۲ر اکتوبر جمعہ کے دن عظیم اجتماع سے مولانا عبدالکریم مہتمم دارالعلوم روجھان نے عصمت انبیاء کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی اور جہاد کی اہمیت سے بھی عوام کو خبردار کیا۔

وزیر خزانہ کی خدمت میں

جناب عالی بجٹ پر نظر ثانی کا فیصلہ موجودہ حالات کے لحاظ سے مستحسن اقدام ہے۔ میں اس کے ساتھ یہ گذارش بھی کرتا ہوں کہ خاندانی منصوبہ بندی کے لئے جو رقم منظور کی گئی ہے۔ وہ بھی ملکی دفاع پر خرچ کی جائے۔ اس لئے کہ اس وقت خاندانی منصوبہ بندی سے ملکی دفاع زیادہ اہم ہے۔

(احقر عبدالمتین خطیب جامع مسجد حیات سرسعد گوجر خاں)

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

"ہمیں اپنے شہداء پر فخر ہے"

بھارتی بمباری سے متاثرہ افراد کا بیان

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے ایک وفد نے جو مولانا قاری عبدالسمیع صاحب، حکیم ملک واحد بخش صاحب۔ حاجی عبدالرشید صاحب اور مولانا محمد صادق صاحب پر مشتمل تھا، جمعیۃ کے فیصلہ کے مطابق مورخہ ۴ نومبر کو بھارتی بمباری سے متاثرہ علاقہ چک نمبر ۱۰ شمالی، چک ۴۶ شمالی ضلع سرگودھا کا دورہ کیا۔ متاثرہ حضرات کیساتھ جمعیۃ کی جانب سے پرخلوص اظہار ہمدردی کیا اور مکمل نقصانات کی تفصیل معلوم کی تاکہ نقصان کے اعتبار سے امداد کی جاسکے۔ چنانچہ عنقریب ایک اور وفد امداد لے کر متاثرہ حضرات کے پاس پہنچے گا۔ وفد نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ اہالیانِ چک مکمل حوصلہ مندی کے ساتھ بقاء و استحکام ملک کے لئے مزید جہاد میں عملی حصہ لینے کے لئے تیار ہیں اور اپنے شہداء پر بجائے غم و رنج کے فخر کرتے ہیں۔

(محمد رفیق ناظم دفتر جمعیۃ سرگودھا)

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس عمومی کا اجلاس

۲۴ر اکتوبر۔ آج ۲ بجے ظہر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس عمومی (جنرل کونسل) کا اجلاس زیر صدارت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد شروع ہوا۔ اجلاس میں ڈیرہ اسمٰعیلخاں، بنوں، کوہاٹ، مردان، ہزارہ، پشاور کے ۱۰۰ نمایندگان شریک تھے۔ صدر محترم کی تقریر کے بعد سیکرٹری مولانا پیر مبارک شاہ نے چند قراردادیں پیش کیں۔ جو اجلاس نے متفقہ طور پر پاس کیں

قراردادیں (۱) جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس عمومی کا یہ اہم اجلاس افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ افواج پاکستان کی جرأت، بہادری، شجاعت نے دشمنانِ اسلام پر اسلامی قوت کا سکہ بٹھایا ہے جو کہ ظاہری شان و شوکت سے بالاتر ہو کر نصرت الٰہی اور قوت الٰہیہ کا آئینہ دار ہے

نیز یہ اجلاس حکومت پاکستان کے جذبۂ امن پسندی کو سراہتے ہوئے بھارت کا جبر و استبداد اور مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں پر ظلم و بربریت کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ جو کہ انہوں نے کشمیر میں جہادِ حق خود ارادیت کو دبانے کے لئے روا رکھا ہے۔

اور یہ اجلاس حکومت پاکستان کے اس عہد کی پرزور توثیق کرتا ہے۔ جو حکومت پاکستان نے مظلوم کشمیریوں کو بھارت کے پنجۂ استبداد سے نجات دلانے کے لئے ان کے ساتھ کیا ہے اور صدر پاکستان محمد ایوب خاں صاحب کو یقین دلاتا ہے، کہ پاکستان کے عوام اپنے ملک کے تحفظ و بقا اور مسلمانان کشمیر کے حق خود ارادیت دلانے کے جہاد میں تن من دھن کی بازی لگا کر دم لیں گے۔

(۲) یہ اجلاس اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل پر واضح کرتا ہے کہ اگر اس نے کشمیر کے مسئلہ میں انصاف سے کام نہ لیا اور کشمیر میں آزادانہ رائے شماری کے سلسلے میں بھارت کے نام نہاد سیکولرازم سے مرعوب ہو کر مسلمانانِ کشمیر کو حق خود ارادیت دلانے سے قاصر رہے تو یہ ادارہ دنیا کی نظر میں صرف چند خود غرض طاقتوں کا ٹولہ شمار ہوگا اور پھر دنیا کے تمام امن پسند ملک بالعموم اور پاکستان بالخصوص اس سے علیحدہ ہوگا۔ اس سلسلہ میں یہ اجلاس اپنے وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو صاحب کی مساعی جمیلہ پر اظہار اطمینان کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس ان تمام مسلم ممالک اور جمہوریہ چین کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستان کے نظریہ حق کی تائید کی۔

(۴) یہ اجلاس ملت پاکستان کو خبردار کرتا ہے کہ وہ عیار مکار دشمن کی عیارانہ چالوں کے بارہ میں غافل نہ رہیں۔ بھارت فائر بندی کی آڑ میں پاکستان پر دوبارہ حملے کی ناپاک کوششوں میں مصروف ہے اور بار بار فائر بندی کی خلاف ورزی کر رہا ہے ملت پاکستان عملاً دشمن پر دوبارہ واضح کرے کہ انشاءاللہ بھارت

(باقی صفحہ ۷ پر)

درسِ قرآن

(از حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بھاولپور)

["مولانا محمد عبید الرحمٰن صاحب نے حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی کے درسِ قرآن کے کچھ حصے مرتب کر کے روانہ فرمائے ہیں اور لکھا ہے کہ وہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رکھنا چاہتے ہیں، چنانچہ افادۂ عام کے لئے ہم نہایت شکریہ کے ساتھ ترجمان اسلام میں اس سلسلہ کو جاری کرتے ہیں"۔]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الم ذالک الکتاب لاریب فیہ۔ معنوی لحاظ سے یہ کتاب کامل واکمل ہے۔ یعنی اس کے مطالب ومعانی انسان کی اصلاح کے لئے ایسے ہیں کہ اس کی ترمیم کی ضرورت نہیں۔ دنیا کے تمام قوانین بنی نوع انسان کے بنائے ہوئے ہیں۔ ان میں وقتاً فوقتاً ترمیم ہوتی رہتی ہے۔ یہ کتاب جب سے نازل ہوئی اس کے کسی قانون یا حرف میں رد وبدل نہیں ہوا۔

بفضل بشہادت بہ الاعداء قرآن مجید جب نازل ہوا تو یہ معنوی وقانونی اعتبار سے ایسا کامل تھا کہ مشرکین نے بھی اس میں ترمیم کی ضرورت نہ سمجھی۔ مگر آج کل مغربی ذہن کے لوگ موجودہ تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے قرآن مجید میں ترمیم کرنے پر مصر ہیں اور ایسا جدید قانون چاہتے ہیں جو ان پر بار نہ ہو جائے لیکن وہ اپنی زندگی کو قرآنی قوانین پر ڈھالنے کی سعی نہیں کرتے۔

ہمارے پاس اس کا جواب صرف یہ ہے کہ ان کا دماغی توازن مغربی تہذیب کے اثر کرنے کی وجہ سے متزلزل ہو گیا ہے۔ ان میں وہ صلاحیت نہیں رہی کہ قرآن کی مقدس تعلیمات کو اپنے اندر جذب کر سکیں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ یہ حضرات اسلامی تعلیمات سے اتنے دور اور بے بہرہ ہو چکے ہیں اور انہیں معلوم نہیں کہ ترمیم وتنسیخ کا قاعدہ کیا ہے۔ ترمیم کا قاعدہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں ترمیم کرنے والا صاحب قرآن سے بڑا ہو اور صاحب قرآن تو خدا ہے۔ تو صاف واضح ہے کہ ترمیم صرف اللہ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔

میں کہتا ہوں کہ تم قرآن مجید کو نہ بدلو بلکہ اپنے ماؤف دماغوں کو بدل دو اور اپنے قوانین کو اسلامی قوانین سے بدل دو تاکہ دین و دنیا میں منصور وکامران ہو۔

آنحضرت نامدار صلعم کی حیات طیبہ سے لے کر آج تک تو انسانیت اسی قانون خداوندی پر مبنی رہی اور یہ نظام حیات ان کی زندگی کے ہر شعبہ کا کفیل رہا۔ آج وہ کونسی ضرورت پیش آگئی ہے جس سے ترمیم کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اگر ذرا غور وخوض کیا جائے تو واضح ہوگا کہ یہ صرف یورپ کی سازشوں کا نتیجہ ہے۔ یورپ کی وہ دفعات جن میں تبادلہ کا خیال کیا جا رہا ہے مندرجہ ذیل ہیں

(۱) قانون ازدواجی (۲) قانون اعتقادی (۳) قانون معاشی۔ قانون ازدواجی میں مرد و عورت کی قسمت کا فیصلہ کرنا ہے یہ جہان دونوں سے پیدا ہوا۔

اس جہان کے بقاء کے لئے مرد وعورت کا وجود نہایت ضروری ہے۔ جیسا کہ مشاہدہ سے ثابت ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ تمام انبیاء وغیر انبیاء عورت کے بطن سے پیدا ہوئے۔ عورت کا تقدس ظاہر وبین ہے

انسان جذباتی اور مغلوب الحال ہے۔ خدا جذباتی نہیں۔ انسان اگر غصہ میں آجائے، تو اسے علم جانتا ہی نہیں کہ وہ کیا ہوتا ہے وغیرہ۔ اس طرح اس کا وضع کردہ قانون یقیناً جذباتی ہوگا۔

رومن قوانین (اٹلی، انگلینڈ، فرانس کے قوانین) میں عورت کو درجہ استحقاق سے خارج کیا گیا ہے۔ عورت وارث نہیں بن سکتی۔ گویا کہ عورت کی حیثیت کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اسلام نے عورت کے مقام کا تحفظ کیا اور اس کو حقوق دلوائے۔ چنانچہ عورت اسلامی قوانین کے اعتبار سے وارث بن سکتی ہے اور دوسرے امور بھی سرانجام دے سکتی ہے۔

(۲) رومن لاء قوانین کے مطابق عورت خرید وفروخت نہیں کر سکتی۔ اگر وہ کہیں سے کمائے تو وہ مال بھی شوہر کا ہوگا عورت کی ملکیت میں نہیں ہوگا۔

(۳) اگر کسی عورت کی شادی ہو تو رومن لاء قانون یہ ہے کہ بجائے شوہر کے عورت کا شوہر مرے تو گویا عورت ایک ان کے ہاتھ میں جانور ہے اور جانوروں کے سے قوانین اس پر مسلط کر دیئے ہیں۔

انگریزوں کا قانون یہ ہے کہ بیوی شوہر کے آگے چلے گی۔ ان لوگوں نے اگر عورت کو آزادی دینی تھی تو ان سے کام لیا۔ اور اگر سلب حقوق پر آگئے تو حیوان بنا دیا۔ ۱۹۱۴ء میں

کا نفرنس منعقد ہوئی اور اس میں عورت کے بارے میں غور کیا گیا کہ اس میں روح بھی ہے یا نہیں چنانچہ فیصلہ ہوا کہ اس میں روح تو ہے لیکن مرد کی غلام ہے۔ جس قوم کے قوانین ایسے ہوں تو خود اندازہ فرمائیے کہ وہ قوم کیسے ارتقاء کے منازل طے کرے گی۔ یورپ کے نئے تراشیدہ قوانین کے متعلق آئندہ بحث کی جائے گی۔

اسلام کا نظام ایسا مکمل واکمل ہے کہ اس میں مندرجہ بالا خرابیاں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتیں

(۱) اسلام میں مقام عورت ومرد (۱) ازدواجی نظام (۲) قوانین حجاب۔

(۳) قوانین طلاق۔

اسلام میں مرد و زن کے درمیان مساوات ہے۔ للرجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب۔ وللذکر مثل حظ الانثیین ـ ـ ـ ـ اسلامی قانون نے دونوں کو حصہ دیا لیکن مرد کو دوگنا اور عورت کو وہ کا نصف دیا۔ اس میں حکیمانہ نقطہ ہے اور وہ یہ کہ مرد نے آگے چل کر شوہر اور ذمہ دار بننا ہے۔ بیوی کا نفقہ بھی اسی پہ اولاد کا خرچ بھی اسی پہ اور دیگر مصارف بھی اسی سے وابستہ و پیوستہ ہیں۔ بخلاف عورت کے اس کی زندگی کے دوسرے مرحلے میں کچھ خرچ نہیں ہوتا بلکہ اس کا بوجھ بھی دوسرے پر ہوگا۔

(۲) اعمالی حقوق میں بھی برابر ہیں، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج دونوں پر فرض ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ،، من عمل صالحاً من ذکر او انثیٰ فلنحیینہ حیوٰۃ طیبۃ حیات طیبہ سے مراد دنیا کی زندگی بھی اور آخرت کی زندگی بھی ہے۔ زندگی کو اعلیٰ وارفع بنانے کے لئے تعلق مع اللہ کی ضرورت ہے۔ اس تعلق سے دنیا کی زندگی بھی راحت اور حیات طیبہ بن جاتی ہے۔

(۳) علم دین میں بھی برابر ہیں۔ عورتیں بھی بہت سی عالم ہوئیں۔ امام بخاری کے اساتذہ میں سے ایک عورت بھی ہے۔ اسی طرح عورتیں بھی اولیاء اللہ ہوئی ہیں۔

(۴) قصاص میں بھی مساوات ہے۔ اعداء اسلام بھی گواہ ہیں کہ نزول قرآن سے قبل عورتوں کو حقیر نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اسلام آیا تو اس نے عورت کو اپنے مقام پر رکھا اور مسلوبہ حقوق واپس دلوا کر ان کا تحفظ بھی کیا۔

یہاں ایک حکیمانہ فرق ہے۔ جسے واضح کیا جاتا ہے۔ دو چیزیں ہیں۔ قوت بدن۔ قوت عقل۔ مرد کی قوت بدن بھی زیادہ ہے اور قوت عقل بھی۔ اس لئے شہادت میں دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر سمجھی جاتی ہے۔

بدنی لحاظ سے بھی مرد عورت کی نسبت زیادہ طاقتور ہے۔ اسی لئے فوج میں مرد ہوتے ہیں اور انہیں ہی بھرتی کیا جاتا ہے۔ فطرت کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔

یہ فطرتی امتیاز اہل یورپ کے ہاں بھی مسلم ہے۔ کیونکہ انہوں نے مردوں ہی کو سائنس دان پروفیسر اور ڈاکٹر ہونے کا شرف عطا کیا ہے۔ اگرچہ عورتوں نے بھی اس کام میں حصہ لیا ہے لیکن مردوں کے مقابلہ میں بہت کم ہیں۔ معلوم ہوا کہ مرد وزن میں فطرتی تفاوت ہے۔ ان دونوں میں ایک دوسرا فرق "فرق عوارضی" بھی ہے۔ مثلاً ایام ماہواری عورتوں کو لاحق ہوتے ہیں مردوں کو نہیں اخراج دم سے عورت کا کمزور ہونا لازمی امر ہے۔ استقرار حمل کا زمانہ بھی یقینی کمزوری ہے۔ بعد وضع حمل کے بھی عورت کمزور ہو جاتی ہے کیونکہ دودھ اسی کے بدن کا جزو ہے۔

خالق کائنات نے جب دائرۂ عمل بنایا تو محنت کا حصہ مرد کے لئے مقرر کیا اور آرام و سکون کا حصہ عورت کے لئے۔ گھر سے بیرونی معاملات مرد کے ذمہ ہیں کہ وہ انہیں سلجھائے اندرون خانہ کی عورت ذمہ دار ہے کہ اندرونی معاملات کو احسن پیرائے سے نبھائے۔

اندرون خانہ کے کاروبار کے لئے بی اے اور ایم اے کی ضرورت نہیں کیونکہ معمولی تعلیم سیکھ لینے کے بعد عورت تربیت اولاد اور صفائی مکان اور دیگر ضروریات پر اچھی طرح قادر ہو سکتی ہے۔

جنگ بندی کے بعد کے
بعض اہم واقعات کی ڈائری

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

۲۴ ستمبر ہریکے برکی سیکٹر میں اگلے مورچوں پر بھارتی فوج کی گولہ باری، سیالکوٹ میں الہڑ پر اور لاہور میں ڈھلواں مارگرائی اور بھینی کے دیہات پر ہندوستانی فوج کا قبضہ۔ پاکستان نے اقوام متحدہ کے مبصروں کو مطلع کر دیا۔ سرینگر سے بارہ میل دور، ناگا کے مقام پر مجاہدین نے بھارتی فوج کے کیمپ پر شب خون مار کر ۵۶ بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے۔ پٹرول کے ذخیروں کو آگ لگا دی، اور رائفلوں و گولہ بارود کے ذخیروں پر قبضہ کر لیا۔

۲۶ ستمبر فاضلکا میں بھارتی فوج کا حملہ پسپا کر دیا گیا۔ نو بھارتی فوجی ہلاک اور چار ٹینک تباہ۔

۲۷ ستمبر بھارتی فوجوں نے جنگ بندی کی مزید خلاف ورزی کرتے ہوئے اکھنور میں کچھ مقامات پر قبضہ کیا۔ سیالکوٹ میں پاکستانی علاقے پر بمباری کی۔ بھٹو نے نیویارک میں کہا کہ صدر ایوب کسی مناسب وقت امریکہ آئیں گے اور صدر جانسن سے ملاقات کریں گے۔ پاکستان نے بھارت کی طرف سے کی جانے والی جنگ بندی کی خلاف ورزیوں پر اقوام متحدہ سے سخت احتجاج کیا۔ سرینگر کے قریب کشمیری مجاہدوں نے بھارت کا ایک ہیلی کوپٹر گرا لیا۔

۲۸ ستمبر ہندوستان نے آج پھر جنگ بندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سندھ راجستھان کھیم کرن، حسینی والا اور چھمب سیکٹروں میں اشتعال انگیز کارروائیاں کیں جلال آباد میں مورچے گھیرے گئے اور ایک چوکی پر ناجائز قبضہ کیا۔ وزیر خارجہ بھٹو نے جنرل اسمبلی میں کہا کہ کشمیر کے معاملہ میں اب سرد مہری برداشت نہیں کی جائے گی۔ سلامتی کونسل نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں فائر بندی کی پابندی کرنے اور ۵۔ اگست کی پوزیشن پر واپس چلے جانے کے لئے ایک اور قرارداد منظور کی

۲۹ ستمبر نیویارک۔ مسٹر بھٹو نے کہا کہ کشمیر کے مسئلہ پر دوبارہ جنگ چھڑ سکتی ہے راجستھان میں سندرہ کے مقام پر دشمن نے پھر خلاف ورزی کی۔ ہماری فوجوں نے اس کے حملے کو ناکام بنا دیا اور اس کے متعدد فوجی افسر گرفتار کر لئے۔ کھیم کرن، حسینی والا میں بھی دشمن کے کئی فوجی گرفتار کئے گئے۔

۳۰ ستمبر سندھ کے انتہائی جنوبی علاقے میں دشمن کی دو بٹالین فوج کا حملہ ناکام بنا دیا گیا ہے۔ بھارت نے کشمیر میں چھمب کا علاقہ خالی کرنے کے لئے پاکستان کو چوبیس گھنٹے کا الٹی میٹم دیا ہے۔ پاکستان نے اقوام متحدہ کو اس الٹی میٹم سے مطلع کر دیا ہے اور کہہ دیا ہے کہ ہماری طرف سے اس کا سخت ترین جواب دیا جائے گا۔

یکم اکتوبر صدر ایوب نے اپنی ماہانہ تقریر میں جو پہلی مرتبہ انگریزی کے بجائے اردو میں کی گئی، صاف صاف کہا کہ دشمن کے حملوں کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا قیام امن کے لئے مسئلہ کشمیر کا باعزت تصفیہ ضروری ہے۔

اکھنور سیکٹر میں گھمسان کی جنگ ہوئی۔

صدر سوئیکارنو کے خلاف بغاوت کچل دی گئی

۲ اکتوبر چھمب کے سیکٹر میں بھارتی فوج کا حملہ پسپا کر دیا گیا۔ کشمیر میں حریت پسندوں نے مزید بیسیوں بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

مسٹر بھٹو کراچی واپس پہنچ گئے۔ انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو کے خلاف بغاوت بالکل ناکام بنا دی گئی۔

۳ اکتوبر مصری عدالت نے پاکستانی بحری جہاز کو سویز میں روکنے کی بھارتی درخواست مسترد کر کے جہاز کو اپنی منزل کی طرف روانہ ہونے کی اجازت دے دی۔

عدن میں برطانیہ کے خلاف زبردست مظاہرے شروع ہو گئے

۴ اکتوبر چھمب میں پاکستانی چوکیوں پر دشمن نے اچانک حملہ کر دیا۔ پاکستانی فوج ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے۔

۵ اکتوبر ملائیشیا کے ساتھ سلامتی کونسل میں اس کے مخالف پاکستان رویہ کی بنا پر پاکستان نے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے۔

صدر ایوب نے برطانیہ کا دورہ ملتوی کر دیا ہے

۶ اکتوبر بھارت ایک اور بڑے حملے کی تیاری کر رہا ہے۔ سلامتی کونسل کو سنگین صورت حال سے مطلع کر دیا گیا

۷ اکتوبر کشمیر میں ٹیٹوال، مینڈھر، کھوئی رٹہ سیکٹروں میں بھارتی فوج کے پے در پے حملے مکمل طور پر پسپا کر دیئے گئے

۸ اکتوبر سرینگر میں طلباء نے زبردست مظاہرے شروع کر دیئے۔ راجستھان سیکٹر میں رام گڑھ کے علاقہ میں بھارتی فوج کا ایک حملہ پسپا کر دیا گیا

۱۳ اکتوبر بھارتی مقبوضہ کشمیر میں تحریک آزادی کے راہنما مولوی محمد فاروق وغیرہ گرفتار کر لئے گئے۔

بھارتی فوج کے ایک بریگیڈ نے ٹیٹوال کے شمال میں ایک اور حملہ کیا۔ بھارت اب تک فائر بندی کی ۱۰۵ مرتبہ خلاف ورزیاں کر چکا ہے۔

۱۴ اکتوبر سرینگر کے گلی کوچوں میں بھارتی فوج گشت کر رہی ہے۔ مظاہرین پولیس کے ساتھ جھڑپیں کر رہے ہیں متعدد افراد شہید و زخمی ہو چکے ہیں۔ سرینگر میں بغاوت کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔

۱۷ اکتوبر بھارتی فوجوں نے مشرقی پاکستان کے لاٹھی ٹیلہ اور جیسور کے علاقوں میں پاکستانی مورچوں پر فائرنگ کی۔ سرینگر میں مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔

۱۸ اکتوبر سرینگر میں جلوس پر پولیس نے فائرنگ کی۔ بھارتی طیاروں نے مشرقی پاکستان کی حدود کی خلاف ورزی کی۔ مغربی پاکستان میں متعدد سیکٹروں میں دشمن نے فائرنگ اور گولہ باری کی — افریقی سربراہ مسئلہ کشمیر پر غور کریں گے۔

۱۹ اکتوبر کشمیر میں مظاہرے برابر جاری ہیں۔ پولیس بار بار فائرنگ کرتی رہی ہے متعدد افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

فضائی فوج کے کمانڈر انچیف ایئر مارشل نور خاں نے بتایا کہ پاک فضائیہ نے بھارت کے ۱۱۰ طیارے ۱۴۹ ٹینک ۶۶۶ فوجی گاڑیاں اور ۶۲ توپیں تباہ کیں۔ اور بھارت کے سات پائلٹ گرفتار کئے۔ علاوہ ازیں ۱۹ طیاروں کو نقصان پہنچایا۔ بھارت پاکستان کو صرف ایک پائلٹ اور دو اس کے ساتھی پکڑ سکا ہے۔ آپ نے بتایا کہ ہمارے صرف ۱۶ طیارے تباہ ہوئے۔

ہندوستان نے آج بھی راجوری اور مینڈھر کے علاقوں میں جنگ بندی کی خلاف ورزیاں کیں

۲۰ اکتوبر کشمیر میں پولیس کی فائرنگ سے ستائیس افراد شہید ہوئے۔

۲۱ اکتوبر کشمیر میں پولیس کی فائرنگ سے ۳۸ افراد شہید اور ایک سو زخمی ہو گئے۔ دشمن نے راجستھان سیکٹر میں ایک بڑے حملے کا منصوبہ بنا کر آگے بڑھنے کا ارادہ کیا تھا رنگ پور فاضلکا سیکٹر پر بھارتی طیاروں نے پروازیں کیں۔ مینڈھر، راجوری، چھنگر، اکھنور میں گولہ باری کی۔

۲۲ اکتوبر کشمیر میں مظاہرین اور فوج کے درمیان کئی گھنٹوں تک شدید جھڑپیں، بارہ مولا اور اسلام آباد میں بھی تصادم۔ وزیر خارجہ بھٹو نے اقوام متحدہ میں کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا تصفیہ اور فوجوں کی واپسی ایک ساتھ ہونا ضروری ہے۔

۲۴ اکتوبر آج صبح بھارت کے دو جیٹ طیاروں نے لاہور کے قریب بی آر بی نہر کے اوپر جنوب سے شمال کی طرف پرواز کی۔ فاضلکا سیکٹر میں بھارت نے فائر بندی کی خلاف ورزی کی۔ اکھنور اور مینڈھر سیکٹروں سے بھی اسی قسم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۲۵ اکتوبر ہندوستان کی جانب سے فضائی اور زمینی خلاف ورزیوں کی مزید اطلاعات ملیں لاہور اور سیالکوٹ سیکٹروں میں فضائی حدود کی خلاف ورزیاں کیں اور ٹیٹوال، مینڈھر اور راجوری سیکٹروں تیز بیدیاں، سلیمانکی سیکٹر میں بھی خلاف ورزیاں کیں۔

آج پاکستان کی درخواست پر سلامتی کونسل کا اجلاس پھر شروع ہو گیا۔ — مقبوضہ کشمیر کے میر قاسم کی نیویارک سے واپسی پر سرینگر کے ہوائی اڈے پر اس کے خلاف سخت مظاہرے ہوئے۔ جن میں پولیس اور مظاہرین کے درمیان شدید جھڑپیں بھی ہوئیں۔

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

...عزائم میں کامیاب نہ ہونے دیا
...کے تحفظ، سلامتی، آزادی
...حکومت سے مکمل تعاون کیا

...حکومت پاکستان کے اس فیصلہ
...دیکھتا ہے۔ جس کی رو سے
...تھا اس کے اسلام دشمن رویے
...اور حقائق سے چشم پوشی کی
...تعلقات منقطع کر دیئے ہیں
...مقبوضہ کشمیر میں بھارتی حکومت
...گاہوں، درسگاہوں اور پاک
...مزارات کی بے حرمتی کی پُر زور

...
۲۵ اکتوبر بعد از نماز عشاء
...جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے
...الشان جلسۂ عام زیر صدارت
...بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء
...منعقد ہوا۔ جس میں مختلف جماعتوں
...کمشنر پشاور ڈویژن خان غلام سرور
...ڈپٹی کمشنر ضلع پشاور نصر من اللہ
...بھی شرکت کی۔
...قرآن مجید کے بعد مولانا پیر مبارک
...ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے
...کی۔ امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ
...اللہ خاں درانی ایڈوکیٹ۔
...الحق، ڈاکٹر لطف گل صاحب
...پشاور ڈویژن اور ڈپٹی کمشنر
...نے تقریریں کیں۔ مفتی سرحد مولانا
...صاحب پوپلزئی نے آخیر میں دعا
(محمد یعقوب القاسمی ناظم دفتر)

...اسلام کوٹلہ جام

مورخہ ۲۳ اکتوبر ۶۵ء

...مبلغ جناب حافظ محمد حنیف
...پوری کوٹلہ جام میں تشریف لائے
...از عشاء مسجد قاضیاں والی میں
...حضرت صوفی عبد الغفور صاحب
...اسلام کوٹلہ جام ایک جلسہ منعقد
...حضرت مبلغ صاحب نے جمعیۃ کے
...مقاصد بیان فرمائے۔ بعد ازیں
...چندہ لینے اور مصیبت زدہ
...کے لئے کپڑے وغیرہ کی اپیل
...اکبر، جماعت نے ایک سو چوبیس
...کپڑے زنانہ و مردانہ فراہم
...ظرف ہائے ایلومینیم و چینی
فراہم کئے اور پچیس روپیہ کا زیور مستورات نے دیا

دعاءِ صحت کی درخواست

مولانا صاحبزادہ عبد الباری صاحب فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد بیمار ہیں۔ بیماری کی وجہ سے جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے مجلس عمومی (جنرل کونسل) کے اجلاس میں شریک نہیں ہوئے۔ تمام رفقاء جمعیۃ علماء اسلام خلوص دل سے صاحبزادہ عبد الباری صاحب کے حق میں دعاء صحت فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قابل، مخلص اور مجاہد ناظم اعلیٰ کو صحت کاملہ فرمائیں۔ آمین!

(مولانا) سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد)

ملتان میں ترجمان اسلام کی اشاعت میں اضافہ

جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر کے امیر حضرت مولانا محمود اختر صاحب نے جمعیۃ کی تنظیم نو کے لئے ایک زبردست مہم شروع کر رکھی ہے چنانچہ شہر میں حلقہ وار ماہانہ اجتماع اور ترجمان اسلام کی اشاعت میں اضافہ کی کوششیں جاری ہیں ترجمان اسلام کی اشاعت میں دو سو فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ مولانا محمود اختر صاحب کی یہ سرگرمیاں جاری رہیں تو ملتان میں جمعیۃ کی کارکردگی میں بہت زیادہ اضافہ ہو جائے گا

بھارت کے ۱۶۱۷ مربع میل پر پاکستان کا قبضہ

حملہ آور فوج صرف ۴۴۶ مربع میل پر قبضہ کر سکی

راولپنڈی۔ بھارت کی جارحیت پسند فوجوں کے مقابلہ میں پاکستان کی بہادر افواج کو اپنے دشمن کے مقابلہ میں چار گنا زیادہ علاقہ فتح کرنے میں کامیابی ہوئی ہے۔ ایک سرکاری نقشہ کے مطابق جو راولپنڈی میں صحافیوں کو دکھایا گیا ۲۳ ستمبر کو فائر بندی کے وقت بھارت کے ۱۶۱۷ مربع میل علاقہ پر پاکستان کا قبضہ تھا اور اس کے مقابلے میں بھارتی فوج پاکستان کے صرف ۴۴۶ مربع میل علاقہ پر قبضہ کر سکی ہے۔ پاکستان اور بھارت کی فوجوں کے علاقے واری قبضے کی تفصیل یہ ہے۔

پاکستان کا مقبوضہ		بھارت کا مقبوضہ	
کشمیر اکھنور سیکٹر	۳۴۰ مربع میل	کشمیر کرگل سیکٹر	۱۰ مربع میل
لاہور سیکٹر	۱ " "	ٹیٹوال سیکٹر	۲ " "
کھیم کرن سیکٹر	۳۶ " "	اوڑی پونچھ سیکٹر	۱۷۰ " "
لاہور سلیمانکی فاضلکا سیکٹر	۴۰ " "	لاہور سیکٹر	۱۴۰ " "
راجستھان میر پور خاص سیکٹر	۱۲۰۰ " "	سیالکوٹ سیکٹر	۱۰۰ " "
		راجستھان میر پور خاص سیکٹر	۲۴ " "
مجموعی علاقہ	۱۶۱۷ " "	مجموعی علاقہ	۴۴۶ " "

ترجمان نے مزید بتایا ہے کہ پاکستانی فوجیں اکھنور سیکٹر میں ۱۲ سے ۱۴ میل تک کھیم کرن سیکٹر میں ۸ سے ۹ میل تک اور راجستھان سیکٹر میں تقریباً ۸۰ میل تک بھارتی علاقے میں ہیں۔ اس کے برخلاف بھارتی فوجیں پاکستانی علاقوں میں زیادہ سے پانچ سے چھ میل اندر تک داخل ہو پائی ہیں۔ انہوں نے کہا۔ بھارت کی فوجیں سب سے زیادہ یعنی تقریباً آٹھ میل اندر تک صرف سیالکوٹ سیکٹر میں داخل ہوئی ہیں۔ ترجمان نے بھارت کے اس دعوے کی سختی سے تردید کی ہے کہ ان کی فوجوں نے بی آر بی کینال کو عبور کر لیا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ کبھی اس تک پہنچ بھی نہ پائیں۔

صحیفۂ عالم — ہفتہ بھر کی اہم اور چیدہ چیدہ خبریں

جنوبی عرب سے قریب برطانیہ فوجی اڈہ تعمیر کرے گا

معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ جنوبی عرب کے ساحل سے دو سو میل دور بحیرۂ ہند میں واقع جزیرے سوکٹرس میں ایک طاقتور ریڈیو اسٹیشن اور فوجی اڈہ تعمیر کرے گا۔ اس سلسلہ میں فوجی کارروائیوں کے ڈائرکٹر عدن گئے ہوئے ہیں

عدن اور جنوبی عرب کا حق آزادی
کویت نے بھی حمایت کا اعلان کر دیا

کویت کے وزیر خارجہ شیخ صباح نے کہا ہے کہ کویت جنوبی عرب اور عدن کے حق آزادی کا زبردست حامی ہے انہوں نے اقوام متحدہ پر زور دیا کہ وہ اپنے وسائل سے کام لے کر فلسطین کا علاقہ اس کے جائز مالکوں کو واپس دلائے۔

ہندوستان میں صدر ناصر کی مخالفت
کیسابلانکا میں پاکستان کے نقطہ نظر کی حمایت کیوں کی؟
پاکستانی جہاز روکنے کی بھارتی درخواست مصری عدالت نے کیوں مسترد کی؟

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے مطابق ہندوستانی اخبارات آج کل صدر ناصر کے خلاف زبردست زہر اگل رہے ہیں۔ انہیں اس بات کا زبردست دکھ اور شکوہ ہے کہ صدر ناصر نے ان کی متعدد درخواستوں کے باوجود پاکستان پر بھارت کے حملے کی حمایت کیوں نہیں کی۔ کیسابلانکا میں عرب سربراہوں کی کانفرنس میں پاکستانی موقف کی کیوں حمایت کی، پاکستانی بحری جہاز باغ کراچی کو بھارتی درخواست پر نہر سویز میں کیوں نہیں روکا گیا۔

ہندوستان کے نیم سرکاری و کانگرسی اخبار ہندوستان ٹائمز اور انڈین ایکسپریس نے بالخصوص ان تمام امور کا ذکر کر کے کہا ہے کہ ہمیں قاہرہ کے ساتھ اپنے تعلقات کا از سر نو جائزہ لینا ہوگا۔

انڈونیشیا اور چین کے بہت مستحکم ہیں
صدر سوئیکارنو کا اعلان

سنگاپور ریڈیو کے ایک نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ صدر انڈونیشیا نے چینی سفیر سے ملاقات کے دوران کہا کہ بعض عناصر کی ان سخت کوششوں کے باوجود کہ انڈونیشیا اور چین کے تعلقات خراب ہو جائیں۔ یہ تعلقات خراب نہیں ہوئے بلکہ نہایت مستحکم ہیں۔

الجزائری عوام پاکستان کے ساتھ ہیں

الجزائری ناظم الامور نے یقین دلایا ہے کہ پاک و ہند تنازعہ میں الجزائری عوام دل و جان سے پاکستان کے ساتھ ہیں۔

انڈونیشیا

صدر سوئیکارنو نے فوج و پولیس کو حکم دے دیا ہے کہ متشددانہ مظاہرہ کرنے والوں اور املاک و عمارتوں کو نقصان پہنچانے والوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے۔

قومی اسمبلی کا اجلاس

قومی اسمبلی کے اجلاس میں تین نئے بل اور بائیس آرڈیننس منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پانچ سابقہ بل بھی زیر غور آئیں گے۔ اسمبلی مرکزی حزب خزانہ کے ترمیمی بجٹ پر بھی غور کرے گی۔ اسمبلی کا اجلاس ۱۵ر نومبر کو شروع ہوگا اور تین ہفتے جاری رہے گا۔ توقع ہے۔ صدر ایوب ارکان اسمبلی سے ایوان میں یا نجی اجلاس میں خطاب بھی کریں گے۔

روس و پاکستان کا اقتصادی تعاون

صدر محمد ایوب خاں نے امید ظاہر کی ہے کہ روسی ماہرین کے حالیہ دورۂ پاکستان کے باعث روس و پاکستان کے درمیان اقتصادی تعاون بڑھے گا۔

مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس

صوبائی وزیر قانون و اطلاعات نے اس امکان کا اظہار کیا ہے کہ مغربی پاکستان صوبائی اسمبلی کا سرمائی اجلاس دسمبر کے پہلے ہفتے میں شروع ہوگا۔

یوم اقوام متحدہ نہیں منایا گیا

مسئلہ کشمیر کو حل کرنے میں اقوام متحدہ کی ناکامی کے خلاف ناراضگی کے لئے امسال پاکستان میں یوم اقوام متحدہ نہیں منایا گیا۔

یوم انقلاب پر صدر ایوب کا اعلان

صدر ایوب نے یوم انقلاب پر قوم کے نام ایک پیغام میں کہا کہ جب تک بھارت پاکستان کے خلاف دشمنی اور جارحیت کا رویہ اختیار کئے ہوئے ہے پاکستان چوکس رہے گا۔

پاکستان و بھارت میں بہت جلد جنگ چھڑ جائے گی

۲۸ر اکتوبر۔ لندن ٹائمز لندن میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل سے بڑی طاقتیں گریز کر رہی ہیں اور سلامتی کونسل تعطل کے عالم میں ہے۔ یہ صورت حال واضح کر رہی ہے کہ اگر کچھ نہ کیا جا سکا تو موجودہ فائر بندی ایک زیادہ بڑی جنگ کا سبب بن جائے گی۔

پاکستان کو روس و چین کی امداد

روس پاکستان کو فولاد کے کارخانوں اور مزید ہوائی اڈوں کے قیام کے لئے پندرہ کروڑ روپے کی امداد دے گا۔ چین تقریباً دس کروڑ روپیہ سے قائم ہونے والے پراجیکٹ کی صورت میں پاکستان کو امداد دے گا۔ جن کے ذریعہ بھاری مشینیں جو سیمنٹ، چینی وغیرہ کے کارخانوں میں استعمال کی جاتی ہیں پاکستان خود تیار کرنے لگے گا۔

— سنگاپور انڈونیشیا سے تجارتی تعلقات بحال کرنے والا ہے۔

— مشرقی جرمنی نے اقوام متحدہ کی رکنیت کی باضابطہ درخواست دے دی ہے

شام نے برطانیہ کو خبردار کر دیا
تیل کی فراہمی بند کر دی جائیگی

شام کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اگر برطانیہ نے جنوبی عرب میں اپنی سامراجی پالیسی ترک نہ کی اور حریت پسندوں پر ظلم و تشدد جاری رکھا تو عراق سے برطانیہ کو تیل کی فراہمی روک دی جائے گی۔ عراق کی تیل کمپنیاں شام کے راستے برطانیہ کو تیل سپلائی کرتی ہیں۔ یاد رہے کہ ۱۹۵۶ء میں جب برطانیہ و فرانس نے متحدہ عرب جمہوریہ پر حملہ کیا تھا۔ شام کے عوام نے تیل کی پائپ لائن کاٹ کر برطانیہ کو تیل کی سپلائی بند کر دی تھی۔

اسرائیل کا لبنان پر حملہ

بیروت۔ ۲۹ر اکتوبر۔ اسرائیل نے آج لبنان کے ایک سرحدی گاؤں پر حملہ کر کے بمباری سے دو آبی ذخیرے تباہ کر دیئے۔

— سلامتی کونسل کا اجلاس پیر تک ملتوی کر دیا گیا۔

اردن اور اسرائیلی فوجوں میں جھڑپ

معلوم ہوا ہے کہ یروشلم سے پندرہ میل دور اردن کے ضلع لٹرون میں اردن و اسرائیل کی فوجوں کے درمیان ایک جھڑپ ہوئی۔ جس میں پندرہ اسرائیلی مارے گئے

بھارت نے پھر حملہ کیا تو ہم فیصلہ کن جنگ لڑینگے
صدر ایوب کا اعلان

سرگودھا کے ہوائی اڈہ پر پاکستانی فضائیہ کے افسروں و جوانوں کو خطاب کرتے ہوئے صدر ایوب نے اعلان کیا کہ بھارت نے اگر پھر حملہ کیا تو ہم فیصلہ کن جنگ لڑینگے۔

صدر ایوب نے پاکستان فضائیہ کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ بھارت کے حملہ کی پہلی خبر انہیں پاک فضائیہ کے ایک افسر نے دی تھی اور بتایا تھا کہ جوابی اقدام کے طور پر پاک فضائیہ کے طیارے حرکت میں آ گئے ہیں

انڈونیشیا کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی نہیں ہوگی

صدر سوئیکارنو نے اعلان کیا ہے کہ انڈونیشیا کی خارجہ پالیسی ہرگز تبدیل نہیں کی جائے گی۔

کتبِ تاریخ و قصص کی اصلیت

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

اول بطور تنبیہ گزارش ہے کہ کتابیں آدمیوں کی ہی تصنیف ہوتی ہیں جیسے آدمی سب طرح کے ہوتے ہیں، جھوٹے سچے معتبر غیر معتبر فہمیدہ اور غیر فہمیدہ ایسی ہی کتابیں سب طرح کی ہوتی ہیں (۱) ملحدان بے دین نے بہت سی کتابیں تصنیف کرکے اچھے اچھے بزرگوں کے نام لگا دی ہیں اوران میں اپنی واہیات سینکڑوں بھر دی ہیں۔

(۲) اور جو کتابیں کبار اہلسنت کی تصنیف ہیں، ان میں بھی اکثر ایسی ہیں کہ وہ لوگوں کی فیض رسانی کے لئے تصنیف نہیں ہوئیں بلکہ بطور بیاض کے جمع کی گئیں تاکہ نظر ثانی کرکے ان کی روایات کا حال صحیح معلوم کریں۔ اتفاق سے نظر ثانی کا اتفاق نہیں ہوا یا ہوا اور کسی اور وجہ سے وہ بیاضیں لوگوں کے ہاتھ پلے پڑ گئیں۔

(۳) اور بعض کتابیں ایسی ہیں کہ وہ بہت کمیاب اور بدرجہ غایت نادر الوجود بلکہ مفقود ہیں اور ملحدوں اور مبتدعوں کے وہ ہاتھ لگیں، انہوں نے اپنی گھڑی ہوئی روایات ان میں داخل کر دیں۔

اس لئے اہل حق کو لازم ہے کہ جب کسی سے کسی کتاب کا حوالہ سنیں تو اول یہ دریافت کریں کہ یہ روایت اس کتاب میں ہے کہ نہیں، دوسرے اس کتاب کا حال تحقیق کریں کہ معتبر ہے کہ نہیں، اور معتبر ہونے کی یہ صورت ہے کہ کسی کتاب کی روایات کے معتبر ہونے میں چند باتیں ضروری ہیں اول تو یہ کہ اس کتاب کے مصنف کو تفریح طبائع مخزونہ کے لئے قصہ گوئی اور افسانہ خوانی مدنظر نہ ہو بلکہ واقعی واقعات کے مشتاقوں کی تسکین کے لئے اس کتاب کو تصنیف کیا ہو، ورنہ چاہیئے "بہار دانش" اور "بوستان خیال" کے افسانے اور "چہار درویش" اور "بکاؤلی" کی کہانیاں اور "فسانہ عجائب" اور "فسانہ عزائب" کے طوفان سب کے سب دستاویز خاص و عام ہو جائیں۔

دوسری یہ کہ مصنف کتاب کسی کی رو رعایت اور کسی سے بغض وعداوت نہ رکھتا ہو، اور اس کا حفظ اخبار اور صدق گفتار اس درجہ مشہور ہو کہ اس کی تحریر کی نسبت کسی کے دل میں شک شبہ نہ ہو، ورنہ طومار کے طومار اخباروں کے جو لڑکیوں کی زبانوں میں اپنے بزرگوں کی شجاعت اور ان کے غنیموں کی بزدلی سے مشحون ہوا کرتے ہیں بالاتفاق مسلم ہو جائیں

تیسری یہ کہ مصنفِ کتاب باوجود صدق و دیانت، حفظ وعدالت کے اس فن میں جس کی کتاب ہے دستگاہِ کامل رکھتا ہو اور ملکہ کماینبغی نہ یہ کہ دین میں مثلاً نیم ملا ہو جس سے خطرۂ ایمان ہو، یا طب میں مثلاً نیم طبیب ہو کہ بیماروں کو خطرۂ جان ہو۔

چوتھی یہ کہ وہ کتاب باوجود شرائط مذکورہ کے قدیم سے مشہور و معروف اور اسی قسم کے لوگوں کے واسطے جو مجموعۂ اوصاف مرقومہ ہوں دست بدست ہم تک پہنچی ہو، ورنہ لازم کیا الزم تھا کہ انجیل و توراۃ جو کلام ربانی ہیں اور اس خدا کی تصنیف جو بوجہ اتم جامع اوصاف مذکورہ یا مجموعۂ صفات کمال اور معدنِ جملہ کمالاتِ جلال وجمال ہے اعتبار و اعتماد میں ہم پلہ قرآن مجید اور فرقانِ حمید کے ہو جائیں۔

پانچویں یہ کہ روایت کی کتاب میں ضروری ہے کہ مصنف کتاب نے اول سے التزام اس بات کا بھی کیا ہو کہ بجز صحیح روایتوں اور محقق حکایتوں کے اور اپنی کتاب میں درج نہ کروں گا۔ جیساکہ صحاح ستہ کہ ان کے مصنفوں نے یہ شرط کر لی ہے کہ بجز صحیح روایات کے اپنی کتاب میں درج نہ کرینگے، اسی واسطے ان کتب کا نام صحاحِ ستہ مشہور ہو گیا۔

سو اگر کوئی کتاب کسی کی بیاض ہو کہ اس نے اس میں ہر قسم کی رطب و یابس روائتیں اور غلط و صحیح حکائتیں اس غرض سے فراہم کر لی ہیں کہ بعد نظر ثانی کرکے صحیح صحیح کو قائم رکھ کر غلطیوں کو نقل کے وقت حذف کر دوں گا، جیساکہ امام بخاری و مسلم نے کیا یا صحیح کو صحیح بتا کر موضوع کا بنائی ہوئی باتوں اور گھڑی ہوئی حکائتوں اور ضعیف وغیرہ کو لکھ کر اس کے بعد لکھ جائیں گا کہ یہ موضوع ہے یا ضعیف ہے، مثلاً جیسے امام ترمذیؒ نے کیا۔ لیکن اتفاق تقدیر سے ان کا یہ ارادہ پیش نہ گیا اور یہ آرزو پوری نہ ہونے پائی تھی، جی کی جی ہی میں تھی کہ اجل نے آ دبایا۔

تو ایسی روایات کا ہرگز اعتبار نہ ہوگا۔ ورنہ کونسا مصنف نہیں کہ اس نے اول مجموعہ بیاض بطور کلیات کے فراہم نہیں کیا۔ خود امام بخاری سے بہت سی سندوں سے منقول ہے کہ انہوں نے چھ لاکھ حدیثوں سے چھانٹ کر بخاری شریف کی حدیثیں نکالی ہیں۔

عبدالرزاق بخاری کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے کرئی تین دفعہ حدیثوں کی بیاض اکٹھی کی تھیں اور ان کو چھانٹ کر بخاری کا مسودہ تیار کیا تھا

بہرحال ایسی بیاضوں کا جمع کرنا ایسے ایسے ائمہ حدیث کی نسبت بھی ثابت ہے، سو اگر اتفاق سے کہ امام بخاری مثلاً بعد فراہمی بیاض کے قبل اس کے کہ بخاری شریف کی حدیثیں اس میں سے چھانٹ کر بخاری تصنیف کریں۔ اس دار فانی سے کوچ کر جاتے تو وہ بیاض امام بخاری کی تصنیف سمجھی جاتی۔ لیکن کوئی بتلائے تو کیا وہ قابل اعتبار کے ہو جاتی؟

غرض اگر کوئی اس قسم کی کتاب کسی کو مل جائے اور اس کے مصنف کو گو وہ کتنا ہی بڑا محدث (مؤرخ) کیوں نہ ہو، اس کی تہذیب اور تالیف کا اتفاق نہ ہوا ہو تو وہ کتاب کسی طرح علماء کیا جہال کے نزدیک بھی بشہادت عقل قابل اطمینان نہیں۔

(منقول از کتاب شاہ ولی اللہ اور ان کا فلسفہ مطبوعہ لاہور ۱۹۴۲ء، صفحات ۱۲۳ تا ۱۲۷)

ایک خوش آئند اقدام

مسلم جماعتوں کا باہمی تعاون، جمعیۃ متحدہ اسلامیہ کا قیام

ملتان میں مختلف دینی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس ہوا جس میں مجلس احرار اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہل سنت اور جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندوں پر مشتمل جمعیۃ متحدہ اسلامیہ کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے امیر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور ناظم حضرت مولانا قائم الدین صاحب اور خازن حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری منتخب ہوئے۔

اجلاس میں باہمی تعاون و تناصر کے بھرپور جذبے کے تحت اس کی ضرورت محسوس کی گئی۔ امید کہ موجودہ حالات میں ان مخلص جماعتوں کا یہ اقدام ملک وملت اور دین اسلام کی خدمت کے لئے نتیجہ خیز ثابت ہوگا۔

بعض دوست دریافت کرتے ہیں ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مولانا غلام اللہ خاں صاحب وغیرہ اس اجلاس میں شریک نہ ہو سکے تھے اور نہ ہی تاحال ان سے کسی سمجھوتے کی اطلاع ملی ہے۔

مولانا سید احمد حسین سجاد صاحب بخاری سے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

ماہانہ رسالہ تعلیم القرآن راولپنڈی کی اشاعت، ستمبر ۱۹۶۵ء میں سوال نمبر ۲۱۷ کے جواب میں جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ احناف کے ہاں حرمت مصاہرت زناء سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ مگر وہ اصول و فروع تک محدود ہے اس کا تعدیہ حواشی (دوسرے رشتہ داروں) تک نہیں ہوتا۔ جیساکہ ردالمختار جلد ثانی کے اسی صفحہ میں درج ہے۔ علامہ شامی نے زنا کی بہن اور بھانجی کا ذکر بھی کیا ہے۔ جو عام اور مشہور مسئلہ اور قاعدہ کے مطابق نہیں ہے تاہم اس میں یہ شرط لگا دی ہے کہ زنا ایک شخص نے باکرہ سے کیا ہو۔ پھر اس کو اس وقت تک روکے رکھا ہو کہ اس کا بچہ پیدا ہو جائے تبھی اس بچے کو زانی کا لغوی بچہ کہہ سکتے ہیں۔ ورنہ شوہر والی عورت کا جو بچہ بھی پیدا ہو وہ زانی کا نہ ہوگا۔ بلکہ فراش کا ہوگا اور اس طرح وہ نہ زانی کا بچہ شمار ہوگا نہ اس کے بچوں کا بھائی۔ اگر اس مسئلہ پر دوبارہ غور کر لیا جائے تو بہتر ہوگا۔　　(غلام غوث)

سرگودھا میں جہاد کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام ۶، نومبر ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ چوک بلاک ۱۹ میں عظیم الشان جہاد کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام اور جناب آغا عبدالکریم شورشؔ کاشمیری صاحب خطاب فرمائیں گے

(محمد صادق ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا)

সাপ্তাহিক তরজুমানে ইসলাম লাহোর
PHONE No. 67715
WEEKLY
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE
REGD. L. No. 7132
Price 12 Paisse

جلد ۸ | جمعہ ۵ نومبر ۱۹۶۵ء مطابق ۱۰ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ | شمارہ

جہاد فنڈ اور ترسیل کتب کے لئے فراہم ہونے والی مزید رقوم

مولانا محمد سعید صاحب کہروڑپکا
بذریعہ قاری نورالحق صاحب — ۱۰۰ — ۰ — وصول

مسجد پٹولیاں لاہور
بذریعہ مولانا محمد الیاس صاحب خطیب — ۷۷ — ۰ (کتاب فنڈ) — ״

جمعیۃ علماء اسلام اوکاڑہ ادارہ جامعہ مدنیہ اوکاڑہ — ۱۶۵۲ — ۰ — اطلاع

از جامع مسجد نور ضلع منٹگمری
بذریعہ جناب عبدالعزیز صاحب
بہ تفصیل ذیل
حاجی محمد اسماعیل صاحب چاول ترینٹ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱
حاجی شیخ عبدالحفیظ صاحب
پبلک میڈیکل اسٹور — ۱۲۵ — ۰
چودھری شیر محمد صاحب پٹواری — ۱۲۵ — ۰
چودھری سلامت علی خاں صاحب — ۵۰ — ۰
متفرق چندہ — ۷۰۰ — ۰
— ۱۱۰۰ — ۰ — وصول

جمعیۃ علماء اسلام حسن آباد رحیم یار خاں بذریعہ
مولانا محمد عبداللہ صاحب امیر مقامی جمعیۃ
مقامی طور پر نیشنل بنک میں — ۶۲۸ — ۴۲ — اطلاع

جمعیۃ علماء اسلام رحیم خاں - مقامی طور پر
نیشنل بنک میں، — ۱۰۰۰ — ۰ — ״

اس کے علاوہ جمعیۃ رحیم یار خاں نے کھیس ۴۳، رضائیاں ۶۹، تلائی ۶
سرہانے ۴۴ - دریاں ۱۵ - لوئی ۲ - چادر ۳، کوٹ ۲ بوٹ دو جوڑے جمع کئے
ہیں - مزید کوشش جاری ہے -

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم (چوتھی قسط)
شہر جہلم — ۱۹۷ — ۰
جمعیۃ علماء اسلام چکوال — ۱۹۳ — ۰
جمعیۃ علماء اسلام کالا گوجراں — ۱۰ — ۰
— ۴۰۰ — ۰ — وصول

سعید غنی صاحب مالک مزدور ہوٹل بھکر (میانوالی) — ایک بسترہ — اطلاع
جمعیۃ علماء اسلام کروڑی کوٹ (میانوالی) — ½ بوری
جمعیۃ علماء اسلام کوٹلہ جام — ½۲ ״
بذریعہ محمد حنیف صاحب سہارنپوری مبلغ
جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی

جناب ثناء اللہ صاحب اسلام ہوزری لاہور - جرسیاں اونی ۱۴ عدد - کپڑے
مردانہ جوڑے ۴ عدد - کپڑے بچگانہ جوڑے ۳ عدد — وصول

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ دھرمپورہ لاہور
اراکین جمعیۃ کی طرف سے دفاعی و مہاجر فنڈ میں دیئے گئے عطیات — اطلاع

(۱) امیر - حاجی محمد علی صاحب
ایک تلائی - دو عدد رضائی — ۱۷۵ — ۰

مفسر قرآن قطب زماں حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ کے جانشین حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب کی

اپیل

تمام مسلمانوں کو معلوم ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ہر ضرورت کے وقت اسلام اور اہل اسلام کی خدمات کے لئے آگے آتی ہے اور اس کے مخلص کارکن اور علماء حق اخباری پروپیگنڈا اور سرکاری حوصلہ افزائی کے بغیر محض حق کی خاطر ہر ممکن خدمت کرنے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ اس جنگ کے موقع پر بھی جہادی خدمات میں انہوں نے ملک بھر میں سب سے زیادہ خدمت کی ہے اور دفاعی فنڈ میں دوسرے تمام کاموں میں سرکاری حکام اور قومی کارکنوں سے بغیر نام و نمود کے تعاون کیا ہے مشرقی پاکستان کی صرف ضلع سلہٹ کی جمعیۃ نے اپنے ۰، ۷ عربی مدرسوں میں سے ہر ایک کے ذمہ رضا کار رہ پے لگائے ہیں اور دیگر طریقوں سے وہاں کے علماء بھی کام کر رہے ہیں۔

بہرحال یہ رجب مبارک کا مہینہ ہے۔ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام حضرت بزرگوار لاہوری سرہٗ کی یادگار ہے اور اسلام کی پشت پناہ ہے۔ اس مبارک مہینے میں جتنا ممکن ہوسکے جمعیۃ کی تنظیم اور مرکزی اخراجات کے لئے مرکزی دفتر میں رقوم بھیج کر اپنا فرض ادا کریں۔

(محمد عبید اللہ انور عفی عنہٗ)

(۲) ناظم اعلیٰ حافظ محمد صادق صاحب ممبر یونین کمیٹی
دھرمپورہ لاہور - برائے فوجی بھائیوں — ۴۰۰ — ۰ — بذریعہ یونائیٹڈ بنک
(۳) ناظم محمد ابراہیم والد محمد الدین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ — ۷ — ۰
(اور حکایات صحابہ ۲ عدد - ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۷ عدد)
(۴) بشیر احمد نائب ناظم — ۵ — ۰
(۵) سالار محمد رفیق والد عبدالمجید - ایک تلائی — ۵ — ۰ — فضائل تبلیغ ا[illegible]
(۶) خزانچی ہیڈ ماسٹر غلام حسین — ۲۲ — ۰
رکن محمد یوسف — ۶ — ۰
رکن فقیر محمد — ۵ — ۰
حاجی محمد علی صاحب روزانہ ۵ بلاک برف بھیجتے رہے (تقریباً ۱۰ دن [illegible]

میزان — ۵۵۸۲ — ۴۲
سابقہ میزان — ۱۲۴۴۹۹ — ۲۳
کل میزان — ۱۳۰۰۸۱ — ۶۵

جمعیۃ علماء اسلام منٹگمری بتوسط جناب مولانا فاضل حبیب اللہ
صاحب مدیر جامعہ رشیدیہ (چوتھی قسط) — ۵۰۰ — ۰
نیز ایک صاحب نے ایک قیمتی گھڑی بھی عنایت فرمائی

ترجمانِ اسلام

جلد ۸ | ۸ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ مطابق ۷ اگست ۱۹۶۵ء | شمارہ ۳۱

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر زہریلی تنقید اور علماء امت

(از: حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

جس طرح سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری اور آپ کی آتشیں شریعت کا ذکر پہلی کتابوں میں درج تھا۔ اسی طرح آپ کے صحابہ کرامؓ کا ذکر خیر اور ان کی تعریف بھی موجود تھی۔ سیر و حدیث کی روایات سے قطع نظر کرکے خود قرآن پاک میں اس کی تصریح ہے کہ ان کا بیان توریت و انجیل میں موجود ہے جیسے کہ ارشاد ہے:۔

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ۔ قرآن پاک میں رسولؐ کی مخالفت اور طریقِ صحابہؓ کو چھوڑ دینے کی سزا جہنم تجویز کی گئی ہے۔ جیسے کہ ارشاد ہے:۔ مَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ

قرآن پاک میں مختلف مقامات پر صحابہ کی تعریفیں کی گئی ہیں۔ آخری حد یہ ہے کہ ان کو رضائے الٰہی کی سند عطا فرما دی گئی ہے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ کے ارشادات تو حد تواتر تک پہنچ چکے ہیں۔ جن میں صحابہ کی تعریف و مناقب درج ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوط پکڑے رہنا اور ان کو نشانہ نہ بنانا۔ یہ سب کچھ کس لئے تھا۔ اس لئے کہ یہ نفوس قدسیہ حضور پُرنورؐ کی صحبت و تربیت سے انسانیت اور صلاح کے بلند مقام پر پہنچ چکے تھے۔ جہاں وہ ہوائے نفس کی وجہ سے کوئی کام کرکے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو کسی طرح قبول نہ کر سکتے تھے۔ پھر یہی چند لاکھ نفوس قدسیہ تھے جن کی وجہ سے دین اسلام کو اطراف عالم تک پہنچانا اور اللہ تعالیٰ کی حجت قائم کرنی تھی۔ گویا صحابہ کرام کیا تھے صداقت اسلام کے گواہ اور داعی و مبلغ تھے۔ اگر یہی ہدف ملامت اور نشانہ تنقید بنا دیئے گئے تو اس سے دین کی سچائی پر ضرب لگ سکتی تھی۔ صحابہ کرامؓ اور ان کے رنگ میں رنگے ہوئے تابعینؒ کے علم و عمل امانت و دیانت اور رحمت و شفقت دیکھ کر دنیا والوں نے نہ صرف اسلام قبول کیا بلکہ اس کے داعی بن گئے۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہر ایرا غیرا نتھو خیرا اٹھتا ہے اور صحابہ کرامؓ پر تنقیدیں کرتا ہوا مسلمانوں کے ایمانوں کو خطرہ میں ڈالتا اور کفار کو اسلام اور حاملین قرآن و داعیان اسلام کا مذاق اڑانے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ اس دنیا میں گمراہی کا جو علمبردار بھی اٹھا ہے۔ اس نے پہلے صحابہ کرام پر ہاتھ صاف کیا اور بعد میں علماء حق پر کیچڑ اچھال کر اپنی عاقبت خراب کی ہے۔ مودودی صاحب کا نمبر اس سلسلہ میں اول ہے۔ انہوں نے تنقید کو اپنے فرقہ کا مذہب بنا لیا ہے۔ صحابہ کرامؓ پر تنقید کو وہ ایک اصول کے طور پر تسلیم کرتے ہیں اور یہ منحوس شغل عرصہ سے جاری کئے ہوئے ہیں۔ بقول حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی وہ تنقید نہیں بلکہ تنقیص ہوتی ہے۔

مودودی صاحب نے اپنے اصول میں یہ درج کیا ہے بلکہ ان کی تعلیمات کا پہلا باب سمجھیں کہ رسول خدا کے بغیر کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھا جائے نہ کسی کی ذہنی غلامی قبول کی جائے۔ رسول خدا کا استثنا بھی برائے نام ہے۔ مودودی صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں میں بھی کیڑے نکالے ہیں۔ صحابہ پر تنقید تو ان کی صبح و شام کی تفریح ہے مئی، جون، جولائی ۱۹۶۵ء کے پرچوں (ترجمان قرآن) میں ...... حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت معاویہؓ اور دیگر صحابہ کرام پر جو تنقیدی اور گستاخانہ مضمون لکھے ہیں ان کو کوئی سنجیدہ اور صحیح الخیال مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ ہمارے واجب الاحترام جانشین امیر شریعت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) حضرت مولانا قاری حافظ سید عطاء المنعم صاحب صرف ناموس معاویہؓ کے تحفظ کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔ ادھر مودودی صاحب نے تو لٹیا ہی ڈبو دی ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

خلافتِ راشدہ سے ملوکیت تک

مودودی صاحب کے ایک تازہ ترین مضمون کا تحقیقی و تاریخی جائزہ

مودودی صاحب کی تازہ ترین ریسرچ یا ایجاد "خلافت راشدہ سے ملوکیت تک" جس میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ایک پوری جماعت صحابہ کو حکومت اسلامیہ میں رخنہ پیدا کرنے اور نظام خلافت کو بدل ڈالنے کا موجب الزام بتایا گیا ہے۔ اس کے بارے میں ترجمان اسلام کی آئندہ اشاعت سے ایک سلسلہ مضامین شروع کیا جا رہا ہے جس کی ابتدا موجودہ اشاعت میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ایک مختصر بیان سے ہو رہی ہے۔

مودودی صاحب کا مذکورہ بالا مضمون جو ان کے رسالہ ترجمان القرآن کی مئی جون و جولائی ۱۹۶۵ء کی اشاعتوں میں مسلسل بالاقساط شائع ہوا ہے صدر اول کی اسلامی تاریخ کے ان افراد کی دیانت، امانت و عدل پر ایک شدید حملہ ہے۔ جن کے توسط سے قرآن اور صاحب قرآن کا طریق دین قیامت تک کے لئے امت مسلمہ اور تمام دنیا کو منتقل ہوا۔ شیعیت سے بقیہ اہل اسلام کا بنیادی اختلاف یہی ہے کہ انہوں نے عدل صحابہ کو مجروح کرنے کی کوشش کی اور یورپ کے عیسائی مصنفین و مستشرقین نے بھی اپنے قلم کا سارا زور اس بات پر صرف کیا ہے کہ نعوذ باللہ محمد کے دین سے اس کے جانشین منحرف ہو گئے تھے اور بعد میں جو باہمی اختلاف و جنگ و جدل ہوا۔ اس کی وجہ یہی تھی، کہ مختلف گروہ اپنی اغراض پوری کرنے میں لگ گئے تھے۔

مودودی صاحب نے اپنی اس ریسرچ میں شیعی نقطہ نگاہ اور مستشرقین یورپ کے نظریات دونوں کو ترکیب دے کر ایک نئی آویزش پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ صورت حال ایک شدید فتنہ سے کم نہیں ہے اور بروقت اس کی خبر لینا نہایت ضروری ہے۔

چنانچہ اس بحث میں جو حضرات علمی و تاریخی اعتبار سے حصہ لینا چاہیں، ان کے لئے ترجمان کے صفحات حاضر ہیں۔ مرتب ترجمان اسلام نے بھی مودودی صاحب کے اس پورے سلسلہ مضمون کا جائزہ لیا ہے اور دوسرے مضمون نگار حضرات کے مضامین کی اشاعت کے بعد انشاء اللہ نذر قارئین کر دیا جائے گا۔

واقعات و حالات

عیسائی مشنریوں پر پابندی نہیں لگائی جاسکتی

قومی اسمبلی میں پارلیمانی سیکرٹری کا اعلان

مودودیت گزیدہ لوگوں کیلئے غور و فکر کا مرحلہ

یاد ش بخیر، گذشتہ سال جب مرحوم اسمبلی میں آئین کا دوسرا ترمیمی بل پیش ہوا تھا اور ملک و ملت کے وسیع مفاد کے تحت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے اس کی حمایت میں اپنا ووٹ دیا تو حضرت مفتی صاحب کے خلاف ملک بھر میں کذب و افترا کا جو لکد وہ پروپیگنڈا بالخصوص مودودی فرقہ کے افراد نے کیا، اس کی ناگوار یاد... ابھی تک بہت سے لوگوں کے ذہنوں میں موجود ہوگی۔

اس بل کے پاس ہوجانے سے ملک و ملت کو کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا تھا، زیادہ سے زیادہ اس کا فائدہ ذاتی طور پر موجودہ صدر مملکت کو پہنچ سکتا تھا بشرطیکہ وہ واقعتاً اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے، حالانکہ آئین میں اس کے سوا ابھی صدر کے لئے گنجائش تھی اور جیسا کہ بعد میں عملاً ہوا کہ صدر نے اس بل سے کوئی کام نہیں لیا۔ اس لئے کہ اس کا نفاذ و اجراء میعاد صدارت ختم ہونے پر ہونا تھا اور صدارتی انتخاب اس سے بہت قبل جنوری کے اوائل میں ہی کرا لئے گئے۔ ان حقائق کے باوجود مفتی صاحب کے خلاف پروپیگنڈا بازی جاری رہی اور اب بھی ناواقفوں میں اس حربے سے کام لیا جاتا ہے، لیکن خود ان لوگوں کے طرز عمل سے اسلام کو اور ملت اسلامیہ پاکستان کو جو مستقل ضرر و نقصان پہنچ گیا ہے، اس کی تازہ ترین مثال حالیہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں پارلیمانی سیکرٹری کے ایک بیان سے سامنے آگئی ہے جس کی کچھ تفصیل اور اس پر تبصرہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے درج ذیل سطور میں فرمایا ہے :-

ڈھاکہ میں گذشتہ اسمبلی کے ایک اجلاس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے یہ تجویز کیا تھا کہ بنیادی حقوق میں یہ دفعہ ہے کہ ہر شخص کو آزادی ہوگی کہ جو مذہب اور جو عقیدہ چاہے، اختیار کرے۔ اس سے ہر مسلمان کو عیسائی اور مرزائی وغیرہ بننے کا اختیار اور مرتد ہونے کا قانونی جواز مل جاتا ہے۔ حالانکہ ارتداد سے زیادہ بڑا جرم اسلام میں کوئی نہیں ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ اس میں ترمیم ہونی چاہیئے۔ مگر اسلامی محاذ کہلانے والی پارٹی میٹنگ نے جس میں نظام اسلام پارٹی کے میاں عبدالباری صاحب اور مودودی شریک تھے، مفتی صاحب کی سخت مخالفت کی۔ حضرت مفتی صاحب نے مذکورہ دفعہ کے خلاف اجلاس میں نہایت مدلل تقریر فرما کر اپنا مذہبی فرض ادا کر دیا۔ مگر اسلام کے ان مدعیوں نے حضرت مفتی صاحب کا ساتھ نہ دیا اور اس کفر نواز قانون میں حکومت کا ساتھ دیا۔ اخبار ترجمان اسلام نے اس کا اعلان کرکے قوم کو وقت پر اسلام کے ان جھوٹے علمبرداروں کی حقیقت سے روشناس کرا دیا تھا۔ مگر نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنے۔ اقتدار کی جنگ جاری تھی اور بہت سے لوگ ایوب خاں کے زوال میں مختلف کرسیوں پر اپنی جلوہ افروزی کے خواب دیکھ رہے تھے۔ اسلام کے نام کو تو مقصد برآری کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

آج ان مودودیوں کی اس کفر نوازی اور بے دینی کا یہ نتیجہ برآمد ہوگیا ہے اور راولپنڈی میں قومی اسمبلی کے اجلاس میں امور داخلہ کے پارلیمنٹری سکرٹری حامد رضا گیلانی نے جولائی کو اعلان کر دیا کہ آئین میں مذہب اختیار کرنے کی تبلیغ کرنے کی آزادی دی گئی ہے۔ اس لئے حکومت موجودہ عیسائی مشنری وشنوں کے کام کو بند نہیں کرسکتی نہ بند کرے گی۔ حکومت کے پارلیمانی سیکرٹری گیلانی صاحب نے ایک ضمنی سوال کے جواب میں کہا کہ اگر عیسائی مشنری سکولوں کے ذریعہ اپنا مذہب پھیلاتی ہیں تو آپ اپنے بچوں کو مشنری سکولوں میں نہ بھیجیں۔

ہم گیلانی صاحب اور حکومت سے پوچھتے ہیں کہ مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچانے کی ذمہ داری میں اور مسلمانوں کے ساتھ آپ بھی شریک ہیں یا حکومت اور اختیارات ملنے کے بعد اسلامی ذمہ داری سے آپ بری الذمہ ہوچکے ہیں۔ ہمارے خیال میں آپ یقیناً مسلمان کی حیثیت سے اپنے آپ کو بری الذمہ نہیں سمجھ سکتے، تو پھر بتایئے کہ آپ نے مسلمان بچوں اور طلباء کو مرتد ہونے سے بچانے اور عیسائی مشنری سکولوں سے بچنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔ کیا حکومت نے سکولوں میں اتنے انتظامات اور اتنی آسائشیں مہیا کی ہیں۔ جن کی وجہ سے عوام یا جاہل خواص بچوں کو عیسائی سکولوں میں بھیجنے کی ضرورت ہی نہ سمجھیں۔ اور کیا برائی کو روکنے کا انتظام یوں ہوسکتا ہے کہ رنڈی کو تو ناچنے کی سہولتیں مہیا کی جائیں اور دوسروں کو کہا جائے کہ تم نہ دیکھو۔ ڈانس کی محفلیں منعقد کی جائیں اور وعظ کے ذریعہ ان کو روکا جائے۔ شراب بیچی جائے اور لوگوں کو نہ خریدنے کا وعظ کیا جائے۔ عورتوں کو نیم برہنہ ہو کر مال روڈ... پر پھرنے کی اجازت دی جائے اور کالجیٹوں کو ان کے چھیڑنے سے منع کیا جائے بلکہ لیڈی کے چھیڑنے سے کالج کے لڑکے کو غنڈہ قرار دے کر غنڈہ ایکٹ میں چالان کر دیا جائے اور غنڈی کو معصوم اور بے گناہ قرار دے کر کچھ نہ کہا جائے۔

ہمارے نزدیک جہاں دستور میں اور ترمیمیں کی جا رہی ہیں وہاں سب سے اہم و اقدم ترمیم یہ ہے کہ اسلام کی حفاظت اور ارتداد کی روک تھام کے لئے بھی ترمیم کی جائے۔ ورنہ اس کی ذمہ داری سے نہ حکومت خدا تعالیٰ کے ہاں بری الذمہ ہوسکتی ہے نہ ممبران اسمبلی۔

تمام مسلمانوں اور علماء کا فرض ہے کہ وہ جھوٹے مدعیان اسلام کو بے نقاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کریں تاکہ اسلام کے خلاف قوانین کو منسوخ کرایا جاسکے۔

انسداد رشوت ستانی کے لئے اہم اقدام

اور اس میں اصلاح کی ضرورت

قومی اسمبلی نے یہ تجویز کرکے کہ سرکاری ملازمین کی جائدادوں کو دیکھا جائے گا کہ اگر وہ ان کی تنخواہ کے حساب سے زیادہ ہوں گی تو ان پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ اس اقدام سے ہر وہ شخص جو ملک کا بچاؤ اور سوسائٹی کی اصلاح چاہتا ہے خوش ہے۔ مگر اس میں بنک بیلنس کو دیکھنے کا اختیار نہ دینے سے رشوت ستانوں کے لئے بچنے کی ایک صورت موجود ہے۔

اور اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ امر یہ ہے کہ پولیس انسپکٹر صاحبان کو تفتیش کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اس سے پہلے خود محکمہ پولیس سے رشوت ستانی کا انسداد ضروری ہے۔ ہمارے خیال میں رشوت ستانی زیادہ کولی اور برائی اس کے انسداد کے لئے صرف سرکاری افسروں پر انحصار کرنا کافی نہیں ہے۔ کیونکہ آوے کا آوا بگڑا ہو تو اس کی اصلاح کے لئے بہت کچھ سوچنا پڑے گا۔ اگر پولیس انسپکٹر خود اس برائی سے بچ کر دیانتداری سے کام کریں تو بلاشبہ اس تجویز سے بڑی حد تک اصلاح کی امید ہے۔

ایک احتیاط کی کمی بھی ہے، وہ یہ کہ یہ تجویز مرکزی ملازمین کے لئے ہے۔ اس میں صوبائی ملازمین شامل نہیں ہیں حالانکہ صوبائی ملازمین میں بھی ایسے سینکڑوں افراد موجود ہیں۔ جن کی گردنیں موٹی اور توندیں بڑھ گئی ہیں اور کراچی میں تو بنگلوں کی پڑتال سے پتہ لگ جائے گا کہ وہاں کیا کچھ اندھیر ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی تصریح ہونی چاہیئے۔ کہ اس سے پہلے کی بنائی گئی جائدادیں اور کوٹھیاں بھی دیکھی جائیں گی۔ بہرحال حکومت کے اس اقدام کو سراہا جا رہا ہے۔ مگر اس میں ان خامیوں کی طرف توجہ بھی ضروری ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے نمائندے

محترم فضل کریم صاحب ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے ضلع سے قومی اسمبلی کے ممبر بن کر آئے ہیں۔ انہوں نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کے مقابلہ میں کامیاب ہو کر اپنے فٹ ہونے کا اب پورا پورا ثبوت مہیا فرما دیا ہے۔ ان کے فٹ ہونے کا ایک معیار یہ

(باقی صفحہ ۵ پر دیکھئے)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور ۶ اگست ۱۹۶۵ء

ایک نظر بازگشت

"ماضی سے حال تک"

حصول آزادی کے وقت

اگست ۱۹۴۷ء میں جب مملکت پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو برطانوی ہند کی ملت مسلمہ اپنے تابناک و روشن مستقبل کی امیدوں سے سرشار تھی۔

امیدیں اور آرزوئیں

وہ صدیوں سے اس سرزمین پر قرآن و سنت کے احکام و قوانین کے نفاذ و اجراء کی آرزومند چلی آرہی تھی اور پاکستان کے قیام میں اسے اپنی دیرینہ آرزو پوری ہوتی نظر آرہی تھی۔

اقتصادی استبداد سے نجات کی آرزو

وہ برطانوی ہند میں ایک لمبی مدت سے انگریز اور ہندو ساہوکاروں کی اقتصادی و معاشی لوٹ کھسوٹ کا نشانہ بنی ہوئی تھی، اور پاکستان بن جانے سے اس کو قوی امید تھی کہ وہ معیشی خوشحالی و آسودگی سے اپنی زندگی گزار سکے گی۔ انگریز اور ہندو بنیئے کے بعد اسے امید تھی کہ پاکستانی معاشرے میں تمام وسائل و اقتصاد پر پوری ملت کو یکساں حق انتفاع حاصل رہے گا اور معیشی اجارہ داری و استبداد سے وہ آئندہ محفوظ رہے گی۔

غیر اسلامی زندگی سے نجات کی آرزو

برطانوی غلامی کے عہد خراب میں اس کی نئی نسل تہذیب و اخلاق کی حدود سے باہر نکل جارہی تھی، اس کے عقائد و اعمال، مغربی تعلیم و طرز زندگی سے متاثر ہو کر بے راہ و بدراہ ہو رہے تھے۔ پاکستان بن جانے کے بعد اسے یقین تھا کہ اسلامی تعلیم و اسلامی تربیت کا دور دورہ شروع ہو جائے گا اور اس کی آئندہ نسلیں اپنے عمل و کردار سے بلند اخلاقی، غیرت دینی اور حمیت ایمانی کی شہادت دیں گی اور دنیا پر اسلامی طرز حیات کی برتری کا سکہ جما دیں گی۔

بین الاقوامی معاملات میں اپنی بے اثری کے ازالہ کی آرزو

انگریزی استعمار نے صدیوں سے عالمی مسائل میں اس کی آواز کو بے اثر بنا رکھا تھا۔ اس کی رائے اور مشورے کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہ گئی تھی۔ اسے ایک غلام و پسماندہ قوم قرار دے کر عالمی برادری میں اس کی قیمت کو بے وقعت بنا دیا تھا۔ اس کی سیاست کا دنیا میں کوئی مقام نہیں رہ گیا تھا۔ آزاد پاکستان کے وجود میں آجانے سے اسے پوری پوری توقع تھی کہ وہ اپنے جداگانہ وجود کا ساری دنیا کو احساس دلا سکے گی۔ وہ اپنی رائے کی انفرادیت و اہمیت سے دنیا کو آگاہ کر سکے گی۔ عالمی برادری میں اسے عزت و وقعت کا مقام حاصل ہو جائے گا۔ اسے اب کسی طاقت کا خیمہ بردار اور تابع مہمل بن کر نہیں رہنا پڑے گا۔

مسلمانان عالم کا انتشار

یورپ کے عیار لیڈروں نے اپنے خفیہ ہتھکنڈوں سے پورے عالم اسلام کو شدید پستی و انتشار میں مبتلا کر دیا تھا۔ اپنی مخفی ریشہ دوانیوں سے مسلمان ملکوں اور قوموں کے درمیان متعدد قسم کی منافرتیں و عداوتیں پھیلا دی تھیں، ان کی سیاسی قوت کو بالکل ختم کر کے رکھ دیا تھا۔ ان کا دین، ان کا اخلاق، ان کی وحدت، ان کی سیاست ان کی معاش اور ان کی عظمت الغرض ان کی ہر چیز فرنگی سامراج کے قبضہ و تصرف میں جا چکی تھی اور وہ انہیں آہستہ آہستہ کلیۃً نابود کر رہا تھا انہیں نت نئے نام نہاد مذہبی فتنوں و گروہ بندیوں میں پھنسا ڈالا تھا۔ ان کی اخلاقی قوت کو متعدد حربوں سے ناکارہ بنا دیا تھا۔ ان کے اور ایشیا و مشرق کی غیر مسلم اقوام کے درمیان عناد و اختلاف کی وسیع خلیجیں قائم کر دی تھیں، ان قوموں کو مسلمانوں کا حریف و مدمقابل بنا کر کھڑا کر دیا تھا۔ پاکستان کے وجود میں آجانے کے بعد زبردست توقع تھی کہ تمام صورت حال یکسر بدل جائے گی، آزاد پاکستان ایک خالص اسلامی و دینی مملکت کی حیثیت سے پورے عالم اسلام کا مرکز اتحاد بن جائے گا۔ یہاں سے اسلام کی سیاسی قوت کے نئے سوتے پھوٹ کر پوری دنیا میں پھیل جائیں گے۔ وہ اپنی گم گشتہ دینی وحدت پھر سے حاصل کرے گا اور غاصبوں سے اپنی غصب شدہ سیاسی عظمت واپس لے لے گا اور اپنی ہمسایہ غیر مسلم قوموں میں اپنے سابقہ اثر و رسوخ کو دوبارہ قائم کرنے کی پوزیشن میں آجائے گا۔

یہ توقعات، یہ آرزوئیں اور یہ تمنائیں تھیں جو تحریک پاکستان کے فروغ کا محرک بنیں اور اسے کامیابی کی منزل تک پہنچانے کا مؤثر عامل بنی رہیں۔

پاکستان کی خاطر قربانیاں

ان آرزوؤں اور تمناؤں کی سرشاری نے ہی مسلمانوں کو وہ جرأت و حوصلہ بخشا تھا کہ قیام پاکستان کے وقت انگریز اور ہندو و فرقہ پرستوں کی سازباز سے آگ و خون کا جو سمندر ان کی راہ میں آگیا تھا وہ اسے اپنا سب کچھ لٹاتے اور مٹاتے ہوئے عبور کر گئے۔ پاکستان کی نئی مملکت معرض وجود میں آگئی اور اب ان امیدوں، آرزوؤں و خوابوں کی تکمیل کا وقت سامنے نظر آنے لگا، جسے اس برصغیر کے مسلمان صدیوں سے دیکھتے اور اپنے سینوں میں پرورش کرتے چلے آرہے تھے، جس کی خاطر حضرت مجدد الف ثانی نے قلعہ گوالیار میں اسیری کے کئی سال گذارے۔ جس کے لئے شاہ ولی اللہ نے اپنے جگر کا خون کیا۔ جس کے واسطے بالاکوٹ سے کالے پانی تک دار و خون اور طوق و سلاسل کی آزمائشوں سے مردانِ حق کا مقدس قافلہ گذرتا رہا اور سرزمین ہند کے چپہ چپہ پر پاک سینے صلیبیان فرنگ کی سنگینوں اور گولیوں سے چھلنی ہوتے رہے اور قید و بند کی ہر سختی و صعوبت کو برداشت کرتے رہے۔

اصل پس منظر

پاکستان کا تاریخی پس منظر اگر کبھی کسی دیانتدار مورخ نے لکھا تو وہ عہد جہانگیر سے اختتام حکومت برطانیہ تک خون کی اس لکیر کو نظرانداز نہیں کر سکے گا جو اس ملک میں دین کو غالب لانے اور اعلاء کلمۃ الحق کی آواز بلند رکھنے کے جرم میں علماء حق اور مردانِ خدا کی شہ رگوں کو کاٹ کاٹ کر بنائی جاتی رہی۔

کوئی بڑا تاریخی ردوبدل دفعتاً ظہور میں نہیں آجاتا۔ پاکستان اگر ایک اہم تاریخی واقعہ ہے تو یقیناً ان طویل و بے مثل قربانیوں کا حاصل ہے جو اس ملک کے خاصانِ خدا اور مردانِ جہاد نے انجام دیں ہے

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

مشکلات

ان خوش آئند امیدوں کے ساتھ جب پاکستان حاصل ہوا تو مشکلات کا ایک نیا اور خلاف توقع دور شروع ہو گیا۔ پاکستان کی زمام کار جلد جلد ان ہاتھوں میں منتقل ہونے لگی جو برطانوی ملوکیت کے پروردہ تھے اور اس گروہ کے ارکان جنہوں نے برطانوی حکومت سے یہ مطالبہ کرایا اور جو اپنے قائد کی قیادت عظمیٰ کے زیر سایہ متحد و یک آواز رہے تھے متعدد گروہوں میں تقسیم ہونے لگے۔ برطانوی پروردوں کے ہاتھ میں جیسے ہی یہ مفت کی دولت آئی تو انہوں نے اپنے استحصال کے پیر ہر طرف پھیلانے شروع کر دیئے۔

آرزوؤں کی پامالی

سب سے پہلے اسلام کے سوال کو پس پشت ڈالا اور اس کے مقابلہ میں بے دینی اور فسق و فجور کا بازار گرم کیا۔ مخالف اسلام طبقوں کو کھل کھیلنے کے مواقع عطا کئے۔ اسلامی اخلاق کو تباہ کرنے کے لئے فسق و فجور کی دکانیں جگہ جگہ کھول دیں۔ نام نہاد اسلام پسند گروہ درحقیقت اسلام کش گروہوں کو فکری انتشار برپا کرنے کے لئے آگے بڑھنے اور پھیل جانے کے راستے دیئے۔ مسلمان عوام کو دینی طبقوں سے کلیۃً کاٹ دینے کی مہم جاری رکھی۔ اس بات کی حوصلہ افزائی کی کہ بود و باش، رہائش و طرز زندگی کے انگریزی و امریکی طور طریقے ملک میں عام ہو جائیں۔ ملک کے معیشتی و دولت آفریں وسائل ایک خاص طبقہ کی دسترس میں محصور کر دیئے۔ تجارت پر اجارہ داری، صنعت پر اجارہ داری، بینکنگ سسٹم پر اجارہ داری حتی کہ زرعی اور گھریلو دستکاریوں تک پر ان کی گرفت جا پہنچی۔ داخلی یک جہتی کو غارت کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے فرقوں کو بڑے طبقہ کے خلاف دلیر بنایا۔ نام نہاد مذہبی رسوم و رواج پر کشمکشیں برپا کیں۔ ملکی نظم و نسق پر انگریزی دور کے جابرانہ افسر شاہی و نوکر شاہی نظام کی جکڑ بندیاں سخت کیں۔ عوام اور سرکاریں بعد و فاصلہ پیدا کیا۔ حاکم و محکوم کے فرق کو نمایاں کیا اور بڑھایا۔ اندرون خانہ یہ کرتے رہے، اور بیرونی دنیا میں پاکستان کو عرب و ایشیا کے مسلم ممالک سے دور رکھا۔ عام سفارتی رویوں سے یہ ثابت کیا

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

بقیہ: ماضی سے حال تک

کہ پاکستان کی پالیسی امریکی برطانوی بلاک کے تتبع کی پالیسی ہے اشتراکی ملکوں کو یہ احساس دلایا کہ امریکی سرمایہ داریت اور روسی اشتراکیت کی آویزش میں ہمارا وزن امریکی پلڑے میں ہے بھارت کو یہ موقعہ دیا کہ پاکستان کی پالیسی کے تقابل سے اپنی پالیسی کو آزاد، غیر جانبدارانہ، ایشیا و افریقہ کے ممالک کے ساتھ ہمدردانہ اور امریکی بلاک و روسی بلاک کے ساتھ بیک وقت دوستانہ ظاہر کر سکے۔

یہ تضاد رویہ ہمارے وطن عزیز کے ارباب منصب و سیادت کا چولستان مکانی سکندر مرزا کی سربراہی کے عہد ناسپاس تک جاری رہا

نیا عہد اس کے بعد جنرل محمد ایوب خاں کی سربراہی کا آغاز ہوا۔ مارشل لا کا زمانہ اگرچہ قوموں اور ملکوں کے لئے کچھ خوشگوار نہیں ہوتا تاہم پاکستان میں اس کی نوعیت دوسری تھی۔ جو بالآخر دستور، عام انتخابات اور اسمبلیوں کے قیام تک پہنچی۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے ملک کے اصلاح احوال کی جو کوششیں کیں۔ ان کو تو مستقبل کا مورخ ہی گذشتہ حکومتوں کی پالیسیوں سے تقابل کر کے واضح کرے گا۔ البتہ ایک بات بالکل کھل کر ہر ایک کے سامنے ہے اور وہ ملک کی خارجہ پالیسی کی بات ہے۔

بہتر تبدیلی اس عہد میں بالکل نئے سرے سے پاکستان کے تعلقات عرب و مسلم ممالک سے برادرانہ نہج پر وابستہ ہونے شروع ہوئے۔ ایشیا کے دوسرے ممالک کے ساتھ پاکستان کا رابطہ باقاعدہ قائم ہوا۔ پاکستان کے بارے میں اعتماد کی فضا پیدا ہوئی۔ چین سے روابط بڑھے، روس کے ساتھ دوستانہ فضا سازگار ہوئی۔ بھارت نے پاکستان کی طاقت و اثر کو محسوس کیا۔ کشمیر کا مسئلہ زندہ اور عالمی مسئلہ بنا۔ اینگلو امریکی بلاک نے پاکستان کو اپنے گھر کی مچھلی سمجھنا چھوڑ دیا۔ دنیا کے ہر ملک نے پاکستان کے وجود و انفرادیت کی اہمیت جانی۔ اور یقیناً یہ صورت ایک واضح اور خوش آیند مستقبل کی نشاندہی کرتی ہے۔

اسلام کے بارے میں لیکن داخلی طور پر اسلام کا مسئلہ اور عوام کا مسئلہ جوں کا توں ہی ہے۔ اسلام کے لئے مشکلات بدستور باقی ہیں بلکہ بعض ناخوشگوار اقدامات کی بدولت یہ مشکلات اور بڑھ گئی ہیں۔ اسی طرح عوام کی معاشی و اقتصادی بدحالی میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ ابھی تک معیشی ذرائع و وسائل پر ایک محدود اور خاص گروہ کی ہی اجارہ داری ہے۔ ابھی تک اخلاق عامہ روبہ زوال ہے۔ تہذیبی و تمدنی حالت قطعی اسلامی تعلیمات کے برعکس ہے اور یورپ و امریکہ کی پرتو بنتی چلی جا رہی ہے۔ حاکم و محکوم کے بعد میں کوئی کمی نہیں ہوئی ہے اگرچہ ان خرابیوں کے لئے تنہا موجودہ اقتدار کو ہی ذمہ دار نہیں بنایا جا سکتا بلکہ بیشتر ذمہ داری ان پچھلی حکومتوں پر ہی عائد ہوتی ہے، جنہوں نے ان خرابیوں کو جنم دیا اور ان کے پھلنے پھولنے کے سامان کئے۔ تاہم جس طرح خارجہ پالیسی میں مثبت اور پر امید تبدیلی موجودہ عہد حکومت میں آئی۔ اسی طرح یہ توقع بھی بے جا نہیں تھی کہ داخلی حالات بھی یکسر بدل جاتے۔ مسلمان اسلام سے زیادہ قریب ہو جاتے۔ اور عوام کو زیادہ سے زیادہ وسائل ملک سے متمتع ہونے کا موقعہ ملتا۔

تبدیلی کی امید بہرحال گذشتہ انتخابات کے بعد اب جو حکومت و اقتدار کا نیا ڈھانچہ تشکیل پا رہا ہے۔ اس سے یہ توقع کی جا سکتی ہے۔ بلکہ اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ اسلام اور عوام کی جہت سے بھی اس ملک میں مثبت اور پر امید تبدیلیاں آنی چاہئیں اگر ہماری خارجہ پالیسی بہتر خطوط پر جا رہی ہے تو ہمارے داخلی معاملات کو بھی بہتر صورت اختیار کر جانا چاہیئے تاکہ ہمارے وطن کا ہر مسلمان فخر سے اپنے آپ کو ایک صحیح اسلامی مملکت کا باشندہ کہہ سکے اور ہمارے عوام دنیا کے سامنے اپنے آپ کو اسلامی طرز زندگی کا کامل نمونہ بنا کر پیش کر سکیں جمعیۃ علماء اسلام ان ہی تبدیلیوں کا پیغام لے کر میدان عمل میں نکلی ہے اور پاکستان کے ہر مسلمان باشندے کو دعوت دیتی ہے کہ وہ آگے آئے اور دین و ملت وطن کی اس حقیقی خدمت میں اس کا ہاتھ بٹائے (ک)

بقیہ۔ کالم ۳

عوام سے اپیل ہے کہ ہر کامیابی فتح و نصرت کا دار و مدار اللہ کی مدد پر ہے اور اللہ کی مدد ان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ جو اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوں۔ اللہ پر بھروسہ رکھنے کی تصدیق لوگوں کے خاص عمل یعنی مصیبت میں صبر اور نعمت پر شکر ہے اور صحیح صبر و شکر وہ ہے جس کا دائرہ حدود کتاب و سنت میں موجود ہے

کامیابی کے لئے اسلامی طرز زندگی اختیار کرنا ضروری ہے اور اتحاد و اتفاق کی مضبوط رسی آپس میں ہونی چاہیئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اے اللہ تو قوم میں اہلیت عطا فرما دے۔ اے اللہ قوم کی کمزوریوں کو دور کر دے۔ اے اللہ سربراہ مملکت اور عمال حکومت و اراکین کو دین مقدم رکھنے کی ہدایت کر دے۔ اے اللہ! اسلامی احکام جاری و نافذ کرنے میں حکومت و اراکین کو جو جھجک اور لغزش ہو رہی ہے اس کو دور فرما دے۔ اے اللہ! قوم میں تعمیل حکم دین کا جذبہ پیدا کر دے۔

ترجمان اسلام کے نادہندہ ایجنٹوں کے نام

اب ہمارے لئے ناگزیر ہو گیا ہے کہ ایسے ایجنٹ حضرات کے نام معہ تمام تفاصیل کے ترجمان اسلام میں بھی اور دوسرے اخبار و رسائل میں شائع کر دیں جنہوں نے باوجود بار بار یاددہانی اور التماس کے نہ تو جواب دینا گوارا کیا اور حسابات صاف کئے۔ ۳۰ر جولائی کو آخری بار پھر خط لکھے گئے ہیں اور اگر ۲۰ر اگست تک مناسب جواب نہ ملا، تو مجبوراً ہمیں مندرجہ بالا کارروائی کرنا پڑے گی۔ (ادارہ)

مولانا قاری عبدالحی عابد کی تقریر

گذشتہ ہفتہ شہر گوجرانوالہ میں جمعیۃ کے زیر اہتمام جلسوں میں مولانا موصوف نے خطاب فرمایا۔ موصوف کی تقریر کے چند اقتباسات ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں:-

اصلاح معاشرہ:- ہمارا معاشرہ اس وقت بہت خراب ہو چکا ہے۔ ہر طرف قتل و غارت اور رشوت کا بازار گرم ہے۔ عصمت فروشی عام ہو چکی ہے۔ ہر طرف برائی ہی برائی نظر آتی ہے۔ یہ سب ہماری بدکرداری کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم اپنی بیماریوں کو محسوس کریں اور خداوند قدوس کے احکامات کی پیروی کریں، اور سنت نبوی کو صحیح معنوں میں اپنی زندگی کے لئے مشعل راہ بنائیں تو چند دنوں میں معاشرہ صحیح ہو سکتا ہے۔

علماء دیوبند: علماء دیوبند کثر اللہ جماعتہم نے برصغیر میں اسلام کی حفاظت کے لئے تن من دھن قربان کیا ہے اور قرآن و سنت کی حفاظت اور ترویج کے لئے انہوں نے ہر قسم کی سختی اور مشقت برداشت کی ہے لیکن قرآن و سنت کا دامن نہیں چھوڑا۔ انہی لوگوں کا فیضان ہے کہ ہمیں آج صحیح کلمہ نصیب ہوا ہے۔ لیکن آج سیرت النبی کے جلسوں کی آڑ میں ان اکابرین کے خلاف بدزبانی کی جاتی ہے۔ حیرت کا مقام ہے کہ مرزائی اور شیعہ کا نام آتے ہی حکام کو فرقہ واری کا خطرہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ مگر اکابر علماء دین پر کیچڑ اچھالنے کا وہ تماشا دیکھنا ہی پسند کرتے ہیں؟

اہل حق پر سختیاں: حق کہنے والے ہر زمانہ میں موجود رہے ہیں اور موجود رہیں گے۔ ان پر ہر قسم کی سختیاں آتی رہی ہیں اور آئندہ بھی آئیں گی۔ محمدی مسلک کو ماننے والوں کو گالیوں سے رنجیدہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ خندہ پیشانی کے ساتھ تختہ دار کا سامنا کرنے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ ہم ہر سختی اور مصیبت برداشت کریں گے، لیکن قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون اور علماء حق کی توہین میں کوئی بات برداشت نہیں کر سکتے۔

(ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

جناب شیخ ممتاز علی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص کا بیان

(۱) مرکزی مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام منعقدہ سرگودھا کی تجاویز سے ابتدائی و ضلعی جمعیۃ میرپور خاص کو پورا پورا اتفاق ہے۔

(۲) حالیہ امریکی "تنگ نظری و کم ظرفی کو عوام نفرت و مذمت سے یاد کرتے ہیں۔ اس موقعہ پر سربراہ مملکت پاکستان کی مدبرانہ پالیسی سے عوام میں بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ حکومت کو اپنے موقف پر قائم رہنے اور عوام کو ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۳) متعلقین ضلعی جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص کو متفقہ مشورہ ہے کہ ہر وہ برائی کے دور کرنے میں حکومت سے پورا پورا تعاون کریں۔ رشوت خوری اور بدعنوانی دور کرنے کے لئے اگر ضرورت ہو تو بلا دریغ اراکین جمعیۃ پیش پیش ہوں تاکہ ملک و ملت کی اس لعنت جیسی سے نجات ملے

(باقی کالم ۲ میں)

صحیفۂ عالم

ممالک اسلامیہ

جزائر مالدیپ آزاد ہو گئے

ایک اسلامی مسلم مملکت کا قیام ۲۷ر جولائی کل برطانوی اقتدار سے جزائر مالدیپ نے آزادی حاصل کر لی ہے میثاق کی رو سے کچھ عرصہ برطانیہ اپنی فضائی فوج یہاں رکھے گا۔

جزائر مالدیپ بحر ہند میں چھوٹے چھوٹے دو ہزار جزائر پر مشتمل علاقہ ہے۔ یہاں کے باشندوں کی غالب اکثریت مسلمان ہے۔

پاکستان افریشیائی کانفرنس کامیاب بنائے گا

وزیر خارجہ مسٹر بھٹو نے الجزائری وزیر خارجہ عبدالعزیز کو ایک پیغام میں یقین دہانی کی ہے کہ پاکستان مجوزہ افریشیائی کانفرنس کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔

افریشیائی ممالک ایٹم بنائیں

انڈونیشیا **صدر سوئیکارنو کا مشورہ** کے صدر سوئیکارنو نے افریشیائی ممالک کو مشورہ دیا ہے کہ وہ بھی ایٹمی ہتھیار تیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ سامراجی طاقتوں کے خلاف دفاع کے لئے ایٹمی ہتھیار حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے

اسرائیل کی ناپاک نگاہیں حجاز مقدس پر

صدر ناصر کا انتباہ — انقلاب مصر کی تیرھویں سالگرہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے صدر ناصر نے انکشاف کیا کہ لندن سے ایک نقشہ اسرائیل کا شائع کردہ میرے پاس آیا ہے۔ جس میں دو اسرائیل دکھائے گئے ہیں۔ ایک موجودہ اسرائیل اور دوسرا آئندہ کا عظیم تر اسرائیل جس میں پورا فلسطین، اردن، سعودی عرب، شام، لبنان، عراق کا ایک حصہ اور نہر سویز کا علاقہ دکھایا گیا ہے۔ حتیٰ کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کو بھی اس اسرائیلی نقشہ کا حصہ دکھایا گیا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اسرائیل توسیع پسندی کے کیا کیا خواب دیکھ رہا ہے۔ ہمیں اسرائیل کے ان ناپاک عزائم کو شکست دینی ہے۔

قبرص کے ترکوں نے علیحدہ حکومت قائم کر لی

نکوسیا۔ یکم اگست۔ قبرص کے ترکوں نے ان علاقوں میں جہاں ان کی اکثریت ہے اپنے قوانین نافذ کر دیے ہیں انہوں نے اپنی پارلیمنٹ بھی بنا لی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جزیرہ عملاً دو ٹکڑوں میں بٹ چکا ہے۔ جن میں سے ایک ترکوں اور دوسرا یونانیوں کے قبضے میں ہے

ممالک غیر

امریکہ ویتنام کی جنگ نہیں جیت سکتا

جکارتہ۔ یکم اگست۔ صدر ڈیگال کی رائے میں امریکہ ویتنام کی جنگ میں کامیاب نہیں ہوگا۔ انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو نے گذشتہ رات بحریہ کے افسروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کے دورہ پیرس میں صدر ڈیگال نے ایک ملاقات میں فوجی ماہر کی حیثیت سے یقین ظاہر کیا، کہ ویت نامی عوام بالآخر فتح یاب ہوں گے۔

ہم آزادی کا اعلان کرینگے

برطانیہ کو روڈیشیا کی دھمکی جوہنسبرگ۔ یکم اگست روڈیشیا کے وزیر اعظم اسمتھ نے دھمکی دی ہے کہ اگر برطانیہ نے آزادی نہ دی تو ہم خود ہی آزادی کا اعلان کر دیں گے۔ جوہنسبرگ (جنوبی افریقہ) کے ایک اخبار سے [illegible] انہوں نے کہا کہ اگر برطانیہ نے رد یہ نہ بدلا تو ہم مذاکرات سے خوش نہیں ہوں گے۔ روڈیشیا میں سفید فام اقلیت کی حکومت ہے۔ جو افریقیوں کو غلام رکھنا چاہتی ہے

اردن کے دو باشندوں کو سزائے موت

یروشلم۔ یکم اگست۔ اردن کی ایک عدالت نے کل فوج کے دو گارڈیوں کو سزائے موت اور ایک کو عمر قید کی سزا کا حکم سنایا۔ ان کے خلاف اردن کے ایک گاؤں پر اسرائیلی حملہ میں مدد دینے کا الزام لگایا گیا تھا۔

افغانستان میں اگلے ماہ انتخابات ہونگے

پشاور۔ یکم اگست۔ افغانستان کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد یوسف نے کہا ہے کہ نئے آئین کے تحت انتخابات ستمبر میں ہوں گے۔

ریڈیو افغانستان کے نمائندے سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک میں چند سال پہلے شروع ہونے والی اصلاحات انتخابات سے مکمل ہو جائیں گی۔ یہ تبدیلیاں وقت کے تقاضے کے پیش نظر کی گئی ہیں۔ ان کا سہرا ظاہر شاہ کے سر ہے۔ جن کے کہنے پر ان کا آغاز ہوا۔ وزیر اعظم نے کہا۔ نیا آئین پچھلے سال منظور کیا گیا۔ اس کے تحت عدلیہ اور انتظامیہ کے اختیارات الگ الگ کر دیئے گئے ہیں۔ لوگوں کے حقوق اور فرائض بھی متعین کر دیئے گئے ہیں۔

یمن کے صدر سلال کو قتل کرنے کی کوشش

عدن پہنچنے والی خبروں کے مطابق گذشتہ جمعہ کو صدر سلال کو قتل کرنے کی ایک ناکام کوشش کی گئی۔ وہ اپنے دفتر سے نکل رہے تھے کہ ان کے ایک ذاتی ملازم نے ان پر خنجر سے حملہ کر دیا حملہ آور اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا اور اسے خود صدر سلال اور ان کے باڈی گارڈ نے پکڑ لیا۔

اخبار وطن

ہم امریکہ کی مرضی کے پابند نہیں ہیں صدر ایوب

راولپنڈی۔ یکم اگست۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ خود مختاری کا تحفظ ہمیں اقتصادی ترقی سے زیادہ عزیز ہے۔ صدر نے قوم کے نام اپنی ماہانہ نشری تقریر میں اعلان کیا کہ غیر ملکی امداد کی خاطر آزادی کو بھینٹ نہیں چڑھایا جا سکتا۔ امریکی امداد ملتوی ہونے سے پیدا شدہ صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ ملک کی اقتصادی ترقی اور خوشحالی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ لیکن اس کی سلامتی اور آزادی سب پر مقدم ہیں۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ ایک آزاد قوم کی حیثیت سے ہمیں اپنے ہمسایہ ملکوں سے تعلقات کو معمول پر لانے کا پورا حق پہنچتا ہے۔ ہم اس معاملے میں کوئی سودے بازی نہیں کرینگے۔

پُرامن تصفیہ کی توقعات ختم ہوتی جا رہی ہیں

راولپنڈی۔ یکم اگست۔ صدر ایوب نے آج اپنی ماہانہ نشری تقریر میں رن کچھ کے معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں یہ امید تھی کہ یہ معاہدہ پاکستان اور بھارت کے حل طلب مسائل کے تصفیہ میں مشعل راہ ثابت ہو سکتا ہے لیکن بھارتی سیاست نے جو رخ اختیار کیا ہے۔ اس سے ہماری یہ توقعات ختم ہو رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کی سب سے بڑی وجہ کشمیر کے معاملہ میں بھارت کا رویہ ہے۔ جہاں جنگ بندی کی خلاف ورزی اور کشمیری عوام پر مظالم کی وارداتوں میں مزید اضافہ کر دیا گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف کو مراعات

اسمبلی نے بل منظور کر لیا، حزب اختلاف نے پسندیدگی

قومی اسمبلی نے ایک سرکاری بل منظور کیا ہے۔ جس کی رو سے قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد کو دو ہزار روپیہ ماہانہ الاؤنس اور بعض دوسری اہم مراعات دی گئی ہیں حزب اختلاف کے ارکان نے اس بل کی باوجود سرکاری ہونے کے کوئی مخالفت نہیں کی، بلکہ اس کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

پریس قوانین معطل کر دیئے گئے

حکومت نے بارہ ماہ کے لئے خصوصی پریس قوانین پر عملدرآمد معطل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ تاکہ قومی اخبارات آزادی کے ساتھ اپنی اخلاقی عدالت کے ذریعہ اپنے ساتھ ضابطۂ اخلاق پر عملدرآمد کر سکیں جسے حال ہی میں کونسل آف پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹرز کی مجلس قائمہ نے تیار کیا ہے۔

صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات اور ممبروں کا فرض

اللہ تعالیٰ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔ وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں وہی اعلیٰ حکمتوں اور مصلحتوں کا تقاضا ہوتا ہے۔ انہوں نے اس جہان کو عالم اسباب بنا کر اسباب و مسبّبات کو باہم مربوط کر دیا ہے۔ اگر کہیں ظاہری اسباب پر نتیجہ مرتب ہوتا نہ دیکھے تو سمجھ لیجئے کہ وہاں کوئی مخفی اسباب ہیں۔ جو ظاہری اسباب سے قوی تر ہیں۔ اور نتیجہ ان باطنی اسباب پر مرتب ہوا ہے۔

قدرت کاملہ نے اس نظام شمسی کو انسانی مفادات کے لئے کھڑا کر رکھا ہے۔ اور انسان کو اپنی خلافت، اپنی عبادت اور معرفت کے لئے اور اپنے منشاء کے مطابق نظام عالم کو عدل و انصاف سے چلانے اور خالق و مخلوق کے حقوق کو ادا کرنے کے لئے۔ تاکہ جو لوگ اس ابتلاء و امتحان میں پورے اتریں، ان کو سربلند اور معزز بنا کر جنت کا وارث کر دیا جائے۔ اور جو بدبختی سے مالک کے منشاء کی خلاف ورزی کریں۔ ان کو قرار واقعی سزا دی جائے (لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً) ہم کو حکومت اسی لئے ملتی ہے کہ اس انعام و اکرام کا حق شکر ادا کرتے ہوئے مالک کے احکام کی تعمیل کریں۔ جب تک ہم خود اس نعمت کی بے قدری نہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے یہ نعمت نہ چھینیں گے۔ اور ناشکری کرتے کرتے اگر ہم نے اس کو خداداد نعمت نہ سمجھا۔ بلکہ اپنے بازوؤں کی کمائی قرار دے کر کمینہ پن اور عیاشی و بد معاشی کا میدان گرم کر دیا تو پھر ہمارے ہی اعمال کے نتیجہ میں یہ نعمت ہم سے سلب کر لی جاتی ہے۔ یہی قرآنی اصول ہے۔ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَکُ مُغَیِّرًا نِّعْمَۃً اَنْعَمَھَا عَلٰی قَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ (ترجمہ) یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کوئی نعمت جب کسی قوم کو عطا فرما دیتے ہیں (جب کوئی فضل و احسان کر دیتے ہیں) اُسے تبدیل نہیں کرتے (اور اس نعمت کو نہیں چھینتے) جب تک خود وہ قوم اپنی حالت تبدیل نہ کر دے (کہ نعمتوں، حکومتوں اور اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے خدا تعالیٰ کو بھلا کر خرمستیاں کرنے لگ جائیں) ہمارے بی ڈی کے ممبروں کو بھی اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی۔ ان کا اکرام کیا۔ ان کو قوم کی نمائندگی عطا فرمائی۔ یہ بھی وہی ابتلاء و امتحان ہے۔ گذشتہ قومی اسمبلیوں کے انتخابات کے بعد رائے عامہ پر یہ اثر پڑا کہ محدود افراد کے ذریعہ ملکی انتخابات آزادانہ نہیں ہو سکتے۔ یعنی وہ آزادی سے اپنی ضمیر کی آواز پر نہیں چل سکتے۔ ہمیں اس رائے سے بہت کچھ اتفاق کرنا پڑتا ہے۔ مگر ابھی امتحان کے چند اور مواقع باقی ہیں۔ بہت سے ممبر صاحبان کمزور دل اور کچھ مجبور جیسے ہوتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ووٹ کا پتہ لگ جائے گا اور ہم کو نقصان کا اندیشہ ہے۔ بعض لوگ ووٹ دینے میں کسی نہ کسی کی خوشنودی یا ذاتی مفادات کا خیال رکھتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ اگر بی ڈی کے ممبر صاحبان اپنا ووٹ ظاہر نہ کرنا چاہیں۔ تو وہ اندر چپکے ڈال کر پرچی کو دوہرا کر کے ڈال دیں۔ کسی کو کسی وقت بھی اس کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ اور حکومت بھی یہی چاہتی ہے کہ ووٹ کی رازداری قائم رہے۔ دوسری بات بھی غلط ہے۔ یہ ووٹ امانت ہے اس سے سارے ملک کے لئے اچھے یا بُرے قانون بن سکتے ہیں۔ اس سے ہمارے ملک کی قسمت بن سکتی یا بگڑ سکتی ہے۔ ذاتی مفادات اور مخصوص تعلقات کو بروئے کار لا کر دین و ایمان اور ملک و ملت کے تقاضوں کے خلاف کرنا کتنا بڑا جرم ہے۔ کہ اس کا خمیازہ ساری قوم کو بھگتنا پڑے گا۔ جو ہو چکا وہ ہو چکا۔ اب بی ڈی کے معزز ممبروں کو صوبائی الیکشن میں پوری دیانتداری سے اپنا ووٹ استعمال کر کے خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہونا اور امتحان میں پورا اترنا چاہیئے۔

ایک سچے مسلمان کے لئے پہلی بات یہ ہے کہ وہ دین کے فائدے کو دوسرے تمام مفادات سے مقدم سمجھے۔ اگر وہ ایسا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے دوسرے کام خود درست فرما دیں گے۔ اس عزم و یقین کی ضرورت ہے۔ صوبائی انتخابات میں ہر ہر حلقہ میں دینداروں اور نسبتاً بہتر آدمیوں کی حمایت ہر حساس اور درد دل رکھنے والے مسلمان کا فرض ہے۔ ضلع ہزارہ کی تحصیل مانسہرہ و ایبٹ آباد کی ملی جلی سیٹ میں جہاں بڑے بڑے دنیا دار امیدوار ہیں۔ وہاں محترم محمد اشرف خاں صاحب جیسے دیندار مسلمان بھی امیدوار ہیں۔ جو عوامی تکالیف اور ضروریات سے (باقی صفحہ ۳ پر)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس

۲۶ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۶۵ء کو صوبائی دفتر سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس ہوا جس میں حسب ذیل حضرات شریک ہوئے۔

(۱) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

(۲) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب۔

(۳) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی ناظم جمعیۃ۔ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم جمعیۃ صوبہ۔ حضرت مولانا عبدالستار صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع راولپنڈی۔ حضرت مولانا حکیم شریف الدین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر مولانا مفتی عبدالحلیم صاحب نائب امیر جھنگ صدر۔ مولانا سید صادق حسین صاحب جھنگ صدر۔ صوفی شیر محمد صاحب جھنگ شہر۔ قاری سراج الدین صاحب کلورکوٹ۔ مولانا عبدالوارث صاحب چنیوٹ۔ حاجی محمد بلال صاحب سیٹھی خازن صوبہ (سرگودھا) حضرت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ شہر سرگودھا مولانا محمد صادق صاحب ناظم ضلع سرگودھا و دیگر حضرات۔

مجلس شوریٰ کی مختصر کارروائی حسب ذیل ہے۔

پہلا اجلاس: ۸ بجے دن سے ایک بجے تک ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن حکیم کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں جمعیۃ کی تنظیم و استحکام پر روشنی ڈالی۔ حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب نے سابقہ کارگذاری پیش فرمائی جماعتی تنظیم کے سلسلہ میں اہم امور پر مشاورت ہوئی۔

اجلاس دوم ۳ بجے سے ۵ بجے تک ہوا۔ اس اجلاس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین ناظم اعلیٰ صوبہ شمالی پنجاب بھی شریک ہو گئے تھے۔ اس اجلاس میں صوبائی اضلاع کے تنظیمی دورے کا حسب ذیل پروگرام مرتب کیا گیا۔

(۱) ۲۴، ۲۵ مئی کو بمقام حضرو ضلع کیمبل پور۔ ۲۶، ۲۷ مئی کو شہر راولپنڈی میں جمعیۃ کے اجلاس منعقد ہونگے جن میں حسب ذیل حضرات شریک ہونگے۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزیہ۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم جمعیۃ صوبہ شمالی پنجاب (جہلم) حضرت مولانا عبدالستار صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع راولپنڈی مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ صوبہ شمالی پنجاب

(۲) ۵ جون سے ۹ جون تک ضلع لائلپور (۳) ۳ جولائی سے ۶ جولائی تک ضلع جھنگ (۴) ۳۰ جولائی تا ۳ اگست ضلع سرگودھا (۵) ۲۸ اگست تا ۳۱ اگست ضلع میانوالی کا تنظیمی دورہ ہوگا۔ ان مقامات میں حسب ذیل حضرات شریک ہوں گے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر صوبہ۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نائب امیر صوبہ۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ صوبہ۔ حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم صوبہ۔ مولانا محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ ضلع سرگودھا۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم صوبہ۔ مکمل پروگرام کی تفصیل عنقریب شائع کر دی جائیگی۔

اجلاس سوم بعد نماز عصر منعقد ہوگا۔ جس میں ستمبر ۶۳ء تا اپریل ۶۵ء صوبائی جمعیۃ کے آمد و خرچ کی تفصیل پیش کی گئی نیز یہ طے کیا گیا کہ مقامی ہفتہ وار یا پندرہ روزہ اجلاسوں کے علاوہ شمالی پنجاب کے ہر ملحقہ ضلع میں کسی اہم مقام پر سہ ماہی ضلعی اجلاس منعقد کیا جائے اور جمعیۃ کی مالی ترقی کی کوشش کی جائے۔ یہ قرار پایا کہ صوبائی کانفرنس کے انعقاد کے لئے آئندہ کسی اجلاس میں فیصلہ کیا جائے گا (محمد رفیق ناظم دفتر)

مولانا اختر محمد صاحب مہتمم مدرسہ کردگاپ بلوچستان

مبلغ جمعیت علماء اسلام قلات ڈویژن بلوچستان کا دورہ۔ مندرجہ ذیل مضامین پر قوم کو آمادہ کیا گیا۔

(۱) بعض مقامات پر بدعتوں سے توبہ کرانا۔

(۲) سودی رقوم سے باز آنا

(۳) ازدواجی معاملات میں اخراجات کی کثرت کو روکنا۔

(۴) میراثوں کو عورتوں پر تقسیم کرنا

(۵) تعمیر مساجد و مدارس میں حصہ لینا

(۶) اعانت غیر اللہ سے بہ خلوص قلب توبہ کرنا۔

(۷) مخالفوں اور دشمنوں میں مطابق شرع اتفاق پیدا کرنا۔

(۸) داڑھیاں مطابق سنت چھوڑنا

(۹) جمعیۃ علماء کی طرف ترغیب دینا

(۱۰) بعض مواضع میں دینی اخبارات جاری کرنا۔

(۱۱) استقامت پاکستان کے لئے مطابق شرع دعا کروانا۔

(۱۲) رشوت خوری، فحاشی وغیرہ ذمیمہ اخلاق کی مذمت کرنا۔

(۱۳) اسلام اور مسلمانوں کی کامیابی کے لئے دعائیں کروانا۔

(۱۴) حضرت امیر جماعت تبلیغی مولانا یوسف صاحب کے لئے دعا مغفرت کرانا

مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا گیا۔

(۱) قلات (۲) زہری (۳) پندران (۴) چشمہ (۵) مشک (۶) مستونگ (۷) جوار مستونگ (۹) تری (۱۰) شیخ واصل (۱۱) ری کانک (۱۲) پنجپائی (۱۳) محمد خیلی (۱۴) پچیزی (۱۵) توشکی (۱۶) ڈاک (۱۷) حدود کالبندن (۱۸) احمد وال (۱۹) حدود احمد وال (۲۰) سریاب (۲۱) کوئٹہ (۲۲) کردگاپ (۲۳) منایاچی منچگر (۲۴) چاولی کوئٹہ نصیر آباد سندھ۔ جیکب آباد سندھ مواضع مختلفہ نصیر آباد بمقدار تقریباً ۱۴/۱۵ یوم

(اختر محمد مہتمم مدرسہ عربیہ دارالتوحید کردگاپ تحصیل مستونگ بلوچستان قلات ڈویژن حال وارد نواب شاہ سندھ)

خیرپور ڈویژن کی شاخوں کے نام

جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل نو کے لئے ضروری ہے کہ ہر ضلع اپنے اپنے مقام پر ممبر سازی کی مہم شروع کرے اگر کسی ضلع کے پاس ممبر سازی کی کتابیں نہ ہوں۔ وہ مبلغ ۸/۱۲ روپے فی کتاب کے حساب سے ڈویژنل دفتر کو جمع کرا کے ممبر سازی کی کتاب حاصل کر سکتا ہے ممبر سازی کے بعد فوری طور سے پرائمری جمعیۃ، شہری جمعیۃ، شہری جمعیۃ اور ضلعی انتخاب کا انتخاب کر کے فوری طور پر ڈویژنل دفتر کو اطلاع دیں۔

(مولوی) عبدالودود سندھی کنوینر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور

خیرپور ڈویژن (سندھ) کے صوبائی امیدوار

مولانا عبدالودود صاحب سندھی کنوینر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن اطلاع دیتے ہیں کہ حلقہ خیرپور پی، ڈبلیو ۱۲۲ سے مولوی حیدر اللہ صاحب نے۔ حلقہ پی، ڈبلیو ۱۲۳ سے حاجی عطا محمد صاحب لنڈ نے۔ حلقہ سکھر پی ڈبلیو ۱۳۴ سے سردار نور محمد خان صاحب لنڈ نے صوبائی اسمبلی کے لئے کاغذات نامزدگی داخل کئے ہیں۔ جن کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کے بزرگ اور کارکن (احقر عبدالودود سندھی کنوینر ڈویژن جمعیۃ) مولوی عبدالودود صاحب۔ حاجی صاحب والی ڈنو اور مولانا سید محمد شاہ صاحب پوری پوری ہمدردی رکھتے ہیں۔

حلقہ سکھر پی ڈبلیو ۱۳۲ سے محترم سید نصیر احمد صاحب کاظمی نے جو جمعیۃ کے ممبر ہیں کاغذات نامزدگی داخل کئے تھے۔ جو منظور کر دیئے گئے۔

چودھری شوکت علی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفرگڑھ کی خدمت میں

جناب چودھری شوکت علی صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ عرصہ سے کوٹ ادو میں جمعیۃ کا اجلاس نہیں ہوا ہے۔ لہٰذا تمام ضلعی عہدیداروں کو بلا کر تمام ضلع کا پروگرام مرتب کریں اور پورے ضلع میں کام کرنے اور جماعتی فرائض سرانجام دینے کا انتظام کریں (ناظم نشر و اشاعت)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۷ رمئی ۱۹۶۵ء

جناب والی سوات پر عتاب

اخبار ترجمان اسلام حقیقی معنوں میں اسلام کی ترجمانی کرتا ہے۔ اسی لئے وہ ہر گمراہ کی مخالفت اور عامۃ المسلمین کو اس کے شر سے بچانے کے لئے مسلسل سعی کرتا رہتا ہے۔ اس کو اب تک نہ سرکاری اشتہارات ملے، نہ فرموں کے، نہ وہ غیر شرعی اشتہارات اور تصاویر شائع کرنے کے حق میں ہے۔ ملک کے اندر باطل فرقے کھلم کھلا کافر ہیں۔ ہم اہل اسلام ان کے شر سے بچ سکتے ہیں۔ مگر مودودی صاحب نے فقہ تصوف اور اعتماد حدیث پر جو ضرب لگائی ہے اور نا اہل ہو کر قرآن پاک کی تفسیر لکھ کر جو گمراہی پھیلا رکھی ہے۔ اس کی مخالفت کرنا بڑے دل گردے اور اللہ تعالےٰ سے خالص تعلق رکھنے والے حضرات ہی کر سکتے تھے۔ چنانچہ اس کی گمراہی کا پردہ پہلے پہل سالہا سال پہلے علماء دہلی، سہارنپور اور علماء دیوبند نے چاک کیا۔ پھر علماء بریلوی نے بھی اس کو گمراہ ٹھہرایا۔ اہل حدیث نے بھی اس کے خلاف کتابیں لکھیں۔ مگر مودودی صاحب کو ایسا دست غیب حاصل ہے کہ بڑے بڑے لوگوں کے ایمان اس نے تنخواہ پر خرید رکھے ہیں۔ اور ہمیں شبہ ہے۔ کہ بعض مدارس بھی اس سے خفیہ روپے وصول کرتے ہیں۔ اب تو اس فتنہ کو ہر خاص و عام پہچان چکا ہے۔ اور محترم کوثر نیازی صاحب نے گھر کے بھیدی کی حیثیت سے دجل و فریب کی ساری عمارت پیوند زمین کر کے رکھ دی ہے۔ مگر بعض افراد کو اس جھرٹ سے ابھی تک پوری پوری وابستگی ہے۔ ان میں سے ایک عاشق زار مولوی یوسف صاحب ہیں جو پہلے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں تھے۔ وہاں سے نکالے گئے۔ تو جامعہ اسلامیہ میں آگئے وہاں سے بھی نکالے گئے تو پھر کسی نہ کسی طرح دارالعلوم حقانیہ میں آگئے۔ اب وہاں سے بھی اپنی کرتوتوں کی وجہ سے پھر نکالے گئے۔ تو دوبارہ جامعہ اسلامیہ میں آگئے ہیں۔ ترجمان اسلام کی اشاعت ۹ر اپریل ۱۹۶۵ء میں صفحہ ۲ پر خس کم جہاں پاک کے عنوان کے تحت لکھا تھا: کہ اس مودودیے (مولوی یوسف) کے لڑکے کو والی سوات نے معافی دے دی۔ اسی سلسلہ میں ایک مودودی زدہ مولوی سعدالدین صاحب ساکن مردان نے مولانا غلام غوث صاحب کو مودودی کی حمایت میں ایک خط لکھ کر گلہ شکوہ کیا ہے اور نزلہ والی سوات پر گرایا ہے۔ آپ مولوی یوسف کی محبت میں اندھے بہرے ہو کر لکھتے ہیں۔ کہ والی سوات ملحد، گمراہ اور فاسق آدمی ہے۔ اس کی تعریف سے خدا کا غضب مول نہ لو۔

بیچارہ مولوی سعدالدین صاحب مولوی ہو کر بھی یہ نہ سمجھے کہ گنہ گار بھی نیک دل ہو سکتے ہیں۔ اور آج کون ہے جو بے گناہ ہونے کا دعویٰ کرے۔ اور کسی کو نیک دل کہنے سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ وہ معصوم اور تمام برائیوں سے پاک ہے۔ کل آپ سب مسٹر محمد علی جناح کو قائد اعظم اور آج ان کو رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ کیا وہ آپ کے معیار کے مطابق ہیں۔ کل آپ کے مخدوم مکرم اور آپ کے رہنما مودودی صاحب جو مس فاطمہ جناح کو لکھتے تھے کہ اس میں کوئی عیب نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ عورت ہے۔ کیا واقعی مس فاطمہ جناح بے عیب ذات ہے۔ اور کیا مودودی صاحب نے اپنی کتاب تفہیمات حصہ دوم صفحہ ۲۸۱ میں جو لکھا ہے کہ زنا کی شرعی سزا عورتوں مردوں کے اختلاط کے زمانہ میں ظلم ہے۔ کیا قرآنی سزا کو ظلم کہنے والے اور شریعت کے عام حکم کو ایک زمانہ کے ساتھ مقید کرنے والے اس گمراہ کی آپ تعریفیں کر کے عوام کی گمراہی کا سامان پیدا نہیں کرتے اور خدا کے غضب کو دعوت نہیں دیتے۔ ایک مسلمان میں ہزاروں گناہ ہیں۔ جن کو وہ گناہ سمجھتا ہے۔ ہم اس کو اس ملحد سے ہزاروں گنا بہتر سمجھتے ہیں۔ جو صحابہ کرامؓ پر تنقید کرے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بڑے گناہ کا مرتکب ثابت کرے۔ اور جو حدیثوں میں کیڑے نکالے۔ جو فقہ حنفی کے مسائل کی تردید میں کرتا پھرے اور جو سلوک و تصوف کو اسلام سے خارج اور جدا چیز بتائے۔ اور جو حقوق الزوجین میں صاف صاف یہ لکھے کہ عورت کو خاوند لینا نہ ہو تو وہ آزادی حاصل کر سکتی ہے۔ اور عدالت کو ناپسندیدگی کے وجوہ کی تحقیق کی بھی ضرورت نہیں۔ اور اس طرح وہ یورپ کے آزاد لوگوں کے بھی کان کترے۔ اور جو یہ لکھے کہ آئمۂ حدیث ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتے رہتے ہیں۔ اس لئے احادیث پر پورا اعتماد نہیں کیا جا سکتا، اور اس طرح وہ پرویزی کفر کے لئے میدان صاف کرے۔ اور جو مصر کے ناصر کی مخالفت کر کے امریکہ کو خوش کرے۔ اور جو فرشتے کو ووٹ دینے کی مخالفت کرے۔ اور اس کے چیلے شرابی شیطان کو ووٹ دینے کے لئے تیار ہوں۔

ہم اپنے مخدوم مکرم حضرت مولانا سید بادشاہ گل صاحب جانشین اعلیٰ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ سے باادب درخواست کرتے ہیں کہ مولوی یوسف جیسے مودودیے سے اپنے جامعہ کی جتنی جلدی ہو سکے تطہیر فرمائیں۔ اس طرح حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کی روح مبارک کو خوشی ہوگی۔ اور مولوی سعدالدین صاحب اور مولوی یوسف صاحب سے عرض ہے کہ آپ لوگ دل سے یہ بات نکال دیں۔ کہ جو والی کسی کی غلط کرتوتوں کی وجہ سے اس کو ملک بدر کر دے۔ تو وہ ضرور ملحد اور گمراہ ہو جاتا ہے مودودیوں کے بارہ میں جو اقدامات والی سوات نے کئے ہیں۔ ہم ان کو اسلام کی خدمت سمجھتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اسی طرح اللہ تعالےٰ ان کو ہر طرح کے الحاد و ارتداد اور فتنوں کے روک تھام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

بقیہ صفحۂ اوّل

پورے پورے واقف ہونے کے سوا بے لوث محب منکسر ہیں۔ جو متوسط طبقہ سے تعلق رکھتے اور ہر مسلمان کی مصیبت سے کڑھتے ہیں۔ مانسہرہ میں قیام رکھتے ہیں۔ آپ ہر وقت ان سے مل سکتے اور ان کو ہر خدمت کا کہہ سکتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ فرعون کے دربار (اسمبلی) میں صرف ایک اللہ والا تھا۔ جس نے حق کی آواز بلند کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کی اتنی قدر فرمائی۔ کہ قرآن پاک میں اس کا ذکر فرمایا اور اس کے بیان میں برکتیں ڈال دیں۔ آپ بھی خدا تعالیٰ کا لحاظ کر کے اپنے سارے مفاد نظر انداز کر کے ووٹ کو صحیح استعمال فرمائیں۔ پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی کتنی قدر کرتے ہیں۔ وہ تو معمولی نیکی اور دیانتداری کو ہزاروں گنا زیادہ کر کے اجر دیتے ہیں۔ اور بڑا اجر یہ ہے کہ حق کی آواز بلند کرنے اور اصلاح کی کوشش سے ہمارا ملک تباہی سے بچ سکتا ہے اور یہ حقیقت کبھی نہ بھلائیں کہ ہماری ترقی کا راز اسلام اور صرف اسلام میں ہے۔ امید ہے کہ معزز ممبر صاحبان بنیادی جمہوریت اور عام مسلمان اور خاص کر اہل علم حضرات وقت کی ضرورت اور نزاکت کا احساس فرما کر اپنی بے بسی اور چھوٹی طاقت کو قریب کر کے اہل دین کی بیکسی بے بسی کے خلاف جہاد کریں گے۔ یہی موقعہ اور حرکت میں برکت ہے۔ وما علینا الا البلاغ

وقت کی ندا

(قاری محمد یعقوب مدرس مدرسہ تجوید القرآن اہل ضلع ہزارہ)

افسوس آج کل جو لوگ مقتدا بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ کیسے ہی گنہگار، لالچی، دنیا پرست، بناوٹی اور اخلاقِ قبیحہ کا مجموعہ کیوں نہ ہوں مگر دنیاوی مفاد و عزت یا سرکشی نفس امارہ کی بدولت قرونِ اولیٰ کے مقبول و صادق مسلمانوں پر لعنہ زنی کو اپنی فضیلت اور ترفع خیال کرتے ہوئے عوام کے درمیان پھوٹ ڈال کر تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ کا مصداق بنتے ہیں اور اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا کے سچے مضمون کا اپنے تیئں نشانہ بناتے ہیں۔ افسوس ہے ایسے افرادِ کم نصیب پر۔ آج کل یہ دَور جو گذر رہا ہے۔ لوگ اسے ایٹمی دَور سے تعبیر کرتے ہیں۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنا ہی ہمارے لئے کلید فتحیابی ہے۔ اور یہی ہمارے لئے سب سے بڑا ایٹم ہے۔ لیکن کیا کیا جائے مسلمانوں کی حالت پر۔ آج سولہ سترہ سال ہو رہے ہیں۔ اور مسلمان کشمیر کے ذریں رطب اللسان ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور بھارت ان کی آہ و زاری کی پرواہ ہی نہیں کرتا۔ ۔ ۔ آخر کیا وجہ ہے سب سے بڑی خرابی یہ ہے۔ کہ ہم نے حضور کا طریقہ چھوڑ دیا ہے۔ اور غیروں کی تقلید ہمارے لئے قابل صد افتخار ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے اوپر سستی اور کاہلی چھا گئی۔ سستی کا مفہوم ذرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنیئے۔

حضرت ثوبان رضؓ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا۔ کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ جس میں کفار ایک دوسرے کو ممالک اسلامیہ پر قابض ہونے کے لئے اس طرح مدعو کریں گے۔ جس طرح کہ کھانے والے ایک دوسرے کو دسترخوان پر بلاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس وقت ہماری تعداد قلیل ہوگی؟ حضور نے فرمایا۔ نہیں! بلکہ تم اس وقت کثرت سے ہو گے۔ لیکن بالکل ایسے بے بنیاد جیسے رَو کے سامنے خس و خاشاک! اور تمہارا رعب و داب دشمنوں کے دل سے اٹھ جائے گا اور تمہارے دلوں میں سستی پڑ جائے گی۔ ایک صحابی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! سستی کیا چیز ہے؟ حضور نے فرمایا۔ تم دنیا کو محبوب اور دوست رکھو گے اور موت سے خوف کرو گے۔

ضرورت ہے کہ موجودہ دَور کے مسلمانوں کو دینی و دنیوی امور میں اور اخلاقیات میں قرونِ گذشتہ کے مسلمانوں کے قدم بہ قدم شانہ بہ شانہ چل کر خدا و رسول کے احکام کی نہایت ہی خلوص سے پابندی کریں۔ ۔ ۔ تاکہ مسلمان وہ بدترین مسلمان ثابت نہ ہوں۔ جو ان احادیث کے مصداق ہوں گے۔ وما علینا الا البلاغ

ہم اور اسلام

الحمد للہ پاکستان کو عالم وجود میں آئے ہوئے اٹھارہ سال کا عرصہ گذر چکا اور مسلمان تقریباً ۹۰ فیصدی آباد بھی ہو گئے۔ بلکہ ۹۰ فیصدی تو بے نیاز بھی ہو گئے۔ مگر جس اسلام کی تلاش میں اتنا طویل سفر طے کیا تھا۔ اور یہ پریشانی اٹھائی تھی۔ اُس اسلام کی شکل و صورت ہی ہمارے دماغوں سے نکل چکی۔ اور وہ ۱۹۴۷ء کا حادثہ ایک خواب کی حیثیت سے گذر گیا۔ اور آج وہ گنتی کی چند ہستیاں ہیں۔ جو اپنے دل و دماغ کو اسلام کے سانچے میں ڈھالے ہوئے اسی کے سایہ رحمت میں رہ کر دینی تقاضوں کو پورا کرتی ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور آج بھی ایک اہم تقاضے کو پورا کرتے ہوئے جب اسلام کو مسلمان کے سامنے اس لئے پیش کرتی ہیں۔ کہ تم اُسے اپنا لو۔ تاکہ تمہاری سابقہ کوتاہیوں پر مالک حقیقی درگذر فرمائے۔ اور آئندہ کی پریشانی و شرمندگی سے بچانے کے لئے ایٹم بموں کے مقابلہ میں ابابیلوں سے تمہاری مدد فرما دے۔ تو یہ سائنٹیفک مسلمان اُن معماروں کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے ہیں، کہ اجی حضرت! آج کل کے زمانے میں جبکہ ایٹمی طاقتیں اس قدر وسیع اور نظریۂ سیاست بڑا بلند ہو چکا ہے اسلام کی وہ زنگ آلود تلواریں کیا کام آئیں گی۔ میں اُن ماڈرن اسلام والوں سے پوچھتا ہوں کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پیغمبری طاقت رکھنے والے ہاتھ کی تیز دھار چھری حضرت اسماعیل کے گلے پر کیوں نہ چلی۔ اور ۔ ۔ ۔ نمرود لعین کے جنگجو لشکر و لاتعداد فوج کے مقابلہ میں کون سے ایٹمی ہتھیار استعمال کئے گئے تھے۔ بدر کے میدان میں مسلمان فوج کتنے برگزیدوں پر مشتمل تھی۔ اور ان کے قبضہ میں کتنی تلواریں، بندوقیں اور سواری کے لئے کتنے گھوڑے اور اونٹ تھے۔ خدا کے لئے ان حالات کو اُن تاریخوں میں ہی پڑھ کر غیرت ایمانی کو زندہ کر لو (جن کو تم قرآن و احادیث سے معتبر سمجھتے ہو) اب بھی اگر عبرت حاصل نہ ہو۔ جبکہ چاروں طرف آگ لگی ہوئی ہے۔ اور دشمن تم پر صرف اس لئے مانت میں کر دھمکیاں دے رہا ہے۔ کہ مسلمان اپنی سابقہ روایات کو فراموش کر کے اس قدر عیش پرستی میں مبتلا ہو چکے ہے۔ کہ اسے یہ خبر ہی نہیں کہ میرا اور اسلام کا آپس میں تعلق کیا ہے۔ ورنہ غیر مذاہب کے مورخ اعتراف کر چکے ہیں کہ کفر مسلمان کے سائے سے بھی ڈرتا ہے۔ چہ جائیکہ حوصلہ مندی سے مقابلہ کرنا۔ میں حکومت پاکستان اور مسلمانوں سے درخواست کرتا ہوں کہ خدا کے لئے خدا کی بغاوت سے توبہ کرتے ہوئے دین کے تقاضوں کو پورا کرو، اور علماء کرام سے مشورہ کر کے ذرا اعلان جہاد کر کے آزمائش تو کرو کہ تلوار بندوق تو کیا چولہے کی پھونکنی اور چمٹہ بھی تمہیں کام دیتا ہے یا نہیں۔ اور پھر تم ہتھیار پر ناز ہی کیوں کرتے ہو۔ جبکہ زمین و آسمان، حور و ملک تمہاری شہادت پر ناز کرتے ہیں۔ ہاں یہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانیں گے۔ ان کے ساتھ اس قدر طویل سلوک و مہلت ملک و ملت کے ساتھ ظلم ہے۔

(محمد عرفان قادری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم)

مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں تبادلہ

محترم ناظم دفتر قاری نذیر احمد صاحب نے مرکزی دفتر کے عظیم اخراجات کے پیش نظر قربانی کرتے ہوئے اپنی تنخواہ مبلغ دو صد روپیہ ماہانہ سے دست بردار ہو کر اعزازی طور پر خدمت بجا لانے کی پیش کش فرمائی ہے جس کو ناظم اعلیٰ نے شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا۔

مرزا احمد بیگ کا ایثار

سابق ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مرزا احمد بیگ صاحب نے دفتری ضرورت کا احساس کرتے ہوئے بطور معاون اپنی خدمات مفت پیش کر دی ہیں۔ جن کو ناظم مرکزی نے محترم بشیر احمد صاحب اعوان سے تعاون اور ہاتھ بٹانے کا حکم دے دیا ہے۔

اللہ والے پیرانِ کرام

فقہی اختلاف

جس طرح سلف صالحین رح میں بیسیوں مجتہد اور فقیہہ تھے مگر چار ائمہ دین کی فقہ عام طور پر رائج ہوگئی اور ان کے متبعین حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کہلائے اور امت محمدیہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے ان کو قبول کیا اور عالم اسلام ان سے وابستہ ہوگیا۔ بہت کم مسلمان ہوں گے۔ جو ان چاروں میں سے کسی کے پیرو نہ ہوں۔ ان کی تعداد شاید ایک فیصدی بھی نہ ہو اہل نجد اور سعودیوں کو ایسا کہا جاتا ہے۔ مگر مشہور یہ ہے کہ وہ حنبلی ہیں۔ بہرحال وہ بھی قرآن اور حدیث کے پیرو ہیں ــ کسی ایک مسلک کے پابند نہ سہی۔ مگر بحیثیت مجموعی وہ اسلاف سے باہر نہیں جاتے۔ نہ ان بزرگانِ دین پر طعن کرتے ہیں۔ اور نہ ان کے پیروؤں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ سوائے معدودے چند افراد کے۔ یہ سب اہلسنت والجماعت کہلاتے ہیں۔ اور سب ہی سنت رسول اور جماعت صحابہ رض کے اتباع کو صحیح عمل اور حسن اسلام تصور کرتے ہیں۔ بعض لوگ اس اختلاف کو دوسرے فرقوں کی طرح فرقہ بندی کہہ کر مطعون کرتے اور در اصل وہ دین و علماء دین ہی سے لوگوں کو بیزار کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ در اصل دشمنانِ دین کے خفیہ ایجنٹ ہوتے ہیں۔

مسالک کا یہ اختلاف فروعی اختلاف کہلاتا ہے۔ اور اس میں ہر ایک کا مقصد عبادات وغیرہ میں سنتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اتباع ہوتا ہے۔ مثلاً ان حضرات کو نمازوں کے فرض ہونے ان کے پانچ ہونے اور رکوع وسجود اور قیام وقعود وغیرہ کے لازم ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ یہ سب کے سب نماز کو بنج بناء اسلام میں سے سمجھتے اور اس کے انکار یا استہزاء کو کفر قرار دیتے ہیں۔ اداء صلوٰۃ کے بعض اعمال میں ان میں تحقیق کا اختلاف ہوتا ہے۔ مثلاً یہ کہ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے رکھے جائیں یا چھاتی کے اوپر کسی کی تحقیق میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی پہلے طریقہ میں ہے کسی کے ہاں دوسرے طریقہ میں — یا مثلاً یہ کہ نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں یا کانوں تک۔ کسی نے ایک روایت پر عمل کو اتباع سنت سمجھا کسی نے دوسری روایت پر۔ اس طرح کے بیسیوں فروعی مسائل میں کسی نے ایک امام کی تحقیق کو کتاب وسنت کے زیادہ قریب سمجھ کر ان کی پیروی اختیار کر لی کسی نے دوسرے امام کو بڑا عالم کتاب و سنت تصور کر کے ان کا اتباع اختیار کر لیا مگر یہ سب کے سب سلف صالحین کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سنن و آداب معلوم کر کے ان کی پیروی کو ضروری قرار دیتے ہیں۔

طُرق تصوّف کا اختلاف

یہی حال اہل تصوف اور ارباب سلوک کا ہے۔ یہ اللہ والوں کا ایک مقدس گروہ ہے اور ان کا سلسلۂ بیعت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔ جن کا اتباع سنت اور بیعت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مسلم ہے۔ در اصل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت سنگ پارس تھی جس کی برکت سے صحابہ کرام رض کے قلوب کمال ایمان اور نور یقین سے بھر جاتے تھے۔ ان کے لئے احکام اسلام اور ارشاداتِ رسول پر عمل کرنا ایسا فطری امر بن جاتا تھا۔ جیسے ہمارے لئے کھانے پینے کی خواہش۔ ان کو شرعی احکام پر عمل نہ کرنا ایسا باعث تکلیف تھا۔ جیسے ہمارے لئے فطری ضرورتیں میسر نہ آنے سے کوفت اور پریشانی ہو جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صحبت میں حاضری اور غیر حاضری کی کیفیات میں فرق بتایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کسی بزرگ سے بتقاضائے بشری کوئی لغزش ہو جاتی تو وہ ایسا محسوس کرتے کہ کوئی پہاڑ اس پر آ گرا ہے۔ پھر وہ اس کو اتنا بڑا بوجھ محسوس کرتے کہ اس سے نجات کے لئے وہ پیاری جان تک دینے کو تیار ہو جاتے۔ خلافتِ راشدہ تک تقریباً یہی صورتِ حال باقی تھی۔ اس مبارک زمانہ میں ان پاک نفوس کے ہاتھوں بیسیوں بلکہ ہزاروں کرامتیں سرزد ہوئیں۔ لیکن وہ ان کو محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسی کی قدرت کا کرشمہ سمجھتے۔ اور انہوں نے کبھی کرامات کے مظاہروں اور پروپیگنڈوں کا شغل اختیار نہیں کیا۔ در اصل یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور کسی بندے کا اعزاز ہوتا ہے۔ اور جب یہ پیغمبر کے ذریعہ ظاہر کیا جاتا ہے، تو اسے معجزہ کہتے ہیں۔

اسلاف رح کی روحانی ترقی صحبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پھر کمل اتباع سنت کا نتیجہ تھی۔ مگر جب بعد کے زمانے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دور ہوتے چلے گئے۔ آپ کی صحبت کے نمونے یعنی عاشقانِ رسول صحابہ کرام رض کا زمانہ بھی آنکھوں سے اوجھل ہوگیا۔ زمانے میں فساد بڑھ گیا اور احکام پر عمل کرنے اعلاءِ کلمۃ اللہ کی مساعی میں گرانی محسوس ہونے لگی۔ اور اتباع سنت کی برکت سے جو قرب خداوندی حاصل ہوا کرتا تھا اس سے محرومی ہونے لگی۔ تو بہت سے اولیاء اللہ نے اس کا علاج کثرت ذکر تجویز کیا۔ اور کچھ عرصہ یکسوئی اختیار کر کے ذکر و شغل میں مصروف رہے۔ اور تفکر و مراقبات کرنے کے ذریعہ زہد فی الدنیا شوق آخرت عشق خدا اور محبت رسول پیدا کرنے کے اصول کو اپنایا۔ تاکہ خدا تعالیٰ کے پاک نام کی برکت اور اذکار و اوراد کی کثرت سے پھر اتباع سنت اور جہاد فی سبیل اللہ کا جذبہ بیدار کیا جا سکے۔

چنانچہ اس طرح لاکھوں مسلمانوں کو قرب خداوندی اور اتباع سنت کا پاک جذبہ نصیب ہوا اور جہاں علماء اسلام نے وعظ و تبلیغ اور تلقین و تدریس سے اسلام کو باقی رکھنے اور ترقی دینے کی کوشش کی۔ اور جہاں غازیوں اور مجاہدوں نے تلوار سے اسلام کی طرف سے مدافعت کرتے ہوئے کفر کو مرعوب کئے رکھا۔ وہاں مشائخ کرام نے تزکیہ نفس اور اصلاح اخلاق کی کوششوں سے علماء و مجاہدین دونوں کے لئے زمین ہموار کی۔ اور اتباع سنت جاں سپاری، رضا بالقضا اور تفویض و توکل کے اعلیٰ نمونے مہیا کرتے اور تبلیغ و اشاعت اسلام میں مدد و معاون بنے رہے۔ کون ہے جو حضرت جنید بغدادی رح۔ حضرت ابوالحسن خرقانی رح۔ حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی رح۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ سرہندی رح۔ حضرت خواجہ اجمیری رح اور دیگر ہزاروں اولیاء و مشائخ کی خدماتِ دین کا انکار کر سکے۔ ہندوستان میں جہاں کہیں بھی یہ اللہ والے پہنچے۔ وہیں مسلمانوں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہوگئی۔ پھر ان بزرگانِ دین میں سے کسی نے نفی اثبات پر اور کسی نے تفکر و تصور (مراقبہ) کا شغل کرا کر کسی نے درود شریف زیادہ پڑھا کر اور کسی نے ادعیہ کا زیادہ ورد کرا کر پختگی ایمان اور اطاعتِ رسول کا ذوق پیدا کیا یا بڑھایا۔ اور سب کا مقصد اصلاح اخلاق تزکیہ نفس اور اتباع شریعت تھا اور بس۔ ایسے ہزاروں بزرگ ہوئے ہیں۔ مگر زیادہ شہرت ان میں سے چار طریقوں کو ہوئی۔ جو قادری نقشبندی سہروردی اور چشتی کے ناموں سے مشہور ہوئے سلوک کے یہ طریقے کوئی نیا مذہب یا نیا دین نہیں ہے صرف ذکر و فکر کے ذریعہ قلب کو جلا دینا اور نفس کو مقصد حیات کی تکمیل اور اتباع

(باقی صفحہ ۹ پر)

بقیہ:— اللہ والے پیرانِ کرام

شریعت کے لئے تیار کرتا ہے۔ جیسے شریعت کے بغیر طریقت کوئی چیز نہیں ہے۔ اسی طرح آج کل مفاسدِ زمانہ میں ذکر و شغل اور نیکوں کی صحبت اور اچھے ماحول میں ... بغیر شریعت کی پابندی دشوار اور اخلاص کا وجود شاذ و نادر ہے۔ تصوف کا خلاصہ ہی یہ ہے کہ تمام کاموں میں للہیت اور اخلاص پیدا ہوجائے۔ بہرحال امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ) معمولی استثنا کے بعد سلوک و تصوف کے وظائف پر متفق ہے۔ اہل حدیث میں سے بھی ہند و پاکستان کا غزنوی خاندان بھی اصولاً اس کا مخالف نہیں ہے۔ بدعات و محدثات کی قباحت میں بحث نہیں ہے۔ مگر ...... اصلاحِ نفس اور تزکیہ اخلاق کی اس قسم کی مساعی سے جو اسلاف سے منقول چلی آتی ہیں۔ امت متفق ہے۔ اس سے اگر سختی سے اختلاف کیا ہے تو مودودی صاحب نے کیا ہے۔ وہ ایک طرف فقہ کی جزئیات اور حضرت امام ابوحنیفہ کے مسائل پر حملہ آور ہیں تو دوسری طرف تصوف و سلوک کو امت کے لئے مہلک تصور کرتے ہیں۔ وہ اوراد و وظائف اور مراقبات کا مذاق اڑاتے اور ان کو شریعت سے باہر قرار دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور امام ربانی مجدد الف ثانی نے تصوف کی جو اصطلاحات استعمال فرمائی ہیں۔ اس کو بھی مہلک غذا سے تعبیر کرتے ہیں۔ مگر مودودی صاحب کا اختلاف اور تنقید کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ ان کی تنقید سے ائمہ مجتہدین مجددین بلکہ صحابہ کرامؓ تک نہیں بچ سکے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اولوالعزم پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک بڑے گناہ کا مرتکب قرار دے دیا بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کو جو خروج دجال کے زمان و مکان سے تعلق رکھتے تھے تاریخ سے غلط ثابت کیا (العیاذ باللہ تعالیٰ) حالانکہ دینی امور میں حضور کے ارشادات وحی خفی کہلاتے ہیں۔ اور افسوس ہے کہ مودودی صاحب نے اپنی تحقیقات (خرافات) کے زور سے حضور کے ارشادات وحی کو حضور کا ذاتی خیال اور تاریخ سے غلط ثابت کیا۔ حالانکہ تاریخ کا دور ابھی ختم نہیں ہوا کیا کسی مسلمان کے لئے یہ کہنے کی گنجائش ہے کہ قرآن پاک نے اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ فرما کر قرب قیامت کا اعلان کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ ذکر میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح (آگے پیچھے) بھیجے گئے ہیں) فرما کر قیامت کو بہت قریب بتایا گیا۔ چودہ سو سال گذرنے اور قیامت نہ آنے سے قیامت کی پیشگوئی العیاذ باللہ غلط ثابت ہوگئی۔

بہرحال مودودی صاحب اور اس جیسے دیگر محدود افراد کے سوا عالم اسلام نے سلوک کے ان طرق کو قبول کیا۔

موجودہ زمانہ کے پیر

موجودہ زمانہ کے بعض غلط کار یا شہرت پسند پیروں یا بدعتیوں کی وجہ سے نہ تصوف سلوک اور سارے پیران طریقت کو مطعون کرنا انصاف ہے نہ حنفی شافعی وغیرہ اختلاف کو شیعہ، مرزائی، پرویزی وغیرہ اختلاف کے درجے میں رکھ کر برا بھلا کہنا اسلام کی خدمت ہے۔ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی سینکڑوں پیران طریقت ہیں جو روشن خیال، مجاہدانہ ذہنیت کے مالک، باطل کے دشمن اور اعلاء کلمۃ اللہ کا پاک جذبہ دل میں رکھتے ہیں اور ان کے متوسلین خدمت دین کے پروانے ہیں کون اس حقیقت سے انکار کرسکتا ہے کہ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کے خلفاء مثلاً مولانا قاضی مظہر حسین صاحب۔ حضرت قطب عالم مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری کے خلفاء مثلاً مولانا محمد ابراہیم صاحب میاں چنوں حضرت قبلہ عالم مولانا احمد خان رحمۃ اللہ علیہ کنڈیاں شریف کے خلفاء اور خلفاء کے خلفاء آج دین کی سربلندی کے لئے کوشاں ہیں سندھ میں حضرت امروٹ شریف کے خلفاء ہی اس وقت دین کے لئے ڈھال کا کام دے رہے ہیں۔ حضرت حکیم الامت تھانویؒ کے خلفاء نے مدارس کے ذریعہ دین کی نہریں جاری کر رکھی ہیں۔ حال ہی میں مجھے چورہ تحصیل ایبٹ آباد جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں حضرت پیر صاحب موہڑہ شریف کے خلیفہ موجود ہیں۔ ان کے ہر دو بھائی آزادی ملک کے پروانے اور ملکی سیاست کو صحیح لائنوں پر لانے کا درد رکھتے ہیں خود حضرت خلیفہ صاحب ارکان شریعت کی پابندی کے سعاراعی و رعایا کی اصلاح کا بے پناہ جذبہ رکھتے اور مرزا کا سدلیسی کے سخت دشمن ہیں۔ میں ان سے مل کر ان کے اخلاق و کردار سے سخت متاثر ہوا اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو احیاء سنت۔ اصلاح مسلمین اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے مزید مخلصانہ خدمات کی توفیق عنایت کرے۔ ۱۹۵۳ء میں جب ختم نبوت کے پروانوں نے تحریک شروع کی تو حضرت صاحبزادہ صاحب گولڑہ شریف بمعہ متوسلین کے نیز دیگر مشائخ اس کفر سوز مہم کے لئے ایندھن مہیا کرنے میں مصروف تھے۔ پیر و مرشد حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب قدس سرہ سجادہ نشین کنڈیاں شریف نے نفلی حج کا ارادہ ترک فرما کر تحریک کی کامیابی کے لئے پوری پوری توجہ مبذول فرمائی۔ آج حضرت جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا جو چالیس سال سے نقشبندی مجددی سلوک میں فنا ہیں۔ مسند تدریس حدیث کے سوا جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کی رہنمائی باوجود ضعف و علالت کے فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علماء کرام و مشائخ عظام کے ان روشن میناروں کو قائم و دائم رکھے۔ جو عقیدہ توحید و سنت کے ساقی اور سیادت کا درد سینہ میں رکھنے والے ہیں۔ آمین!

جمعیۃ علماء اسلام کے زعماء کرام کے دورے

نظم وضبط کی ضرورت

۲۳ اپریل ۱۹۶۵ء کے شمارہ میں اعلان کیا گیا تھا کہ جلسوں اور کانفرنسوں میں دعوت دینے والے حضرات جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ داروں اور کارکنوں سے ملتان میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس قاسم العلوم کچہری روڈ کے پتہ سے خط و کتابت کریں۔ اور وہاں کے فیصلے اور شرائط کی روشنی میں اپنے جلسوں کا پروگرام بنائیں۔ تاکہ جمعیۃ کے کاموں میں نظم وضبط قائم ہوسکے۔ اس فہرست میں اضافہ کے بعد اب علماء کرام کی فہرست جو اس نظام کی روشنی میں خدمت کرسکیں گے مندرجہ ذیل ہے:

(۱) حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ
(۲) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ
(۳) احقر غلام غوث ہزاروی ناظم مرکزی
(۴) حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی
(۵) حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب شجاع آباد۔ شاہی مسجد
(۶) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی امیر ضلع
(۷) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنی قدس سرہ
(۸) حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب خطیب جہلم مسجد گنبد والی خلیفہ حضرت لاہوریؒ
(۹) حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب جانشین قطب عالم قدس سرہ (بعد از صحت)
(۱۰) حضرت جامع شریعت و طریقت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا مدظلہ
(۱۱) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء سرحد
(۱۲) حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب جامع مسجد سرگودھا بلاک ۱۲
(۱۳) حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور

(احقر غلام غوث ہزاروی ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

متفرق خبریں

جمعیۃ علماء اسلام بھریا روڈ کی سرگرمی

ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام رسول صاحب کا کامیاب دورہ۔ جمعیۃ علماء اسلام بھریا روڈ کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام رسول صاحب مہتمم مدرسہ مدینہ نے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا۔ اپنے لاؤڈ سپیکر پر تقریریں فرمائیں۔ اور مختلف مقامات پر ممبر سازی کی۔ اور مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

(۱) چاہی منوصل

(۱) امیر مولانا الحاج امام الدین صاحب خطیب جامع مسجد منوصل چاہی۔
(۲) نائب امیر۔ چودہری فتح محمد خاں صاحب ممبر یونین کونسل
(۳) ناظم اعلیٰ:۔ چودہری عبد المجید خاں صاحب جنرل واپاری
(۴) ناظم:۔ کریم بخش خطیب محمدی مسجد چاہی منوصل
(۵) خازن:۔ صوفی صاحب سونارا
(۶) سالار:۔ ڈاکٹر سراج الدین خاں صاحب

(۲) بستی رئیس محراب خاں صندھ

(۱) امیر:۔ رئیس محراب خاں ممبر یونین کونسل۔
(۲) نائب امیر۔ جناب قاسم الدین خاں ٹیلر ماسٹر
(۳) جنرل سیکرٹری رئیس حاکم علی جنرل واپاری۔
(۴) ناظم:۔ محمد سلیمان خاں صاحب ٹیلر ماسٹر
(۵) سالار۔ رئیس امام الدین خاں صاحب
(۶) خازن:۔ رئیس امام بخش خاں صاحب

(۳) بستی خدا بخش خان صاحب

(۱) امیر:۔ جمعہ خاں صاحب بلوچ
(۲) ناظم اعلیٰ:۔ رئیس غلام نبی خاں محمد حسن بلوچ۔
(۳) خازن۔ رئیس خدا بخش خاں بلوچ
(۴) سالار۔ میاں علی بخش خاں بلوچ

(۴) ڈھینگو شریف

(۱) امیر۔ حضرت پیر صاحب حسن علی شاہ راشدی
(۲) ناظم اعلیٰ۔ حضرت پیر غلام حسین شاہ صاحب راشدی
(۳) ناظم۔ حافظ اللہ دتہ صاحب و حاجی خان صاحب
(۴) خازن۔ پیر ڈل شاہ صاحب راشدی
(۵) سالار۔ رئیس حاجی محمد قاسم خاں صاحب ممبر یونین کونسل

(۵) بستی خدا بخش خاں بلوچ

(۱) امیر۔ خدا بخش خاں بلوچ
(۲) ناظم:۔ محمد رضا خاں بلوچ
(۳) خازن۔ نیک محمد خاں بلوچ
(۴) سالار۔ کریم بخش خاں بلوچ

(ارسال کنندہ۔ شاکر و زاہد خادمان حضرت مولانا مدظلہ مدینہ مدرسہ بھریا روڈ پاکستان)

ہندوستان و پاکستان

بھارتی سورماؤں کو جو ذلت آمیز شکست رن کچھ کے رن میں ہوئی ہے اس سے اس کی فوجی طاقت اور تمام گھمنڈ کی قلعی کھل گئی ہے۔ اور اب وہ مکر پر اتر آیا ہے۔ اسی وجہ سے دونوں ملکوں کی سرحدات پر دو طرفہ احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ مگر موت سے آنکھیں لڑانا بنیوں کا کام نہیں ہے۔ یہ تو مسلمان ہی ہیں۔ جن کو موت شہادت سے پیار ہے۔ بہرحال صورت حال خطرات جنگ سے خالی نہیں ہے۔

اقبال اور ختم نبوّت

اس سال ۲۲ اپریل کو سمندری میں یاد اقبال میں جلسہ ہوا۔ گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی قادیانی مبلغ کی اس کوشش کو مولانا محمد علی صاحب جانباز نے ناکام کر دیا۔ کہ ہم بھی یوم اقبال کی تقریب میں شریک ہیں۔ مولانا نے گذشتہ تاریخ سے ثابت کیا۔ کہ جب اقبال قادیانیوں کو ملت اسلامیہ سے خارج سمجھتے ہیں۔ تو ان کو ان تقریبات میں شرکت کا کیا حق ہے۔

دورۂ حدیث شریف

دورہ حدیث شریف پڑھنے والے طلبہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں باقاعدہ دورہ حدیث شریف شروع کر دیا گیا ہے اس عظیم خدمت کو مجاہد ملت شیخ الحدیث مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم انجام فرما رہے ہیں۔ حضرت موصوف اب باقاعدہ دورۂ شریف پڑھا رہے ہیں۔ داخلہ کی گنجائش باقی ہے۔

(ناظم نشر و اشاعت مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر فون ۲۳۴۴)

اعلان

زیر اہتمام مدرسہ تبلیغ الاسلام حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندہری سات محرم ۹ رمئی بروز اتوار عشاء کے بعد مرتی مسجد میانوالی میں شہادت امام حسین اور فضائل صحابہ پر تقریر فرمائیں گے۔

حافظ چراغدین صاحب ناظم جمعیۃ مدھانی والا کے جذبات

تحصیل سرگودھا میں امیر مرکزی کے حکم اور فیصلے نے تمام شیطنی پروپیگنڈے کو ختم کر دیا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام کرسیوں کے لئے لڑ رہی ہے۔ حالانکہ اس کے سامنے صرف اور صرف دینی مقاصد ہیں۔ مگر بڑا افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں پارٹی بازی کی بیماری بہت زیادہ ہے۔ تمام ممبران صاحبان پارٹی کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خواہ الیکشن میں گندا، شرابی، زانی کھڑا ہو۔ ہر ممبر نے اس کا ہی ساتھ دینا ہے جس کی وہ پارٹی کا ہو۔ نہیں پارٹی کا سوال ہی نہیں ہے۔

آپ صاحبان نے یہ دیکھنا ہے کہ ہم جس آدمی کو ووٹ دے رہے ہیں۔ وہ اسمبلی میں جا کر قوم کے فرائض اور اسلام کے فرائض کو عملی جامہ پہنا سکیگا یا نہیں۔ اگر وہ اس قابل ہی نہیں ہے تو اس کو ووٹ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اگر خدا نخواستہ گندا آدمی آپ نے ممبر چن لیا۔ تو وہ دوسروں سے کب نیک کام کرائے گا۔ جو خود شرابی ہے۔ وہ دوسروں کو کیسے شراب پینے سے روکے گا۔ جو خود زانی ہے۔ وہ دوسروں کو کب زنا سے روکے گا۔ جو خود بے نمازی ہے۔ وہ دوسروں کو نماز پڑھنے کے لئے کیسے کہہ سکتا ہے۔ یہ آپ خود ہی اندازہ کر لیں۔ ہمارا کا یہ فرض ہے کہ وہ نیک آدمی کو ووٹ دیں (حافظ چراغدین ناظم جمعیۃ علماء اسلام مدھانی والا)

مبارک سمجھوتہ

مولانا محمد عرفان صاحب قادری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ سندھ نے اس سمجھوتے پر جو محترم خان محمد صاحب کلیار رئیس چوکیرہ اور محترم مولانا حکیم شریف الدین صاحب کنالی سالانوالی کے درمیان ہوا ہے۔ ہر دو کو مبارکباد دی ہے۔ اور حضرت مولانا حکیم صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ کہ انہوں نے امیر جمعیۃ کے حکم پر کاغذات واپس لے کر اس کا ثبوت مہیا کیا ہے۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام کے سامنے صرف دینی مقاصد ہیں۔

صدر ناصر اور مارشل ٹیٹو

یوگوسلاویہ کے مارشل ٹیٹو اور مصر کے صدر ناصر نے ایک مشترکہ بیان میں شمالی ویت نام پر امریکی جارحیت کی سخت مذمت کی ہے۔ اور اس کو بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے

حبیب بورقیبہ کی توبہ

ٹیونس (افریقہ) کے صدر حبیب بورقیبہ نے تجویز پیش کی تھی کہ یہودی حکومت پرانی سرحدات کو مان لیں۔ اور فلسطینی عربوں کو دوبارہ بسانے پر راضی ہو جائے۔ تو عرب حکومتوں کو یہودی حکومت کو تسلیم کر لینا چاہیئے اس سے تمام عرب ممالک میں آگ لگ گئی۔ جو یہود کے ساتھ کسی نرمی کو برداشت کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ اب بورقیبہ نے کہا کہ میں اصل مقصد میں عربوں کے ساتھ ہوں صرف طریق کار کے بارہ میں غلط فہمی ہوئی ہے اب وہ صدر ناصر سے ملنا چاہتے ہیں

صدر محمد ایوب خاں

پاکستان کے صدر نے بھارت کے شاستری کے جواب میں کہا ہے۔ کہ اگر بھارت نے پاکستان کی کسی جگہ پر غلطی کر کے حملہ کیا تو ہمہ گیر جنگ چھڑ جائے گی۔ اور اس کی ذمہ داری بھارتی رہنماؤں پر ہوگی۔

সাপ্তাহিক PHONE No. 67715
তরজুমানেইসলাম
লাহোর

WEEKLY
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE
REGD. L. No. 7132
Price 12 Paisa

شمارہ ۱۸ | ۵ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ مطابق ۷ مئی ۱۹۶۵ء | جلد نمبر ۸

مولانا غلام غوث صاحب ناظم مرکزی

مولانا نے ۲۹ اپریل کو سرگودھا میں شمالی پنجاب کی میٹنگ میں شرکت کی ۳۰ اپریل کو جمعہ کے وقت تقریر کی۔ رات تک لاہور پہنچے۔ دفتری کام کیا۔ یکم دوئم اور سوئم اپریل لاہور رہے۔ پھر ہزارہ روانہ ہو گئے۔ آپ نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سے درخواست کی ہے کہ مشرقی پاکستان کا دورہ کریں۔

شیخ عبداللہ

شیخ عبداللہ کو مقبوضہ کشمیر گورنمنٹ نے کشمیر کی شہریت سے محروم کر دیا۔

آزادانہ انتخابات کرانے کیلئے مؤثر اقدامات

ڈھاکہ۔ چیف الیکشن کمشنر جناب جی معین الدین نے بتایا ہے کہ صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کی تمام تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں۔ لاہور سے ڈھاکہ پہنچنے پر انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتلایا کہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرانے کے لئے مؤثر اقدامات کئے گئے ہیں۔

محترم الیکشن کمشنر کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ صرف اعلان کافی نہیں ہے کہ قانون وضع کرنے سے ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔ آپ کو اس کام کے لئے عملی نگرانی کرانی ہو گی۔ ورنہ تو ی۔

سکھوں نے بھارتی حکومت کو دھمکی دی

سکھوں کا ایک نمائندہ کنونشن گذشتہ روز امرتسر میں منعقد ہوا تھا جس میں سکھوں کے ساتھ بھارتی حکومت کے ناروا سلوک کی مذمت کی گئی۔ اور کہا گیا کہ بھارتی حکومت سکھوں کے جذبات سے کھیل رہی ہے اور ان کے ثقافتی اور مذہبی اقدار کو ختم کر رہی ہے۔ کنونشن میں سکھوں کی تمام جماعتوں کے نمایندوں نے شرکت کی۔ جنہوں نے مشرقی پنجاب کی حکومت کو الٹی میٹم دیتے ہوئے کہا کہ سکھوں کے تمام مطالبات ۱۰ مئی تک تسلیم کئے جائیں۔ بصورت دیگر سکھ اپنے جائز حقوق حاصل کرنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

جرمنی اور عرب

مشرقی جرمنی نے اعلان کیا ہے کہ وہ فلسطین اور دریائے اردن کے مسئلہ پر عرب ملکوں کے موقف کا حامی ہے۔

امریکہ مزید فوج ڈومنکن بھیجے گا

امریکہ کے صدر جانسن نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ جمہوریہ ڈومنکن میں امریکی دستوں کی مدد کے لئے مزید دو ہزار فوجی اور جہاز بھیجے گا۔

بورقیبہ کی تجاویز سے عرب قوم کو دھچکا لگا ہے

صدر ناصر نے کہا ہے کہ تونس کے صدر حبیب بورقیبہ نے فلسطین کے مسئلہ کے حل کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ ان سے عرب قوم کو سخت دھچکا لگا ہے۔ انہوں نے یوم مئی کے ایک ریلے سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ صدر بورقیبہ نے یہ تجاویز ایک ایسے وقت پر پیش کی ہیں۔ جبکہ عرب عوام مسئلہ فلسطین کو ختم کرنے کے لئے زبردست کوششوں میں معروف تھے۔

بنئے آپس میں لڑ پڑے

بھارتی اخبار ہندوستان سٹینڈرڈ کی اطلاع کے مطابق رن کچھ کے متنازعہ علاقے میں جنگ بندی سے متعلق برطانوی تجویز پر بھارتی کابینہ میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ خصوصاً وزیر اعظم لال بہادر شاستری اور وزیر دفاع کے مابین شدید اختلاف پایا ہے

اسمبلی کے انتخابات میں بٹ گرام ہزارہ میں پرچی ڈالنے کے کمرہ میں ایک آدمی بیٹھا رہا۔ جس کا معلوم ہونے کسی نے نوٹس نہیں لیا۔

مسلم لیگی خارج کر دیئے گئے

پارلیمانی بورڈ کے فیصلوں کی خلاف ورزی کے الزام میں صوبہ بھر سے ۲۹ ارکان کو مسلم لیگ سے خارج کر دیا گیا

عدن میں گڑبڑ

عدن کے سب سے پرانے علاقہ کریٹر میں ایک دستی بم پھٹنے سے برطانوی پولیس کا ایک افسر اور ایک برطانوی بنک کے دو ملازمین مجروح ہو گئے۔ اس علاقہ سے گذشتہ بدھ کو پانچ گھنٹوں کا کرفیو ہٹا یا گیا تھا

جلد ۸ | جمعہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۵ء مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۴۰

اسلام کے خدائے برتر و بزرگ نے آپ کی مدد کی ہے

اب اسلام کی طرف مکمل طور پر رجوع کرنے میں تاخیر نہ کیجئے اور اس سے بچنے کیلئے کوئی بہانہ نہ ڈھونڈیے

پاکستانی قوم آزمائش و ابتلاء کے ایک عظیم و پُرخطر مرحلے سے سرخرو و کامران ہو کر نکلی ہے۔ وہ چند ساز و سامان اور لاؤ لشکر رکھنے والا دشمن ہے جو ایک منصوبہ میں منہ کی کھا کر پسپا ہو گیا ہے۔ صدرِ مملکت سے لیکر ایک سپاہی اور عام شہری تک نے یہ اعتراف و تسلیم کر لیا ہے کہ دشمن کی اس ہمہ جہتی یلغار کو معجزانہ طور پر جو زک و شکست پہنچی ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل خاص کا نتیجہ ہے۔ اسی نے عساکرِ پاکستان کو یہ ہمت و استقامت بخشی کہ اپنے سے کئی گنا تعداد و طاقت رکھنے والے دشمن کا ڈٹ کر انہوں نے مقابلہ کیا۔ یہ اسی کی عطا کردہ توفیق تھی کہ دشمن کی اندھا دھند بمباریوں سے شہری و سرحدی عوام خوفزدہ اور ہراساں نہ ہوئے۔ یہ اسی کا کرمِ خاص تھا کہ پوری قوم کے مختلف طبقے اپنے سیاسی و مذہبی مناقشات اور اپنے مخصوص و محدود مفادات سے دست بردار ہو کر ایک ملت کی حیثیت سے مضبوط و مستحکم صورت میں دشمن کا چیلنج قبول کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ بھی اسی کے الطاف و عنایات کا کرشمہ ہے کہ ایک دنیا نے پاکستان کے موقف کی صداقت کو مانا اور دشمن کے جارحانہ حملے کی مذمت کی۔ ورنہ ہمارے وسائل و ذرائع کی محدودیت واضح اور عیاں تھی۔ لیکن اللہ کے ساتھ ہمارا تعلق جو اگرچہ کم ہوتے ہوتے بہت ہی تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور دوسرے حبیب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہماری محبت جو اگرچہ اسوۂ رسول سے دوری کی بناء پر اب برائے نام باقی ہے یقیناً اس آڑے وقت میں کام آئی اور رب کعبہ کے جوشِ رحمت نے ہماری اعانت و دست گیری اس طرح فرمائی کہ دشمن سراسیمہ اور دنیا حیرت زدہ ہے اور ہم اپنے عجز و درماندگی کے احساس کے ساتھ اس کا حق شکر و سپاس ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

کیا یہ صورت حال اس بات کی دعوت نہیں دے رہی کہ اب بھی اپنے خدا اور اپنے رسول کے ساتھ اپنے تعلق کو نہایت مستحکم اور بے آمیز بنا لینا چاہیئے۔ ہمیں جس در سے بے مانگے یہ بے پایاں اعانت حاصل ہوئی، اسی کے در پر ہمیشہ کے لئے اپنا سر رکھ دینا چاہیئے۔

ہم ایک نہایت مکار و بے رحم طاقتور دشمن کی زد پر آ گئے تھے اور دنیا کی بڑی طاقتیں کسی نہ کسی صورت میں دشمن کی سرپرست تھیں لیکن ہمارے رب نے ہمارے دلوں کو یقین و حوصلے سے لبریز کر دیا۔ ہمارے جوانانِ لشکر میں موت کو لبیک کہنے کی جرأت پیدا ہو گئی اور غیب سے ہماری نصرتوں اور دشمن کی ہزیمتوں کے سامان پیدا ہوتے چلے گئے۔ یہ سب کچھ

صرف اس لئے ہوا کہ ہم خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور خدائے بزرگ و برتر کی بندگی کا دم بھرا کرتے ہیں۔

تو جب خدا نے صرف اتنی سی بات پر ہماری خاطر ایسی شانِ غیوری و جلالِ نصرت کا اظہار کیا ہے کیا ہم پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا کہ آئندہ کے لئے ہم صرف اس خدا اور اس کے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی بن کر رہیں۔

بے شک اب ہمارے لئے نجات و عظمت کا یہی راستہ ہے کہ ہم اپنے رب کے ساتھ اپنے عہد و پیمان کو استوار کر لیں، اس کے دین کے سچے علمبردار بن جائیں۔ اس کے رسول کی سنت کو زندہ و پائندہ بنائیں اور اپنے عمل کی استقامت سے دینِ حق کی شہادت کا حق ادا کریں۔ آج کے بعد سے حکومت ہو، عوام ہوں، خواص ہوں سب پر یہ لازم آ جاتا ہے کہ اسلام کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور صرف اللہ اور اس کے رسول کے بن جائیں تاکہ ہمیشہ انتم الاعلون ان کنتم مومنین کی بشارتِ عظمیٰ کے مستحق بنے رہیں۔ آیئے ہم سب مل کر انفرادی زبان میں عہد کریں کہ:

> ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی
> للّٰہ رب العالمین

اس لئے کہ اس کا وعدہ ہے

> کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
> یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں (ک)

مرکزی عہدہ داران جمعیۃ کا دورۂ جھنگ

یکم اکتوبر بروز جمعہ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جھنگ صدر تشریف لے گئے۔ جامع مسجد غلہ منڈی میں نماز جمعہ سے پہلے ناظم صاحب نے اور نماز جمعہ کے بعد عصر تک حضرت درخواستی صاحب نے بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا موجودہ حالات پر روشنی ڈالی اور جہاد و دفاع میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ضرورت بتائی۔ جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں کی خدمات کو سراہا۔ مغرب کو حضرت درخواستی صاحب براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ واپس تشریف لے گئے۔

مقامی جمعیۃ کی میٹنگ

مولانا غلام غوث صاحب نے ۲ اکتوبر کو جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کے ارکان کا اجلاس بلایا، اور اس میں دو گھنٹہ تک مودودیوں کے مکروہ پروپیگنڈوں کی وضاحت، جمعیۃ کی مخلصانہ خدمات اور علماء کرام اور دیندار مسلمانوں کی مکمل یکجہتی وغیرہ ضروری امور پر مفصل روشنی ڈالی اور پانچ آدمیوں کی ایک کمیٹی بنائی جو موجودہ ہنگامی حالات میں تمام ضروری امور پر غور کرتے اور دفاعی خدمات کو تیز کرتے رہیں۔

درسِ قرآن

مولانا نے ۲ اکتوبر کو مسجد اتاولی میں اور ۳ اکتوبر کو مسجد اللہ والی میں نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا۔ جس میں دور دور سے آ کر مسلمانوں نے شرکت کی

جلسۂ عام

یکم اکتوبر کو جامع مسجد غلہ منڈی کی تقریروں کے بعد عام خواہش پر جامع مسجد شیخ لاہوریاں ۲ اکتوبر کو بعد نماز عشاء زیر صدارت جناب محترم ملک علی محمد صاحب امیر ضلعی جمعیۃ جلسہ عام منعقد ہوا جس میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے حالات حاضرہ پر مفصل تقریر کی اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں مودودی دریدہ دہنی کی شدید مذمت کی۔

مولانا صوفی شبیر محمد صاحب کی عیادت کے لئے مولانا بمعہ حضرت مولانا غلام قادر صاحب و حضرت مولانا سید صادق حسین شاہ صاحب کے جھنگ گئے۔

مولانا نے امیر ضلع کی مدد سے بعض مقامی کارکنوں کی شکر رنجیوں کو بھی دور کرنے کی سعی کی۔ جسے اللہ تعالےٰ نے کامیاب فرمایا۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

احوال و وقائع

(مبصر کے قلم سے)

صدر مملکت سے حزب اختلاف کے لیڈروں کی ملاقات

بعض حضرات نے یہ معلوم کرنا چاہا ہے کہ بھارت کے جارحانہ حملے کے بعد پاکستان کو جن جنگی حالات سے گذرنا پڑا ہے اس کے دوران صدر مملکت نے حزب اختلاف کی جماعتوں کے چند افراد سے ہی ملاقات پر کیوں اکتفا کیا۔ دوسری جماعتوں اداروں و افراد حتی کہ کنونشن مسلم لیگ کے زعماء سے بھی ملاقات کی کوئی خبر نہیں آئی۔

بات دراصل یہ ہے کہ پاکستان کے بدخواہ ممالک بھارت وغیرہ ایک عرصہ سے یہ پروپیگنڈا زور شور سے کر رہے ہیں کہ پاکستان کی مخالف سیاسی جماعتیں ایوب خاں کی حکومت و پالیسیوں سے قطعی متفق نہیں ہیں۔ حزب اختلاف کی ان جماعتوں نے بھی ہمیشہ اپنے شدید اختلافات کا برملا اظہار کیا ہے اور موجودہ حکومت کو آمرانہ قرار دے کر اس کی ہر پالیسی پر نکتہ چینی کی ہے حتیٰ کہ بعض نے خارجہ پالیسی تک کو ناکارہ ٹھہرایا ہے۔ صدارتی الیکشن کے دوران اس اختلاف کا جس تلخ و ناگوار صورت میں اظہار ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔ علاوہ ازیں حزب اختلاف کی اکثر جماعتیں و شخصیتیں بین الاقوامی دائرہ میں امریکہ دوستی کی حامی سمجھی جاتی ہیں بلکہ ان میں سے بعض تو اپنے دور اقتدار میں پاک امریکی تعلقات کا سنگ بنیاد رکھنے کی ذمہ دار بھی ہیں۔ نیز یہ کہ حزب اختلاف کی ایک جماعت کے بارے میں آزادی کشمیر کی پہلی جنگ کے وقت صحیح یا غلط یہ عام رائے چلی آرہی ہے کہ وہ اسے جہاد نہیں قرار دیتی۔ بھارت نے بھی اس زمانہ میں اس جماعت سے منسوب اس رائے کو ریڈیو وغیرہ پر نشر کیا تھا نیز یہ بات بھی بالکل عیاں ہے کہ حزب اختلاف کی متعدد جماعتوں و افراد نے حالات کے اس قدر تغیر پذیر ہو جانے کے باوجود امریکہ کی مذمت و مخالفت میں کوئی بیان دینے سے ابھی تک احتراز برتا ہے۔ اس پس منظر میں عین ممکن تھا کہ اس نازک و پرخطر موقعہ پر پاکستان دشمن طاقتیں حزب اختلاف کی ان جماعتوں کی روش اختلاف کو اچھال کر دنیا بھر کو یہ باور کرانے کی کوشش کرنے لگتیں کہ پاکستان کا بھارت سے مقابلہ محض صاحب اقتدار ٹولہ کا فعل ہے، مخالف سیاسی جماعتیں اس سے متفق نہیں۔ لہٰذا اس کے سدباب کے لئے صدر پاکستان نے حزب اختلاف کی ان جماعتوں و افراد سے ملاقات کو مناسب سمجھا تاکہ ان کی طرف سے حمایت واضح ہو جائے۔ ریڈیو وغیرہ سے ان کے بیانات نشر ہوں۔ بیرونی دنیا میں دشمن کو کسی قسم کے مکروہ پروپیگنڈا کرنے کا موقعہ نہ مل سکے اور وہ جمہوریت کی دہائی دیتے ہوئے ان جماعتوں کی اختلافی روش کو شہادت میں پیش نہ کرسکے۔

باقی رہا دوسری جماعتوں بالخصوص جمعیۃ علماء اسلام و دینی جماعتوں کا معاملہ تو ان کا رویہ شروع سے ہی صاف و واضح چلا آرہا ہے۔ وہ اول دن سے آزادی کشمیر اور حفاظت وطن کے لئے جہاد کو ضروری قرار دیتی چلی آرہی ہیں۔ بھارت وغیرہ کو نہ پہلے کوئی ایسا موقعہ مل سکا ہے کہ وہ ان جماعتوں کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرسکتا اور نہ اب کوئی ایسا موقعہ موجود تھا۔ حکومت سے ان جماعتوں کا اختلاف نہ تو اقتدار طلبی کے لئے تھا، نہ مغربی جمہوریت کی حمایت کیلئے نہ ان کا رجحان کبھی امریکہ کی طرف تھا نہ روس کی طرف۔ ان کے اختلاف و اتفاق کی بنیاد محض اور محض دین تھا اور دین ہے۔ چنانچہ ان کی طرف سے حکومت و عوام سب ہی مطمئن ہیں، جبکہ بھارت امریکہ وغیرہ بیرونی ممالک ان سے بالکل مایوس ہیں۔ بات چونکہ صلاح و مشورہ کی نہیں بلکہ دشمن پر اور ساری دنیا پر یہ ظاہر کرنے کی تھی کہ حکومت کے اس اقدام میں حزب اختلاف کی وہ جماعتیں بھی پوری طرح ہمنوا ہیں جو ابھی تک موجودہ حکومت کی شدید مخالف چلی آرہی تھیں اس لئے صدر صاحب کی ملاقات کا ان جماعتوں کے افراد تک محدود رہنا ہی زیادہ مناسب و بہتر تھا، تاکہ یہ کشادہ دلی سے حکومت کی حمایت کر سکیں اور دشمن کو ان کا نام استعمال کرنے کی جرأت نہ ہو۔ اس کے بعد نہ صدر صاحب نے اور نہ حزب اختلاف کی جماعتوں کے سوا دوسری جماعتوں نے اس تکلف کو ضروری سمجھا کہ خواہ مخواہ اپنا اور صدر مملکت کا وقت رسمی ملاقاتوں میں ضائع کرتے رہیں بلکہ ایک ایک لمحے کو قیمتی جانتے ہوئے وہ سب دفاع وطن و ملت کی سرگرمیوں میں لگ پڑے، اور ابھی تک لگے ہوئے ہیں۔

پاکستان کے حامی ممالک

قیام پاکستان کے ۱۸ سال بعد یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ بین الایشیائی سطح پر پاکستان کے موقف اور بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستان کی پوزیشن کی حمایت کی گئی۔

قیام پاکستان کے بعد سے ایک مدت تک ہماری یہ بدقسمتی رہی ہے کہ بین الایشیائی و بین الاقوامی میدان میں یورپ کو چھوڑیئے خود ایشیا کے ممالک حتیٰ کہ مسلم ممالک نے بھارت کو زیادہ ترجیح دی۔ اب پہلی بار پاکستان کے موقف کی ایشیا و مسلم ممالک نے باقاعدہ حمایت کی۔ یہ حمایت بعض ممالک کی طرف سے علانیہ کی گئی، بعض کی طرف سے سفارتی سطح پر اور بعض کی طرف سے بھارت کا ساتھ نہ دے کر۔ لیکن سوائے ملائشیا اور سنگاپور کے کسی ایشیائی ملک نے بھارت کی حمایت میں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔

بھارت کو بڑی امید تھی کہ افغانستان اور متحدہ عرب جمہوریہ اس کی ضرور حمایت کریں گے، لیکن ان دونوں ممالک نے بھی قطعی، ایک لفظ بھارت کی حمایت میں نہیں کہا۔ بلکہ مؤخر الذکر نے تو کیسا بلانکا میں عرب سربراہوں کی کانفرنس سے حق خود ارادیت کا اعلان کرا کر بالواسطہ پاکستان کے موقف کو زبردست تقویت پہنچائی۔ اس کے علاوہ بھارت کے یک طرفہ پروپیگنڈے کو مصر سے عراق تک رد کر دیا گیا۔ اس لئے یہ بات بہ زور طریقے پر کہی جاسکتی ہے کہ ایشیا اور عرب ممالک میں بھارت کا بھرم قطعی باقی نہیں رہا ہے اب اور پاکستان کی حمایت براہ راست یا بالواسطہ عرب و ایشیا کے سب ہی ممالک نے علی الاعلان کر دی ہے۔ اب یہ بات یقینی معلوم ہوتی ہے کہ اگر آئندہ کوئی نازک صورت پیش آئی تو سارے ایشیائی ممالک بالکل کھل کر پاکستان کی حمایت کریں گے

سلامتی کونسل کی قرارداد جنگ بندی

سلامتی کونسل کی قرارداد جنگ بندی کو حکومت نے بھی غیر اطمینان بخش و ناکافی بتایا ہے اور ملک کے عوامی حلقوں نے بھی اس پر اپنے عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے تاہم اس قرارداد کو قبول کرنا اس لئے ضروری تھا کہ اس سے تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کی ایک نئی توقع سامنے آئی ہے۔ پاکستان کے متعدد دوست ممالک اور غیر جانبدار ملکوں کی بھی یہ خواہش تھی کہ اس قرارداد کو قبول کر کے نئے سرے سے تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کی کوشش کی جائے۔ روس جو سابق میں اس مسئلہ پر سلامتی کونسل میں بحق بھارت اپنا ویٹو استعمال کرتا رہا ہے اس بار اس نے بھی ویٹو سے احتراز برتا اور اس قرارداد کی تائید کر کے دونوں ملکوں کے سربراہوں کو مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے مذاکرات کرنے کے واسطے اپنے یہاں آنے کی دعوت دی اور اپنی خدمات پیش کیں۔ پاکستان کے لئے مشکل تھا کہ وہ ان سب دوستوں و ہمدردوں اور دنیا کی غیر جانبدارانہ رائے عامہ کو مایوس کر کے قرارداد کو رد کر دیتا۔

حقیقت یہ ہے کہ موجودہ قرارداد کے پس پردہ بھارت اور اس کی سرپرست بعض طاقتوں کا یہ عزم بھی کارفرما تھا، کہ اگر پاکستان نے سلامتی کونسل کی اس قرارداد کو مسترد کر دیا تو بھارت کی علانیہ حمایت اور پاکستان کی علانیہ مخالفت کا راستہ ان کے لئے کھل جائے گا۔ روس بھی پاکستان کی طرف سے مایوس ہو کر بالکل بھارت کی طرف جھک جائے گا۔ امریکہ و برطانیہ چین کے خطرے کے بہانہ کی آڑ لے کر بھارت کی اسلحی امداد اضافہ کے ساتھ جاری کر دینگے۔ اس کے بعد کشمیر کے مسئلہ کو کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے مسئلہ کے بجائے کوئی اور حیثیت دینے کی کوشش کی جائے گی۔ چنانچہ ان ہی توقعات کے پیش نظر نہایت عجلت سے بھارت نے قرارداد کو منظور کر لیا۔ اس کا نمائندہ نتیجہ کا انتظار کئے بغیر واپس اپنے وطن چلا آیا اور بھارت کی طرف سے یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا گیا کہ پاکستان قرارداد منظور نہیں کر رہا ہے۔

لیکن پاکستان نے اپنے عدم اطمینان کے باوجود نہایت تدبر و حوصلہ مندی کے ساتھ قرارداد کو اپنی وضاحت کی روشنی میں قبول کرنے کا اعلان کر کے اس منصوبہ کو ناکام بنا دیا، اور صورت حال کو زیادہ سنگین اور ناموافق ہونے سے بچا لیا وہ بجائے اس کے کہ سلامتی کونسل کی قرارداد نہ ماننے کا مجرم کہلاتا اقوام متحدہ میں نیز عالمی رائے عامہ کی سطح پر بھارت اور اس کے حامیوں کو کھل کھیلنے اور خود سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کو مسئلہ کشمیر سے دامن بچا کر نکل جانے کا موقعہ دیتا۔ قرارداد

(باقی صفحہ ۷ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۷، اکتوبر ۱۹۶۵ء

روس، چین، مصر اور پاکستان

(از مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

موجودہ جنگ

پاکستان بننے کے بعد اہل پاکستان کو پہلی بار بڑی جنگ لڑنی پڑی ہے اور اس کے لئے بھی اُسے جارحیت کے شوقین بھارت نے مجبور کر دیا تھا۔ آزادی اور دفاع ہر قوم کا پیدائشی حق ہے۔ اہل کشمیر کو اپنی آزاد رائے سے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق ہے۔ اور پاکستان کو جس طرح مظلوم مسلمان پڑوسی کی حمایت کا حق ہے اسی طرح اسے اپنے دفاع کا بھی پورا پورا حق ہے۔ اس دفاعی جنگ میں اللہ تعالیٰ کی شان غیبی اور فضل و کرم نے دشمن کی تمام آرزوؤں کو خاک میں ملا دیا۔ ان کے مستقبل کو تاریک کر دیا، اور ساتھ ہی عالمی رائے کو تاریکی سے باہر کر کے بھارت کی کمینگی، بے اصولی اور بزدلی سب پر واضح کر دی۔

تدریجی تبدیلی

سیاسی و ملکی حالات اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے درجہ بدرجہ بدلتے ہوئے موجودہ سٹیج پر پہنچے، ورنہ پاکستان میں ۱۹۵۸ء کے فوجی انقلاب سے پہلے سابقہ پاکستانی سیاست پر قبضہ رکھنے والوں نے شہید ملت لیاقت علی خاں کے بعد پاکستان کو برطانیہ اور امریکہ کا دم چھلا بنا رکھا تھا۔ اس وقت چودھری محمد علی اور مودودی صاحب میں بھی گٹھ جوڑ تھا۔ اور موخر الذکر اشتراکیت کے خلاف زور قلم صرف کر رہے تھے۔ جس کی مخالفت ہمیشہ سے مذہبی طبقات کرتے رہتے ہیں۔ مگر مذہبی طبقات کی مخالفت امریکہ کے خوش کرنے کے لئے نہ ہوا کرتی تھی نہ اس کے ایماء سے۔ اس وقت صدر ناصر، سوکارنو، مارشل ٹیٹو، نکرومہ وغیرہ آزاد گروپ کی حیثیت سے اقوام متحدہ میں رہتے ہوئے مغربی سامراج کے خلاف ایشیائی اقوام کی تنظیم کر رہے تھے۔ اس وقت بھارت کے نہرو نے بھی بدقسمتی سے بہ خود غرضی کے چست لباس کے اوپر آزادی و مساوات کی علمبرداری کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔ اس وقت جہاں سکندر مرزا قوم کے ضمیر کے خلاف اپنے ہتھکنڈے نہیں اسی وقت بھی استعمال کرتے تھے۔ جب تین طاقتوں نے مصر پر حملہ کر کے سویز پر قبضہ کر کے تمام مشرق وسطیٰ کو دوبارہ غلام بنانے کی سکیم بنا رکھی تھی، وہاں سالہا سال تک مودودی صاحب اور ان کے اذناب اور اجیر بھی صدر ناصر کے پیچھے پنجے جھاڑ کر پڑے ہوئے تھے اور یہ کہتے ہوئے بالکل نہ شرماتے تھے کہ صدر ناصر یا مصری کمیونسٹ یا لامذہب ہو رہے ہیں۔ حالانکہ بات صرف یہ تھی کہ صدر ناصر سوکارنو وغیرہ حریت نواز امریکی سامراج کے مقابلہ میں روسی مساعی کو پسند کرتے اور ان کی حمایت کرتے تھے۔

قدرتی انقلاب

اللہ تعالیٰ نے غریب مسلمانوں کی سنی اور حالات اس نہج پر آگئے کہ پاکستان کی انقلابی حکومت نے سامراجیوں کے گھوڑے کی پچھلی بننے سے انکار کر دیا، اب وہ اور اس کی خارجہ سیاست آزاد تھی جس کے تحت اس نے چین اور روس وغیرہ سے بھی تعلقات قائم کر لیے۔

اور خدا کی شان کہ کشمیری اور بھارتی مسلمان مظلوموں کی آہیں کام کر گئیں اور بھارت نے خود فریبی کے عالم میں چین پر حملہ کر دیا۔ پھر اس کو امریکی سامراج بھی ذلت سے نہ بچا سکا اور اس طرح چین و پاکستان کے باہمی اعتماد میں اضافہ ہوا۔ اور آخر کار مضبوط دوستی قائم ہو گئی۔ امریکہ کے پٹھوؤں نے صدر ایوب کو آئینی طور پر سزا دینی چاہی۔ مگر وہ کامیاب نہ ہوئے اور آخر کار بھارت کے ذریعہ اس منحوس مقصد کی خاطر حملہ کر دیا گیا۔

مصر میں تبدیلی

مصری اور عربی عوام ہمیشہ سے پاکستانی مسلمانوں کے بھائی اور ہمدرد ہیں۔ اور اسی طرح پاکستانی مسلمانوں نے کسی لمحہ بھی مصری یا عرب بھائیوں کی ہمدردی کو ترک نہیں کیا۔ مگر چند افراد کی غلطی سے دونوں حکومتوں کے دلوں میں بوجھ تھا۔ اس وقت کی خارجہ پالیسی کی وجہ سے روس پاکستان کے خلاف کشمیر کے مسئلہ میں حق تنسیخ (ویٹو) استعمال کرتا رہا اور امریکہ مصر کے خلاف فلسطینی یہودیوں کی پیٹھ ٹھونکتا رہا۔ جب پاکستان کو اہل مغرب سے مایوسی ہوئی۔ اور اس کی دلیر قیادت نے غلط سیاسی بندھنوں کو توڑ کر سیاسی دباؤ سے رہائی حاصل کر لی۔ قدرتی طور پر مصر و پاکستان کے درمیان بدگمانیوں کے اسباب ختم ہو گئے۔ پھر کیا تھا، اسلامی اخوت نے جوش مارا۔ اور سچی بات یہ ہے کہ پاکستان کے سربراہ نے مسلم حکومتوں کے سربراہوں کو پاکستان آنے کی دعوتیں دیں اور خود ان ممالک کا دورہ کر کے اسلامی تاریخ میں ایک اہم باب کا اضافہ کیا۔

پچھلے دنوں جب صدر ایوب خاں نے مصر کا دورہ کیا تو ان کے استقبال اور الوداع کی شان باہمی اعتماد و ہمدردی کا پورا پورا پتہ دے رہی تھی اور مشترکہ اعلامیہ میں جمہور و اقوام کے حق خود ارادیت کی حمایت کا جو اعلان تھا، اس کے اندر مسئلہ کشمیر کے اصلی حل کی طرف بھی اشارہ تھا۔

الحمدللہ کہ اب پاکستان اور تمام مسلم و عرب ممالک میں مکمل یکجہتی اور ہمدردی کے جذبات کارفرما ہیں۔ اب جبکہ کیسابلانکا (افریقہ) میں عرب لیگ کا اجلاس ہوا جس میں صدر ناصر کی شخصیت سب سے اہم اور زیادہ موثر ہے۔ اس نے بھی تمام اقوام کے حق خود ارادیت کی قرارداد پاس کر کے اسی کی تاکید کی ہے۔ مصری عوام اور مصری اخبارات مسلسل پاکستانی موقف کی تائید کر رہے ہیں۔ تمام مسلم ممالک نے دشمنان اسلام کی سازشوں کی توقع سے مقابلہ کیا ہے۔ مصر اور سعودی عرب کی اخوان المسلمین و دیگر اداروں کے ذریعے حکومتوں کو ختم کرنے کی ناپاک سازشیں پکڑی گئی ہیں۔ عراق اور انڈونیشیا میں بھی یہ منحوس سازش دہرائی گئی۔

مصر کا صدر ناصر تو سب کی آنکھوں کا کانٹا ہے۔ صدر ناصر اور صدر ایوب خاں کی شخصیتیں استعمار کا قرب دشمنوں کو ایک لمحہ نہیں بھاتا۔ صدر ناصر صدیوں سے برطانوی سامراج کے خلاف جنگ لڑتا آ رہا اور اس کے آخری قلعہ کو مسمار کرنے میں مصروف ہے۔ اس نے اس مقصد کے لئے پچاس ہزار مصری فوج یمن میں رکھ کر اس پر اربوں پونڈ خرچ کئے۔ وہ فلسطین کے یہودیوں سے ایک لمحہ صرف نظر نہیں کر سکتا۔ جہاں بیس لاکھ یہودیوں کو امریکی ہتھیار دے کر اسلام کی پیٹھ میں گھونپنے کے لئے تیار کر رکھا ہے اور جس کی حمایت میں بھارت سے بھی دبی زبان میں اندرونی خباثت باہر آ جاتی ہے اور یہاں تک وہاں کہا گیا کہ یہودی حکومت کے سربراہ کو بھارت میں آنے کی دعوت دی جائے۔

چین

چین یا روس سے ہماری دوستی اس لئے نہیں ہے کہ ہم کمیونزم کے حامی ہیں۔ جیسے مصر میں کمیونزم خلاف قانون ہوتے ہوئے بھی روس سے دوستانہ معاہدات قائم ہیں بہرحال چین ایک مضبوط ملک اور افریشیائی کانفرنس میں سوکارنو ناصر کا تیسرا مضبوط ساتھی ہے۔ اس کی عملی ہمدردی آخر تک ہمارے ساتھ رہے گی اور یہی بات امریکہ کے لئے سوہان روح اور بھارت کے لئے پیغام موت ہے۔

روس

روس کا خیال ہے کہ یہ جنگ سامراجیوں نے ایشیائی ملکوں کو کمزور کرنے کے لئے اپنے ذلیل مقاصد کی خاطر کرائی ہے جس کا روکنا ضروری ہے۔ روسی سربراہ اس نزاع کا حقیقی حل تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی ہمدردی بہرحال اقوام کی آزادی کے حق میں اور سامراجیت کی مداخلت کے سخت خلاف ہے۔

خلاصۂ کلام

ہمارا مطلب یہ ہے کہ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی ان حالات میں ہمارا فرض ہے کہ جہاد و دفاع کی کوئی کوشش فروگذاشت نہ کریں اور ساتھ ہی دشمنوں کی دسیسہ کاریوں پر نظر رکھیں جس نے جس درجے کی بھی ہمدردی کی یا کرے۔ اس کا شکریہ ادا کریں اور اندر اندر مسلم ممالک کے بارے میں ایسے پروپیگنڈے نہ کریں جس سے ہماری خارجی پالیسی کو ٹھیس یا دشمنوں کو فائدہ پہنچے۔ مودودی فرقہ والے یا اور کوئی اندر اندر اپنی بھڑاس نکالنے کے لئے جو باتیں صدر ناصر یا دوسروں کے خلاف کریں۔ ان کو گوز شتر اور مصلحت کے خلاف سمجھیں۔ خارجہ پالیسی اور جنگی معاملات میں ہمارے لئے اس وقت وسعت کے طرز عمل کے ساتھ رہنا ہی صحیح طریق کار ہے۔ حکومت کو مشورہ دینا اور بات ہے مگر حکومتی فیصلہ کے بعد عوام کو یہ باور کرانا کہ فائر بندی کا ماننا غلط ہوا اور سرکاری جنگی و سیاسی تدابیر پر نکتہ چینی کرنا جبکہ وہ صحیح سمت پر جا رہی ہوں بالواسطہ دشمن کی امداد کرنا ہے عوام کو ہوشیار رہنا چاہیئے اللہ تعالیٰ تمام اسلامی ملکوں کو دشمنوں کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ آمین!

تلخ و شیریں

معاصر روزنامہ امروز نے بھارتی مہاشوں کی اس بھاگ دوڑ کی جھلک حرف و حکایت کے کالم میں بیان کی ہے جو وہ پاکستان کے خلاف اپنے جارحانہ حملوں کی ناکامی و شکست کے بعد اپنے کھوئے ہوئے وقار و اعتماد کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے عرب دنیا کے دوسرے ممالک میں اب کر رہے ہیں۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو:۔

جب پاکستانی افواج کے ہاتھوں بھارتی سینا کی پٹائی کی گونج ملکوں کے بعد براعظموں کو بھی عبور کرنے لگی تو بھارتی کابینہ میں سے دھکے مار کر نکالے جانے والے وزیر خارجہ مسٹر کرشنا مینن کو دھکے مار کر قاہرہ کے لئے رخت سفر باندھنے پر مجبور کر دیا گیا تاکہ وہ صدر ناصر سے پرانی دوستی کے حوالے سے کچھ کہہ کہلا لیں۔ لیکن صدر موصوف تو کاسابلانکا کے اجتماع میں تمام عرب ممالک سمیت پہلے سے پاکستان کے حق میں بہت کچھ کہہ چکے تھے۔ ممکن ہے وہ صدر ناصر سے یہ کہنے گئے ہوں کہ آپ بیچ میں پڑ کر ہماری کھوپڑی کو مزید پلپلا ہونے سے بچایئے۔ کچھ بھی ہو، کرشنا مینن قاہرہ سے لوٹ آئے ہیں۔ مگر جب سے واپس پدھارے ہیں منہ میں گھنگھنیاں ڈالے بیٹھے ہیں۔ بھگوان جانے ان پر کیا بپتا پڑی ہے۔

•

پھر امور خارجہ کے وزیر سردار سورن سنگھ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے ایک عجیب سے راستے سے بھیجے گئے۔ وہ دہلی سے ماسکو، وہاں سے لندن اور پھر وہاں سے نیویارک پہنچے۔ اور یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی کو لاہور سے لائل پور جانا ہو تو وہ پہلے راولپنڈی جائے، وہاں سے ملتان کا رخ کرے اور ملتان سے لائل پور پہنچے۔ لوگ "شارٹ کٹ" سے سفر کرتے ہیں۔ سردار سورن سنگھ نے "لانگ کٹ" سے سفر کیا، مگر جب ماسکو پہنچے تو ہوائی اڈے پر چودہ گھنٹے تک بیٹھے اپنے ہاتھوں کی ریکھائیں پڑھتے رہے، روسی لیڈر رہنماؤں نے انہیں مطلع کر دیا کہ کمیونسٹ پارٹی کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ اس لئے ملاقات کا وقت نکالنا مشکل ہے۔ وہاں سے ٹھنڈے ٹھنڈے لندن پہنچے اور لیڈروں سے ملنا چاہا۔ مگر سب نے پوچھا "فائدہ؟" بیچارے سورن سنگھ بغلیں جھانک کر رہ گئے۔ اور اب نیویارک میں یوں بیٹھے ہیں۔ جیسے ملاح کشتی ڈبو کر دریا کے کنارے بیٹھ جاتا ہے۔

دو تصویریں

سنا ہے کہ آج کل مودودی جماعت کے افراد اخبارات میں شائع شدہ ان تصاویر کو جا بجا دکھاتے پھرتے ہیں اور اپنے دفتروں اور مکانوں میں بڑی حفاظت سے آویزاں کئے ہوئے ہیں۔ جن تصاویر میں مودودی صاحب صدر مملکت صاحب کے ساتھ ملاقات کرتے ہوئے دکھلائے گئے ہیں۔ ایک صاحب ان تصویروں پر اپنی رائے بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

بعض اخباروں میں دو تصویریں دیکھنے میں آئی ہیں۔ صدر مملکت پاکستان محمد ایوب خاں کی اور ساتھ ہی تھوڑے فاصلے پر مودودی صاحب کی۔ صدر صاحب کی تصویر سے عالی ظرفی، عفو و درگذر اور تعجب و حیرانی کے اثرات نمایاں ہیں اور مودودی صاحب کی تصویر سے ندامت، شرمندگی اور خجالت کا اظہار سمجھ میں آتا ہے۔

اور دونوں تصویروں کے دوگونہ اثرات کا سبب مودودی صاحب کا وہ رویہ ہے جو آپ نے اور آپ کے چیلوں نے اس سے پہلے صدر مملکت کے بارہ میں اختیار کر رکھا تھا۔ ہم خوش ہیں کہ مودودی صاحب اب اپنے کئے پر شرمندہ و پریشان ہیں۔ صدر مملکت یہ کہہ کر کہ ہر ملک میں اپوزیشن ہوا کرتی ہے ان کی شرمندگی کم کرنا چاہتے ہیں۔ مگر پھر بھی ان کا ضمیر اندر ہی اندر سے ان کو ملامت کرتا ہے۔ دوسرے سیاسی لیڈروں کی باتیں تو ہمیشہ اپنی اپنی سیاست کے گرد گھومتی اور بدلتی رہتی ہیں۔ مگر مودودی صاحب نے مذہب کو جس غلط طریقہ سے استعمال کیا تھا اس کا تصور ان کی تصویر پر اثر انداز ہوا جاتا ہے۔ وہ سوچتے اور دھوئے جاتے ہیں کہ صدر محترم یہ سوچتے ہوں گے کہ یہ عجیب مولوی ہے کہ قرآن و حدیث کو پیش کر کے ایک فتویٰ دیتے ہیں۔ پھر اسی آیت و حدیث کو اس کے مخالف معنی پر چسپاں کر دیتے ہیں۔ ہم صدر صاحب سے عرض کریں گے کہ ان خود ساختہ ماڈرن مولوی پر علماء کرام کو قیاس نہ کریں۔ علماء خود اس کے خلاف ہیں اور اس نیک آدمی نے تو بات کی پچ کرنے کے لئے ملوکیت، ڈکٹیٹرشپ اور آمرانہ حکومتوں کے ضمن میں صحابہ کرام پر بھی یہ کیچڑ شروع کر کے اپنی عاقبت خراب کی ہے۔

الانتقاد

چند رسائل شیخ الحدیث حضرت مولانا سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چند رسائل موصول ہوئے ہیں۔ مولانا مرحوم حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور مدرسہ فتحپوری دہلی کے استاذ اعلیٰ تھے۔ کتھیالہ شیخاں ضلع گجرات کے رہنے والے اور عمر کا آخری حصہ آپ نے اپنے وطن مالوف میں ہی گذارا۔ پچھلے ایام میں مولانا کا انتقال ہوا ہے۔ مولانا نے کم و بیش پچاس سال علوم دینیہ کی خدمت کی، اور ہزاروں شاگرد آپ سے فیض یاب ہوئے۔ یہ فیضان مولانا کی ان قیمتی تحریرات سے بھی جاری رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ رسالہ جات مندرجہ ذیل ہیں:۔

الجہاد فی سبیل اللہ	قیمت	۷۵ پیسے
تبلیغی دستور العمل	"	۷۵ پیسے
تحفۂ پاکستان	"	ایک روپیہ
تسہیل البیان، سورۂ فاتحہ کی تفسیر قیمت		پانچ روپے

اور بھی متعدد رسائل حضرت مولانا کے لکھے ہوئے جو اہل علم اور عام مسلمانوں کے لئے یکساں طور پر نافع ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان کے فرزند گرامی مولوی محمد طیب صاحب ان علمی جواہر پاروں کی اشاعت سرگرمی کے ساتھ فرما رہے ہیں۔

پتہ:۔ مولوی محمد طیب صاحب کتھیالہ شیخاں ضلع گجرات (ک)

ناظم اعلیٰ کا دورۂ لاڑکانہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ۸۔ اکتوبر کو لاڑکانہ پہنچیں گے، ۹ کو وہاں قیام فرمائیں گے اور ۱۰۔ اکتوبر کو ملتان واپس آ جائیں گے۔ ۱۱ اور ۱۲ اکتوبر ملتان رہیں گے۔

خیرپور میرس کا جلسۂ سیرت جو ۷۔ اکتوبر کو ہونے والا تھا۔ منتظمین نے ہنگامی حالات کی وجہ سے ملتوی کر دینے کی اطلاع دی ہے۔

ارکان جمعیۃ علماء اسلام سے ہمدردی

قصور میں جمعیۃ علماء اسلام کے ایک کارکن شہید ہوئے اور نائب امیر جو مجروح ہوئے تھے وہ اب بفضلہ تعالیٰ صحتیاب ہو گئے ہیں۔

کوہاٹ شہر پر بھارتی درندوں کی بمباری سے جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ کے قائد محمد ابراہیم صاحب پراچہ کی دکان تباہ ہو گئی اور ان کو عظیم جانی نقصان پہنچا۔ ملک بھر کو ان سے ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے

(غلام غوث ہزاروی ناظم مرکزی)

داڑھی کی اسلامی حیثیت

اس سے پہلے مشکوٰۃ السراج، مکاتیب شریفہ اور کنز الہدایات کا اعلان ہوا تھا۔ وہ کتابیں اب ختم ہو گئی ہیں اس لئے آرڈروں کی تعمیل نہیں ہو سکتی۔ اب داڑھی کی اسلامی حیثیت نامی کتاب جو لاجواب کتاب ہے جس میں مودودی منطق کی بھی مولانا قاضی شمس الدین صاحب درویش نے دھجیاں بکھیر دی ہیں نصف قیمت یعنی ۶ ر فی کتاب کے حساب سے ارسال کی جائے گی، مگر تین کتابوں سے کم کی تعمیل نہ ہو گی۔ تھوڑی ہیں۔ تاجر حضرات کے لئے نادر موقع ہے

جمعیۃ علماء اسلام کی جہادی سرگرمیاں

ڈیرہ اسماعیل خاں

بڑی عیدگاہ میں یوم تشکر منایا گیا صدارت مولانا علاؤ الدین صاحب نے کی۔ . . . . اور مولانا عبدالقدوس صاحب، مولانا نور محمد صاحب و پروفیسر عبدالستار صاحب وغیرہم نے تقریریں کیں۔ عساکر پاکستان کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور شہداء کے لئے دعا کی گئی۔ اجتماع بے مثال تھا۔

(رحیم بخش زبیر)

بھکر ضلع میانوالی

یوم تشکر منایا گیا۔ ملک کی سالمیت افواج کی استقامت کی دعائیں مانگی گئیں۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد عبداللہ صاحب نے مسجد طویلہ گیٹ بھکر میں تقریر فرمائی۔ افواج کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ جہاد کی فضیلت بیان کی اور آئندہ کے لئے مسلمانوں کو ہر وقت جہاد کے لئے آمادہ و تیار رہنے کی تلقین فرمائی۔ (سید محمود حسن منصور)

جمعیۃ چک ۵۵ ڈی، بی میانوالی

مقامی جمعیۃ چک ۵۵ تا ۵۰ ڈی بی نے مشترکہ طور پر ایک بوری گندم اور ۱/۵۳۰ روپے نقد مجاہدین کشمیر فنڈ میں دیئے۔ تمام ملحقہ جماعتوں پر مشتمل دفاعی کمیٹی قائم کی گئی۔ رضاکار تنظیم قائم کی۔ چالیس رضاکار بھرتی ہو چکے ہیں

(علی نواز ناظم)

جمعیۃ کوٹلہ جام (بھکر ضلع میانوالی)

دفاع کے سلسلے میں متعدد خصوصی اجلاس کئے۔ چالیس سے زائد رضاکار بھرتی کئے گئے۔ تقریباً دو صد روپیہ دفاعی فنڈ میں جمع کرایا (محمد بشیر ناظم)

تقرر مبلغ ضلع میانوالی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے تبلیغی و تنظیمی کام کے لئے حافظ محمد حنیف صاحب سہارنپوری کی خدمات حاصل کر لی ہیں، مقامی جمعیتیں حافظ صاحب کے ساتھ تعاون کریں۔

(محمد رمضان امیر جمعیۃ علماء اسلام میانوالی و محمد عبداللہ ناظم اعلیٰ ضلع میانوالی)

جمعیۃ علماء اسلام ملتان

دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان کی معرفت یونائیٹڈ بنک میں مبلغ ۴۰-۲۱۳۴ روپے دفاعی فنڈ کے لئے جمع کئے گئے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کینجر ضلع مظفر گڑھ	۱۵۰۰-۰
" " قاسم بیلہ	۱۳۵-۰
حاجی نذیر حسین صاحب ریلوائے سکھ والے	۴۴۴-۴۰
عبدالرحیم صاحب مسجد پیری والی حرم گیٹ	۲۵-۰
حاجی واحد بخش صاحب مسجد امب والی بوہڑ گیٹ	۲۰-۰
محمد حیات صاحب کلرک گورنمنٹ ٹریننگ کالج	۱۰-۰

(شیخ یعقوب ناظم دفتر)

دورہ مبلغ جمعیۃ ضلع میانوالی

حافظ محمد حنیف صاحب مبلغ نے کوٹلہ جام، کھاوڑ کلاں

میانوالی، دستہ والا، نواں جنڈانوالہ، رکھ پہاڑ شریف میانوالی کا دورہ ۲۲ تا ۲۹ ستمبر کیا۔ ۱۵۲/۰ روپیہ دفاعی فنڈ کے لئے نیشنل بنک میانوالی میں جمع کرائے۔ ۲۰/۰ روپیہ مرکزی دفتر لاہور بھیجنے کا وعدہ کیا۔ (از دفتر ضلع جمعیۃ میانوالی)

جمعیۃ علماء اسلام لودھراں

بعد نماز جمعہ مسجد انوارالاولیاء میں حضرت مولانا سید بشیر احمد شاہ صاحب کی زیر صدارت جمعیۃ کا اجلاس منعقد ہوا۔ افواج پاکستان و صدر مملکت کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور ملک کے دفاع و آزادی کشمیر کے لئے اپنی خدمات و تعاون کا یقین دلایا۔ شہداء کے لئے دعا کی گئی۔ جلسہ کو بتایا کہ مرکزی دفتر لاہور کی معرفت ایک ہزار روپیہ کی رقم لودھراں سے دفاعی فنڈ میں بھیجی گئی ہے۔ جس کی رسید دفتر سے موصول ہو گئی ہے۔

(محمد صادق ناظم اعلیٰ)

جمعیۃ علماء اسلام میانوالی

۲۴ ستمبر کو موتی مسجد میں جمعیۃ کا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد رمضان صاحب منعقد ہوا۔ افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اسلامی اور دیگر ان ممالک کا شکریہ ادا کیا گیا جنہوں نے اس نازک موقعہ پر پاکستان کی حمایت کی۔ متحدہ اسلامی محاذ کے قیام کا خیر مقدم کیا گیا۔ (احمد سعید ناظم ضلعی جمعیۃ)

جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ

جمعیۃ کے عہدہ داروں نے جہاد فنڈ کے لئے ۲۹۰۰/ دو ہزار نو سو روپیہ جمع کر کے مقامی مجاہد فنڈ کمیٹی کو حوالے کئے۔

(محمد نعیم ناظم جمعیۃ)

لاڑکانہ میں دفتر و دارالمطالعہ کا قیام

مقامی جمعیۃ نے یہاں اپنا جداگانہ دفتر و دارالمطالعہ قائم کر لیا ہے۔ پتہ یہ ہے:-

دارالمطالعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام متصل حبیب بنک لاڑکانہ ضلع لاڑکانہ (سندھ) ناظم اعلیٰ عبدالغفور)

کلاچی، التوائے جلسہ

نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسماعیل خاں کا جلسہ سالانہ جو ۱۰، ۱۱ اکتوبر کو منعقد ہو رہا تھا، موجودہ حالات کی بنا پر غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ (عبداللطیف ناظم مدرسہ ہذا)

سانحۂ ارتحال

حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب ہموکوی وچھہ ضلع سرگودھا انتقال فرما گئے ہیں۔ مولانائے مرحوم مرد مجاہد اور خادم دین انسان تھے اپنے علاقہ میں انہوں نے زبردست اپنی خدمات انجام دیں، اکابر علماء حق سے گہری وابستگی رکھنے والے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے زبردست معاون و حامی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے اور ان کے لواحقین و پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اطلاع دہندگان

(عزیز الرحمٰن فرزند حضرت قاری صاحب مرحوم۔ سعید الرحمٰن نقاد علوی راولپنڈی)

بھکر ضلع میانوالی

مقامی جمعیۃ نے تمام ملحقہ جماعتوں پر مشتمل یہاں ایک دفاعی کمیٹی قائم کر دی ہے جس کے صدر جناب مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی ہیں۔ کمیٹی شہری دفاع کے تمام امور میں پوری سرگرمی سے کام کر رہی ہے اور شہر بھکر سے اب تک اکیس ہزار روپے سے زیادہ کی رقم دفاعی فنڈ میں جمع کرائی جا چکی ہے

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر

۲۹ ستمبر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر نے اپنے مرکزی رہنماؤں کی ہدایت پر ملکی سالمیت و بقاء کے لئے جوش و خروش سے کام شروع کر دیا۔ جمعیۃ جھنگ صدر کی طرف سے مبلغ ۱۰۰/۰ روپیہ مرکزی جمعیۃ کی معرفت مجاہد فنڈ میں دیا گیا۔ جمعیۃ جھنگ صدر کے عہدیداران تمام مسلمانان پاکستان سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ اپنے ملک کی سالمیت و بقاء کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ آخر میں دعا کرتے ہیں کہ جن مجاہدین و مسلمین نے اپنے ملک کی سالمیت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دیا۔ اللہ تعالیٰ ان شہداء کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور مجاہدین کشمیر کو اپنے ارادوں میں کامیاب فرمائے۔ آمین! (محمد یٰسین ناظم جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر)

جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ

۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو زیر صدارت جناب حاجی غلام رسول صاحب خازن جمعیۃ ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں طے پایا کہ اس وقت ملکی دفاع کے لئے اتفاق و اتحاد کے علاوہ جانی و مالی قربانی بھی از بس ضروری ہے۔ چنانچہ اسی جذبہ کے تحت کمالیہ کی مختلف مساجد میں جمعۃ المبارک کے موقعہ پر عوام کو جانی و مالی قربانی پر ابھارا گیا۔ مقامی جمعیۃ نے بھی حسب استطاعت اپنے اراکین اور دیگر معززین شہر سے چندہ فراہم کیا۔ الحمدللہ مبلغ پانچ صد سولہ روپے ۵۱۶/۰ مرکز کی معرفت قومی دفاعی فنڈ میں بھجوا دیئے۔ (غلام رسول انصاری خازن جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ)

قصور کی شہری آبادی پر بمباری

پاک و ہند کی حالیہ جنگ کے دوران بھارتی درندوں نے قصور اور نواحی آبادی کے مختلف مقامات پر نہتے اور پرامن عوام پر متعدد مرتبہ بمباری کر کے ظلم و بربریت کی تاریخ میں ایک نئی مثال قائم کی ہے۔ چنانچہ شہر کے محلہ کوٹ مراد خاں بستی سلامت پورہ اور ایک میل کے فاصلہ پر واقع موضع نعیر پئے والا خصوصاً اس بمباری سے متاثر ہوئے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک سو ستر افراد شہید اور ساٹھ سے زائد زخمی ہوئے۔ آٹھ سو سے زائد مکانات بالکل تباہ ہوئے اور ڈھائی سو سے زائد مکانوں کو شدید نقصان پہنچا۔ مجموعی طور پر چھ ہزار سے زائد افراد پر مشتمل آبادی اس سے متاثر ہوئی۔ دو مسجدیں شہید، دو کو شدید نقصان پہنچا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ایک رضاکار عاشق علی ولد احسب بھی شہری دفاع کی خدمات انجام دیتے ہوئے شہید ہو گئے۔

بقیہ ۔ جمعیتہ کی سرگرمیاں

جمعیتہ علماء اسلام کہروڑپکا

۲۴ ستمبر آج بعد از نماز جمعہ شہر کی شاہی مسجد اور دیگر مساجد میں نماز شکرانہ ادا کی گئی۔ سب سے بڑا اجتماع شاہی مسجد میں ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد سعید صاحب مدظلہ العالی امام و امیر جمعیتہ علماء اسلام کہروڑپکا نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ صدر ایوب نے فائر بندی کا اعلان کر کے امن پسندی کا ثبوت دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ مظلوم کی حمایت کرتا ہے۔ ہم مظلوم ہیں۔ بزدل بھارتی فوج نے سوتے ہوئے نہتے مسلمانوں پر حملہ کیا، اور بے گناہ بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے خدا نے اسے خائب و خاسر اور تمام انسانی برادری میں ذلیل و رسوا کیا اور ہماری مایہ ناز فوج کو سرخرو اور کامیاب بنایا۔ آج ہم اسی جذبہ کے تحت نماز شکرانہ ادا کر رہے ہیں۔ شکرانہ نوافل کی ادائیگی کے بعد بارگاہ رب العزت میں اپنے تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے توبہ کرنی چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ مظلوم کشمیریوں کو اپنی جد و جہد آزادی میں کامیاب کرے اور عالم اسلام کے مسلمانوں کے مصائب دور فرمائے۔ آمین! جلسہ کے آخر میں پاکستان کی بقاء و سلامتی کے لئے خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کی گئیں اور پاکستان کی بری، بحری اور فضائی افواج کو ان کے کارناموں پر خراج تحسین پیش کیا گیا۔ (ناظم جمعیتہ علماء اسلام کہروڑپکا)

قصور میں یوم تشکر

پاکستان پر بھارت کے بزدلانہ حملہ کی ناکامی اور پاکستان کی مسلح افواج کی کامیابی میں آج یہاں پورے شہر میں یوم تشکر منایا گیا۔ مساجد میں نماز شکرانہ ادا کی گئی۔ اور شہداء کی روحوں کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ نماز جمعہ کے بعد جمعیتہ علماء اسلام شہر قصور کے صدر مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی و دیگر علماء کرام نے پاکستان کی سالمیت، استحکام، خوشحالی اور مقدس سرزمین کی حفاظت کرنے والے مجاہدوں کی سلامتی اور دشمن کے خاتمہ کے لئے خشوع و خضوع سے دعائیں مانگی گئیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے بندوں کو بھارت کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دینے کی ہمت و توفیق بخشی۔

(قاری محمد شریف قصوری ناظم اعلیٰ
جمعیتہ علماء اسلام۔ قصور)

ایم اے پولیٹکل سائنس کے طلباء و طالبات کیلئے خوشخبری

وہ طلباء و طالبات اور ملازم پیشہ حضرات جو ۱۹۶۶ء میں پولیٹکل سائنس میں ایم اے کے امتحان میں بیٹھنا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے سپیشل کلاسوں کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ دو سال کا کورس صرف آٹھ مہینے میں ختم کرایا جائے گا۔ کل فیس تین صد روپے ہوگی۔ شائقین فوراً رجوع فرمائیں۔ یکم اکتوبر سے کلاسیں شروع کی جا چکی ہیں۔

وقت ملاقات ۴ بجے تا ۶ بجے شام

پتہ:۔ نور الحق قریشی ایم اے، ایل ایل بی
۴ نہرو سٹریٹ نزد جامع مسجد اسلام پورہ
کرشن نگر ۔ لاہور

دعائے صحتیابی

حضرت والد گرامی قدر مولانا محمد سعید صاحب دامت برکاتہم امیر جمعیتہ علماء اسلام کہروڑپکا تقریباً ایک سال سے پاؤں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ کچھ عرصہ افاقہ رہا۔ لیکن اب دوبارہ پاؤں کی پنڈلی پھول گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ بزرگوں، دوستوں اور علماء کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین: خادم نور الحق قریشی)

جمعیتہ علماء اسلام کوٹ ادو

جمعیتہ علماء اسلام کوٹ ادو کے زیر انتظام ایک ڈسپنسری قائم کی گئی ہے۔ جس میں مجاہدین اور رضاکاروں کے لئے طبی امداد کا مفت انتظام کیا جا رہا ہے۔ نگران اعلیٰ ڈاکٹر نظام الدین صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ نیز ڈاکٹر صاحب کی والدہ نے تقریباً یکصد روپیہ کی قیمتی طلائی بالیاں مجاہد فنڈ میں جمع کرائی ہیں۔ اراکین جمعیتہ جوش اور خلوص سے شہر بھر میں مجاہد فنڈ جمع کر رہے ہیں۔ ہزاروں روپے جمع ہو چکے ہیں یوم دعا و یوم تشکر بھی منایا گیا۔ عبد الجلیل انصاری صاحب ناظم جمعیتہ علماء اسلام نے مسجد محمدیہ میں تقریر کی

جمعیتہ علماء اسلام کونش وٹل

جمعیتہ علماء اسلام علاقہ کونش نے قومی دفاعی فنڈ میں رضاکاران جمعیتہ کی وساطت سے ۵۰۰ روپے چندہ اکٹھا کیا ہے۔ مزید چندے کی توقع ہے۔ یہ روپیہ جمعیتہ علماء اسلام بٹل نے جمع کیا ہے اور جمعیتہ بٹل نے رضاکار بھی بھرتی کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ (محمد یعقوب ۔ بٹل)

جمعیتہ علماء اسلام کوہاٹ

مولانا محمد نعیم ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ضلع کوہاٹ نے بھارت کے وحشیانہ بمباری سے جو کوہاٹ شہر کو نقصان پہنچا ہے اظہار افسوس کرتے ہوئے ہندو کا انسانیت سوز طرز عمل پر غم و غصہ کا اظہار کیا اور تمام مصیبت زدگان سے بلند حوصلگی اور صبر کی اپیل کی ہے۔ خصوصاً حاجی محمد ابراہیم صاحب پراچہ (جو وہاں جمعیتہ علماء اسلام کے روح رواں ہے) جن کی دکان بم گرنے سے بالکل تباہ ہو گئی ہے

جمعیتہ علماء اسلام کونش بٹل کا انتخابی اجلاس

آج مورخہ ۲۶/۹/۶۵ کو تمام علماء کونش کا ایک اجلاس بمقام بٹل منعقد ہوا۔ جس میں تمام علاقائی علماء کرام نیز معزز شہری حضرات نے شمولیت کی۔ جناب مولانا عبد الحی صاحب سکنہ جالنگی نے جمعیتہ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور اختلافات ختم کر کے علماء کرام سے متحد ہو جانے کی اپیل کی۔ اس کے بعد قاضی عبد الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد بٹل، مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب بائی پالا والے۔ جناب مولانا پیر سید شاہ صاحب خطیب جامع مسجد متنازعی بٹل نے بھی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد علاقہ بھر کے علماء کی جمعیتہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

امیر۔ مولانا عبد الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد بٹل
نائب امیر۔ مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب سکنہ بائی پالا
ناظم اعلیٰ ۔ مولانا عبد الحی صاحب خطیب جامع مسجد جالنگی علاقہ بٹل و مولانا مفضل الرحمٰن صاحب خطیب ملکاں۔
ناظم نشر و اشاعت و خزانچی ۔ مولانا پیر سید شاہ صاحب خطیب جامع مسجد متنازعی بٹل۔
جناب مولانا احمد نبی صاحب ۔۔۔ سنگل کوٹی صاحب کو منتخب مقرر کیا گیا۔ اس کے بعد استحکام پاکستان اور مجاہدین کی کامیابی کے لئے دعائیں کی گئیں اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (عبد الحی ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام علاقہ کونش بٹل ہزارہ)

جامعہ عربیہ چنیوٹ

جامع مسجد محلہ گڑھا کے نمازیوں کی طرف سے ایک ایک ہزار کی دو قسطیں نیشنل بنک میں جمعیتہ کی طرف سے قومی دفاعی فنڈ میں جمع کرا دی گئیں۔ تیسری قسط مبلغ ایک ہزار کی انشاء اللہ اس ہفتہ روانہ کر دی جائے گی۔ جمعیتہ کی طرف سے دوسرے حضرات کرام بھی اپنی اپنی جدوجہد کوشش کر رہے ہیں۔ نقد امداد کے علاوہ محلہ والوں نے کافی تعداد میں کشمیری مسلمانوں کے لئے کپڑے برتن اور دیگر ضروری اشیاء بھی جمع کی ہیں مستورات نے سونے اور چاندی کے زیورات بھی اس فنڈ میں دیئے ہیں۔ مزید کوششیں جاری ہیں۔

(منظور احمد ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام چنیوٹ

اہالیان کھوئی برمولی

مولوی روح الامین آف کھوئی برمولی سے اطلاع دیتے ہیں کہ اہالیان وہ نے اپنی طرف سے دو لاری بھرے ہوئے اپنے جانبازوں کو جہاد کشمیر کے لئے پیش کیا اور دو ہزار روپیہ نقد چندہ دیا۔

خوشخبری

مدرسہ حنفیہ کریمیہ شاہ پور صدر میں ایک نئے معلم برائے کتب عربیہ معین کئے گئے ہیں۔ جن کا اسم گرامی حضرت مولانا فضل کریم صاحب قصنگوالوی ہے۔ سابقہ مدرس مولانا محمد یوسف صاحب دماغی تکلیف میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اس جمعہ پر جامع مسجد حنفیہ میں پاکستانی فوج کو مبارکباد دی گئی ہے اور صدر محمد ایوب خاں صاحب اور کشمیر کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

(محمد عبد الکریم مہتمم مدرسہ ہذا صدر شاہ پور)

اظہار تشکر

میں جملہ احباب اور دوستوں کا بذریعہ ترجمان اسلام شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دور دراز علاقوں سے بذریعہ خطوط وغیرہ میرے نقصان پر اظہار افسوس کیا ہے۔ چونکہ میں فرداً فرداً شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ اس لئے توقع رکھتا ہوں کہ میری طرف سے یہ بیان بطور شکریہ قبول فرمائیں گے۔

(الحاج محمد ابراہیم پراچہ کوہاٹ شہر)

دار العلوم سرحدیہ پشاور

دار العلوم سرحد کا سالانہ جلسہ دستاربندی جو کہ ۱۵، ۱۶ اکتوبر ۶۵ء کو ہونے والا تھا۔ جنگی حالات کی وجہ سے نامعلوم تاریخ تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

(ناظم دار العلوم سرحدیہ پشاور)

بقیہ — احوال و وقائع

تعمیر کرے گا۔ ان سب کو ایک نئی آزمائش میں ڈال دیا ہے۔

پاکستان اب آخری بار اتمام حجت کرکے اور ہر فریق کی روش کی اصلیت کو فاش کرکے اپنے آئندہ اقدامات کی راہ ہموار کر سکتا ہے۔ اگرچہ اس اقوام متحدہ پر کشمیر کے مسئلہ پر مسلسل بحث ہو رہی ہے امریکہ اور برطانیہ اس مسئلہ پر اپنی روش نہ بدلتے، روس اپنی ثالثانہ پیشکش و کوشش کے نتیجوں کا سامنا کرے گا کیونکہ تجربہ کرکے دیکھ لیا ہے سیٹو، سینٹو اور نیٹو میں پاکستان کے دوست ممالک پاکستان کے ساتھ اپنے حلیفوں کے رویہ کو جان چکے ہیں اور دنیا پوری طرح سے یہ دیکھ چکی ہے کہ مسئلہ کشمیر پر بھارت کے ارادے کیا ہیں اور پاکستان کیا چاہتا ہے جس کے بعد سلامتی کونسل کی قرارداد آپ ہی آپ مسترد کالعدم ہو جائے گی، اقوام متحدہ سے پاکستان کی علیحدگی حق بجانب قرار دی جائے گی۔ دوسرا دوست، ہمدرد و غیر جانبدار ممالک کو بھی یہ گلہ نہ رہے گا کہ پاکستان نے صبر سے کام لیا اور انہیں کوشش کرنے کا موقعہ نہ دیا۔ ایران، ترکی عرب ممالک، افغانستان نیز ایشیا، لاطینی امریکہ و یورپ کے عام ممالک اور زیادہ کھل کر علانیہ پاکستان کی حمایت کرنے کی پوزیشن میں آ جائیں گے۔ عین ممکن ہے کہ پاکستان اس صورت میں قوموں کی ایک پوری برادری لے کر اقوام متحدہ سے باہر آئے اور ایشیا بلکہ دنیا میں ایک نئی اور اپنے عین موافق صورت حال برپا کرنے کا آغاز کر سکے۔

ان حقائق و امکانات کو غالباً پاکستان میں ہر طبقہ ہی سمجھتا ہے، لیکن ہفت روزہ "آئین" لاہور کی ۲۳ ستمبر کی اشاعت میں آنریبل صفدر پر چودھری محمد علی، سردار شوکت حیات اور جناب مودودی سے منسوب جو بیان شائع ہوا ہے اس کی اسپرٹ ان حقائق کے برعکس ہے۔ ہم اس بیان پر ابھی کوئی مفصل تبصرہ نہیں کرتے لیکن یہ ضرور کہیں گے کہ اس میں حقیقت پسندی اور واقعات فہمی سے کام نہیں لیا گیا۔ حیرانی ہے کہ سلامتی کونسل کی قرارداد کو کلیتہً مسترد کرنے کا مشورہ تو دے دیا گیا لیکن پاکستان کے ساتھ امریکہ وغیرہ کے دوغلے و غیر ہمدردانہ رویہ کا نوٹس ان حضرات کی طرف سے اب بھی نہیں لیا جاتا۔ سلامتی کونسل کا معاملہ تو پھر ایک بین الاقوامی میثاق کا معاملہ ہے لیکن پاکستان کے مقابلہ میں بھارت کے ساتھ امریکہ کا گٹھ جوڑ، کشمیر کے سلسلہ میں اس کی بھارت کے حق میں جانے والی غیر جانبداری، چین کے بہانے بھارت کی دھڑا دھڑ فوجی و اسلحی امداد وغیرہ ایسے معاملات تھے، جن کا نوٹس نہ لینا اور تنقید سے احتراز برتنا ایک معمہ ہے جو سمجھ میں نہیں آتا۔ بات یہ ہے کہ سلامتی کونسل کی کسی قرارداد کو مسترد کرنے اور اقوام متحدہ سے علیحدہ ہونے سے پہلے ان علائق کو توڑ دینا ضروری ہوگا جنہیں پاکستان کے سابقہ اصحاب اقتدار نے امریکہ و برطانیہ کے ساتھ مل کر پاکستان پر عائد کرا لئے تھے، ان علائق سے باہر نکلنے کی رائے دیئے بغیر سلامتی کونسل کی کسی قرارداد کو مسترد کرنے کا مشورہ غیر مناسب ہی نہیں بلکہ پیچیدہ اور غیر ذمہ دارانہ ہے۔

عدن و برطانیہ

حال ہی میں خبر آئی ہے کہ عدن میں آزادی پسندوں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں اور وہاں کی برطانوی حکومت ان کے مقابلہ سے عاجز آ رہی ہے۔ چنانچہ برطانیہ نے مزید کمک بھیج کر آزادی خواہوں کو کچلنے کی تیاری شروع کر دی ہے۔

عدن کے بارے میں برطانیہ کا یہ رویہ شدید مذمت کے قابل ہے۔ بڑی حیرانی ہے کہ وہ برطانیہ جو دنیا میں جمہوریت کا سب سے بڑا دعویدار بنتا ہے، اپنے مقبوضات بالخصوص مسلم آبادی والے مقبوضات کو آزادی دینے میں ہمیشہ لیت و لعل سے کام لیتا رہتا ہے۔ اس نے ایک مدت سے جنوبی عرب کو کشت و خون کا گڑھ بنا رکھا ہے۔ وہاں کے خود غرض شیوخ کو اپنا آلہ کار بنا کر عربوں کو آزادی و ترقی سے محروم کئے ہوئے ہے اور ان پر قابض ہے کہ اس علاقے میں عرب اتحاد کے بارآور ہونے میں مانع بنا ہوا ہے۔

یہ صورت حال ہمیشہ جاری رہنے والی نہیں ہے۔ عرب خواہ وہ جنوبی عرب کے ہوں یا شمالی عرب کے بالآخر آزادی حاصل کرکے ہی دم لیں گے اور برطانیہ کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

انڈونیشیا، ہمارا عزیز و برادر ملک

انڈونیشیا کے متعلق حال ہی میں جو خبریں آئی تھیں ان سے پاکستان کے ہر باشندے کو تشویش لاحق ہو گئی تھی۔ انڈونیشیا نے جس دلیری، جرأت اور صاف گوئی کے ساتھ بھارتی حملہ کی مذمت اور پاکستان کی حمایت کا اظہار کیا تھا اس کو یاد اہل پاکستان کے دلوں سے کبھی محو نہیں ہو سکتی۔ انڈونیشیا کا درد اب پاکستان کا درد بن گیا ہے۔

انڈونیشیا نے ایشیا کی سیاست میں بہت اہم اور غیر معمولی رول ادا کیا ہے۔ انڈونیشیا کی جرأت مندانہ روش نے مشرق کے ان علاقوں میں مغربی سامراج کے منصوبوں کو کمزور بنا کر رکھ دیا ہے۔ انڈونیشیا نے ہی سب سے پہلے نام نہاد اقوام متحدہ کی اصلیت فاش کی اور علی الاعلان اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ انڈونیشیا مغربی سامراج کو ایک آنکھ نہیں بھا رہا ہے۔ انڈونیشیا کو ہی مات دینے کے لئے برطانیہ نے ملائشیا کا ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ اس ناکام سازش میں بھی مذکورہ سامراج کا ہی ہاتھ پس پردہ کار فرما معلوم ہوتا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ انڈونیشیا کے محترم صدر بہ عافیت ہیں۔ ملک کا نظم و نسق ان کے ہاتھوں میں ہے اور انڈونیشیا کو تباہ کرنے کی یہ سازش ناکام بنائی جا چکی ہے۔ اہل پاکستان کے لئے یہ امر باعث صد اطمینان ہوا ہے۔

یہاں یہ بات واضح کر دینا بے محل نہ ہوگا کہ پاکستان پر بھارت کے حملہ نے ایشیا کے اندر ایک نئی صورت حال برپا کر دی ہے۔ ایشیا کی رائے عامہ نے بھارت کے اس ناپاک اقدام کو جس شدید بیزاری و نفرت سے دیکھا ہے یورپ کے سامراجیوں کے لئے یہ تعجب خیز اور خلاف توقع بات تھی۔ وہ شاید سمجھے تھے کہ پاکستان کی حمایت تو کجا، ایشیا کے ممالک بھارت کی حمایت کا اعلان کریں گے، لیکن خلاف امید ہر جگہ سے براہ راست اور بالواسطہ سب نے پاکستان کی ہی حمایت کی چنانچہ اب یہ سامراجی ایشیائی ملکوں میں داخلی تغیر و انقلاب برپا کرنے کی سازشیں کریں گے تاکہ آئندہ کے لئے صورت حال کو اپنے حق میں موڑ سکیں۔ شاید انڈونیشیا اس سازش کا پہلا شکار بنایا جانے والا تھا، لیکن اللہ کے فضل سے یہ سازش ناکام بنا دی گئی۔ تاہم اب تمام ملکوں کو اس اندیشے کے پیش نظر پوری احتیاط برتنی چاہیے۔

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۷
بیادگار۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
نگران اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت ۱۲ پیسے
جلد ۸ ○ ۴ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ مطابق ۸ جنوری ۱۹۶۵ء ○ نمبر ۲

صدر ایوب بھاری اکثریت سے کامیاب ہوگئے

اور متحدہ محاذ کو زبردست شکست

چیف الیکشن کمشنر نے صدر ایوب کی کامیابی کا اعلان کر دیا

مورخہ ۲ جنوری کو مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان میں صدارتی انتخاب ہوا۔ ریڈیو اور اخبارات کی اطلاع کے مطابق ملک کے دونوں صوبوں میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ کل پولنگ شروع ہونے سے تیرہ گھنٹہ بعد رات کو ریڈیو پر الیکشن کمشنر جی معین الدین نے اعلان کیا کہ صدر ایوب خاں بھاری اکثریت سے کامیاب ہوگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر ایوب نے مس فاطمہ جناح سے اکیس ہزار ووٹ زیادہ حاصل کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔ اور سولہ ڈویژنوں میں سے تیرہ ڈویژنوں میں اکثریت حاصل کی ہے۔ اس طرح صدر ایوب نے مغربی پاکستان و مشرقی پاکستان سے کل ۴۹ ہزار ۶ سو ۴۷ اور فاطمہ جناح نے ۲۸ ہزار ۳ سو ۴۳ ووٹ حاصل کئے۔

یہ خبر قارئین کرام کی معلومات کے لئے پیش کی ہے۔ اور اس پر تبصرہ آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔

پولنگ کے نتائج

امیدوار کا نام	مغربی پاکستان سے حاصل کردہ ووٹ	مشرقی پاکستان سے حاصل کردہ ووٹ	میزان
صدر ایوب صاحب :۔	۲۸۹۲۷	۲۰۷۲۰	۴۹۶۴۷
محترمہ فاطمہ جناح :۔	۱۰۲۶۳	۱۸۰۸۰	۲۸۳۴۳
میاں بشیر احمد صاحب :۔	۵۴	۸	۶۲
کے ایم کمال صاحب :۔	۸۹	۷۶	۱۶۵

قسط ۲

دار العلوم دیوبند کے شائع کردہ

مسائل رمضان

روزہ کا توڑنا اور اس کی قضا

فرض روزے کو بلا کسی شدید تکلیف اور قوی عذر کے توڑنا جائز نہیں - پس اگر ایسا سخت بیمار ہوگیا کہ روزہ نہ توڑے تو جان کا اندیشہ غالب ہے یا بیماری بڑھ جانے کا احتمال قوی ہے، یا ایسی شدید پیاس لگی ہے کہ مر جائیگا تو روزہ توڑ ڈالنا جائز بلکہ واجب ہے، اگر کسی عذر سے روزے قضا ہوگئے ہوں تو جب عذر جاتا رہے جلد ادا کرلینا چاہیئے، کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں، کیا خبر موت آجائے، اور فرض ذمہ پر رہے - مثلاً بیمار کو مرض سے صحت پانے کے بعد اور مسافر کو سفر سے آنے کے بعد جلد ادا کرلینا چاہیئے، قضا رکھنے میں اختیار ہے کہ متواتر (یعنی لگاتار) رکھے یا جدا جدا متفرق - اگر قضا رکھنے کا وقت پایا لیکن بغیر ادا کئے مرگیا، تو مناسب ہے کہ وارث ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر (ایک کلو ۶۳۲ گرام) گندم صدقہ کریں - اور اگر مال چھوڑ گیا ہے - اور روزے کے صدقہ کی وصیت کرگیا ہے تو ادا کرنا لازم اور واجب ہے -

سحری کی فضیلت

روزہ کے لئے سحری کھانا مسنون ہے - اور باعثِ ثواب ہے، رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں - "سحر کھایا کرو کہ اس میں بڑی برکت ہوتی ہے "

یہ ضرور نہیں کہ پیٹ بھر کر کھائے بلکہ ایک یا دو لقمہ یا چھوارے کا ٹکڑا، یا دو چار دانے چبالے گا، تب بھی ثواب پائے گا - افضل اور بہتر یہ ہے کہ رات کے آخری حصہ میں صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے کھالے، اور اگر دیر ہوگئی - اور گمان غالب یہ ہے کہ صبح ہوگئی (اور کچھ کھالیا) تو شام تک رکا اور پھر قضا رکھنا لازم ہے اور اگر کسی مرغ یا مؤذن نے صبح صادق سے پہلے اذان دیدی تو سحر کھانے کی ممانعت نہیں - جب تک کہ صبح صادق نہ ہوجائے بلا تکلف کھاؤ پیو -

افطار

آفتاب غروب ہوجانے کے بعد افطار میں دیر نہ کرنی چاہیئے - البتہ جب ابر ہو احتیاط کے ساتھ دیر کرنا بہتر ہے - کھجور یا خرما سے افطار کرنا مسنون اور باعثِ ثواب ہے اور یہ نہ ہوں تو پانی بہتر ہے، آگ کی پکی ہوئی چیز مثلاً روٹی چاول شیرنی وغیرہ سے افطار کرنے سے ہرگز کراہت اور نقصان روزے میں نہیں آتا - البتہ بہتر یہ ہے کہ کوئی پھل وغیرہ دوسری چیز ہو، اور خرما و کھجور سب سے افضل ہے - اگر کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز سے روزہ افطار کروگے تو تمہارا ثواب ہرگز کم نہ ہوگا - اس کو اللہ تعالےٰ اپنے پاس سے ثواب عطا فرمائے گا - پھر تم اس کو واپس کرکے کیوں بخیل کہلاتے ہو، البتہ یہ مال حرام یا مشتبہ ہو تو ہرگز قبول نہ کرو، یہ حدیث وفقہ سے ثابت ہے اگر روزہ افطار کرنے اور کھانے پینے کی وجہ سے مغرب کی نماز وجماعت میں غروب کے بعد دس بارہ منٹ کی تاخیر کردی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں، اور افطار کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لینا کافی ہے اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ اور افطار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے ذَھَبَ الظَّمَآءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ -

تراویح اور وتر

عشاء کے فرض اور سنت کے بعد بیس رکعت تراویح باجماعت مسنون ہے بعض لوگ جو بارہ یا آٹھ تراویح پڑھتے ہیں درست نہیں - اگر حافظ بلا معاوضہ پڑھنے والا مل جائے تو تمام رمضان میں ایک قرآن مجید ختم کردینا چاہیئے - اس قدر زیادہ پڑھنا مکروہ ہے جس سے اکثر مقتدیوں کو تکلیف ہو، اور تین دن سے کم میں ختم کرنا اچھا نہیں - اگر تراویح میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور پوری چار پڑھ کر سلام پھیرا تو ان چاروں کو دو کی جگہ شمار کرنا چاہیے چار نہ سمجھے - جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئیں وہ امام کے ہمراہ باجماعت وتر پڑھے اور پھر اپنی باقی تراویح ادا کرے تو درست ہے جس شخص کو عشاء کے فرض باجماعت نہیں ملے وہ وتر کو امام کے ساتھ باجماعت پڑھ سکتا ہے جو حافظ رمضان کی طرح میں قرآن مجید سناتا ہے اس سے وہ امام بہتر ہے جو اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے پڑھاتے - اگر اجرت مقرر کرکے قرآن مجید سنایا تو نہ امام کو ثواب ہوگا نہ مقتدیوں کو - اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں سخت گناہ ہے نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں - حدیث وفقہ سے ایسا ہی ثابت ہے -

اعتکاف اور شب قدر

اخیر عشرہ میں اعتکاف سنت ہے - اگر تمام بستی میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب کے ذمہ ترک سنت کا وبال رہتا ہے - اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں رہنا اور سوائے حاجت ضروری اور غسل و وضو کے باہر نہ آنا - خاموش رہنا اعتکاف میں ہرگز ضروری نہیں البتہ نیک کلام کرنا چاہیئے - بد کلامی اور لڑائی سے بچنا چاہیئے - اعتکاف اس مسجد میں ہوسکتا ہے جس میں پنجگانہ نماز جماعت سے ہوتی ہو، اگر پورے اخیر عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو بیس۲۰ تاریخ کو آفتاب غروب ہونے سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور جب عید کا چاند نظر آئے تو اعتکاف سے باہر ہو - یہ بھی جائز اور باعث ثواب ہے کہ ایک دو روز یا ایک آدھ گھنٹہ کے لئے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں رہے - شب قدر کا رمضان کے اخیر عشرہ میں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ کو ہونا احادیث میں وارد ہے - لہٰذا ان مخصوص راتوں میں بہت محنت سے عبادت میں مشغول رہنا چاہیئے -

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ضروریات خانہ کے علاوہ ساڑھے باون تولہ (تقریباً ½ ۶۱۲ گرام) چاندی یا اسی قدر وزن کے چاندی کے روپے ہوں یا زیور، یا مال وجائداد، یا تجارت کا مال ہو، یا ساڑھے سات تولہ (تقریباً ½ ۸۷ گرام) سونا یا اسی قدر وزن کی اشرفیاں یا زیور ہو - یہ ضروری نہیں کہ اس پر سال بھی گذر گیا ہو - اگر کسی کے پاس مال بہت ہے لیکن قرض اس قدر ہے کہ ادا کیا جائے تو ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسی قیمت کا اسباب باقی نہیں رہتا - تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں - جس شخص کے پاس مذکورہ بالا مال یا اس سے زیادہ ہو نہ اپنی طرف سے بھی صدقۃ الفطر ادا کرے اور اپنی چھوٹی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی، صدقۃ الفطر ایک آدمی کا ایک کیلو ۶۳۳ گرام گندم یا تین کیلو ۲۶۶ گرام جَو

۴۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۔ ۸ جنوری سنہ ۱۹۶۵ء

جمعیۃ علماء اسلام کے عمومی اجلاس کا فیصلہ

ضروری اور مزید وضاحت

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عمومی نے حال ہی میں جو فیصلہ کیا ہے ملک کے طول وعرض میں اس کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ بالخصوص دینی طبقوں نے اس پر، اپنے کلی اطمینان و اعتماد کا اظہار کیا ہے۔

جمعیۃ نے اپنے اس فیصلہ میں، شریعت کے اصول و تقاضوں کو اولین اہمیت دی ہے۔ اور ملک کے تبدیل ہوتے ہوئے حالات میں، اس نے اپنے مذہبی اور سیاسی موقف کا، حقیقت پسندی کی بنیاد پر واضح و دو ٹوک اظہار کردیا ہے۔

جہاں اس کے فیصلہ کو کسی اعتبار سے بھی یہ معنی نہیں پہنائے جاسکتے کہ وقت کے اقتدار کی، تمام خرابیوں کے، ہوتے ہوئے ادنیٰ درجہ کی بھی حمایت کی گئی ہو، وہاں اس سے یہ بھی مطلب اخذ نہیں کیا جاسکتا ہے کہ کسی درجہ میں بھی عورت کی سربراہی کو تسلیم کرلیا جائے۔

اس نے متحدہ محاذ کی دعوت اشتراک کو خوش آمدید کہا ہے مگر صرف ان معاملات میں جن کا تعلق خلاف شریعت معاملات کو ختم کرتا ہے، اور موافق شریعت معاملات کو رائج کرتا ہے۔ اور جو عوامی حقوق و مفاد سے براہ راست تعلق رکھنے والے امور ہیں۔

وہ متحدہ محاذ میں ہر رطب و یابس کی معاون بن کر شریک نہیں ہوسکتی ہے البتہ اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے، اور ملک کے عوام کو مشکلات و مصائب سے نجات دلانے کے لئے وہ ہر اقدام کا ساتھ دے سکتی ہے۔ خدا کرے زعماء کے باہمی تبادل خیالات سے تعاون و اشتراک کی تفاصیل پر اتفاق ہوجائے

جمعیۃ کی پالیسی اول دن سے حق کی حمایت رہی ہے، وہ اسلام کے سوا، کسی بھی رائج الوقت سیاسی نظریہ یا نظام کو ہرگز یہ حیثیت دینے کے لئے تیار نہیں کہ اس کی خاطر اسلام کے ادنیٰ سے ادنیٰ اصول کو بھی ترک کردے۔ ان تمام نظاموں میں سے جو نظام بھی، اسلام کے نفاذ و قیام اور اس کی سربلندی کا ذریعہ بن سکتا ہے، جمعیۃ اس کی حامی و معاون بن سکتی ہے، لیکن محض اس نظام کے قیام و بقاء کی خاطر وہ اسلام کا کوئی اصول قربان نہیں کرسکتی ہے۔ ہم مسجد کی تعمیر کی حد تک تو ہر گروہ کا ساتھ دے سکتے ہیں لیکن اس کے ساتھ کوئی یہ چاہے کہ ایک بت بھی ہم بنا کر کھڑا کردیں، تو جمعیۃ سے اس کی ہرگز توقع نہیں کرنا چاہیئے۔

چند باتیں ایسی ہیں جن سے جمعیۃ کسی حالت میں بھی صرف نظر نہیں کرسکتی ہے۔

اسلام اس کے لئے سب سے مقدم چیز ہے، اللہ کی کتاب اس کے رسول کا فرمان، اور سلف صالحین سے منقول ان کی تعبیر و تشریح، جمعیت کے مقاصد اور نصب العین کا ایسا بنیادی جزء ہیں، جسے کسی حالت میں بھی تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح پاکستان کا استحکام اور اس کی وحدت، اس کے نزدیک اولین اہمیت کی چیز ہے ان سے صرف نظر کرکے کسی بھی سیاسی و سماجی پروگرام کی جمعیت حمایت نہیں کرسکتی۔

ہم اس ملک میں اسلام کی سربلندی کو، پاکستان کی سلامتی کے مسئلہ سے جدا نہیں کرسکتے۔ اور ہمارے نزدیک یہ ایک غیر متبدل حقیقت ہے کہ جس حد تک اسلام کو سربلند و باقی رکھا جائے گا اسی حد تک یہ ملک بھی محفوظ و سلامت رہے گا۔ اسلام کو پس پشت ڈال کر پاکستان کا تحفظ و بقا مشکل تر ہوجائے گا اس لئے یہاں کا کوئی سیاسی معاملہ، اسلام کے اصولوں سے متصادم نہ ہونا چاہیئے۔ ایسی صورت پیش نہیں آنے دینا چاہیئے۔ کہ کسی وقتی تقاضے کی خاطر، اسلام کے کسی اصول کو، ترک کردیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام اپنی جماعتی حیثیت میں، اور اپنے نصب العین و موقف کے اعتبار سے نہ تو ظلم اور دین میں تحریف کرنے والی کسی طاقت کی معاون بن سکتی ہے۔ اور نہ اس کے مقابلہ کے لئے کسی مسلمہ اسلامی اصول کو توڑنے کی روادار ہوسکتی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے حالیہ فیصلے میں شروع سے آخر تک یہی اسپرٹ کام کررہی ہے۔

البتہ اس سے ہٹ کر ہر برائی کا قلع قمع کرنے اور ہر اچھائی کو قائم و نافذ کرنے، نیز ملک و ملت کی بہبودی اور عوامی حقوق کی بحالی کے لئے، وہ تعاون کرے گی، قربانیاں دے گی اور وقت پڑنے پر، سب سے آگے نظر آئے گی۔

جمعیۃ کا حالیہ فیصلہ، قرآن کے اس صریح حکم کے عین مطابق ہے کہ "تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان"

(ک)

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام قصور کا انتخاب

۱۔ امیر:۔ مولانا قاری سید محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی خطیب جامع مسجد کوٹ مراد خاں، ممبر بنیادی جمہوریت قصور

۲۔ نائب امیر:۔ مولانا محمد یار صاحب مظفر گڑھی، فاضل خیر المدارس، مدرس اشرف العلوم قصور۔

۳۔ نائب امیر دوم:۔ جناب قاری کرامت اللہ صاحب مدرس جامعہ اسلامیہ قصور

۴۔ ناظم اعلیٰ:۔ مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری

۵۔ نائب ناظم:۔ جناب قاری حبیب اللہ صاحب مہتمم مدرسہ تجوید القرآن قصور

۶۔ خزانچی:۔ جناب حکیم خوشی محمد صاحب کوٹ مراد خاں قصور

۷۔ سکریٹری تعلقات عامہ:۔ حافظ محمد رفیع صاحب امام جامع مسجد

۸۔ سکریٹری نشر و اشاعت:۔ جناب مستری محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار

علاوہ ازیں چار اراکین پر مشتمل مجلس شوریٰ اور بارہ اراکین پر مشتمل مجلس عاملہ کا انتخاب ہوا۔

قاری محمد شریف ناظم اعلیٰ
جمعیۃ علماء اسلام قصور

کراچی میں جمعیۃ علماء اسلام کی مقبولیت

یوں تو جمعیۃ علماء اسلام کو پاکستان کے دونوں حصوں میں جو مقبولیت دیندار طبقہ میں حاصل ہے وہ کسی اور جماعت کو حاصل نہیں لیکن عروس البلاد شہر کراچی میں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تقریباً بارہ ہزار کے قریب معزز حضرات جمعیت میں شمولیت فرما چکے ہیں۔ اور ممبر سازی زور و شور سے جاری ہے۔ اور شہر کے پچیس حلقوں میں باقاعدہ تشکیل ہو چکی ہے جن میں چند حلقوں کا ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں

۱۔ گارڈن ویسٹ (۲) ہاؤسنگ سوسائٹی (۳) نو آباد (۴) رنچھوڑ لائن (۵) لانڈھی فیوچر کالونی ... (۶) کھڈہ (۷) ٹھٹھائی کمپونڈ بندر روڈ کراچی وغیرہ

اس کے علاوہ شہر کے مختلف حصوں میں جمعیت کی جانب سے پانچ دار المطالعے قائم ہو چکے ہیں جن میں صبح و شام ہزاروں افراد شوق مطالعہ پورا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس شہر کی خوش قسمتی ہے کہ وہ عالی شان مدرسے لانڈھی اور گولیمار میں پرائمری اردو اور دینی تعلیم میں مصروف ہیں۔ جن میں قوم کے نونہال صحیح اسلامی ذہن اور فہم حاصل کرتے ہیں۔

محمد عثمان ناظم جمعیۃ علماء اسلام
گارڈن ویسٹ۔ کراچی ۳

ضلع میانوالی میں جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی

ضلع میانوالی میں بی۔ ڈی کے وہ ممبر جو خاص جمعیت سے تعلق رکھتے ہیں وہ بائیس ہیں۔ ان کے سوا جو ہیں وہ متفقین ہیں۔

عہدہ داران جمعیت ضلع سلہٹ کا دورہ

محکمہ سنام گنج میں جمعیت کا انتخاب

حضرت مولانا ریاست علی صاحب محدث رانا بیگ امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب ناظم اعلیٰ نے سلہٹ کے ۳۲ میل دور سنام گنج کا دورہ فرمایا۔ جہاں حضرت مولانا ریاست علی صاحب کی صدارت میں ہر تھانہ و علاقہ کے علماء کرام کا اجلاس منعقد ہوا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب مندرجہ ذیل عمل میں آیا۔

امیر:۔ حضرت مولانا عبد الحق صاحب غازی نگری

نائب امیر:۔ حضرت مولانا محمود علی صاحب۔

ناظم:۔ حضرت مولانا ظہور الدین صاحب (ارجنا)

نائب ناظم:۔ حضرت مولانا اسکندر علی صاحب (داکتہ)

ان کے ساتھ اور ستر۷۰ حضرات کو ممبر بنا کر محکمہ سنام گنج کی شاخ جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ کی قائم کی گئی۔

اجلاس دو تجاویز پاس ہونے کے بعد دعاء پر برخواست ہوا۔

(محمد اشرف علی ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ)

مشرقی پاکستان کے علماء کرام کا ایمانی جوش و خروش

صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

ڈھاکہ ۱۶ر شعبان ۸۴ھ مطابق ۲۱ر دسمبر ۶۵ء بروز دوشنبہ شام دو بجے مشرقی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کے قیام کے سلسلے میں حضرت مولانا صفی اللہ صاحب دامت برکاتہم کی زیر صدارت بہادر شاہ پارک جامع مسجد کی دوسری منزل پر مشرقی پاکستان کے دار الحکومت ڈھاکہ شہر کے معزز علماء کرام و دیندار طبقہ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔

اجلاس میں حضرت مولانا قاضی عبد الشہید صاحب (موصوف بہت بڑے بزرگ معتبر سیاستدان اور بنگلہ زبان میں اونچے پایہ کے ادیب ہیں۔ اور تحریک خلافت کے زمانہ سے وہ افق سیاست کے درخشندہ ستارے ہیں) حضرت مولانا شمس الدین صاحب القاسمی۔ حضرت مولانا عبد الجبار صاحب۔ حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن صاحب قاسمی اور حضرت مولانا شمس العالم صاحب نے تقریر فرمائی۔ مقررین حضرات نے موجودہ صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے علماء اور دیندار مسلمانوں کی تنظیم پر زور دیا۔

حضرت مولانا قاضی عبد الشہید صاحب کے ارشادات

جناب قاضی صاحب موصوف نے اپنی تقریر کے دوران علماء کرام سے نہایت دل سوزی کے ساتھ اپیل کی ہے کہ اس نازک زمانہ میں جبکہ اسلام کو مغرب زدہ افراد اور اقتدار کے بھوکے بازیچۂ اطفال کی طرح غلط استعمال کرنے میں مصروف ہیں۔ آپ کا خاموش تماشائی بن کے رہنا کسی صورت میں مناسب نہیں اور اس طوفانی بدتمیزی کے خلاف دو چار تقریریں کر دینے سے آپ کو ذمہ داری سے سبکدوشی حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے خلاف منظم طاقت پیدا کر کے آپ کو میدان جہاد میں اترنا پڑیگا۔

حضرت مولانا شمس الدین صاحب کی تقریر

حضرت مولانا شمس الدین صاحب القاسمی نے موجودہ سیاسی جماعتوں پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کے نام پر جو لوگ کے میدان میں کام کر رہے ہیں ان میں اکثر اسلام کو اپنی ذاتی مفاد میں استعمال کر رہے ہیں۔ مولانا القاسمی صاحب نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جماعت اسلامی جماعت اور اس کا بانی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا جو نظریہ ہے وہ مسلمان کسی طرح اپنا نہیں سکتا۔ اس لئے کہ انہوں نے اسلاف اور ائمہ دین سے علیحدہ ہو کر دین کو ماڈرن کرنے کی سعی بیجا کی ہے۔ اور انکار حدیث کا بند دروازہ خود انہوں نے کھولا تھا جبکہ انہوں نے بخاری شریف تک کی حدیثوں پر تنقید کی اور صحت حدیث کا معیار ائمہ حدیث کی تصحیح و تصدیق کو قرار نہیں دیا۔

اس جماعت سے متعلق اتنا کہدینا کافی ہے اس جماعت سے حکیم الامت حضرت تھانوی اور شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس اسرارہما جیسے اپنے زمانہ کے دو مجددین نے عدم رضا کا اظہار کیا۔ اور اس تحریک کو فتنہ اور گمراہی کہہ کر مسلمانوں کو اس سے دور رہنے کے لئے مشورہ دیا۔ ان حضرات کی پیشین گوئی کی تصدیق دن بدن ہوتی جا رہی ہے۔ کبھی اس جماعت کے امیر صاحب حکمت عملی کا نکتہ اور کبھی حرمت ابدی اور غیر ابدی کا اصول ایجاد کر کے ہر نا اہل کے لئے دین و شریعت میں دست اندازی اور الحاد کا دروازہ کھول رہے ہیں۔

رہی دوسری جماعت جو نظام اسلام پارٹی کے نام سے مشہور ہے۔ اس جماعت کے بانی اگرچہ علماء کرام ہی تھے اور علماء کرام و بزرگان دین ہی کی کوششوں کے بدولت اس نے کچھ مقبولیت حاصل کر لی تھی۔ لیکن جب سے اس جماعت کی باگ ڈور مسلمہ اصول کے خلاف ایک بے دین مفاد پرست متعصب سیاستدان کے حوالہ کر دی گئی اس وقت سے جماعت کی مقبولیت میں کیا اضافہ بلکہ دن بدن دوسری اقتدار پرست جماعتوں کی طرح اقتدار کے لئے ہر جائز و ناجائز راستہ اختیار کرنے لگا۔ اور علماء کرام بھی اس سے

تعظیمِ علما کی تاکید

چھٹی صدی ہجری کے سید الاولیا حضرت سید کبیر احمد رفاعی رح کے ملفوظات

بزرگو! تم جس طرح اولیاء و عارفین کے درجہ کی تعظیم کرتے ہو اسی طرح فقہا و علماء کے درجہ کی بھی تعظیم کرو۔ کیونکہ دونوں کا راستہ ایک ہی ہے۔ علماء و فقہاء ظاہر شریعت کے وارث اور احکام شرعیہ کے محافظ ہیں۔ لوگوں کو احکام بتلاتے ہیں اور ان احکام ہی کے ذریعہ سے واصلین کو اللہ تعالےٰ کا وصل نصیب ہوتا ہے۔ کیونکہ جو عمل اور جو کوشش شریعت کے خلاف کسی اور طریق پر ہو اس سے کچھ بھی فائدہ نہیں۔ اگر کوئی عابد پانسو برس تک خلافِ شریعت عبادت کرتا رہے تو یہ عبادت اس کے منہ پر ماری جائے گی۔ اور اس کی گردن پر گناہ الگ ہوگا۔ حق تعالےٰ قیامت کے دن اس عبادت کو کسی وزن میں بھی شمار نہیں کریں گے۔ جس شخص کو احکام دین کی سمجھ حاصل ہو .... اس کی دو رکعتیں اللہ تعالےٰ کے نزدیک جاہل درویش کی دو ہزار رکعتوں سے افضل ہیں۔ پس خبردار! علماء کے حقوق ضائع نہ کرنا تم کو ان سب کے ساتھ حسن ظن رکھنا چاہیئے اور ان میں سے جو متقی اور عالم باعمل ہیں (کہ اللہ نے جو علم ان کو دیا ہے اس پر عمل بھی کرتے ہیں) ان کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

علماء باعمل ہی حقیقت میں اولیاء ہیں

ان کی حرمت و عزت کی تمہیں خاص طور پر حفاظت کرنا چاہیئے۔ رسول اللہ صلعم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کو ایسی چیزوں کا علم دیتا ہے جو اس کو پہلے سے بھی معلوم نہیں ہوتیں۔ اور یہی بزرگی اولیاء کو حاصل ہوتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ علماء باعمل ہی حقیقت میں اولیاء اللہ ہیں نیز رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے العلماء ورثۃ الانبیاء (علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں) اور یہ بہت بڑی فضیلت ہے جس سے علماء باعمل سرفراز ہیں۔ یہی لوگ تمام انسانوں کے سردار اور تمام مخلوق سے اشرف اور حق تعالےٰ کا راستہ بتلانے والے ہیں ——

شریعت کا وجود طریقت سے الگ اور طریقت کا وجود شریعت سے الگ نہیں ہو سکتا

تم ایسا مت کہو جیسا بعض جاہل صوفی کہا کرتے ہیں کہ ہم اہل باطن ہیں اور وہ اہل ظاہر ہیں — یہ بات غلط ہے کیونکہ یہ دین ظاہر و باطن دونوں کا جامع ہے۔ اس کا باطن ظاہر کا مغز ہے اور ظاہر باطن کا ظرف ہے یعنی اس کا محافظ ہے۔ اگر ظاہر نہ ہوتا تو باطن کہاں چھپتا اگر ظاہر نہ ہوتا تو باطن کا وجود ہی نہ ہو سکتا۔ کیونکہ دل بغیر جسم کے موجود نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اگر جسم نہ ہو تو دل خراب ہو جائے گا۔ اور دل بدن کا نور ہے اور اگر بدن میں دل نہ ہو تو وہ مردہ اور تاریک ہوگا۔ اس لئے ظاہر باطن کا محتاج ہے اور باطن ظاہر کا،

یہ علم جس کا نام بعض لوگوں نے علم باطن رکھا ہے۔ اس کی حقیقت دل کی اصلاح ہے اور پہلے علم ظاہر کی حقیقت عمل بالارکان وتصدیق بالجنان ہے۔ یعنی ظاہر بدن سے ارکان اسلام کو ادا کرنا اور دل سے توحید و رسالت و فرائض و عقائد کی تصدیق کرنا ہے۔ اب تبلاؤ اگر تنہا تمہارا دل حسن نیت اور اندرونی طہارت سے آراستہ ہوگیا، مگر اس کے ساتھ تم نے قتل بھی کیا۔ چوری بھی کی، زنا بھی کیا، سود بھی کھایا، شراب بھی پی، جھوٹ بھی بولا، لوگوں پر تکبر بھی کیا، سخت سست باتیں بھی کیں، تو تمہاری نیت کے درست ہونے اور دل کے پاک ہونے سے کیا فائدہ ہوا۔ اور اسی طرح اگر تم نے اللہ کی عبادت کی عفت بھی اختیار کی اور روزہ بھی رکھا سچ بھی بولا، صدقہ بھی دیا، تواضع بھی اختیار کی مگر تمہارے دل میں ریا اور فساد چھپا ہوا ہے۔ تم نے یہ کام اللہ کے واسطے نہیں کئے بلکہ مخلوق کو دکھلانے اور بزرگ بننے کیلئے

(باقی صفحہ پر)

بقیہ:- فضائل رمضان

یا ان کی قیمت ہے، یہ پونے دو سیر اور ساڑھے تین سیر کے مساوی ہے۔ اپنے نادار عزیز و اقارب سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ ایک شخص کو کئی آدمیوں کا صدقہ فطر دیا جائے تو درست ہے، اور اگر ایک آدمی کا صدقۃ الفطر کئی محتاجوں کو دیدیں تو بھی درست ہے۔ عید کی نماز سے پہلے ادا کر دینا بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے، جس نے عذر سے یا غفلت سے روزے نہیں رکھے۔ اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے، بشرطیکہ مذکورہ بالا مقدار مال رکھتا ہو۔ صدقۃ الفطر مؤذن یا امام وغیرہ کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔ اور مسجد کی تعمیر اور اس کے مصارف میں لگانا بھی درست نہیں ہے۔

رویتِ ہلال

اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور عید کے چاند میں بہت سے لوگوں کا دیکھنا معتبر ہوگا۔ ایک یا دو کے قول کی سند نہیں۔ اگر مطلع صاف نہیں تو رمضان کے چاند میں ایک مسلمان کا خبر دینا کافی ہے۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ بشرطیکہ فاسق نہ ہو۔ چاند کے ثابت ہونے میں جنتری کا اعتبار نہیں ہے۔ ریڈیو پر چاند کی اطلاع کے معتبر ہونے نہ ہونے کی شرائط مستند علماء سے سمجھ لی جائیں، اور عید کے لئے دو مرد ہوں، یا ایک مرد دو عورتیں، اور یہ کہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ چاند دیکھا ہے اور شرط یہی ہے کہ فاسق اور بدکار نہ ہوں۔

ترکیب نماز عید

پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر سبحانک اللہم آخر تک پڑھے اور دوسری و تیسری تکبیر میں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں۔ اور چوتھی تکبیر میں پھر ہاتھ باندھ باندھ لئے جائیں۔ امام فاتحہ و سورۃ پڑھے اور مقتدی خاموش رہیں۔ دوسری رکعت میں بعد فاتحہ و سورت کے تینوں تکبیریں کہیں اور ہر بار ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے جائیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع کریں۔ اس نماز کا وقت آفتاب بلند ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔

بعد نماز امام خطبہ ماثورہ پڑھے اور مقتدی خاموشی کے ساتھ سنیں۔ خطبہ کے بعد دعاء ثابت نہیں ہے بلکہ نماز کے بعد ہی دعاء فراغت کرلیں۔

نماز عید الفطر سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا مستحب ہے —

(ختم)

بقیہ:- مشرقی پاکستان کے علمار کرام کا ایمانی جوش و خروش

الگ ہوتے جا رہے ہیں - بلکہ اب ماڈرن اسلام کے خواہان کی جماعت بن کر رہ گئی - چنانچہ ڈھاکہ میں پہلی ترمیمی بل آزادی مذہب (یعنی ایک مسلمان جو بھی مذہب چاہے اختیار کرسکتا ہے، خواہ عیسائی یا مرزائی بن جائے) کی حمایت کرکے ارتداد کا دروازہ کھول کر بڑی اسلام دوستی کا ثبوت دیا ہے بلکہ یوں کہیے کہ نظام اسلام پارٹی اب جماعت اسلامی کا تتمہ بن کر رہ گئی ہے - ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے اس وقت جمعیۃ علمار اسلام مغربی پاکستان کی تائید کئے بغیر چارہ نہیں —

آئیے ہم سب مل کر یہ وعدہ کریں کہ حضرت مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا ہزاروی صاحب دامت برکاتہما کا تعاون کریں گے - (اس پر پورے مجمع نے ہاتھ اٹھا کر تعاون کا وعدہ کیا)

صدر محترم حضرت مولینا صفی اللہ صاحب کا خطاب

بالآخر جناب صدر صاحب موصوف نے خطبۂ صدارت میں فرمایا کہ اب تک علمار کرام انفرادی حیثیت سے جو خدمت انجام دیتے آرہے ہیں - وہ مبارک ہے اور اسی ہی کی بدولت اسلام آج تک زندہ ہے - لیکن رفتار زمانہ کا تقاضا ہے کہ اجتماعی قوت پیدا کرکے کام کیا جائے - لہٰذا علمار اور دیندار مسلمانوں کی تنظیم ازحد ضروری ہے اس کے لئے اس وقت جمعیۃ علمار اسلام پاکستان ہی واحد تنظیم ہے جو صرف قرآن و سنت کی حفاظت کے لئے جدوجہد کر رہی ہے - اس جماعت کے پیش نظر نہ اقتدار کی کرسی ہے نہ مصلحت کے نام سے دنیا طلبی ہے بلکہ محض اسلام اور فرزندان اسلام کے لئے جدوجہد کر رہی ہے - اور اس جماعت کے رہنماؤں کے متعلق ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ یہ حضرات ان بزرگان دین و قائدین ملت کے صحبت و تربیت یافتہ ہیں جو کسی قیمت پر بھی اپنے نظریہ کو قربان کر دینے کے لئے تیار نہ تھے اور ان میں سے اکثر حکیم الامت حضرت تھانوی رح و شیخ الاسلام حضرت مدنی رح اور امام المتاخرین حضرت انور شاہ صاحب کشمیری رح اور حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رح اقدس اسرارہم کے شاگرد و فیض یافتہ ہیں - لہٰذا ان حضرات پر پورا اعتماد کر سکتے ہیں - اور آج آپ کو آئندہ لائحہ عمل کے لئے صحیح راستہ نکالنا ہے —

اس کے بعد حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن صاحب کی تجویز پر مشرقی پاکستان جمعیۃ علمار اسلام کی تنظیم کے لئے باتفاق حاضرین مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل ایک مجلس داعیہ (کنوینسنگ کمیٹی) بنا دی گئی - جو چھ مہینے کے اندر صوبہ بھر کے علمار کرام و دیندار حضرات سے رابطہ قائم کرکے باقاعدہ صوبائی جمعیت کی تشکیل دے گی - اس سے قبل اس مجلس کی حیثیت صوبائی جمعیت کی ہوگی -

(صوبائی انتخاب)

۱- حضرت مولانا صفی اللہ صاحب صدر
۲- حضرت مولانا قاضی عبد الشہید صاحب نائب صدر
۳- حضرت مولانا نعمان صاحب خلیفۂ خاص حضرت مدنی رح و فاضل دیوبند نائب صدر
۴- مفسر قرآن حضرت مولانا محمد سعید صاحب فاضل دیوبند - نائب صدر
۵- حضرت مولانا شمس الدین صاحب فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور ناظم اعلیٰ
۶- حضرت مولانا عبد الجبار صاحب فاضل اشرف العلوم ڈھاکہ - نائب ناظم -
۷- حضرت مولانا قاری حافظ انوار اللہ صاحب فاضل دیوبند - خازن
۸- حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند — رکن
۹- حضرت مولانا شمس العالم صاحب فاضل جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ - رکن
۱۰- جناب حافظ فیض الرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ امداد العلوم ڈھاکہ رکن -
۱۱- جناب مولانا حافظ عبد الحئی صاحب فاضل مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی رکن .
۱۲- جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب ایم اے - ۴۴

بقیہ اسمار گرامی شرکار اجلاس مجلس عمومی

بقیہ اسمار گرامی شرکار اجلاس مجلس عمومی جمعیۃ علمار اسلام جو ۲۰ر دسمبر سنہ ۶۴ء کے اجلاس عمومی ملتان میں شریک ہوئے مگر پچھلے دو شماروں میں ان کے اسمار گرامی شائع نہیں ہو سکے -

- ☆ جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا امیر شمالی پنجاب
- ☆ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان
- ☆ حضرت مولانا حامد میاں صاحب مہتمم مدرسہ جامعہ مدنیہ لاہور خلیفہ حضرت مدنی رح
- ☆ حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب ملتان .
- ☆ حضرت مولانا خیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان خلیفۂ اعظم حضرت حکیم الامت تھانوی رح
- ☆ حضرت مولانا عبد القادر صاحب قاسمی مدرس قاسم العلوم ملتان
- ☆ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب ممبر بی - ڈی ملتان
- ☆ حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب خطیب جامع مسجد تلمبہ ضلع ملتان ممبر بی - ڈی
- ☆ حضرت مولانا مقبول احمد صاحب منٹگمری
- ☆ جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال شہداد پور ضلع سانگھڑ سندھ

---

۴۴ رکن —
۱۳- جناب ماسٹر محب الرحمٰن صاحب ایف - اے - رکن

مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق حاضرین پاس کی گئیں -

۱- جمعیۃ کا نام - جمعیۃ علمار اسلام مشرقی پاکستان ہوگا -
۲- جمعیت کا صدر دفتر ڈھاکہ میں رہیگا - اور مجلس داعیہ کی میعاد چھ مہینے ہوگی - عند الضرورت اس میں توسیع کی گنجائش رہے گی - مجلس داعیہ اس عرصہ کے اندر مرکزی جمعیت سے رابطہ قائم کرے گی - اور صوبہ کے ہر ہر ضلع میں جمعیت کی شاخ قائم کرکے ہر ہر ضلع سے ✻ نمائندے انتخاب کرکے صوبائی جمعیت کو تشکیل دے کر اپنے فرض سے عہدہ برآ ہوگی -
۳- جمعیت کا عارضی دفتر 12/1 الکھی داس لین گنڈاریا ڈھاکہ میں رہے گا -
۴- ہر ہر رکن ماہوار ایک روپیہ چندہ دے گا اور جمعیت کی مستقل آمدنی کے لئے جمعیت کی طرف سے دینی کتابیں شائع کی جائیں گی -
۵- جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر ایک کتابچہ جلد از جلد شائع کیا جائے گا -
۶- مرکزی جمعیت کا دستور اس جمعیت کا دستور سمجھا جائے گا - البتہ علاقائی ضروریات کے پیش نظر مجلس شوریٰ کو مرکز سے ہدایت لے کر ترمیم و اضافہ کا حق حاصل ہوگا -

مرسلہ
ناظم دفتر — ڈھاکہ

بقیہ:- تعظیم علمار کی تاکید ص سے آگے

کے ذریعہ سے پہنچی ہو وہ تو آسمان و زمین میں بھی غور و فکر کرتے رہتے ہیں - اور ہر چیز سے کام کی باتیں لے لیتے ہیں

(باقی آئندہ)

متفرقات

دینی مدارس:۔

مدرسہ مظاہر الحق ٹھگرام ہزارہ کا سالانہ امتحان

مورخہ ۱۴ر شعبان سنہ ۱۳۸۴ھ کو مدرسہ مظاہر الحق ٹھگرام ضلع ہزارہ کا سالانہ امتحان مفتی محمد اسرائیل صاحب فاضل دیوبند ٹھگرام نے لیا۔

مفتی محمد اسرائیل صاحب نے امتحان کے بعد مندرجہ ذیل بیان دیا:۔

میں نے مختلف کتب احادیث
اور دیگر کتب کا امتحان لیا
مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ مدرسہ
نے قلیل عرصہ میں ترقی کی۔
طلباء کا معیار تعلیم اچھا ہے
اساتذہ اور طلباء کی کوشش
اور مستعدی قابل تعریف ہے۔

(ناظم مدرسہ مظاہر الحق ٹھگرام ہزارہ)

"مزا تو جب ہے کہ گرتے کو تھام لے ساقی"

حضرات! مدرسہ دعوت الحق انتہائی مفلس الحال ایک دینی ادارہ ہے۔ جو ہر لحاظ سے اپنی بے بضاعتی کے باوجود تعلیم و تدریس، تبلیغ و تلقین اور تحریری و تقریری خدمات انجام دے رہا ہے۔ لیکن معاشرے کی دینی کاموں میں حصہ لینے سے بے اعتنائی و بے رغبتی کا ذکر نہایت ہی افسوس کے ساتھ کرنا پڑتا ہے۔ یعنی گذشتہ چند سالوں سے یہ خالص مذہبی و دینی ادارہ مالی تعاون میں عوام اور معاشرہ کی دست کشی کے سبب انتہائی بحران کا شکار ہوتا چلا گیا۔

نتیجہ یہ کہ اس وقت ادارہ مذکورہ ۵۰۸۱٫۷۶ روپے کا زیر بار ہے۔ اس کثیر رقم کو پورا کرنا کسی ایک فرد واحد کے بس کا روگ نہیں!

جہانتک کام کا تعلق ہے۔ وقتاً فوقتاً ملک بھر کے نامور، ذی رائے اور معروف شخصیتوں کے قلم شمامہ عنبر کی رقم طرازی بھی صفحۂ قرطاس پر لاکر اطلاع و آگاہی احباب کا سامان کیا جاتا رہتا ہے۔

غرض آئندہ زکوٰۃ و صدقات وغیرہ نکالتے وقت اس مدرسہ کو بھی یاد رکھیں اور "مزا تو جب ہے کہ گرتے کو تھام لے ساقی" کے مصداق بنیں۔ ایک مفلس و مخلص دینی ادارہ کے بقاء و تحفظ میں دست تعاون بڑھا کر صدقہ جاریہ کی نعمتِ عظمیٰ سے بہرہ ور اور عند اللہ مشکور ہوں۔

خادم القرآن
احمد الدین جالندھری۔ مہتمم مدرسہ دعوت الحق رجسٹرڈ۔ حسین آگاہی
ملتان شہر

دعاء صحت کے لئے اپیل

میں اکثر بیمار رہتا ہوں۔ جماعتی احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ میری صحت کے لئے دعاء فرمائیں۔

چوہدری شیر علی گوجر ساکن موچی والی
ضلع مظفر گڑھ

تبدیلی نام

میرا پہلا نام عبید حسین ہے۔ اب آج سے میں نے اپنا نام تبدیل کر کے عبید اللہ رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ مجھے اسی نام سے پکارا جائے۔

مولوی عبید اللہ سابق عبید حسین
ولد قطب الدین آئرن مرچنٹ۔ عمر سٹریٹ۔ فاروق گنج۔ لاہور

روزہ کے احکام و مسائل کا پمفلٹ

جس میں روزہ رکھنے کی نیت اور روزہ کھولنے کی نیت اور ماہ رمضان کی راتوں میں پڑھنے کی دعا اور دعا تسبیح تراویح کے علاوہ وہ امور جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم آتی ہے اور وہ امور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خواہش مند حضرات ایک کارڈ لکھ کر پمفلٹ مفت حاصل کریں۔

غلام فرید محمدی امیر جمعیت الشبان
رضاکار تنظیم اہل سنت دفتر۔ محلہ بونگیاں والا۔ ڈیرہ اسماعیل خان

(بقیہ:۔ نقد و تبصرہ)

نے اکابر پاکستان کے اقوال نقل کر کے قوم کو آمادہ عمل کیا ہے۔

دینی مدارس:۔

جامعہ قاسمیہ میں دار المبلغین

لائلپور۔ ضلع لائلپور کی دینی درسگاہ جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد کالونی میں یکم رمضان المبارک سے دار المبلغین شروع ہو رہا ہے۔ جس میں محدث اعظم مولانا محمد شریف صاحب کشمیری۔ امام اہلسنت مولانا سید احمد شاہ صاحب چوکیروی۔ مولانا محمد سرفراز خاں صاحب صفدر۔ مولانا ضیاء القاسمی صاحب۔ مولانا دوست محمد صاحب قریشی مولانا بشیر احمد صاحب حسینی پڑھائیں گے فارغ التحصیل علماء اور منتہی طلباء شرکت فرمائیں۔ قیام و طعام بذمہ جامعہ قاسمیہ ہوگا۔ بستر ہمراہ لائیں۔ جمعۃ الوداع کو جلسہ دستاربندی ہوگا۔ آمد کی اطلاع دفتر میں فوراً پہنچا دیں۔

احقر عبد الحئی عابد ناظم اعلیٰ جامعہ قاسمیہ
غلام محمد آباد کالونی۔ لائلپور

مدرسہ تعلیم القرآن باغ کیلئے امداد کی اپیل

حضرات۔ مدرسہ تعلیم القرآن باغ تحصیل باغ کا واحد مرکزی ادارہ ہے جو ۱۹۴۷ء سے جاری ہے۔ جس میں اس وقت پونے دو صد کے قریب طلباء مختلف شعبہ جات میں سات اساتذہ کرام سے اپنی علمی پیاس بجھا رہے ہیں۔ دار الاقامہ میں رہنے والے پچاس طلباء کا مدرسہ کفیل ہے۔ طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر دار الاقامہ (ہاسٹل) و کتب خانہ کی فوری ضرورت ہے۔ لہٰذا جملہ مسلمانان پاکستان و آزاد کشمیر کی خدمت میں اپیل ہے۔ کہ رمضان المبارک میں زکوٰۃ و صدقات دیتے وقت اس دینی درسگاہ کو فراموش نہ فرمائیں۔

ترسیل زر بنام حافظ محمد عبد اللہ مدرسہ تعلیم القرآن۔ باغ پونچھ آزاد کشمیر

مدرسہ قاسم العلوم ڈیرہ غازیخان کا ترقیاتی پروگرام

آئندہ سال کے لئے مدرسہ قاسم العلوم ڈیرہ غازیخاں میں ابتدائی فارسی و عربی کے لئے ایک ماہر استاد کا تقرر عمل میں آچکا ہے۔ نیز شعبہ حفظ و تجوید کے لئے ایک ماہر استاد کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں آئندہ سال سے طلباء کی خورد و نوش کے لئے باورچی مقرر کیا جا رہا ہے۔ اس وقت تین اساتذہ کی زیر نگرانی پچاس طلباء مسافر تعلیم پا رہے ہیں۔ سالانہ امتحان کے لئے قاضی عبید اللہ صاحب مفتی ڈیرہ غازیخاں اور مولانا محمد قاسم صاحب تشریف لائے۔ تمام طلباء کامیاب رہے۔

اہل ثروت سے التماس ہے کہ وہ مدرسہ کی امداد و اعانت فرماویں تاکہ مدرسہ اپنے ترقیاتی پروگرام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکے۔

ناظم نشر و اشاعت مدرسہ قاسم العلوم
ڈیرہ غازیخاں

دار العلوم قاسمیہ لنڈ پورہ کا سالانہ

دار العلوم قاسمیہ۔ لنڈ پورہ کا سالانہ امتحان ضلع بنوں تحصیل لکی مروت میں دار العلوم مذکورہ ایک بیس سالہ قدیمی تعلیمی درسگاہ ہے۔ جسے سنہ ۸۲ء سے قاسمیہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ ۱۸ر شعبان سنہ ۸۴ھ مطابق ۲۳ر دسمبر سنہ ۶۴ء دار العلوم قاسمیہ کا امتحان حضرت مولانا عبد الحمید صدر مدرس دار العلوم شنوہ گدی خیل نے لیا۔ سب طلباء اچھے نمبروں سے پاس ہوئے۔ مولانا خوش ہوئے اور فرمایا کہ دار العلوم کے طلباء کی تعلیمی اور اخلاقی حالت سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ابد الآباد تک قائم رکھے۔

مولوی محمد عمر امام مسجد حسن خیل
موضع وڈا کخانہ لنڈ پورہ

نقد و تبصرہ

اسلامی جمہوریت کے تقاضے

شائع کردہ
مکتبہ تعمیر حیات۔ اردو بازار لاہور
صفحات ۱۰۴ کاغذ عمدہ
قیمت:۔ ایک روپیہ

یہ کتاب حضرت مولانا ابو الکلام آزاد کی تصنیف ہے۔ اور یہی ایک خوبی اس کے لئے کافی ہے۔ مولانا مرحوم کے زور قلم اور حقیقت شناسی سے کون ناواقف ہے۔ یہ بتانا مناسب ہے کہ کتاب میں اٹھائیس صفحات پر مشتمل ایک قیمتی مضمون شامل کر دیا گیا ہے جس میں "نظریہ پاکستان اور ہم" کے عنوان سے مولانا مختار احمد الحسینی (گوجرانوالہ)

(باقی کالم ۲ پر)

Phone No: 67715 Regd L. No. 7/32

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE Price 12 Paisas

Vol. No (8) ۸ر جنوری 1965ء ۴ر رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ No

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا اجلاس

اجلاس میں آٹھ تجاویز پاس کی گئیں

یکم جنوری ۱۹۶۵ء کو مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں عشاء کی نماز کے بعد پندرہ روزہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا قاری شفاعت احمد صاحب منعقد ہوا۔

اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے ہوئی۔ اجلاس میں جمعیت کی ترقی و تنظیم کے سلسلہ میں بحث ہوئی۔

اجلاس میں آٹھ تجاویز پیش ہوئیں جو کہ بالاتفاق پاس ہوئیں ان آٹھ میں سے خاص کر دو یہ ہیں۔

(۱) طے پایا کہ ہر مہینہ میں دو مرتبہ ایک وفد جو چار پانچ جمعیت کے عہدیداروں پر مشتمل ہوگا لاہور شہر کے مختلف حلقوں میں جا کر جمعیت کی کارکردگی کا اندازہ لے گا اور پھر اس کی رپورٹ پندرہ روزہ اجلاس میں پیش کرے گا۔ لہٰذا اس تجویز پر عمل کرنے کے لئے طے پایا کہ ماہ فروری میں وفد پہلا دورہ حلقہ مصری شاہ میں زیر اہتمام حضرت مولانا قاری شفاعت احمد، اور دوسرا دورہ حلقہ کرشن نگر میں کرے گا اس حلقہ کا اہتمام حضرت مولانا عبدالغنی صاحب خطیب مسجد مونگیا سٹریٹ سنت نگر، و حضرت علامہ خالد محمود صاحب کے ذمہ ہوگا۔ یہ وفد حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور جانشین حضرت شیخ التفسیر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد اجمل صاحب، حضرت علامہ خالد محمود صاحب، حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب، حضرت مولانا قاری شفاعت احمد صاحب، حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب امیر جامعہ مدنیہ پر مشتمل ہوگا۔

۲۔ یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ رمضان المبارک میں عوام کو مجبور کیا جائے کہ رمضان کا احترام کریں اور بازاروں میں کھانے پینے پر پابندی لگائی جائے۔ اور جو شخص برسرِعام کھائے پیئے۔ رمضان المبارک کی بے حرمتی کرے اسے سخت سزا دی جائے۔ اور تمام ہوٹلوں کو پورے ماہ کے لئے بند کرایا جائے ـــ اور اکثر ہوٹلوں پر کپڑے کے پردے لٹکا دیئے جاتے ہیں جن پر تحریر ہوتا ہے کہ پردیسیوں کے لئے کھانے کا انتظام ہے ـــ حالانکہ ہوٹل میں پردیسی اور غیر پردیسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ـــ

نیز سات آدمیوں کا ایک وفد مورخہ ۱/۱۴ ۶۵ کو ڈی۔سی صاحب کو مل کر اپیل کرے گا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے احترام رمضان کے سلسلے میں اپنے خصوصی اختیارات سے کام لے کر بے احترامی کو روکا جائے وفد سات حضرات پر مشتمل ہوگا۔ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور۔ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ـ حضرت علامہ خالد محمود صاحب ـ حضرت مولانا عبدالغنی صاحب۔ حضرت مولانا قاری شفاعت احمد صاحب، محترم ظہور الدین صاحب۔

اجلاس تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ اور پھر دعا پر ختم ہوا۔ آئندہ اجلاس مورخہ ۱/۱۵ ۶۵ کو بوقت ۲ بجے بعد از نماز ظہر مرکزی دفتر میں ہوگا۔

بقیہ:- تعظیم علماء کی تاکید

کئے ہیں تو اس عمل سے کیا نفع؟ الغرض نہ ظاہر بغیر اصلاحِ باطن کے مفید ہے نہ باطن بغیر اصلاحِ ظاہر کے ـ

علماء کو نصیحت کہ حلاوتِ علم کے ساتھ تلخیٔ عمل بھی چاہیئے۔

اے علماء! تم کبھی ایسا نہ کرو کہ علم کی حلاوت تو لے لو اور عمل کی تلخی اور مشقت کو چھوڑ بیٹھو۔

پہلے علم و عمل سے شریعت کے ستونوں کو مضبوط کر لو اس کے بعد علم و عمل کی باریکیوں اور اسرار معلوم کرنے کے لئے ہمت بلند کرنا علم کی ایک مجلس ستر برس کی عبادت سے افضل ہے۔

ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون (پ ۲۳ ع ۱۵) ام ھل تستوی الظلمات والنور (پ ۲۳) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہیں؟ کیا اندھیری اور روشنی برابر ہے؟

ظاہر ہے کہ برابر نہیں اسی طرح عالم اور جاہل کو سمجھو۔

اللہ تعالیٰ نے کسی جاہل کو ولی نہیں بنایا۔ اور علم ضروری کی تحقیق ـ اگر کسی جاہل کو ولی بناتے ہیں تو اس کو عالم بنا دیتے ہیں۔ ولی دین کے فقہ سے جاہل نہیں ہو سکتا بلکہ وہ خوب جانتا ہے کہ نماز کس طرح پڑھنا چاہیئے۔ روزہ کس طرح رکھنا چاہیئے۔ زکوٰۃ کس طرح دینا چاہیئے ـ حج کس طرح کرنا چاہیئے۔ وہ اللہ کے ساتھ معاملہ کرنے کا طریقہ پختہ کر لیتا ہے۔ ایسا اگر ان پڑھ بھی ہو تو وہ عالم ہے کیونکہ علم کتابیں پڑھنے پر موقوف نہیں بلکہ علماء سے پوچھ پوچھ کر بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ ایسے شخص کو جاہل وہی کہے گا جو علم مطلوب سے جاہل ہو۔

صحبتِ علماء کی تاکید اگرچہ بے عمل ہوں

علماء سے میل ملاپ قطع نہ کرو ان کی مجالس میں بیٹھا کرو، ان کی باتیں سنا کرو، ان سے علم حاصل کرو۔ اور یہ مت کہو کہ فلاں عالم تو بے عمل ہے۔ ہم اُس سے کیونکر ملیں اس کی باتیں کس طرح سنیں۔ تم اُس سے علم کی باتیں لے لو اور خود ان پر عمل کرو، اُس کو اور اس کے عمل کو اللہ کے حوالہ کرو۔

حضرات! اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کام کی بات ہر جگہ سے لے لیتے ہیں۔ پرواہ نہیں کرتے خواہ کسی کی زبان سے نکلی ہو یا کسی پتھر پر لکھی لکھی ہوئی ہو۔ یا کسی کافر (باقی صفحہ ۶ پر)

مولانا کوثر صاحب نیازی اور دیگر حضرات

کون نہیں جانتا کہ مولانا کوثر صاحب نیازی ہونہار نوجوان، بہترین کارکن، خوش اخلاق اور غیور پٹھان ہیں۔ صاحب قلم اور خوش بیان ہونے کی وجہ سے ہر جماعت آپ کے شمول کو پسند کرے گی بلکہ دل سے چاہے گی۔ مجھے ان کے ساتھ دلی لگاؤ تھا۔ اور عجیب بات تھی کہ جب بھی ہمارا سامنا ہوتا۔ باوجود اس نفرت اور دوری کے جو مودودی صاحب سے چمٹے رہنے کی وجہ سے مجھے ان سے تھی دل ان کی طرف کھچتا اور بعد کی مسافت کم ہو جاتی۔ اس میں غالباً ان کی خوش اخلاقی کا بھی اثر تھا۔ جس کا مظاہرہ شاید وہ اپنی عادت یا میری پیرانہ سالی کی وجہ سے کیا کرتے تھے۔ مگر اس کی اصل وجہ مودودی فرقہ سے ان کی علیحدگی کے بعد معلوم ہوئی دراصل وہ بھی مودودی صاحب کی زمانہ سازی اور خدا فریبی یا خود فریبی سے دریدہ نالاں تھے۔ اور دل میں ان کے نئے قسم کے اسلام سے نفرت کے جذبات رکھے ہوئے تھے۔

محترم کوثر نیازی صاحب کی میں نے بھی مناسب مخالفت کی۔ مگر انہوں نے اس سے زیادہ میری مخالفت کی۔ اگر وہ مودودی نہ ہوتے تو بخدا مجھے ان کی ترقی شہرت، بلندی اور نیک نامی سے کسی قسم کا حسد نہ ہوتا۔ بلکہ اپنی فطرت کے مطابق اس پر خوش ہوتا۔ اور ایک نوجوان ذی علم کے بہتر کارکن ہونے پر دلی خوشی محسوس کرتا۔ جبکہ زمانہ قحط الرجال کا ہے۔ بہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ نے نیازی صاحب کو اس خطرناک دلدل سے نجات عطا فرما دی۔ جس سے نکلنے کی توفیق ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کو نہیں ہو سکتی۔ جو آدمی محض مودودی کی تنخواہ کی خاطر اس کے ہر غلط کو صحیح اور ناجائز کو جائز قرار دے۔ اس میں اور فرنگی کے اس نوکر میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جو چند روپوں کی خاطر مسلمانوں کے قتل عام کے لئے تیار ہو جاتا۔ بلکہ یہ اس سے بدتر ہے۔ اس لئے کہ اس کا عمل شیطنی تھا۔ اور پیٹ کی خاطر مسلم کشی کا عہد کرتا، اور مودودی ہو جانے کے بعد عمل کے سوا عقیدہ بھی بدل جاتا ہے۔ اور پھر یہ مسلم کشی کے بجائے مسلمانوں کے ایمان پر ملحدانہ زہر کا انجکشن کرنے لگ جاتا ہے۔ ضد و ہٹ دھرمی کی وجہ سے اس کے دل پر مہر لگ جاتی ہے . . . . ہدایت کی توفیق صرف ان نیک فطرت مسلمانوں کو ہو سکتی ہے جو اقامت دین کے خوش نما الفاظ کے فریب میں آکر اسی مقصد کے لئے شامل ہوئے ہوں اور آخر تک نیت و مقصد میں فرق نہ آیا ہو۔

پھر مودودی کو قریب سے دیکھ کر اس کی گمراہانہ باتوں اور قول و فعل کے تضاد سے اندر ہی اندر کڑھتے رہے ہوں۔ وہ اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔ سبب ناکام ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام کی خاطر ان کے کڑھنے کی قدر فرما کر ان کو علیحدگی کی توفیق بخش دیتے ہیں۔ جب مولانا عبدالرحیم صاحب اشرف لائلپوری نے مودودیت کو ٹھوک دیا۔ جو اپنے ہفتہ وار "المنبر" میں ہمیشہ ہمارے خلاف ہر گامے گھسیٹے کا مضمون شائع فرما دیتے تھے۔ میں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور ان کی خدمت میں لائلپور حاضر ہوا۔ انہوں نے سارا ماجرا سنایا۔ کہ اقامت دین کے عظیم مقصد کی خاطر ہم دھوکے میں آ گئے۔ مگر پٹھان کوٹ جا کر سنت کی خلاف ورزی دیکھی۔ تو طبیعت گھبرا گئی۔ پھر خیال کیا کہ چلئے دینی نظام کے قیام کے لئے یہ لغزشیں برداشت کر لینی چاہئیں۔ پھر جب اور باتیں دیکھیں۔ اصلاح کی کوشش شروع کی۔ لیکن وہاں مایوسی کے سوا کیا تھا۔ آخر کار جس دین کی خاطر شریک ہوئے تھے۔ اسی دین کی خاطر علیحدہ ہونا پڑا۔ یہی حال مولانا امین احسن صاحب اصلاحی اور دیگر حضرات کا ہے۔ محترم اصلاحی صاحب اب مودودیت کو سب سے زیادہ خطرناک تحریک اسلام کے لئے تصور کرتے ہیں۔ اور واقعہ بھی یہی ہے۔ مرزائی اور منکر حدیث کھلے مخالف اسلام ہیں۔ اور مودودی مار آستین بن کر علماء سلف و خلف سے بیزار بنا کر نادان اردو خوانوں اور دین سے ناواقف انگریزی دانوں کو اسلام سے دور کر رہے ہیں۔

میرا مقصد اس تحریر سے صرف یہ ہے کہ محترم کوثر نیازی صاحب جیسے جن حضرات نے مودودیت کے لات و منات کو لات مار دی ہے۔ اب یہ کسی طرح مورد الزام نہیں ہیں۔ جس طرح ابلیس نے قسمیں کھا کر حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش کرا دی تھی۔ مگر تنبیہ اور تنبہ کے بعد ربنا ظلمنا انفسنا کا ورد کر کے وہ اپنی عبدیت اور بشری کمزوری کا اقرار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مشیت کی تکمیل کے سبب بنے۔ اور زمین میں لاکھوں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام اور اربوں عباد الرحمٰن کے ظہور کے باعث ہوئے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ جنگ احد میں سالار انبیاء علیہم السلام سے لڑنے آئے تھے۔ مگر حق واضح ہونے کے بعد برضا و رغبت دین فطرت میں داخل ہو کر سیف اللہ بنے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی عمر بھر کی رسول دشمنی (باقی آخری صفحہ پر)

قاری خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

محمد امین اعوان ذکی صفی عفا
شاہ پور خیل تحصیل ہنگو ضلع کوہاٹ

پاکستان کا مطلب کیا؟

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ!

خدا وند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ جس نے ہمیں برطانوی سامراج کے ظالمانہ استبدادی پنجہ سے نجات دلا کر ایک آزاد خود مختار ریاست کا مالک بنایا اور غیر قوم کی غلامی کی مضبوط طوق و اغلال ہماری گردنوں سے نکال کر آزادی کی نعمت سے سرفراز فرمایا آزادی کی نعمت کا قدر تو ان سے پوچھئے۔ جن کے خمیر میں حمیت کی آب ہو اور ضمیر میں حریت کی تاب ہو۔ اس نعمت عظمٰے کی پہچان تو کلیم و خلیل اور آقائے نامدار اور اُن کے رفقائے کار کو حاصل تھی۔ صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ قرآن کریم جب بھی کلیم اللہ کے قوم پر کئے گئے انعامات کا تذکرہ کرتا ہے تو پہلے پہل بر سر فہرست و اذ انجینا کم۔ سے اسی انعام جلیل کا تذکرہ فرماتا ہے۔ زندہ اقوام کے لئے آزادی بلند ترین اعزاز ہے اور ان کے نزدیک اس کی نہایت قدر ہوتی ہے۔ تاریخ کے اوراق پلٹنے سے یہ حقیقت ہمارے سامنے عیاں ہوتی ہے۔ کہ جب قوم کا اجتماعی ضمیر مردہ ہو جاتا ہے اور اپنے ولی النعم سے نفور کرکے حیوانی تقاضوں کے بر لانے میں مخمور ہوتی ہے تو قدرت اس کو ایک جابر طاقت کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑ لیتی ہے۔ تاکہ اسے خودی کا کچھ احساس ہو سکے، اور اپنے مولا سے وصل کا پیاس ل سکے۔ سر زمین ہند پر ہماری حکمرانی تھی۔ مگر ہندوستانی مسلم معاشرہ کے ہر طبقہ نے جب اپنے مرکز سے غفلت کی راہ اختیار کی۔ اور حکمران مطلق کے احکام سے نفرت کی تو مالک مختار نے ان سے چند روزہ اقتدار چھین لیا، اور ان کی عزت و حکومت کو خاک میں ملا دیا۔ اور ان کی اجتماعی قوت کو (جو کہ مردہ ہو چکی تھی) فرنگی اقتدار کے نیچے دبا دیا۔ تاکہ اسے کئی دن بعد از سر نو حیات حاصل ہو جائے۔ اس وقت کے ایک دہلوی قلندرؒ نے سامنے مسلم طبقات کو منبعانہ انداز میں للکارا۔ مگر قوم کی گہری نیند نے اس کی ندا کو صدا بصحرا ثابت کیا۔ اگرچہ بعد میں یہی صدا خواب غفلت کی تخفیف کے سبب کچھ جاگے کانوں نے گونجتی ہوئی سنی۔ مگر اس وقت اہل فرنگ کے قدم وطن عزیز کی سرزمین پر جم گئے تھے۔ اور اہل وطن کے دل و دماغ پر انگریز کے رعب کا ایسا سکہ بیٹھ گیا تھا۔ کہ ان کی ذہنیت عامہ فرنگی استبداد سے ملک کی نجات ناممکن سمجھنے لگی۔ اور فرنگیوں کا اندازہ بھی یہ تھا کہ ہمیں اس ملک سے اس وقت جانا پڑے گا۔ جب اس کی زمین پر ایک فٹ کی مقدار گولیوں کا سکہ بیٹھ جائے

اس وقت اہل وطن کی رائے عامہ کی ترجمانی گویا کہ ما ظننتم ان یخرجوا کے کلمات کر رہے تھے اور ظنوا انہم مانعتہم حصونہم فرنگی سامراج کا ذہنی نقشہ تھا۔ رب الاقوام نے محض اپنے لطف و کرم سے فاتٰہم اللہ من حیث لم یحتسبوا وقذف فی قلوبہم الرعب کا نقشہ اور ونرید ان نمن علی الذین یستضعفون کا نمونہ چودھویں صدی ہجری میں ایک بار پھر سامنے پیش فرمایا۔ چند قدسی صفت نفوس کے ذریعہ سے قوم کی مردہ لاش میں حریت کی روح پھونکی گئی۔ اور فرزندان توحید کے قلوب میں عشق مذہب کا آتشیں شعلہ جوالہ ڈال دیا گیا۔ نتیجتاً درندہ صفت انگریز قوم کو اس ملک سے جانا پڑا اور مسلمانان وطن کو اپنے مذہبی جوش کی بدولت پاکستان جیسا عظیم ملک نصیب ہوا۔ باشندگان وطن سے مخفی نہ ہوگا کہ پاکستانی ریاست کا قیام مذہب اسلام کے مقدس نام پر عمل میں آیا۔ تقسیم ہند کا بنیادی سبب یہی تو تھا۔ کہ متحدہ ہند کے مسلمان چاہتے تھے۔ کہ ہمیں ایسا خطۂ ارضی ملنا چاہیئے۔ جس میں بس کر ہم آزادی کے ساتھ اپنی مذہبی تعلیمات کو جامہ عمل پہنا سکیں۔ اور حجازی تہذیب و تمدن کو اپنا سکیں۔ اور مدنی امام الانامؐ کے اصول موضوعہ پر زندگی کے تمام شعبے میں عمل پیرا ہو سکیں۔ دوسرے الفاظ میں پاکستانی ریاست کا کتم عدم سے معرض وجود میں آنے کا غرض و غائت اتشداد بر قرآن و سنت تھا۔ بانیٔ پاکستان اور اس کے معتمد ترین رفقاء و تحریک کی تقاریر و عہود و مواثیق اس پر شاہد عدل ہیں۔ بلکہ موجودہ اقتدار بھی اسی کا قائل ہے۔ اور سربراہ مملکت اس حقیقت کا اظہار طوعاً اور کرہاً کبھی کبھی زبانی طور پر فرماتے رہتے تھے مگر باوجود اس کے افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ پاکستان کا مقصد قیام تا ہنوز تشنۂ تکمیل ہے۔ پاکستان بننے کے بعد حالات سازگار ہوتے ہی ہمارے لئے سب سے اہم اور لازمی قدم اسلامی آئین کا مکمل نفاذ تھا۔ کیونکہ پاکستان کا وجود بدون اجراء قوانین شرعیہ کوئی معنی نہیں رکھتا۔ کرسی بنانے کا مقصود اس پر بیٹھنا ہوتا ہے۔ اگر کوئی کرسی اپنی اس غرض کو پورا کرنے سے قاصر ہے۔ تو اہل فکر و دانش کے نزدیک اس کی حیثیت کیا ہے۔ بدقسمت نومولود پیدا ہونے کے

بعد ایسے افراد کے آغوش میں چلا گیا۔ جو اس تربیت و ارتقاء کے بجائے اپنی ترقی و تعمیر میں مدہوش رہے۔ اور مسند اقتدار پر بیٹھ اقتدار کی چالوں میں بے ہوش رہے۔ نتیجتاً تحریک آزادی کے شہداء کے جو شیرخوار تھا ایسے مالیاروں کے سپرد ہوا۔ جو اس کو غذا محروم رکھنے میں کوشاں رہے۔ اور اپنے مفاد حصول کے لئے مبہوت و سرگردان رہے۔

جن افراد کو اس نومولود کی صحیح پرورش تھا۔ اور اس شجر کو باثمر بنانے کا ذوق تھا۔ ان زمانہ نے قریب نہ آنے دیا بلکہ الٹا ان کو دشمن قرار دیا گیا۔ ان افراد سے میری مراد پاکستان معنوں میں وفادار اور اس کا صحیح طریقہ سے والی مخلص جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر حضرات نے ابتداءً متولیان پاکستان کو تحریراً و صحیح راستہ دکھانے کی کوشش کی۔ کچھ عرصہ بعد میں جا کر انہیں صحیح پیغام پہنچایا۔ مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ جمعیۃ کے اکابر نے ہر چند ان کی اصلاح فکر کی کوشش کی۔ مگر اُن کی کج فہمی بڑھتی گئی۔ گذشتہ صدارتی انتخاب میں جمعیۃ نے حصہ لینے کا فیصلہ کیا۔ مگر عیاروں نے کامیاب نہ ہونے دیا۔ اسی ملکی دستور کی اصلاح کے لئے نیشنل اسمبلی میں جانا ایک ذریعہ تھا۔ چنانچہ ملک کے مختلف حصوں سے جمعیۃ کے نمائندوں نے انتخاب میں حصہ لینے کے داخلے لئے۔ مگر اقتدار کے پرچے والوں نے زبردست سرکاری و غیر سرکاری ہتھکنڈوں سے کامیاب نہ ہونے دیا۔ ہمارے ضلع کے متعلق تو میں قطعی طور پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر سرکاری مشینری حرکت نہ کرتی انسانی ضمیروں کی خرید و فروخت کا بازار نہ لگایا جاتا اور صحیح طریقہ پر الیکشن ہوتا۔ تو حق بحق دار رسید۔ ہم نے اپنے کانوں سے اکثر بی ڈی ممبروں کا یہ گفتار سنا۔ کہ اگر ہمارے سامنے یہ خطرہ نہ ہوتی۔ تو ہمارے ووٹ کا مستحق مولوی نعمت اللہ کے بغیر اور کوئی نہ تھا۔ صوبائی اسمبلی کے لئے انتخاب میں حصہ لینے کے متعلق جمعیۃ کے قطعی فیصلہ کا بندہ کو نہیں۔ مگر یہ ضرور کہہ دیتا ہوں کہ اگر گذشتہ صورت حال رہی۔ اور خرید و فروخت کا مسئلہ رہا۔ تو کامیابی کا راستہ نظر نہیں آتا۔ الا یہ کہ فیبی شامل حال ہو جائے۔ بہر حال عرض یہ کرنا ہے کہ پاکستان بن گیا اور ہم آزاد ہوئے۔ مگر نہ توجہ پاکستان کی بنا کے بنیادی مقصد کو پورا کرنے کی توجہ کی اور نہ نعمت آزادی کی قدر دانی بلکہ ابھی انگریز کی غلامی سے مفلوج شدہ دماغ سے ہم سوچتے رہتے ہیں۔ اور اس "مہربان مولے" کے سکون و حرکت خورد و نوش، بود و باش تگ و دو کی نقالی میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ بنی اسرائیل نے حصول آزادی کے بعد

(باقی صفحہ ۶ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۹۔ اپریل ۱۹۶۵ء مطابق ۷ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ

اسلامی دنیا کو عظیم نقصان

تبلیغی جماعت کے امیر کی وفات

ہند و پاکستان کے مشہور و معروف عالم تبلیغی
ت کے امیر حضرت مولانا محمد الیاس صاحب قدس
و بستی نظام دین دہلی کے خلف الرشید حضرت مولانا
یوسف صاحب لاہور میں تشریف لائے تھے۔ دل کی
ی کا دورہ پڑا۔ اور آپ اپنے رب سے جا ملے
للہ وانا الیہ راجعون۔

تبلیغی جماعت کی بنیاد اور اس کا طریقۂ کار
رت مولانا محمدؒ الیاس صاحب قدس سرہٗ کو اللہ
لیٰ و تبارک کی طرف سے خاص القاء و اشارات
شروع ہوا تھا۔ اور یہ ایسا بے ضرر اور مفید
یقہ تبلیغ تھا۔ کہ اس نے چند سالوں میں سارے
م اسلام کی جھولیاں اسلامی تڑپ کے موتیوں
بھر دیں۔ یہ طریقہ بظاہر بڑا آسان اور بے
ہے۔ مگر نفس کشی اور ریاضت میں اس کو اعلیٰ مقام
ل ہے۔ ہر امیر و غریب، نیک و بد، نرم و درشت
ان کو خطاب کر کے اس کو مسجد لے جانا یہ بنیادی
ر سے مسلمان بنا کر اسلافؒ کے ماحول سے خوگر
دینا معمولی کام نہیں ہے۔ بڑے بڑے سرکاری
ر اور عہدہ دار اہل دفاتر اور اونچے اونچے دنیادار
رے اٹھائے ہوئے تبلیغ دین کے نام سے گھر سے
ل کر سنت اسلاف کو زندہ کرتے ہیں۔ حضرت
لانا محمدؒ یوسف صاحب کی تقاریر اکثر الہامی طرز
ہوتی تھیں۔ ہر وقت اللہ تعالےٰ کی مدد اُن کے
ل حال رہتی تھی۔ ان کے متبعین کو خارق عادات
ات پیش آتے رہے ہیں۔ یہ سب باتیں ان
حقانیت اور خلوص کی دلیل ہیں۔ حضرت مولانا کی
صرف ۴۸ سال تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس
ان کی نوکری اتنے ہی عرصہ کے لئے لگا رکھی تھی
ں میں توسیع نہیں ہو سکتی تھی۔ جب چاہا اپنے پاس
لیا۔ کس کو مجال انکار ہو سکتا ہے۔ مبارک ہیں
لوگ جنہوں نے اس کارگۂ عمل اور دار الامتحان
یں اپنے آقا و مولیٰ کو راضی کر لیا۔ اسی کی محبت
یں جیئے۔ اور اسی کی محبت میں جان دے دی۔
للہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام
عنایت فرمائیں۔ اور ان کی جماعت کو نعم البدل
عطا فرما کر چشمۂ صافی کو جاری رکھیں۔ آمین!

(غلام غوث ہزاروی)

جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں کے نام

(از غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی)

آپ حضرات نے ایک بہت بڑے کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں۔ آپ نے خدا تعالیٰ کا عطا کردہ پروگرام جس پر کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام متفق ہیں اپنا کر اس کی تکمیل کے لئے موت تک ہر ممکن جد و جہد کا عہد کیا ہے۔ یہی اس دنیا میں انسان کا اصلی مقصد اور منشاء حیات ہے۔ اور اسی کی خاطر حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سماوی سے زمین پر اتارا گیا تھا۔

آپ کی جد و جہد اور مساعی میں اللہ تعالےٰ نے برکت ڈال دی۔ اور سرکاری طور پر یہ فیصلہ ہو کر جزو دستور بن گیا۔ کہ پاکستان کا کوئی قانون کتاب و سنت کے خلاف نہ بنے گا۔ بلکہ موجودہ قوانین کو بھی کتاب و سنت کے مطابق کیا جائیگا حال ہی میں نئے وزیر قانون نے اس اعلان کو دوہرا بھی دیا ہے۔ اب ہمارے سامنے پہلے سے زیادہ میدان عمل ہے۔ حکومت سے اس فیصلے پر دستور کے مطابق صحیح معنوں میں عمل کرانا ہے یہ جد و جہد زیادہ تر اسمبلیوں کے باہر ملک بھر میں کی جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی اسمبلی میں جا کر اس کا موقعہ میسر آنے کا امکان ہو تو اس موقع کو بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ جب ہمارا مقصد اقتدار نہیں ہے، تو اقتدار نہ ملنے یا کسی مقابلہ میں ہار جانے سے ہم بددل ہو کر بیٹھ جائیں یا مخالف اسلام قوتوں کی بیعت کر لیں۔ ہمارا مقصد اعلاء کلمۃ اللہ اور اسلام کی خدمت ہے۔ ہمارا جو دوست جتنی حرکت بھی اس سمت پر کرتا ہے۔ وہ اپنے مقصد کی تکمیل میں مصروف اور اللہ تعالیٰ سے اجر پانے کی وجہ سے کامیاب ہے۔

میں جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں اور کارکنوں سے عرض کرتا ہوں کہ صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں ہر ضلع خود فیصلہ کرے اور جہاں حالات اجازت دیں۔ اس نیک مقصد کی خاطر اپنا امیدوار کھڑا کر دیں۔ مرکزی اجلاس کے لئے مہلت کم ہے اور کام زیادہ ہے۔

خس کم جہاں پاک

بیچارے مفتی محمدؐ یوسف صاحب کو مدرسہ والوں نے فٹ بال بنا رکھا ہے۔ یہ صاحب سوات کے مودودی ہیں۔ اس کے لڑکے کو بھی والی سوات نے ملک بدر کیا تھا۔ مگر خدا جانے اس نے کیا باور کرایا۔ کہ اس کو نیک دل والی سوات نے معافی دے دی۔ مگر ان کا اندر ویسا ہی آلودہ تھا چنانچہ یہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں مدرس تھے تو ہم نے مہتمم صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ اس مودودیے سے دار العلوم کو پاک فرما دیں۔ لیکن اس نے ان کو باور کرایا کہ میں بالکل صاف ہوں۔ مگر آخر کار پردہ کھلنے کے بعد اس کو نکالا گیا۔ فوراً ہی اس کو جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک نے قبول کر لیا۔ جو مدرسہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یادگار ہے۔ جو ہر نئے مذہب اور ہر الحاد کے لئے ننگی تلوار تھے۔ ہم نے آزاد کشمیر میں حضرت بادشاہ گل صاحب مدظلہٗ سے عرض کیا۔ کہ آپ نے اس مودودیے کو کیوں رکھا۔ فرمایا کہ اس کی کیا مجال کہ مودودیت سے تعلق رکھے۔ آخر کار یہ ذات شریف وہاں سے بھی نکلی اور پھر توبۃً نصوحاً کر کے دار العلوم حقانیہ میں داخل ہو گئی وہاں جب اس کی اصلی فطرت ظاہر ہوئی۔ تو ان کو پھر نکالنا پڑا۔ اب یہ ذات شریف پھر جامعہ اسلامیہ میں آ گھسی ہے۔ مگر سلسلہ عالیہ قادریہ کے سرپرست حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کا مدرسہ خدا جانے مودودی کے اس چیلے کو کب تک برداشت کرے گا جو تصوف ہی کو قوم کے لئے زہر ہلاہل سے کم نہیں سمجھتا

بہرحال بیچارہ مفتی یوسف فٹ بال کی طرح کبھی ادھر کبھی اُدھر لڑھکتا ہے۔ جامعہ اسلامیہ ایک بہت بڑے بزرگ کی یادگار ہے۔ مگر ہمیں افسوس ہے۔ کہ اس کی زبان مولوی رحمت گل بنا ہوا ہے۔ جو مودودی پسند ہے۔ ممکن ہے ان کو تعویذوں وغیرہ میں مالی دست غیب حاصل ہوتا ہو۔ مگر اہل حق کے ایک دار العلوم کی باگ ڈور ایسے آدمی کے ہاتھ دینی کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ جو مودودی کے گن گا رہا ہو۔ ہم حضرت بادشاہ گل صاحب مدظلہٗ کی خدمت میں پورے احترام سے اصلاح احوال کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ جامعہ مودودی جامعہ سمجھا جانے لگے۔

حضرت مولانا بادشاہ گل صاحب دار العلوم دیوبند کے فارغ التحصیل اور شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے منظور نظر اور مورد الطاف رہے ہیں۔ فراغت کے بعد اکوڑہ خٹک میں دوبارہ ان کی دستار بندی ہوئی۔ جبکہ حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ ابھی دنیا میں تشریف رکھتے تھے۔ حضرت مولانا شمس الحق افغانی جامعہ کے سرپرست ہیں ہم حضرت بادشاہ گل صاحب سے بجا طور پر یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ جامعہ اور اس کے اساتذہ کو مودودیت کے جراثیم سے پاک فرمائیں گے۔

متفرق خبریں

سوہدرہ میں انجمن خدام الدین کا قیام

سابقہ انجمن خدام الاسلام کے اراکین و دیگر مسلمانان سوہدرہ کا ایک اہم اجتماع زیر صدارت مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری منعقد ہوا۔ اجلاس میں انجمن خدام الدین لاہور کے زیر اہتمام قائم کردہ مدرسہ قاسم العلوم ملحقہ جامع مسجد سوہدرہ کی انتظامیہ کمیٹی بنام انجمن خدام الدین سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور حسب ذیل حضرات باتفاق رائے عہدیدار منتخب ہوئے۔

(۱) سرپرست۔ جانشین امام الاولیاء حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب، مدظلہٗ امیر انجمن خدام الدین لاہور۔

(۲) صدر۔ الحاج ماسٹر لال دین صاحب سوہدرہ

(۳) نائب صدر میاں محمد اسمٰعیل صاحب ” ”

(۴) ناظم اعلیٰ۔ مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری صدر مدرس قاسم العلوم و خطیب جامع مسجد سوہدرہ

(۵) نائب ناظم۔ جناب ماسٹر محمد فاضل صاحب

(۶) خزانچی۔ جناب میاں روشن دین صاحب

(۷) ناظم نشر و اشاعت۔ جناب ماسٹر بشیر احمد صاحب

علاوہ ازیں چار افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ اور بارہ اراکین پر مشتمل مجلس عاملہ کا انتخاب ہوا (بشیر احمد ناظم نشر و اشاعت)

انتخاب مجلس تحفظ ختم نبوت لیاقت پور رحیم یار خان

مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۵ء مطابق ۵ ذیقعد ۱۳۸۴ھ جمعہ کو زیر صدارت مولانا بشیر احمد صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ایک اجلاس ہوا جس کے اندر حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

(۱) سرپرست۔ مولانا بشیر احمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم

(۲) صدر۔ جناب چوہدری محمد ابراہیم صاحب کمیشن مرچنٹ۔

(۳) ناظم اعلیٰ۔ نور محمد صاحب قریشی سیگریٹ مرچنٹ

(۴) ناظم دفتر۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب جنرل مرچنٹ۔

(۵) خازن۔ جناب صوفی بشیر محمد صاحب سویٹ مرچنٹ۔

مضافات ڈیرہ اسمٰعیلخاں کیلئے اعلان

مدرسہ عربیہ جامعہ فتحیہ میں قرأت کے لئے ایک مستند قاری اور درجہ کتب کے لئے ایک مستند عالم کا تقرر کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا شائقین علوم قرأت و علوم عربی جلد از جلد داخل ہو کر مستفید ہوں۔

(مولانا) قطب الدین ناظم مدرسہ عربیہ جامعہ فتحیہ۔ چودھواں ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں)

اپیل

مدرسہ عربیہ بحر العلوم عیدگاہ کلور کوٹ ضلع میانوالی ایک قدیمی دینی درسگاہ ہے۔ جس میں بچوں کو قرآن پاک حفظ و ناظرہ کے علاوہ تجوید قرأت پڑھایا جاتا ہے۔ نیز صرف نحو سے بڑی کتب تک ماسوائے دورہ کے تمام کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ مدرسہ طلبہ کے اخراجات کا کفیل ہے۔ لہٰذا آپ حضرات چرم ہائے قربانی اور دیگر عطیات سے مدرسہ کو مشکور فرمائیں۔

(مہتمم مدرسہ عربیہ بحر العلوم عیدگاہ کلور کوٹ ضلع میانوالی)

ایک عیسائی خاندان کا قبول اسلام

گذشتہ روز ایک عیسائی خاندان نے جامع مسجد جناح کالونی لائلپور میں نماز جمعہ سے قبل بقیۃ السلف حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی مہتمم مدرسہ جامعہ محمودیہ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔ نومسلمین کے سابقہ ناموں کو تبدیل کر کے حضرت مفتی صاحب نے مندرجہ ذیل نام رکھے۔

عبد اللہ۔ بیٹے کا نام عبد الرحمٰن۔ بیٹی کا نام مریم بی بی۔ تمام احباب سے التماس ہے کہ ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشیر احمد شاہد ناظم شعبہ نشر و اشاعت)

تردید عیسائیت

۲۶ مارچ بموقعہ جمعہ مولانا محمد اقبال نعمانی کمالوی خطیب جامع مسجد مرکزی اکال گڑھ نے مسئلہ نجات کے موضوع پر ایک پُر اثر تقریر کی۔ آخر میں آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ باہمی تعاون کر کے ملک سے غربت اور افلاس کو ختم کرنے کی کوشش کریں، عیسائی مشنریاں ہماری غربت سے ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ ورنہ دلائل کے اعتبار سے یہ رُک بالکل کورے ہیں۔ سامعین نے مولانا کی ایک ایک بات کی خوب داد دی۔

(محمد سلیم ندیم اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ)

جمعیۃ الطلباء جامعہ مدنیہ لاہور کا افتتاحی اجلاس

لاہور۔ ۲۵ مارچ بروز جمعرات بعد از نماز عشاء جمعیۃ الطلبا جامعہ مدنیہ لاہور کا سال رواں کا پہلا ہفتہ وار اجلاس زیر صدارت مولانا عبد اللطیف صاحب منعقد ہوا جس میں سیکرٹری کا انتخاب عمل میں لایا گیا اور بالاتفاق مولانا عبد الحمید صاحب سیکرٹری منتخب ہوئے پانچ افراد مجلس شوریٰ کے اراکین منتخب ہوئے اجلاس میں شوریٰ نے اپنا لائحہ عمل تیار کیا اور مولوی محمد حارث صاحب (جنرل سیکرٹری جمعیۃ الطلباء) کے مرتب کردہ منشور (متعلقہ جمعیۃ) پر نظر ثانی کی اور اسے متفقہ طور پر تسلیم کیا گیا۔

(نوٹ) حسب سابق جمعیۃ کا اجلاس ہفتہ وار منعقد ہوا کیسے گا۔

(ناظم شعبہ نشر و اشاعت)

مدرسہ عربیہ حنفیہ سراج العلوم جیوڑی کا دوسرا سال

مدرسہ عربیہ حنفیہ سراج العلوم جیوڑی اپنا پہلا سال پوری کامیابی سے پورا کرنے کے بعد دوسرے سال میں داخل ہو رہا ہے۔ اور بحمد للہ پندرہ شوال المکرم سے مدرسہ ہذا کے دوسرے تعلیمی سال کا باقاعدہ افتتاح ہو چکا ہے۔ طلبہ کا داخلہ جاری ہے۔ اور عید الاضحیٰ تک جاری رہے گا۔ تمام مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ اپنی کمائی سے امداد و اعانت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ہجری کیلنڈر کی طباعت ضروری ہے

جمعیۃ ہجری کے ایک بیان میں مسلمان تاجران و ناشران اور مخیر حضرات سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ ہجری کیلنڈر کی طباعت پر توجہ دیں۔ چونکہ سال بھر کے لئے چھپے ہوئے کیلنڈر اکثر غلط ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ٹین یا گتے پر طبع شدہ روزانہ تبدیل کی جانے والی تاریخیں مفید اور مناسب ہوں گی۔ اس بارے میں نقشہ، مشورہ اور معلومات کیلئے رجوع کریں ناظم اعلیٰ جمعیۃ تحفظ سنہ ہجری [illegible] روڈ [illegible]

مفتی محمد یوسف کو الگ کر [illegible]

اکوڑہ خٹک دار العلوم حقا[نیہ] اور مدرس مفتی محمد یوسف کو تعطیلات [illegible] سے دار العلوم حقانیہ سے الگ کر[دیا] مفتی صاحب کو دار العلوم میں معتمد [illegible] اور عہد و میثاق لے کر رکھا گیا تھا [illegible] کے دوران ملازمت مودودیت کی [illegible] قولی و قلمی وغیرہ کسی قسم کی سرگرمیاں [illegible] مگر مفتی صاحب نے برابر اخلاق [illegible] کے تمام تقاضوں کو بالائے طاق رکھ [کر] اپنی مفسدانہ سرگرمیاں جاری رکھیں [illegible] عورت کی صدارت کے مسئلہ میں [illegible] عملی مساعی انتہا تک پہنچ گئیں۔ جبکہ [illegible] ملازم مدرسہ وہ مجاز نہ تھے کہ مدرسہ [کے] مشرب و مسلک کے خلاف مشاغل جاری رکھیں۔ مدرسہ میں انہوں نے فرقہ [illegible] انتشار کی کوششیں کیں۔ چنانچہ انہیں اکابر جمعیۃ علماء و اکابرین دیوبند کی [illegible] اور متفقہ مشورہ اور تقاضوں کی [illegible] سے برطرف کیا گیا ہے۔

(سمیع الحق غفرلہٗ دار العلوم حقانیہ) اکوڑہ خٹک

"تحفۂ عید قربان" مفت

مدرسہ اشرفیہ سکھر ایک خالص دینی ادارہ ہے۔ جو دس سال سے [illegible] کی ٹھوس خدمات بجا لا رہا ہے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ اب تک سوا لاکھ [illegible] تبلیغی و اصلاحی رسائل ملک بھر میں تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ اس وقت [illegible] قربان کی تقریب سعید کے سلسلہ [میں] کتابچہ بنام "تحفۂ عید قربان" کثیر [illegible] شائع ہو رہا ہے جس میں قربانی کے [مسائل] فقہ حنفی کے مطابق تفصیل سے بیان [کئے] گئے ہیں۔ خواہشمند احباب صرف [illegible] لکھ کر مفت طلب فرما سکتے ہیں۔

(محمد احمد تھانوی مہتمم مدرسہ [illegible])

مفت

فضائل ماہ ذوالحجہ، مسائل [illegible] اور ترکیب نماز عید پر مشتمل مفید [illegible] ڈاک کے لئے صرف سات پیسے [کا] ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔

(سعید احمد قادری۔ دکان نمبر [illegible] شہاب الدین مارکیٹ [illegible] کراچی [illegible]

موت العالِم ـــــــ موت العالَم

(از مولانا مختار احمد الحسینی گولڈ میڈلسٹ ناظم ادارہ بیر حیات لاہور)

فغاں زیں چرخ دولابی کہ ہر روز
بچاہے افگند ماہِ دل فروزِ را

تمام عالم اسلام کے مسلمانوں نے یہ خبر انتہائی دکھ [و] اذیت سے سنی ہوگی کہ تبلیغی جماعت کے امیر، علم [و عرفا]ن کے نشان اور رشد و ہدایت کے سرچشمہ حضرت [مولانا] محمد یوسف صاحب رجنہیں کل تک ہم مدظلہٗ علیہ[م] [لکھا کر]تے اور مجدکم کہتے اور لکھتے تھے آج رحمۃ اللہ اور نور اللہ [مرقدہٗ ک]ہنے اور لکھنے پر مجبور ہیں) اس جہان فانی سے [کوچ کر] کے عالم بقا کو تشریف لے گئے ہیں۔

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

مولانا کی موت تو سارے جہاں کی موت ہے۔ علم [ل]دنی و معرفت کی موت ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو، جبکہ [وہ] سارے جہاں کا درد اپنے اندر رکھتے تھے۔

سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

[کے م]صداق تھے۔ جن احباب کو حضرت کا قرب رہا ہے [وہ ج]انتے ہیں کہ کس طرح ان کی ہر نظر پوری انسانیت [کی فلا]ح و اصلاح کے لئے اٹھتی تھی۔ اُن کی ہر درد [بھر]ی دعا بنی نوع انسان کی رشد و ہدایت اور فلاح [و صلا]ح کے لئے ہوتی تھی۔ جب کبھی بھی دربارِ حبیب [صلی] اللہ علیہ وسلم میں گئے تو روضۂ اطہر کی جالیوں کو پکڑ کو [رو رو] کر اور روضۂ اطہر کے سامنے تمام انسانیت [بالخ]صوص عامۃ المسلمین کی بہتری کے لئے بکثرت [اللہ ت]عالٰی سے دعائیں مانگتے تھے۔

آپ کی زندگی کا ہر قدم اشاعت اسلام کے [لئے] اٹھا۔ کٹھن سے کٹھن حالات میں بھی آپ نے [اپن]ے والد گرامی حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کے [سونپ]ے ہوئے فریضہ اور تبلیغ اسلام کے [لئے] کام کیا۔ ان حالات میں بھی اپنے دینی [فریض]ہ سے سبکدوش نہیں ہوئے۔ جبکہ [تقسی]م ہند و پاک ہو رہی تھی۔ اور تمام [ہندو]ستان آگ و خون سے کھیل رہا تھا [بالخ]صوص جب صوبہ بہار میں انسانیت کے [خو]ن کی ہولی کھیلی جا رہی تھی۔ یہ مردِ حق [آگا]ہ اور اسلام کا مایہ ناز سپوت اور علم [و م]عرفت کا علمبردار اپنے فریضہ کی سرانجام [دہ]ی میں لگا ہوا تھا۔ اور جماعتیں کی جماعتیں [دی]ن فطرت کی اشاعت و تبلیغ کے لئے [نک]الی جا رہی تھیں۔ ان دنوں جب گھر [س]ے باہر نکلنا موت کو دعوت دینے کے [م]ترادف تھا۔ یہ اپنے مشن میں مصروف تھے [او]ر فرماتے تھے کہ ہمارے مصائب اور مشکلات کا حل یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ

کی جائے۔ اسی طریقہ سے ہمارا اللہ ہم سے راضی ہوگا حضرت کی زندگی کے کسی ایک پہلو اور گوشہ پر کچھ لکھنا اور اظہار خیال کرنا میرے بس کی بات نہیں ع

ماطفل کم سواد و قصہ ہائے دوست

والا معاملہ درپیش ہے۔ اور پھر لکھوں بھی تو کون سی بات لکھوں ؎

داماںِ نگاہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گل چیں نگاہِ تو زِ داماں گلہ دارد

مولانا کے واقعاتِ وفات سے متعلق ہی لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ مولانا نے بلال پارک لاہور میں یکم اپریل ۱۹۶۵ء بروز جمعرات بعد از نماز مغرب جو آخری بیان فرمایا۔ اس میں آپ نے خلافِ معمول انبیا علیہم السلام اور بزرگانِ دین کی عمروں کا تذکرہ فرمایا کہ فلاں نے اتنی عمر پائی اور فلاں نے اتنی، اور میری اب اتنی عمر ہو گئی ہے یہ بہت زیادہ ہے۔ بیان کے فوراً بعد آپ کو قلب کی تکلیف ہو گئی۔ معالج نے حالت خطرہ سے باہر بتائی۔ دوسرے دن جمعہ کو نماز جمعہ اشاروں سے ادا فرمائی (اسی دن آپ کا واپس انڈیا جانے کا پروگرام تھا) اس وقت تکلیف بڑھ گئی۔

احباب ہسپتال لے جانے پر مصر تھے۔ اور مولانا یہ فرماتے تھے۔ کہ "بھائی وہاں عورتیں ہوں گی"۔ اللّٰہ اللّٰہ کیسا تقویٰ ہے۔ احباب نے عرض کی۔ کہ "حضرت ایسا نہیں ہوگا۔ ہم نے اس کا بندوبست کر لیا ہے"۔ چنانچہ آپ رضامند ہو گئے۔ ہسپتال لے جانے کے لئے آپ کو کار پر بٹھایا گیا۔ اس وقت آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔ کہ "میرا اللہ میرے ساتھ ہے"

سورہ یٰسین کا ورد بھی فرما رہے تھے۔ آپ نے راستہ میں ایک دفعہ دریافت فرمایا کہ ہسپتال کتنی دور ہے اور پھر کہا۔ "اچھا بھائی ہم تو چلتے ہیں"۔ کلمہ شہادت پڑھا۔ ساتھیوں نے سمجھا کہ غشی طاری ہو گئی ہے۔ لیکن واقعی انہوں نے سچ فرمایا تھا۔ وہ آخر چلے ہی گئے لیکن ؎

رفتند ولے نہ از دلِ ما

رشد و ہدایت کا سورج اپنی مسافت طے کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہ کہتے ہوئے غروب ہو گیا ؎

باآں گروہ کہ از ساغرِ وفا مستند
سلامِ ما برسانید ہر کجا کہ ہستند

پانچ بجے ریڈیو پاکستان لاہور سے یہ اعلان نشر ہو رہا تھا۔ کہ "مشہور عالم دین مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی آج تین بجے لاہور میں حرکت قلب کے بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں"۔

مجھے معلوم نہیں کہ یہ خبر سن کر دوسروں پر کیا بیتی اپنی حالت تو یہی تھی۔ جو سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ہوئی تھی۔ یقین نہیں آ رہا تھا کہ ایسا ہو گیا ہے اور اتنی جلدی۔ میرے دل سے یہ آواز نکل رہی تھی۔ کہ مولانا آخر آپ اتنی جلدی ہم سے روٹھ کر کیوں چلے گئے ہمارے پاس اب تھا ہی کیا؟ ابھی تو کل کی بات ہے کہ ہمیں شیخ العرب والعجم حضرت مدنیؒ امام الہند مولانا آزادؒ، قطب زماں شیخ لاہوریؒ، قطب دوراں حضرت رائے پوریؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ لیکن کیا ہی کیا جا سکتا تھا۔ جب قانونِ قدرت یہی ہے۔ کل نفس ذائقۃ الموت

اسی وقت بلال پارک پہنچا۔ میری طرح ہزاروں عقیدتمند پروانہ وار دوڑے چلے آ رہے تھے۔ میں جب اس حجرہ میں پہنچا۔ جہاں حضرت کی نعش مبارک رکھی ہوئی تھی تو مولانا کو ابدی اور گہری نیند سوتے ہوئے دیکھا۔ دل کانپ اٹھا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں نکل آئیں۔ احترام شریعت نہ ہوتا، تو نامعلوم کیا حالت ہوتی۔

واللّٰہ۔ حضرت کے چہرے پر اطمینان اور ابدی مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ یہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ علامہ مرحوم نے ان ہی لوگوں سے متعلق تو کہا ہے ؎

نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم برلبِ اوست

آخر شہادت ہی کی تو موت تھی۔ ایسا کیوں نہ ہوتا۔ اور پھر اپنا دامن ثواب سے بھر کر لے جا رہے تھے۔ ہاں ایسے لوگ کیونکر مر سکتے ہیں ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

(باقی صفحہ ۶ پر)

نئے ولولے سے کام کرنے کی ضرورت

ـــــــ (حضرت مولانا مفتی محمود صاحب)

قومی اسمبلی کے حالیہ انتخابات کے نتائج نے ثابت کر دیا ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے موجودہ نظام کے ہوتے ہوئے عوام کی نمائندہ حکومت کا قیام ناممکن ہے۔ بنیادی جمہوریتوں کے معدودے چند ممبران کی رائے کو کسی طرح بھی عوام کا فیصلہ نہیں کہا جا سکتا۔ نمائندہ اور عوامی حکومت کے قیام اور جمہوری اقدار کے احیاء کے لئے ایک زبردست عوامی تحریک کی ضرورت ہے۔ ملک کے عوام کو اب یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ انہیں متحد ہو کر حقوق کی حفاظت خود کرنی ہے۔

یہ ملک جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا آج اسلامی اخلاق اور دینی کردار سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔ اسلام اور اسلامی جمہوریت کو ٹھوس بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے عامۃ المسلمین کو پھر سے منظم رکھنے کی ضرورت ہے۔

موجودہ انتخابات کے نتائج سے گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ اور زیادہ حوصلہ بلند رکھتے اور حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے جرأت مندانہ ہمت کی ضرورت ہے۔ یقین کیجئے کہ اخلاص اور للّٰہیت سے جو اجتماعی قدم اٹھایا جائے گا۔ کامیابی اور کامرانی اس کا استقبال کریگی ـــ مفتی محمود عفی عنہ

بقیہ: موت العالم!

میں ہنوز تصویر حیرت بنا عظیم انسان کے اس معصوم و مقدس اور بارونق چہرہ کو دیکھ رہا تھا کہ ایک دوست نے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بڑی ملائمت سے کہا کہ بھائی اب مسجد میں چلے جاؤ اور اس مشن کے لئے کام کرو جس کی خاطر حضرت نے اپنی جان قربان کر دی ہے یہ کتنے پیارے اور ایمان افروز الفاظ تھے۔ جن کی دلکشی اور سرور آج تک قلب و دماغ محسوس کر رہا ہے۔ مسجد میں پہنچا تو ایک بزرگ یہی تلقین فرما رہے تھے۔ کہ بھائیو! اللہ کے دین کی اشاعت و تبلیغ کے لئے وقت نکالو۔ اللہ۔ اللہ کیا جذبہ پیدا کر کے چلے گئے۔ واقعی ایسے لوگ مرا نہیں کرتے۔ عشاء کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھائی گئی جس میں ہزاروں عقیدت مندوں نے شرکت کی رات کے ایک بجے خصوصی طیارہ کے ذریعہ حضرت کی نعش مبارک بھارت بھیج دی گئی اور لوگوں نے آخری بار اپنے محبوب امیر کو دھڑکتے ہوئے دلوں اور اشک بار نگاہوں سے الوداع کہا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اور اُن کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دیں آمین ثم آمین!

بقیہ: پاکستان کا مطلب کیا

اپنے خالق سے حصول ذرائع معاش کے متعلق درخواست دی کہ ادع لنا ربک یخرج لنا مما تنبت الارض اور یموسیٰ اجعل لنا الٰھا کما لھم اٰلھتہ انہیں کے قریب قریب کردار ہم نے بھی حصول آزادی کے بعد ادا کیا۔ اقتصادی ترقی کے لئے ہم نے ایک طرف تمام قوت کو خرچ کیا۔ حتیٰ کہ رزاق متین سے غافل ہوگئے۔ تو دوسری طرف اپنے لئے وہی نظام حیات منتخب کیا۔ جو ہمارے بدترین دشمن کے ذہن کی تخلیق ہے۔ اگر ہم نے اسی طرز عمل کو برقرار رکھا۔ تو قوی خطرہ ہے کہ ہم سے یہ عظیم الشان نعمت کو کہیں واپس نہ چھین لیا جائے۔ جیسا کہ اُمت موسویہ سے یہی سلوک کیا گیا۔ اللھم ربنا ھب لنا من لدنک رحمۃ وھیئ لنا من امرنا رشدا ؕ

ضروری اعلان

برادرانِ اسلام و قارئین کرام ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور اسلام کا ترجمان اور ملک کی واحد مذہبی و اسلامی سیاست کی علمبردار جماعت جمعیۃ علماء اسلام کا آرگن، حق کی آواز کو بلند اور باطل کی آواز کو پست کرنے والا، گمراہوں کی نشاندہی کر کے عوام الناس کو خبردار کرنے والا، نیز قطب زماں امام الاولیاء مرشدنا شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری نور اللہ مرقدہٗ کے حکم سے جاری کردہ اسلامی سیاست سے باخبر کرنے والا ایک موقر جریدہ ہے اس کی اشاعت میں حصہ لے کر دین کی آواز کو بلند و بالا کرنے میں مدد دیں۔

قارئین کرام! اگر آپ اپنے ساتھ اس کا ایک ایک خریدار پیدا کریں۔ تو اس کی اشاعت دوگنی ہو سکتی ہے۔ اس کی اشاعت میں تعاون کرنا آپ کا فرض اولین ہے۔ جن دوستوں کا سالانہ چندہ ختم ہے۔ وہ سالانہ چندہ مبلغ چھ روپے بھیج کر مشکور فرمائیں۔ وی پی واپس کرنا ادارہ کو نقصان پہنچانا اور ایک اخلاقی جرم ہے فقط والسلام۔

(محمد یعقوب القاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور حال لاہور ۱۲ اپریل

حضرت میاں جان محمدؒ صاحب رحلت فرما گئے

یہ خبر سن کر بہت افسوس ہوا کہ حضرت میاں جان محمد صاحب نقشبندی مجددی مورخہ ۱۷ مارچ بمطابق ۱۲ ذیقعد کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت میاں صاحب کا تعلق خانقاہ شریف سراجیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی سے تھا۔ موصوف سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت میاں صاحب سنت کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ ان کی سیرت اور حسن اخلاق نے ہزاروں انسانوں کی زندگیوں کو بدل ڈالا۔ میاں صاحب کے انتقال سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا پورا ہونا بہت مشکل ہے۔ اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اور حضرت مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل نصیب فرمائے نیز دعا ہے کہ جو چشمہ حضرت میاں صاحب کا جاری تھا۔ اللہ کریم اس کو برقرار رکھے۔ تاکہ عوام اس سے سیراب ہوتے رہیں۔

ادارہ اس غم میں شریک ہے۔
(نذیر احمد۔ ناظم دفتر)

جامعہ مدنیہ میں مجلس اصلاح الکلام کا قیام

کیمبلپور۔ بعد نماز عشاء جامعہ مدنیہ کیمبل پور کے طلباء کا ایک اہم اجلاس جامعہ کے استاد قاری عبد الغفور اجمل صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مجلس اصلاح الکلام کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور مندرجہ ذیل عہدیداران متفقہ طور پر منتخب ہوئے۔

(۱) سرپرست و نگران اعلیٰ۔ جناب قاضی محمد زاہد الحسینی امیر الجامعہ
(۲) صدر۔ جناب قاری عبد الغفور اجمل
(۳) نائب صدر۔ جناب عبد الخالق قادری ایف، ایس سی سال دوم
(۴) ناظم اعلیٰ۔ جناب حافظ محمد سلیمان قادری (۵) ناظم۔ جناب ماسٹر محمد سلیم۔

اجلاس میں یہ بھی طے پایا۔ کہ مجلس کا ہفتہ وار اجلاس ہر جمعرات کو بعد از نماز عشاء ہوا کرے گا۔ جس میں جامعہ کے نونہالوں کو تبلیغی مشن کے طریقوں کی تعلیم دی جائے گی اور انہیں اس قابل بنایا جائے گا۔ کہ وہ بیک وقت فارسی، اردو، عربی اور انگریزی میں تقریر کر سکیں۔ (محمد سلیمان قادری ناظم نشر و اشاعت)

جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف

مورخہ ۱۴ مارچ ۶۵ء بعد نماز عشاء مولانا غلام مصطفےٰ خطیب چک نزد تحصیل خان پور نے تقریر کی۔ جس میں مولانا نے جمعیۃ کا تعارف کرایا۔ اور کہا کہ آج ہمارے اس دور میں صرف یہی ایک جماعت ہے۔ جس کا مقصد حصول اقتدار نہیں بلکہ اجراء اسلام ہے۔ اور یہی ایک جماعت ہے۔ جو اپنے مفاد کو تو اسلام پر قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ مگر اسلام کو مفاد پر قربان کرنا گوارہ نہیں کرتی۔ مولانا نے حاضرین کو متاثر کیا۔ اور جمعیۃ سے معاون کے لئے اپیل کی۔
اپیل کی۔

جامع مسجد شریف روجھان کی قرار دادیں

(۱) یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عشق حبیب اور عظمت اسلام کے نام کی فلموں کو بند کرایا جائے اور اس کے مرتکب کو سزا کا مستوجب قرار دیا جائے تاکہ اہل اسلام کے زخمی دلوں کا اندمال ہو سکے۔

(۲) جس کتاب میں حضور [illegible] وسلم اور صحابہ کرام کی توہین [illegible] بھی ضبط کیا جائے۔

(۳) یہ اجتماع حکومت کے [illegible] کی تحسین کرتا ہے کہ لاؤڈ سپیکر [illegible] کے لئے پرمٹ سسٹم وغیرہ [illegible] ہے۔ مگر پھر بھی جب دیکھتے ہیں [illegible] تھیٹروں جیسی چیزوں پر کوئی [illegible] پابندی نہیں بلکہ جہاں چاہیں [illegible] کو استعمال کر سکتے ہیں۔ اگرچہ [illegible] پسند بھی نہ کریں۔ اور چاہے [illegible] خرابی کا سامنا کرنا پڑے۔ کسی [illegible] کی [illegible] کیسے وقت بھی قرب [illegible] پابندی ہونی چاہیئے۔
(محمد عبد الکریم مہتمم دار العلوم

فلم عشق حبیب کے خلاف [illegible]

گوجرانوالہ۔ مرکزی جامع [illegible] میں حسب ذیل قرار داد بالاتفاق [illegible] مسلمانانِ گوجرانوالہ پاکستان [illegible] فلم "عشق حبیب" اور "جنت دیاں [illegible]" خلاف پرزور احتجاج و غم و غصہ [illegible] ہے۔ اور اسے دینی عقائد و اسلامی [illegible] و اصطلاحات کی توہین اور مذہب [illegible] عیاشی اور دنیا کمانے کی نہایت [illegible] بدترین جسارت قرار دیتے ہوئے [illegible] سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی فلموں [illegible] میں مذہبی اصطلاحات و الفاظ [illegible] قرار دیا جائے۔ اور ان ہر دو فلموں [illegible] روک دیا جائے۔

سینما جیسی برائی و عیاشی [illegible] میں بجائے خود ناقابل برداشت [illegible] اسے مذہب کے نام پر رواج [illegible] علماء کرام کو بھی چاہیئے کہ اس مسئلہ [illegible] و خطرات کا احساس کرتے ہوئے [illegible] پرزور احتجاج فرمائیں اور سینما والے [illegible] تقدیس اور کروڑوں مسلمانوں کے جذبات [illegible] کی اس روش سے باز آئیں۔

پشاور میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام [illegible] ذیل سے مل سکتا ہے۔
محمد یعقوب القاسمی بانا [illegible]
پشاور شہر

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

[جمعی]ۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کا اہم اجلاس

مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۶۵ء بروز جمعہ بعد [نماز] ... جمعیۃ علماء ٹنڈو آدم کا اجلاس ... شاہ مسجد میں زیر صدارت حضرت مولانا ... الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند و امیر جمعیۃ ... اسلام ٹنڈو آدم منعقد ہوا۔ جس میں جنا[ب] ... صاحب نے خطاب فرماتے ہوئے جمعیۃ ... [کی] کارگذاری اور آئندہ طریق کار پر تبصرہ ... [کر]تے ہوئے "ترجمان اسلام" کے پڑھنے ... [جم]عیۃ علماء اسلام سے تعاون کی ترغیب ... اس کے بعد راقم نے بحکم امیر صا[حب] ... درج ذیل چند قرار دادیں پیش کیں، جو ... [حاضر]ین نے بڑی مسرت سے پاس کیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے ... [مطال]بہ اپیل کرتا ہے کہ ملک کے اندر تمام ... [تص]نیفات و لٹریچر ضبط کئے جائیں۔ ... [جن] کے ذریعہ سے انبیاء علیہ السلام کی ... اور بزرگان دین کی دیانت پر الزامات ... [مس]لمانوں کے دلوں کو مجروح کیا جاتا ہے

(۲) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ ... کہ عیسائیت، مرزائیت وغیرہ کی ... تبلیغوں پر سخت پابندیاں عائد کی جائیں ... [مسل]مانوں کو مرتد ہونے کا موقع نہ مل سکے

(۳) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ... [م]شاورتی کونسل نے زناء کی سزائیں ... اور چوری کی سزائیں ہاتھ کاٹنے کی ... تجاویز پیش کی ہیں۔ ان کو فوراً ملک ... [نا]فذ کر کے اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا حاکم اعلیٰ ... [تسلیم] کرنے کا ثبوت دیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس مرکزی حکومت و حکومت ... پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ جن ... [لوگ]وں کو ان کے اڈوں سے اٹھایا گیا ... [ا]ن کا پورا انتظام کیا جائے۔ تاکہ دوسری ... چھوٹی جگہوں یا محلوں میں گندگی نہ ... [پھیلا] سکیں۔ اور اسلام کی فطرت کے مطابق ... [زن]دگی گذارنے پر مجبور ہوں۔

[ال]احقر۔ محمد عرفان قادری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ

بھکر میں

... [ترجما]ن اسلام کا تازہ پرچہ محمد یوسف روحی ... [مت]علم مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ ایجنٹ ترجمان اسلام ... [سے ح]اصل کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا مفتی محمود صاحب کا بیان

ملتان۔ جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مفتی محمود صاحب نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ قومی اسمبلی کے حالیہ انتخابات کے نتائج سے ثابت کر دیا ہے کہ بنیادی جمہوریت کے موجودہ نظام کے ہوتے ہوئے عوام کی نمائندہ حکومت کا قیام ناممکن ہے۔ معدودے چند افراد کی رائے کو کسی طرح بھی عوام کا فیصلہ نہیں کہا جا سکتا ان حالات سے گھبرانے کی بجائے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور پوری جرأت اور حوصلہ مندی سے اصلاح حالات کے لئے تازہ دم ہو کر خدا تعالیٰ کے بھروسہ پر کام شروع کرنا چاہیئے۔ .... اگر خلوص اور یقین کے ساتھ کوئی ٹھوس قدم اٹھایا جائے تو یقیناً حالات کا رخ موڑا جا سکتا ہے۔ ایک صحیح مسلمان اور صحیح جماعت کا کام یہ ہے کہ وہ عوام کی ذہنیت کو بدلنے کی جدوجہد جاری رکھیں۔

مفتی صاحب نے اس امر پر بھی اظہار افسوس کیا ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود ملک میں اسلامی تہذیب دم توڑ رہی ہے اور اسلامی نظام کے قیام کے راستے میں طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا کی جا رہی ہیں سیاسی شعور فنا ہوتا جا رہا ہے اور جمہوری اقدار کو بری طرح پامال کیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں کامل اتحاد سے موثر اقدام کی ضرورت ہے۔

(محمد یعقوب شیخ ناظم جمعیۃ علماء اسلام)

جمعیۃ علماء اسلام کے انتخابی پارلیمانی بورڈ کا اجلاس

بروز اتوار ۲۸ مارچ کو حیدر آباد ڈویژن کی جمعیۃ علماء اسلام کے انتخابی پارلیمانی بورڈ کا اجلاس زیر صدارت جناب حافظ محمد شفیع صاحب ناظم اعلیٰ بر مکان حکیم نواب الدین چیئرمین بورڈ منعقد ہوا۔ حسب ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(۱) قومی اسمبلی کے ان کامیاب امیدواروں کو مبارکباد پیش کی جاتی ہے کہ جنہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے منشور سے تعاون کا وعدہ فرمایا ہے

(۲) حیدر آباد ڈویژن کے تمام صوبائی اسمبلی کے حلقوں میں نمائندہ کھڑا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اس سلسلہ کی تمام کارروائی کی رپورٹ ۲۰ اپریل ۱۹۶۵ء کو بمقام ٹنڈو الہ یار جو پارلیمانی بورڈ کا اجلاس منعقد ہوگا اس میں پیش کی جائے۔

(حکیم نواب الدین ناظم اعلیٰ حیدر آباد)

مراسلہ

ہم نے سنا تھا کہ ملک پاکستان میں صرف پولنگ کے دوران ہی دھاندلیاں ہوتی ہیں باقی ہر جگہ مطلع صاف ہے۔ مثلاً صرف ووٹر نہیں۔ ہمارے وہ حضرات جو اپنی قوم کی طرف سے ایک نمائندے کی حیثیت سے بھیجے جاتے ہیں اور جن کے اندر قوم کے ہر ہر فرد کا نفس موجود ہوتا ہے۔ یہ حضرات اپنے آپ کو ایک غلام کی طرح فروخت کر لیتے ہیں۔ اور غلام کیا اس سے بھی بدترین قسم کی مخلوق مثلاً (۱) غلام زبردستی غلام بنایا جاتا ہے۔ یہ خود ہی غلام بن جاتے ہیں (۲) غلام کو اپنا آقا فروخت کرتا ہے۔ یہ خود ہی اپنے کو فروخت کرتے ہیں (۳) غلام کا صرف ایک ہی نفس ہوتا ہے۔ ان کے پاس اپنے نفس کے علاوہ تمام قوم کے نفوس کا مرکب ہے۔ گویا کہ تمام قوم کو ۲۰۰ یا ۳۰۰ میں فروخت کر لیتے ہیں۔ (۴) غلام کا صرف نفس بک جاتا ہے۔ یہ حضرات نفس کے ساتھ ساتھ اپنے ایمان کو بھی بیچ دیتے ہیں۔ جبکہ ایک عالم، متقی، صالح کے مقابلہ میں ایک فاسق فاجر قرآن و حدیث کے منکر کے ہاتھوں بک جائیں۔ نیز اگر کہا جائے کہ جس طرح عورت مہر کے عوض اپنا نفس خاوند کے حوالہ کر دیتی ہے۔ یہ بھی ۲۰۰، ۳۰۰ روپے کے عوض اپنے نفس کو حوالہ کرتے ہیں۔ مگر.....

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارا محکمہ ڈاک جو سب سے زیادہ ایماندار طبقہ تھا۔ ان میں بھی ایسے حالات نظر آنے لگیں کہ ۵ فردوی کا ارسال کردہ وی پی ۲۲ مارچ کو وصول ہوتا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آخر میں مولانا غلام غوث صاحب، مفتی محمود صاحب اور دیگر جمعیۃ علماء کی جانب سے ممبران کی ناکامی پر بہت بہت افسوس اور اظہار غم کیا جاتا ہے۔ اللہ ہماری قوم کو بینا کرے۔

(مولوی حفظ الرحمٰن پاکی تحصیل ٹانک)

مدرسہ عربیہ جامعہ رشیدیہ بھکر

بیس ہر منگل کی رات کو حضرت مولانا محمد رمضان صاحب فاضل دیوبند امیر جمعیۃ علماء اسلام بھکر بعد از نماز عشاء درس قرآن پاک دیا کریں گے۔

(حافظ ممتاز علی مہتمم مدرسہ عربیہ جامعہ رشیدیہ بھکر ضلع میانوالی)

مدرسہ تجوید القرآن اہل میں جمعیۃ الطلبا کا قیام

نونہالان طلباء مدرسہ تجوید القرآن اہل کا مورخہ ۲۸-۳-۶۵ ایک مختصر سا اجلاس زیر صدارت قاری عبد السلام صاحب منعقد ہوا جس میں ایک جماعت کی تشکیل کی گئی۔ جس کا نام "جمعیۃ الطلبا اہل" رکھا گیا۔ جمعیۃ الطلبا جمعیۃ علماء اسلام کے ہر قول کی تائید و حمایت کو اپنا فخر سمجھتی ہے۔ مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے۔

صدر: قاری محمد شریف جماعت چہارم اہل
نائب صدر: محمد نسیم جماعت چہارم
سیکرٹری: لیاقت خان متعلم مدرسہ ہذا
نائب سیکرٹری: قاری عبد الرحمٰن جماعت ششم مدرسہ اہل
خزانچی: مشتاق احمد خان متعلم مدرسہ ہذا

المشتہر: قاری محمد یعقوب مدرس مدرسہ تجوید القرآن اہل ضلع ہزارہ)

مجلس احرار اسلام وہاڑی کا انتخاب

مورخہ ۲-۳-۶۵ کو متفقہ طور پر عہدیدار چنے گئے:

صدر: حافظ دین محمد
ناظم اعلیٰ: صوفی عبد الغنی وہاڑی کتاب گھر۔ خزانچی: حافظ رحیم بخش۔

باقی عہدیداروں کا حق صدر کو دیا گیا کہ حسب منشا انتخاب کریں۔

(عبد الغنی ناظم اعلیٰ)

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا ہفتہ واری اجلاس

مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۶۵ء بعد از نماز جمعہ شریف مدرسہ عربیہ جامعہ رشیدیہ بھکر میں جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا ہفتہ واری اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بھکر نے فرمائی۔ مولانا محمد اکبر خان صاحب۔ مولانا عبد العزیز صاحب و دیگر حضرات نے اجلاس میں شرکت فرمائی۔ درس قرآن پاک حضرت امیر محترم نے دیا۔ اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔ آئندہ اجلاس جمعہ کو جامع مسجد منڈی ٹاؤن بھکر میں ہونا قرار پایا ہے

(حافظ ممتاز علی عفا اللہ عنہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر ضلع میانوالی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

نگران غلام غوث ہزاروی

مرتب احمد حسین کمال

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۵

بدل اشتراک

سالانہ ۶ روپے

ششماہی ۳ روپے

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۸ | ۹ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۹ جولائی ۱۹۶۵ء | شمارہ ۲۷

اسلام کا استغاثہ و فریاد

یہ بات بالکل یقینی ہے کہ قیامت قائم ہوگی، حشر و نشر کا دن آکر رہے گا۔ ازل سے ابد تک کی تمام مخلوقات اور جن و انس موت کی گراں خوابی سے بیدار ہو کر ہجوم در ہجوم میدان حشر میں جمع ہو جائیں گے۔ اس دن عدالت کی میزان کھڑی کر دی جائیگی اور فیصلہ و انصاف کا تخت الٰہی بچھا دیا جائے گا۔ اس دن ہر شخص کے ہاتھ میں اس کا نامۂ اعمال ہوگا۔ ظالموں کو اپنے مظالم کی جواب دہی کرنا پڑے گی۔ اور مظلوموں کو اپنی فریاد اور دادرسی کا پورا پورا حق ملے گا۔ اس دن نہ کوئی شہادت چھپائی جاسکے گی اور نہ اپنے ظالمانہ اعمال پر کوئی پردہ ڈال سکے گا۔

مظلوموں کی وہ جماعت جو اپنی فریادیں لے کر اللہ کے حضور جائے گی۔ ان میں سب سے زیادہ مظلومانہ فریاد، سب سے زیادہ المناک داستان، سب سے زیادہ دردناک کیس خاتم النبیین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کا ہوگا۔

اسلام، جس نے مسلمانوں کو ابدی زندگی کی راحتوں سے ہمکنار ہونے کی نوید دی۔ اسلام جس نے مسلمانوں کو اللہ کی رحمتوں سے ہمیشہ قریب سے رکھا۔ اسلام جس نے مسلمانوں کی قلیل جماعتوں کو، کفار کے کثیر گروہوں پر غلبہ بخشا۔

اسلام جس نے مسلمانوں کے قدموں میں عظمتوں اور رفعتوں کے کتنے ہی تاج لا ڈالے

اسلام جس کے نام پر مسلمانوں نے سلطنتیں حاصل کیں اور حکومتیں قائم کیں۔

اسلام جو صدیوں سے مسلمانوں کی اجتماعی حیثیت کی حفاظت و نگہداری کرتا چلا آرہا ہے

اسلام جس نے مسلمانوں کو ہر عہد میں اقوام عالم پر فوقیت بخشی۔

اسلام جس کے نام سے پاکستان حاصل کیا گیا۔ جس کے نام سے دشمنوں کے حملوں کا دفاع کیا جاتا ہے۔ جس کے نام کی ہر خطرہ پر دہائی دی جاتی ہے۔ جس کے نام سے علماء و فضلاء علمی مجالس میں اپنی مسند نشینی کی محفلیں آراستہ کرتے ہیں۔ جس کے نام سے درس و افتاء کی سربلندیاں حاصل کی جاتی ہیں۔ جس کے نام سے خواص، عوام کی پیشوائی کا استحقاق جتاتے ہیں۔ جس کے نام سے ادارے کھولے جاتے ہیں۔ دکانیں سجائی جاتی ہیں۔ جلسوں کی رونقیں بڑھائی جاتی ہیں۔ سیاسی عزائم پورے کئے جاتے ہیں۔ اور لیڈری کے جھنڈے گاڑے جاتے ہیں۔

وہی اسلام آج چودھویں صدی میں اسلام کے نعروں سے حاصل کئے ہوئے ملک میں اسلام کے نام پر قائم شدہ جماعتوں کی موجودگی میں اور ان خانقاہوں، ان مدرسوں، ان اداروں اور علم و فضل کے ان حلقوں کے سامنے، جن کی تمام تر رونقیں اسلام کے نام سے ہی وابستہ ہیں۔ باطل کے نرغوں میں گھر کر رہ گیا ہے۔

اس کے ایک ایک اصول اور حکم کو علانیہ توڑا جا رہا ہے۔ اس کی ایک ایک بات کو پس پشت ڈالا جا رہا ہے۔ اسے ہر محفل، ہر کوچہ، ہر گوشہ سے نکالا جا رہا ہے۔ وہ سیاست دانوں کا کھلونا، باطل پرستوں کا نشانہ اور ظلمیت و شیعیت کے مدعیوں کا ذہنی مشغلہ بنا ہوا ہے۔

اس کا نام لے کر کوچہ و بازار میں اس کی جس طرح رسوائی کی گئی ہے۔ دنیا کی تاریخ اس پر حیران و ششدر ہے۔ اس میں مسخ و تحریف کے جو چرکے اس کے مدعیوں نے لگائے ہیں وہ شیطان کو خوش و مطمئن کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اس عہد میں اس کے ساتھ اپنوں نے جو سلوک روا رکھا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ ہمہ تن مظلوم و سراپا فریاد ہے۔ اس لئے کیا تعجب ہے اگر قیامت کے دن اپنی اس حالت زار کا فریادی بن کر وہ خدا کے حضور میں اس عہد کے مسلمانوں بالخصوص ان افراد کے خلاف اپنی مظلومیت کا استغاثہ پیش کرے جنہیں دنیاوی امارت اور دینی پیشوائیت کے مناصب اس دنیا میں، اسلام کے نام سے حاصل ہوئے

اسلام پیل مٹتا اور مٹایا جاتا رہا۔ لیکن اپنے پرشکوہ ایوانوں اور قہقہہ زار محفلوں سے نہ تو امراء ہی نکلے اور نہ مدرسوں، خانقاہوں اور علمی مجالس کی مسند نشینوں سے پیشوایان مذہب ہی فارغ ہوسکے۔ واعظ اپنی خطیبانہ موشگافیوں میں مصروف رہا۔ عالم اپنی نکتہ سنجیوں اور وثیقہ رسیوں میں غرق رہا۔ مشائخ اپنے مراقبوں اور کشوف میں سرنگوں رہے مدرس اپنے تدریسی عقدے حل کرتے رہے۔ تاجروں کو بازار کی گرمی و سردی سے مہلت نہ ملی۔ امراء اپنے دولتکدوں اور عشرت زاروں کی دلچسپیوں میں کھوئے رہے اور اسلام وقت کے ہر شاطر کے ہاتھوں زخم پر زخم کھاتا رہا۔ اور اپنی بے کسی و بے نوائی پر ماتم کرتا رہا

چنانچہ قیامت کے دن اسے حق ہوگا کہ وہ اپنے استغاثہ میں ان لوگوں کو بھی شامل کرے اور اپنی بیکسانہ مظلومیت کا ذمہ دار قرار دے۔ جنہوں نے اس کے نام سے اپنے لئے رزق کے ذرائع فراہم کئے۔ روزگار کے مواقع حاصل کئے اور عوام میں اپنی امیرانہ، پیشوایانہ، عالمانہ اور شیخانہ سرافرازیوں کے جھنڈے گاڑے۔ لیکن اسے مظلومیت و بے کسی کے نرغوں اور فتنوں سے بچانے، اس کا نام بلند کرنے، اس کے اصول و احکام کو غالب لانے۔ اسے شاطرانہ دست درازیوں اور مسخ و تحریف کی کارروائیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے وہ متحد ہو کر میدان عمل میں نہ آئے۔ وہ اتنا بھی ایثار نہ کر سکے۔ کہ اپنی علیحدہ علیحدہ حلقہ بندیوں کے باہمی نزاع کو خیرباد کہہ کر سیاسی بازیگروں کا کھلونا بننے سے اسلام کو بچا لیتے۔

قیامت کے دن اس کی یہ شکایت بجا ہوگی کہ اس کی محافظت کا دعویٰ کرنے والے اس کی حفاظت کا حق ادا کرنے سے کوتاہی برتتے رہے۔ وہ اپنے محدود کاموں اور معاملات و مفادات کو اسلام کی وسعت و عظمت کے تقاضوں پر ترجیح دیتے رہے۔ اور اسلام دشمنوں، نادان دوستوں اور نام نہاد مدعیوں کی جفاکاریوں، احمقانہ کارگذاریوں اور ہوس رانیوں کا تختۂ مشق بنتا رہا۔ آہ ؎

جس کے آغوشِ وفا میں پرورش پاتی رہی — موجِ مضطر نے اسی ساحل کے ٹکڑے کر دیئے

آیئے! اس شدید کوتاہی کی تلافی کیجئے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے اسلام کی خدمت و حفاظت کا فریضہ انجام دیجئے۔ ابھی یہ موقعہ و مہلت باقی ہے۔ (کمال)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

تاریخ وسوانح

صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ

{ تاریخ اسلام کی عظیم وجلیل شخصیت جس نے صلیبیانِ فرنگ و روم کی متحدہ یلغار کو روکا، پسپا کیا اور اسلام کے علم کو دوبارہ بیت المقدس (فلسطین) کے میناروں پر جاکر بلند کیا }

صلاح الدین ایوبی نجم الدین ایوبی کا لڑکا تھا۔ نجم الدین تکریت کا حاکم تھا۔ یہ منصب اسے اپنے باپ شاذی سے وراثتاً ملا تھا۔ شاذی کو جمال الدولہ بہروز والئ عراق نے تکریت میں اپنا نائب السلطنت مقرر کیا تھا۔ تکریت عراق و موصل کے درمیان ایک تاریخی شہر اور فوجی چھاؤنی تھا۔

نجم الدین ایوب نے عماد الدین زنگی حاکم موصل کو شکست کے دوران پناہ دی۔ اس جرم میں بہروز نے نجم الدین کو برطرف کر دیا اور جلا وطن ہونے کا حکم دے دیا۔ البتہ شاذی سے قدیم دوستانہ روابط کا لحاظ کرتے ہوئے نجم الدین کو کوئی اور سزا نہ دی۔

نجم الدین ایوب کو امارت و حکومت سے دستبردار ہو کر فوراً نکل جانا پڑا۔ نجم الدین کی اہلیہ کے ایام ولادت قریب تھے اسے بھی اس حالت میں اپنے شوہر کے ساتھ روانہ ہونا پڑا۔ چنانچہ اس اچانک فلاکت زدگی کے عالم میں اسی دن نصف شب کو ایک جنگل میں اس بدنصیب خاتون کے بطن سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ اس کا نام صلاح الدین یوسف رکھا گیا۔ اور یہی بچہ آگے چل کر تاریخ اسلام کا عظیم ہیرو بنا۔

نجم الدین نے موصل آکر عماد الدین زنگی کی پناہ لی۔ عماد الدین نے اسے بعلبک کا حاکم بنا دیا۔ عماد الدین کو جب اس کے غلاموں نے شہید کر دیا۔ تو سلطنت اس کے دو بیٹوں نور الدین و سیف الدین میں تقسیم ہو گئی۔

اور کچھ عرصہ بعد نور الدین زنگی و صلاح الدین ایوبی تاریخ اسلام کے مہر و ماہ بن کر چمکے۔ صلاح الدین ایوبی ۵۵۹ھ میں اپنے چچا شیرکوہ کے ہمراہ مصر کی مہم پر گیا اور زبردست ناموری حاصل کی۔ اگرچہ مہم کامیاب نہ ہو سکی۔

۵۶۲ھ میں دوسری مہم مصر روانہ ہوئی۔ پہلا معرکہ مصری و عیسائیوں کی مشترکہ فوج سے ہوا۔ جس کی تعداد پچاس ہزار تھی۔ اور یہ صرف دو ہزار تھے۔ صلاح الدین نے اس معرکہ میں وہ داد شجاعت دی کہ دشمن کی ساری فوج کھیت ہو کر رہ گئی۔ شیرکوہ نے سکندریہ فتح کر کے اس کی حکومت صلاح الدین کو سونپ دی۔

سکندریہ کو جب دشمنوں نے ہزاروں کی تعداد میں اپنے محاصرہ میں اچانک لے لیا۔ تو تین ماہ تک جس مردانگی، شجاعت اور تدبر سے صلاح الدین نے اس کی مدافعت کی۔ اس کی مثال محاصروں کی تاریخ میں نادر ہے۔ شیرکوہ اپنے بھتیجے کی مدد کو پہنچا۔ اور بالآخر دشمنوں کو شکست فاش ہو گئی۔

مصر کی تیسری مہم میں بھی صلاح الدین کو حصہ لینا پڑا۔ اس مہم کے نتیجہ میں شیرکوہ کو مصر کی حکومت حاصل ہوئی۔ لیکن دو ماہ بعد شیرکوہ کا انتقال ہو گیا۔ اور صلاح الدین اس کا جانشین و وارث قرار پایا۔

صلاح الدین کی فطرت سلیمہ و دینیہ نے اختیار ملتے ہی اپنا جوہر دکھانا شروع کر دیا۔ اس نے شریعت کے خلاف تمام ٹیکس منسوخ کر دیئے۔ عوام غربا اور دین کے خدمت گذاروں کے لئے خزانے کے منہ کھول دیئے۔ علماء و فقہاء و اولیاء اللہ کی قدر و منزلت کو عام کیا۔ اس کے بعد ہی صلاح الدین ایوبی کے یورپ و ایشیا کے صلیبی حکمرانوں سے ان معرکوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جنکی ذلت آمیز شکست فاش کا تلخ احساس و صدمہ آج تک صلیبی اقوام میں پایا جاتا ہے۔

نومبر ۱۱۶۹ء مطابق ۵۶۵ھ کو پہلا معرکہ دمیاط میں ہوا خشکی کی طرف سے دمشق کے عیسائی بادشاہ اماترک نے پیشقدمی کی۔ اور یورپ سے دو سو بیس بحری جہازوں کے ذریعہ فرنگی افواج پہنچیں۔ اس طرح ایشیا و یورپ کی متحدہ صلیبی طاقت کے بیشمار لشکر سے صلاح الدین کو مختصر سی فوج کے ساتھ برد آزما ہونا پڑا! اور یہ اللہ کی نصرت کا عظیم الشان مظاہرہ تھا۔ کہ دین و ملت کے فدائی اور خادم سلطان صلاح الدین ایوبی کے مقابلے میں عیسائیوں کا یہ عظیم لشکر ٹھہر نہ سکا۔ اور بری طرح پسپا ہو کر بھاگا۔

فاطمی خلیفہ در پردہ صلاح الدین کے خلاف عیسائی سلطنتوں سے ساز باز کرنے لگا۔ بالآخر اسے معزول کرنا پڑا۔ دو سال بعد نور الدین زنگی کا بھی انتقال ہو گیا۔ اس کی جانشینی کا مسئلہ امرا کی سازشوں میں الجھ کر رہ گیا۔ بالآخر خود سر سلاطین کو شکست دے کر صلاح الدین نے نور الدین زنگی کی سلطنت محفوظ کی۔ اور حلب کے محاصرہ کے بعد خلیفہ بغداد نے رسمی طور پر مصر و شام کی حکمرانی کی سند صلاح الدین ایوبی کو لکھ دی۔

صلاح الدین ایوبی اب باقاعدہ حکمران بن گئے تھے۔ اور ان کی بقیہ زندگی عالم اسلام بالخصوص فلسطین و بیت المقدس سے صلیبیوں کی بالادستی ختم کرنے اور یورپ و ایشیا کی مشترکہ عیسائی قوتوں کو شکست فاش دینے میں گذری۔ ابتدائی جھڑپیں یروشلم کے بادشاہ ریناڈ سے ہوتی رہیں۔ اور وہ سلطان کے مقابلے سے کئی بار شکست کھا کر بھاگا۔

الفویہ، کرک، حطین، عکا، عقلان اور بالآخر ۵۸۳ھ میں بیت المقدس کو صلیبیوں کے غلبہ و تسلط سے سلطان نے نجات دلائی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد فلسطین میں مسلمانوں کا یہ دوسرا فاتحانہ داخلہ تھا۔

صلیبیوں نے بیت المقدس کو واپس لینے کے لئے تین بار متحدہ یلغار کی۔ سارے یورپ و ایشیا سے لاکھوں کی تعداد میں عیسائی جنگجو آئے۔ لیکن ناکام ہو گئے۔ انگریزوں کا بادشاہ رچرڈ جو انگریزوں کی تاریخ میں بڑا بہادر مشہور ہے۔ سالار فوج بن کر آیا۔ لیکن ناکام ہوا۔ ارسوف کی جنگ میں صلیبیوں کو آخری اور ذلت آمیز شکست ہوئی۔ جس کے بعد ان کے حوصلے پست ہو کر رہ گئے۔ اس موقعہ پر رچرڈ شاہ انگلستان نے اپنی بہن اور بھتیجی کے رشتے سلطان کے بھائی ملک عادل کے لئے پیش کئے۔ تاکہ کم از کم فلسطین کا علاقہ واپس لے لے۔ لیکن سلطان نے تسلیم نہیں کیا۔ یافا میں ایک بار پھر صلیبیوں نے الجھنا چاہا۔ لیکن منہ کی کھائی اور بالآخر عیسائی جرنیل وہاں سے ناکامی کا اعتراف کر کے شکست خوردہ واپس چلے گئے۔

سلطان نے اتنی زبردست فتوحات کے باوجود ایک بلند اخلاق اور عادل حکمران ہونے کا ثبوت دیا۔ نیز ایک پختہ اور سچے مسلمان کی حیثیت سے دین کا سختی سے پیرو بنا رہا۔ قوانین شریعت کی بالادستی کے آگے اس نے ہمیشہ سر تسلیم خم کئے رکھا۔ ۵۸۹ھ میں معمولی علالت و نقاہت کے بعد وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔

سلطان صلاح الدین ایوبی اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کا ایک تابندہ ستارا تھا۔ جس کی ساری زندگی اور پورا دور اسلام کی حکمرانی قائم کرنے و مسلمانوں کی خدمت، عظمت و سربلندی کے لئے وقف رہا۔ ہمارے آج کل کے مسلمان حکمرانوں کے لئے سلطان کی زندگی ایک مثالی درس کی حیثیت رکھتی ہے۔ کاش انہیں اس عظیم شخصیت کے کردار کو اپنے پیش نظر رکھنے کی توفیق حاصل ہو۔

(بقیہ ممالک غیر کی خبریں) (د۔ک)

علیگڈھ مسلم یونیورسٹی ترمیمی آرڈیننس کے رٹ خلاف

بھارت کی سپریم کورٹ میں علیگڈھ مسلم یونیورسٹی ترمیمی آرڈیننس کے خلاف جمعیۃ علماء ہند کے سیکرٹری مسٹر محمد سعید، مسٹر اشفاق علی ایڈووکیٹ اور مسٹر اخلاق حسین کاظمی نے رٹ دائر کر دی ہے۔

ترمیمی آرڈیننس کی رو سے یونیورسٹی کے ساتھ مسلم لفظ ہٹا دیا جائے گا۔

مصر الجزائر سے تعلقات مضبوط بنائے رکھے گا

قاہرہ کے روزنامہ الاہرام نے لکھا ہے کہ مصر کی الجزائر کے بارے میں پالیسی یہ ہے کہ بہرحال باہمی تعلقات مضبوط تر بنائے جاتے رہیں۔

شارجہ کے معزول شیخ کو صدر ناصر کی یقین دہانی

۴ جولائی۔ صدر ناصر نے خلیج فارس کی ریاست شارجہ کے معزول شیخ صقر بن سلطان القاسمی کو یقین دلایا ہے کہ وہ انہیں ان کا کھویا ہوا مقام حاصل کرنے میں مدد دیں گے۔ شیخ شارجہ کو برطانیہ نے معزول کیا ہے۔

تیسری عالمگیر جنگ

سیاسی مبصرین کی رائے ہے کہ امریکہ کی موجودہ پالیسی نے ویت نام میں تیسری عالمی جنگ کے تمام عوامل و امکانات پیدا کر دیئے ہیں۔ اور اگر اس پالیسی پر اصرار جاری رہا تو کسی وقت بھی تیسری عالمگیر اور تباہ کن جنگ شروع ہو سکتی ہے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۹ جولائی ۱۹۶۵ء

پاک ہند سمجھوتہ!

رن کچھ کے تنازعہ نے شدت اختیار کر کے پاک و ہند دونوں ملکوں کے درمیان جو جنگ کی سی کیفیت پیدا کر دی تھی۔ وہ لندن میں ایوب شاستری سمجھوتہ کے بعد ٹل گئی ہے۔ اس سمجھوتہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور فریقین کو آمادہ کرنے میں بتایا گیا ہے۔ کہ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ولسن کو بڑا دخل ہے۔

جنگ اور امن

جنگ حقیقت میں کوئی بھی نہیں چاہتا۔ اور امن سب کو مطلوب ہے۔ لیکن جہاں ایک فریق جارحیت پر تل گیا ہو وہاں دوسرے فریق کو اپنے دفاع و تحفظ کے لئے جنگ پر مجبور ہونا ہی پڑتا ہے۔ خواہ بعد میں اس کے نتائج کچھ بھی نکلیں۔ بھارت و پاکستان کے ... کے درمیان جو کشمکش برپا ہے۔ اس کی حیثیت بھی یہی ہے۔ کہ بھارت بار بار پاکستان کے خلاف جارحیت کا ارتکاب کرتا رہتا ہے اور مجبوراً پاکستان کو اپنی مدافعت و تحفظ کے لئے جوابی طور پر جنگ کے لئے تیار ہونا پڑ جاتا ہے اس مرتبہ عام خیال یہ تھا کہ ایک فیصلہ کن جنگ لڑنے کا وقت آ گیا ہے۔ اور پوری پاکستانی قوم اس کے لئے آمادہ و تیار ہو رہی تھی۔ بارے صدر ایوب کا تدبر کہیئے یا برطانوی وزیر اعظم کی مستقبل کی احتیاط پسندی کہ اس جنگ سے آگے چل کر برطانیہ کا دامن بھی محفوظ نہیں رہ سکتا تھا۔ یا شاستری اور بھارتی قیادت کی مصلحت بینی کہ رن کچھ کی شکست نے ان کی فوجی تیاریوں اور حوصلوں کا بھرم کھول دیا تھا۔ جنگ کے شعلے بھڑکنے سے رہ گئے۔ لیکن کیا اس سے بھارت و پاکستان کے درمیان جو متنازعہ فیہ مسائل ہیں، ان کا حل ہو جائے گا؟ آج ہر شخص کی زبان پر یہی سوال ہے۔ اس سلسلے میں وزیر اعظم برطانیہ کا گہری دلچسپی لینا بھی لوگوں کے لئے حیرانی کا موجب ہے۔

نزاع کی بنیاد

ہندوستان کے ساتھ پاکستان کے نزاع کی بنیاد دو باتوں پر ہے۔ کشمیر کا مسئلہ اور ہندوستانی مسلمانوں کے مستقبل کا مسئلہ۔ ان دو کے مستقل اور قابل اطمینان تصفیہ کے بغیر پاک و ہند کے درمیان ہرگز اعتماد پیدا نہیں ہو سکتا۔

بے شک اس سمجھوتہ سے ایک طرح پاکستان کی جیت ہوئی ہے۔ ہندوستان نے ہی رن کچھ کا قضیہ شروع کیا تھا۔ ہندوستان نے ہی اپنی فوجیں پاکستان کی سرحدوں پر جمع کی تھیں۔ پاکستان کو تو جوابی اقدام کے طور پر رن کچھ میں آگے بڑھنا پڑا۔ اور سرحدوں کی حفاظت کے لئے اپنی فوجیں سرحدات تک لے جانا پڑیں۔ اس سمجھوتہ سے اصل پسپائی بھارت کی ہوئی ہے اسے رن کچھ میں سابقہ حالات برقرار رکھنے کی پوزیشن بھی ماننا پڑی۔ پاکستانی سرحدات سے اپنی فوجیں بھی ہٹانی پڑیں۔ اور ثالثی کا اصول بھی تسلیم کرنا پڑا۔ اس کے بعد پاکستان کی افواج کا اپنے سابقہ مقام پر واپس آ جانا فطری بات تھی۔ جب دشمن میدان مقابلہ سے پیچھے ہٹ جائے۔ تو پھر دوسرے فریق کا وہاں کھڑا رہنا بے کار ہے۔ تحفظ و دفاع کا مقصد پورا ہو چکا۔

تشویشناک امر

البتہ ہمارے لئے اس سلسلہ میں تشویشناک بات یہ ہے کہ سمجھوتہ کا دائرہ کشمیر اور ہندوستانی مسلمانوں کے مسئلہ تک کیوں وسیع نہیں کیا گیا۔ اور یہ سمجھوتہ باہم خود ایشیائی ممالک کے توسط کے بجائے برطانوی وزیر اعظم کے ذریعہ کیوں حل ہوا۔ نیز یہ کہ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ بھارت آئندہ اس طرح کی جارحیت پر نہیں اتر آئے گا۔ بھارتی زعماء کے جو بیانات اس سمجھوتہ کے سلسلے میں آ رہے ہیں۔ وہ ذمہ دارانہ اسپرٹ سے قطعی عاری اور اب بھی پاکستان کی مخالفت کے رجحانات سے بھرپور ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک بات کا ذکر اور ضروری ہے۔ جس سے ایسے معاملات میں برطانوی ڈپلومیسی کی مخفی اور پیچیدہ حقیقت پر کچھ روشنی پڑ سکتی ہے۔ وہ یہ کہ

ماؤنٹ بیٹن کا شوشہ

ان ہی دنوں برطانوی ہند کے آخری وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا ایک بیان جو کسی کتاب کا پیش لفظ بتایا جاتا ہے۔ دنیا بھر کے اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جسے پاکستانی اخبارات نے بھی نقل کیا ہے۔ اس میں لارڈ مذکور نے پاکستان کے قیام کو غلط قرار دیا ہے اور اسے برصغیر کی سیاسی غلطی سے تعبیر کیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ قطع نظر اس امر کے کہ ماؤنٹ بیٹن تقسیم ملک کے وقت برطانوی ہند کا آخری سربراہ تھا۔ اور تقسیم کے آخری مراحل اسی کی سرپرستی بلکہ منصوبہ کے مطابق عمل میں آئے۔ حتیٰ کہ پنجاب و بنگال کی تقسیم بھی اسی کے نامزد کردہ افراد کے ذریعہ کی گئی۔ اس موقعہ پر جبکہ وزیر اعظم برطانیہ پاک و ہند کے درمیان مصالحت کرا رہے ہیں۔ ماؤنٹ بیٹن کے اس بیان کی عام اشاعت کس مصلحت کی آئینہ دار ہے؟ اس سے انگریزوں کے کسی خفیہ مقصد کی تکمیل کی راہ تو نہیں کھولی گئی ہے؟

اصل صورت حالات اور اندیشے

حقیقت یہ ہے۔ کہ پاکستان کا قیام جب ناگزیر ہو گیا، تو ماؤنٹ بیٹن اس لئے بھیجا گیا کہ اس نئی مملکت کے وجود میں آنے کے وقت مسلمانان پاک و ہند کے مستقبل و یگانگت کے درمیان جتنے رخنے بھی ڈالے جا سکتے ہیں ڈال دیئے جائیں۔ پنجاب و بنگال کی تقسیم، کشمیر کی ملائی۔ حیدر آباد و جونا گڈھ پر بھارت کا تسلط یہ سب ماؤنٹ کی کرشمہ کاریاں ہیں۔ اور اس کا موجودہ بیان برطانوی ڈپلومیسی کے حقیقی ارادوں کا آئینہ دار ہے۔ اس پس منظر میں برطانوی وزیر اعظم کی مصالحانہ مساعی بھی قابل غور و تردد بن جاتی ہیں اس لئے کہ "ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں" بہرحال صدر ایوب جیسے حوصلہ مند، صائب الرائے پختہ کار اور فوجی مہارت رکھنے والے شخص کی سربراہی میں ہم امید کرتے ہیں پاکستان ہر اندیشہ کا بروقت اور منہ توڑ جواب دے سکے گا۔ اور ملک کی فوجی و دفاعی تیاریاں بدستور جاری رہیں گی

بقیہ:- ممالک غیر کی خبریں

روس و ایران کی طرف سے مذمت

ماسکو ۹ جولائی شاہ ایران اور روسی لیڈروں کے درمیان بات چیت کے اختتام پر ایک اعلامیہ جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ہر قسم کے نو آبادیاتی نظام کی مذمت کرتے ہوئے دونوں فریقوں نے قومی آزادی کے لئے برسر پیکار عوام کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔

شمالی ویت نام پر امریکی بمباری بند

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے کہا ہے کہ ان کی حکومت شمالی ویت نام پر بمباری بند کرنے کے متعلق غور کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ان کی حکومت کو اس بات پر بھی کوئی اعتراض نہیں کہ ویت نام کے مسئلہ پر بات چیت میں ویت کانگ کے چھاپہ ماروں کے نمائندوں کو بھی شریک کر لیا جائے۔

جنرل اسمبلی کی صدارت کے نئے امیدوار

اقوام متحدہ کا سالانہ اجلاس ستمبر میں شروع ہونے والا ہے۔ اس کی صدارت کے لئے گھانا (افریقہ) کے وزیر خارجہ مسٹر الیکس ڈونس سیکل کا نام لیا جا رہا ہے۔

اخبار وطن

کونسل لیگ کے صدر

کونسل لیگ نے اپنے قائم مقام صدر سید محمد افضل کو مستقل صدر چن لیا ہے۔ ان کے حریف مسٹر ابوالقاسم تھے، جنہیں ۲۴ ووٹ ملے اور محمد افضل صاحب کو ۵۰ ووٹ ملے۔

غفار خاں ہندوستان نہیں جائیں گے

خان غازی کابلی نے کہا ہے کہ سرحدی لیڈر خان عبدالغفار خاں نے ہندوستان جانے کی کوئی خواہش ظاہر نہیں کی۔ کابل میں ہندوستان کے لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے اگرچہ ان سے کئی ملاقاتیں کیں۔ لیکن انہوں نے ایسی کسی خواہش کا ان سے اظہار نہیں کیا۔

فاطمہ جناح کا خطاب

کونسل لیگ کے حالیہ اجلاس کراچی سے مس فاطمہ جناح نے خطاب کیا۔

ایک نیا ضلع

کوئٹہ۔ یکم جولائی سے مغربی پاکستان میں ایک اور نئے ضلع کا اضافہ ہوا ہے جس کا نام بچھی ہے۔ اب اضلاع کی تعداد ترپن ہو گئی ہے

صدر ایوب برطانیہ کا دورہ کرینگے

معلوم ہوا ہے کہ آئندہ اکتوبر میں صدر ایوب برطانیہ کا سرکاری دورہ کرینگے۔

سعید سہگل کا انتقال

پاکستان کے ممتاز صنعت کار و سرمایہ دار مسٹر سعید سہگل نمونیہ کے حملے سے جاں بحق ہو گئے۔ اعلیٰ ڈاکٹروں کا ایک بورڈ ان کا علاج کر رہا تھا۔ لیکن حکم حق کے آگے ایک نہ چلی

صدر ایوب کا بیان

غیر ممالک کے پندرہ روزہ دورہ سے واپسی پر صدر ایوب نے کراچی میں پریس کانفرنس میں بتایا کہ رن کچھ کے مسئلہ پر پاک و ہند اختلافات کم ہو گئے ہیں۔ لیکن رن کچھ ہی واحد تنازعہ نہیں ہے۔ ہندوستان نے پاکستان کی سرحد پر بڑی تعداد میں جو فوج جمع کر رکھی ہے۔ وہ پاکستان کی سلامتی کے لئے خطرہ ہے۔ آپ نے بتایا کہ پاکستان نے رن کچھ کے جھگڑے کے تصفیہ کے لئے برطانوی تجاویز مان لی ہیں۔

قرآن شریف کا پشتو ترجمہ

مردان۔ عنقریب قرآن شریف کا پشتو ترجمہ شائع ہو جائے گا۔ پندرہ پاروں کا ترجمہ پہلے شائع ہو چکا ہے۔ باقی کا شائع ہونے والا ہے۔ ترجمہ جناب حافظ محمد ادریس صاحب نے شائع کیا ہے۔ جو پشاور یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے سربراہ تھے اور پی آئی اے کے حادثہ قاہرہ میں شہید ہو گئے تھے۔

فوجیں سرحدوں سے واپس

لندن میں گذشتہ ہفتہ برطانوی وزیر اعظم ولسن کی کوششوں سے جو سمجھوتہ پاک و ہند کے درمیان ہوا ہے۔ اس کی رو سے پاک و ہند کی تمام سرحدوں سے دونوں حکومتوں نے فوجوں کی واپسی کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ امید کی گئی ہے کہ دونوں کے تمام تنازعات ثالثی کے ذریعہ طے کئے جا سکتے ہیں۔

قومی اسمبلی

پاکستان اور غیر ملکی امداد

۲۸ جون۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے قومی اسمبلی میں کہا کہ پاکستان ایسی کوئی امداد قبول نہیں کرے گا جس کے ساتھ سیاسی شرائط وابستہ ہوں۔ اس قسم کی پیشکش بلا تامل مسترد کر دی جائے گی۔

مالی بل منظور

قومی اسمبلی نے مالی بل منظور کر لیا ہے۔ وزیر خزانہ نے بجلی کے چھوٹے ٹیبل فین پر سے ٹیکس واپس لینے کا اعلان کر دیا ہے۔

آئین میں ترمیم کا چوتھا بل

قومی اسمبلی کے رواں اجلاس میں ایف سی آر (فرانٹیئر کرائمز ریگولیشن) کے متعلق ایک بل پیش کیا جائے گا۔ جس کی رو سے حکومت مغربی پاکستان کو صوبے کے بعض حصوں میں اس قانون کے نفاذ کا اختیار حاصل ہو سکے۔ ملک کے آئین میں یہ چوتھا ترمیمی بل ہو گا۔

نئی درآمدی پالیسی

۲ جولائی۔ مرکزی حکومت کی طرف سے نئی درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جس کی رو سے کھلے عام لائسنس میں اشیاء کی تعداد اب ۶۳ کر دی گئی ہے۔ خام مال کی فہرست میں چار اشیاء کا اضافہ کر کے ۴۲ کر دی ہے۔ نئے درآمدی تاجروں کو ۱۳ اشیاء باہر سے منگانے کی اجازت ہے۔ نئی درآمدی پالیسی کی مدت بجائے ۶ ماہ کے اب ایک سال کر دی گئی ہے۔ لائسنسوں کے اجراء کا طریقہ یکساں بنا دیا گیا ہے۔

پاکستان کا زرعی وفد پیکنگ میں

۴ جولائی۔ چین کی وزارت زراعت کی دعوت پر پاکستانی وفد پیکنگ پہنچ گیا ہے۔ جہاں وہ اجتماعی کاشتکاری کے نظام کا معائنہ کرے گا۔

پاکستان مغربی ممالک سے درآمد بند کر دیگا

۴ جولائی لاہور وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ اگر امداد و قرضہ دینے والے ممالک نے پاکستانی مصنوعات پر درآمدی پابندیاں جاری رکھیں۔ اور اس شرط پر اصرار کیا۔ کہ قرضے کے بدلے میں انہی ممالک کی مصنوعات خریدی جائیں تو پاکستان ان ممالک سے درآمد بند کر دے گا۔

پاکستان کشمیر سے دستبردار نہیں ہوگا

پشاور ۴ جولائی وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین نے کہا ہے کہ پاکستان کشمیر سے ہرگز دست بردار نہیں ہو گا۔ اور اگر کشمیر کی آزادی کی تحریک جاری رہی تو وہ یقیناً کامیاب ہو گی۔

افریشیائی کانفرنس کی تیاریاں جاری ہیں

انڈونیشی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ کانفرنس کے التواء سے جو مہلت ملی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھا کر ہم مختلف ملکوں سے رابطہ قائم کر رہے ہیں۔ اور پہلے سے زیادہ وسیع پیمانے پر کانفرنس کی تیاری کی جا رہی ہے۔ میں اور الجزائر کے وزیر خارجہ دونوں ایشیا و افریقہ کے ملکوں کا دورہ کرینگے۔

مغربی پاکستان اسمبلی

ایوان میں حزب اختلاف کی دوبارہ شرکت

۲۸ جون۔ حزب اختلاف نے اجلاس کا بائیکاٹ ختم کر دیا۔ اور مسٹر حمزہ کو اجلاس میں شرکت کی بھی اجازت دے دی گئی۔

شراب، نشہ آور اشیاء پر مکمل پابندی

شیخ مسعود صادق وزیر مالیات و آبکاری نے قاضی محمد اعظم عباسی کے ایک سوال کے جواب میں اسمبلی میں بتایا کہ حکومت نشہ آور اشیاء کے استعمال پر مکمل پابندی عائد کرنا چاہتی ہے۔ شراب کو ممنوع قرار دینے کے لئے اسلامی مشاورتی کونسل کی سفارشات مرکزی حکومت کے زیر غور ہیں۔ اور عنقریب دونوں صوبوں کے لئے یکساں قانون نافذ کر دیا جائے گا۔

ایک اور سوال کے جواب میں وزیر آبکاری نے بتایا۔ کہ ۱۹۵۷ء میں شراب پینے کے ۲۰۰۰ لائسنس جاری کئے گئے تھے۔ جبکہ ۱۹۶۴ء میں صرف ۱۷۴ لائسنس جاری کئے گئے۔

ترقیاتی منصوبوں کے مصارف کی منظوری

مغربی پاکستان اسمبلی نے آئندہ سالوں کے ترقیاتی منصوبوں کے مصارف کی منظوری دے دی ہے۔ اتفاقی مصارف پر بحث کے دوران حکومت پر کڑی نکتہ چینی کی گئی۔

ایک اطلاع کے مطابق مغربی پاکستان اسمبلی کا موجودہ اجلاس ۲ جولائی کو ختم ہو جائے گا۔

آئندہ سال کا مالی بجٹ منظور

۳۰ جون۔ مغربی پاکستان اسمبلی نے آئندہ سال کا مالی بجٹ بھاری اکثریت سے منظور کر لیا۔

شراب پر پابندی

صوبائی اسمبلی نے ایک بل بھاری اکثریت سے پاس کیا ہے۔ جس میں مرکزی حکومت سے سفارش کی گئی ہے کہ پورے ملک میں شراب کے استعمال پر مکمل پابندی عائد کر دی جائے۔

براہ راست انتخاب کی قرارداد

۳۰ جولائی صوبائی اسمبلی نے چار گھنٹے کی بحث کے بعد براہ راست انتخاب کی قرارداد کو کثرت رائے سے مسترد کر دیا ہے۔

افریشیائی استحکام سے متعلق شکوک کا خاتمہ

تازہ ریڈیو نے چین انڈونیشیا، پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے سربراہوں کے مشترکہ اعلامیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان لیڈروں کے اس رویہ سے افریشیائی اتحاد کے بارے میں تمام شکوک و شبہات کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

کاروائی جمعیۃ ضلع میانوالی

مورخہ ۲۶ جون کو مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ صدارت حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر ضلعی جمعیۃ نے فرمائی۔ یک سالہ کام کی رپورٹ پیش ہوئی۔ آئندہ کے لئے مندرجہ ذیل فیصلے ہوئے۔

(۱) ضلع کے متعینہ پانچ حلقوں کے الگ الگ ناظم ہونگے حلقہ عیسیٰ خیل کے حضرت مولانا احمد علی شاہ صاحب، حلقہ میانوالی کے خان شہباز خاں صاحب، حلقہ کندیاں کے مولانا نذیر احمد صاحب، حلقہ کلورکوٹ کے حافظ محمد طیب صاحب اور حلقہ بھکر کے حافظ ممتاز علی صاحب۔

(۲) مذکورہ پانچ مقامات کی جماعتیں اپنے اپنے حلقہ کے تبلیغی و تنظیمی دوروں کے تمام اخراجات برداشت کریں گی۔

(۳) ناظم حضرات اپنے اپنے حلقہ کے علماء کرام و کارکنان جمعیۃ کا تعاون حاصل کرکے کام کو منظم کرینگے۔ اور اپنی ماہانہ رپورٹ ضلعی ناظم اعلیٰ کو بھیجیں گے۔

(۴) ضلعی امیر اور ناظم اعلیٰ مہینہ میں ایک حلقہ کے مجوزہ مقام پر جاکر حلقہ کے عمومی و خصوصی اجتماعات میں شرکت کریں گے۔

(۵) ضلع میانوالی کی ہر مقامی جمعیۃ کے لئے لازم ہوگا کہ وہ ہر ہفتہ ترجمان اسلام کے پانچ پرچے منگوانے کا انتظام کرکے اس کی اشاعت کرے۔

(محمد عبداللہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جھنگ

آج بروز بدھ بتاریخ ۲۳ جون جمعیۃ علماء اسلام کا ضلعی اجلاس جامع مسجد شیخ لاہوری میں ہوا۔ جناب صوفی خیر محمد صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔

تجاویز

(۱) تین جولائی کو سوبائی وفد کی آمد کے سلسلے میں کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات شریک کئے گئے۔ جناب صوفی علی محمد صاحب امیر ضلعی جمعیۃ، مفتی محمد دین صاحب سالار، صوفی عبداللطیف صاحب۔ صوفی شیر محمد صاحب۔ مولانا حکم دین صاحب۔ مولانا ولی اللہ صاحب۔ مولانا عبدالحلیم صاحب۔ مولانا غلام قادر صاحب۔ مولانا محمد فاروق صاحب و محمد یٰسین صاحب ان حضرات کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ اکابرین کی آمد کے سلسلے میں پروگرام طے کریں۔

ریزولیوشن

مسلمانان ضلع جھنگ کا یہ نمائندہ اجتماع ان بزرگوں کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ جنہوں نے سال گذشتہ کے دوران اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کیا۔ خاص طور پر مجدد تبلیغ سراج المبلغین حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ، یادگار حضرت مولانا مدنی صاحب۔ حضرت مولانا قاری اصغر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ اللہ تعالےٰ ان بزرگوں کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) یہ اجتماع حکومت اور عوام سے دین حق پر عمل کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۳) یہ اجتماع حکومت سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ٹیکس لگا لگا کر غریبوں کی زندگی کو مشکل نہ بنائیں۔

(محمد یٰسین ناظم جمعیۃ جھنگ صدر)

جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر

۲۲ صفر۔ مسجد چوک نواں شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کا ہفتہ وار تبلیغی اجلاس منعقد ہوا۔ مولانا محمود اختر امیر جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر نے تقریر کی۔ آپ نے کہا کہ عیسائی مشنریاں لوگوں کو فریب اور لالچ دے کر مذہب تبدیل کرانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ان کا طرز تبلیغ جارحانہ اور ناقابل برداشت ہے۔ مسلمانوں کو عیسائی بننے سے روکنے کیلئے حکومت نے کوئی ٹھوس اقدام نہیں کیا اسی وجہ سے مشنریاں کھل کھیل رہی ہیں۔ ہسپتالوں اور کالجوں کے ذریعہ عیسائیت کو پھیلایا جا رہا ہے۔ لاوارث بچوں کی پرورش کے بہانے ان کو عیسائی بنانے کی سازش کی جا رہی ہے مولانا نے اس خطرناک سازش کی طرف حکومت کو متوجہ کراتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ان لاوارث بچوں کو عیسائیوں کے سپرد نہ کیا جائے۔

حلقہ کی جمعیۃ کے امیر مولانا شاہ محمد صاحب مقرر ہوئے اور بعد دعا کے اجلاس ختم ہوا۔ (محمد یعقوب شیخ)

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے کارکن متوجہ ہوں

گذشتہ روز جمعیۃ کے کارکنوں کا اجلاس دفتر جمعیۃ علماء اسلام بازار تھانے والا میں منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ کی تنظیم و ترقی کے پروگرام پر غور کیا گیا۔ اور جمعیۃ کے کارکنوں کو منظم کرنے کا فیصلہ کیا گیا چنانچہ اس سلسلے میں ہفتہ وار اجتماع کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ جو ہر جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد دفتر جمعیۃ علماء اسلام بازار تھانیوالا میں منعقد ہوا کرے گا۔ اور اس میں درس قرآن کریم کے علاوہ حالات حاضرہ پر تبصرہ بھی ہوا کرے گا۔ بذریعہ ترجمان اسلام کارکنوں سے اپیل کی جا رہی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں انصار الاسلام اور جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے مطابق نوجوانوں کو تیار کرنا شروع کر دیں۔ اور جلد از جلد دفتر جمعیۃ سے رابطہ قائم کریں۔ تاکہ اجتماعی طور پر پروگرام کو آخری شکل دی جا سکے۔

اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ شہری عوام کو جمعیۃ کے پروگرام سے واقف کرانے کے لئے جلسوں کا پروگرام تیار کیا جائے۔ اور نوجوانوں کو اصلاح معاشرہ کے لئے تیار کرنے کے لئے شہر کے مختلف حلقوں میں تعلیم بالغاں اور اصلاح معاشرہ کے لئے تربیتی مراکز قائم کئے جائیں اور اس سلسلہ میں جمعیۃ کے مرکزی ناظم مولانا عبدالواحد صاحب شہر کا تفصیلی دورہ کریں۔ چنانچہ مولانا موصوف نے اس پروگرام کو قبول فرما لیا ہے۔ اور فیصلہ کے مطابق کل رات کو جامع مسجد لانگریاں والی گلی سے اپنے دورے کا آغاز کر دیا ہے۔ جامع مسجد ٹھوکر میں مولانا عبدالرزاق اور جمعیۃ کے سرگرم کارکن حافظ عبدالمتین زاہد نے ایک جلسہ عام سے خطاب کیا۔ اور عوام کو جمعیۃ کے اصلاحی پروگرام میں حصہ لینے کی دعوت دی۔ چنانچہ محلہ کے دس نوجوانوں نے ایک کمیٹی بنا کر جمعیۃ کے ورکروں میں اپنے نام لکھوا دئے۔ اور مولانا عبدالعزیز صاحب فاضل دیوبند کی سرپرستی میں تربیتی مرکز قائم کر دیا گیا۔ مولانا عبدالعزیز صاحب ان نوجوانوں کو جمعیۃ کے پروگرام کے مطابق روزانہ عشاء کی نماز کے بعد تعلیم دیا کریں گے۔ (رحمۃ اللہ ناظم دفتر جمعیۃ گوجرانوالہ)

بھریاروڈ

۲۴ صفر بروز جمعہ بھریاروڈ میں جمعیۃ کا ایک اجتماع ہوا۔ صدارت چودھری بشیر احمد صاحب نے کی۔ مولانا محمد حسن صاحب امیر جمعیۃ ضلع سانگھڑ نے خطاب فرمایا۔ ربیع الاول کے آخری جمعہ کو تشریف لانے کا وعدہ ان مولانا صاحب نے کیا۔ (غلام رسول ناظم جمعیۃ بھریاروڈ)

بھکر میں کانفرنس

۱۲، ۱۳، ۱۴ ربیع الاول کو کمیٹی گراؤنڈ بھکر میں سیرت النبی و سیرت الصحابہ کانفرنس ہو رہی ہے۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولانا ابوذر عطاء المنعم شاہ صاحب بخاری اور دیگر علماء کرام تشریف لا رہے ہیں۔

(حافظ ممتاز علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ بھکر)

تعزیت

حضرت مولانا قاری اصغر علی صاحب خلیفہ حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر پر محمد عالم الدین صاحب بستی سیجھو داخال ضلع بہاولنگر نے اظہار رنج و الم کیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام باغبانپورہ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام باغبانپورہ لاہور کا ہفتہ وار اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب ۲۷ جون بروز اتوار مسجد امن جی ٹی روڈ میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا ابرار عجاز محمد الٰہی صاحب خطیب جامع مسجد بھنڈہ والی رام گڑھ نے دین اسلام کی حقانیت پر تقریر فرمائی۔ ان کے بعد حضرت مولانا محمد الیاس صاحب خطیب مسجد شیدیاں لاہور نے جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد کی اہمیت پر مؤثر تقریر ارشاد فرمائی۔ اجلاس میں یہ طے ہوا کہ مقامی جمعیۃ کی طرف سے کالجوں اور سکولوں کے طلباء کے لئے تعطیلات میں انہیں دین سے روشناس کرنے کے لئے بلا فیس ایک کلاس قائم کی جائے۔ عوام تفصیلات معلوم کرنے کے لئے حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سے رجوع فرمائیں۔ (سلطان محمود ناظم اعلیٰ)

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

پروگرام۔ حضرت مولانا ابو سعید صابر حسن صاحب صدیقی جولائی اور اگست میں آزاد کشمیر کے مختلف مقامات کا دورہ کریں گے اور بھارت کی حالیہ جارحیت کے خلاف عوام میں جذبۂ جہاد بیدار کرنے کے لئے تقریریں کرینگے۔

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

جمعیۃ علماء اسلام خیرپور (سندھ)

۲۶ جون۔ جمعیۃ علماء اسلام شہر خیرپور میرس کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا۔ حاجی احمد بخش صاحب نے صدارت فرمائی۔ منجملہ اور باتوں کے پی آئی اے کے حادثہ قاہرہ پر اظہار رنج و غم کیا گیا۔

(محمد خاں عزیز ناظم جمعیۃ علماء اسلام خیرپور)

متفرق خبریں

انتقال پر ملال قریشی عبدالغفور صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کے والد بزرگوار ۲۹، ۳۰ جون کی درمیانی رات کو ساڑھے دس بجے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ضرورت مدرس مدرسہ اشرفیہ تعلیم القرآن حسن ابدال کے شعبہ پرائمری کے لئے ایک بے ری ریٹائرڈ مدرس کی ضرورت ہے۔ جو صحیح العقیدہ حنفی مسلک دیوبندی مکتب فکر سے وابستہ ہو۔ کم از کم تنخواہ جو قابل قبول ہو۔ اس کا درخواست میں ذکر کر دیا جائے۔ درخواستیں بنام ناظم مدرسہ ہذا ۲۵-۷-۶۵ تک پہنچ جانی چاہیے۔ انٹرویو کیلئے امیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ (عبدالحامد رحمانی ناظم مدرسہ تعلیم القرآن حسن ابدال)

بقیہ خطاب ۔ کالم ۳ سے

تو پاکستان کیسے بن سکتا تھا۔ پاکستان اس لئے بنا کہ ہندوستان میں مسلمان تھے۔ مسلمان اسلام پر کاربند رہتے ہوئے اس لئے باقی رہے کہ علماء اسلام اسلام کے معلم، مبلغ، ترجمان موجود تھے۔

پاکستان کے میزانیہ میں اسلام کیلئے صفر ہے پاکستان اسلام کے نام پر بنا۔ لیکن پاکستان کی سرکاری دولت یعنی میزانیہ میں اسلام کے لئے ایک پیسہ بھی نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آج پاکستان کی مقدس سرزمین میں پاکستان کے خدا کی نافرمانی ہو رہی ہے۔ پاکستان میں آج تک خدا کا قانون نہیں ہے۔ عیسائیت کی تبلیغ۔ خدا کے محبوب پیغمبر خاتم النبیین سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم رسالت کے خلاف قادیانی تحریک بے باکی، عریانی۔ شراب۔ سؤر۔ فرنگیوں کی نقالی زور شور سے جاری ہے۔ مسلمانو! مسلمان بنو۔ مسلمان رہو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے ترجمان اور مبلغ بنو۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صدر ایوب خاں کو دین کی خدمت اور پاکستان میں اللہ کے قانون کے نفاذ کی توفیق اور ہدایت دے۔ اور پاکستان ایک مثالی اسلامی مملکت بن جائے تاکہ اللہ کی رحمتیں اس پر نازل ہوں۔ آمین!

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرحد)

اعانت دفتر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام جو موصول ہوئی

(۱) از جناب مولانا محمد اکرم صاحب غزنوی دانا کیب بازار جنوبی وزیرستان ۱۱-۶-۶۵ مبلغ ۵۰/- روپے

(۲) از شہری جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا مستقل ماہانہ امداد بابت ماہ مئی و جون ۳-۷-۶۵ مبلغ ۴۰/- روپے

(۳) ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد مبلغ ۱۰۰/- روپے

(۴) جناب خواجہ نذیر احمد صاحب کراچی کی طرف سے بذریعہ جناب عبدالواحد صاحب مبلغ ۲۰/- روپے

بقیہ: جمعیۃ کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام رحمانی مسجد کراچی ۳۲ نے اپنے پندرہ روزہ اجلاس میں مندرجہ ذیل تجویزیں پاس کیں۔

(۱) امریکی رسالہ لائف نے عرصہ سے اسلام دشمنی کی جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کے لئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس قسم کے جتنے اخبارات اور رسائل ہیں۔ ان کا داخلہ ممنوع قرار دیا جائے۔

(۲) دنیائے اسلام کے سب سے بڑے ملک پاکستان میں بے حیائی و بے غیرتی۔ رقص و سرود کی محفلوں، کلبوں وغیرہ کو بند کر دیا جائے۔ تاکہ ملک میں اسلامی و اصلاحی معاشرہ اور پرسکون ماحول پیدا ہو۔

(۳) صدر محترم نے صدارتی انتخاب کے دوران عائلی قوانین کو منسوخی کا جو وعدہ فرمایا تھا۔ اسے جلد پورا فرمائیں۔ تاکہ تمام مکتب فکر کے علماء اور عوام میں ان کے موجودہ وقار کو اور چار چاند لگ جائیں۔

(محمد عثمان ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ گارڈن ویسٹ کراچی ۳)

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد حکیم نواب الدین صاحب نے مولانا عبدالحق صاحب امیر پڈعیدن کے ہمراہ نیہر پور ڈویژن کا دورہ کیا۔ ماتھیاد میں ایک مدرسہ قائم ہوا اور جمعیۃ کا انتخاب ہوا امیر۔ حاجی عبدالکریم۔ ناظم اعلیٰ حافظ محمد سلیمان۔ ناظم عبدالرحمان۔ خزانچی نذر محمد۔ ڈیڑھ سو کے قریب ممبر بنے۔ اور کافی آدمیوں نے تعاون کا یقین دلایا اور اخبار ترجمان اسلام بھی جاری کرایا گیا۔ اور قرب و جوار میں شاخیں قائم کرنے کا وعدہ کیا۔

(۲) یکم ربیع الاول کو حیدرآباد میں ہفتہ وار اجتماع زیر صدارت پیر عبدالقدوس صاحب منعقد ہوا۔ جس میں طے ہوا کہ جمعیۃ کی کانفرنس منعقد کی جائے اور ڈویژن میں دورے کئے جائیں۔ اور حاجی کرامت اللہ صاحب کو شوریٰ کے لئے مشورے دیئے گئے۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ اکابرین جمعیۃ کی حیدرآباد ڈویژن کی طرف توجہ دلائی جائے۔

جمعیۃ الطلباء کا قیام مدرسہ عربی خیر المدارس ملتان شہر میں جمعیۃ الطلباء کا قیام عمل میں آیا۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب کی زیر صدارت جمعرات کو جلسہ ہوا۔ جس میں حافظ محمد صدیق صاحب جھنگوی اور فقیر محمد ساکن کہروڑ لعل حسین نے تقریریں کیں اور طلبا نے درجہ بدرجہ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

کہروڑ لعل حسین میں جمعیۃ علماء کا قیام انجمن حنفیہ عیدگاہ کہروڑ لعل حسین میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب ہوا۔ حضرت مولانا محمد اکبر صاحب صدر۔ مولانا محمد مبارک صاحب نائب صدر۔ مولانا خدا بخش صاحب ناظم اعلیٰ۔ مولوی قاری محمد امیر صاحب نائب ناظم۔ مولوی فقیر محمد نقشبندی رکن اعلیٰ۔ مولوی عبدالغفور صاحب رکن۔ (دفتر جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ لعل حسین ضلع مظفرگڑھ)

خطاب

(مولانا سید گل بادشاہ صاحب)

مردان میں مسلمانوں کے ایک اجتماع عظیم سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے امیر محترم مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے فرمایا کہ مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کے تابعدار بنو۔ ان کی تابعداری میں تمہاری نجات ہے۔ علماء دین اسلام کے دامن کو پکڑ لو۔ تاکہ شیطان تمہارے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈال دے۔ علماء دین اسلام مسلمان کے ایمان کے محافظ اور چوکیدار ہیں۔

امیر محترم نے فرمایا کہ پاکستان میں دین کی جو نشانیاں ہیں اور پاکستان میں ابھی تک جو خدا پرست، نمازی۔ روزے رکھنے والے۔ ذاکرین۔ خیرات و زکوٰۃ دینے والے۔ حج کو جانے والے اور دین کی نشانیوں کا احترام کرنے والے موجود ہیں تو یہ تمام علماء دین اسلام کے دینی مجاہدات کا نتیجہ اور اثر ہے۔ الحمد للہ علماء دین، مدارس دینیہ میں فرش خاک پر قرآن و سنت فقہ اسلامی کا درس دیتے ہیں۔ مسجدوں کے ممبروں پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا وعظ کرتے ہیں۔ ملک کے کونے کونے میں زمین کے چپہ چپہ پر احکام الٰہیہ کی تبلیغ کرتے ہیں۔ مادی وسائل کی ناپیدگی، عزیمت و اخلاص کی حالیت نے ان پاکباز ہستیوں کے عزم کو کمزور نہیں کیا۔ اور تہذیب فرنگ کے عظیم شیطانی یلغار نے علماء دین کے دینی مشن کو شکست نہیں دی۔

پاکستان علماء دین کی دینی کوششوں سے بنا

ملک جب فرنگیوں کا غلام تھا۔ اور تخت دہلی طاؤس و رباب کے شیدائیوں کی خرمستیوں کی وجہ سے کافروں کے ہاتھ میں چلا گیا۔ فرنگی غالب آئے اور اسلام اور مسلمانوں کے مٹانے کے لئے منصوبے بنائے گئے۔ دنیادار اور ضعیف الایمان تہذیب فرنگ کے پاؤں پر گر پڑے۔ اور صاحب بہادر کے وفادار خوشامد بن گئے۔ اور انگریزوں نے لارڈ میکالے کے تعلیمی نظام کے ذریعہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مسلمانوں کی نسل کشی اور مذہب اسلام سے بغاوت کا سلسلہ شروع کیا۔ انگریزی حکومت کی سرپرستی میں عیسائی مشنریاں ملک کے کونے کونے میں پھیل گئیں۔ اور فرنگیوں نے اعلان کیا کہ جب تک ہندوستان تہذیب کا قبرستان نہ بنایا جائے۔ اس وقت تک انگریزی اقتدار قائم نہیں رہ سکتا۔ بقول ڈبلیو۔ ڈبلیو ہنٹر فرنگیوں نے قرآن جلائے ہزاروں علماء کو پھانسی پر چڑھایا۔ تاکہ دین سکھلانے والے ختم ہو جائیں۔ اور فرنگی علم، فرنگی تہذیب، مسلمانوں کے دل و دماغ اور شکل و صورت پر قبضہ کرے۔ تو اسلام خود بخود ختم ہو جائے گا۔ دوسری طرف دیانند سرسوتی کی طوفان انگیز شدھی اور سنگٹھن کی تحریک شروع ہوئی۔ تو اس وقت ان فتنوں کو کس نے ناکام بنایا۔ یہ خاتم النبیین سید المرسلین سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے علماء ہی تھے۔ جنہوں نے فرنگی کی تہذیب اور قاہرانہ و جابرانہ اقتدار کو شکست دی اور کروڑوں کی تعداد میں مسلمان زندہ اور موجود رہے۔

اگر علماء دین اس وقت ہمت ہار جاتے تو فرنگی کامیاب ہو جاتا اور سرزمین اندلس کی طرح تمام کا تمام ہندوستان پورا کفرستان بن جاتا۔ (باقی کالم اول میں)

সাপ্তাহিক PHONE No. 67715
তরজুমানেইসলাম
লাহোর

WEEKLY REGD. L. No. 7132
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE Price 12 Paisse

شمارہ ۲۷ | جمعہ ۹ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۹ جولائی ۱۹۶۵ء | جلد ۸

التماس

"مرکزی وصوبائی عہدہ داران جمعیۃ، امراء، نظماء اراکین شوریٰ مبلغین ومقررین حضرات کی خدمت میں"

آپ سب اپنی تمام فارغ تاریخیں اور اوقات جن میں آپ باہر جلسوں، کانفرنسوں وغیرہ میں جاکر شرکت فرماسکیں۔ ان کی تفصیل سے دفتر مرکزیہ کو فوراً مطلع فرمائیں۔ تاکہ باہر سے آمدہ دعوتوں کو ان تاریخوں کی مطابقت میں ترتیب دے کر آپ کو بھی اور درخواست کنندگان کو بھی مطلع کیا جاسکے۔ نیز آپ سب اپنی نقل وحرکت، دوروں اور پروگراموں وکارروائیوں سے بھی دفتر مرکزیہ کو باقاعدہ آگاہ فرماتے رہا کریں تاکہ ملک بھر کے جمعیۃ کے پروگراموں میں ہم آہنگی قائم کی جاسکے۔

مرکزی نظام تبلیغ کو باقاعدگی اور موثر طریقے سے چلانے کے لئے مذکورہ بردوامور کی طرف توجہ دینا اور ان کی پابندی کرنا نہایت ضروری ہے۔

(ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام
چوک رنگ محل لاہور)

بقیہ اسمائے گرامی مجلس شوریٰ

مقام انعقاد مجلس شوریٰ۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا۔

تاریخ - ۱۰ر جولائی مطابق ۱۰ ربیع الاول

وقت - صبح سات بجے

ضروری اعلان

ترجمان اسلام میں مدارس وغیرہ کے سلسلہ میں اعلانات کی اشاعت کے لئے تین سطری فی اشاعت کے لئے ۵/ روپے آنا ضروری ہیں۔ ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہوسکے گی زیادہ طویل اعلانات وغیرہ کی اشاعت کے لئے پہلے رقم اخراجات معلوم کرلیں۔

(نوٹ) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہیں۔

اخبار طب

مجلس تحقیقات ونشریات طب اسلامی کے ایک ہنگامی اجلاس میں طے پایا کہ مجلس کی زیر نگرانی ایک طبی بورڈ اور ایک معیاری دواخانہ قائم کیا جائے۔ تاکہ یونانی ودیسی ادویات وعلاج کے بارے میں جو عدم اعتماد کی فضا پائی جاتی ہے وہ ختم ہوسکے۔ اس طبی بورڈ کی طرف سے صحیح علاج ومعالجہ کا انتظام ہو۔ اور دواخانہ صحیح وخالص اجزا پر مشتمل ادویات تیار کرے اور مفرد ادویات فراہم کرے۔ اس بورڈ اور دواخانہ کی سرپرستی کے لئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سے درخواست کی جائے۔ جو ایک قابل، ماہر اور تجربہ کار طبیب بھی ہیں۔

چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق چوک رنگ محل میں دوکان وشاکسٹ علیحدہ دواخانہ کے قریب پہلی منزل کے اندر طبی بورڈ کا دفتر اور معیاری دواخانہ قائم کر دیا گیا ہے۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے بکمال مہربانی بورڈ اور دواخانہ کی سرپرستی قبول فرمالی ہے اور ساتھ ہی اپنے پچاس سالہ طبی ومعالجاتی تجربات پر مشتمل قیمتی نسخہ جات بھی بورڈ ودواخانہ کو تیاری وتقسیم کے لئے عطا فرمادیئے ہیں۔

طبی بورڈ ودواخانہ کے شعبہ معالجات کے انچارج جناب مولانا مختار احمد صاحب الحسینی گولڈ میڈلسٹ فاضل طبیہ کالج لاہور مقرر ہوئے ہیں۔ شعبہ دواسازی کا انچارج جناب حکیم مرزا احمد بیگ صاحب کے سپرد کیا گیا ہے جو دواسازی کا ماہرانہ تجربہ رکھتے ہیں۔ اور شعبہ تشخیص وتجویز ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال کی سپردگی میں دیا گیا ہے۔

خصوصیات

طبی بورڈ سے مقامی وبیرون جات کے مریض مشورہ وعلاج کے لئے پورے اعتماد سے رجوع کرسکیں گے۔ تمام ادویات خواہ مفرد ہوں یا مرکب خالص اجزا پر مشتمل ہوں گی اور رعایتی نرخوں پر مہیا کی جائیں گی۔

ایک خاص اہتمام

یہ بھی کیا گیا ہے کہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ نسخہ جات جو آپ نے بہشتی زیور میں تحریر فرمائے ہیں۔ اور جن کے مفید ومجرب ہونے کی تصدیق حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے۔ معیاری دواخانہ میں خصوصی اہتمام کے ساتھ تیار کئے جائیں گے۔

عورتوں کے خاص امراض وتکالیف۔ مردوں کی خاص شکایات وکمزوریاں، کہنہ وپیچیدہ امراض مثلاً دق، دمہ، اعصابی کمزوری۔ قلبی کمزوری۔ بواسیر۔ ریحی وخونی حالی سیلان الرحم جریان وغیرہ کے لئے یقینی، آزمودہ اور بزرگوں سے منقول صدری مجربات تیار کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں شہد خالص، سلاجیت اعلیٰ وخالص۔ روغن بادام خالص کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ معیاری ادویات اور معیاری علاج کے لئے معیاری دواخانہ

پتہ

معیاری دواخانہ چوک رنگ محل لاہور

تلاش گمشدہ

صغیر احمد عمر ۱۲ سال فرزند چودھری سلامت اللہ صاحب ۲ ماہ سے غائب ہیں وہ خود آجائیں یا اطلاع دیں۔ یا کسی صاحب کو پتہ ہو تو خبر کریں۔ ان کے والدین سخت بے قرار ہیں۔

پتہ

حافظ محمد شفیع رسالہ ایجنٹ کوٹ ادو

یاد رکھیے!

نمبر خریداری اگر آپ نے نہیں لکھا۔ تو آپ کے کسی حکم کی تعمیل نہیں ہوسکے گی۔ اور نہ آپ کی شکایت کا ازالہ کیا جاسکے گا۔ ہزاروں نام ہیں صرف آپ کا نام تلاش کرنا آسان نہیں ہے۔ نمبر خریداری سے یہ مرحلہ آسانی سے طے ہو جاتا ہے اور آپ کی ہر شکایت کا ازالہ اور ہر حکم کی تعمیل فوراً ہوسکتی ہے (دفتر ترجمان اسلام)

بقیہ اسمائے گرامی برائے شرکت مجلس شوریٰ

حضرت مولانا امین الحق صاحب خطیب شیخوپورہ

(۱) حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی

(۲) حضرت مولانا عبدالحی صاحب مدظلہ العالی امیر جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ جامع مسجد ناڑی مقام مانسہرہ ضلع ہزارہ

(۳) مولوی محمد اشرف خان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ ضلع ہزارہ۔

(۴) حضرت مولانا غلام ربانی لودھی صاحب مقام بن سیر ڈاکخانہ خاص براستہ اوگی ملحقہ علاقہ بٹ گرام تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ

(۵) حضرت مولانا عبدالحق صاحب بٹ گرام ملحقہ علاقہ براستہ اوگی تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ۔

(۶) حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین صاحب مدظلہ العالی درویش ہری پور ہزارہ

(۷) جناب حافظ محمد شفیع صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن مدرسہ اشاعت القرآن ڈگری ضلع تھرپارکر میرپور خاص (سندھ)

(۸) جناب محترم شیخ ممتاز صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص ضلع تھرپارکر (سندھ)

(۹) محترم جناب حکیم صالح محمد صاحب میرپور خاص (سندھ)

(۱۰) جناب حکیم محمود احمد صاحب ظفر سیالکوٹ (برائے مشرقی پاکستان)

(۱۱) جناب مولانا خلیفہ احمد دین صاحب مدرسہ عربیہ احمدیہ خان پور براستہ ٹنڈکار ضلع سکھر۔

(۱۲) جناب مولانا محمد اسعد صاحب ہالیجی شریف براستہ پنوعاقل سکھر۔

(۱۳) مولانا تاج الدین صاحب نقشبندی پڈعیدن ضلع نواب شاہ

مندرجہ بالا حضرات کو دعوت نامے بھی علیحدہ ارسال کئے گئے ہیں۔ اگر خدانخواستہ بروقت نہ مل سکیں تو اس اعلان کو ہی دعوت نامہ تصور کیا جائے۔ امید ہے کہ یہ حضرات اپنی شرکت سے مشرف فرمائیں گے۔

(باقی کالم اول میں)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۲ — ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

بحکم جاری کردہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی نقشبندی

مدیران: غلام غوث ہزاروی

بدل اشتراک: سالانہ ۶ روپے، ششماہی ۳ روپے ۸ آنے

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے نئے

جلد ۸ | جمعہ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء | شمارہ ۳۶

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر حافظ الحدیث والقرآن

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ کا اعلان

غازیوں کی ہر طرح امداد ہر مسلمان کا فرض ہے

جمعیۃ کی ایک ہزار شاخوں کو حکم

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے جمعیۃ کے ان سینکڑوں علماء عظام و کارکنان کرام کی خدمات پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے جو ملک کے طول و عرض میں مجاہدین کشمیر کی امداد کے لئے کر رہے ہیں۔

حضرت امیر مرکزی نے حکومت پاکستان کی موجودہ پالیسی اور عملی اقدامات پر اس کو مبارکباد دی ہے اور دعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا ثابت قدمی اور فتح و نصرت سے نوازے۔ آپ نے تمام علماء دین اور زندہ دل مسلمانانِ ملک اور خاص کر جمعیۃ کے اولوالعزم کارکنوں کو حکم دیا ہے کہ مجاہدین کی ہر قسم کی امداد کے لئے اپنی سرگرمیوں کو تیز تر کر دیں، اور حکومت پاکستان پر واضح کیا ہے کہ وہ جب چاہے جمعیۃ علماء اسلام کے معزز عہدہ داروں اور کارکنوں کو حکم دے تاکہ وہ سرحدی قبائل سے لاکھوں جنگجو سپاہیوں کو اسلام کی سربلندی اور ملک و ملت کے تحفظ کیلئے میدان میں لانے کے لئے ان علاقہ جات میں سرگرم ہو جائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام اس وقت تمام اختلافات سے قطع نظر کر کے اسلام و اہل اسلام کی سربلندی کے لئے انفرادی اور اجتماعی خدمات کے لئے تیار ہے اور اس کے کارکن اور سارے علماء ملک بھر میں بغیر کسی نام و نمود کے وقت کے اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں مصروف ہیں۔

نازک اوقات میں دشمنوں کے مقابلہ کی مسنون دعا

ایسا کون سا کام ہے، جس کے لئے اسلامی شریعت میں احکام موجود نہ ہوں اور ایسی کونسی مشکل ہے، جس کے حل کے لئے اسلام نے مادی اور روحانی علاج نہ بتائے ہوں۔ چونکہ عزت و ذلت اور فتح و شکست اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے ایسے نازک اوقات کے لئے مادی اور ظاہری اسباب اختیاری کے علاوہ اسلام نے دعا بھی بتائی ہے۔ اسے قنوت نازلہ کہتے ہیں۔ یہ دعا فجر کی نماز فرض کی دوسری رکعت میں رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد کھڑے کھڑے امام صاحب (بآواز بلند) پڑھے اور مقتدی آہستہ آہستہ آمین کہتے جائیں۔ اس وقت یہ دعا پاکستان کی تمام مساجد میں خشوع و خضوع سے پڑھی جانی چاہیے۔ اس لئے اسے یہاں درج کیا جاتا ہے:-

قنوت نازلہ

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْ مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْ مَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَا اَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ فَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۔ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَالْحِكْمَةَ وَثَبِّتْهُمْ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِكَ ۔ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ وَالْمَلَاحِدَةَ وَالْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ ۔ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاكْفِنَا شَرَّهُمْ بِمَا شِئْتَ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِمْ بَاْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

پاکستان میں تحریف قرآن کی مہم

از جناب مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہ العالی

پاکستان صرف اس مطالبہ پر حاصل کیا گیا تھا کہ یہاں اسلامی نظام میں قرآنی قانون نافذ ہونگے اور مسلمان آزادی کے ساتھ خدا اور رسول کی مرضی کے اصول پر زندگی گزار سکیں، مگر حیرت اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس مطلب و مقصد کا نتیجہ الٹا نظر آ رہا ہے۔ یورپ سے مرعوب ذہنیت کے لوگ اسلامی اصول میں تحریف و تبدیل کے درپے ہو رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ قرآن کو اپنے مزعومات کے مطابق ڈھال لیں، کلام رسول کو نظر انداز کر دیں اور اپنی خواہشات کے مجموعے کو اسلام قرار دے کر اہل پاکستان سے اسے تسلیم کرا لیں۔ اس صورت حال کا سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ایسے افراد اور گروہوں کی نیز ان کی اس مساعی بد کی سرپرستی حکومتی مشینری کی طرف سے ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہے، جو ملت اسلامیہ کی مایوسی کے ساتھ بددلی کا موجب بھی ہو رہی ہے۔

آپ بارہا سن چکے ہیں کہ اسلام دشمن لوگوں نے بہت جگہ اپنے کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں کی قیادت و امامت کی ہے اور اس خفیہ ہتھیار سے ان کے ایمان و اسلام کو ہلاک کر دیا ہے کچھ ایسی ہی صورت حال ان تحریفی مساعی کے پس پردہ بھی کارفرما نظر آتی ہیں۔

ہماری حکومت کے بعض حکام کی سادہ لوحی ملاحظہ ہو، کہ ان دشمنان اسلام کو ہی اسلامی طور سے قانون کی پرکھ کے لئے منتخب کیا جاتا ہے اعلان سے ریڈیو پر لے جایا جا رہا ہے۔ جو لوگ خود ہی غیر اسلامی چیزوں کو اسلام میں ٹھونسنے والے تھے انہی کو اس کا منصف بھی قرار دیا جاتا ہے .... کہ عائلی قانون کی دفعات اسلام کے موافق ہیں یا خلاف ــ

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لڑکے سے دوا لیتے ہیں

کسی عمارت کے پختہ یا کمزور ہونے کی تشخیص اطباء اور ڈاکٹروں سے کرانا، دق یا معمولی بخار کی تشخیص معماروں یا انجینیروں سے کرانا، قانون کی موشگافیوں کے لئے مزارعوں کو طلب کرنا، مسجدوں کی اذان، و امامت کے لئے ہندوؤں کو نامزد کرنا کیسی انصاف کی بات ہے۔ ذرا سب اس پر غور کر لیں۔

اخبار مشرق لاہور، ۳۰ جولائی ۱۹۶۹ء کالم ۲، ۳ پر اسی طرح کے ایک ادارہ "ثقافت اسلامیہ" کی ایک کمیٹی کا کارنامہ دیا ہے، "کمیٹی نے یہ اصول بیان کیا، کہ قرآن خود نا قابل تغیر ہے لیکن اس کی تشریحات چونکہ انسانی عقل کے ذریعہ ہوتی ہیں، اس لئے ہر زمانہ میں علم و تجربے کی وسعت اور حالات کے تقاضوں کے مطابق قرآنی احکام کی نئی تشریح کی جا سکتی ہے"۔

اور صدر کمیٹی کی تقریباً اس سونے پر سہاگہ ہے۔

"چونکہ اسلام نے قرآن کی تشریح و تعبیر کا حق کسی خاص طبقہ کے لئے محدود نہیں کیا ہے، اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی بنیادی تعلیمات پڑھ کر سمجھے اور بدلتے حالات کے مطابق ان کی تشریح کرے۔ یہ مجلس اس لئے منعقد کی گئی کہ اہم مسائل پر اسلامی نقطہ نظر اور جدید تقاضوں کی روشنی میں بحث کر سکے گی"۔

دونوں اقتباسات کو غور سے پڑھیے اور خود اپنے دل سے معلوم کر لیجئے، کہ قرآن مجید کی تحریف کس زور شور سے کی جا رہی ہے اس کے لئے ادارہ قائم ہے اور ہر ماہ نئی نئی تحریفیں کرنے کے لئے جلسے منعقد ہوا کریں گے اور پھیلیں گے، نتیجہ اس کا ہر مسلمان کے دل و دماغ پر مسلط کریں گے اور حکومت و حکام ان کی سرپرستی کر کے اس طرح اسلامی حکومت میں اسلام کے پرخچے اڑانے کے کارنامے انجام دیں گے۔ یہ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ

ایک طرف اعتراف ہے کہ "قرآن خود ناقابل تغیر ہے"۔ دوسری طرف اس کے ہر مفہوم میں تغیر و تبدیل کی عام دعوت ہے۔ کیا قرآن مجید صرف نقوش، حرفوں اور معنی و مفہوم سے خالی لفظوں کا نام ہے کہ ان کو تو ناقابل تغیر تسلیم کر لیا گیا مگر مفہوم کو قابل تبدیل۔

قرآن کی تشریح کون کر سکتا ہے

یہ کہ اس کی تشریحات انسانی عقل کے ذریعہ ہوتی ہیں اور تشریح و تعبیر کا حق کسی خاص طبقہ کے لئے محدود نہیں کیا ہے۔ دونوں دعوے بے اصل اسلام کے خلاف اور عقل صحیح سے بالکل مردود ہیں۔

قرآنی تشریح صرف نبی کا منصب ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر قرآن مجید میں بار بار آیا ہے اور یہ خصوصیت ارشاد فرمائی ہے:۔ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (اور نبی ان سب کو اللہ کی کتاب کی تعلیم دیتے اور سکھاتے ہیں) عرب اہل زبان تھے اور فصاحت و بلاغت میں طاق، لیکن ان کو بھی یہ اجازت نہیں دی گئی کہ وہ خود کتاب الٰہی کا کوئی مفہوم اپنی رائے سے قرار دے لیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت اور فرض منصبی یہ قرار دیا گیا کہ ان کو کتاب اللہ کی تعلیم دیں۔

اور تمام عالم کے لئے قرآن مجید کے معانی کو بیان کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض منصبی میں ہے وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ (ہم نے آپ پر قرآن اس لئے نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں پر ان تمام احکام کو جو ان کے لئے نازل کئے گئے ہیں، کھول کر بیان فرمائیں) اس لئے خود سے کوئی مفہوم تجویز کرنا قرآن شریف کے نزول کی غرض کے خلاف اور بالکل حرام ہے۔

نبی تشریحات خدا سے لیتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تعلیم فرمانا اور احکام کو کھول کھول کر بیان کر دینا بھی اپنی طرف سے اور اپنی رائے سے نہیں بلکہ یہ بھی تو خدا کی طرف سے ہی وحی پر موقوف تھا۔ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ (جب ہم پڑھیں (بواسطہ فرشتہ) قرآن پھر آپ اس کے تابع ہو جائیے پھر ہمارے ہی ذمہ اس کا کھول کر بیان کرنا ہے) لہذا قرآنی مطلوبات بھی حق تعالیٰ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ پر اور سلسلہ بسلسلہ آج تک آتے ہیں۔ یہاں خود اپنی اختراعی مطلوبات کو دخل نہیں۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (جو چیز یا حکم رسول دیں لے لو جس سے روکیں رک جاؤ)۔

تشریح قولی بھی ہے فعلی بھی

تشریح و تفصیل حضور کے ارشادات میں بھی ہوگی۔

جیسا کہ ان آیات سے معلوم ہوا ہے اور خود حضور کے فعل مبارک اور طور طریقوں سے بھی جیسے ارشاد ہے، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (قسم ہے کہ تمہارے لئے اللہ کے رسول میں ہی عمدہ نمونہ ہے) اور ارشاد ہے قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (آپ کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ تم کو محبوب بنا لیں گے)

غیر نبی کی تشریح تکذیب و انکار ہے

بلکہ علم کامل اور احادیث کے بغیر جو مفہوم تجویز کیا جائے گا وہ تکذیب قرآن گمراہی اور کفر کا سبب ہوگا۔ یہودیوں کے حال میں ارشاد ہے:۔ بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ (بلکہ ان لوگوں نے ایسی چیز کی تکذیب کی جس کے علم کا احاطہ نہیں کیا اور اب تک ان کے پاس اس کا صحیح مفہوم نہیں آیا) قرآن کو جھٹلانا اور تکذیب کرنا اس عنوان سے بیان فرمایا گیا ہے کہ ایسی چیز کی تکذیب کی جس کے علم کا احاطہ نہیں کیا اور اب تک ان کے پاس صحیح مفہوم نہیں آیا۔

آیت مبارکہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ احاطہ علمی اگر کامل طریق سے بھی حاصل ہو جائے تو پھر بھی بغیر ان تشریحات نبویہ کے وہ کلام الٰہی کا صحیح مفہوم نہ حاصل کر سکتا ہے نہ تکذیب کی علت سے بچ سکتا ہے۔ ضروری ہے کہ تفسیر کا علم اور پھر حدیث شریف کا پورا علم حاصل کیا جائے۔

کیا صحابہ کو بھی ان علوم کی ضرورت تھی؟

حضرات صحابہ کو ماہر زبان ہونے کی وجہ سے وہ علوم خود حاصل تھے پھر براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سب بیانات میسر تھے۔ اس وجہ سے ان کے لئے تو تشریحات نبویہ بالکل مشاہدہ اور عینی چیز تھی۔ ان کو ضرورت نہ تھی لیکن ہم تک پہنچنے میں درمیان میں کچھ واسطے آ گئے ہیں۔ اس لئے احادیث ان واسطوں کی وجہ سے چند قسم کی ہو گئی ہیں۔ اس کے لئے اصول حدیث کے فن کی ضرورت ہوگی۔ پھر چونکہ اصل تفاوت راویوں کی تعداد و حالات کی بنا پر ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے حالات کے لئے فن اسماء الرجال کی حاجت بھی ہوئی ..... اور پھر تمام احادیث کے لفظ لفظ کو سمجھنے کے لئے ان تمام علوم و فنون کی بھی جو قرآنی علمی احاطہ کے لئے ضروری ہیں۔ (باقی آئندہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء

جنگِ کشمیر ہماری موت وحیات کا مسئلہ ہے

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا نعرۂ حق

مجاہدین کشمیر کی امداد فرض ہے

۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اندروں لوہاری دروازہ لاہور جامع مسجد پٹھیاں میں عظیم اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ نے فرمایا کہ قرآن کی رو سے مسلمانان کشمیر کی امداد وقت کا اولین واہم ترین فریضہ ہے۔ آپ نے کہا کہ حکومت پاکستان نے ۱۸ برس کے بعد یہ صحیح اور بروقت اقدامات کئے ہیں۔ ہم مذہبی اور قرآنی قانون نیز محمدی تہذیب کے لئے تبلیغی جہاد جاری رکھیں گے۔ مگر امریکہ کے ایجنٹ بن کر حکومت کی موجودہ صحیح خارجہ پالیسی کی مخالفت نہیں کرسکتے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا مکمل تعاون

اس وقت صرف پچاس لاکھ مسلمانان کشمیر ہی مشق ستم نہیں ہیں بلکہ بھارت کے ۶ کروڑ کلمہ گو بھی زندہ درگور ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کو اپنی زندگی کا ثبوت دے کر غیبوں سے سبق آموز دو دو ہاتھ لڑنے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام ملک بھر میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب لاہوری کی سرپرستی میں مجاہدین کشمیر کے لئے مصروف عمل ہے اور وہ اس سلسلہ میں حکومت سے مکمل تعاون کے لئے تیار رہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی

مولانا صاحب نے فرمایا کہ مودودی صاحب پاکستان کی موجودہ خارجہ پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ چین اور روس کی گود میں جانا صحیح نہیں ہے۔ یہ مودودی صاحب اس وقت کہاں تھے، جب بارہ سال تک پاکستان امریکہ کا دم چھلّہ بنا ہوا تھا اور بقول سردار بہادر خاں صاحب یہاں وزارتی اور حکومتی ردوبدل اور تغیر وتبدل بیرونی (امریکہ) اشاروں سے ہوتا تھا، امریکہ کے ڈر سے ہم روس اور چین سے بات تک نہ کرسکتے تھے۔ اس وقت جب جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان قرآن پاک کی یہ حقیقت پیش کرتے تھے کہ یہود ونصاریٰ آپ سے کبھی خوش نہیں ہوسکتے، جب تک یہ ان کے دین کے تابع نہ ہوجائیں۔ امریکہ اور فرنگی پر اعتماد قطعاً غلط ہے تو مودودی فرقہ والے چڑتے اور علماء کی مخالفت کرتے اور ان کی امریکہ دوستی پر ھی اللہ تنگی ہوئی، کہ حکومت کو باوجود سخت احتیاط برتنے کے کہنا پڑا کہ یہ باہر سے روپے لیتے ہیں۔ پاکستان کو امریکہ دوستی کی بڑی قیمت ادا کرنی پڑی۔ دوبار سلامتی کونسل میں روس نے مسئلہ کشمیر میں ہمارے خلاف حق تنسیخ (ویٹو) استعمال کیا۔ آج جب ہماری خارجہ پالیسی آزاد ہوئی اور ہم نے آزاد دنیا کے تمام ممالک سے مساویانہ اور دوستانہ معاہدے کئے تو مودودی صاحب چیں بجبیں ہیں۔ ہم نے یہ ملک قربانیوں سے حاصل کیا ہے۔ ہم اسے امریکی خیرات کے سڑے ہوئے گیہوں وغیرہ کے عوض کسی وقت غلام بنانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

ہمارا اختلاف صرف دین کے لئے ہے

ہم اپنی حکومت سے اقتدار کے لئے نہیں دین اور اسلامی قانون کے لئے لڑینگے۔ مغربی شیطنی تہذیب کی جگہ محمدی تہذیب برپا کرنے کے لئے مقابلہ کریں گے، لیکن یہ معاملہ داخلی معاملہ ہوگا۔ امریکہ اگر ایوب خاں اور حکومت پاکستان کو چین دوستی کی سزا دینا چاہے تو ہماری تمام کوششیں اور ہمتیں ایوب خاں کے ساتھ ہوں گی۔ ہم اسلامی قانون کے لئے لڑینگے تو وہ بھی بغاوت یا حصول اقتدار کے لئے نہ ہوگا۔ بلکہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحؒ اور امام احمد بن حنبل رحؒ کی طرح حق کی آواز بلند کرکے خود کو پھانسی، جیل اور ابتلاء کے لئے پیش کرینگے

شان صحابہ رضؓ

آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا بیان کرتے ہوئے صحابہ کرام رضؓ کے تقدس و درجات علیا پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نگاہ سے دل کی دنیا بدل جاتی تھی۔ آپ نے مودودی صاحب اور رسالہ ترجمان القرآن مئی جون جولائی کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ اب مودودی صحابہ کرام کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا ہے اور ننگے ہو کر میدان میں آگیا ہے۔ پہلے اس نے شیعہ کے متعہ کو ضرورۃً جائز قرار دیا اور آغاز تحریک سے صحابہ پر تنقیدیں کرتا رہا کہ اب تو اس نے خلفاء راشدین پر ہاتھ صاف کرنا شروع کردیا ہے۔ خود فرمائیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ آپ کی پنڈلی کا کچھ حصہ ڈھکا ہوا نہیں ہے۔ صحابہ کرام آرہے ہیں آپ اسی حالت میں ہیں جب حضرت عثمان رضؓ آتے ہیں۔ آپ جلدی سے پنڈلی ڈھانپ لیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ عثمان رضؓ سے فرشتے بھی شرماتے ہیں۔ غور کیجئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ سے خدا کے فرشتے شرمائیں اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بھی حیا کریں۔ مگر مودودی صاحب کو شرم نہ آئی اور ان پر کیچڑ اچھالا

فتح ونصرت کا معیار

آپ نے مسلمانوں کو بتایا کہ فتح وکامیابی فوج، اسلحہ یا سامان کی کثرت پر موقوف نہیں ہے۔ اسلام کی ساری تاریخ یہی ہے کہ قلت کے باوجود وہ ہمیشہ فتحیاب ہوتے ہیں۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کے لئے مرنے کے لئے تیار رہتا ہے اپنا سب کچھ دینے والے کی راہ میں پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت اس کے شامل حال ہوجاتی ہے۔ ہندوؤں کے ۱۸ سال کے طرز عمل سے ثابت ہوگیا ہے کہ وہ حکومت کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ اگر ہمارے اعمال اچھے ہوتے تو وہ کب کے ختم ہوگئے ہوتے۔ ہمیں اپنے اعمال درست کرکے اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑا کر دعائیں مانگنی چاہئیں فتح انشاء اللہ تعالیٰ ہماری ہوگی۔

جہاد کشمیر اور داخلی فتنے

قابل توجہ حکومت پاکستان

جب سے جہاد کشمیر کے لئے عملی اقدامات کا سلسلہ شروع ہوا ہے اندرون ملک بعض فتنے تیز ہوگئے ہیں جو شعوری یا غیر شعوری طور پر قوم کی توجہ وقت کے اس اہم فریضہ سے ہٹا رہے ہیں۔

(۱) انبیاء علیہم السلام اور شہداء اسلام کو العیاذ باللہ مردہ ثابت کرنے والے تیز ہوگئے ہیں اور انہوں نے حیات النبی ماننے والوں پر جارحانہ حملے شروع کردیئے ہیں۔

(۲) صحابہ کرام رضؓ پر تنقید والوں نے زور پکڑ لیا ہے اور مودودی صاحب نے ننگے ہوکر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام کی تنقیص یا تنقید شروع کردی ہے۔ جس پر شیعہ حضرات بغلیں بجا رہے ہیں اور اپنے اخباروں میں اپنے عقیدے کی صحت کی دلیل میں پیش کررہے ہیں جن سے شیعہ سنی مباحثات کی تحریک ہوسکتی ہے۔

(۳) مرزائیوں نے پمفلٹوں اشتہاروں پر زور دے رکھا ہے۔ بعض مقامات پران کی طرف سے اشتعال انگیزی کے واقعات بھی سننے میں آرہے ہیں اور سب سے بڑی تعجب کی بات یہ ہے کہ ظفراللہ خاں قادیانی کی صدارت میں لندن کے مرزائی اجتماع میں کہا گیا ہے کہ مرزائیوں کو اقتدار ملا تو وہ دولت کی ازسرنو تقسیم کریں گے۔ خدا جانے اقتدار ملنے کا یہ خواب وہ کیوں پھر سے دیکھنے لگے ہیں۔

(۴) دیوبندی بریلوی مناقشات کو ہوا دی جارہی ہے اور اس میں بعض جگہ سرکاری افسروں کی بدعنوانی کو بھی دخل ہے اور عجیب تر بات یہ ہے کہ ایک جلسہ کا انتظام قادیانی کررہے تھے اور تقریریں بریلوی دوست ہم سمجھتے ہیں کہ تبلیغ کا دارومدار خلق خدا کی خیرخواہی اور شفقت پر ہے اور اس کا حق ہر ہی خواہ انسانیت کو حاصل ہے۔ مگر اشتعال انگیزی اور اس طرح کے گٹھ جوڑوں سے اہل حق کے خلاف ناپاک جدوجہد نہ جہاد ہے نہ جہاد کے وقت کا تقاضا۔

(باقی آخری صفحہ پر)

صحیفۂ عالم

ممالک اسلامیہ

انڈونیشیا کشمیریوں کے حق خود اختیاری کا حامی ہے

کراچی۔ ۹ ستمبر۔ انڈونیشیا کے نائب سپیکر یا یا بیانیہ نے جو کل رات یہاں پہنچے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت کی ہے۔ وہ ایک وفد کے ہمراہ پاکستان کے دورہ پر آئے ہیں۔ انہوں نے نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ آپ کو یہ تو معلوم ہے کہ ہمارے ملک کو تقسیم کیا گیا ہے۔ ہم ہمیشہ سے جدوجہد آزادی کے حامی ہیں۔

اسرائیل کا کوئی وجود نہیں ہے

ـــــ احمد وصیلی

کدونا (نائجیریا) ۹ ستمبر۔ شمالی نائجیریا کے وزیر اعظم الحاج احمد بیلو نے کہا ہے کہ ان کی نظر میں اسرائیل کا کوئی وجود نہیں ہے اور نہ کبھی ہوگا۔ وہ مشرقی نائجیریا کے وزیر اعظم ڈاکٹر مائیکل اوکپارا کی تجویز پر تبصرہ کر رہے تھے کہ اسرائیل میں نائجیریا کا سفارتخانہ کھولا جائے۔ اس وقت وفاقی وزیر اعظم سر ابوبکر تفاوا بلیوا اور فیڈرل [illegible] بھی موجود تھے۔

الحاج احمد بیلو نے کہا کہ نائجیریا میں بہت سے لوگ مسلمان ہو رہے ہیں۔ پچھلے سال ڈھائی لاکھ افراد اسلام لائے۔ اس سال دسمبر سے اب تک اسلام لانے والوں کی تعداد ایک لاکھ ہو چکی ہے۔ الحاج احمد بیلو کے صوبہ شمالی نائجیریا میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ وہ خود موتمر عالم اسلامی کے نائب صدر ہیں۔

صدر ناصر کا اعلان
قبرص کو یونان میں شامل نہیں کیا جا سکتا

ماسکو۔ روس اور عرب جمہوریہ کے لیڈروں کے مذاکرات کے بعد آج ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے۔ جس میں شمالی ویت نام پر امریکی حملہ کی مذمت کی گئی ہے۔ قبرص کو کسی دوسرے ملک میں ضم کرنے کی مخالفت کی گئی ہے اور اس بات کی حمایت کی گئی ہے کہ روس ایک ایشیائی ملک کی حیثیت میں افریشیائی کانفرنس میں شرکت کر سکتا ہے۔

مشترکہ اعلامیہ میں قبرص کے خود مختار وجود کی حمایت کی گئی ہے اور صدر میکاریوس یونان کے حامیوں کے اس ادعا کو تسلیم نہیں کیا گیا ہے کہ جزیرہ کو یونان میں شامل کر دینا چاہئے۔ روسی حکومت پہلے ہی تسلیم کر چکی ہے کہ قبرص میں مسلمان اور یونانی دو علیحدہ علیحدہ قومیں ہیں۔

روس اور عرب جمہوریہ کے مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ شمالی ویت نام پر امریکی طیاروں کی بمباری کا سلسلہ فوری طور پر ختم کیا جائے۔ صدر ناصر نے کہا کہ میں اس بات کے حق میں ہوں کہ ۵ نومبر کو الجزائر میں افریشیائی ملکوں کی جو دوسری کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اس میں روس بھی شریک ہو۔

اس اعلامیہ میں جو ماسکو اور قاہرہ سے بیک وقت جاری ہوا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں سامراجی پالیسی کی مذمت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ دونوں ملک عرب عوام کی آزادی اور فلسطین کے عربوں کے جائز حقوق کے حامی ہیں۔

دونوں حکومتوں نے سوڈانی عوام اور حکومت کی بھی حمایت کی۔ دونوں حکومتوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ عوامی جمہوریہ چین کو اقوام متحدہ میں شامل کیا جائے۔

شمالی ویتنام کے وفد نے چین کا دورہ ختم کر لیا

ہانگ کانگ۔ شمالی ویت نام کی قومی اسمبلی کے اراکین کا ایک وفد کل پیکنگ سے ہنوئی واپس چلا گیا۔ وفد نے چین کے دوران قیام میں چین کے بڑے بڑے رہنماؤں سے بات چیت کی۔

عدن اسمبلی کے سپیکر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

لندن۔ جمعرات۔ برطانوی دفتر نو آبادیات نے اعلان کیا ہے کہ عدن کی قانون ساز کونسل کے سپیکر سر آرتھر چارلس کو ایک دہشت پسند نے گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سر آرتھر کو اس وقت گولی کا نشانہ بنایا گیا جب وہ ٹینس کلب سے فارغ ہو کر رخصت ہو رہے تھے۔

صدر ایوب کے نام صدر سوئیکارنو کا مراسلہ

جکارتہ۔ ۹ ستمبر۔ انڈونیشیا کی خبر رساں ایجنسی انتارا نے اطلاع دی ہے کہ صدر سوئیکارنو صدر ایوب کو ایک ذاتی مراسلہ بھیج رہے ہیں۔ ایجنسی نے یہ نہیں بتایا کہ یہ مراسلہ کس نوعیت کا ہے تاہم مبصرین نے رائے ظاہر کی ہے کہ صدر سوئیکارنو اپنے اس مراسلہ میں کشمیر کی موجودہ جنگ یا افریشیائی کانفرنس کا ذکر کریں گے۔ یہ مراسلہ انڈونیشی پارلیمنٹ کے نائب صدر مسٹر مبادیا لے کر کل روانہ ہو رہے ہیں۔ مسٹر مبادیا انڈونیشی پارلیمانی وفد کی قیادت کریں گے جو بارہ ارکان پر مشتمل ہے۔

شاہ فیصل قاہرہ جائینگے

قاہرہ۔ جمعہ۔ شاہ فیصل متحدہ عرب جمہوریہ کے تین روزہ دورہ پر جمعرات کے دن قاہرہ پہنچ رہے ہیں۔ قاہرہ کے اخبار الجمہوریہ کے مطابق شاہ فیصل متحدہ عرب جمہوریہ کا دورہ کرنے کے بعد کاسابلانکا بھی جائیں گے۔ اس سے قبل شاہ فیصل ۱۳ ستمبر کو عرب سربراہوں کی کانفرنس میں بھی شریک ہوں گے۔ شاہ فیصل متحدہ عرب جمہوریہ کے دورہ پر صدر ناصر کی دعوت پر جا رہے ہیں

ـــ دمشق۔ انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو نے شام کی صدارتی کونسل کے چیئرمین جنرل امین الحافظ اور برسر اقتدار بعث پارٹی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر منیف الرزاز کو انڈونیشیا کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔

اخبار وطن

پاکستان میں جہاد کانفرنسیں منعقد ہونگی

مولانا کوثر نیازی نے بتایا ہے کہ پاکستان کے عوام کو جہاد کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں تیار کرنے کے لئے سارے ملک میں جہاد کانفرنسیں منعقد ہوں گی اور ممتاز علماء و خطباء عوام سے خطاب کریں گے۔ مولانا آج جامع مسجد شاہ عالم مارکیٹ میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کر رہے تھے۔

انہوں نے بتایا کہ جہاد کانفرنسیں منعقد کرنے کا یہ فیصلہ لاہور کے سترہ ممتاز علماء اور خطباء نے ایک اجلاس میں کیا ہے انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں پہلی جہاد کانفرنس ۱۰ ستمبر کو لاہور میں منعقد ہوگی۔ اس میں قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا غلام غوث ہزاروی تقریریں کریں گے۔

مولانا کوثر نیازی نے سابق صوبہ سرحد اور آزاد کشمیر کے دورے کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہاں کے عوام میں کشمیر کی جنگ آزادی سے جوش و خروش اور بڑھ گیا ہے، اور اب وہ ہر لمحہ جہاد میں شامل ہونے کے لئے تیار ہیں۔

لاہور کے سرحدی علاقہ پر ہندوستان کا حملہ
وزیر آباد کے قریب ریل گاڑی پر بمباری
بھارتی طیارہ تباہ کر دیا گیا

راولپنڈی۔ ۶ ستمبر۔ سرکاری ترجمان نے آج صبح بتایا کہ آج صبح سویرے ہندوستانی فوج نے لاہور کے قریب پاکستانی علاقہ پر حملہ کر دیا۔ اس کے بعد شدید گولہ باری کی گئی۔ ہندوستانی فضائیہ نے وزیر آباد کے قریب ایک مسافر گاڑی پر جو ریلوے سٹیشن پر کھڑی تھی بمباری کی۔ مگر پاکستانی فضائیہ کے طیاروں نے فوراً ہندوستان کے جہازوں کو جا لیا اور ایک ہندوستانی لڑاکا طیارہ مار گرایا۔

حکومت پاکستان نے ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے اور ڈیفنس آف پاکستان رولز نافذ کر دیئے ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ یہ سیدھا صاف پاکستان پر حملہ ہے۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق لاہور کے سرحدی علاقہ میں واہگہ، بیدیاں اور سیالکوٹ میں جسڑ کے مقام پر بزدلانہ حملے کئے گئے۔

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں تاکہ تعمیل ارشاد میں دقت پیش نہ آئے۔ (ناظم دفتر)

ایک تحقیقی جائزہ

"خلافت راشدہ سے ملوکیت تک"

(از احمد حسین صاحب کمال)

(قسط نمبر ۵)

مودودی صاحب نے اپنے مضمون میں جو یہ تاثر دینا چاہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک بڑی جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خلافت راشدہ کے نظام سے انحراف کی راہ نکالی اور ملوکیت کے قیام کی راہ ہموار کی تو اس کے ثبوت کے لئے جن تاریخی حوالوں کا انہوں نے سہارا لیا تھا ان کی تاریخی اصلیت اور صحابہ کرام نیز اس دور سے متعلق کتب تاریخ میں مذکور متضاد و مختلف واقعات کی اصل حیثیت کو ہم نے واضح کر دیا ہے۔ یہ وضاحت حق و صداقت کے طالبوں کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ تاہم ضرورت پڑی تو ہم اس پر مزید کلام کریں گے۔

اب ہم حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مودودی صاحب کے عائد کردہ الزامات کا جائزہ لیتے ہیں

مودودی صاحب نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جو فرد جرم عائد کی ہے، اس میں درج الزامات سارے ایک سے ایک بڑھ کر بے اصل ہیں کہ جب تک حضرت معاویہ کے متعلق پہلے سے سوء ظن اور شک و شبہ کو بنیاد نہ بنا لیا جائے ان کی صحت ثابت ہی نہیں کی جا سکتی۔ مثلاً یہ کہ خون عثمان رضؓ کے قصاص کے مطالبہ میں، وہ مخلص نہیں تھے، اور صرف حصول اقتدار کے لئے انہوں نے یہ مطالبہ کھڑا کیا تھا۔ اس کے لئے سوائے شک و گمان کے مخالفین کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے حالانکہ یہ اتنا بے بنیاد گمان ہے کہ خود اس نزاع کے دوران حضرت معاویہ کے مخالف فریق نے اس پر زور نہیں دیا اور سب کو تسلیم رہا کہ خون عثمان کے قصاص کے مطالبہ کے وہ حقدار ہیں، یہ حق عرب کا بلکہ اس عہد کا دستور تھا اور طلب انصاف کے تقاضوں پر مبنی تھا۔ اسلام نے اس حق کی ورثائے مقتول کے لئے اجازت دی ہے، چنانچہ اس حق کے مطالبہ میں اگر حضرت معاویہ رضؓ کی نیت پر شبہ نہ قائم کیا جائے تو اس سلسلہ کے سارے الزامات اپنے آپ جھوٹے ثابت ہو جاتے ہیں۔ اب یہ مودودی صاحب اور ان کے ان افکار و عقائد سے متفق حضرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایک عظیم صحابی رسولؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی اور کاتب وحی الٰہی کی نیت پر شبہ اور بدگمانی قائم کر کے ایسے الزامات کو ان پر عائد رکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں یا ان کی نیت و ارادہ پر شبہ کرنے کے گناہ کبیرہ سے بچتے ہوئے ان الزامات کو مردود قرار دیتے ہیں تاہم ان الزامات سے متعلق مودودی صاحب کے مضمون کی حد تک ہم آئندہ گفتگو کریں گے۔ لیکن پہلے اس ایک الزام کا جائزہ لے لینا چاہتے ہیں، جسے مخالفین نے ہمیشہ ہوا دی ہے اور مودودی صاحب نے بھی اپنے اس مضمون میں اسے پوری طرح اچھالنے کی سعی فرمائی ہے اور وہ یہ کہ حضرت معاویہ نے اپنے بعد اپنا جانشین اپنے لڑکے یزید کو مقرر کیا، اور اس کے لئے اپنی زندگی میں ہی بیعت لی۔۔

آیئے سب سے پہلے تو یہ معلوم کریں کہ باپ کے بعد بیٹے کا جانشین بننا شرعاً بھی کوئی قباحت رکھتا ہے۔ غالباً یہ بات سب کو تسلیم ہوگی، کہ شرعاً اس بارے میں کوئی قباحت نہیں پائی جاتی، حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے فرزند ہی تو تھے جو داؤد علیہ السلام کے بعد ان کے جانشین اور ان کی سلطنت کے وارث بنے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ان کے فرزند اکبر جناب حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے جانشین و خلیفہ مقرر ہوئے۔ اب رہا یہ امر کہ سربراہ مملکت کا اپنی زندگی میں اپنا جانشین نامزد کر دینا تو یہ بھی شرعاً قباحت کی ذیل میں نہیں آتا۔ سابق خلفاء کے طرز عمل میں اس کی مثال موجود ہے۔ اس کے بعد حضرت معاویہ کے ذمہ صرف اتنی بات رہ جاتی ہے کہ انہوں نے خود اپنے بیٹے کو اپنا جانشین نامزد کیا تھا، اور اس کی مثال سابق چاروں خلفاء کے طرز عمل میں موجود نہیں ہے - اس امر کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے ہمیں مملکت اسلامیہ کی تشکیل و تنظیم کے فاروقی دور کی طرف واپس ہونا پڑے گا۔ اور وہاں سے حالات کے پس منظر کو۔۔۔

۔۔۔۔ جاننے کی کوشش کرنا ہوگی۔

اسلام کے فتح و غلبہ کے ظہور کے وقت جبکہ وہ عرب کی سرزمین کو اپنے زیر علم لے چکا تھا اس کی مخالف و دشمن طاقتیں دو تھیں —— ایران اور روم -

ایران حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں کلیتہً شکست کھا چکا تھا، اور ایرانی حکومت کا تمام علاقہ اسلامی قلمرو میں شامل کر لیا گیا تھا۔ اس طرف سے اب بیرونی حملوں کا کوئی اندیشہ باقی نہیں رہ گیا تھا۔ جو کچھ امکانات تھے وہ داخلی شورشوں اور بغاوتوں کے تھے۔

لیکن روم کی صلیبی حکومت ابھی باقی تھی، وہ شام و فلسطین کے علاقہ سے شکست کھا کر فرار ہو چکی تھی اور قسطنطنیہ میں پناہ گزین بیٹھی تھی۔ اس کی پشت پر اٹلی، فرانس انگلینڈ، روس اور جرمنی کی عیسائی سلطنتیں و عیسائی قومیں موجود تھیں، ان کو ساتھ لے کر وہ کسی وقت بھی اسلامی قلمرو پر حملہ آور ہو سکتی تھی اور اس کے حملہ آور ہونے کا واحد راستہ شام کا علاقہ تھا۔ اس خطرہ کے پیش نظر شام کے علاقہ کا نظم و نسق و انتظام اتنا مضبوط و مستحکم ہونا ضروری تھا جو آئے دن کی تبدیلیوں کی زد میں نہ آئے۔ جس کی سربراہی ایسے مدبرانہ ہاتھوں میں ہو جو اندرون مملکت کسی شورش و ہنگامہ کو سر نہ اٹھانے دے اور جس کے ساتھ شام کے وسیع و عریض علاقہ کے عوام کی وفاداری و اعتماد مستحکم و غیر متزلزل ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انتہائی دوراندیشی کی یہ نادر مثال ہے کہ انہوں نے یزید بن ابی سفیان کو اس علاقہ کا والی مقرر کیا۔ اگرچہ وہ مودودی صاحب جیسے معترضین کے نزدیک خلفاء کی صف کے آدمی تھے۔ ان کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے ان کے بھائی حضرت معاویہ کو ان کی جگہ والی بنایا۔ اگرچہ یہ عمل بھی مودودی صاحب کے نقطہ نظر کے مطابق ایک ہی خاندان کی سرپرستی کرنے کی جانبدارانہ صورت کا ہے نیز حضرت عمر نے اپنی وفات تک یعنی آٹھ سال تک حضرت معاویہ کو شام کے علاقہ کی سربراہی سے ہٹانے کا خیال تک نہیں کیا۔ اگرچہ اتنی طویل مدت تک کسی علاقہ پر ایک ہی شخص کی سربراہی مودودی صاحب کے نزدیک بدعنوانیوں اور انفرادی اثر و رسوخ قائم کرنے کی اجازت دینے کے مترادف ہے۔ تاہم چونکہ حضرت عمر رضؓ کی مومنانہ بصیرت ان اسباب تبدیلیوں سے بلند و بالا تھی اور ان کے پیش نظر اس علاقہ کے مخصوص حالات کے اندیشے اور مستقبل میں اسلام پر پڑ جانے والی ممکنہ افتاد کے خطرات تھے، اس لئے انہوں نے بلاتردد یہ سب کچھ کیا، اور کسی نے اس طرح کے اعتراضات کے لئے زبان نہیں کھولی۔ ان کے بعد اس سلسلے میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طرز عمل بھی لائق تحسین ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضؓ کی قائم کردہ صورت حال کو اس وسوسے کے تحت تبدیل نہیں کر دیا کہ کہیں لوگ حضرت معاویہ کی طویل امارت پر ان کو اقرباء نوازی کا طعن نہ دینے لگیں، جیسا کہ اب مودودی صاحب نے دیا ہے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوتا اور مصر و عراق، بصرہ و کوفہ کی طرح شام میں بھی ذمہ دارانہ مناصب کی آئے دن تبدیلیاں ہوتی رہتیں تو وہ فتنہ و شورش جس نے حضرت عثمان رضؓ کے آخری ایام میں اور ان کی شہادت کے بعد حضرت علی کے عہد خلافت میں پورے مصر و عراق کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا، یقیناً شام کے امن و استحکام کو بھی تہہ و بالا کر ڈالتا۔ اس کے بعد خود ہی اندازہ لگا لیجئے کہ کیا روم کی عیسائی سلطنت اس موقعہ سے فائدہ نہ اٹھاتی لیکن حضرت عمر کی دوراندیشی اور شام میں حضرت معاویہ کی مسلسل سربراہی نے شام کو اس نازک موقعہ پر ایسا متحد، مضبوط اور پر امن بنا رکھا کہ روم کی عیسائی سلطنت بے بسی کے ساتھ یہ سب کچھ دیکھتی رہی اور اس سے کچھ بن نہ پڑا، آخر میں اس نے فریب کا ایک داؤ چلنا چاہا۔ علی معاویہ کشمکش میں حضرت معاویہ کو اپنی حمایت کا یقین دلا کر انہیں حملہ آور ہو جانے کے لئے اکسانا چاہا۔ لیکن حضرت معاویہ کا تاریخی جواب آج تک ان کی صحابیانہ عظمت اور اسلام و ملت اسلامیہ کے مفاد کے ساتھ ان کی بے غرضانہ گہری وابستگی کی شہادت دے رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اے۔

"اے روم کے بادشاہ اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ میرا اپنے بھائی کے ساتھ جو نزاع چل رہا ہے اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر تو مملکت اسلامیہ کی سرحدوں میں داخل ہو جائے گا۔

• تو یاد رکھ کہ میں سارے نزاع کو بالائے طاق رکھ کر علی کی فوج میں ایک ادنیٰ سپاہی کی

(باقی صفحہ ۶ پر)

بقیہ — خلافت راشدہ سے ملوکیت تک

حیثیت سے داخل ہو کر تیری سرحدوں کو پامال کرنے کے لئے جہاد کرنے سے دریغ نہ کروں گا۔“

بہرحال شام کے بارے میں حضرت عمر کی اختیار کردہ پالیسی اور حضرت معاویہ پر اعتماد کامل نے نیز اس پالیسی پر مزید وسعت کے ساتھ حضرت عثمان کے قائم رہنے نے بعد کے ادوار میں پیش آمدہ داخلی خطرات کے وقت بیرونی حملے کے اندیشے سے مملکت اسلامیہ کو مامون و مصئون رکھا ہے۔

یہاں یہ بات ذکر کرنا بے محل نہ ہوگا کہ شام کے علاقہ کی یہ اہمیت اس کے بعد بھی برابر باقی رہی ہے۔ عیسائیوں نے اسلامی سلطنت میں گھس آنے کی کوشش ہمیشہ اسی راہ سے کی ہے۔ انہوں نے جب بھی اسلامی سلطنت کے اس پہلو کو کمزور پایا۔ مملکت اسلامیہ پر اس طرف سے حملہ آور ہوئے ہیں عباسی سلطنت کے زوال کے دور میں بھی صلیبی طاقتیں اس علاقے کو کمزور پا کر ادھر سے اسلامی سرحدوں میں گھس آئی تھیں اور بیت المقدس تک پر قابض ہوگئی تھیں، وہ تو صلاح الدین ایوبی نے خداداد حوصلے و ہمت سے کام لیکر اس قبضہ کو ختم کیا، یورپ کے عیسائیوں کی متحدہ یلغار کو پسپا کیا اور فوجی حیثیت سے اس علاقہ کو از سر نو مستحکم کیا، انیسویں صدی میں بھی خلافت ترکیہ کو ختم کرنے کے لئے انگریزوں نے شام و فلسطین کے عربوں کو ہی بغاوت پر اکسایا تھا اور اسی راہ سے انگریز کی سیاست نے عربوں میں نفوذ کیا تھا۔ اردن کے حکمران تو ابھی حال تک انگریزوں کے سیاسی اثر میں رہتے چلے آئے ہیں

بہرحال تاریخ کی یہ شہادت ہمارے سامنے موجود ہے کہ مصر و عراق کی شورشیں آخر تک فرو نہ ہوسکیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پوری مدت خلافت ان کو ختم کرنے کی کوششوں میں گذار دی، حتیٰ کہ ان شورش پسندوں کے ہاتھوں ہی آپ کو جام شہادت نوش کرنا پڑا، لیکن مصر و عراق کے یہ چاک رفو نہ ہوسکے۔ تاہم شورشوں کا یہ سیلاب شام کی سرحدوں کو عبور نہ کرسکا۔ شام پوری مملکت اسلامیہ کی حفاظت کے لئے رومی حملہ آوروں کے خلاف حصار کا کام دیتا رہا اس حصار کو مضبوط بنائے رکھنا وقت کی سب سے بڑی دینی اور سیاسی ضرورت تھی، چنانچہ اسی ضرورت کا اندازہ کرکے سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قاتلانہ حملہ سے مجروح ہوجانے کے بعد بوقت شہادت اپنے فرزند محترم و متوقع جانشین کو یہ پُر از حکمت وصیت و نصیحت فرمائی تھی کہ

> ”بیٹا! معاویہؓ کی امارت قبول کرنے سے نفرت نہ کرنا ورنہ باہم کشت و خون ریزی اور تباہی دیکھو گے۔“ (تاریخ ابن کثیر جلد ۸ صفحہ ۲۰۳
>
> ابن الحدید جلد ۳ صفحہ ۴۳۶)

اور قطعی اس بات پر زور نہ دیا کہ پہلے سابقہ نظام خلافت بحال کرانے کی کوشش کرنا یا نئے سر سے نیا خلیفہ منتخب کرانے کا مطالبہ کرنا، اس لئے کہ ایسے ہوتے حالات میں یہ اور مزید شورشوں کو پیدا ہونے کا موقعہ دے دیتا اور مملکت اسلامیہ اندرونی و بیرونی خطرات کی زد میں آجاتی۔ لائق فرزند گرامی نے والد صاحب کی وصیت پر پورا پورا عمل کیا اور خلافت حضرت معاویہ کو سونپ دی۔

حالات کی یہ شدید نزعیت ہی آشنا ہے کے لئے متقاضی ہوئی کہ حضرت معاویہ اپنے بعد ایسا خلا نہ چھوڑ جائیں جو ملک اسلامیہ میں انتشار کا باعث بن جائے۔ شورش پسندوں کو سر اٹھانے کا موقعہ دے اور شام کا سیاسی استحکام غارت کر کے رکھ دے، اس سلسلہ میں گذشتہ تلخ سیاسی تجربات کا تقاضا یہی تھا کہ شام کے حالات کو سب سے زیادہ ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت معاویہ اپنے بعد ایسے شخص کو سربراہ بنا جائیں جو شام والوں کے لئے قابل قبول اور لائق اعتماد ہو اور اہل شام خوشدلی کے ساتھ اس کی اطاعت کرتے رہیں۔ تاکہ مملکت اسلامیہ کا یہ حصہ حسب سابق داخلی طور پر پر امن، متحد اور مضبوط رہے اور عیسائی حکومت کو اس طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہ ہو۔ شام میں چونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ سے حضرت معاویہ کا خاندان معروف و ہر دلعزیز چلا آرہا تھا شامی ان کی اطاعت کے عادی ہوچکے تھے، ان کو متحد و مضبوط رکھنے کے لئے اسی خاندان کے ممتاز فرد کی ضرورت تھی، اور اس ضرورت کے لئے اس وقت یزید سے زیادہ موزوں حضرت معاویہؓ کے نزدیک کوئی دوسرا شخص نہیں ہوسکتا تھا۔

وہ ان کا فرزند بھی تھا اور ان کی ہی طرح شامیوں میں محبوب و پسندیدہ بھی تھا، اس نے حضرت معاویہ کی زندگی میں رومی سلطنت پر فوج کشی کے کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے، اس کی قیادت میں حضرت ابوایوب انصاری جیسے جلیل القدر صحابی رسول حضرت ابن عباس، حضرت حسینؓ جیسے نامور فرزندان خانوادۂ ہاشمی قسطنطنیہ کی مہم پر جا چکے تھے۔ جن کو لئے جنت کی خوشخبری جناب رسالت مآب نے دی تھی ایسی حالت میں اگر ان کی نظر انتخاب یزید پر پڑی تو کم از کم حکمت عملی کا اصول ماننے والوں کو تو اس پر نکتہ چینی نہیں کرنا چاہیئے۔ ہمارے نزدیک تو حضرت معاویہ کا یہ عمل دور اندیشانہ اجتہاد پر مبنی تھا اور مجتہد سے اگر خطا بھی ہوجائے تو وہ لائق گرفت نہیں بلکہ ایک درجہ ثواب کی حامل ہوتی ہے۔ ویسے سیاسی اعتبار سے اس دور اندیشی کے نتائج کا ہی یہ ثمر تھا کہ شام اور دمشق کے استحکام نے نہ صرف روم کی عیسائی طاقت کو اسلامی مملکت کی سرحدوں سے دور رکھا بلکہ اسلامی فتوحات کا دائرہ یورپ و ایشیا کے بعید گوشوں تک پہنچا دیا۔ شام ہی کی سرکردگی میں طارق نے اندلس اور محمد بن قاسم نے سندھ کو اسلامی قلمرو میں شامل کیا۔ اور شام کے مرکز خلافت نے حضرت عمر بن عبدالعزیز جیسا ایک اور خلیفۂ راشد اسلام کو دیا۔

شام روما اور یورپ کی عیسائی حکومتوں کے مقابلہ میں مملکت اسلامیہ کے لئے دفاعی و حفاظتی قلعہ کا کام انجام دیتا رہا، اور اس کی یہ اہم فوجی و تاریخی اہمیت و حیثیت صدیوں تک قائم و باقی رہی۔ اس عظیم تاریخی حقیقت کے پیش نظر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اپنے فرزند کو حضرت معاویہ کی امارت قبول کرنے کی وصیت حضرت حسنؓ کا حضرت معاویہ کو خلافت حوالے کر دینے کا اقدام اور حضرت معاویہ کی اپنے بعد یزید کو جانشین مقرر کرنے کی مجبوری کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ یزید نے حضرت معاویہ کے بعد چاہے جو کچھ بھی کیا ہو، لیکن جہاں تک شام کے استحکام اور اس کی سیاسی و فوجی اہمیت کا تعلق ہے اس میں اس سے کوئی کوتاہی نہ ہوئی اور اس کے بعد آنے والے اموی خلفاء کے بھی اس طرف سے غفلت نہ برتی، ان کے اور اہل شام کے درمیان اتحاد و وفاداری کے رشتے مضبوط رہے، چنانچہ اسی کا نتیجہ تھا کہ روم کی عیسائی حکومت اسلامی قلمرو کی طرف بڑھنے کی جرأت نہ کرسکی، اور اگر کبھی ایسا کرنا چاہا تو ہر وقت منہ کی کھائی اور پسپا ہو گئی۔

باقی رہا یہ الزام کہ حضرت معاویہؓ نے خلافت راشدہ کے نظام کو ملوکیت میں تبدیل کرکے رکھ دیا؟ تو یہ بھی قطعی بے بنیاد الزام ہے اس لئے کہ خلافت راشدہ کا نظام تو اسی روز درہم برہم ہوگیا تھا جس دن باغیوں نے دارالخلافت اور مدینۃ الرسول پر بالجبر تسلط قائم کیا۔ خلیفہ کا محاصرہ کرکے انہیں بے دست و پا بنا دیا۔ امہات المومنین کے ساتھ گستاخانہ سلوک اختیار کیا زد و کوب کرنا چاہا، صحابہ کو بے آبرو کیا۔ حضرت علی تک کو حضرت عثمان سے ملاقات نہ کرنے دی، اور کم و بیش دو ماہ تک یہ صورت حال جاری رہی، حتیٰ کہ کئی دن بھوکا پیاسا رکھ کر باغیوں نے نہایت سفاکانہ طریقے سے تلواروں اور نیزوں کی ضربات و کچوکوں سے خلیفہ وقت کو شہید کر ڈالا۔ (ابن سعد جلد ۳، ابن سعد حصہ اول جزو ثانی ص ۔۔۔ البدایہ والنہایہ جلد ۷ ۔ طبری جلد ۵) کیا اس کے بعد بھی خلافت راشدہ کا نظام باقی رہ گیا تھا، جسے بعد میں حضرت معاویہ نے ملوکیت میں تبدیل کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ باغیوں نے سوائے شام کے تمام اسلامی مملکت میں فتنہ و شورش کو عام کر دیا تھا، اور امر خلافت عملاً معطل کرکے رکھ دیا تھا حتیٰ کہ خلیفہ کو قتل تک کر ڈالا۔ حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے تو یہی باغی ان کے گرد و پیش چھائے رہے۔ اور اپنی پیہم شرارتوں سے انہیں اصلاح احوال تک کی مہلت نہ لینے دی، انہیں تلخ تجربوں کی وجہ سے آخر وقت میں آپ نے حضرت حسنؓ کو حضرت معاویہؓ کی امارت قبول کرنے کی وصیت فرمائی۔ بے شک حضرت معاویہ نے جو نظام حکمرانی قائم کیا وہ خلافت راشدہ کے نظام سے فروتر تھا لیکن انہوں نے خلافت راشدہ کے نظام کو بدل کر نہیں بلکہ باغیوں کے پھیلائے ہوئے شر و فساد کے نظام کو بدل کر یہ سیاسی نظام قائم کیا تھا

افسوس ہے کہ ایک کثیر التعداد شخص اور تاریخ اسلام کو معقول و متوازن طریق پر پیش کرنے کا مدعی آج بڑی بڑی تاریخی حقیقتوں کو نظر انداز کرکے ایسے کمزور تاریخی مسائل اٹھا رہا ہے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

(باقی آئندہ)

تعزیت

جمعیۃ حلقہ باغبانپورہ نے حکیم مولانا اللہ دتہ صاحب برادر نسبتی مولانا محمد اسحاق صاحب مسجد مائی جی لی روڈ کی وفات پر اپنا اجلاس تعزیت بلایا، مرحوم کے لئے دعاء مغفرت اور لواحقین کے لئے ہمدردی کا اظہار کیا۔

(سلطان محمود ناظم حلقہ باغبانپورہ — لاہور)

خبر نامہ جمعیۃ علماء اسلام

جہاد کشمیر کے لئے ملک بھر میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

کلاچی وڈیرہ اسمٰعیلخاں

۲۷ اگست جمعہ کے دن ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جناب قاضی عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ کلاچی نے کشمیر اور گجرات پر بھارت کے ظالمانہ حملہ پر شدید تشویش کا اظہار کیا، آپ نے فرمایا کہ ایسے موقعہ پر اپنے کشمیری بھائیوں کی امداد کے لئے پاکستان کے مسلمانوں کو اپنا جان و مال سب کچھ پیش کر دینا چاہیئے۔ غزاۃ کے لئے کامیابی کی اور شہداء کے لئے رفع درجات کی دعائیں لگاتار مانگنی چاہئیں، قنوت نازلہ پر عمل کرنا چاہیئے۔

آپ نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین جہاد کشمیر کے لئے لاکھوں رضاکاروں کی پیشکش کا پہلے بھی اعلان کر چکے ہیں اور اب بھی وہ حکومت کے ساتھ اپنے دینی و سیاسی اختلافات سے قطع نظر اعلان جہاد کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہے، غزوہ اور شہادت کی زندگی اور موت ہی مسلمانوں کی کامرانی کا واحد ذریعہ ہے۔ آپ نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ اس پرخطر موقعہ پر ہی خلاف اسلام قوانین کی منسوخی کا اعلان کرے۔ اور ایسی تمام سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے۔ جو اسلام کے خلاف یا اسلام میں تحریف کی مساعی کا درجہ رکھتی ہیں اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے غیر دینی امور میں خرچ ہونے والی کروڑہا کروڑ کی رقم جہاد کشمیر میں صرف کرنے کا اعلان کر دے۔

کشمیر فتح کرو

جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی ضلع سرگودھا کا ہنگامی جلسہ ۲۷ اگست ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوا، جس میں امیر جمعیۃ مولانا سید فضل الرحمٰن صاحب نے ولولہ انگیز تقریر کی، بعد ازاں چالیس نوجوانوں نے نعروں کے ساتھ کشمیری جہاد میں شمولیت کے لئے نام لکھوائے اور عوام نے مالی امداد کا یقین دلایا۔ رضاکاروں کی بھرتی اور مالی امداد کا سلسلہ جاری ہے۔ مقامی اراکین جمعیۃ نے انقلابی کونسل کی امداد کے لئے پورے علاقے میں کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد

مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۶۵ء بمقام ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کندہ کوٹ میں ایک خصوصی اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا دھنی بخش صاحب امیر ضلع جیکب آباد منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن پاک کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) بھارت کی ناروا کارروائیوں کی مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ مسلمانان وادی کشمیر کی آزادی کے لئے جہاد کا اعلان کرے۔ علاوہ ازیں غیر شرعی قانون کو فوراً منسوخ کر کے شرعی قانون عمل میں لائے۔

(۲) شہری تنظیم کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کا انتخاب عمل میں آیا۔ (۱) امیر حضرت فقیر محمد صاحب (۲) میر علی نواز خاں کھوسہ (۳) میاں رشید احمد صاحب سیال (۴) مولانا غلام رسول صاحب بجارانی (۵) چودھری مہرالدین صاحب (۶) حاجی غلام محمد صاحب (۷) میر عبدالفتاح خاں سندرانی (۸) سیٹھ عبدالمجید صاحب

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کی ترقی کے لئے عنقریب ایک پروگرام مرتب کیا جائے گا، جو کہ تمام ضلعی شاخوں کا دورہ کر کے تبلیغی شعور بیدار کرائیں گی۔ علاوہ ازیں باقی پسماندہ علاقہ کا بھی دورہ کرے گی۔

کوٹ ادو

مولانا عبدالجلیل صاحب انصاری نے فضائل جہاد و شہادت پر تقریر کرتے ہوئے مجاہدین کشمیر کی لسانی و مالی اور جانی قربانی و امداد کو عین جہاد قرار دیا اور عوام سے پرزور اپیل کی کہ اس تحریک میں فراخدلی سے حصہ لیں۔ رات کو جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کے ہفت روزہ اجلاس میں موصوف نے درس قرآن دیتے ہوئے صبر و استقلال سے کام کرنے کی تلقین و ہدایت فرمائی۔ بعد میں چودھری شوکت علی صاحب ناظم ضلع نے مقامی کارکنوں کو سماجی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دی اور کشمیر پر بھارت کے جارحانہ عزائم و انسانیت سوز مظالم پر غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے مجاہدین کشمیر کی ہر ممکن امداد کرنے کو فرض اولین قرار دیا۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق شہر سے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔

پڈعیدن

مورخہ ۲۷ اگست جمعہ کو جامع مسجد عیدگاہ پڈعیدن میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا، جس میں مولانا تاج الدین صاحب بسمل نے مسئلہ جہاد اور حالات کشمیر پر ولولہ انگیز تقریر فرمائی اور جہاد کی تیاری پر زور دیا اور فرمایا کہ جس طرح نماز فرض ہے۔ وقت ضرورت جہاد بھی فرض ہے۔ ایک قرار داد بھی پاس ہوئی کہ بھارت نے اعوان شریف پر بمباری کر کے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ یہ اجتماع اس حرکت کو بنظر حقارت دیکھتا ہوا حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کے متعلق جلد از جلد قانونی کارروائی کی جائے۔ اللہ مسلمانوں کو اجازت دے کہ مسلمان جہاد میں شریک ہو کر بھارتی دشمن کو مزہ چکھائیں۔ بعد میں کشمیر کی آزادی کے لئے دعائیں کی گئیں۔

(حافظ کریم بخش چشتی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن)

جمعیۃ علماء اسلام بنوعاقل ضلع سکھر

مورخہ یکم جمادی الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۹ اگست دفتر جمعیۃ علماء اسلام بنوعاقل میں زیر صدارت حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب مدظلہ سجادہ نشین ہالیجی شریف مجلس شوریٰ کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار نئے سرے سے چنے گئے۔

(۱) امیر و سرپرست اعلیٰ۔ حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب مدظلہ سجادہ نشین ہالیجی شریف

(۲) نائب امیر۔ حضرت مولانا عبدالہادی صاحب صدر مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم بنوعاقل

(۳) ناظم اعلیٰ۔ ڈاکٹر عبدالفتاح بلوچ۔

(۴) نائب ناظم۔ حاجی صاحب ننہ شیخ صاحب

(۵) خازن۔ حاجی گل محمد شیخ صاحب

چناؤ کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے:۔

(۱) یہ میٹنگ ضلع سکھر کے علماء کرام و مسلمانان کو عموماً اور تحصیل بنوعاقل کے علماء و مسلمانوں کو خصوصاً اپیل کرتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام میں جوق در جوق داخل ہو کر دین کی خدمت کریں۔

(۲) کشمیر کے مجاہدین کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی نگرانی میں ایک کمیٹی بنا کر عوام میں جذبہ جہاد و جذبہ حریت پیدا کیا جائے۔ اور مجاہدین کی امداد کے لئے چندہ کی فراہمی کی جائے۔ کمیٹی بنانے کے لئے تاریخ ۸ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۶۵ء بروز اتوار مقرر کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سنجر خاں

بستی لکھاں میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوا۔ مندرجہ ذیل علماء نے تقریریں فرمائیں:۔ مولانا عبدالمجید صاحب عباسی۔ مولانا عبدالشکور صاحب۔ مولانا نذیر احمد صاحب گڑھی دھودھو۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ (حافظ کرم الدین ناظم جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سنجر)

روجھان تحصیل راجن پور

مولانا عبدالکریم صاحب تحریر فرماتے ہیں، کہ امریکی امداد سے علیحدگی اختیار کرنے پر ہم حکومت پاکستان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ البتہ خاندانی منصوبہ بندی کے اقدامات کو ہم درست نہیں سمجھتے۔ ضبط تولید وغیرہ امور خلاف اسلام اور مخرب اخلاق ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ اس قسم کی مہم سے دست کش ہو جائے۔

ٹنڈو آدم

محمد عرفان صاحب قادری ناظم جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم ایک تحریر میں فرماتے ہیں کہ مودودی صاحب مسلک اہل سنت اور ائمہ اربعہ کے آدمی نہیں ہیں۔ اس کا اظہار انہوں نے رسائل مسائل حصہ اول میں صاف صاف کیا ہے۔ اس لئے شیعہ اخبار کا انہیں اہل سنت کے عالم کی حیثیت سے پیش کرنا اور ان کی تحریر کو تنقیص صحابہ کی سند کے طور پر سامنے لانا صحیح نہیں ہے۔

وارداتِ قتل

عثمان الدین اور برہان الدین، چودھری رحیم الدین صاحب کے صاحبزادگان جو کہ نہایت شریف اور اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے شہر سمندری سے اپنے چک ۱۳۹ گ ب کو واپس آرہے تھے کہ انہیں دن دہاڑے فائر کر کے قتل کر دیا گیا۔ مولانا محمد علی جانباز نے اس حادثہ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے، قتل کو کسی سازش کا نتیجہ بتایا ہے۔ قاتلوں کی گرفتاری اور مناسب کارروائی کا مطالبہ کیا ہے اور چودھری نصیر الدین و رحیم الدین صاحبان سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

بقیہ خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیلخاں

کا اجلاس آج مورخہ ۲۹/۸/۶۵ زیر صدارت مولانا عبدالسلام صاحب منعقد ہوا جس میں جمعیۃ کی تنظیم کے سلسلے میں مشورے ہوئے۔ اجلاس میں علماء کرام، معززین شہر کے علاوہ محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا بھی شریک ہوئے۔ امیر صاحب کی مصروفیات کے پیش نظران کی جگہ متفقہ طور پر مولانا عبدالسلام صاحب کو شہری جمعیۃ کا امیر منتخب کیا گیا اور ناظم خواجہ محمد جمیل صاحب ناظم نشر و اشاعت خواجہ شوکت ایمن خازن حاجی محمد گل صاحب متفقہ طور پر منتخب کئے گئے۔ یہ عہدہ دار ممبر سازی تک اپنا کام کرینگے۔ ممبر سازی کے بعد مستقل انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ ممبر سازی کے لئے فیصلہ کیا گیا کہ جلد از جلد اس کام کو شروع کیا جائے۔ ترجمان اسلام کے بارے میں بھی فیصلہ کیا گیا کہ شہر میں گشت لگا کر اس کے خریدار زیادہ سے زیادہ بنائے جائیں۔ دفتر کے قیام کے لئے بھی مناسب جگہ تلاش کر کے دفتر قائم کیا جائے۔ مالی حالت مضبوط بنانے کے لئے شہر میں جلد از جلد ماہوار اعانتیں مقرر کی جائیں۔ یہ تمام کام ایک کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔ اجلاس ۱۱ بجے بخیر و خوبی دعائے خیر پر ختم ہوا۔ بعد میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ کا یہ اجلاس مقبوضہ کشمیر کے مجاہدین کی مکمل حمایت اور اپنے تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس خاندانی منصوبہ بندی پر کروڑوں روپیہ خرچ کرنے کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے خلاف اسلام کام کو فوراً ختم کیا جائے۔ یہ اجلاس صدر مملکت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اپنے وعدے کے مطابق عائلی قوانین کو ختم کر کے عوام کے اضطراب کو ختم کیا جائے۔

(محمد اکبر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام)

غوری بالا، لاچی ضلع کوہاٹ

جناب عبدالمتین صاحب نے ترجمان اسلام کی خریداری شروع کرتے ہوئے جمعیۃ کے ساتھ اپنی وابستگی کا پیش منظر تحریر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق دے۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

۲۹/۸/۶۵ کو اڈہ گوندلانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسۂ عام ہوا، جس کی صدارت امیر جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ نے کی اور جلسہ سے شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خاں صاحب صفدر امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ اور حضرت مولانا محمد اجمل خاں صاحب نے خطاب فرمایا، حضرت مولانا عبدالواحد صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف اور جمعیۃ کے مقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالی اور عوام سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر کام کریں تاکہ ملک سے فحاشی اور بے حیائی اور عریانی جلد از جلد ختم ہو جائے، اور حضرت مولانا سرفراز خاں صاحب صفدر نے جہاد کے موضوع پر خطاب فرمایا اور حضرت مولانا محمد اجمل خاں صاحب نے موضوع جہاد پر خطاب کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ ملک سے سینمے اور عصمت فروشی کے اڈے اور شراب خانوں کو فوری طور پر ختم کیا جائے اور نوجوانوں کو فوجی تربیت دی جائے۔ یہ اجلاس رات کے ڈیڑھ بجے تک رہا۔

(رحمت اللہ ناظم دفتر)

سکندرپور میں حضرت درخواستی و مولانا ہزاروی مدظلہ

مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۶۵ء بروز منگل بعد از نماز عشاء مدرسہ احمد المدارس سکندرپور ہری پور ہزارہ کے سہ روزہ سالانہ سولہویں جلسہ کی پہلی نشست میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا کہ ہم ہر قسم کی پابندیوں میں بھی اپنے محبوب ہادی و مرشد یاربدنی کی داستان جس طرح محراب و منبر مسجد و مدرسہ میں بیان کرینگے، اسی طرح دار و رسن زنجیر و سلاسل میں جکڑے ہوئے بھی بیان کرینگے۔

آپ نے فرمایا کہ جو اللہ کا وفادار ہو خواہ بڑا ہو یا چھوٹا ہم اس کے وفادار ہیں، جو اللہ کا غدار ہو ہم بھی اس کے غدار ہیں، اور یہ بھی جہاد ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میرے آقا کی ساری مکی زندگی کی تبلیغ کا خلاصہ تبلیغ قرآن اور عبادت رحمٰن ہے اور مدنی زندگی کا خلاصہ جہاد فی سبیل اللہ اور امداد و احساس مخلوق اللہ ہے۔ آخر میں آپ نے مجاہدین کشمیر کی کامیابی کی دعا فرمائی۔

دوسرے دن بطل حریت مجاہد ملت حضرت مولینا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے خطاب فرمایا۔ حاضرین کا جم غفیر ہر دو دن موج بیکراں کی طرح ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ حضرت نے بڑے زوردار لہجہ میں گرجتے ہوئے فرمایا کہ ہم خلاف اسلام کسی تحریک کو خواہ وہ کسی رنگ میں آئے نہیں چلنے دینگے۔ آپ نے فرمایا کہ اگرچہ حکومت نے مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کے مطالبہ پر یہ دفعہ تو بنادی ہے کہ جو قوانین کتاب و سنت کے خلاف ہیں ان کو کتاب و سنت کے مطابق بنادیا جائے گا، لیکن سوال یہ ہے کہ اب دیر کیوں ہو رہی ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ فی الفور اسلامی قوانین نافذ کرے اور فرمایا کہ ہم مجاہدین کشمیر کو ہر ممکن و مقدور امداد دینے کو تیار ہیں۔ اور اگر حکومت محاذ کشمیر پر بھیجے تو بھی جمعیۃ علماء اسلام کے لاکھوں رضاکار مال و جان کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ جلسہ مجاہدین کشمیر کی کامیابی کی دعا کے بعد ختم ہوا۔

(المرسل رشید احمد ارشد جکروی حال سکندرپور۔ ہزارہ)

کینجھر ضلع مظفر گڑھ

مولانا عبدالخالق صاحب خطیب جامع مسجد کینجھر ضلع مظفر گڑھ اس اطلاع پر کہ قرآن پاک کو سونے کے تاروں سے لکھا جائے گا تحریر فرماتے ہیں کہ قرآن کی زر دوزی فرض نہیں ہے۔ اس امر کی زیادہ سے زیادہ اس لئے تحسین کی جاسکتی ہے کہ اس سے قرآن کے ساتھ جذباتی عقیدت کا اظہار ہوتا ہے، لیکن قرآن کے فرض کردہ احکام کو پس پشت ڈالا جائے اور اس کے ممنوعات پر علانیہ دھڑلے سے عمل کیا جائے تو کیا اس کی یہ زر دوزی محض نمائشی عقیدت کی علامت نہیں رہ جاتی۔ اس کی مثال تو ایسی ہے کہ صدر پاکستان و حکام پاکستان سے کہا جائے کہ آپ کو نہایت زریں لباس خزانۂ عامرہ و عوام کے عطیات سے تیار کرا کر پہنایا جائے گا اور آپ کا یہ اعزاز ساری عمر باقی رکھا جائے گا، لیکن آپ کے جاری کردہ احکام کی اطاعت نہیں کی جائے گی تو کیا اس صورت حال کو صدر و حکام برداشت کرینگے پھر قرآن کے ساتھ اس سلوک کی کیوں اجازت دی جاتی ہے، اولاً قرآن کو عملاً نافذ کیجئے، پھر اس کی زر دوزی کیجئے تب تو اس فعل کو مبنی بر اخلاص، اور حقیقی عقیدت مندی کہا جا سکتا ہے ورنہ کچھ نہیں۔

موت العالِم موت العالَم

ایک بہت بڑے عالم دین بزرگ

حضرت مولانا حکیم احمد حسن صاحب جو کہ موضع سحر تحصیل میلسی ضلع ملتان کے رہنے والے تھے کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مرحوم بہت بڑے عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماہر حکیم تھے، نہایت نیک نفس اور ہمدرد خلائق انسان تھے۔ مولانا مرحوم نے ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ بروز جمعرات بوقت ½ ۱۰ بجے دن انتقال فرمایا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دیں۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔

تلاش گمشدگان

(۱) حافظ سراج الدین صاحب کلورکوٹ والوں کا بڑا لڑکا جس کا نام حافظ غلام رنگ سانولہ، عمر ۱۹ سال، قد ذرا لمبا بدن اکہرا۔ عربی کے تیسرے درجے میں پڑھتا تھا سلانوالی سے سوا ماہ ہوا بغیر اجازت چلا گیا ہے۔ جن صاحب کو معلوم ہو، اطلاع دیں، عنایت ہوگی۔ برخوردار اگر خود یہ پڑھے تو چلا آئے آ سے کچھ نہیں کہا جائے گا۔

پتہ:۔ حافظ سراج الدین صاحب کلورکوٹ (میانوالی)

(۲) مسمی صغیر احمد ولد محمد شریف قوم راجپوت رنگ سانولہ عمر ۱۳ سال کلورکوٹ۔ مدرسہ رحیمیہ حنفیہ سے چھپ کر کہیں چلا گیا۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر یا کارڈ لکھ کر مشکور فرمائیں۔

پتہ:۔ ماسٹر دین محمد صاحب محلہ سٹیشن مقام بھکر (میانوالی)

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باغبانپورہ لاہور

آج بروز جمعہ مولانا سلطان محمود ہزاروی خطیب جامع مسجد نور مسلم آباد شالامار ٹاؤن و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باغبانپورہ لاہور نے مسئلہ جہاد پر موثر تقریر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کرائیں:۔

(۱) مسلمانان مسلم آباد شالامار ٹاؤن کا یہ اجتماع کشمیری مجاہدین کی حکومت پاکستان کی طرف سے مؤثر امداد پر صدر پاکستان اور پاکستان کے فوجی جوانوں کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ نیز تمام قوم کے نوجوانوں کو شہری دفاع کی تربیت حاصل کرنے کی تاکید کرتا ہے تاکہ ہنگامی حالات میں پاکستان کے جوان ملک کی بہترین خدمات سرانجام دے سکیں۔ (۲) یہ نمائندہ اجتماع روزنامہ امروز کی ۳۰ ستمبر کی اشاعت کی یہ خبر پڑھ کر افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ لاہور کارپوریشن نے تاریخ حریت کے مایہ ناز راہنما چوہدری افضل حق علیہ الرحمۃ کے مزار کے قریب فلتھ ڈپو بنوایا ہے۔ جس پر مقامی مجلس احرار اسلام نے احتجاج کیا ہے۔ لہٰذا مجلس احرار کے مطالبہ کی تائید کرتا ہوا کارپوریشن لاہور کارپوریشن کو متوجہ کرتا ہے کہ فلتھ ڈپو فوراً ہٹایا جائے۔

(فضل ربانی ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ باغبانپورہ لاہور)

بلوچستان میں جمعیۃ علماء اسلام کا دورِ جدید

پچھلے دنوں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے سجادہ اور حضرت امیر درخواستی صاحب مدظلہ العالی اور مولانا غلام غوث صاحب ناظم مرکزی نے کوئٹہ، مستونگ اور فورٹ سنڈیمن کا دورہ کیا۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ بلوچستان کے غیور باشندوں میں دینداری و علم دوستی کے پاکیزہ جذبات کے ساتھ ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم سے وابستگی کا شوق بھی ہے، بلکہ یوں سمجھیں کہ عوام کی طبائع صرف علماء ہی کی معیت میں کام کو پسند کرتے ہیں۔

کوئٹہ میں نئی بھرتی (ممبر سازی) اور تنظیم جدید کے لئے حضرت امیر مرکزی نے ضلعی جمعیت کے لئے مقامی کارکنوں کے مشورہ سے عارضی طور پر حضرت مولانا عرض محمد صاحب مہتمم مدرسہ مطلع الاسلام بروری روڈ کوئٹہ کو امیر، ٹھیکیدار عبدالرحیم صاحب ہدہ کو ناظم اعلیٰ۔ حاجی یار محمد صاحب کو ناظم۔ حاجی جان محمد صاحب کو خزانچی نامزد فرمایا ہے۔

مولانا غلام غوث صاحب حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب اچکزئی کی خدمت میں حاضر ہوئے جو استاد العلماء اور تقریباً سو سال کے بزرگ اور جامع عالم ہیں۔ اور دوسرے دن پیر طریقت حضرت چشتوی مولانا عبدالحی صاحب نقشبندی مجددی کی خدمت میں قصبہ چشتمہ میں بمعیت حضرت مولانا عرض محمد صاحب تشریف لے گئے۔ دونوں حضرات کو جمعیۃ علماء اسلام نے اپنا سرپرست تجویز کیا۔ جس کو ان ہر دو نے نہایت شوق و شفقت سے قبول فرمایا۔ حضرات علماء ان ہر دو حضرات کی صحت کے لئے دعا فرمایا کریں۔

فورٹ سنڈیمن میں جمعیۃ کا انتخاب اجلاس سے پہلے ہی ہو چکا تھا۔ مستونگ میں بڑی تعداد میں مختلف اضلاع بلوچستان کے علماء کا اجتماع تھا۔ وہاں یہ فیصلہ ہوا کہ مرکزی دستور کے مطابق بلوچستان کے ہر دو ڈویژن (کوئٹہ و قلات) ملا کر ایک مرکزی جمعیۃ علماء اسلام قائم کی جائے۔ جس کا صدر دفتر کوئٹہ میں ہو۔ چنانچہ تمام اضلاع میں تنظیم کرنے کے لئے صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کے لئے امیر حضرت مولانا عرض محمد صاحب کوئٹہ اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد عمر صاحب پنجگور آباد حضرت مولانا نیاز محمد صاحب نوشکی اور حضرت مولانا صالح محمد صاحب چار حضرات کو ذمہ دار قرار دیا گیا۔ امید ہے کہ ان حضرات کا اخلاص اور علمی و عملی برکات سے بلوچستان میں جمعیۃ کے شایان شان تنظیم ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ٹنڈو آدم میں سہ روزہ جہاد کانفرنس اور جلسۂ سیرت

جس میں مقامی علماء کرام کے علاوہ حضرت مولانا کوثر نیازی صاحب اور مولانا لعل حسین صاحب اختر خطاب فرمائیں گے۔

تاریخیں ۱۴، ۱۵، ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء۔ منگل، بدھ، جمعرات

مرکزی ناظم اعلیٰ کے دورے

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کے دوروں کا پروگرام درج ذیل ہے، احباب نوٹ فرمالیں۔

پروگرام

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء بھائی پھیرو (لاہور) ۹ ستمبر لاہور
۱۰ ستمبر لاہور۔ شرکت جلسہ جہاد کشمیر
۱۱ ستمبر 〃 شرکت جلسہ کشمیر
۱۲ ستمبر روانگی برائے بفہ۔ ۱۳ ستمبر قیام بفہ
۱۴ ستمبر شرکت اجلاس خصوصی جمعیۃ علماء اسلام پشاور
۱۵ ستمبر۔ جلسہ جمعیۃ علماء اسلام علاقہ کرم لکھنی
۱۶ 〃 دن کو 〃 〃 〃 〃
۱۶ 〃 رات کو جلسہ ٹل ضلع کوہاٹ
۱۷ 〃 بروز جمعہ جلسہ ہنگو ضلع کوہاٹ
۱۸ 〃 میانوالی
۱۹ 〃 خانقاہ شریف سراجیہ مجددیہ کندیاں شریف
۲۰ 〃 روانگی بفہ ہزارہ ۲۱ ستمبر قیام بفہ
۲۲ 〃 قیام بفہ ۲۳ ستمبر روانگی راولپنڈی
۲۴ 〃 گوجرانوالہ جمعیۃ کانفرنس
۲۶ 〃 سیالکوٹ مولانا عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ
۲۷ - ۲۸، ۲۹ ستمبر لاہور دفتر مرکزی
۳۰ ستمبر روانگی جھنگ
یکم اکتوبر۔ جھنگ جلسہ مدرسۃ العلوم الشرعیۃ
۲ 〃 بھکر اور رات کو روانگی
۳ 〃 جلسہ مدرسہ و جمعیۃ گجرات ضلع مردان
۴ 〃 روانگی راولپنڈی
۵ 〃 راولپنڈی (جمعیۃ کا دفتری کام)
۶ 〃 روانگی خیرپور میرس
۷ 〃 خیرپور جلسہ سیرت
۸ 〃 لاڑکانہ (سندھ)
۹ اکتوبر تا ۱۶ اکتوبر۔ حیدرآباد ڈویژن اور تائب گوٹھ
۱۷ 〃 نواب شاہ (سندھ)

ضلعی سالاران انصار الاسلام کے نام سالار اعظم کا پیغام

ہم جنگ بندی لائن پار کرنے کے لئے جلد ہی اپنا پہلا دستہ روانہ کر رہے ہیں۔ جیسے پہلے مختلف شہروں میں اپنا مظاہرہ کر کے لوگوں کے دلوں میں شوق جہاد پیدا کرتے رہے جنگ بندی لائن پار کر کے اپنے مظلوم کشمیری مجاہدین بھائیوں کی مدد میں اپنی جان کی بازی لگا دے گا۔ اس کے لئے اپنے اپنے ضلع سے بہترین صافت کار رضاکاروں کے نام روانہ کریں مزید ہدایات کا انتظار کریں۔

(حاجی کرامت اللہ خاں سالار اعظم مغربی پاکستان ٹنڈو یوسف روڈ حیدرآباد)

حضرت مولانا سید نور الحسن صاحب بخاری کا گرامی نامہ مرتب ترجمان اسلام کے نام

محترم المقام جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال دامت عنایتہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ علیہ۔ مزاج گرامی! مودودی صاحب کے سلسلۂ مضامین سے مسلمانوں میں جو اضطراب ہے۔ اس کے مداوی کے لئے آپ کی مساعی قابل تبریک و تحسین ہیں۔

اس سلسلہ میں میں بھی مفصل لکھ رہا ہوں۔ پہلی قسط کتابی صورت میں اسی مہینے انشاء اللہ منظر عام پر آجائیگی

دعاگو سید نور الحسن بخاری (از ملتان محلہ قدیر آباد)

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد

مجاہدانہ اعلان

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا ہفتہ وار اجلاس زیر صدارت ناظم ڈویژن حکیم نواب دین صاحب ہوا جس میں جمعیۃ کے سالار اعظم مغربی پاکستان حاجی کرامت اللہ خان قائم خانی نے اعلان فرمایا کہ قائد جمعیۃ مفتی محمود صاحب کے قومی اسمبلی میں بیان کے مطابق ایک لاکھ رضاکار میدان جنگ میں جانے کے لئے تیار رہیں اور میں ایک ہزار سے زائد جمعیۃ کی شاخوں کے سالاروں کو ہدایت کرتا ہوں کہ اپنی تیاری مکمل رکھیں اور امیر جمعیۃ کے حکم کے منتظر رہیں۔ اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ ہمارے مظلوم کشمیری بھائیوں کے پاس ان کی مدد کے لئے پہنچنے میں ہماری اعانت کرے اور سینما ثقافتی شو اور ریڈیو پر فلمی گانے بند کرے۔ ریڈیو پر مجاہدین کے کارناموں کو بیان کیا جائے اس کے لئے ہماری خدمات حاصل ہیں۔

جہاد کشمیر کیلئے جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور نے رضاکاروں کی بھرتی شروع کردی

مورخہ ۴ ستمبر۔ ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور اطلاع دیتے ہیں کہ ضلعی جمعیۃ نے انصار الاسلام کے نام پر جہاد کشمیر کے لئے رضاکاروں کی بھرتی شروع کر دی ہے۔

جو لوگ رضاکار تنظیم انصار الاسلام میں شامل ہونا چاہیں وہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور جھنگ بازار میں تشریف لائیں۔ اوقات دفتر: صبح ۷ تا ۱۲ شام ۳ تا ۵ بجے

(ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام لائلپور)

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

ضلعی جمعیۃ سلہٹ نے مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور کو ایک گرامی نامہ کے ذریعہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور ناظم مرکزی مولانا غلام غوث صاحب کے دورہ مشرقی پاکستان کی دعوت دی ہے۔ جس پر غور کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ علماء سلہٹ، چاٹگام، ڈھاکہ وغیرہ اپنا کام جاری رکھیں گے

সাপ্তাহিক
তরজুমানেইসলাম
লাহোর

PHONE No. 67715

WEEKLY
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE

REGD. L. No. 7132

Price 12 Paisa

جلد ۸ | جمعہ ۱۳ر جمادی الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۰ر ستمبر ۱۹۶۵ء | شمارہ نمبر ۳۶

بقیہ جہاد کشمیر اور داخلی فتنے

اگر ان باتوں سے جہاد کشمیر سے توجہ ہٹانی منظور ہو تو ہم بتائے دیتے ہیں، کہ مسلمان قوم ایسے لوگوں کے دھوکہ میں نہیں آسکتی اور وہ حکومت پاکستان سے ۱۸ سال سے جو مطالبہ کر رہے تھے حکومت پاکستان نے پہلی بار اس کے لئے صحیح اقدامات کئے ہیں۔ جن سے قوم کسی طرح بے اعتنائی برت کر ان دور از کار مباحث میں مبتلا نہیں ہو سکتی۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے لندن کے مرزائی جلسہ کا مضمون اخبار جنگ ۲۳ر اگست ۱۹۶۵ء سے نقل کیا جاتا ہے۔

"لندن۔ ۲۲ر اگست (نمائندہ جنگ) جماعت احمدیہ کا پہلا یورپی کنونشن جماعت کے لندن مرکز میں منعقد ہو رہا ہے جس میں تمام یورپی ممالک کے احمدیہ مشن شرکت کر رہے ہیں۔ کنونشن کا افتتاح گذشتہ روز ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے جج سر ظفر اللہ خاں نے کیا۔ جماعت نے مختلف بہتر ممالک میں اپنے مشن قائم کرلئے ہیں۔ برطانیہ میں اٹھارہ مرکز قائم ہو چکے ہیں۔ کنونشن میں اس امر پر زور دیا گیا کہ اگر احمدی جماعت برسر اقتدار آجائے تو امیروں پر ٹیکس لگائے جائیں۔ اور دولت کو از سر نو تقسیم کیا جائے۔"

خدا جانے مرزائیوں کو اس وقت برسر اقتدار آنے کے خواب کیسے نظر آنے لگ گئے۔ ہمیں ان تمام باتوں میں کالا کالا نظر آتا ہے۔ خدا کنجے کو ناخن نہ دے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ لایعنی مباحث سے ہٹ کر ساری توجہ جہاد کشمیر پر مرکوز کر دیں۔

سرگودھا میں

جہاد کشمیر کیلئے جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمی

۳ر ستمبر جمعہ، جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کے امیر اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ نے شہر کے تمام خطباء سے جمعہ کے دن مساجد میں جہاد کشمیر پر تقریریں کرنے کی اپیل کی۔ خود جناب مفتی محمد شفیع صاحب نے اس موضوع پر جامع مسجد سرگودھا میں پرجوش اور ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ آپ کی اپیل پر فوراً گیارہ سو روپیہ مجاہدین کشمیر کے لئے جمع ہو گیا۔

جمعیۃ سرگودھا کے ایک ہنگامی اجلاس میں مجاہدین کشمیر کی اعانت کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ جو شہر سے مجاہدین کشمیر کے لئے اعانت فراہم کرنے کا کام فوراً شروع کر رہا ہے۔

اجلاس نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ شہر میں بعض لوگوں نے کشمیر کے مسئلہ پر کل جماعتی جلسہ بلایا، لیکن جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کو نظر انداز کر دیا۔ حالانکہ جمعیۃ شمالی پنجاب کی سب سے اہم جماعت ہے، جو باقاعدہ طور پر اول دن سے جہاد کشمیر کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں کی جہاد کشمیر کے لئے سرگرمیاں

رحیم یار خاں۔ یکم جمادی الاول۔ آج بروز اتوار بعد از نماز عشاء ٹاؤن ہال رحیم یار خاں میں ایک جلسہ تمام سیاسی جماعتوں کا کشمیر کے حریت پسندوں کے بارہ میں ہوا جس میں حضرت مولانا غلام ربانی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام نے خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں جہاد کی فضیلت اور اس کے عظیم اجر کا ذکر کرتے ہوئے اپیل کی کہ ہم سب کو جہاد کشمیر کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ مولانا نے فرمایا کہ چونکہ میں ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کا امیر ہوں۔ اس لئے میں یہ تحریر کہتا ہوں کہ ہمارے جمعیۃ کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے تین لاکھ مسلح رضاکاروں کی قبائلی علاقہ سے پیشکش کی ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ پاکستان کے مجاہدوں کو لائن بندی عبور کرنے کی اجازت دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام مسلمان ایک وجود کی طرح ہیں اگر ایک انگلی میں درد ہو تو سارا بدن بے آرام رہتا ہے، اس لئے کشمیر کے حریت پسندوں کے لئے مسلمانان پاکستان مالی جانی امداد کے لئے تیار رہیں۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ دعا کرو، اللہ تعالیٰ مجاہدین کشمیر کو کامیاب کرے اور بھارتی سامراجیوں سے نجات دلائے۔

(محمد عبدالباری ثاقب
ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں)

جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ و بلوچستان کی خدمت میں

بلوچستان کے دورہ کے وقت قرار پایا تھا کہ ماہ ستمبر کے وسط یا آخر تک بلوچستان کے متعدد مقامات کا دورہ مرکزی عہدہ داروں کی معیت میں کیا جائے گا۔ مگر جہاد کشمیر اور کثیر مشاغل کی وجہ سے ایسا نہ ہو سکے گا۔ اس لئے حضرت مولانا عرض محمد صاحب، حضرت مولانا محمد عمر صاحب، حضرت مولانا نیاز محمد صاحب اور حضرت مولانا صالح محمد صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ از راہ کرم بہت جلد آپ حضرات خود اپنا پروگرام بنا کر وہاں تنظیمی دورہ فرمائیں۔ فوری اخراجات ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ ادا کرے اور بعد میں صوبائی عہدہ دار فنڈ کی فراہمی اور دیگر امور پر خود سوچیں۔

(غلام غوث ناظم اعلیٰ)

کیا اہلحدیث جھوٹے ہیں؟

معلوم ہوا ہے کہ گجراتی عنایت اللہ شاہ صاحب نے جو آج کل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مردہ ثابت کرنے کے لئے تازہ دم ہو کر میدان عمل میں آتے ہیں۔ سکھر میں یہ فرما دیا کہ رفع یدین کے دلائل قوی ہیں، اور جب سکھر میں انہی کے چند دوست گھرانے اہلحدیث بن گئے تو محترم حاجی محمد رمضان صاحب جیسے بزرگوں کو بڑی پریشانی لاحق ہو گئی انہوں نے مباحثہ کے لئے گجراتی شاہ صاحب کو بمعہ دوسرے دوستوں کے اور علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر (سیالکوٹی) کو بلالیا۔ اب شاہ صاحب گجراتی یہ کہنے کو تیار نہ تھے کہ رفع یدین میں اہلحدیث کے دلائل کمزور ہیں۔ سنا ہے۔ کہ آخر کار دوستوں کے مشورہ سے یہ فرما دیا کہ اہلحدیث کذاب یا جھوٹے ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ اہل سنت کو باہمی فروعی اختلافات میں مباحثات کے وقت ایسی زبان استعمال نہ کرنی چاہیئے، جس سے بُعد و مخالفت میں اضافہ ہو۔

قبائلی جہاد کے لئے تیار ہیں

کچھی۔ قلات ڈویژن کے علاقہ کچھی کے قبائلیوں نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ ان کو کشمیری بھائیوں کی امداد کے لئے جنگ بندی لائن عبور کرنے کی اجازت دی جائے۔ قبائلیوں کے ایک ترجمان نے حکومت کے نام ایک تار میں کہا ہے کہ علاقہ کے تمام قبائلی جہاد کیلئے تیار ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کا امدادی کیمپ

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی دفتر نے چوک پرانی کوتوالی پاکستان کلاتھ مارکیٹ اور چوک رنگ محل لاہور میں سرحدات سے آنے والے مہاجرین کی طبی اعانت و دیکھ بھال کیلئے امدادی کیمپ قائم کر دیئے ہیں۔

مالدیپ کی طرف سے اقوام متحدہ میں رکنیت کی درخواست

نیویارک۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مالدیپ نے اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے درخواست دی ہے۔ مالدیپ برطانوی نوآبادی تھا اور اسے ۲۶ر جولائی کو آزاد ملک قرار دیا گیا تھا۔ مالدیپ بحر ہند میں لنکا سے چار سو میل جنوب میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ ایک سو پندرہ مربع میل اور آبادی تقریباً نوے ہزار ہے۔

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

ترجمان اسلام

ہفت روزہ — لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

جہاد کانفرنس ملتان میں۔ پاکستان کے تحفظ، بقاء، استحکام اور کامرانی کیلئے

■ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام نے فرمایا — "جہاد جاری ہے اور ملک کی سالمیت کا تقاضا ہے کہ جنگ کے دنوں میں قوم کے اندر جو بے مثال اتحاد پیدا ہوا ہے اُسے ہر قیمت پر برقرار رکھا جائے۔"

■ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام نے فرمایا:۔

"امریکہ اور دوسری بڑی بڑی طاقتوں نے بھارت کو بھاری جنگی امداد دی لیکن موجودہ جنگ میں یہ اسلحہ بھارتی فوجوں کو ذلت آمیز شکست سے نہ بچا سکا، اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہماری فوجوں نے ہر محاذ پر دشمن کا منہ پھیر کر رکھ دیا۔"

■ جناب شیخ حسام الدین صاحب صدر مجلس احرار نے فرمایا:۔ "پاک بھارت جنگ میں امریکہ نے پاکستان کو دھوکا دیا اور دوستی کا احترام نہیں کیا۔"

■ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت نے فرمایا:۔ "عوام اتحاد و یک جہتی کو برقرار رکھیں اور کشمیری مسلمانوں کو آزاد کرانے اور ملک کے دفاع کیلئے اپنی سرگرمیاں تیز تر کردیں۔"

■ جناب مولانا کوثر نیازی صاحب صدر انجمن تحفظ پاکستان نے فرمایا:۔ "مسلمان اور جہاد لازم و ملزوم ہیں۔ جہاد کو مسلمان سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔"

جہاد کانفرنس ۵/دسمبر کو ابن قاسم باغ ملتان میں منعقد ہوئی۔ ڈاکٹر سوج محمد خاں کوثر صدر مجلس استقبالیہ تھے۔ خطاب کرنے والوں میں مولانا سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری، حکیم عبدالرحمان صاحب۔ . . . . بھی شامل تھے۔ متحدہ اسلامی محاذ کے زیر اہتمام کانفرنس منعقد ہوئی۔

- ★ اسلام کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں کامل طریقے سے اختیار کیجئے۔
- ★ ایسے تمام کاموں سے باز آجائیے جو اللہ اور اس کے رسول کو ناخوش کرنے والے ہوں۔
- ★ ان تمام طور طریقوں کو چھوڑ دیجئے جو انگریزوں کے عہد حکومت کے پیدا کردہ اور فروغ دادہ ہیں۔
- ★ اپنے آقا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ، ان کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ اور اسلاف کرام رحمہم اللہ کا طرز زندگی اور انداز فکر اختیار کیجئے۔
- ★ مسلمان کی آبرومندانہ زندگی اور کامیاب موت کا راز جذبۂ جہاد میں پوشیدہ ہے۔
- ★ اتباع قرآن وسنت اور متابعت صحابہ وسلف کے ذریعہ ملت میں حقیقی اتحاد کو قائم رکھئے۔
- ★ کفر و باطل خواہ کسی شکل وصورت میں ہوں، اسلام اور حق کے قطعی دشمن ہیں۔
- ★ کفر و باطل پر غلبہ، اسلام اور حق پر مضبوطی کے ساتھ جمے رہنے سے ہی ہو سکتا ہے۔
- ★ معاشرہ کو پاک وصاف، مضبوط و مستحکم اور خالص اسلامی بنائیے۔
- ★ آپ کسی بھی دائرہ کار سے تعلق رکھتے ہوں، ظلم، بددیانتی، ناانصافی، بے پروائی اور سستی وغفلت کو ہرگز راہ نہ دیجئے۔
- ★ ایمان وعمل کی ہر آزمائش میں پورا اترنے کی کوشش کیجئے۔
- ★ انشاء اللہ فتح اسلام کی اور پاکستان کی ہے۔
- ★ اللہ اپنے ان بندوں کو ہرگز مایوس نہیں کرتا جو صرف اس کے لئے جیتے ہیں اور صرف اس کے لئے مرجانے پر آمادہ رہتے ہیں۔
- ★ اس کا فرمان ہے:۔

"انتم الاعلون ان کنتم مومنین"

- ★ مسلمان محکومی کے لئے پیدا نہیں کیا گیا ہے۔
- ★ مسلمان اقوام عالم کے لئے رہبر اور ان کا شاہد بنا کر بھیجا گیا ہے

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا
(کمال)

نگران — مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت — بارہ نئے پیسے (مغربی ومشرقی پاکستان میں) — فون نمبر ۶۷۷۱۵

جلد ۸	جمعہ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء مطابق ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۸۵ھ	شمارہ ۴۹

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

تذکرہ تاریخ

حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قسط نمبر (۱۴) ——— احمد حسین کمال

ولایت مصر سے علیحدگی

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے حضرت عمرو بن العاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں بھی تقریباً ۴ سال تک مصر کی گورنری پر فائز رہے (الکمال فی اسماء الرجال ، ۷۴۴ ، اسد الغابہ ، ۴/۱۵۷)

اس کے بعد آپ ولایت مصر سے از خود دست بردار ہو گئے اس دست برداری کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کد رکھنے والوں نے عجیب و غریب افواہیں پھیلائیں جنہیں ہمارے افسانہ گو تاریخ نگاروں نے مختلف قسم کے حاشیے چڑھا چڑھا کر اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔ حالانکہ جن کی اصلیت و صداقت کی کوئی معقول دلیل و شہادت موجود نہیں، اس زمانہ کے جن اہل قلم حضرات نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر نکتہ چینیوں کی فہرست میں اس واقعہ کو حضرت عمرو بن عاص کے ساتھ بطور ہمدردی کے شامل کیا ہے، ان کا حال یہ ہے کہ آگے چل کر وہ حضرت عمرو بن عاص کے کردار حتیٰ نیت تک کو بھی ایسا کریہہ بنا کر پیش کرتے ہیں کہ ان کی اس واقعہ پر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہمدردی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر نکتہ چینی مشکوک و مضحکہ خیز بن کر رہ جاتی ہے۔

حالانکہ ولایت مصر سے علیحدگی کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چاہا کہ افریقہ کے عیسائیوں کی آئے دن کی سرکشیوں اور حدود مصر پر حملہ آوریوں کا خاتمہ کرنے کے لئے افریقہ پر فوج کشی کی جائے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ فوج کشی مناسب نہیں تھی۔ شاید اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مصر کے بعد افریقہ کی طرف پیشقدمی کرنے سے انہیں روک دیا تھا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اب اسے ضروری سمجھتے تھے۔ آپ نے اس مہم کے لئے جب اصرار کیا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ معذرتاً ولایت مصر سے دستبردار ہو گئے اور یہ مہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے نائب و معاون عبداللہ بن ابی سرح رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی۔ چنانچہ طرابلس (افریقہ) پر فوج کشی شروع کی گئی۔ اور کہ مراکش ، الجزائر اور باب اندلس (اسپین) تک کا علاقہ فتح کر لیا۔

(فتوح البلدان ۲۲۵ - یعقوبی ۲/۱۸۹ وغیرہ)

ولایت مصر سے علیحدگی کی ۔۔ خالصتاً انتظامی وجہ کو سازشیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف الزام بازی کا ذریعہ بنایا حالانکہ اس علیحدگی کے بعد بھی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سابق کی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وفادار رہے حتیٰ کہ اسکندریہ کی بغاوت فرو کرنے کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے آپ مصر تشریف لے گئے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف باغیوں کے شر کا ہمیشہ مقابلہ و مدافعت کرتے رہے۔ (فتوح البلدان ۱/۲۲۳ - ابن اثیر ۳/۱۶۲)

رہائش فلسطین

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بقیہ عہد خلافت کے دوران آپ نے فلسطین میں رہائش رکھی فلسطین میں آپ کی رہائش کا یہ فائدہ ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف جو سازش در پردہ منظم کی گئی تھی - اس میں فلسطین کے علاقہ کا ایک فرد بھی شامل نہیں تھا۔

بلوائیوں کی شورشیں جب بڑھنے لگیں تو آپ مدینہ تشریف لے گئے، اور ان کے سدباب کے لئے بعض مشورے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیئے اور شورش پسندوں کو ڈرا دھمکا کر واپس کیا۔

(طبری ۵/۲۹۴ - یعقوبی ۲/۲۰۲)

شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد

۲۰ ذی الحجہ ۳۵ھ کو خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مظلومانہ شہادت کا حادثہ کبریٰ پیش آ گیا - آپ نے اس حادثہ کی خبر جونہی سنی - زار و قطار روئے اور فلسطین سے شام آ گئے۔ جنگ جمل کے واقعہ تک آپ عزلت نشین ہی رہے۔

آپ نے مدینہ سے آخری بار روانہ ہوتے وقت فرمایا تھا کہ

"یاد رکھو! امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون میں جس کا ہاتھ ہوگا۔ اللہ اُسے ذلیل و رسوا کریگا اس لئے جو ان کی مدد نہ کر سکتا ہو۔ وہ مدینہ چھوڑ دے"۔ (طبری ۵۔۳۲۵)

حضرت عثمان کی شہادت کے بعد اگرچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ مقرر ہو گئے تھے - لیکن مفسدوں کی شورش انگیزیاں روز افزوں تھیں - انہوں نے اب زیادہ کوشش اس بات پر صرف کرنا شروع کر دی تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے قصاص کا سوال اٹھنے اور کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔ نیز اس حادثہ کبریٰ سے جو انتشار و بدنظمی ملت اسلامیہ میں برپا ہوئی ہے - وہ ختم نہ ہونے پائے بلکہ قائم رہے اور بڑھتی رہے - جنگ جمل کا منحوس واقعہ مفسدین کے ان ہی ارادوں کا ہی نتیجہ تھا۔ حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان صلح کی بات چیت پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی تھی۔ واقعہ جمل کے بعد مفسدین نے مسلمانوں میں مستقل خانہ جنگی برپا کرنے کے لئے بدترین حالات پیدا کرنے شروع کر دیئے - حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جیسے مدبر و دور اندیش و صحابی رسول کے لئے ناممکن تھا کہ وہ اب بھی خاموش تماشائی کی طرح بیٹھے رہتے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی توجہ دلائی اور آپ دمشق تشریف لے آئے۔

دشمنان ملت نے حضرت عمرو بن عاص کی اس آمد پر جو ناپاک حاشیے چڑھائے ہیں اس میں سر فہرست یہ ہے کہ مصر کی گورنری کا سودا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ طے کیا گیا - بلاشبہ اس وقت تو مخالفین نے جو برسر جنگ تھے۔ یہ افواہ گھڑ کر پھیلا دی ہوگی۔ لیکن بعد کے مورخین اور اس زمانہ کے محققین کو کم از کم اتنا تو سوچنا چاہیئے کہ اگر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو مصر کی گورنری اتنی ہی عزیز تھی تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہی اس کا سودا کیوں نہیں کر لیا - ان حضرات کے بقول مصر کی گورنری سے ان کی علیحدگی خراج کی کمی کی بنا پر عمل میں آئی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مطالبہ خراج زیادہ وصول کرنے کا تھا۔ گورنری کے ایک معمولی سے مطالبہ کو پورا کرنا کیا مشکل ہو سکتا تھا۔ پھر یہ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اس وقت کیا حیثیت تھی کہ ان سے مصر کی گورنری کا سودا کیا جا سکتا۔

بلاشبہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا دوبارہ عزلت نشینی سے باہر میدان عمل میں آنا صرف اس فتنہ ناپاک و خطرناک سے امت مسلمہ کو بچانا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد عرب میں فتنۂ ارتداد برپا ہوا تھا تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو ہی اس فتنہ کے فرو کرنے کے لئے طلب فرمایا تھا۔ موجودہ فتنہ کے استیصال کے لئے بھی اگر آپ اٹھ کھڑے ہوئے تو یہ تحفظ و بقائے ملت و دین کے لئے وقت کا سب سے بڑا تقاضا تھا۔ اور اس فتنہ کے استیصال کا واحد طریقہ صرف یہ تھا کہ قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کو کسی طرح زندہ و آزاد نہ رہنے دیا جاتا اور ان کے خلاف پوری امت مسلمہ کو منظم و برسر پیکار بنانا ضروری تھا بجائے کہ ان قاتلین کو امت پر غلبہ پانے کا موقعہ دے دیا جاتا۔ یہ بات اب پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اس فتنہ کی خفیہ پشت پناہی روم کا عیسائی شہنشاہ کر رہا تھا۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان تمام امور کو پیش نظر رکھ کر میدان میں آنے کا فیصلہ کیا۔ آپ نے اہل شام کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا انتقام لینے کے لئے پختہ و پرجوش کر دیا۔

معرکہ صفین

صفین میں جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ۸۰ ہزار کی فوج اتری تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۷۵ ہزار کی فوج لے کر سامنے خیمہ زن ہو گئے۔

یہاں بھی کوشش صرف اس بات کی جاری رہی کہ کسی طرح قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچا دیا جائے اور یہ اس پر اصرار اس لئے بھی تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی سامنے موجود تھی کہ :

"تم لوگوں نے اگر عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو قتل نہیں کیا تو خود بھیڑ بکریوں کی طرح قتل ہو جاؤ گے"۔

(جمع الفوائد بحوالہ معجم اوسط طبرانی منقبت عثمان)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصالحت کے اس نکتہ کو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو آپ اس کے لئے تیار ہونے لگے۔ لیکن آپ کی فوج کے بیس ہزار سپاہیوں نے باہر نکل کر شور مچانا شروع کر دیا، کہ "ہم سب قاتلان عثمان ہیں"۔ یہ نعرہ سنتے ہی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے مصالحت کنندگان ساتھی سکتے میں آ گئے اور آخر کار ناامید ہو کر دور ساحلی علاقے میں جا کر گوشہ نشین ہو گئے۔ (اخبار الطوال ص ۱۸۱)

شوال ۳۶ھ میں یہ اندوہناک جنگ شروع ہو گئی جس کا سلسلہ صفر ۳۷ھ تک رہا۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے یہ صورت حال کسی طرح پسندیدہ نہیں ہو سکتی تھی - ایک ایسی جنگ جس میں دونوں طرف سے بڑے بڑے اصحاب رسول اور نونہالان ملت لڑنے پر مجبور ہو گئے ہوں ایک جانب موجود خلیفہ کی اطاعت کا جذبہ

(باقی صفحہ ۷ پر)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ لاہور سے شائع کیا

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء

کشمیر کے مستقبل کی فکر کیجئے

کشمیر سے مسلمانوں کے جبری اخراج کی جو وسیع مہم بھارت نے شروع کر دی ہے۔ اس سے کشمیر کا مسئلہ نہایت نازک صورت اختیار کر گیا ہے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ایک طرف مشرق سے مغرب تک پورا پاکستان بھارت کی جارحیت کے خطرے کا آماجگاہ بنا ہوا ہے، اور ضروری ہو گیا ہے کہ سرحدوں کے ہر حصے پر چوکس و تیار رہا جائے۔ دوسری طرف مقبوضہ کشمیر میں بے پناہ تشدد کا دور دورہ شروع کر دیا گیا ہے جس کے نتیجے میں لاکھوں مسلمان تباہ و برباد ہو کر آزاد کشمیر پہنچ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی مہم جاری کی گئی ہے کہ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد کو جموں و وادی سے نکال کر بھارت کے دوسرے حصوں میں پہنچا دیا جائے۔ نیز یہ کہ ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں کہ مسلمان اپنی سکنی و زرعی جائدادیں اور کاروبار ساہوکار ہندوؤں کے ہاتھوں بیچنے پر مجبور ہو جائیں۔ یہ تمام صورت حالات اتنی تشویشناک اور خطرات سے پُر مستقبل کی حامل ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

بین الاقوامی سطح پر اس مسئلے کا حل ڈھونڈتے ڈھونڈتے اور طویل مدت گذر جانے کا اندیشہ ہے اور اس دوران مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں پر جو کچھ بیت چکے گی، اس کی تلافی کا کوئی امکان باقی نہیں رہ جائے گا۔

بھارت کی ان خطرناک کارروائیوں سے بالکل ظاہر ہے کہ وہ وقت کو طول دے کر اور پاکستان کی سرحدوں پر خطرہ باقی رکھ کر کشمیر کی مسلم اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کر دینا چاہتا ہے تاکہ آئندہ چل کر اگر اسے استصواب پر مجبور ہونا ہی پڑے تو وہ استصواب کے نتائج اپنے حق میں برآمد کرا سکے۔ حالات کی اس رفتار کو روکنے کی شدید ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے فوری طور پر ایسے اقدامات کئے جانے چاہئیں جس سے بیک وقت پاکستان کا تحفظ و دفاع بھی ہوتا رہے اور کشمیر میں بھارت کی یہ شرانگیز کارروائیاں بھی کامیاب نہ ہونے پائیں۔ (ک)

امریکی انداز فکر

۵ دسمبر کو جیک لالہ کے ہوائی اڈے پر امریکی ایوان نمائندگان کا ایک وفد خیر سگالی کے مقصد سے اترا۔ یہ وفد دہلی سے راولپنڈی پہنچا ہے۔ اس وفد کے قائد کلیمنٹ زبلوؔ کا ایک بیان آل انڈیا ریڈیو نے صبح نشر کیا جس میں قائد وفد نے کہا تھا کہ:۔

"چین اور پاکستان سے خطرہ کے پیش نظر امریکہ کو بھارت سے ہمدردی ہے۔
نیز یہ کہ پاکستان کو دفاعی مقاصد کے لئے جو امداد دی گئی تھی وہ اس نے غلط طور پر استعمال کی ہے۔" (کوہستان ۶ دسمبر ۱۹۶۵ء)

یہ وفد اور اس کا قائد مجسم بد دور خیر سگالی کے یہ جذبات لے کر سرزمین پاکستان پر اترا ہے بھارت میں یہ بیان دے کر پاکستان کی بدخواہی کا جو کارنامہ انجام دے دیا ہے۔ اس کے بعد نہیں معلوم پاکستان کے لئے وہ کونسی خیر سگالی باقی رہ گئی ہے جسے لے کر یہ وفد باشندگان پاکستان کو بطور تحفہ دینے آیا ہے۔

اس وفد کے مذکورہ بیان سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ امریکہ کے نمائندہ افراد کس ذہنیت کے ساتھ پاک بھارت مسائل کو دیکھ رہے ہیں۔ ان کے بارے میں اب کسی طرح بھی نیک گمانی کا باقی رکھنا خود اپنے آپ کو فریب دینا ہے۔ (ک)

ہندوستان کے ۵ کروڑ مسلمان

بھارت کے موجودہ رویہ سے جہاں پاکستان کو شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں اور مسئلہ کشمیر روز بروز نازک ہوتا جا رہا ہے۔ وہاں اس خرابی حال کا اثر بھارت کے ۵ کروڑ مجبور و بے بس مسلمانوں پر بھی لازمی طور پر پڑے گا بلکہ بعض اطلاعات کے مطابق پڑنا شروع ہو گیا ہے۔ یہ ۵ کروڑ مسلمان جنہیں بھارت کے ہندو "یرغمال" کے طور پر سمجھتے ہیں ان بیچاروں کا کوئی مستقبل نہیں رہ گیا ہے۔ ویسے تو تقسیم ملک کے بعد ہی بھارت کی ہندو فرقہ پرست جماعتوں کا اثر و رسوخ بڑھنا شروع ہو گیا تھا۔ حتیٰ کہ انہوں نے گاندھی جی تک کو اپنے راستے سے قتل کر کے ہٹا دیا تھا۔ لیکن حالیہ بھارتی جارحیت کے بعد وہ زیادہ کھل کر میدان میں نکل پڑے ہیں۔

اس وقت تک ان مسلمانوں کو تھوڑا بہت سیاسی سہارا وہاں کی جمعیۃ علماء ...... سے ہی ملتا رہا ہے۔ آڑے وقت میں وہاں کے ہندو حکمرانوں سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہی حضرات گفتگو کر سکتے تھے۔ لیکن بدقسمتی سے قیادت طلبی کی بھوک نے وہاں بھی دین کے نام پر کچھ اور گروہوں کو اپنی دوکانیں چمکانے کا موقعہ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ پانچ کروڑ مسلمان ایک اجتماعیت نہ بنا سکے، اگرچہ سیاسی حکمت عملی سے اب بھی مذکورہ قائدین وہاں کے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی مشکلات کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن تابکے۔ ہندو فرقہ پرست جس شدت سے آگے بڑھ رہے ہیں اس سے تو یہی اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ پاکستان سے شکست کا انتقام وہاں کے مجبور مسلمانوں سے لیں گے۔ بلاشبہ اس جنگ کے موقعہ پر وہاں کے مسلمانوں اور لیڈروں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے ذرہ برابر بھی ان پر شک و بد اعتمادی کا موقعہ مل سکے بلکہ بعض (باقی صفحہ ۱۴ پر)

حج کے بارے میں حکومت کی پالیسی

۴ دسمبر کے اخبارات میں حج کے متعلق حکومت کی طرف سے جس پالیسی کا اعلان کیا گیا ہے وہ کسی اعلیٰ درجہ کے غور و خوض کا نتیجہ نہیں معلوم ہوتی۔ موجودہ ہنگامی حالات سے پیدا شدہ بے شمار مشکلات کے باوجود یہ صحیح نہیں تھا کہ حج پر اس نوع کی پابندیاں عائد کر دی جائیں کہ پچاس سال اور اس سے کم عمر کے افراد حج پر نہیں جا سکتے یا جنہوں نے پہلے حج کیا ہے وہ بھی نہیں جا سکیں گے۔ نیز حج بدل پر بھی جانے کی اجازت نہیں ہوگی وغیرہ وغیرہ۔

حج اسلام کا بنیادی فریضہ ہے اور ہر صاحب استطاعت بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ پچاس سال سے زیادہ عمر کی قید قطعی صحیح نہیں ہو سکتی۔ نیز یہ کہ دوسری پابندیاں بھی شرعی احکام پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس طرح کی پالیسی کے پس پشت زیادہ سے زیادہ جو محرک معقول ہو سکتا ہے وہ موجودہ ہنگامی حالات میں زرمبادلہ بچانے کا ہو سکتا ہے۔ حالانکہ زرمبادلہ کی یہ موہوم بچت ان اعلیٰ مقاصد سے کوئی نسبت نہیں رکھتی جو حج کی عام اجازت سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

زرمبادلہ کو بچانے کے اور بھی بہت سے طریقے ہو سکتے ہیں۔ اب بھی ملک میں ایسی بہت سی اشیاء کی درآمد جاری ہے جو قطعی غیر ضروری اور سرمایانہ ہیں۔ انہیں بند کر کے کافی زرمبادلہ بچایا جا سکتا ہے۔ نیز یہ کہ بہت سے ایسے اخراجات ہیں جو محض نمائشی اور رسمی ہیں اور جن کے لئے بیرونجات سے مطلوبہ سامان فراہم کیا جاتا ہے انہیں ختم یا کم کر کے ہی کافی زرمبادلہ کی بچت ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر زرمبادلہ کی بچت کے سوا اس کا کوئی اور محرک ہے تو اس کی ہرگز کوئی اہمیت نہیں ہو سکتی بلکہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس فیصلہ سے عوام میں ایک طرح کی دل شکنی پیدا ہو جائے گی۔ جو موجودہ حالات میں ہرگز درست نہیں ہو سکتی۔

موجودہ ہنگامی حالات میں تو بہت زیادہ ضروری تھا کہ کثرت کے ساتھ پاکستان سے زائرین حج جاتے۔ تاکہ تمام دنیا سے آنے والے اور جمع ہونے والے مسلمانوں کو پاکستان پر بھارت کے حملے اور اہل کشمیر پر اس کے ظلم و ستم کے حالات سے آگاہ کیا جا سکتا۔ حج کے اجتماع پر جو زبردست رابطہ پورے عالم اسلام سے ہمارے زائرین حج ذاتی طور پر پیدا کر کے پاکستان کے موقف سے انہیں باخبر کر سکتے ہیں اور ان کی ہمدردیاں و توجہات حاصل کر سکتے ہیں وہ حکومت کے سفارتی اور دیگر ذرائع سے کہیں زیادہ موثر اور ہمہ گیر ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس کا اثر دنیا بھر کی رائے تک مفید ہو سکتا ہے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ اب کی مرتبہ باقاعدہ ایک منصوبہ بنا کر زیادہ سے زیادہ تعداد میں حج پر جانے کی اجازت دی جاتی۔ تاکہ پاکستان کے موجودہ کاز کو اسلامی دنیا کی تائید حاصل ہوتی۔ نیز بیت اللہ اور حرم نبوی میں حاضری کی سعادت سے خدا کی بے پایاں رضا اور نصرت حاصل کی جاتی، لیکن اس کے برعکس موجودہ فیصلہ سے ان مواقع کو بہت ہی محدود اور کم کر لیا گیا

غالباً اس پالیسی کے مرتب کرنے والوں کو نہ پاکستان کے مسلم عوام کے دینی جذبات کا ہی اندازہ ہے نہ ان اہم سیاسی فوائد کا ہی شعور ہے جو زیادہ سے زیادہ حجاج کے جانے سے حاصل ہو سکتے ہیں اسلامی احکام کی موافقت کی بات کو کیا کہیئے کہ اگر ایسا ہوتا تو شاید وہ اتنی غلط پالیسی مرتب نہ کرتے۔

ہمارے نزدیک حج کے بارے میں یہ فیصلہ موجودہ ہنگامی حالات کے نقطۂ نظر کے مطابق پاکستان کے لئے مفید و نفع بخش نہیں اور ہم گذارش کریں گے کہ اس بارے میں پھر غور کر کے فیصلہ پر نظر ثانی کی جائے۔ (ک)

خطبۂ استقبالیہ جہاد کانفرنس ملتان

سب سے پہلے میں اکابرین متحدہ اسلامی محاذ کو اہل ملتان کی جانب سے خوش آمدید کہتے ہوئے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں انہیں ایسے اہم اور نازک وقت میں متحد ہو کر قوم کے اندر جذبہ جہاد کو قائم رکھنے اور ترقی دینے کے لئے ملک کے طول و عرض میں جہاد کانفرنسیں منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی ان کے اس اقدام کو قوم بہ نظر استحسان دیکھتی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اس اتحاد پر قوم اور اکابرین ہر دو جتنا فخر کریں کم ہے بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقلال و استقامت کی توفیق مزید عطا فرمائیں۔ آمین!

حضرات! یہ عدم واقفیت، بخل اور اخفائے حقیقت پر محمول ہوگا اگر میں اُس جہاد کانفرنس کا ذکر نہ کروں جو جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ملتان میں جون ۱۹۵۷ء میں منعقد ہوئی تھی اکابرین جمعیۃ علماء اسلام کی خوشیوں کا آج کیا ٹھکانا ہو! انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہونا چاہیئے کہ انہوں نے اہل ملتان کے تعاون سے جون ۱۹۵۷ء میں جو شمع نورانی روشن کی تھی اُسے اور نمایاں اور روشن کرنے کے لئے آج دوسری دینی جماعتیں بھی اس جہاد کانفرنس میں شریک ہیں۔ بحمد اللہ یہ اتحاد و تعاون بہت ہی خوش آئند ہے۔ بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہوں۔ کہ یہ اتحاد نہ صرف پاکستان بلکہ اسلامی ممالک کے اتحاد کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین! ؎

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لیکر تا بہ خاکِ کاشغر

۶ ستمبر کے دن کو ہماری تاریخ میں جو اہمیت حاصل ہوئی ہے۔ اس سے آپ حضرات بخوبی واقف ہیں۔ اس دن سے پہلے رات کی تاریکی میں بھارتی درندوں نے بغیر الٹی میٹم نہایت بزدلی اور کمینگی سے ہماری سرحدوں کو پھاند کر سوتے ہوئے شہریوں پر بے پناہ ظلم و ستم ڈھائے۔

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں سے لیکر عام شہری تک جس نے بھی یہ خبر سنی اُس نے سب سے پہلے مالک حقیقی، خالق کل رب العالمین کو سچے دل سے امداد کے لئے پکارا۔ اس پکار میں سرحدوں پر ہندوستانی درندوں کے ظلم کا نشانہ بننے والے یتیم بچوں، بیواؤں اور عصمت مآب دوشیزاؤں کی چیخ و پکار بھی شامل تھی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور اس طرح یہ دن ہماری قومی زندگی کی کتاب میں ایک نئے باب کا موجب بنا ساری قوم ایک نیا ولولہ لے کر جاگ اٹھی۔ دل و دماغ میں ایسا ایمان افروز انقلاب آیا کہ اپنے اور بیگانے سب دنگ رہ گئے دوران جنگ جو بصیرت افروز حقائق اور حیرت انگیز واقعات رونما ہوئے اور ان سے بہادری، جانفشانی اور حب الوطنی کے جو نئے باب کھلے وہ ہماری تاریخ میں آب زر سے نہیں بلکہ آب زمزم سے لکھنے کے قابل ہیں۔

پاکستان کی بری، بحری اور فضائی افواج منصورہ کی فنی مہارت بہادری، جانبازی، شوق شہادت اور جذبہ حب الوطنی نے جو حیرت انگیز کارنامے انجام دیئے اُن سے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ ہوگئی۔ یہ کارنامے ساری قوم کے لئے لائق صد افتخار اور صد استحسان ہیں۔ قوم اور ان افواج کے سربراہ ان پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ دنیا بھر کے جنگی ماہرین نے ہماری افواج کی برتری اور قابلیت نیز سرفروشانہ و جاں نثارانہ خصوصیات کا اعتراف کیا ہے۔

یہ جہاد کانفرنس بھی قوم کے اسی جذبہ اور ولولہ کی آئینہ دار ہے اور اس کا مقصد بھی یہ ہے کہ اس جذبہ کو مزید ابھارا جائے اور حالت مستقل اور پائدار صورت اختیار کر سکے۔ علماء کرام اور ملک کے بہی خواہوں کی یہ سوچ اور کوشش بڑی دانشمندانہ ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ سب قربانیاں اللہ کے نام پر دی جا رہی ہیں اور اس عقیدے کے تحت دی جا رہی ہیں کہ اُن کا اجر دوسری زندگی میں ضرور ملے گا۔ موجودہ جنگ میں کامیابی اسی جذبہ کی مرہون منت ہے۔ اور یہ جذبہ نتیجہ ہے اس ایمان اور یقین کا جو اسلام نے مسلمان کو خدائے واحد کی ذات پر یوم آخرت کی جزا و سزا کا معتقد بنا کر دیا ہے۔ مومن کا مال، املاک، گھربار، ملک و دیار، اولاد، عزت حتیٰ کہ زندگی اور موت محض اللہ کے لئے ہے۔ اسی کی امانت ہے، جب وہ طلب کرے اس کی ادائیگی رضا و رغبت سے کرنے ہی میں حقیقی مسرت و شادمانی ہے۔ یہی اصل تحریک ہے جو موجودہ اخلاقی رجحان کی محرک بنی ہے۔ دشمن کی للکار اور جذبۂ جہاد کی ایمان افروز کشش نے مومن کی توجہ کو ہر طرف سے ہٹا کر اصل مرکز کی طرف لگا دی۔ اور مدتوں کا بھولا ہوا سبق ذہن و قلب پہ پھر تازہ ہو گیا۔ اس مبارک رجحان کو آگے بڑھانے اور اس اخلاقی اصلاح کو مستقل بنانے کے لئے اس جذبہ کی آبیاری ضروری ہے۔

پاکستان پائندہ باد ——— کشمیر زندہ باد!

(مورخ محمد خاں کوثر صدر مجلس استقبالیہ جہاد کانفرنس ملتان شہر)

بقیہ ——— اداریہ

حضرات کے بیانات و اعلانات ہم ہیں سے بعض لوگوں کے لئے حیرت و تکلیف کا موجب بھی ہوئے۔ لیکن بہرحال وہاں کے ۵ کروڑ مسلمانوں کی مشکلات اور ان کے لئے ان حضرات کی ذمہ داریوں کا معاملہ بھی معمولی نہیں ہے۔ ؎

کجا دانند حال ما سبک ساران ساحل ہا

بہرحال پاکستان کے سامنے بھارت کے ان ۵ کروڑ مجبور مسلمانوں کا مسئلہ بھی ہے۔ بھارت کے بد باطن فرقہ پرست ہندو ان بے بسوں پر ظلم و ستم کی ہر کمینگی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ (ک)

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا مزید دو ٹرک سامان جمعیۃ کے امدادی کیمپ واقع میر پور روانہ کر دیا گیا۔ اس سے قبل ایک ٹرک سامان بھیجا جا چکا ہے۔

بدل اشتراک ترجمان اسلام سالانہ چھ روپے ششماہی ساڑھے تین روپے

درون پردہ

مرزائیوں کے نئے سربراہ کے انتخاب کا قصہ

م، ش صاحب کی لاہور کی ڈائری سے

"نوائے وقت" ۲۲ دسمبر ۶۵ء کے شکریہ کے ساتھ

ایک خط ملاحظہ کیجئے۔ (بلا تبصرہ)

مکرمی م، ش صاحب!

السلام علیکم: میرا خیال تھا کہ آپ بے باک صحافی ہیں مگر مرزا ناصر کے معاملہ میں آپ کا پول کھل گیا ہے۔ یہ خوبی حمید نظامی مرحوم میں بدرجہ اتم موجود تھی جس نے قلم کی عصمت کو کبھی فروخت نہ کیا۔ ستمبر ۱۹۴۸ء میں جب قائد اعظم فوت ہوئے تو ہر احمدی کی زبان پر تھا کہ ان کی جگہ لینے والا بہترین آدمی تو موجود ہے مگر وہ احمدی ہے۔ آج بھی بات الٹی خود اس جماعت پر صادق آگئی کہ مرزا محمود احمد صاحب مرحوم کی جگہ پُر کرنے کے لئے آدمی تو بڑا موزوں موجود ہے مگر چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ان کے نہ لڑکے ہیں نہ پوتے بلکہ خالص جٹ ہیں۔ دروغ برگردن راوی۔ ایک احمدی دوست نے بتایا کہ جن ناموں کی فہرست سات آٹھ سال کی چھان بین کے بعد جولائی ۱۹۶۵ء میں ہینڈ آؤٹ کی گئی اس کے مطابق ۶۵-۱۱-۹ کو ان افراد مبول کی سختی سے شناخت کی گئی۔ پھر مسجد میں داخل کر کے سب جانب سے کھڑکیاں دروازے بند کر دیئے گئے۔ ہر ایک سے فرداً فرداً حلف نامہ پُر کروایا گیا کہ وہ ہر صورت میں خلافت کے ساتھ رہے گا۔ پھر مرزا عزیز احمد صاحب نے ان محصور آدمیوں سے کہا کہ نام پیش کیا جائے، مرزا ناصر احمد صاحب کا نام کچھ اس طرح پیش ہُوا اور تائید کی گئی جو محل نظر تھا۔ چنانچہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بصد مشکل اس شور میں آواز بلند کی۔ مرزا عزیز احمد صاحب کو متوجہ کیا اور بعد اجازت سب کو سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ تماشہ نہیں سمجھ بوجھ سے کام لیں۔ غور و فکر سے فیصلہ کیا جائے خواہ ساری رات لگ جائے۔ بات نامکمل تھی کہ ان کو بٹھا دیا گیا اور حکم ہُوا کہ جو مرزا ناصر احمد صاحب کے حق میں ہیں۔ ہاتھ اٹھائیں۔ اس پر شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ اٹھے اور انہوں نے صدر مرزا عزیز احمد صاحب کو متوجہ کیا کہ یہ طریقہ درست نہیں۔ پہلے سب نام دریافت کئے جائیں پھر ووٹ لئے جائیں۔ مگر انہیں یہ کہہ کر بٹھا دیا گیا کہ جو میں کر رہا ہوں درست ہے کسی کو دخل دینے کا حق نہیں۔ جب صرف مرزا ناصر احمد صاحب کو سامنے رکھ کر ووٹ گنے جا چکے تو پھر دوسرا نام پوچھا گیا جو مرزا رفیع احمد صاحب کا تھا۔ پھر ان کے ووٹ ہوئے جو کم ہونے تھے۔ حکومت کے لئے تو قابل توجہ یہ امر ہے کہ جو احمدی اب مرزا ناصر احمد کی بیعت نہ کریں گے۔ وہ ربوہ میں کیسے زندگی بسر کریں گے۔ ادھر ادھر دوسرے شہروں میں گزر بسر ہو جائے گی مگر وہاں جو کچھ ہوگا۔ اس کی شنوائی کہاں ہوگی؟ آج کل یہ چھان بین سختی سے شروع ہے۔ مگر ملک میں ہنگامی حالات ہیں۔ کیا آپ بتائیں گے کہ پوپ کا انتخاب کیسے ہوتا ہے؟ سنا ہے کہ وہ طریقہ بڑی رازداری اور ایمانداری سے ہے۔

(از طرف صادق حسن مہدی محلہ گوجرہ ضلع لائل پور)

خبر نامہ جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ میدان عمل میں مہاجرین کشمیر کے لئے امدادی سرگرمیاں

جناب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے حکم کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ نے ۲۵ نومبر ۱۹۶۵ء کو ہفتہ برائے امداد مہاجرین کی کارروائی کا آغاز کیا۔ لاؤڈ سپیکر کے ذریعے شہر کے مختلف حصوں میں گشت کیا گیا۔ جس میں جمعیۃ کے مخلص اور سرگرم رکن جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب نے اپنی دلکش تقریروں سے عوام کو مظلوم کشمیری مہاجرین کی مصائب کی طرف توجہ دلائی اور جمعیۃ کے کارکنوں نے جن میں مولوی قائم الدین جناب ماسٹر نذیر احمد جناب عبدالستار صاحب۔ جناب محمد اسحاق صاحب اور جناب دین محمد صاحب اور حافظ سرور صاحب، حافظ محمد شریف صاحب شامل ہیں بہت جانفشانی سے کام کیا۔ عوام نے نقد روپیہ امداد کپڑے لحاف، کوٹ، جوتے وغیرہ کافی تعداد میں مہاجرین کے لئے دیئے یہ سامان قریب قریب چھ عدد گانٹھ مالیتی ۶ ہزار روپیہ تیار ہو رہا ہے جو عنقریب جہلم ارسال کر دیا جائے گا۔ ابھی کام جاری ہے۔ نقد روپیہ بھی ارسال کیا جا رہا ہے۔ جناب عبدالکریم صاحب غریب آباد نے مہاجر فنڈ میں ایک رومر واچ دی ہے جو نیلام کی جائیگی۔

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ نے اس وقت مہاجرین کی امداد کے لئے ایک خاص پروگرام مرتب کیا ہے۔ جس کی تکمیل کے لئے ایک کمیٹی مرتب کی گئی ہے۔ جس میں مولانا فضل الرحمٰن، مولوی قائم الدین، حکیم عمرانی، حاجی نذر حسین اور جناب محمد اسحاق اور جناب ماسٹر نذیر احمد، حافظ سرور، جناب عبدالستار صاحب ولد حاجی حبیب الرحمٰن صاحب، حافظ محمد شریف صاحب و جناب دین محمد صاحب شامل ہیں۔ ان سب اراکین کی معیت میں مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کی گئی مولانا فضل الرحمٰن اور مولوی قائم الدین صاحب نے مہاجرین کی امداد کے لئے پرزور الفاظ میں عوام کو توجہ دلائی۔ اللہ کا احسان ہے کہ لوگوں نے نہایت گرمجوشی سے نقد اور کپڑے کی امداد کی توقع دلائی ہے۔ انشاء اللہ یہ جمع شدہ سامان جلد از جلد مہاجرین کیمپ میں پہنچا دیا جائے گا۔ اس سے پہلے ۷ / نومبر کو ایک گانٹھ دفتر مرکزیہ کو ارسال کر دی گئی ہے اور مبلغ ۲۰۰/- روپیہ بھی دیا جا چکا ہے

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

جمعیۃ علماء اسلام کندہ کوٹ

۱/۱۲/۶۵ ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کندہ کوٹ میں زیر صدارت حضرت مولانا دھنی بخش صاحب امیر ضلع جیکب آباد اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل امور طے پائے۔

(۱) فوری ضرورت کے لئے دو کیمپ (۱) ضلعی دفتر جمعیۃ کندہ کوٹ میں (۲) مدرسہ دار الفیوض کندہ کوٹ میں کھول دیئے گئے ہیں۔ یہ اجلاس عام اہل اسلام سے درخواست کرتا ہے کہ وہ کشمیری مہاجروں کی امداد کے لئے کپڑے، رضائیاں وغیرہ جمعیۃ علماء اسلام کے مقررہ مقام پر پہنچا دیں۔

(۲) شہر کندہ کوٹ کے لئے حضرت مولانا حقیر محمد صاحب نائب امیر ضلع حضرت مولانا عمر الدین صاحب خزانچی ضلع اور میر علی نواز خان صاحب کھوسہ کو کشمیری مہاجرین کے لئے ... بستر، کپڑے وغیرہ شہری عوام سے حاصل کرنے اور کیمپ میں جمع کرنے کے لئے مامور کیا جاتا ہے۔

(۳) حاجی میر محمد صاحب ناظم اعلیٰ ضلع مولانا سید احمد شاہ صاحب۔ مولانا غلام رسول صاحب اور میاں رشید احمد صاحب بیال کندہ کوٹ دورہ کر کے کشمیری مہاجروں کے لئے رضائیاں اور کپڑے وغیرہ مہیا کرینگے۔ لہذا ہر ایک گروہ کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ جمع شدہ سامان ۱۰ / شعبان ۱۳۸۵ھ تا ۱۵ / شعبان ۱۳۸۵ھ ضلعی دفتر جمعیۃ کندہ کوٹ یا مدرسہ دار الفیوض کندہ کوٹ میں جمع کرا دیں۔ ان دونوں کیمپوں کا سامان بوروں میں بند کر کے مقررہ کیمپ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خلیفہ حضرت لاہوری مدظلہ جامع مسجد گنبد والی جہلم کے پتہ پر بھیج دیا جائیگا تاکہ وہاں سے جمعیۃ کے قائم کردہ کیمپ میرپور (آزاد کشمیر) سامان پہنچ جائے۔

(نوٹ) ضلع کی تمام شاخوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے گاؤں میں دورہ کر کے کشمیری مہاجرین کے لئے بستر اور کپڑے جمع کر کے ضلعی دفتر جمعیۃ کندہ کوٹ یا مدرسہ دار الفیوض کندہ کوٹ میں بھیجتے رہیں۔ خصوصاً شہر کندہ کوٹ والے حضرات سے بھی یہی اپیل ہے۔ قبول فرمائیں۔

(ماسٹر احمد خاں دفتر جمعیۃ علماء اسلام کندہ کوٹ)

تمام شاخہائے جمعیۃ علماء اسلام کے نام

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام ... مقامی ضلعی اور صوبائی شاخوں سے گذارش ہے کہ فوراً اپنی اپنی جمعیتوں کے عہدہ داروں امراء، نظماء و کارکنوں کے نام و مکمل پتے صاف صاف لکھ کر مرکزی دفتر روانہ فرمائیں۔ نیز مرکزی شوریٰ میں ضلعی و صوبائی نمائندوں کے نام و پتے اور مرکزی مجلس عاملہ کے ارکان کے نام و پتے بھی مکمل تحریر فرمائیں۔

یہ کام نہایت ضروری ہے۔ جلد انجام دیں تاکہ پورے ملک کی جمعیۃ کا ریکارڈ صحیح کر کے مرتب و منظم کر دیا جائے۔

جمعیۃ کی جن شاخوں کے اپنے مستقل دفاتر ہیں اور دار المطالعہ وغیرہ ہیں۔ اُن کے پتے و تفصیل بھی تحریر فرمائیں۔

جمعیۃ کی ہر شاخ کو چاہیئے کہ وہ مرکزی دفتر سے رابطہ قائم رکھے اور ہر ماہ کے آخر میں اپنی کارگذاریوں کی رپورٹ مرکزی دفتر کو روانہ کرتی رہے اور اپنے ضلع و صوبہ کے مراکز سے کلیۃً وابستہ رہے۔ اضلاعی اور صوبائی جمعیتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ مرکزی دفتر سے باقاعدہ رابطہ قائم رکھیں اور ہر ماہ اپنی کارگذاری و حالات کی رپورٹ روانہ کرتے رہیں۔

(احمد حسین کمال۔ آفس سیکرٹری مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور)

جمعیۃ علماء اسلام کے امدادی کیمپ واقع میرپور (آزاد کشمیر) کی سرگرمیاں

(جناب رشید صاحب ارشد قریشی کی رپورٹ)

مختلف مہاجرین سے ملاقاتیں اور اُن کی آواز

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے ارشاد کے مطابق میرپور شہر اور نواحی دیہاتوں میں جا کر مہاجرین کی ضروریات کا جائزہ لیا گیا اور ان میں جمعیۃ علماء اسلام کی چٹیں تقسیم کی گئیں جن کے ذریعہ وہ کیمپ سے سامان ضرورت حاصل کر سکیں۔ چنانچہ راجوری کے ایک معزز کشمیری حاجی فضل حسین صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اپنے علاقہ میں میں نے سب سے پہلے مجاہدین کی معیت میں تحریک آزادی کو فروغ دیا اور میرے قبیلہ کے دو ہزار افراد نے ہتھیار لے کر بھارت کے بزدل ناکام و نامراد سورماؤں کا مقابلہ کر کے شاندار روایات کا افتتاح کیا۔ بھارتی سورما مورچوں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے اور ہمارے نوجوانوں کی تاب نہ لا سکے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ذاتی رقم تین لاکھ روپیہ مجاہدین کے انتظامات پر صرف کئے ہیں۔ جنگ بندی اور مجاہدین کی واپسی کے بعد مورخہ ۲۴ / ستمبر کو حاجی صاحب کے خاندان کے بچے اور عورتیں بوڑھے میرپور کو چل دیئے۔ راستہ میں بھارتی بزدل درندوں نے اپنی درندگی کا مظاہرہ ان پر حملہ کی صورت میں کیا اور حاجی صاحب کا لخت جگر خالد جس کی عمر دو سال تھی حراست میں لے لیا اور کہا یہ گیا کہ جو آدمی اس بچہ کو لینے آئے اُس کی اطلاع فوج کو کی جائے مگر باقی خاندان کو حاجی صاحب نے میرپور پہنچا کر کسی طرح سے اپنے لخت جگر کو درندوں سے حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کر لی۔ چنانچہ حاجی صاحب کے قبیلہ کے چالیس پینتالیس افراد کی ضروریات کا جائزہ لیا اور بستر کپڑے برتن صابن وغیرہ ان کے مکان پر پہنچا دیئے گئے۔ حاجی صاحب کہہ رہے تھے کہ ہم نے اتنے مصائب کو خندہ پیشانی سے محض اس لئے لبیک کہا ہے کہ ہمارے اسلاف کا سرمایہ مصائب پہنچنے پر صبر کرنا ہی تاریخ کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔

والدین کی وصیت پر قرآن مجید کو سینے سے لگا کر چل پڑا

موضع بھروٹ تحصیل راجوری کے ایک معزز بھائی فیض محمد نے بتایا کہ میں نے اکثر اثنا میں مجاہدین کی خدمت پر صرف کیا اور مجاہدین کی معیت میں شانہ بشانہ لڑ کر اپنی آنکھوں سے نصرت خداوندی کو دیکھا کہ تیس چالیس آدمی ہزاروں کے مقابلہ میں نکلتے اور ان کو شکست فاش دے کر کامیابی اور کامرانی حاصل کرتے ہیں۔ جس وقت جنگ بند ہو گئی۔ کشمیری عوام پر خصوصاً مسلمانوں پر کشمیر کی زمین دن بدن تنگ کی جا رہی ہے اور مسلمانوں کی رپورٹیں پہنچائی جا رہی ہیں کہ انہوں نے مجاہدین کی معاونت کی ہے اور مجاہدین کے معاونین مسلمانوں پر مظالم و بربریت کے پہاڑ ڈھائے جا رہے ہیں

(باقی صفحہ ۶ پر)

بقیہ۔ خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

دی۔ سسکتی نوجوان لڑکیوں کو پکڑ پکڑ کر لے جا رہے ہیں۔ میری بھی نوجوان لڑکیاں تھیں ان کے ناموس کی حفاظت کی خاطر میں نے رات کو بچوں کو ساتھ کر لیا۔ اتنے میں پتہ چلا کہ جارحانہ دشمن آج رات کو ادھر آرہے ہیں۔ چلتے وقت مجھے والدین کا قدیمی اور قلمی قرآن کریم کا مجلد نسخہ دیکھ کر یاد آیا کہ والدین نے وصیت فرمائی تھی کہ جدھر بھی جاؤ اسے ساتھ لے کر جانا۔ چنانچہ اسے اٹھایا اور چل دیا۔ جموں تا آخر تک کھانے کو کوئی چیز نہ ملی۔ جنگل کی درختوں گھاس اور گھٹیوں کو کھاتے ہوئے میرے بچے۔ اس نے فرمایا کہ اس وقت بنگالی کی یہ حالت ہے کہ رو رو کے دیر تک بیہوش ہو جاتی ہے

ایک قافلے کی آمد اور اس کی اعانت

۳۰ نومبر کو ہمارے کیمپ میں ایک نوجوان لڑکی کھڑی خون کے آنسو رو رہی تھی اور ہر فرد بشر کو غور دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے سے افسردگی بکھر رہی تھی۔ اتنے میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی خطیب سرائے عالمگیر نے دریافت فرمایا کہ بیٹی کیا بات ہے۔ کیوں آنسو بہا رہی ہو تو اس نے کہا کہ میں خاوند اور بچوں سمیت رات میرپور پہنچی اور اب کیمپ میں آئی ہوں کہ یہ ہزاروں لوگ جو سامان لے جا رہے ہیں شاید ان میں میرے پانچ نوجوان بھائی جو بھارتی درندوں کا شکار ہو گئے ہیں بچ کر پہنچ گئے ہوں۔ خیر جمعیۃ علماء اسلام کے امدادی کیمپ سے اس کی ضرورت کا سامان بستر، کپڑے، برتن، آٹا، صابن وغیرہ دے کر رخصت کیا گیا۔ اس کے خاوند نے بتایا کہ میرے سینہ میں رائفل کا اگلا حصہ ٹھونس ٹھونس کر یرغمال کیا۔

پرویزیت سے توبہ اور جمعیۃ میں شمولیت

میں قبل ازیں گمراہی کی بنا پر پرویزیت کے مسائل کو پڑھتا تھا۔ یہاں تک کہ میں مکمل پرویزی بن گیا۔ اور میرے عقائد بھی اسی طرح کے ہوگئے حتیٰ کہ میرے تمام رشتہ دار مجھ سے قطع تعلق کر گئے۔ اب مجھے پورا پتہ چلا ہے کہ پرویزی فرقہ نہایت ہی بطلان کی طرف جا رہا ہے اور اس میں دنیا و آخرت کا نقصان ہے اب میں نے توبہ کر لی ہے اور یقین کر لیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات برحق ہیں۔ اب میں جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مکمل متفق ہوں۔ آپ مہربانی کر کے میرے اس خط کو ہفت روزہ ترجمان اسلام میں شائع کریں تاکہ لوگوں کی غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ میری راہنمائی کرے۔ آمین!

(احقر حافظ رحیم بخش مدرسہ صدیقیہ مستنگ تلات ڈویژن مغربی پاکستان)

عطیہ برائے مہاجرین کشمیر

انجمن تحفظ پاکستان کی طرف سے بتوسط مولانا کوثر نیازی صاحب مدیر شہاب پوری کپڑے برائے امداد مہاجرین کشمیر وصول ہوئے۔

اطلاع

حافظ گل محمد صاحب سابق مدرس مدرسہ اسلامیہ حنفیہ شاہ نکدر ضلع سرگودھا مدرسہ ہذا سے علیحدہ کر دیئے گئے ہیں۔ آئندہ تمام رقوم برائے مدرسہ براہ راست صدر انتظامیہ روانہ کریں۔

(حاجی اللہ بخش صدر مدرسہ اسلامیہ حنفیہ شاہ نکدر ضلع سرگودھا)

اطلاع عام

مدرسہ جامعہ رحیمیہ جھنگ صدر کا کوئی سفیر مقرر نہیں ہے اور نہ کسی صاحب کو چندہ جمع کرنے کے لئے رسیدیں دی گئی ہیں۔ نیز مفتی عبدالحکیم صاحب مدرسہ ہذا کے اہتمام سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔ مدرسہ کی معاونت پتہ ذیل پر فرمائیں۔

نور محمد مہتمم جامعہ رحیمیہ رجسٹرڈ جھنگ صدر)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی تمام شاخوں کے نام

امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے ضلع کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ضلعی دفتر سے باقاعدہ رابطہ قائم رکھیں اور اپنی تمام کارگذاری۔ دفاعی فنڈ، ہفتہ مہاجرین کشمیر وغیرہ سے فوری طور پر ضلعی دفتر کو مطلع کریں۔ تاکہ مکمل رپورٹ مرکزی دفتر میں روانہ کی جائے۔

(محمد رفیق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا)

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے کشمیری مہاجرین کیلئے سامان کے ایک ٹرک کی روانگی

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے کشمیری مہاجرین کے لئے [illegible] سامان کا ایک ٹرک [illegible] جمعیۃ علماء اسلام جہلم کی معرفت آزاد کشمیر روانہ کیا۔ سامان میں [illegible] دالیں، بستر، کمبل [illegible] [illegible] تک کے ہمراہ [illegible] صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ شہر سرگودھا جہلم تک گئے۔

جمعیۃ علماء سرگودھا کے امیر مولانا محمد [illegible] صاحب نے بتایا کہ جمعیۃ کی طرف سے [illegible] مزید امدادی سامان ایک ہفتہ کے اندر آزاد کشمیر روانہ کئے جائیں گے۔ [illegible] پانچ ہزار روپیہ نقد اور بہت سا سامان [illegible] بھیجا گیا ہے۔

(نوٹ) یہ نقد رقم اور اشیاء صرف شہر کی جمعیۃ کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔

(محمد رفیق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام — سرگودھا)

تبصرہ

علماء دیوبند کا مسلک

یہ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا ایک علمی مقالہ ہے [illegible] علماء کرام طلباء [illegible] استعداد رکھنے والوں کے لئے مفید اور علمی مباحث سے بے خبر حضرات کے لئے [illegible] ہے۔ اس میں فقہ و فقہاء، تصوف و صوفیاء، کلام اور متکلمین [illegible] اور علماء دیوبند کا نقطہ آغاز کے عنوانات کے تحت بیسیوں مسائل پر خوبصورتی سے [illegible] کے مطابق بحث کی گئی ہے۔ کاغذ اچھا۔ سائز [illegible] صفحات [illegible] ٹائٹل [illegible] قیمت ایک روپیہ بارہ پیسے۔ ملنے کا پتہ

ادارہ الصدیق ملتان مغربی پاکستان

دینی مدارس

دائمی جہاد کے اصل مورچے ہیں۔ انہیں کسی حال میں بھی کمزور نہ ہونے دیں۔ مدرسہ تفہیم القرآن ہنگامی دور میں کافی مقروض ہوگیا ہے مخیر حضرات خصوصی توجہ فرمائیں۔

(عظمت تفہیمی۔ ناظم مدرسہ تفہیم القرآن جھنگ صدر)

بقیہ: ـــــ تذکرہ تاریخ

مجبور کر رہا ہو اور دوسری جانب مظلوم و مقتول خلیفہ کے قصاص کا مطالبہ آمادہ کر رہا ہو وہاں کسی فریق کو بھی برسرِ باطل ٹھہرانا ناممکن تھا اور اس باہمی قتال کو جس میں اگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے حضرت خزیمہ بن ثابتؓ، حضرت عمار بن یاسرؓ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے بلند پایہ اصحاب رسولؐ اور حضرت معاویہؓ کی طرف سے بدری صحابی حضرت معن بن یزیدؓ، مغیرہ بن شعبہؓ، عبداللہ بن عمر فاروق رضؓ حتیٰ کہ حضرت علیؓ کے حقیقی بڑے بھائی حضرت عقیلؓ بن ابی طالب جیسے کبار اصحاب لڑ رہے ہوں۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس جنگ کو اگر اس کے آخری انجام تک جاری رہنے دیا جاتا تو کتنے ہولناک نتائج نکلتے۔ دونوں طرف کے ۹۰ ہزار آدمی جن میں صحابہ کرام کی کثیر تعداد تھی کام آچکے ہوتے۔ اور کسی کی فتح و شکست کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہ گیا تھا۔ یہ صورت حال دیکھ کر حضرت علیؓ کی فوج کے امیر اشعث بن قیسؓ کانپ اٹھے اور بلند آواز سے کہا:۔

"اے معاویہؓ۔ اگر مسلمانوں کی باہم لڑائی کا یہی عالم رہا تو سرزمین عرب ویران ہو جائے گی رومی شام پر قابض ہو جائیں گے اور ایرانی کوفہ و بصرہ پر" (اخبار الطوال صـ۲۰۱)

حضرت معاویہؓ نے یہ بات سنی تو بے چین ہو گئے اور حضرت علی رضؓ کے پاس پیغام پہنچایا:۔ کہ

"اب ہم کو اس تباہ کن جنگ کا خاتمہ کر دینا چاہیئے"

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ دیکھا کہ جنگ کسی طرح رکنے نہیں پا رہی ہے اور اگر دونوں فریق باہم لڑ کر یونہی کھیت ہو رہے تو۔ حضرت علی رضؓ کے سالار فوج اشعث بن قیس کے اندیشے کے مطابق واقعی سرزمین عرب ویران ہو جائیگی مملکت اسلامیہ کی حفاظت کرنے والے اور سنبھالنے والے جب نہیں رہیں گے تو واقعی رومی تمام شام پر اور ایرانی عراق کوفہ و بصرہ پر متصرف ہو کر حجاز مقدس تک کو خطرہ میں ڈال دیں گے۔ چنانچہ آپ نے جنگ کو بند کرانے کے لئے آخری چارہ کار کے طور پر نیزوں پر قرآن کے نسخے بلند کرا دیئے اور فریقین میں اعلان کرا دیا کہ:۔

"یہ کتاب اللہ ہمارے تمہارے درمیان حکم ہے"

اس تدبیر کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ چلتی ہوئی تلواریں رک گئیں امت مسلمہ باہمی خون ریزی سے باز آگئی اور مکمل تباہی سے بچ گئی حضرت عمرو بن عاصؓ کا تنہا یہ کارنامہ ایسا تھا کہ تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جاتا اور ہمیشہ اس کی تحسین کی جاتی رہتی لیکن اس جنگ کے رک جانے سے جن مفسدین کے اسلام کش ارادے بری طرح ناکام ہوئے۔ ان کے واسطے حضرت عمرو بن عاصؓ کی یہ تدبیر پیچ و تاب پیدا کر دینے والی تھی۔ وہ اب جواباً کچھ اور تو نہیں کر سکتے تھے۔ البتہ ذہنی انتقام لینے کے لئے انہوں نے حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے اس فعل کو غلط معنی پہنا کر انہیں بدنام کرنا شروع کر دیا۔ اور حیرانی ہے کہ ان کی اس انتقامی کارروائی کو من گھڑت باتوں کے ساتھ آج کے مدعیانِ تحقیق بھی ہلا چون و چرا قبول کر لینا چاہتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عاص رضؓ کی جس تدبیر نے امت محمدیہ کو ہلاکت خیز کشت و خون سے بچایا، اسی تدبیر کو حضرت عمرو بن عاصؓ کا فریب و چال بتایا جاتا ہے۔ اس خیال مفروضہ پر کہ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو حضرت علیؓ کو فتح حاصل ہو جاتی۔ حالانکہ یہ کشمکش جس دور میں داخل ہو چکی تھی اس میں اول تو کسی فریق کے لئے فتح کا امکان ہی باقی نہیں رہ گیا تھا اور اگر کسی فریق کو فتح حاصل ہو بھی جاتی۔ تو وہ ایسی فتح ہوتی جس میں سب کچھ کھویا جا چکا ہوتا۔ ہر دو جانب کے تمام ولاۃ و والیانِ اسلام مارے جا چکے ہوتے۔ لے دے کے چند سو نفوس بچ رہتے۔ جن کے لئے ناممکن تھا کہ اندلس کے ساحل سے ریگ زار سندھ تک کی وسیع و عریض اسلامی سلطنت کو سنبھال سکتے۔ یقیناً اس کا نتیجہ حضرت علی رضؓ کے امیر لشکر کے بقول عرب کی مکمل ویرانی، روم کے عیسائیوں اور ایران کے مجوسیوں کے از سر نو غلبہ کی صورت میں نمودار ہوتا، کتنا عظیم کارنامہ حضرت عمرو بن عاص رضؓ نے انجام دیا تھا اور کتنے بدترین معنی اس کارنامے کو پہنانے کے آج تیرہ صدیوں بعد بھی علم و تحقیق تو کیا صداقت و دیانت تک سے عاری ہو کر متین کئے جا رہے ہیں

"تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو"

ایک ایسا صحابی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معتمد علیہ رہا، حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا معتمد علیہ رہا۔ حضرت عمر رضؓ کا معتمد علیہ رہا۔ اور جس نے مسلمانوں کی تباہ کن خانہ جنگی کو اپنی نہایت اعلیٰ درجہ کی خوش تدبیری سے ختم کرا دیا۔ اس کے ذمہ دغا و فریب اور طمع و خود غرضی کے الزامات لگانا نادانی ہی نہیں بلکہ باطنی ہے

التحکیم

بہر حال امت کے سر سے خانہ جنگی کا ہلاکت خیز دور حضرت عمرو بن عاص رضؓ کی اعلیٰ تدبیر سے ٹل گیا اور باہمی مفاہمت کے لئے مجلس تحکیم قائم ہو گئی۔ جس کے ایک رکن آپ بھی قرار پائے۔ دوسرے رکن حضرت ابو موسیٰ رضؓ تھے نیز سعد بن ابی وقاصؓ، مغیرہ بن شعبہؓ، ابن زبیر رضؓ، عبدالرحمٰن بن حارث رضؓ، ابن عباس رضؓ، ابن عمر رضؓ وغیرہ اکابر صحابہ و اعیانِ امت بھی تحکیم کی گفتگو میں شریک ہوئے۔

اس تحکیم میں طے پایا کہ منصب خلافت کے لئے حضرت علی رضؓ اور حضرت معاویہ رضؓ کے بجائے کسی تیسرے فرد کا انتخاب کیا جائے۔ لیکن تیسرے فرد کے بارے میں فیصلہ نہ ہو سکا، کہ کون ہو۔ اور اسے امت محمدیہ کی رائے عامہ کے سپرد کر دیا گیا تجاویز کو مجمع عام میں سنا کر فریقین اپنے اپنے مقامات پر واپس چلے گئے۔ (مروج الذہب مسعودی ۲/ ۴۰)

اس واقعہ پر مزید جو حاشیہ آرائیاں کی گئی ہیں اور حضرت عمرو بن عاص رضؓ سے دوسری باتیں منسوب کر کے صحابہ کرام کو ایک دوسرے کے ساتھ گتھم گتھا اور گالی گلوچ پر اترنے والا بتایا گیا ہے۔ اسے صرف طبری نے نقل کیا ہے جو سراسر کذب و افترا پر مبنی ہے اور مفسدین کی سیاسی ناکامی کے جذبات کا مظہر ہے اس واقعہ کا راوی ابو مخنف لوط بن یحییٰ کوفی ہے۔ جو تمام ائمہ کے نزدیک غالی شیعہ اور غالی کذاب تھا۔ (تہذیب التہذیب اسماء الرجال)

فریقین واپس ہوئے تو حضرت علی رضؓ کی فوج میں شامل مفسدین نے اس تحکیم و فیصلہ کے خلاف محاذ بنانا شروع کر دیا۔ اس سلسلہ میں ان مفسدین نے جو ہنگامے اور قتل و غارت گری پھیلائی۔ اس کی تفصیل میں جانے کا یہ موقعہ نہیں تا آنکہ اس دوران حضرت علی رضؓ نے کئی بار شام پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کیا اور پھر توڑ دیا۔ اس دوران مصر میں حضرت علی رضؓ کے عمال نے بالخصوص نئے والی محمد بن ابی بکر رضؓ نے سخت تشدد شروع کر دیا۔ صورت حال چاروں طرف بگڑنے لگی اور اندیشہ تھا کہ مصر ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ رومی افریقہ کی طرف سے گھس کر سارے علاقہ پر دوبارہ تصرف قائم نہ کر لیں۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضؓ حضرت معاویہ رضؓ کے کہنے سے دوبارہ مصر گئے اور بارہ سال بعد ۳۸ھ میں اپنے فتح کردہ مصر و آباد کردہ شہر فسطاط میں داخل ہوئے اہل مصر نے نہایت خوش دلی و اطمینان سے ان کا خیر مقدم کیا اور امن و سکون قائم ہو گیا۔

حضرت علی رضؓ اور حضرت معاویہ رضؓ کی افواج کے درمیان تحکیم کے بعد بھی مختلف مقامات پر کئی جھڑپیں ہوتی رہیں تاہم صلح کی بات بھی چلتی رہی اور سنہ ۳۹ھ میں ایک تحریری معاہدہ کے ذریعہ باہم صلح صفائی ہو گئی۔ جس کی رو سے شام و مصر کا انتظام و سربراہی حضرت معاویہ رضؓ کے پاس رہی اور حجاز، یمن عراق، فارس و کرمان کا علاقہ حضرت علی رضؓ کے انتظام و سربراہی میں رہنے دیا گیا۔

اس طرح حضرت عمرو بن عاص رضؓ کی ترغیب و تدبیر سے یہ نزاع ختم ہو گیا۔ (تاریخ کامل ابن اثیر ۳/ ۳۲۴ تاریخ اسلام ذہبی ۱/ ۳۵۶)

قاتلانہ حملہ

مفسدین نے جب یہ دیکھا کہ امت میں اتحاد کا دور پھر عود کر آیا ہے۔ اور یہ تین بڑے یعنی حضرت علی رضؓ، حضرت معاویہ رضؓ اور حضرت عمرو بن عاص رضؓ ایک دوسرے سے قریب ہوتے جا رہے ہیں تو انہوں نے ان تینوں کو ہی قتل کر دینے کا خفیہ پروگرام بنا ڈالا۔ بدقسمتی سے حضرت علی رضؓ اس سازش کی زد میں آگئے اور شہید ہو گئے۔ حضرت عمرو بن عاص رضؓ کی جگہ دھوکہ سے ایک دوسرے صاحب قتل ہو گئے، اور حضرت معاویہ رضؓ پر وار اوچھا پڑا اور بچ گئے۔

شہادت علی رضؓ کے بعد ان کے جانشین ان کے بڑے صاحبزادے حضرت حسن رضؓ ہوئے تو مفسدین نے انہیں مجبور کر دیا کہ وہ حضرت معاویہ رضؓ سے جنگ کریں۔ حتیٰ کہ دونوں کی فوجیں ایک دوسرے کے مد مقابل آگئیں۔ یہ ایک اور تباہ کن فتنے کا آغاز تھا۔ حضرت معاویہ نے اس کا احساس کیا اور حضرت عمرو بن عاص سے کہا کہ:۔

"اگر یہ دونوں فوجیں ٹکرائیں تو ملک داری و انتظام ختم ہو جائے گا، عزت و آبرو، مال و اسباب کی حفاظت ناممکن ہو جائے گی۔ بہتر ہے کہ حسن رضؓ کو صلح کی دعوت دی جائے۔" (صحیح بخاری ۱/ ۳۷۶)

حضرت حسن رضؓ سے بھی حضرت علی رضؓ آخری وقت میں یہ فرما گئے تھے کہ:۔

"بیٹا معاویہ رضؓ کی امارت قبول کرنے سے کراہت مت کرنا ورنہ سخت تباہی اور خون خرابہ دیکھو گے"

(ابن کثیر ۸/ ۱۲۲۔ ازالۃ الخفاء ۲/ ۵۵۷

ابن الحدید ۳/ ۸۳۶

چنانچہ پیغام صلح ملتے ہی حضرت حسن رضؓ نے بخوشی مصالحت

PHONE No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132

তরজুমানেইসলাম TARJUMAN-E-ISLAM

লাহোর LAHORE

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا وفد آزاد کشمیر کو

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے ۵ ار رجب سے ضلع میرپور آزاد کشمیر میں امدادی کیمپ کھول کر ہزاروں مہاجرین کی سخت آڑے وقت میں خدمت کی۔ دوسرا کیمپ راولاکوٹ ضلع پونچھ میں کھولا گیا ہے اور سامان پہنچانا شروع ہو گیا ہے۔ اب جمعیۃ علماء اسلام کے علماء کا وفد ۶ر دسمبر کو مظفرآباد روانہ ہو رہا ہے۔ جہاں سے تمام آزاد کشمیر کا دورہ کرے گا۔ مفصل پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۶ر دسمبر	مظفرآباد	پبلک جلسہ سے خطاب اور صدر آزاد کشمیر حکومت سے ملاقات
۷ر دسمبر	دھیرکوٹ	پبلک جلسہ سے خطاب
۸ر دسمبر	باغ	〃 〃 〃 اور مہاجر کیمپ کا معائنہ
۹ر دسمبر	رہاڑہ۔ ڈھل	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۱۰ر دسمبر	راولاکوٹ	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۱۱ر دسمبر	ہجیرہ	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۱۲ر دسمبر	عباس پور	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۱۳ر دسمبر	تراڑکھل	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۱۴ر دسمبر	پلندری	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۱۵ر دسمبر	واپس راولپنڈی	

کچھ اپنی بات

دوستوں اور کرم فرماؤں کی خدمت میں

"ترجمان اسلام" کا نیا دور

ایک عرصہ کے انتشار اور غالباً مایوسی سے ہو جانے کے بعد آپ ترجمان اسلام کے اس پرچے میں تبدیلی ملاحظہ فرمائیں گے۔ یہ تبدیلی آپ کے عزیز جریدے کو اعلیٰ معیار کی طرف لے جانے کا آغاز ہے۔ دعا کیجئے کہ ہم جلد مطلوبہ معیار تک آپ کے پرچہ کو پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں۔

میں یہاں ان مشکلات کا ذکر نہیں کروں گا، جن سے ان تبدیلیوں کے لئے آپ کے پرچے کو گذرنا پڑا اور گذرنا پڑ رہا ہے۔ دراصل آپ کی خصوصی دلچسپی اور توجہ ہی آپ کے اس مطالبہ کی تکمیل کر سکتی ہے کہ پرچہ ہر اعتبار سے اعلیٰ ترین معیار کا بن جائے۔ (احمد حسین کمال)

مزید رقوم و سامان کی فراہمی و اطلاع

ولایت حسین صاحب عثمان گنج لاہور۔ سامان متفرق — ۹ عدد		وصول
جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ ایک بنڈل پارسل کپڑے وغیرہ		〃
جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا	۱۰۰۰ — ۰	〃
ماسٹر عبدالواحد صاحب ۲۴۔ ۵ ح اوکاڑہ	۱۰ — ۰	〃
حافظ ممتاز علی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام بھکر۔ ضلع میانوالی	۱۰۰ — ۰	〃
جمعیۃ علماء اسلام شہدادپور ضلع سانگھڑ سونے کی انگوٹھی ۱ عدد۔ بستر ۱ عدد۔ نقد ۲۶۳/۰ مقامی طور پر حبیب بنک میں جمع کرائے	۲۶۳ — ۰	اطلاع
جمعیۃ علماء اسلام تلمبہ ضلع ملتان بذریعہ مولانا سید نہاز احمد شاہ صاحب گیلانی۔ علاوہ ازیں سو من گندم اور کثیر تعداد میں کپڑے بھیجے	۲۰۰۰ — ۰	〃
جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ بذریعہ حکیم عمرانی صاحب (قسط دوم)	۵۰۰ — ۰	
مولانا محمد یونس صاحب جامع مسجد لورہ براستہ گھوڑا گلی ضلع راولپنڈی	۲۰ — ۰	
حافظ ثناء اللہ صاحب اسلام ہوزری لاہور گرم جرسیاں و سویٹر ۳۰ عدد		

• — جمعیۃ علماء اسلام بھیں ضلع جہلم کی طرف سے میرپور (آزاد کشمیر) میں واقع جمعیۃ علماء اسلام کے امدادی کیمپ میں بھیجا گیا سامان معرفت جمعیۃ علماء اسلام جہلم۔

قسط اول:۔ پارچات، قمیصیں، شلواریں۔ کوٹ۔ جرسیاں۔ دوپٹے وغیرہ ۱۶۸ عدد ان سلا کپڑا ۱۲۰ گز — برتن ۲۰ عدد۔ متفرق اشیاء ۱۰ عدد

— بذریعہ جمعیۃ علماء اسلام جہلم ارسال کی گئیں۔ قسط دوم ،،

پارچات متفرق کوٹ، شلواریں۔ قمیص۔ کھیس وغیرہ — ۷۹ عدد

ان سلا کپڑا ½۲۰ گز۔ برتن متفرق ۱۹ عدد۔ بستر۔ رضائیاں، تلائیاں۔ تکیے ۵۸ عدد انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ از بیوہ شاہنواز شہید سابق سالار جمعیۃ علماء اسلام بھیں۔ مزید سامان جمع ہونے کی توقع ہے۔ (سلطان محمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام بھیں تحصیل چکوال)

حاجی محمد صدیق صاحب درانی کریانہ مرچنٹ کنڈیاں ضلع میانوالی	۲۰ — ۰	وصول
معرفت مولانا مصطفےٰ الحسن صاحب خطیب مسجد فتح محمد روڈ — لاہور	۳۰ — ۰	〃
میزان	۳۹۴۳ — ۰	

المجمع البحوث الاسلامیہ قاہرہ (مصر)

قاہرہ میں منعقدہ عالمی اسلامی کانفرنس (المجمع البحوث الاسلامی) کا دوسرا سالانہ اجتماع تقریباً دو ہفتوں کے متعدد اجلاسوں کے بعد ختم ہو گیا ہے۔ اس کانفرنس کے بارے میں مغربی پریس نے جس طرح کی معنی خیز خاموشی اختیار کی اور اس سے متعلق خبروں کی اشاعت کو جس حد تک امت کے ممالک میں روکا اور چھپایا ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کانفرنس کی عملی کارروائیوں کے اثرات کتنے دوررس ثابت ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ مصر اور بیشتر عرب ممالک میں برسراقتدار یورپی سامراج سے نبرد آزما ہیں۔ اس کانفرنس کے تفصیلی حالات شائع ہوتے رہے ہیں۔ اور پوری عرب دنیا و عالم اسلامی کو اخبارات و نشریات کے ذریعہ کانفرنس سے اور کانفرنس میں شرکت کرنے والے مدعوئین سے اور کانفرنس کی کارروائیوں سے اچھی طرح متعارف کیا جاتا رہا ہے۔

یورپ و امریکہ کی صلیبی قوموں کے دانشوروں و ارباب کار کے لئے اس کانفرنس کا چبھتا ہوا پہلو یہ ہے کہ اس میں حصہ لینے والے بیشتر افراد یورپی سامراج کے ان مخالف عناصر کے سلسلہ سے وابستہ لوگ ہیں۔ جو دو تین صدیوں سے ہر جگہ متواتر اس استعمار کو چیلنج کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ان عناصر کا فکری اتحاد، عملی یکجہتی اور مشترکہ نصب العین اگر ایک بار پھر شعور کا ہمہ گیر کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ تو مغربی سامراج کی تین سو سالہ قیادت و سیادت جو اب بھی ذہنی، سماجی و اقتصادی دائروں میں ایشیا اور مشرق پر کم و بیش قائم ہے بالکل ختم ہو کر رہ جائے گی۔ اب اس طرح کی کانفرنسوں کے انعقاد کو بالجبر تو روکا نہیں جا سکتا۔ ان کو بے اثر بنانے کے لئے یہ عیارانہ حربہ سود مند ثابت ہو سکتا ہے کہ اس کی اشاعت و تشہیر عام روک دی جائے۔ اس لئے کہ پروپیگنڈے اور خبر رسانی کے وسائل ابھی تک مغربی قوموں کے ہاتھوں میں ہی ہیں۔

مغرب نے ملت اسلامیہ کی وحدت کو تین طریقوں سے پارہ پارہ کیا۔ انہیں مختلف قومیتوں اور وطنیتوں میں تقسیم کر کے انہیں نام نہاد عصریت زدہ اسلامی تحریکوں و تنظیموں میں گروہ در گروہ بانٹ کر اور انہیں اسلاف کرام کے طریقوں اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے قافلوں سے بے تعلق و جدا کر کے مسلمانوں میں سے جن افراد و جماعتوں نے ان تینوں منصوبوں میں کسی ایک کو بھی پورا کرنا چاہا۔ مغرب نے اس کی پبلسٹی خوب کی۔ لیکن جہاں اس سے ہٹ کر، خالص اسلامی انداز فکر سامنے آیا، تو اس پر پردہ ڈالنے اور اسے ناکام بنانے کا ہر جتن مغرب نے کر ڈالا۔

قاہرہ میں منعقدہ اسلامی کانفرنس کے ساتھ یہ سلوک، مغرب کی اسی ذہنیت کا آئینہ دار ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کی واپسی کے بعد جو اب عمرہ و زیارت حرمین کی سعادت حاصل کرنے کے بعد حجاز مقدس سے واپس آ رہے ہیں۔ انشاء اللہ اس کانفرنس سے متعلق تمام کارروائیوں کو ترجمان اسلام کے صفحات کے ذریعے اہل طلب کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔ (ک)

ارشاد عالی: ہمارے اس تحریک کے روح رواں حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ باوجود ہر قسم کے کمالات ظاہری اور باطنی کے اور تصوف و معرفت خداوندی میں استغراق و انہماک کے ان کی خصوصی توجہ اس خبیث انگریزی حکومت کے استیصال کی طرف ہمیشہ آخر دم تک رہی۔ ان پر بغض فی اللہ کا اس قدر غلبہ تھا کہ فرماتے تھے: "مجھ کو اپنے نفس کے ساتھ یہاں تک بدگمانی ہے کہ غالباً مجھ کو اسلام کی خیر خواہی اور محبت اس قدر نہیں ہے۔ جتنی کہ اس خبیث قوم (انگریز) کی بدخواہی اور عداوت۔" حالانکہ یہ بغض بھی اسلامی محبت کا ہی لازمہ ہے۔

(حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

تاریخ و سوانح

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

راہ خدا میں ذات رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر انگلیاں کٹوانے والے کو قدرت خالی ہاتھ کیسے چھوڑ دیتی۔ خدا کے اس انعام میں آزمائش کا جو لطیف پہلو تھا، مجاہد اس میں سو فیصدی کھرا اور پورا اترا۔ دولت دنیا انبار در انبار ہو کر ان کے ہاتھوں میں آ رہی تھی۔ مگر یہ انسان، دولت دل کا مالک انسان دونوں ہاتھوں سے یہ دولت اسی خدا کی راہ میں دن رات لٹا رہا۔ جو خدا اس کا حقیقی عطا کرنے والا تھا۔ ہر نعمت نئی نعمت اس کی زندگی میں خوف احتساب کی ایک نئی یاد دلا جاتی تھی۔ آخرت کی اس کڑی منزل کی یاد جب ہر نعمت ختم ہو چکی ہوگی۔ مگر ہر نعمت کا حساب دینا باقی ہوگا۔ جب خدائے ذوالجلال فرمائے گا۔ اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا۔ جب بھائی بھائی سے، اولاد والدین سے اور والدین اولاد سے آنکھیں چرائیں گے۔ اور جب زمین و آسمان الامر یومئذ للہ کی ہیبت بازگشت سے گونج رہے ہوں گے۔ یہ احساس، یہ فکر، یہ مواخذہ، یہ اندیشہ جواب دہی فقط دل کو دنیا ہی میں بوجھل بنائے ہوئے نہ تھا، بلکہ اکثر و بیشتر ان کے چہرے، ان کی آنکھوں اور ان کے سراپا سے ٹپکتے لگتا تھا

ایک دن میں چار لاکھ کا صدقہ

حضرت طلحہؓ کی بیوی نے اپنے خاوند کو سخت پریشانی سے ہراساں اور سرگرداں دیکھا تو سمجھیں کہ کوئی بہت بڑی مصیبت آ گئی ہے۔ دریافت کیا تو جواب ملا۔

"اے نیک بخت! میں اس لئے پریشان ہوں کہ زر و مال بڑھتا ہی جاتا ہے۔ میں اتنی دولت کا حساب اپنے رب کو کیسے دوں گا؟"

پھر جب تک اسی دن چار لاکھ کی رقم صدقہ نہ کر دی ان کے دل کا بوجھ ہلکا نہ ہوا۔ قبیلے کے قبیلے ان کے انفاق پر پلتے رہتے تھے۔ بنو تیم کے گھرانوں میں

(باقی صفحہ ۶ پر)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ سے شائع کیا۔

حق وصداقت کا اتباع

(مولانا محمد احتشام الحسن کاندھلوی)

ہر معمولی سمجھ والا انسان بھی یہ بات بخوبی جانتا ہے۔ کہ دنیا میں حق و باطل دونوں موجود ہیں۔ اور حق کو اختیار کرنے میں انسان کی نجات اور فلاح و بہبودی ہے اور باطل کو اختیار کرنے میں ہلاکت اور تباہی و بربادی ہے۔

یہ حق و باطل کے معرکے ابتداء سے ہیں اور آخر تک قائم رہیں گے۔ نہ کبھی حق بالکل معدوم اور نیست و نابود ہوگا۔ اور نہ کبھی باطل کا بالکلیہ خاتمہ ہوگا۔ حق و باطل باہم ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اس لئے ہر ایک کی معرفت اور شناخت کے لئے دوسرے کا وجود حتمی اور لازمی ہے۔ اشیاء کی اصل حقیقت ان کی اضداد ہی سے واضح ہوتی ہے۔ جھوٹ نہ ہو تو سچ کی حقیقت اور وقعت کون جان سکتا ہے۔

دنیا کی تاریخ بتا رہی ہے۔ کہ کبھی دنیا میں حق کو غلبہ ہوتا ہے۔ جو انسانیت اور شرافت کے عروج و فروغ کا دور ہوتا ہے۔ اور کبھی باطل کو غلبہ ہوتا ہے اس دور میں انسانیت اور شرافت مفقود ہوتی ہے اور شیطنت و بہیمت کو پورا عروج و فروغ ہوتا ہے۔ اب انسان کے لئے صرف دو ہی راستے ہیں۔ حق کو اختیار کرکے انسانیت اور شرافت کو اوج کمال تک پہنچائے یا پھر باطل میں پھنس کر اپنی انسانی خصوصیات اور امتیازات کا یکسر خاتمہ کردے۔ اور شیطنت و بہیمت کو پروان چڑھائے۔ اور اپنے کو اس پر قربان کردے کوئی تیسرا راستہ نہیں۔ صرف یہی دو راستے ہیں جو افراد اور اقوام کے لئے کھلے ہوتے ہیں۔ افراد بھی اسی سے ترقی پاتے ہیں۔ یا پستی کے گڑھے میں گرتے ہیں۔ اور اقوام بھی اسی سے ترقی یافتہ یا پسماندہ کہلاتی ہیں۔ دراصل قوموں کا عروج و زوال ان کے افراد کے کردار کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ جس قوم کے افراد کی اکثریت باطل میں مبتلا ہوتی ہے۔ اور گمراہیوں کے دلدل میں پھنسی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ قوم انسانیت و شرافت سے دور ہوتی ہے۔ حقیقت میں نگاہوں میں حقیر ہوتی ہے۔ اگرچہ اس کا ظاہر حسین و جمیل خوشنما شاندار دکھائی دیتا ہو۔

یہ قوم تباہی اور بربادی کے بالکل کنارے پر ہوتی ہے۔ جب چاہے اس کا بیڑا غرق ہو جائے۔

دنیا نے یہ مناظر بھی بارہا دیکھے ہیں کہ جب کوئی قوم باطل میں منتہیٰ کو پہنچ جاتی ہے۔ تو پھر اس کا ردِعمل شروع ہوتا ہے۔ اور آخرکار وہ قوم ذلیل و خوار ہوتی ہے۔ اب نجات و فلاح اور ترقی کمال کا اصل دار و مدار حق وصداقت پر قیام اور باطل سے بالکلیہ احتراز ہے۔ اسی لئے حق و باطل کی تحقیق اور جستجو انسانی کا سب سے اہم انفرادی و جماعتی فریضہ ہے۔ جس کے بغیر نہ افراد ترقی کر سکتے ہیں۔ اور نہ قوم عروج و کمال حاصل کر سکتی ہے۔ جب انسان باطل میں پھنس جاتا ہے تو حق اس کی نگاہوں سے بالکل اوجھل ہو جاتا ہے اسی طرح حق پر قائم ہو جانے کے بعد باطل کے تمام پردے خود چاک ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ باطل باطل کی طرف کھینچتا ہے۔ اور حق حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ جس طرح حق صرف ایک ہے۔ اسی طرح اس کی ضد باطل بھی صرف ایک ہے۔ جس کی بیشمار شاخیں ہیں۔ انہی شاخوں اور باطل شاخوں کی وجہ سے حق کے بھی بکثرت مراتب اور درجات ظاہر ہو گئے۔ اس وقت ہمیں حق و باطل کو واضح کرنا مقصود ہے۔ تاکہ ہر شخص اپنی زندگی کا رُخ استوار رکھ سکے۔ حق و باطل کی تمیز نہ ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں امام راغب اصفہانی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حق کے اصل معنی واقع کے مطابق اور موافق ہونا ہے۔ پھر حق کا اطلاق متعدد معنی کے لئے آتا ہے۔

(۱) کسی شے کو مقتضائے حکمت کے موافق ایجاد کرنے والے کو حق کہتے ہیں۔ اسی لئے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو حق کہتے ہیں۔ کہ اس نے کائنات کی ہر چیز کو مقتضائے حکمت کے موافق ایجاد فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

ثم ردوا الی اللہ مولاھم الحق

"پھر لوگ لوٹائے جائیں گے اللہ کی طرف جو ان کا آقا حق ہے"۔

اس کے تھوڑے بعد ارشاد ہے:

فذلکم اللہ ربکم الحق فما ذا بعد الحق الا الضلال فانی تصرفون

"پس یہ اللہ ہے تمہارا پروردگار حق اور نہیں ہے حق کے سوا مگر گمراہی سو تم کہاں گردش میں ہو"۔

(۲) اس شے کو بھی "حق" کہتے ہیں جو مقتضائے حکمت کے موافق ایجاد کی جائے۔ اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ہر کام "حق" ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے

ما خلق اللہ ذالک الا بالحق

"نہیں پیدا کیا اللہ نے یہ سب کچھ مگر حق سے"۔

الحق من ربک

"حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے"۔

وانہ الحق من ربک۔ "اور بے شک یہ حق ہے تمہارے پروردگار کی طرف سے"۔

(۳) جو شے درحقیقت واقع کے مطابق ہو۔ اس کا اعتقاد رکھنے کو بھی "حق" کہتے ہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے۔ اللہ اور رسول اور اللہ کی کتاب قرآن کا اعتقاد حق ہے۔ اور دوبارہ زندہ ہونے جزا و سزا اور جنت و دوزخ کا اعتقاد حق ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

فھدی اللہ الذین اٰمنوا لما اختلفوا فیہ من الحق۔

پس ہدایت دی اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو اس حق کی جس میں لوگ اختلاف کر رہے تھے۔

(۴) اس فعل و قول کو بھی حق کہتے ہیں۔ جو ضرورت کے موافق بقدر ضرورت، ضرورت کے وقت سرزد ہو جیسے کہا جاتا ہے۔ تمہارا یہ کام حق ہے اور تمہاری یہ بات حق ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

کذالک حقت کلمۃ ربک

"اسی طرح حق ہے تمہارے پروردگار کی بات"

حق کی بالکل ضد اور نقیض باطل کہلاتی ہے۔ پس باطل وہ ہے۔ جس کی تلاش و جستجو کے بعد کوئی اصل نہ نکلے اور بالکل بے حقیقت ہو۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے

ذالک بان اللہ ھو الحق وان ما یدعون من دونہ الباطل

"یہ اس لئے کہ اللہ وہی حق ہے اور اس کے سوا جن معبودوں کو لوگ پکارتے ہیں باطل ہیں"۔

حق و باطل کی اجمالی تفصیل سامنے آگئی۔ جس سے یہ بھی واضح ہو گیا۔ کہ انسان کو کامیاب زندگی کے لئے حق کے بغیر چارہ نہیں۔ اگر باطل کو اختیار کرے گا تو لامحالہ انجام کار ناکام اور تباہ و برباد ہوگا۔

اسی دین حق اور طریق حق کو روشن کرنے کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے تاکہ روئے زمین پر حق وصداقت پھیلے اور مذہب حق باطل مذاہب پر غالب آئے۔ ارشاد ربانی ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

"اللہ وہ ذات ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر تاکہ اس کو ہر دین پر غالب کرے"۔

اسی دین حق اور طریق حق کو اختیار کرنا ہدایت ہے جو اصل سعادت ہے۔ اور اس کو چھوڑ کر باطل راستوں کو اختیار کرنا ضلالت و گمراہی ہے۔ جو عین شقاوت ہے۔ ضلالت و شقاوت سے بچنا اور ہدایت و سعادت کی راہ اختیار کرنا انسان کا اصل طغرہ امتیازی ہے اسی لئے اس کو عقل کا سرمایہ دیا گیا کہ صحیح و غلط اور حق و باطل میں فرق و امتیاز کرے۔ صحیح اور حق کو اختیار کرے اور غلط اور باطل سے احتراز کرے۔ اسی لئے

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور ——— جمعہ ۱۱ جون ۱۹۶۵ء

قومی وصوبائی اسمبلیوں کے اجلاس

چند گذارشات

ان سطور کی اشاعت کے بعد قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس شروع ہو جائیں گے۔ نو منتخب شدہ اسمبلیوں کا یہ پہلا اجلاس ہوگا۔ ان اسمبلیوں میں قدیم ممبران کی بہت ہی قلیل تعداد آئی ہے۔ بیشتر چہرے نئے ہیں۔ اور منظور نظر بن کر آئے ہیں۔ موجودہ اسمبلیوں میں سب سے بڑی کمی جو باقی رہ گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کوئی قابل اعتماد عالم دین وہاں نہیں پہنچ سکا ہے۔ اور اس کمی کا احساس اسمبلیوں کی ہر نشست پر محسوس کیا جاتا رہے گا تاہم نو منتخب شدہ اراکین سے بھی اس بات کی توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ اسلام کے معاملہ میں اپنی نارسائی کا احساس رکھتے ہوئے یہ لحاظ قائم رکھیں گے، کہ جہاں کہیں اسلامی احکام و قوانین کے اجراء کا معاملہ سامنے آئے یا جہاں کہیں موجودہ قوانین اسلامی تعلیمات کے خلاف جا رہے ہوں۔ ان کو اسلام کے مطابق تبدیل کرائیں، اور اس بارے میں ہمیشہ علماء حق کی رائے اور فیصلہ کو پیش نظر رکھیں اور تسلیم کریں۔

ابتدائی رسمی کارروائیوں کے بعد اسمبلیوں کا بجٹ اجلاس شروع ہو جائے گا۔ یہ دونوں صوبوں اور پورے ملک کا بجٹ ہوگا اور ملک کی ضروریات کے لحاظ سے اسے تیار کیا جائے گا۔ اس موقعہ پر ممبران اسمبلی کو چند خاص باتیں پیش نظر رکھنا ضروری ہیں۔

اولاً یہ کہ بجٹ میں کسی ایسے مصرف کو ہرگز نہیں آنے دینا چاہیئے۔ جس کی زد بالواسطہ یا بلاواسطہ دین پر پڑتی ہو، اخلاق پر پڑتی ہو، اور ملت اسلامیہ کے استحکام و وحدت پر پڑتی ہو۔ اس وقت مغربی تعلیم کی عنایات سے ہمارے یہاں قلم کاروں کا ایسا گروہ پیدا ہو چکا ہے۔ جسے علم دین کے ماہر ہونے کا دعویٰ ہے۔ لیکن جس کی تمام تر علمیت و واقفیت مستشرقین یورپ سے مستعار اور ان کی رہین ہے۔ یہ لوگ مختلف صورتوں میں تحقیقات اسلامی اور ثقافت اسلامیہ وغیرہ کے عنوان سے اپنی فکر کا جال نئی نسل کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ان سب کا مرکزی نقطہ نظر یہ ہے، کہ زمانہ کے حالات کے مطابق اسلام کو ڈھالا جا سکتا ہے۔ یعنی بالفاظ دیگر اس کا حلیہ تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ یہ اسلام میں تحریف و مسخ کی خطرناک راہ ہے۔ اس قسم کی چیزوں کے لئے کم از کم سرکاری بجٹ سے کوئی اعانت ہرگز نہیں ہونی چاہیئے۔ سرکاری خزانہ کی تمام تر رقم عوام سے آتی ہے۔ اور عوام مسلمان صرف اس دین کے ہی ماننے والے ہیں، جو سلف صالحین سے بلا تغیر و تبدل منتقل ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اس لئے سرکاری خزانہ سے ان کے جذبات کے خلاف رقم خرچ کرنا مسلمان عوام کے ساتھ ناانصافی اور بد دیانتی ہے۔ اسی طرح بہت سے ادارے یہاں بد اخلاقی، فواحش اور جنسی ہیجان پیدا کرنے کے لئے ثقافت و ادب کے نام پر مجالس و محافل کے انعقاد کی سرگرمیاں جاری کئے ہوئے ہیں۔ اور ناولوں، افسانوں و مختلف لٹریچر کے ذریعے نوجوانوں کے اذہان کو مسموم بنا رہے ہیں۔ سرکاری خزانے سے ان کی امداد بھی عوام کے ساتھ ظلم و زیادتی کے مترادف ہوگی۔

ثانیاً یہ کہ بجٹ کی منظور شدہ تمام رقمیں عوام کی بہبود کے لئے خاص ہونی چاہئیں۔ اس وقت ہمارے یہاں سخت قسم کی اقتصادی و معاشی ناہمواری پائی جاتی ہے۔ سوائے ایک محدود و خاص طبقے کے جس کے قبضے و تصرف میں ملک کے تمام دولت آفریں وسائل چلے گئے ہیں۔ عوام کی اکثریت روز بروز معاشی و اقتصادی پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ان حالات میں بجٹ کے ہر جزء پر اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس سے عام آدمی کی حالت بہتر ہو۔ بڑھتی ہوئی گرانی سے نجات ملے۔ غریب اور متوسط طبقے کے لئے ضروریات زندگی حاصل کرنا آسان ہو جائے۔

ثالثاً یہ کہ اس وقت وطن عزیز بھارتی جارحیت کا ہدف بنتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ ہندوستان اپنی گرتی ہوئی ساکھ سنبھالنے کے لئے پاکستان کو اپنے حملوں کا نشانہ بنانا چاہتا ہے۔ اس صورت حال کو زیادہ طول دینے کے بجائے بہتر ہوگا کہ ایک فیصلہ کن اقدام کر ڈالا جائے۔ اس ملک کے تاریخی تقاضے آخرکار ایک دن اس پر مجبور کر ہی دیں گے۔ چنانچہ اس موقعہ کے لئے پاکستان کی پوری ملت مسلمہ کو دندان شکن جواب دینے کے لئے تیار و کمربستہ کر دینا چاہیئے۔ جہاد کی تیاری میں ہی فتح و کامرانی کی نوید پوشیدہ ہے۔ اور موجودہ بجٹ کا ایک حصہ خاص طور پر اس مقصد کے لئے خرچ کیا جانا چاہیئے۔ تاکہ پاکستان کا ہر باشندہ ایسے وقت وطن عزیز کا دفاع بھی کر سکے اور دشمن کو منہ توڑ جواب بھی دے سکے ——— بہرحال ایک نئی اور خطرناک آزمائش کے موقع پر اسمبلیوں کے یہ اجلاس شروع ہو رہے ہیں۔ ملک کا دفاع اور حملہ آور کے ہر ممکنہ اقدام کا برحق جواب نیز عوام کے اندر حوصلہ، امید اور یقین کا جذبہ پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ نزاکت وقت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ نئے دور میں سابقہ عہد کی تمام کوتاہیوں کی تلافی کر دی جائے۔ نئی اسمبلیوں کو اب تابناک روایات کا آغاز کرنا چاہیئے۔ قانون سازی کے مراحل میں عوامی بہبود کو سب سے اولیت دی جائے۔ اور اسلام کے تقاضوں کو پورا کرنے کا کام کافی آگے بڑھایا جائے۔ تاکہ قوم میں اپنے مستقبل کے لئے اعتماد و یقین پیدا ہو سکے۔ (ک)

افریشیائی کانفرنس

جلد ہی الجزائر میں افریشیائی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے اس کانفرنس میں پاکستان کی طرف سے صدر محمد ایوب خاں بہ نفس نفیس شریک ہونے والے ہیں۔

ایشیا اور افریقہ کی قومیں مدت دراز تک یورپ کی استعماری طاقتوں کا نشانہ، حرص و آز بنی رہی ہیں۔ ان سامراجی قوموں نے نہایت بے رحمی کے ساتھ کرۂ ارض کے اس وسیع و عظیم خطے کی شہ رگ کا خون چوسا ہے یہاں کے عوام میں ان تمام لعنتوں کو فروغ دینے کی بھرپور کوششیں کی ہیں۔ جن سے آدمی کی خودداری اور غیرت ختم ہو جاتی ہے۔ ان میں ہر قسم کی بد اخلاقی پھیلانے کے جتن کئے ہیں۔ ان کی معاشی و اقتصادی حالت کو پست تر بنایا ہے۔ ان کے باہمی معاملات میں اتنی شدید تلخیاں اور پیچیدگیاں پیدا کی ہیں۔ کہ وہ اتحاد و موانست کی نعمت سے قطعی محروم کر دیئے گئے ہیں افلاس، بے ضمیری، ناچاقی، جہالت اور خود غرضی کے تحفے افریقہ اور ایشیا کے عوام کو مغرب کی سامراجی پالیسی نے عطا کئے تھے۔ کم و بیش دو سو سال تک لوٹ کھسوٹ کا یہ بازار گرم رہا۔ تاہم اس درجہ ناسازگار اور پُر خطر حالات کے باوجود ایشیا اور افریقہ میں انسانوں کا ایک قافلہ بھی مصروف سعی و عمل و ایثار و قربانی رہا ہے۔ جس نے حریت، یقین اور خودداری کی شمع کو روشن کئے رکھا۔ یہ قافلہ ان مسلمان اکابر علماء حق کا تھا۔ جن کے خون شہادت سے ہندوستان، مصر، شام، طرابلس، افریقہ وغیرہ ممالک کے دامن رنگین و تابناک ہیں۔ انہوں نے یورپ کے فرنگی استعمار کو کسی وقت تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے اسلام کے عطا کردہ حق آزادی و صداقت کے علم کو ہر حالت میں اونچا اٹھائے رکھا۔ وہ دو صدیوں تک ہر طرح کے ظلم و ستم کا نشانہ بنتے رہے۔ لیکن حق گوئی و حق کوشی سے باز نہ آئے۔ بالآخر ان کی یہ سخت جانگسل و طویل جد و جہد رنگ لائی۔ ...... مغربی سامراج کا ایوان سنگیں شکستہ ہونا شروع ہو گیا ایشیا، اور افریقہ کی آزادی کی راہ صاف ہو گئی اور ...... آج افریقہ اور ایشیا کے ممالک ایک زندہ قوت کی حیثیت سے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

اگرچہ راہ کی مشکلات ابھی بہت گراں اور سخت ہیں۔ دشمن کے ارادے اور منصوبے بھی کچھ کم خطرناک نہیں۔ تاہم افریقہ اور ایشیا کی آزادی کا یہ قافلہ آگے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ الجزائر کی ہونے والی افریشیائی کانفرنس اس قافلے کے آئندہ سفر کے لئے ایک نشان منزل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور مغربی استعمار کے تابوت میں ایک اور کیل ثابت ہوگی۔

ہم اس کانفرنس کی کامیابی کی تمنا کرتے ہیں اور ان کے باہمی اتحاد کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اس لئے کہ افریقہ و ایشیا کا مستقبل بالآخر اسلام سے وابستہ ہو کر رہے گا۔ (ک)

بقیہ — حق و صداقت کا اتباع

ہدایت و ضلالت دونوں راستوں کو پوری واضح کر دیا گیا۔ اور دین و مذہب کے بارے میں کسی پر جبر و اکراہ نہیں کیا گیا۔ اگر جبر و اکراہ ہو تو پھر وہ مذہب عقلی اور اختیاری نہیں رہتا۔ جبری غیر اختیاری مذہب بن جاتا ہے ارشاد ربانی ہے۔

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔

"دین کے بارے میں جبر و اکراہ نہیں اس لئے کہ ہدایت گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے"

اب اس دین حق اور راہ ہدایت پر لوگوں کو لانے کا طریق یہ نہیں کہ ان کو زبردستی دین حق قبول کرنے اور راہ ہدایت اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے۔ بلکہ اس کا راستہ صرف یہ ہے کہ دین حق اور راہ ہدایت کو واضح کر کے ان کے سامنے رکھ دیا جائے۔ تاکہ وہ اپنی عقل وغیرہ سے کام لیں۔ حق اور صداقت کو قبول کریں اور باطل اور ضلالت سے گریز کریں۔

جب حق و صداقت کی روشنی سامنے آ جاتی ہے تو اس کے نور کے سامنے باطل و گمراہی کی تاریکی کسی طرح قائم نہیں رہ سکتی آفتاب کے طلوع ہونے کے بعد رات کی اندھیری اور تاریکی کسی طرح بھی قائم نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔

قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

"اے محمدؐ کہہ دو کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔ بیشک باطل مٹنے ہی کے قابل ہے"۔

اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ہر باطل اور ہر گمراہی کا اصل توڑ یہ ہے کہ اس کے سامنے حق کو واضح کر کے رکھ دیا جائے اور گمراہی کے مقابلے میں ہدایت کے راستے کو پیش کر دیا جائے۔ اگر باطل کو اس کے حال پر چھوڑ دیا گیا تو اس میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا۔ اور اگر گمراہی کے راستوں کے مقابلہ میں ہدایت کا راستہ نہ بتایا گیا تو کوئی کس طرح گمراہی کے راستوں سے بچ کر ہدایت کے راستے پر آ سکتا ہے۔ جب تک رات کی اندھیری میں مشعل روشن نہ کی جائے گی۔ اندھیری کبھی دور نہ ہو گی اور روشنی کبھی نہ پھیلے گی رات کی تاریکی اسی وقت دور ہو سکتی ہے۔ جب آفتاب کی روشنی نمودار ہو جائے۔ پس ایک گم گشتہ راہ انسان کو جب تک صحیح راستہ نہ بتایا جائے گا۔ وہ کبھی راہ راست پر نہ آئے گا یوں ہی بھٹکتا رہے گا کبھی منزل مقصود تک نہ پہنچ سکے گا

اب اگر انسانی برادری کو جہالت اور گمراہی سے نکالنا ہے۔ تباہی اور بربادی سے بچانا ہے۔ تو اس کی صورت اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ کہ دین حق کو اس کے سامنے واضح کر کے رکھ دیا جائے۔ اور صراط مستقیم اس کو دکھلایا اور بتلایا جائے۔ جب تک یہ ناواقفیت دور نہ کی جائے گی۔ وہ کبھی راہ راست پر نہیں آ سکتا۔ اور دین حق کو قبول نہیں کر سکتا۔

پروردگار عالم کی جانب سے اسی مقصد کی تکمیل کے لئے ایک لاکھ ۲۴ ہزار انبیاء اور رسولوں کو بھیجا گیا۔ جو مختلف زمانوں، مختلف قوموں اور مختلف علاقوں میں آئے اور اپنے اپنے زمانہ میں اپنی اپنی قوموں اور اپنے علاقہ والوں کو ان کی زبانوں میں یہ پیغام حق پہنچایا۔ اور مخلوق خدا کو راہ راست اور دین حق پر قائم کیا۔

جب نبوت و رسالت کا سلسلہ سردار دو جہاں سردار انبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا۔ تو اس پیام کی ساری ذمہ داری امت محمدیہ کے واقف کار رول اور ذی علم لوگوں پر عائد کی گئی۔ ارشاد نبوی ہے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل (میری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کے مانند ہیں۔ یعنی جو ذمہ داریاں انبیاء بنی اسرائیل پر عائد تھیں۔ وہ امت محمدیہ کے علماء پر عائد ہیں اور ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے بعد لامحالہ وہ علماء انبیاء بنی اسرائیل کے مانند ہو جائیں گے۔ اس لئے کہ جو کام انبیاء کا تھا اسی کام کو علماء امت انجام دے رہے ہیں۔ اور جس مقصد کے لئے ان کو بھیجا گیا تھا۔ اسی مقصد کی تکمیل علماء کے ہاتھوں ہو رہی ہے یہ ہے علماء امت کا اصل منصب اور ان کی اصل ذمہ داری اور اس ذمہ داری کی ادائیگی میں ہر وہ مومن۔ مسلمان ان کا شریک کار اور معاون و مددگار ہے۔ جو دین سے معمولی واقفیت بھی رکھتا ہو۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہر اتباع کرنے والے کو اپنی دعوت حق میں شریک کار قرار دیا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے

قل ھٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی

"اے محمد کہہ دو یہی ہے میرا راستہ۔ بلاتا ہوں اللہ کی طرف علی وجہ البصیرت میں بھی اور وہ ہے۔ وہ شخص بھی جس نے میرا اتباع کیا ہے"۔

ظاہر ہے جب تک عامہ مسلمین کا علماء امت کو تعاون حاصل نہ ہو گا۔ صرف علماء اس اتنی بڑی عالم میں پھیلی ہوئی انسانی برادری تک پیغام خدا اور دین حق کس طرح پہنچا سکتے ہیں۔ یہ کام تو دوسروں کی شرکت اور تعاون سے ہی انجام پا سکتا ہے۔ علماء تو صرف صحیح رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اور وہ بھی اس وقت جب عامہ مسلمین عمل کے لئے آمادہ ہو جائیں۔

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام سرگرم عمل نہ ہوتے۔ اور دین کو پھیلانے کی بے پناہ جد و جہد نہ کرتے۔ تو دین اسلام اس سرعت رفتار کے ساتھ کس طرح دنیا میں پھیلتا، اور دنیا کو حق سے آگاہ کرتا۔ اور ہمارے اسلاف کرام اگر اسلام کی روشنی کو پھیلانے اور پہنچانے میں کمی اور کوتاہی کرتے تو آج ہم کس طرح اس روشنی سے آشنا ہوتے۔

اسی طرح موجودہ لوگوں اور آئندہ آنے والی نسلوں کی پوری ذمہ داری موجودہ مسلمانوں اور اسلام کے علمبرداروں پر عائد ہے۔ اگر خدانخواستہ اس ذمہ داری کی ادائیگی میں کمی اور کوتاہی اختیار کی گئی۔ تو پھر لامحالہ موجودہ لوگوں کی گمراہی کا بار مسلمان قوم پر ہو گا۔ اور آنے والی نسلوں کی گمراہی کی بھی یہی قوم ذمہ دار ہو گی۔ اس لئے کہ جو ذمہ داری اس قوم کے خواص اور عوام پر عائد کی گئی تھی۔ وہ پوری نہ کی گئی جس کا لازمی نتیجہ قوم کا انحطاط ہے اور پستی میں گرنا ہے۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اگر اس تاثر کی بنیاد کسی طرح کی غلط فہمی پر ہے تو اب اس وضاحت کے بعد اسے قائم نہیں رہنا چاہیئے۔ اور ملک و ملت کو شر انگیزیوں سے بچا کر اتفاق و اتحاد کی راہ پر ڈالنا چاہیئے۔ واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم۔

(محمد عبد اللہ کافی
بہاولپور)

اعلانات و اطلاعات

رشید ابن رشید کتاب کے متعلق ایک وضاحت

کچھ عرصے سے کتاب رشید ابن رشید کے ایک خاص حصے کو موضوع سخن بنا کر جمعیۃ علماء اسلام کے متعلق غلط فہمی پھیلائی جا رہی ہے جو سراسر دیانت اور حقیقت کے خلاف ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ مصنف کتاب نے ایک خاص مسئلے پر علماء سے استفتاء کیا تھا۔ اور آج جمعیۃ علماء حق کو مجبور خاص ہدف ملامت بنایا جا رہا ہے۔ ان کے پاس وہ استفتاء اشاعت کتاب سے قریباً ایک سال پہلے بھیجا گیا تھا۔ اور ان کے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ اس خاص مسئلے کو کسی تماشائی کتاب کا حصہ بنا کر شائع کیا جائیگا یا مصنف کتاب اور مستفتی کس مسلک سے تعلق رکھتا ہے۔ جو مسائل دریافت کئے گئے تھے وہ یہ ہیں:۔

(۱) مسلک اہلسنت والجماعت میں یزید کافر ہے یا مومن؟

(۲) اس پر شخصی لعنت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

یہ استفتاء ملک کے قریباً ۲۰ علماء کے پاس بھیجا گیا۔ اور دیوبندی و بریلوی علماء نے متفقہ یہ جواب دیا۔ کہ یزید کافر نہیں، اور اس کے خاتمہ علی الکفر پر کوئی شہادت نہیں ہے لہٰذا اس پر شخصی لعنت کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ یہ جواب عقائد اور فقہ حنفی کی کتابوں کے حوالہ جات سے لکھا گیا۔

ظاہر ہے کہ یہ مسئلہ دیوبندی اور بریلوی علماء کا تسلیم شدہ ہے اور جس فقہ کے ماننے کے دونوں مدعی ہیں۔ اس میں مسئلے کی نوعیت بالکل یہی ہے اور یہ جواب بالکل مختلف نہیں ہے۔ مگر انتہائی افسوس ہے کہ بعض ناعاقبت اندیش ایسے وقت میں جبکہ ملک کو اتحاد اور کامل یکجہتی کی ضرورت ہے۔ وہ اس مسئلے کو صرف علماء دیوبند کی طرف منسوب کر کے اس سے انتہائی غلط مطالب اخذ کر کے فتنہ و فساد کی آگ کو ہوا دینے میں مصروف ہیں۔ اور صرف استفتاء کے جواب کو لیکر کتاب مذکور کی ساری اغلاط کو علماء حق کی طرف منسوب کر کے اپنی دیانت اور شرافت کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑتے ہیں اس لئے ہم یہ وضاحت ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ علماء حق نے صرف خاص مسئلے کا متفقہ اہلسنت جو جواب دیا ہے۔ اس کا کتاب مذکور کی تصدیق و تصویب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور کتاب کے جو مسائل مسلک اہلسنت کے خلاف ہیں ان سے ان کا دامن قطعی طور پر پاک ہے۔

(باقی کالم تین کے نیچے) ۴۴

بقیہ صفحہ اول: حضرت طلحہؓ

حضرت طلحہ کی کفالت سے چولہے جلتے، اور چراغ روشن ہوتے۔ لڑکیوں اور بیواؤں کے ڈولے اٹھتے اور جہیز تیار ہوتے۔ تیس ہزار کا مقروض بھی سامنے آیا تو طلحہؓ نے قرض کے بوجھ سے اس کی گردن چھڑانے میں پس و پیش نہ کیا۔ یہ بھی ہوا کہ کوئی بہت بڑی رقم ان کے ہاتھوں میں آئی۔ مگر فی سبیل اللہ لٹانے کے دھنی نے یہ دولت گھر تک آنے کی نوبت نہ آنے دی۔

حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں انہوں نے ایک بڑی جاگیر کا سودا کیا۔ سات لاکھ ہاتھ آئے۔ مگر بیت المال سے گھر تک کے راستہ میں اس رقم میں سے ایک پائی بھی گھر تک نہ پہنچ سکی۔ اور یہ تو ہنگامی انفاق کی مثالیں ہیں کوئی نہیں جانتا کہ بنی تیم کے گھرانوں کی طرح کتنے اور قبیلے اور گھرانے محض ان کی در پردہ دست گیریوں پر چل رہے تھے۔ کتنے معزز ناداروں کی آبرو ان کے دم سے قائم تھی۔ اس لئے کہ یہ تھا وہ فیاض جس کی فیاضی و دریا دلی کو یہ بات بھی شاق تھی۔ کہ سائل کے سوال کا انتظار کرے۔ غیرت کے ماروں کو وہ منہ کھولنے اور پردہ اٹھانے کی نوبت ہی نہ آنے دیتے۔ واقعی وہ ایک ہاتھ سے دیتے تو دوسرے ہاتھ کو خبر تک نہ ہوتی۔

اس دور کے ایک شریف انسان قیس بن حازم نے برملا اعلان کیا کہ میری زندگی کا تجربہ گواہ ہے کہ میں نے بے طلب دینے میں طلحہؓ سے آگے کسی کو نہ دیکھا۔

زندگی اور فرض:

امدادی رقموں کے ساتھ اعزازی ہدیے علاوہ تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علم و تقویٰ سے بہت متاثر تھے اور دس ہزار درہم سالانہ خراج عقیدت کے طور پر پیش کرتے تھے۔ لیکن اللہ کی راہ میں جو دولت لٹ رہی تھی۔ وہ دولت کبھی کم نہ ہوئی بلکہ اور زیادہ ہوتی رہی۔ بندے کی غیرت بندگی کا جواب غیرتِ خداوندی کی طرف سے مل رہا تھا۔ خدا کی یہی وہ عظیم ترین عزت و پذیرائی ہے۔ جس کے پیش نظر اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس ایک بات کو تین بار کہا۔

(۱) مت ڈرو کہ خدا کے راستے میں خرچ کرنے سے نادار ہو جاؤ گے۔

(۲) مت ڈرو۔

(۳) مت ڈرو۔

حضرت طلحہؓ اس یقین دہانی کا جیتا جاگتا ثبوت تھے۔ دونوں ہاتھوں سے دولت کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے والا جب دنیا سے سدھارا تو ۲۲ لاکھ کی خطیر رقم پھر بھی آل اولاد کے لئے چھوڑ گیا۔

کس قدر دل کش تھا وہ انسان جس نے "فرض" کو زندگی اور زندگی کو فرض بنا چھوڑا تھا۔ وہ جدھر گذرتا۔ زندگی مسکرا اٹھتی۔ وہ جہاں نظر ڈالتا۔ نور تقدیس کے چراغ جل اٹھتے۔ وہ بولتے تو منہ سے پھول جھڑتے۔ وہ چلتے تو زیر قدم ذروں کی پیشانیاں چمک اٹھتیں۔ حلقہ احباب کی روح رواں وہ تھا۔ خاندان کا محبوب اور مرکز نظر تھا۔ اپنوں کا سہارا۔ بیگانوں کی امید۔ بازار کی رونق، گھر کی زینت، امن کا چراغ جنگ کی للکار، سراپا زندگی، سراپا جہاد۔ عتبہ بن ربیعہ کی خوبرو اور خوش خصال صاحبزادی، حضرت ام ابانؓ کے نکاح کے لئے پیام پر پیام آ رہے تھے ان میں معززین بھی تھے۔ ذہین بھی سرمایہ دار بھی اور خوش جمال بھی۔ لیکن ان کی نظر انتخاب جس ہستی پر جمی وہ طلحہؓ تھے۔ جب اس انتخاب کے عملی تجربے کا کافی حصہ گذر گیا تو کسی نے سوال کیا تھا

"ام ابان اتنے بڑے بڑے شاندار پیغاموں کو ٹھکرا کر طلحہ کی گرویدہ کیوں ہو گئی تھیں تم؟ بات سمجھ میں نہیں آئی"۔

ام ابانؓ نے سیدھا سادہ جواب دیا تھا: تم نہیں سمجھ سکے یہ بات، مگر مجھ سے زیادہ کون سمجھے گا۔ میں جانتی ہوں کہ کیا کیا خوبیاں ہیں ان میں۔

۱۔ گھر آتے ہیں تو خندہ بہ لب

۲۔ جاتے ہیں تو اپنی مسکراہٹ ہمارے درمیان چھوڑ کر۔

۳۔ کسی سوال کو رد نہیں کرتے۔

۴۔ بخل نہیں کرتے

۵۔ کمی نہیں کرتے۔

۶۔ وہ خاموش سوال کو سن لیتے ہیں

۷۔ سائل کے مانگنے کا انتظار نہیں کرتے اور ہاں کوئی بھلائی کرے تو انتہائی درجہ مشکور رہتے ہیں۔ اور اگر کسی سے خطا ہو جائے تو خطا کو درگذر کے دامن میں چھپا لیتے ہیں۔

قابل رشک موت:

جو زندگی میں اتنا حسین تھا کہ ساری دنیا اس کو پیار کرتی تھی۔ خدا بھی اس کو چاہتا تھا اور خدائی بھی۔ ہاں وہ موت کے بعد بھی اتنا ہی حسین، اس سے بھی زیادہ حسین و محبوب بن کر قبر میں اتارا گیا، تو مٹی، قبر کی بھوکی مٹی اس کو کھا نہ سکی۔ اور قبر کے کیڑے ان کے جہاد زندگی کا سنگھار نہ چھین سکے وہ جب میدان جنگ میں شہید ہوئے تھے۔

وہیں دفنا دیئے گئے تھے۔ کسی نے خواب میں دیکھا۔ شاید بار بار دیکھا۔ کہ اپنی لاش کو یہاں سے منتقل کرنے کے لئے فرما رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس نے ایک مکان خریدا اور میت کو منتقل کرنے کے لئے قبر سے نکالا۔ تو لوگوں نے چشم سر سے دیکھا کہ اتنے عرصہ کے بعد بھی جسد مبارک بالکل جوں کا توں تھا۔ یہاں تک کہ آنکھوں میں لگایا گیا کافور بھی کا حق ابھی بدستور برقرار تھا۔

اخبار وطن

قومی اسمبلی کا سپیکر

راولپنڈی۔ ۶ رجون۔ قومی اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے صدر مسٹر عبدالجبار کو قومی اسمبلی کے سپیکر کے عہدے کے لئے اپنا امیدوار نامزد کیا ہے۔ گجرات سے قومی اسمبلی کے رکن چودھری فضل الٰہی کو سینیئر ڈپٹی سپیکر اور کومیلا سے اسمبلی کے رکن مسٹر عبدالمتین کو ڈپٹی سپیکر کے عہدے کے لئے پارٹی کا امیدوار نامزد کیا گیا ہے۔ حزب اختلاف کی طرف سے ان عہدوں کے لئے امیدوار نامزد کرنے کا امکان نہیں۔

مغربی پاکستان اسمبلی

لاہور۔ ۶ رجون اس بات کا قوی امکان ہے کہ نئی مغربی پاکستان اسمبلی کے سپیکر کے عہدے کے لئے چودھری محمد انور ہی کو مسلم لیگ کا امیدوار نامزد کیا جائے گا

سیاسی مبصروں کے مطابق چودھری محمد انور بلامقابلہ اسپیکر منتخب ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ سینیئر ڈپٹی سپیکر اور جونیئر ڈپٹی اسپیکر کے عہدوں کے لئے مسلم لیگ نے بنوں کے رکن خان عمر جان خان اور جیکب آباد کے رکن احمد میاں سومرو کو امیدوار نامزد کرنے کا فیصلہ کیا ہے

پاکستان اور انڈونیشیا میں تعاون

جکارتہ۔ ۶ رجون۔ مشترکہ ادارے قائم کرنے اور فنی تعاون کے لئے پاکستان اور انڈونیشیا نے وفود نے سفارشات مرتب کر لی ہیں۔

پچھلے سال ستمبر میں صدر ایوب اور صدر سوکارنو نے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ دونوں ملک آپس میں گہرا تعاون کریں گے۔ جب سے مختلف شعبوں میں کافی کام ہوا ہے۔ ان دونوں کی تجارت میں پہلے کی نسبت کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔

اردن کی چوکی پر حملہ صلح کمیشن سے شکایت

بیت المقدس۔ اردن نے کی ہے کہ گذشتہ شب اسرائیلی فوجوں نے عمان سے ۶۰ میل شمال میں اردن کی چوکی پر زبردست فائرنگ کی

سوڈان میں ہنگامی صورت حال

قاہرہ ۶ رجون مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ سوڈان میں ۲۸ فوجی افسروں کی گرفتاری کے بعد بیرونی ممالک سے سوڈان کا رابطہ ختم کر دیا گیا ہے۔ گرفتار ہونے والوں میں ایک سابق سوڈانی وزیر بھی شامل ہیں سوڈان کے تمام ہوائی اڈے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور بیرونی دنیا کے ساتھ ٹیلیفون اور تار کا رابطہ ختم کر دیا گیا ہے۔ خبروں میں بتایا گیا ہے۔ کہ جن فوجی افسروں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ وہ سابق فوجی آمر جنرل عبود کے حامی ہیں اور وہ انہیں برسر اقتدار لانے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ افواہیں بھی پھیلی ہوئی ہیں کہ وزیر اعظم الخاتم الخلیفہ کی حکومت مستعفی ہو گئی ہے۔ اور ایک فوجی کونسل نے ملک کا نظم و نسق سنبھال لیا ہے

خوراک کی پیداوار میں اضافہ

راولپنڈی سرکاری اندازوں کے مطابق تیسرے پنجسالہ ترقیاتی منصوبے کے اختتام پر خوراک کی پیداوار میں ۲۵ فیصد اضافہ ہو جائے گا۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق اجناس خوردنی کے علاوہ دوسری فصلوں میں اس سے بھی زیادہ اضافے کی توقع ہے۔

پھر مادر ملت کے پیچھے

کراچی۔ ۶ رجون۔ کراچی زونل کونسل مسلم لیگ نے مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح سے پاکستان کونسل مسلم لیگ کی صدارت قبول کرنے کی درخواست کی ہے

مقبوضہ کشمیر میں دھڑا دھڑ گرفتاریاں

سرینگر ۶ رجون مقبوضہ کشمیر میں پولیٹیکل کانفرنس، محاذ استصواب اور دوسری اپوزیشن پارٹیوں کے آٹھ اور کارکن آج گرفتار کر لئے گئے۔ ان میں مسٹر عبدالعزیز صدر آزاد مزدور یونین بھی شامل ہیں۔ انہیں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت گرفتار کیا گیا ہے

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

اظہار تعزیت

حضرت مولانا سلطان محمود صاحب کوٹھیالہ شیخاں سابق شیخ الحدیث مدرسہ فتحپوری دہلی و تلمیذ رشید حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر مندرجہ ذیل مقامات سے اظہار تعزیت کے پیغامات موصول ہوئے ہیں:

مدرسہ انوار القرآن سنجر پور صادق آباد۔ جمعیۃ علماء اسلام بھکر میانوالی مدرسۃ اظہار العلوم چکوال جہلم۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باغبانپورہ لاہور۔

—— حضرت مولانا نجم الدین صاحب کلاچی کی وفات پر جناب سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ جمعیۃ علماء اسلام بھکر میانوالی اور دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی طرف سے شدید رنج و غم کا اظہار کیا گیا ہے۔

—— حضرت قاری اصغر علی صاحب خادم خاص حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر انصاری محمد شریف صاحب قصوری نے بڑے ہی رنج کا اظہار کیا ہے۔ اور ایصال ثواب کی درخواست کی۔

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے مولانا محمد ادریس صاحب ساکن طورو کے حادثۂ قاہرہ میں المناک وفات پا جانے پر اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب ساکن طورو کی وفات پر اپنے شدید رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

پی آئی اے کے حادثہ پر

جمعیۃ علماء اسلام کی مندرجہ ذیل شاخوں نے اپنے ہنگامی اجلاس میں اظہار رنج و غم کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام ہرنولی ضلع میانوالی۔ جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو۔ جمعیۃ علماء اسلام بھکر ضلع میانوالی۔ دار العلوم عربیہ حمایت الاسلام خلجی کنڈ زخیل۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باغبانپورہ۔ جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم

رپورٹیں:۔

جمعیۃ علماء اسلام کی مندرجہ ذیل شاخوں نے اپنے ہفتہ وار پندرہ روزہ، ماہانہ اجلاس ہائے خاص و عام کی رپورٹیں روانہ کیں

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ لوگوں کے لئے اب تک چودہ صد روپیہ جمع کر لیا ہے۔ نیز طے کیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا مرکزی جمعیۃ کو ماہانہ بیس روپے بطور اعانت ارسال کیا کرے گی۔

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باغبانپورہ لاہور نے مشرقی پاکستان میں طوفان زدہ خاندانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کا اظہار کیا۔

۲۸ مئی مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ میں جمعیۃ طلباء کی تشکیل عمل میں آئی۔

۲۸ مئی۔ جمعیۃ علماء اسلام شہر میانوالی کے ایک اجلاس میں جو حضرت مولانا محمد رمضان صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ طے پایا کہ تمام شاخہائے جمعیۃ کو بیش از بیش مرکزی دفتر کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔

۲۸ مئی جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کے ہفتہ وار اجلاس میں جمعیۃ کی طرف سے مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ خاندانوں کی امداد کے اعلان کی تائید کی گئی۔ اور اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ مصر میں بین الملی اسلامی کانفرنس کی کارروائیوں کی اشاعت سے ملکی اخبارات نے کوئی دلچسپی نہیں لی

دورے:۔

محمد یعقوب صاحب قاسمی پشاور سے اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان تین دن کے دورہ پر پشاور تشریف لا رہے ہیں۔ ۱۲، ۱۳ و ۱۴ جون کے لئے حضرت کا پروگرام قاسمی صاحب سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

بھریا روڈ

خدا بخش بلوچ کی بستی میں جمعیۃ کے عہدہ داروں کے نام غلط شائع ہوئے ہیں۔ اصل نام یہ ہیں:۔

امیر نور الحسن صاحب بلوچ۔ ناظم اعلیٰ علی محمد صاحب بلوچ خازن شاہ دولت علی صاحب بلوچ۔

انتقال پر ملال

مولانا حمید اللہ جان صاحب نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے فرزند عزیز فضل احمد کا بعمر ۱۴ سال انتقال ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اس کے والدین کے لئے ذریعہ سعادت اخروی بنائے۔ اور ناظم صاحب و دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ادارہ ترجمان و جمعیۃ مولانا صاحب کے اس صدمہ میں اپنے گہرے رنج اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

سالانہ جلسہ (چکوال ضلع جہلم)

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کا سالانہ جلسہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جون کو منعقد ہو رہا ہے۔ حضرت مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی، حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب اجلاس کے پہلے دن تشریف لا رہے ہیں۔ قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی و جناب علامہ خالد محمود صاحب ایم اے بھی اپنی تقاریر سے مستفیض فرمائیں گے خواص و عوام کو شمولیت کی دعوت عام ہے۔

—— مدرسہ احیاء العلوم حمادیہ نقشانہ کنڈ کوٹ ضلع جیکب آباد کا سالانہ جلسہ ۲۳، ۲۴ جون کو منعقد ہوگا۔ اکابر علماء تشریف لا رہے ہیں۔ توقع ہے کہ حضرت مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام، جناب مولانا عطاء المنعم۔ جناب عبد الشکور دین پوری۔ جناب مولانا احمد الدین۔ جناب مولانا محمود اسعد، جناب مولانا عبد اللہ شکارپوری اپنے مواعظ حسنہ سے مستفیض فرمائیں گے۔

(ماسٹر احمد جان دفتر جمعیۃ کنڈ کوٹ)

لائل پور

جمعیۃ طلباء اسلام کے امیر مولانا محمد اکرام الحق صدیقی نے اپنے ایک بیان میں فلموں کی سلور جوبلیاں منانے اور عوام کو فلم بینی کی ترغیب دلانے پر شدید احتجاج کیا ہے اور اسے سخت خلاف اسلام فعل اور معاشرہ خراب کرنے والا بتایا ہے۔ مدیران جرائد سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ ایسے فواحش کی اشاعت سے احتراز کریں۔

اسی طرح ناظم جمعیۃ طلباء لائلپور و انجمن شبان الاسلام لائلپور کے ناظم اعلیٰ جناب عبد الرشید صاحب انصاری نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ یہ بڑی حیران کن اور عجیب بات ہے کہ فلموں کی جوبلیوں کی تشہیر تو اخبارات میں وسیع پیمانے پر ہو لیکن قاہرہ میں ہونے والی زبردست اسلامی کانفرنس کا ہمارے اخبارات ذکر تک نہ کریں۔ یہ بات بڑی ہی افسوسناک ہے۔ اور اخلاقی موت کے مترادف ہے۔

عیسائی مشرف بہ اسلام

۱۳ مئی کو ایک عیسائی نے اسلام قبول کیا۔ ان کا نام عبد الرحمٰن رکھا گیا۔ اس سے قبل ان کے بھائی نے اسلام قبول کیا تھا۔ نام عبد اللہ رکھا گیا تھا۔ اور وہ امسال سعادت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے۔

ہدایات

دیہات میں جہاں بھی جمعیۃ علماء اسلام کی شاخ قائم کی جائے۔ کم از کم ایک عدد اخبار ترجمان اسلام کا اجراء وہاں ضرور کرایا جائے۔ قصبات میں کم از کم تین پرچے ہر شاخ کو جاری کرانا چاہیئے۔ تاکہ عام لوگوں کے مطالعہ میں بھی آ سکیں۔ اور شہروں میں محلہ وحلقہ وار کم از کم پانچ پرچے ترجمان کے ضرور جاری رہنے چاہئیں۔ یہ پرچے خواہ وہاں انفرادی خریدار بنا کر جاری کرائے جائیں۔ خواہ ہر جگہ کی جمعیۃ مقامی طور پر رقم جمع کر کے جاری کرائے یا بطور ایجنسی کے جاری کرائے جائیں۔ ایجنسی اور اخبار کی تقسیم ذمہ دار و دیانتدار آدمی کے سپرد کی جانی چاہیئے۔ اور اخبار کی باقاعدہ تقسیم نیز تقسیم کنندگان کی طرف سے دفتر ترجمان اسلام کو باقاعدہ بلوں کی رقم کی ترسیل کی نگرانی، مقامی جمعیتوں کے عہدیدار کرتے رہا کریں۔

اپنے ہفتہ وار، پندرہ روزہ و ماہانہ اجتماعات میں اخبار ترجمان کی اشاعت، تقسیم و رقم کی وصولی و ارسال کا مسئلہ ضرور ایجنڈے میں شامل کر لیا کریں۔

دیہات میں جمعیۃ کے ہفتہ وار اجتماعات، قصبات میں پندرہ روزہ اجتماعات اور شہروں میں ماہانہ اجتماعات ضرور کرائے جایا کریں

کوئی خاص بات پیش آ جائے تو ہنگامی اجتماع ضرور بلانا چاہیئے۔ ضلع کی شوریٰ و مجلس عمومی اور عہدہ داروں کا ماہانہ اجتماع لازمی ہے۔

یاد رکھیئے ان گذارشات پر پوری توجہ و تندہی سے عمل کئے بغیر آپ جمعیۃ کا کام ہرگز آگے نہیں بڑھا سکتے۔

ہر شاخ کی اس طرح کی کارروائیوں کا میں علیحدہ علیحدہ ریکارڈ بنا رہا ہوں۔ جسے سالانہ رپورٹ میں شامل کر لوں گا

(کمال)

সাপ্তাহিক তরজুমানেইসলাম লাহোর

PHONE No. 6771B

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

REGD. L. No. 7132

LAHORE

Price 12 Paisa

شمارہ ۲۳ | ۱۰ر صفر المظفر ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۱ر جون ۱۹۶۵ء | جلد ۸

اعتذار

ہمیں سخت افسوس ہے کہ ہم ہر جون کا شمارہ کتابت وطباعت کی گڑبڑ کی وجہ سے شائع نہیں چھپ سکا۔ خوانندگان کرام کو اس سے بڑی کوفت ہوئی ہوگی۔

ہم معذرت کا اظہار کرتے ہیں۔ آئندہ انشاء اللہ اس سلسلے میں زیادہ نگرانی اور احتیاط کی جائے گی۔ (ادارہ ترجمان اسلام)

مدارس دینیہ کی اطلاعات

پہلے بھی یہ گذارش شائع ہو چکی ہے کہ دینی مدارس، ادارے، انجمنیں وغیرہ اپنی کسی اطلاع یا خبر کی اشاعت کے لئے ۵/ روپے ضرور ارسال کیا کریں۔ خبر و اطلاع مختصر ہونی چاہیئے۔

گذارش

میری گذشتہ معروضات کے جواب میں بکثرت خطوط و مراسلات موصول ہو رہے ہیں میں ان سے مستفید ہو رہا ہوں۔ اور تمام فرستندگان کرام کا ممنون ہوں۔ کثرت کار کی وجہ سے فرداً فرداً جواب دینے سے فی الحال معذور ہوں۔

آئندہ کا لائحہ عمل تمام موصولہ مراسلات کے مشترکہ، اہم نکات کو سامنے رکھ کر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی و حضرت مفتی محمود صاحب کی قاہرہ و حجاز مقدس سے واپسی پر بہ مشورہ اکابر جمعیۃ مرتب کیا جائے گا ترجمان اسلام و جمعیۃ علماء اسلام دونوں کے لئے خط و کتابت پتہ ذیل پر ہی کی جایا کرے۔

دفتر جمعیۃ علماء اسلام جوک رنگ محل لاہور

(کمال)

ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام یا ترجمان اسلام کا کوئی حساب کسی بینک میں کھلا ہوا نہیں ہے۔ اس لئے ایسے چیک یا ڈرافٹ جو حساب میں منتقل کئے جانے ہوں۔ ہمارے لئے بیکار ہیں۔ وہ یہاں کیش نہیں کرائے جا سکتے اس لئے ضروری ہے کہ یا تو رقم براہ راست منی آرڈر کے ذریعے روانہ کی جایا کرے۔ یا ایسے سادہ ڈرافٹ کے ذریعے جو ناظم دفتر کے ذاتی نام پر ہوں۔ تاکہ بینک سے رقم لینے میں دقت پیش نہ آئے۔ ورنہ مشروط چیک یا ڈرافٹ واپس کرنا پڑتے ہیں۔ اس سے بھیجنے والوں کو بھی زحمت ہوتی ہے۔ دفتر کو بھی پریشانی اٹھانا پڑتی ہے اور فائدہ کچھ نہیں ہوتا (کمال)

اعلان

کوئی صاحب عزیز الرحمٰن ہیں۔ انہوں نے مبلغ تین روپیہ پچاس پیسے کا منی آرڈر بھیجا ہے ترجمان اسلام کے چندہ کے بطور لیکن منی آرڈر کوپن پر پتہ ہے نہ شہر و بستی اور ضلع کا نام ہے۔ براہ کرم جلد اس بارے میں اطلاع دیں (ادارہ)

—— میاں مظفر حسین صاحب موذن بیلہ جامع مسجد نواب شاہ نے دس روپے ارسال کئے ہیں۔ لیکن یہ نہیں لکھا کہ کس مقصد سے اور کس مد میں بھیجے ہیں۔ فوراً اطلاع دیں۔

(ادارہ)

لوگ سرمایہ داروں کے گلے پر ہاتھ ڈالنا شروع کر دیں

صدر ایوب کا اعلان

صدر ایوب نے انجمن حمایت اسلام کے لئے سرمایہ داروں کی طرف سے عطیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ "یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ بہت سے مخیر حضرات نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے لیکن چند مالدار لوگوں نے تنگدلی کا ثبوت دیا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے چیکوں کو دوبارہ پُر کرنے کی کوشش کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ عوام ایسے دولتمند لوگوں کے گلے پر ہاتھ رکھنا شروع کر دیں"۔

شام کا اعلان

شام کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیلی جارحیت سے امن کو سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور اگر اسرائیل نے اردن کے خلاف کارروائیاں بند نہ کیں۔ تو شام اردن کو پوری امداد دیگا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ شام کی مسلح افواج کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ممالک اسلامیہ کی خبریں

صدر ایوب کا دورۂ قاہرہ

قاہرہ۔ قاہرہ کے سفارتی حلقے صدر ایوب کے دورۂ متحدہ عرب جمہوریہ کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ ان حلقوں کے مطابق پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان رابطہ قائم کرنے کا یہ بہترین موقع ہے۔ مبصرین بھی صدر ایوب کے دورہ کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔

عرب وزراء اعظم کی کانفرنس ختم ہو گئی

قاہرہ۔ عرب ملکوں کے وزرائے اعظم کی پانچ روزہ کانفرنس ختم ہو گئی۔ کانفرنس کے اختتام پر ایک مختصر بیان جاری کیا گیا ہے کہ اردن کے سرحدی علاقے پر اسرائیل کی فوجی کارروائی سنگین خطرہ ہے۔ تمام عرب ممالک اس خطرے کا اجل کر مقابلہ کریں گے۔ اور انہوں نے فلسطین کو آزاد کرانے کا جو منصوبہ بنایا ہے۔ ہر قیمت پر اسے کامیاب بنایا جائے گا۔

گمبیا کے وزیر اعظم نے اسلام قبول کر لیا

کراچی۔ موتمر عالم اسلامی کے صدر دفتر واقع کراچی میں موصولہ اطلاع کے مطابق گمبیا کے وزیر اعظم حلقہ بگوش اسلام ہو گئے ہیں۔ گمبیا کے سرکردہ مذہبی رہنما محمد وفعال نے موتمر کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ وزیر اعظم جو پہلے عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے کا اسلامی نام داؤد کیریا جوارا رکھا گیا ہے۔ گمبیا اس سال فروری میں آزاد ہوا تھا۔ اور اس کی پچاسی فیصد آبادی مسلمان ہے۔ یہ افریقہ کا ایک ملک ہے۔

حکومت کا تختہ الٹنے کا منصوبہ

جکارتہ۔ ۲۸ مئی۔ انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو نے کہا ہے کہ سامراجیوں نے انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو اور فوج کے کمانڈر انچیف جنرل احمد یانی کو قتل کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔

اینگلو امریکی خفیہ سازش کا انکشاف

قاہرہ۔ لبنان میں امریکہ اور برطانیہ کی فوجی مداخلت کی خفیہ سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ اطلاع کے مطابق عوام کے مذہبی جذبات کو مشتعل کر کے ان اختلافات کو ہوا دینا اور کشیدگی پھیلانا تھا، جبکہ فوجی امداد کی آڑ میں اس سازش پر عملدرآمد کیا جاتا لیکن۔ اس سلسلے میں بعض اہم خفیہ دستاویزات بھی برآمد ہوئی ہیں۔ اسرائیل کو بھی اس منصوبے کا علم تھا۔

احمد شقیری نے استعفا واپس لے لیا

قاہرہ۔ فلسطین لبریشن آرگنائزیشن کے صدر مسٹر احمد شقیری نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ انہوں نے اپنا استعفا واپس لے لیا ہے۔

مشرقی پاکستان کے لئے عرب جمہوریہ کا

امدادی سامان کراچی پہنچ گیا

کراچی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کا ایک چارٹرڈ ہوائی جہاز مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کے لئے سات ٹن خوراکی دوائیں، کپڑے، خوراک اور دوسرا امدادی سامان لے کر کراچی پہنچ گیا۔ یہ سامان متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت نے مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے بھیجا ہے۔ جس کی مالیت دس ہزار پونڈ سٹرلنگ ہے۔ جب مصری طیارہ کراچی کے ہوائی اڈہ پر پہنچا تو عرب جمہوریہ کے سفارت خانہ کے قونصلر اور ناظم الامور، دفتر خارجہ کے ڈائرکٹر جنرل اور دوسرے حکام وہاں موجود تھے

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ — العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۷
بیادگار شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام لاہور
نگرانِ اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت بارہ نئے پیسے
جلد ۸ ◎ ۱۰ شوال المکرم سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۲ فروری سنہ ۱۹۶۵ء ◎ نمبر ۷

نعت

اے کہ تیرا جمال ہے طلعتِ مہر گستری — اے کہ تیری ادائیں ہے نازشِ بندہ پروری

بھٹکے ہوؤں پہ کی نظر رشکِ خضر بنا دیا — سلجھا ہوا تھا اس قدر تیرا دماغ رہبری

تیرے کرم کی معترف عظمتِ کعبۂ خلیل — تیرے کمال کی گواہ صنعتِ دستِ آذری

اے کہ تیرے قدم سے ہے عرش کا تاج سرفراز — تیرے حضور سجدہ ریز رفعتِ چرخِ چنبری

تو نے عرب کی خاک کو تختۂ گل بنا دیا — ریت سے خود ابل پڑا چشمۂ مہر پروری

تیرے کرم کی ایک شان ہستیٔ عنبر بلال — فیض کا تیرے ایک نقشِ داغِ جبیں نوذری

صبر کا تیرے ایک رخ منظرِ سجدۂ حسین — رحم کا تیرے آئینہ رحمتِ چشمِ شبری

تیرے وفا کی ایک جھلک دستِ فگارِ فاطمہ — تری معاشرت کی شان گرد غبارِ حیدری

خاک پہ سونے والوں کو تیرے کرم نے کر دیا
صاحبِ جاہ و مملکت مالکِ تختِ قیصری

بشکریہ لولاک لائلپور

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

امام الاولیاء حضرت مدنیؒ کی شان کا ایک اجمالی نقشہ

(بسلسلہ گذشتہ سے پیوستہ)

طائف میں تبلیغ حق کرتے ہوئے جس طرح کافروں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سچے خادم پر ڈھیلے برسائے۔ تکلیف و اذیت پہنچائی۔ یہاں تک کہ جان لینے کی کوشش کی۔ حضرت تمام اذیتوں کو صبر و تحمل سے برداشت کرتے ہوئے تبلیغ حق میں مصروف رہے اور اپنے مخالفت کرنے والوں کے لئے دعائے ہدائت فرماتے رہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔ کہ مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی مخالفت کرنے والوں کے سوء خاتمہ کا اندیشہ ہے۔ جو لوگ حضرت شیخ الاسلام سے عناد و مخالفت رکھتے ہیں۔ وہ اب بھی توبہ کر کے اپنے حسن خاتمہ کی طرف توجہ کریں۔ سبحان اللہ! حضرت اپنے علم و فضل زہد و ورع اخلاص و تقویٰ تواضع و انکسار صبر و تحمل مروت سیرچشمی، فیاضی، جود و سخا مہمان نوازی، بلندی اخلاق امر بالمعروف نہی عن المنکر اور تواصی بالحق میں سنت کے پیرو اور صحابہ کرام کے نمونہ تھے۔ حضرت جاڑے کی سرد راتوں میں کئی دفعہ اپنا لحاف تک مہمانوں کو دے دیا کرتے تھے۔ اور خود عبا اوڑھ کر رات گذار دیتے۔ جس کی خبر صبح کو لوگوں کو ہوتی۔ اور اکثر تھکے ہوئے مہمانوں کو سونے کے بعد ان کی لاعلمی میں دباتے رہتے۔ آپ کے دسترخوانوں پر کم از کم ساٹھ ستر مہمان رہتے۔ کھانا کھلانے کے وقت کئی دفعہ اپنا مہمانوں کے ہاتھ بھی خود دھلاتے۔ لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت لاہرپور تشریف لے گئے۔ گرمیوں کا زمانہ تھا۔ دو بجے دوپہر کو پہنچے۔ اور کھانے کی فہمائش کی۔ جب میں نے (مولوی محمد قاسم صاحب) حضرت کا ناشتہ دان گھر میں لے جانے کے لئے اٹھایا۔ تو وہ بھرا ہوا تھا۔ مولوی صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضرت ناشتہ تو موجود تھا۔ پھر کھانا نوش کیوں نہیں فرمایا۔ جواب دیا کہ لکھنؤ سے یہاں تک کوئی مسلمان قلی بھی تو نہیں ملا۔ جس کے ساتھ کھانا کھاتا۔ تنہا کھانے کو جی نہیں چاہا۔ سبحان اللہ!
ان کے قریب رہ کر ان کی زندگی کے شب و روز کا جائزہ لینے والے انہیں قرون خیر کی یادوں کا زندہ جاوید مجسمہ سمجھنے پر مجبور تھے۔ لکھا ہے کہ وہ
مدینہ پہنچ کر حرم پاک کی جالیوں کے سامنے اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو عوام کے گوش گذار کرنے میں جب کئی برس بیٹھے رہے۔ تو اس وقت کے دینداروں نے یہ بھی دیکھا کہ مسجد نبویؐ میں درس حدیث کی ساعتیں محبوب و محب کے وصال کامل کے نظارے بھی دیکھتی تھیں۔ اور بسا اوقات جالیوں کا ہر حجاب یوں اٹھ جاتا تھا۔ گویا کوئی پردہ درمیان میں حائل ہی نہیں ہے۔ اسی زمانہ کا واقعہ ہے کہ آپ کے تلامذہ میں سے ایک صاحب کو حیات النبیؐ کے متعلق کافی شکوک تھے۔ دوران درس میں انہوں نے ایک بار جو نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے نہ قبۂ خضرا تھا اور نہ جالیاں، بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف فرما تھے۔ انہوں نے کہنا چاہا۔ اور ساتھ والے طلباء کو متوجہ کرنا چاہا۔ تو حضرت مدنیؒ نے اشارے سے منع فرمایا۔ سبحان اللہ! اس طالب علم کو مشاہدہ کرا کے مسئلہ حیات النبیؐ کے تمام شکوک کو حل کرا دیا۔

اللہ۔ اللہ۔ یہ تھا حضرت شیخ الاسلام کا بارگاہِ نبوتؐ سے تعلق۔ جب کبھی حضرت نے قبۂ خضرا پر صلوٰۃ و سلام پڑھا۔ تو اندر سے صاف آواز آئی۔ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ سبحان اللہ! یہ حالات حضرت کو بارہا پیش آئے اور روحانی طور پر ہی نہیں بلکہ مادی نگاہیں بھی ان حالات کو بارہا ملاحظہ کر لیں۔ عام طور پر آپ عشا کی نماز سے فارغ ہو کر کافی دیر بعد مواجہہ شریف میں حاضری دیا کرتے تھے (مواجہہ شریف میں جبکہ آپ بیدار ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اس طرح ہوتی ہے کہ آپ ہیں اور ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کوئی حجاب کسی قسم کا نہیں ہے (نقش حیات ص ۱۱۷)

بارگاہِ رسالت میں حضرت شیخ کی یہ حاضری بھی عجیب پُرکیف ہوا کرتی تھی۔ حضرت شیخ نے حاضری کا یہ وقت غالباً اس لئے منتخب فرمایا تھا کہ زائرین کا ہجوم قدرے کم ہوتا تھا۔ اس وقت حضرت شیخ کی خواہش یہ ہوا کرتی تھی۔ کہ اپنے وعلیکم السلام یا ولدی فرمانے والے جدِ بزرگوارؐ کے سامنے تنہائی میں حال دل پیش کریں

پھر بھی بعض وابستگان اسی بے
پُر سعادت لمحات دور و قریب
شرف حاصل کر ہی لیا کرتے تھے
ہیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم
صفوں سے تشریف لاتے ہوئے
فارغ گیا۔ تو رات کو حضور صلی اللہ
لائے۔ اور ہاتھ پھیر کر فرمایا۔ میں
کے لئے آیا ہوں۔ صبح حضرت شیخ
اٹھے۔ ایک دفعہ حضور علیہ السلام
تو قدموں میں گر گئے۔ آپ نے ارشاد
مانگتے ہو۔ عرض کی۔ جو کتابیں پڑھ
ہو جائیں۔ اور جو نہیں پڑھی ہیں۔ ا
قوت ہو جائے کہ مطالعہ میں نکال
علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ کو
معلوم ہوا کہ حضرت شیخ کا حافظہ
ایں سعادت بزور باز
تا نہ بخشد خدائے
اسی محبت کی وجہ سے سن
اتنے کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ کہ جز
تعلق بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ
ان پر عمل کرتے تھے۔ دنیا کو جو
دیوبند کے چمن میں کیکر کا درخت
خیال تھا کہ اس درخت سے کیا
میں پھول ہے نہ پھل۔ نہ اس
خوش نمائی۔ نہ یہ زینت چمن، کہ
سے پتہ چلا، کہ آنحضرت صلی اللہ
کے درخت کے نیچے بیٹھ کر صحابہ
جو بیعت رضوان کے نام سے
ہوئی۔ یہ درخت اس کی یادگار
حضرت شیخ سرتا بہ پا متبع سنت
کی کوئی نقل و حرکت خلاف سنت
جو لوگ آپ کو سب سے زیادہ قریب
ہیں۔ وہ اس کے شاہد ہیں
محال است سعدی کہ
تواں رفت جز پئے
ولایت کا یہی وہ مقام ہے
زیادہ رفیع ہے۔ اسی لئے خدا نے
مقبولیت حضرت کو بخشی تھی۔ وہ
زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ آپ کی
شخصیت صحیح معنی میں شمع کی مثال
درجوق پروانے نثار تھے۔ اور
میں ایک دوسرے پر سبقت کی
رہتا تھا۔ مقبولیت کا یہ عالم تھا
بلکہ حضر میں بھی کوئی وقت ایسا نہ
کہ ایک کثیر مجمع شوق دید میں آپ
موجود نہ ہو۔ البتہ جب بستر استر
(باقی صفحہ

ہفت روزہ ترجمان اسلام —— جمعہ ۱۲ فروری ۱۹۶۵ء

گلبرگ کا افسوسناک حادثہ

حال ہی میں لاہور کے گلبرگ میں جو حادثہ پیش آیا، اس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے ایک قیمتی جان ضائع ہوئی اور ایک عظیم المرتبت شخصیت عبدالباقی بلوچ ایم پی اے زخمی ہوئے یہ واقعہ ملک غلام جیلانی ایم این اے کے مکان میں پیش آیا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حملہ آوروں کا مقصد مسٹر باقی بلوچ کا قتل تھا یا ملک غلام جیلانی۔ یا دونوں کا۔ ظاہر ہے کہ منیر قریشی صاحب کا قتل اصل مقصود نہ تھا۔ اس حادثہ کے سلسلہ میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سیاسی سازش کا نتیجہ ہے۔ مگر صحیح تفتیش اور مکمل تحقیقات سے پہلے کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ چند سال پہلے سردار دو غفار خاں قتل کئے گئے تھے۔ ان کا تعلق پاکستان مسلم لیگ سے تھا، اور ملک غلام جیلانی اور عبدالباقی بلوچ اپوزیشن سے تعلق رکھتے تھے اس لئے ان واقعات کو قبل از وقت کسی سیاسی سازش کا نتیجہ کہہ کر ملک میں انتقامی جذبات ابھارنا ملکی مفاد کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں صوبائی اسمبلی کی سرکاری پارٹی نے رئیس آصف اور چوہدری کا اور پوری تحقیقات کر کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے عزم کا اظہار کیا ہے وہ قابل تعریف ہے اور اپوزیشن نے جس کرب و الم اور اضطراب و بے چینی سے حادثہ کو سنا برداشت کیا۔ اور اس پر غم و غصہ ظاہر کرتے ہوئے اس کو انتہائی ذلیل حرکت قرار دیا۔ یہ ان کا حق ہے۔ اس حادثے پر جتنا ماتم کیا جائے کم ہے۔ مگر اسمبلی کی کارروائی کے بائیکاٹ کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ یہ بات تو تب ہی موزوں ہو سکتی ہے۔ جبکہ اس حادثہ کی ذمہ داری براہ راست اسمبلی یا وزارت پر عائد ہوتی۔ لیکن مکمل تحقیقات سے قبل یہ یقین کر لینا یا عوام کو یہ تصور دینا قرین انصاف نہیں ہے۔

یہاں ہم سرکاری ذمہ داروں اور محافظین امن کی خدمت میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں اگرچہ یہ حادثہ بہت بڑا حادثہ ہے۔ مگر کسی اور مسلمان اور انسان کی جان بھی کم قیمتی نہیں ہے۔ آئے دن پاکستان میں قتل کے بے شمار حادثات ہوتے رہتے ہیں اور جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ ان حادثات کی تعداد میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ حکومت کا یہی کام نہیں ہے کہ وہ قتل کے بعد کامیاب یا ناکام تحقیقات کر لیا کرے۔ بلکہ پیش بندی کے طور پر بھی مختلف انتظامات کرنا بھی اس کی ذمہ داری میں داخل ہے۔ اور اسی سلسلے جہاں کہیں پولیس کو دو فریق جنگ کا خطرہ ہو وہ ان کو ضمانت میں چالان کر دیتی ہے۔ مگر کسی آزاد اور زندہ ملک کی ذمہ داری اتنے پر ختم نہیں ہو جاتی۔ ہمارے آئی جی۔ ڈی آئی جی ایڈیشنل آئی جی۔ ایس ایس پی۔ ڈی ایس پی وغیرہ سینکڑوں پولیس افسر ہزاروں روپے تنخواہ پانے والوں اور ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر فنی مہارت رکھنے والوں کی قابلیت کس دن اور کس کام آئے گی اس ملک میں یہاں کے وزیر اعظم لیاقت علی خاں مرحوم دن دہاڑے جلسہ کے اندر قتل کر دیئے گئے۔ اور پولیس کسی سازش کا پتہ لگانے میں ناکام رہی۔ چنانچہ اُسے ایک فرد کا مجنونانہ فعل قرار دے دیا گیا۔ وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خاں صاحب قتل ہوئے ہیں۔ مگر وہ بھی مجرم قرار پاتا ہے۔ اور بیسیوں واقعات قتل میں قاتلوں کا سراغ بھی نہیں ملتا۔ پاکستانی پولیس کی یہ کوئی قابل تعریف کارگذاری نہیں کہلائی جا سکتی۔ اصل حقیقت کا سراغ نہ پانا قتل اور بد امنی کی زیادتی کا قطعی سبب نہیں بن سکتا ہے۔ اگر جرائم پیشہ افراد کو یقین ہوتا کہ اس کا جرم نہیں رہے گا اور اسے بالآخر جرم کے پاداش میں سزا بھگتنی پڑے گی تو وہ ارتکاب جرم کی ہمت نہ کر سکتے۔ ان حالات میں ہم محترم وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق صاحب کی صادقانہ ہمدردی کو تسلیم کرتے ہوئے یہ ماننے کو تیار نہیں ہیں کہ آئی جی پولیس کو تحقیقات کا حکم دے دینے سے انصاف کے تقاضے پورے اور ان حادثات کے مجرموں کی سراغرسانی کے فرائض کما حقہٗ انجام پذیر ہو سکیں گے۔ ابھی چند دن کا واقعہ ہے کہ کوہاٹ شہر میں بی ڈی کے انتخابات میں پیر سید مخدوم شاہ صاحب کے خلاف بہت سی بے قاعدگیاں اور دھاندلیاں ہوئیں۔ اور باوجود اس کے وہ کامیاب ہو گئے مگر جب وہ دعوت پر مردان لاہور تشریف لے گئے تو رات کے گیارہ بجے ان کے گھر پر ڈاکہ پڑا اور ڈاکو پہنے ہوئے کپڑوں کے سوا ساٹھ ستر ہزار روپے کا مال و اسباب نقد و زیورات ایک بجے تک ڈھو ڈھو کر لے جاتے رہے۔ حالانکہ ان کا مکان چوک میں واقع ہے جہاں کبھی کبھی پولیس کی گارد بھی آتی جاتی ہے۔ جب ملک میں اس دیدہ دلیری سے بے خوف و خطر ہو کر قاتل اور ڈاکو سرگرم عمل ہوں۔ تو رعایا کے مال و جان کی کیسے حفاظت ہو سکتی ہے۔ گلبرگ لاہور میں اگر ایسے اخوخوار مجرم پولیس کے ڈر سے بے نیاز ہو کر ملک کے مایۂ ناز افراد کی جانیں لینے میں کامیاب ہوں تو اس سے سارے محکمہ پولیس کی فرض شناسی اور کارکردگی داغدار ہو جاتی ہے اور اس سے ایک دہشت زدگی پیدا ہو کر ہر شخص کی زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے ہم حکومت مغربی پاکستان اور جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان سے درخواست کرتے ہیں، کہ وہ اس افسوسناک حادثہ کی ایسی تفتیش اور اس کے پس منظر کی ایسی انکوائری کرائے جس سے اہل ملک پوری طرح مطمئن ہو سکیں

بقیہ: حضرت مدنیؒ کی شان

لے جاتے، تو مشتاقانِ زیارت کا یہ ہجوم بڑی حسرتوں کے ساتھ مجبوراً وہاں سے منتشر ہو جاتا لیکن دوسرے وقت میں باہر تشریف لے جانے سے پہلے دولتکدہ پر پروانوں کا اجتماع پھر شروع ہو جاتا۔ یہ ہی نوعیت سفر میں ہوتی۔ چنانچہ ان پچھلے سفروں میں ۱۳ ہزار آدمیوں نے ایک جگہ پر آپ کا استقبال کیا۔

سبحان اللہ! درویشی اور ولایت اسی کا نام ہے۔ ہم درویش اور ولی اسے نہیں مان سکتے۔ جو اجتماعی ذمہ داریوں سے بھاگتا ہو جو ملک پر قبضہ جمائے ہوئے ظلم و استبداد کے خلاف کشمکش کرنے سے گریز کرتا ہو

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ایجنٹ حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جن حضرات کے ذمہ بقایا جات واجب الادا ہیں۔ وہ اپنی پہلی فرصت میں بقایا جات ارسال کر دیں۔ ورنہ پرچہ کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

(ناظم دفتر)

متفرقات

پاکستان سے ارتداد کی تبلیغ کو روکا جائے

جمعۃ الوداع کے عظیم اجتماع سے مولانا محمد علی جانباز نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان سے ارتداد کی تبلیغ کو روکا جائے۔ اور ارتداد پھیلانے والے فتنوں کی نشان دہی کی اور فرمایا کہ پاکستان اسلام کے نام سے حاصل کیا گیا۔ اس میں ارتداد کی تبلیغ کیسے ہوسکتی ہے اور فرمایا۔ پرانے عیسائی باہر سے آکر مسلمانوں کو مرتد کرتے ہیں اور نئے عیسائی (مرزائی) اسلام کا نام لے کر ارتداد پھیلاتے ہیں۔ آپ نے اہل اسلام کو خبردار رہنے کی تلقین فرمائی اور کہا کہ ہمارے ملک میں عیسائیت مرزائیت اور پرویزیت یہ فتنے ارتداد کی تبلیغ کرتے ہیں۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کو ان سے خبردار رہنا چاہیئے۔ اور بعد میں پاکستان کی سلامتی کے لئے دعائیں مانگیں۔

(ناظم نشر و اشاعت۔ سمندری ضلع لائل پور)

ضروری تصحیح

بیلاں ضلع میانوالی سے آٹھ میل دور جنوب مشرق کی جانب موضع ڈھب ضلع میانوالی میں رمضان شریف کی اٹھارھویں شب کو دو بچے جو بائیس بائیس پاروں کے حافظ تھے جب لیمپ جلانے لگے کسی وجہ سے تیل گر گیا اور آگ لگ گئی۔ قریب ہی کپاس کا بورا تھا، اُسے آگ لگ گئی۔ آگ کے شعلوں نے بچوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا قریب ہی صوفی جان محمد صاحب کی اہلیہ نماز ادا کر رہی تھی۔ وہ بھی آگ کا شکار ہو گئیں ایک بچہ زندہ نکالا گیا۔ مگر بعد میں وہ بھی جاں بحق ہو گیا۔ راقم موقع پر پہنچ گیا تھا۔ اس منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ناقابل برداشت تھا۔ اللہ تعالیٰ شہداء کو مراتب عالیہ سے سرفراز فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے بزرگوں اور دوستوں سے خصوصی دعا کی اپیل ہے

مغمگین۔ سراج الدین کا چھوی مدرسہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ۔ ضلع میانوالی

قرارداد

اہالیان جہلم کا ایک عظیم اجتماع ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

اہالیانِ جہلم کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عیسائیت کی تبلیغ اور ان کی ریشہ دوانیوں پر مکمل پابندیاں عائد کی جائیں اسلامی جمہوریہ پاکستان میں لاکھوں مسلمانوں کا مرتد ہونا اور کھلم کھلا ہزاروں پادریوں کا غیر ملکی روپوں کے زور سے مسلمانوں کو ورغلانا ناقابل برداشت ہے۔

(حافظ محمد اسحاق غفرلہٗ جہلم)

جمعۃ الوداع کے موقع پر اجتماع

چکوال۔ جمعۃ الوداع کے موقع پر مرکزی جامع مسجد میں مسلمانوں کا یہ اجتماع پاکستان میں عیسائی مشنریوں کی طرف سے ناواقف مسلمانوں کو مختلف ہتھکنڈوں سے مرتد کرنے کی ناپاک سرگرمیوں کے خلاف اپنے انتہائی غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے اسلامی فریضہ کے تحت اس فتنہ ارتداد کے انسداد کے لئے پوری کوشش کرے اور عیسائی غیر ملکی مشنریوں پر مکمل پابندی لگا کر اہل اسلام کے ایمان کی حفاظت کی جائے۔

(حاجی احمد حسین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام چکوال ضلع جہلم)

مدرسہ عربیہ مدنیہ تعلیم الاسلام عزت آباد کا تعلیمی پروگرام

پندرہ شوال سے ایک مدرس ابتدائی کتابوں کے لئے اور ایک تجربہ کار قاری صاحب تعینات کئے گئے ہیں۔ تاکہ فارسی اور ابتدائی تعلیم کے ساتھ ساتھ درجہ حفظ مع تجوید کا مکمل انتظام ہو۔ نیز ایک مبلغ بھی تعینات کیا جائے گا تاکہ دیہات میں تعلیم کا کام سرانجام دیا جا سکے۔ مدرسہ کی طرف سے قیام و طعام کا انتظام بھی تسلی بخش ہوگا۔ تمام جماعتی احباب سے درخواست ہے کہ مدرسہ ہذا کی ترقی کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مدرسہ ہذا کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور کارکن حضرات کو اخلاص عطا فرمائے۔ آمین!

(محمد عبدالغفور راشکور سلیمانی مہتمم مدرسہ عربیہ مدنیہ تعلیم الاسلام عزت آباد ضلع ملتان)

جناب ضمیر احمد قریشی کے قتل کی مذمت

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب (سرگودہا) نے ایک بیان میں جناب ضمیر احمد قریشی کے قتل اور جواں سال سیاستدان عبدالباقی بلوچ پر حملہ کی سخت مذمت کی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ مسٹر ضمیر قریشی کی موت جن حالات میں واقع ہوئی ہے یہ قومی زندگی کا ایک اندوہناک المیہ ہے۔ مفتی صاحب نے مرحوم کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس المیہ کی فوری تحقیقات کرے۔ نیز باقی بلوچ کی صحت کے لئے بھی دعا کی

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودہا)

دعائے صحت کی اپیل

جناب حاجی دالی ڈنو ناظم مالیات ضلع سکھر جب سے ملتان کی میٹنگ سے واپس تشریف لائے ہیں بخار میں مبتلا ہیں۔ حضرت ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین سے گذارش ہے کہ وہ حاجی صاحب موصوف کے لئے صحت یابی کی دعا کریں۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے احباب بھی دعا فرمائیں۔ حاجی صاحب جمعیۃ ضلع سکھر کے مخلص کارکن ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی میٹنگ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی میٹنگ مورخہ ۸ر فروری کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں دن کے ۳ بجے ہوگی۔ اس سے پہلے انتخابی بورڈ کی میٹنگ دن کے گیارہ بجے ہوگی۔ اس میٹنگ میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی طرف سے انتخاب میں حصہ لینے کے بارے میں غور کیا جائے گا۔ اور مناسب سیٹوں پر انتخاب لڑا جائیگا جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کے تمام ممبر اور جماعتوں کے رکن شوریٰ وقت پر شریک اجلاس ہوں اور اپنے مشوروں سے نوازیں۔

(ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع

جامعہ رشیدیہ بھکر کا سالانہ

جامعہ رشیدیہ بھکر کا سالا مورخہ ۱۹، ۲۰، ۲۱۔ فروری بمطابق ۱۶، ۱۷، ۱۸۔ شوال جمعہ، ہفتہ، اتوار کو منعقد ہو جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام فرما رہے ہیں زیر صدارت حضر مولانا خیر محمد صاحب جالندھری مجاز حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مو خدا بخش صاحب ملتان حضرت محمد علی صاحب جالندھری ملتا مولانا قاضی مظہر حسین صاحب حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا عب صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوری مولانا عبداللطیف خلیفہ مجاز حضر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا دوست محم قریشی، حضرت مولانا سید نور الحس صاحب بخاری۔ حضرت مولانا سی ابو معاویہ عطاء المنعم شاہ صاحب صاحبزادہ امیر شریعت حضرت مو قادر صاحب خلیفہ مجاز حضرت لا حضرت مولانا غلام سرور صاحب حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب لس حضرت مولانا محمد شریف صاحب بہا حضرت مولانا محمد لقمان صاحب مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی اللہ بخش صاحب شاعر تنظیم جناب

(حافظ ممتاز علی مہتمم مدرسہ جا رشیدیہ بھکر

جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

جدید داخلہ

سراج العلوم سرگودھا میں جدید داخ سے شروع ہوگا۔ تمام طلباء بالعموم ا حدیث شریف کے خواہشمند بالخصو جلد داخلہ حاصل کرنیکی کوشش کر حضرت مہتمم صاحب جناب مفتی محمد شف کے علاوہ حضرت علامہ مولانا خدا بخ استاذ حدیث مدرسہ امینیہ دہلی او اجل حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے فرائض انجام دیں گے۔

(قاری عبدالسمیع ناظم جامعہ عربیہ سرا سرگودھا

جمعۃ الوداع پر مولانا سید گل بادشاہ صاحب

امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی تقریر

مردان - مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے جامع مسجد پیراں مردان میں جمعۃ الوداع کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا - اسلام عالم انسانیت کے لئے رحمت ہے - دنیا کے تمام انسانی نظام کمیونزم، نیشنلزم، سرمایہ داری نظام میں انسان کی فلاح اور بھلائی نہیں ہے - عیسائی اور یہودی قوموں نے اسلام کے خلاف سازش کر کے مذکورہ نظام ایجاد کیا - مسلمانوں نے بدقسمتی سے صدیوں کا تجربہ شدہ نظام چھوڑ کر کے عیسائیوں اور یہودیوں کی نقالی کرنے لگے - قرآن حکیم کا اعلان ہے - ان الدین عند اللہ الاسلام، قل ان ھدی اللہ ھو الھدیٰ - دین خدا کے ہاں پسندیدہ اسلام ہے - اور اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا راستہ سلامتی کا راستہ ہے -

ریاستہائے بلقان سے لیکر مشرق بعید تک دنیا کے قلب میں مسلمان آباد ہیں - لیکن تہذیب، معاشرہ، نظام مملکت میں خدا کے نافرمان اور باغی قوموں کی نقالی کر رہے ہیں -

پاکستان خدا کی ایک عظیم نعمت ہے، طویل غلامی سے اللہ نے کروڑوں مسلمانوں کو انگریزوں سے نجات دے کر آزاد مملکت کے مالک اور مختار بنا دیا - لیکن ہم نے خدا کے احسان کا شکریہ ادا نہیں کیا - تسلط اور اقتدار ان لوگوں کے ہاتھ میں آیا - جو کافرانہ نظام کے پجاری اور ترجمان اور علمبردار ہیں - اور جو غلامی پر قانع تھے ملک مسلمانوں کا، غلبہ مسلمانوں کا - اکثریت مسلمانوں کی، اور قانون اور نظام کفر اور شیطان کا - انا للہ و انا الیہ راجعون - ہمارے ملک کا صدر مسلمان - ہمارے پارلیمنٹ اور اسمبلیوں کے ممبر مسلمان - ہمارے گورنر مسلمان - ہمارے تمام اعلیٰ حکام مسلمان - لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والے - لیکن قانون انگریز کا، تمدن انگریز کا، تہذیب انگریز کی، اٹھنا بیٹھنا کھانا، پینا انگریز کا - شراب قانوناً جائز، زنا جائز جائز - نامحرم عورتوں کے ساتھ اختلاط جائز ہے یاد رکھنا چاہیئے - یہ ہماری نیک بختی کی چیزیں نہیں - ان چیزوں سے خدا ناراض ہوتا ہے - یہ تباہی اور ہلاکت کے اسباب ہیں - اگر ہمارے پاس کروڑوں ہوائی جہاز ہوں - کروڑوں ایٹم بم ہوں - کروڑوں کارخانے ہوں - لیکن اللہ کی امداد ہمارے ساتھ نہ ہو، اور خدا کی خوشی ہمارے شامل حال نہ ہو، تو یہ ہماری ترقی نہیں ہے - بلکہ ہمارے تباہی کے اسباب ہیں -

ہمارے ملک کا صدر مملکت دوبارہ صدر مملکت بنا - ہم صدر مملکت کو مبارکباد کے مستحق تب سمجھینگے کہ ہمارے ملک کا قانون اسلام، قرآن وسنت اور فقہ اسلامی ہو جائے - ہمارا حکمران طبقہ اسلام کے ساتھ انتہائی نامنصفانہ برتاؤ کرتا ہے جو انتہائی افسوسناک ہے - بدقسمتی سے مسلمانوں کا ملک اسلام غریب ہے اور یتیم -

وارسک سکیم، تربیلا سکیم، منگلا سکیم کو سکول اور کالجوں کے پروفیسر یا وکلاء کے سپرد نہیں کیا جاتا - وہ ماہرین فن کے سپرد کیا جاتا ہے میڈیکل کونسلوں میں پروفیسر اور وکیل منتخب نہیں ہوتے - اس میں اہل فن منتخب کیئے جاتے ہیں لیکن اسلامی اور دینی مسائل نااہل اور دین سے ناآشنا لوگوں کو سپرد کیئے جاتے ہیں - مثلاً اسلامی مشاورتی کونسل میں وہ لوگ نامزد ہیں جو عربی زبان سے ناآشنا، دین کے مسائل سے ناواقف قرآن وسنت اور فقہ اسلامی سے نابلد ہیں -

کراچی میں اسلامی ریسرچ ادارہ میں وہ لوگ رکھے گئے ہیں، جو منکرین حدیث ہیں - اسلامی تعلیمات سے نابلد - انہوں نے یورپ کی یونیورسٹیوں میں دین کے مسائل دشمنانِ دین یہودیوں سے سیکھا - ہمارے ملک میں کروڑوں اوقاف غیر شرعی اور غیر اسلامی طریقوں پر صرف ہو رہے ہیں -

بہاولپور میں جامعہ اسلامیہ کا شیخ الجامعہ ڈاکٹر بلگرامی عربی سے ناواقف، قرآن وسنت سے ناواقف، فقہ اسلامی سے ناواقف - صورتاً انگریزیت کا علمبردار اور ترجمان صرف اس لئے شیخ الجامعہ کہ اس نے یورپ اور انگریزوں سے سند لی ہے - اور پاکستان اکابر علماء دین جن کی نظیر دنیائے اسلام میں نہیں - وہ ڈاکٹر بلگرامی کے ماتحت - انا للہ وانا الیہ راجعون -

ہمارا صدر مملکت اسلامی قانون کی ذمہ داری پارلیمنٹ پر ڈالتے ہیں - اگر پارلیمنٹ اعلان کرے کہ پاکستان سیکولر اور لادینی مملکت ہے - کیا صدر مملکت اس پر راضی ہوگا - جیسا کہ عائلی قوانین جو کافرانہ اور غیر شرعی قوانین تھے - پارلیمنٹ نے خدا اور رسول سے بغاوت کر کے منظور کیئے - خدا کے ہاں صدر مملکت پارلیمنٹ پر ذمہ داری ڈال کر بری الذمہ نہیں ہو سکتا ہے -

دنیا فانی ہے - حقیقی طاقت اور حکمرانی اللہ کی ہے - عزت و ذلت، حکمرانی اور زوال حکومت اللہ کے اختیار میں ہے - ہم صدر مملکت کو مشورہ دیتے ہیں - کہ پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کی حق صدارت تب ادا ہوگی کہ ملک میں قرآن وسنت کا قانون نافذ ہو - جو عادلانہ نظام ہے -

اور خصوصی فرمان کے ذریعہ اسلام کا عادلانہ نظام رائج کرے - دین اور شریعت کے بارے میں اہل حق علماء سے مشورہ لے - اور یورپ کے شیطانی نظام کو اٹھا کر سمندر میں ڈبو دے تب ہم صدر مملکت کو مبارکباد کے مستحق سمجھیں گے اور تاریخ میں ایک عادل حکمران کے نام سے یاد ہوگا

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام گکھڑ کا بیان

جمعیۃ علماء اسلام گکھڑ کے ناظم اعلیٰ ملک عبدالقیوم اختر اور پبلسٹی سیکرٹری حافظ عبدالمتین زاہد نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں موجودہ نظام تعلیم پر نکتہ چینی کی - اور کہا کہ نئی پود کے اندر احساس کمتری اور مذہبی نفرت کا موجب یہی نظام تعلیم ہے - بیان میں ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی کے اس بیان کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا ہے - جو انہوں نے گذشتہ ماہ ماہنامہ "اردو ڈائجسٹ" لاہور کے مدیر کو انٹرویو دیتے ہوئے دیا تھا اور جس میں مروجہ نظام کی خامیوں کو واضح کیا گیا تھا -

بیان میں موجودہ نظام تعلیم کی فوری تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا ہے اور کہا - عیسائی مشنریوں کو خلاف قانون قرار دیا جائے - ملک میں خلافت اسلامیہ کا نظام قائم کیا جائے -

مرکزی جمعیۃ علماء کے اعلامیہ کے مطابق جمعۃ الوداع کے موقع پر یہاں پورے جوش وخروش سے یوم رد عیسائیت منایا گیا - شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خاں صفدر امیر ضلع نے جمعہ کے موقع پر مسلمانان گکھڑ کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عیسائی مشنریوں کی تاریخ اعداد ان کی کارکردگی پر مفصل روشنی ڈالی - اور جمعیۃ کے اغراض ومقاصد اور مطالبات کی اہمیت کو واضح فرمایا - آپ نے فرمایا کہ تمام پاکستانی مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ جمعیۃ کی طرف دست تعاون بڑھائیں - اور اس کے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے اس کی مدد کریں - کیونکہ اگر ملک میں صحیح معنوں میں نمائندہ جماعت صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی ہے -

داخلہ

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر میں تمام علوم وفنون عربیہ کی تعلیم کا بہترین انتظام ہے۔ مدرسہ ہذا کا جدید داخلہ ۵ رشوال لغایت ۱۵ رشوال شروع ہو رہا ہے۔ علوم وفنون عربیہ وعصریہ (نامڈل) کے شائقین بہت جلد داخلہ لیں۔

(نوٹ) مدرسہ ہذا میں اس سال سے ایک جدید شعبہ کھولا جا رہا ہے۔ جس میں ۲۵ میٹرک پاس طلبہ کو داخل کرکے اس طریق سے تعلیم دی جائے گی کہ وہ پانچ سال کے اندر علوم دینیہ میں پوری جماعت حاصل کر سکیں۔ انہیں اردو ... اور انگریزی زبانوں میں تقریر وتحریر کی مشق کرائی جائیگی نیز انہیں تعلیم کے آخری سالوں میں مناسب پیشوں مثلاً طبابت، کتابت، اردو ٹائپ اور انگریزی ٹائپ کی تعلیم بھی دی جائیگی۔ ان کے جملہ اخراجات کا مدرسہ متکفل ہے داخلہ کی آخری تاریخ ۳۰ شوال المکرم ہے خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔

(فضل محمد مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم
فقیر والی۔ ضلع بہاولنگر)

بدو کی گوسائیاں میں جلسۂ ارتداد

قصبہ بدو کی گوسائیاں ضلع گوجرانوالہ کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حافظ عبدالمتین زاہد نے عیسائی مشنریوں کی ریشہ دوانیوں کی شدید مذمت کی۔ اور کہا کہ ایک اسلامی مملکت میں کھلم کھلا مسلمانوں کے دین وایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی یہ کاروائیاں انتہائی شرمناک ہیں۔ جن کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ جلد از جلد اس نازک صورت حال پر قابو کرنے کی کوشش کرے۔ ورنہ غیرت مند مسلمان کوئی دوسرا قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ آپ نے پر زور مطالبہ کیا۔ کہ عیسائی مشنریوں کو فوراً خلاف قانون قرار دیا جائے۔

اطلاع عام

ہمارے مدرسہ کے سفیر مولوی عبدالغفور ولد نور حسین کیمبلپوری دو یوم کی رخصت پر گئے تھے۔ مدرسہ کی رسید بک بھی ان کے پاس تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے کیمبلپور کسی اور مدرسہ کی سفارت کرلی ہے اس لئے تمام احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مدرسہ ہذا کے نام انہیں کوئی صاحب چندہ نہ دیں۔ اور ان سے رسید بک لیکر ہمیں اطلاع کردیں۔ مہربانی ہوگی۔

فضل محمد مہتمم مدرسہ قاسم العلوم
فقیر والی ضلع بہاولنگر

موضع اچھڑیاں تحصیل مانسہرہ میں یوم ارتداد

جمعۃ الوداع کے مبارک دن میں قبل از نماز جمعہ موضع اچھڑیاں وملحقہ دیہات کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عیسائیت کی تبلیغ اور ان کی ریشہ دوانیوں پر مکمل پابندیاں عائد کی جائیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں لاکھوں مسلمانوں کا مرتد ہونا اور کھلم کھلا ہزاروں پادریوں کا غیر ملکی روپوں کے زور سے مسلمانوں کو ورغلانا ناقابل برداشت ہے۔

(فہرست دستخط کنندگان)

مدرسہ تعلیم القرآن ملکہ ہانس کا سالانہ جلسہ وداخلہ

تاریخ جلسہ ۲۳-۲۴ رشوال ۱۳۸۴ھ
تاریخ داخلہ ۵ رشوال تا ۲۰ رشوال ۱۳۸۴ھ

مدرسہ عرصہ چار سال سے دینی خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ امسال ۲۵ طلباء بیرونی اور ۸۰ طلباء شہری تعلیم حاصل کر رہے ہیں مدرسہ میں تین معلمین وایک ملازم کام سر انجام دے رہے ہیں۔ مدرسہ کا ماہانہ خرچ تقریباً ۵۰۰ سو روپیہ ہے۔ مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے۔ مدرسہ کے سالانہ جلسہ پر مجاہد ملت مولانا محمد علی صاحب جالندھری علامہ دوست محمد صاحب قریشی۔ الحاج فاضل حبیب اللہ ناظم جامعہ رشیدیہ منٹگمری مولانا عبدالعزیز صاحب منٹگمری ودیگر علماء کرام بھی شرکت فرمائیں گے۔

(نور الحسن ناظم مدرسہ تعلیم القرآن ملکہ ہانس
ضلع منٹگمری)

داخلہ جامعہ عزیزیہ بھیرہ

سابقہ شمالی پنجاب کے معروف قدیمی دار العلوم عزیزیہ (رجسٹرڈ) بھیرہ میں طالبان علوم دینیہ کے لئے ۸ر فروری (۹ رشوال) سے ۴ر مارچ تک داخلہ کھلا رہے گا۔ درس نظامیہ اور علوم شرقیہ کے طلبہ کے قیام وطعام اور دیگر ضروریات کا مدرسہ کفیل ہوگا۔

قرآن پاک کی بے حرمتی

لائل پور۔ مقامی پولیس نے ایک نوجوان کو قرآن حکیم کی بے حرمتی کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے۔ پولیس کے بیان کے مطابق محلہ گورو نانک پورہ کا ایک نوجوان رفیع ریڈیو پر فلمی گانے سن رہا تھا۔ اور اس کی بہنیں قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول تھیں رفیع نے انہیں قرآن پاک کی تلاوت سے منع کیا۔ جب وہ باز نہ آئیں تو اس نے ان سے قرآن پاک چھین کر پھاڑ دیا اور اس کے مقدس اوراق کے ٹکڑے گلی میں پھینک دیئے۔ اس پر مقدس اوراق جلانے کا بھی الزام ہے پولیس نے اس کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵ مقدمہ درج کرلیا ہے

رسول اکرم کے متعلق اہانت آمیز کتاب

حکومت سے کتاب ضبط کرنیکا مطالبہ

مرکزی جامع مسجد منڈی بہاؤالدین میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع میں مرزندلال توحید نے برطانیہ میں شائع ہونے والی ٹوینگ ورلڈ آف ہسٹری پر زبردست نکتہ چینی کی ہے۔ اور کتاب کے ان حصوں کی شدید مذمت کی ہے۔ جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے بارے میں اہانت آمیز ریمارکس دیئے گئے ہیں۔ حکومت سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ فوراً یہ کتاب ضبط کرے اور حکومت برطانیہ سے احتجاج کرے۔

میر ڈوڈا خاں کے قاتلوں کا سراغ لگایا جائے

ڈھاکہ۔ محمد شاہی اور کرد شکزئی قبیلوں کے تین سرداروں سردار بہار خاں کرد شکزئی اور سردار فقیر محمد ... میر ڈوڈا خاں ماڑی کے قتل کی ... کی ہے۔ اور مجرموں کو قرار واقعی ... کا مطالبہ کیا ہے۔ تینوں سرداروں ... ایک مشترکہ بیان میں میر ڈوڈا ... کو سیاسی قتل قرار دیا ہے۔ ... سے مطالبہ کیا ہے کہ ملیشیا ... ماڑی بگٹی کے علاقہ میں بھیج ... کرایا جائے اور انہیں سزا دی ... نے توقع ظاہر کی ہے کہ ماڑی بگٹی ... علاقے کے قبائل اس سلسلہ میں ... سے تعاون کریں گے۔

محکمہ بحالیات آئندہ ماہ خ...

منٹگمری۔ مرکزی وزیر بحالیات رانا ... نے کل یہاں کہا۔ کہ محکمہ بحالیات ... ماہ مارچ میں ختم کر دیا جائے گا۔ ... کہا کہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر اور ... عملہ اس سال جون تک مغربی ... کی حکومت کے تحت کام کرے ...

قانون وراثت کے متعلق ...

لاہور۔ معلوم ہوا ہے کہ ... کا جائزہ لینے اور ان کو شریعت ... ڈھالنے کے بارے میں سفارش ... کرنے کے لئے حکومت نے جو کمیٹی ... کی تھی۔ اس نے ابتدائی رپورٹ ... لی ہے۔ امید ہے کہ ابتدائی رپورٹ ... کرنے اور اس کو قطعی شکل دینے ... جلد ہی کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔ جس کے ... حکومت کو پیش کردی جائے گی۔

کراچی میں کم قیمت کے مکان ... کرنے کا منصوبہ

کراچی کا ترقیاتی ادارہ شہر میں ... کے مکانوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پ... کے لئے عظیم منصوبہ تیار کر رہا ہے ... کے ڈائرکٹر لینڈ مسٹر سجاد حسین نے ... تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ تقریباً ... خاندانوں کو کورنگی بلدیہ اور قصبہ ... میں اس منصوبے کے تحت سستے ... میں آباد کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ... عمارتیں تعمیر کی جائیں گی۔ جن میں ... ہوں گے۔ اگلے دس سال میں تقریباً ... اسی ہزار ایسے فلیٹ اور نجی ... ہزار مکان تعمیر کئے جائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

ضلع سلہٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

ضلع سلہٹ (مشرقی پاکستان) تھانہ گلاب گنج میں ۱۷ جنوری کو جمعیۃ علماء اسلام کا ایک عام اجلاس زیر صدارت قدیم سیاستدان مشہور واعظ حضرت مولانا قبلہ بشیرالدین صاحب (کولا وڑام) منعقد ہوا سامعین کی تعداد تقریباً ڈھائی تین ہزار تھی۔ اور دیگر علاقوں سے تقریباً ایک سو کے قریب علماء کرام نے بھی شرکت کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر و امیر جمعیۃ تھانہ گلاب گنج حضرت مولانا مفضل علی صاحب نے ایک طویل خطبہ ارشاد فرمایا جس میں علماء کرام کے گذشتہ کارناموں، ملک کی موجودہ پالیسی، علماء کرام کی ذمہ داریوں جمعیۃ علماء اسلام کی موجودہ کارکردگی پر تبصرہ فرمایا۔ اور عوام کو جمعیۃ میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔ نیز ان کے علاوہ دیگر علماء کرام نے عوام کو خطاب فرمایا۔ جن میں خاص کر قابل ذکر مبلغ اعظم حضرت مولانا شمس الاسلام صاحب ضلعی امیر و ضلعی نائب شریک تھے۔ جن کی تقریر سن کر عوام میں نیا جوش و خروش پیدا ہوگیا جلسہ گاہ پاکستان زندہ باد اور جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد۔ حضرت درخواستی صاحب امیر جمعیۃ اور حضرت مفتی صاحب نائب امیر جمعیۃ اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ جو تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں جلد از جلد اسلامی قانون نافذ کرے۔

(۲) سنیما، بے حیائی، عریانی، شراب نوشی اور سود وغیرہ ہر خلاف شرع کام کو قانوناً جرم قرار دیا جائے۔

(۳) تھانہ گلاب گنج کے ہر علاقہ کی یونین میں جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں قائم کرنے کے لئے ذمہ دار لوگوں کو مقرر کر دیا گیا۔

آخر میں ممبر سازی کی گئی۔ کافی تعداد میں لوگ جمعیۃ کے ممبر بنے۔ اور جمعیۃ سے ہر طرح سے تعاون کرنے کا یقین دلایا۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس

۲۲ جنوری کو ضلع سلہٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس تقریباً پانچ گھنٹے جاری رہا۔ یہ اجلاس الحاج حضرت مولانا سلیمان خاں صاحب کی رہائش گاہ پر سلہٹ ٹاؤن میں زیر صدارت مبلغ اعظم حضرت مولانا شمس الاسلام صاحب منعقد ہوا اور کافی حضرات نے شرکت فرمائی۔ بعد میں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے، کہ آئندہ ہونے والے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے الیکشن میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی طرف سے ضلع سلہٹ میں قومی اسمبلی کے لئے تین اور صوبائی کے لئے پانچ نمائندوں کو کھڑا کیا جائے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کی ضلعی سلہٹ کانفرنس ۵، ۶ فروری تک منعقد کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔ نیز مغربی پاکستان سے دو تین نمائندوں کو مدعو کیا جائے اور ضلع سلہٹ کے باقی ماندہ علاقوں کا اندازہ لگانے کے لئے کچھ ذمہ دار لوگوں کو مقرر کر دیا جائے۔ اور مقرر کردہ حضرات سے اپیل کی گئی کہ اپنی کارکردگی سے ناظم ضلع کو مورخہ ۱۳ فروری تک آگاہ کر دیں۔

(مولانا) محمد اشرف علی صاحب ناظم
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ضلع سلہٹ)

یوم احتجاج

منڈی حاصل پور میں جمعۃ الوداع کو جامع مسجد کے عظیم اجتماع میں جناب خطیب شہر مولانا قاضی محمد قمرالدین صاحب نے قرارداد احتجاج برائے استداد پیش کی جسے حاضرین نے متفقہ طور پر منظور کی

(۲) میر عبدالباقی بلوچ پر قاتلانہ حملہ اور ضمیر احمد قریشی کے وحشیانہ قتل کی مذمت بھی کی گئی، (شعبہ نشر و اشاعت

(جمعیۃ علماء اسلام حاصل پور)

Phone No. 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate LAHORE

Price 12 Paisas

No.7 | ۱۲ر فروری ۱۹۶۵ء ۱۳۸۴ھ | ۱۰ر شوال المکرم ۱۳۸۴ھ | No. 8

بس کھڈ میں گرنے سے دس افراد ہلاک ہو گئے

مردان کے قریب خوفناک حادثہ -- ۴۰ افراد زخمی ہو گئے

پشاور - گزشتہ روز مردان سے ۲۸ میل دور مالاکنڈ کی پہاڑیوں میں مسافروں سے لدی ہوئی ایک بس گر کر تباہ ہو گئی - جس سے دس افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ اور تقریباً پچاس افراد زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں سے آٹھ افراد کی حالت نازک ہے. تباہ ہونے والی بس کے مسافر سوات سے عید منا کر مردان واپس لوٹ رہے تھے کہ یہ حادثہ پیش آگیا۔ اس حادثہ میں بس کا ڈرائیور انعام گل بھی ہلاک ہو گیا۔

اطلاعات کے مطابق بس نمبر ۴ ۱۲۴ سوات سے مردان جا رہی تھی. کہ پہاڑ کے ایک خوفناک موڑ پر اچانک سامنے سے بس ۱۳۵ آ گئی - دونوں ڈرائیوروں نے بریکیں لگا کر بسوں کو روکا - لیکن بوجہ سے سڑک کا کنارہ ٹوٹ جانے سے ایک بس یک دم نیچے کھڈ میں لڑھک گئی۔

گلبرگ فائرنگ کے ملزموں کا کوئی سراغ نہیں

باقی بلوچ اور ملک غلام جیلانی کے بیانات کی روشنی میں تفتیش جا...

لاہور - پولیس کے سپیشل سٹاف کی متعدد تحقیقاتی پارٹیاں جو گلبرگ ... کے ملزموں کا سراغ لگانے کی کوشش میں مصروف ہیں - ابھی تک اپنے مقصد ... کامیابی حاصل نہیں کر سکیں - یاد رہے کہ گلبرگ میں ملک غلام جیلانی ایم این اے ... کی کوٹھی پر نامعلوم افراد کی فائرنگ سے ... قومی اسمبلی مسٹر باقی بلوچ شدید زخمی ... پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے ... قریشی جاں بحق ہو گئے تھے۔

پولیس کی جو پارٹیاں کوئٹہ ا... بھیجی گئی تھیں - وہ ابھی تک واپس ... آئیں - فائرنگ کے سلسلے میں چند ... پولیس کو جو بیانات دیئے تھے - ان کی ... میں پولیس نے دو روز قبل ملزموں کا ... کیا تھا - لیکن اس حلیہ کی روشنی میں ... پولیس کسی شخص کو گرفتار نہیں کر سکی ...

سپیشل پولیس سٹاف نے اس ... کے سلسلے میں مسٹر عبدالباقی بلوچ اور ... غلام جیلانی ایم این اے کے بیانات بھی ... کئے تھے - لیکن ان بیانات سے بھی ... کو ابھی تک ملزموں کا سراغ لگانے ... مدد نہیں مل سکی ہے اور پولیس حکام ... درست ثابت نہیں ہو سکا کہ وہ دو ... اندر ملزموں کو پکڑنے میں کامیاب ہو جائ...

کوئنز روڈ پر کار کے تصادم میں نوعمر طالبہ ہلاک ہو گئی

حادثے نے شادی کے گھر کو ماتم کدہ بنا دیا

لاہور - کوئنز روڈ پر دو کاروں کے تصادم میں ایک نوعمر طالبہ مس زاہدہ ہلاک ہو گئی - زاہدہ کا بھائی کرشن احمد جو کار چلا رہا تھا - اس حادثہ میں شدید زخمی ہو گیا - اس دردناک حادثہ نے ٹمپل روڈ کے ایک گھرانے کو جہاں شادی کی تقریب منعقد ہونے والی تھی ماتم کدہ بنا دیا - زاہدہ کی ایک سہیلی نسرین کو بھی جو کار میں سوار تھی معمولی زخم آئے ہیں

یہ خوفناک حادثہ رات دو بجے کوئنز روڈ پر پیش آیا - جبکہ کرشن احمد کی فوکس ویگن کار کے سامنے سے آتی ہوئی ایک شیورلیٹ کار سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی - مس زاہدہ جو اپوا کالج میں بی اے کی طالبہ تھی تصادم کے بعد موقع پر ہی جاں بحق ہو گئی۔

چار بچے جل مرے

ڈلاس - ہفتہ کو چار بچے جل کر ہلاک ہو گئے - یہ حادثہ ایک رہائشی عمارت کی دوسری منزل کے کمرہ میں ہوا - جبکہ ان بچوں کی ماں کام پر تھی - دو اور چھوٹے بچے اس حادثہ کی زد سے بچ گئے - یہ بچے مسز ڈاروتھی ویمز کے تھے - پولیس کا کہنا ہے کہ مسز ڈاروتھی ایک مطلقہ خاتون ہے - جو اپنی اور بچوں کی گذر بسر کے لئے تین جگہ کام کرتی ہے - اس کے ایک ہمسائے نے یہ وعدہ کر لیا تھا - کہ اس کی عدم موجودگی میں بچوں کی نگرانی کریگا - ایک آگ بجھانے والے کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک بچی ماچس سے کھیل رہی تھی اور اس نے جلتا ہوا کاغذ کوچ کے نیچے پھینک دیا - آگ بجھانے والے کو تین بچوں کی لاشیں سونے کے کمرہ سے ملیں - اور چوتھی لاش کمرے سے باہر ملی -

جہاز کے حادثہ میں ۸۲ افراد ہلاک

سنیاگو - چلی کی فضائی کمپنی کے ایک جہاز کے حادثہ میں تباہ ہونے سے جہاز پر سوار بیاسی افراد ہلاک ہو گئے۔ جہاز سان جوز ڈی مارپو کے قصبہ سے تیس میل دور پہاڑ سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا اور پولیس نے موقع پر پہنچ کر اس بات کی تصدیق کر دی کہ جہاز میں سوار بیاسی افراد ہلاک ہو گئے ہیں - ان میں جہاز کے عملہ کے سات افراد بھی شامل تھے۔

۱۸ - اشخاص سیلاب میں ڈوب گئے

وسطی جاوا میں ہولناک سیلاب آ جانے سے ۱۸ - اشخاص ہلاک - اور ستر گھر تباہ ہو گئے سیلاب کا پانی دس فٹ گہرا تھا۔

صدر ایوب اور وزیر اعظم فرانس

کا مشترکہ اعلامیہ

راولپنڈی - وزیر اعظم فرانس موسیو پومپیڈو نے تنازعہ کشمیر کے متعلق پاکستان کے موقف کی تائید کی ہے - صدر محمد ایوب خاں اور موسیو پومپیڈو کے مذاکرات کے بعد مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے کہ تنازعہ کشمیر بین الاقوامی کشیدگی کا ایک بڑا سبب ہے - دونوں ملکوں کے راہنماؤں نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ اس مسئلہ کا پر امن اور منصفانہ حل تلاش کر لیا جائے گا۔

دونوں ملکوں کے درمیان تجارت میں اضافہ پر کر دیا گیا ہے - اور کہا گیا ہے کہ فرانس پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں میں زیادہ حصہ لے گا - اور دونوں ملکوں کے درمیان تعاون میں اضافہ ہو گا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲ء

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵ — العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

بیادگار شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

قیمت بارہ پیسے

جلد ۸ ○ ۸ ذیقعد ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۶۵ء ○ نمبر ۱۱

وقت کی آواز

وقت کی آواز سنیئے اور دینی تقاضوں سے عہدہ برآ ہو کر اپنے فرائض منصبی کو پورا فرمایئے۔ بلاشک جمعیۃ علماء اسلام اہلِ حق کی نمائندہ اور پاکستان میں اقامت و احیاء دین کی علمبردار جماعت ہے۔ ہر دور کے علماء حق نے اُمت کی صحیح رہنمائی کا فریضہ بڑی جانفشانی سے ادا کیا ہے اور دین کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کی ہیں۔ قابلِ صد تبریک اور باعث فخر ہیں وہ لوگ جنہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے لئے ان تھک کام کیا، اور ان کی وجہ سے آج جماعت کو نمائندہ حیثیت حاصل ہے۔

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب مرحوم و مغفور کا دامن جمعیۃ علماء اسلام کے لئے ہمیشہ ابرِ رحمت کا کام دیتا رہا اور آج جماعت کو شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی سرپرستی حاصل ہے۔ مولانا مفتی محمود صاحب ممبر نیشنل اسمبلی پاکستان اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اسمبلیوں میں اعلاء کلمۃ الحق کا فریضہ بڑی جرأت مندی اور بہادری سے ادا کیا۔ پاکستان میں خلاف شریعت روایات کو ختم کرانے کی مقدور بھر کوشش کی ہے۔ بنیادی حقوق کا بل۔ یہ بل جس میں تسلیم کیا گیا ہے کہ پاکستان میں کوئی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا اور مروّجہ قانون کو تبدیل کیا جائے گا۔ پارلیمنٹ میں اسلامی محاذ اور حضرت مفتی محمود صاحب کی کوششوں کا مرہونِ منت ہے۔ عائلی قوانین کی تنسیخ کے سلسلہ میں اکابر ملت نے پرجوش کام کیا اور ہر لحاظ سے حق نمائندگی کو ادا کرنے میں مصروف رہے۔ افسوس کہ "جماعت اسلامی" اور "نظام اسلام پارٹی" کی طرف سے بعض اہم دینی ترمیموں میں مفتی صاحب کا ساتھ نہ دینے اور تعاون نہ کرنے کی وجہ سے اسلامی محاذ میں اتحادِ عمل ختم ہو گیا۔ اور بعد کے حالات سے یہ اختلاف اور بڑھ گیا۔ جس کی وجہ سے ملک کا دین پسند طبقہ کافی مایوس اور پریشان ہے۔ ظاہر ہے کہ پاکستان میں اقامت دین کے تقاضے دینی جماعتوں کے اتحادِ عمل سے پورے ہونگے نہ کہ مکابرہ و مجادلہ سے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ تمام علماء امت دینی جماعتوں کو متحد کرنے اور ایک مضبوط اسلامی محاذ بنانے پر توجہ دیں۔ اس سلسلہ میں دینی اخبارات و رسائل کو بھی عوام جمہور مسلمانوں اور علماء امت کو اتحاد کی طرف راغب کرنا چاہیئے علماء کو سنجیدہ باوقار اور مدلل طریق سے عوام میں دینی شعور و احساس بیدار کرنے کی انفرادی و اجتماعی اصلاح کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

مولانا غلام غوث صاحب کی انتخابی مہم

قومی اسمبلی کے حلقہ این ڈبلیو ۱۵ ہزارہ ۲ میں انتخابی سرگرمیاں انتہا کو پہنچ گئی ہیں۔ یہاں اگرچہ مفتی ادریس صاحب وکیل مانسہرہ بھی کھڑے ہیں مگر مقابلہ کنونشن لیگ کے امیدوار سابق ایم این اے محمد ایوب خاں اور مولانا غلام غوث صاحب میں ہے۔ دو طرفہ کام جاری ہے۔ عام رائے یہ ہے کہ مولانا غلام غوث کا پلّہ بھاری ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے۔ احباب دعا فرماتے رہیں

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

اسلامی سیاست اور قائدین و حکمرانوں کے فرائض و صفات

کارکنوں کی ذمہ داریاں اور اُن کے اوصاف (قسط نمبر ۱)

بشکریہ "المنبر" ——— (مولانا امین احسن اصلاحی)

حکومت کے عہدے اور مناصب حصول عزت وجاہ اور کسبِ دنیا کے نہایت کامیاب ذریعے خیال کیے جاتے ہیں۔ اور عام طور پر ان کے متعلق لوگوں میں تصور بھی یہ ہے کہ یہ اہل ملک کے حقوق میں شامل ہیں۔ اس وجہ سے نہ صرف ان کے حصول کی جدوجہد جائز سمجھی جاتی ہے بلکہ اس راہ میں مقابلہ و مجادلہ، جوڑ توڑ سازش و سفارش حتیٰ کہ رشوت وجعلسازی کے سارے فن بھی مباح سمجھ لئے گئے ہیں۔ ہر شخص اپنا حق سمجھ کر ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور چونکہ ان سے مال اور عزت دونوں کے حاصل ہونے کی توقع ہوتی ہے۔ اس وجہ سے لوگ جواریوں کی طرح ان سے بازی کھیلتے ہیں۔ اور دین و دنیا کی جو پونجی بھی پاس ہوتی ہے بسا اوقات ساری کی ساری اس داؤں پر لگا دیتے ہیں۔ کہ اگر یہ بازی جیت لی تو ماضی کے سارے نقصانات کی تلافی بھی ہو جائے گی۔ اور مستقبل کی تمام کامیابیوں اور فتوحات کے دروازے بھی کھل جائیں گے۔

مناصب کے متعلق اسلامی تصوّر

لیکن اسلام نے دنیا کے اس رجحان عام کے بالکل برعکس ان عہدوں اور مناصب کو حقوق کی فہرست میں شمار کرنے کے بجائے امانت کی حیثیت دی ہے۔ اس وجہ سے ایک صحیح اسلامی ماحول کے اندر یہ عہدے اور مناصب چاہنے اور طلب کرنے کی چیز نہیں سمجھے جاتے بلکہ بچنے اور بھاگنے کی چیز خیال کیے جاتے ہیں۔ جو لوگ آخرت کی زندگی قیامت کی باز پرس اور جزا و سزا کے تصوّر سے بالکل خالی ہوں۔ اُن کے لئے تو بلاشبہ ان چیزوں کے اندر بڑی کشش ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ان کے سامنے ان کے صرف روشن پہلو ہی ہوتے ہیں۔ ان کے تاریک پہلوؤں سے وہ بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ زندگی کی دوسری نعمتوں سے جس طرح بغیر کسی احساس ذمہ داری کے وہ متمتع ہیں۔ اور اپنے اندر اس عیش کو فکر فردا کے اندیشوں سے مکدّر نہیں ہونے دیتے۔ اسی طرح ملکی اور قومی ذمہ داریوں کو بھی وہ کبھی ذمہ داری کی حیثیت سے نہیں اٹھاتے۔ بلکہ ایک حق سمجھ کر لیتے ہیں۔ اور جب ان کا بس چلتا ہے۔ اسی حیثیت سے ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن ایک مسلمان جس کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ تم میں سے ہر ایک چرواہا ہے۔ اور ہر ایک سے اس کے گلہ کی بابت پرسش ہوگی۔ مرد سے اس کی بیوی بچوں کے بابت سوال ہوگا۔ عورت سے اس کے شوہر اور آل اولاد کے متعلق سوال ہوگا۔ آقا سے اس کے غلام کے متعلق سوال ہوگا۔ وہ اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے کس طرح اس بات کی آرزو کر سکتا ہے۔ کہ ان کے بہت سارے بوجھوں کے ساتھ جو پہلے سے اس پر لدے ہوئے ہیں۔ کسی شہر کا قاضی، کسی صوبہ کا والی یا کسی ملک کا امیر بنا کر اس شہر یا صوبہ یا ملک کا بوجھ بھی اس کی کمر پر لاد دیا جائے۔ یہ حماقت تو وہی شخص کر سکتا ہے۔ جو اس کی ذمہ داریوں سے بالکل ناآشنا اور اپنے آپ کو بالکل فارغ البال پا رہا ہو۔ ایک راستباز مسلمان جو اپنے فرائض سے اچھی طرح واقف ہے۔ ان پرائی ذمہ داریوں کا اپنے دل میں خیال بھی نہیں لا سکتا چہ جائیکہ وہ ان کے لئے خم ٹھونک کر میدانِ مقابلہ میں اترے، جوڑ توڑ کرے۔ رشوتیں پیش کرے اور سفارشیں بہم پہنچائے۔ وہ خود تو حتی الامکان ان سے دور ہی رہنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن اس کے باوجود اگر کوئی امانت اس کے سر ڈال دی جائے گی۔ تو اس کو اللہ تعالیٰ کی آزمائش سمجھ کر اٹھائے گا، اور پھر اس بات کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دے گا کہ قیامت کے دن اس کے لئے ندامت و رسوائی کا سبب نہ بنے، اس حقیقت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو سمجھایا تھا۔ جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حکومت کے کسی عہدے کے لئے درخواست کی تھی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ان کو حکومت کے کسی عہدے پر مقرر کیا جائے۔ آنحضرت نے ان کو جواب دیا۔ ابوذرؓ یہ ایک بھاری امانت ہے اور تم ایک کمزور آدمی ہو قیامت کے دن یہ امانت ندامت اور رسوائی کا سبب ہوگی۔ مگر اس شخص کے لئے جو اس کے حق کے ساتھ اس کو اٹھائے اور اس سلسلہ میں اس پر جو ذمہ داریاں عاید ہوں، ان کو ادا کرے۔ (کتاب الخراج قاضی ابو یوسفؒ صفحہ ۵)

خدا کی امانت

صرف اتنا ہی نہیں کہ اسلام نے ان عہدوں اور مناصب کو امانت قرار دیا ہے بلکہ ان کو خدا کی امانت قرار دیا ہے۔ عام دنیوی حکومتوں میں اول تو یہ امانت کا تصور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، سرے سے موجود ہی نہیں، اور اگر کہیں کوئی دھندلا سا تصور ہے بھی تو وہ قومی امانت کا ہے۔ اس وجہ سے جہاں قومی حمیت پر زور ہوتی ہے۔ یا قوم کے احتساب کا اندیشہ قوی ہوتا ہے۔ وہاں تو امانت داری کی ظاہرداری ایک حد تک برت لی
لیکن جہاں یہ حس قوی یا احتساب کا کھٹکا موجود
ہر طرح کی خیانت کے لئے ہاتھ پاؤں بھی آزاد
اور ضمیر بھی بالکل بے حس ہو جاتا ہے۔ لیکن
ان کو خدا کی امانت قرار دے کر ان کی نگرانی
دوہرے پہرے بٹھا دیئے ہیں۔ قوم کی نگاہیں
ہیں۔ لیکن خدا کی نگاہ سے کوئی مخفی سے مخفی
پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ وہ خیانتوں اور بدخواہی
بھی ہے۔ اور امانت داریوں میں جس حد تک
ہے۔ ان کو اچھی طرح پرکھتا بھی ہے۔ اور
اور ریاء کے لحاظ سے وہ ہر عمل کی قیمت
اور ہر ایک کو اس کے کئے کا پورا پورا بدلہ دے
دوہرے احتساب کا یہ اثر ہے۔ کہ جن عہدوں
کے لئے جاہلی نظاموں میں بڑے بڑے مقابلے
ہیں۔ اور ہر شخص ان کو جیتنے کے عشق میں سب کچھ
کے ارادے سے میدان میں اترتا ہے۔ ایک صحیح
کے اندر اس "متاع کس مخر" کے قبول کرنے وا
سے ڈھونڈھنے پر ملتے ہیں۔ جن اسامیوں کے لئے
ایس اور پی سی ایس کی قسم کے کثیر المصارف
مقابلہ رکھے گئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود لوگوں
و طلب کا یہ عالم ہوتا ہے کہ بالآخر امیدواروں کے
فیصلہ قابلیت کی کسوٹی کے بجائے رشوت اور
ہی کے معیارات سے کرنا پڑتا ہے۔ ان اسامیوں
اس ماحول میں جہاں اسلامی ذہنیت نشو و نما پا چکی
اشخاص کی منتیں کی جاتی ہیں۔ تب کہیں جا کر لوگ یہ
تلخ پینے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ ذیل میں ہم چند حدیثیں
کرتے ہیں۔ جن سے اندازہ ہو سکے گا۔ کہ دنیا کی
کی اس سب سے زیادہ محبوب و مطلوب
جنس کی قدر و قیمت کا اسلامی بازار میں کیا حال

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص
کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے جج بنایا گیا۔ وہ
کے ذبح کر دیا گیا"۔ (رواہ الخمسہ الا النسائی)

"ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کے درمیان
کرتا ہے۔ وہ قیامت کے روز روکا جائے گا۔ ایک فرشتہ
اس کی پشت سر کو پکڑے ہوئے اس کو جہنم کے
پر روکے گا۔ پھر اس کے سر کو اللہ کی طرف اٹھا
اگر وہ حکم دے گا کہ اس کو پھینک دے۔ تو وہ اس کو ایک
کھڈ میں پھینک دے گا اور وہ چالیس سال کی مسافت کی گہرائی
گر جائے گا"۔ (رواہ احمد ابن ماجہ بمعناہ)

"حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حاکموں کے لئے ہلاکی
چودھریوں (عرفاء) کے لئے ہلاکی ہے، متولیوں (امناء)
لئے ہلاکی ہے۔ قیامت کے دن بہت سے لوگ ہوں گے
تمنائیں کرینگے کہ کاش ان کی چوٹیاں ثریا سے بندھی ہوتیں

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ - ۱۲ مارچ ۱۹۶۵ء

کوثر نیازی کا مودودی پارٹی سے استعفاء

کوثر نیازی صاحب نے جماعت سے استعفے
جن وجوہات کا ذکر کیا ہے۔ انہیں دیکھ کر یہ بات
ی جا سکتی ہے کہ جن علماء حق نے مودودی صاحب
افکار و نظریات اور جماعت کے طرز عمل اور
سیوں پر دینی و سیاسی اعتبار سے گرفتیں کی تھیں
کتنی مبنی بر حقائق تھیں۔

اگر مولانا مدنی رحمتہ اللہ علیہ نے جماعت
اس کے قائد کے بارے میں ضال و مضل
نے کی نشاندہی عرصہ دراز پہلے فرمائی تھی، تو
رہ سولہ سال کے رفاقت و قربت کے بعد یہ
بات زیادہ سخت اور تفصیلی انداز میں مولانا
احسن اصلاحی نے کہی، مولانا حکیم عبدالرحیم
ف نے کہی۔ سعید ملک سابق مدیر "تسنیم"
کہی۔ اور اب کوثر نیازی صاحب نے بھی تفصیل
کہہ دی ہے۔ پھر کیا غلط کہا تھا کسی نے کہ

"قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید"

اور سچ بات یہ ہے کہ علماء حق سے کٹ کر
مانوں میں جس تحریک نے بھی فروغ حاصل کرنے
وشش کی ہے۔ اس کی گمراہیاں اسی طرح
کارا ہوئیں۔ خواہ ان پر کتنے ہی گہرے و دبیز
ے ڈالنے کی سعی کی جاتی رہی ہو۔ اس تحریک
حال تو مزید گمراہ کن تھا۔ کہ یہ نہ صرف علماء عصر
خلاف محاذ بنا کر کھڑی ہوئی تھی۔ بلکہ علماء سلف
صحابہ کرام تک کو خاطر میں نہیں لاتی تھی۔ اس
و اپنی اسلامیت کے معیار کا متکبرانہ دعویٰ
اونچا اور بلند کیا۔ کہ اس کی تنقیدوں کی دست
دیاں بعض انبیاء معصوم کے دامنوں تک جا
ی تھیں۔ لیکن آزمائش عمل کے پہلے مرحلے میں
اس کا حشر و انجام یہ ہوا کہ وہ نہ صرف
ر دینی جماعتوں، گروہوں و افراد کی آلۂ کار بنی
ہ اس حد تک پستی میں اتر گئی۔ کہ ملت کی صدارت
لئے ایک خاتون کو، جن کی دینی حیثیت قطعی
معتبر نہیں تھی۔ قرآن و حدیث کی نصوص قطعیہ
صراحت کے اجماعی تعامل کے علی الرغم شرعاً اہل
قرار دینے لگی۔ اور ان کی حمایت میں سب سے زیادہ
سرگرم و پیش پیش رہی۔ جبکہ اس کا اتنا صلہ
بھی اسے نہ مل سکا، کہ باوجود سوال و طلب
کے مغربی پاکستان سے قومی اسمبلی کے انتخاب
میں امیدوار کھڑے ہونے کے لئے صرف
ٹکٹ بھی اسے نہیں دیا گیا۔ اور بالآخر جماعت

کو بصد حسرت و یاس متحدہ حزب اختلاف
کے پارلیمانی بورڈ سے علیحدگی کا اعلان کرنا پڑ گیا

ع بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

کوثر نیازی صاحب کے استعفے میں جماعت
کی جو اندرونی حالت بیان کی گئی ہے۔ اور ایسی
ہی حالت اس سے پہلے سعید ملک نے مولانا
امین احسن اصلاحی نے اور حکیم عبدالرحیم صاحب
اشرف نے بھی اپنے استعفوں، بیانوں اور
تحریروں میں ذکر کی تھی۔ اس سے اندازہ لگایا
جا سکتا ہے۔ کہ ظاہر و باطن کا کتنا فرق جماعت
کے اندر پایا جاتا ہے۔ جسے کوثر نیازی صاحب
نے اپنے مکتوب بنام مودودی صاحب میں منافق
کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ ساتھ ہی مذہبی
احکام و فرائض سے شاید بے اعتنائی اور
عشر و زکوٰۃ وغیرہ رقموں کے بے جا و غلط
استعمال کا جو ذکر کیا ہے۔ وہ بھی اس بات
کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔ کہ جماعت کے
نزدیک دین و مذہب کی حقیقت حصول مقصد
کے ذریعہ سے زیادہ کچھ نہیں، اور مقصد کے
تعین کا اختیار امیر کو اور صرف امیر کو حاصل ہے
وہ لوگ جو ہمیشہ جماعت کی تنظیمی نمائش
اور پروپیگنڈے سے مرعوب رہے ہیں جنہیں
مودودی صاحب کی ذات اور ان کی جماعت کے
علاوہ نہ کہیں اسلام نظر آتا ہے، اور نہ
اسلام کے لئے کام اور کام کرنے والے
نظر آتے ہیں۔ اور جو لوگ مودودی صاحب
اور جماعت پر باہر سے کئے گئے ہر اعتراض
و اختلاف کو غلط، حاسدانہ اور نادرست قرار
دے کر ناک بھوں چڑھاتے رہے ہیں۔ ان
کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کوثر نیازی کا
یہ استعفا اور اس میں مندرج وجوہات نہایت
کافی ہونی چاہیئے۔ بشرطیکہ ان میں حق کی طلب
کا داعیہ موجود ہے۔ اور حق و باطل کے امتیاز
سے ان کا فکر و شعور محروم نہیں ہو گیا ہے۔

اور ان لوگوں کے لئے تو یہ بڑے ہی
عبرت و ندامت کا موقع ہے۔ جنہوں نے اپنی
زبانوں اور قلموں سے مودودی صاحب کی بیجا
حمایت اور جماعتی عصبیت میں ہر اللہ کے نیک
بندے پر تہمتوں، بہتانوں اور سب و شتم
کی ٹبری سے بڑی گندگی و غلاظت مزے لے

لے کر اچھالی ہے۔ بشرطیکہ ان کے ضمیر بالکل
ہی مردہ و فرسودہ نہ ہو چکے ہوں۔

کوثر نیازی صاحب کے استعفے سے یہ بات
بھی معلوم ہوئی، کہ وہ مودودی صاحب اور جماعت
کے موقف کی حمایت عرصہ سے صداقت کی بنیاد
پر نہیں بلکہ جماعتی وقار کی خاطر رہے ہیں۔ اس
طرح یہ بات بھی بالکل صاف و عیاں ہو گئی
ہے۔ کہ جماعت کے بیشتر حامی حق پرستی کی بجائے
دیگر محرکات کے تحت مودودی صاحب اور جماعت
کی حمایت میں سرگرمی دکھاتے رہتے ہیں۔ جب
جماعت کے اندر ہر پندرھواں رکن جماعت کا
تنخواہ یافتہ کارکن ہے۔ تو جماعت سے باہر جو
لوگ زبانی و قلم سے مستقلاً جماعت کی حمایت میں
لگے رہتے ہیں۔ اور ہر اس شخص کی پگڑی اچھال
کر رکھ دیتے ہیں۔ جو ذرا بھی مودودی صاحب
اور جماعت کے بارے میں اختلاف رائے کی
جسارت کرتا ہے۔ خواہ وہ اپنے عہد کا کتنا ہی
بڑا عالم، فاضل، متقی اور بلند پایہ انسان کیوں نہ
ہو، تو ایسے لوگ اس خدمت کے صلہ میں کیا
کچھ معاوضہ و بدل الاشتراک حاصل نہ کرتے ہونگے

یہاں تھوڑا سا ذکر جمعیۃ علماء اسلام
کا کر دینا بھی بے محل نہیں ہوگا۔ کہ حق وصداقت
کی داعی اس غریب و مظلوم جماعت کو بالخصوص
اس کے دو مخلص رہنماؤں حضرت مفتی محمود صاحب
و مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو بھی جماعت
کے حمایتی صیادوں میں کتنے ہی ناوک اور تیر و نشتر
کے زخم کھانے پڑے ہیں۔ تاہم ملک میں یہ پہلی
دینی جماعت ہے۔ جس نے باقاعدہ طور پر مودودی
صاحب کے غلط مسلک و موقف اور غیر صحیح افکار
و نظریات نیز جماعت کی مصلحت وقت پر مبنی سیاسی
روش پر مسلسل گرفت و تنقید کی، اور علماء دین و
عام مسلمانوں کو باخبر کیا۔ اگرچہ ابتدا میں اس پر
اپنوں نے بھی منہ بنایا۔ اور پرائے تو جتنا کچھ
بھی کر سکتے تھے۔ انہوں نے کیا۔ لیکن آخر وہ
وقت آیا کہ جمعیۃ کے خدشات کی تصدیق ہوئی۔ جمعیۃ
اگرچہ اپنی بے سرو سامانی کی وجہ سے جماعت کے
وسیع پروپیگنڈے و غلط بیانیوں کی بروقت تردید و
مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ تاہم حق کا حامی و ناصر خدا
ہوتا ہے۔ اور خود جماعت کے اندر سے ایک آواز
بلند ہوئی، اور ایک ایسے شخص کی آواز بلند ہوئی،
جو سترہ سال سے مودودی صاحب کا قریبی رفیق، معتمد
علیہ اور جماعت کا اعلیٰ کارکن و اہل قلم چلا آ رہا تھا
اور مولانا امین احسن اصلاحی وغیرہم کے بعد جماعتی
حلقوں میں مودودی صاحب کا متوقع جانشین سمجھا
جا رہا تھا۔

کوثر نیازی صاحب کا یہ استعفیٰ اور مودودی
صاحب سے خط و کتابت کی (باقی صفحہ ۱۷ پر)

کارکنوں کی ذمہ داریاں اور اُن کے اوصاف

(بقیہ صفحہ ۲)

دو آسمان و زمین کے درمیان لٹکے ہوئے ہوتے مگر کسی ذمہ داری کے عہدے پر مقرر نہ کئے گئے ہوتے"۔

"ابو امامہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص دس یا اس سے زیادہ آدمیوں کے معاملات کا ذمہ دار ہے۔ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح آئے گا کہ اُس کے ہاتھ اُس کی گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہوں گے۔ پھر یا تو اسس کی نیکی اس کو آزادی دلائے گی یا اس کے گناہ اس کو ہلاک کرینگے اس (امارت) کا آغاز ملامت ہے اس کا وسط ندامت اور اس کا آخر قیامت کے دن رسوائی ہے"۔

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ ایک زمانہ آئے گا کہ تم لوگ امارت (سرداری) کی حرص کرو گے۔ حالانکہ یہ قیامت کے دن ندامت کا سبب ہوگی۔ یہ کیا ہی اچھی دودھ پلانے والی اور کیا ہی بُری دودھ چھُڑانے والی ہے[1] (احمدؒ بخاری نسائی)

اس میں شک نہیں کہ یہ سارے ڈراوے ان لوگوں کے لئے ہیں۔ جو کسی عہدہ کی ذمہ داریاں، اس کو اٹھانے کے بعد ادا نہ کریں۔ سب وہ لوگ جو ان کی ذمہ داریاں ٹھیک ٹھیک ادا کریں تو ان کے اجر و ثواب کی بھی کوئی حد نہیں۔ عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ :-

"انصاف کرنے والے (امراء اور حکام) نور کے منبروں پر اللہ تعالےٰ کے داہنے بیٹھے ہوئے ہونگے اور جو لوگ اپنے فیصلہ میں اپنے اہل و عیال اور اپنے دائرہ اقتدار میں انصاف کرتے ہیں۔ اُن کی آستینیں میں خدا کے ہاتھ ہیں" (رواہ احمد و مسلم)

لیکن اس کے باوجود ان پر کی وعیدوں سے جو شخص واقف ہوگا۔ وہ اپنے آپ کو خود کس طرح اس بات کے لئے پیش کرے گا۔ کہ اسس کو بغیر چھری کے ذبح کر دیا جائے

عہدوں کے طالب خائن ہیں

اسس تصور کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جو لوگ عہدوں اور مناصب کے لئے بھاگ دوڑ کرتے ہیں۔ اسلامی ماحول کے اندر وہ متہم اور خائن خیال کئے جاتے ہیں اور اسلئے تقاضے ان کا یہ فعل ہی ان کو اس عہدے کے لئے نا اہل قرار دینے کے واسطے کافی سمجھا جاتا ہے۔ اتنی بڑی آزمائش میں پڑنے کے لئے ہر شخص اپنے آپ کو خود پیش کر رہا ہو وہ دو حالتوں سے خالی نہیں۔ یا تو وہ اپنی ذمہ داری اور اسس کے دور رس نتائج سے بالکل ناواقف ہے یا اس کی نیت میں فتور ہے۔ اور وہ اپنی خواہش سے بے بس ہو گیا ہے۔ اگر پہلی صورت ہے تو ایسا شخص امتحان میں پڑنے کے بعد ناممکن ہے کہ اپنے آپ کو ترغیبات کے فتنوں سے بچا سکے۔ جب کوئی آزمائش سامنے آ جائے گی۔ اسس کے قدم ضرور لڑکھڑا جائیں گے۔ اور اگر دوسری شکل ہے۔ تو ایسا شخص پہلے مرحلہ ہی میں خائن اور بددیانت ہے۔ اسس کو کوئی ذمہ داری سونپنا گویا بھیڑیے کو کوتوال بنانا ہے۔ اس وجہ سے اسلام میں عہدہ کی طلب کو ایک مستقل دلیل نااہلیت قرار دے دیا گیا ہے۔

"حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ دو آدمی میرے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک نے کہا۔ کہ ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں۔ کہ آپ ہمیں حکومت کے کسی منصب پر مقرر فرمائیں دوسرے نے بھی اسی قسم کی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے جواب میں فرمایا۔ انّ اخونکم عندنا من طلبہ ہمارے نزدیک تم میں سب سے بڑا خائن وہ ہے۔ جو کوئی عہدہ طلب کرے۔ حضرت موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ فمن لم یستعن بھما حتیٰ مات۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو کوئی کام نہیں سپرد فرمایا یہاں تک کہ آپ نے وفات فرمائی

(ابوداؤد۔ کتاب الخراج والفئی والامارۃ)

طلب کر کے عہدے پانیوالے خدا کی مدد سے محروم ہیں

عہدوں کے امانت اور آزمائش ہونے کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی تو مدد فرماتا ہے۔ جو خود تو ان سے بھاگنے والے ہوتے ہیں اور اسس کے باوجود کسی عہدہ کی ذمہ داری آ پڑتی ہے۔ لیکن ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ جو خود اپنے آپ کو کسی عہدہ کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اور اس سے ڈرنے اور بھاگنے کے بجائے درخواستیں دے کر اس کو اپنے گھر بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا عام قانون ہے کہ جو آزمائش وہ اپنی طرف سے بندوں پر ڈالتا ہے اس میں ان کی مدد فرماتا ہے۔ اور اگر وہ اسس سے ٹھیک ٹھیک عہدہ برآ ہونے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کی اسس کوشش میں کامیابی بھی عطا فرماتا ہے لیکن اگر کسی آزمائش میں ڈالے جانے کے لئے کوئی شخص اپنے آپ کو خود پیش کرتا ہے تو وہ اسس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ اور مدد فرمانے کی بجائے بالکل غیر جانبدار ہو کر دیکھتا ہے۔ کہ جس ذمہ داری کو اس نے اتنے شوق سے اٹھایا ہے۔ اسس کو کس حد تک سنبھالتا ہے۔ اور کیا نبھاتا ہے"۔

"عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبدالرحمان بن سمرہ امارت کے طالب نہ بنو۔ اگر ... اس کام میں خدا کی طرف سے مدد ... کو مانگ کر لو گے تو تم اس کے حوالے کر ...

"حضرت انسؓ سے روایت ہے ... صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ... طالب ہوتا ہے کہ اس کو قاضی بنایا جا ... کے نفس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ اور ... عہدہ کو قبول کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے ... فرشتہ اترتا ہے۔ جو اس کی رہنمائی کرتا ...

ذمہ داری کا احساس

یہی وجہ ہے کہ خدا کے صالح بند ... اور ذمہ داریوں سے بھاگتے رہتے ہیں ... اس قسم کا کوئی بوجھ ان کی خواہش کے خلا ... ہے۔ تو ان کی ساری زندگی اسس بوجھ ... دب گئی ہے۔ ان کے لئے نہ کھانے پینے ... باقی رہ گئی، نہ سونے میں کوئی راحت۔ نہ ... اہل و عیال کے لئے کوئی خوشی رہ گئی۔ نہ ... کے اندر کوئی دلچسپی۔ ایک معزز عہدہ سے ... منانا اور جشن کرنا تو الگ رہا۔ زندگی کی جو ... آزادیاں انہیں میسر تھیں۔ وہ بھی ان ... اس منصب کے ذریعہ سے بیوی بچوں ... و اقربا کے شان و اعزاز میں چار چا ... اب تک اپنی انفرادی سعی سے جو خدمت ا ... اس منصب کی ذمہ داریوں نے اس سے ... کر چھوڑا تھا۔ زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ کے ... کی خدمت کے لئے وقف ہو گیا۔ ان کے ... سب جیتے جی ان سے بیگانہ ہو کے رہ ... سو رہے ہیں وہ جاگ رہے ہیں۔ سب ... سب کے لئے فکرمند اور غمگین ہیں۔ ... بال بچوں کی خوشیوں کے اسباب فراہم کر ... ہیں۔ اور وہ ساری خدائی کا بوجھ اپنے ... ہوئے نہ رات کے سکون سے آشنا ... دلچسپیوں سے۔ یہاں ہم لوگوں کے احسا ... ہلکا سا عکس پیش کرنے کی کوشش کریں ... ذمہ داریوں کی صحیح اہمیت سے واقف تھے ... طرف سے جو خدمت ان کے سپرد کی گئی تھی ... صرف نہ دیانت کے ساتھ ادا کرنا چاہتے ... زمانہ ہو سکے گا۔ کہ جن بستروں پر لیٹ ... کے مزے لوٹے ہیں۔ انہی بستروں پر خدا ... رکھنے والے بندوں نے کیسی بے چین ...

"حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ... عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لئے ... ان کو بلا کر حسب ذیل نصیحت فرمائی۔

(بقیہ ...

---

[1] یعنی اس کا آغاز نہایت دلکش اور لذیذ لیکن اس کا انجام اپنی ذمہ داریوں کے لحاظ سے نہایت ہولناک ہے

مکینِ حرمین شریفین

مودودی کی نظر میں — جھوٹ کی انتہا

(قاری) نذیر احمد خطیب جامع مسجد گمٹی بازار لاہور

- خانہ کعبہ کے مجاور بنارس اور ہردوار کے پنڈتوں کی طرح ہیں ———— مودودی
- بہت سے لوگ حج کر کے اپنا ایمان بڑھانے کی بجائے اُلٹا کھو آتے ہیں ———— مودودی
- حرم کعبہ کے منتظم مہنت بن کر بیٹھے ہوئے ہیں ———— مودودی
- وہاں پہنچ کر ہر طرف سے گندگی۔ بے حیائی۔ بد اخلاقی۔ بدانتظامی اور گری ہوئی حالت نظر آتی ہے ———— مودودی
- معلم۔ مطوف اور حکومت حجاز مذہبی تاجر ہیں ———— مودودی

مودودی صاحب نے عصمت انبیاء کو بھی نہیں بچایا۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر تنقید کرنے کا ہر شخص کو حق دیا۔ اسی طرح بیت اللہ شریف جہاں ہر سال لاکھوں افراد اپنے گناہوں کی بخشش کروا کر واپس لوٹتے ہیں۔ جس کے متعلق حدیث میں آتا ہے۔ کہ جو شخص ایمان کی حالت میں بیت اللہ شریف کو صرف دیکھے۔ اس پر بھی رب کعبہ کی بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور جس عرفات کے میدان کی بابت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا۔ کہ جب حاجی لوگ میدان عرفات سے واپس لوٹتے ہیں تو فرشتے راستوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اے لوگو! اب تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہیں رہا۔ اب تم بخشے بخشائے واپس جاؤ۔ غرضیکہ اگر وہاں کے مقامات کے فضائل لکھیں تو ایک مستقل کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ بلکہ وہاں کے لوگوں کی بابت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم عربوں کی عزت کرو اس لحاظ سے کہ میں عربی ہوں۔ اور قرآن پاک عربی میں نازل ہوا ہے۔ اور جنتیوں کی زبان بھی عربی ہوگی۔ غرضیکہ اہل عرب قابل احترام ہیں۔ بیت اللہ شریف ہمارا قبلہ ہے۔ اور احترام کی جگہ ہے۔ جو لوگ وہاں رات دن گذارتے ہیں۔ وہاں نمازیں ادا کرتے ہیں۔ وہاں طواف کرتے ہیں۔ بیت اللہ کو دیکھتے ہیں۔ روضہ شریف کی زیارت کرتے ہیں۔ مسجد نبوی میں نمازیں ادا کرتے ہیں۔ صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں اور خدا کی رحمتیں حاصل کرتے ہیں۔ مودودی صاحب نے ان لوگوں کو بے حیا، بداخلاق، جاہل، گندے و دنیا پرست اور بنارس کے مہنتوں سے تشبیہ دی ہے۔ اور حاجیوں کی بابت لکھا ہے۔ کہ بجائے ایمان بڑھانے کے ایمان اُلٹا کھو آتے ہیں۔ مودودی صاحب کی عبارت پڑھ کر اندازہ لگائیں۔ کہ کیا اس شخص نے کسی کو چھوڑا ہے۔ نہ انبیاء کو، نہ صحابہ کرام کو، نہ آئمہ دین کو نہ عرب کو۔

ملاحظہ ہو مودودی صاحب کی عبارت :- حج کی بابت لکھتے ہیں :-

”حج کے پورے فائدے حاصل ہونے کے لئے ضروری تھا۔ کہ مرکز اسلام میں کوئی ایسا ہاتھ ہوتا۔ جو اس عالمگیر طاقت سے کام لیتا۔ کوئی ایسا دل ہوتا۔ جو ہر سال تمام دنیا کے جسم میں خون صالح دوڑاتا رہتا۔“

آگے جا کر لکھتے ہیں :- ”اور کچھ نہیں تو کم از کم اتنا ہی ہوتا۔ کہ وہاں خالص اسلامی زندگی کا ایک مکمل نمونہ موجود ہوتا۔ اور ہر سال دنیا کے مسلمان وہاں سے صحیح دینداری کا سبق لے کر پلٹتے۔ مگر وائے افسوس وہاں کچھ بھی نہیں ہے مدت ہائے دراز سے عرب میں جہالت پرورش پا رہی ہے۔ عباسیوں کے دور سے لے کر عثمانیوں کے دور تک ہر زمانے کے بادشاہ اپنی سیاسی اغراض کی خاطر عرب کو ترقی دینے کی بجائے صدیوں سے پیہم گرانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اہل عرب کو علم، اخلاق، تمدن ہر چیز کے اعتبار سے پستی کی انتہا تک پہنچا کر چھوڑا ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ سرزمین جہاں سے کبھی اسلام کا نور تمام عالم میں پھیلا تھا۔ آج اس جہالت کے قریب پہنچ گئی ہے۔ جس میں اسلام سے پہلے مبتلا تھی۔ اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے۔ نہ اسلامی اخلاق ہیں۔ نہ اسلامی زندگی۔ لوگ دور دور سے بڑی گہری عقیدتیں لئے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں۔ مگر اس علاقہ میں پہنچ کر جب ہر طرف ان کو جہالت، گندگی۔ بیحیائی۔ دنیا پرستی بد اخلاقی۔ بد انتظامی اور عام باشندوں کی طرح گری ہوئی حالت نظر آتی ہے۔ تو ان کی توقعات کا سارا طلسم پاش پاش ہو کر رہ جاتا ہے حتیٰ کہ بہت سے لوگ حج کر کے اپنا ایمان بڑھانے کی بجائے اور الٹا کچھ کھو آتے ہیں۔ اور پرانی مہنت گری جو حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہم السلام کے بعد جاہلیت کے زمانہ میں کعبہ پر مسلط ہو گئی تھی اور جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر ختم کیا تھا۔ اب پھر تازہ ہو گئی ہے۔ حرم کعبہ کے منتظم پھر اسی طرح مہنت بن کر بیٹھ گئے ہیں۔ خدا کا گھر ان کی جائیداد اور حج ان کے لئے تجارت بن گیا ہے۔ حج کرنے والوں کو وہ اپنا اسامی سمجھتے ہیں۔ مختلف ملکوں میں بڑی بڑی تنخواہیں پانے والے ایجنٹ مقرر ہیں۔ تاکہ اسامیوں کو گھیر گھیر کر بھیجیں۔ ہر سال اجمیر کے خادموں کی طرح ایک لشکر کا لشکر دلالوں اور سفری ایجنٹوں کا مکہ سے نکلتا ہے۔ تاکہ دنیا بھر کے ملکوں سے اسامیوں کو گھیر لائے۔ قرآن کی آیتیں اور حدیث کے احکام لوگوں کو سنا سنا کر حج پر آمادہ کیا جاتا ہے۔ نہ اس لئے کہ خدا کا عائد کیا ہوا فرض یاد دلایا جائے۔ بلکہ صرف اس لئے کہ ان احکام کو سن کر یہ لوگ حج کو نکلیں۔ تو آمدنی کا دروازہ کھلے گویا کہ اللہ اور اس کے رسول نے یہ سارا کاروبار انہیں مہنتوں اور ان کے دلالوں کی پرورش کے لئے پھیلایا تھا۔ پھر جب اس فرض کو ادا کرنے کے لئے آدمی گھر سے نکلتا ہے۔ تو سفر شروع کرنے سے واپسی تک ہر جگہ مذہبی مزدوروں اور دینی تاجروں سے سابقہ پیش آتا ہے۔ معلم، مطوف۔ وکیل مطوف کلید بردار کعبہ اور خود حکومت حجاز سب اس تجارت میں حصہ دار ہیں۔ حج کے سارے مناسک معاوضہ لے کر ادا کرائے جاتے ہیں۔ ایک مسلمان کے لئے خانہ کعبہ کا دروازہ تک فیس کے بغیر نہیں کھل سکتا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ یہ بنارس اور ہردوار کے پنڈتوں کی سی حالت اس دین کے نام نہاد خدمت گذاروں اور مرکزی عبادتگاہ کے مجاوروں نے اختیار کر رکھی ہے۔“

(خطبات حصہ چہارم حقیقت حج صفحہ ۵۲، ۵۳، ۵۴)

دیکھا مودودی صاحب کیا لکھتے ہیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے انبیاء۔ صلحاء۔ صحابہ۔ ائمہ۔ عرب۔ عجم پر کیچڑ اچھالنا اپنا فرض منصبی سمجھ رکھا ہے۔ جس شخص میں ذرہ بھر ایمان موجود ہو۔ وہ بیت اللہ شریف اور وہاں کے رہنے والوں۔ مدینہ منورہ اور وہاں کے رہنے والوں کا اس لئے بھی احترام کریگا کہ یہ ہمارے رسولؐ کے پڑوسی ہیں۔ مگر وائے افسوس ان کی تحریر سے بڑی بڑی ہستیاں نہ بچ سکیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمائیں کہ حاجی جب تک گھر نہیں پہنچتا تو اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ مگر مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ حاجی بے ایمان ہو کر آتا ہے۔ یاد رہے کہ مودودی صاحب بھی حج کر آئے ہیں۔ کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ آپ جو حج کرنے کے بعد ایمان کھو بیٹھے تھے۔ پھر دوبارہ کہاں سے نصیب ہوا۔ اور اگر واقعی وہاں جا کر یہی حالت ہوتی ہے

(باقی صفحہ ۶ پر)

متفرقات

مدرسہ دارالعلوم مدنیہ بھریا روڈ کی حقیقت

مدرسہ دارالعلوم مدنیہ کے متعلق متعدد لوگوں نے مجھ سے استفسارات کئے ہیں کہ ترجمان اسلام ۵۔ فروری ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں دارالعلوم مدنیہ بھریا روڈ کے بارے میں جو اطلاع شائع ہوئی۔ اس کی حقیقت کیا ہے۔ گذارش ہے کہ دینی مدرسہ کا بھریا روڈ میں پروگرام تھا۔ لیکن ابھی تک نہ تو وہ وجود میں آیا اور نہ ہی کوئی کمیٹی یا مجلس شوریٰ قائم ہوئی ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر اگر کوئی صاحب مدرسہ دارالعلوم مدنیہ کے نام سے اعانت طلب کرے۔ تو اس کو مشکوک تصور کیا جائے۔

(قاری) ایوب علی نعمانی نائب ناظم جمعیۃ علمائے اسلام حیدرآباد ڈویژن حال آباد بھریا روڈ ضلع نواب شاہ سندھ)

مخیر حضرات سے اپیل

مدرسہ ہدایۃ الاسلام چھولیانہ ڈاکخانہ ... وابستہ مرکز ضلع سکھر جسے حضرت مولانا مرشدنا حماد اللہ صاحب ہالیجوی کی سرپرستی نصیب ہے۔ وہ تیرہ سال سے دین محمدی کی خدمت کر رہا ہے۔ مدرسہ ہذا کی کوئی ... آمدنی نہیں۔ محض توکل علی اللہ۔ وقتی ... عطیات و صدقات و زکوٰۃ سے کام چل رہا ہے۔ اس لئے مخیر حضرات سے گذارش ہے کہ صدقات و زکوٰۃ اور عطیات و عشر نکالتے وقت مدرسہ ہدایۃ الاسلام کی طرف خصوصی توجہ فرما کر اجر عظیم حاصل کریں۔

الداعی الی الخیر حافظ شمس الدین عباسی مہتمم ... (چھانوی)

حکومت مغربی پاکستان سے اپیل

"تنظیم اہلسنت لاڑکانہ" کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا ... صاحب ناظم اعلیٰ صدر تنظیم اہل سنت لاڑکانہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) تنظیم اہلسنت کا یہ اجلاس "عائشہ اور خلافت" نامی کتاب کی اشاعت کے خلاف گہرے غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف نہایت رکیک سوقیانہ اور نازیبا کلمات کہے ہیں۔ اور اس طرح اہل اسلام کے جذبات کو مجروح کر کے فرقہ وارانہ منافرت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

(۲) نیز حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب خطیب جامع مسجد ... پر ۱۴ فروری ۱۹۶۵ء کو کئے جانے والے حملے کی مذمت کرتا ہے۔ مقامی افسروں اور حکومت مغربی پاکستان سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے۔

(۳) نیز حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ایسے غیر ملکی لٹریچر پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ جس میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف بکواس کیا گیا ہو۔

(محمد یوسف مظاہری ناظم نشر و اشاعت "تنظیم اہلسنت لاڑکانہ")

مدرسہ عربیہ اسلامیہ دار الفیوض کنڈ کوٹ کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۵، ۶ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۸، ۹ اپریل ۱۹۶۵ء بروز جمعرات و جمعہ کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں حضرت مولانا حماد الدین صاحب خلیفہ ہالیجی شریف شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رتو دیرو۔ حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی اور دیگر علماء کرام تشریف لائیں گے۔

(منجانب اراکین مدرسہ ہذا)

ترجمان اسلام

کا

تازہ پرچہ

حیدرآباد میں مندرجہ ذیل پتہ پر خریدیں

شمشاد بک گاڑی کھاتہ متصل

اورنگ زیب مسجد حیدرآباد

حیدرآباد کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کا دورہ

۲۲ فروری بروز اتوار کو عہدیداران جمعیۃ علماء اسلام کا ایک وفد جو مولانا نور محمد صاحب امیر ڈویژن حکیم نواب دین صاحب ناظم ڈویژن مولانا عبدالمتین صاحب ناظم ڈویژن پر مشتمل تھا ٹنڈو اللہ یار ایک روزہ دورہ پر پہنچا۔ جہاں پر اراکین جمعیۃ سے خصوصی ملاقاتیں اور صلاح مشورے کئے۔ وفد دوسرے روز میرپور خاص پہنچا۔ یہاں پر بھی عہدیداروں سے خصوصی ملاقاتیں کیں۔ اور بعد از نماز عشاء ایک میٹنگ ہوئی۔ وفد تیسرے روز شہداد پور پہنچا۔ مختلف احباب سے ملاقاتیں کیں۔ اور بالاتفاق طے پایا کہ حیدرآباد ڈویژن کے عہدیداران جمعیۃ کا ایک ہنگامی اجلاس مورخہ ۴ مارچ کو حیدرآباد میں طلب کیا جائے جس میں صوبائی اسمبلی میں حصہ لینے والوں کی بابت غور و خوض کیا جائے گا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ڈویژن کے تمام اضلاع اپنی اپنی ضلعی رپورٹ ۱۴ مارچ سے قبل دفتر ڈویژن روانہ کریں۔

اجلاس

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۶۵ء جمعیۃ علماء اسلام حلقہ حیدرآباد ڈویژن کے عہدیداران کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حیدرآباد ڈویژن کے حالات کا جائزہ لیا جائے گا نیز صوبائی اسمبلی کے الیکشن میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے کھڑا کرنے والے امیدوار کی بابت غور و خوض ہوگا۔

(قاری ایوب علی نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن)

کوثر نیازی کے نام

بخدمت جناب نیازی صاحب!

السلام علیکم گذارش ہے کہ ۱۲۔ فروری کے سندھی اور اردو کے اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر کہ آپ نے جماعت اسلامی سے استعفیٰ دے دیا ہے اور وہ بیان جو آپ نے دیا ہے واقعی حقیقت پر مبنی ہے۔ قبل ازیں جمعیۃ علماء اسلام بھی مودودی اور اس جماعت کے مکر و فریب سے لوگوں کو متنبہ

بقیہ۔ کوثر نیازی کا استعفا

اشاعت جماعت کی اصل حقیقت کا پردہ فاش کر دینے والے ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام کی حق بینی و حق گوئی کی تائید بھی ہے۔ اب جو چاہے ہدایت کی راہ حاصل کر سکتا ہے۔ اور جو چاہے ذخیرۂ ضلال میں ٹھوکریں کھاتا رہے۔ اللہ کا دین اس سے بے نیاز ہے کہ وہ اپنے قیام و ثبات کے لئے کسی شخص یا گروہ کی دسیسہ کاریوں کا آلۂ کار بنا رہے۔ وما علینا الا البلاغ

(ک)

کرتی رہی ہے۔ امید ہے آپ پاکستان میں مکمل اسلامی نظام نافذ کرانے والی جماعت سے تعاون کریں گے۔

(حکیم نواب دین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن)

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کا احتجاج

مصنف جی، اینچ براؤننگ کی کتاب "دی لونگ ورڈ آف ہسٹری ان کلرز" میں جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی توہین کی گئی ہے۔ جو کسی مسلمان کے قابل برداشت نہیں ہو سکتی۔ اور اس قسم کی حرکات سے عالم انسانیت کے ہر امن کو صدمہ لاحق ہو سکتا ہے۔ جو فطرتی امر ہے لہٰذا ہم حکومت سے عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کتاب کے خلاف احتجاج کرے۔ اور اسے ضبط کرانے کے لئے موثر اقدام کرے۔

(دلبر حسن (شعبہ نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی)

خوشخبری

دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری میں دورہ حدیث تک سب فنون کی تعلیم کا انتظام شروع سے ہی تھا حسب دستور امسال بھی بحمد للہ دورہ حدیث کے لئے ماہرین اساتذہ کی خدمات حاصل کی جا چکی ہیں۔ لہٰذا طلباء کرام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۰ شوال ذی قعدہ تک خود حاضر ہو جائیں یا اپنے داخلے کے لئے درخواستیں بھیج دیں۔ طلبہ حدیث کے لئے خصوصی سہولیات بھی مہیا کی جائیں گی۔

(نوٹ) مدرسہ ہذا وفاق المدارس کے ساتھ ملحق ہے۔

(ناظم اعلیٰ دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری ضلع پونچھ علاقہ آزاد کشمیر)

Phone No. 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate LAHORE

Price 12 Paisa

۱۲ مارچ ۱۹۶۴ء | ۸ ذیقعد ۱۳۸۳ھ | No. 11.

لاؤڈ سپیکر پر سے پابندی اٹھالی گئی

مساجد کے قریب لاؤڈ سپیکر لگانے کی ممانعت

صوبائی وزیر قانون مسٹر غلام نبی میمن نے انکشاف کیا ہے کہ حکومت نے لاؤڈ سپیکر کے استعمال کے لئے پرمٹ سسٹم ختم کر دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ لاؤڈ سپیکر آرڈیننس واپس لے لیا گیا ہے۔ اور اس کی جگہ نیا آرڈیننس جاری کیا گیا ہے تاکہ بعض علاقوں میں اس کے استعمال کے طریق کار کو منظم کیا جا سکے۔ اور اس پر خاص قسم کی پابندی عائد کی جائے۔

مسٹر میمن نے بتایا کہ نئے آرڈیننس کے تحت لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر سے اجازت حاصل کرنا ضروری نہیں رہا۔ لیکن امن عامہ اور عوام کے مفاد کے پیش نظر خاص قسم کی پابندیاں نافذ کی گئی ہیں۔ آپ نے کہا کہ نئے لاؤڈ سپیکر آرڈیننس کے تحت کوئی شخص کسی پبلک مقام پر اس طرح لاؤڈ سپیکر استعمال نہیں کر سکیگا جس سے اس علاقہ کے لوگوں کے لئے الجھن پیدا ہو۔

حکومت نے اس امر کی پابندی عائد کی ہے کہ کسی مسجد یا معبد میں جب عبادت ہو رہی ہو تو کوئی شخص اس کے قرب وجوار میں لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کا مجاز نہیں ہوگا۔ اسی طرح کسی تعلیمی ادارے عدالت اور سرکاری اداروں کے قریب اس وقت لاؤڈ سپیکر استعمال نہیں کیا جا سکے گا جب وہاں کام جاری ہو۔ مزید برآں کسی معبد گرجا اور مندر میں لاؤڈ سپیکر کی آواز اتنی بلند نہیں رکھی جا سکتی۔ جس سے گردونواح میں رہنے والے لوگ متاثر ہوں۔

مسٹر غلام نبی میمن نے بتایا کہ کسی عوامی جگہ پر لاؤڈ سپیکر اس غرض سے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ جس سے فرقہ دارانہ فساد یا امن عامہ میں خلل پڑنے کا احتمال ہو۔ آپ نے کہا کہ اذان۔ نماز جمعہ اور عید کے خطبوں کے سلسلے میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں ہو گی۔

نئے آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ایک ماہ قید اور دو سو روپے جرمانہ کی سزا دی جا سکے گی۔ عدالت کو اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وہ زیر استعمال آنے والے لاؤڈ سپیکر کو بھی ضبط کر لے۔ خلاف ورزی کی صورت میں سب انسپکٹر پولیس یا اس سے اوپر کے درجہ کے پولیس افسر کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ لاؤڈ سپیکر پر قبضہ کر لے اور چالان درجہ اول کے مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کر دے۔

محاذ استصواب کے ۶۵ لیڈر گرفتار کر...

سرینگر اور دوسرے شہروں میں پولیس کی گشت

سرینگر سے آمدہ اطلاع کے مطابق بھارتی پولیس نے وسیع پیمانے پر استصواب محاذ کے لیڈروں کی گرفتاریاں شروع کر دی ہیں۔ پولیس نے سرینگر اور وادی کشمیر کے دوسرے مقامات پر چھاپے مارے۔ اور استصواب محاذ کے ایک سو پینسٹھ لیڈر گرفتار کر لئے۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انہیں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان سے امن عامہ کو خطرہ لاحق تھا۔ جو گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ ان میں استصواب محاذ کے قائم مقام صدر صوفی محمد اکبر بھی شامل ہیں۔ یاد رہے۔ محاذ کے صدر مرزا افضل بیگ سابق وزیر اعظم شیخ محمد عبداللہ کی معیت میں فریضہ حج ادا کرنے کے لئے سعودی عرب جا چکے ہیں۔ کٹھ پتلی حکومت کے ایک ترجمان نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ استصواب محاذ عوام کو ایسی کارروائی پر آمادہ کر رہا تھا۔ جو امن عامہ کے لئے خطرناک ہے۔ لہٰذا انہیں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سرینگر اور بعض دوسرے شہروں میں پولیس گشت کر رہی ہے۔

شہروں میں پولیس گشت کر رہی ہے

واضح رہے کہ استصواب محاذ مسئلہ کشمیر کو رائے شماری کے ذریعہ حل کرنا چاہتا ہے شیخ عبداللہ کے قریبی رفیق کار مولانا سعید مسعودی نے ان گرفتاریوں کو غیر دانشمندانہ اور غیر جمہوری قرار دیا ہے۔

"عظیم چین کا مستقبل تابناک ہے"

ہنگ چاؤ۔ صدر ایوب خاں نے کہا ہے کہ عظیم عوامی جمہوریہ چین کا مستق... ہے۔ آپ یہاں ایک ڈنر میں تقر... تھے۔ جو صوبہ چی کیانگ کے گور... کے اعزاز میں دیا تھا۔ صدر ایو... عوامی جمہوریہ چین کے عوام میں... کی تعمیر کے لئے جو عزم پایا جاتا... سے بہت متاثر ہوں۔ اور مجھے یق... کہ چین کے عوام اپنے مقصد... کامیاب ہو کر رہیں گے۔

افتتاحی جلسہ

ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ... زیر بین مصدہ کی جامع مسجد میں... کے زیر اہتمام مدرسہ ترتیل ال... عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کا ا... ۱۲ مارچ بروز ہفتہ بعد از ن... ہو رہا ہے۔ جس میں مانسہرہ ہری پور اور راولپنڈی کے م... قراء شرکت فرما رہے ہیں۔

(غلام ربانی ناظم مجلس ت...

شہر دانہ

جلد ۸ | جمعہ - ۱۲ نومبر ۱۹۶۵ء مطابق ۱۸ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۴۵

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی عظیم الشان کانفرنس

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی اور جناب آغا شورش کاشمیری کا خطاب

۶ نومبر ۱۹۶۵ء کو سرگودھا کے عظیم چوک میں بعد نماز عشاء عظیم الشان یک روزہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام اور جناب آغا شورش صاحب کشمیری نے بہت بڑے اجتماع کو خطاب کیا۔

مولانا غلام غوث صاحب نے آیۃ کریمہ
یاایہا الذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ
فاثبتوا واذکروا اللہ کثیراً
لعلکم تفلحون۔ پڑھ کر جنگ میں فتح و
نصرت کے پانچ اسباب قرآن پاک سے بیان
کئے۔ ثابت قدمی۔ ذکر اللہ کی کثرت
اطاعت خدا و رسول۔ تنازعات سے کنارہ
کشی (ڈسپلن و اتحاد) اور صبر۔ جن پر اللہ
تعالیٰ نے مدد کا وعدہ فرمایا ہے۔ آپ نے
فرمایا کہ ہندوستان کو آئندہ جنگ کی
جرأت نہیں ہو سکتی۔ پہلے بھی اس نے جو
کیا وہ غلط فہمی سے کیا۔ بھارت اور
... وغیرہ مادی طاقتوں کی سمجھ ہی میں
بات نہ آسکتی تھی کہ پاکستان دو دن بھی
مقابلہ میں جم سکے گا۔ مگر ہماری تاریخ ہی یہ
ہے ہمیشہ تھوڑے مجاہدین نے بڑے بڑے
لشکروں کے چھکے چھڑا دیئے۔ ہماری یہ فتح
اسلام کا معجزہ ہے۔ استقامت والوں پر
اللہ تعالیٰ فرشتے نازل کرتے ہیں۔ جو اگرچہ
نظر نہیں آتے مگر وہ دلوں کو مضبوط کرتے
اور غازیوں کا حوصلہ اور شوق شہادت
بڑھا دیتے ہیں۔ مسلمان حیات دائمی کے
... ہوتا ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ اس جنگ سے اتنا
فائدہ ہوا کہ وہ ہزاروں مواعظ سے
نہ ہو سکتا تھا۔ فوج اور عوام نے قرآنی
حقائق اور اسلامی تاریخ کو واقعات کے
رنگ میں مشاہدہ کیا۔ آپ نے کہا کہ جمعیۃ علماء
اسلام پہلے دن سے کہہ رہی تھی کہ امریکہ پر اعتماد
کرنا غلط ہے۔ الحمد للہ کہ اب سب نے اس حقیقت
کو سمجھ لیا۔ آپ نے افواج پاکستان کی قربانیوں
اور حکومت پاکستان کے اقدامات پر ان کو خراج
تحسین پیش کیا۔ مولانا نے ایک آیت کا ترجمہ
حضرت امیر شریعت کی زبان میں بیان فرمایا

آپ کے بعد آغا شورش صاحب کاشمیری
نے تقریر شروع کی۔ آپ نے کہا کہ مولانا نے حضرت
امیر شریعت حضرت شاہ صاحب کا ذکر کر کے
مجھے بے قرار کر دیا ہے۔ پھر آپ نے حضرت
امیر شریعت کی یاد میں چند جملے کہے۔ جس سے
حاضرین بڑے مسحور ہوتے۔ امیر شریعت زندہ
باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ آغا صاحب
نے موجودہ جنگ میں اللہ تعالیٰ کی غیبی اور
غیر معمولی نصرتوں کا تفصیل سے ذکر فرماتے
ہوئے بتایا کہ یہ فتح قرآن کی ہے اور علماء کی
ہے کہ ہمیں جو کچھ ملا اسلام ہی کے ذریعہ
ملا۔ آپ نے مختلف مورچوں کے چشم دید
حالات کا اپنے خاص انداز میں ذکر کیا۔ آپ
نے شاستری جی سے خطاب کیا کہ اس باز
سے جو بادشاہ کے ہاتھ میں استعمال ہوتا ہے وہ
گدھ اچھا ہے جو مردار کبوتر کا گوشت
نوچ نوچ کر کھاتا ہو۔ امریکہ کے اشارے
اور بھروسے پر کیا اٹھتا ہے ———

ہمت ہے تو ... میدان میں آؤ۔ آپ نے
فرنگی قوم کی بے ایمانیوں کا پردہ چاک کیا اور نصیحت
کی کہ اسلام کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھو
اور اپنا سب کچھ دفاع کے لئے دے دیں
ان کی تقریر میں ادب، شاعری، خطابت
اور درد و احساس نے خاص کیفیت پیدا
کر دی تھی۔

اجلاس میں شورش صاحب کی تقریر سے پہلے
حضرت مولانا قاری جلیل الرحمٰن صاحب نے صدارت
کی طرف سے چار تجاویز پیش کیں جو متفقہ طور پر
منظور ہوئیں۔

(۱) افواج پاکستان کو خراج تحسین
(۲) حکومت پر اعتماد کا اظہار۔ جہاد میں
تعاون کی یقین دہانی
(۳) کشمیر میں بھارت کے وحشیانہ مظالم
کی مذمت اور
(۴) مہاجرین کشمیر کی امداد کیلئے دردمندانہ اپیل

جامع مسجد شیرانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا

عظیم الشان جلسہ

۵ نومبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد شیرانوالہ میں زیر صدارت حضرت مولانا
محمد عبید اللہ انور صاحب مدظلہ جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم الشان جلسہ حسب اعلان
منعقد ہوا جس میں مولانا غلام غوث صاحب ناظم مرکزی جناب شیخ حسام الدین صاحب
مولانا محمد اجمل صاحب نے جہاد اور موجودہ حالات پر ایمان افروز تقریریں فرمائیں۔
اجلاس میں مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق پاس ہوئیں۔

قرارداد نمبر ۱

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس بھارتی حملہ
کے جواب میں پاکستانی فوجوں کی بے مثال قربانی
اور عظیم فتح پر ان کو دلی مبارکباد دیتا اور اس فتح
کو اسلام کا معجزہ تصور کرتا ہے جس سے اللہ
تعالیٰ نے ہمارے تمام دشمنوں کے خوابوں کو
ہمیشہ کے لئے ... اور ان کے منصوبوں
کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان کے حسن تدبیر
اور صحیح خارجہ پالیسی کی تحسین کرتا اور مطالبہ
کرتا ہے کہ وہ دشمن کی کسی قسم کی کمزور شرط کو
منظور نہ کرے ملک کے دس کروڑ مسلمانوں
کی حمایت اور تمام انصاف پسند دنیا کی رائے
اس کے ساتھ ہے۔

قرارداد ۲

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم الشان جلسہ کشمیری
مسلمانوں پر بھارتی درندوں کے بہیمانہ وحشیانہ
اور خلاف انسانیت مظالم پر شدید غم و غصہ
کا اظہار کرتا ہے اور اس کو بھارتی زوال کی
نشانی تصور کرتا ہے۔

یہ اجلاس مظلوم کشمیری بھائیوں سے مکمل
ہمدردی رکھتا اور ان کو ہر ممکن امداد کے لئے
حکومت اور اہل پاکستان سے اپیل کرتے ہوئے
ملک کے دس ہزار جید علماء اسلام کی خدمات
کا یقین دلاتا ہے۔

اس اجلاس کی یہ قطعی رائے ہے کہ اہل
کشمیر پر بھارت کے موجودہ مظالم اور پاکستان
پر جارحانہ حملے کے سلسلہ میں بڑی طاقتوں کی
سرد مہری سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ان کے امن و
آزادی کے نعرے محض اپنے استعماری مقاصد
کے لئے ہیں اور ان کے اس طرز عمل نے اقوام
متحدہ کا حشر لیگ آف نیشنز کی طرح کرنے کا
سامان مہیا کر دیا ہے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

درس قرآن

(از حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی)

(قسط نمبر ۲)

اگر عورت اپنے مقام یعنی گھریلو زندگی کے نظام کو چھوڑ کر دفتر پہنچ جائے تو اس سے تدبیر منزل معطل ہو کر رہ جائے گی۔ کیونکہ میاں پہلے ہی دفتر میں ہیں۔ بیوی نے دفتر کو سنبھال لیا تو آخر گھر کو کون سنبھالے گا۔

عورت کی تین حالتیں ہیں۔ (۱) جب عالم وجود پر ظہور پذیر ہوتی ہے تو والدین کی بیٹی کہلاتی ہے (۲) جب اس کی حیات کو کسی مرد کی حیات سے وابستہ کر دیا جاتا ہے اور اسے رفیقہ حیات بننے کا شرف حاصل ہوتا ہے تو بیوی کہلاتی ہے۔

(۳) جب اللہ تعالےٰ اسے اولاد عطا فرماتا ہے تو والدہ کہلاتی ہے۔

یہ مسئلہ اس لئے بھی اہم ہے کہ ہم میں سے اکثروں کو ان تینوں مراحل سے گذرنا پڑتا ہے اور ان دادیوں کو طے کرنا پڑتا ہے۔ لڑکی جب بیٹی ہو تو دیکھنا ہے کہ والدین کا اس پر کیا حق ہے اور اس کا والدین پر کیا حق ہے۔ اور جب یہ بیوی یا ماں کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے تو اس پر کیا حقوق عائد ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ مرد و زن کے حقوق میں تفاوت فطرتی تفاوت کے لحاظ سے ہے۔

لڑکی ہونے کی حالت میں حسب ذیل حقوق ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:۔

یاایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا۔ لفظ اہل میں لڑکی بھی شامل ہے تو معلوم ہوا کہ یہاں وقایۃ النفس کے ساتھ ساتھ وقایۃ اولاد بھی شامل ہے

تدبیر وقایۃ النار انفسکم۔ جس طرح بہشت انسانی اعمال صالح کی جزا کا مجسم ہے اسی طرح دوزخ انسانی اعمال بد کی سزا کا مجسمہ ہے۔ نیک و بد اعمال ضائع نہیں ہوتے۔ ان کا اثر ضرور بالضرور ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں کہ ہر نیکی و بدی کا اثر روح پر ہوتا ہے چنانچہ تجربہ بھی اس پر شاہد ہے۔ جب ایک آدمی ایک نماز چھوڑے تو دوسری نماز کے لئے شوق پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح باقی اعمال صالح کو اسی پر قیاس کر لو۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نے فرمایا:۔

احب الاعمال ما دادم صاحبہ وان قل۔ مثلاً ایک آدمی نے ایک روز دس پارے تلاوت کئے دوسرے روز کچھ بھی نہ پڑھا تو یہ دس پارے ایک رکوع مسلسل کے برابر ثواب میں نہیں ہو سکتے کیونکہ تکرار طاعات سے انوار الٰہیہ کا تکرار ہوتا ہے۔ اس پر ایک واقعہ یاد آیا۔ وہ یہ کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ کے پاس ان کے استاذ مہمان ہوئے۔ ان کی پوری خاطر و تواضع کی۔ وہ ان دنوں تفسیر بیان القرآن لکھ رہے تھے۔ اور ان کا معمول زندگی تھا۔ کہ وہ اپنے ہر کام کو مقرر وقت پر سرانجام دیتے تھے۔ چنانچہ ان کے تفسیر لکھنے کا وقت آ گیا۔ استاد صاحب سے اجازت کی عرض کی تاکہ میں اپنے معمول کے مطابق تفسیر لکھوں اور انوار الٰہیہ کا سلسلہ منقطع نہ ہونے پائے۔ اس پر مثال دی کہ روز پانی کی ٹونٹی سے پتھر پر پانی کے مسلسل گرنے سے وہ گھس جاتا ہے اگر ایک لخت سارا پانی بہا دیا جائے تو پتھر پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔

معلوم ہوا کہ یہی اعمال ثواب و عذاب کی شکل میں پیش آئیں گے۔ لہٰذا قوا انفسکم کی آیت پر عمل کرتے ہوئے اپنی اولاد کو دینی تعلیم دلاؤ ورنہ یاد رکھو کہ دین کی تعلیم کے بغیر دوزخ سے بچاؤ نہیں ہو سکتا۔ اسی آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم دین ہر ایک پر بقدر ضرورت ضروری اور فرض ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ خیرکم من تعلم القرآن و علمہ (الحدیث) (باقی)

مولانا حافظ محمد حنیف صاحب سہارنپوری

مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے ضلعی پروگرام کے ماتحت مورخہ ۲۶ اکتوبر سے ۲۹ اکتوبر تک چک ۳۶، منکیرہ اور چک ۵۲ ٹی ڈی اے، تحصیل بھکر کا دورہ کیا جس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور ترجمان اسلام کی اشاعت پر زور دیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کی سرگرمیاں

۱۱/۶۵ کو جامع مسجد گلی لانگریاں والی میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا حشمت علی صاحب سالار حلقہ گلی لانگریاں والی منعقد ہوا۔ اجلاس سے حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب نے اور جماعتی کارکنوں نے خطاب کیا

(محمد اکرم)

اعلانات

درس قرآن

خان پور میں حسب دستور سابق امسال بھی مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خان پور میں یکم شعبان المعظم سے شیخ التفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم درس قرآن مجید کا افتتاح فرمائیں گے مکمل دو ماہ تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ طلباء کو بعد امتحان سند فراغت بھی دی جائے گی۔ امتیازی نمبروں سے پاس ہونے والوں کو انعامات بھی دیئے جائیں گے۔ کاغذ، قلم، دوات، قیام و طعام کا انتظام مدرسہ کی طرف سے ہوگا۔ اصحاب استطاعت طلباء حسب موسم بستر ہمراہ لائیں

(اعلان منجانب اراکین مدرسہ)

مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم ٹانک کا جلسہ

۱۱، ۱۲ نومبر ۶۵ء کو بروز جمعرات و جمعہ ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں مدرسہ مفتاح العلوم کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب ڈیرہ۔ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی۔ حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب کوہاٹ اور دیگر علماء کرام اور مقامی اہل علم بھی شریک ہوں گے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام چنوں موم ضلع سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۶/۱۷ رجب مطابق ۱۲/۱۳ نومبر بروز ہفتہ کو ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری حضرت مولانا محمد علی اکبر صاحب سیالکوٹی حضرت مولانا سلطان محمود صاحب۔ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب سیالکوٹی، حضرت مولانا محمد منظور احمد صاحب بی اے سیالکوٹی، حضرت مولانا عبدالحق صاحب ظفروال، حضرت مولانا نذیر احمد صاحب سمبڑیال۔ حضرت مولانا محمد اشرف شاہ صاحب کمالیہ اپنے اپنے مواعظ حسنہ سے مستفیض فرمائیں گے۔ آخر میں حضرت مولانا بشیر احمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کریں گے اور استحکام پاکستان کے لئے دعا فرمائیں گے یہ مدرسہ عرصہ آٹھ سال سے بطریقت حضرت مولانا محمد صاحب مدظلہ لائلپوری خلیفہ مجاز حضرت مولانا رائے پوری کی سرپرستی میں کامیابی سے کام کر رہا ہے۔ امسال اللہ کے فضل و کرم سے چار طالب علموں اور دو طالبات نے قرآن مجید حفظ ختم کیا ہے۔

(عبدالرحمٰن مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام چنوں موم ضلع سیالکوٹ)

میانوالی کی جماعتیں متوجہ ہوں

حافظ محمد حنیف صاحب سہارنپوری مبلغ جمعیۃ ضلع میانوالی ہر انگریزی ماہ کی پہلی تاریخ سے حلقہ میانوالی اور گیارہ تاریخ سے ۲۰ تک حلقہ کلورکوٹ اور اکیس تاریخ سے آخر ماہ تک حلقہ بھکر کا دورہ کیا کریں گے۔ مقامی جماعتیں تعاون فرمائیں۔

(از دفتر ضلعی جمعیۃ میانوالی)

دار العلوم المدنیہ شہر چنیوٹ کا دوسرا سالانہ جلسہ

۱۲، ۱۳، ۱۴ نومبر ۱۹۶۵ء مطابق ۱۷، ۱۸، ۱۹ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ بروز جمعہ ہفتہ اتوار جامع مسجد اندروالی میں منعقد ہو رہا ہے۔ مندرجہ ذیل علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔

حضرت مولانا سرفراز خاں صاحب صفدر گکھڑ منڈی۔ حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد قلعہ گوجر سنگھ لاہور۔ حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب لائلپور۔ حضرت مولانا قائم الدین صاحب علی پوری۔ حضرت مولانا محمد لقمان صاحب مبلغ تحفظ ختم نبوت۔ حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر چنیوٹ۔

(محمد عبدالوارث ناظم دار العلوم المدنیہ چنیوٹ)

اطلاع

حافظ محمود اختر سہارنپوری جو چندہ وغیرہ کے لئے مامور تھے مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم سرگودھا سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

(جلیل الرحمٰن مہتمم مدرسہ ہذا)

فضائل جہاد

(ایک کتابچہ) ۱۶ صفحہ کا یہ مختصر رسالہ شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا نے شائع کیا ہے جس میں جہاد کی فرضیت و شرعی حیثیت کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ سات پیسے کے ٹکٹ بھیج کر طلب کیجئے۔ فوجی بھائی محض ایک کارڈ لکھ کر منگوا سکتے ہیں

ھفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۲ ۔ نومبر سنہ ۱۹۶۵ء

ایک پیسے میں دو ٹینک

اور ۲۸ کروڑ میں کتنے؟

ہماری حکومت نے خاندانی منصوبہ بندی کے نام سے ضبط تولید کی مہم شروع کر رکھی تھی ۔ اور اب تو پنجسالہ منصوبے میں اس کے لئے ۲۸ کروڑ روپے کی خطیر رقم بھی متعین کر دی تھی ۔ جس سے بہت سے نکمے مردوں اور عورتوں کے روزگار کا راستہ نکل آیا تھا ۔ جو گاؤں گاؤں پھر کر مردوں اور عورتوں کو بچوں کی پیدائش بند کرنے کی ترغیب کے ساتھ ساتھ حمل نہ ہونے کے عملی طریقے بھی بتائیں ۔

جمعیۃ علماء اسلام اور ملک کے تمام مذہبی طبقوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی ۔ مگر فرنگی کی نو نویلی تہذیب کے مقابلہ میں ان پرانے مسلمانوں کی بات پر کون کان دھرتا تھا آخر جہاد کشمیر اور پھر دفاع پاکستان کا موقعہ قدرت نے میسر کر دیا ۔ اس جہاد سے جہاں اور ہزاروں فوائد حاصل ہوئے جن میں سے ایک عظیم فائدہ یہ ہوا کہ قوم کو زندہ رہنے کے اصول کا عملی تجربہ ہو کر اسلامی احکام و روایات پر ان کا ایمان و یقین محکم ہو گیا ۔ وہاں قوم کو اس کی بھی ضرورت محسوس ہوئی ۔ کہ افرادی قوت کی ضرورت ہے ۔ ہمارے پاس زیادہ سے زیادہ مجاہدین ہونے چاہئیں ۔ قومی امداد کی کثرت خاص کر مسلمانوں کی بہتات ملکی قوت و استحکام کی قطعی ضمانت ہے ۔

یہ دوسری بات ہے کہ ان کی صحیح تربیت کے ذریعہ ان کی خفتہ صلاحیتوں کو ابھارا نہ جائے یا ان کو رقص و سرود اور شراب و عیاشی کا رسیا بنا دیا جائے ۔ یہ خود ہماری تربیت کا قصور ہوگا کہ میدان وغا کی بجائے ہم اپنی اولاد کو کلب اور سنیما کا راستہ بتائیں اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور دیگر بہادران اسلام کے کارناموں کی بجائے ان کو عشقیہ ناولوں کی چاٹ لگا دیں ۔

اگر اخراجات کی وجہ سے مسلمانوں کی افرادی کمی میں اس خوبی کبھی ہوتی تو عرب کے صحراؤں میں جہاں پیداوار کل ہوائے نام ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تکثیر اولاد کی ترغیب کبھی نہ دیتے ۔

بہرحال بعض سرکاری اور خاص کر خاندانی منصوبہ بندی کے محکمہ میں کام کرتے والوں کی طرف سے بعض اخبارات میں اس قسم کے مضامین شائع ہوئے ہیں شاید ان کو اب پیسٹو پڑ گئے ہیں کہ جہاد کی اس گرما گرمی میں کہیں ہمارا روزگار ختم نہ ہو جائے ۔ ہمیں تو یقین ہے کہ حکومت عوامی رائے کے سوا موجودہ حالات کی روشنی میں اس ۲۸ کروڑ روپے کی رقم کو ضرور جہاد و دفاع فنڈ میں خرچ کرنے پر غور کر رہی ہوگی

آج جبکہ پیسہ فنڈ کھولے جا رہے ہیں ۔ اس کے لئے صندوق رکھے جا رہے ہیں اور ایک پیسہ میں دو ٹینک کے الفاظ سے قوم کو ترغیب دی جا رہی ہے ۔ ان حالات میں ۲۸ کروڑ کی رقم کو کیسے آبادی کو کم کرنے کے لئے خرچ کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے ۔

اس قسم کے مضمون نگاروں کو چین کے حالات سے سبق لینا چاہیئے ۔ کہ اس کی ۷۵ کروڑ آبادی ہی ہے جس نے تمام ممالک کو مرعوب کر رکھا ہے ۔ ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ پنجسالہ منصوبہ بندی کی ترمیمی فہرست میں اس ۲۸ کروڑ کی رقم کو ضرور شامل کرے ۔

جنگی حالات پر تبصرہ

جیسے پاکستان ہندوستان کو فرنگی سے آزادی حاصل کرنے کا حق تھا ، جیسے مصر کو انگریز سے مراکش ، الجزائر کو فرانس سے ، کانگو کو بلجیم سے ، انڈونیشیا کو ہالینڈ سے آزادی حاصل کرنے کا حق تھا ۔ اسی طرح کشمیری مسلمانوں کو بھارت کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کا حق حاصل ہے ۔ کشمیریوں کا مذہب الگ ۔ زبان الگ ، قوم الگ اور ملک بھی الگ تھلگ ہے آج کی آزاد دنیا میں ہر قوم کو اپنا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے تو کشمیر اس حق سے کیوں محروم ہے ۔ بہرحال کشمیری مسلمانوں نے آزادی کی آواز بلند کی ۔ بھارت نے ان کو تختۂ مشق ستم بنا لیا ۔ ان کے مذہبی جذبات کو کچلا اور ساں کی اجتماعی زندگی کو بری طرح ختم کرنے کی کوشش کی ۔ انہوں نے پاکستان اور تمام آزاد ممالک کو پکارا ۔ پاکستان نے بروقت ان کی امداد کی ۔ بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا ۔ کیا یہ حملہ بے سوچے سمجھے کیا گیا تھا ۔ ہرگز نہیں ۔ جب سے امریکہ کی دوغلی پالیسی کا علم پاکستان کی موجودہ حکومت کو ہوا ۔ اور اس نے امریکی دام تزویر سے نکل کر اپنے پڑوسی روس اور چین سے تعلقات خوشگوار کر لئے ہیں امریکہ نے پاکستان کو سزا دینے کی ٹھان لی ، بعض مبصرین صدارتی الیکشن کے وقت بھی یہی کہتے تھے کہ یہ انتخابی جنگ امریکہ لڑا رہا ہے ۔ تاکہ ماں کے نام سے ایوب خاں کا تختہ الٹ کیا جائے ۔ چنانچہ نیشنل عوامی پارٹی کے بعض ارکان مثلاً محمود علی صاحب قصوری نے مادر ملت کے بعض اخباری بیانات سے قطعاً بیزاری کا اظہار کر دیا تھا

بہرحال اس مہم میں ناکامی کے بعد امریکہ نے بھارت کے ذریعہ پاکستان کو سزا دے کر اس کے سیاسی رخ کو بدلنے کی ٹھانی ۔ بھارت امریکہ وغیرہ مادہ پرست سب کو یقین تھا کہ پاکستان دو دن میں گھٹنے ٹیک دے گا ۔ مگر قدرت نے کمال مہربانی سے پاکستان کے ہاتھوں بھارت اور اس کے حمایتیوں کو بری طرح ذلیل کیا ۔ اب جنگ بندی کا سہارا لیا گیا ۔ مگر شاستری نے کہا کہ جن شرائط میں کشمیر کے اندر رائے شماری کے اضافہ کا معنی یہ ہوگا ، کہ گویا پاکستان نے بزور شمشیر رائے شماری منظور کرالی ۔ اس میں بھی ایک لطیف اشارہ تھا کہ اتنا ذلیل نہ کیا جائے تو آئندہ چل کر سرپرست ملکوں کے اصرار کے بہانہ سب کچھ مان لیں گے ۔ چنانچہ بھارتی نمائندے نے مسئلہ کشمیر کو زیر بحث لانے کی وجہ سے سلامتی کونسل کا بائیکاٹ کر دیا مگر آخر کار ۲۰ ستمبر کی قرارداد کو مکمل طور پر تسلیم پڑا ۔ مسٹر بھٹو کے اظہار اطمینان کا معنی یہ ہے کہ فائر بندی اور فوجوں کو پیچھے ہٹا لینے کے بعد کشمیر کا مسئلہ ضرور حل کیا جائے گا ۔

بعض اخبارات اور مبصرین اس کے خلاف رائے ظاہر کر رہے ہیں جس کا انہیں حق ہے اس لئے کہ بقول محترم شورش کشمیری کے بیسوا پر یقین کیا جا سکتا ہے مگر اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل پر نہیں کیا جا سکتا ۔

مگر ہم کو بھی اپنا اندازہ ظاہر کرنے کا حق ہے ۔ ہماری رائے ہے کہ بھارت جھک جائے گا اور آئندہ جنگ کی جرأت نہیں کرے گا ۔ بات یہ ہے کہ بنیے کو جنگ سے کیا سروکار ۔ وہ تو دھوکے میں پٹ گیا ۔ اس نے تو اپنے پاکسی اور کے اس یقین سے حملہ کیا تھا کہ بس دو یا تین دن میں پاکستان کا نیا پانچہ ہو جائے گا ۔ اب عملی تجربے کے بعد وہ کیوں اپنی پٹائی کرائے ۔ وہ جانتا ہے کہ امریکی امداد پہنچتے پہنچتے یہاں چین اور پاکستان کہیں خاتمہ بالخیر نہ کر دیں ۔

امریکہ بھی جانتا ہے کہ اب یا پاکستان کو راضی کرنا ہوگا یا عالمگیر جنگ لڑنی پڑے گی ۔ قدرت نے اسلام کا بول بالا کیا ۔ کفر کو مرعوب کیا ۔ امریکہ جانتا ہے کہ ہندوستان کو امداد بھیجنے کے بھی دو راستے ہیں ۔ ایک نہر سویز ، دوسرا بحرالکاہل ۔ پہلے پر صدر ناصر کا تصرف ہے ۔ دوسرے پر راستے میں چین اور انڈونیشیا ہے اور چین و پاکستان اکھٹے واقع ہوئے ہیں ۔ لداخ پر چینی حملہ کو بھارتی سورما روک ہی نہیں سکتے جو پاکستان سے بھی مار کھا گئے ۔ اس لئے اب شاستری جی کے دماغ کا کیڑا نکل چکا ہے ۔ ذرا پرسٹیج کا سوال ہے ۔ ہماری حکومت کا شاید یہ خیال ہے کہ گڑ سے مرتا ہے تو زہر کی کیا ضرورت ہے ۔

اور اگر بھارتی ہندو درندگی کا ثبوت دیتے ہوئے کشمیری مسلمانوں پر کمینہ مظالم سے باز نہ آئے اور اسے حق خود ارادیت دینے پر آمادہ نہ ہوئے تو سمجھیں کہ ان کے اقتدار کے تھوڑے دن رہ گئے ہیں اور امریکی سیاست بھی ہنود و یہود کی حمایت کی وجہ سے روس و چین کے مقابلہ میں بری طرح شکست کھا جائے گی ۔ انشاءاللہ تعالیٰ وما ذالک علی اللہ العزیز ۔

(غلام غوث)

مہاجرین کشمیر کی دل کھول کر امداد کیجئے (دو لاکھ کی تعداد میں بے خانماں اور تباہ حال بنا کر نکالے جا رہے ہیں) انہیں لحافوں ، بستروں اور ضروریات زندگی کی شدید ضرورت ہے ۔

کتب تاریخ کی استنادی حیثیت کا تجزیہ

(از ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال)

قدیم کتب تاریخ میں سے دو کتابیں ایسی ہیں جن کو بنیاد بنا کر بالخصوص مستشرقین یورپ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و صحابۂ کرام کے بارے میں اپنی جسارت قلم کے بڑے ہی دل آزار و شوخ نمونے پیش کئے ہیں۔ بدقسمتی سے ان دونوں پر ہی ہمارے آج کل کے مسلمان مصنفین بھی ریجھے ہوئے ہیں اور اپنے مزعومات کے ثبوت میں عموماً ان دونوں کتابوں کے حوالے پیش کیا کرتے ہیں۔ لیکن یہ دونوں کتابیں جن کے نام طبقات ابن سعد اور تاریخ کبیر طبری ہے۔ ان کی اصل حقیقت کیا ہے۔ اس کے بیان سے یہ سب پہلو بچا جاتے ہیں۔

جہاں تک طبقات ابن سعد کا تعلق ہے۔ اس کے مصنف بلاشبہ ایک بڑے عالم اور مشہور محدث تھے۔ بنو ہاشم کے موالی میں سے تھے۔ بصرے میں پیدا ہوئے۔ بغداد میں مسکن رہا۔ واقدی کے شاگرد تھے اور بلاذری کے استاد۔ ۲۳۰ھ میں ۶۲ برس کی عمر پا کر فوت ہوئے۔

انہوں نے طبقات کو بارہ جلدوں میں تصنیف کیا ہے۔ دو جلدیں صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر ہیں۔ بقیہ میں صحابۂ کرام و تابعین عظام کا تذکرہ ہے۔

اب سنیئے کہ یہ کتاب اگرچہ فی نفسہٖ بڑی ہی قابل قدر تھی۔ لیکن صدیوں تک ناپید رہی، اس کا ایک بھی مکمل نسخہ کسی جگہ موجود نہیں تھا مختلف نجی کتب خانوں میں کہیں ایک کہیں دو، کہیں زیادہ اس کے نامکمل و منتشر اجزا بکھرے پڑے پائے گئے۔ جن کی صحتِ نقل بجائے خود قابل اعتماد نہیں رہی تھی۔ ان سب کو یکجا کر کے اشاعت کا خیال سب سے پہلے یورپ کے عیسائی مستشرقین کو ہوا۔ جن میں پروفیسر ساخو نام کا ایک شخص پیش پیش تھا۔ جرمن کے بادشاہ نے ایک لاکھ روپیہ دے کر اسے اس پر مامور کیا کہ وہ اس کتاب کے منتشر اجزاء کو جمع کرے اور ترتیب دے کر شائع کرنے کا انتظام کرے اس نے یورپ کے مزید بارہ پروفیسروں کو جن میں اکثریت پادریوں کی تھی اپنے ساتھ شریک کیا اور سنہ ۱۹۰۰ء میں لیڈن (ہالینڈ) سے اسے شائع کرنا شروع کیا۔

آج یہ ہی کتاب ہے جو طبقات ابن سعد کے نام سے ملتی ہے۔ مصر میں اگرچہ اس کی کسی حد تک تصحیح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اولاً تو یہ ہی بات قابل غور ہے کہ یہ ضخیم و قدیم کتاب مصنف کے عہد سے بعد کے زمانوں تک جن ہاتھوں سے نقل در نقل ہوتی رہی وہ نہیں معلوم کون اور کس قسم کے لوگ تھے۔ ثانیاً یہ کہ ایک عرصہ تک ناپید و غیر متداول رہنے کی وجہ سے اہل علم میں اس کے تعارف علمی کا واسطہ قطعی منقطع ہو کر رہ گیا تھا۔ ثالثاً یہ کہ اس کو دوبارہ مرتب کرنے والے تمام لوگ غیر عرب، غیر مسلم اور وہ عیسائی تھے جو گذشتہ بارہ سو سال سے مسلسل مسلمانوں سے نبرد آزما رہتے چلے آرہے تھے۔ اس کتاب کی اشاعت میں ان کی دلچسپی کو چاہے علم دوستی کا ہی نام دے لیجئے۔ تاہم مسلمانوں کے ساتھ مسلمانوں کے پیغمبر کے ساتھ اور پیغمبر کے اصحاب کے ساتھ ان کا تعصب ایسی کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ جس سے ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اب ہر وہ شخص جس کے اندر حق پسندی و انصاف دوستی کی ذرا سی بھی رمق ہوگی، اور عالمانہ نقطۂ نظر رکھتا ہوگا وہ بادنیٰ تامل سمجھ سکتا ہے کہ جو کتاب ایسے مراحل سے گذر کر غیروں بلکہ دشمنوں کے توسط سے ہم تک پہنچی ہو، اس کی اعتمادی حیثیت کس پایہ کی رہ جاتی ہے اور اس کی روایات کو بلا تنقیح قبول کرتے چلے جانا کتنی بڑی نافہمی کے اظہار کا ثبوت ہے۔

علاوہ ازیں اپنے داخلی مواد کے اعتبار سے بھی یہ کتاب نصف سے زیادہ واقدی کی روایات پر مشتمل ہے۔ اور واقدی کے کذاب ہونے کے بارے میں تمام ائمہ محدثین متفق ہیں۔ اگر واقدی کے شاگرد ابن سعد نے ایسی روایات کو اپنی کتاب میں مندرج کر دیا ہے تو اس سے وہ روایات معتبر تو نہیں ٹھہر جائیں گی بقیہ نصف مواد کا بھی یہ حال ہے کہ تنقید کی کسوٹی پر اس کا آدھا حصہ ضعیف ٹھہر جاتا ہے۔ صرف ایک چوتھائی کے بارے میں قریب بہ ثقہ ہونے کا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

بہر حال یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ موجودہ طبقات ابن سعد کا سلسلہ نقل و روایت مصنف کے اصل مسودہ تک نہیں پہنچتا۔ درمیان میں متعدد موقعوں پر اس کی کڑیاں منقطع ہو جاتی ہیں۔ نیز جدید مرتبین اور شائع کنندگان کی مداخلت سے بھی یہ پاک نہیں رہی ہے۔

یہ باتیں صرف میں ہی نہیں کہتا ہوں بلکہ علامہ شبلی جیسے عہد حاضر کے مشہور مؤرخ اسلام و ناقد نے بھی سیرت النبی کے مقدمہ میں لکھی ہیں

دوسری بڑی کتاب الطبری کی تاریخ کبیر ہے طبری نے ۳۱۰ھ میں وفات پائی۔ یہ کتاب بھی عرصہ تک ناپید رہی اور سب سے پہلے اہل یورپ نے ہی اسے بھی شائع کیا۔

طبری کا حال یہ ہے کہ اگرچہ محدث ابن خزیمہ نے ان کی تعریف کی ہے۔ لیکن محدث سلیمانی نے صاف صاف لکھا ہے کہ وہ شیعوں کے لئے حدیثیں وضع کیا کرتے تھے۔ علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں طبری کی صفائی پیش کی ہے لیکن یہ انہوں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ

"طبری میں فی الجملہ تشیع تھا۔ اگرچہ (ان کے خیال میں) مضرت کی حد تک نہیں تھا"

پھر طبری کے شیوخ روایت کو ہی دیکھ لیجئے۔ سلمہ، محمد بن حمید، ابن سلمہ جیسے لوگ ہیں۔ جن کے ضعیف الروایۃ ہونے کا حال اصحاب حدیث اور اہل تحقیق پر مخفی نہیں۔

جب ان دو کتابوں کا حال یہ ہے جو قدیم ترین صحیح ترین اور اولین ماخذ بتائی جا رہی ہیں تو وہ دوسری کتابیں جو زیادہ تر ان دونوں سے ہی ماخوذ ہیں۔ ان کا کیا حال ہوگا۔

"قیاس کن ز گلستان من بہار مرا"

کیا اس مواد کو پیش نظر رکھ کر رسول اللہ اور اصحاب رسول اللہ کے بارے میں کسی غلط و بدنمایات کی نسبت درست ہو سکتی ہے۔ العیاذ باللہ۔

حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شخصیتیں صحبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اثر سے جس درجہ کی بن چکی تھیں۔ اس کے بعد ان کے ساتھ کسی برائی و بدکرداری کی نسبت صحیح ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر ایسی کوئی بات سننے یا پڑھنے میں آ بھی جائے تو اس کا صحیح باور کرنا تو بڑی دور کی بات ہے۔ قرآن کی رو سے تو اس کو قابل اعتناء سمجھنا ہی سخت جرم ہے بلکہ فی الفور اس کو رد کر دینے کا حکم دیا گیا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت تراشی کا واقعہ مشہور ہے۔ قرآن مجید کی جو آیات حضرت صدیقہ کی برأت و طہارت کے لئے نازل ہوئیں۔ ان میں سے ایک آیت میں مسلمانوں کو یوں مخاطب کیا گیا ہے:۔ ولولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بھذا سبحانک ھذا بھتان عظیم (نور-۲)

"جب تم نے اسے سنا تو کیوں نہیں کہہ دیا کہ ہمارے لئے تو ایسی بات زبان سے نکالنا بھی مناسب نہیں۔ سبحان اللہ یہ تو بہتان عظیم ہے"

چنانچہ اس آیت کی روشنی میں صحابۂ کرام سے منسوب ہر غلط بات ناقابل تسلیم اور لائق تردید ٹھہر جاتی ہے۔ اس کے لئے کسی بھی تاویل و عذر کی گنجائش نہیں نکلتی اس لئے کہ صحبت نبوی کا شرف دین و دنیا کا عظیم ترین شرف ہے۔ اور اس پارس سے مس ہو کر جو سونا بن چکے ہیں وہ آخر تک سونا ہی رہے۔ اب مس خام نہیں بن سکتے۔

علامہ ابن خلدون کو فن تاریخ اور فلسفۂ تاریخ کا امام کہا جاتا ہے۔ ان کا مقدمۂ تاریخ مشرق و مغرب اور مسلمان و غیر مسلمان اہل علم سب ہی میں یکساں مقبول ہے.......

.... ان کی رائے بھی اس قدیم ذخیرۂ تاریخ کے بارے میں ملاحظہ فرما لیجئے۔ لکھتے ہیں:

"موجودہ اکثر و بیشتر تاریخیں تحقیقی و تنقیحی پہلوؤں سے یکسر خالی و معریٰ ہیں۔ محض وہمی باتوں سے اٹی پڑی ہیں کیونکہ بیشتر نااہلوں کا فنون علم پر تسلط ہے۔ جہالت و تعصب کی تاریکی چھائی ہوئی ہے اور اندھی تقلید کا مادہ زیادہ تر لوگوں میں پیوست ہے"۔

"کم نظر و کوتاہ عقل مؤرخین کا دور دورہ رہا ہے جو ابن الکلبی اور محمد بن عمر الاصلا... کی لکیر پیٹنے لگے۔ اکثر و بیشتر مورخین ناقلین و مفسرین نقل حکایات و وقائع میں غلطیوں کا شکار ہو گئے"۔

آگے چل کر ایک نکتہ بیان کرتے ہیں ا... ایک نقص کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

"انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ سادہ ذ... ہیں جب کوئی بات سنتا ہے تو اسے ناقدا... نظر کی کسوٹی پر پرکھ لیتا ہے اور سچ جھو... سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ لیکن جب کسی را... و عقیدے کا پہلے سے پیرو کار بن جاتا ہے وہ اپنی رائے و عقیدے کے مطابق پائی... والی ہر بات کو قبول کرتا چلا جاتا ہے۔ ... صریح جھوٹی خبروں کو بھی قبول کر لیتا ہے ... انہیں بے دھڑک نقل کر دیتا ہے"۔

(مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۳۰ سے ...)

علامہ اقبال نے بھی اس عہد کے ... و نزاعات سے متعلق ان من گھڑت ق... و کہانیوں کے بارے میں کہا تھا کہ: ...

ذرا سی بات تھی اندیشۂ عجم نے اسے
بڑھا دیا ہے فقط زیب داستاں کیلئے

صحیفۂ عالم
ہفتہ بھر کی چند اور اہم خبریں

مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس
گورنر مغربی پاکستان نے صوبائی اسمبلی کا اجلاس یکم دسمبر کو طلب کیا ہے۔

غیر ملکی باشندوں کی مشرقی پاکستان میں شر انگیز سرگرمیاں
اے پی پی کی ایک اطلاع میں جو ۱۴ نومبر کو لاہور کے ۴ نومبر کے شمارہ میں شائع ہوئی ہے بتایا گیا ہے۔ بعض غیر ملکی باشندوں نے نجی محفلوں، سماجی تقریبات ہندوستانہ اجتماعات میں بنیادی مسئلہ سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے کشمیر کے بارے میں شر انگیز مہم شروع کر رکھی ہے۔ کشمیر کی تقسیم، ریاست کی خود مختاری وغیرہ کے سوال پر گفتگو میں کرتے رہتے ہیں۔ یہ صورت حال خطرناک ہو سکتی ہے۔

"تنازعہ کشمیر کے لئے فوری اقدام کیا جائے ورنہ برصغیر میں کسی وقت بھی دوبارہ جنگ بھڑک سکتی ہے"
ممتاز مصری اخبار "الجمہوریہ" کی تنبیہہ
مصر کے ممتاز اخبار "الجمہوریہ" نے سلامتی کونسل پر زور دیا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کو حل کرانے کے لئے فوری اقدامات کرے۔ ورنہ کسی بھی لمحے دوبارہ جنگ چھڑ جائے گی۔ مسئلہ کو حل التواء میں ڈالنے سے امن کی کوئی خدمت نہیں ہو سکتی۔

لاہور واہگہ سیکٹر پر دشمن کا حملہ ناکام
جمعہ کے دن لاہور۔ واہگہ سیکٹر کی اگلی چوکی پر دشمن نے حملہ کیا۔ فوراً ہی جوابی کارروائی کی گئی۔ اور دشمن پسپا ہو کر لاشیں پیچھے چھوڑ کر فرار ہو گیا۔

۳۰۶۴ پاکستانی نظر بند
بھارت کے نائب وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ بھارت میں ۳۰۶۴ پاکستانی نظر بند ہیں۔

اقوام متحدہ میں چین کا داخلہ
اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں آئندہ ہفتہ تک چین کے داخلہ کے سوال پر بحث کا امکان ہے۔

قبرص
قبرص میں ترکوں اور یونانیوں کی جھڑپوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

روسی میزائل اور مگ طیارے بھارت پہنچ گئے
روس نے بھارت کو حال میں آواز سے تیز چلنے والے ... مگ طیارے ۲۴ عدد دیئے ہیں اور کچھ میزائل بھی بھیجے ہیں۔ مزید اور مگ طیارے آنے کی بھی اطلاع ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ پر بھارت کا تسلط
معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کی مندرجہ ذیل کلیدی آسامیوں پر بھارتی افراد متعین ہیں۔ (۱) انڈر سیکرٹری (۲) سیکرٹری جنرل کا اعلیٰ فوجی مشیر (۳) شعبہ اطلاعات کا سربراہ (۴) سلامتی کونسل کے امور کا سربراہ (۵) نسلی امتیاز کی روک تھام کے شعبے کا پرنسپل سیکرٹری (۶) زیر تربیت علاقوں سے متعلق شعبے کا قائم مقام ڈائرکٹر۔

بھارت نے پاکستانی نہروں کا پانی بند کر دیا
معلوم ہوا ہے کہ بھارت نے سندھ طاس معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پانی کی فراہمی بند کر دی ہے۔ نہر دیپال پور میں ۲۲ ستمبر کے بعد ہی پانی بند کر دیا گیا تو اسی طرح دوآب جس میں ۱۳ ستمبر سے ۱۰ اپریل تک معاہدہ کی رو سے پانی جاری رکھنا ضروری تھا اس میں اب تک پانی نہیں جاری کیا گیا۔ حالانکہ پاکستان اس پانی کی فراہمی کے لئے زرمبادلہ کی صورت میں چالیس لاکھ روپیہ بھارت کو پیشگی ادا کر چکا ہے۔

٥ — پنجابی صوبہ کے حصول کے لئے سنت فتح سنگھ نے ستیہ آگرہ شروع کر دیا ہے۔

٥ — عوامی جمہوریہ چین کی نمائندگی کے سوال پر اقوام متحدہ پیر کو بحث ہوگی۔

پاکستان و بھارت کے درمیان نظر بند افراد کے تبادلہ کا معاہدہ
دفتر خارجہ حکومت پاکستان کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بھارت دونوں ملکوں میں نظر بند باشندوں کے تبادلہ پر راضی ہو گیا ہے۔ پاکستان نے اس کے لئے بھارت کو ۹ نکاتی پروگرام پیش کر دیا ہے۔

٥ — ایک روسی ماہر اقتصادیات نے پاکستان و روس کے درمیان تجارت میں تین گنا اضافہ کی توقع کا اظہار کیا ہے۔

٥ — بھارت مسئلہ کشمیر پر حکومت لنکا کی حمایت حاصل کرنے میں ناکام ہو گیا۔

فائر بندی کی خلاف ورزیاں
بھارت نے بدھ کے دن کشمیر اور مغربی پاکستان کے مختلف محاذوں پر فائرنگ جاری رکھی۔ لاہور برکی سیکٹر میں ہماری فوجوں کی جوابی گولہ باری سے دشمن کا منہ بند ہو گیا۔ مینڈھر سیکٹر، بیدیاں سیکٹر، سلیمانکی سیکٹر میں بھی خلاف ورزیاں کیں۔ واہگہ، ٹیٹوال، چونڈہ، شکر گڑھ اور بڈیانہ میں دشمن کے طیاروں نے ہمارے مورچوں پر پرواز کی۔

برطانیہ سنگاپور کا فوجی اڈہ ختم کرنے پر رضامند ہو گیا
انڈونیشیا سے بات چیت
انڈونیشیا کے وزیر خارجہ مسٹر سوباندریو نے بتایا ہے کہ برطانیہ نے سنگاپور سے اپنا فوجی اڈہ ختم کرنے کے بارے میں انڈونیشیا سے بات چیت کرنا منظور کر لیا ہے۔ سنگاپور کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ کے سنگاپور سے فوجی اڈے ہٹانے کے بعد ملک روس کے ساتھ فوجی معاہدہ کرے گا۔

اسرائیل کسی وقت بھی جنگ چھیڑ سکتا ہے
عرب ممالک جوابی کارروائی کیلئے تیار ہیں
قاہرہ کے باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق عربوں اور اسرائیل میں مکمل جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس وقت نہ صرف اردن و شام کی سرحدوں پر فوجی نقل و حرکت ہو رہی ہے بلکہ لبنان کی سرحد بھی خطرہ میں پڑ گئی ہے۔

ان ذرائع نے کہا ہے کہ اسرائیل تیزی سے اپنی فوجی طاقت میں اضافہ کر رہا ہے تاکہ عربوں پر بھرپور ضرب لگا سکے۔ انہیں اقتصادی اور فوجی لحاظ سے مفلوج کر سکے۔ عرب سربراہ اس صورت حال پر کڑی نظر رکھے رہے ہیں اور انہیں یقین ہے کہ اسرائیل نے اگر جنگ چھیڑنے کی حماقت کی تو اس مرتبہ اس کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔

بھارت کا فوجی بجٹ اعداد و شمار کی روشنی میں
۱۷ سال میں ایک ارب ۶۸ کروڑ سے ۱۳ ارب تک پہنچ گیا

سال		
۱۹۵۰-۵۱ء	میں	بھارت کا فوجی بجٹ ایک ارب ۶۸ کروڑ روپیہ تھا
۱۹۶۰-۶۱ء	تک	" " " ۲ ارب ۸۱ کروڑ ہو گیا
۱۹۶۲-۶۳ء	میں	" " " ۴ " ۷۴ " "
۱۹۶۳-۶۴ء	"	" " " ۸ " ۱۶ " "
اور اب		" " " ۱۳ ارب تک لے جایا جا رہا ہے

رہوڈیشیا میں ہنگامی حالت کا اعلان
سالسبری۔ رہوڈیشیا کی سفید فام حکومت نے ملک بھر میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ رہوڈیشیا کی آدھی اور کثیر آبادی سیاہ فام لوگوں کی ہے۔ لیکن حکومت سفید فام اقلیت کی ہے۔ جو برطانیہ کے زیر حفاظت ہے سیاہ فام اکثریت آزادی کا مطالبہ کر رہی ہے اور سفید فام اقلیت آزادی صرف اپنی نسل تک محدود رکھنا چاہتی ہے اور سیاہ فام اکثریت کو غلام بنائے رکھنے پر تلا ہوا ہے۔

سلامتی کونسل کی نئی قرارداد
سلامتی کونسل کی بار اجلاس خصوصی منعقد کرنے اور منسوخ کرنے کے بعد ۵ نومبر کو ایک اور ہنگامی اجلاس بلا کر ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں بیس ستمبر کی قرارداد کی توثیق کی گئی ہے۔ اس قرارداد پر روس اور اردن نے ووٹ نہیں ڈالے۔

انڈونیشیا میں امریکی سازش
صدر سوکارنو نے انکشاف کیا ہے کہ حالیہ سازش میں امریکہ نے ایک انڈونیشی وزیر کو ۱۵ کروڑ روپے کی رشوت دی۔

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام، دفاعِ ملت و وطن کے سلسلے میں سرگرمیاں

دار العلوم مدنیہ بہاولپور کے اجتماع میں مولانا درخواستی مدظلہ، کا خطاب

بہاولپور ۲۰ ۔ اکتوبر۔ میدان جہاد کا غبار اور دوزخ کی آگ ایک جگہ اکٹھے نہیں ہوسکتے۔ تم میدانِ جہاد میں قدم رکھو، فرشتوں سے مدد کرنا اللہ کا کام ہے یہ وہ الفاظ ہیں جو جمعیۃ علماء اسلام کے صدر مرکزیہ شیخ التفسیر حافظ الحدیث مولانا عبداللہ صاحب درخواستی نے جامع مسجد الصادق کے جلسۂ عام میں ارشاد فرمائے۔ جو دار العلوم مدنیہ کے زیر اہتمام گذشتہ شب منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت استاذ العلماء مولانا عبیداللہ صاحب سابق شیخ الجامعہ العباسیہ نے کی۔ حضرت درخواستی صاحب نے تین گھنٹہ مسلسل قرآن و حدیث سے اہمیت جہاد پر تقریر فرمائی۔ اور حاضرین سے جہاد میں ہرممکن طریق پر شمولیت کا وعدہ لیا۔ حضرت مولانا نے شہداء کرام اور مجاہدین کو خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا کہ خاندانی منصوبہ بندی کے لئے اٹھائیس کروڑ روپیہ کی مختص رقم کو اب دفاع فنڈ میں منتقل کر دیا جائے دوسری قرارداد کے ذریعہ شراب خانوں اور چکلوں کی کلیتہً بندش کا پرزور مطالبہ کیا گیا۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ دینی مدارس کی ترقی و بہبود کی طرف توجہ دیں کہ طلبِ علم کے لئے نکلنا بھی ایک طرح کا جہاد ہے۔ اس سے قبل مولانا غلام مصطفیٰ صاحب ناظم دار العلوم مدنیہ نے دار العلوم کے کوائف سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ (محمد حسن چغتائی)

جمعیۃ علماء اسلام چمن

۲۲ اکتوبر کو جمعیۃ علماء اسلام چمن کی تشکیل عمل میں آئی۔ مولانا عوض محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی جمیلہ و قابل قدر کوششوں سے علماء کرام میں شاندار اتحاد دیکھنے میں آیا ہے۔ ۳ بجے سے شام کے ۵ بجے تک ایک جلسہ منعقد ہوا۔ درج ذیل حضرات عہدیدار منتخب ہوئے۔

(۱) مولانا محمد نور صاحب صدر

(۲) مولانا عبدالعلی صاحب نائب صدر

(۳) علامہ مفتی سید غلام محمد شاہ ندوی فاضل ازہر ناظم

(۴) مولوی عبدالواحد صاحب نائب ناظم

(۵) مولوی عبداللہ صاحب خازن جمعیۃ علماء اسلام

ناظم جمعیۃ حیدرآباد کا اعلان

ڈویژن حیدرآباد کی جمعیۃ کی تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی شاخ کے تمام حالات عہدہ داران کے نام و مکمل پتے، اپنے اپنے دفتروں کے پتے بہت جلد درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

(حکیم نواب دین ناظم جمعیۃ حیدرآباد ڈویژن
رشید ہوٹل بالائی منزل ریلوے روڈ
حیدرآباد (سندھ)

جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم

۲۹ / ۱۰ / ۶۵ کو مولانا محمد عرفان قادری ناظم جمعیۃ ٹنڈو آدم تبلیغی دورہ پر قصبہ بیرانی گئے۔ غریب آباد مسجد میں تقریر کی۔ اصحابہ کرام کی مجاہدانہ زندگیوں کا نقشہ پیش کیا اور کہا کہ بار بار کی رکاوٹیں پڑنا اور کشمیر کے معاملہ کو التوا میں ڈالنا مسلمانوں کے حوصلوں کو کم نہیں کرسکتا بلکہ ہمیں یہ سمجھنا چاہیئے کہ قدرت کاملہ کی طرف سے ہم پاکستانیوں کو مہلت دی جارہی ہے کہ ہم آنکھیں کھولیں اور سابقہ سرکشیوں اور بغاوتوں سے توبہ کریں، نمازوں سے، دعاؤں اور استغفار سے مدد حاصل کریں آخر میں شہداء کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مجاہدین اسلام کی کامیابی کے لئے دعا پر تقریر ختم کی۔

ماسٹر عبدالعلیم صاحب اور سید منشی شاہ صاحب کے پرخلوص تعاون سے دفاعی فنڈ بھی جمع کیا گیا جبکہ وہ پہلے ہی کافی رقومات جمع کرکے بھیج چکے ہیں۔ آئندہ بھی انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کا یقین دلایا۔ اور جمعیۃ کی کارگذاریوں اور ترجمان اسلام کی مجاہدانہ خدمات ملک و ملت پر خوشی کا اظہار کیا

جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں

یکم رجب بدھ کی رات کو ٹاؤن ہال رحیم یار خاں میں کل سیاسی جماعت کا جلسہ ہوا۔ جس میں سب سے پہلے حضرت مولانا غلام ربانی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں نے خطاب فرمایا۔ آپ نے آیت وَاَعِدُّوا لَہُمْ الخ تلاوت فرماکر اس کی مدلل و مفصل تفسیر فرمائی اور حالات حاضرہ پر تبصرہ کیا۔ جمعیۃ کی پالیسی کی وضاحت کی۔

۲ رجب بروز جمعرات مجلس عاملہ جمعیۃ علماء اسلام شہر رحیم یار خاں کا اجلاس زیر صدارت مولانا غلام ربانی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں مسلم لائبریری میں منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر شہر رحیم یار خاں کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔

سرپرست۔ جمعیۃ شہر رحیم یار خاں حضرت مولانا بشیر احمد صاحب خاکد مہتمم جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یار خاں۔

امیر اعلیٰ:۔ الحاج غلام قادر خاں صاحب

نائب امیر۔ حاجی محمد بوٹا صاحب آڑھتی غلہ منڈی۔

ناظم اعلیٰ ۔ جام اللہ ڈیوایا صاحب

نائب ناظم ۔ جناب محمد حسین صاحب دکاندار شاہی روڈ

خازن ۔ حاجی فقیر محمد صاحب آڑھتی غلہ منڈی رحیم یار خاں

آخر میں جمعیۃ کی کامیابی اور کامرانی کے لئے دعا کی گئی۔

(عبدالباری ثاقب ۔ ناظم دفتر)

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

۲۲ / ۱۰ / ۶۵ کو جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں بعد نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے رضاکاروں کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالواحد صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس سے حضرت مولانا عبدالواحد صاحب نے موضوع جہاد پر خطاب فرمایا ۔ ۲۴ / ۱۰ / ۶۵ کو ہی جمعیۃ علماء اسلام حلقہ پل لکڑ والا کے رضاکاروں کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پل لکڑ والا منعقد ہوا۔

۲۳ / ۱۰ / ۶۵ کو جامع مسجد ملک لال خاں نوشہرہ روڈ میں بعد نماز عشاء حضرت مولانا عبدالواحد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر گوجرانوالہ نے عوام سے موضوع جہاد پر خطاب فرمایا۔ ۲۴ / ۱۰ / ۶۵ کو جامع مسجد محلہ باجیاں والا میں مولانا عبدالوہاب نے حالاتِ حاضرہ پر عوام سے خطاب فرمایا۔ ۲۵ / ۱۰ / ۶۵ کو مسجد محلہ شریف پورہ میں مبلغ جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

۲۷ / ۱۰ / ۶۵ کو جامع مسجد گلی لانگریاں والی میں جمعیۃ علماء اسلام حلقہ گلی لانگریاں والی کے رضاکاروں کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت مولانا حشمت علی صاحب سالار جمعیۃ علماء اسلام حلقہ گلی لانگریاں والی منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب نے موضوع جہاد پر خطاب فرمایا اور صدر اجلاس حضرت مولانا حشمت علی صاحب کی تحریک اور اراکین جمعیۃ کی متفقہ تائید سے پاک افواج کی شجاعت، دلیری اور وطن دوستی پر خراج تحسین پیش کرنے کی قرارداد منظور ہوئی۔ اور صدر مملکت ... محمد ایوب خاں کی خارجہ پالیسی اور بھٹو صاحب کی سلامتی کونسل کے اجلاس میں جراُت مندانہ اور مبنی برحقیقت تقریر کی مکمل حمایت کی۔ اور حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں فوجی تربیت لازمی قرار دی جائے۔

(محمد اکرم نائب ناظم گوجرانوالہ)

دریا خاں ضلع میانوالی

جمعیۃ علماء اسلام دریا خاں نے حافظ محمد حنیف صاحب سہارنپوری مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی اپیل پر ۸/ ۴۵ روپے اور مختلف کپڑے سلے بغیر سلے جمع کئے۔ جو مرکزی دفتر بھیج دیئے گئے۔ (حافظ محمد رفیق ناظم جمعیۃ علماء اسلام دریا خاں۔ ضلع میانوالی)

جمعیۃ علماء اسلام بستی اناولی (جھنگ)

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام بستی اناولی کی جامع مسجد میں ۲۹ / ۱۰ / ۶۵ کو جمعہ سے پہلے مولانا عبیدالرحمان اور ماسٹر محمد حنیف نے موجودہ حالات پر تقریریں کیں۔ پاکستانی افواج کو خراج تحسین پیش کیا اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا فرمایا۔ نیز نہتے اور مظلوم کشمیری بھائیوں کی امداد کے لئے عوام سے اپیل کی گئی۔ اس سے پہلے ۵۰۰/- روپے نقد نیشنل بنک میں جمع کروائے جاچکے ہیں۔ نیز رضائیاں اور گرم اور سرد کپڑے بھی کشمیر بھیج دیئے ہیں۔ سید صادق حسین صاحب خطیب جامع مسجد غلہ منڈی کی طرف سے ۸۲ ۔ ۷۹ ۔ ۱۰ روپے کمرشل بنک میں جمع کروائے جاچکے ہیں۔

جمعیۃ طلبا مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ کھگر کا اجلاس

۲۔ رجب المرجب بروز جمعرات بعد از نماز عشاء جمعیۃ طلبا کا اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت مولانا نذیر احمد نے فرمائی۔ خدا اللہ تعالیٰ اور زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (حافظ اسلام الدین)

زمانہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت خالدؓ کے کارنامے

زوہ موتہ :-

سب سے پہلے اور سب سے زیادہ
م الشان و ہولناک معرکہ موتہ کا تھا جس
حضرت خالدؓ نے شریک ہو کر اپنے تفوق
یاز کو ثابت کر کے سیف اللہ کا درخشاں
اب بارگاہ رسالت پناہ سے حاصل کیا۔
ہ ملک شام میں ایک مقام ہے۔ جناب
ول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث
عمیر ازدی کو ایک خط دے کر روم وشام
بادشاہ ہرقل کے پاس بھیجا تھا۔ شرجیل بن
غسانی شام میں ہرقل کا گورنر و نائب
لطنت تھا۔ حارث جب موتہ پہنچے، تو
رجیل کو معلوم ہو گیا۔ اس نے حارث سے
چھا۔ شاید تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
قاصد و سفیر ہو۔ کہا ہاں۔ شرجیل نے
کو قتل کر دیا۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ
یہ وسلم کے سب سے پہلے سفیر وقاصد تھے
قتل کئے گئے۔ آپ کو اس کی اطلاع
ہوئی تو سخت شاق گذرا۔ آپ نے تین ہزار
مسلمانوں کی ایک جمعیت کو ملک روم کے
مقابلہ کے لئے تیاری کا حکم دیا۔ زید ابن
حارثہ امیر لشکر مقرر کئے گئے۔ لیکن ساتھ
ہی یہ بھی ارشاد فرما دیا کہ اگر زید شہید ہو
جائیں تو جعفر ابن ابی طالب امیر بنائے
جائیں۔ جعفر شہید ہو جائیں۔ تو عبداللہ بن
رواحہ یہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان جن
کو پسند کریں امیر بنائیں۔ ایک یہودی بھی
اس مجلس میں موجود تھا۔ اس نے کہا۔ اگر
آپ نبی ہیں تو سب شہید ہوں گے۔ کیونکہ
بنی اسرائیل میں جب ان کے نبی نے ایسا
کہا ہے تو سب کے سب شہید ہوئے ہیں
اس کے بعد یہودی نے زید بن حارثہ کی طرف
متوجہ ہو کر کہا۔ تم کو جو وصیت کرنی ہے
کر دو۔ اب تم کو مدینہ آنا نصیب نہ ہوگا۔
آپ نے ثنیۃ الوداع پر اس لشکر کو رخصت
کیا اور چند نصیحتیں فرمائیں۔ منجملہ ان کے
یہ بھی تھیں کہ تم کو کچھ لوگ کلیساؤں میں
ملیں گے۔ ان کو قتل نہ کرنا۔ کسی لڑکے
بچے، عورت بوڑھی اور بیمار کو بھی قتل
نہ کرنا۔ یہ لشکر روانہ ہو کر شام کے حدود

میں داخل ہوا کہ ملک روم نے ان کے
مقابلہ کے لئے ایک لاکھ فوج جمع کی ہے
بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک لاکھ
کے علاوہ عرب متنصرہ (وہ قبائل عرب
جنہوں نے دین عیسائی قبول کر لیا تھا) میں
سے ایک لاکھ اور ہیں۔ غرض تین ہزار کی قلیل
جماعت کا مقابلہ ایک لاکھ یا دو لاکھ سے تھا۔
دشمن کی کثرت اور اپنی قلت ان کے سامان
حرب اور اپنی بے سامانی کو دیکھ کر مسلمانوں
کو تردد ہوا۔ باہمی مشورہ ہوا۔ بعض کی رائے
ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
استفسار کیا جائے اور جواب آنے تک کچھ
نہ کیا جائے۔ عبداللہ بن رواحہ نے فرمایا
تردد کی کیا بات ہے۔ جس بات سے تم گھبراتے
ہو۔ اسی کی طلب میں تو نکلے ہو۔ ہم نے تو
کبھی اپنی کثرت عدد اور سامان پر بھروسہ
کر کے مقابلہ نہیں کیا۔ ہم تو اس دین حق
کے لئے لڑتے ہیں۔ آخر مقابلہ کی ٹھہر گئی۔
موتہ کے مقام پر فریقین میں مڈبھیڑ ہو گئی
ایک روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لشکر اسلام کو موتہ میں داخل ہونے سے
منع فرمایا تھا۔ مسلمان بھی اس عزم پر راسخ
تھے کہ موتہ میں داخل نہ ہوں گے۔ مگر اثنائے سیر
میں دھند کی وجہ سے کچھ نظر نہ آیا اور مقام
موتہ پہنچ گئے۔ وکان امر اللہ قدرا
مقدورا۔ زید بن حارثہ علم اسلام لیکر
آگے بڑھے اور شہید ہو گئے۔ جعفر نے علم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ اٹھا لیا اور داد
شجاعت دیتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اب
عبداللہ بن رواحہ کا نمبر آیا۔ انہوں نے بھی
اپنے دو رفیقوں کی پوری تقلید کر کے انہیں
کا ساتھ دیا۔ یہ وقت تھا کہ دونوں لشکر باہم
مل گئے تھے اور خوب گھمسان کی لڑائی ہو رہی
تھی۔ اس وقت لشکر اسلام کے بلا سردار
رہ جانے اور دشمن کے بے انتہا ہجوم سے
قریب تھا کہ بعض مسلمانوں کے پیر اکھڑ جاتے
ہیں۔ اس وقت ثابت بن ارقم نے علم کو
بلند کر کے مسلمانوں سے کہا کہ کسی ایک شخص
کا انتخاب کر کے اس کے سپرد کر دیا جائے
لوگوں نے کہا۔ آپ ہی اس کے لئے موزوں

ہیں۔ کہا نہیں۔ آخر خالد رضی اللہ عنہ پر اتفاق
ہو گیا۔ حضرت خالدؓ نے علم اٹھا کر مدافعانہ
طرز اختیار کیا، اور اس روز شام تک اسی
انداز سے مقابلہ کیا۔ شام کو بلا کسی ہزیمت
وشکست کے دونوں لشکر اپنے اپنے خیمہ گاہ کو
واپس ہو گئے۔ اگلے دن حضرت خالدؓ نے
اپنی دانشمندی سے لشکر کی ترتیب بدل دی۔
میمنہ کو میسرہ اور میسرہ کو میمنہ کر کے برسر
مقابلہ ہوئے۔ لشکر روم نے یہ دیکھ کر سمجھا۔
کہ مسلمانوں کے لئے تازہ امداد آگئی ہے۔
ان پر رعب طاری ہو گیا۔ میدان سے بھاگ
نکلے اور اس حالت میں ہزاروں کھیت رہے
یہ معرکہ سات روز تک رہا۔ حضرت خالدؓ
فرماتے ہیں۔ موتہ کے معرکہ میں نو تلواریں

میرے ہاتھ میں ٹوٹ گئیں۔ کوئی تلوار نہیں
ٹھیرتی تھی۔ آخر ایک یمانی تلوار میرے ہاتھ میں
ٹھیری۔ یہاں تو یہ معرکہ ہو رہا تھا اور مدینہ منورہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میدان
جنگ اور معرکہ قتل کا نقشہ سامنے ہو گیا تھا
آپ نے صحابہ کو بہ ترتیب مذکور تین سرداروں
کے حملے اور شہادت کی خبر سنا دی اور فرمایا
کہ ان سب کے بعد خالدؓ بن الولید نے جھنڈا
ہاتھ میں لیا۔ گو امراء معینہ میں سے نہ تھے
مگر خود امیر بن گئے۔ وہ ایک تلوار ہیں، خدا
تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح فرما دی۔ یہ پہلا
دن ہے جبکہ آپ کو سیف من سیوف اللہ
کا خطاب ملا۔ اس کے بعد سے آج تک
وہ اسی لقب وخطاب سے پکارے جاتے ہیں)

بقیہ صفحہ اوّل

قرارداد ۳

یہ اجلاس اس جنگ کو جو ہمارے دشمنوں
نے غلط فہمی سے ہمارے ختم کرنے کیلئے ہم پر
ٹھونسی تھی۔ خدا کی رحمت تصور کرتا ہے کہ اس
میں مرنے والے مقصد زندگی اور شہادت سے
ہمکنار ہوئے اور پاکستان کو اسلام کی ایسی
شاہراہ پر ڈال گئے، جس پر چل کر مسلمان کبھی
ناکامیاب نہیں ہو سکتا۔

اس جنگ نے ہماری تیرہ صدیوں کی روایات
کو زندہ کر دیا ہے۔ جس سے ہماری فوج و عوام
حاکم ومحکوم سب کی قوت عمل کئی گنا محض اللہ
تعالیٰ کے فضل وکرم کی بنیاد پر زیادہ ہو گئی ہے۔

یہ اجلاس اپنی معزز حکومت کو اس ذہنی
اور دینی انقلاب پر مبارکباد دیتے ہوئے مطالبہ
کرتا ہے کہ اس وقت کی پیدا شدہ تیمتی ذہنیت
کو باقی رکھنے اور اللہ تعالیٰ کی مکمل فتح ونصرت
حاصل کرنے کے لئے شرعی احکام کا پاس کرتے
ہوئے مخلوط تعلیم، شراب، سود، جوا، رقص
وسرود اور منکرات وغیر شرعی قوانین کی لعنتوں
سے ملک کو پاک کر کے تمام ملکی ذرائع کو محض احیاء
اسلام اور دفاع وجہاد کی مساعی کے لئے
وقف کر دے۔

قرارداد ۴

یہ اجلاس حکومت سے درخواست کرتا ہے
کہ امدادی اشیاء کی تقسیم کا ایسا انتظام کیا جائے
کہ مستحقین کو فوری طور پر ضروری امداد مل سکے

یہ اجلاس عام اہل اسلام سے درخواست
کرتا ہے کہ وہ اپنی امدادیں اور کپڑے رضائیاں
وغیرہ جمعیۃ علماء اسلام کے ذریعہ پہنچانا چاہیں
تو وہ یہ اشیاء پہنچانے میں جلدی کریں۔ کیونکہ
بہت جلد جمعیۃ تمام سامان جمع شدہ کشمیر روانہ
کرنے والی ہے۔

ساتھ ہی یہ اجلاس علماء کشمیر سے درخواست
کرتا ہے کہ وہ وہاں امدادی کیمپ قائم کرنے
میں جمعیۃ سے پورا پورا تعاون فرمائیں، تاکہ
تقسیم میں سہولت ہو سکے۔

সাপ্তাহিক PHONE No. 67718

তরজুমানে ইসলাম

লাহোর

WEEKLY

TARJUMAN-E-ISLAM

REGD. L. No. 7132

LAHORE

Price 12 Paisa

جلد ۸ | جمعہ ۱۲ر نومبر ۱۹۶۵ء مطابق ۱۸ر رجب المرجب ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۴۵

عطیہ جات برائے مہاجرین کشمیر و مجاہدین

کپڑے، برتن، بسترے و کتب وغیرہ

عطیہ کتب قیمتی تقریباً تین صد روپیہ عدد ۳۵ از جناب شاہ محمد صاحب مرید والوی غلہ منڈی صادق آباد۔ دکان نمبر $\frac{۲۰}{۱۳}$ صادق آباد ضلع رحیم یار خاں۔ نیز نیشنل بنک صادق آباد میں یکصد روپیہ دفاعی فنڈ میں جمع کرایا۔ ۱۰۰ — ۰

عطیہ پارچہ جات از پڈ عیدن ۔ میاں غلام محمد صاحب۔ عبدالکریم صاحب و بشیر صاحب گوٹھ حاجی مرید کے سکاوے والے معرفت حافظ کریم بخش صاحب ناظم جمعیۃ مقامی کپڑے و بسترے وغیرہ ۱۷۹ عدد۔ غلام محمد صاحب، ابراہیم صاحب، خوشی محمد صاحب سکاوے والے گوٹھ مرید کے۔ معرفت حافظ کریم بخش صاحب ناظم جمعیۃ مقامی کپڑے وغیرہ ۵۸ عدد۔

جامع مسجد رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور معرفت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب۔ کپڑے رضائیاں وغیرہ ۱۲ عدد۔ نقد ۰ — ۵۰ ۰ مول

برتن ۱۸ عدد ایک خاتون نواب بی بی رنگ محل لاہور

جمعیۃ علماء اسلام قصور۔ شہر قصور کے اراکین کی مساعی سے جامع مسجد اندرونی کوٹ مراد خاں کے نمازیوں سے بذریعہ قاری محمد شریف صاحب
حاجی محمد الدین صاحب ۔ حاجی محمد حسین صاحب شیر فروش ۔ مستری امام دین صاحب
ایک بستر اور ۳۰/۰ — ۲۵/۰ — ۱۰/۰
مولانا فضل محمد صاحب مہتمم ۔ مظہر علی شاہ۔ چودہری سراج دین پٹواری
۱۰/۰ — ۵/۰ — ۱۰/۰
قاضی حبیب اللہ صاحب۔ سراج دین صاحب زمیندار ۔ محمد دین صاحب
۵/۰ اور ۴ کپڑے — ۵/۰ — ۵/۰
مولانا ممتاز احمد صاحب۔ خوشی محمد صاحب۔ رحمت علی صاحب
۵/۰ — ۵/۰ — ایک بستر
متفرق ۔ حکیم خوشی محمد صاحب ۔ قرآن مجید
۶/۵۰ قمیص اور واسکٹ ۲ عدد
۵۰ — ۱۷۶ ۰

جمعیۃ قصور نے مقامی طور پر بینک میں جمع کرائے ۰ — ۲۹۰ اطلاع

جمعیۃ علماء اسلام ٹکڑی تحصیل بٹگرام ضلع ہزارہ معرفت مولانا عبدالمتین صاحب ۰ — ۸۹ ۰

شو مرچنٹ ایسوسی ایشن سرگودھا۔ بذریعہ حاجی شیخ محمد امین صاحب سیمی بوٹ ہاؤس امین بازار و شیخ محمد حسین صاحب پنجاب بوٹ ہاؤس کچہری بازار سرگودھا ۰ — ۱۰۵۸ ۰

جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ ضلع میانوالی نقد ۲۷۵/۰ ۰ — ۲۷۵ وصول
بستروں اور کپڑوں کے بنڈل بھی موصول ہوئے۔ کچھ تعداد بذریعہ حنیف صاحب دریا خاں تحصیل بھکر ضلع میانوالی سے اور بقیہ کلور کوٹ ضلع میانوالی سے بذریعہ صوفی محمد شریف صاحب
(حاشیہ: بستروں اور کپڑوں کی تفصیل)

جمعیۃ علماء اسلام چنیوٹ معرفت مولانا عبدالوارث صاحب امیر مقامی جمعیۃ
جوڑے کپڑے ۔ کمبل ۔ گرم کوٹ ۔ کورا لٹھا ۔ ململ ۔ برتن
۳۰ عدد ۱ عدد ۱۲ عدد ۲ تھان ۳ تھان ۵ عدد

مولانا محمد طفیل صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ محکمہ نہار۔ انارکلی لاہور نقد۔ بمد زکوٰۃ۔ ۰ — ۱۰۰ ۰
نیز خاسا ۔ لینن ۔ شرٹنگ ۔ قیمتی ۲۶۷/۵۰ ۵ تھان ۲۹ گز۔ ۲۸ گز بمد زکوٰۃ
از طرف کمیٹی مسجد پشاوری انارکلی لاہور معرفت مولانا محمد طفیل صاحب
رضائیاں ۔ گدے ۶ عدد ۲ عدد برائے مہاجرین کشمیر

میزان	۲۱۶۸ — ۵۰
سابقہ میزان	۱۳۰۵۸۱ — ۶۵
کل میزان	۱۳۲۷۵۰ — ۱۵

ٹیلیفون نمبر ۹۶۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ ۶ روپے

ششماہی ۳ روپے آنے

قیمت

فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے

جلد ۸ | ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۳ اگست ۱۹۶۵ء | شمارہ ۳۲

کُفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

مودودی صاحب بغیر کسی دارالعلوم میں پڑھنے اور بغیر کسی مستند عالم سے علوم شریعت سیکھنے کے محض مطالعہ سے مولانا بن بیٹھے ہیں۔ پھر قرآن و حدیث میں اپنی عقل و رائے کو دخل دے کر بعض جگہ عجیب و غریب باتیں لکھ جاتے ہیں۔ جب علماء دین گرفت کرتے ہیں تو ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور ان کا فرقہ غضب آلود ہو کر علماء کرام پر برسنا شروع کر دیتا ہے۔ مگر مودودی صاحب بڑے کائیاں واقع ہوئے ہیں۔ وہ جب دیکھتے ہیں کہ پیسے، پریس اور مریدوں کا پورا زور خرچ کر کے بھی سخت جان علماء سے جان نہیں چھوٹتی تو ... لفظوں میں اپنے الفاظ بدلنے کی کوشش کر لیتے ہیں لیکن آج تک ان کے نفس امارہ کو کبھی یہ توفیق نہیں ہوئی کہ ... کر دیں کہ یہاں میری تحقیق غلط تھی۔

بہرحال حضرت عیسٰی علیہ السلام کی حیات جسمانی کے بارہ میں ان کو علماء حق کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑ گئے۔ اپنی طبع زاد تفسیر تفہیم القرآن سورۂ نساء کے حاشیہ نمبر ۱۹۵ میں آپ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے جسم سمیت آسمان پر اٹھائے جانے کے مسئلہ کو گول مول کر دیا تھا اور تصریح کر دی تھی کہ قرآن پاک سے ... ثابت ہوتی ہے نہ رفع جسمانی۔ اس طرح گویا ... ایک گونہ مرزائیوں کے لئے راستہ صاف کر دیا تھا۔

اب مودودی صاحب کو اپنی تفسیر کی عبارت بدلنی پڑ گئی۔ ہم خوش ہیں کہ ہدایت کی طرف ایک قدم اٹھایا۔ کاش کہ وہ حضرت مولانا منظور احمد صاحب نعمانی مدیر الفرقان لکھنؤ کی تجویز پر عمل کرنا منظور کر لیتے ... بلند پایہ اور اہل حق علماء کرام کے ایک بورڈ کے سامنے آپ کی تصانیف رکھی جائیں اور جن جن باتوں کو وہ دین کے لئے مضر سمجھتے۔ وہ کتابوں سے نکال دی جائیں تو آج مسلمانوں کا یہ سر پھٹول نہ ہوتا ...... آپ کے قلم سے مسلمانوں کو ... پہنچا۔ اب ان کی بہتر تحریریں بھی لوگ اس لئے نہیں پڑھتے کہ ان میں گمراہی کا زہر ملا ہوگا۔

مودودی صاحب نے ماہ جولائی ۱۹۶۵ء کے ترجمان القرآن میں تصحیح کے عنوان سے صفحہ ۳۱ پر یہ لکھا ہے (تفہیم القرآن جلد اول جن کے پاس ہے ان سے گذارش ہے کہ سورۂ نساء حاشیہ نمبر ۱۹۵ کی آخری سطریں "قرآن کی روح سے جو طرز عمل زیادہ مطابقت رکھتا ہے" سے آخر تک حذف کر کے ان کی جگہ حسب ذیل سطور شامل کر لیں) یعنی یوں پڑھیں۔

پھر رفع جسمانی کے اس عقیدے کو مزید تقویت ان احادیث سے پہنچتی ہے جو قیامت سے پہلے حضرت عیسٰی ابن مریم کے دنیا میں دوبارہ آنے اور دجال سے جنگ کرنے کی تصریح کرتی ہیں ..... ان سے حضرت عیسٰی کی آمد ثانی تو قطعی طور پر ثابت ہے۔ اب یہ ہر شخص خود دیکھ سکتا ہے کہ ان کا مرنے کے بعد دوبارہ اس دنیا میں آنا زیادہ قرین قیاس ہے یا زندہ کہیں خدا کی کائنات میں موجود رہنا اور پھر واپس آنا۔

یہاں ہم دو طرح کی بحث کرنا چاہتے ہیں پہلے تو یہ کہ مودودی صاحب نے اس عبارت میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی آمد ثانی کو قطعی ثابت شدہ مسئلہ قرار دے دیا ہے۔ مگر دو باتوں کی تصریح سے کنی کترا گئے ہیں ایک ... آمد ثانی سے پہلے رفع جسمانی قرآن پاک سے بھی ثابت ہے یا صرف احادیث سے۔ یہ اس لئے کہ آپ پہلے ... سے رفع جسمانی کے ثبوت سے انکار کر چکے ہیں، تو کیا متواتر احادیث نزول اور سلف صالحین کے رفع جسمانی کی تصریح اور آیات قرآنیہ کے ذیل میں رفع سے رفع جسمانی مراد لینے کی تفسیر سے آپ یہ ماننے پر مجبور ہو گئے کہ قرآن پاک میں رفع الی اللہ سے مراد رفع جسمانی الی السماء ہی ہے۔ یا قرآن کے بیان کو اسی طرح ...

امریکی امداد سے چھٹکارا حاصل کرنے پر

یوم نجات منایئے

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کا بیان

جمعیۃ علماء اسلام ہمیشہ سے آزاد خارجہ پالیسی کی حمایت اور یورپ و امریکہ کی سیاسی برتری کی شدید مذمت کرتی رہی ہے جمعیۃ کا ہر رکن عقیدہ کے اعتبار سے مغرب پرستی کو عظیم گناہ سمجھتا رہا ہے۔ ہماری خارجہ پالیسی جس تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے جمعیۃ اس کا خیر مقدم کرتی ہے۔

یورپ اور امریکہ کی پاکستان دشمن روش کی ماضی قریب میں بہت سی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ لیکن اب امریکہ نے پاکستان کی امداد کو جس طرح ملتوی کر دیا ہے اس نے ثابت کر دیا ہے کہ اس کی سابقہ امداد بھی پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لئے نہیں بلکہ اسے اپنے سیاسی مقاصد کا آلہ کار سمجھ کر دی جایا کرتی تھی میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ کی امداد ملتوی کرنا پاکستان کے لئے رحمت خداوندی کا پیام ہے۔ امریکہ کی امداد کی بندش ہماری قومی اور ملی عزت کے لئے تازیانہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ حکومت پاکستان کو یہ موقف اختیار کرنا چاہیئے۔ کہ اگر امریکہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کر کے دوبارہ امداد جاری کرنے پر رضامند بھی ہو، تب بھی اس کی امداد قبول نہ کی جائے اور صرف اپنے وسائل پر قناعت کرنی چاہیئے۔ یا پھر ایسے نئے دوست تلاش کئے جائیں جن کی امداد میں سیاسی اغراض پوشیدہ نہ ہوں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ آئندہ جمعہ کو سارے ملک میں یوم نجات منائیں اور عوام کو احساس دلائیں کہ امریکی امداد کی محتاجی سے یہ زیادہ بہتر ہے۔ کہ ہم اپنی ترقی کے مسئلہ کو اپنے وسائل پر منحصر رکھیں اور کسی طاقت کا سیاسی آلہ کار بننے یا کہلانے پر ہرگز رضامند نہ ہوں

ص مجمل اور گول مول قرار دے رہے ہیں۔ اس عبارت میں آپ نے کائنات کا لفظ استعمال کیا ہے۔ کیا آسمان کہنے سے سبکی ہوتی تھی۔ کیا آپ سات آسمانوں کو اس طرح تسلیم نہیں کرتے جس طرح قرآن و حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

خلافت راشدہ سے ملوکیت تک

مودودی صاحب کے ایک حالیہ مضمون کا تحقیقی جائزہ

چند بنیادی گذارشات

اسلام کی تاریخ دنیا کے سب سے زیادہ معلوم و مشہور و مربوط تاریخ ہے، اس کا کوئی واقعہ بھی ابہام کی تاریکیوں میں پنہاں نہیں ہے۔

تاریخ اسلام کے بنیادی ماخذ

اسلام کی تاریخ کا بنیادی ماخذ خود اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے، جس میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے وہ کارنامے محفوظ ہیں جنہیں دین حق کی دعوت وقیام کی سرگرم جدوجہد میں تئیس سال تک انجام دیا گیا اور کتاب اللہ میں ان کی سیرت و کردار کے وہ نقوش بھی ثبت ہیں جنہیں پیغمبر اسلام کی صحبت و معیت نے ان کے اندر اجاگر و مستحکم کیئے۔ پھر دوسرا بنیادی ماخذ خود صحابہ کرام کے نقل کردہ و بیان فرمودہ وہ واقعات شب و روز ہیں جنہیں جامعین احادیث و آثار نے قوی اسناد کے ساتھ ان سے روایت کیئے۔ چنانچہ شریعت حقہ کا بنیادی ماخذ بھی قرآن اور صحابہ سے مروی مجموعہ احادیث صحیحہ ہوئیں اور رسولؐ کی سیرت و صحابہ کی سوانح کی تاریخ کا اولین بنیادی ماخذ بھی یہی دونوں چیزیں قرار پائیں۔

صحابہ کرام کی حیثیت

صحابہ کی حیثیت اسلام میں محض ایک تاریخی دور کی شخصیتوں کی سی نہیں ہے، بلکہ وہ اسلام کے ناقل و ترجمان اور قیامت تک آنے والی مسلمان نسلوں و پیغمبر اسلام کے درمیان پر اعتماد واسطہ و رابطہ کی حیثیت بھی رکھتے ہیں۔ اس اہم ترین حیثیت کا تقاضا تھا کہ ان کی شخصیتیں بھی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تاریخی نزاع سے بالاتر رکھی جاتیں اور ان کی عظمت کا نقش قرآن و احادیث صحیحہ میں ثبت کر دیا جاتا، تاکہ آئندہ ان کے بارے میں جب بھی کوئی بات کہی جائے تو قرآن و حدیث میں بیان کردہ ان کی عظمت کو پیش نظر رکھ کر کہی جائے۔

علماء و مورخین اسلام کا طریق تاریخ نویسی

چنانچہ ابھی تک علماء اسلام کا یہ دستور چلا آ رہا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرت و سوانح کے بارے میں وہ قرآن اور صحیح احادیث کو ہی بنیاد بناتے ہیں اور بعد کی تاریخوں پر خواہ وہ طبقات ابن سعد ہو، الاستیاب ہو، طبری ہو، ابن اثیر ہو، اور البدایہ والنہایہ ہو وغیرہ وغیرہ صرف اس حد تک اعتماد کرتے ہیں جس حد تک رسول اکرم اور صحابہ کرام کی سیرت پر کوئی حرف نہ آتا ہو۔

ان کتابوں کی حیثیت ایک عام مؤرخ کے لئے قدیم ماخذوں کی تو ہے۔ لیکن ان کی سندی حیثیت ہرگز اتنی قوی نہیں کہ انہیں صحابہ کی سیرت و کردار کے لئے فیصلہ کن بھی قرار دے دیا جائے۔

صحابہ اسلام کے سب سے زیادہ جاننے والے اور اسلام کے حامی تھے

صحابہ چاہے معصوم نہ سہی لیکن اسلام سے بے بہرہ بھی ہرگز نہیں تھے۔ اور وہ اسلام کے اصول احکام اور منشاء کے ساتھ غداری و بے اعتنائی کے ہرگز مرتکب نہیں ہو سکتے تھے۔ بالخصوص اکابر صحابہ کرام سے اس طرح کی کسی غلطی کے وقوع کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا جس کے نتیجہ میں اسلام کا پاکیزہ نظام کسی بگاڑ کا شکار بن جائے۔

اسلام کے بگاڑ کا صحابہ پر ہرگز شبہ نہیں کیا جا سکتا

اگر خدانخواستہ حضرت عثمان جیسے السابقون الاولون رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ، محمد الرسول اللہ والَّذِیْنَ مَعَہٗ کے زمرہ کے جلیل القدر صحابی و خلیفۂ ثالث بھی ...... اسلام کے پاکیزہ نظام میں بگاڑ کی ابتدا کے باعث بن سکتے ہیں تو پھر جماعت صحابہ میں سے کون ہے، جس پر شبہ کی تہمت نہیں لگائی جا سکے گی اور تاریخ کے ہر رطب و یابس کے حوالے سے اسے مستند نہیں بنا دیا جائے گا۔

تاریخ کی اُلجھن دُور ہوئی یا نفس اسلام کیلئے شدید الجھن بن گئی

جو لوگ اس طرح کے واقعات کو غلط قرار دیتے ہیں وہ اپنی تاریخ کو جھٹلاتے نہیں بلکہ قرآن و حدیث کے بیان کردہ حقائق کی روشنی میں اس کی تصحیح کرتے ہیں۔ البتہ تاریخ کی اس مفروضہ سخت اُلجھن کو دور کرنے کے لیے مودودی صاحب نے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ ضرور تاریخ صحابہ کو داغدار اور ناقابل اعتماد قرار دینے والا ہے۔ جس کی زد سے خود اسلام کی حیثیت بھی مجروح ہو جاتی ہے۔ تاریخ کی الجھنیں اگر واقعات کو اپنے من مانے معنیٰ پہنا کر رفع کی جانے لگیں تو یہ تاریخ کی کوئی معقول تعبیر نہیں ہوگی۔ بلکہ صریحاً تاریخ کی تحریف ہوگی۔ آپ تاریخ کی اس سخت اُلجھن کو رفع کرنے کی سعی فرما رہے ہیں۔ لیکن لوگوں کے ذہنوں کو کچھ ایسی نئی و شدید ترین الجھن میں مبتلا کر رہے ہیں جس سے ان کے ایمانوں پر بھی اثر پڑ سکتا ہے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو سکتے ہیں کہ اپنے مفاد و اغراض کو صحابہ نے بھی اسلام پر ترجیح دی اور اسلام کو ان سے بھی نقصان پہنچا، پھر اسلام کے بارے میں صحابہ پر کیسے اعتماد کیا جائے گا۔ اور اگر صحابہ پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا ہے تو ان کا نقل کردہ دین اسلام کس طرح قابل اعتماد قرار دیا جا سکے گا۔

اسلام کی تفہیم میں ایک غلط نقطۂ نگاہ کا اثر

اصل بات یہ ہے کہ اسلام کو سمجھنے اور سمجھانے میں یہاں جو ایک غلط نقطۂ نگاہ کام کر رہا ہے۔ یہ سب اس کا کرشمہ ہے۔

مستشرقین یورپ

یہ بات نہیں کہ اس دور کی تاریخ کے بارے میں مودودی صاحب نے یہ کوئی اچھوتا اور نیا خیال پیش کیا ہو، شاید ان کے حامی ایسا ہی سمجھے ہوں لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ نظریہ تمام تر مستشرقین یورپ کا ہے۔ انہوں نے اسلام کی تاریخ کو عرب و قریش کی تاریخ کے ذیل میں پڑھا ہے اور بعد کے ادوار میں جو نزاع و تصادم برپا ہوئے وہ اس کی ذمہ داری قبائلی منازعت پر ڈال کر صحابہ کرام کو ہی اس کا ذمہ دار بنا دیتے ہیں اور اس کا سرا حضرت عثمان کی ذات سے جوڑ دیتے ہیں۔ وہ اگر ایسا کرتے ہیں تو ہم ان کی نیت اور معذوری کو سمجھتے ہیں لیکن ایک مدعی اسلام مورخ و مفکر کا یہ انداز فکر و مطالعہ نہیں ہو سکتا۔

تاریخ اسلام کا اسلامی نقطۂ نگاہ

وہ اسلام کو عرب و قریش کی تاریخ کے ذیل میں نہیں پڑھے گا۔ اس کے مطالعۂ تاریخ اسلام کا پہلا سرا پیغمبر اسلام کی بعثت نبوت سے شروع ہوگا اور قرآن و حدیث کی منزلوں سے گذر کر بعد کے ذخیرۂ تاریخ تک پہنچے گا۔ وہ قرآن و حدیث میں اللہ کے رسول اور اس کے اصحاب کی سیرت و کردار کا جو مرقع پائے گا اسی کی مطابقت میں ذخیرۂ تاریخ سے واقعات لے گا، اور جو واقعات اس مرقع سے غیر مطابق ہوں گے انہیں رد کر دے گا۔ اس لئے کہ خود اصول تاریخ کے اعتبار سے جو قوی حیثیت قرآن و احادیث صحیحہ کے مجموعوں کی ہے وہ بعد کی کتب ہائے تاریخ کی نہیں ہے۔ ہم اس اصول کا اطلاق نہ صرف رسول و صحابہ کے زمانہ پر ہی کرتے ہیں بلکہ ان سے قبل کے انبیاء کرام کے حالات و واقعات پر بھی کرتے ہیں ورنہ تاریخ کو ہی مقدم رکھ لیا جائے تو کس طرح حضرت عیسیٰ کے مصلوب و مقتول ہونے کے واقعہ کو رد کیا جا سکے گا۔ اور حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیل، حضرت یعقوبؑ و حضرت یوسفؑ و حضرت موسیٰ کے واقعات و حالات کی تصدیق کی جا سکے گی۔

مطالعۂ تاریخ کا گمراہ ترین طریق

اس سے بھی زیادہ گمراہ کن صورت یہ ہے کہ تاریخ کا مطالعہ اپنے مخصوص و خانہ ساز نظریات کے تحت کیا جائے اور پھر اس کے مطابق واقعات کی تعبیر و تاویل کی جائے۔ یہ تاریخ کو باقاعدہ طور پر اور جان بوجھ کر تبدیل و مسخ کرنا ہے ـــ مودودی صاحب کے مذکورہ مضمون میں بدقسمتی سے دونوں طرح کی صورتیں پائی جا رہی ہیں۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۱۳ اگست ۱۹۶۵ء

ایک ضروری انتباہ

امریکی امداد کے التوا نے بین الاقوامی میدان میں پاکستان کے لئے سیاسی امکانات کی جو نئی راہیں باز کی ہیں، ان میں سے کسی ایک کے تعین و اختیار کرنے کے لئے یقیناً بڑے غور و فکر اور سوجھ بوجھ کی ضرورت ہے۔

اسلام اور وطن کا حقیقی بہی خواہ تو یہی چاہے گا کہ پاکستان کی آئندہ پالیسی بالکل آزادانہ اور اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی ہو۔ تاہم اس موقعہ پر امریکہ کو یہ احساس بھی دلا دینا نہایت ضروری ہے کہ اس کے آنکھیں پھیر لینے سے پاکستان کچھ تنہا نہیں رہ گیا ہے۔ نیز دوسری طرف والوں کو بھی یہ احساس نہیں ہونا چاہیئے کہ پاکستان امریکہ کی سیاسی رفاقت پر اعتماد نہیں کر سکتا۔ امریکی امداد کے التوا کا اصل مقصد تو یہی ہے کہ پاکستان سمجھ لے کہ امریکہ کے روٹھ جانے کے بعد دنیا میں اس کا کوئی معاون نہیں رہا ہے تاکہ بالآخر پاکستان کو امریکہ کی طرف ہی جھکنا پڑے۔ اس موقعہ پر جو لوگ حکومت کو یہ مشورہ دیتے دکھا رہے ہیں کہ اگر امریکہ سے دوستی ختم ہو گئی تو ابھی اعلان کر دینا چاہیئے کہ اب ہم کسی کے بھی نہیں۔ وہ اصلاً بالواسطہ طور پر امریکہ کے بس کو تقویت پہنچا رہے ہیں کہ پاکستان امریکہ سے کٹ کر کسی کا نہ بن سکے اور نہ کسی کو اپنا بنا سکے اور بالآخر اسے امریکہ کی طرف ہی جھکنا پڑے۔

اس صورت حال کی طرف سے اور ایسے عناصر کی طرف سے خبردار رہنے کی شدید ضرورت ہے جو ملک کی خارجہ پالیسی میں اس طرح کا جمود پیدا کر کے اور دوسری [illegible] کر کے پھر امریکہ کی طرف لوٹ جانے کا راستہ رکھنا چاہتے ہیں۔

خبریں

نیشنل عوامی پارٹی تخریب پسند ہے۔ امریکہ کے خلاف نیشنل عوامی پارٹی کی اختیار کردہ پالیسی و مہم کی شدید مذمت ـ میاں محمد طفیل صاحب قیم جماعت اسلامی کا بیان جو ۱۰ اگست کے لاہور کے اخبارات میں شائع ہوا۔

مودودی صاحب نے نیشنل عوامی پارٹی کے رہنما محمود علی قصوری صاحب کی کوٹھی پر ان سے اور دوسری مخالف پارٹیوں کے لیڈروں سے سیاسی جماعتوں کے اتحاد و انضمام پر گفتگو کی۔

۱۰ اگست کے کوہستان روزنامہ میں یہ اطلاع بھی شائع ہوئی۔ ان دونوں خبروں کو پڑھئیے اور ایک لمحے کے لئے یہ سوچئے کہ وہ متحدہ محاذ جو پاکستان کے عوام کو جمہوریت کی نوید سناتے ہوئے نہیں تھکتا، اس میں شامل جماعتوں کا اصل رنگ کیا ہے۔

محمد طفیل صاحب کے بیان میں یہ بات صاف طور پر موجود ہے کہ وہ اور ان کی جماعت نیشنل عوامی پارٹی کو تخریب پسند اور روس و چین کا نمیمہ بردار و آلۂ کار تصور کرتے ہیں۔ اور اس بیان میں یہ حوالہ اور اس پر اظہار غضب بھی موجود ہے کہ نیشنل عوامی پارٹی مودودی جماعت کو امریکہ نواز قرار دیتی ہے۔ آخر اس سے کیا سمجھا جائے۔ کہ جماعت کے امیر اعلیٰ مودودی صاحب ٹھیک اسی دن نیشنل عوامی پارٹی کے ایک بڑے لیڈر کی کوٹھی پر جا کر نیشنل عوامی پارٹی اور دوسری مخالف جماعتوں کے ساتھ اتحاد و انضمام کی بات چیت میں حصہ لیتے ہیں جس دن ان کے جنرل سیکرٹری محمد طفیل صاحب نیشنل عوامی پارٹی کے خلاف ایک سخت بیان جاری کرتے ہیں

کیا جماعت کے سیکرٹری کے اس بیان اور امیر اعلیٰ کے اس طرز عمل کو اس دو گونہ پالیسی پر محمول کیا جائے، جو اندرون وطن کچھ اور چاہتی ہے اور بیرون ملک اس کا رخ کسی اور طرف ہے۔

مصر اور سعودی عرب

حالیہ نزاع و کشمکش کے اسباب

اخبارات میں حال ہی میں یہ خبریں شائع ہوئی ہیں کہ سعودی عرب، یمن میں مصر کے خلاف جوابی حملہ کی تیاری کر رہا ہے۔ اور مصر یمن میں سعودی عرب کی مداخلت اب زیادہ برداشت نہیں کرے گا۔ مجبوراً اسے ان ٹھکانوں پر حملہ کرنا پڑے گا جہاں سے سعودی عرب یمن میں مداخلت کا راستہ ہموار کرتا ہے۔

دو مسلمان اور عرب ملکوں میں اس قسم کی کشمکش و نزاع کو ہر مسلمان تشویش کی نگاہ سے دیکھے گا اور اس سے اسلام و مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ خود عربوں کو نیز سارے ایشیا کو جو نقصان پہنچ سکتا ہے اور اسرائیلی سلطنت و مغربی سامراج کو جس قدر بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اسے بھی شدت سے محسوس کیا جائے گا۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس جھگڑے کا اصل محرک واشنگٹن اور لندن میں ہی ہے یمن کے انقلاب نے جنوبی عرب میں برطانوی مفادات کے مستقبل کو شدید ضرب لگائی ہے۔ اب اس مستقبل کا انحصار یمن کے سوال پر مصر و سعودی عرب کے نزاع کے طول دینے پر ہے۔

یمن کے سوال پر جنوبی عرب میں سعودی عرب اور مصر کا الجھاؤ عرب کے دوسرے حصوں بالخصوص شام و اردن کی سرحدوں پر اسرائیل کے پیر پھیلانے کے مواقع میں بھی آسانی پیدا کرنے والا ثابت ہو سکتا ہے۔ اس سے مشرق وسطیٰ میں امریکہ کو مداخلت کے مواقع اور بڑھ جانے کا خطرہ ہے، اگر یمن کا انقلاب ناکام بنا دیا جاتا ہے تو عربوں کا آئندہ کے لئے جمہوری و آزادانہ ترقی کا قافلہ پیچھے ہٹ جائے گا — مغربی سامراج کو مشرق کی سیاست میں یہی مقصد مقصود ہے۔

اسی پس منظر کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے کہ آخر یمن کی جنگ کی پشت پر کون ہے اور کون مغربی سامراج کا آلۂ کار بنا ہوا ہے۔

حیرانی ہے کہ جو لوگ اپنے وطن میں جمہوریت کے قیام و بقا کے بڑے حامی و مدعی ہیں، وہ یمن میں قیام جمہوریت کے بجائے بادشاہت کے دوبارہ بحال کرنے کے کیوں خواہاں نظر آ رہے ہیں۔

برطانیہ اگر آج عدن سے نکل جائے اور جنوبی عرب کی ریاستوں کو نیز عدن کو آزادی دے دے تو ایک دن بھی یمن کا جھگڑا باقی نہیں رہ سکتا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ مصر و سعودی عرب خود اپنے اور عرب و ایشیا نیز مسلمانوں کے بہتر مفادات کی خاطر اپنے اس نزاع کو تصادم کی شکل نہیں دیں گے اور باہمی گفتگو سے معاملات طے کرنے کی کوشش کریں گے اگرچہ مغربی طاقتیں بالخصوص برطانیہ و امریکہ ہرگز نہیں چاہیں گے کہ ایسا ہو اور وہ اس جھگڑے کو نیز عرب میں شاہیوں کے تحفظ کے مسئلہ کو ہوا دیتے رہیں گے۔

کشمیری اور بھارتی مسلمان

رن کچھ کے معاہدہ کے بعد مقبوضہ کشمیر میں بھارتی حکومت کی سرگرمیاں تیز تر ہو گئی ہیں۔ اخبارات میں برابر ایسی خبریں آ رہی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں ظلم و ستم کا نہ ختم ہونے والا چکر زور شور سے چل رہا ہے۔ حریت پسندوں کو وسیع پیمانہ پر گرفتار کیا جا رہا ہے اور مقبوضہ کشمیر کے دیہاتی و کوہستانی علاقوں بالخصوص آزاد کشمیر کی سرحدوں سے ملحق علاقوں میں مسلمانوں کے ساتھ گاہے بگاہے وحشیانہ سلوک کیا جاتا ہے۔

یہ صورت حال نہایت دردناک اور اندوہناک ہے ہندوستان میں بھی مسلمانوں کے حالات روز بروز مخدوش تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اندرون ملک حکومت ہند کے خلاف جو احتجاج اور توڑ پھوڑ کی مہم چند روز جاری رہی ہے اس کا رخ وہاں کے غریب مسلمانوں کی طرف بھی پھیرا اور اکثریت کے غنڈوں نے ان کو جانی و مالی نقصان پہنچایا۔

ہندوستان کی حکومت کا سنگھاسن ایک عرصہ سے ڈول رہا ہے۔ وہاں کی عام حالت روز بروز بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ سیاسی انتشار بڑھ رہا ہے۔ پورے ملک کو قحط و بھوک کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھارتی مسلمانوں اور کشمیر کے بارے میں ان کے مخالفانہ عزائم جوں کے توں ہی نہیں بلکہ شدید سے شدید تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اس صورت حال کی طرف بہر حال اہل پاکستان کو توجہ کرنا ضروری ہے۔

خبر نامہ جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد

کا ہفتہ وار اجلاس ہوا۔ جس میں مرکزی مجلس شوریٰ کے اس فیصلہ کا کہ عائلی قوانین کے خلاف یوم احتجاج منایا جائے گا، پرزور خیر مقدم کیا گیا اور اس کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف ذرائع پر غور و خوض کیا گیا جماعتی کام کو فروغ دینے کے لئے بھی مشورے ہوئے اور مرکز کو اخبار نوائے سندھ بھی بھیجنا طے پایا۔ جس میں جماعتی خبریں ہوتی ہیں۔

(حکیم ثواب الدین و کرامت اللہ حیدر آباد)

دورہ

ناظم ڈویژن حیدر آباد حکیم ثواب الدین صاحب نے پڈعیدن کا دورہ کیا اور وہاں ایک عمومی اجلاس جمعیۃ علماء اسلام میں طے پایا کہ ۱۳ اور ۱۵ ربیع الثانی کو زیر اہتمام مولانا عبدالحق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن مختلف قریبی مقامات پر جلسے منعقد کئے جائیں۔ یہ بھی طے پایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کا کام زور شور سے کیا جائے اور ترجمان اسلام کی اشاعت کی زیادہ سے زیادہ کوشش کی جائے۔

قبول اسلام

امیر جمعیۃ علماء اسلام پڈعیدن کے ہاتھ پر بعد از نماز جمعہ پانچ عیسائی مشرف بر اسلام ہوئے۔ ان کے اسلامی نام حسب ذیل ہیں:۔

مریم، زینب، غلام فاطمہ، محمد الیاس، غلام سکینہ

خان پور ضلع رحیم یار خاں تبلیغی و تنظیمی دورہ

مندرجہ ذیل مقامات پر جمعیۃ کی تشکیل عمل میں آئی۔

اپنے ہمراہ مولوی محمد عبداللہ صاحب، مولوی محمود عبداللہ صاحب، مولوی خدا بخش صاحب۔ حافظ عبدالعزیز صاحب اور حافظ اللہ داد صاحب کو لے کر پہلے اپنے شہر ترنڈہ مولویاں تحصیل خانپور میں جمعیۃ کی تشکیل کی۔ پھر حسب ذیل مقامات کا دورہ کر کے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرایا:۔

(۱) ترنڈہ مولویاں تحصیل خانپور۔ امیر جمعیۃ مولوی محمد عبداللہ صاحب۔ ناظم مولوی خدا بخش صاحب

(۲) بستی ملانی مدرسہ عربیہ۔ امیر حافظ حامد صاحب۔ ناظم حافظ بشیر احمد صاحب۔

(۳) مسن آباد تحصیل خانپور امیر مولانا محمد عبداللہ صاحب تشکیل پہلے ہو چکی تھی۔

(۴) غوث پور تحصیل خانپور۔ امیر سید فیض احمد شاہ صاحب بخاری۔ ناظم مولوی عبدالرحمان صاحب۔ سیکرٹری حکیم محمد صادق صاحب غالوی۔ خزانچی اللہ وسایا صاحب تاجر

تجاویز:۔

(۱) مولوی عبداللہ صاحب اپنے ناظم کے ہمراہ ہفتہ میں ایک بار مضافات میں تبلیغ کریں گے۔ اور جلد تر ترجمان اسلام جاری کرائیں گے۔ ہر جمعہ اجلاس عام ہوگا۔

(۲) بستی ملانی کے عہدہ داروں نے ایک یہ تجویز پیش کی کہ جو صاحب ہمارے ضلع رحیم یار خاں کا امیر ہو اس کے پاس تمام ضلع کی شاخوں کی فہرست اور شمار اراکین کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح تمام پاکستان کے اضلاع میں یہ پالیسی اختیار کی جائے۔

(۳) یہ شکایت کی کہ ترجمان اسلام پوسٹ ظاہر پیر کے پتہ پر کافی ہفتوں سے وصول نہیں ہو رہا۔ لہذا یا دفتر سے پڑتال کرائی جائے یا محکمہ ڈاک کو توجہ دلائی جائے

(۴) مسن آباد میں ہر جمعہ اجلاس ہوگا۔ پھر ماہانہ اجلاس کے لئے ملانی کے عہدہ دار جا کر اکٹھا اجلاس کریں گے۔ اس جگہ بھی ناغہ ترجمان کی شکایت کی گئی۔

(۵) غوث پور میں اپنی ایجنسی سے ایک رسالہ روانہ کیا جائے گا۔ اس جگہ بھی بستی ملانی کی طرح مطالبہ اور تجویز کی گئی۔ بحمد للہ تمام پروگرام اچھے اور موثر ثابت ہوئے۔ ہر جگہ جمعیۃ کے حق میں عوام کو متفق پایا۔ صرف کام کرنے کے لئے ہر ضلع میں ایک مبلغ کا ہونا ضروری ہے

(محمد عبدالکریم مہتمم دارالعلوم محمدیہ روجھان سکنہ ترنڈہ مولویاں تحصیل خان پور)

جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم

محمد عرفان صاحب قادری ناظم جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم نے فاروقی مسجد میں مجمع عام سے خطاب کرتے ہوئے عوام سے صحابہ کرام کی زندگیوں کے مطابق دین محمدی پر چلنے کی اپیل کی اور فرمایا کہ صحابہ کرام کے مرتب کئے ہوئے نقشے کے مطابق چلنے کے لئے علماء حق سے رابطہ قائم کرنے کی سخت ضرورت ہے اس مقصد کے لئے جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کرنا چاہیئے تاکہ دین کے تقاضوں کو صحیح طریقہ سے پورا کرنے میں ہمیں مدد مل سکے۔

بھریا روڈ

جمعہ یکم ربیع الثانی مولانا محمد حسن صاحب شاہ پور چاکر امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ نے بعد نماز جمعہ جلسہ عام میں تقریر فرمائی اور پھر جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی۔

(غلام رسول ناظم جمعیۃ بھریا روڈ)

ٹنڈو آدم کی مرکزی دفتر کو امداد

جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ نے طے کیا ہے کہ وہ مرکزی دفتر کو ۵/۰ ماہانہ کی امداد بھیجا کریں گے۔ چنانچہ ماہ اگست کی امداد دفتر مرکزیہ کو وصول ہو چکی ہے۔

قصور میں سیرت کانفرنس

قصور میں ۷، ۸ر اگست کو جمعیۃ کے زیر اہتمام سیرت کانفرنس ہوئی۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے عام اجلاس کو خطاب کیا اور دفتر جمعیۃ کا افتتاح فرمایا۔ عوام و خواص نے جوق در جوق شرکت کی

فورٹ سنڈیمن میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

عارضی انتخاب ۔ یکم اگست ۱۹۶۵ء ۴ بجے شام بمقام مدرسہ شمس العلوم فورٹ سنڈیمن میں ایک اجلاس زیر صدارت شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد شاہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مقامی علماء کرام اور عوام کے علاوہ صاحبزادہ مولانا جان محمد صاحب بنوں ممبر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اور مولانا محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا نے بھی شرکت فرمائی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا جان محمد صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور تنظیم پر زور دیا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب ہوا:۔

امیر: شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد شاہ صاحب مدظلہ خطیب جامع مسجد شیخاں فورٹ سنڈیمن۔

نائب امیر: حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب

نائب امیر دوم ۔ حضرت مولانا سید شاہ حسن صاحب مدرس مدرسہ شمس العلوم

ناظم اعلیٰ ۔ حضرت مولانا سید میرک شاہ صاحب خطیب جامع مسجد فورٹ سنڈیمن

ناظم اول: قاری ثناء اللہ صاحب خطیب جامع مسجد خواجگان فورٹ سنڈیمن

ناظم دوم۔ حضرت مولانا فیض الرحمان صاحب

ناظم نشر و اشاعت ۔ حضرت مولانا سید احمد شاہ

ناظم نشر و اشاعت دوم۔ حافظ عبدالغفور صاحب ریاض

خازن ۔ عالی جناب حاجی احمد گل صاحب

انتخاب کے بعد حضرت مولانا میرک شاہ صاحب ناظم اعلیٰ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعتی پرچہ ترجمان اسلام کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ تاکہ جماعتی خبروں سے ہم واقف ہوتے رہیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حضرات نے ترجمان اسلام کی خریداری قبول کی۔

مولانا میرک شاہ صاحب خطیب جامع مسجد ۔ مولانا محمد شاہ صاحب خطیب جامع مسجد شیخاں۔ حاجی فضل صاحب ۔ جان محمد صاحب ۔ حاجی محمد خاں صاحب۔ مولانا محمد اسحاق صاحب ۔ مولانا احمد شاہ صاحب۔ مولانا سید حسن شاہ صاحب ۔ عبدالقادر صاحب ۔ محمد علی صاحب دکاندار مولانا عماد الدین صاحب۔ مولوی خان محمد صاحب ۔

بعد میں مولانا موصوف نے جماعتی فنڈ پر زور دیا ہنگامی طور پر مولانا کی اپیل پر مبلغ ساٹھ روپے چندہ اس کے بعد یہ بھی فیصلہ کیا گیا۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام فوری طور پر فورٹ سنڈیمن آنے کی دعوت دی جائے حضرت مولانا کو دعوتی خط روانہ کر دیا ۔ مولانا جو تاریخ فرمائیں گے اس کے مطابق جلسہ عام کا اعلان کر دیا جائیگا

آخر میں حضرت امیر صاحب کے مشورہ سے مندرجہ ذیل حضرات کو مجلس شوریٰ کا ممبر منتخب کیا گیا۔ مولانا غلام نبی صاحب حاجی غلام نبی صاحب ۔ حاجی محمد خان صاحب ۔ حاجی لعل محمد جان محمد صاحب ۔ عبدالقادر صاحب ۔ حاجی خالق داد صاحب قادر داد صاحب ۔ حاجی نصر اللہ صاحب مولانا عماد الدین

بقیہ - خبر نامہ جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا ہفتہ واری اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کے ہفتہ واری اجلاس میں متفقہ طور پر طے پایا کہ ضلعی تنظیم کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام پر عمل کیا جائے اور اس کی تکمیل کے لئے جناب مولانا قائم الدین صاحب مقرر کئے گئے۔ نیز ان کے تعاون کے لئے جناب سید محمد حسن شاہ صاحب مقرر ہوئے۔ لہذا سکرنڈ، دولت پور، مورو کنڈیارو۔ نوشہرو فیروز - محراب پور - بھریا روڈ - پڈعیدن دریا خاں میں جمعیۃ کی شاخیں مختلف تاریخوں میں قائم کی جائینگی جہاں پیشتر موجود ہیں ان کا مرکز سے الحاق عمل میں لایا جائے گا (حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کی سرگرمیاں

مورخہ ۳۰؍۷؍۶۵ بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا اجلاس امیر شہر حضرت مولانا مفتی عبدالواحد صاحب مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں شعبہ تعلیم بالغاں کے تحت تربیتی اصلاحی مراکز قائم کرنے کے پروگرام پر غور کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ اس کے بارہ میں حتمی فیصلہ کرنے کے لئے مورخہ ۶؍۸؍۶۵ کو جمعیۃ کا ایک اور اجلاس ہوگا۔ اجلاس میں صاحب صدر نے ایک قرارداد کے ذریعہ امریکہ کی طرف سے پاکستان کو امداد دینے والے ادارے کا اجلاس ملتوی کرانے پر امریکہ کی شدید مذمت کی اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ کوئی مشروط امداد نہ قبول کرے۔

مورخہ ۶؍۸؍۶۵ کو جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا دوبارہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عبدالرؤف صاحب کی تجویز پر یہ فیصلہ ہوا۔ کہ حضرت مولانا مفتی عبدالواحد صاحب مدظلہ جماعتی تنظیم اور تربیتی مراکز کے سلسلہ میں شہر کا دورہ جاری رکھیں۔

اسی دن محلہ پل لکڑ والہ میں حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم و خطیب جامع محلہ پل لکڑ والہ کی سرپرستی میں تربیتی اصلاحی مرکز نمبر ۱ کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اور محلہ کے پندرہ نوجوانوں نے مولانا موصوف سے تعلیم شروع کر دی۔ باقی مراکز رفتہ رفتہ انشاء اللہ کام شروع کر دیں گے۔ شہری عوام اور صحافی اس پروگرام میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔ توقع ہے کہ آئندہ دو ماہ میں کم از کم بیس مراکز قائم ہو جائیں گے۔

(زاہد گکھڑوی ناظم شعبہ نشر و اشاعت و شعبہ تعلیم بالغاں)

امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا درخواستی صاحب کی ایک تقریر

رحیم یار خاں۔ ۹ ربیع الاول بعد از نماز عشاء جامعہ قاسمیہ اہلسنت والجماعت میں ایک جلسہ زیر صدارت مولانا غلام ربانی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں منعقد ہوا۔ جس میں پہلے حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے عوام سے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں حضرت مولانا درخواستی صاحب نے اپنے خطاب سے عوام الناس کو بہرہ مند کیا آپ نے فرمایا کہ موجودہ وقت میں فتنوں کا زور شور ہے۔ اس لئے اس دور میں نہ مدرسہ چھوڑ سکتا ہوں اور نہ تبلیغ دین چھوڑ سکتا ہوں۔ حضور صلعم نے فرمایا کہ میرے بعد ایک وقت ہوگا کہ فتنوں کا زور ہوگا۔ جب انسان قبر سے گذرے گا، تو کہے گا کہ اگر قبر میں ہوتا تو اچھا ہوتا۔ پاکستان میں سب سے بڑا فتنہ ارتداد کا ہے۔ لوگوں کو پیسوں کا لالچ دے کر مرتد کیا جاتا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام ایک مسلمان کا مرتد ہونا بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد ابو موسیٰ اشعریؓ کو تبلیغ کے لئے بھیجا۔ ان کے پیچھے معاذ بن جبلؓ کو روانہ فرمایا۔ معاذ بن جبلؓ جب گھوڑے پر سوار ہو کر ابو موسیٰ اشعری کے پاس پہنچے تو انہوں نے استقبال کیا۔ حضرت معاذؓ نے ایک آدمی کو باندھا ہوا دیکھا۔ فرمایا۔ کون ہے؟ ابو موسیٰؓ نے فرمایا کہ یہ ایک مسلمان یہودی بن گیا ہے۔ حضرت معاذؓ نے فرمایا اس کو قتل کر دو تب میں گھوڑے سے اتروں گا۔ کیونکہ حضور نے فرمایا ہے کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور مذہب اختیار کرے، اس کو قتل کر دو۔ وہ مرتد ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ مغربی پاکستان میں ارتداد کی تبلیغ زوروں سے ہو رہی ہے۔ ہم فرنگی سیاست سے بری ہیں۔ لیکن دین کی حفاظت ضروری ہے۔

آپ نے فرمایا۔ بہاولپور میں عیسائیوں کو بارہ ایکڑ زمین ملی ہے۔ جس میں انہوں نے گرجا وغیرہ بنایا اور دولت مند لوگوں کو دعوت دے کر تحریکیں چلاتے ہیں۔ رحیم یار خاں میں بھی ایک گرجا بن رہا ہے۔ یہ اسکولوں کے ذریعہ لوگوں کو اپنے دین کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جو لوگ ان سکولوں میں اپنے بچے بھیجتے ہیں۔ وہ اسلام کی رو سے ظالم ہیں۔ فرنگی کی ریاست کی ہمیں ضرورت نہیں۔ البتہ دین کی حفاظت ہر حال میں کرینگے جمعیۃ علماء اسلام نے ملک میں اسلام کو رائج کرنے کی کوشش سنبھالی ہے۔ ہم پاکستان کے محافظ ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کا ایک ایک فرد پاکستان کی محافظت کے لئے تیار ہے پاکستان ہمارا ملک ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ملک میں ترقی فرنگی نظام سے ہوگی۔ لیکن جمعیۃ کہتی ہے کہ اسلام کے نام سے ترقی ہوگی۔

مولانا نے عائلی قوانین کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ نکاح پر پابندی لگا دینا اور ویسے دوستانہ تعلقات میں تین تین چار چار کی اجازت دینا صریحاً اسلام کے خلاف ہے اور زناء کو رائج کرنا ہے۔ حالانکہ پاکستان کا حصول اسلام کے لئے تھا۔ اسلام کے احکام اور دیانتی کا لم اصل ہیں، ہم قرآن مجید میں کسی کو حق مداخلت نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو فرمایا تھا کہ میں بھی اس بات کا مالک نہیں کہ اس قرآن کو تبدیل کر کے لاؤں۔ ہر ایک کو کسی چیز پر ناز ہے لیکن جمعیۃ علماء اسلام کو قرآن پر ناز ہے اور مدارس عربیہ اور مساجد پر ناز ہے کہ جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن اور حدیث کی حفاظت فرمائی ہے۔ جلسہ رات کے ۱۲ بجے ختم ہوا اور دعا فرمائی گئی۔ (محمد عبدالباری ثاقب ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں)

مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا خطاب

ڈیرہ اسمٰعیلخاں - ۲ اگست - دارالعلوم ڈیرہ اسمٰعیلخاں کی جامع مسجد میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے ایک عظیم الشان اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا۔ اسلام کے نام پر ارباب اقتدار نے اقتدار حاصل کیا، لیکن پاکستان میں اسلام کے خلاف جو اقدامات ہو رہے ہیں وہ ملک کی عظیم بدنصیبی ہے۔ عیسائیت کی تبلیغ بلا روک ٹوک جاری ہے۔ عیسائی تبلیغ ایک سیاسی تحریک ہے۔ پارلیمنٹ میں عیسائیت کی تحریک کے فروغ کے بارے میں وزارت داخلہ کے پارلیمنٹری سیکرٹری نے کہا ہے کہ عیسائیت کی تبلیغ پر پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔ پارلیمنٹری سیکرٹری کا یہ بیان مذہب اور اسلامی تعلیم سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ ایک ایسی ریاست جس میں مسلمانوں کی حکمرانی ہو۔ مسلمان کیسے برداشت کرینگے، کہ ان کے مذہب کی تذلیل اور بے عزتی ہو۔

ہمارے صوبائی اور مرکزی بجٹ میں اسلامی تعلیم اسلام تبلیغ اسلام کے لئے ایک پیسہ بھی نہیں رکھا گیا ۲۸ کروڑ روپیہ خاندانی منصوبہ بندی جو ایک غیر اسلامی اور ناممکن تحریک ہے کے لئے منظور کیا گیا ہے، ہمارے سرحدی علاقہ میں ڈیرہ اسمٰعیلخاں / لکی مروت، ضلع کوہاٹ ایسے علاقے ہیں۔ جہاں پینے کے پانی کے لئے لوگ تڑپ رہے ہیں اور ایک وسیع علاقہ غیر آباد پڑا ہوا ہے۔ اگر یہ ۲۸ کروڑ روپے اس علاقے کی آبادی پر خرچ کئے جائیں۔ تو صدیوں تک یہ علاقہ غلہ پیدا کرے گا اور خدا کی مخلوق کو آرام مل جائے گا۔

آپ نے فرمایا۔ حکومت نے ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے نام پر کراچی میں ایک ادارہ قائم کیا ہے۔ جس پر لاکھوں روپے حکومت کے خرچ ہوتے ہیں۔ اس ادارے کا کام یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محدثین عظام رحمہم اللہ فقہا کرام رحمہم اللہ کے خلاف مسلمانوں کو بدظن کرے۔ اور یورپ کی جدت، بے حیائی، بے غیرتی کو اسلام میں جائز قرار دے۔ اس غرض کے لئے مسٹر فضل الرحمٰن کو اسلامی مشاورتی کونسل کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ تاکہ پارلیمنٹ..... آسانی کیلئے محرمات کے جواز کا فتویٰ دے۔ یہ وہ فضل الرحمٰن ہے۔ جس نے سود کے جواز کا فتویٰ دیا ہے

امیر محترم نے فرمایا۔ عائلی قوانین اسلام میں ناجائز ہیں حکومت نے خود اقرار کیا ہے کہ اس کے اجزا قرآن و سنت کے خلاف ہیں اور ترمیم کا وعدہ بھی کیا۔ لیکن اب تک عائلی قوانین موجود ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ ہماری حکومت کو اللہ توفیق دے اور ہدایت کرے کہ پاکستان میں فوراً اسلام کا قانون جاری کرے۔

ضروری ہدایت

جمعیۃ علماء اسلام کی ذیلی شاخیں مرکز سے باقاعدہ جلد از جلد رابطہ قائم کریں۔

صحیفۂ عالم

ممالک اسلامیہ

سعودی عرب اور اردن، سرحدی ردوبدل کا معاہدہ

عمان - ۸ر اگست۔ سعودی عرب اور اردن نے ایک معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ جس کے مطابق سعودی عرب اردن کی واحد بندرگاہ عقبہ کے قریب واقع اٹھارہ مربع میل علاقہ حکومت اردن کے حوالے کر دے گا۔ اس کے عوض اردن آتنا ہی علاقہ سعودی عرب کے حوالے کر دے گا۔ معاہدے میں طے پایا ہے کہ اگر ان علاقوں میں کسی وقت تیل یا دوسری معدنیات نکل آئیں تو اس صورت میں دونوں ملک ان سے مشترکہ طور پر فائدہ اٹھائینگے

انڈونیشیا نے راکٹ چھوڑا

جکارتا - ۸ر اگست آج انڈونیشیا نے ایک راکٹ چلایا جو دو سو میل سے زیادہ کی بلندی تک پہنچ گیا یہ راکٹ انڈونیشیا کے خلائی پرواز کے انسٹی ٹیوٹ نے تیار کیا ہے۔

جنوبی سوڈان میں باغیوں پر سخت حملہ

خرطوم - ۸ر اگست۔ حکومت سوڈان کی فوج نے جنوبی سوڈان میں باغیوں کے خلاف زبردست فتح حاصل کی ہے۔ اطلاع ملی ہے۔ لڑائی میں ستره باغی ہلاک ہوئے ہیں۔ باخبر حلقے کہہ رہے ہیں کہ کچھ عرصہ سے جنوبی سوڈان میں حکومت کا شیرازہ بکھرا ہوا تھا۔ لیکن اب سرکاری افسروں نے دوبارہ کام شروع کر دیا ہے۔ ماسکو میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روس نے جنوبی سوڈان کی کارروائی کی حمایت کی ہے اور روس کی اطلاع وزارت خارجہ سوڈان کو بھیج دی گئی ہے۔

جنوبی عرب کی آزاد حکومت

لندن ۸ر اگست

جنوبی عرب میں آئینی کانفرنس کے قیام کے سلسلے میں بات چیت ٹوٹ جانے کے بعد مسٹر گرینٹ وزیر نوآبادیات نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ کے اس ارادے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، کہ ۱۹۶۸ء تک جنوبی عرب کی آزاد حکومت قائم کر دی جائے۔ آپ نے کہا جہاں تک عدن کے برطانوی بحری اڈے کا تعلق ہے اس کے بارے میں جنوبی عرب کی آزاد حکومت اور برطانیہ کے درمیان بات چیت ہو سکتی ہے۔

وزیراعظم ترکیہ آج ماسکو پہنچ جائینگے

انقرہ - ۸ر اگست۔ مسٹر ارگپلو وزیراعظم ترکیہ کل ماسکو پہنچ جائیں گے۔ جہاں وہ دونوں ملکوں کی باہمی تجارت بڑھانے کے علاوہ قبرص کے سوال پر بھی روسی لیڈروں سے بات چیت کرینگے۔

ممالک غیر

شیخ عبداللہ کیخلاف انتقامانہ کارروائی

لندن - ۸ر اگست برطانیہ کے آزاد اخبار "ابزرور" نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ بھارتی حکومت نے شیخ عبداللہ کے خلاف انتقامی اور ظالمانہ کارروائی کی ہے اخبار نے لکھا ہے کہ شیخ عبداللہ اور مرزا افضل بیگ اپنے وکیلوں سے نجی مشورہ کرنا چاہتے تھے اور ہر جمہوری اور مہذب حکومت میں قیدیوں کو ایسا کرنے کا حق حاصل ہے۔ بھارتی حکومت نے یہ اجازت نہ دے کر قانون کی بالادستی پر کاری ضرب لگائی ہے۔

بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں مزید فوج بھیجدی

نئی دہلی - ۸ر اگست۔ آج صبح یہاں بھارتی حکومت کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ کشمیر میں تخطارکہ جنگ کے ساتھ مسلح آدمیوں کے وسیع پیمانے پر حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی حکومت نے اپنی فوجوں کو مضبوط بنا دیا ہے۔

چین ایک اور ایٹمی دھماکہ کرے گا

نئی دہلی — ۸ر اگست

انڈیا ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ چین ایک اور ایٹمی دھماکہ کی تیاری میں مصروف ہے۔ اس سے پہلے چین دو دھماکے کر چکا ہے۔

— واشنگٹن۔ امریکی صدر جانسن نے شمالی ویت نام کے خلاف فضائی حملے بند کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

اخبار وطن

مقبوضہ کشمیر میں انقلابی کونسل قائم کردی گئی

مظفرآباد - ۸ر اگست۔ بھارتی سامراج کے خلاف مکمل جنگ شروع کرنے لئے مقبوضہ کشمیر میں ایک انقلابی کونسل قائم کر دی گئی ہے۔ اس کونسل نے بھارت کے ساتھ تمام معاہدے منسوخ کر دیئے ہیں اور تمام کشمیریوں سے کہا ہے کہ وہ اپنی آزادی اور عزت کی خاطر مردانہ وار جہاد میں شامل ہو جائیں اس بات کا اعلان آج شام ایک ریڈیو سٹیشن سے کیا گیا جس نے اپنا نام "صدائے کشمیر" بیان کیا ہے۔

جماعت اسلامی کے بیان پر حیرت کا اظہار

نیشنل عوامی پارٹی کے رہنماؤں کا بیان

لاہور - ۸ر اگست۔ مغربی پاکستان نیشنل عوامی پارٹی کے جنرل سیکرٹری میر غوث بخش بزنجو اور نیشنل عوامی پارٹی کے پروپیگنڈا سیکرٹری مسٹر محبوب اختر صدیقی نے جماعت اسلامی پاکستان کے قیم میاں طفیل محمد کے اس بیان پر حیرت ظاہر کی ہے۔ جس میں انہوں نے نیشنل عوامی پارٹی پر اپنی سیاسی اغراض کی خاطر پاکستان اور امریکہ کے تعلقات خراب کرنے کا الزام لگایا ہے۔ نیشنل عوامی پارٹی کے رہنماؤں نے کہا ہے۔ ہمیں اس پر افسوس ہوتا ہے کہ اس نازک مرحلہ پر جبکہ پوری قوم امریکہ کی سیاسی بلیک میل کے خلاف آواز بلند کر رہی ہے۔ جماعت اسلامی نے امریکی سامراج کی صفائی پیش کرنا شروع کر دی ہے۔ انہوں نے جماعت اسلامی سے پوچھا ہے کہ اس نے آج تک پاکستان اور دوسرے ملکوں کے داخلی امور میں امریکی مداخلت کی مذمت کیوں نہیں کی۔

۴½ سو مزدوروں کی برطرفی کیخلاف احتجاج

لاہور - ۸ر اگست۔ پنجاب ٹیکسٹائل ملز ورکرز یونین کے جنرل سیکرٹری نے ساڑھے چار سو مزدوروں کی برطرفی پر سخت احتجاج کیا ہے اور صدر مملکت سے مداخلت کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں ذمہ دار لیبر افسروں پر اس تنازعے کو حل نہ کرنے کا الزام لگایا ہے اور انتباہ کیا ہے کہ احتجاج کے طور پر ۱۰ر اگست ۱۹۶۵ء سے لیبر آفس کے سامنے مزدور بھوک ہڑتال کرینگے

— کراچی - ۸ر اگست۔ کراچی ڈویژنل مسلم لیگ کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر عبدالمجید نے کونسل لیگ اور پاکستان مسلم لیگ کے درمیان مصالحت کی مبینہ کوشش کی خبر کی تردید کی ہے۔

پاکستان میں امریکہ کے ہتھکنڈے

امریکی محکمہ اطلاعات کا ایک اور معلوماتی سروے جو ۱۹۶۴ء کے آخر میں بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب کے بعد اور صدارتی انتخاب سے قبل پاکستان میں خفیہ طریقے پر لیا گیا۔

(۱) آپ کے خیال میں سیاسی مسائل حکومت کے سپرد ہونے چاہئیں یا عوام کو چاہیئے کہ وہ اس میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لیں۔

(۲) آپ کے خیال میں ملک کو اس وقت کس چیز کی ضرورت ہے۔ بدعنوانیوں سے مبرا ایک حکومت کی، ایک ایسی حکومت کی جس میں کام ہو جایا کریں۔ دولت کی مناسب تقسیم، قومی وحدت یا انفرادی آزادی۔

(۳) کیا آپ اس بات کو ترجیح دینگے کہ ایک سیاسی جماعت سارے عوام کی نمائندگی کرے یا دو یا دو سے زائد سیاسی جماعتوں کو مختلف انداز نظر پیش کرنا چاہیئے۔

(۴) مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا کے کس لیڈر کو آپ پسند کرتے ہیں، اور کیوں؟

(۵) دنیا کا کونسا ملک ہمارا بہترین دوست ہے؟ (۶) کمیونسٹ چین کے بارے میں کیا رائے ہے وہ زیادہ دشمن ہے یا دوست۔ (۷) سیاسی باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بتایئے کہ امریکہ کہاں تک ہمارے ملک کی معاشی ترقی میں مددگار ہے۔ روس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے

(۸) جنوبی ویت نام کے بارے میں امریکی پالیسی سے آپ مطمئن ہیں یا غیر مطمئن؟ (۹) کیا آپ کو معلوم ہے کہ ہمارا ملک دوسرے ملکوں سے معاشی مدد لے رہا ہے اور اگر لے رہا ہے تو سب سے زیادہ امداد کس ملک سے آتی ہے؟

(نوائے وقت ۹ر اگست سے شکریہ کے ساتھ نقل کیا گیا)

اعلانات و اطلاعات

جلسۂ عام: ۱۸ اگست کو گوجرانوالہ میں سیرت النبی کے موضوع پر ایک جلسۂ عام زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہو رہا ہے۔ جناب مولانا ضیاء القاسمی صاحب مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامی خطاب فرمائیں گے۔

(صوفی عبدالعزیز)

کہروڑ لعل حسین میں جلسۂ عام ضلع مظفر گڑھ

کہروڑ لعل حسین ۱۲، ۱۵، ۱۶ - ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ کو سہ روزہ عظیم الشان جلسہ ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان و حضرت مولانا عطاء المنعم شاہ صاحب بخاری، حضرت مولانا نور الحسن شاہ صاحب نیز دیگر علماء کرام اپنے بیانات سے مستفید فرمائیں گے۔

المعلن- فقیر محمد نقشبندی انجمن اسلامیہ حنفیہ
کہروڑ لعل حسین ضلع مظفر گڑھ)

[دا]نہ ضلع ہزارہ میں مدرسہ ترتیل القرآن کی خصوصیات

ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ شہر دانہ میں جامع مسجد زبیری سے تعلق رکھنے والے مسلمانان اہلسنت والجماعت نے اپنے ناساعد حالات کے باوجود پورے اتفاق و اعتماد کے ساتھ مجلس ترتیل القرآن کے نام سے ایک کمیٹی اور اس کمیٹی کے ماتحت ایک مدرسہ ترتیل القرآن قائم کیا ہے۔ مدرسہ کے بچوں کی تعداد چو لسٹھ تک پہنچ چکی ہے۔ قاری غلام حسین صاحب مدرس عالی کی انتھک محنت اور عمدہ کارکردگی کی وجہ سے اس میں [رو]ز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے، اور اب مزید ایک مدرس کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔ مندرجہ ذیل چند باتیں انتہائی خوش کن اور حوصلہ افزا ہیں:-

(۱) کمیٹی کے ارکان میں سے ہر ایک کو دوسرے پر پورا اعتماد ہونے کی بنا پر آپس میں کامل اتحاد اور اتفاق ہے

(۲) ہر ایک رکن مدرسہ کی ترقی کے لئے پوری جانفشانی خلوص اور للہیت کے ساتھ والہانہ طور پر مصروف ہے۔

(۳) کمیٹی کے ارکان قوم کے مشوروں سے کام کرتے ہیں

(۴) قاری صاحب کے حقوق کا کما حقہٗ خیال رکھا جاتا ہے

(۵) مدرسہ و مسجد کے جملہ اخراجات کے لئے آمد و خرچ کے متعلق قوم کے ایک ایک پیسہ کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے۔ مدرسہ کی مالی حالت بہتر بنانے کے لئے اہل خیر اصحاب و حضرات سے تعاون کی مخلصانہ اپیل ہے۔

(غلام ربانی جنرل سیکرٹری ترتیل القرآن)

[الح]ق کا اجراء

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی سرپرستی میں ایک نئے ماہنامہ "الحق" کا اجراء ہو رہا ہے۔ یہ رسالہ قرآن و سنت کی روشنی میں عالم اسلام کے دینی مسائل کا حل۔ عصر حاضر کی دینی اور علمی فتنوں کا انسداد اور مسلمانوں کو ان کی ذمہ داریوں اور فرائض کی تلقین اور مسلمانوں میں جذبۂ ایمانی اور خوف خداوندی کی بیداری کی جد و جہد میں سرگرم حصہ لے گا۔ اس میں سلف صالحین اور اکابرین دیوبند کے مسلک کی روشنی میں علم و عرفان کے مؤثر اور ایمان افروز مقالات اور عربی کی ترویج و اشاعت کے سلسلہ میں عربی مضامین وغیرہ کی باقاعدہ طور پر اشاعت ہوا کرے گی۔

(نوٹ) تاریخ اشاعت کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔ سالانہ چندہ پانچ روپے۔ شائع کردہ: شعبہ نشر و اشاعت دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور)

سانحۂ ارتحال

شہر ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ کی ایک مخلص شخصیت جناب حاجی غلام نواز صاحب جن کا جمعیۃ علماء اسلام اور جماعت تبلیغی کے ساتھ بڑا گہرا تعلق تھا اور جو نہایت صاف گو، مخلص اور خادم خلق انسان تھے دفعتاً حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جمعیۃ و عام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(محمد عرفان قادری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ)

انکشافات کا تیسرا بے نظیر ایڈیشن

انکشافات کے اس نئے ایڈیشن میں جدید اور اہم ترین اضافوں کے ساتھ مودودی صاحب کے عقائد و نظریات اُن کا مسلک، ان کی علمیت اور قابلیت، آن کے علمی تبحر اور دینی تفقہ، اُن کی سیاسی، مذہبی اور عملی دیانت، اُن کی تضاد گوئی اور اُن کا لیڈرانہ شعور، اُن کی انبیا علیہم السلام صحابۂ کرام و ائمہ عظام و فقہائے اسلام اور سلف الصالحین کی شانِ مبارک میں دریدہ دہنی کو آن کی کتابوں سے ماخوذ اقتباسات اور مکمل حوالہ جات و ناقابلِ تردید تحریری دستاویزات کے ذریعہ استدلال کھل کر پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۳/۵۰ محصولڈاک ۷۵ پیسے۔

مساجد کے اعلیٰ خطیبوں اور مقررین حضرات کے لئے بمدِ تبلیغ نصف قیمت اور محصولڈاک معاف۔

نوٹ: تعمیل فرمائش میں تاخیر یا رکاوٹ سے بچنے کے لئے منی آرڈر کے کوپن پر اپنا پتہ صاف، خوشخط اور اُردو میں بھیجیں۔ (مسعود الحسن ناظم دار التبلیغ بنوں (بنوں سٹی)

خوشخبری

۱۳ ربیع الاول مطابق ۱۴ جون ۱۹۶۵ء کو مکتبہ انوریہ جامع قاسم علی خان قصہ خوانی بازار پشاور کا افتتاح کرتے ہوئے جناب مولانا عبیداللہ انور صاحب نے تحریر فرمایا کہ:-

"برادر عزیز مولوی محمد یعقوب القاسمی صاحب نے پشاور شہر میں علمی و دینی کتب کی اشاعت و تجارت کے لئے جو مکتبہ قائم کرنے کی داغ بیل ڈالی۔ دعا ہے کہ اس دینی و اسلامی مکتبہ کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی نصیب ہو اور حق تعالیٰ اس کارِ خیر کو برکات عظیمہ سے نوازیں۔ آمین یا الٰہ العالمین"

بقیہ: چند بنیادی گذارشات

اولاً یہ کہ اس دور کی تاریخ و صحابہ کی سیرت کے مطالعہ کی بنیاد قرآن و حدیث کو نظر انداز کر کے طبری اور ابن اثیر وغیرہ کتب کو بنایا گیا ہے اور انہیں ہی اولیت و فوقیت دی گئی ہے۔

ثانیاً یہ کہ اس دور کی تاریخ کی تعبیر اپنے مخصوص نقطۂ نظر کے اثبات کے لئے کی جا رہی ہے کیونکہ جو بات اس پورے سلسلۂ مضامین کے بین السطور میں جھلک رہی ہے، وہ جمہوریت کی تحسین و تائید اور آمریت کی تغلیط و تردید کی ہے، اور سارا زور اس بات پر دیا جا رہا ہے کہ اسلام کا پاکیزہ نظام تمام تر جمہوریت کا حامل تھا اس میں بگاڑ جب شروع ہُوا کہ جب حضرت عثمانؓ نے جمہوریت کے اصول سے انحراف کیا اور خویش و اقربا کو شریک حکومت بنایا وغیرہ وغیرہ، اور چونکہ صحابہ کے اس طرح کے کردار کی تصدیق قرآن و حدیث سے نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لئے طبری و ابن اثیر وغیرہ کو بطور سند اول کے استعمال کیا گیا۔ حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ تاریخ کی کتابوں میں ہر قسم کا رطب و یابس جمع ہو جایا کرتا ہے اور کم از کم سیرت رسول و صحابہ کرام کے لئے اسے ہرگز مستند ماخذ کی حیثیت نہیں دی جا سکتی۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح و سیرت کے لئے بنیاد اول قرآن ہے۔ اسی طرح سوانح و سیرت صحابہ کرام کے لئے بھی سب سے پہلے قرآن کو پیش نظر رکھنا ہوگا، پھر احادیث صحیحہ سے ان کے کردار کا ریکارڈ مرتب کیا جائے گا۔ اس کے بعد ان تاریخی کتابوں کی نوبت آسکتی ہے۔ اور یہاں بھی وہی روایات قابل قبول ہوں گی جن سے سیرت و کردار کی تصویر قرآن و حدیث کے فرمودات کے مطابق بنتی ہو، ورنہ انہیں واقعات نہیں بلکہ خرافات کہہ کر رد کر دیا جائے گا۔

مشعل تاریخ ہمارے ہاتھ میں تاریخ کی سب سے بڑی مشعل قرآن و احادیث صحیحہ ہیں۔ ہم ان کی روشنی میں اپنے دین کے اصول اور دینی شریعت کے احکام کا بھی تعین کریں گے اور ان کی روشنی میں ہی اپنے رسول کی سیرت صحابۂ کرام کے کردار اور اپنی ملت کی ابتدائی تاریخ کو بھی ترتیب دینگے۔ تاریخ کی کتابیں صدیوں بعد لکھی گئی ہیں اور ان کی بنیاد محض ظن، تخمین اور ناقص شنید پر ہے انہیں ہم اپنے دین، اپنے رسول کی سیرت اور جماعت صحابہ کے کردار و سوانح کی اساس ہرگز نہیں بنا سکتے جو لوگ اس کے برعکس اصرار کرینگے۔ وہ اسلام اور صداقت دونوں سے انحراف کرنے والے سمجھے جائینگے (کمال)

مکتبہ سے ہر قسم کی دینی، تبلیغی، علمی اور اصلاحی کتب دستیاب ہو سکتی ہیں۔ ہفتہ وار ترجمان اسلام اور خدام الدین کے تازہ پرچے بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(محمد یعقوب القاسمی مالک مکتبہ)

সাপ্তাহিক তরজুমানে ইসলাম লাহোর

PHONE No. 67715

WEEKLY
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE

REGD. L. No. 7132

Price 12 Paisa

جلد ۸ | جمعہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۳ اگست ۱۹۶۵ء | شمارہ

ترجمان اسلام کی

اشاعت خاص تیار ہے

- جو آج کی عرب دنیا اور ایشیا و افریقہ کے معاملات پر تاریخی حیثیت رکھنے والی ہے
- جس میں عہد حاضر کی سیاسی معلومات کا ایک بڑا ذخیرہ آگیا ہے
- جو عالم اسلام کے ماضی، حال اور مستقبل کے سیاسی تغیرات کو واضح و نمایاں کرنے والی ہے
- اس اشاعت کے ساتھ ہی ترجمان اسلام کی جدید ترتیب و تزئین کا دور بھی شروع ہو جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ
- چنانچہ عام قارئین خریداران و ایجنٹ صاحبان اپنے لئے مطلوبہ تعداد جلد از جلد ریزرو کرالیں
- تاجر حضرات بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس لئے کہ یہ نمبر ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوگا اور بیرونی ممالک بالخصوص عرب و ایشیا کے مسلم ممالک سے اس کی بہت زیادہ مانگ آرہی ہے اس لئے تجارتی نقطہ نگاہ سے اشتہارات کے لئے بڑا اچھا موقعہ ہے۔

دورہ کے پروگرام میں تبدیلی

سکھر کے احباب بالخصوص نوٹ فرمالیں

ترجمان کی گذشتہ اشاعت میں حضرت مولانا ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام کے دورے کا پروگرام شائع ہوا تھا۔ اب اس میں چند اور مقامات کی شمولیت کی بنا پر قدرے تغیر کرنا پڑ گیا ہے۔

پہلے پروگرام کے مطابق حضرت مولانا ۱۸ اگست کو سکھر پہنچنے والے تھے۔ لیکن اب ۱۶ اگست کو صبح نئی گاڑی عوامی ایکسپریس سے صبح ۸ بجے روہڑی پہنچیں گے اگر خدانخواستہ اس گاڑی سے مولانا سوار نہ ہو سکے، تو انشاء اللہ تیزرو سے ۸ بجے روہڑی پہنچ جائیں گے۔ وہاں سکھر میں قیام فرما کر امور جمعیتہ کے بارے میں احباب سے ضروری مشورے کرکے شام ۶ بجے کی گاڑی سے کوئٹہ روانہ ہو جائیں گے۔ بقیہ پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۱۷ اگست کوئٹہ اور وہاں سے فورٹ سنڈیمن۔
۱۸، ۱۹ اگست فورٹ سنڈیمن و لورالائی
۲۰ اگست مسلم باغ
۲۱ ″ ″
۲۲ ″ کوئٹہ
۲۳ ″ سکھر واپس
۲۴ ″ سکھر
۲۵ ″ سفر
۲۶ ″ راولپنڈی سے منگورا (سوات)
۲۹، ۳۰ ″ پشاور
اور پشاور سے بری پور ہزارہ

ضروری گذارش

(۱) خط و کتابت کرتے وقت پورا پتہ صاف و خوشخط لکھیں اور نمبر خریداری ضرور تحریر کریں۔

(۲) خط و کتابت خواہ جمعیتہ سے متعلق ہو، یا ترجمان اسلام سے، اور تمام ترسیل زر بنام احمد حسین کمال دفتر جمعیتہ علماء اسلام چوک رنگ محل عقب سنہری مسجد لاہور ہونی چاہیئے۔

(۳) رقم صرف منی آرڈر یا احمد حسین کمال کے نام سے سادہ بینک ڈرافٹ کی شکل میں بھیجی جا سکتی ہے۔ کراس چیک یا سٹیٹ چیک ہرگز نہ بھیجیں۔

عیسائیت کے رد میں لٹریچر

بلاقیمت صرف سات پیسے کے ٹکٹ بھیجکر حاصل کریں

پتہ: مکتبہ تعمیر حیات معرفت دفتر جمعیتہ علماء اسلام چوک رنگ محل — لاہور

ہر مسلمان

بالخصوص تعلیم یافتہ حضرات کا فرض ہے کہ وہ براہ راست اپنے دینی سرمایہ سے واقف ہونے کیلئے عربی زبان سیکھے

آیئے

ہم آپ کو چھ ماہ کے عرصہ میں (یومیہ ۳۰ منٹ میں) گھر بیٹھے بذریعہ خط و کتابت عربی مع گرامر سکھائیں۔ تفصیلات کے لئے ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجئے۔

پتہ:۔ ادارہ فروغ عربی کھوکھر و پار (ضلع تھرپارکر)

بقیہ صا کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے

(۲) دوسری بحث یہ ہے کہ جب نزول مسیح اور دجال سے قتال کرنا قرب قیامت میں (قیامت سے پہلے) ہونا ہے تو آپ نے رسائل و مسائل حصہ اول میں یہ کیوں لکھ مارا، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قیاس و گمان (بلکہ ارشاد) جو دجال کے زمانہ کے بارہ میں تھا صحیح ثابت نہیں ہوا کیونکہ ساڑھے تیرہ سو سال تک اس کا پتہ ہی نہیں لگا۔ پھر آپ دجال کی حدیثوں کے دو حصے کرتے ہیں آدھی وحی سے تھیں اور آدھی آپ کے اپنے قیاس سے (یہ بھی آپ کا طبع زاد اجتہاد تھا) پھر آپ کہتے ہیں کہ نبی کا قیاس غلط ثابت ہونے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

جب دجال کو قرب قیامت میں ہی آنا تھا۔ جس کی اب آپ تصریح کرتے ہیں تو تیرہ سو سال تک ظاہر نہ ہونے کو حضور کے ارشاد کے غلط ہونے کی دلیل آپ کیونکر ٹھہراتے ہو، آپ کو شوق تنقید میں اتنا خیال نہ آیا کہ میں کس ذات کے ارشادات کو تاریخ سے غلط ثابت کرتا ہوں اور اب بھی آپ یہ تو لکھتے ہیں کہ دجال کا قتال قرب قیامت میں ہوگا مگر یہ نہیں لکھتے کہ رسائل و مسائل میں میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قیاس (ارشاد) کو تاریخ سے غلط ثابت کرنے میں جرم عظیم کا ارتکاب کیا ہے اور میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔

جب آپ احادیث سے یعنی ارشادات رسول سے یہ ماننے لگ گئے ہیں کہ دجال کا قصہ قبل از قیامت وقوع پذیر ہوگا تو اب آپ کا یہ لکھنا خود بخود غلط ہو گیا کہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو شبہ تھا کہ دجال میرے سامنے یا میرے بعد چلا آئے گا۔ جس کی آپ کو تاریخ سے معاذاللہ تردید کرنی پڑی۔ رہی یہ بات کہ بعض روایات سے آپ کے اس قسم کے شبہ کا اظہار ہوتا ہے تو اس کی صحیح تشریح اور صحیح محمل کا متعین کرنا تمام علماء امت کا فرض ہے اور آپ جیسے مدعی اجتہاد کا بھی فرض ہے۔ اور اگر یہ مان لیا جائے کہ آپ کو پہلے پہل یہ شبہ تھا تو بعد میں وحی نے آپ کو صحیح حقیقت سے واقف کر دیا اور آخری بات آپ کی یہی رہی کہ دجال کا خروج قرب قیامت میں ہوگا تو آپ کو کیا پڑی تھی کہ عیسائیوں کی طرح آپ کی پیشگوئیوں کو تاریخ سے غلط ثابت کرنے لگے۔ خدا سے ڈرو اور توبہ کرو۔

"عالم الغیب" مفت: غیب کے مسئلہ پر بہترین معلوماتی کتاب بغیر قیمت سات پیسے کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
پتہ: مولانا محمد طیب شاہ ہمدانی جامع مسجد کوٹ مراد تصور ضلع لاہور

اسلامی محاذ کی تشکیل کی بات

حال ہی میں ایک اسلامی محاذ کی تشکیل کی ضرورت کا اظہار بعض حضرات کی طرف سے کیا گیا ہے۔ اس طرح کے محاذ کے قیام سے ان حضرات کی کیا مراد ہے؟ اور ان کے ذہنوں میں اس سے متعلق کس قسم کے خاکے موجود ہیں؟ ابھی تک اس پر ان کی طرف سے کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی ہے۔ بہرحال جہاں تک آرزوؤں اور تمناؤں کا تعلق ہے۔ اس تجویز کے مستحسن و قابل قدر ہونے میں کوئی کلام نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جہاں تک اس کے حصول و قیام کے عملی امکانات کا معاملہ ہے۔ یہ بھی منجملہ ان باتوں کے ہے۔ جن میں اب تک کامیابی محل نظر رہی ہے۔

اسلامی محاذ کی تشکیل سے اگر ان حضرات کی مراد مسلمانوں کے مختلف فرقوں کا باہمی اتحاد ہے۔ تو ماضی کے بے شمار تجارب نے اس کی ناپائیداری کی افسوسناک روداد مرتب کی ہے۔ اور اگر ان کا مقصود اس سے یہ ہے کہ کسی ایک معاملہ پر مختلف فرقوں کے افراد باہم سر جوڑ کر بیٹھ جائیں، تو ان کوششوں کا حال بھی ماضی میں کچھ زیادہ خوشگوار نہیں نکلا ہے۔ بلکہ بسا اوقات ایسا ہوا ہے۔ کہ اس قسم کا اجتماع آگے چل کر خود ایک مستقل اور جداگانہ گروہ بن کر امت مسلمہ میں مزید تحزب و تشیع کا باعث بنا ہے۔

علاوہ ازیں اس محاذ کے مقاصد بھی اگر رسوائے زمانہ مخالف پارٹیوں کے متحدہ محاذ کے سے ہیں۔ تو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس محاذ کی ناکامی کے امکانات مذکورہ متحدہ محاذ سے کہیں زیادہ ہیں۔ منفی رجحانات کی بنیاد پر اسلام کے نام سے ایک محاذ کی تشکیل گوناگوں پیچیدگیاں پیدا کرنے والی ثابت ہوسکتی ہے۔ موجودہ سیاسی صورت حال ہرگز اس بات کی مقتضی نہیں ہے۔ کہ اسلام کے نام سے ایک محاذ بناکر برسراقتدار گروہ سے زور آزمائی کی جائے۔ البتہ ایک صورت ایسی ہے۔ جسے پیش نظر رکھ کر اس کے جواز و ضرورت، کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ الحاد و بے دینی کے ہمہ گیر سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لئے مختلف العقائد و خیال مسلمانوں کا ایک مدافعتی محاذ کھڑا کیا جائے۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ یہ کوشش بھی تنکوں کے پل سے زیادہ شاید ہی مستحکم ثابت ہو۔

ماضی کی اس طرح کی بہت سی کوششوں کا حشر ہمارے سامنے موجود ہے۔ اصل اسلام کو اس طرح کی کوششوں سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا ہے اس سے مسلک حقہ کو کئی طرح کے خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ ایک خالص سیاسی و دنیاوی معاملہ میں تو شاید اس طرح کے اشتراک سے کچھ مفید نتائج برآمد ہوئے ہوں۔ لیکن اسلامی محاذ کو سبوتاژ کرنے کے لئے مخالفین کو زیادہ سے زیادہ مواقع حاصل ہو سکتے ہیں۔ بہرحال یہ مسئلہ ہزار بار سوچنے اور سمجھنے کا ہے۔ محض حسن نیت اور معصوم آرزوؤں سے کچھ نہیں بنا کرتا ہے۔

میں اس کی ضرورت سے انکار نہیں کرتا ہوں۔ لیکن اس کے نتیجے میں جو اندیشے رونما ہو سکتے ہیں۔ ان سے بھی میں صرف نظر نہیں کر سکتا ہوں اس سلسلے میں چند قابل عمل صورتیں اور بھی ہیں۔ اور آئندہ کسی فرصت و مناسب موقعہ پر انشاء اللہ قلم اٹھاؤں گا۔ لیکن اس سے پہلے اس محاذ کی تشکیل کے داعی حضرات کی طرف سے اس کے حق میں ٹھوس تجاویز اور منصوبے سامنے آنے چاہئیں۔

جب تک اس بات کے دفعیہ کی کوئی واضح اور کارگر صورت نہیں سوچ لی جاتی ہے۔ کہ اس طرح کے محاذ کی تشکیل سے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر مبنی مسلک حقہ کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ دین جس طرح اسلاف سے منتقل ہوتا چلا آرہا ہے۔ اسی طرح وہ غالب و شائع رہے۔ اتحاد و رواداری کی قربانگاہ پر دین حق کے کسی اصول کو بھینٹ نہ چڑھانا پڑے۔ خود یہ محاذ اپنی جگہ ایک نئی گروہ بندانہ عصبیت کا مظہر نہ بن جائے۔ اس کے دائرہ عمل سے مسلمانوں کے عام معاشرتی و اقتصادی امور ضروریہ خارج نہ ہوں۔ وہ آئندہ کسی فرد یا گروہ کی سیاسی عزائم پسندیوں کا آلۂ کار نہ بنے۔ اس کی قیادت و رہنمائی، شخصی اور خصوصی ہونے کے بجائے عمومی ہو۔ اس وقت تک ایسے محاذ کی تشکیل سے کسی ملی و دینی و عوامی ضرورت کا پورا کیا جانا متوقع نہیں ہوسکتا ہے۔ ان پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر اور کسی واضح و مثبت نصب العین کو مقصود بنا کر اگر اس محاذ کی تشکیل کی قابل عمل تجاویز سامنے آتی ہیں اور اخلاص و ایثار و دردمندی کے ساتھ ان کو روبہ عمل لانے کی جدوجہد کی جاتی ہے۔ تو ممکن ہے کہ یہ دیرینہ آرزو اپنی تکمیل کی راہ پیدا کرسکے، ورنہ قلم و قرطاس اور نشستند و گفتند و برخاستند کی حد تک۔

(باقی آخری صفحہ پر)

غازی خدا بخش پرنٹر و پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

اُن حضرات اہلبیت کا بیان جو آئمۂ طریقت ہوئے ہیں

(ایم عبدالرحمٰن لدھیانوی شیخوپورہ)

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت میں سے جو کہ ازلی طہارت و تقدس سے مخصوص ہیں۔ ہر ایک کو تصوف و حقیقت کے معانی میں کامل دسترس تھی۔ اور سب کے سب اس طائفہ کے امام و پیشوا تھے۔ (۱) ابو محمد حسن بن علیؓ ہیں۔ جنہیں تصوف معرفت کے حقائق میں حظ وافر حاصل تھا۔ آپ کی طرف سے تاکید خاص ہے کہ عَلَیْکُمْ بِحِفْظِ السَّرَائِرِ فَاِنَّ اللّٰہَ مُطَّلِعٌ عَلَی الضَّمَائِرِ۔

(ترجمہ) تم اپنے بھیدوں کو پوشیدہ رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے ضمیر کے تمام پوشیدہ بھیدوں سے واقف ہے۔ اور مذکور ہے۔ کہ جب اہل فرقہ قدریہ نے غلبہ حاصل کیا۔ اور معتزلہ کا مذہب دنیا میں بہت پھیل گیا۔ تو اس وقت حسن بصریؒ نے حضرت حسنؓ بن علیؓ کی طرف خط لکھا۔ "اے پیغمبر خدا کے بیٹے، اور اُن کی آنکھوں کے نور! آپ پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ آپ سب کے سب بنی ہاشم اُن کشتیوں کی مثال ہو۔ جو نہایت گہرے دریا میں چل رہی ہوں۔ اور چمکنے والے ستارے اور ہدایت کے جھنڈے اور دین کے امام و پیشوا ہو۔ جو شخص آپ کی اقتداء اور فرمانبرداری کریگا۔ نجات پائے گا۔ جیسا کہ نوحؑ کی کشتی میں جتنے بھی مومن سوار ہو گئے۔ اُن کی نجات ہو گئی تھی۔

اے رسول اللہؐ کے محترم بیٹے! آپ ہمارے اس تحیّر و اضطراب کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ جو ہمیں عقیدہ قدریہ اور عقیدہ اختیار و استطاعت کے اختلاف کے باعث لاحق ہو رہا ہے۔ تاکہ ہمیں معلوم ہو۔ کہ اس موضوع پر آپ کی رائے اور روش کیا ہے؟ آپ جناب نبی کریمؐ کی اولاد ہیں اور آپ کا علوم اور حقیقت دس علم کبھی ختم نہ ہوگا۔ کیونکہ آپ کا علم اللہ تعالےٰ کی تعلیم و تفہیم پر مبنی ہے۔ اور آپ کا محافظ و پروردگار بھی وہی ہے۔ اور آپ اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے مخلوقات کے محافظ اور علمی و روحانی رہنما ہیں۔ اور جب یہ خط حضرت حسن بن علیؓ کی خدمت میں پہنچا، تو آپ نے یہ جواب تحریر فرمایا:۔

"آپ نے اپنی حیرت و اضطراب اور ہماری امت کے متعلق جبریہ و قدریہ کے مسئلہ پر جو کچھ فرمایا ہے اس کے بارے میں میری پختہ رائے یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکی اور برائی کا مقدر ہونا تسلیم نہیں کرتے۔ وہ کافر ہیں۔ اسی طرح جو لوگ گناہوں اور نافرمانیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ وہ بھی فاسق و فاجر اور گمراہ ہیں۔ اور بندہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعمال میں جس قدر بھی توفیق ملی ہے۔ اس کے مطابق ہی عمل میں اختیار دیا گیا ہے۔ اور ہمارا مذہب تو قدر اور جبر کے درمیان ہے۔

میں نے حکایات میں لکھا پایا ہے کہ ایک اعرابی جنگل سے آیا۔ اور امام حسنؓ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اپنے مکان کے دروازے پر جو کہ کوفہ میں تھا، تشریف فرما تھے۔ اُس اعرابی نے آتے ہی آپ کو ماں باپ کی گالیاں دینا شروع کر دیں۔ آپ نے فرمایا۔ اے اعرابی! تجھے بھوک پیاس لگی ہوئی ہے۔ یا کسی اور تکلیف و پریشانی میں مبتلا ہے۔ مجھے بتا، تاکہ میں تیری چارہ جوئی کروں لیکن وہ بدوی بار بار یہی کہتا تھا۔ کہ تو ایسا اور تیرے ماں باپ ایسے تھے۔ امام حسنؓ نے غلام کو فرمایا۔ کہ اس اعرابی کو روپوں کی وہ تھیلی لاکر دے دو۔ اور ساتھ ہی فرمایا۔ کہ اے اعرابی! مجھے معذور تصور کر کہ میرے گھر میں اس کے سوا اور کوئی روپیہ موجود نہیں۔ ورنہ میں تجھ سے دریغ نہ رکھتا۔ جب اعرابی نے یہ الفاظ سُنے تو بے اختیار پکار اُٹھا۔ اَشْھَدُ اَنَّکَ اِبْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ (میں پورے خلوص سے گواہی دیتا ہوں کہ تو محض جسمانی طور پر نہیں بلکہ سیرتاً اور عملاً بھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ کا بیٹا ہے۔ اور میں تو یہاں تیرے حلم و فہم کی آزمائش کے لئے آیا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ برگزیدہ صفت صرف اولیاء اللہ اور سچے محبانِ خدا کی ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک مخلوقات کا انہیں بھلا بُرا کہنا یکساں ہوتا ہے۔ اور ان کے بُرا کہنے سے کبھی رنجیدہ نہیں ہوتے۔

(۲) انہیں میں سے رسولِ خدا کی اولاد ابو عبداللہ الحسینؓ بن علیؓ کرم اللہ وجہہ۔ آپ بلند پایہ اولیاء میں سے ہیں۔ اور تمام حریت پسند اور حق پرست لوگوں کے لئے ان کی سیرت طیبّہ ایک بے مثال دستور حیات ہے۔ اہل طریقت ان کے حال و سیرت کی پختگی و درستی پر اتفاق رکھتے ہیں اس لئے کہ جب تک حق غالب و ظاہر رہا۔ آپ اس کے پیرو رہے۔ اور جب حق کم ہوا۔ اور فاسق و فاجر لوگوں نے اس کی خلاف ورزی اختیار کی۔ تو آپ نے ان سے بغاوت و انحراف اختیار کیا۔ اور اس مقصد کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہ کیا۔ اور رسولِ خدا کی آپ کی ذات و صفات میں بہت سی نشانیاں تھیں۔ جن سے آپ مخصوص تھے۔ جیسا کہ عمر بن خطاب فرماتے ہیں۔ کہ ایک روز میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ نے حسینؓ کو اپنی پشت پر بٹھایا ہوا ہے۔ اور حسینؓ بطور سوار حضورؐ کو چلاتے ہیں۔ اور آنحضرتؐ گھٹنوں کے بل چلتے تھے۔ میں نے یہ دیکھ کر کہا۔ "اے حسین! تیرا اونٹ تمام اونٹوں سے بہتر ہے"۔

پیغمبرؐ خدا نے فرمایا۔ اے عمر! یہ سوار بھی تمام سواروں سے بہتر ہے۔ حقیقت و طریقت کے موضوع پر حضرت حسینؓ کے ارشادات نہایت عمدہ اور پُر از حکمت ہیں۔ آپ کا ایک ارشاد ہے "تیرے بھائیوں میں سے سب سے مشفق بھائی تیرا دین ہے۔ اس لئے کہ مومن کی نجات دین کی پیروی میں ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی میں اس کی گمراہی ہے۔ اور میں نے حکایات میں پایا ہے کہ ایک روز ایک آدمی آپ کے پاس آیا۔ اور اس نے عرض کیا۔ کہ "اے رسولِ خدا کے بیٹے! میں ایک درویش ہوں۔ اور میرے بچے چھوٹے چھوٹے ہیں۔ میں آپ سے خوراک چاہتا ہوں۔ امام حسینؓ نے اس کو فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ میرا رزق جا رہا ہے جب آئے گا، تو میں تجھے رخصت کروں گا۔ اتنے میں امیر دیہہ کی طرف سے دیناروں کی بھری ہوئی پانچ تھیلیاں آئیں۔ ہر تھیلی میں ہزار ہزار دینار تھے۔ امام حسینؓ نے اس درویش کو پانچوں تھیلیاں اٹھا لینے کا حکم دیا۔ اور ساتھ ہی عذر خواہی کی۔ کہ میں نے آپ کو بہت دیر بٹھایا۔ آپ مجھے معاف کریں۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ صرف پانچ تھیلیاں آئیں گی، تو میں آپ کو انتظار میں ہرگز نہ بٹھاتا۔ ہم لوگوں نے اپنی زندگی دوسرے حاجتمندوں کی مرادیں پوری کرنے میں وقف کر رکھی ہے۔ علاوہ ازیں آپ کے مناقب بے شمار ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب پر راضی ہو۔

(۳) حضرت زین العابدین۔ آپ وارث نبوّت اور ہادیٔ امت ہیں۔ وہ بہت زیادہ عبادت و ریاضت کرنے والے تھے۔ اور کشف و کرامات میں آپ کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ آپ سے کسی نے پوچھا۔ کہ دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ نیک بخت کون ہے؟ آپ نے فرمایا۔ وہ شخص ہے کہ جس وقت راضی ہو تو باطل پر راضی نہ ہو۔ اور جب غیظ و غضب میں آئے۔ تو دستور حق سے باہر نہ ہو۔ اور اس کے سلوک میں فرق نہ پڑے۔ اور یہ کمال راست بازی کے اوصاف ہیں اس لئے کہ باطل پر راضی ہونا خود ایک فعل باطل ہے اور غصے کی حالت میں بیادہ حق کو چھوڑ دینا بھی باطل ہے۔ اور مومن باطل کا کبھی گرویدہ نہیں ہو سکتا۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۴ مئی ۱۹۶۵ء

دعوتِ عمل

ملک کے موجودہ سیاسی حالات ایک نیا رُخ اختیار کر چکے ہیں۔ نئے دستور کے خالق یو دستور اپنے حامیوں کی بہت بڑی اکثریت کے ساتھ قانون سازی اور حکمرانی کے اداروں پر دخل و عمل حاصل کر چکے ہیں اور آئندہ کے تمام تغیرات و نفع و نقصان کی ذمہ داری براہ راست ان کے کاندھوں پر آ گئی ہے۔ اس کے بعد ملک میں دوسرے گروہوں کے لئے خدمت ملک و ملت کے لئے کیا راہیں رہ گئی ہیں۔ اس پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے۔

مخالف پارٹیوں کا متحدہ محاذ اپنے وقتی جوش نمود کے بعد جھاگ کی طرح بیٹھتا چلا جا رہا ہے۔ اگرچہ اس کے سرکردہ افراد کی جانب سے گاہے بہ گاہے بحالیٔ جمہوریت کاملہ کے لئے جد و جہد جاری رکھنے کے اعلانات ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کی حقیقت اب ایک مثبت تحریک کی نہیں رہی ہے۔ اور جب وہ بنیادی جمہوریتوں کے الیکشن اور صدارتی انتخاب کے ہیجان انگیز و پرشور دور میں اپنے استقلال و عمل کی راہیں متعین و واضح نہیں کر سکے، تو آئندہ ۔۔۔لئے ان کے عزم و ثبات کے ادعا کی کیا اہمیت ۔۔۔جاتی ہے۔ ان کے دعوے اور اعلانات برسر ۔۔۔دار گروہ کے خلاف منفی ردِ عمل سے زیادہ کچھ ۔۔۔ ہیں۔ ان کا موجودہ رویہ اور طرز عمل برطانوی ۔۔۔کی مرحوم مسلم کانفرنس کی یاد تازہ کر دیا کرتا ہے ۔۔۔ن کے اندر قیادت کے فقدان کا یہ عالم ۔۔۔اب بھی بانیٔ پاکستان کی ہمشیرہ کے سہارے ۔۔۔ہوا دور دور تک خلاء ہی خلاء نظر آتا ہے۔

متحدہ محاذ کے اس دائرے سے باہر، ان ۔۔۔وں کی انفرادی حیثیت بھی کچھ حوصلہ افزا نہیں ۔۔۔ اور کوئی توقع نہیں ہے۔ کہ وہ تنہا اپنے بل بوتے ۔۔۔لوئی ٹھوس اور قابل عمل پروگرام لے کر سامنے آئینگی ۔۔۔یک جماعت نے اصلاح معاشرہ کی دُھن اٹھائی ہے لیکن اس کی عملی حیثیت کیا ہے۔ اور اسے بطور ایک وسیع مقصد کے عمل میں لایا جائے گا۔ یا محض تشہیری و تنظیمی ذریعہ کے طور پر استعمال میں لایا جاتا رہے گا۔ اس کو تو مستقبل ہی واضح کرے گا۔ لیکن اس پروگرام کی قدر و قیمت اور کامیابی کے امکانات کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں ہے۔ اور ملک و ملت کو جو واقعی مشکلات درپیش ہیں۔ ان کے تقاضے کچھ اور اقدامات کے متوقع ہیں۔

البتہ دیندار حضرات بالخصوص جمعیۃ علماء اسلام کے سامنے اس ملک میں اسلام کے حال و مستقبل کا سوال زیادہ وقیع ہے۔ اور در اصل اس سوال کے جواب پر ہی یہاں کے تمام مسائل کا حل موقوف ہے، اس ملک میں اسلام کا مستقبل چند اہم باتوں کی بقاء و نگہداشت پر منحصر ہے۔

اولاً یہ کہ یہاں خالص دینی تعلیم محفوظ و باقی رہے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ کہ باوجود ابتلاءآت و تغیرات کے اسلام بدستور قائم و باقی چلا آ رہا ہے: تو صرف دینی تعلیم قائم و باقی رہنے کی وجہ سے اس برصغیر پاک و ہند میں بھی اسلام کے قیام و بقاء کی تمام تاریخ دینی تعلیم کے قیام و اجراء کے ساتھ وابستہ رہی ہے۔ برطانوی عہد حکومت اسلام کے لئے تاریخ کا سب سے عظیم و شدید خطرہ و چیلنج تھا۔ اس خطرہ سے اسلام و ملت اسلامیہ کی حفاظت پوری ایک صدی تک دینی تعلیم کے نظام نے ہی کی۔ جسے سخت ناگفتہ بہ اور نامساعد حالات میں بوریہ نشین و فاقہ کش علماء حق نے تن من دھن کی بازی لگا کر قائم و باقی رکھا۔ شاید موجودہ حالات عہد ماضی سے بھی زیادہ سخت تر ہیں۔ کہ اب دشمنوں سے زیادہ دوستوں کی دنیا پرستانہ روش، دین کے لئے بدترین خطرات کا موجب بن رہی ہے۔ پہلے تو دین کے مٹ جانے کا خطرہ تھا۔ اور اب اس کے مسخ و تخریب ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے خالص اور بے آمیز کتاب و سنت کی دینی تعلیم کا بقاء، تحفظ و استحکام آج کے حالات میں اور بھی نہایت ضروری ہو جاتا ہے۔ دینی تعلیم کے نظام کو سابق کی طرح بدستور مسلمان عوام و خواص کے براہ راست رابطہ و تعاون و اشتراک کے ساتھ بغیر کسی مداخلت کے آزادانہ طور پر باقی و جاری رہنے دینا چاہیئے۔ چنانچہ تمام دینی جماعتوں بالخصوص جمعیۃ علماء اسلام کے لائحۂ عمل میں بنیادی کام کے طور پر اس شق کا شامل کیا جانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے یہ بات یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام گریز طاقتیں مستقبل میں سب سے بڑا حملہ، دینی نظام تعلیم کے قلعوں پر کرنے والی ہیں۔ ماضی میں انہوں نے علماء دین کے اعتماد کو مجروح کیا ہے۔ اور سلف صالحین کی وقعت و احترام کو گھٹانے کی کوششیں کی ہیں۔ اب ان کا آئندہ حملہ دینی تعلیم پر بالواسطہ ہوگا وہ عرصہ سے دینی تعلیم کو مروجہ دنیاوی تعلیم کے تابع بنانے کی کاوشوں میں منہمک ہیں۔ آئندہ اس باب میں وہ زیادہ کھل کھیلنے والے ہیں۔

ثانیاً یہ کہ اسلام کو ان طبقوں سے بھی زیادہ خطرہ ہے۔ جو اگرچہ ظاہرا طور پر مسلمان کہلانے کے مدعی ہیں۔ لیکن ان کی علیحدہ گروہ بندیاں اسلام کے کسی ایک یا چند بنیادی عقائد و اصول کے انکار پر مبنی ہیں۔ چنانچہ کتاب و سنت کے حقائق اصلیہ کو ہر حالت میں نمایاں تر و اجاگر رکھنے کی شدید ضرورت ہے۔ اور ان کے بارے میں کسی بھی مصلحت و رعایت کو آڑے نہ آنے دینا لازمی ہے۔ اصل اسلام اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ ہے۔ اور مسلمانوں کے اندر ان دونوں اصل دین سے وابستگی رکھنے کا جذبہ بہرصورت باقی و قائم رکھنا ضروری ہے۔ تمام دینی جماعتوں اور جمعیۃ علماء اسلام کے دائرۂ عمل کا دوسرا بنیادی کام یہ بھی ہے۔

ثالثاً یہ کہ ملک کی سیاسی آویزشوں نے اسلام کو بھی ایک شے مستعملہ بنا ڈالا ہے۔ اور تمام حریف طاقتیں اپنے مقاصد کے لئے اسلام کا نام بے دریغ استعمال کرنے لگی ہیں۔ حالانکہ عمل کے اعتبار سے، ہر طاقت اسلام کی انکاری ہے۔ سیاست کو اگرچہ اسلام سے علیحدہ نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن اسلام کو سیاست کا محض آلۂ کار اور تابع مہمل بھی نہیں بنا دینا چاہیئے۔ اسلام کے تابع سیاست کچھ اور چیز ہے اور عہد حاضر کی سیاست کچھ اور ہے۔ ان دونوں کو خلط ملط کرنے کا نتیجہ فساد دین کا سبب بن جاتا ہے اس لئے سیاسی امور میں اسلام کی نمائندگی صاف واضح اور اصول دین پر مبنی ہونا چاہیئے۔ یہ کام بھی جمعیۃ علماء اسلام، دیگر حقیقی دینی جماعتوں کے مشورہ و اشتراک سے انجام دے سکتی ہے۔ اور یہ تیسرا کام بھی اس کے پروگرام کے بنیادی اجزاء کا حصہ ہے۔

رابعاً یہ کہ ملک و ملت کی تمام اخلاقی حالت بددینی کے انتہائی مراحل پر پہنچ چکی ہے۔ اس سے نبرد آزما ہونے کے لئے ہمہ گیر پیمانہ پر اور نہایت دور اندیشی سے اصلاح و تعمیر کے اقدامات کرنا ضروری ہیں۔ اور اس کی انجام دہی کا فریضہ بھی تمام دینی جماعتوں اور جمعیۃ علماء اسلام پر عائد ہوتا ہے

خامساً یہ کہ ملت اسلامیہ پاکستان آج صحیح، مضبوط اور ہمہ گیر قیادت و راہنمائی سے قطعی محروم ہے

(باقی صفحہ ۶ پر)

محمد اشرف صاحب آزاد امیدوار حلقہ

(تعارفی جلسہ کی یہ تقریر چونکہ بہت سے حقائق پر مشتمل ہے اس لئے

معزز ممبران و نمائندگان قوم!

مجھے خوشی ہے کہ مجھے آج اپنے بھائیوں سے خطاب کرنے کا موقعہ ملا، جو تعلیم یافتہ، ذی فہم اور قوم کے ذمہ دار افراد ہیں۔ یا جن کو علاقہ کا اعتماد حاصل ہے۔ اور جن پر خداوند تعالیٰ کی طرف سے اور قوم کی طرف سے بڑی ذمہ داریاں عائد ہوئی ہیں۔ آپ لوگ گویا سارے حلقہ کا نچوڑ ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ حضرات کو بے لوث خدمت کرنے، اپنی قیمتی رائے کو ضمیر کے مطابق آزادانہ استعمال کرنے اور اسلام کے زریں اصول کی روشنی میں پانچ سال تک مخلصانہ جد و جہد کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ اور اس پر صحیح عمل کرنے سے قوم کی بگڑی بن سکتی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے کندھوں پر کتنا بوجھ اور ذمہ داری ڈال دی ہے۔ آپ لوگوں کو دس کروڑ اسلامیان پاکستان کے لئے صدر منتخب کرنا تھا۔ اس کے بعد آپ کو قومی اسمبلی کے لئے بہترین نمائندے چننے تھے۔ یہ دونوں مرحلے گذر چکے ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنی ضمیر کے مطابق ان دونوں ذمہ داریوں سے دیانت داری کے ساتھ عہدہ برآ ہو گئے ہیں۔ اب آپ کے سامنے دو کام اور ہیں۔ ایک کام صوبائی اسمبلی کے لئے اچھے نمائندے منتخب کرنا۔ اور اس کے بعد اپنی اپنی یونین کونسلوں کے لئے موزوں اور مخلص چیئرمین کا انتخاب۔

ظاہر ہے کہ موجودہ پاکستانی دستور نے ملک کے تعمیری کاموں کی زیادہ تر ذمہ داری آپ پر ڈال دی ہے۔ اگر آپ ان خداداد اختیارات اور حق انتخاب کو خداوند تعالیٰ کی بتائی ہوئی روشنی میں استعمال کریں گے تو آئندہ نسلیں آپ پر تحسین کے پھول برسائیں گی۔ اور قوم کی بگڑی بن سکے گی

معزز و محترم نمائندگان قوم!

آپ کا روشن ضمیر اور مومن دل یقیناً اپنے پیارے وطن کے موجودہ حالات پر ہمیشہ کڑھتا ہوگا۔ آپ تو قوم کے چنے ہوئے مخصوص اور باشعور افراد ہیں عام اہل اسلام ان حالات سے اشکبار اور دلفگار ہیں۔ ہماری قوم کو امید تھی اور بجا طور پر امید تھی۔ کہ پاکستان میں اپنی حکومت ہوگی۔ پاکستان جنت نشان ہوگا۔ یہاں عدل و انصاف کی نہریں جاری ہوں گی نعم مستنن ہوں گے۔ ضروریات زندگی فراوان ہوں گے۔ امیر غریب خوشحال اور مطمئن ہوں گے۔ مسلمان اسلامی تعلیمات سے آراستہ پیراستہ اور محمدی اخلاق کے خدائی رنگ میں رنگے ہوئے ہوں گے۔ یہاں اسلامی قانون کا بول بالا ہوگا۔ ہم اسلامی تعلیم اور اسلامی معاشرہ کے اندر اچھے مسلمانوں کی طرح زندگی بسر کرینگے۔ ہم دین محمدی کے سپاہی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ وعدوں کے مطابق ہماری مدد فرمائیں گے۔

اسلام کا رعب ہوگا۔ ہمارے دشمن ہمارے نام سے کانپیں گے۔ پاکستان اسلام کی برکت سے ایک مثالی مضبوط حکومت ہوگی۔ ہم نہ کسی پر ظلم کرینگے اور نہ ہی کسی کے ظلم کو برداشت کریں گے۔ پڑوسی حکومتوں کی رعایا ہماری حکومت کی رعایا بننے کی آرزو کرے گی۔ اور وہاں کے مسلمان آبرو مندانہ زندگی بسر کرتے ہوئے اسلامی طرز حکومت اسلامی طرز زندگی اور اسلامی عدل و انصاف کو غیر قوموں کے سامنے بڑے فخر سے پیش کرینگے۔ مگر آہ قوم کی یہ امیدیں ابھی تک پوری نہیں ہو سکیں۔ بلکہ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔

برادران محترم!

آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اذان دینے کی بھی اجازت نہیں دی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے لئے مسجد سے زیادہ ثواب گھر میں نماز پڑھنے کا بتایا ہے۔ اور قرآن پاک میں غیر محرم مردوں اور عورتوں کو نگاہیں ملانے تک سے روکا ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ ملک میں دن بدن بے حیائی، عریانی اور عورتوں مردوں کا اختلاط بڑھتا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ غیروں کے ساتھ ڈانس کرنے پر فخر کیا جاتا ہے۔ اور بے حجابانہ ناچ گانے کو ایک فن کے طور سے سیکھا اور سکھایا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں قانون سازوں کی زبانیں بھی گنگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شراب جوئے کو حرام قرار دیا ہے۔ مگر اب تک ان کو بند کرنے کے لئے ممبران اسمبلی کی کوششیں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ یہی حال سودی کاروبار کا ہے۔ خدا تعالیٰ کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے راشی اور مرتشی یعنی رشوت دینے اور لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ مگر آج کونسا دفتر اور کونسا محکمہ ہے جہاں کھلم کھلا یہ کام نہیں ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ رشوت دینے والا کیوں دیتا ہے۔ میں کہتا ہوں نہ دے تو بیچارے کو کبھی بلا وجہ قید ہونا پڑے۔ کبھی ہزاروں اور لاکھوں کی جائداد سے ہاتھ دھونا پڑے۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ آج غریب رعایا اپنے جائز کاموں اور اپنے حق کے لئے دھکے کھاتی پھرتی ہے۔ مگر جب تک خود غرض افسر یا اہلکار کی مٹھی گرم نہ کی جائے۔ وہ اپنے جائز حق سے محروم رہتی ہے

معزز ممبران و برادران اسلام!

ہمارا ملک مسلمانوں کا ملک ہے۔ ہمارا دین اسلام ہے۔ اور حکومت مسلمانوں کی ہے۔ اور اسلام کے نام سے بنی ہے۔ مگر آپ ضلع ہزارہ سے نیچے جائیں تو نہ رمضان کے روزوں کا احترام ہے۔ نہ مسجدوں سے دلچسپی۔ حج کی راہ میں بھی مشکلات کے پہاڑ قائم ہیں ہر چیز پر کنٹرول ہے۔ اور ہر چیز گراں ہے مگر بے حیائی، برائی اور گناہوں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اور یہ عام ہیں۔ نام اسلام کا اور انگریزوں کی نقالی ہیں۔ لیڈیاں بازاروں میں ساتھ پھرانے کو ترقی یافتہ ہونے کی علامت اور معراج کمال سمجھتے ہیں۔ اسلامی جلسوں اور تبلیغ پر حتیٰ کہ مسجدوں کے لاؤڈ سپیکروں تک پر پابندیاں لگ جاتی ہیں۔ اور سنیما یعنی بےحیائی کے ٹریننگ سکولوں کو کوئی نہیں پوچھتا، اور نہ ہی ان پر کوئی پابندی ہے۔ نیز عیسائی کھلے بندوں مسلمانوں کو کافر بناتے پھرتے ہیں۔ اور یہ سن کر آپ کو صدمہ ہوگا۔ کہ پاکستان میں اب تک دو لاکھ آدمی عیسائی ہو چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

معزز نمائندگان قوم!

آپ کا اور ہمارا مشترکہ فرض ہے کہ ہم ان مفاسد کے انسداد کے لئے کوشش کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے خدمت کا موقعہ دیا اور آپ حضرات نے مجھے منتخب کیا۔ تو میں آپ کی صحیح نمائندگی کرتے ہوئے ان کے خلاف انشاء اللہ تعالیٰ مؤثر آواز اٹھاؤں گا۔ اور جس طرح پہلے بعض باتوں کی اصلاح ہوئی ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائیں گے۔ اور آپ سب کا فرض ادا ہو جائے گا۔

معزز ممبران قوم!

اللہ تعالیٰ نے آپ کو قوم کی خدمت کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ آپ کے ذریعہ قوم کی قوم درست ہو سکتی ہے۔ آپ پہلے اپنے گھر اور گاؤں سے کام شروع کریں گے۔ پھر علاقہ کی خدمت کرینگے علاقہ کی خدمت کے ساتھ ساتھ آپ پر تمام مغربی پاکستان کے حالات کو درست کرنے کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ مذہبی کوتاہیوں کے سوا ملک کے بہت سے قوانین ہیں۔ جو نہ شرعاً درست ہیں۔ نہ عوام کو ان سے فائدہ ہے۔ مثلاً زرعی اصلاحات ہیں جو زیادتیاں کی گئی ہیں۔ پھر قوم کی ادائیگی میں جو سود لگایا جا رہا ہے۔ اور سود بھی اتنا کہ اصل رقم سے بڑھ جاتا ہے۔ اور جائداد کی

پی، ڈبلیو ۲۲ ہزارہ ۲ کی تقریر

(افادۂ عام کے لئے اسے شائع کیا جا رہا ہے)

خرید و فروخت پر غلط پابندیاں - یہ کسی طرح درست اور جائز نہیں ہیں -

بلا معاوضہ فک الرہن کا جو قانون بنایا گیا ہے وہ پہلی اسمبلی کی سرکاری پارٹی نے پیش کیا، اور پاس کرایا - اس میں بڑے اور چھوٹے رہن کا امتیاز روا رکھا گیا ہے - اور ایسے قوانین سے مخصوص افراد کو فائدہ پہچانا منظور ہوتا ہے - کبھی تیس سال کے رہن فک کر دیئے جاتے ہیں - اور کبھی بیس سال کے اور اس طرح عرصہ تک راہن اور مرتہن دونوں مستقبل کے بارہ میں تاریکی میں پڑے رہتے ہیں اس سے یہ بہتر ہے کہ پہلے سے ہی مرتہنوں کو متنبہ کر دیا جائے - تاکہ ہر شخص سوچ سمجھ کر رہن کا معاملہ کرے - جنگلات کے بارہ میں عوام کو سخت تکالیف کا سامنا ہے - اور باوجود چیخ و پکار کے اس پر کان نہیں دھرا گیا - علاقہ تناول میں لاکھوں انسانوں کی گذرگاہ یعنی مانسہرہ تا بھی ہری پور براستہ لساں، شیرواں، بیڑ وغیرہ سڑک تعمیر نہیں کی گئی - حالانکہ یہ راستہ نہایت اہم اور تکلیف دہ ہے - اور معمولی راستہ پہلے ہی سے موجود ہے - سڑک کی تعمیر پر کوئی خاص خرچہ بھی نہیں ہے لاکھ سے کام ہو سکتا ہے - بعض علاقوں میں کی بے پناہ تکلیف ہے - اور بعض علاقوں سکولوں، ڈاک خانوں، ہسپتالوں اور نالوں گذرنے کے لئے پلوں کی بھی ضرورت ہے - ں کے بے زبان مسلمانوں کی ضروریات ف کوئی توجہ نہیں دی گئی - ملک کے اکثر نصاف اور ضرورت کی بجائے سفارشوں شوتوں کے ذریعہ کئے جانے لگے ہیں - اگر اللہ مہربانی فرما دیں - اور آپ لوگ مجھے خدمت کا دیں - تو میں انشاء اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں کے سلسلہ میں مناسب خدمت سے دریغ نہ کرونگا -

معزز ممبران و نمائندگان قوم!

یہ ممبری اور انتخاب کوئی کاروبار نہیں ہے - نہ یہ بیچنے بٹانے کی چیز ہے - اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے ذریعہ ہر جگہ مقامی طور سے آپ حضرات علاقہ اور قوم کی خدمت کریں جس طرح اب تک آپ حضرات نے اپنے اپنے علاقہ کے کاموں کو سنبھالنے کے سلسلہ میں اچھا خاصا ثبوت دیا ہے - اور اگرچہ ہمارے بعض محکموں کے کاروبار کو دھکا لگا ہے - مگر آپ حضرات کے علاقائی اختیارات و انتظامات سے مقدمات اور ان کے اخراجات میں نمایاں کمی آئی ہے - ان مقامی کاموں کے علاوہ جوں جوں قوم بیدار ہوتی اور ملک و ملت کی ضروریات کا احساس کرتی جائے گی ایکشنوں کے اندر سے خرید و فروخت کی وبا کم ہوگی، اور صرف دین و دنیا کی بہی خواہی اور خدمت کے پیش نظر انتخابات ہو سکیں گے - جس سے ملک کا مستقبل درخشاں بن سکے گا -

الحمد للہ کہ باوجود اس ملک میں غربت اور بے سروسامانی کے ہوتے ہوئے بھی عام مسلمان خاص کر معزز ممبر حضرات نہ ضمیر فروشی کو پسند کرتے ہیں - نہ ایمان کے تقاضوں کے خلاف ووٹ دیتے ہیں - میں آپ حضرات کی زیادہ سمع خراشی کرنے کے بجائے اتنا عرض کرنا زیادہ موزوں سمجھتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ خدمت کرنے کا موقعہ دیا - تو میں انشاء اللہ تعالیٰ دین کے کاموں میں علماء دین کے مشوروں سے کام کروں گا - اور آپ کے علاقوں میں آپ حضرات کی ضروریات کے سلسلے میں آپ حضرات کے مشوروں کے بعد خدمت کرنے کی کوشش کروں گا - آپ مجھے ہر بات کے لئے حکم دے سکیں گے - میں آپ کی خدمت میں حاضر ہونے میں فخر محسوس کروں گا - مجھے آپ کی طرح زندگی بسر کرنے کی وجہ سے آپ کی تکالیف کا بھی پورا احساس ہے - اور ملک کی بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ضروریات زندگی کی کمیابی کا بھی علم ہے اس سلسلہ میں ایک بڑے افسوس کی بات ہے کہ سرکاری ذرائع سے جو امدادی کام کئے جاتے ہیں خواہ تخم یا کھاد وغیرہ کی شکل میں مہیا کئے جاتے ہیں - اس کا زیادہ حصہ دیہات کے زمینداروں تک نہیں پہنچتا ہے - چینی اور چاولوں کے سلسلہ میں حکومت کا محکمہ سول سپلائی جس کو میرے خیال میں محکمہ شہری سپلائی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا - دیہات والوں کو یا تو انسان نہیں سمجھتے یا پاکستانی نہیں جانتے کوئی ایک بات نہیں جس کا رونا رویا جائے - آپ کا آوا بگڑا ہوا ہے - قوم اگر سرمائے اور شخصیتوں کی پرواہ کئے بغیر خدمت اور خیر خواہی کے جذبات سے کام کرے - تو اللہ تعالیٰ ساری مشکلیں آسان فرما دیں گے -

میں موٹروں، جیپوں اور سوٹوں کے بل بوتے پر نہ کھڑا ہوا ہوں نہ اپنی غریب قوم کے اندر ان باتوں پر فخر کرتا ہوں - میں محض اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر اپنی غریب اور مصیبت زدہ قوم کی ممکن خدمت کے لئے قوم کے خیر خواہوں اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے مشورہ سے میدان انتخاب میں آیا ہوں - فیصلے اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں - وہ جسے چاہے خدمت کا موقعہ دے - مجھے آپ حضرات کے احساسات اور تجربے سے امید ہے - کہ آپ کے ووٹ جو قوم کی امانت ہیں - خداوند تعالیٰ کے حکم کے مطابق بے لوث استعمال ہو کر علاقائی ترقی اور حق گوئی کا ذریعہ بنیں گے -

معزز نمائندگان قوم!

یہاں میں ایک غلط فہمی کو بھی دور کرنا چاہتا ہوں - بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں امیدوار کے پاس سرکاری ٹکٹ ہے - یہ بات غلط ہے - سرکاری ٹکٹ کسی امیدوار کے پاس نہیں ہوتا - البتہ ملک کی سیاسی پارٹیاں ٹکٹ دیتی ہیں - ان میں سے ایک پارٹی کنونشن مسلم لیگ بھی ہے - اس کا ٹکٹ ایک سیاسی پارٹی کا ٹکٹ ہے - سرکاری ٹکٹ نہیں ہے ورنہ حکومت خود ہی اسمبلی کے لئے ممبروں کو نامزد کر دیتی - حالانکہ حکومت نے بار بار اعلان کیا ہے کہ کوئی سرکاری افسر یا ملازم انتخابات میں دخل نہ دے - اگر کوئی آدمی ایسا کرتا ہے - تو یہ اس کی بد دیانتی ہے - حکومت کا حکم نہیں ہے - حکومت تو کہتی ہے کہ آپ لوگ دیانتدار اور بے لوث خدمت کرنے والوں کو منتخب کریں - حکومت نے اس سلسلہ میں یہاں تک انتظام کیا ہے - کہ کسی شخص کے ووٹ کا پتہ نہ چل سکے - اور اگر کوئی شخص ووٹ کو ظاہر کرے - تو الیکشن کمشن کے بیان کے مطابق قید کی سزا یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا اسی لئے نہ کسی پرچی پر نمبر اور نہ ہی کسی ووٹر کا نام اور نہ کسی وقت بھی یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ کس نے کس کو اپنا ووٹ دیا ہے - بلکہ اگر کسی پرچی پر مشکوک تحریر ہو - یا کوئی اور نشان لگایا جائے - تو وہ پرچی نشاندہی کی وجہ سے نامنظور شمار ہوتی ہے یہ بالکل غلط پروپیگنڈا ہے - کہ ووٹ کا پتہ لگ جاتا ہے - بہرحال اب ہمارے بی ڈی کے ممبر صاحبان پوری طرح سمجھ چکے ہیں کہ ان کا ووٹ بلا لالچ اور کسی قسم کے ڈر کے بغیر خداوند تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اپنے ضمیر کے مطابق بہتر آدمی کو ووٹ دینا ہے تاکہ وہ ملک و ملت اور خداوند تعالیٰ کی طرف سے جو ذمہ داری اس پر عائد ہوتی ہے - اس سے بری الذمہ ہو سکے - آخر میں آپ حضرات کی خدمت میں اپنی تقریر کا خلاصہ بطور منشور پیش کروں گے -

- میرا مقصد اسلام کی خدمت ہے -
- برے قوانین کی مخالفت اور اچھے قوانین کا اجراء ہے

(باقی اگلے صفحہ پر)

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کا اجلاس

جمعہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء بعد نماز عشاء جامع مسجد چمن شاہ میں جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کا عظیم الشان اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب (فاضل دیوبند) خطیب مسجد و امیر جمعیۃ منعقد ہوا۔ جس میں اکثر اراکین جمعیۃ ومتفقین نے شرکت کی۔ جمعیۃ کی کارگذاری وطریق کار پر بحث وتمحیص کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں راقم نے باجازت امیر صاحب پیش کیں۔ جو باتفاق رائے پاس ہوئیں:-

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک وملت کی حفاظت کے لئے حفاظتی ہتھیار رکھنے کی عام اجازت دی جائے۔ اور بندوق وغیرہ کے لائسنس عام کئے جائیں۔ تاکہ پاکستان کا ہر فرد اپنے ملک اور عزت کی حفاظت کرسکے

(۲) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں جلد از جلد اسلامی قانون نافذ کئے جائیں۔ اور کم ازکم زنا شراب، سودا اور سینما جیسی لعنتوں پر فوری توجہ دی جائے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر اور ہندوستان کے دیگر مسلمانوں پر جو ظلم وتشدد کیا جا رہا ہے۔ (وہ) اب ہماری برداشت سے باہر ہے ہمارا علماء کرام سے مشورہ کرکے مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دی جائے۔

(۴) یہ اجلاس ملک کی تمام جماعتوں سے اپیل کرتا ہے۔ کہ حکومت سے متعلق تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ملک وملت کی حفاظت کے لئے اپنی تمام خدمات حکومت کو پیش کردیں۔ اور اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم مرکزی جمعیۃ کی ہر ہدایت کی پابند ہوگی۔ یہ اجلاس ملک وملت کی کامیابی کے لئے دعائے خیر پر ختم ہوا۔

(محمد عرفان قادری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ)

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا اجلاس

۲۹ اپریل ۱۹۶۵ء بعد نماز عشاء جامع مسجد ریلوے سٹیشن بھکر میں جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا ہفت روزہ اجلاس ہوا۔ اجلاس کی صدارت احقر نے کی اجلاس سے مولانا محبت علی صاحب مدرس مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ وخطیب جامع مسجد مخزن نور نے خطاب فرمایا۔ اجلاس میں مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ بھکر مولانا محمد اکبر خاں صاحب صدر مدرس جامع العلوم مولانا عبدالمجید صاحب خطیب جامع مسجد منڈی ٹاؤن جناب غلام قاسم صاحب۔ جناب منشی اللہ راضی صاحب کے علاوہ کافی اراکین جمعیۃ بھکر نے شرکت فرمائی۔ الحمدللہ اجلاس نہایت کامیاب رہا

(حافظ ممتاز علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر ضلع میانوالی)

جمعیۃ طلباء بھکر کا اجلاس

۲۶ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ بروز جمعرات بعد از نماز عشاء مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر میں جمعیۃ طلباء کا اجلاس منعقد ہوا جس میں جمعیۃ کے اراکین نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

(سیکرٹری جمعیۃ طلباء دارالہدیٰ بھکر ضلع میانوالی)

مجلس تحفظ اہلسنت والجماعت کا قیام

مورخہ یکم محرم الحرام کو چاکیواڑہ میں مجلس تحفظ اہلسنت والجماعت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کے صدر مولانا عبدالصمد، نائب صدر حافظ محمد علی۔ ناظم اعلیٰ حافظ محمد قرار، خازن ایم بشیر الدین اور ناظم نشر واشاعت محمد رمضان چنے گئے۔ مزید آٹھ افراد مجلس عاملہ میں لئے گئے۔ اس مجلس کا کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہوگا۔ مقاصد میں خاص طور پر تبلیغ اسلام، اشاعت توحید وسنت۔ توضیح مسلک اہلسنت والجماعت اور تردید بدعات و رسومات شامل ہیں

(ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ اہلسنت والجماعت مدرسہ تعلیم الفرقان چاکیواڑہ کراچی ۲)

مولوی یوسف کے بارہ میں محترم قاری عبدالغفار صاحب کے تاثرات

مولوی یوسف صاحب جنہوں نے اکوڑہ خٹک کے دو مدرسوں میں تانا بانا اور آنا جانا لگا رکھا ہے۔ ان کے اس فٹ بال پن نے دنیا کو حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ یہاں رہنا اور پھر یہاں سے وہاں جانا پھر یہاں آنا پھر وہاں جانا دو حال سے خالی نہیں ہے۔ یا تو یہ اپنی بدلتی ہوئی اغراض کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں یا مدرسوں والے ان کے باطن کو سونگھ کر ان کو دھتکار دیتے ہیں۔ ہم یقین کے ساتھ کوئی بات نہیں کہہ سکتے۔ مگر ان کا وجود دنیا کے عجائبات سبعہ میں اضافے کا سبب بنا ہوا ہے۔ ان کی وجہ سے والئے سوات تک کو ملحد کہا گیا۔ اور انہوں نے مدارس کے علماء کی آنکھوں میں دھول جھونکی مگر اب تک ان کو آدھا مرید ہاتھ لگا۔ جن کو راحت گل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ وہ کبھی معمولی چیز نہیں ہیں۔ خدا جانے کن ذرائع سے اور کن اغراض کے تحت ولایت کا دورہ کر آئے۔ اور خدا جانے کیا بھی یا نہیں۔ اگر ان کا قافیہ حضرت بادشاہ گل صاحب سے نہ ملتا۔ تو ہم مزید روشنی ڈالتے بہرحال ہم ان درپردہ اموروں سے کسی پر یقینی رائے کا اظہار نہیں کرسکتے نہیں کرسکتے۔ البتہ مولانا قاری عبدالغفار صاحب شہریاری خطیب جامع مسجد بانسار دہ آدم خیل ضلع کوہاٹ مولوی یوسف صاحب کی حرکات کو محترم کوثر صاحب نیازی کے بیان کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ کوثر صاحب نے گھر کے بھیدی کی حیثیت سے مودودی کی ساری لنکا ڈھا دی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ مودودی فرقہ کا ہر پندرھواں آدمی تنخواہ دار ہے۔ محترم قاری عبدالغفار صاحب کا خیال ہے۔ کہ ہر فاسق قیس نہیں ہوتا مگر مجنوں ضرور ہوتا ہے۔ جب کبھی لیلائے مال وجاہ اپنے زہر شکن حسن وجمال کے چہرے سے نقاب اٹھاتی ہے۔ تو مجنونان مال وزر اور بندگان درہم کے عقل وخرد پر حرص وآز کی بجلیاں گر جاتی ہیں۔ محترم قاری صاحب نے اس سلسلہ میں مولوی یوسف کے حالات سے نقاب کشائی کی کوشش کی ہے۔ مگر ہم مولانا سعدالدین صاحب کی خاطر اسے شائع نہیں کرتے۔ جن کی مودودیت زدگی کو ہم غلط فہمی کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ ہاں تو قاری صاحب نے اپنے مضمون میں حضرت

بقیہ صفحہ ۵

- سودی لین دین کی مخالفت اور زرعی اصلاحات میں سودی لعنت کے خلاف اقدامات۔
- ظلم ورشوت کی روک تھام
- رشوت کا انسداد
- علاقہ کی ضروریات ممبران بی ڈی کے مشورہ سے پیش کرنا
- غربت سے نجات کے سلسلہ میں کوشش۔

بقیہ اداریہ

ایسی رہنمائی جو دینی واخلاقی بنیادوں پر اس کے معاشرتی واجتماعی امور کو صحیح کامیابی کی راہ پر ڈال سکے اور اس کے اندر ولولۂ ایقان وعمل کی روح پھونک سکے۔ یہ کام یہی جمعیۃ علماء اسلام اور دینی جماعتوں کے ہی دائرہ عمل کا ہے

یہ پانچ نکاتی لائحہ عمل مستقبل کے کام کی بنیاد بتایا جاسکتا ہے۔ اور اپنی جدوجہد کو ان پنجگانہ امور پر مرتکز کرکے مستقبل کو خوش آئندہ پر امید کیا جاسکتا ہے (ک)

---

۱۴ مولانائے محترم سید بادشاہ گل صاحب یادگار قطب زماں حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ سے بھی دردمندانہ اپیل کی کہ وہ درس بخاری ومسلم کی جگہ اس مودودی کے چیلے کو نہ بٹھائیں۔ جس بخاری کو معاف کیا نہ کسی اور امام کو۔ ہم قاری صاحب کے پورے مضمون کو شائع نہ کرنے کی معذرت چاہتے

مدرسہ اسلامیہ نور ہدایت کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۳، ۱۴ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۵/۱۶ مئی ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ اتوار مدرسہ اسلامیہ نور ہدایت کلور کوٹ بھکر میانوالی میں جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب امیر جامعہ مدنیہ لاہور، مولانا سید نور الحسن صاحب بخاری۔ مولانا دوست محمد صاحب قریشی۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام میانوالی۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی۔ مولانا سید عطاء المنعم صاحب ملتان مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد و دیگر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں

بقیہ :- حضرات اہلبیت کا بیان

اور حکایات بیان کرتے ہیں کہ جب کوفیوں نے حسینؓ بن علیؓ کا فرزندوں سمیت کربلا میں شہید کیا۔ تو آپ کے سوا اور کوئی نہیں بچا تھا۔ جو عورتوں پر محافظ ہو۔ مگر آپ بیمار تھے۔ اور امام حسینؓ آپ کو علی اصغر کہا کرتے تھے۔ جب انہیں اونٹوں پر چڑھا کر یزید ابن معاویہؓ کے سامنے پیش کیا گیا تو ان میں سے ایک نے آپ سے پوچھا۔ اے خدا کے پسندیدہ و محبوب گھرانے کے علی! آپ نے یہ صبح کن حالات میں گذاری؟ آپ نے فرمایا۔ ظلم وستم کے اس ماحول میں ہماری صبح ویسی ہی ہے۔ جیسی کہ قوم موسٰی کی صبح۔ فرعون کی حکومت میں ہوا کرتی تھی۔ کہ شقی ازلی ان کے فرزندوں کو تو مروا ڈالتا تھا۔ اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھ کر غلام بنا لیتا تھا اور ہمیں تو اللہ تعالٰے نے صبر واستقامت اور ایمان واذعان کی وہ قوت بخشی ہے کہ ناموس شریعت کی حفاظت میں ایسے واقعات ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے اور اپنے خالق و مالک کے عشق میں ہم نہ صبح کو جانتے ہیں، نہ شام کو۔ روایات خاندان نبوت کی حفاظت ہمارا نصب العین ہے۔

[اور] حکایات میں ہے کہ ہشام ابن عبدالملک [ا]ن ایک سال حج کرنے کے لئے آیا اور [طو]اف کرکے حجر اسود کو چومنے کے [لئے] بڑھا۔ لوگوں کے ہجوم کی وجہ [سے بو]سہ نہ دے سکا۔ اور سر منبر خطبہ [دینے] کھڑا ہوا۔ اسی وقت حضرت زین العابدین [تشریف لا]ئے۔ آپ نے آتے ہی طواف [کیا اور جب] حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے [بڑھے تو] تمام لوگوں نے از راہ تعظیم حجر [اسود کو خا]لی کر دیا۔ اور جب تک آپ [بوسہ دے کر واپس نہ چلے] گئے۔ اس وقت تک تمام لوگ [دور کھڑے رہ]ے ہے۔ اہل علم میں سے ایک [شخص نے] جب آپ کی یہ ہیبت دیکھی، تو [اس نے] جاکر ہشام سے ذکر کیا۔ کہ اے [امیر الم]ومنین! ان لوگوں نے حجر اسود کا راستہ [تیر]ے لئے تو خالی نہ کیا۔ مگر وہ خوبصورت جوان آیا۔ تو ان سب نے حجر اسود کو چھوڑ دیا ہشام نے کہا کہ میں اس کو نہیں پہچانتا فرزدق شاعر وہاں کھڑا تھا۔ اس نے کہا کہ میں اس کو خوب پہچانتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ اے ابو فراش! وہ کون ہے۔ ہمیں ضرور بتاؤ۔ وہ بہت ہی خوبصورت اور با رعب جوان ہے۔ فرزدق نے کہا۔ خوب غور سے سنو، میں اُس کا حسب و نسب اور صفات و خصائل بیان کروں گا۔ یہ کہہ کر اس نے شعر کہنے شروع کئے۔ جو بخوف طوالت درج نہیں کئے جاتے۔

(۴) ابو جعفر محمد بن علی بن حسین اور آپ کو امام باقر بھی کہتے ہیں۔ آپ معاملات طریقت کی حجت، ارباب مشاہدہ کی بُرھان اولاد نبیؐ کے امام اور برگزیدہ نسل علی ہیں اور آپ علوم کی باریکیوں اور کتاب اللہ کے نکات بیان کرنے میں مخصوص تھے۔ آپ کی کرامات مشہور و معروف ہیں۔

ایک دفعہ خلیفہ نے آپ کو مار ڈالنے کے ارادے سے طلب کیا۔ لیکن جب آپ قاصد کے ساتھ دربار میں گئے۔ تو خلیفہ نے آپ کی بے حد تعظیم و تکریم کی۔ اور تکلیف کے لئے عذر خواہی کرنے کے بعد آپ کو تحفہ دے دیا۔ اور نہایت ادب و سلوک سے آپ کو رخصت کیا۔ بعد میں درباریوں نے کہا اے بادشاہ! آپ نے تو ان کو ہلاک کرنے کے ارادے سے بلایا تھا۔ اور آپ کا یہ سلوک اور تواضع دیکھ کر ہم حیران ہیں۔ اس طریق عمل کا کیا سبب؟ خلیفہ نے کہا۔ کہ امام موصوف جب میرے قریب پہنچے۔ تو آپ کے ساتھ آپ کی دونوں جانب ایک ایک شیر تھا۔ اور وہ مجھے کہہ رہے تھے کہ اگر تو نے آپ کے ساتھ کوئی بُرا سلوک کیا۔ تو ہم فی الفور تجھے ہلاک کر دیں گے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا کی کوئی بھی ہستی یا کوئی چیز جو تجھے اللہ تعالٰی کے عشق و تعلق سے غافل و بیگانہ کر دے وہ تیرا شیطان ہے۔

اے طالب صادق! تو غور کر کہ تجھے کون سی چیز اللہ تعالٰی کی ذات و صفات کے مطالعہ سے روکنے والی ہے۔ پس جو چیز حائل ہو۔ اُسے دفع کر۔ اس کے ہٹانے کے بعد ممنوع و محجوب نہ ہوگا۔ اور ممنوع کے لئے کسی طرح مناسب نہیں کہ وہ اللہ تعالٰے سے قربت کا دعویٰ کرے۔

آپ کے ملازموں میں سے ایک ملازم خاص آپ سے روایت کرتا ہے کہ جب تھوڑی رات گذرتی اور آپ اپنے اوراد و وظائف سے فارغ ہو جاتے۔ تو ذکر و مناجات باواز بلند فرماتے۔ اور کہتے۔ اے میرے معبود! رات آگئی اور دنیوی بادشاہوں کے تصرفات ختم ہو گئے۔ اور تیری آسمانی بادشاہت کا آغاز ہوا۔ ستارے آسمان پر ظاہر ہوئے اور تمام مخلوقات سو ... [نا]پید ہوئی۔ انسانوں کی آوازوں اور ہنگاموں نے سکون پکڑا ہے ان کی آنکھیں سو گئی ہیں۔ اور انسان مخلوق کے دروازوں سے بھاگ گئے ہیں۔ بنو امیہ آرام کئے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنا کار آمد اشیا چھپا لی ہیں۔ انہوں نے اپنے دروازے بند کر لئے ہیں۔ اور چوکیدار دروازوں پر پہرہ دے رہے ہیں۔ اور جو لوگ اُن سے اپنی حاجتیں وابستہ کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی حاجتیں چھوڑ دی ہیں۔ لیکن مخلوقات کے ان حالات کے برعکس اے خالق کائنات! تو ہمیشہ زندہ و قائم ہے۔ اور سب کچھ جاننے دیکھنے والا ہے۔ نیند یا غنودگی تیری ذات پر طاری نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی وہ تیرے لئے جائز ہے۔ اور وہ شخص جو تجھے ان صفات کے ساتھ شناخت نہیں کرتا۔ تیری امداد و اعانت سے محروم رہتا ہے۔ اے وہ ذات! کہ جسے کوئی چیز اپنے ارادوں اور فیصلوں کی تعمیل سے باز نہیں رکھ سکتی۔ تیری بقاو دوام پر رات دن کا تغیر کوئی اثر نہیں ڈالتا تیری رحمت و بخشش کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں اُن لوگوں کے لئے جو یقین و اخلاص سے پکارتے ہیں۔ اور تیرے تمام خزانے اُن پر فدا ہیں۔ جو تیری حمد و ثنا بیان کرتا ہے۔ تو وہ خدا ہے۔ جس پر سوالیوں کے سوال کا رد کرنا جائز نہیں۔ اور مومنوں میں سے جو بندہ تیرے دروازے پر سوال کے لئے پکارے تو وہ کبھی محروم نہیں جاتا۔ وہ تیرے زمین و آسمان میں سے جو کچھ مانگے وہی تیرے ہاں سے انتہائی فراوانی کے ساتھ پائے گا۔

(۵) حضرت ابو محمد جعفر بن صادق رضی

آپ ایک صاحب حال اور نیک سیرت امام ہوئے ہیں۔ آپ کے ظاہری اور باطنی خصائل نہایت پسندیدہ تھے۔ اور تمام علوم میں آپ کے نکات و معانی بہت عمدہ ہیں اور مشائخ میں رقت کلام اور وقوف معنی کی وجہ سے آپ بہت مشہور ہیں۔ آپ کا فرمان ہے کہ خدا کا سچا عاشق مخلوقات سے روگردانی کئے ہوتا ہے۔ اس کے نزدیک غیر اللہ کی کچھ قدر و منزلت نہیں ہوتی مسلمان کی عبادت توبہ کے بغیر درست نہیں۔

(ماخوذ از کشف المحجوب مصنفہ حضرت علی ہجویریؒ المعروف داتا گنج بخشؒ)

انتقال پر ملال

یہ خبر بڑے رنج و غم سے سنی جائیگی کہ حضرت مولانا سید حفیظ اللہ صاحب نقشبندی اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو قرآن پاک کی تعلیم سے غیر معمولی شغف تھا۔ اللہ تعالٰے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی لازوال دولت سے مالا مال فرمائے۔ بندہ مع جملہ اراکین مدرسہ مظاہر العلوم اس غم میں برابر کا شریک ہے۔

(محمد عبد الجلیل انصاری مدرس مظاہر العلوم کوٹ ادو)

دینی مدارس

دار العلوم عربیہ حمایت الاسلام غلجی کنڈر خیل میں تعزیتی اجتماع

مورخہ ۲۹ اپریل بروز جمعرات دار العلوم عربیہ حمایت الاسلام غلجی کنڈر خیل میں تعزیتی اجتماع بربارۂ وفات جناب مولوی فضل رحیم صاحب عرف (مسکین) موضع مالو اور مولانا عبد الرحمان صاحب موضع مٹہ کے منعقد ہوا۔ جس میں تمام مدرسین صاحبان بمعہ مہتمم صاحب جناب میاں محمد اور تمام طلباء کرام و دیگر اراکین مدرسہ شریک ہوئے۔ ختم قرآن پاک کے بعد جناب بادشاہ صاحب مولوی سید محمد اعظم شاہ صاحب مدرس دار العلوم نے مولوی صاحبان مرحومین کے علمی عملی اور اخلاقی فضائل بیان کئے۔ پھر مولانا امین الحق صاحب نے مزید تبصرہ کیا۔ بعد میں جناب میاں محمد جان صاحب مہتمم دار العلوم نے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت مانگی اور پسماندگان کے ساتھ شرکت غم کا اظہار کیا۔ (نور الحق نور ناظم نشر و اشاعت)

جلسہ

۲۲ مئی ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء سنہری جامع مسجد سٹلائٹ ٹاؤن بلاک اے سرگودھا میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک جلسہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی صدارت میں منعقد ہوگا۔ جس میں جناب مولانا کوثر نیازی صاحب تقریر فرمائینگے

الداعیان

(اراکین مجلس منتظمہ کمیٹی مسجد ہذا)

সাপ্তাহিক তরজুমানেইসলাম লাহোর
PHONE No. 67715
WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE
REGD. L. No. 7132
Price 12 Paisa
شمارہ ۱۹ | ۱۲ / محرم الحرام ۱۳۸۵ھ | ۱۴ / مئی ۱۹۶۵ء | جلد ۸

بقیہ صفحہ اوّل

اس طرح کی کوششیں ماضی میں بارہا کی جا چکی ہیں۔ اور ایک تشنہ تمنا سے زیادہ ان کی کوئی حقیقت نہیں رہی ہے۔

ایک بات اور عرض کر دوں۔ اس طرح کے اسلامی محاذ کی تشکیل کی راہ میں حائل ہونے والا سنگِ گراں وہ گروہ بنیگے جو اگرچہ دین کے مدعی ہیں۔ لیکن جن کے اغراض و مقاصد جماعتی انفرادیت و عصبیت سے آگے نہیں بڑھتے ہیں۔ اور جن کی تمام پیش قدمیاں و پس گامیاں اپنے گروہی مفادات کے اردگرد گھومتی ہیں۔ جو اپنے اپنے مخصوص نقطۂ نگاہ سے اسلام کے وکیل، ملت کے ہمدرد اور پاکستان کے بہی خواہ بنا کرتے ہیں یہ ذہنیت اندر و باہر سے براہِ راست بھی اور بالواسطہ بھی موافقانہ و مخالفانہ رعب میں سدِ راہ بن سکتی ہے۔ (کمال)

خوشخبری

مدرسہ عربیہ حسینیہ مدنیہ تعلیم القرآن آدھی وال جھنگ صدر میں الحمد للہ ستر طلبہ و طالبات مصروف تعلیم ہیں۔ بیرونی اور نادار طلبہ کیلئے طعام و لباس وغیرہ کے علاوہ، ماہوار وظیفہ کا بھی معقول انتظام ہے۔ شوقین طلبہ درج ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔
(مولوی) عبد العزیز صدر مدرس مدرسہ ہذا

ٹیوبل شہر میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام و خدام الدین کا تازہ پرچہ ایجنٹ عبد القیوم منڈی سیلگراں [illegible] شہر سے خرید فرمائیں۔
منیجر
پرچہ گھر پر پہنچانے کا بھی خاص انتظام ہے۔

مجلس شوریٰ کندہ کوٹ کا اجلاس

مورخہ یکم مئی ۱۹۶۵ء بمقام ضلعی دفتر جمعیۃ کندہ کوٹ میں ضلعی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل فیصلہ طے ہوا۔

(۱) امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد نے یہ فیصلہ طے فرمایا۔ کہ صوبائی اسمبلی کے دونوں امیدوار چونکہ شرعی نقطۂ نظر سے نااہل ہیں۔ اس لئے جماعت کا کوئی رکن کسی بھی امیدوار کی ورک یا مدد نہ کرے۔ باقی ووٹ دینے کے لئے خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر کر کے بغیر کسی شخصی تعلق کے خاص للّٰہیت کی بنا پر جو بھی امیدوار دین کے لحاظ سے وہ بہتر سمجھے اس کو ووٹ دے۔ کسی بھی ذاتی تعلقات کے خیال میں نہ آئے۔ خوفِ خدا اور شرعی جواز کو مدنظر رکھے۔

(۲) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور کے مرکزی اپیل پر غور و خوض کر کے مندرجہ ذیل حضرات نے مرکز کی امداد کے لئے چندہ لکھوایا۔ (جزاک اللہ)

نام	رقم
(۱) میاں رشید احمد صاحب سیال کندہ کوٹ	۵۰ — ۰
(۲) مولوی نور الدین صاحب بجلکانی	۵ — ۰
(۳) مولانا دینی بخش صاحب امیر ضلع	۵۰ — ۰
(۴) مولوی محمد ابراہیم صاحب	۱۰ — ۰
(۵) مولانا عمر الدین صاحب کھوسہ	۱۰ — ۰
(۶) مولانا محمد مراد صاحب	۵ — ۰
(۷) میر نصر اللہ خاں صاحب باجکانی	۲۰ — ۰
(۸) سیٹھ عبد المجید صاحب	۲۰ — ۰
(۹) میر یار محمد خاں صاحب کھوسہ	۲۰ — ۰
(۱۰) میر علی نواز خاں صاحب کھوسہ	۳۰ — ۰
(۱۱) مولانا سید احمد شاہ صاحب	۵۰ — ۰
(۱۲) میر صبح صادق خاں صاحب کھوسہ	۱۲۰۰ — ۰
(۱۳) حاجی میر محمد صاحب ناظم ضلع	۳۰ — ۰
(۱۴) مولوی غلام رسول صاحب بجارانی	۳۰ — ۰
(۱۵) گل محمد خاں صاحب سومرہ	۲ — ۰
میزان	۱۵۳۲ — ۰

(ماسٹر احمد خاں ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کندہ کوٹ)

بھارت سے پاکستان کا احتجاج

بھارت نے پاکستان ایئرفورس کے ایک ٹرانسپورٹ طیارے کو پالم کے ہوائی اڈے پر روک کر باہمی سمجھوتے کی خلاف ورزی کر کے پاکستان کے خلاف اپنے جارحانہ رویہ کا ایک اور ثبوت دیا ہے۔ یہ طیارہ پروگرام کے مطابق ڈھاکہ جا رہا تھا اور اس پر ملازمین کے خاندانوں کے افراد سوار تھے۔ جو چھٹی پر مشرقی پاکستان جا رہے تھے۔ بھارتی حکام نے اس طیارے کو پہلے کلیرنس دے دی تھی۔ لیکن بعد میں اسے روک لیا اور ۲۶ گھنٹے تک روکے رکھا۔ اور طیارہ کے عملہ کو اور مسافروں کو ہراساں کیا پاکستان نے بھارت کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں مظاہرے

آل انڈیا ریڈیو کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں شیخ عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کی گرفتاری کے خلاف زبردست مظاہرے جاری ہیں۔ ریڈیو نے بتایا کہ سرینگر میں آج ایک مشتعل ہجوم نے ایک تھانے پر حملہ بول دیا اور تھانے میں موجود پولیس پر زبردست پتھراؤ کیا۔ مظاہرین نے تھانے کو آگ لگانے کی کوشش بھی کی۔ پولیس نے اپنی حفاظت کے لئے پہلے لاٹھی چارج کیا اور بعد ازاں گولی چلا دی۔ مظاہرین نے مخالف سیاسی جماعتوں کے دفتروں پر بھی حملے کئے۔ ان کے فرنیچر کو نقصان پہنچایا۔ اور کاغذات جلا دیئے۔ ایک مسافر بس اور بجلی کے ایک ٹرانسفارم کو آگ لگا دی گئی۔ اور ٹریفک میں بھی رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ پولیس کو مشتعل مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے متعدد بار لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ جس سے بیسیوں افراد زخمی [illegible] اور ۶۲ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

سرگودھا میں

ترجمان اسلام۔ خدام الدین [illegible]
حافظ محمد صادق جامع مسجد [illegible]

اور

حافظ بک سٹال بلاک [illegible]
[illegible] کریں۔ منیجر
پرچے گھر پر پہنچانے کا بھی [illegible] ہے۔

پیشین گوئیاں:-

پیر صاحب دیول

بیچارا پیر دیول صاحب تو غلط باتوں میں مشہور
ہے۔ مگر وہ مغرور ہے۔ اس لئے کہ جہاں
حقیقت نہ ہو وہاں ملمع سازی کی ہی جاتی ہے
پیر صاحب پہلے عجیب وغریب قسم کے پیر ہیں۔
انہوں نے ایک ناقابل بیان باطنی حقیقت کو
(جس کا مطلب صحیح تعلق باللہ کے سوا کچھ نہیں ہے)
مزاروں کی لونڈی بنایا۔ صدر صاحب کے
لئے پیشین گوئیاں کیں۔ مراقبوں کو رسوا کیا۔
مراقبہ بازوں کی ٹولی بٹھائی۔ مراقبے لکھتے گئے
پھر اجماع مراقبات سے فتح وظفر کا نتیجہ، اور
مودودی صاحب کے مردود اور خائب و خاسر
کرنے کا فیصلہ اخذ کیا۔ پھر چلے کشی کا اعلان
۔ یہاں ہمیں مرزا محمود قادیانی کا خطبہ یاد
آیا۔ جب ملک بھر میں تحریک ختم نبوت کی
گرما گرمی تھی اس نے بھی کہہ دیا تھا کہ یہ لوگ
کامیاب نہ ہوں گے۔ ہم اسی وقت سمجھ گئے تھے
اس الہام کا ماخذ ظفر اللہ خان ہے جس نے
گولیاں چلانے مطالبات نہ مانے جانے اور مسلمانوں
کو دبانے کی اطلاع اپنے خلیفہ کو کر رکھی تھی۔

آج سے پہلے کسی اللہ والے نے تصوف
ولایت اور بزرگی کا ایسا ڈھنڈورا نہیں پیٹا۔
یہ بھی غنیمت ہے کہ ایک دن اخبار میں ایک
بیان آتا ہے تو دوسرے دن وہ اس کی تردید
کر دیتے ہیں۔ بہرحال ہم صدر محمد ایوب خان صاحب
سے ایسے ناداں دوستوں سے دور رہنے اور
ان کی حوصلہ افزائی نہ کرنے کی درخواست کرتے
ہیں۔ جن کے بیانات سے الٹا نقصان ہو سکتا
ہے۔ اور ان کی وجہ سے معزز صدر صاحب
کی ذات زیر بحث آتی ہے۔ اگرچہ اس کی
تردید ہو گئی ہے کہ صدر صاحب پیر صاحب
کے مرید نہیں ہیں (بلکہ عین ممکن ہے کہ پیر
صاحب صدر صاحب کے مرید ہوں) بہرحال
ایسی پیشین گوئیاں تو درخور اعتنا نہیں ہیں۔
چودھویں صدی کے بزرگوں کی یہ ایک مشہور
قسم ہے۔

جناب مودودی صاحب

(ل) البتہ ایک اور طرح کے بزرگ بھی
پیدا ہو گئے ہیں جو طلب اقتدار تصوف کی
راہ سے نہیں چاہتے بلکہ تصوف کی مخالفت
اور سلف وخلف علماء کی تنقیص کر کے اسلام
کی واحد اجارہ داری کا نقارہ بجا کر اسلام
پسند و نیک فطرت لوگوں کے ہاتھ سے
اپنے سر پر تاج اقتدار رکھنا چاہتے ہیں۔ اس
لائن میں پرویز کی قسم کے بہت سے افراد
کھڑے ہیں مگر مودودی صاحب کو اس فن میں
ید طولیٰ حاصل ہے۔ وہ اس فن میں سلطان القلم
مرزا غلام احمد قادیانی سے بھی سبقت لے گئے
ہیں۔ انہوں نے تنخواہ دار قلمکاروں اور فن کاروں
کی ایک ٹولی بنا رکھی ہے جو اس کی ہر بات کو
صحیح ثابت کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔
(ب) جیسے صدر ایوب خان صاحب کے
صحیح کارکن کم تھے اور الوباٹے قسم کے زیادہ
تھے۔ اسی طرح مودودی صاحب نے مس جناح
کے لئے الوباٹوں کی اچھی خاصی مقدار مہیا کر دی
تھی۔ اور وہی لوگ بقول مودودی صاحب کے
اس (بے عیب) خاتون کے شکست کے باعث
بنے۔ یہاں ہمیں کسی ایک فریق کے الوباٹوں
سے بحث نہیں ہے۔ جو فضا کو گرمانے اور
امن و امان کے لئے خطرہ پیدا کرتے رہے۔
ان کے ستونوں کی پیشین گوئیاں بتانی ہیں۔ پیر
دیول قدس سرہٗ کے بالمقابل مودودی صاحب نے
ملتان اسٹیشن پر یہ پیشین گوئی کر دی کہ اماں جی
بڑی اکثریت سے جیتیں گی ــــ آپ نشۂ اقتدار
میں اتنے مست تھے کہ اس وقت آپ کو
بلی کی طرح چھیچھڑے ہی چھیچھڑے نظر آ رہے
تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے مجبور کیا گیا تو
میں وزارت سنبھال لوں گا۔ آپ نے اولیاء
کے کشوف و کرامات کا مذاق اڑایا تھا۔ اللہ
تعالیٰ نے آپ کو اس کی سزا دی۔ آپ سے
تو امریکہ کے مبصرین زیادہ بزرگ ثابت ہوئے
جنہوں نے اپنے ایجنٹ تو استعمال کئے۔ مگر
ملک بھر کے حالات کا صحیح جائزہ لینے میں غلطی
نہیں کی ــــ جیسے شیطان بدر کی لڑائی میں کفار
کی حوصلہ افزائی کرتا رہا مگر جب فرشتے دیکھے

(باقی ص ۹)

مستقبل کی پکار

صدارتی انتخاب کا مرحلہ ختم ہوچکا ہے ملک کا انتخابی بحران بھی باقی نہیں رہا۔ کہیں کہیں فتح کا غرور اور شکست خوردگی کا اثر ظاہر ہوتا ہے مگر انشاءاللہ تعالے جلد ہی تمام فضا پرسکون ہوجائے گی۔

اس موقعہ پر ہم ایک اہم بات توجہ میں لانا چاہتے ہیں جسے شاید حصول اطمینان و سکون کے بعد بھلاہی نہ دیا جائے۔

مغربی اور مشرقی پاکستان میں صدارتی امیدواروں کے تعارفی اجلاسوں کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا ان اجلاسوں میں شریک ہونے والوں کو یہ موقعہ بھی دیاگیا تھا کہ وہ صدارتی امیدواروں سے ملکی مسائل پر سوالات کریں۔ اور ان کے جوابات سنیں۔

یہ سوالات؛ جو مشرقی اور مغربی پاکستان میں دریافت کیے گئے اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں، اور ان کے جوابات بھی اشاعت پذیر ہوئے۔ ریڈیو پاکستان بھی ان سوالات وجوابات کو اپنے خصوصی پروگراموں میں دہراتا رہا ہے پڑھنے اور سننے والوں نے غور کیا ہوگا۔ کہ ہر جگہ ان سوالات کی بیشتر نوعیت یکساں رہی ہے۔ گویا قوم وملت کے یہ وہ متفقہ مطالبات ہیں جنہیں ہرجگہ اور ہر زبان پر دھرایا جاتا رہا ہے۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قوم و ملت کی اصل خواہش اور آرزو کیا ہے۔ بہت کم بلکہ شاذونادر لوگوں نے نظام حکومت سے متعلق سوالات کیے ہیں۔ ان کی دلچسپیاں پارلیمانی یا صدارتی طرز حکومت سے زیادہ مندرجہ ذیل امور پر رہی ہیں۔

(۱) پاکستان کے آئین کو اسلامی قوانین کے سانچے میں ڈھالنے کی زبردست خواہش (۲) عائلی قوانین پر عام ناپسندیدگی کا اظہار (۳) ملک سے بدعنوانی، رشوت ستانی عام اشیاء صرف کی گرانی اور معاشرتی برائیوں کے ازالہ کی فوری کارروائی کی خواہش۔ (۴) اسلامی ملکوں کے ساتھ پاکستان کے گہرے تعلقات کے قیام کا جذبہ (۵) کشمیر کے سلسلے میں بھارت کے ساتھ فیصلہ کن معاملہ کرنے کی خواہش۔ (۶) امریکہ، روس اور برطانیہ وغیرہ کی طرف سے ہندوستان کو ملنے والی بے تحاشا فوجی و اقتصادی امداد پر تشویش کا اظہار (۷) خارجہ پالیسی میں پاکستان کے موقف سے موافقانہ یا مخالفانہ دلچسپی (۸) ملک میں بڑھتی ہوئی اجارہ دارانہ سرمایہ داری وسرمایہ کاری سے عوام روز بروز جن ختم نہ ہونے والے مصائب ومشکلات میں گرفتار ہوتے چلے جارہے ہیں اس پر بےزاری کا اظہار اور اسے ختم کرنے کا مطالبہ، وغیرہ وغیرہ ہرجگہ، تعارفی اجلاسوں میں زیادہ تر اسی نوعیت کے سوالات ہوتے ہیں۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے ملک کے عوام کن حالات سے گذر رہے ہیں۔ روزمرہ کی زندگی میں کن مشکلات سے انہیں دوچار ہونا پڑرہا ہے۔ اور ان کی یہ عام خواہش ابھی تک کتنی شدید ہے کہ ہمارے ملک کا آئینی نظام خالص اسلام پر مبنی ہو۔ عائلی قوانین کے خلاف کتنی زبردست بےچینی پائی جاتی ہے کہ تقریباً ہر اجلاس میں اس کی تنسیخ وترمیم سے متعلق سوالات کیے گئے۔

کامیاب امیدوار محترم صدر محمد ایوب خان صاحب کا اب یہ فرض ہوجاتا ہے کہ وہ آئندہ، عوامی خواہشات کی پاسداری کرتے ہوئے جلد سے جلد ایسی تبدیلیاں لائیں جو عوام کے مشترکہ مذہبی رجحانات اور احساسات کے مطابق ہوں۔ جن کا متفقہ اظہار تعارفی اجلاسوں میں کیے گئے سوالات سے بخوبی ہوجاتا ہے۔

بلاشبہ انتخابی معرکے میں بہت سی ناشائستہ باتیں کہی گئی ہیں۔ بعض خفیہ اور مفاد پرست طبقوں کی انگیخت پر، شروفساد کی زبانیں بھی کھولی گئی ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ عارضی نوعیت کا ... اسے مستقل حیثیت ہرگز نہیں دینی چاہ... ہمیں خوشی ہے کہ صدر محمد ایوب خان ... اور متکبرانہ ذہنیت کی بجائے ہمدردانہ ... اختیار کیا ہے بلکہ سب کو تعاون کی ... دی ہے۔ اپوزیشن پارٹیوں کو بھی چاہ... وہ خوش دلی اور حوصلہ مندی کے ساتھ ... کا فیصلہ قبول کریں۔ شکست خوردہ ذہن... ظہور وغلبہ سے اپنے آپ کو بچانا چا... فاتح کا غرور وتکبر اور شکست خوردہ کی ا... جذبہ رقابت سے ملک وملت کو شد... مصائب سے دوچار ہونے کا امکان ہ... ملک وملت کے دشمن اس صورت ... سے فائدہ اٹھائیں گے۔ بیرونی ممالک ... پاکستان کے وقار کو شدید نقصان پہنچ... فتح وشکست کی نمائشی اور غیر شریفانہ ج... یا ماتم آرائیوں میں پڑے بغیر، تعمیری کا... لگ پڑنا ضروری ہے۔ تاکہ فضا میں جو تلخ... کبیدگی پیدا ہوگئی ہے اس کا بھی ا... اور اسے ذاتی یا گروہی فتح وشکست ... نہ بننے دیا جائے۔

عوام جو کچھ چاہتے ہیں، اس کا ... تعارفی اجلاسوں میں کیے گئے سوالات ... ہوچکا ہے۔ ان سوالات کے جوابات ... یا رد سے نہیں دیے گئے بلکہ وعدو... یقین دہانیوں کی صورت میں دیے ہیں ... محترم صدر ایوب خان کو خدا کا شکر ... ہوئے ان وعدوں اور یقین دہانیوں ... کرنا چاہیئے۔ یہ ان کا اخلاقی اور قومی ... ہے۔ ناکام ہونے والوں کو صف ما... کی جگہ حوصلہ مندی سے ان کیے گئے و... یقین دہانیوں کے ایفاء کی رفتار ... نظر رکھ کر، اپنے حریف کو مجبور ک... کہ وہ انہیں پورا کرے۔

اس طرح ملک کا سیاسی مط... بری طرح سے غبار آلود ہوچکا ہے ص... ملک کے عمومی حالات میں استحکام ... ہوجائے گا۔ تعمیری کاموں کی رفتار ... اب بہت بڑی سوجھ بوجھ، احتیاط ... دلی۔ حوصلہ مندی، غور وفکر۔ اور تلا... کی ضرورت ہے۔ اب ملک میں ... خوشحال، مفاہمانہ اور ارتقاء پذیر ... بنیاد رکھنا ہے۔ جس کی تمامتر تشکیل ... اصولوں اور کتاب وسنت کے قوانین ... میں آئے ——

عوام کی خواہش، ان کے ... اور ان کے دلی احساسات یہ ہی ...

۲۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام — لاہور

جمعہ — ۱۵ر جنوری ۱۹۶۵ء

صدر ایوب خان کی کامیابی

جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل اجلاس منعقدہ (۲۰ر دسمبر ۱۹۶۴ء) نے اسلام کے قرآن محکم عقیدہ اور مسلمہ مسئلہ کو دہرایا کہ عورت سربراہ مملکت نہیں بن سکتی۔ مگر اس نے محمد ایوب خان صاحب کی حمایت کی ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے سے بھی انکار کردیا اس کی وجہ صرف دینی غیرت تھی۔ اگرچہ محمد ایوب خان صاحب نے عائلی قوانین میں ترمیم کے وعدے کرکے اور اس کے بعض اجزاء کو اسلام کے خلاف مان کر اپنے آپ کو سخت فتوی کی زد سے بچالیا تھا۔ اور ایک مسلمان کے بارہ میں ایسا ہی گمان کرنا مناسب بھی ہے۔ تاہم نقد سودا کے طور پر ان کی منسوخی کا اعلان نہ کرنا سوہان روح تھا۔ اور یہی باعث تھا جمعیت کے فیصلے کا۔ کیونکہ قرآن و اسلامی مسائل کے وقار کا سوال کسی کی ذاتی وقار یا حکومت کی بے سطح کے سوال سے بہرحال مقدم ہے۔

اللہ تعالٰے نے اس ملک کو ان نیک بندوں کی دعاؤں سے جو خانہ کعبہ کی دیوار سے چمٹ کر پاکستان کے لئے دعائیں مانگا کرتے ہیں۔ کسی خطرناک حادثہ سے بچالیا۔ اور صدر محمد ایوب خان کو ایک موقعہ اور دیا۔ مگر یہ محض اس لئے دیا ہے کہ اگر وہ اس مہلت میں اپنی غلطیوں سے باز آجائے۔ میری عظمت کی دہلیز پر سر جھکائے۔ میرے پیارے رسول کے بتائے ہوئے نظام اسلامی کو اپنائے ملک میں نیکی پھیلائے۔ برائی ختم کردے اسلام کا جھنڈا بلند اور مسلمانوں کا سر اونچا کرے تو اس کو دین و دنیا کی نعمتیں اور بھلائیاں بخش دوں اور ہر دوسرا میں اس کو عزت سے سرفراز کروں۔ اور اگر وہ اس فتح کو اپنی ذاتی خوبی اور خانہ زاد کمائی سمجھ کر بگڑ بیٹھے تلافی مافات نہ کرے۔ اپنے مالک کے پیمان وفا کا خیال نہ رکھے۔ روزہ نماز اور دین فطرت کے تابع بن کر علماء حق کے مشورے قبول نہ کرے، معاشرے کو اسلامی بنانے کی کوشش کرنے کی بجائے خرمستیوں کی عام اجازت دیدے تو پھر اس کو پکڑوں اور سخت پکڑوں کہ کوئی بچانے والا نہ ہو۔ اس سے حکومت چھین لوں، اس پر اس کے دشمن مسلط کردوں اور اس کو وہ عذاب چکھاؤں جو بڑا دردناک ہے۔ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا

اب کے اللہ تعالٰے نے ایوب خان پر بڑا فضل کیا۔ بریلوی جمعیۃ العلماء (مولوی محمود شاہ والی) نے عورت کی حمایت کی۔ حضرت مولانا تھانوی رح اور دیوبند کے فتوے کو بے موقع اور غلط استعمال کیا گیا۔ ایوب خان کا نام محرف قرآن رکھا گیا۔ جماعت اہلحدیث نے بھی عورت کی حمایت کی۔

ظفراللہ قادیانی بھی کہہ گیا کہ عورت خلیفہ ہوسکتی ہے۔ شیعوں نے بھی ایوب خان کی مخالفت کی۔ پرویز کے آدمی بھی لاہور میں مس جناح کی رونقوں میں شریک رہے۔ آغاخان نے بھی دورہ کیا۔ مودودی فرقہ نے امریکی قسم کی ساری طاقت خرچ کردی۔ چودھری محمد علی کا نظام اسلام بھی خوب ٹکرایا سرخپوشوں اور نیشنلسٹوں نے بھی اعلان جنگ کردیا۔ کونسل مسلم لیگ تو اصلی رقیب تھی۔ پھر ان لوگوں کی پشت پر کالجوں کے نیک نیت اور نوعمر لڑکوں کی ٹڈی دل فوجیں تھیں سینوں پر لالٹینیں لگائے دیہات میں پھیلے ہوئے تھے۔ وکیلوں کی ساری برادری بھی ان کے ساتھ تھی۔ جتنے معزول شدہ۔ ستم رسیدہ، دھتکارے اور نکالے ہوئے تھے وہ سب میدان میں سرگرم عمل تھے۔ ریٹائرڈ ایڈووکیٹ جنرل محمد انور صاحب۔ پرانے جسٹس شبیر صاحب۔ اعظم خان اور شوکت حیات خان صاحب حتی کہ ۳۲ میل لمبے جلوس والے مرد آہن عبدالقیوم صاحب کی اہلیہ محترمہ بھی برقعہ پہن کر اس جہاد میں شریک ہوگئیں۔ کشمیر کے معزول صدر خورشید بھی شیر بنے ہوئے تھے۔ چودھری غلام عباس صاحب پر بھی ماں کا سایہ پڑ گیا تھا۔ فتوے بھی شائع ہوئے۔ مسئلے بھی تبدیل کئے گئے۔

بی۔ ڈی کا الیکشن ایوب و فاطمہ کے نام سے ہی لڑا گیا۔ اور بنگال میں ۹۵ فیصد ووٹ ماں کے لئے مخصوص سمجھے گئے۔ ۲۱ر دسمبر ۱۹۶۴ء کے دن صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں اپوزیشن پارٹی کا ابھار اور تمتماتے چہرے قابل دید تھے۔ محترم نواب زادہ افتخار احمد صاحب کی گرج کی تاب مسعود صادق صاحب نہیں لاسکتے تھے۔ اگرچہ غصہ اور شرمندگی کے ملے جلے جذبات سے یہ کہدیا کہ تمہاری حکومت ۲۲ر مارچ تک رہے گی بلکہ ۵ سال تک اور ہوگی۔ تمہاری ضمانت ضبط ہوگی۔ لیکن یہ آواز فضا میں گم ہوگئی۔

جب ۲ر جنوری کا سورج طلوع ہوا۔ ایک اخبار میں پڑھا گیا کہ آج ۲ر جنوری کو محترمہ مس جناح پاکستان کی صدر منتخب ہوجائیں گی۔ بھارت کے ہندو بھی بغلیں بجا رہے تھے۔ امریکہ کے چودھری اور ان کے پاکستانی ایجنٹ گوش برآواز تھے۔ پولنگ نہایت باقاعدگی سے ہو رہا تھا علیحدگی میں پرچی پر چرخی لگا۔ تو وقت خدا تعالٰے کے سوا کسی کا خوف یا دباؤ نہ تھا۔ اور یقین تھا کہ سرکاری دھاندلی بھی نہیں ہے اب تو ماں ہی ماں ہے۔

ماں شفقت کے پر بچوں کے لئے پھیلائے بیٹھی تھی۔ اور فیصلہ ہوچکا تھا کہ فیوز بلب کابینہ میں نہ لئے جائیں گے۔

یار لوگ کوٹ پتلونوں کی شکنیں ٹھیک کر رہے تھے۔ فتح کے نقارہ پر بجنے کے لئے چوب اٹھائی گئی تھی۔ اور بعض جگہوں پر بورڈ لگ گئے تھے کہ ماں جیت گئی۔ پیشگی فتح پر مبارکبادیں دی جارہی تھیں۔

آہ۔ کہ اس سب کچھ کے باوجود ووٹ شماری کے بعد جو آواز کانوں میں پڑی وہ عورت پر مرد کی قوامیت کا فطری اعلان تھا۔ قدرت نے ایوب خان کے حق میں فیصلہ دیدیا۔ جن کو ان چند مہینوں میں ہر ایرا غیرا نتھو خیرا گالیاں دینا ہی شرافت کا کمال سمجھ بیٹھا تھا۔ اور ہر بوالہوس یہی چاہتا تھا کہ گرتے ہوئے کے چوتڑ پر میں بھی لات ماردوں۔ آج اللہ تعالٰے نے اپنی قدرت کا کرشمہ دکھایا۔ کہ اختیار عوام کا نہیں بلکہ میرا ہے۔

اقتدار اعلی عوام کا نہیں بلکہ میرا ہے۔ میں جسے چاہوں عزت دوں۔ جسے چاہوں ذلیل کروں۔ میرے حکم میں کوئی شریک نہیں ہے۔

(ورق الیکٹس)

ایوب خان! خدا سے ڈرو۔ وہ آپ کے ساتھ اس سے بھی سخت سلوک کر سکتا ہے۔ وہ منٹوں میں سب کچھ کر سکتا ہے دیکھنا اس کامیابی کو غلط کار پیروں کی دین نہ سمجھنا۔

یہ اللہ تعالےٰ کی مہربانی اور امتحان ہے اتنے بڑے احسان کی قدردانی کرتے ہوئے اس کے سامنے جھک جاؤ۔ انسان فرشتہ نہیں ہو سکتا۔ ہم صحابہ نہیں بن سکتے مگر اس مملکت میں جو اسلام کے نام سے معرض وجود میں آئی ہے۔ خدائے اسلام کے احکام کی توہین اور اس سے بغاوت کی اجازت نہ ہونی چاہیئے اور ہم صفائی سے کہہ دیتے ہیں کہ مرکز کا استحکام اور ملک و ملت کی بھلائی اسلام اور صرف اسلام میں ہے۔ آپ اسلام کے وفادار بنیں۔ علماء امت آپ کے ساتھ ہوں گے اور اس اسلامی ملک میں کوئی طاقت آپ کا بال بیکا نہ کر سکے گی۔ ورنہ ایک چھوٹا سا امتحان اور چھوٹی سی قیامت آپ دیکھ ہی چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو، ہم کو۔ حکام کو اور سارے عوام کو فرض شناسی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ وما علینا الا البلاغ ۔ (غلام غوث)

کشمیر

پاکستان میں صدارتی انتخاب کی کشمکش کے دوران، بھارت کی پارلیمنٹ نے بھارتی دستور کی دو دفعات کا کشمیر پر بھی اطلاق منظور کر لیا ہے اس طرح گویا بھارت میں کشمیر کے باقاعدہ انضمام کی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ یہ صورت حال پاکستان کے لئے تو خطرناک ہے ہی، لیکن اس پورے علاقہ کے امن کے لئے تشویشناک حیثیت رکھتی ہے۔

یہ بات کوئی راز نہیں ہے کہ ہندوستان بہرصورت کشمیر کو اپنے اندر ضم کر لینا چاہتا ہے اور وقتاً فوقتاً موقعہ دیکھ کر وہ اس کے لئے چھوٹی موٹی کارروائیاں کرتا رہا ہے۔ پاکستان کے موجودہ سیاسی حالات سے بھی اس نے ایسا ہی فائدہ اٹھانا چاہا ہے۔ اس پر نہایت سنجیدگی سے توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

بڑی حیرانی کی بات یہ ہے کہ کشمیر ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ سلامتی کونسل میں، اس کا کیس رجسٹرڈ ہے۔ اس پر متعدد بار وہاں بحثیں ہو چکی ہیں۔ اس کے بارے میں سلامتی کونسل کی متعدد قراردادیں موجود ہیں، جس کی پابندی بھارت پر لازمی ہے، لیکن اس کے باوجود، بھارت

(باقی برص ـــ)

صدارتی انتخاب کے بعد

الحمدللہ کہ صدارتی انتخاب کا ہنگامہ ختم ہو گیا اور ملک کسی قسم کے حادثہ سے دوچار نہ ہوا۔ اب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان باقاعدہ منتخب صدر کی حیثیت سے آئندہ پانچ سال کے لئے مملکت پاکستان کے سربراہ اور منتظم اعلیٰ بن گئے ہیں۔ انتخابات کے یہ نتائج غیر متوقع نہیں تھے۔ مدمقابل گروہ جن مختلف و متضاد نظریات رکھنے والی پانچ جماعتوں پر مشتمل تھا۔ وہ اپنے درمیان کوئی ایسا مشترک نصب العین نہیں رکھتے تھے، جس کے بارے میں وثوق کے ساتھ یہ کہا جا سکتا کہ وہ اسے مخلصانہ طور پر تکمیل تک پہنچا سکیں گے۔ ان جماعتوں کے اپنے اپنے جداگانہ نظریات و مقاصد، ایک دوسرے سے اتنے مختلف و متضاد ہیں کہ کوئی شخص بھی ان کے اتحاد کے دعوے کو حقیقت پر ۔۔۔ ۔۔۔ سکتا تھا ان سب کی ماضی کی تاریخ ایک دوسرے سے اتنی شدید مختلف ہے کہ ہم آہنگی کے جو نکات انہوں نے اپنے اشتراک کے لئے وضع کئے تھے، ان کی تفصیلات کے کسی ایک پہلو پر بھی وہ باہم متحد نہیں رہ سکتے تھے اور اسی لئے پوری الیکشن کی مہم کے دوران ان کے ہر ذمہ دار نے، ان امور پر براہ راست روشنی ڈالنے سے گریز کیا۔ اور یہی وجہ تھی کہ وہ خود اپنے میں سے کسی کو، صدارتی امیدوار، متعین کرنے پر متفق نہ ہو سکے۔ حتیٰ کہ ملک بھر میں انہیں کوئی ایک ایسا سیاستدان نہ مل سکا، جو ان کا مشترک امیدوار بن سکتا۔ اور جس دن انہوں نے اپنی اس داخلی کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لئے مس فاطمہ جناح کا سہارا پکڑا، اسی دن وہ اپنی سیاسی، اخلاقی اور عوامی بازی ہار چکے تھے۔ انہوں نے قوم کے ان جذبات عقیدت سے فائدہ اٹھانا چاہا جو بانی پاکستان کی ہمشیرہ (دیچا زاد) ہونے کے اعتبار سے پاکستانیوں کو، مس صاحبہ کے ساتھ ہو سکتے ہیں۔ اور ایوب خان کے دور حکومت سے بجا یا بے جا طور پر، عوام کو جو شکایات پیدا ہو گئی تھیں، انہیں بطور انتخابی حربے کے ان لوگوں نے استعمال کیا۔ بالخصوص عائلی قوانین کے نفاذ پر، مذہبی حیثیت سے جو

ٹھیس مسلمانان پاکستان کو پہنچی۔ اس گروہ نے بڑھ چڑھ کر فائدہ اٹھانا خود ان کے اندر اکثریت ایسی لوگوں ہے جو اسلام کے بارے میں، مذکور سے زیادہ، خلاف اسلام قوانین کے ارادے رکھتے ہیں۔

اس صورت حال کے سامنے آ ہر وہ شخص جس کی نظر ماضی و حال پر، ذرا بھی گہری تھی، یہ اندازہ کر کہ انتخابات کے نتائج کیا نکلیں گے

البتہ الیکشن کی مہم کے اس رخ سے ایک بڑا نقصان یہ ہوا کہ بنیادی کی سطح پر، شخصی کردار، کے بجائے امیدواروں میں سے کسی ایک کی حمایت مخالفت کو معیار بنا لیا گیا۔ ورنہ بصورت اعلیٰ کردار اور عوام سے بہت ہی قریبی رکھنے والے بیشتر امیدوار سامنے آ سکتے جن سے بلاشبہ مقامی اعتبار سے آئندہ دنیا کے بہت سے فوائد مرتب ہو تھے۔ اور یہ نقصان اسی سطح پر محدود نہیں رہے گا بلکہ اس کا اثر صوبائی او اسمبلیوں کے انتخاب پر بھی پڑے گا۔

اگر حقیقت فہمی کا ذرا سا بھی شائبہ مو تو یہ سمجھنا ہرگز مشکل نہیں تھا کہ ہمارے و ملت کو، اس وقت روزمرہ کی سیاسی و جویانہ تبدیلیوں کے بجائے، معاشرتی و تبدیلیوں کی ضرورت ہے، اور عوامی سط ایسے افراد کو آگے لانے کی ضرورت جو مذہبی، اخلاقی اور فکری اعتبار سے اعتماد حیثیت رکھنے والے ہوں تو آپ کر سکتے ہیں کہ کتنے گہرے انقلاب کی بنیا ہے۔ افسوس ہے کہ اس صورت حال جو دور رس اور گہرا فائدہ اٹھانا چاہیئے وہ نہیں اٹھایا گیا۔ اور محض عاجلانہ و منت خواہشات کا اسے آلۂ کار بنا لینے کی کوشش کی گئی۔

متحدہ حزب اختلاف نے، موجودہ دستو خلاف بنیادی جمہوریتوں کے نظام کے خلاف ایوب خان کے خلاف، آزادی کے ساتھ کہا۔ اور جتنا کچھ رائے عامہ پر وہ اثر ڈال

متفرقات

دینی مدارس:-

مدرسہ تعلیم القرآن بیگو خیل کا سالانہ امتحان

مورخہ ۲۱ مطابق ۱۶ر شعبان کو مدرسہ ہذا کا سالانہ امتحان جناب مولانا شادی خاں صاحب فاضل امینیہ دہلی، و حافظ غنی اللہ صاحب وحاجی غلام محمد صاحب نے لیا۔ امتحان میں مختلف علوم وفنون مثلاً صرف۔ نحو۔ فقہ۔ منطق۔ ادب۔ حفظ کلام پاک وغیرہ کا امتحان لیا۔ طلبا کا تعلیمی معیار کافی بلند پایا گیا۔ امتحان کا نتیجہ بہت اچھا تھا۔ جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اساتذہ کرام نے نہایت دیانتداری سے کام کیا ہے۔ خداوند کریم اپنے خصوصی فضل وکرم سے ادارہ کو کامیاب کرے اور کارکنان دارالعلوم کو صحیح خدمت اسلام کا جذبہ عطا کرے۔ آمین۔

نوٹ:- آئندہ سال کے لئے داخلہ ۲۵ر شوال تک ہوگا۔ طلبار کرام نوٹ کر لیں

(ناظم اعلیٰ مدرسہ تعلیم القرآن بیگو خیل لکی مروت ضلع بنوں)

مدرسہ تجوید القرآن فاروقی مسجد کراچی

مورخہ ۲۶ر شعبان المعظم ۱۳۸۴ھ مدرسہ تجوید القرآن فاروقی مسجد میری بدرطاور کراچی کا چھٹا جلسہ دستار بندی ہوا۔ مدرسہ عرصہ پندرہ سال سے استاذ القرار جناب مولانا قاری محمد حبیب خان صاحب مدظلہ کی زیر نگرانی حفظ و قرارت کی تعلیم دے رہا ہے۔ گذشتہ سالوں میں اس مدرسہ سے اٹھارہ طلبار روایت حفص کی اور ایک طالب علم قرارت سبعہ کی تکمیل کر چکے ہیں۔ الحمد للہ اس سال بھی ایک طالب علم نے قرارت ثلاثہ للعشرۃ کی تکمیل کی۔ علاوہ ازیں گذشتہ سالوں میں نو طلبا نے اور امسال تین طلبار نے قرآن مجید حفظ کیا۔

مدرسہ کے لئے یہ بڑی سعادت کا باعث ہے کہ طلبار کی دستار بندی جناب مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی۔ مصری قاری جناب شیخ محمد عطار رزق مدظلہ، جناب مولانا طفیل احمد صاحب مدظلہ صدر مدرسہ کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی۔ جلسہ میں بڑی تعداد میں مقامی علمار قرار اور دیندار طبقہ نے شرکت کی۔

(قاری) محمد عنایت اللہ بی۔کام
کراچی۔ ۳ر جنوری سنہ ۱۹۶۵ء

خواجگان سگ پرست
اور ایک معصوم بچی کی ہلاکت

ملتان کی ایک رنج دہ اطلاع ۲۹ر دسمبر کے اخبار جنگ میں نظر سے گذری کہ ۲۷ر دسمبر کو چھاؤنی اسٹیشن کے کوارٹرز کے قریب ایک السیکشن نسل کے کتے نے سوا سال کی ایک معصوم بچی کو زندہ کھا لیا۔ لوگوں نے لاٹھیاں مار مار کر اس کتے کو ہلاک کیا۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ یہ کتا کس کی ملکیت تھا۔

ہمارے ملک میں انگریز بہادر کے روحانی فرزندوں کی اچھی خاصی بڑی تعداد ہے۔ جو ہر معاملہ میں اپنے ان سفید آقاؤں کی تابعداری اور نقل ضروری سمجھتے ہیں۔ کھانے، پینے، اٹھنے بیٹھنے، پہننے، اوڑھنے کے علاوہ سگ پرستی بھی، انگریز پرستی کا ایک نمونہ ہے اور اس کے لئے، ولایتی نسل کے خونخوار کتے پالنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ اکثر جگہوں پر نقلی میمیں اور نقلی صاحب لوگ اس قسم کے کتوں کی زنجیریں ہاتھ میں لئے گھومتے پھرتے اور سفر کرتے نظر آتے ہیں راقم الحروف نے گذشتہ دنوں ملتان اسٹیشن پر چند اسی قسم کی سوٹڈ بوٹڈ خواتین کو، کتے ساتھ لئے پلیٹ فارم پر آتے جاتے دیکھا۔ نئی تہذیب کے یہ مظاہر، اسلام اور اخلاق وشائستگی کے تو خلاف ہیں ہی، لیکن اس سے انسانی جانوں کو ہلاکت کا جو خطرہ درپیش ہے۔ اس کا ایک نمونہ یہ ملتان کا حادثہ ہے۔

کاش حکومت اس قسم کی بلاوجہ اور غیر ضروری سگ پرستی کو قطعی ممنوع قرار دیدے۔ اور اس طرح کے خواجگان سگ پرست کو اس قسم کے حادثات کا اصل ذمہ دار قرار دے کر سرزنش کرے۔

ایک معصوم بچی کا اس طرح زندہ کتے کی خواری کے نذر ہو جانا بڑا ہی دردناک حادثہ ہے (ک)

مودودی صاحب کے بارہ میں استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمار دین اس مسئلہ میں

کہ اخباری اطلاعات کے مطابق جناب مودودی صاحب نے فرمایا کہ مس جناح میں کوئی عیب نہیں سوائے اس کے کہ وہ عورت ہے۔ میں محترمہ مس فاطمہ جناح جس احترام کی اہل ہیں، وہ قائم رکھتے ہوئے محض مذہبی ضرورت کے تحت مندرجہ ذیل استفسار کرتا ہوں۔

۱- کیا نماز نہ پڑھنا کوئی عیب نہیں ہے۔
۲- کیا روزہ نہ رکھنا کوئی عیب نہیں ہے۔
۳- کیا حج نہ کرنا کوئی عیب نہیں ہے۔
۴- کیا عورت کا پردہ نہ کرنا کوئی عیب نہیں ہے۔
۵- کیا عورت کا نامحرموں سے ہاتھ ملانا کوئی عیب نہیں ہے۔
۶- کیا شیعہ ہونا کوئی عیب نہیں ہے۔
۷- کیا عورت کا تقریریں کرنا اور مردوں سے اختلاط رکھنا کوئی عیب نہیں ہے۔
۸- کیا اقتدار اعلیٰ اور قانون سازی کا اختیار بجائے خدا تعالےٰ کے عوام کے لئے تسلیم کرنا کوئی عیب نہیں ہے۔
۹- کیا خدائے برتر کے سوا کسی کو بے عیب کہنا جائز ہے۔
۱۰- اگر یہ تمام باتیں عیب اور شرعی گناہ ہیں تو کیا مودودی صاحب دائرہ اسلام کے اندر رہ سکتے ہیں۔ اور کیا کسی صحیح مسلمان کو کسی قسم کے مقابلہ میں اس طرح کی بے باکانہ گفتگو جائز ہے۔ بینوا توجروا

الجواب

کسی مسلمان کے لئے ایسی گفتگو جس سے حدود شرعیہ سے تعدی ہو یا تعدی سمجھی جائے نہ کرنی چاہیئے۔ اور مندرجہ سوالی امور کو گناہ یا عیب نہ سمجھنے سے آدمی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ مگر یہ حکم آپ مودودی صاحب پر نہیں لگا سکتے۔ جب تک ان سے پوچھ کر یا دیگر قطعی طریقہ سے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ ان کی یہی مراد ہے۔ ورنہ اس کا امکان ہے کہ وہ حکمرانی اور صدارت کرنے کی اہلیت میں مس صاحبہ کو بے عیب کہتے ہوں۔ اگرچہ بے عیب کہنا پھر بھی مناسب نہیں۔ شریعت مقدسہ نے حکمرانی امارت اور امامت کبریٰ کے لئے بھی ایسی شرطیں عائد کی ہیں جو امامت صغریٰ (نماز) کے لئے ہیں۔ تاہم کفر کے لئے استخفاف اور گناہ کو گناہ نہ سمجھنا شرط ہے فقط

(غلام غوث)

(محترم ڈاکٹر احمد حسین کمال کی نصیحت تبھی اثر انداز ہو سکتی ہے جبکہ مس فاطمہ جناح جیسی (مادر ملت) خاتون پہل کر کے سگ نوازی ترک کرنے کا اعلان کرے۔ (مدیر)

قسط (۲)

تعظیمِ علماء کی تاکید

چھٹی صدی ہجری کے سیّد الاولیاء حضرت سیّد کبیر احمد رفاعی رحہ کے

ملفوظات

حضرات! اولیائے کرام رحمت اللہ علیہم کام کی بات ہر جگہ سے لے لیتے ہیں پرواہ نہیں کرتے خواہ کسی کی زبان سے نکلی ہو یا کسی پتھر پر لکھی ہوئی ہو۔ یا کسی کافر کے ذریعہ سے پہنچی ہو وہ تو آسمان وزمین میں بھی غور وفکر کرتے رہتے ہیں اور ہر چیز سے کام کی باتیں لے لیتے ہیں اور حق تعالےٰ کی جناب میں عرض کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! آپ نے اس کارخانۂ عالم کو فضول پیدا نہیں فرمایا بلکہ واقعی ہر چیز حکمت سے بھری ہوئی ہے۔

جو شخص امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتا ہے وہ زمین میں اللہ تعالےٰ کا خلیفہ ہے رسول اللہ صلعم کا خلیفہ ہے۔ کتاب اللہ کا خلیفہ ہے۔ سچے پیغمبر نے ہم کو ایسا ہی بتلایا ہے۔ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ بہترین جہاد امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے اور جس نے فاسقوں سے علاوت کی اللہ کے لئے، نافرمانوں پر غصہ کیا اللہ کے لئے جہاد کیا اور اسلام کے سوا کسی دین کا طالب نہ ہوا اللہ تعالےٰ اس کو بخش دیں گے۔

شانِ علم کی ایسی تعظیم کرو کہ اس کے واجبی حقوق ادا ہوتے رہیں۔ اور علم نام ہے اشیاء کے حقائق دریافت کرنے کا، شریعت اور عقل کے ذریعہ سے ایمان کا حق ادا کرو اور اس کی حقیقت زبان سے اقرار کرنا اور دل سے یقین کرنا ہے۔

اولیاء مخلوق کے واسطے پل ہیں۔ جن کو توفیق ہوتی ہے وہ اُن کے اوپر سے گذر کر اللہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ لوگ عمل کرنے والے ہیں۔ اخلاص والے ہیں۔ دنیا سے پاک صاف (خالص) ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنی عبادت کے لئے خاص کر لیا۔ اور اپنے دربار میں مقرب بنا لیا ہے ان کے دلوں پر غیر اللہ کا حجاب ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں آتا۔ انہوں نے درمیانی چیزوں کو بیچ سے نکال دیا ہے۔ اور اسرارِ الٰہی پر اخفاء کے پردے ڈال دئے ہیں۔ جو نا اہلوں کے سامنے بیان نہیں کرتے۔ رات کو عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ بعض پر فکر غالب ہے۔ کسی پر ذکر غالب ہے۔ اور کسی نے تمام متفرقات کو جمع کر لیا ہے کہ ذکر بھی کرتے ہیں اور فکر بھی کرتے ہیں۔ عبادتِ نافلہ کی کثرت بھی کرتے ہیں ؎

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

یہ ایسے مرد ہیں کہ ان کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔

حرف (ض) کا اختلاف اور مشورہ

(قاری گل رحمان مدرس مدرسہ تجوید القرآن گیدڑ بیدر ہزارہ مانسہرہ)

قارئین کرام! آج کے زمانہ میں دین اسلام کے ساتھ جو مذاق ہو رہا ہے وہ کسی سے چھپا ڈھکا نہیں ایک طرف عیسائی مشنریاں پوری گرم جوشی سے اسلام کے مقابلہ میں اپنا دین پیش کر رہی ہیں۔ ادھر پرویز بڑے زور شور سے احادیث نبوی ﷺ کے خلاف پر پھیلا رہا ہے۔ کہیں مودودیت اسلام اسلام پکار کر ناواقف عوام کو دھوکہ دے کر اسلام کے اصل قوانین کو مٹانے کی کوشش کر رہی ہے۔ مرزائی وغیرہ فتنے تو پہلے سے تھے ہی۔ غرضیکہ اسی طرح کئی طریقوں سے اسلام کے خلاف جنگ جاری ہے۔

اس وقت تو یہ چاہیئے تھا کہ ہم ایک ہو کر اسلام کے اس پودے کی حفاظت کرتے جس کو اکابر نے خون دے کر پالا تھا۔ اور اسلام کے ساتھ لڑنے والوں کا مقابلہ کرتے بجائے اس کے اپنے معمولی اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کے مقابلہ میں ڈٹ جاتے ہیں۔

ہمارے علاقہ کے اختلافوں میں ایک اختلافی جھگڑا حرف (ض) کا ہے۔ حالانکہ اس میں علمائے کرام کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اختلاف کرنے والے صرف ناواقف دوست ہیں۔ وہ حرف (ض) کو صحیح مخرج سے پڑھنے والوں کی اس لئے مخالفت کرتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا اس طرح نہ پڑھتے تھے اور بعض پڑھے لکھے بھی ناواقف دوستوں کو غلط پڑھنے کا طعن دیتے ہیں اور خواہ مخواہ ان کو ابھار کر فساد کی بنیاد رکھتے ہیں۔

پہلی قسم کے دوستوں سے یہ عرض ہے کہ یہ حرف اصل میں نہ (دُواد) ہے اور نہ (ظواد) ہے بلکہ یہ ایک تیسرا مستقل حرف ہے جس کو (ضٓ) کہتے ہیں۔ اور یہ سیکھنے کے بعد ہی ادا ہو سکتا ہے

چونکہ حروف کی ادائیگی کا تع[illegible] و صفات سے ہے اس [illegible] اس حرف کو وہی لوگ اچ[illegible] ادا کر سکتے ہیں جو علم [illegible] پڑھ چکے ہوں اور ماہر [illegible] استاد کی خدمت میں رہ [illegible] کی ہو۔ جس طرح ہر کام کو [illegible] کے لئے استاد کی ضرورت [illegible] اسی طرح حروف کی ادائیگی کے [illegible] فن تجوید کے ماہر استاد کی ض[illegible] ہے۔ استاد کے بغیر جس [illegible] سیکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ [illegible] ناکامیاب رہتا ہے۔ تو جو [illegible] علم تجوید کو سیکھ رہے ہوں تو [illegible] لوگوں کی قطعاً مخالفت نہ کریں [illegible] کہ وہ تو صحیح پڑھنے کی کوشش [illegible] ہیں۔ اگر آپ کی ہمت ہو تو [illegible] صحیح کریں۔ اور اگر آپ کے [illegible] دقت نہ ہو تو آپ اپنی طرح [illegible] ان کو کچھ نہ کہیں۔ اس لئے [illegible] جس طرح زمیندار۔ ڈرائیور [illegible] کو، چپڑاسی تحصیلدار کے [illegible] درزی لوہار کے کام نہیں [illegible] تو آپ کس طرح دوسروں [illegible] غلطیاں نکال رہے ہیں۔

دوسرے قسم کے حف[illegible] درخواست ہے کہ آپ اگر [illegible] پڑھ رہے ہیں تو دوسروں [illegible] پڑھنے والا کہہ کر ان کے [illegible] کو کیوں ابھارتے ہیں اگر [illegible] کوئی اچھی نیت سے صحیح [illegible] تو اس کو شاگرد بناویں۔ [illegible] پڑھتے ہیں پڑھتے رہیں۔ اس مضمون کو پڑھ کر آپ [illegible] بے بنیاد اختلاف کو چھوڑ کر [illegible] دشمنوں کے مقابلہ کے لئے [illegible] اللہ تعالےٰ ہم سب کو حق [illegible] کی خدمت کے لئے توف[illegible] فرمائے۔ آمین یا رب الع[illegible]

•

خدا کرے قاری صاحب ک[illegible] اپیل اثر انداز ہو جائے۔ (د[illegible]

مراسلات

کارکنانِ جمعیت کے لئے لمحہ فکریہ

(از ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی ہرنولی - ضلع میانوالی)

یہ بات آج کسی بھی دیندار آدمی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ طاغوتی طاقتیں دین پر جس تندہی سے حملہ آور ہو رہی ہیں - اور دین میں جس طرح قطع برید کی جا رہی ہے - اور اسلام کے ہی نام سے اسلام کے اصول و مسائل بدلنے کی سعی منحوس جاری ہے - اس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی - صدارتی انتخاب کے سلسلے میں اپنے اپنے فاسد خیالات کی اشاعت کے لئے مسجدوں کو ان لوگوں نے استعمال کیا جو سینماؤں اور ناچ گھروں کے پروردہ تھے - اور کبھی بھولے سے بھی مسجد کا رخ نہیں کرتے تھے -

ہمارے علاقہ میں دریاخان کے حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب کی جرارت قابل داد ہے - جنہوں نے اس طوفان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا - اور مسجد میں ان بے دینوں کو داخل ہو کر اسے سیاسی اکھاڑہ بنانے نہیں دیا اور صاف فرما دیا کہ اسلام کا نام لینے والے اسلام کے دوسرے احکام کا نام کیوں نہیں لیتے اور آگے پیچھے یہ ترقی یافتہ مسجدوں کا رخ کیوں نہیں کرتے بے دینی کے ان طوفانوں کا مقابلہ علماء دین اور دیندار مسلمانوں نے کرنا ہے - جن کی راہ میں سب سے بڑی مشکل اختلافات اور سرمایہ کی کمی ہے الحمدللہ کہ مل کر کام کرنے اور دینی طاقت بنانے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام نے ہمت کر کے قابل اعتماد تنظیم قائم کر لی ہے - تمام حساس مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سے تعاون کر کے اسلام کی سربلندی کی مساعی میں شریک ہو جائیں - باقی رہا سوال سرمایہ کا تو بے شک دیندار طبقہ کے ذمہ مدارس اور مساجد کی خدمات کا بار بھی ہے ان سب کے لئے انہی کو اخراجات فراہم کرنے ہوتے ہیں - مگر سوائے اس کے چارہ نہیں کہ یہ حساس طبقہ جمعیۃ کی مالی مشکلات کی طرف بھی توجہ کرے - اور مخیر و مقتدر حضرات ناظم اعلیٰ کی تجویز اور حضرت امیر درخواستی صاحب مدظلہٗ کے حکم کے مطابق ماہانہ رقوم اپنے ذمہ لے لیں - اور جمعیۃ کے تمام ارکان بھی ۱ ؍ سے لے کر دس روپے تک ماہانہ امداد دینا قبول کر لیں تو یہ مشکل حل ہو جائے گی - اور پھر جمعیۃ تمام دوسری پارٹیوں سے زیادہ ملک و مذہب کی خدمت کر سکے گی - مگر مرکز کی مضبوطی کے لئے یہ کام تمام ملک میں منظم طریقہ سے ہونا چاہیئے آج عمل کا زمانہ ہے - اللہ تعالےٰ ہمیں مخلصانہ عمل کی توفیق بخشے - آمین -

---

بقیہ :- بشارت

لیا جا سکتا ہے - درجہ حفظ قرآن پاک کے لئے بھی تجربہ کار حافظ صاحب کی خدمت حاصل کی گئی ہے - طلباء کے قیام و طعام کا بندوبست بہت عمدہ کیا گیا ہے -

محمد شریف فاضل دیوبند مہتمم مدرسہ عربیہ انوار القرآن - سنجر پور عید گاہ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان

نادر کتب

ماضی کے آئینے میں علماء دین کے کارناموں کی ایک جھلک

از ڈاکٹر احمد حسین کمال

قیمت ۳۷ پیسے

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحؒ سے لیکر شیخ العرب والعجم سید حسین احمد مدنی رحؒ تک کے علماء کے مجاہدانہ کارناموں اور علمی و ملی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے - ۴۶ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں -

ملنے کا پتہ :- مکتبہ تعمیر حیات - حبیب بنک بلڈنگ - اردو بازار - لاہور

علماءِ حق سے ایک مخلصانہ اپیل

(از حافظ محمد عبدالمتین خان زاہد - گکھڑ ضلع گوجرانوالہ)

آج ملک میں باطل فرقے اور خصوصاً عیسائی مشنریاں اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی جس شرمناک کارکردگی میں مصروف ہیں - اور ملک کا سرمایہ دار طبقہ جس فراخدلی سے باطل فرقوں اور عیسائی مشنریوں کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے وہ کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں ملک کا سرمایہ دار طبقہ اسلام کو اپنی خواہشات نفسانی کے مطابق ڈھالنے پر تلا ہوا ہے - اور منظم اور مخفی طریقہ سے کام کر رہا ہے - کیونکہ اسلام اگر اصلی شکل میں رائج ہو جائے تو سرمایہ داری کا کلیہ خاتمہ ہو جاتا ہے اور امیر و غریب کا امتیاز مٹ جاتا ہے - جسے سرمایہ دار طبقہ کسی صورت برداشت نہیں کر سکتا -

دوسری طرف جب علماء حق کے گروہ پر نظر دوڑائیں تو آنکھ اس افسوسناک منظر کی تاب نہیں لا سکتی - علماء حق کا مختلف گروہوں میں بٹ جانا اور ایک دوسرے سے عدم تعاون کا مظاہرہ کرنا بلکہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کرنا ایک ایسا افسوسناک امر ہے جسے برداشت کرنا ناممکن ہوتا جا رہا ہے - خاص کر ان حالات میں جبکہ اسلام کے خلاف تمام اندرونی و بیرونی طاقتیں منظم ہو چکی ہیں - اور دن رات اسلام کی بنیادوں کو کمزور کرنے میں مصروف ہیں - علماء حق کی صفوں میں انتشار و افتراق کی یہ صورت نہایت اندوہناک ہے - جسے اب ہمیں برداشت نہیں کرنا چاہیئے -

میں علماء حق اور قوم کے راہ نماؤں سے اپیل کرتا ہوں کہ خدا را موقعہ کی نزاکت کو محسوس کریں - اور اپنی صفوں سے موجودہ انتشار و افتراق کو جلد از جلد ختم کریں اور باطل کے مقابلہ میں منظم ہو جائیں -

اب آخر میں بطل حریت مولانا سید ابوذر بخاری دام مجدہم - مجاہد اعظم حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم اور حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ صاحب مدظلہٗ اور حضرت مولانا خیر محمد صاحب دام مجدہم اور مولانا پروفیسر سید ابوبکر صاحب غزنوی دام مجدہم سے خصوصی اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے اختیارات کو استعمال کریں، اور علماء حق کی صفوں سے موجودہ انتشار و افتراق کا خاتمہ کر دیں - وما توفیقی الا باللہ

دینی مدارس :-

مخیر حضرات سے دردمندانہ اپیل

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم جسے اہل سنت والجماعت دیوبندی علماء کرام کی سرپرستی حاصل ہے -

ایک عرصہ سے تبلیغ و تعلیم کے ذریعہ اسلام کی خدمت سرانجام دے رہا ہے - تاحال مدرسہ کا قیام جامع مسجد گنبد والی میں ہی ہے - مدرسے نے تھوڑے عرصہ میں اسقدر ترقی کی کہ مسجد کی وسعتیں اس کے لئے ناکافی ہو گئیں -

بیرونی طلباء کی رہائش - اساتذہ کے لئے قیام گاہیں - باورچی خانہ اور دیگر ضروریات کے لئے ایک وسیع جگہ کی ضرورت محسوس کی جانے لگی -

چنانچہ ایک وسیع جگہ کا سودا کر لیا گیا ہے - ادائیگی رقم کی میعاد قریب ہے لیکن تاحال پوری رقم فراہم نہیں ہو سکی جگہ کے لئے فی الحال پچاس ہزار روپے کی ضرورت ہے - لہٰذا دردمندان اسلام سے اپیل ہے کہ مدرسہ کی مختلف مدات زکواۃ، صدقات، چرمہائے قربانی اور عطیات وغیرہ سے معاونت فرما کر صدقہ جاریہ میں حصہ لیں -

(مولانا) عبداللطیف مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم (مغربی پاکستان)

طلباء درس نظامی والوں کو بشارت

امسال اللہ تعالےٰ کی مہربانی سے سنجر پور تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں مدرسہ عربیہ انوار القرآن کی تشکیل کی گئی ہے - یکم شوال سے ۱۰ شوال تک داخلہ

(باقی کالم ۲ پر)

hone No: 67715

Regd. L. NO. 7/32

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate LAHORE

Price 12 Paisas

No. 3 | ۱۱ رمضان ۱۳۸۴ھ | 1965 | ۱۵ جنوری

بقیہ :- صدارتی انتخاب کے بعد

تھے، انہوں نے ڈالا۔ مس فاطمہ جناح سے بھی ہر تلخ اور گرم بات، کہلوائی، اس طرح موجودہ انتخاب کے نتائج کو انہوں نے عوامی فیصلہ کی حیثیت دیدی۔ اس کے بعد وہ اپنے موقف اور دعووں کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ یہ ان کے مستقبل کی حقیقی آزمائش ہے۔ آیا ان گروہ بندانہ اغراض کا غلبہ رہتا ہے، یا وہ قومی و ملکی تعمیر کے حقیقت پسندانہ جذبے سے کام لیتے ہوئے ایک مثبت اپوزیشن کردار ادا کرتے ہیں۔

نئے منتخب صدر کی حیثیت سے محمد ایوب خاں کی ذمہ داریاں بھی اب بہت بڑھ گئی ہیں۔ وہ اب عوام کے نمائندہ صدر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان پر قوم کی اکثریت نے اعتماد کیا ہے، اور قوم کیا چاہتی ہے، اس کا کچھ علم انہیں، صدارتی انتخاب کے تعارفی اجلاسوں میں کئے گئے سوالات سے ہو گیا ہوگا۔

اب ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ قوم وملت کے رجحانات و احساسات کا پاس کریں۔ انہوں نے یہ انتخاب تین واضح وجوہ کی بناء پر جیتا ہے

ایک یہ کہ ان کے مقابلہ میں، متحدہ حزب اختلاف نے قرآن، حدیث اور شریعت کو پس پشت ڈال کر بلکہ ان میں ایک شریک مدعی دین جماعت نے ایک دینی حکم میں تحریف کی جسارت کر کے، عورت کو صدارتی امیدوار کھڑا کیا تھا۔ اسلام کی رو سے یہ پوزیشن پاکستان کے مسلمانوں کو، قبول نہیں تھی اور یقیناً ایوب خاں کو ووٹ دینے والوں میں یہ جذبہ ہی کار فرما تھا۔

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہمارے ملک کے مسلمان عوام ہر حالت میں اسلام کو غالب دیکھنا چاہتے ہیں، وہ ابھی اس جانب سے مایوس نہیں ہوئے ہیں اور انہوں نے ایک بار پھر ایوب خاں پر اپنے اعتماد کا اظہار کر کے یہ توقع قائم کی ہے کہ جلد سے جلد اس ملک میں شریعت اسلامیہ کا نفاذ عمل میں آ جائے اور خلاف اسلام قوانین ختم کر دئیے جائیں۔

دوم یہ کہ عوام، نوکر شاہی کے جس فرسودہ اور بے رحمانہ نظام کے تلے انگریزوں کے عہد سے دبے چلے آ رہے ہیں، انہیں اس سے نجات دلائی جائے، ایوب خاں نے الیکشن کی مہم میں عوام سے جو قریبی اور براہ راست رابطہ قائم کیا، اس نے ایک بار پھر پرانے سیاست دانوں پر ایوب خاں کو ترجیح دینے کا جذبہ اور اعتماد دیا۔ اور انہیں امید ہے کہ آئندہ وہ تمام بندشیں اور مشکلات دفع ہو جائیں گی۔ جو انہیں قدم قدم پر پیش آتی رہتی ہیں۔ عوام اور سرکار میں فاصلہ باقی نہیں رہے گا۔ دفتری بدعنوانیوں اور سخت گیریوں سے انہیں نجات مل جائے گی۔ حق و انصاف کا حصول آسان تر ہو جائے گا۔

تیسرے یہ کہ ملک کے وسائل و ذرائع چند افراد کے قبضے سے نکل کر عوام کے مفاد کے لئے استعمال کئے جانے لگیں گے۔ گرانی اور مستقبل کی بے یقینی کا جو اندیشہ غریب و مزدور و کاشتکار عوام میں پھیلا ہوا ہے۔ اسے اب دور کر دیا جائے گا صدر ایوب خاں نے اپنی الیکشن کی مہم میں اپنے کاموں، اپنے منصوبوں کو اسی حیثیت سے متعارف کیا، اور یقیناً عوام اس سے متاثر ہوئے۔

چنانچہ ان کی کامیابی کے حقیقی اسباب یہی تین امور بنے۔ ان امور کے بارے میں عوام متحدہ حزب اختلاف کے بجائے ان پر زیادہ اعتماد کر سکتے تھے۔ اور انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کر دیا ہے۔ اب یہ صدر محترم کا کام ہے کہ وہ اپنی آئندہ ۵ سالہ مدت میں عوام کے اس اعتماد کو زیادہ مستحکم بناتے ہیں یا انہیں مایوس کرتے ہیں۔

اب ملک نے پہلی بار ایک دستور کے تحت انتخابی اور انتظامی میدان میں قدم رکھا ہے۔ اس کی تائید و توثیق، بنیادی جمہوریتوں کے ممبران کی اکثریت نے کر دی ہے۔ عوام کی امید و ناپسند کی حدیں قائم ہو گئی ہیں۔ اس کے بعد یہ منتخب حاکموں، عوامی نمائندگی کے مدعیوں، اور مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں کا کام ہے کہ وہ ملک وملت کے مستقبل کی تعمیر میں کس قسم کا کردار ادا کرتے ہیں۔ اور اپنی گذشتہ کوتاہیوں کی کس طرح تلافی کرتے ہیں۔ ان سب کا آئندہ کا عمل ہی ان کی دیانت، ان کے اخلاص، ان کی حق پسندی، ان کی وطن دوستی اور ان کی اسلام کے ساتھ وابستگی کی شہادت دے گا

اسلام زندہ باد

پاکستان پائندہ باد

(ک)

بقیہ :- کشمیر

سلامتی کونسل کی صریح تجاویز
ورزیاں کرتا ہے اور یہ اخبار
کوئی نوٹس نہیں لیتا۔ وہ
عواقب کی قطعی پروا نہیں کرتا
کارروائیوں کے نتیجے میں کسی
پیدا ہو سکتے ہیں۔

بقیہ :- پیر صاحب دیول

اور انجام نظر آیا وہ جا کر
امریکی اخبار نے صاف لکھ
کہ فضا تو ایوب خان کے خلا
مگر ان کو ووٹ صاف فیص
پیر دیول کی بندگی سرکاری اط
پر مبنی تھی۔ اور امریکی اخبا
اپنے ان مبصروں کی رپورٹ
ملک بھر میں پھیلے ہوئے ہیں
مودودی صاحب کی پیش گوئی
کی غلط اطلاعات پر۔ ہمیں
اس رسوائی سے باوجود اخ
کے قطعاً خوشی نہیں ہے۔
وہ قلم سے اسلام کی خدمت
کے لئے علماء امت سے اتفاق
اسلاف پر تنقید کرنے سے اح
پالیسی کو اپنا لیتے۔

بقیہ :- مستقبل کی پکار

اظہار، عوامی جلسوں، اور تعا
اجلاسوں میں ہوتا رہا ہے۔
پورا کیجئے۔ اور پورا کرائیے
ہی مستقبل کی پکار ہے۔ (ک

(غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

جلد ۸ | جمعہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء مطابق ۱۹ رجمادی الثانی ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۴۱

کفر کی بزدلانہ دھمکیوں سے عالم اسلام کو مرعوب نہیں کیا جاسکتا

امیر جمعیۃ علماء اسلام حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی کے مجاہدانہ ارشادات

مورو (سندھ) ۱۰ اکتوبر۔ آج یہاں ایک جہاد کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے امیر جمعیۃ علماء اسلام نے فرمایا کہ حق و باطل کی ٹکر ازل سے چلی آتی ہے لیکن تاریخ شاہد ہے کہ ہر معرکہ میں فتح حق و انصاف کی ہوئی اور باطل کو شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا۔

موجودہ ہنگامی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے امیر جمعیۃ نے فرمایا کہ کفر کی جارحیت، بربریت اور بزدلانہ دھمکیوں سے عالم اسلام کو مرعوب نہیں کیا جاسکتا۔ آپ نے کشمیر میں مجاہدین آزادی کی پرجوش سرگرمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دشمنانِ اسلام کو متنبہ کیا کہ طاقت کے بل بوتے پر کسی قوم کے حق خود اختیاری کو دبایا نہیں جاسکتا۔ کشمیری مظلوم مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہرِ استقبال می آید

کہ خون کا عطیہ پیش کرنا اس قوم کا دیرینہ اور پروقار شیوہ ہے۔ آپ نے عوام کو تیرہ سو سال پہلے کی تاریخ کی طرف دیتے ہوئے فرمایا کہ مٹھی بھر مسلمان ہزاروں کی تعداد کا فروں پر فتح حاصل کر لیتے تھے، غزوۂ بدر و احد کے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے عوام کو یاد دلایا ؎

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
ہم ذلیل و خوار ہوئے ہیں تارکِ قرآں ہو کر
آج بھی ہو اگر ابراہیمؑ کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

مسلمانوں کی پریشانیوں اور تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت شیخ نے فرمایا۔ ظهر الفساد في البر الخ یہ سب گناہوں کا نتیجہ ہے کہ چین نہیں۔ اور پھر بھی لوگ خدا کو منانے کے لئے تیار نہیں۔ آؤ آج سچے دل سے توبہ کر لو۔ بس تمہارے آنے کی دیر ہے رحمت کے دریا میں غوطہ دے کر بخش دینے میں دیر نہیں۔ اس نازک وقت میں اپنے روٹھے رب کو منالو۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔

حضرت شیخ نے تمام اسلامی حلقوں اور عوام سے پرزور اپیل کی کہ اس امتحان کی گھڑی میں تمام فروعی اختلافات کو ختم کر کے متحد ہو جاؤ۔ خدا نے تمہیں موقع عطا فرمایا ہے کہ اس امتحان کی گھڑی میں کیا کچھ کر سکتے ہو۔ مسلم کبھی بزدل نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا:۔ اعوذ بالله من الجبن میں بزدلی سے پناہ مانگتا ہوں۔ خدا مجاہدین کا حامی و ناصر ہے وہ یقیناً امداد فرمائے گا۔

جہاد کی اہمیت اور فضائل پر قرآن و سنت کی روشنی میں حضرت نے فرمایا کہ دین کی خدمت اور دشمن کے مقابلہ کے لئے ہر وقت تیار رہو اور جان و مال کی قربانی دے کر اپنا مقصد حیات پا جاؤ۔

مجاہدین کے شاندار کارناموں پر آپ نے مجاہدین کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا، اور فرمایا کہ سرحد اسلام کی حفاظت کرنے والے کی ایک رات دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر وقت خدا کو یاد رکھو اور نماز کو مت بھولو، خدا تمہیں دشمن پر غالب کرے گا۔ آپ کی قربانیاں تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔ شہداء کا خون اثر دکھلائے بغیر رہ نہیں سکتا۔

آپ نے ضرورت قرآن پر زور دیا اور ملک کے اندر نظام اسلام پر زور دیا۔ شہداء کے لئے ترقی درجات کی دعا کی۔ آخر میں آپ نے ملک کی ترقی اور استحکام کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ تم خدا کو یاد رکھو۔ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ ملک کو اسلامی بنا کر فرنگی کے اثر سے پاک کر ڈالو۔

ایک ضروری اپیل

دینی دعوت و اصلاح کا ایک زریں موقع

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام نے پاکستانی فوج کے جانباز جوانوں کو ان کے مطالعہ کے لئے اسلام اور جہاد کے موضوع پر کتابیں بھیجنا شروع کر دی ہیں۔ "اشاعت اسلام" نامی کتاب جو حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم و مغفور کی معرکۃ الآراء اور مقبول ترین تصنیف ہے کے دو سو پچاس نسخے جن کی قیمت ایک ہزار روپیہ سے زیادہ بنتی ہے، جمعیۃ کی طرف سے خرید کر فوجی بھائیوں کو بھیجی جارہی ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب مدظلہ العالی اور شیخ التبلیغ مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و تاریخی کتابیں بھی بھیجنے کا انتظام کیا جارہا ہے۔

دعوت و تبلیغ اور اصلاح و ارشاد کے کام کا یہ بہترین موقع و ذریعہ ہے۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر اجر عظیم ملنا یقینی ہے۔ چنانچہ مخیر و دیندار حضرات کو چاہیئے کہ وہ اس مقصد کے لئے جتنی بھی دامے درمے اعانت کر سکتے ہوں پتہ ذیل پر ارسال فرمائیں، نیز اس قسم کی کتابیں بھی جو حضرات بھیج سکیں تو پتہ ذیل پر بھیجیں۔

احمد حسین کمال آفس سیکرٹری دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام
(چوک رنگ محل عقب سنہری مسجد بانسار بزانہ ہٹہ۔ لاہور)

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام اور اس کی مختلف شاخوں کی طرف سے اب تک مجاہد کشمیر فنڈ اور دفاعی فنڈ میں ۱۰۶۴۹ روپے ۹۲ پیسے جمع کرایا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ فوجیوں کے مطالعہ کیلئے دینی و تاریخی کتابیں اور سرحد سے آنیوالے مہاجرین کیلئے کپڑے وغیرہ ضروریات کا سامان پہنچایا جارہا ہے، اس مہم میں دل کھول کر جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کیجئے

ماضی قریب کی چند اسلامی شخصیتیں

ذیل میں چند ایسی جلیل القدر شخصیتوں کا اجمالی تعارف کرایا جاتا ہے جنہوں نے حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی برطانوی تسلط سے نجات حاصل کرنے کی تحریک میں ہراول دستہ کی حیثیت سے کام کیا۔ اسلام کے ان فرزندوں نے اپنے شیخ کے حکم پر جہاد حریت کا یہ پُرخطر کام اس وقت انجام دیا تھا جب پورے ایشیا، مشرق ومغرب اور عالم عرب پر برطانوی تسلط و تسلّط کا طوطی بول رہا تھا۔ یہی لوگ تھے جن کی مساعی سے ایشیا اور عالم اسلام میں آزادی کی راہ صاف ہوئی۔ ایسے حضرات کی ایک طویل فہرست ہے، لیکن یہاں صرف چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ان ایام میں جبکہ اہل پاکستان اپنی آزادی برقرار رکھنے اور اپنے مسلمان اخوان اہل کشمیر کو بھارتی استبداد سے نجات دلانے کی سعی پیہم میں مشغول ہیں، ان قریبی اسلاف کا تذکرہ ان کے اندر ولولۂ جہاد پیدا کرنے میں انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ الحمدللہ کہ ہماری تاریخ اول دن سے ان جاں فروشیوں اور جاں بازیوں کی داستانوں سے پُر چلی آرہی ہے اور انشاء اللہ اسی طرح پُر ہوتی چلی جائے گی۔ اس لئے کہ

کشتگانِ خنجر تسلیم را ہر زماں از غیب جانے دیگر است

اس راہ میں جان دینے والے اور مٹ جانے والے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اور ان کے کاموں کو ان کے اخلاف کے ذریعے پائندہ و تابندہ رکھا جاتا ہے۔ (ک)

حاجی ترنگ زئی صاحب

پورا نام فضل واحد عرف ترنگ زئی ہے۔ آپ موضع اتمان زئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کے ساکن ہیں۔ آپ حضرت مولانا شاہ نجم الدین کے خلیفہ ہیں۔ اپنے علاقہ میں اپنے علم و عمل کے باعث نہایت باعزت و باوقار تھے۔ ایک اشارے میں پورا یاغستان جان فدا کرنے کو تیار ہو جاتا تھا۔

حضرت شیخ الہندؒ نے مولانا عزیر گل اور مولانا سندھی کے ذریعہ ان کے پاس پیغام پہنچایا کہ آپ یاغستان میں مقیم رہ کر انگریزوں کے خلاف گوریلا جنگ کریں۔ ساتھ ہی اپنے شاگردوں کو لکھا کہ حاجی ترنگ زئی کے اشاروں پر جان دینے کو تیار ہو جاؤ۔ چنانچہ حضرت شیخ الہندؒ کی ہدایت کے مطابق حاجی ترنگ زئی صاحب یاغستان پہنچے، اور انگریزوں سے جنگ شروع کردی۔ ادھر انگریزوں کی تمام آزمودہ کار فوجیں دوسرے ملکوں میں لڑ رہی تھیں، نئے رنگروٹ موجود تھے، جو گوریلا جنگ سے واقف نہ تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگریزوں کے ڈویژن کے ڈویژن صاف کر دیئے۔

جب انگریز طاقت کے بل بوتے پر کامیاب نہ ہو سکا تو اس نے اپنی پھوٹ ڈالنے والی پالیسی سے کام لیا اور یہ مشہور کرا دیا کہ جب تک تمہارا کوئی امیر نہ ہو اور اس کے ہاتھ پر تم بیعت جہاد نہ کرو اس وقت تک تمہارا جہاد شرعی جہاد نہ ہوگا۔ اس کے لئے اس نے اپنا روپیہ پانی کی طرح بہایا۔ مولانا سندھی لکھتے ہیں:-

انگریزوں نے کافی روپیہ امیر کو دیا کہ یاغستان میں تقسیم کرے اور اپنی سلطنت کے نام پر قبائل افغانیہ سے بیعت حاصل کرے اور پشاور میں افغانوں کو کہا جاتا تھا کہ امیر کابل جہاد کرے تو اس وقت تم بےشک جہاد میں شریک ہو جاؤ، لیکن بغیر بادشاہ کے جہاد ناجائز ہے، اس لئے اس بدنظمی سے پرہیز کرو

اس طرح حاجی ترنگ زئی اور دوسرے مجاہدین کا کام رکتا گیا۔ ان دنوں حضرت شیخ الہندؒ ہندوستان ہی میں تھے اور یہاں سے پٹھانوں کی مالی امداد کر رہے تھے۔ سرحد سے چند مرتبہ خبریں آئیں کہ آپ آجائیں۔ مجاہدین آپ مجتمع ہو جائیں گے۔ لیکن آپ چند مجبوریوں کی وجہ سے نہ جا سکے اور سرکار انگریزی کو آپ کی سرگرمیوں کا علم ہو گیا، جس کے نتیجہ میں آپ کو فوراً ہی ہندوستان چھوڑنا پڑا مدینہ منورہ پہنچ کر آپ نے ترکی حکومت سے عہدنامے اور مواثیق حاصل کئے اور ان کو کسی ذریعے سے یاغستان پہنچانے کا بندوبست کیا۔ عراق ایران کا راستہ بند ہونے کی وجہ سے آپ نے جدہ کی راہ سے یاغستان جانا چاہا۔ مگر شریف مکہ نے آپ کو گرفتار کرا دیا۔ انگریز اپنی پالیسی میں کامیاب ہو گئے۔

مولانا منصور صاحب

آپ کا اصلی نام محمد میاں ہے۔ یہ نام (محمد منصور انصاری) روپوشی کے زمانہ میں کابل پہنچ کر رکھ لیا تھا۔ آپ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے نواسے اور شمس العلماء حافظ محمد احمد صاحب کے حقیقی بھانجے اور پیرجی عبداللہ صاحب سابق ناظم دینیات علی گڑھ کے فرزند ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے اچھے فضلاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ مختلف مقامات پر تدریسی خدمات دے چکے تھے۔ آخر میں حضرت شیخ الہندؒ نے اعانت ترجمہ قرآن شریف کے لئے ان کو بلا لیا تھا۔ اور اپنی اسکیم کا ممبر بھی بنا لیا تھا۔ بہت دنوں تک انہوں نے جمعیۃ الانصار میں حضرت مولانا سندھی کی نیابت کے فرائض انجام دیئے۔

جس وقت حضرت شیخ الہندؒ نے ہندوستان سے ہجرت فرمائی تو یہ ہمراہ تھے۔ مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت شیخ الہندؒ کی ہدایت کے مطابق غالب نامہ لے کر ہندوستان آئے۔ لیکن ان کے ہندوستان آتے ہی تحریک کا راز افشا ہو چکا تھا اور گرفتاریاں شروع ہو گئی تھیں۔ یہ بھیس اور نام بدل کر یاغستان روانہ ہو گئے اور وہاں مولانا عبیداللہ صاحب سندھی اور حاجی ترنگ زئی صاحب سے جا ملے ان کی عدم موجودگی میں ڈاکٹر انصاری صاحب نے ماہانہ امداد کے ذریعہ اُن کے اہل و عیال کی اعانت کی۔

شیخ عبدالرحیم صاحب سندھی

آپ اچاریہ کرپلانی کے بڑے بھائی تھے۔ تعلیمات اسلامیہ سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا تھا اور مولانا عبیداللہ سندھی کے گہرے دوست ہو گئے تھے۔ مولانا عبیداللہ سندھی نے ان کو تحریک کا رکن بنا لیا تھا۔ مولانا موصوف صوبہ سرحد سے ان ہی کے ذریعے خط و کتابت کیا کرتے تھے۔ صوبہ سندھ میں اسلام کا کام انہوں نے نہایت عمدہ طور پر شروع کیا۔ جس کے نتیجے میں بہت سے غیرمسلم مسلمان ہوئے۔ ڈاکٹر شمس الدین صاحب نے بھی انہیں کی کوششوں سے اسلام قبول کیا۔ جب سی آئی ڈی کو معلوم ہوا کہ یہ بھی تحریکات میں شریک ہیں تو ان کو گرفتار کرنا چاہا۔ مگر یہ روپوش ہو گئے۔ اور بحالت روپوشی سرہند میں انتقال ہو گیا۔

مولانا ابوالسراج غلام محمد صاحب

آپ موضع دین پور علاقہ خان پور ریاست بہاولپور کے باشندہ اور حضرت حافظ محمد صدیق صاحب بھرچونڈی شریف کے خلیفہ اول تھے۔

حضرت حافظ محمد صدیق صاحب اپنے زمانہ کے اولیاء کاملین میں سے تھے۔ آپ روحانی کمالات میں اتنے بلند مرتبے پر فائز تھے کہ ان کو کوئی بزرگ بھی بیعت کرنے کی ہمت نہیں کرتا تھا۔ ایک مرتبہ کسی بزرگ نے فرما دیا تھا۔ تمہیں وہ بیعت کرے گا جس کے سامنے بھنی ہوئی مچھلی زندہ ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایک مرتبہ آپ کے یہاں شاہ حسنؒ صاحب مہمان ہوئے۔ اتفاق سے اس دن حافظ صاحب کے یہاں بھنی ہوئی مچھلی موجود تھی وہ لاکر پیش کردی۔ شاہ صاحب نے فرمایا۔ ارے! کوئی زندہ مچھلی بھی کھاتا ہے؟ دسترخوان اٹھا کر دیکھا تو مچھلی زندہ تھی۔ فوراً ہی ان کے دست حق پرست پر بیعت ہو گئے۔

حضرت مولانا عبیداللہ سندھی بھی ان ہی حافظ صاحب سے بیعت تھے۔ حافظ صاحب ہی نے ان کو مسلمان کیا اور ان کی ختنہ کرائی تھی۔ بالآخر آپ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا۔ ان ہی کے اشارے پر آپ دیوبند حضرت شیخ الہند کی خدمت میں علم دین حاصل کرنے حاضر ہوئے تھے۔ ابھی مولانا سندھی صاحب فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ حافظ صاحب کا وصال ہو گیا۔

بہرحال حضرت غلام محمد صاحب دین پوری ان ہی بزرگ کے خلیفہ ہیں۔ حضرت دین پوری کے بارے میں مشہور رہے کہ آپ اپنے زمانہ کے قطب الاقطاب ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا عبیداللہ سندھی کی وساطت سے حضرت شیخ الہندؒ نے اپنی تحریک کی دعوت ان کے سامنے پیش کی۔ انہوں نے دل و جان سے اس کو قبول کیا اور نہایت رازداری سے اس خدمت کو انجام دیتے رہے۔ آپ نے انقلاب الٰہی کے تمام سامان کر لئے تھے۔ لیکن انگریزوں کو کسی طرح اس کا علم ہو گیا تو ان کو بڑی حکمت عملی سے گرفتار کر کے جالندھر میں نظربند کر دیا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد عوام کے اشتعال اور ثبوت نہ ملنے کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ جہاد کا ساز و سامان رکھنے کی جگہیں اب بھی موجود ہیں۔

مولانا فضل ربی صاحب

آپ ضلع مردان کے باشندہ اور حضرت شیخ الہندؒ کے شاگرد خاص ہیں۔ پشاور میں درس دیا کرتے تھے۔ حضرت شیخ الہندؒ کا حکم پہنچا کہ تم یاغستان چلے جاؤ۔ اور وہاں لوگوں کو جہاد کے لئے آمادہ کرو۔ چونکہ ان کو تقریر بہت اچھی کرنا آتی تھی۔ اس لئے حاجی صاحب ترنگ زئی کے ساتھ مل کر خوب کام کیا۔ اور آخر کار کابل تشریف لے گئے اور وہاں جمعیۃ علماء (ہائی کورٹ) کے ممبر رہے اور وہیں فوت ہو گئے

احوال و وقائع

(مبصر کے قلم سے)

جنگ بندی کے بعد

بھارت نے پاکستان پر جن ارادوں سے حملہ کیا تھا اس میں منہ کی کھا کر وہ ناکام ہوا اور سلامتی کونسل کی مداخلت پر جنگ بند کر دی گئی۔ جنگ بندی کراتے وقت سلامتی کونسل کا دنیا کی بڑی طاقتوں کا اور خود بھارت کا رخ یہ تھا کہ اصل وجہ نزاع کو ختم کر دیا جائے گا۔ کشمیر کی آزادی کے لئے پاکستان کی جدوجہد جاری تھی اور جاری ہے۔ پاکستان پر براہ راست بھارت کا حملہ ایک دوسری صورت تھی اور یہ صورت بھارتی حکومت کے لئے بجائے فائدہ مند ہونے کے سخت نقصان دہ ثابت ہوئی۔ اصل محاذ کشمیر کا ہے اور وہ بدستور قائم ہے۔ جنگ بندی کے وقت سلامتی کونسل میں اقوام متحدہ میں لندن، واشنگٹن اور روس میں جو کچھ کہا جا رہا تھا، ہم اہل پاکستان خوب سمجھتے تھے کہ اس پر عملدرآمد کے وقت لیت و لعل سے بلکہ بچ کر نکل جانے کے حربوں سے کام لیا جائے گا، تاہم پاکستان نے بھارت پر کوئی حملہ نہیں کیا تھا، اس لئے جنگ بندی کا اطلاق اس پر ہوتا ہی نہیں تھا بھارت پر ہوتا تھا اور ہوا ہے گویا جنگ اسی کو بند کرنا پڑی۔ اس کے بعد جو کچھ ہو رہا ہے وہ غیر متوقع نہیں ہے۔ گذشتہ ۱۸ سال سے ہمیں ان وعدہ ہائے فردا کی حقیقت معلوم ہے۔ البتہ اہل پاکستان کے سامنے اب جو راہ عمل باقی رہ گئی ہے اس کا شعور پاکستان کے ہر فرد کو ہو جانا چاہیئے۔

اس جنگ نے یہ بات تو بالکل عیاں کر دی ہے کہ ملت پاکستان کا ہر طبقہ وحدت ملی کا مضبوط و لاینفک حصہ ہے اور وطن و ملت کا اتحاد و عزم ناقابل شکست ہے۔ نیز اس جنگ نے یہ بات بھی نمایاں کر دی ہے کہ ہمیں اپنے اسی ملی اتحاد کو قائم رکھنے اور مضبوط تر بنانے کے لئے زیادہ توجہ اپنے داخلی استحکام کی طرف ہی کرنا چاہیئے۔

اس برصغیر میں دو سو سال تک کم و بیش انگریزوں کا اثر و تسلط رہا ہے۔ اس عرصہ میں بہت سے ایسے اثرات بھی یہاں راہ پا گئے ہیں جن کا کوئی جذباتی رشتہ پاکستان کی مسلمان اکثریت اور عوام سے نہیں ہے۔ نارمل حالات میں تو ان اثرات سے زیادہ سے زیادہ اخلاقی، مذہبی اور تمدنی نقصانات پہنچتے ہیں، لیکن غیر معمولی ہنگامی اور پر خطر حالات میں ایسے اثرات سے انتظامی، سیاسی اور دفاعی نقصانات بھی پہنچ سکتے ہیں۔ ان اثرات کو گذشتہ دور کی پاکستان کی امریکہ دوستی یا امریکہ پرستی سے بھی بہت زیادہ تقویت پہنچی ہے، اس لئے ان سے براہ راست نہیں تو بالواسطہ طور پر بہت سے خطرات جنم لے سکتے ہیں۔

میں یہاں مثال کے طور پر ایک بات ذکر کروں گا۔ قیام پاکستان کے بعد جب پہلی مرتبہ کشمیر پر بھارت نے قبضہ کرنا چاہا، اور اپنی فوجیں داخل کیں تو قائد اعظم نے اس وقت کے پاکستان کے انگریز کمانڈر انچیف گریسی کو حکم دیا کہ وہ بھی جواب میں پاکستان کی فوجیں کشمیر میں داخل کرے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ گریسی نے یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا، اور اس کی اطلاع براہ راست ہندوستان کے انگریز گورنر جنرل ماؤنٹ بیٹن کو سپریم کمانڈر آکنلک کی معرفت دے دی چنانچہ اس حکم عدولی و غداری کا ہی نتیجہ ہے کہ آج کشمیر کے ایک حصہ پر بھارت کا غاصبانہ قبضہ ہے اور اس طرف سے بھارت پاکستان کے لئے ایک مسلسل خطرہ بنا ہوا ہے۔ یہ ایک اعلیٰ سطح کی مثال ہے۔ اس سے نیچے بھی بے شمار ایسی مثالیں موجود مل سکتی ہیں جو اراداتاً خواہ اس سے بری ہوں کہ وہ منافقانہ کارروائی کریں گی لیکن ان کی عام صورت حال ایسی کارروائیاں کرنے کی مقتضی ہو سکتی ہے۔

مثلاً یہاں ایسی تنظیمیں جو مذہبی، ثقافتی یا اور کسی حیثیت سے بین المملکتی یا بین الاقوامی روابط رکھتی ہیں۔ بھارت کے قریبی ملک ہونے کی وجہ سے وہاں کی ایسی تنظیموں کے ساتھ بھی ان کے گہرے اور براہ راست تعلقات ہو سکتے ہیں۔ اور یہ چیز پاکستان کے لئے کسی وقت بھی زبردست خطرات کا موجب بن جائے گی۔ دشمن ممالک اپنے جاسوسی نظام کے لئے ان ہی گوشوں سے افراد چنا کرتے ہیں۔ بعض ایسے طبقے بھی جو اگرچہ معاشرتی طور پر ...... ملک کے باشندوں کی اکثریت کا ہی حصہ نظر آتے ہیں، لیکن اپنے نظریات و حلقہ بندی کے اعتبار سے جداگانہ اور اقتصادی و عوامی دائرہ میں علیحدہ زندگی بسر کرتے ہیں اور ملک کے عام باشندوں و ملک کے عام حالات سے انہیں کوئی ہمدردی نہیں ہوا کرتی اس طرح کے ناجنس طبقے بھی خطرہ کے وقت ملک کے عام حالات کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ بہرحال غیر ملکی و سامراجی اثرات سے ملوث ہر دائرہ خطرات کے وقت ایک مشکل مسئلہ کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔

اس جنگ سے یہ بات بھی بالکل صاف ظاہر ہو کر سامنے آ گئی ہے کہ یہاں کا فعال و کارآمد عنصر خالص اسلامیت ہے وہ اسلامیت جو تجدد کی تراشوں اور من مانے اجتہادات سے پاک اور سلف صالحین کے طریقوں کے مطابق ہے۔ اس ملت کے لئے اسلام ہی وہ سہارا ہے جس سے اس کی زندگی باقی و قائم ہے اور جس پر مر جانا اس کے لئے نہایت آسان ہے۔

اس جنگ کے بعد پاکستان کو ایک نئی زندگی حاصل ہوئی ہے۔ تدبر و دانشمندی اور حال و مستقبل کے خطرات سے محفوظ رہنے کے طریقوں کا یہ تقاضا ہے کہ اس نئی زندگی کی اساس خالص و بے آمیز اسلامیت ہو اور اس کی آئندہ ساری تعمیر خارجی عناصر کے اثرات سے قطعی پاک رکھی جائے۔ کسی ایسے رخنے کو باقی نہ رہنے دیا جائے جو آئندہ خطرہ کے وقت مشکلات کا سبب بن سکے، اور کوئی ایسا نظریہ و عمل فروغ نہ پانے دیا جائے جو عوام کے جذبۂ اسلامی کو کمزور یا تبدیل کر دینے والا ہو۔

اب پاکستان کا مستقبل صرف ان دو باتوں پر ہی منحصر ہے۔ اگر ان دو باتوں پر سختی سے عمل کر لیا جاتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

ملائشیا سے انقطاع تعلق

ملائشیا کے بارے میں ہماری ہمیشہ یہ رائے رہی ہے کہ اس کی تخلیق سراسر برطانوی مقاصد کی رہین منت ہے اور ملائشیا صرف وہی رول ادا کر سکتا ہے جس کا اشارہ برطانوی ڈپلومیسی کی طرف سے ہو۔

پاکستان کے خلاف بھارت کی حالیہ جارحیت کے موقعہ پر تمام دنیا کے ممالک نے یا تو علانیہ پاکستان کے حق و انصاف پر ہونے کا براہ راست اعلان کیا، یا حق خود ارادیت کے اصول پر زور دے کر بالواسطہ اس کے کاز کی حمایت کی یا غیر جانبدار رہ کر، پاکستان و بھارت دونوں کو پر امن طور پر اپنے نزاع طے کرنے کا مشورہ دیا جو ایک طرح سے بالواسطہ پاکستان کے موقف کی ہی حمایت ہے۔ ایشیائی اور مشرقی ممالک نے تو بالخصوص بھارت کی حمایت میں ایک لفظ تک کہنے سے برابر احتراز برتا، لیکن یہ تنہا ملائشیا تھا جس نے نہ صرف یہ کہ اس نزاع کے موقعہ پر بھارت کے ظالمانہ رویہ کی حمایت کی، بلکہ سلامتی کونسل میں اس کے نمائندے نے پاکستان کے وجود اور کشمیر میں استصواب رائے کے مطالبہ تک پر بکواس کر ڈالی، اور جب حکومت پاکستان نے برادرانہ طور پر اس کی اس بلا وجہ نازیبا و غلط روش کی طرف توجہ دلائی تو نہایت ڈھٹائی سے حکومت ملائشیا نے اپنے نمائندہ کے اس مکروہ رویہ کو صحیح اور درست بتایا۔

حقیقت یہ ہے کہ ملایا اور اس کے ملحقہ علاقوں کے عوام ایک علیحدہ چیز ہیں۔ اور وہاں کے حکمرانوں کی یہ ٹولی بالکل جداگانہ شے ہے۔ ملائشیا کی تخلیق ان حکمرانوں کا ایک گٹھ جوڑ بنا کر کی گئی ہے۔ برطانوی آقائیت کی سرپرستی پر اس کے وجود کا انحصار ہے جنوب مشرقی ایشیا میں سامراج کے سرگرم ایجنٹ کی حیثیت سے اس کے کارنامے جاری ہیں ملائشیا کا طرز عمل اول دن سے اپنے عظیم ہمسایہ مسلم ملک انڈونیشیا کے لئے مشکلات و خطرات کا موجب بنا ہوا ہے۔ اب اس نے پاکستان کے خلاف بھی اپنے برے کیرکٹر کا ثبوت دے دیا ہے، اور یہ اس بات کی شہادت ہے کہ ملائشیا پرانے مغربی سامراج کے علاوہ ایشیا و مشرق کے نئے بھارتی سامراج کا بھی ایجنٹ ہے

انڈونیشیا میں سازش کی ناکامی کے بعد

مشرق کی نو آزاد اور مغربی سامراج سے بیزار قوموں نے صدر سوئیکارنو کے خلاف حالیہ سازش کی ناکامی پر اطمینان کا سانس لیا ہے تاہم یہ بات سب کے لئے قابل توجہ ہونی چاہیئے کہ آخر وہ کیا اسباب و علل تھے کہ جن کی وجہ سے

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

میدانِ جہاد میں پیغمبرانہ جاہ و جلال کا ایک روحانی منظر

فاتح اور پیغمبر کا امتیاز

(مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ)

جہاد اسلامی کی حقیقت جن مقاصد پر مشتمل ہے اس کے لحاظ سے وہ دنیوی لڑائیوں سے بالکل مختلف ہے اور یہ اختلاف اس قدر بدیہی ہے کہ ہم کو اس کی ظاہری شکل کے ایک ایک خط و خال کے اندر نمایاں طور پر نظر آ سکتا ہے۔

ایک فاتح جب ملک گیری کے ارادے سے میدانِ جنگ کا رخ کرتا ہے تو طبل و دہل کے غلغلے اور قرنا و بوق کے ترانے خیر مقدم بجا لاتے ہیں۔ سر پر پرچم لہراتا ہے چترِ شاہی آفتاب کی شعاعوں کو بھی اس کی طرف نگاہِ گرم سے دیکھنے نہیں دیتا۔ جاہ و جلال کا یہ دیوتا میدانِ جنگ میں ایک مجسمہ کی طرح کھڑا کر دیا جاتا ہے اور تمام فوج اس مرصع بت کے گرد طواف کرنے لگتی ہے۔ عظمت و جبروت کا یہ منظر دنیا کو دفعتاً مرعوب کر دیتا ہے اور اس رعب و داب کے احساس سے اس دنیوی فاتح کا سر بادۂ کبر و نخوت سے لبریز ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خاک و خون میں مل کر بھی یہ نشہ نہیں اترتا اگر کوئی اس سرِ پُر غرور کو ٹھکرا دیتا ہے تو اس سے مغرورانہ صدا بلند ہوتی ہے ؎

زمیں را منم تاج تارک نشیں
مجنباں مرا تا نجنبد زمیں

لیکن ایک پیغمبر کی حالت اس سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ وہ گھر سے جب نکلتا ہے تو اگرچہ مخلصین و مؤمنین کی ایک جماعت اس کے ساتھ ہوتی ہے لیکن وہ اپنا رفیق سفر صرف خدا کو بناتا ہے۔

"آنحضرت (صلعم) جب بغرضِ جہاد روانہ ہوتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے۔ خدایا! تو ہی ہمارا رفیق سفر ہے۔
تو ہی ہمارے بال بچوں میں ہمارا قائم مقام ہے۔
خدایا سفر کے شدائد اور پلٹ کر اہل و عیال کو بُرے حال میں دیکھنے کی مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں
خدایا مسافتِ سفر کو کم کر دے اور ہمارے لئے آسان بنا دے"۔

وہ سواری کی پشت پر قدم رکھتا ہے تو خدا کا شکر ادا کرتا ہے
"کیا پاک و برتر ہے وہ خدا جس نے اس جانور کو ہمارا فرمانبردار بنا دیا ورنہ ہم اس کی قدرت نہیں رکھتے"۔

وہ سفر سے پلٹتا ہے تو راہ میں خدا کی حمد کا ترانہ گاتا ہوا چلتا ہے
"ہم توبہ کر کے لوٹتے ہیں۔ ہم خدا کے عبادت گذار بندے ہیں اور ہم اپنے رب کی حمد و ثنا کرتے ہیں"۔

پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھتا ہے تو غلغلۂ تکبیر بلند کرتا ہے۔ نیچے اترتا ہے تو ترنم ریزِ تسبیح و تہلیل ہوتا ہے۔

فوج کو روانہ کرتا ہے تو اس کو نہ غرور کی طاقت یاد دلاتا ہے نہ اُس کے جوش کو دوآتشہ کرتا۔ نہ قدیم کارنامہائے شجاعت کا تذکرہ کر کے اس کے دل کو گرماتا ہے بلکہ اس کے دین کو اس کی امانت کو، اس کے تمام نتائجِ اعمال کو خدا کے سپرد کر کے رخصت کر دیتا ہے۔

"میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور نتائجِ اعمال کو خدا کے سپرد کر کے تم کو خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے بھیجتا ہوں"۔

وہ منزل پر اترتا ہے تو نہ سلاطین کی طرح اس کے لئے خیمے نصب کئے جاتے ہیں نہ فرش و بساطِ شاہانہ سے زمین آراستہ ہوتی ہے اور نہ میدان کا نشیب و فراز ہموار کیا جاتا ہے۔ وہ خدا کا نام لے کر فرشِ خاک پر لیٹ جاتا ہے اور اسی نام کی عظمت کے سہارے یہ زمین ہی کو اپنی حفاظت کی خدمت سپرد کرتا ہے۔

"اے زمین میرا اور تیرا دونوں کا خدا ایک ہی ہے۔ میں تیرے شر سے تیری سطحِ باطنی کے شر سے اور تجھ پر چلنے والوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں"۔

وہ سفرِ جہاد سے پلٹ کر گھر پہنچتا ہے تو سب سے پہلے اس کو خدا کا گھر یاد آتا ہے اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرتا ہے۔ اور جب اس کو فتح و ظفر کی خبر ملتی ہے تو نہ تو اس کے سامنے شادیانے بجائے جاتے ہیں۔ نہ جشنِ شاہانہ کی تیاری کی جاتی ہے نہ عیش و طرب کے تماشے لگائے جاتے ہیں۔ وہ صرف اپنے خدا کے آگے سربسجود ہو جاتا ہے اور سجدۂ شکر بجا لاتا ہے۔ اس کو جب مشیتِ ایزدی سے شکست ہوتی ہے تو وہ فوج کو بالکل جوش و غیرت نہیں دلاتا بلکہ خدا ہی کی غیرت کی سلسلہ جنبانی کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی فوج کو خدا کی فوج یقین کرتا ہے۔

"آپؐ معرکۂ احد کے دن کہتے تھے خدایا! کیا تو چاہتا ہے کہ اب زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہو"۔

وہ اپنی فوج کی قلت اور دشمن کے لشکر کی کثرت کو دیکھتا ہے تو صرف رحمتِ آسمانی ہی سے مدد طلب کرتا ہے اور کسی دنیوی طاقت کے آگے دستِ سوال نہیں پھیلاتا

"بدر کے دن جب آنحضرت صلعم نے مشرکین کی طرف دیکھا اور آپ کو نظر آیا کہ ان کی جمعیت ایک ہزار کی ہے اور مسلمان صرف تین سو انیس (۳۱۹) ہیں تو آپ قبلہ کی طرف متوجہ ہو گئے اور دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر پکارنا شروع کیا۔ "خدایا! تو نے مجھ سے فتح و ظفر کا جو وعدہ کیا ہے، اس کو پورا کر۔ خدایا! اگر مسلمانوں کا یہ مختصر گروہ فنا ہو گیا تو پھر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا وہ اسی طرح ہاتھ پھیلا کر متصل پکارتے رہے یہاں تک کہ جوشِ استغراق میں ان کی دوشِ مبارک سے چادر گر گئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے آپ کے اس تضرع کو دیکھا تو پاس آئے۔ اور چادر اٹھا کر آپ کے کاندھے پر ڈال دی۔ پھر پیچھے سے آ کر آپ سے لپٹ گئے اور کہا۔ یا رسول اللہ! آپ اپنی مناجات ختم کیجئے۔ خدا نے آپ سے جو وعدہ کیا ہے اس کو بہت جلد پورا کرے گا"۔

میدانِ جنگ میں اس کو شدید زخم لگتا ہے تو اس حالت میں صرف یہ کہہ کر خاموش ہو جاتا ہے۔
"خدایا! میری قوم کو معاف فرما۔ کیونکہ وہ لوگ حق کو نہیں جانتے"۔

لیکن جب کبھی اس کے ہاتھ سے جہاد کا اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے تو وہ از فرق تا بقدم غضب و قہرِ الٰہی کا پیکرِ جلال و جبروت بن جاتا ہے۔

قصۂ مختصر ایک فاتح میدانِ جنگ میں سرِ پُر غرور مگر ایک پیغمبر جبین نیاز ہوتا ہے۔ ایک بادشاہ میدانِ جنگ میں زبانِ خودستا۔ مگر ایک داعئ حق زبانِ شکر سنج ہوتا ہے۔ ایک بادشاہ میدانِ جنگ میں غیظ و غضب کا آتشکدہ مگر ایک منادِ توحید رحم و کرم کا سرچشمہ ہوتا ہے۔ ان دونوں متضاد حالتوں کا انجام بھی نہایت مختلف اور عبرت خیز ہے۔ بادشاہوں کے سرِ پُر غرور بارہا ٹھکرا دیئے گئے۔ لیکن کسی مؤید من اللہ کی جبینِ نیاز خاکِ مذلت سے آلودہ نہ ہوئی۔ بادشاہوں کی زبانِ خودستا بارہا ذلت کے ساتھ خاموش کر دی گئی۔ لیکن کسی داعئ الٰہی کا نغمۂ حمد و شکر کبھی بھی چپ نہ ہوا۔ بادشاہوں کے غیظ و غضب کے شعلے بارہا بجھا دیئے گئے۔ مگر کسی پیغمبر کے دریائے کرم کو دنیا کے خس و خاشاک نہ روک سکے

ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انھم لھم المنصورون وان جندنا لھم الغالبون۔

"خلافت راشدہ سے ملوکیت تک" کے سلسلے میں

(از ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال)

اکتوبر کے ترجمان القرآن میں مودودی صاحب نے حضرت عثمان رضی اللہ کے بارے میں اپنی سابقہ تحریر کی صفائی پیش کرتے ہوئے انہیں نیت کی غلطی کا نہیں بلکہ رائے کی غلطی یا بالفاظ دیگر اجتہادی غلطی کا مرتکب بتایا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ان کی سابقہ تحریر کی بہ نسبت یہ تحریر اگرچہ معذرت خواہانہ وصفائی آمیز ضرور ہے تاہم اس سے بھی حضرت عثمانؓ کے متعلق ان کی سابقہ تحریر کے پھیلائے ہوئے اس تاثر کا ازالہ نہیں ہو پاتا کہ خلافت راشدہ کے حقیقی نظام کے خاتمہ کا آغاز حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں سے ہی ہوا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر عائد کئے گئے مبینہ الزامات کو حالیہ تحریر میں اگرچہ ہلکا بنانے کی سعی کی گئی ہے لیکن نتائج کے اعتبار سے ان کی سنگینی اب بھی بدستور قائم و باقی ہے بلکہ اس تحریر سے ایک اور نئے تاثر کا اضافہ یہ ہوا ہے کہ معاذاللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلافت راشدہ کے نظام کی ذمہ داری اٹھانے کے اہل نہیں تھے۔ ان کے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ہونے والے جن مکالمات کے حوالے و اقتباسات اس مضمون میں نقل کئے گئے ہیں۔ ان سے پڑھنے والا اس کے سوا اور کیا تاثر لے گا کہ حضرت عثمان نظام خلافت کے سربراہ بننے کے قابل نہیں تھے۔

اس مضمون میں مودودی صاحب نے یہ تو تسلیم کر لیا ہے، کہ شرعی اعتبار سے حضرت عثمانؓ کا کوئی رویہ اور عمل بھی حد جواز سے تجاوز کرنے والا نہیں تھا، البتہ وہ اپنے صلہ رحمی کے طرز عمل میں اپنی ذات اور عہدۂ خلافت کے درمیان تمیز و حد قائم نہیں رکھ سکے۔ یعنی اپنے خویش و اقربا کو اپنے ذاتی مال و منال سے فائدہ پہنچانے کے ساتھ ساتھ انہوں نے منصب خلافت کی پوزیشن سے بھی انہیں متعدد عہدوں پر فائز کر کے اور عطایات دے دے کر نفع پہنچایا اور ایسا کرتے وقت وہ اتنا نہ جان سکے کہ صلہ رحمی کے "تقاضے" کا تعلق ان کی ذات سے تو تھا لیکن منصب خلافت سے نہیں تھا۔ اس حالیہ تحریر میں پھر اس بے بنیاد و گمراہ کن بات کو حضرت عثمان کی طرف منسوب کر کے دہرایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے ہی خاندان کے ایک فرد کو حکومت کا چیف سیکرٹری بنایا اور جزیرۃ العرب کے باہر کے تمام اسلامی مقبوضات پر اپنے ہی خاندان کے گورنر مقرر کر دیئے۔

حالانکہ اس صورت حال کی اصل حقیقت سراسر دوسری ہے اور یہ اعتراض ان مفسدین و منافقین کا تراشا ہوا ہے۔ جنہوں نے حضرت عثمان کے خلاف شورش و بغاوت برپا کی تھی، بیچارے مورخین نے تو اسی حیثیت سے یہ اور دوسرے اعتراضات اپنی کتابوں میں نقل کئے تھے۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ ایک زمانہ میں ایسے محققین بھی پیدا ہو جائیں گے، جو ان نقل کردہ اعتراضات کو ایک حقیقت واقعہ کے طور پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب کر کے داد تحقیق دینے لگیں گے ان اعتراضات کا دہرانا اور ان کے صحیح ہونے پر اصرار کرنا گویا ان مفسدین و شرانگیزوں کی ہی ہمنوائی کرنا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اس اعتراض کا مسکت جواب دے دیا تھا۔

"میں نے اپنی خلافت میں بجز ایک شخص عبداللہ بن عامر بن کریز کے کسی کو بھی بنی امیہ میں سے خود حاکم نہیں بنایا بلکہ یہ سب کے سب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کے مقرر شدہ چلے آرہے ہیں"۔

آیئے ہم عمال و حکام کے تقرر کے سلسلے میں اولاً جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل کو دیکھیں اس کے بعد حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے طرز عمل کو اور پھر حضرت عثمانؓ کے طریق کا ان سے موازنہ کر کے معلوم کریں کہ کیا کوئی تفاوت و انحراف پایا جاتا ہے یا نہیں۔

عمال کے تقرر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل یہ تھا کہ آپ نے صف اول کے صحابہ کی نسبت بیشتر صف آخر کے صحابہ کو ترجیح دی۔ دیکھئے فتح مکہ کے بعد عثمان بن ابوالعاص کو جو حضرت عثمان کے چچا اور بنو امیہ میں سے تھے اور بہت بعد میں ایمان لانے والوں میں سے ہیں طائف و ملحقہ علاقوں کا گورنر بنایا۔ مکہ کا گورنر عتاب بن اسید کو۔ خیبر کا گورنر سواد بن غزیہ اور پھر عثمان بن سعید کو بحرین کا پہلا گورنر منذر بن ساوی عبدی کو پھر ابان بن سعید پھر عطار بن الحضرمی کو اور یمن کا گورنر خالد بن سعید کو مقرر کیا، رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ یہ تمام گورنر و عامل بہت بعد میں ایمان لانے والے بیشتر خاندان بنو امیہ سے تھے، اور ان میں سے کوئی بھی صف اول کے صحابہ میں شمار نہیں ہوتا۔ پھر اس اصول کی کہ جو لوگ اسلام میں السابقون الاولون کے درجہ کے ہیں وہی حکومت کے عہدوں پر بھی فائز کئے جانے کے زیادہ مستحق ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار فرمودہ طرز عمل کے سامنے کیا حقیقت رہ جاتی ہے اور جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عہدوں کے لئے بنو امیہ کے افراد کو ترجیح دے رہے ہیں اور اسی طریقے پر ..... خلیفۂ اول و دوم یعنی حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما عامل ہیں تو اب اتفاق سے اگر تیسرا خلیفہ بھی بنو امیہ میں سے منتخب ہو گیا ہے تو وہ کیسے اس پالیسی کو بدل دے جس کا آغاز حضرت رسالتمآب سے ہوا، اور جس پر عمل شیخین نے بھی کیا۔

صف اول کے صحابہ کو چھوڑ کر آخری صف کے صحابہ اور بیشتر بنو امیہ کے افراد کو عہدوں پر مامور کرنے کا طریقہ جب خود رسالتمآب نے اختیار فرمایا اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ نے اسے جاری رکھا، تو حضرت عثمان کے اس پالیسی پر عمل پیرا رہنے کو قابل اعتراض و بد تدبیری فعل بنانے سے پہلے سوچ لینا چاہیئے کہ اس کی ذمہ داری اولاً کس پر عائد ہوتی ہے اور کہاں تک پہنچتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء کو عہدے نہیں دیئے تھے؟

کیا آپ نے امارتوں پر صف اول کے صحابہ کے بجائے کم عمر اور بعد میں ایمان لانے والے اصحاب کو مامور نہیں فرمایا

کیا والیوں کے تقرر میں آپ نے بیشتر بنو امیہ کے افراد مقرر نہیں کئے؟

کیا اسی طریقے پر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کا عمل نہیں رہا؟

کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے اول صحابہ اور السابقون الاولون مثلاً حضرت علی، حضرت زبیر وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نہ صرف بلند مناصب و عہدوں سے بھی دور رکھا بلکہ انہیں مدینہ و حرمین کے علاقوں سے باہر تک بھی نہیں جانے دیا؟ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہی کیوں یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ انہوں نے خلفاء کو عہدے دیئے۔ بنو امیہ کے افراد کو امارتوں پر مامور فرمایا۔ اور صف اول کے صحابہ کے مقابلہ میں کم عمر افراد کو والی مقرر کیا

حضرت عثمان تو مجبور تھے کہ وہ اپنے بزرگ ترین تینوں پیشرووں کے طریق کے مطابق عمل کرتے۔ انہوں نے تو اپنی طرف سے کوئی نیا والی و امیر سوائے ایک کے مقرر ہی نہیں کیا۔ سب کے سب سابقہ عہد کے مقرر شدہ چلے آرہے تھے۔ البتہ وسعت پذیر مملکت کی انتظامی ضروریات کے تحت ان میں سے ہی بعض کو ترقی دے دی یا نئے مفتوحہ علاقوں تک بعض کی عملداری بڑھا دی یا کسی نئی جگہ و خالی شدہ جگہ پر کسی کا تقرر کر دیا۔

حضرت معاویہ اگر ۱۶/۱۷ سال مسلسل شام کے گورنر بنے چلے آئے تو یہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی پالیسی کا تتمہ تھا۔ حضرت عثمانؓ کا اس میں کیا قصور ہو سکتا ہے ۱۵ھ میں حضرت عمرؓ نے حضرت معاویہؓ کو شام کا نائب امیر مقرر کیا۔ جبکہ ان کے بھائی یزید بن سفیان، حضرت ابوبکر کے عہد سے وہاں کے امیر چلے آرہے تھے۔ ۱۸ھ میں یزید بن سفیان کی وفات ہوئی تو حضرت عمر نے معاویہ کو ہی ان کی جگہ شام کا والی بنا دیا۔ ۲۴ھ میں حضرت عمر نے شہادت پائی۔ اس طرح گویا حضرت معاویہ ۸ سال مسلسل حضرت عمر کے عہد خلافت میں ایک ہی صوبہ شام کے نائب امیر اور امیر بنے رہے۔ اب اگر ایسا ہونا نامناسب تدبیر کے ذیل میں آتا ہے اور قابل اعتراض ہے تو اس کی زد سب سے پہلے حضرت ابوبکر پر پڑے گی۔ کہ انہوں نے حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر وغیرہم جیسے عشرہ مبشرین و السابقون الاولون اصحاب کو چھوڑ کر یزید سفیان کو جو خلفاء کی صف کے آدمی تھے، ایک اہم صوبہ کا والی کیوں مقرر کیا، اور پھر حضرت عمرؓ اس کی زد میں آئیں گے کہ انہوں نے حضرت معاویہ کو صوبہ شام کا نائب گورنر مقرر کر کے دو بھائیوں کے ہاتھوں میں ایک بڑے صوبہ کی کمان کیوں دے دی

(باقی صفحہ ۶ پر)

بقیہ - خلافت راشدہ سے ملوکیت تک

اور جب یزید بن سفیان انتقال کر گئے تو ان کے بھائی معاویہ کو ہی ان کی جگہ کیوں جانشین بنا کر ایک ہی خاندان کی سیادت شام پر قائم کر دی۔ نیز یہ کہ حضرت عمر نے اپنی وفات تک یعنی مسلسل چھ سال تک کیوں انہیں نہ تو کسی اور جگہ تبدیل کیا۔ اور نہ منصب سے ہٹایا۔

بات جب مناسب و نامناسب تدبیر کی ہی ہے تو پھر حضرت عثمان ہی کو کیوں اس کا ہدف بنایا جا رہا ہے۔ بات کا سلسلہ جہاں سے شروع ہوتا ہے، اپنے شوق تحقیق کا وہیں سے نشانہ باندھیے۔

مطلقاً رکو والی مقرر کرنا اگر بے تدبیری ہے تو اس بے تدبیری کا صدور حضرت عمر، حضرت ابوبکر اور معاذ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہوا۔

کسی کو مسلسل ایک ہی جگہ اور ایک ہی منصب پر فائز رہنے دینا اور تبدیل نہ کرنا بے تدبیری ہے تو یہ بے تدبیری استغفر اللہ ان کے پیشرؤوں سے بھی سرزد ہوئی ہے۔ پھر اپنا ہاتھ ان کے گریبانوں تک بھی بڑھایئے۔

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ یہ نہ تو سیاسی لحاظ سے ہی کوئی نامناسب تدبیر تھی اور نہ ایک شخص و خاندان کی اقتدار دینے کا معاملہ تھا بلکہ صوبۂ شام کے بارے میں ایک اعلیٰ درجہ کی سیاسی حکمت عملی اور ضرورت تھی جس پر میں نے مختصراً ۱ ستمبر کے ترجمان اسلام میں روشنی ڈال دی ہے۔

بات یہ ہے کہ شام کے علاقے سے حضرت ابوسفیان کا گہرا تعلق رہا ہے۔ قیصر روم کے پاس جب حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا تبلیغی مکتوب گیا تھا تو قیصر نے تحقیق کے لئے حضرت ابوسفیان کو ہی اپنے دربار میں بلایا تھا۔ اس طرح کے اور بھی معاملات تھے جن کے پیش نظر اس علاقہ کا سیاسی استحکام حضرت معاویہ کے ذریعہ زیادہ بہتر طریقے پر پورا ہو سکتا تھا بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ بہ احسن وجوہ ایسا ہی ہوا۔

مملکت اسلامیہ کو خطرات سے بچانے اور اسے بیرونی حملہ آور سے محفوظ رکھنے کا مقصد بہرحال ہر بات سے اعلیٰ و ارفع تھا، علاوہ ازیں یہ تنگ نظرانہ خیالات جن سے دل کی جلن پیدا ہوتی ہے آج کے دور کی سیاست کے پیدا کردہ ہیں ورنہ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض یافتہ افراد کی بھی یہ ہی ذہنیت ہو سکتی ہے کہ وہ بھی خاندانوں، قبیلوں اور شخصیتوں کے انداز سے سوچتے اور فیصلے کرتے تھے اور دل کی جلن میں مبتلا ہو جایا کرتے تھے، تو آپ دنیا میں کس اسلام کی دعوت کا غلغلہ برپا کئے ہوئے ہیں۔ بھلا جو اسلام آپ کی اس نئی تحقیق کی رو سے اپنے پہلے مخاطبین کا اتنی بھی اصلاح نہ کر سکا کہ ان کے اندر سے دل کی جلن یعنی حسد نکل جائے وہ آج کے لوگوں کی کیا اصلاح کر سکے گا

یہ انداز فکر سراسر اسلام سے ہی مایوس کر دینے والا ہے افسوس ہے کہ زور قلم میں آدمی اتنی بات بھی نہ سوچ سکے کہ صحابہ کو غلط کار ثابت کرنے کے شوق میں پورے اسلام کا ہی صفایا ہوا جا رہا ہے۔

صورت دیں را کہ می سازند تحسیں می کنند
معنیٔ دیں را کہ می سوزند خلق آگاہ نیست

بقیہ - احوال و وقائع

یہ سازش ایسے موقعہ پر وقوع میں آئی جبکہ انڈونیشیا کے صدر نے بے مثال جرأت مندی کے ساتھ پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا۔ اس بات میں تو کسی کو شبہ ہی نہیں ہونا چاہیئے کہ اس سازش کے پس پردہ سامراجی عناصر کا ہاتھ تھا لیکن اس سازش کا دماغ ملائشیا میں تھا یا بھارت میں یا دونوں کا خفیہ گٹھ جوڑ اس کے پس پردہ کارفرما تھا۔ بہرحال یہ بات بالکل واضح ہے کہ سامراجی طاقتوں اور ان کے پٹھوؤں کو انڈونیشیا کی طرف سے پاکستان کی علانیہ و جرأت مندانہ حمایت قطعی گوارا نہ ہو سکی۔ صدر سوئیکارنو کی حکومت کے خلاف سازش کی یہ کارروائی اس بات کی علامت ہے کہ ایشیا کے دوسرے ممالک میں بھی جواب امریکی و برطانوی اثرات سے باہر نکلتے جا رہے ہیں، اور بھارت کی جارحانہ روش سے بیزار ہیں اس قسم کی سازشیں بروئے کار لانے کی کوششیں کی جائیں گی۔ ان ملکوں کے وہ عناصر جو کسی نہ کسی صورت میں اب بھی امریکی و برطانوی سامراج کے حامی ہیں، ایسی سازشوں کی تکمیل کا آلہ کار بن سکتے ہیں۔ ایشیا کی سیاست و تاریخ کو اب بہرحال ایک نیا موڑ مڑنا ہوگا۔ یہ موڑ یہاں کے آزادی پسند عوام کے حق میں جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ سازشی عناصر کی طرف سے چوکنا رہا جائے ورنہ خلاف بھی جا سکتا ہے اگر انڈونیشیا کی اس ناکام سازش کو محض انڈونیشیا کا داخلی معاملہ قرار دے کر نظرانداز کر دیا۔ جیسا کہ اس سازش سے متعلق سامراجی اور بھارتی پروپیگنڈا یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہا ہے۔

عدن کی جدوجہد آزادی

عدن کے لئے کامل آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد اب پورے عروج پر پہنچ چکی ہے اور برطانیہ بھی جس سخت گیری کا مظاہرہ کر رہا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اس علاقہ میں اپنے مفادات کو ہر قیمت پر باقی و محفوظ رکھنے پر تلا ہوا ہے۔ یہ صورت حال سارے جنوبی عرب کے لئے تشویشناک صورت اختیار کر سکتی ہے۔ ابھی حال ہی میں کئی سال کی کشمکش و جنگ کے بعد یمن کے مسئلہ پر متحدہ عرب جمہوریہ اور سعودی عرب کے درمیان کچھ تصفیہ کی شکل پیدا ہوئی تھی اور امید تھی کہ یمن میں حالات قطعی معمول پر آ جانے کے بعد جنوبی عرب میں صورت حال مستحکم ہو جائیگی لیکن برطانیہ کو یہ امن و صلح کی حالت پسند نہیں آئی اور جب عربوں کا یہ باہمی نزاع ختم ہوتا نظر آیا تو اس نے عدن میں یکایک صورت حال خراب کر کے رکھ دی تاکہ جنوبی عرب کے آزادی خواہوں کو کمزور بنا کر اس علاقہ میں عرب اتحاد کے کاز کو ناکام کیا جا سکے۔ حیرانی ہے کہ برطانیہ جیسے گھاگ و تجربہ کار سیاسی ملک کی سمجھ میں یہ بات کیوں نہیں آتی، کہ جب یمن کے معاملہ میں اس کی درپردہ پالیسی ناکام ہو کر رہ گئی ہے تو وہ جنوبی عرب کے دوسرے علاقوں و عدن میں کب تک، تشدد کے بل اپنی پالیسی کو کامیاب بنائے رکھ سکے گا۔ اس طرح حالات ہرگز پرسکون نہیں ہو سکیں گے ص

ص بلکہ ابتر و خراب ہوتے چلے جائیں گے اور آخرکار ایک آزادی خواہوں و حریت طلبوں کو اپنے مقصد میں انشاء اللہ کامیابی حاصل ہو کر رہے گی۔

دارالعلوم مدنیہ چنیوٹ

جو بیادگار شیخ الاسلام حضرت مدنی عرصہ سے تعلیم دینی کی خدمات انجام دے رہا ہے۔ درس نظامی کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات ادیب عربی، عالم عربی، فاضل عربی اور میٹرک تک انگریزی کی بھی تیاری کرائی جاتی ہے امسال دارالعلوم کی طرف سے تین اور سات طلباء میٹرک اور ادیب عربی کے امتحانات میں شریک ہوئے جو بحمد للہ سب کے سب کامیاب ہو گئے۔ داخلہ کے خواہشمند فوراً درخواستیں ارسال کریں۔ (محمد عبدالوارث ناظم دارالعلوم ہذا)

جمعیتہ علماء اسلام خیرپور

۱۳ اکتوبر کو مقامی جمعیتہ کا ایک اجلاس زیر صدارت حاجی احمد بخش صاحب منعقد ہوا۔ ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام خیرپور غلام رسول خاں افغان کی مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق منظور ہوئی:۔

جمعیتہ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت پاکستان کو مشورہ دیتا ہے کہ اگر سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر کو حل نہ کرائے تو وہ اقوام متحدہ سے علیحدگی اختیار کر لے۔ نیز ہم اس ہنگامی وقت پر صدر ایوب خاں کے ہر اس اقدام کی حمایت کرتے ہیں جو ملک کے بقا اور سلامتی کے لئے اٹھایا جائے گا۔

(عبداللطیف شاہد ناظم دفتر جمعیتہ خیرپور)

جمعیۃ علماء اسلام کی جہادی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام کہروڑپکا

جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا نے اپنے خصوصی ماہانہ فنڈ سے بذریعہ حبیب بنک لمیٹڈ دفاع فنڈ میں مبلغ یکصد روپیہ ادا کیا ہے۔ نیز مزید فنڈ کی فراہمی شروع ہے۔

حال ہی میں کہروڑپکا سے دفاع فنڈ کے لئے تقریباً پچاس ہزار سے زائد روپے چندہ جمع ہوا ہے۔ علاوہ ازیں کپڑے، سگرٹ، ماچس و دیگر اشیاء بھی فراہم کی گئی ہیں۔ اس چندہ کی فراہمی میں مندرجہ ذیل حضرات پیش پیش ہیں۔

(۱) ملک نذیر احمد صاحب ایس ڈی ایم لودھراں چیئرمین میونسپل کمیٹی کہروڑپکا (۲) سید علی شاہ صاحب وائس چیئرمین میونسپل کمیٹی کہروڑپکا (۳) حافظ عبد المجید صاحب شاکر محاسب جمعیۃ علماء اسلام کہروڑپکا (۴) ڈاکٹر مولوی سعید احمد صاحب غازی رئیس نامزد ممبر میونسپل کمیٹی کہروڑپکا (۵) شیخ عبد الحفیظ صاحب چیئرمین یونین ۳۵ کہروڑپکا (۶) خان غلام سرور خاں صاحب چیئرمین یونین ۳۶ کہروڑپکا۔

(محمد عبد الصمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام کہروڑپکا)

جمعیۃ کوٹلہ جام

مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام کوٹلہ جام کا پندرہ روزہ اجلاس بصدارت امیر جماعت جناب صوفی عبد الغفور صاحب منعقد ہوا۔ ماہانہ فنڈ کے لئے کچھ رقم فراہم کی اور کچھ حضرات کے اسمائے گرامی تحریر کئے۔ حضرت مولانا قاری عبد الرحمٰن صاحب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ حضرت امیر صاحب کی دعا پر جلسہ بخیر وخوبی برخاست ہوا۔

مراسلہ

جناب محمد عزیز اللہ صاحب واعظ و ممبر جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص تحریر فرماتے ہیں کہ "بڑی خوشی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے پاکستان کو بھارت جیسے دشمن پر نصرت و کامیابی عطا فرمائی جس کے لئے تمام اہالیان پاکستان نے نماز شکرانہ ادا کی۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ اب اس سلسلے میں ہماری یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حکومت کو یہ توفیق بخشے کہ وہ ملک سے شراب بند کر دے کچھ عجب نہیں کہ اس سے اللہ پاک خوش ہو کر دسیع پاکستان دہلی تک اور اس سے آگے تک نصیب فرمائے۔ شراب بندی کے ساتھ ساتھ سود خوری، رشوت خوری، زناء کاری بھی بند کئے جائیں جو سب گناہ کبیرہ ہیں۔ ان کو چھوڑنے سے امید قوی ہے کہ اللہ پاک ہم پر زیادہ رحم فرمائے اور فتح و کامرانی دے۔

دعائے مغفرت

بتاریخ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۸/۹/۶۵ میاں عطاء اللہ صاحب شیخ مرحوم کا انتقال ہو گیا ہے۔ مرحوم (غلام حیدر صدر مدرس و مفتی مدرسہ مخزن العلوم خان پور کے برادر خورد) تحریک ختم نبوت کے جانباز کارکن اور جمعیۃ علماء اسلام کے علاوہ دیوبندی اکابر سے وابستہ متبحر تاجر شریعت کے پابند تھے۔ قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ (احقر غلام حیدر خان پور ریاست بہاولپور)

امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی تقریر

مردان۔ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے امیر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے ایک عظیم الشان اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ ہندو سامراج نے پاکستان کی مقدس سرزمین پر حملہ کیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے پاکستان کو فتح و غلبہ دیا۔ خدا کا شکر ہے کہ پاکستان کی تمام ملت متفقہ طور پر کفر کے خلاف صف آرا ہے جمعیۃ علماء اسلام پورے طور پر فریضۂ جہاد ادا کر رہی ہے۔ صدر مملکت کے ہنگامی اعلان کے بعد فوراً پشاور شہر میں زعماء جمعیۃ نے جمع ہو کر جہاد کا فتویٰ دیا اور ہزاروں کی تعداد میں تمام ملک میں شائع کیا گیا اور جمعیۃ کے زعماء شب و روز وطن عزیز کے تحفظ، دفاع، سالمیت، آزادی کے لئے سرگرمی سے مصروف عمل ہیں۔ قومی دفاع کے لئے چندہ جمع کرنا ملک کی دیگر جماعتوں کے ساتھ مل کر متحدہ کام کرنا، رضا کار بھرتی کرنا قوم کو ہمت، حوصلہ، جرأت، دلیری اور وطن عزیز کے تحفظ کی ذمہ داری کی تبلیغ کرنا آج زعماء جمعیۃ کا وظیفۂ عمل ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ ملک کے تحفظ و آزادی کے لئے ہر قسم کی قربانی کریں۔

آپ نے اپیل کی کہ قومی دفاع فنڈ میں دل کھول کر چندہ دو، فوج میں یا رضاکارانہ نظام میں شریک ہو جاؤ اور اپنے اعمال پر نظر ثانی کر کے تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کی طرف آ جاؤ تاکہ اللہ ہمارا حامی اور مددگار ہو۔ (فیض المآب)

حافظ محمد حنیف کا دورہ

حافظ محمد حنیف مبلغ جمعیۃ علماء اسلام نے مندرجہ ذیل مقامات کا کامیاب دورہ کیا۔ اراکین جمعیۃ سے جماعتی نظام کی بابت تبادلۂ خیالات اور عام اجتماعات میں مسئلہ جہاد پر تقریریں کیں۔ دورہ ۷ ستمبر سے ۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء تک ہوا۔ علوالی۔ خانقاہ سراجیہ۔ پیلاں۔ چک ۱۲۔ نزد پیلاں۔ ہرنولی شہر مقامات کا دورہ کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

مورخہ یکم ستمبر ۱۹۶۵ء بروز جمعہ جامع مسجد پل لکڑ والا میں بعد نماز مغرب جمعیۃ علماء اسلام پل لکڑ والا کے رضاکاروں کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب منعقد ہوا، جس میں مولانا موصوف نے موضوع جہاد پر رضاکاروں سے خطاب کیا اور جمعیۃ علماء اسلام پل لکڑ والا کی طرف سے نیشنل بنک کی معرفت ایک ہزار روپے کی پہلی قسط صدر مملکت کے قومی دفاعی فنڈ میں روانہ کی گئی۔ مورخہ ۳/۱/۶۵ کو جامع مسجد گلی لانگریاں والی میں بعد نماز عصر جمعیۃ علماء اسلام کے رضاکاروں کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبد العزیز صاحب منعقد ہوا، جس میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم و ترقی کے سلسلہ میں غور و فکر کیا گیا اور انڈونیشیا کی حالیہ بغاوت کی ناکامی پر انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو کو مبارکباد پیش کی گئی۔ مورخہ ۱/۶۵ بروز منگل کو بعد نماز عشاء جامع مسجد گلی لانگریاں والی میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلےٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ نے عوام سے موضوع جہاد پر خطاب فرمایا۔ (نائب ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام شہر گوجرانوالہ)

جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ

جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ کے زیر اہتمام ۶/۹/۶۵ کو ایک میٹنگ میں جس میں علاقہ کے علماء کرام و معززین نے شرکت کی اور صدارت جناب مولانا عرض محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ نے فرمائی طے پایا تھا کہ ایک عام جلسہ کیا جائے۔

جس طرح کہ میٹنگ میں مورخہ ۸/۹/۶۵ کو جامع مسجد کوئٹہ میں ایک عام جلسہ ہوا۔ بعد نماز ظہر زیر صدارت جناب مولانا عبد الشکور صاحب خطیب جامع مسجد کوئٹہ منعقد ہوا۔ تلاوت مولانا حاجی حبیب الرحمٰن صاحب نے کی۔ مولانا عبد الشکور صاحب نے پشتو زبان میں جہاد کی فضیلت پر تقریر کی جسے ریڈیو سٹیشن والوں نے بھی ریلے کیا۔ ان کے بعد مولانا عرض محمد صاحب نے فضیلت جہاد پر تقریر کی۔ ان کے بعد عوام کو میں نے حالات حاضرہ سے روشناس کیا۔ تمام ائمہ مساجد سے گذارش کی گئی کہ اپنی اپنی مسجدوں میں مسلمانوں کی کامیابی کے لئے دعائیں مانگا کریں۔ اس کے بعد مولانا ابوبکر صاحب نے فضیلت جہاد پر تقریر کی۔

مورخہ ۱۰/۹/۶۵ کو میں نے جامع مسجد کوئٹہ میں نماز جمعہ کے بعد تقریر کرتے ہوئے عوام کو سول ڈیفنس کے طریقوں پر عمل کرنے کی ہدایت کی اور جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد سے روشناس کرایا۔ عوام نے عہد کیا کہ ہم جمعیۃ علماء اسلام کی سرپرستی میں ہر خدمت ملک و ملت کے لئے ہر وقت و ہر حال میں تیار ہیں۔ تقریر کے بعد مجاہدین کی کامیابی کے لئے دعا مانگی گئی۔ (عبد الرحیم ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ)

التوائے جلسہ

دار العلوم حقانیہ کا جلسۂ دستار بندی ہنگامی حالات کے بناء پر ملتوی کر دیا گیا

(ناظم شعبہ نشریات)

সাপ্তাহিক তরজুমানেইসলাম লাহোর

PHONE No. 67715

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

LAHORE

REGD. L. No. 7132

Price 12 Paise

جلد ۸ | جمعہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۶۵ء مطابق ۱۹ر جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۱۲

دفاعی فنڈ کیلئے مزید رقوم کی فراہمی

جمیعتہ علماء اسلام کی مختلف شاخوں و عہدہ داران کی طرف سے ابھی تک سلسلہ جاری ہے۔

تفصیل	رقم	کیفیت
سالقوالی ضلع سرگودھا — کپڑوں کا ایک بنڈل موصول ہوگیا ہے		وصول
حاجی پیر محمد صاحب پہوار امیر جمیعتہ مقامی (شور گنج، ٹنکار پور سندھ)	۲۵۰ — ۰	
محمد افتخار صاحب لدھیانوی کوچہ گل حسن بہاولپور	۵ — ۰	
حاجی حسن دین صاحب گلبرگ کالونی راجہ چوک لائل پور	۴۰ — ۰	
جمیعتہ علماء اسلام بشل، دکانداران ٹبل منڈی سے فراہم کر کے دفاعی فنڈ میں جمع کرائے	۶۰۲ — ۰	اطلاع
جمیعتہ علماء اسلام سنگل کوٹ	۴۰۰ — ۰	″
گورنمنٹ پرائمری سکول ال کے نونہال طلباء نے	۳۷ — ۰	″
جمیعتہ علماء اسلام محلہ چنانوالہ جھنگ صدر	۶۱ — ۲۵	″
شیخ محمد اسماعیل صاحب کلاتھ مرچنٹ بھلوال و رکن جمیعتہ علماء اسلام بھلوال	۱۰۰۰ — ۰	″
جمیعتہ علماء اسلام خوشاب	۳۲۵ — ۰	″
مولانا حکیم محمد نواز صاحب ناظم جمیعتہ علماء اسلام سرگودھا نے اپنے علاقے سے جمع شدہ رقم نیشنل بنک کی معرفت دفاعی فنڈ میں جمع کرائی۔	۱۳۰۰ — ۰	″
حافظ محمد رمضان صاحب ناظم جمیعتہ علماء اسلام چک ۲۷ مقامی حضرات کی کوششوں سے نیشنل بنک میں۔ نیز گندم ایک سو پچاس من	۱۶۰۰ — ۰	″
مولانا محمد امین صاحب امیر جمیعتہ علماء اسلام شاہ نکڈر نے مقامی طور پر	۲۴۰ — ۰	″

رحیم یار خاں کی جمیعتہ علماء اسلام کے قومی دفاعی فنڈ میں ایک اسی سالہ بزرگ خاتون (والدہ حمید الرحمٰن صاحب نے) سوا تین ماشے کی ایک طلائی انگوٹھی اور سوا آٹھ ماشے کے دو کانٹے عطا فرمائے۔ (اطلاع)

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمیعتہ علماء اسلام کی صاحبزادی کی طرف سے ایک بالی طلائی سوا چار ماشے کی دی گئی۔ (اطلاع)

تفصیل	رقم	کیفیت
کچا کھوہ جمیعتہ علماء اسلام کچا کھوہ کے ناظم اعلیٰ مولوی محمد عبد الغفور صاحب سلیمانی نے جامع مسجد چک ۲۳/۱۰.R کے اجتماع میں اپیل کی۔ اس پر یہ رقم فراہم ہوئی اور مقامی طور پر نیشنل بنک خانیوال میں جمع کرا دی۔	۲۰۸۵ — ۶۸	اطلاع
جمیعتہ علماء اسلام چنیوٹ بدست مولانا عبد الوارث صاحب نائب امیر جمیعتہ	۶۲۳ — ۷۵	″

تفصیل	رقم	کیفیت
جمیعتہ علماء اسلام پل لکڑ والا گوجرانوالہ	۱۰۰۰ — ۰	اطلاع
بذریعہ مولانا قاری شفاعت احمد صاحب خطیب مسجد جامع قاسمی فیض باغ و ناظم جمیعتہ علماء اسلام حلقہ مصری شاہ لاہور از مدرسین مدرسہ مصباح العلوم و منفقت یان مسجد	۱۴۲ — ۰	وصول
جامع مسجد رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ — جناب مولانا محمد اجمل صاحب نے خطاب جمعہ کے دوران عوام سے دفاعی فنڈ کے لئے پر زور اپیل کی۔ جس پر چند مستورات نے زیورتک دے دیئے اور فوری طور پر رقم جمع ہوگئی۔ ایک صاحب نے اسکوٹر اور ایک صاحب نے سواری کا ایک جانور بھی دیا۔ ان سب کی مجموعی رقم تین ہزار تین سو تیرہ روپیہ بن گئی۔ اس سے قبل بھی مولانا اجمل صاحب کی اپیل پر یہاں سے ۴ ہزار روپے کی رقم بوساطت متحدہ اسلامی محاذ قومی دفاعی فنڈ میں جمع کرائی جا چکی ہے۔	۳۳۱۳ — ۰	اطلاع
جمیعتہ علماء اسلام باگڑ سرگانہ تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان	۳۱۰ — ۰ نقد۔ دو زیور طلائی ۲ تولہ	نیشنل بنک میں جمع کرا دیئے
دفاعی فنڈ میں سابقہ جمع کردہ رقم	۹۱۹۲۴ — ۲۴	
کل میزان =	۱۰۶۴۶۹ — ۹۲	
جمیعتہ علماء اسلام کبیر وڑیکا	۱۰۰ — ۰	اطلاع

جلد ۸ | ۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۶۵ء | شمارہ ۲۸

مجلس شوریٰ کے اہم اعلانات اور قراردادیں

(نمائندہ خصوصی مختار احمد الحسینی)

اعلان کے مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اہم اور خصوصی اجلاس سرگودھا دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں منعقد ہوا۔ پہلی نشست کی صدارت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر مرکزیہ نے فرمائی۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نے تلاوت قرآن مجید فرما کر کیا۔

ناظم اعلیٰ مرکزیہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے زبانی طور پر گذشتہ کاموں کی رپورٹ پیش کی۔ اور جمعیۃ کے انجام دادہ سابقہ کاموں کی وضاحت کی۔ مرکزی دفتر کے سابقہ و موجودہ حالات سے آگاہ کیا اور بتایا کہ یکم جون ۱۹۶۵ء سے ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال نے باقاعدہ طور پر اخبار ترجمان اسلام اور دفتر مرکزیہ کا انتظام سنبھال لیا ہے۔ موجودہ اخراجات و ضروریات دفتر و اخبار کا خاکہ پیش کیا۔ اس کے بعد صدارتی انتخاب اور قومی و صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے دوران سے اب تک کے سیاسی حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے جمعیۃ کو پیش آنے والی مشکلات کا ذکر کیا۔ اور آئندہ جمعیۃ کی تنظیم سے متعلق کارگذاری کے منصوبے اجلاس کے سامنے رکھے اور ... کام کرنے کے طریق پر روشنی ڈالی۔

جناب حکیم محمود احمد صاحب ظفر سیالکوٹی نے مشرقی پاکستان کے حالات بیان کئے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے ان بڑھتے ہوئے اثرات کا ذکر کیا۔ جو گذشتہ سال مفتی محمود صاحب و مولانا غلام غوث صاحب کے دورہ مشرقی پاکستان سے وہاں ظہور میں آئے۔ بعد ازاں مفتی محمود صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور بنام نہاد عائلی قوانین سے متعلق تفصیلی پس منظر مجلس شوریٰ کے سامنے رکھا۔ اس سلسلے میں ایک اہم قرارداد پیش فرمائی۔ جو علیحدہ ضمیمہ کی شکل میں شائع کی جا رہی ہے۔ مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس دو دن شب و روز جاری رہا۔ ملک کے موجودہ حالات کا گہرا تجزیہ کیا گیا۔ اور قیام اسلام کے لئے ممکن العمل اقدامات پر غور و خوض کیا۔ چنانچہ مجلس شوریٰ نے نہایت عزم و یقین کے ساتھ ایک بار پھر جمعیۃ علماء اسلام کے مندرجہ ذیل موقف و نصب العین کا اعادہ کیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا موقف اور نصب العین

جمعیۃ علماء اسلام اپنے اس موقف اور نصب العین کا اعادہ کرتی ہے کہ:۔

(۱) پاکستان کی خارجہ پالیسی مکمل آزاد ہو۔ (۲) داخلی طور پر ملک میں اسلامی نظام اسلامی قانون اور اسلامی معاشرہ قائم کیا جائے۔ اور اسلاف کی تعبیرات کی روشنی میں اسلام کو محفوظ اور باقی رکھنے کی جدوجہد کی جائے۔

(۳) اس مقصد کی راہ میں جو جو رکاوٹیں ہوں۔ ان کو راستہ سے دور کرنے کی ہر ممکن سعی کی جائے۔

(۴) اسلام کے خلاف تمام ریشہ دوانیوں اور منصوبوں کی روک تھام کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

(۵) ملک کے اہم سیاسی مسائل اور نظام حکومت میں ملک کی رائے عامہ اور جمہوری اقدار کو برقرار رکھنے کی مناسب تدابیر اختیار کی جائیں۔ مجلس شوریٰ نے ذیل کی قراردادیں کمل بحث و گفتگو اور غور و خوض کے بعد بالاتفاق منظور کیں۔

(۱) عائلی قوانین کے بارے میں (یہ قرارداد علیحدہ ضمیمہ کی شکل میں شائع کی گئی ہے اور اسی اشاعت میں منسلک ہے)

اسلامی تحقیقاتی ادارہ کی مذمت

(قرارداد نمبر ۲) جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس اسلامی تحقیقاتی ادارہ کراچی کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر سخت نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ جیسے کہ اس نے مقادیر زکوٰۃ اوقات صلوٰۃ اور دیگر بنیادی مسائل اسلام کے خلاف زہر اگلا ہے۔ یہ اجلاس اس امر کو تشویشناک تصور کرتا ہے۔ کہ حکومت پاکستان اس ادارہ کی سرپرستی کر رہی ہے (باقی آخری صفحہ پر)

شذرہ

پیغام عمل

سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس منعقد ہوا۔ ملک بھر سے علماء حق ایک جگہ جمع ہوئے۔ اور سر جوڑ کر ملک و ملت کے معاملات پر انہوں نے غور و خوض کیا۔ اتفاق سے اسی موقعہ پر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام سہ روزہ سیرت کانفرنس بھی ہو رہی تھی جس میں شمولیت کے لئے شمالی اور جنوبی پنجاب سے کثیر علماء و سامعین آئے ہوئے تھے۔ اور اس طرح یہ عظیم اجتماع خود ہی طور پر مجلس شوریٰ کی منظور کردہ قراردادوں اور فیصلوں کا شاہد و مؤید بن گیا۔

مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ملک کے پے در پے بہت سے سیاسی و غیر سیاسی تغیرات رونما ہونے کے بعد منعقد ہوا ہے۔ ان تغیرات نے پوری قوم کو فکر و عمل کے جس دوراہے پر لا کھڑا کیا ہے اس کے لئے ملت فکری و عملی رہنمائی کی منتظر تھی۔ ایسی راہنمائی جو اسے اسلام کی مطلوبہ منزل تک لے جانے والی ہو۔ اس کی ملی وحدت و استحکام کی ضامن ہو۔ اور اس کے مستقبل کے لئے حصول عظمت و رفعت کی نشان دہی کرنے والی ہو۔

یہ داستان بڑی ہی تلخ ہے کہ گذشتہ اٹھارہ سال تک قوم کا کارواں جن غلط سمتوں کی طرف لے جایا جاتا رہا۔ اس سے پوری ملت کو دینی، اخلاقی و معاشرتی اعتبار سے کیا کچھ کھو دینا پڑا ہے۔ اور موقع شناس گروہوں نے اپنے مفاد کے لئے کس طرح ملی احساسات سے کھیل کھیلا ہے۔ حتیٰ کہ دین و مذہب کے غلط استعمال سے بھی باز نہیں رہے ہیں۔ تاہم یہ بات ہمیشہ یاس شکن بنتی رہی ہے کہ بد سے بدتر حالات میں بھی علماء حق کے قلیل طبقہ نے کلمۂ حق کہنے سے گریز نہیں کیا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے بر وقت صداقت کی آواز بلند ہوتی رہی۔ آج بھی جبکہ بے چینی اور نا امیدی کی بہت سی خلشیں ہر سو دلوں کے اضطراب کا باعث بنی ہوئی تھیں اور تاریکی کے اندیشہ سے سراسیمگی پھیلتی جا رہی تھی۔ جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ نے دعوت و راہنمائی کا چراغ روشن کر دیا ہے۔ مجلس شوریٰ کی منظور کردہ قراردادیں اور فیصلے آپ اسی اشاعت میں دوسری جگہ پڑھیں گے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ان پر پوری توجہ سے غور و خوض کریں گے۔ اور اپنی عملی صلاحیتوں اور قوتوں کو ان فیصلوں کے بروئے کار لانے میں صرف کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی نصرت فرمائیں۔ (باقی صفحہ آخر پر)

قاضی غلام بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

ممالک اسلامیہ

صدر سوئیکارنو کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش

قاہرہ ۵ر جولائی۔ مصر کے نیم سرکاری اخبار الاہرام نے وہ دستاویزات شائع کردی ہیں۔ جو اسے انڈونیشی افسروں نے مہیا کی تھیں۔ ان دستاویزات سے برطانیہ اور امریکہ کی سازش کا ثبوت ملتا ہے۔ اصل سازش کا مقصد انڈونیشیا میں فوجی کارروائی کے ذریعہ موجودہ حکومت کا تختہ الٹنا ہے۔

انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سوبا ندریو نے کہا ہے کہ اس منصوبہ کو جولائی کے اوائل میں عملی جامہ پہنانا تھا۔ یعنی ملتوی شدہ افریشیائی کانفرنس کے کچھ دیر بعد۔

یمنی وفد قاہرہ پہنچ گیا

قاہرہ ۔ ۵ر جولائی۔ یمن کی انتظامیہ کمیٹی کا وفد آج یہاں پہنچ گیا۔ اس وفد میں مختلف قبیلوں کے سردار شامل ہیں۔ وفد کے ارکان یمنی وزیر اعظم جناب احمد نعمان کو اپنا استعفیٰ واپس لینے کے لئے راضی کریں گے۔

سوڈان میں مظاہرے

خرطوم (سوڈان) ۵ر جولائی سابق صدر ابراہیم عبود کی حکومت کے آٹھ سینیئر ارکان کی رہائی کے خلاف کل یہاں مظاہرے ہوئے۔ جنہیں پولیس نے منتشر کر دیا۔

خلیج فارس کی ریاستوں کو امداد

قاہرہ ۶ر جولائی عرب لیگ کی کمیٹی برائے خلیج فارس نے برطانیہ کی یہ درخواست رد کر دی ہے۔ کہ خلیج کے علاقہ میں اس کی زیر حفاظت ریاستوں کو لیگ کی طرف سے دی جانے والی امداد برطانیہ کے قائم کردہ ترقیاتی فنڈ کے ذریعہ دی جائے۔ ۱۸۹۲ء کے معاہدہ کے تحت ریاستیں براہ راست دوسرے ملکوں سے تعلقات قائم نہیں کرسکتیں

عرب دولت مشترکہ کے قیام کا منصوبہ

قاہرہ ۶ر جولائی مصر کے اخبار الجمہوریت نے اطلاع دی ہے کہ برطانیہ خلیج فارس کے علاقہ میں عرب دولت مشترکہ کے قیام کی سازش کر رہا ہے۔ یہ دولت مشترکہ برطانیہ کے ہمنوا اور چھوٹی حکومتوں پر مشتمل ہوگی اور اس نئے گروپ کا قائد سعودی عرب کو منتخب کیا جائے گا۔

اخبار نے یہ انکشاف عرب لیگ کے کمیشن برائے خلیج فارس کے اجلاس پر تبصرہ کرتے ہوئے کیا۔ اس اجلاس میں متحدہ عرب جمہوریہ، عراق، کویت اور سعودی عرب کے نمائندوں نے شرکت کی۔ سعودی عرب کے مندوب نے یہ بات واضح کر دی کہ عرب لیگ نے خلیج فارس کے ملکوں کے لئے فنی امداد کا جو منصوبہ مرتب کیا ہے۔ ان کا ملک اس میں شریک نہیں ہوگا۔ بلکہ برطانیہ نے اس علاقے کے لئے جو خاص فنڈ قائم کیا ہے۔ وہ اپنی علاقائی ترقی کے لئے اسے استعمال کرے گا۔ الجمہوریت نے لکھا ہے کہ سعودی عرب کے اس اقدام سے عربوں میں خلفشار پیدا کرنے کی برطانوی سازش کا پتہ چلتا ہے۔ اخبار نے الزام لگایا کہ برطانیہ عرب ملکوں کے اختلافات کو ہوا دے رہا ہے اور مسائل کو سلجھنے نہیں دیتا اس لحاظ سے صورت حالات خطرناک ہو سکتی ہے۔

ممالک غیر

امریکی نوجوانوں کی سرمستیاں

نیویارک۔ امریکہ کے مغربی حصہ میں چار شہروں میں ہزاروں نوجوانوں نے کل شراب کے نشہ میں ہنگامے کئے اور بھاری مالی نقصان کیا۔

ریاست اوہائیو کے شہر برسیلز میں پولیس نے ڈیڑھ ہزار ہنگامہ کرنے والوں پر آنسو لانے والی گیس کی مدد سے قابو پایا۔ اسی ریاست کے ایک شہر میں پانچ ہزار افراد تین گھنٹے تک پولیس سے مقابلہ کرتے رہے۔ ریاست کے شہر مسوری میں پولیس نے بڑی مشکل سے قابو پایا۔ تمام مقامات پر کئی افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ ہنگاموں کی وجہ شراب کا نشہ اور شور شرابہ کرنے کی خواہش بتائے گئے ہیں۔

امریکہ نے الجزائر کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا

واشنگٹن ۔ ۶ر جولائی ۔ امریکی محکمہ خارجہ نے الجزائر کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

ہندوستان کا انتخابی نظام فرقہ پرستی کا ذمہ دار ہے

نئی دہلی ۔ ۶ر جولائی ۔ ہندوستان کے نائب صدر ڈاکٹر ذاکر حسین نے کہا ہے کہ ملک کا انتخابی نظام ذات پات اور فرقہ واریت کا ذمہ دار ہے۔ انہوں نے آٹھ روزہ کل ہند لاجپت رائے قومی اتحاد کیمپ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا ہے کہ انتخاب کے وقت سیاسی جماعتیں ذات پات اور فرقوں کی بنیاد پر نمائندوں کو منتخب کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں پانچ برس تک بہار کا گورنر رہا ہوں۔ وہاں میں نے اس دوران یہی کچھ ہوتے دیکھا۔ ڈاکٹر ذاکر حسین نے مولانا ابوالکلام آزاد کی مثال دیتے ہوئے کہا۔ کہ وہ بہت بڑے وطن پرست رہنما تھے۔ لیکن انہیں بھی ہمیشہ مسلم حلقہ نیابت سے انتخاب لڑنا پڑا۔ انہوں نے موجودہ نظام تعلیم پر بھی نکتہ چینی کی اور تجویز پیش کی کہ ماہرین کی کمیٹی بنائی جائے۔ جو درسی کتابوں کی پڑتال کرے

حریت پرستوں پر ظلم و ستم

نئی دہلی ۔ ۶ر جولائی مقبوضہ کشمیر میں حریت پرستوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔ انہیں پریشان اور اقتصادی طور پر بدحال کرنے کے نئے نئے طریقے ایجاد کئے جا رہے ہیں۔ جسمانی اور روحانی اذیتیں پہنچانے کے علاوہ ان کی آبائی جائدادیں ضبط کی جا رہی ہیں۔

سکھوں کو زیادہ دیر غلام نہیں رکھا جاسکتا

نئی دہلی۔ سکھوں نے بھارتی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں سیاسی اقتدار دیا جائے۔ حکومت کی ناانصافیوں اور زیادتیوں کے باعث سکھوں کا اعتماد ختم ہو گیا ہے۔ سکھوں کی طرف سے دھمکی دی گئی ہے کہ اب انہیں زیادہ عرصہ تک غلام بنا کر نہیں رکھا جا سکتا۔

—— انڈونیشیا کے عوامی رابطہ کے وزیر مسٹر ارسلان عبدالغنی نے کہا ہے کہ قاہرہ میں افریقی ایشیائی سربراہوں کی ملاقات کے

اخبار وطن

پاکستان اور ہندوستان میں اعلیٰ سطح کی بات چیت

نئی دہلی ۔ ۵ر جولائی ۔ پاکستان اور ہندوستان کی سرحدوں پر حالات کو پرسکون بنانے کے سلسلے میں دونوں ملکوں کے درمیان اعلیٰ سطح کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ رن کچھ کے معاہدہ کے بعد یہ پہلی ملاقات ہے۔

مذاکرات بھارتی وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ اور پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر ارشد حسین کے مابین ہوئے۔ فریقین کو توقع ہے کہ رن کچھ کے معاہدے سے دونوں ملکوں کی سرحدوں پر موجودہ کشیدگی کم کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔ باخبر حلقوں کے مطابق مذاکرات کے دوران فوجوں کی واپسی کے علاوہ مغربی بنگال، مشرقی اور مغربی پاکستان کے سرحدی علاقوں میں حالات کو پرسکون بنانے کا معاملہ بھی زیر غور آیا۔ رن کچھ کے معاہدے پر عملدرآمد کے سلسلے میں فریقین کی یہ پہلی اعلیٰ سطح کی بات چیت ہے۔

درآمد اور برآمد

ملتان ۔ وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق نے کہا ہے۔ کہ حکومت کی پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ مستقبل میں درآمد اور برآمد کے تمام کاروبار پر کوئی پابندی نہ رہے۔

ملتان کے ایوان تجارت و صنعت کی استقبالیہ تقریب میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت چاہتی ہے کہ درآمد و برآمد پر کوئی پابندی نہ رہے۔ اور ترقی کی موجودہ رفتار کے مد نظر اس مرحلے پر پہنچنا جلد ممکن ہو جائے گا۔

ترقی پذیر ملکوں کو نئی منڈیاں تلاش کرنی ہونگی

حیدرآباد ۔ ۶ر جولائی۔ مرکزی وزیر تجارت جناب غلام فاروق نے مغربی ملکوں کو انتباہ کیا ہے۔ کہ اگر انہوں نے ترقی پذیر ملکوں سے مال درآمد کرنے کے متعلق اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو ان ملکوں کو اپنے مال کی کھپت کے لئے نئی منڈیاں تلاش کرنا ہوں گی ۔ انہوں نے یہاں ایوان صنعت و تجارت کے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے مغربی ملکوں پر زور دیا کہ وہ ترقی پذیر ملکوں سے درآمد کئے جانے والے مال کی کوٹے میں اضافہ کریں۔

وزیر تجارت نے کہا کہ اس وقت پاکستان کو برطانیہ مغربی جرمنی اور دوسرے مغربی ملکوں سے تجارت کرنے میں تیس کروڑ روپے کے زرمبادلہ کا خسارہ ہوتا ہے۔

صدر سوکارنو کراچی پہنچ گئے

کراچی ۔ ۶ر جولائی ۔ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو پیرس سے واپس وطن جاتے ہوئے چند گھنٹے قیام کرنے کے لئے کراچی پہنچے۔ صدر سوکارنو ہوائی اڈے سے سیدھے ایوان صدر گئے۔ جہاں وہ چند گھنٹے آرام کرنے کے بعد صبح چار بجے جکارتہ روانہ ہو گئے۔

باعث افریقی ایشیائی استحکام کو برقرار رکھنے میں مدد ملی ہے۔ انہوں نے کہا۔ صدر ایوب، صدر ناصر، صدر سوئیکارنو اور مسٹر چو این لائی کی طرف سے واضح اعلان کے بعد کانفرنس کا انعقاد یقینی ہو گیا ہے۔

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ

یکم جولائی بروز جمعرات بوقت ۴ بجے جامع مسجد

مانسہرہ میں حسب پروگرام ایک اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالقیوم صاحب ناظم اعلیٰ منعقد ہوا۔ جس میں طے پایا کہ تحصیل کی علاقہ وار تنظیم کی جائے۔ تحصیل کو علاقائی اس طرح تقسیم کیا گیا۔ گڑھیاں، کنڈھی، پکھلی ہائیں۔ اگرور۔ کونش پکھلی بالا۔ بھوگڑھنگ۔ کاگان۔ بالاکوٹ۔ ایرنتال ملحقہ تحصیل مانسہرہ وبٹگرام۔ دلیشاں۔ ننہار۔ نکری۔ الائی اور کوہستان ملحقہ جدید علاقہ۔ فیصلہ یہ ہوا کہ ہر علاقہ کے معزز حضرات سے مشورہ کرکے ان ... وقت کے متعلق پروگرام بنا کر تحصیل کے عہدہ دار علاقہ میں جاکر تنظیم کا کام کریں۔ اجلاس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ العالی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے بھی شرکت کی۔ دعا پر اجلاس ختم ہوا۔ (محمد اشرف خاں)

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کی سرگرمیاں

مورخہ ۲۵ جون ۱۹۶۵ء بروز جمعہ بعد نماز جمعۃ المبارک دفتر جمعیۃ علماء اسلام بازار تھانے والا میں کارکنوں کا ایک اہم اجلاس سالار شہر جناب حافظ محمد ثاقب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم نو کے لئے زور و شور سے کام شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور طے پایا کہ جمعیۃ شہر میں بے حیائی اور بد اخلاقی کے بڑھتے ہوئے رجحان کی روک تھام کے لئے ایک اصلاحی مہم چلائے گی۔ اور نوجوانوں کو اصلاح معاشرہ کے لئے تیار کرنے کے لئے بات چیت کی جا رہی ہے۔ عنقریب مراکز کے قیام کا اعلان کر دیا جائے گا۔

اجلاس نے یہ فیصلہ کیا کہ نئی رکن سازی مرکزی شوریٰ کے اجلاس کے بعد شروع کی جائے گی۔ اس سے قبل رکن سازی کے لئے راہ ہموار کرنے کے لئے شہر کے مختلف مقامات میں جلسے کئے جائیں گے۔ اور مرکزی ناظم مولانا عبدالواحد صاحب اور شہری ناظم اعلیٰ مولانا محمد یوسف صاحب ان جلسوں سے خطاب کریں گے

۲۵ جون کو بعد نماز عشاء جامع مسجد گلی لانگریاں والی میں مولانا عبدالواحد صاحب نے خطاب فرمایا۔ اور جمعیۃ کے اصلاحی پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت صرف جمعیۃ ہی ایسی جماعت ہے جو صحیح معنوں میں عوام کے جذبات کی ترجمان ہے۔ اور عوام کی اصلاح کی تہ دل سے خواہش مند ہے۔

۲۸ جون کو عصر کی نماز کے بعد سبزی منڈی کی مسجد میں مولانا محمد یوسف صاحب نے خطاب کیا۔ اور عوام کو دعوت دی کہ وہ جمعیۃ کے اصلاحی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کریں اور کہا کہ وقت کا سب سے اہم تقاضا یہ ہے کہ نوجوانوں کی صحیح تربیت کی جائے۔ اور مغرب کی ناپاک اور ساز شیانہ سیاست کا خاتمہ کرکے ملک میں دیانت اور حق گوئی پر مبنی پاکیزہ اسلامی سیاست رائج کی جائے۔

۳۰ جون کو جامع مسجد حافظ سلیمان والی میں عصر کی نماز کے بعد ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد یوسف صاحب نے نوجوانوں میں بداخلاقی اور بدکرداری کے بڑھتے ہوئے رجحانات پر شدید تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن جب تک ہم اپنی زندگیوں کو حضورؐ کے ارشادات کے سانچے میں نہیں ڈھالیں گے۔ ہم محبت کے دعوے میں حق بجانب نہیں ہو سکتے۔ جمعیۃ علماء اسلام یہی پروگرام پیش کرتی ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو قرآن وسنت کے مطابق بنائیں۔ اور ملک میں قرآن وسنت کا نظام نافذ کریں تاکہ خداوند قدوس کی درگاہ میں قیامت کے دن سرخرو ہو سکیں۔

(زاہد گکھڑوی پروپیگنڈا سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

جمعیۃ علماء اسلام کے رضاکار متوجہ ہوں

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کی تنظیم نو کے سلسلہ میں کام شروع کیا جا چکا ہے۔ مگر دفتر میں کارکنوں کی مکمل فہرست موجود نہ ہونے کے باعث تمام کارکنوں کو اطلاع نہیں دی جا سکی۔ اس لئے بذریعہ ترجمان اسلام کارکنوں سے اپیل ہے کہ وہ جلد از جلد دفتر جمعیۃ علماء اسلام بازار تھانے والا سے رابطہ قائم کریں۔ تاکہ اجتماعی صورت میں جمعیۃ کے تنظیمی و اصلاحی پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔

کارکنوں کے اجلاس کے فیصلہ کے مطابق ہر جمعہ کو عصر کی نماز کے بعد دفتر میں کارکنوں کا ہفتہ وار اجلاس منعقد ہوا کرے گا۔ جس میں پورے ہفتے کی کارروائی کا مفصل جائزہ لینے کے علاوہ آئندہ ہفتہ کا پروگرام طے کیا جایا کرے گا۔ تمام کارکنوں سے درخواست ہے کہ ہفتہ وار اجلاس میں پوری پابندی سے شریک ہوں

(زاہد گکھڑوی پروپیگنڈا سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

مورخہ ۴ جولائی بروز اتوار صبح ۸ بجے زیر صدارت حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مسجد امن (جی ٹی روڈ) میں اراکین جمعیۃ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ:-

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی ۲۰ جون والی تقریر کو پمفلٹ میں شائع کیا جائے۔

دوسری تجویز میں اصلاحی پروگرام کے تحت کالجوں اور سکولوں کے طلباء کے لئے نصاب تجویز کیا گیا۔ جس کی تدریس کے لئے اسی حلقہ کی جمعیۃ کے خازن میاں فیروز دین صاحب نے اپنی خدمات پیش کیں۔ جسے بصد شکریہ قبول کر لیا گیا۔

(سلطان محمود ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باغبانپورہ لاہور)

قصور میں دو روزہ سیرت کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور کی طرف سے پہلی سالانہ دو روزہ سیرت کانفرنس ربیع الاول کے آخری عشرے میں پورے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ملک بھر کے بلند پایہ علمائے کرام و بزرگانِ عظام شرکت فرما رہے ہیں۔ قطعی تاریخوں کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔ کانفرنس کے انعقاد کی ابتدائی تیاریاں شروع کی جا چکی ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں حسب ذیل معززین شہر پر مشتمل انتظامیہ، استقبالیہ اور مالیاتی کمیٹیوں کی تشکیل کی گئی ہے۔ **انتظامیہ**۔ قاری محمد شریف صاحب۔ قاری حبیب اللہ صاحب۔ الحاج محمد شفیع صاحب۔ چودھری برکت علی صاحب۔

استقبالیہ۔ مولانا سید محمد طیب شاہ ہمدانی مولوی عبدالسلام صاحب۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب۔

مالیاتی:۔ حاجی فضل الٰہی صاحب حکیم خوشی محمد صاحب حکیم محمد اسماعیل صاحب۔ حاجی محمد حسین صاحب۔

(المعلن۔ قاری محمد شریف قصوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام۔ قصور)

حضرت قاضی صاحب کا جھنگ میں دورہ

جھنگ۔ ۳ جولائی۔ ناظم اعلیٰ شمالی پنجاب جمعیۃ علماء اسلام جناب قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنی رح تشریف لائے بعد از نماز عشاء مسجد شیخ لاہوری میں جلسہ عام سے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ ملک کی تمام جماعتیں الیکشن کے بعد اپنا پروگرام ختم کر چکیں۔ صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی واحد جماعت ہے کہ جس کا پروگرام کتاب وسنت کے مطابق ہے۔ اور کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دین و دنیا کی رہنمائی صرف جمعیۃ ہی منشائے خداوندی کے مطابق کر سکتی ہے۔ آپ نے جماعتی تنظیم۔ اشاعت ترجمان اسلام کے لئے لوگوں کو متنبہ کیا۔ صبح ۸ بجے جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کا خصوصی اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت قاضی صاحب مدظلہٗ نے ایمان افروز خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کی اہمیت۔ اسلامی اور اخلاقی فرض پر اراکین کو توجہ دلائی۔ بعد ازاں باتفاق رائے جھنگ صدر جمعیۃ علماء اسلام کی نئی تشکیل عمل میں آئی۔

امیر جمعیۃ۔ قاری غلام محمد صاحب۔ نائب امیر مولانا ولی اللہ صاحب۔ ناظم اعلیٰ محمد یٰسین۔ نائب ناظم مولوی محمد فاروق و صوفی عبدالرحیم صاحب۔ خازن۔ چوہدری عمر دین صاحب۔

(ناظم جمعیۃ جھنگ صدر۔ محمد یٰسین خطیب مسجد مومن پورہ)

کارروائی اجلاس جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر بمقام رحانپور

زیر صدارت مولانا سید محمد ثناء اللہ شاہ صاحب خطیب باغ

تلاوت قرآن مجید۔ مولانا امیر الزمان خاں صاحب۔

انتخاب جمعیۃ برائے ضلع پونچھ۔ باتفاق رائے قرار پایا آج کی میٹنگ میں برائے ضلع پونچھ انتخاب ضلعی تکمیل کو لیا جائے۔

صدر۔ مولانا عبدالعزیز صاحب تھور رہڑوی منتخب ہوئے

نائب صدر۔ مولانا سید محمد ثناء اللہ شاہ صاحب خطیب باغ اور مولانا محمد نذیر صاحب منگ منتخب کئے گئے۔

ناظم و نائب ناظم ضلع۔ مولانا محمد زمان صاحب کو ناظم اور نائب ناظم مولانا محمد اسحاق صاحب آف منگ کو منتخب کیا گیا۔

ناظم نشر و اشاعت۔ مولوی محمد اشرف صاحب کو منتخب کیا گیا

خزانچی۔ مولوی صوفی عبدالعزیز صاحب بزاز راولاکوٹ کو منتخب کیا گیا۔

مجلس عاملہ:۔ بالاتفاق قرار پایا کہ صاحب صدر برائے ضلع پونچھ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ حسب خواہش مناسب علماء کو مجلس عاملہ کی رکنیت کے لئے چن لیں۔

شاخوں کا قیام اور تنظیمی دورہ۔ بالاتفاق قرار پایا کہ جب سے

(باقی صفحہ ۵ پر)

اعلانات و اطلاعات

اظہار تشکر

بقیۃ السلف امام الصالحین مرشد زادہ حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہند کے تشریف لانے پر شیخ الاسلام مدنی قدس سرہ کے مرید حضرات بالخصوص ... [illegible] ... شیخ مدنی رحمۃ اللہ علیہ ... [illegible] ... جزاہ اللہ ... ہمارے شیخ قدس سرہ کا صحیح جانشین ثابت کریں۔

(سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام [illegible])

اظہار برأت

مشہور شیعہ ذاکر مولوی ناصر علی صاحب اوکاڑوی مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری کے ارشادات اور بعض غیبی مبشرات سے متاثر ہو کر تائب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اپنا نام بھی تبدیل کر دیا ہے اب ان کا اسم گرامی عبدالمہیمن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت فرمائیں۔ آمین!

مولوی صاحب موصوف اعلان فرماتے ہیں کہ اب شیعہ حضرات میں سے کوئی انہیں اپنی مجالس میں دعوت نہ دے مولوی صاحب کا پتہ حسب ذیل ہے۔

مولوی عبدالمہیمن صاحب محلہ علی پور۔ ای بلاک اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ اعلان کنندہ (حافظ عبدالرحیم سہدروی جامعہ محاربیہ اوکاڑہ ۔۔ ضلع منٹگمری)

جمعیۃ طلباء خدام الاسلام

مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ حیدرآباد کے طلباء نے اپنی ایک جمعیۃ قائم کی۔ مولانا قائم الدین آزاد صدر مولانا نور احمد اسکانی سیکرٹری اور مولانا محمد ایوب انصاری ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ (قائم الدین آزاد)

سیرت اور جہاد کانفرنس

منٹگمری۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری کے زیر اہتمام دو عظیم الشان اجلاس منعقد ہو رہے ہیں۔ اولاً ضلع کے دیہاتی چکوک میں احساس و حرکت و برکت پیدا کرینگے۔ چک $\frac{32}{6}$ آر میں ۲۵ ربیع الاول کو سیرت کانفرنس بسرپرستی جناب الحاج مولانا حافظ حیدر الحیدری صاحب سالار رضا کاران مجلس ختم نبوت ضلع منٹگمری ہو گی۔

ثانیاً ضلع کے مرکزی مقام جامع عیدگاہ منٹگمری بسرپرستی ادارہ جامعہ رشیدیہ منٹگمری جہاد کانفرنس ۳۰ ہر جولائی کو منعقد ہو گی۔ جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ۔ علامہ خالد محمود ایم اے۔ مولانا محمد اجمل صاحب لاہوری مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری۔ علامہ دوست محمد صاحب قریشی۔ مولانا غلام سرور محمد صاحب شجاع آبادی اور مولانا محمد علی جالندھری۔ نیز دیگر علماء کو دعوت دی گئی ہے مفصل پروگرام کا انتظار فرمائیں۔

(ناظم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ منٹگمری)

ایک مستند قاری کی ضرورت ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں بھیجی جائیں۔ پتہ :-

(مدرسہ حنفیہ، چکوال ضلع جہلم)

انتخاب و تبصرہ

"ملائیشیا کے خلاف انڈونیشیا کی محاذ آرائی"

(شائع ہو کر ... [illegible] ... تصنیف علامہ ... [illegible] ... قیمت ... [illegible] ... ملنے کا پتہ ... [illegible] ... کراچی نمبر ...)

مشرق بعید میں انڈونیشیا اور ملائیشیا کی کشمکش ... [illegible] ... کے لئے ... [illegible] ... دونوں ملک مسلمان ہیں ... [illegible] ... کی وجہ سے عالم اسلام ... [illegible] ... لہٰذا انہیں ... [illegible] ... لوگوں میں پائی جاتی ہیں ... [illegible] ... مشکل ہو جاتا ہے۔

مشرق بعید کی سیاسی پیچیدگیاں سمجھنا اور ان کا ... [illegible] ... زندگی ہے ... [illegible] ... مغربی سامراج نے صدیوں ان علاقوں پر حکمرانی کی۔ اور اس طرح کے علاقائی مسائل پیدا کر کے فتنہ و فساد کے بیج بو دیے ہیں کہ ان کا حل مشکل تر ہو گیا ہے۔

انڈونیشیا چار صدیوں تک ہالینڈ کے قبضہ و تصرف میں رہا۔ اور وہاں کے موجودہ صدر ڈاکٹر احمد سوئیکارنو کی قیادت میں ایک طویل جد و جہد اور صبر آزما تکالیف برداشت کرنے کے بعد اس ملک نے آزادی حاصل کی۔

ملائیشیا کا علاقہ برطانیہ کا مقبوضہ تھا اور اس کی موجودہ آزادی کسی سیاسی تحریک یا جنگ آزادی کا حاصل نہیں۔ بلکہ مشرق بعید میں برطانوی مقاصد کی رعایت سے اس کا وجود عمل میں آیا ہے۔ اور بہت سے ملحقہ علاقوں کو ملا کر ایک کنفیڈریشن کی شکل کی ملی مسلطنت بنائی گئی ہے جو بدقسمتی سے اپنے وجود میں آنے سے قبل متنازعہ فیہ بن چکی تھی۔ انڈونیشیا سے اس کے نزاع کا اصل سبب کیا ہے اس کے پس پردہ کس قسم کے عزائم کار فرما ہیں۔ اس کی داخلی و خارجی پیچیدگیاں کیسی اور کیا کچھ ہیں۔ زیر نظر کتاب میں تفصیل کے ساتھ اس کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کتاب کے مصنف انڈونیشیا اور ملائشیا سے متعلق معلومات پر عبور رکھتے ہیں۔ وہاں کا مفصل درج کر چکے ہیں۔ اور اس سے قبل اس علاقہ کی اہم تاریخی کتب تحریر کر چکے ہیں۔ چنانچہ ان کی یہ کتاب بھی قیمتی معلومات سے پُر ہے۔ اور اس علاقہ کے نازک و پرخطر سیاسی حالات و نزاع کی پوری نشاندہی کرتی ہے۔ کتابت و طباعت کے اعتبار سے بھی کتاب معیاری ہے۔ اگر قیمت کچھ کم ہوتی تو زیادہ بہتر ہوتا۔

ادارہ ترجمان اسلام میں ایک آدمی کی ضرورت

جو اخبار کی طباعت و اشاعت کے کام سے واقف ہو حساب کتاب اور اردو و انگریزی میں لکھنے پڑھنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ محنت و دیانت سے کام کرنے والا ہو۔ جمعیۃ کے مسلک کا ماننے والا ہو۔ لاہور کا رہنے والا ہو تو بہتر ہے تنخواہ مناسب و مطابق اہلیت دی جائے گی۔ پتہ ذیل سے رجوع کریں۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور)

ضروری گذارش

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) خبروں اور مضامین کی اشاعت کے بارے میں [illegible] ... کا ...

(۵) مضامین وغیرہ واپس نہ کئے جائیں گے ... [illegible] ... مواد ضائع کر دیا جاتا ہے۔

(۶) کوئی مضمون ... [illegible] ... محفوظ نہیں رکھا جاتا۔

(۷) مضامین، مراسلات وغیرہ صاف خوشخط سطروں کے درمیان کافی فاصلہ چھوڑ کر اور کاغذ کے ایک طرف لکھی ہونی چاہئیں۔

(۸) جن تحریروں کا چھپنا ضرر رساں ہوگا۔ ان کی اشاعت سے معذور تصور کیا جائے۔

(۹) جو مضامین اصلاح کر کے نہیں چھاپے جا سکتے اس خدمت سے معذور سمجھا جائے۔

(۱۰) خبریں صداقت پر مبنی، مبالغہ سے خالی اور بھیجنے والے کی پوری ذمہ داری کے ساتھ ہونی چاہئیں اور مقامی جمعیۃ کی معرفت آنی چاہئیں۔

(۱۱) مضامین سنجیدہ، متین اور علمی حیثیت کے حامل ہوں۔ ایک صفحہ سے زیادہ کا مضمون اخبار کی حد استطاعت سے باہر ہے۔

مدارس، ادارے، انجمنیں وغیرہ جو کچھ شائع کرانا چاہیں گے۔ اس کے اخراجات کاغذ، کتابت و طباعت انہیں پیشگی ادا کرنا ہوگا۔ جیسے دو چار سطری معمولی مواد کے لئے پانچ روپیہ ہمراہ آنا ضروری ہے۔ زیادہ کے لئے پہلے اخراجات معلوم کر لیں۔

بقیہ :- مفتی محمود صاحب کی تقریر

مفتی صاحب نے کہا کہ عائلی قوانین نافذ کرنے والے مسلمانوں کے عقیدے اور مذہب کو بدلنے پر قادر نہیں۔ مسلمان ان قوانین کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مفتی صاحب نے مطالبہ کیا کہ زناء کو قابل دست اندازی پولیس جرم قرار دیا جائے زناء سے متعلق بعض پابندیاں عائد کرنے اور چکلوں کے بند کر دینے کے قانون پر اظہار خیال کرتے ہوئے مفتی صاحب نے کہا کہ اس قانون میں بھی زناء کی اجازت ہے۔ ملک کو اس لعنت سے نجات دلانے کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کے پاکیزہ قوانین کو نافذ کیا جائے

بقیہ: خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

مفصل جائزہ لینے کے بعد کارکنوں کی کارکردگی پر مکمل اطمینان کا اظہار کیا گیا۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق مولانا محمد یوسف صاحب نے جامع مسجد برنے والی میں عوام سے خطاب کیا۔ جمعیۃ کے مجوزہ اصلاحی تربیتی مراکز میں نوجوانوں کو تربیت دینے کے لئے مندرجہ ذیل علماء کرام اپنی خدمات پیش کر چکے ہیں۔ مزید حضرات سے گفتگو جاری ہے۔ عنقریب تفصیلات کا اعلان کر دیا جائیگا

(۱) مولانا عبدالعزیز صاحب فاضل دیوبند گلی لانگریاں والی (۲) مولانا عبدالرؤف صاحب پل لکھڑ والہ (۳) مولانا حافظ محمد سلیمان صاحب جامع مسجد نزد گھنٹہ گھر (۴) مولانا عبدالحمید قریشی محلہ بید نگری۔

اجلاس میں یہ تجویز پیش ہوئی کہ نوجوانوں کو اس پروگرام میں حصہ لینے کی دعوت دینے کے لئے پمفلٹ اور اشتہار شائع کئے جائیں۔ اجلاس نے یہ بھی طے کیا کہ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب سے مشورہ کرنے کے بعد اس تجویز پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

(زاہد گکھڑوی ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

سالانہ جلسہ مدرسہ احیاء العلوم حمادیہ کنڈ کوٹ

۲۳، ۲۴ جون بروز بدھ، جمعرات مدرسہ احیاء العلوم حمادیہ کنڈہ کوٹ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔

مورخہ ۲۳ جون بدھ بعد نماز ظہر مولانا خدا بخش صاحب نے عوام کو دینداری کے فرائض اور واجبات نیز ووٹ لالچ اور رقم لینے کے غلط طریقوں کے بارے میں شرعی نقطہ نظر سے آگاہ فرمایا۔

بعد نماز عصر قاری محمد علی صاحب نابینا نے والہانہ انداز میں قرآن شریف پڑھ کر عوام کو سنایا۔ نماز عشاء کے بعد حضرت مولانا درخواستی صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے جہاد اور توکل علی اللہ پر تقریر کی۔ تقریباً تین گھنٹے مسلسل تقریر جاری رہی۔

۲۴ جون جمعرات صبح حضرت مولانا عبدالشکور صاحب نے عمل صالح اور عمل بد پر تقریر کی۔ اور صحابہ کرام کی سیرت پاک بیان فرمائی۔ اس کے بعد مولانا عبداللہ صاحب چاندی نے توحید پر تقریر فرمائی۔

بعد نماز ظہر حضرت مولانا خلیفہ احمد الدین صاحب نے عوام کو خدا کے خوف سے آگاہ کیا خصوصاً عورتوں کو بدعملی، شرک اور وسوسہ و شیطان کی تابعداری سے روکا۔ قرآن شریف اور حدیث کے عمل پر تاکید فرمائی۔ بعد نماز عصر جلسہ ختم ہوا۔ یہ جلسہ زیر اہتمام حضرت مولانا فقیر محمد صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد منعقد ہوا۔ (ماسٹر احمد خاں کنڈہ کوٹ)

عبدالقیوم صاحب شملوی حضرو نے شکایتی خط لکھا ہے۔ لیکن اپنا مکمل پتہ نہیں تحریر کیا۔ کہ جواب براہ راست دے دیا جاتا۔ "ہمیں ان کا کوئی مضمون موصول نہیں ہوا"

(ادارہ ترجمان اسلام)

شرح اشاعت اشتہارات

(۱) اندرونی صفحات میں۔ فی سطر فی کالم آٹھ آنے

(۲) مسلسل اشاعت کم از کم ایک ماہ تک ہو۔ دس فیصد رعائت۔

(۳) پانچ سطروں سے کم کا اشتہار شائع نہیں کیا جائیگا۔

(۴) صفحہ اوّل پر اشتہار کا نرخ دوگنا ہوگا۔

(۵) صفحہ آخر پر ڈیڑھ گنا

(۶) صفحات پر جگہ کی تخصیص ادارہ کریگا۔

(۷) اگر اپنے بلاک اور چربے بنوا کر مسلسل اشتہار شائع کرایا جائے گا تو مزید پانچ فیصد کی رعائت دی جائے گی۔

(۸) پیشگی رقم موصول ہونے پر ہی اشتہار شائع ہوسکیگا

(ادارہ ترجمان اسلام لاہور)

خبریں اور اطلاعات بھیجنے والے حضرات سے!

اشاعت کے لئے جو بھی خبر یا اطلاع بھیجی جائے ضروری ہے کہ وہ مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے توسط سے آئے یا مقامی ذمہ دار عہدہ دار جمعیۃ کی تصدیق شدہ ہو۔ ورنہ ادارہ کو اشاعت سے معذور تصور کیا جائے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی خطاب فرمائینگے

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ۱۸ جولائی بروز اتوار گوجرانوالہ کے ایک جلسہ عام میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی خطاب فرمائیں گے۔

دینی لٹریچر کا مطالعہ فرمائیں

انجمن خدام الدین لاہور کی شاخ قریباً ایک سال سے نوشہرہ صدر ضلع پشاور میں قائم ہو چکی ہے۔ اور پوری جانفشانی سے دینی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ماہ اکتوبر ۱۹۶۴ء سے ہر ماہ ایک اسلامی پمفلٹ شائع کر کے مفت تقسیم کر رہی ہے۔ اپریل ۱۹۶۵ء (ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ) تک کے چھ پمفلٹ ایک خوبصورت سنہری جلد میں اکٹھے کر لئے گئے ہیں۔ اس کی قیمت صرف ۷۵ پیسے ہے اور محصولڈاک الگ ہے۔ مگر جو اصحاب مبلغ دو روپے پچاس پیسے مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں گے۔ انہیں نہ صرف یہ مجلد کتاب مفت بھیجی جائے گی بلکہ اس کے ساتھ ایک سال مزید ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ تک ہر ماہ ایک اسلامی پمفلٹ گھر بیٹھے ملتا رہے گا۔ آج ہی مبلغ دو روپے پچاس پیسے روانہ فرما کر سالانہ ممبر بن جائیں۔

مولانا احمد عبدالرحمٰن الصدیقی ناظم اعلیٰ انجمن خدام الدین
صرافہ بازار نوشہرہ صدر ضلع پشاور

نوٹ:۔ ہندوستانی حضرات ۲/۵۰ روپے جناب مولانا مشہود اقبال صاحب مکتبہ فیض القرآن دیوبند یوپی کو بھیج کر رسید ناظم اعلیٰ کے پتہ پر بھیج دیں۔ کوپن منی آرڈر پر انجمن کا حوالہ ضرور دیں۔

بقیہ مجلس شوریٰ کی قراردادیں

امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب مدظلہ العالی جنہوں نے ابتدائی نشست کے بعد مجلس شوریٰ کی باقی تمام نشستوں کی صدارت فرمائی۔ ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے مغربی پاکستان کا دورہ کیا۔ اور کالجوں و کارخانوں میں اور کئی جگہ پرویزیت و عیسائیت کی طرف لوگوں کو مائل پایا۔ ان حلقوں میں بھی جماعت کو تبلیغی و دعوتی کام کرنے کی ضرورت ہے۔ صاحب قلم حضرات تحریری طور پر اور مبلغین غیر مناظرانہ افہام و تفہیم کے طور پر دعوت کا کام انجام دیں۔ طے پایا:۔ کہ

(۱) ملک بھر میں جمعیۃ کی تمام شاخیں ممبر سازی کا کام جاری کر دیں۔ اور سرگرمی سے دسمبر تک اسے انجام دیں

(۲) آنے والے دسمبر میں جمعیۃ کے جدید انتخابات کا اعلان کر دیا جائے گا

(۳) آئندہ مجلس عاملہ کے اجلاس میں مرکزی دفتر کا گذشتہ حساب پیش کیا جائے۔ اور آئندہ سال کے لئے بجٹ تیار کر کے منظور کرایا جائے۔

مجلس شوریٰ میں شامل ہونے والے حضرات کے اسمائے گرامی آئندہ شمارہ میں شائع کئے جائیں گے۔

سرگودھا میں سیرت کانفرنس نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوئی

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام ۹-۱۰-۱۱ جولائی مطابق ۹-۱۰-۱۱ ربیع الاول کمپنی باغ سرگودھا میں عظیم الشان سیرت کانفرنس کے اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ عوام اہل اسلام نے زبردست تعداد میں والہانہ دلچسپی و انہماک کے ساتھ کانفرنس کے تمام اجلاسوں میں شرکت کی۔ اور پاکستان کے جید و جیّد علماء کرام نے ان اجلاسوں کو خطاب کیا۔

سیرت کانفرنس کی مفصل کارروائی موصول ہونے پر انشاء اللہ اس کا ضروری خلاصہ آئندہ کی اشاعت نذر قارئین کیا جائے گا۔

ضرورت قاری

مدرسہ تجوید القرآن باغ محلہ جہلم کے لئے ایک قاری کی ضرورت ہے۔ مستند ہونا ضروری ہے۔ پانی پتی طرز والوں اور شادی شدہ اصحاب کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں ۲۵ جولائی تک موصول ہو جانا چاہئیں۔ رہائش اور معقول تنخواہ دی جائیگی تفصیلات طے کرنے اور درخواستیں بھیجنے کا پتہ:۔

(محمد رمضان مکان نمبر ۲۹۸ ڈی باغ محلہ جہلم)

ایک قاری صاحب کی ضرورت ہے۔ جو بچوں کو ناظرہ قرآن شریف پڑھا سکیں۔ پتہ:۔
قاری نذیر احمد، مسجد گمٹی بازار — لاہور

সাপ্তাহিক PHONE No. 47215 WEEKLY REGD L. No. 7132
তরজুমানেইসলাম TARJUMAN-E-ISLAM
লাহোর LAHORE Price 12 P.
جلد ۸ | جمعہ ۱۶ - ربیع الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۶ر جولائی ۱۹۶۵ء | شمارہ ۲۸

بقیہ مجلس شوریٰ کی قراردادیں

اور اس نے ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے ملحد و بے دین انسان کو اس ادارہ کا ڈائرکٹر اور اسلامی مشاورتی کونسل کا سیکریٹری مقرر کیا ہے۔

یہ اجلاس کالجوں وغیرہ میں قادیانی اور پرویزی لٹریچر طلوع اسلام وغیرہ کی اشاعت کو اسلام کے خلاف خطرناک سازش قرار دیتا اور تعجب کرتا ہے کہ پاکستان کی حکومت اسلامی جمہوریہ کہلاتے ہوئے ان فتنوں کے فروغ پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتی۔ یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اسلام کے خلاف تمام سرگرمیوں کو حکماً بند کرے ورنہ ان کے ردعمل کی ذمہ دار خود حکومت ہوگی۔

تعظیم شعائر اللہ — قرارداد نمبر ۳

(ا) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ دیگر اسلامی ممالک کی طرح بجائے اتوار کے جمعہ کی تعطیل کا اعلان کرکے مسلمانان پاکستان کے جذبات کا احترام کرے۔

(ب) نیز یہ اجلاس مساجد و معابد کے پاس کلبوں اور سینماؤں کی تعمیر اور دوکانوں میں نماز کے وقت ریڈیو کے گانے وغیرہ کو شعائر اللہ کی توہین قرار دیتا اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کو متوجہ کرتا ہے۔ کہ وہ ان مفاسد کا انسداد کرے

برطانوی پالیسی کی مذمت — قرارداد نمبر ۴

یہ اجلاس اس امر پر اظہار افسوس کرتا ہے کہ فرنگی قوم ابھی تک مسلم آزاری اور مدعائی دسیسہ کاریوں سے باز نہیں آئی۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے ذرائع سے برطانوی حکومت پر اثر ڈالے کہ وہ اسلامی ممالک اور خصوصاً عرب ممالک میں دست اندازی کو ترک کرے۔ جس سے اسلامی دنیا کی رائے عامہ اس کے خلاف ہوسکتی ہے

اہل ملک کی ہم آہنگی — قرارداد نمبر ۵

یہ اجلاس اس امر کے پیش نظر کہ ملک میں مختلف مکاتب فکر اور متعدد سیاسی جماعتوں کی حتی الامکان ہم آہنگی ملک و ملت کے لئے ضروری ہے۔ اور بعض افراد اور جماعتوں کی طرف سے جمعیۃ علماء اسلام کو اس سلسلہ میں تعاون کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ بنا بریں یہ اجلاس مختلف جماعتوں یا رہنماؤں سے تبادلہ خیالات اور اشتراک و تعاون کی ممکن صورتوں پر غور و خوض کے لئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم مرکزی کو مکمل اختیارات دیتا ہے تاکہ وہ حسب ضرورت مناسب کاروائی کرسکیں۔

الجزائری انقلاب — قرارداد نمبر ۶

یہ اجلاس الجزائری انقلاب پر تعجب اور حیرت کا اظہار کرتا اور موجودہ انقلابی حکومت سے الجزائری مجاہدین اور ان کی بے پناہ قربانیوں کے نام سے جنہوں نے عرب مسلمانوں کی شجاعت و ایثار کا نمونہ پیش کیا تھا۔ یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے وطن عزیز کو مغربی استعمار پسند دشمنان اسلام کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھنے پر خاص توجہ مبذول کرے۔ تاکہ اسلامی مقاصد، عرب اتحاد اور افریشیائی مفادات کو کسی طرح نقصان نہ پہنچے۔

قرارداد تعزیت — قرارداد نمبر ۷

مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ اجلاس حضرت مولانا قاضی نجم الدین صاحب قدس سرہٗ آف کلاچی کی وفات حسرت آیات کو ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے۔ مرحوم علاقہ بھر کے ممتاز عالم دین ہونے کے علاوہ صاحب دل بزرگ تھے۔ آپ کے فیوض و برکات سے بظاہر آپ کا غم رسیدہ خاندان ہی نہیں بلکہ عامۃ المسلمین محروم ہوگئے۔

مرحوم مدرسہ نجم المدارس کلاچی کے بانی و سرپرست تھے الحمد للہ ان کا یہ علمی سرچشمہ تشنگان علوم کو برابر سیراب کر رہا ہے۔ اور آپ کا یہ صدقہ جاریہ روز بہ ترقی ہے۔

یہ اجلاس دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں مقام اعلیٰ پر فائز فرمائے۔ اور آپ کو جنت الفردوس میں نعیم مقیم سے نوازے۔ نیز یہ اجلاس آپ کے جملہ پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو آپ کے صحیح جانشین بننے کی کامل صلاحیت عطا فرما کر انہیں دین کا سچا خادم بنائے۔

نیز جمعیۃ کا یہ اجلاس مدارس عربیہ کے ارباب اختیار سے اپیل کرتا ہے کہ وہ قرآن کریم اور صحیح بخاری کا ختم کرکے مرحوم کی روح کو ثواب بخشیں۔

مجلس شوریٰ کے فیصلے

(۱) شعبۂ تالیف و تصنیف۔ مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ جمعیۃ مرکزیہ کا ایک مکتبہ قائم کیا جائے۔ جو نئے حالات کے مطابق دعوت دین اور دیگر پیش آمدہ مسائل کے حل کے لئے بہترین مضامین کی صورت میں کتب و رسائل شائع کرے۔ اس کے لئے مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے ادارہ تصنیف و تالیف کا قیام ضروری سمجھا۔ جس کے لئے حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری مہتمم مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی۔ حضرت مولانا سرفراز خاں صاحب خطیب جامع مسجد گکھڑ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ۔ مولانا حکیم محمود احمد صاحب سیالکوٹی اور ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب ارکان منتخب ہوئے۔ یہ کمیٹی ادارہ تصنیف و تالیف کی ذمہ دار ہوگی اور اس کے مدیر ناظم دفتر مرکزی ہونگے

(۲) شعبۂ تبلیغ۔ جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ اضلاعی مبلغین کے سوا مرکز میں بھی شعبہ تبلیغ قائم کیا جائے۔ تاکہ موجودہ دور فتن میں الحاد و بے دینی نیز عیسائیت و پرویزیت وغیرہ فتنوں کے مقابلہ میں اسلام کی صحیح دعوت نئے تعلیم یافتہ طبقوں، کالجوں اور عوام و خواص کے سامنے پیش کی جاسکے۔ اجلاس نے متفقہ طور پر اس کام کے لئے فوری طور پر حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوالی اور مولانا حکیم محمود احمد صاحب سیالکوٹی کو اس کام کے لئے مقرر کیا۔ جو اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں دعوت حق کی اشاعت و تبلیغ کا اہتمام و انتظام کریں

(۳) مجلس شوریٰ نے عائلی آرڈیننس کے سلسلے میں یوم احتجاج منانے کے لئے مفتی محمود صاحب کو اختیار دے دیا ہے کہ وہ جب بھی مناسب سمجھیں ملک میں اس کے لئے اعلان کردیں

جماعتی نظم و نسق کے لئے مفتی محمود صاحب نے تجویز کیا کہ

(۱) جماعتی افراد کو اس سلسلہ میں باخبر اور اہل بنانے کے لئے مخصوص تربیتی پروگرام شروع کیا جائے۔

(۲) ہر ضلع میں باقاعدہ ایک مبلغ کا تقرر عمل میں لایا جائے

(۳) اکابر کے دورے باقاعدہ نظم کے ساتھ اور مرکزی دفتر کے پروگرام کے مطابق ہوں

(۴) اس وقت مدارس کے ساتھ سیاسی کام کی بھی شدید ضرورت ہے

مولانا محمد رمضان صاحب نے اپنی تجویزیں پیش کیں کہ:-

(۱) اخبار ترجمان اسلام کو زیادہ موثر بنایا جائے اور اس کے ذریعہ ذہنی تربیت کا کام انجام دیا جائے۔

(۲) دستور پر نظر ثانی کرکے اسے اور زیادہ عوامی بنایا جائے

(۳) ملک کے دونوں بازوؤں مشرقی و مغربی پاکستان کے علماء حق کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا جائے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

بقیہ:- شذرہ

ہمیں سب کو اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطا کریں اور اسلام کی سربلندی کے لئے وطن عزیز پاکستان کو ایک مثالی اسلامی مملکت بنانے کی صلاحیت و ہمت ارزانی کریں۔

اسلام زندہ باد، پاکستان زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام پاکستان زندہ باد۔ (ک)

جلد ۸ | جمعہ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء | شمارہ ۳۷

مساعی جہاد کے متعلق

حقیقت آگاہ، رسالت پناہ، ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ مشاہدہ کی روشنی میں

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

قربان جائیے حضرت رسول پاک محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے جو کچھ بھی فرمایا وہ حقیقت بنا حقیقت ہے اور منشاء الٰہی کی ترجمانی اور صحیح الفطرت انسانوں کے طبعی تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

آپ نے روزہ، نماز، ذکر و فکر، حسن معاملات وغیرہ احکام اسلام کے بارہ میں جو فضیلتیں اور برکات بیان فرمائے، عباد و زہاد اور اہل دل حضرات ان کا ہمیشہ مشاہدہ فرماتے رہتے ہیں مگر جہاد اور مساعی جہاد کے بارہ میں آپ کے ارشادات کی حقیقت و نورانیت کا مشاہدہ کرنے کا وقت کم نصیب ہوتا ہے۔ میں پنجاب کے گرم اور جنگی رقبہ میں تین ستمبر سے آیا اور آج تک لاہور دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں جمعیۃ کے سٹاف اور رضاکاروں کے ساتھ مقیم ہوں۔

لاہور سرحد کے تینوں محاذوں سے دو طرفہ توپ خانوں کی آوازیں دعوت عمل دیتی اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر ایمان کامل کا سبب بنتی ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کے موقعہ پر) صبح یا شام کو تھوڑا سا وقت دے دینا تمام دنیا اور اس کی ساری کائنات سے زیادہ ہے اس کی حقیقت و صداقت دل میں پیوست ہو جاتی ہے۔ جب لاکھوں کروڑوں مسلمان گھروں میں آرام کرتے ہوتے ہیں۔ اس وقت اسلام نیز تمام اہل اسلام کی شوکت و ناموس بچانے کے لئے توپوں کے گولوں اور دشمن کی سنگینوں کے سامنے سینے تان کر کھڑے ہو جانے والوں کی مخلصانہ خدمات کے مقابلہ میں کس عمل کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ غازی اور مجاہد اس پیغمبرانہ تعلیم کی جیتی جاگتی تصویر ہوتا ہے کہ زندگی اور جان و مال سب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت یا امانت ہے اور جب بھی مالک حقیقی مطالبہ کریں۔ یہ اس کے حوالہ کر دینا ہی حیات جاودانی کا حصول ہے۔ سچے مجاہد کی دلی کیفیت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کیا ہو جاتی ہے۔ اس کا ذرا سا اندازہ آپ لگائیں کہ لاہور شہر میں محاذ جنگ کا ایک سپاہی کسی کام کو آ گیا اس کے باپ اور دوستوں نے ہر چند تقاضا کیا کہ کھانا کھا لو۔ مگر اس نے بڑے پیار سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ایک منٹ دیر نہیں کی جا سکتی، نہ دوسری طرف توجہ کی جا سکتی ہے۔ مجھے بہت جلد مورچہ میں واپس پہنچنا ہے۔ سبحان اللہ العظیم، یہی وہ سکینہ ہے جو مجاہدین کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نازل فرمایا کرتے ہیں۔ آپ ان جانباز ہوا بازوں کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ جو دشمن کے جنگی جہازوں کی تاک میں ہوتے ہیں۔ ان کے نمودار ہوتے ہی سر ہتھیلی پر رکھ کر فضا میں پہنچ کر ان کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے وقف ہو جاتے ہیں قوم کے ہزاروں بے گناہ افراد کی جانیں بچانے کے لئے اپنی جان پیش کر دیتے ہیں۔ رات کے ساڑھے تین بجے ہوں گے۔ دفتر جمعیۃ کی چوتھی منزل میں دشمن کا تیز رفتار جہاز بلندی پر ہمارے سر پر سے گذر گیا۔ رات کا اندھیرا اور سناٹا چھایا ہوا تھا۔ مگر دیکھا کہ پاکستان کے دو جہاز اس کے تعاقب میں لگے ہوئے تھے۔ جنہوں نے اس کو بزدلانہ کارروائی میں کامیاب نہ ہونے دیا۔ مشکوٰۃ شریف کتاب الجہاد کی تیسری فصل میں حضرت عائذ رضی اللہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ پر تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بغض فی اللہ اور دین کے بارے میں سختی سب کو معلوم ہے۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ اس کی نماز جنازہ آپ نہ پڑھائیں (یہ اچھا آدمی نہ تھا) آپ نے مسلمانوں کی طرف منہ پھیر کر پوچھا کہ اس میت کا اسلامی عمل کسی کو معلوم ہے۔ ایک صحابی بولے کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات اس نے فی سبیل اللہ (جہاد کے موقعہ پر غازیوں کا پہرہ دیا تھا کہ کوئی دشمن نقصان نہ پہنچائے) آپ نے نماز جنازہ پڑھائی مٹی ڈالی اور فرمایا کہ میں گواہ ہوں کہ تو اہل جنت میں سے ہے۔ سبحان اللہ! آپ کی پیغمبرانہ بصیرت و فراست اور پھر صحابہ کی مزاج شناسی۔ مسلمانوں نے اس کا وہی عمل بتایا جو انتہائی بلند اور اللہ کی راہ میں جان نثاری کے مترادف تھا یعنی غازیوں کو آرام پہنچانے اور ان کا پہرہ دینے کا کام۔ آج جب ہم آنکھوں سے اپنے سرفروشوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ گولیوں اور بموں کی پرواہ کئے بغیر ملت اسلامیہ کی سربلندی کے لئے آگے بڑھتے اور کئی گنا زیادہ سامان رکھنے والے دشمنوں کو پسپا کر کے دنیا میں اسلام کی صداقت کی دھاک بٹھاتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا گویا عینی مشاہدہ ہو جاتا ہے۔

میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ ہر بڑے شہر میں جنگی ٹریننگ اور اسلحہ بہم پہنچانے کا انتظام کرکے اہل اسلام کے جہادی شوق کو عملی جامہ پہنائے۔ تاکہ ہر بڑے شہر کے اہم اہم علاقوں میں مسلح رضاکار ہر وقت موجود صرف جہاد کے لئے وقف اور تیار رہیں۔ یہ پولیس اور شہری دفاع والوں کے سوا ہوں۔ اس سے عوام کے حوصلے اور بلند نیز قربانی کا جذبہ ترقی پذیر ہوگا۔ قوم سب کی سب حکومت کے ساتھ ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام سارے ملک میں جہاد کی ترغیب دے رہی ہے اور وہ اپنی پوری خدمات حکومت کے سامنے پیش کر چکی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے اس امر کو پسند کیا ہے کہ علیحدہ علیحدہ رضاکارانہ تنظیموں سے یہ بہتر ہے کہ رضاکاروں کو جہاد کے لئے سرکاری انتظام میں بھرتی ہونے کی ترغیب دی جائے۔

(غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور)

غلام خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پرنٹنگ پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

جمعیۃ علماء اسلام کی جہادی سرگرمیاں

امدادی کیمپ

جمعیۃ علماء اسلام کی جہاد کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

جمعیۃ علماء اسلام لودھراں

جمعیۃ علماء اسلام (سکھر)

فتح و نصرت حاصل کرنے کا طریقہ

قرآنی پروگرام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! لاہور کے غیور مسلمانو! آپ ایک ایسے تاریخی شہر میں رہتے ہیں جس نے زمانہ کی سینکڑوں گردشیں دیکھیں اور جس کے اندر ساور زکر و سینکڑوں اولیاء اللہ آرام فرما ہیں۔ اور جو اس وقت پاکستانی سیاسیات کا مرکز ہونے کے سوا مذہبی لحاظ سے بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ یہاں کی آبادی اٹھارہ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ یہ شہر دشمن کی سرحد پر واقع ہے جو اٹھارہ سال سے ہماری غیرت کو چیلنج دے رہا ہے، جس نے بھارت کے چھ کروڑ مسلمانوں کو زندہ درگور اور پچاس لاکھ کشمیری مسلمانوں کو غلام بنا رکھا ہے۔ جس کو بعض سامراجی طاقتیں مسلح کر کے مسلمانوں سے صلیبی جنگوں کا انتقام لینے کا خیال خام رکھتی ہیں جو غزنوی اور غوری وغیرہ سلاطینِ اسلام کے تاریخی کارناموں کا بدلہ لینے کا خواب پریشاں دیکھ رہے ہیں۔ جو شجاعت و مردانگی سے نہیں بلکہ اپنے عیسائی آقاؤں کے دیئے ہوئے جدید آلات و اسلحہ کے زور سے اپنی کافرانہ بزدلی کو مسلمانوں کی مومنانہ شجاعت پر غالب کرنے کا جتن کر رہے ہیں۔ جو قوم پیپل کی ٹہنی اور گائے کی دم کی خاطر ہزاروں مسلمانوں کا خون بہانا بڑی عبادت سمجھ رہی ہے۔

دشمن کی بزدلانہ چال اور خدائی امداد

برادرانِ اسلام! یہ باتیں ہمارے لئے تازیانۂ عبرت اور خوابِ غفلت سے چونکا دینے کے لئے کافی تھیں۔ مگر اب تو زمانہ قیامت کی چال چلا ہے۔ بزدل دشمن نے بغیر اعلانِ جنگ کئے اچانک شہر لاہور پر تین طرف سے حملہ کر کے چوبیس گھنٹہ میں اس پر قبضہ کرنا چاہا۔ دشمن کی فوج ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں اور ہوائی جہازوں کی امداد سے ہماری سرحد میں گھس آئی۔ اگر اللہ تعالیٰ کی شانِ غیوری اسلام کی لاج نہ رکھتی تو دشمن کا اگلا قدم لاہور تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی سے فرعونی کے غرور کا طلسم تار تار ہو گیا۔ ہمارے آزمودہ کار بلند پایہ خوش تدبیر صدر مملکت کی سربراہی میں ہمارے فوجی افسروں اور فوجی جوانوں نے چند گھنٹوں کے اندر اندر دشمن کی پیشقدمی روک دی پھر دو دن تک لگاتار مار مار کر بنیوں کے سر گنجے کر دیئے، آخر کار وہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ نکلے اور آج بفضلہ تعالیٰ جنگ دشمن کی سرزمین میں ہو رہی ہے۔

برادرانِ اسلام! اس میں شک نہیں کہ آپ کی بہادری اور ثابت قدمی کا مقابلہ بزدل دشمن نہیں کر سکتا۔ آپ لاکھوں کروڑوں روپوں کے علاوہ اسلامی روایات کے مطابق اپنے جگر گوشے خدا و رسول پر قربان کرنے کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ آپ کی بلند حوصلگی نے دشمن کے حوصلے پست کر دیئے ہیں۔ اب اقوام متحدہ کو بھی ادھر کان بھیجنے کی سوجھی ہے۔

اسلام کا جنگی پروگرام

مگر ابھی جنگ ختم نہیں ہوئی بلکہ اس کے طول پکڑنے کا اندیشہ ہے۔ بھارت کے لالے بوکھلاہٹ اور گھبراہٹ میں ہر قسم کی کمینہ اور خلاف انسانیت کام کر سکتے ہیں۔ پاکستان بھی جب تک کشمیر کو حق خود ارادیت نہ دلا دے بھارتیوں کی پٹائی جاری رکھے گا۔ اس لئے اس سلسلے میں سب سے پہلے ہم سب کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے، پھر قرآنی جنگ کا پروگرام ہر وقت پیشِ نظر رہنا چاہیئے

قرآن پاک کی پہلی ہدایت وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ (ترجمہ) جہاں تک ممکن ہو سکے دشمنوں کے مقابلہ کے لئے تیاری کرو۔ اس خدائی حکم میں ہر طرح کی مادی تیاری آ جاتی ہے۔

(۱) اس لئے ہر لڑ سکنے والے مسلمان کو جہاد کے لئے تیار اور بھرتی ہونا چاہیئے اور حکومت کا فرض ہے کہ ہر ایک کو اسلحہ مہیا کر کے سب کو اپنی نگرانی میں ٹریننگ دے۔

(۲) مجاہدین کشمیر فنڈ اور صدر صاحب کے دفاعی فنڈ میں دل کھول کر امداد کریں۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام نے آج تک اٹھارہ ہزار نو سو بیاسی روپے اکہتر پیسے جمع کر کے داخل کر دیئے ہیں۔ اس کی تمام شاخیں مصروف کار ہیں۔

(۳) شہروں میں اور خاص کر سرحدی شہروں میں [illegible] رہیں۔ عوام کے حوصلے اور بلند کریں۔ حکام سے پورا پورا تعاون کریں۔

(۴) شہری دفاع پر پوری توجہ مبذول کریں۔ تربیت کے بعد ہم عندالضرورت محاذ پر بھی جا سکیں گے

قرآن پاک کی دوسری ہدایت وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً (ترجمہ) دشمن آپ کے اندر پوری سختی محسوس کریں۔ یعنی دشمن پر شیر ببر کی طرح جھپٹو اور پیغام موت بن کر سامنے آؤ۔

قرآن پاک کی تیسری ہدایت يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ کی مدد حاصل کرنے کے لئے دو کام کرو) صبر اور نماز کے ذریعہ مدد مانگو۔ ایک مادی لحاظ سے جم کر مقابلہ کرو۔ کمزوری قریب نہ آنے پائے۔ دوسرے نماز کا خیال رہے۔ نماز کا ناغہ نہ ہو، کوشش کرو کہ کوئی مسلمان بے نماز نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسے ثابت قدموں کے ساتھ ہیں۔

قرآن پاک کی چوتھی ہدایت وَاِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (ترجمہ) جب دشمن کا سامنا ہو تو ثابت قدم رہو پہاڑ کی طرح یا سیسہ پلائی دیوار بن کر ڈٹ جاؤ) وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو سکو۔

برادرانِ اسلام! قرآن پاک نے کامیابی کے لئے جہاں مادی تیاری کا حکم دیا ہے۔ وہاں روحانی علاج بھی بتا دیا ہے کہ مجھ سے رابطہ قائم رکھو۔ مجھے ہر وقت یاد رکھو۔ حتیٰ کہ میدان جنگ میں بھی مجھے یاد کرتے رہنا۔ کیونکہ فتح و شکست میرے ہی قبضہ میں ہے۔ اس لئے یہاں چند دعائیں بھی لکھی جاتی ہیں۔

پہلی دعا قنوت نازلہ جو اخبار ترجمان اسلام میں چھپ چکی ہے۔ وہ نماز فجر میں پڑھی جاتی ہے۔

دوسری دعا ہر مسلمان جس سے ہو سکے فتح و نصرت کی نیت سے ایک بار سورۂ یٰسین اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے ساتھ پڑھ لیا کرے۔

تیسری دعا آیت الکرسی تین سو تیرہ ۳۱۳ بار ایک مجلس میں ایک یا چند آدمی مل کر پڑھیں عدد کا خیال رکھیں۔ پھر دعا کریں۔

چوتھی دعا ہر مسلمان جب بھی موقعہ ملے نماز کے بعد یا آگے پیچھے یہ پڑھتا رہے۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

پانچویں دعا نمازیں درود کے بعد پڑھے اور جب بھی موقعہ ملے پڑھا کرے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

قرآن پاک کی پانچویں ہدایت اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ — حکومت کا فرض ہے کہ اس وقت تمام فواحش، بدکاریاں عریانی، بے حیائی، ناچ، گانے، شراب اور سینما بند کرے۔

مسلمانوں کا فرض تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ گناہوں سے توبہ کریں۔ ان منکرات سے بچیں مساجد آباد کریں اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر اسلام اور اہل اسلام کی فتح کے لئے دعائیں مانگیں اور یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ قبول کرنے والے مہربان آقا ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ فتح یقیناً ہماری ہوگی۔

غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (لاہور)

بقیہ :- خلافت راشدہ سے ملوکیت تک

داعی حق اپنے تعصبات علمی کے چکر سے باہر آ کر اپنے دوستوں کے اس مخلصانہ مشورہ پر عمل کر سکے۔

الصحابۃ کلہم عدول کی بحث

الصحابۃ کلہم عدولؓ کا اگر یہ ہی مطلب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنے میں تو صحابہ عادل ہیں، لیکن اور معاملات میں اگر ان کی طرف عدل سے انحراف اور ظلم، بددیانتی، مکر، فریب، جھوٹ و دغا کا ارتکاب حتیٰ کہ اسلام کے نظام حکمرانی کو مٹانے کے واقعات منسوب کر دیئے جائیں تو ان کی صفت عدل مجروح نہیں ہوگی۔ تو یہ نادر نکتہ مودودی صاحب کی بارگاہ علم و دانش سے ہی صادر ہو سکتا تھا ورنہ ایک تک کے علم و عقل و تجربہ میں تو یہ بات دیکھنے میں نہیں آئی کہ اتنے بدترین خصائص رکھنے والا آدمی کسی ایک معاملہ میں نہایت راست باز و نیکوکار ثابت ہوا ہو۔

مودودی صاحب کی مشکل یہ ہے کہ انہوں نے ہر بات کی اپنی علیحدہ ایک تعریف بنا رکھی ہے۔ مثلاً ان کے یہاں عیر معصومیت اس وقت تک ثابت نہیں ہو سکتی جب تک کسی شخص سے متواتر کبائر و صغائر کا ظہور نہ ہوتا رہے۔ اور معصومیت کی انہوں نے یہ عجیب تعریف وضع کی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر معصوم نبی سے اپنی حفاظت اٹھا کر دو چار بڑی غلطیاں کروا دیا کرتا ہے، کہ کہیں لوگ، انہیں بشر ماننا نہ چھوڑ دیں، گویا بشر کی تعریف بھی ان کی اپنی خود ساختہ ہو گئی۔

علیٰ ہذا القیاس تمام شرعی و اخلاقی و علمی اصطلاحات کے ساتھ ان کا یہ ہی طرز عمل ہے۔ آپ جس امر پر گفتگو کریں گے۔ وہ اس کی ایک اختراعی تعریف و تشریح تیار کریں گے اور آپ کے اثبات کو نفی میں اور نفی کو اثبات میں تبدیل کرتے چلے جائیں گے۔ بلاشبہ اس معاملہ میں وہ ایک نئے علم کلام کے موجد ہیں، اور ان کی ساری دینی، سیاسی و علمی تحریریں ان کے اپنے خود ساختہ اس علم کلام کے محور پر ہی گھومتی ہیں۔ اس مضمون میں بھی انہوں نے "الصحابۃ کلہم عدول" کے عنوان سے لے کر غلطی کے صدور سے بزرگی میں فرق نہیں آتا۔ اور "صحابہ میں فرق مراتب" وغیرہ تک اپنے اس نئے علم کلام سے ہی استدلال کا کام لیا ہے۔ ورنہ حقیقت جو کچھ ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں ہے۔

بزرگوں کے کاموں پر تنقید کا مرض

بزرگوں کے کاموں پر تنقید کے عنوان سے بھی جو کچھ انہوں نے لکھا ہے اور پڑھنے والوں کو جس قسم کا تاثر دینا چاہا ہے۔ وہ بھی مغالطہ سے خالی نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ بزرگان دین اور صحابۂ کرام کے کاموں پر آپ کو تنقید کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے۔ یا تو آپ ان کے فہم دین اور عمل دین کو قابل اعتماد نہیں سمجھتے اور اسے اپنے علمی معیار پر پرکھنا چاہتے ہیں۔ یا پھر آپ دین کی تعبیر و تشریح اپنے نظریات کے مطابق کرتے ہیں، اور جب ان بزرگان دین و صحابہ کرام کا فہم و عمل آپ کو اپنی تعبیر دینی کے موافق نظر نہیں آتا۔ تو اس پر تنقید کر کے رد کر دیتے ہیں۔ ورنہ اگر مقصود ان کی وکالت ہے۔ تو آپ کی وکالت تو سب سے زیادہ کمزور ہے بلکہ بیچارے مؤکل کو ڈبو دینے کے مترادف ہے۔ اسلام اور صحابۂ کرام کا ایک دشمن یہ دعویٰ کرتا ہے کہ معہاذ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ان کے بعد جلد ہی ان کے دین سے منحرف ہونا شروع ہو گئے تھے اور شہادت میں آپ کا یہ مضمون پیش کر دیتا ہے تو آپ ہی بتائیں کہ اس سے اس کے دعوے کی تردید ہوگی یا تائید۔ اور ان کی وکالت ہوئی یا ان کے خلاف ڈگری۔

غلطی غلطی کا فرق

غلطی غلطی میں فرق ہوتا ہے۔ جن غلطیوں کی نسبت آپ حضرت عثمانؓ سے حضرت معاویہ تک کے صحابۂ کرام کی طرف کر رہے ہیں۔ کیا ایسی غلطیوں کی نسبت آپ اپنی طرف کرنا پسند کریں گے۔ ایسی غلطیاں جن سے بالارادہ بدنیتی، خود غرضی اور مکر و فریب ثابت ہو رہے ہوں تو صحابۂ کرام تو بہت بڑی شخصیتیں ہیں۔ آپ کے فرقہ کا ایک ادنیٰ رکن و متعلق بھی اپنے بارے میں اس کی نسبت پر راضی نہ ہوگا۔ اور اپنی صفائی کے لئے تردید کا پورا لٹریچر لکھ مارے گا۔

ماخذ کی بحث

ماخذ کی بحث میں مودودی صاحب جس طرح اصل بات سے کترا کر نکل گئے ہیں، اسے قلمی چابکدستی ہی کہا جا سکتا ہے۔ جن کتابوں کے نام مودودی صاحب نے گنائے ہیں کون یہ کہتا ہے کہ وہ کلیتہً رد کر دینے کے قابل ہیں یہاں تو صرف یہ عرض کیا گیا ہے کہ ابن کثیر کی تاریخ البدایہ والنہایہ ہو، ابن عبد البر کی الاستیعاب ہو، ابن جریر کی الطبری ہو یا ابن سعد کی کتاب ہو یا اور دوسری تاریخی کتابیں ہوں — ان کو اس اعتبار سے مستند نہیں سمجھا جاتا کہ ان کی کوئی روایت اعتماد سے گری ہوئی نہیں ہے۔ اہل علم خوب جانتے ہیں، کہ ان کتابوں کے مستند ہونے سے یہ مراد نہیں کہ جو کچھ ان میں لکھا ہے از اول تا آخر وہ بالکل صحیح ہے۔ اگر مودودی صاحب ایسا سمجھتے ہوں تو تحریر فرمائیں۔ وگرنہ اہل علم کے نزدیک مستند ہونے کا مطلب صرف یہ ہے کہ ان میں مندرج واقعات مصنف سنداً روایت کرتے ہیں، اور چونکہ علما و سلف اسے علمی دیانت کے خلاف سمجھتے تھے کہ جو بات ان کے علم میں آئی ہے اور اس کی کوئی سند موجود ہے تو اسے تحریر نہ کریں۔ جمع احادیث میں بھی ابتداءً محدثین نے یہ ہی طریقہ اختیار کیا تھا۔ بعد میں اصول وضع ہوئے، اور ان کے صحیح یا غلط ہونے کی تحقیق ہوئی چنانچہ تاریخ میں بھی یہ طرز عمل جاری رہا۔ لیکن بخاری و مسلم کی طرح تاریخی روایات کی کسی نے تنقیح نہیں کی۔ خود ان کتابوں کے مصنفین نے کوشش کی ہے کہ کسی واقعہ کے جتنے پہلو علم میں آئیں انہیں درج کر دیا جائے۔ کسی کو ایک پہلو ملا اس نے وہ درج کر دیا۔ کسی کو دو ملے اس نے دو درج کر دیئے۔ کسی کو زیادہ ملے، اس نے زیادہ درج کر دیئے۔ اب ... یہ ظاہر ہے کہ وہ سب کے سب پہلو بیک وقت تو صحیح نہیں ہو سکتے اور انہوں نے ...... اس لئے انہیں درج کیا تھا کہ ان سب کو صحیح سمجھ لیا جائے بلکہ ان کا منشا یہ تھا کہ اصحاب علم و فن دوسرے امور و اصول سامنے رکھ کر ان کی صحت و عدم صحت اور رد و قبول کا فیصلہ کر لیا کریں گے۔

یا تو احادیث کے بارے میں مودودی صاحب کی انتہا پسندی کا یہ عالم ہے کہ وہ بخاری و مسلم کی احادیث کو بھی بغیر تنقید کے قبول کرنا صحیح نہیں سمجھتے۔ یا اب ------ ...... تاریخ کے ان ذخائر کے متعلق جن میں مذکورہ اقتباسات میں سے بہت قلیل ہی آئمہ حدیث کی شرائط معیار صحت پر پورے اتر سکیں گے، ان کا اصرار ہے کہ انہیں مستند ترین مانا جائے۔

ایک خود ساختہ بات

آپ کی اس خود ساختہ بات میں بھی کوئی وزن نہیں ہے کہ اگر یہ (ماخذ) اس دور کی تاریخ کے معاملہ میں قابل اعتماد نہیں ہیں تو پھر اعلان کر دیجئے کہ عہد رسالت سے لے کر آٹھویں صدی تک کی کوئی اسلامی تاریخ دنیا میں موجود نہیں۔ ہم کہتے ہیں، کہ اچھا آپ ہی اعلان کر دیجئے کہ "عہد رسالت سے لے کر آٹھویں صدی تک کے لئے جو کچھ ان کتابوں میں لکھا ہے وہ سب حرف بحرف صحیح ہے اور یہی کوئی ضرورت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو کچھ ان کتابوں میں موجود ہے۔ اس کی صحت یا عدم صحت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں جانچیں اسی طرح صحابہ کے بارے میں جو کچھ ان کتابوں میں لکھا ہے۔ وہ بھی سب کا سب بلا کم و کاست صحیح مان لیا جائے۔

جناب والا ہوش کے ناخن لیجئے۔ تاریخی کتب کے ذخیروں سے تو آپ کسی پیغمبر کی بھی سوانح اور کارنامے صحیح طور پر پیش نہیں کر سکتے۔ اگر ان پر اعتماد کر لیں گے تو کسی پیغمبر کی کوئی بات حتیٰ کہ بعض پیغمبروں کا وجود تک آپ ثابت نہیں کر سکتے، پھر کیا خیال ہے۔ آپ کے اس فرمان کے مطابق پیغمبروں کے وجود اور ان کی دعوت و ہدایت کی تفصیلات سے قطعی انکار کر دینا چاہیئے۔ اس لئے کہ آپ کی دلیل و منطق کا تو یہی تقاضا ہے۔

جناب والا وہ دنیا معقول آدمیوں کی نہیں ہو سکتی، جو ان کتب تاریخ میں سے ان باتوں کو تو صحیح تسلیم کرے جن سے ہمارے بزرگوں پر بدترین الزامات عائد ہوتے ہوں، اور جن باتوں سے ان الزامات کی صفائی ہوتی ہے انہیں رد کر دے

کتب تاریخ خواہ وہ کسی قوم سے بھی متعلق ہوں اور کسی عہد سے بھی تعلق رکھتی ہوں حتیٰ کہ اس عہد حاضر سے بھی جبکہ لکھنے پڑھنے کے ہزارہا وسائل موجود ہیں۔ کوئی صحیح العقل انسان یہ دعویٰ نہیں کر سکتا اور نہ کسی نے اب تک ایسا دعویٰ کیا کہ ان کے سارے مندرجات بالکل صحیح ہوتے ہیں اور انہیں من و عن تسلیم کرنا ضروری ہے۔ یہ نادر العقل بات آپ ہی کے قلم کا شاہکار بن کر صفحۂ قرطاس پر آئی ہے۔ یہ مقام مذہبی کتب کا تو ہو سکتا ہے، بالخصوص قرآن و حدیث کا، جن کو ہر دور میں ہزارہا افراد نے ...... حفظ کیا، باقاعدہ ان کی تدریس کے حلقے و سلسلے قائم کئے، اور اس طرح وہ تواتر کے ساتھ عہد بہ عہد منتقل ہوئیں، کیا یہ تاریخی ماخذ بھی اسی احتیاط کے ساتھ منتقل ہو کر اس عہد تک پہنچے ہیں، حالانکہ ان میں سے اکثر کا حال یہ ہے کہ صدیوں کے بعد ایشیا و یورپ کے نجی و قومی کتب خانوں سے ان کے قلمی نسخے دستیاب ہوئے۔ اور یورپ کے مستشرقین وغیرہ نے انہیں ایڈٹ کر کے شائع کیا جو کتابیں صدیوں تک دوست و دشمن ہر ایک کے قلم سے لکھی جا کر اور درمیان میں کئی کئی صدیوں تک نایاب رہ کر منظر عام پر آئی ہوں۔ کیا ان میں بے شمار آمیزشوں کا امکان نہیں؟

(باقی صفحہ ۶ پر)

بقیہ: خلافت راشدہ سے ملوکیت تک

اسلاف کرام کو مجروح کرنے کی پوچ دلیل

مذکورہ بالا ۔۔۔ ان کتابوں کے مطالعہ پر نہایت ۔۔۔ طور پر لکھی گئی ہیں اور جن میں کوئی بات بلا دلیل نہیں کہی گئی ہے ۔۔۔ ان پر انحصار نہیں کیا گیا ۔۔۔ کہ وہ مضمون کے مذکورہ الزامات کے سلسلہ میں کوئی کمی نہیں ان کی حیثیت وکیل صفائی کی سی ہے اور وکلاء میں آدمی اسی مواد کو لیتا ہے جو اس کے مقدمہ کو مضبوط بنائے اور جس سے مقدمہ کمزور ہوتا ہو اس مواد کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ ذرا اس دلیل کا تجزیہ کیجئے شاید ہی اس سے زیادہ لچر و پوچ بات کسی اہل قلم نے لکھی ہو۔ مروجہ پیشۂ وکالت اور اس کا یہ طریق یورپ کے قانونی نظام کی پیداوار ہے۔ جس میں اس سے قطع نظر کر لیا جاتا ہے کہ واقعات صحیح ہیں یا غلط۔ حتیٰ کہ مقدمہ کی روداد تک اپنے طور پر بنائی جاتی ہے۔ اس کا اطلاق ان بزرگوں کے کارناموں پر کرنا مودودی صاحب کو ہی زیب دیتا ہے۔ ورنہ یورپ کی بالادستی سے قبل یہ بزرگ تو بہت اونچے لوگ تھے۔ عام درجہ کا مسلمان بھی اپنے نجی کاموں تک میں اس ذہنیت کا اظہار نہیں کرتا تھا کجا یہ کہ بلند پایہ علمی کاموں میں ایسا کیا جاتا ہو۔ آپ نے یہ بات کہہ کر اسلاف کے تمام علمی تحقیقی و دینی کاموں پر پانی پھیر دیا ہے۔ آخر ہر ایک کام وکالت ہی کے ذیل میں تو آ جاتا ہے۔

قرآن و حدیث نے شرک و کفر کے مقابلہ میں توحید اور اسلام کی وکالت کی ہے۔

سنت نے طریق جاہلیت کے مقابلہ میں طریق نبوی کی وکالت کی ہے۔

فقہ نے غیر اسلامی قوانین کے مقابلہ میں اسلامی قوانین کی وکالت کی ہے۔

علیٰ ہذا القیاس نیچے تک یہ ہی ہوتا آیا ہے۔ آپ نے بھی اپنی تحریروں میں لادینی افکار کے مقابلہ میں دینی افکار کی وکالت کرنا چاہی ہے۔ اشتراکی نظام کے مقابلہ میں اسلامی نظام کی وکالت کا کام انجام دینا چاہا ہے۔ سیکولر دستور کے مقابلہ میں دینی دستور کی وکالت پر زور دیا ہے اور اب بھی آمریت کے مقابلہ میں جمہوریت کی وکالت فرما رہے ہیں، تو آپ کی بھی ان ساری وکالتوں کو اور گذشتہ عہد کی دینی و مذہبی حتیٰ کہ قرآن و حدیث کی وکالتوں کو بھی اسی ذیل میں لے آیا جائے اور یہ سمجھ لیا جائے کہ ان سب نے اپنے مقدمہ کو مضبوط بنانے والے مواد کو ہی استعمال کیا ہے اور کمزور کرنے والے مواد کو نظر انداز کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ کی اس منطق کی رو سے اب نہ قرآن پر انحصار کرنا چاہیئے، نہ سنت و فقہ پر، نہ اسلاف کی علم و تحقیق پر ورنہ خود آپ کے بھاری بھرکم لٹریچر پر، اس لئے کہ ان سب میں کسی نہ کسی مسئلہ کی وکالت ہی کی گئی ہے

(باقی)

دفاع ملک و ملت و حفاظت دین کے لئے

متحدہ اسلامی محاذ کا قیام

لاہور ۔۔۔ ہفتہ ۔۔۔ میں علماء کرام اور ملک کی تمام دینی جماعتوں کے ایک نمائندہ اجتماع میں وطن عزیز کے دفاع اور حکومت کے ساتھ مکمل تعاون کے سلسلے میں ایک متحدہ اسلامی محاذ تشکیل دیا گیا۔ محاذ کی مجلس عمل میں شیخ حسام الدین، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا کوثر نیازی، مولانا ابوبکر غزنوی، مفتی محمد حسین نعیمی، مولانا صاحبزادہ عبدالرحمٰن، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، ماسٹر تاج الدین انصاری اور علامہ خالد محمود شامل ہیں۔ اجلاس نے مجلس عمل کو اختیار دیا کہ وہ حسب ضرورت مزید ارکان بھی شامل کر لیں۔ یہ اجلاس شیخ حسام الدین کی صدارت میں منعقد ہوا اور اس میں مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ جہاد کی موجودہ فضا علماء کرام کی مساعی کی مرہون منت ہے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی نے اس نازک موقعہ پر حکومت کو دینی جماعتوں کے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ مولانا ابوبکر غزنوی نے اس کی تائید کی۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل علماء نے شرکت کی

شیخ حسام الدین صاحب صدر مجلس احرار اسلام پاکستان
مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
مولانا کوثر نیازی صاحب مدیر ہفت روزہ شہاب ۔ مولانا محمد بخش صاحب مسلم ۔ مولانا سید ابوبکر صاحب غزنوی ناظم عمومی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان ۔ ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام ۔ مولانا محمد اجمل صاحب ۔ مولانا محمد الیاس صاحب ۔ مولانا حافظ خالد محمود ۔ علامہ خالد محمود صاحب مولانا مختار احمد الحسینی ۔ مولانا محمد طیب ۔ میاں سعید اقبال مولانا محمد ابراہیم ۔ مولانا حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی ۔ جناب بلند اختر صاحب ۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب ۔ مولانا محمد طفیل صاحب مولانا منظور الحق صاحب ۔

علماء کرام کے علاوہ مندرجہ ذیل تجارتی اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی ۔

حاجی محمد لطیف خاں صاحب صدر شاہ عالم مارکیٹ ایسوسی ایشن ۔ حاجی عبدالرشید صاحب صراف ۔ جناب عبدالرشید صاحب کھوکھر نمائندہ صرافہ بازار ایسوسی ایشن ۔ حاجی معراج دین صاحب صدر رشوا مارکیٹ ایسوسی ایشن ۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب صدر عالمگیر مارکیٹ ۔

صراط مستقیم یہ کتاب حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی قدس سرہ کے خلیفہ حضرت مولانا قاضی عبدالسلام صاحب خطیب جامع مسجد نوشہرہ صدر ضلع پشاور کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں آپ نے مودودی فریب کا پورا پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ کتاب نہایت عالمانہ اور محققانہ انداز میں لکھی گئی ہے۔ اگر اس کو پڑھ کر کوئی مودودی توبہ نہیں کرتا تو سمجھیں کہ اس کے دل پر مہر لگ چکی ہے۔

ہر عالم اور پڑھے لکھے مسلمان کو جو ایمان کی حفاظت ضروری سمجھتا ہے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے ۲۶۰ صفحات، ٹائیٹل عمدہ اور پختہ۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے۔ پتہ مذکورہ بالا کا ہی ہے۔

الانتقاد

تصحیح گذشتہ شمارہ میں ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ طبقات شائع ہو ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ پڑھا جائے۔

حجت شرعیہ قیمت ۔۔۔ روپیہ ۔ مکتبہ تحفظ ختم نبوت ملتان کی مساعی سے مکتبہ تبصرہ لاہور نے شائع کیا۔

یہ گرانقدر کتاب دراصل ۲ جلیل القدر علماء دین کے ان بیانات کا مجموعہ ہے جو ۱۹۳۲ء کے مشہور مقدمہ بہاولپور کے موقعہ پر جاری کئے گئے تھے۔

ان بیانات میں علامۃ العصر حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان بھی شامل ہے جن کی علمی و دینی شخصیت بجائے خود حجت شرعیہ تھی۔

یہ مشہور مقدمہ دراصل تنسیخ نکاح کا ایک دعویٰ تھا، جسے ایک خاتون مسمات غلام عائشہ نے اپنے خاوند کے خلاف اس لئے دائر کیا تھا کہ مدعا علیہ نے مرزائی مذہب اختیار کر لیا تھا۔ یہ مقدمہ ۱۹۲۶ء میں دائر ہوا۔ مرزائیوں نے اسے جیتنے کی ہر ممکن سعی کی اور اس کے ذریعہ آئینی طور پر یہ حق حاصل کرنا چاہا کہ ختم نبوت کا انکار کرنے ایک کاذب مدعی نبوت کو اپنا نبی تسلیم کرنے اور اپنی علیحدہ فرقہ بندی قائم کرنے کے باوجود وہ زمرۂ اہل اسلام میں شامل ہیں اور اس کے عطا کردہ تمام معاشرتی و اجتماعی و آئینی مفادات حاصل کرنے کے حق دار ہیں؛

یہ صورت حال نہایت نازک تھی، ایک عدالت عالیہ کا فیصلہ اگر خدانخواستہ ان کے حق میں ہو جاتا تو عامۃ المسلمین کی دینی و معاشرتی اجتماعیت کو شدید نقصان پہنچ سکتا تھا۔

مدعا علیہ نے اس مقصد کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا ڈالا مدعیہ کی طرف سے بھی ہندوستان کے مشہور اکابر علماء کی شہادتیں پیش ہوئیں۔ جن کی تردید کے لئے مرزائیوں نے ہر ممکن کوشش کر ڈالی۔ تاہم یہ شہادتیں اتنی قوی اور وزن دار تھیں کہ فروری ۱۹۳۵ء کو فیصلہ بحق مدعیہ صادر ہو گیا۔ اور گویا دینی و معاشرتی اعتبار سے فرقہ مرزائیہ کو مروجہ آئین نے بھی اسلام سے خارج تسلیم کر لیا۔ مقدمہ کی روداد تو علیحدہ ہو گی اور ناشرین کو چاہیئے کہ وہ اسے بھی مرتب کر کے شائع کریں اور نئی نسل کے ہاتھوں تک پہنچائیں۔ تاہم اس سلسلہ کے علماء کرام کے بیانات اس مجموعہ میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر ہر پڑھا لکھا آدمی فرقہ مرزائیہ کی حقیقت اور دین محمدی سے اس کے انحراف کا صحیح صحیح اندازہ لگا سکتا ہے۔ یہ بیانات اس فرقہ پر حجت تامہ ہیں اور عام مسلمانوں کو اس طرح کے فتنوں سے محفوظ رہنے کا شعور بخشتے ہیں۔

کاش اس طرح کی کتابوں کو جدید طرز پر عنوانات در عنوانات تقسیم کر کے مختلف وضاحتوں کے ساتھ اعلیٰ کاغذ پر بہترین طباعت کی صورت میں شائع کیا جائے اور عربی انگریزی وغیرہ مختلف زبانوں میں بھی اس کے تراجم شائع کئے جائیں۔ بہرحال یہ کتاب کم از کم ہر تعلیم یافتہ مسلمان کے ہاتھوں تک ضرور پہنچ جانی چاہیئے (د ک)

جلد ۸ | جمعہ ۲۰ر جمادی الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۷ر ستمبر ۱۹۶۵ء | شمارہ نمبر ۳۷

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی اپیل اور مساعی سے

فراہم ہونے والی دفاعی رقوم

	رقم	
جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا	۱۰۰۰	حبیب بنک کی معرفت مجاہدین کو روانہ کر دی گئی
جمعیۃ علماء اسلام پنوں عاقل (سکھر)	۶۰۰	نیشنل بنک کی معرفت مجاہدین کو بھیج دی گئی
مسجد ٹوپیاں لوہاری دروازہ لاہور معرفت مولانا الیاس صاحب	۵۱۱-۳۱	دو ہزار روپیہ حبیب بنک کی معرفت مجاہدین کو بھیج دیا گیا بقیہ رقم بھیجی جا رہی ہے
مسجد برکت علی اچھرہ لاہور معرفت مولانا محمد طیب صاحب	۳۰۵-۶۹	
معرفت شاہ محمد صاحب اچھرہ لاہور	۳--	
جمعیۃ علماء اسلام جہلم	۱۴۲۴-۰	
جمعیۃ علماء اسلام سرائے عالمگیر	۳۱۱--	
ٹل کوہاٹ مولانا حبیب گل صاحب کی اپیل پر	۱۴۱۰۰-۰	مقامی کمیٹی روانہ کر رہی ہے
جمعیۃ علماء اسلام چکوال ضلع جہلم	۵۲۰-۸۱	
جمعیۃ علماء اسلام کالاگوجراں ضلع جہلم	۲۰۰--	میزان روپے ۱۸۹۸۵ پیسے ۲۷
جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں		۳۴۴۶-۰
جمعیۃ علماء اسلام خیرپور میرس (سندھ)		۴۴-۳۴
		کل میزان ۲۲۴۷۶-۰

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یارخاں

امیر مرکزیہ حضرت درخواستی صاحب کے حکم و ناظم اعلیٰ مولانا ہزاروی کی ہدایت کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں نے سرگرمی کے ساتھ مجاہدین کے لئے فنڈ جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔

اب تک ۳۴۴۶/- روپیہ جمع کیا جا چکا ہے چندہ جمع کرنے والی کمیٹی کے افراد درج ذیل ہیں:- (سردار غلام قادر صاحب۔ حاجی اللہ داد صاحب۔ چودھری فقیر محمد صاحب)

علاوہ ازیں امیر ضلع مولانا غلام ربانی صاحب۔ جناب برکت اللہ صاحب۔ قاضی خلیل احمد صاحب۔ حاجی تاج الدین صاحب صادق آباد غلام نبی صاحب خان پور اور عبد الکریم صاحب صادق آباد معاونین میں شامل ہیں۔

اعلانات

جلسہ دستار بندی

اکوڑہ خٹک۔ دار العلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی ۲۳، ۲۴ر اکتوبر ۶۵ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ (ناظم نشریات)

تبدیلی مکان

بندہ بمعہ فیملی کے بلاک ۶ سے منتقل ہو کر سٹلائٹ بلاک اے کوٹھی نمبر ۲۷ اے میں چلا گیا۔ تمام دوستوں کو اطلاعاً عرض ہے۔

(شیخ محمد بلال سیٹھی خازن جمعیۃ علماء اسلام آفتاب بوٹ ہاؤس امین بازار سرگودھا)

لکی مروت کا حادثہ غمناک

اکبر علی صاحب بکسا سیلر لکی مروت کے حادثہ قتل کی خبر کو ترجمان اسلام کے حلقہ میں بڑے ہی غم و افسوس سے سنا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ قاتلین کے گروہ کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے

مرکزی دفتر جمعیۃ کی ماہانہ معاونت کرنے والوں کی خدمت میں

لاہور کے معاونین توجہ فرمائیں

دفتری کارکن حافظ محمد انور سبکدوش ہو کر دفتر سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ ابھی تک کسی معقول کارکن کا انتظام نہیں ہو سکا ہے۔ اس لئے درخواست ہے کہ ماہ اگست کی رقم معاونت خود ہی دفتر میں پہنچا کر ممنون فرمائیں یا بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما دیں۔ (احمد حسین کمال آفس سیکرٹری دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی

امیر ضلع مولانا محمد رمضان صاحب نے اطلاع دی ہے کہ موجودہ حالات کی وجہ سے آئندہ اعلان تک ضلع کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔

اعتذار و توضیح

اب ہم ترجمان اسلام کے صفحات بڑھانے کی طرف آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہے تھے، گذشتہ اشاعت دس صفحات کی تھی ارادہ تھا کہ موجودہ اشاعت بارہ صفحات کی کر دیں گے اور پھر کچھ عرصہ بعد اخبار سولہ صفحات پر باقاعدہ شائع ہونے لگے گا۔ سرورق کو خوشنما بنانے کے لئے بھی بلاک کا ڈیزائن بنا لیا تھا اور اب بلاک بنوانے والے تھے۔ اس نئے بلاک پر اشاعت خاص کا پرچہ بھی جلد شائع ہونے والا تھا، لیکن دفعتہً ملک و ملت کو بھارت کی بزدلانہ عداوت کے مظاہرہ کا چیلنج درپیش آ گیا اور پوری ملت کو ایک شدید و نئی آزمائش سے دوچار ہو جانا پڑا ہے۔

الحمد للہ کہ جوانان وطن نے دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے ہیں اس کے جارحانہ عزائم کو شدید ضرب لگائی ہے۔ تاہم ان ہنگامی حالات کے تحت تمام منصوبے فی الحال ملتوی کرنا پڑ گئے ہیں اب ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہر فرد اپنی تمام صلاحیتیں اس جہاد عظیم کو کامیاب بنانے میں لگا دے۔ کارکنان جمعیۃ کے لئے تو یہ جنت کا سودا اور رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔

آیئے ہم سب اس ملی فریضہ سے عہدہ برآ ہو جائیں، پھر طلب ذوق کے دوسرے سامانوں کی بھی تکمیل کر لیں گے۔

احمد حسین کمال

(مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل عقب سنہری مسجد ——— لاہور)

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

إن الدين عند الله الإسلام (القرآن)

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

کامیابی کی چار منزلیں

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

(ترجمہ)

"گردش زمانہ شاہد ہے کہ ہر جماعت خسارہ میں گھری ہوئی ہے مگر وہی جو یہ چار کام انجام دیں ایمان لائیں اور عمل صالح کریں اور حق و صداقت کا اعلان کرتے رہیں اور صبر کی تلقین کریں۔"

زمانہ اس کے لئے شاہد ہے کہ اس آسمان کے نیچے قوموں اور جماعتوں کی بربادی و کامیابی اور ارتقاء و انحطاط کی کہانی جتنی پرانی ... اتنا ہی پرانا زمانہ بھی ہے۔ دنیا میں اگر کوئی اس انقلاب اقوام کا ہم عمر ہو سکتا ہے تو وہ صرف زمانہ ہے۔ پھر قوموں کی تباہی و بربادی ... کامیابی و فلاح جو کچھ بھی ہوتا رہا ہے وہ زمانہ کی گود میں ہوا۔ پس انقلاب امم پر اگر کوئی چیز گواہ ہو سکتی تھی تو وہ صرف گردشِ ایام ... تھے، اس لئے قرآن نے زمانہ کو اس پر شاہد اور گواہ بنایا۔ کہ زمانہ اور اس کی گردش و رفتار اس بات پر شاہد ہے کہ کوئی قوم اس ... تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک ان اصولِ چہارگانہ کو نہ اپنا لے۔ ہر جماعت خسارے میں رہے گی۔ مگر جب ان چار دفعات پر عمل پیرا ... پس قرآن اعلان کرتا ہے کہ اس آسمان کے نیچے نوع انسان کے لئے انسانوں کی تلاشوں اور جستجوؤں کے لئے اور امیدوں و تمناؤں ... لئے بڑی بڑی ناکامیاں ہیں اور گھاٹے اور ٹوٹے ہیں، خسران اور نامرادی ہے، محرومی اور بے مرادی ہے۔ لیکن دنیا کی اس ... نامرادی سے کون انسان ہے، کون جماعت ہے جو کہ بچ سکتی ہے۔ اور ناکامیابی کی جگہ کامیابی اور ناامیدی کی جگہ امید اس کے ... میں اپنا آشیانہ بنا سکتی ہے۔ وہ وہ انسان ہیں جو دنیا میں ان چاروں شرطوں کو قولاً و عملاً اپنے اندر پیدا کرلیں۔ جب تک یہ پیدا نہ ... گی۔ اس وقت تک دنیا میں نہ کوئی قوم کامیاب ہو سکتی ہے اور نہ ملک حتیٰ کہ ہوا میں اڑنے والے پرند بھی کامیابی نہیں پا سکتے۔

پہلی شرط وہ ہے جس کا نام قرآن کی زبان میں ایمان ہے۔ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا۔ تم جبھی کامیابی پا سکتے ہو جب تمہارے ... وں کے اندر اور روح و فکر میں وہ چیز پیدا ہو جائے۔ جس کا نام قرآن کی زبان میں ایمان ہے۔ ایمان کے معنی عربی زبان میں زوالِ ... شک کے ہیں۔ یعنی کامل درجہ کا بھروسہ اور کامل درجہ کا اقرار تمہارے دل میں پیدا ہو جائے۔ جب تک کامل درجہ کا یقین تمہارے ... دل کے اندر پیدا نہ ہو، اور اللہ کی صداقت و سچائی اور اللہ کے قوانین و اصولوں پر کامل یقین تمہارے قلوب میں موجزن نہ ہو جائے ... تک کامیابی کا کوئی دروازہ تمہارے لئے نہیں کھل سکتا۔ شک کا اگر ایک کانٹا بھی تمہارے دل کے اندر چبھ رہا ہے تو تم کو ... نے اور موت کا فیصلہ صادر کرنا چاہیئے۔ تم کو کامیابی نہیں ہو سکتی۔

سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ تمہارے دلوں اور قلوب میں ایمان ہو، اطمینان ہو، یقین ہو، جماؤ ہو، اور اقرار پیدا ہو، دل کا یہ ... دماغ کا یہ فعل، تصور کا یہ نقشہ کامیابی کی پہلی منزل ہے۔ اگر اسی میں تمہارا قدم ڈگمگا رہا ہے تو کامیابی کی بو بھی تم نہیں سونگھ ... تے۔ کیا تم شک کا روگ اپنے پہلو میں لے کر دنیا کی چھوٹی ... چھوٹی کامیابی بھی پا سکتے ہو۔ کیا دنیا میں کوئی مقصد بغیر اعتماد ... بھروسہ کے حاصل ہو سکتا ہے؟ کیا چیونٹی سے لیکر ہاتھی کے ... بیکر وجود تک کوئی طاقت اپنا مقصد اور اس کے لئے ... جہدِ عمل کی سرگرمی بغیر عزم و ارادہ کے دکھا سکتی ہے؟

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

نشانِ صدیقؓ

وزیر خزانہ محمد شعیب صاحب نے بجٹ پر تقریر فرماتے ہوئے لوگوں کو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دے کر ایک اچھی روایت قائم کی ہے اور ہم ان کے اس قابلِ قدر کردار کو گذشتہ شمارے میں خراجِ تحسین پیش کر چکے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاریخ اسلام کا وہ بے نظیر کردار ہیں، جس کی مثال ملنا محال ہے۔ خود سیدِ عالم سرورِ عالم، روحِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ تمام روئے زمین میں مشرق سے مغرب تک انبیاء علیہم السلام کے بعد صدیق اکبرؓ کا کوئی جواب پیدا نہیں ہوا۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری ذات پر بہت زیادہ خرچ کرنے والے یعنی میری صحبت میں، خدمت میں اپنا وقت اور میری رضا و خوشنودی میں اپنا مال بہت زیادہ خرچ کرنے والے ابو بکرؓ ہیں۔ اگر میں خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا جس کسی نے ہم کو کچھ دیا ہم نے اس کو اس کا بدلہ دے دیا ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ ایسی نیکی اور بخشش کی ہے جس کا بدلہ قیامت کے دن خدا ہی دے گا اور کسی شخص کے مال نے مجھ کو اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال نے پہنچایا ہے۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل و خالص دوست بنانا چاہتا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنا دوست بناتا۔ یاد رکھو تمہارے دوست خدا کے خلیل ہیں (باقی صفحہ ۶ پر)

قیمت —— بارہ نئے پیسے (مغربی و مشرقی پاکستان میں)

نگران —— مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

فون نمبر ۶۷۷۱۵

جلد ۸	جمعہ ۱۷ دسمبر ۱۹۶۵ء مطابق ۲۳ شعبان ۱۳۸۵ھ	شمارہ ۵۰

علمائے دیوبند کا مسلک

(از:۔ مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند)

علماءِ دیوبند اپنے مسلک اور دینی رُخ کے لحاظ سے کلیتہً اہل السنت والجماعت ہیں اور اہل سنت کا کلی و اصل حصہ ہیں (جس سے وقتاً فوقتاً مختلف شاخیں کٹ کٹ کر الگ ہوتی رہی ہیں) ہندوستان میں یہ سلسلہ قوت کے ساتھ اجتماعی رنگ میں حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہٗ سے زیادہ پھیلا اور چمکا۔ اس سلسلہ کی وہ کڑی آج ہندوستان میں اہل السنت والجماعت کے مسلک کی ترجمان اور اس پر رواں دواں ہے علماءِ دیوبند ہیں۔ جس نے تعلیم و تربیت کے ذریعہ اس سلسلہ کو مشرق سے لے کر مغرب تک پہنچایا اور پھیلایا ہے۔

علماءِ دیوبند نہ صرف اہل السنت والجماعت کے تمام اصول و قوانین ہی کے از اول تا آخر پابند رہے ہیں بلکہ اُن کے متوارث ذوق کو بھی انہوں نے سنبھالا اور محفوظ رکھا ہے۔ پھر وہ خود رو قسم کے اہل السنۃ نہیں بلکہ اوپر سے ان کا اسناد اور سندی سلسلہ ملا ہوا ہے۔ اس لئے مسلک کے لحاظ سے نہ وہ کوئی جدید فرقہ ہیں نہ بعد کی پیداوار ہیں بلکہ وہی قدیم اہل السنت والجماعت کا مسلسل سلسلہ ہے جو اوپر سے تسلسل و استمرار اور سندِ متصل کے ساتھ کابراً عن کابر چلا آرہا ہے وقت کے عوامل اور افراط و تفریط نے چونکہ اہل السنت میں مختلف شاخیں پیدا کر دیں اور ہر نئی شاخ نے اصل ہونے کا دعویٰ کیا جو دعویٰ ہی کی حد تک نہیں رہا بلکہ اپنے وجود و بقا کے لئے ہر شاخ نے اصل طبقہ کے خلاف محاذ بنا کر اسے غیر اصل اور اپنے کو اصل ثابت کرنے کی جدوجہد کا بھی آغاز کر دیا۔ جیسا کہ اصل سے کٹی ہوئی شاخوں کا قدرتی طرزِ عمل یہی ہوتا ہے۔ اس لئے حقیقی اصل عوام کی نگاہوں میں مشتبہ ہونے لگی اور ایسے سوالات اٹھنے لگے۔ جیسا کہ مسلک کے بارہ میں اوپر کی پیش کردہ تحریر اور اس سے پہلے کی مختلف تحریرات میں کئے گئے ہیں مگر اصل بہرحال اصل ہی ہوتی ہے اور معیار پر رکھنے کے بعد اُس کی اصلیت پوری طرح کھل کر سامنے آ جاتی ہے۔ اس لئے بیانِ مسلک سے پہلے اُس معیار کو واشگاف کرنے کی ضرورت ہے جس کی رو سے اصل اور غیر اصل میں فرق اور امتیاز کیا جا سکے۔

سو اہل سنت والجماعت کے اس اصل طبقہ یا علمائے دیوبند کے اس جامع اور معتدل ترین مسلک کو سمجھنے کے لئے جس میں افراط ہے نہ تفریط، نہ غلو ہے نہ مبالغہ بلکہ کمال اعتدال و جامعیت کا جوہر پیوست ہے۔ سب سے پہلے اُس کے لقب اور لقب کے ماخذ پر غور کر لیا جائے تو اسی سے اُس کی بنیادیں واضح ہو جائیں گی اور معیار بھی مشخص ہو کر سامنے آ جائے گا۔ اور وہ یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کا یہ مرکب اور مسلکی لقب دو اجزا سے مرکب ہے۔ ایک السُّنَّۃ اور ایک الجماعۃ ان دونوں کے مجموعہ ہی سے علماءِ دیوبند کا مسلک بنتا ہے تنہا کسی ایک کلمہ سے نہیں۔ السنت کے لفظ سے اصول، قانون اور طریق نمایاں ہے۔ اور الجماعۃ کے لفظ سے ذوات شخصیات اور رفقائے طریق نمایاں ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس مسلک میں اصول و قوانین بغیر ذوات کے اور ذوات بغیر اصول و قوانین کے معتبر نہیں جبکہ قوانین اُن ذوات ہی کے راستہ سے آئے ہوں۔ اور ذوات اُن قوانین ہی سے پہچانی گئی ہوں۔ اس لئے ماخوذ کو لے لیا جانا اور ماخذ کو چھوڑ دینا یا بالعکس کوئی معقول مسلک نہیں ہو سکتا۔ پس جیسے اللہ نے اس اُمت کو قرآن ہی نہیں دیا بلکہ پیغمبر کی ذات بھی عطا کی ہے۔ جنہوں نے قرآن سنایا، سمجھایا۔ اُس کے عمل کا نمونہ دکھایا اور اس کے لئے ذہنوں کو بنایا۔ ایسے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو صرف قرآنی قانون ہی نہیں بخشا بلکہ قانون داں ذوات و شخصیات بھی دیں جنہوں نے اُس سے متاثر ہو کر اپنے اپنے وقت میں دورِ نبوت کی طرح قانونِ دین سنایا۔ سمجھایا۔ عمل کر کے دکھایا۔ اور ذہنوں کو اپنی تربیت سے اُس کے صحیح صحیح سمجھنے کے لئے مستعد بنایا۔ اس سنت اللہ اور سنتِ رسول سے واضح ہے کہ دین اور دینی ہدایت و تربیت کے لئے تنہا کتاب یا تنہا شخصیت کافی نہیں بلکہ قانون کے ساتھ معلمینِ قانون اور لٹریچر کے ساتھ مربیانِ دستور کی معیت و ملازمت بھی ناگزیر ہے تاکہ صرف قانون ہی علم میں نہ آئے جو کتاب اور نوشتوں سے بھی فی الجملہ علم میں آ سکتا تھا۔ بلکہ اس کا رنگ بھی دلوں پر چڑھ جائے اور اس کی حقیقی و معنوی کیفیتیں بھی قلوب میں راسخ ہوں۔ جو ذوات سے وابستگی کے بعد ہی ممکن تھا۔ اس لئے مسلکِ علماءِ دیوبند اور بالفاظ دیگر مسلک اہل السنت والجماعۃ میں حسب روشِ پیغمبری یہی دو بنیادیں ذات اور قانون بطور رکن کے اختیار کی گئیں۔ حتیٰ کہ اس فرقہ کا لقب بھی وہ اختیار کیا گیا۔ جس کے عنوان ہی سے یہ دونوں بنیادیں نمایاں نظر آئیں۔ یعنی اَھلُ السُّنَّۃ وَالجماعۃ

شاید اسی لئے حدیث ما انا علیہ و اصحابی میں بہتر فرقوں میں سے فرقہ حقہ کی نشان دہی فرماتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معیارِ حق انہی دو چیزوں کے مجموعہ کو ظاہر فرمایا اور انہیں ما اور انا سے تعبیر فرمایا۔ ما سے اشارہ اسی السنۃ یعنی روشِ نبوی یا قانونِ دین کی طرف ہے جس سے ملتِ حقہ پیدا ہوئی اور جس سے پھر مختلف دینی شعبے بنے اور انا و اصحابی سے اشارہ الجماعۃ یعنی برگزیدہ شخصیتوں کی طرف ہے۔ جو پیغمبر سے شروع ہوئیں اور بعد میں دینی شعبوں میں کسی نہ کسی شعبے حذاقت و مہارت سے بنتی رہیں۔ جن سے فرقہ حقہ پیدا ہوا۔ اس لئے اہل السنت والجماعت نے اپنے مسلک کی جامع حقیقت جس جامع لقب سے ظاہر کی ہے۔ وہ حقیقت اور یہ لقب غالباً اسی حدیث سے اخذ کیا گیا ہے۔ بلکہ امام احمد اور ابو داؤد کی اسی مضمون کی روایت میں تو انا و اصحابی کی جگہ الجماعۃ کا صریح لفظ ہی موجود ہے۔ جس سے انا و اصحابی کی وہ مراد جو ہم نے بطور ماخوذ اور مستنبط کے ظاہر کی تھی۔ اس حدیث سے صریح اور منصوص ہو جاتی ہے۔ اس میں ہے کہ جب حضورؐ نے امت کے بہتر فرقوں کو ناری اور ایک کو جنتی یا ناجی فرمایا تو خود ہی جنتی فرقہ کو وہی الجماعۃ کے لفظ سے تعبیر فرمایا۔ اس لئے فرقہ اہلسنت والجماعت کے لقب کا ایک جزو تو منصوص بھی ہو گیا۔ اور ما سے چونکہ ہر وہ راہ مراد ہے جو اولاً حضورؐ کی راہ ہو۔ اور پھر آپ کی تبعیت من بعدہٖ الی جماعت کی راہ ہے اور ظاہر ہے کہ راہِ نبوی ہی کا نام سنت ہے جو ما کا مصداق ہے۔ اور جب ما کا مدلول ہی یہاں سنت ہو تو اس فرقہ کے لقب کا دوسرا جزو بھی تقریباً منصوص ہی نکلتا ہے۔ اور اس طرح اس فرقہ کے حقانی ہونے کی یہ بھی ایک بڑی دلیل ہے کہ اس کا لقب خود حضورؐ نے تجویز فرمایا۔ وکفیٰ بہ فخراً جس کا حاصل یہ نکلا کہ حق فرقہ وہی ہو گا۔ جس میں یہ دونوں بنیادی اجزاء موجود ہوں۔ غور کیا جائے تو یہی لقب اس جامع حقیقت کو ظاہر بھی کر سکتا تھا جو اس فرقۂ حقہ میں ما اور انا کے امتزاج سے نمایاں ہوئی۔ مثلاً اگر اس فرقہ کا لقب اہل قرآن یا اہل حدیث یا اہل فقہ یا اہل تصوف یا اہل کلام یا اہل اصول ہوتا تو اس سے ما کا مصداق یعنی شخصیتوں کا تصور نہ آ سکتا۔ اس لئے یہ لقب اکہرا اور ناتمام ہوتا۔ اور اگر مثلاً اس کا لقب اہل الجماعۃ یا تبعینِ صحابہ یا اصحاب محدثین و مجتہدین یا اتباع فقہا یا محبین اہلبیت وغیرہ رکھ لیا جاتا تو اس سے بلاشبہ انا کے مفہوم پر تو روشنی پڑ جاتی۔ لیکن ما کے کلمہ کا حق نہ ادا ہو سکتا۔ اور یہ سمجھ میں آتا کہ یہ فرقہ شخصیت پرست یا طبقہ پرست ہے جس کے پاس شخصیتوں کے پاس کوئی اصول نہیں ہے۔ جس کی پیروی کرے۔ پس یہ لقب بھی ناتمام اکہرا اور تقریباً خلاف [illegible] ہوتا اور بیک وقت اس کے ذوق اصول پسندی و نیاز مندی کو ظاہر نہ کر سکتا۔ اس لئے لقب اہل السنت والجماعۃ رکھا گیا۔ تاکہ اس کے مسلک کی یہ دونوں بنیادیں اصولیت اور شخصیت باوّل وہلہ نام سے ہی ظاہر ہو جائیں۔ بکلٍّ مِنْ اِسْمِہٖ نَصِیْبٌ۔

اندریں صورت جبکہ یہ مسلک کلامِ نبویؐ کی صریح عبارت ہے اور اس کے واضح منشا سے ماخوذ ہے تو کہا جا سکتا ہے کہ یہ مسلک اور اس کا یہ نام و عنوان عین منشائے نبوت اور عین مرضی خداوندی ہے۔ جسے الحمد للہ اہل سنت والجماعۃ نے اپنایا اور اُسے اپنا دستور حیات بنایا۔ اس لئے علماءِ دیوبند کے مسلک کا خلاصہ حسب منشا حدیثِ نبویؐ مختصر الفاظ میں "اتباعِ سنت بتوسط شخصیات" نکل آتا ہے۔ (باقی آئندہ)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۷ دسمبر ۱۹۶۵ء

عالم اسلام کا مستقبل

مسلم رہنماؤں اور اصحاب فکر کے لئے ایک لمحۂ فکریہ

اسلام کے مستقبل کا جہاں تک تعلق ہے اس کے لئے تو یقین کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس دین کو قیامت تک قائم و باقی رکھیں گے۔ لیکن جہاں تک موجودہ امت مسلمہ کا تعلق ہے، وہ اپنی تاریخ کے نہایت ہی خطرناک موڑ سے گذر رہی ہے۔

انقلاب حال کا جو سانحہ اس وقت درپیش ہے وہ کئی صورتوں میں ہمارے ملی وجود کے یمین و یسار کو گھیرے میں لیتا جا رہا ہے۔ حالات جو رخ اختیار کر رہے ہیں ان کا تقاضا ہے صورت حال کا بے لاگ تجزیہ کیا جائے اور ان تمام رخنوں اور کمزور گوشوں کو پہچان لیا جائے جن سے مستقبل کی خطرناکیاں اندر آ سکتی ہیں۔

بلاشبہ جس طرح ایک فرد کی نفسیات یہ ہے کہ وہ اپنے عیوب، نقائص اور شکست پذیریوں کا اعتراف آسانی سے نہیں کرتا۔ اسی طرح بلکہ اس سے کہیں زیادہ ایک قوم و ملت کی نفسیات بھی یہی ہے کہ وہ آسانی سے اپنی کمزوریوں کو تسلیم نہیں کرتی۔ تاہم حقیقت حقیقت ہے خواہ کتنی تلخ و ناگوار ہو۔

جس شخص کی نظر ہماری گذشتہ دو سو سالہ تاریخ پر ہوگی اور وہ حقیقت پسندانہ نظریہ رکھتا ہوگا اس کو یہ اعتراف کرنے میں ہرگز تامل نہیں ہوگا کہ مغربی اقوام کے استیلاء عام کے خلاف دو سو سال تک ہمارے اکابر وقت نے اسلام و مسلمانوں کو اس نرغہ سے نکال لے جانے کے لئے جو منصوبہ بنایا تھی وہ اب ہمارے پروگرام کا قطعی حصہ نہیں رہا ہے۔ آزادی کے حصول کے بعد ہم ہر جگہ جس رخ پر کھڑے ہوئے ہیں وہ اس منزل سے بالکل جدا بلکہ شاید بہت سی صورتوں میں قطعی مخالف ہے جس کی جانب جد و جہد آزادی کے دوران ہمارے اکابر اسلاف اسلام کا قافلہ لے کر رواں ہوئے تھے۔

ہماری جد و جہد آزادی کا آغاز حریت طلبی کے ان معروف معنی کی صورت میں نہیں ہوا تھا جو عام طور پر ایک قوم دوسری قوم یا گروہ کے غلبۂ تسلط کے خلاف کیا کرتی ہے اور خود مغرب کی عیسائی اقوام کا مسلمانان عالم پر یہ استیلاء بھی محض کسی ایک قوم یا گروہ کی حاکمیت کا سا نہیں تھا بلکہ اس کے پس منظر میں اسلام کے خلاف صلیبی جنگوں و سازشوں کا ایک طویل سلسلہ چلا آ رہا تھا اور ہمارے اکابر غلبہ کے اس منظر کو پیش نظر رکھ کر ہی اس غلبہ کے خلاف کھڑے ہوئے تھے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہر مسلمان ملک میں انگریزی غلبہ کے خلاف تحریک آزادی اول اول مذہبی طبقوں یعنی علماء کرام کی طرف سے شروع ہوئی اور ان کا پہلا مقابلہ ایک انگریز بدبر ڈبلیو۔ ڈبلیو ہنٹر کے قول کے مطابق عرب، افریقہ، ترکی، ایران، افغانستان اور ہند و سندھ ہر جگہ ان مذہبی دیوانوں یعنی مولویوں سے شروع ہوا۔

لیکن آزادی کی منزل جوں جوں قریب آتی گئی۔ معاملات کی باگ ڈور ایسے افراد کی طرف منتقل ہوتی چلی گئی جن کے پیش نظر محدود قومی و سیاسی آزادی سے آگے کا کوئی منصوبہ نہیں تھا۔ پھر یہ آزادی بھی مقامی تفریقات اور مشروط حالات کی پابند بن گئی۔ ایشیا اور افریقہ میں آزادی کا سورج ایسے تکدر سیاسی مطلع کے سایہ میں طلوع ہوا کہ آزادی کی پہلی صبح آگ و خون کے جلو میں نمودار ہوئی اور مسلمان ہر جگہ کسی نہ کسی مخالف فریق کی چیرہ دستیوں کی زد میں آ گئے۔

برصغیر میں ہم آزاد ہوئے تو ہماری آزادی کا سب سے بڑا دشمن ہندو بھارت ہمارے مقابل موجود تھا۔

عرب میں ہماری آزادی کا راستہ صاف ہوا تو اسرائیل کا خنجر ہمارے سینوں پر موجود تھا۔ اس کے پہلو میں قبرص اور انڈونیشیا کے سامنے برطانوی ملائشیا ایسے مسئلے ہیں جو ان ممالک کی آزادی کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ گویا ہر جگہ کا مسلمان مقامی طور پر اپنی اپنی جگہ ایسی پیچیدگیوں میں محصور کر دیا گیا ہے کہ وہ کسی متفقہ و مشترکہ نصب العین کے لئے دلجمعی و اطمینان کے ساتھ ایک جگہ پر جمع ہی نہیں ہو سکتا۔

اس سیاسی مشکل سے زیادہ اہم یہ مسئلہ ہے کہ جس اسلام کے نام سے ہم ایک ملی وجود بنے ہوئے اور کہلاتے ہیں اور جسے مقصد بنا کر ہم نے انگریزوں کے غلبہ سے نجات حاصل کی وہی اسلام اب ہمارے لئے مقصود حقیقی نہیں رہا اور اس کے تمام تقاضے ہم نے پس پشت ڈال دیئے ہیں۔

اگر ہم دیانتداری کے ساتھ اپنے آج کے معتقدات، نظریات اور افکار و اعمال کا تجزیہ کریں تو شاید دس فیصدی سے بھی کم ان میں اسلام کا عنصر پائیں گے اور یہ عنصر بھی کتنے ہی غلط محرکات کا تابع نکلے گا، الا ماشاء اللہ۔

ہمارے اسلاف جب مغربی غلبہ و اثر کے خلاف اٹھے تو ان کے سامنے اس غلبہ کا شر کا چھوٹے سے چھوٹا حصہ تھا اور وہ اسے بھی ختم کر دینے کا منصوبہ و پروگرام لے کر اٹھے تھے۔ وہ محض سیاسی آقائی کے طلسم سے ہی نبرد آزما نہیں ہوئے تھے بلکہ تہذیب، معاش اور فکر و خیال کے ہر محاذ کو انہوں نے چیلنج کیا تھا بلکہ زیادہ زور ان کا اس نقطہ پر تھا کہ مسلمان فرنگی اقتدار کے تغلب سے زیادہ فرنگیت کا شکار نہ بن جائیں۔

سیاسی غلبہ تو بہرحال ایک دن ختم ہو جانے والی چیز تھی۔ لیکن اگر وضع و قطع، لباس و رہائش، میل جول۔ زبان و انشاء اور فکر و ذہن فرنگیت کے رنگ میں رنگ گئے تو اس کا نتیجہ اسلام سے از خود علیحدگی اور دوری ہو جائے گا۔ یا اگر معاشرتی روابط نے ایسا نہ کرنے دیا تو اسلام کو اپنی پسند کا لباس پہنا کر قریب بہ فرنگ کرنے کی کوشش ضرور کی جائے گی۔

ہمیں افسوس کے ساتھ اس کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ اگرچہ ہمارے جذبات پر تو ابھی تک اسلام کے نام کی گرفت ہے اور الحمد للہ اتنی شدید کہ ہم اس نام کی خاطر مٹنے کے لئے تیار رہ سکتے ہیں، لیکن یہ جذبہ ہم اکثر خطرات کے موقعوں پر ہی کام میں لاتے ہیں۔ ورنہ روزمرہ کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ہمارا معیار زیست بیشتر فرنگیت یعنی تقلید یورپ بن کر رہ گیا ہے۔

یہ صورت حال اس لئے تشویشناک و المناک ہے کہ اس ذہن و قماش کی جو نسل تیار ہوئی اور ہو رہی ہے۔ اسے مغربی طاقتیں آلۂ کار بنانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔

اب ایک طرف صورت حال یہ ہے کہ ہر خطہ میں ہماری آزادی و سالمیت کے لئے ایک زبردست چیلنج موجود ہے۔ جو مغربی طاقتوں کے خصوصی سہاروں کے بل پر نشو و نما پا رہا ہے اور دوسری طرف ہماری فرنگیت زدگی نے ہمارے اندر دوسروں کے اثر و نفوذ کی راہیں آسان بنا دی ہیں۔

اس طرح ہم سیاسی اعتبار سے کمزور، ملی اعتبار سے بے اثر اور دینی اعتبار سے ناکارہ بنتے چلے جا رہے ہیں۔ کیا یہ چیز ایک خطرناک مستقبل کی نشاندہی نہیں کر رہی ہے؟ سوال یہ ہے کہ مستقبل کی ان خطرناکیوں سے تحفظ و دفاع کے لئے ہم نے کیا تدبیریں اختیار کی اور سوچی ہیں؟ آج کی دنیا اور آج کے حالات میں مسلم رہنماؤں اور اصحاب فکر کے لئے سب سے بڑا جواب طلب یہی سوال ہے۔

بقیہ کامیابی کی چار منزلیں:-

کیا عزم و ارادہ بغیر یقین و اطمینان کے پیدا ہو سکتا ہے؟ اگر نہیں تو قرآن تم سے یہی مطالبہ کرتا ہے کہ اپنے اندر یقین و اعتماد پیدا کرو، تاکہ تمہارے اندر عزم و ارادہ پیدا ہو۔ اور پھر تم سرگرم عمل ہو کر جد و جہد کرو۔ لیکن کیا حصول مقصد کے لئے دل کا یہ یقین اور دماغ کا یہ فعل کافی ہے؟ اور منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے اور کچھ نہیں کرنا۔ کیا اسی سے کامیابی حاصل ہو جائے گی؟ فرمایا نہیں بلکہ ایک دوسری منزل اس کے بعد آتی ہے۔ جب تک وہ دوسری منزل بھی کامیابی کے ساتھ طے نہ کرو گے۔ اس ایک منزل کو طے کر کے کامیابی نہیں پا سکتے۔ اس کا نام قرآن کی زبان میں عمل صالح ہے۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یعنی وہ کام جو اچھائی کے ساتھ کیا جائے جس کام کو جس صحت اور جس طریقے کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ جو طریقہ اس کے لئے سچا طریقہ ہو سکتا ہے۔ اس کام کو اسی کے ساتھ انجام دیا جائے۔ اس سے سادہ تر الفاظ میں یہ کہ جو طریقہ اس کام کے انجام دینے کا صحیح طریقہ ہو سکتا ہے۔ اسی طریقہ کے ساتھ انجام دیا جائے۔

پس تجویز یہ ہے کہ پہلے تمہارے دل کے اندر سچا ایمان و یقین اور صحیح ارادہ و عزم پیدا ہو پھر صرف دماغ کی منزل طے کر کے قدم نہ ٹھہر جائیں بلکہ ایک دوسری منزل عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کی بھی ہے۔ یعنی عمل صالح کی منزل جس مقصد کو تم حاصل کرنا چاہتے ہو۔

(باقی صفحہ آخری پر)

تذکرہ و تاریخ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قسط (۵) — احمد حسین کمال

اتحادِ امت حضرت حسنؓ کی معاملہ فہمی اور مصالحت کے بعد ایک بار پھر پورا عالم اسلام متحد ہو کر ایک ہی دائرہ خلافت میں آگیا اور حضرت معاویہؓ کی سربراہی میں مملکت اسلامیہ کا شیرازہ منظم ہوگیا۔

حضرت عمرو بن عاصؓ کا تدبر بلاشبہ اس کارنامہ کا بہت بڑا کریڈٹ حضرت عمرو بن العاصؓ کو پہنچتا ہے۔ جنہوں نے صفین کے معرکہ کارزار کے وقت جبکہ اسلام کے اسّی ہزار سے زیادہ فرزندان عظیم آپس کی تلواروں سے قتل ہو چکے تھے اور قریب تھا کہ اس قتال سے سارا عرب، ایران اور عالم اسلام بے سہارا رہ جاتا۔ قرآن کو نیزوں پر بلند کرا کر اس تباہ کن اور ہولناک جنگ کو رکوایا امت میں مصالحت کی راہ کھول دی اور پھر رفتہ رفتہ امر خلافت ایک مرکز پر جمع ہوتا چلا گیا۔ تاآنکہ پورا عالم اسلام ایک ہی خلیفہ کے تابع آگیا۔ اگر اموی و ہاشمی چپقلش کے مصنوعی افسانوں اور خواہ مخواہ ایک فریق کی بے جا حمایت اور دوسرے کی بے جا مخالفت کے زاویوں سے علیحدہ ہو کر غیر جانبدارانہ و دیانتدارانہ نقطۂ نظر کے ساتھ ان حالات کا مطالعہ کیا جائے تو حضرت عمرو بن العاصؓ کی ان تدابیر کو ان کا روشن ترین کارنامہ اور قیامت تک آنے والی امت مسلمہ پر احسان عظیم قرار دیا جائے گا۔

جس بات نے دین کو بچالیا، ملت اسلامیہ کو بچا لیا، مفسدین کے ناپاک ارادوں کو تباہ کر دیا۔ روم و ایران کے دشمنان اسلام کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا اور امت کے لئے اتحاد و مرکزیت کی راہ کھول دی۔ وہ بات کتنی اعلیٰ حکمت و تدبیر کی بات تھی؟ لیکن اس کورفکری اور کوربینی کا ماتم کیجئے کہ جو لوگ معمولی معمولی باتوں میں بھی حکمت عملی کا سہارا لے کر دین کے اصول تک نظرانداز کر دینے کا جواز ثابت کرتے ہوں یہ وہ حضرت عمرو بن عاصؓ کے اس حکیمانہ و مدبرانہ فعل کو، فریب و دغا پر محمول بتانا چاہتے ہیں۔

وفات حضرت عمرو بن عاصؓ اپنی بقیہ عمر تک مصر کے والی رہے۔ ۲۹ رمضان المبارک ۴۳ھ کو ۹۰ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی اور یکم شوال بعد نماز عید الفطر مقام مقطم میں دفن کئے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

عمر کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کسی نے ۶۳ سال لکھی ہے۔ کسی نے ۷۳ سال، کسی نے ۹۰ اور کسی نے ۱۰۰ سال لیکن زیادہ صحیح روایت ۹۰ سال کی ہے۔

حضرت عمرو بن العاص کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مورد الزام صحابہ کرام میں ایک بڑی شخصیت حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی تھی، ان کی سوانح کے جستہ جستہ حالات سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ان کی شخصیت کا مقام کتنا بلند تھا۔ ان کے بارے میں زبان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کلمات وقتاً فوقتاً صادر ہوئے انہیں بھی یہاں نقل کیا جاتا ہے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ یہ کس درجہ کے افراد تھے اور ان پر زبان طعن کھولنے والے کس طرح کی بدبختانہ جسارت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

حضرت طلحہؓ سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "عمرو بن العاصؓ صالحین قریش میں سے ہیں"۔

(مسند احمد ۴/ ۳۵۳ ترمذی ۲/ ۳۹۹ انوار الباری شرح بخاری ۲/ ۱۳۳۔ اصابہ ۵/ ۳۔ اسد الغابہ ۷/ ۱۵۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عمرو بن العاصؓ مرد صالح ہیں۔ ان کا بیٹا بھی صالح ہے اور ان کی بیوی بھی صالح ہے"۔ (کنز العمال ۶/ ۲۶۲۔ اصابہ ۵/ ۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"لوگوں میں سب سے پختہ مسلمان اور پکے مومن عمرو بن العاصؓ ہیں"۔ (ترمذی ۲/ ۳۹۹۔ مسند احمد بن حنبل ۴/ ۳۵۳)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"عمرو بن عاصؓ اور ہشام بن عاصؓ دونوں مومن کامل ہیں"

(مسند احمد بن حنبل ۴/ ۳۵۳)

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"عمرو بن عاصؓ پاکیزہ انسان ہیں"۔ (مسند احمد ۴/ ۱۹۷)

حضورؐ نے دعا فرمائی کہ:-

"خدایا عمرو بن عاص پر اپنی رحمت نازل فرما"۔

(مستدرک ۳/ ۴۵۵، اصابہ ۵/ ۱۲)

آپؐ نے فرمایا:-

"اے عمرو (بن عاص) تم اسلام میں صائب الرائے (مدبر انسان) ہو"۔ (کنز العمال ۶/ ۱۸۶)

اور بھی متعدد مواقع پر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن عاصؓ کے متعلق اس طرح کے گرانقدر کلمات فرمائے۔ علم و فضل کے اعتبار سے بھی آپ کا پایہ نہایت بلند تھا قرآن کی تعلیم آپ نے براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پائی تھی۔ (ابن ماجہ ۱۰/ ۱۲۱)

۱۳۹ احادیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ سے منقول ہیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہزار حکیمانہ اقوال آپ کو یاد تھے۔ (تہذیب التہذیب ۸/ ۵۶)

تقویٰ ابن عساکر نے امام شعبی سے قبیصہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "مجھے ایک عرصہ دراز تک حضرت عمرو بن عاصؓ کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے ان سے بڑھ کر راہ حق پر مستقیم دوستوں میں محترم اور ظاہر و باطن میں یکساں کسی کو نہیں پایا۔ (اصابہ ۵/ ۳۔ تاریخ الخلفاء ۱۰/ ۲۱۹)

ذرا سے تغیر الفاظ کے ساتھ یہی روایت انوار الباری شرح بخاری میں بھی موجود ہے۔ (۲/ ۱۳۳)

مسند احمد میں ہے کہ جب لوگوں میں دنیا طلبی کی ہوس زیادہ ہوگئی تو حضرت عمرو بن عاصؓ لوگوں کے سامنے تقریر کرتے اور ان کو اسوۂ نبوی کے اتباع کی ہدایت فرماتے تھے۔

اجتہاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حق اجتہاد خود عطا فرمایا تھا۔ (صحیح مسلم ۲/ ۲۵)

صدقہ و خیرات انفاق فی سبیل اللہ میں اتنے آگے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا تحسین فرمائی اور ذکر کیا (مستدرک ۳/ ۴۵۵ کنز العمال ۵/ ۲۶۲)

وفات کے بعد جب آپ کے گھر کا جائزہ لیا گیا تو صرف ایک سو روپیہ نکلا۔ حالانکہ مملکت مصر کے آپ واحد حکمران رہے اور وفات کے وقت بھی حکمران تھے (تہذیب ۷/ ۵۷۔ مروج الذہب ۳/ ۲۱۲)

فصاحت و بلاغت و ادب و انشاء میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ فرانس کے مشہور انشاء پرداز "روکتاف" نے اس خط کو جو آپ نے مصر کے حالات سے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا تھا۔ ادبی معجزہ اور بلاغت کا حیرت انگیز نمونہ تسلیم کیا ہے۔

"کتاب الغانیہ" ۱۰/ ۱۹ میں آپ سے منسوب ایک شعر نقل کیا گیا ہے جو حضرت امیر معاویہؓ کی منعقد کردہ بزم منقبت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پڑھا گیا جس کا مفہوم تھا کہ

"حضرت علیؓ بڑے قہر والے ہیں۔ نوح علیہ السلام کی کشتی ہیں۔ اللہ کا دروازہ ہیں۔ ان کے بغیر اللہ سے کوئی کلام نہیں کر سکتا"۔

اس روایت کی صحت و عدم صحت سے قطع نظر اس سے ایک اور بات عیاں ہو جاتی ہے۔ یعنی اس شہرت اور پروپیگنڈا کی تردید ہو جاتی ہے کہ حضرت معاویہؓ نے سبّ علیؓ کا رواج شروع کیا تھا۔ اس کے برعکس کتاب الغانیہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معاویہ گاہے بگاہے منقبت علیؓ کی مجلسیں منعقد کیا کرتے تھے۔

حیرت ہے کہ دشمنوں نے حقیقت حال کو کس طرح بدل کر پیش کیا ہے۔ اور ان لوگوں کی عقلوں کا ماتم کیجئے جو آنکھیں بند کر کے ان خرافات کو تسلیم کرتے چلے جاتے ہیں۔

بہر حال یہ ہیں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ان کے دینی کارنامے آپ کے سامنے آچکے ہیں ان کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا اسے بھی آپ نے ملاحظہ فرما لیا ہے اور ان کے علم و فضل تقویٰ، مجتہدانہ حیثیت و صلاحیت۔ کمال ادب و انشاء انفاق فی سبیل اللہ، دنیا طلبی سے دوری اور سادہ زندگی کے بارے میں بھی آپ پڑھ چکے ہیں۔ یہ سب کچھ احادیث کی مستند کتابوں اور لائق اعتماد تاریخی حوالوں سے آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ان حضرات سے منسوب غلط سلط روایات کی اصلیت کیا ہے اور ان کو تسلیم کرنا کتنی بڑی کوتاہ اندیشی ہے۔

کشمیریوں پر ظلم کرکے بھارت اپنی تباہی کو دعوت دے رہا ہے

جہاد کانفرنس مظفر آباد میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا خطاب

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی قیادت میں علماء کا ایک وفد آج کل آزاد کشمیر۔ . . . . کا دورہ کر رہا ہے۔ اس دورے میں مولانا نے جامع مسجد سلیمانی مظفر آباد میں ایک جہاد کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جو تقریر کی اس کا مکمل متن ہدیۂ قارئین ہے ——— (ادارہ)

مظفر آباد - ۱۱ر دسمبر - مولانا غلام غوث ہزاروی نے کشمیریوں پر بھارتی فوج کے مظالم کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت اس طرح خود اپنی تباہی کے اسباب پیدا کر رہا ہے! انہوں نے کہا کہ بھارت نے پاکستان پر جو عیارانہ حملہ کیا تھا۔ اس کے پیچھے بعض بڑی طاقتوں کی سازش کارفرما تھی۔ کیونکہ انہیں پاکستان کا وجود سخت کھٹکتا ہے۔ انہوں نے پاکستان کی طاقت کا غلط اندازہ لگایا تھا اور اسی سبب انہیں منہ کی کھانی پڑی۔

انہوں نے پاکستانی افواج اور مجاہدین کشمیر کی عدیم النظیر بہادری اور سرفروشی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جو قوم موت سے پیار کرنا جانتی ہے وہ ناقابل شکست ہوتی ہے۔ مادی وسائل سے ایسی قوم پر فتح حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔ بھارت کو کشمیریوں پر وحشیانہ مظالم ڈھانے کا ایک دن خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ آپ نے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ قدرت ظالم کو اس جہان میں سزا دیتی ہے اور تاریخ گواہ ہے کہ کوئی بھی ظالم نیست و نابود ہونے سے نہیں بچا۔ ہٹلر کا حشر دنیا کے سامنے ہے اور آخر بھارت کا انجام بھی نازی اور فسطائی طاقتوں جیسا ہوگا۔

مولانا نے فرمایا کہ بعض بیرونی طاقتوں کو پاکستان کی طاقت کے متعلق غلط اندازہ تھا وہ بھارت کو جنگی سامان فراہم کرکے اس کی برتری چاہتے تھے۔ مگر انہیں معلوم نہیں تھا کہ خدائی امداد پاکستانی عوام کے ساتھ ہے۔ پاکستان پر ان مادی وسائل سے غلبہ پانا یا پاکستان کو اس طرح مرعوب کرنا ممکن نہیں ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ کافروں کی ناپاک سازش پر اللہ تعالیٰ کی شان غیوری حرکت میں آئی اور اس نے دشمن کے ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔ خدا نے جن حقائق کا ذکر قرآن پاک میں فرمایا ہے۔ اس کا نقشہ حالیہ لڑائی میں جا بجا نظر آتا رہا۔ خدا نے دشمن کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈالا، اور قلت کو کثرت پر غلبہ دے کر اپنا وعدہ پورا کیا انہوں نے کہا کہ اس جنگ کی نظیر اور کہیں نہیں ملتی۔ ہماری فوجوں نے جس شجاعت، پامردی اور مومن کی سی شان کے ساتھ دشمن پر کاری ضربیں لگائیں۔ اس سے تمام دنیا ششدر رہ گئی ہے

مولانا نے فرمایا کہ بھارت کو قدرت نے جنگ کی صلاحیت ہی نہیں دی۔ اس نے رن کچھ میں جو شکست کھائی تھی۔ حالیہ جنگ نے اس پر مہر توثیق ثبت کر دی ہے۔ اب دنیا میں بھارت ایک شکست خوردہ اور بزدل قوم کے درجے میں باقی ہے۔ مولانا نے کہا کہ برہمن قوم حکمرانی کے لئے پیدا ہی نہیں ہوئی۔ یہ ہم ہی ہیں جو کبھی غزنی سے نکلے تھے اور کوہ و دامن پھاندتے، دریا و صحرا عبور کرتے پانی پت کے میدان میں فتح کے پھریرے اڑاتے تھے۔ اور دہلی کو پایۂ تخت بناتے اور سومنات کے بت پاش پاش کرتے تھے۔ مولانا نے عوام کو انتشار پسندی سے خبردار رہنے کی تلقین کرتے ہوئے آزاد کشمیر اور جہاد میں حکومت سے مکمل تعاون کا اعلان کیا اور کہا کہ اس وقت قوم کو ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند بن کر رہنا چاہیئے۔

عالم اسلام

صدر ایوب کا دوست ملکوں کے سربراہوں کا شکریہ

صدر ایوب خاں جو ان دنوں مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں غیر ملکی دورہ پر گئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ایک پیغام کے ذریعہ بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستان کی حمایت کرنے پر دوست ملکوں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ سفر کے دوران ہی انہوں نے متحدہ عرب جمہوریہ کے جمال عبدالناصر۔ ایران کے رضا شاہ پہلوی، اردن کے شاہ حسین۔ شام کے صدر امین الحفیظ۔ عراق کے صدر عارف اور فرانس کے صدر ڈیگال کو خیرسگالی کے پیغامات ارسال کئے۔ جن کے جواب میں ان کے راہنماؤں نے صدر ایوب کے دورہ کی کامیابی کی دعا کی۔

• — صدر ایوب نے برطانوی حکومت کو بتایا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کے منصفانہ حل کے بغیر برصغیر میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

• — جمال عبدالناصر کے خلاف اخوان المسلمین کی سازش ناکام بنا دی گئی ہے۔ پچھلے دنوں منظم طریقہ سے اس جماعت نے صدر ناصر کی حکومت کا تختہ الٹنے کا پروگرام بنایا تھا۔

• — عالم اسلام کے اتحاد کے سلسلہ میں سعودی عرب کے شاہ فیصل اور شاہ ایران کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے۔ دونوں سربراہوں نے کہا ہے کہ مسلمان اتحاد سے ایک عظیم قوت بن سکتے ہیں۔

• — پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان ایک مشترکہ ایوان صنعت و تجارت قائم کرنے پر اتفاق ہو گیا ہے

• — پاک افغان تعلقات کا ایک نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ گذشتہ دنوں صنعت و حرفت کا جو پاکستانی وفد افغانستان گیا تھا اس نے وہاں کے تاجروں سے اڑھائی کروڑ روپے کی مالیت کی اشیاء کے تبادلے کے سمجھوتہ پر دستخط کئے اور ان کا دورہ نہایت کامیاب رہا۔

• — مصر نے برطانیہ کو کہا ہے کہ اگر برطانیہ نے ۱۴ ستمبر تک روڈیشیا کی موجودہ حکومت کو ختم نہ کیا تو مصر برطانیہ سے سفارتی تعلقات ختم کر دے گا۔

مزید رقوم وسامان کی فراہمی و اطلاع

تفصیل	رقم	کیفیت
• — جمعیۃ علماء اسلام باگڑ سرگانہ ضلع ملتان (مہاجرین فنڈ) ایک طلائی انگوٹھی قیمتی ۵۰/-	۵۰ - ۰	وصول
• — جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ - جوتے دو جوڑے کپڑے ۸۷ عدد - برتن ۲۰۷ عدد سوتی چادریں ۴۰۰ عدد	۴۷۱ - ۸۸	اطلاع
• — قاضی ثناء اللہ صاحب ڈوگر تحصیل کھاریاں ۱۲ من گندم، ۲ من چاول - لحاف تلائی قمیصیں شلواریں، چادریں، کھیس و برتن وغیرہ ۳۴۸		"
• — منشی خاں صاحب جنڈانوالہ ناظم جمعیۃ ضلع میانوالی رضائیاں ۳۳، کھیس کمبل ۸، برتن ۴ عدد مختلف کپڑے ۲۰۸		"
• — جمعیۃ علماء اسلام فورٹ سنڈیمن۔ آٹھ بوری سامان جو کپڑوں، کوٹوں اور جوتوں پر مشتمل ہے۔ بذریعہ ٹرک سرگودھا پہنچا ہے جو عنقریب آزاد کشمیر بھیجا جا رہا ہے		"
• — غلام ربانی صاحب پرانی انار کلی لاہور سوتی زنانہ نئی چادریں ۴۳ عدد		وصول
• — معرفت حاجی محمود احمد صاحب بانسانوالہ بازار لاہور ۴ کوٹ - ۲ پتلون پرانی		"
• — معرفت مولانا عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کلاچی ڈی آئی خاں مختلف احباب کلاچی ۴۱/۵۰ مختلف " " ۳۰/۵۰	۷۲ - ۰	"
• — عبدالغفور صاحب دفتر رسالہ نور براندرتھ روڈ لاہور لحاف نئے ۵ عدد		"

میزان ۵۹۳ - ۸۸

سابقہ میزان = ۱۴۲۳۱۱ - ۱۹

کل میزان = ۱۴۲۹۰۵ - ۷

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

میرپور امدادی کیمپ کی رپورٹ

نئے کیمپ کا قیام

امدادی کیمپ کے نگران اور جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب نے مرکز کو گذشتہ تقریباً ایک ماہ کی جو رپورٹ بھیجی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ اب تک دو ہزار مہاجر خاندانوں کو ضروریات زندگی کا سامان دیا جا چکا ہے۔ جن میں بستر، کپڑے، برتن اور اشیاء خوردنی بھی شامل ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد ۹۹۱۹ ہے۔ نیز انہوں نے بتایا کہ میرپور اور منگلا ڈیم کے گرد و نواح میں آنے والے مہاجرین کی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد افضل پور ضلع میرپور میں امدادی کیمپ کھول دیا گیا ہے۔ جہاں کارکن پوری جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔

کارکنوں کو خراج تحسین

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے امیر مولانا قاضی مظہر حسین صاحب اور ناظم اعلیٰ مولانا عبداللطیف صاحب نے ان کارکنوں اور عہدہ داروں کو خراج تحسین پیش کیا ہے جنہوں نے رات دن کام کر کے مہاجرین کی امداد کی ہے اور کیمپ کے علاوہ دور دراز دیہاتوں میں جا کر متاثرہ خاندانوں کو سامانِ ضروریات پہنچایا ہے جمعیۃ کے رہنماؤں نے ان کے اس جذبۂ قربانی و خلوص پر اظہار تشکر و اطمینان کیا ہے، جو عہدہ دار اور کارکن امدادی کیمپوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام سرائے عالمگیر، حافظ محمد اسحاق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام جہلم۔ جناب انور پاشا صاحب ممبر انتخابی اسارہ سالار جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم۔ مولوی علی شان خان، مولوی رشید احمد ارشد، جناب محمد اسحاق صاحب متعلم گورنمنٹ کالج جہلم سرائے عالمگیر۔ جناب محبوب الٰہی صاحب۔ حافظ محمود۔ جناب ضیاء الدین صاحب برنی۔ جناب نذیر احمد صاحب جناب عبدالخالق صاحب۔ مولوی محمد شفیع صاحب

افضل پور میں جلسہ

افضل پور ضلع میرپور میں ایک جلسہ ہوا جس میں مہاجرین کے لئے علاوہ مقامی لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جلسہ سے مولانا قاضی مظہر حسین صاحب اور مولانا عبداللطیف صاحب نے خطاب کیا۔ مقررین نے جہاد اور مہاجرین کی امداد کے موضوع پر تقریریں کیں۔

ملہووالی ضلع کیمبلپور میں

جمعیۃ کے رہنماؤں کی تقریریں

۳، ۴، ۵ دسمبر کو مدرسہ مفتاح العلوم ملہووالی ضلع کیمبل پور جو شہید آزادی و حریت مولانا گل شیر شہید رحمۃ اللہ علیہ کا گاؤں ہے۔ مدرسہ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جس میں دیگر علماء کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے راہنما مولانا قاضی مظہر حسین صاحب اور مولانا عبداللطیف صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے موجودہ ملکی و ملی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے جذبۂ جہاد کو زندہ رکھنے کی تلقین کی۔

(حافظ محمد اسحاق)

مٹھہ ٹوانہ کے عوام کا ایثار

حال ہی میں میرپور کے امدادی کیمپ کے لئے مہاجرین مٹھہ ٹوانہ ضلع سرگودھا نے دو ٹرک سامان مولانا محمد عمر دین صاحب اور مولانا محمد تقی صاحب کے ذریعہ بھیجا ہے۔ جن دو ٹرکوں پر سامان بھیجا گیا ہے۔ ان کے مالکان جناب ملک محمد امین صاحب اور جناب ملک محمد اقبال صاحب نے اور ان کے ڈرائیور راجہ منظور حسین اور ریحان حسین صاحب نے نہایت خلوص اور ایثار سے کام لیا اور ٹرکوں کا کرایہ تک نہیں لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیں (آمین)

جمعیۃ علماء اسلام فورٹ سنڈیمن

جمعیۃ علماء اسلام فورٹ سنڈیمن مہاجرین کشمیر کی امداد کے سلسلے میں سرگرم عمل ہے۔ اس سلسلے میں جمعیۃ کی طرف سے حال ہی میں ایک ٹرک سامان جو کپڑوں، کوٹوں، جوتوں وغیرہ پر مشتمل ہے دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا پہنچا ہے جو عنقریب آزاد کشمیر جمعیۃ علماء اسلام کے کیمپ میرپور بھیجا جائے گا۔ سامان جمع کرنے میں مندرجہ ذیل حضرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سعی کو قبول فرمائے۔ حاجی محمد خان صاحب عبدالمنان خان صاحب، خواجہ محمد صاحب ٹھیکیدار محمد یاسین خان صاحب، مولانا محمد اسحاق صاحب حاجی غلام نبی صاحب۔ حاجی نصیر احمد صاحب حاجی عبدالقادر صاحب، عبدالعزیز صاحب۔ شاہ آغا صاحب

بقیہ: — نشانِ صدیقی

نو ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کے تاجدار ہرقل کے مقابلہ میں فوجی تیاریوں کا اہتمام فرمایا اور چندہ طلب کیا تو شمع نبوت کے پروانوں نے جی کھول کر عطیات دیئے۔ مسجد نبوی میں نقد روپوں، غلے، کپڑے اور کھجوروں کا ڈھیر لگ گیا عورتوں نے زیورات کے انبار لگا دیئے۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سامان سے لدے ہوئے تین سو اونٹ بارگاہِ نبوت میں پیش کئے۔ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ گھر کا آدھا سامان لے آئے۔ لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے گھر خدا و رسول کے نام کے سوا کچھ بھی باقی نہ چھوڑا۔ اور اس طرح تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر اپنی فضیلت کا شرف قائم رکھا ؎

پروانے کو چراغ، عنادل کو پھول بس
صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے خدا کا رسول بس

غرض سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلوص و ایثار، قربانی و جاں سوزی، اسلام سے محبت و شیفتگی اور خدا و رسول سے عشق و فرزانگی کی کامل و اکمل تصویر تھے اور تاریخ عالم کے مطالعہ کے بعد بلا مبالغہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ وہ ہماری تاریخ کے ایک ایسے عظیم ہیرو ہیں جن کی نظیر نہ سابقہ امتوں میں ملتی ہے اور نہ خود اس امت میں موجود ہے۔ علامہ اقبال مرحوم نے بارگاہِ صدیقی میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے کیا ہی مزے کی اور پیاری بات کہی ہے ؎

آں "امن الناس" بر مولائے ما
آں کلیم اوّلِ سینائے ما
ہمتِ او کشتِ ملت را چو ابر
ثانیٔ اسلام و غار و بدر و قبر

بہر حال سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت جملہ امم اور خود امتِ مسلمہ پر اہلسنت والجماعت کے مسلمہ عقائد میں سے ہے اسلام اور امت مسلمہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مرہونِ احسان ہے اور زندہ قومیں اپنے محسنوں کو کبھی نہیں بھلایا کرتیں۔ پس لازم ہے کہ ہم اسلام کے اس رجلِ عظیم اور محسن کبیر کے کارناموں کو زندہ رکھیں اور نشانِ راہ بنائیں چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے صرف اسی قدر کافی نہیں کہ قومی اسمبلی میں ان کا تذکرہ کر دیا جائے۔ بلکہ ضروری ہے کہ ان کے کارناموں کو عام کیا جائے۔ تاکہ عوام میں قربانی و ایثار اور خلوص وللّٰہیت کی روح دوڑ جائے، اور لوگ ان کے نقشِ قدم پر چلنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی پوری کوشش کریں۔ اس تجویز کو عملی شکل دینے کی ادنیٰ صورت حکومت کی طرف سے یہ ہو سکتی ہے کہ وہ ملک میں سب سے زیادہ قربانی و ایثار کا مظاہرہ کرنے اور گھر کا سارا اثاثہ راہِ خدا میں لٹا دینے والے کو "نشان صدیق" کا اعزاز دے اور دوسرے ملکی اعزازات میں "نشان صدیق" کا اضافہ کرے۔ حکومت کا یہ اقدام بارگاہِ صدیقی میں خراجِ عقیدت بھی ہوگا اور اس سے لوگوں میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی راہ پر چلنے کی تڑپ اور لگن بھی پیدا ہوگی۔ اسی طرح راہِ خدا میں گھر کا آدھا مال صرف کرنے والے اور صفاتِ عدل و انصاف اور اوصاف فاروقی سے متصف ہونے والے اصحاب کو "نشان عمر" اور اغنیا میں سب سے زیادہ ایثار پیشہ لوگوں کو "نشانِ عثمان" رضی اللہ عنہ دیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں ہلالِ جرأت اور ستارۂ جرأت وغیرہ اعزازات کے نام بھی آسانی سے "نشانِ خالد" و "نشانِ طارق" میں تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر حکومت نے ہماری اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا تو اس سے عوام میں مشاہیر اسلام کی راہ پر چلنے کا داعیہ اور قربانی و ایثار کا بے پناہ جوش و ولولہ پیدا ہوگا۔ جس سے ایک طرف خلوص وللّٰہیت اور جذبۂ حب الوطنی کی آبیاری ہوگی، اور دوسری طرف قوم میں ماضی کی شاندار روایات کو زندہ رکھنے کا جذبہ نشو و نما پائے گا۔

کیا ہم توقع کریں کہ حکومت ہماری ان گذارشات پر صدق دلی سے غور فرمائے گی وما علینا الا البلاغ

(بشکریہ خدام الدین)

وضاحت

گذشتہ شمارہ میں جمعیۃ علماء سرگودھا کی کارگذاری شائع ہوئی ہے۔ اس میں نوٹ اس طرح پڑھا جائے:-

"یہ سامان جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کے علاوہ کچھ سامان للیانی چک نمبر ۱۳۱ اور جھاوریاں کی طرف سے جمع کرایا گیا ہے"۔

(محمد رفیق ناظم دفتر جمعیۃ سرگودھا)

بدل اشتراک ترجمان اسلام لاہور

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	ساڑھے تین روپے

حالات و واقعات

خونِ مسلم کی ارزانی

مختار احمد الحسینی

روش روش چمن چمن یہاں لہو وہاں لہو ——— بتاؤں کیا یہ حادثہ کہاں کہاں گذر گیا

نہتے کشمیری مسلمانوں کی داستانِ غم!

امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی کی معیت میں جب ہم جمعیۃ کے امدادی کیمپ واقع میرپور (آزاد کشمیر) جا رہے تھے تو منگلا ڈیم سے گذرتے ہی مظلوم کشمیری مسلمانوں کے لٹے پٹے اور خستہ حال قافلے نظر آنے شروع ہو گئے۔ جدھر بھی نگاہ دوڑائی گئی، قیامت کا منظر تھا۔ یہ وہ لوگ تھے۔ جن کا صرف اتنا قصور تھا کہ وہ مسلمان ہیں اور کشمیر کی آزادی چاہتے ہیں

• — نیلے آسمان کے زیر سایہ

یہ لوگ اس کڑاکے کی سردی میں رات درختوں اور [نیلے] آسمان کے زیر سایہ رہتے ہیں۔ بعض لوگوں کو تو شہر میں [جگہ مل] گئی ہے۔ لیکن اکثر کھلے میدانوں میں رات گذارتے ہیں

• — جمعیۃ علماء اسلام کا امدادی کیمپ

ہم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امدادی کیمپ میں [پہن]چے تو ہزاروں کی تعداد میں وہاں بھی مہاجرین موجود تھے۔ جو زمیں [پر ب]یٹھے، بوڑھے سامانِ ضرورت لے رہے تھے۔ جمعیۃ کے کارکن [نہ]ایت عزت و احترام سے ہر مہاجر کو سامان پیش کر رہے تھے [گو]یا کہ یہ مہاجرین ہی کا سامان ہے، امانت تھا اور اب اصل [ما]لکوں کو لوٹایا جا رہا ہے۔ کارکنان جمعیۃ کے اس انداز تقسیم [م]یں ان مجبور و مظلوم مہاجرین کی عزت نفس کا کتنا پاس و [لح]اظ ہے۔

• — دردناک واقعات

کیمپ میں ایک تیرہ چودہ سال کے بچے کو دیکھا جو سر جھکائے [ب]یٹھا تھا۔ میں اس کے قریب پہنچا اور اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔ اس [ن]ے سر اٹھایا۔ پھول سا چہرہ مرجھایا ہوا تھا اور معلوم ہوتا تھا، کہ [و]ہ کسی گہری سوچ میں ہے۔ میں نے پوچھا "برخوردار تم کہاں سے [آ]ئے ہو؟ اور تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں۔ تمہارے والدین کہاں [ہ]یں؟ وہ ضبط کے باوجود آنسو بہائے بغیر نہ رہ سکا۔ کہنے لگا [ک]ہ مجھے اس وقت کوئی تکلیف نہیں۔ میں راجوری کے قریب [ا]یک گاؤں کا رہنے والا ہوں۔ ہندو غنڈوں نے ہمارے گاؤں [پر] حملہ کیا تو میں والدین سے بچھڑ گیا اور ایک قافلہ کے ساتھ [یہ]اں پہنچا ہوں۔ اب مجھے علم نہیں کہ وہ کہاں ہیں اور کس حال [م]یں ہیں۔ میری چار بڑی بہنیں اور والد اور والدہ تھیں"۔ یہ [ک]ہہ کر وہ ہچکیاں لینے لگا۔

• — مجاہدین کی امداد کی سزا

ایک نوجوان عبد المجید نے جو بودھل تحصیل راجوری کا [ر]ہنے والا تھا مجھے بتایا کہ جب ہمارے علاقہ میں مجاہدین گئے [ت]ھے تو لوگوں نے ان سے ہر قسم کا تعاون کیا۔ ہم چونکہ لوہار کا کام کرتے [ت]ھے تو اکثر مجاہدین کی بیکار بندوقوں کو میں اور میرا بھائی فضل حسین [د]رست کرتے۔ اس پر کئی دفعہ مجاہدین کے کمانڈر نے ہمیں انعام [د]ینا چاہا۔ لیکن ہم نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ وطن عزیز کی [آز]ادی کے لئے ہماری جان بھی حاضر ہے۔ پھر جب جنگ بندی [ہ]وئی، تو ہمارے گاؤں پر جن سنگھی غنڈوں نے حملہ کیا۔ مستورات کی بے حرمتی اور عصمت لوٹی گئی۔ ہمارے چچا اور والد کو ہمار[ے] کا[م کی] وجہ سے دردناک طریقہ سے شہید کیا گیا۔ کیونکہ انہوں نے ہمارا پتہ بتانے سے انکار کر دیا تھا۔ جو عورتیں مجاہدین کو کھانا پکا کر دیتی تھیں۔ اُن کے ہاتھ اور چھاتیاں تک کاٹ ڈالی گئیں۔ اس وجہ سے کہ ان ہاتھوں سے مجاہدین کو کھانا پکا کر دیا جاتا رہا ہے۔

• — اس کا سب کچھ لٹ گیا

ایک عورت شدت غم سے نڈھال تھی۔ جمعیۃ کے رضاکاروں نے جب اُس سے پوچھا کہ بہن آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ رو کر کہنے لگی۔ کہ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ میرے چار بھائی، خاوند اور ماں باپ سب شہید ہو چکے ہیں۔ میرا سب کچھ لٹ گیا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے سسکیاں بھرنی شروع کر دیں

• — میرے بچے کو شہید کر دیا گیا

سید علی حسن شاہ صاحب جو مقبوضہ کشمیر گورنمنٹ کے ملازم تھے بتایا کہ جب مجاہدین نے جہاد شروع کیا تو میں ملازمت چھوڑ کر ان میں شامل ہو گیا۔ اس جرم کی پاداش میں میرے معصوم بچے کو شہید کر دیا گیا۔

• — ایمان بچ گیا

سید علی حسن شاہ صاحب نے کہا کہ ہم سب کچھ لٹا کر آج مطمئن ہیں کو خدا کے شکر سے ہماری سب سے بڑی دولت ایمان محفوظ ... ہے وہی لے کر ہم یہاں پہنچے ہیں۔

• — نوجوان لڑکیاں اور ہندو افسر

جب کسی قوم کے زوال کا وقت آتا ہے تو وہ انسانیت کے شرف کو کھو کر درندگی، بہیمیت اور حیوانیت پر اتر آتی ہے۔ یہی حال ہندو قوم کا ہے۔ سید علی حسن شاہ صاحب نے دوران گفتگو بتایا کہ جن سنگھی غنڈے اور بھارتی فوج کے سپاہی نوجوان مردوں کو تو پاکستان کے مجاہد قرار دے کر قتل کر دیتے ہیں۔ اور بوڑھوں کے بازو اور ہڈیاں توڑ کر مفلوج اور ناکارہ بنا دیا جاتا ہے۔ اور نوجوان عورتوں کو پکڑ کر اپنے افسروں کو تحفہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ مہور کے کیمپ میں ایک ہندو میجر کے کیمپ میں کئی مسلم خواتین کو رکھا گیا ہے۔ تمام وادی خون سے لالہ زار ہے۔ باعصمت عورتیں ہندوؤں کے ہاتھوں پڑ جانے سے خودکشی کرنا بہتر سمجھتی ہیں۔ چنانچہ کئی ایک واقعات ایسے بھی ہوئے ہیں کہ قبل اس کے کہ ہندو کے ناپاک ہاتھ ان کو چھو سکیں انہوں نے اپنا خاتمہ خود کر دیا۔

• — ہندو کی تاریخ

دنیا ہندو کے انسانیت سوز مظالم پر حیران ہے۔ لیکن جس قوم کی تاریخ ہی انسانیت کی تذلیل اور تضحیک ہو۔ اسے کیا کہا جا سکتا ہے۔ یہ وہی قوم ہے۔ جن کے مندروں میں رام کے پجاری برہمن اور پنڈت اپنی قوم کی ہی بیٹیوں سے کھیلتے ہیں۔ کئی معصوم بچیاں ان کی ہوس کا شکار ہوتی ہیں اور کئی عصمتیں لٹتی ہیں۔

• — مسلمان قوم کا کردار

یہ مسلمان قوم کا ہی کردار ہے کہ اس نے نہ صرف اپنی قوم کی بیٹیوں کی عصمت و عفت کی حفاظت کی ہے بلکہ غیروں کی بیٹیوں کو بھی اپنی بیٹیاں جانا ہے۔ ہندو قوم اتنی جلد بھول گئی ہے۔ جب محمود غزنوی نے سومنات کے مندر کو فتح کیا تو کس طرح ان معصوم بچیوں کو برہمنوں کے پنجے سے آزاد کرایا۔ جو دیوی کی پوجا اور رام کی رکھشا کے نام پر مندر کے برہمنوں، مہاشوں اور پنڈتوں کی ہوس کی بھینٹ چڑھتیں۔

——— اور کتنی ہی زندگیاں سسک سسک کر ختم ہو جاتی تھیں۔ یہ اسلام ہی ہے جس نے بغیر امتیاز مذہب و ملت انسانیت کی خدمت کی ہے۔ عورتوں پر ہاتھ اٹھانا یہ بزدل ہندو کا کام ہے مردوں سے تو پنجہ آزمائی کرنے کی اس میں جرأت ہی نہیں ہے اور پھر اسے ایسی جرأت ہو ہی کیوں۔ وہ جس خدا (گائے) کی پوجا کرتا ہے وہ تو مسلمان کی غذا ہے۔

PHONE No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE price 12 paise

بقیہ :- کامیابی کی چار منزلیں

اس کے حاصل کرنے کے لئے جو عمل وسعی بھی کرو، وہ اسی طریقہ سے کرو۔ جو طریقہ اس کے کرنے کا ہے۔ اس کو بھی جب پورا کر لیا تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ فتحمندی اور کامیابی کی دو منزلیں تم نے طے کر لیں۔ مگر پھر کیا تمہارا کام ختم ہو گیا۔ اس کے بعد کیا تم منزل مقصود تک پہنچ جاؤ گے۔ قرآن کی عالمگیر صداقت کہتی ہے کہ نہیں۔ بلکہ ان دو منزلوں کے بعد دو منزلیں اور باقی ہیں۔ اپنی ہمت کو آزمالو کہ ان کے لئے تمہارے تلوے تیار ہیں یا نہیں۔ تمہاری کمر ہمت مضبوط ہے کہ نہیں۔ اگر نہیں تو ممکن ہے کہ یہ دو منزلیں تمہارے لئے سودمند نہ ہوں۔ یہ صرف زنجیر کی کڑی کے ظاہر و باطن کی درستگی ہے۔ لیکن کیا ایک کڑی کے درست ہو جانے سے پورا زنجیر کا کام پورا ہو جایا کرتا ہے۔ اگر نہیں تو تم اپنی جگہ ایک کڑی ہو۔ تمہارا وجود قوی زنجیر کی ایک کڑی ہے۔ پس زنجیر کا کام ابھی باقی ہے۔ کیوں کہ قرآن وجود مانتا ہے اجتماع کا نہ کہ کڑیوں کا۔ اس کے نزدیک وجود کڑیوں کا نہیں ہے بلکہ زنجیر کا ہے۔ تم میں سے ہر وجود ایک کڑی ہے۔ اس کا کام پورا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ باقی کڑیوں کی جڑ نہ لے۔ جب تک باقی کڑیاں مضبوط نہ ہوں گی۔ زنجیر مضبوط نہیں ہو سکتی۔ اس لئے فرمایا کہ کامیابی کا سفر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب تک تیسری منزل تمہارے سامنے نہ آئے۔ وہ تیسری منزل ہے توصیۂ حق کی وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ یعنی ان منزلوں سے کامیابی کے ساتھ گزرنے کے بعد تیسری منزل کو بھی کامیابی سے طے کرو۔ یعنی دنیا میں خدا کی سچائی کا پیغام پہنچاؤ۔ جب تک تم میں یہ بات نہ ہو کہ تمہارا دل سچائی کے اعلان کے لئے تڑپنے لگے۔ تب تک تم کو کامیابی نہیں مل سکتی۔ لیکن اگر تم تیسری منزل کے لئے تیار ہو گئے۔ اگر توفیق الٰہی نے تمہاری دستگیری کی ہے اور تم نے یہ منزل بھی کامیابی کے ساتھ طے کر لی ہے تو کیا پھر مقصود حاصل ہو جائے گا اور کچھ نہ کرنا پڑے گا۔ قرآن کہتا ہے نہیں ایک اور آخری منزل بھی ہے جو کہ اعلانِ صبر کی منزل ہے۔ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ اعلان [illegible] کی منزل اعلان حق کی منزل کے ساتھ لازم وملزوم کا رشتہ رکھتی ہے۔ اس کے ساتھ اس کی گرہ اس طرح جڑی ہوئی ہے کہ جدا نہیں کی جا سکتی۔ فرمایا کہ حق کا وہ اعلان کریں گے، حق کا پیغام پہنچائیں گے حق کا پیغام سنائیں گے۔ حق کی دعوت دینگے۔ حق کی تبلیغ کریں گے۔ حق کا چیلنج دینگے۔ حق کا پروپیگنڈا کریں گے۔ لیکن حق کا یہ حال ہے کہ حق کی راہ میں کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا، جب تک قربانیوں کے لئے نہ اٹھے۔ حق کا پیغام پہنچانا بغیر قربانی و ایثار کے ایسا ہی ہے جیسا کہ آگ کو ہاتھ میں پکڑ لینا بغیر اس کی گرمی کے، جیسے یہ ناممکن ہے۔ ویسے ہی وہ بھی محال ہے۔ اس لئے چوتھی منزل صبر کی ہے جب تک یہ منزل بھی طے نہ ہو جائے، کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

(الہلال —— مولانا ابوالکلام آزاد رحمتہ اللہ علیہ)

اپیل

جمعیۃ علماء اسلام کا امدادی کیمپ اور مہاجرین کی ضرورت

مرکزی جمعیۃ کی طرف سے میرپور آزاد کشمیر، راولاکوٹ وغیرہ مقامات پر مہاجرین کشمیر کی امداد کے لئے جو کیمپ قائم کئے گئے وہاں جمعیۃ کے کارکن اور رضاکار نہایت مستعدی سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ مورخہ ۴ دسمبر ۶۵ء مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جہلم مجاہد ٹرانسپورٹ کے مالک عبدالرحمٰن صاحب مجاہد اور خواجہ محمد اسحاق صاحب ممبر مرچنٹ کی معیت میں امدادی کیمپ کے بعض امور طے کرنے کی غرض سے حکام ضلع کے پاس میرپور حاضر ہوئے۔ جنہوں نے اس سلسلہ میں جمعیۃ کے رضاکاروں کی کارگزاری کو نہایت سراہا اور ہر طرح تعاون کا یقین دلایا، اور اب جمعیۃ کی طرف سے امدادی کیمپ افضل پور ضلع میرپور میں بھی قائم کر دیا گیا ہے۔ جن حکام سے ملاقات ہوئی۔ وہ نہایت وسعت اخلاق سے پیش آئے۔ بالخصوص کمشنر سہروردی صاحب۔ ڈی سی مرزا نذیر حسین صاحب، شیخ محی الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر میرپور۔ صدیق صاحب رجسٹرار کوآپریٹو بنک میرپور اور چوہدری نظام الدین صاحب آفیسر مال میرپور۔ حکام نے جمعیۃ کے وفد کو دوسرے مواضعات میں بھی کیمپ کھول کر اشیاء کو تقسیم کرنے کی ضرورت کا اظہار فرمایا چنانچہ ہمارا دوسرا کیمپ اسی ہفتہ میں انشاء اللہ چوکھ میں کھل جائے گا۔ اسی طرح جہاں جہاں ضرورت ہوگی جمعیۃ اپنے کیمپ کھولتی رہے گی۔

جیسا کہ کمشنر صاحب نے ملاقات کے وقت فرمایا۔ اس وقت مہاجرین کو زنانہ سادہ کپڑوں، زنانہ چادروں، زنانہ سویٹروں، لالٹینوں اور برتنوں کی اشد ضرورت ہے۔ درد مند حضرات سے اپیل ہے کہ وہ جمعیۃ کے مقامی دفاتر میں یہ اشیاء بہت جلد جمع کرانے کی سعی فرمائیں۔ مقامی جمعیۃ وہ اشیاء فوراً جہلم و راولپنڈی بھیج دیا کرے گی۔ اور راولپنڈی و جہلم والے حضرات صحیح مقامات پر تقسیم کریں گے۔ جمعیۃ علماء اسلام مٹھہ ٹوانہ اور خوشاب کا سامان حال ہی میں دو ٹرک جن میں ۲۱۴ من گندم ۱۰۳ من چاول ۵۰ من چنے ۲۳۷ برتن کئی زنانہ نئے جوڑے، لحاف وغیرہ تھے۔ جمعیۃ مٹھہ ٹوانہ علاقہ سرگودھا سے جہلم پہنچے جو میرپور کے حکام کے تعاون سے صحیح طور پر افضل پور اور مضافات میں تقسیم ہو گئے۔ اور دو ٹرک بسعی مولانا محمد اسماعیل صاحب ناظم جمعیۃ خوشاب وحافظ سردار محمد صاحب ممبر مرچنٹ خوشاب بتاریخ ۵ $\frac{12}{65}$ جہلم پہنچے۔ جن میں مختلف دیگر اشیاء کے علاوہ کھڑے، کنالیاں اور برتن تھے۔

ہماری اپیل ہے کہ حضرات ہر ضروریات زندگی اکٹھی کریں اور بالخصوص متذکرہ صدر اشیاء فراہم کر کے جہلم جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر واقع گنبد والی مسجد کے پتہ پر روانہ فرمائیں یا مدرسہ فرقانیہ محلہ کرتار پورہ راولپنڈی کے پتہ پر بھیجیں۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

دینی مدارس

دائمی جہاد کے اصل مورچے ہیں انہیں کسی حال میں بھی کمزور نہ ہونے دیں۔ مدرسہ تفہیم القرآن ہنگامی دور میں کافی مقروض ہو گیا ہے مخیر حضرات خصوصی توجہ فرمائیں۔

(عظمت تفہیمی ناظم مدرسہ تفہیم القرآن جھنگ صدر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲
نگران غلام غوث ہزاروی
۶ ماہ سے کم مدت کیلئے پرچہ جاری نہیں کیا جاتا
ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن
جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ
ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵
بدل اشتراک
سالانہ ۶ روپے
ششماہی ۳ روپے ۸ آنے
قیمت
فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے
جلد ۸ | جمعہ ۱۷ صفر ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۸ جون ۱۹۶۵ء موافق ۲۰۱ سنہ بکرمی | شمارہ ۲۴

دعوت عمل

قوموں اور جماعتوں میں انقلاب و تغیر کی دعوتوں کے نفاذ کا کام ایک ایسا دشوار گذار سفر ہے کہ اگر مدتوں کی بادیہ پیمائی اور تگ و دو کے بعد سلامتی کا ایک قدم بھی طے ہو جاتا ہے تو اس کی کامیابی رشک انگیز اور اس کی فتح مندی جشن نشاط کی مستحق ہوتی ہے۔ ایک ٹوٹی ہوئی دیوار کو گرا کر نئی دیوار بنانے کے لئے کس قدر سامان اور وقت مطلوب ہوتا ہے۔ پھر ان لوگوں کے لئے تو وقت کا کوئی سوال ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ جو معتقدات و اعمال کی ایک پوری آبادی کو بدل دینا چاہتے ہوں اور صرف کسی دیوار و محراب ہی کو نہیں بلکہ شہر کی تمام عمارتوں کو از سر نو بنانے کے آرزو مند ہوں۔ (ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ۔ الہلال ۴ ر جون)

پردہ اٹھ رہا ہے

مودودی صاحب کے افکار و خیالات پر علماء کرام نے جو تنقیدیں کی ہیں۔ ان میں سر فہرست تنقید ان کے اس رویہ اور مسلک پر ہے۔ جو مودودی صاحب نے سلف صالحین، بالخصوص صحابہ کرام کے بارے میں اختیار کیا۔

اسلام کی تاریخی صحت اور اعتماد کا دارومدار صرف اس بات پر ہے کہ جماعت صحابہ جس سے کہ سارا دین منقول ہو کر قیامت تک کے لئے امت مسلمہ کو پہنچا ہے۔ اس کا کردار مجروح نہ ہونے پائے۔ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تیئیس سالہ محنت و ریاضت کا حاصل یہ جماعت صحابہ تھی۔ جس کے عادل و صادق و امین ہونے کی بشارت دے کر آپ دنیا سے رخصت ہوئے۔ صحابہ اپنے ایمان، اپنے عمل، اپنی دین فہمی، اور اسلام شناسی میں ساری امت سے افضل و برتر ہیں۔ اور ان کی اس حیثیت کے تسلیم کرنے پر ہی ہر دور کے مسلمانوں کی اسلامیت کا دارومدار رہا ہے

اب اگر کسی شخص کی تقریر و تحریر سے یہ مترشح ہوتا ہے۔ کہ صحابہ اسلام کی بعض اہم اور بنیادی باتوں پر عمل پیرا نہ رہے۔ ان سے ایسی فروگذاشتیں بھی وقوع میں آئیں جو اخلاص و دیانت کے منافی ہیں۔ اور اسلام کے مقابلہ میں انہوں نے کبھی کبھی اپنے شخصی جذبات و مفادات کی زیادہ رعایت کی ہے۔ تو کیا اس سے وہ اعتماد مجروح نہیں ہو جاتا۔ جو اللہ کے آخری دین اور آخری رسول کی ہدایت کے روایت کرنے والوں میں موجود ہونا چاہیئے حقیقت یہ ہے کہ اگر صحابہ کا اعتماد درمیان سے اٹھ جائے تو قرآن و حدیث سب کچھ مشتبہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ یہ بات عقیدہ کی نہیں بلکہ واقعات و ضروریات دین کی بھی ہے جس طرح پیغمبر کا صادق و امین و معصوم ہونا دین کی صداقت کے لئے مستلزم ہے۔ اسی طرح قرآن و سنت کی نقل و روایت پر اعتماد کے لئے صحابہ کو عادل، ثقہ، امین و صادق ماننا بھی ضروری ہے۔ اگر ان کا عدل و امانت مشکوک ہو جائے۔ تو قرآن و سنت پر کیسے اعتماد باقی رہ سکتا ہے۔

جن باطل فرقوں نے قرآن و اسلام کو غلط ٹھہرانا چاہا یا ان کو اپنے من مانے مفہوم و معانی پہنانے چاہے اور اپنے عزائم و مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہا۔ انہوں نے سب سے پہلے اعتماد صحابہ پر ہی ضرب لگانا چاہی۔ ان کی شخصیتوں کو ہی داغدار بنانے کی کوشش کی۔ رفض و خارجیت کا فتنہ اسلام میں اسی شوخی و شرارت سے شروع ہوا تھا۔

چونکہ مودودی صاحب کی بعض تحریروں سے بھی صحابہ پر اعتماد کے تصور کو صدمہ پہنچتا تھا۔ اس لئے علماء کے ایک طبقہ نے ان پر سخت گرفت کی۔ اور اس کے ضمن میں بعض دوسری باتیں بھی زیر بحث آ گئیں۔ مودودی صاحب کے حامیوں اور متبعین نے اس پر بڑا شور و واویلا مچایا۔ اور دنیا کو یہ باور کرانا چاہا۔ کہ یہ سراسر مودودی صاحب پر الزام تراشی ہے۔ ان کا دامن اس سے پاک و صاف ہے۔ وہ احترام سلف اور اعتماد صحابہ میں کسی سے بھی پیچھے نہیں ہیں۔ اس پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر بعض دوسرے حضرات نے بھی۔ علماء کی ان گرفتوں پر ناک بھوں چڑھائی اور برا منایا۔ اور اسے مولویانہ حسد اور معاصرانہ رنجش پر محمول کیا۔

کاش ایسا ہی ہوتا۔ لیکن سچائی بہرحال سچائی ہے۔ علماء کی یہ گرفت دیانت و صداقت پر مبنی تھی۔ جسے شور و واویلا کے ریلے میں دبا دیا تھا۔ مگر وقت نے پھر ایک بار اس تلخ و ناگوار سچائی کو ظاہر کر دیا ہے۔

ترجمان القرآن کی حالیہ اور گذشتہ اشاعت میں خلیفۂ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مودودی صاحب کی تازہ ترین نگارشات زینت صفحات بنی ہیں۔ جن میں اس خلیفۂ مظلوم و شہید کی ذات و خلافت کے بارے میں

(باقی آخری صفحہ پر)

تاریخ و سوانح

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آں مسلماناں کہ میری کردہ اند
در شہنشاہی فقیری کردہ اند

ساڑھے تیرہ سو سال کی بات ہے۔ کہ دنیائے اسلام میں ایک زہرہ گداز المیہ برپا ہوا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جلیل القدر صحابی، عزیز رشتہ دار داعی الناس الی القرآن حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ باغیوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ آپ کا مرقد پرانوار مدینہ طیبہ کے قبرستان جنت البقیع میں ہے۔ آپ کی تاریخ شہادت ۱۱ ر ذی الحجہ ۳۵ھ بروز جمعہ ہے آپ ان برگزیدہ اور قدسی صفات مجاہدین و مہاجرین میں سے ہیں جن کا ذکر آیات مبارکہ میں اس طرح کیا گیا ہے:۔

"جن اشخاص نے دعوت ایمانی قبول کی اور ہجرت کی اور راہ خداوندی میں جہاد کیا۔ اللہ کے نزدیک ان کا درجہ سب سے بلند ہے اور وہ اعلیٰ درجہ کے کامیاب ہیں"۔

(پارہ ۱۰ سورہ توبہ)

ایمان۔ حضرت عثمانؓ دودمان اموی کے چشم و چراغ تھے۔ آنحضرت ہاشمی خاندان کے ممتاز ترین رکن تھے۔ عرب میں ان قبائل کی رقابت و خصومت زبان زد عوام تھی۔ لغت اسلامی میں عرب میں اسلام سے قبل کے زمانے کو عہد جاہلیت کہا جاتا تھا۔ اس زمانے میں جو لوگ نوشت و خواند پر قادر تھے۔ ان کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی تھی۔ حضرت عثمانؓ پڑھے لکھے، سنجیدہ و فہمیدہ ذی شعور، پاکیزہ سرشت، باحیا، خمر و میسر اور نغمہ و رقص سے متنفر ذی ثروت اور دیانت کیش تاجر تھے۔ قبائلی عداوت اس خصوص میں آپ کے لئے بہت بڑی رکاوٹ ہو سکتی تھی کہ آپ اسلام قبول کر لیں۔ اس وقت کسی دنیوی حرص، جاہ و منصب کا تصور بھی عنقا کا حکم رکھتا تھا۔ بالخصوص ایسے انسان کے لئے جو ہر دنیوی دولت سے مالا مال تھا۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

کوئی مادی تصور راہنمائے اسلام نہیں ہو سکتا تھا۔

جن دنوں آنحضرتؐ نے نبوت کا اعلان فرمایا اور محض حضرت خدیجہؓ، حضرت صدیقؓ، حضرت زیدؓ مسلمان ہو چکے تھے حضرت عثمانؓ کاروبار کے سلسلے میں شام گئے ہوئے تھے، واپس آ رہے تھے کہ راستہ میں ایک مقام پر اپنے ہمراہیوں سمیت سو گئے۔ ان پر غنودگی کی کیفیت طاری تھی۔ کہ ایک غیبی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی۔ سونے والے اٹھو۔ مکہ میں احمدؐ کا ظہور ہو گیا ہے۔

قبول اسلام

آپ مکہ مکرمہ میں پہنچ کر حضرت صدیقؓ کی معیت میں آستانہ نبوت پر حاضر ہوئے حضورؐ نے فرمایا۔ عثمان! خدا کی جنت کی مہمانی قبول کرو — میں تمہاری اور خدا کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ آپ نے بے ساختہ کہا:۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ بلاشک اللہ کے رسول ہیں"۔

اس سے سلک توحید میں ایک اور گوہر نایاب کا اضافہ ہو گیا آپ کے اظہار و اعلانِ اسلام پر آپ کا سگا چچا حاکم کا بیٹا حکم بڑا برافروختہ ہو گیا۔ اس نے آپ کو رسیوں سے جکڑ کر قید کر دیا۔ اور کہا کہ جب تک ترک اسلام نہ کرو گے محبوس اور پابجولاں رہو گے آپ ترک اسلام پر آمادہ نہ ہوئے کہ دین میں آپ کی استقامت سے متاثر ہو کر حکم نے آپ کو رہا کر دیا۔ یہ حقائق آپ کی شان ایمانی کے قابل افتخار ہیں۔ ان میں ہمارے لئے یہ درس موعظت ہے کہ ہمیں برادری اور خاندانی تصورات، دنیوی مفادات و روابط کے مقابلہ میں ہیچ سمجھنے چاہئیں۔ دین متین کی شمع کا پروانہ بن جانا چاہیئے، اور اس راہ میں ہر مصیبت اور آزمائش کا صدق دل سے خندہ پیشانی کے ساتھ خیر مقدم کرنا چاہیئے۔

ہجرت

آنحضرتؐ نے اپنی نور دیدہ سیدہ رقیہؓ سے آپ کا نکاح کر دیا۔ آپ بڑے خوش قسمت اور بڑے جواں ہمت تھے۔ حضرت عثمانؓ اور آپ کی زوجہ محترمہ رقیہ مقدسہ حضرت رقیہؓ دونوں نے مکہ سے جانب حبشہ براہ خدا ہجرت، شادی خانہ آبادی کے ساتھ ہی عزم ہجرت دنیا کی تاریخ میں انہی دو مقدس ہستیوں کی قسمت کا تابناک پہلو تھا۔

تزویج کے بعد ہنی مون منانا عہد حاضر کے کلچر کا ایک نمایاں فیچر ہے۔ لیکن اسلام کی خاطر متذکرہ سفر تہذیب و تاریخ اسلامی کا طرۂ امتیاز ہے۔ کچھ سال حبشہ میں رہ کر واپس مکہ مکرمہ میں پہنچ کر یہ مبارک ہستیاں مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرما گئیں۔ بنابریں حضرت عثمانؓ کو ذوالہجرتین بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی مستحق جنابہ رقیہؓ بھی ہیں۔ آنحضرتؐ کی شفقت پدری آپ کو بسا اوقات اس مقام پہ لے جاتی تھی۔ جہاں سے آپ نے حبشہ جانے والی سعادت مند بیٹی کو الوداع کہا تھا۔ منشائے نبوت ہمیشہ یہ رہی کہ ایثار و قربانی کے میدان میں آپ کے عزیز، رفیق اور گھر والے سب سے آگے آگے ہوں۔ علماء و اصفیاء اور زعماء قوم کے راہنما ہیں۔ وارثانِ مسند رسالت ہوتے ہوئے آنحضرتؐ کی متذکرہ سنت پر بھی نگاہ رکھنی چاہیئے۔

جہاد بالمال

حضرت عثمان غنیؓ ذی ثروت و غنی تھے میوہ جات کے سوداگر تھے۔ مدینہ میں مہاجرین کو پانی کم ملتا تھا۔ وہاں آب شیریں کا سب سے بڑا ذریعہ ایک کنواں

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

(بقیہ صفحہ اول)

تھا۔ جسے بئر رومہ (رومہ کا کنواں) کہتے تھے۔ بخاری شریف باب مناقب عثمان میں آنحضرتؐ نے فرمایا:۔

من یحفر بئر رومۃ فلہ الجنۃ
فحفرھا عثمان رضؓ

"جو چشمۂ رومہ کو کھودے اس کے لئے جنت ہے" تو اس فریضہ کو حضرت عثمان غنیؓ نے ادا کیا۔

فتح الباری میں ہے۔ آپ نے اس کے متصل ایک کنواں کھدوا یہ کنواں قبیلہ بنو غفار کے ایک سرمایہ دار کا تھا۔ وہ اس کا ایک ایک گھونٹ گراں قیمت پر فروخت کرتا۔ حضرت عثمان غنی نے اسے خریدا۔ وسیع کیا اور اسے فی سبیل اللہ وقف کر دیا ہر مدنی اور غیر مدنی اس سے فیضیاب و سیراب ہو سکتا تھا۔ یہ "زمزم مدینہ" تھا۔

والئ شام ہرقل کے مقابلے میں آنحضرتؐ کو ایک لشکر تیار کرنا پڑا۔ اقتصادی اعتبار سے یہ زمانہ بڑی تنگی کا تھا اس فوج کے لئے کافی سامان و سرمایہ درکار تھا۔ آنحضرتؐ نے بروایت بخاری شریف فرمایا۔

من جھز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ
فجھزہ عثمان

"جو جیش عسرت (تنگی کے زمانہ کی فوج) کے لئے سامان کا اہتمام کرے۔ اس کے لئے جنت ہے۔ یہ کام بھی حضرت عثمانؓ نے کیا"۔

تاریخ میں ہے۔ آپؓ نے اس کے لئے ساڑھے نو سو اونٹ، ۵۰ گھوڑے اور ایک ہزار دینار نقد پیش کئے۔ آنحضرتؐ نے بے پایاں مسرت کا اظہار کیا۔ اور حضرت عثمانؓ کو نوید جنت سے نوازا۔

حضرت عثمانؓ نے مسجد نبوی کی توسیع کی۔ اس کے مصارف برداشت کئے۔ عہد فاروقی میں مدینہ منورہ قحط سے دوچار رہا۔ حضرت عثمانؓ کے خوردنی اجناس سے لدے ہوئے اونٹ آئے۔ آپ نے یہ سب مال راہ خداوندی میں دے دیا تاکہ اہل مدینہ قحط کی تکالیف سے نجات پائیں۔

مسلمانوں میں ارب پتیوں، کروڑوں کے مالکوں اور لاکھوں روپیہ والوں کی بفضل خدا کمی نہیں۔ مگر ان میں سے کتنے ہیں، جنہوں نے اپنی املاک اور اپنی متاع اندوختہ کا کوئی حصہ براہ خدا وقف کیا۔

تماشائے زلف کے آشفتہ میری جان کتنے ہیں؟
بیابانوں میں کتنے ہیں بلا گرداں کتنے ہیں؟

ضرورت ہے کہ ہمارے سرمایہ دار حضرات بھی سیرت عثمانؓ کو اپنا کر سعادت دارین حاصل کریں۔

جہاد و فتوحات

آپ کے عہد خلافت میں ایشیا میں اسلامی سلطنت کی حدود غزنی اور کابل تک پہنچ گئیں۔ پورے ایران، خراسان، طبرستان، سمرقند، تاشقند اور بخارا پر اسلامی پھریرا لہرایا۔ افریقہ میں طرابلس، مراکش اور تیونس پر بھی فرزندان اسلام متصرف ہو گئے۔ روسیوں نے مسلمانوں کے مقابلے میں ۵۰۰ جہازوں کا بیڑہ تیار کیا۔ اس وقت حضرت عثمانؓ کی عمر ۸۰ سال تھی۔ آپ کے عہد کی یہ بھی ایک خصوصیت تھی کہ پہلی مرتبہ مسلمانوں نے بحری بیڑہ تیار کیا۔ ان کا پرچم بحیرۂ روم پر لہرایا اور انہوں نے قبرص کو فتح کیا۔

امریکہ کو بحری، ہوائی اور ایٹمی طاقت پر گھمنڈ ہے۔ اس لئے وہ دنیا کے سارے سمندروں کو اپنے قابو میں رکھنا چاہتا ہے۔ اسلامی حکم یہ ہے کہ ہم ہر نوع مادی و فوجی طاقت فراہم کریں۔ اگر [illegible] کروڑ عرب ایک کروڑ یہود کو نیچا نہ دکھا سکے۔ یہ عہد مادی قوت کا ہے۔ اس سے بے نیاز رہنا سنت نبوی اور سنت خلفاء کے منافی ہے۔

قرآن اور عثمان

حضرت عثمانؓ نے اپنے دست مبارک سے ہرن کی کھال پر ایک قرآن پاک لکھا تھا۔ آپ جس وقت شہید ہوئے تو یہ صحیفہ ربانی آپ کے سامنے تھا۔ اس کے چند اوراق کی زینت آپ کے قطرات خون سے ہوئی۔ یہ ہے وہ زندۂ جاوید ثبوت اس عقیدت والفت کا جو حضرت عثمانؓ کو کتاب الٰہی سے تھی۔ ویسے بھی ہر خطبے میں آپ کا ذکر ان الفاظ میں کیا جاتا ہے۔

جامع الناس علی القرآن حضرت عثمان بن عفانؓ۔ آپ نے جو قرآن کی خدمت کی۔ دنیائے اسلام آپ کی رہین منت ہے۔

بے نفسی اور خون مومن

بخاری شریف میں ہے۔ نبی کریمؐ احد کے پہاڑ پر چڑھے پہاڑ جنبش میں آ گیا۔ آپ نے فرمایا:۔

اسکن احد فلیس علیک الا نبی و صدیق و شہیدان۔

"اے احد ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی ہے۔ ایک صدیق اور دو شہید ہیں"۔

حضورؐ کے ساتھ اس وقت حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنیؓ تھے۔ آپ پر واضح ہو گیا۔ کہ آپ شہید ہوں گے۔ آپ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ تجھے مجبور کیا جائیگا حلۂ خلافت اتارنے پر مگر ایسا نہ کرنا۔

آپ نے ایسا ہی کیا۔ آپ کو کہا گیا کہ آپ کی حفاظت کے لئے فوج کا دستہ بھیج دیا جائے تو آپ نے فرمایا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ میری ایک جان کی حفاظت کے لئے کسی مسلمان کا خون بہے یا بیت المال سے ایک حبہ بھی اس پر صرف ہو۔ ایسی بے نفسی کی کم مثال تاریخ میں ملتی ہے۔ مگر دیگر اقوام یہ نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ عین اس وقت جب باغیوں نے مدینہ منورہ کو گھیر رکھا تھا۔ پوچھا گیا۔ کیا نماز مسجد نبوی میں ان باغیوں کے ساتھ ادا کر لی جائے؟ آپ نے فرمایا:

ان الصلوٰۃ من الحسنات نصلوا معھم

"نماز نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔ ان کے ساتھ مل کر پڑھو ہاں برا فعل برائی ہے۔ بدی میں ان کا ساتھ نہ دو"۔

آپ پیکر حیا بھی تھے۔ آہ! ہمارے معاشرے کا یہ عالم ہے کہ بے حیائی فیشن اور احترام آدمیت کے جذبات ختم ہو چکے ہیں مسلمان کے خون کو مچھر کے خون کے برابر تصور کیا جاتا ہے۔ ضرورت ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ کے اسوۂ حسنہ کے ان گوشوں کی جانب بھی مسلمان متوجہ ہوں تاکہ ان کے دل مل جائیں۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعۃ المبارک ۱۸ جون ۱۹۶۵ء

بھارت ایک خطرناک موڑ پر

بھارت کی موجودہ حکومت اور لیڈر شپ نہایت تیزی سے زوال کی طرف جا رہی ہے۔ بھارت کے جسد سیاسی میں ہندو فرقہ واریت کا زہر اس درجہ سرایت کر چکا ہے۔ کہ اس کے لئے اپنے سوا دوسروں کا وجود ناقابل برداشت بن گیا ہے۔ بالخصوص مسلمانوں کا نام بھی اس کے لئے سوہان روح بنتا جا رہا ہے۔ علی الخصوص پاکستان اور بھارت میں رہنے والے اقلیتی مسلمان اس کے سینے اور پہلو کے دو ایسے کانٹے بن گئے ہیں۔ جن کی خلش انگیزی نے کرب اسے بے چین بنائے ہوئے ہیں۔ اور آج ہر پھر کر اس کی تمام پالیسی اندرون ملک مسلمان اقلیت کو ہر طرح سے پامال کر دینے والی ہو گئی ہے، اور بیرون ملک پاکستان دشمنی اس کا مرکزی نقطہ بنی ہوئی ہے۔

پنڈت نہرو کے مرنے کے بعد ہندوستان کے سیاسی رجحانات و اقدامات سمٹتے سمٹتے صرف تین باتوں پر مرکوز ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے وجود ملی کی انفرادیت کا ہر نقش مٹا دیا جائے۔ کشمیر کے مسلمانوں کو بالجبر ہندوستان کے جابرانہ تسلط میں ہمیشہ کے لئے جکڑ کر رکھ دیا جائے اور پاکستان کو اگر کلیتہً مٹا دینا ناممکن ہو تو اسے ہر طرح کمزور و بے اثر بنا دیا جائے۔ چاہے بھارت کے اقتصادی، معاشی، سیاسی و اخلاقی حالات کتنے ہی زبوں کیوں نہ ہو جائیں۔ لیکن مسلم دشمنی کے جذبات کو راہ پانے کا ضرور موقعہ ملنا چاہیئے۔ شاستری حکومت کا سیاسی حدود اربعہ اور مطمع نظر گھٹ گھٹا کر یہ رہ گیا ہے۔

پاکستان کے لئے یہ صورت حال اگرچہ ایک زبردست آزمائش ضرور ہے۔ اور اس کے لئے سب سے زیادہ اور دوہرا تکلیف دہ پہلو یہ بھی کہ اسے بھارت کی مسلمان اقلیت کی مسلسل تباہی و پامالی کو دیکھنا پڑ رہا ہے۔ تاہم انجام کار یہ پالیسی خود بھارت کی حکومت کو اور پورے ملک کو سخت مہنگی پڑنے والی ہے۔ اگر صورت حال اسی طرح جاری رہی۔ تو ایک دن جلد ہی بھارت کا شیرازہ منتشر ہو کر رہ جائے گا۔ یہ انتشار بھارت کی تاریخ کا ایک جز رہا ہے۔ اور شاید تاریخ پھر اپنے آپ کو دوہرانا چاہتی ہے۔ مسلمان انشاء اللہ گرتے پڑتے پھر اٹھ کھڑے ہونگے اور ممکن ہے۔ کہ ایک بار پھر اس پورے ملک کی سیادت کا بوجھ مسلمانوں کو ہی اٹھانا پڑ جائے۔

اس ضمن میں پاکستان کو بالخصوص اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہنا چاہیئے۔ (ک)

قاہرہ اور حجاز سے واپسی

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام قاہرہ میں منعقدہ عالمی اسلامی کانفرنس میں شرکت اور زیارت حرمین شریفین کے بعد وطن واپس تشریف لے آئے ہیں۔ جلد ہی ان ہر دو حضرات کے اس دورہ سے متعلق پوری رپورٹ ترجمان اسلام کے قارئین کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔

یہاں یہ عرض کر دینا کافی ہوگا کہ ان ہر دو معتدر نمائندگان نے عرب و اسلامی ممالک کے شرکاء کانفرنس پر کشمیر اور بھارت سے نزاع کے متعلق پاکستان کے موقف کی پوری پوری وضاحت کر دی ہے۔ چنانچہ عالم اسلام کے نمائندوں نے پاکستانی موقف کی معقولیت کا اعتراف کیا ہے اور ہندوستان کے غلط اقدامات پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ انشاء اللہ جس طرح سابقہ دورہ کے نتیجہ میں کشمیر سے متعلق پاکستان کی حمایت عرب و مسلم ممالک کی طرف سے ظہور میں آئی۔ اسی طرح موجودہ دورہ کے نتیجہ میں بھی پورے عالم اسلام اور ایشیا و افریقہ میں پاکستان کے مفادات کے حق میں فضا سازگار و ہموار ہو جائیگی۔

پاکستان کے یہ ہر دو نمائندگان قاہرہ میں ۱۰ دن کے قیام کے بعد ۲۴ مئی کو جدہ پہنچے۔ ۲۵ مئی کو دونوں حضرات مدینہ منورہ گئے۔ چار دن اور پانچ راتیں مسجد نبوی اور ریاض الجنۃ کے فیوض سے مشرف ہوئے۔ ۳۰ مئی کو براہ جدہ مکہ معظمہ ادائیگی عمرہ کے لئے پہنچے۔ عشاء کی نماز سے قبل عمرہ سے فارغ ہوئے۔ پھر مسجد حرام اور بیت اللہ شریف کی حاضری ۲ جون تک دی۔ ۳ جون کو جدہ سے سعودی ائیر لائن کے ذریعے ریاض اور ریاض سے ظہران اور تہران سے کراچی ۳ بجے دن کو پہنچے۔ حضرت مفتی صاحب ۴ جون کو ملتان تشریف لے آئے۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ہوائی جہاز سے براہ راست راولپنڈی تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے بخیر اپنے گھر چلے گئے۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو مکہ معظمہ میں بخار کی شکایت ہو گئی تھی۔ جو ۱۰ جون تک ۴ جاری رہی۔ مولانا ۱۲ جون کو گھر سے دورہ پر روانہ ہو گئے۔ ۱۳ کو جہلم میں مدرسہ اظہار الاسلام کے سالانہ جلسہ میں جمعیۃ کے اجلاس سے خطاب فرمایا۔ ۱۴ جون کو حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی و مولانا محمد اجمل صاحب کی معیت میں لاہور مرکزی دفتر میں تشریف لے گئے

مشرق اور امریکہ — خطرات کے بادل

جنوبی ویت نام میں امریکہ کی جنگجویانہ پالیسی اب بالکل کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ اس جھگڑے میں اب امریکہ نے مدمقابل فریق کی حیثیت سے حصہ لینے اور براہ راست جنگ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس صورت حالات سے وہ محرکات نمایاں ہو گئے ہیں۔ جن کے تحت سابق امریکی صدر کینیڈی کو شاہراہ عام پر قتل کر دیا گیا تھا۔ صدر جانسن کی قیادت میں امریکہ کے جنگ پسند طبقہ نے امریکی پالیسی کو قطعی جنگجویانہ اور استعمار پسندانہ بنا دیا ہے۔ ابھی واضح طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ اس پالیسی کے اثرات کیا ہوں گے۔ لیکن ایک بات بالکل واضح ہے کہ عالمی امن کی وہ امیدیں جو کینیڈی کے عہد میں نظر آ رہی تھیں نابود ہوتی جا رہی ہیں۔ اس صورت حال کا خطرناک پہلو یہ ہے کہ یہ کھیل جنوبی ایشیا میں ایسی جگہ کھیلا جا رہا ہے کہ اگر اس نے وسعت اختیار کی تو اس کی لپیٹ میں ایشیا کے تمام ممالک آ جائیں گے۔ اور چین سے انڈونیشیا تک شرقاً غرباً کوئی ملک بچ نہ سکے گا۔

یورپ میں امریکہ کی موجودہ پالیسی کا سہارا صرف برطانیہ رہ گیا ہے۔ بلکہ شاید مشرق میں امریکہ سے یہ خطرناک داؤ برطانیہ ہی در پردہ لگوا رہا ہو۔ لیکن یورپ کی سیاست سے فرانس کے ڈیگال نے رفتہ رفتہ امریکہ کو بے دخل سا کر کے رکھ دیا ہے۔ اور تمام خطرہ ایشیا کی طرف منتقل ہو گیا ہے

ایشیا اور مشرق میں روس کے مقاصد دوہرے ہیں۔ وہ امریکہ کی موجودہ پالیسی پر لفظی نکتہ چینی سے زیادہ ابھی اور کچھ نہیں کرنا چاہتا۔ تاکہ ایشیائی ممالک اس کی امداد و سہارے کی ضرورت کو اور زیادہ محسوس کریں۔ اور یورپ و لاطینی امریکہ کے ممالک اس سے زیادہ قریب تر آ جائیں۔ ساتھ ہی مشرق میں چین اتنی بڑی طاقت نہ بن جائے۔ جو روس کو بھی للکار سکے۔ اس دوہری پالیسی نے امریکہ کو جنوبی ویت نام کا کھیل طول دینے کا موقعہ فراہم کر رکھا ہے۔ تاہم یہ یقینی بات ہے کہ جب امریکہ براہ راست مداخلت و اقدام پر اترنے والا ہو۔ اور چین کے استحکام کو چیلنج کرنے کے ارادے رکھتا ہو۔ تو خود روس کا مستقبل اس سے متاثر ہو کر رہے گا۔ اور بالآخر روس کو بھی جوابی کارروائی کا راستہ اختیار کرنا پڑیگا اس پر مشرق و ایشیا کے چھوٹے بڑے ممالک کو جلد سے جلد غور کر لینا چاہیئے۔ (ک)

اطلاعات و اعلانات

جمعیۃ طلباء اسلام بھکر

۴؍ جون کو ہفت روزہ اجلاس منعقد ہوا۔ قیام نماز کی تاکید فرمائی۔ محمد یٰسین صاحب نے اکابر اسلام بالخصوص حضرت مولانا نانوتوی و حضرت مولانا گنگوہی کے مجاہدانہ کارنامے بیان کئے۔ ہفتہ واری خبروں پر تبصرہ ہوا اور جمعیۃ کی تنظیم نو کے مسائل زیر بحث آئے۔ (عزیز الرحمٰن ناظم جمعیۃ طلباء)

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

مولانا دلبر صاحب نے اپنے ایک بیان میں پی آئی اے کے حادثہ پر اظہار رنج و غم کیا ہے۔ اور مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔

سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ملکہ ہانس ضلع منٹگمری کا سالانہ جلسہ ۱۸ جون کو منعقد ہو رہا ہے۔

قصور

ہفت روزہ ترجمان اسلام، خدام الدین و شہاب انجمن خدام القرآن مدرسہ قاسمیہ تجوید القرآن کوٹ مراد خاں قصور سے مل سکتے ہیں۔ گھروں پر پہنچانے کا بھی انتظام ہے۔

اجلاس

بزم طلباء دار العلوم حنفیہ چکوال کا ہفت روزہ اجلاس مولانا غلام حبیب صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا سلطان محمود صاحب کی وفات پر اظہار رنج و غم کیا گیا۔ اور عظمت اسلام نامی فلم و فحش ریکارڈنگ پر احتجاج کیا گیا

صلح بین المسلمین

مولانا فضل الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شول گرہ کی مساعی سے مولانا صفی اللہ صاحب خطیب مسجد موضع مذکورہ کے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان قرآن و حدیث کی ہدایات کی روشنی میں صلح و صفائی ہو گئی ہے۔ جو ایک خطرناک تنازعہ کی صورت اختیار کر گئی تھی۔

کھاد کی قیمتوں پر کنٹرول

شیخ محمد یعقوب صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ۔۔۔ شہر نے ایک بیان میں کھاد کی قیمتوں پر کنٹرول کی گورنمنٹ پاکستان سے درخواست کی ہے۔ اس لئے کہ کھاد بازار میں نہایت گراں قیمت پر فروخت ہوتی ہے۔ آپ نے تقسیم کھاد کے لئے ایجنسیوں کے بجائے یونین کونسلوں کو ذریعہ بنانا تجویز کیا ہے۔

سمندری میں جلسہ

۲۷ جون بعد نماز عشاء بخاری چوک میں مولانا محمد علی صاحب تقریر فرمائیں گے

وفات حسرت آیات

مستری علی محمد صاحب کے چچا زاد بھائی مستری دین محمد صاحب ۸ جون کو اچانک وفات پا گئے۔ مرحوم ہمیشہ مجلس احرار اسلام کے سرگرم معاون و کارکن رہے۔ تحریک تحفظ ختم نبوت میں زبردست قربانیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ دیں اور پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائیں۔

بھکر: انجمن تنظیم اہل سنت کے زیر انتظام ایک جلسہ

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

سرگودھا:

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے سیرت کانفرنس کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ مجلس شوریٰ کا اجلاس مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سیرت کانفرنس جو ۹-۱۰-۱۱ جولائی کو منعقد ہونے والی ہے اس کے انتظامات کے بارے میں غور و خوض کیا گیا مجلس استقبالیہ و ذیلی کمیٹیاں بنائی گئیں۔ مجلس استقبالیہ کے صدر حکیم ملک واحد بخش صاحب منتخب ہوئے۔ نیز انتظامیہ کمیٹی، مالیاتی کمیٹی، نشر و اشاعت کمیٹی، اسٹیج کمیٹی بنائی گئیں۔ کانفرنس میں ملک کے جید علماء کرام مشائخ عظام شرکت فرما رہے ہیں۔ اراکین جمعیۃ نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے عوام سے پرزور اپیل کی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر نے مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کی خدمت کے لئے سوا سو روپے کی رقم جمع کی ہے۔ جو جلد ہی مرکزی جمعیۃ کو روانہ کر دی جائے گی۔

(محمد رفیق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

جھنگ:

اعانت سیلاب زدگان

۹ جون۔ جمعیۃ علماء اسلام شہر جھنگ کی طرف سے مولانا سید غلام مصطفیٰ صاحب امیر جمعیۃ نے دو سو پچاس روپیہ ۲۵۰/- مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کی اعانت کے لئے مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور میں جمع کرایا۔

عام ملکوں والی مسجد میں منعقد ہوا۔ ملک نذیر احمد صاحب نے صدارت کی۔ اور قاضی خورشید عالم صاحب و مولانا عبد القادر صاحب تونسوی نے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمایا۔

صدر شاہ پور میں جلسہ

۱۱، ۱۲ ربیع الاول کو جامع حنفیہ کریمیہ کی طرف سے سالانہ جلسہ سیرت صدر شاہ پور ضلع سرگودھا میں منعقد ہو رہا ہے۔ جلیل القدر علماء کرام شرکت فرمائیں گے (المعلن عبد الکریم صاحب خطیب صدر شاہ پور)

بہاولپور

بہاولپور۔ صدر مجلس احرار اسلام بہاولپور حاجی عبد التواب صاحب جامع مسجد بہاولپور کے اجتماع عام میں تقریر کرتے ہوئے عوام سے پرزور اپیل کی ہے۔ کہ وہ دشمنان پاکستان کے عزائم کو ناکام بنانے کے لئے وسیع پیمانہ پر تیاریاں کریں۔ اور فوجی ٹریننگ حاصل کریں۔ اس مقصد کے لئے آپ نے تجویز کیا کہ پورے پاکستان میں جگہ جگہ علماء حق کی مسلسل تقاریر کرائی جائیں۔ اور جن علماء حق پر بعض حلقوں میں داخلہ کی ناجائز پابندیاں عائد ہیں انہیں بالکل اٹھا دینا چاہیئے۔

جمعیۃ علماء اسلام قصور:

مقامی جمعیۃ علماء کا پہلا سالانہ اجلاس مولانا قاری محمد طیب صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ناظم جمعیۃ مولانا قاری شریف صاحب نے حالات حاضرہ پر تقریر کی۔ اجلاس میں بھارت کے پاکستان کے خلاف جارحانہ عزائم پر روشنی ڈالی اور مسلمانوں سے جہاد کے لئے تیار رہنے کے لئے پرزور اپیل کی۔ اجلاس میں متعدد قرار دادیں منظور کی گئیں۔ جن میں ملک کی موجودہ خارجہ پالیسی کی حمایت اور حکومت کی اس معاملہ میں تائید کی گئی ہے۔ ملک میں بڑھتی ہوئی بے دینی و بے راہ روی اور بڑھتی ہوئی گرانی پر اظہار تشویش کیا گیا ہے۔ مشرقی پاکستان حالیہ سیلاب کی تباہ کاریوں پر اظہار رنج و غم کیا گیا۔ مندرجہ ذیل سالانہ انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر قاری محمد طیب صاحب۔ نائب امیر اول حاجی فضل الٰہی صاحب۔ نائب امیر دوم حافظ محمود دین صاحب ناظم اعلیٰ۔ قاری محمد شریف صاحب۔ ناظم مولانا عثمان احمد صاحب ناظم تعلقات عامہ حکیم خوشی محمد صاحب۔ ناظم نشر و اشاعت قاری حبیب اللہ صاحب۔ خزانچی حافظ محمد الدین صاحب۔ علاوہ ازیں عبد الشکور صاحب خطیب۔ قاری محمد اکبر صاحب قاری رحمت اللہ صاحب و حاجی محمد حسن صاحب اراکین شوریٰ مقرر ہوئے۔

ہرنولی میں جلسہ عام:

۲ صفر مطابق ۴ جون کو بعد نماز عصر اچانک مولانا غلام مصطفیٰ صاحب بہاولپوری، مولانا محمد رمضان صاحب نائب امیر حلقہ شمالی پنجاب اور حکیم غلام مرتضیٰ صاحب میانوالی ہرنولی میں تشریف لائے۔ قصبہ کے عوام و خواص میں خوشی و جوش و خروش کی لہر دوڑ گئی۔ فوراً جامع مسجد پکی والی میں بعد نماز عشاء جلسہ عام کا اعلان کر دیا گیا۔ قصبہ کے لوگوں کے لئے ان حضرات کی آمد اس لئے دوگونہ خوشی کا باعث ہوئی کہ ایک ہفتہ قبل قاضی عبد اللطیف صاحب اور مولانا عبد اللہ صاحب بھکر والے تشریف لائے تھے اور عوام کو اپنے مواعظ و ارشادات سے مستفیض فرما گئے۔ شب کو جلسہ عام ہوا۔ حاضرین ازدحام در ہجوم موجود تھے۔ پہلا خطاب مولانا محمد رمضان صاحب کا تھا۔ جو نہایت مؤثر جامع اور موجودہ حالات پر حاوی تھا۔ دوسرا خطاب غلام مصطفیٰ صاحب بہاولپوری نے کیا اور فلسفہ شہادت حضرت حسین پر علم و فضل کے دریا بہائے اور عوام کو جہاد کی اعلیٰ زندگی کی پرکشش ترغیب دلائی۔ بارہ بجے رات یہ سلسلہ ختم ہوا۔ سامعین دونوں تقریروں سے موافق و مخالف سب ہی نے استفادہ کیا اور جمعیۃ کے مسلک کا وزن محسوس کیا اور اس کی صداقت کا اعتراف کیا۔ دوسرے دن جمعہ تھا اور جمعہ کے لئے جناب غلام مرتضیٰ صاحب سے قیام کی درخواست کی گئی جسے مولانا ممدوح نے قبول فرمایا۔

(دین محمد فریدی ہرنولی)

واقعات و حالات

حضرت مفتی محمود صاحب کا بیان

جمعیۃ علماء اسلام کے نائب امیر و قائد

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب متحدہ عرب جمہوریہ میں ہونے والی اسلامی کانفرنس میں شمولیت، گنبد خضرا کی زیارت اور ادائیگی عمرہ کے بعد واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ نے اپنے ایک بیان میں دورہ کے تاثرات بتاتے ہوئے فرمایا کہ:۔

اس دفعہ کانفرنس نے بہت زیادہ کام کیا۔ سود، بیمہ کے مسائل زیر بحث آئے۔ دنیا بھر کے مسلمان نمائندوں نے بنک کے سود کو قطعی حرام قرار دیا۔ اور سود کو حلال کئے جانے کی جدید تحریکات کو مسترد کر دیا۔ لبنان کے مندوب نے بنک کے سود کو حلال قرار دینے کے حق میں مقالہ پڑھا۔ مگر تمام شرکاء کانفرنس نے اس خیال کو بڑی شدت اور غم و غصہ کے ساتھ رد کر دیا۔ کانفرنس نے بنکنگ کے متبادل نظام پر بھی غور کیا۔ اور قابل عمل منصوبہ بنائے جانے پر تجاویز پیش کیں۔

مفتی صاحب نے بتایا کہ قاہرہ میں ہوائی حادثہ پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے عوام اور حکام نے زخمی مسافروں کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کیا اور بڑی ہمدردی کا اظہار کیا۔ حادثہ کے وقت سامان چوری کرنے اور لوٹنے کے تذکرے انتہائی غیر ذمہ داری اور لاعلمی پر مبنی ہیں۔

متحدہ عرب جمہوریہ میں اب پاکستان کے متعلق خیر سگالی کے بہت اچھے جذبات پائے جاتے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب نے پاکستان کے پریس اور عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ متحدہ عرب جمہوریہ کے خلاف غلط پروپیگنڈا سے متاثر نہ ہوں۔ یہ پروپیگنڈہ سامراجی ذہنیت کی پیداوار ہے۔ پاکستان اور عرب ممالک کے بہتر تعلقات کو استعمار پسند نہیں کر رہا۔ اس لئے وہ گمراہ کن پروپیگنڈا کر رہا ہے۔

مفتی صاحب نے بتایا کہ اس دفعہ بھی پاکستان سے چار نمائندے کانفرنس میں شریک ہوئے۔

(۱) مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث قاسم العلوم ملتان

(۲) مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام

(۳) مولانا جمال میاں صاحب مشرقی پاکستان

(۴) ڈاکٹر سراج الحق صاحب 〃

مولانا تاج الاسلام صاحب مشرقی پاکستان سے مؤتمر میں مدعو تھے۔ لیکن وقت پر نہ پہنچنے کی وجہ سے تشریف نہیں لے جا سکے۔ (محمد یعقوب شیخ ناظم اعلیٰ ملتان شہر)

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

نوائے وقت مورخہ ۴ جون سے ایک اقتباس۔

مکرمی! اس وقت وطن عزیز کو جن حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ بھارتی حکمران ہم پر جنگ مسلط کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اور اگر دونوں ملکوں میں جنگ شروع ہو گئی۔ تو یہ صرف پاکستان اور بھارت کی نہیں۔ بلکہ عالمی جنگ ہوگی۔ لیکن یہ امر حیران کن ہے کہ مخالف سیاسی جماعتیں خاموش سے گوشہ نشین ہیں۔ متحدہ حزب اختلاف میں ایک جماعت (نیشنل عوامی پارٹی) کو چھوڑ کر باقی جماعتوں کو تو میدان عمل میں آنا چاہیئے۔ صدارتی انتخاب میں متحدہ محاذ کے رہنماؤں نے بڑے جوش اور ولولے کا اظہار کیا تھا۔ اور وہ عوام کو پاکستان کی تباہی سے باخبر کر رہے تھے۔ لیکن اب جبکہ پاکستان کی سلامتی کو ہندو سامراج چیلنج کر رہا ہے۔ محاذ کے رہنما چپ سادھے ہوئے ہیں۔ کیا اس کا سبب یہ نہیں ہے۔ کہ حزب اختلاف مادر ملت فاطمہ جناح کا سہارا لے کر محض اقتدار حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اور مادر ملت بھی ابھی تک اس اہم معاملہ پر قطعی خاموش ہیں۔

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا (ادارہ)

(لاہور — اقبال اعجاز)

تعارف

جناب قاری محمد عیسیٰ صاحب مرحوم

از حکیم نواب دین صاحب (حیدر آباد)

جناب قاری محمد عیسیٰ صاحب سندھ کے ایک عظیم مجاہد و مبلغ تھے۔ آپ نے نہایت بے باکی و اخلاص سے سندھ میں تبلیغ اسلام کی خدمات انجام دیں۔ شرک، بدعات اور نام نہاد مذہبی پرویزیت و مودودیت وغیرہ کے خلاف نہایت سرگرمی سے کام کیا آپ سنت رسول کے خلاف کسی فعل کو برداشت نہیں کرتے تھے۔ اور جہاں بھی جاتے تھے۔ سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین و ہدایت فرماتے تھے

افسوس ہے کہ حضرت قاری صاحب مرحوم کا انتقال ہو چکا ہے۔ اور سندھ میں اس شان و دھڑلے کا عالم نظر نہیں آتا۔ میں ان کے خاندان کے افراد سے گذارش کروں گا۔ کہ وہ ان کے کام کو آگے بڑھائیں۔ اور ان کی کوئی یادگار قائم کریں۔

بریت

قاضی عبدالکریم صاحب رکن مرکزی مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام و مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی کے خلاف جو مقدمہ ای لے بی ٹانک کی عدالت میں ایک مدت سے زیر سماعت تھا۔ اس میں فاضل مجسٹریٹ نے قاضی صاحب محترم کو باعزت بری کر دیا ہے۔ اسی طرح مولانا احمد شعیب صاحب جامع العلوم محمدیہ ڈیرہ کے خلاف دفعہ ۱۰۸ کا جو استغاثہ چل رہا تھا۔ فاضل مجسٹریٹ نے اسے بھی خارج کر کے مولانا کو باعزت بری کر دیا ہے۔

جانسن، انتہائی ظالم و نا اہل

مشہور برطانوی فلسفی مسٹر برٹرینڈ رسل نے کہا ہے کہ صدر جانسن نے ویت نام میں بھرپور جنگ شروع کرنے کے فیصلہ سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ عالمی رائے عامہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ صدر جانسن کو امریکہ کا انتہائی ظالم و وحشی صدر قرار دے گی۔ انہوں نے امریکیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس مجنونانہ پالیسی کے خلاف سخت احتجاج کریں

افریشیائی کانفرنس

الجزیرہ میں ۲۹ جون کو دوسری افریشیائی کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں شرکت کی دعوت اب تک ۴۸ ملک منظور کر چکے ہیں۔

نماز

از جناب ماھر کرنالی. ہرنولی ضلع میانوالی

حق تعالیٰ سے محبّت کی نشانی ہے نماز
دین و دنیا میں کلید کامرانی ہے نماز

تحفۂ معراج ہے یہ مومنوں کے واسطے
اپنے بندوں پہ خدا کی مہربانی ہے نماز

ہے میانِ کافر و مسلم نشانِ امتیاز
کفر و ایماں میں تمیز درمیانی ہے نماز

باعثِ تسکین ہے یہ مضطرب دل کے لئے
واقعی سرمایۂ صد شادمانی ہے نماز

جامِ صحت ہے یہ گویا تندرستوں کے لئے
اور ضعیفوں کے لئے تابِ جوانی ہے نماز

سر کٹایا پر نہ چھوڑی حضرتِ شبیرؓ نے
سچ تو یہ ہے کہ حیاتِ جاودانی ہے نماز

ہم پہ لازم ہے، کریں ہر حال میں اس کو ادا
حشر میں پہلا سوالِ امتحانی ہے نماز

کیوں نہ اس کو باندھ لیں ہم دامنِ ایمان میں
بے بہا ہے اور متاعِ غیر فانی ہے نماز

اے خدا توفیق دے کرتے رہیں اس کو ادا
ہم مسلماں ہیں ہماری زندگانی ہے نماز

تو بھی اے ماھر خلوصِ قلب سے پابند ہو
حق کی جانب سے پیامِ شادمانی ہے نماز

حادثہ کی تحقیقات مکمل ہو گئی

متحدہ عرب جمہوریہ کے پراسیکیوٹنگ جنرل نے پی آئی اے کے حادثہ کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی قائم کی تھی۔ اس نے کام مکمل کر کے رپورٹ مرتب کرنا شروع کر دی ہے

ثقافتی معاہدہ

متحدہ عرب جمہوریہ اور پاکستان کے درمیان ایک ثقافتی معاہدہ پر صدر ایوب کے دورہ کے دوران دستخط ہو جائیں گے۔

صحیفۂ عالم

ممالک اسلامیہ کی خبریں

ہندوستان نے منافقانہ روش اختیار کر رکھی ہے

جکارتہ۔ انڈونیشیائی اخبار کے بارے میں دوغلی پالیسی پر صدر سوکارنو نے ہندوستان پر نکتہ چینی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں بتا چکا ہوں کہ ہندوستان کی منافقانہ روش سے سب آگاہ ہو چکے ہیں۔

انڈونیشیا کے نائب وزیر خارجہ

کراچی۔ انڈونیشیا کے نائب منسٹر [illegible] مختصر قیام کے لئے ۱۵ جون کی رات کو یہاں پہنچے اور ۱۶ جون کو تہران روانہ ہو گئے۔ ان کے ہمراہ انڈونیشی امور خارجہ کے ڈائرکٹر جنرل بھی تھے۔

چینی رضاکار ویت نام کی جنگ میں حصہ لینگے

ٹوکیو۔ عوامی جمہوریہ چین نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ویت نام میں لڑنے کے لئے اپنے رضاکار بھیجے گا۔

کمیونسٹ پارٹی کے سرکاری ترجمان پیپلز ڈیلی نے ایک مقالہ خصوصی میں لکھا ہے کہ ویت نام کے قومی محاذ نے بین الاقوامی امداد کی جو اپیل کی ہے۔ اس کے پیش نظر عوامی چین کو اس بات کا حق پہنچتا ہے کہ وہ جنوبی ویت نام کے باشندوں کی مدد کے لئے رضاکار بھیجے۔ یہ مقالہ خصوصی پیکنگ ریڈیو سے بھی نشر کیا گیا۔

متحدہ عرب جمہوریہ اور انڈونیشیا کو امریکی امداد بند کرنیکا فیصلہ

واشنگٹن۔ امریکی سینیٹ نے متحدہ عرب جمہوریہ اور انڈونیشیا کی موجودہ خارجہ پالیسی کے سبب ان دونوں ملکوں کو دی جانے والی امریکی امداد بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

قبرص میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے قیام میں توسیع

اقوام متحدہ (نیویارک) معتبر ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ سلامتی کونسل قبرص میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے قیام میں چھ ماہ کی توسیع کی اجازت دے گی۔ سلامتی کونسل کا اجلاس آئندہ منگل کو شروع ہو رہا ہے۔ جس میں قبرص کے متعلق سیکرٹری جنرل اوتھان کی رپورٹ پر غور کیا جائے گا۔

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مصالحت کرانیکی پیشکش

قاہرہ۔ روزنامہ الاہرام کے مطابق متحدہ عرب جمہوریہ نے پاکستان اور چین سے ہندوستان کے اختلافات دور کرانے کے لئے مصالحت کنندہ کے فرائض ادا کرنے کی جو پیشکش کی ہے۔ اس کا انڈونیشی ہندوستانی تعلقات سے کوئی تعلق نہیں۔ روزنامہ کے مطابق متحدہ عرب جمہوریہ دوسری افریشیائی کانفرنس کو کامیاب بنانے کی خاطر مصالحت کرانا چاہتا ہے اس کی خواہش ہے کہ کانفرنس میں اختلافی مسائل پر بحث نہ ہو۔ یہ کانفرنس ۲۹ جون کو الجزائر میں ہو رہی ہے۔

آزادی فلسطین کے لئے عربوں کو اسلحہ کی پیشکش

بیروت۔ چین اپنے حالیہ بیانات میں عربوں کے موقف کی پرزور حمایت کرتا رہا ہے۔ عربوں کی سب سے زیادہ پرزور حمایت چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے مشرقی افریقہ کے دورے کے بعد واپس وطن جاتے ہوئے دمشق میں اپنے بیان میں کی تھی جس میں انہوں نے اسرائیل کے وجود کے خلاف شدید جذبات کا اظہار کیا تھا۔

تحریک آزادی فلسطین کے صدر مسٹر احمد شکیری کے دورۂ چین کے بعد اس تنظیم کا ایک دفتر پیکنگ میں قائم کر دیا گیا ہے کسی غیر عرب ملک میں تحریک آزادی فلسطین کا یہ پہلا دفتر قائم کیا گیا ہے۔ بیروت کے ہفت روزہ اخبار الحوادث نے بتایا ہے کہ چین نے مذکورہ تنظیم کو اسلحہ و مالی امداد مہیا کرنے کی پیشکش بھی کی ہے۔ چین سے ایک غیر سرکاری وفد کویت کا دورہ کر چکا ہے۔

مراکش میں ہنگامی حالات

رباط۔ مراکش کے شاہ حسن دوم نے سیاسی تعطل ختم کرنے کے لئے ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے اور قانون سازی اور انتظامیہ کے تمام اختیارات خود سنبھال لئے ہیں۔ ملک میں یہ تعطل سیاسی پارٹیوں کی اقتدار کی جنگ سے پیدا ہوا ہے۔ شاہ حسن نے ایک نشری تقریر میں کہا ہے کہ مختلف پارٹیوں سے مشورہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مخلوط حکومت بنانا ممکن نہیں ہے۔ میں نے مختلف جماعتوں کو جو منصوبہ پیش کیا تھا۔ اس کے جواب میں ان پارٹیوں نے ایسے مطالبات اور شرائط پیش کی ہیں جو میں پوری نہیں کر سکتا۔

شاہ حسن نے کہا کہ پارلیمانی اکثریت کی بنیاد پر بھی مخلوط حکومت قائم کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ کیونکہ فضول بحث سے پارلیمنٹ مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ مراکش کے وزیر اعظم جناب احمد باہنینی نے آج اپنی حکومت کا استعفا شاہ حسن کو پیش کر دیا۔

روس و چین سے دوستی

پاکستان کے وزیر تعلیم قاضی انوار الحق نے کہا ہے۔ کہ روس و چین سے ہماری دوستی اسلامی ایشیا میں ایک نئے اور اہم باب کا اضافہ کرے گی۔ کیوں کہ اس سے مسلمانوں کو ان دونوں دوست ممالک میں اپنے نظریات کے اظہار و فروغ کا موقع ملے گا۔

اخبار وطن

صدر ایوب کا دورہ

صدر ایوب [illegible] الجزائر کے تاریخی دورہ پر روانہ ہو گئے۔ ۲۳ جون کو قاہرہ میں ۲۷ جون کو لندن۔ ۴ جولائی کو ایران اور ۹ جولائی کو وطن واپس آ جائیں گے۔ ان کی غیر موجودگی میں قومی اسمبلی کے اسپیکر مسٹر عبدالجبار خان قائم مقام صدر ہوں گے۔

اقوام متحدہ کو پاکستان کا انتباہ

حکومت پاکستان نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو کشمیر میں ہندوستان کے جارحانہ اقدامات سے مطلع کر دیا ہے۔ اور تنبیہ کی ہے کہ اگر حالات کی اصلاح نہ ہوئی تو جنگ بندی کا معاہدہ کالعدم ہو جائے گا۔

صدر کا ہندوستان کو انتباہ

دوسری قومی اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صدر محمد ایوب خان نے ہندوستان کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر ہندوستانی عوام اپنے لیڈروں کو جنگ کی راہ پر چلنے سے نہ روکیں گے۔ تو پاکستان کو بہ حیثیت ایک خود مختار قوم کیا کرنا ہے۔ پاکستان ملک کی خود مختاری و سالمیت کو محفوظ کرے گا۔

مجاہد فورس کا قیام

ایک سرکاری اعلان کے مطابق پاکستان میں باقاعدہ مجاہد فورس قائم کر دی گئی ہے جس میں ہر پاکستانی اپنا نام لکھوا سکتا ہے اس فورس کے عہدے بری فوج کے طرز پر ہوں گے۔

نیا آرڈیننس

صوبوں میں غنڈہ گردی پر کنٹرول کرنے کے لئے ایک نیا آرڈیننس نافذ کر دیا گیا ہے۔

مس فاطمہ جناح کا انکار

مس فاطمہ جناح نے کسی بھی سیاسی جماعت کی صدارت کرنے سے قطعی انکار کر دیا ہے۔ کونسل مسلم لیگ نے ان سے صدر بننے کی درخواست کی تھی۔ لیکن انہوں نے اسے مسترد کر دیا ہے۔ البتہ وہ اندر سرپرستی جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور ۲۰ جون کے ہونے والے کونسل لیگ کے اجتماع کراچی کو خطاب کرنے کی دعوت بھی انہوں نے مان لی ہے۔

انگلستان جانے والے پاکستانی

پاکستان نے برطانوی حکومت کے اس فیصلے پر تشویش و ناراضگی کا اظہار کیا ہے جس میں پاکستان سے نقل وطن کر کے انگلستان جانے والے پاکستانیوں پر مزید پابندیاں لگائی گئی ہیں۔

حلقہ تدبر قرآن کا دوسرا اسیشن

مولانا امین احسن صاحب اصلاحی کی زیر نگرانی حلقہ تدبر قرآن کا دوسرا اسیشن ۲۰ جون سے شائع ہو گیا ہے۔ شائقین و طالبین حلقہ کے مرکز واقع [illegible] لاہور سے رجوع کریں۔

قانون ساز ایوانوں میں

قومی اسمبلی

پرانی قومی اسمبلی ۷ جون ۸ کے درمیانی رات کے بارہ بجے ختم ہو گئی اور ۸ جون کو نئی قومی اسمبلی معرض وجود میں آ گئی اسی دن ارکان اسمبلی نے حلف وفاداری اٹھایا۔ مسٹر عبدالجبار خاں قومی اسمبلی کے اسپیکر منتخب ہوئے۔ سینیئر ڈپٹی سپیکر چودھری فضل الٰہی اور ڈپٹی سپیکر مولانا عبدالمتین ہوئے۔ یہ تینوں انتخاب بلا مقابلہ ہوئے۔

قومی اسمبلی میں متحدہ حزب اختلاف کا گروپ قائم ہو گیا ہے۔ جس کے لیڈر مسٹر نورالامین منتخب ہوئے۔ ڈپٹی لیڈر شاہ عزیزالرحمٰن ہیں۔

عارف افتخار۔ مسیح الرحمان اور ابوالقاسم اگرچہ مخالف بنچوں پر بیٹھے ہیں۔ لیکن مسٹر نورالامین کی لیڈرشپ کے خلاف اس لئے متحدہ حزب اختلاف گروپ میں شامل نہیں ہوئے۔

سولہ مرکزی پارلیمانی سیکرٹریوں کا تقرر عمل میں آیا آٹھ مغربی پاکستان سے اور آٹھ مشرقی پاکستان سے۔

قومی اسمبلی میں ایک آزاد گروپ قائم ہو جانے کا بھی امکان ہے۔ کیپٹن ایس اے ایچ زیدی (آزاد) نے بتایا ہے۔ کہ گروپ کے ارکان کی تعداد تقریباً تیرہ ہو گی۔

۱۲ جون کو قومی اسمبلی سے صدر ایوب نے خطاب کیا اور مختلف مسائل پر قومی نقطۂ نگاہ کی وضاحت کی۔

وزیر قانون ایس، ایم ظفر نے آئین میں ترمیم کا تیسرا بل پیش کیا۔ جس کا منشاء قومی و صوبائی اسمبلیوں کا رکن بننے کے لئے اہلیت و نا اہلیت کا تعین ہے۔

طوفان اور فضائی حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کے لئے قومی اسمبلی میں دعائے مغفرت اور فاتحہ خوانی کی گئی۔ وزیر قانون نے بتایا۔ کہ نئی قومی اسمبلی ۱۲ آرڈیننسوں کی توثیق کرے گی

وزیر خزانہ مسٹر شعیب نے بتایا ہے کہ آئندہ سال کے بجٹ پر ۱۶ جون سے ۱۹ جون تک تین دن بحث جاری رہے گی۔

۱۴ جون کو قومی اسمبلی میں آئندہ سال کا بجٹ پیش کیا گیا

تیسرے ترمیمی بل پر نکتہ چینی قومی اسمبلی میں اس وقت جو تیسرا ترمیمی بل پیش ہے۔ اس پر جناب محمود علی قصوری نے سخت نکتہ چینی کی ہے اور اسے آئین میں براہ راست مداخلت بتایا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس بل کا مقصد ایسے لوگوں کی رکنیت اسمبلی برقرار رکھنے کی کوشش ہے۔ جن کی اہلیت کو چیلنج کیا گیا ہے۔ اس وقت متعدد ارکان کی اہلیت رکنیت کو رٹ درخواستوں کے ذریعہ چیلنج کیا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ قومی اسمبلی کے اسپیکر جناب عبدالجبار صاحب کی حیثیت کو بھی اعتزازالدین نے چیلنج کر رکھا ہے۔ نئے ترمیمی بل کے منظور ہو جانے سے ان سب کے لئے گنجائش نکل سکتی ہے۔ موجودہ حالات میں صرف مغربی پاکستان اسمبلی کے تقریباً پچاس ارکان نا اہل قرار دیئے جا سکتے ہیں۔

مغربی پاکستان اسمبلی

مغربی پاکستان کی نئی اسمبلی کے اجلاس بھی شروع ہو گئے ہیں۔ خان حبیب اللہ خاں مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر منتخب ہوئے۔

اسپیکر مسٹر محمد انور منتخب ہوئے۔ موصوف سابقہ مغربی پاکستان اسمبلی کے بھی سپیکر تھے۔ مسٹر عمر جان خان ایڈووکیٹ سینیئر ڈپٹی اسپیکر اور مسٹر احمد میاں سومرو جونیئر ڈپٹی اسپیکر منتخب ہوئے۔ یہ تینوں انتخاب بلا مقابلہ ہوئے۔

وزیر خزانہ مغربی پاکستان نے صوبائی اسمبلی میں ۱۵ کروڑ ۳۴ لاکھ کا ضمنی بجٹ پیش کیا۔

وزیر برائے ریلوے ملک محمد حیات خاں نے ریلوے کا بجٹ پیش کیا۔ جس کے مطابق آئندہ سال ریلوے کو ۵۹ کروڑ ۲۶ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہو گی۔ اور ۵۲ کروڑ ۷۶ لاکھ کا خرچ ہو گا۔ ۶ کروڑ پچاس لاکھ کی بچت ہو گی۔

چار ارکان پر مشتمل ایک ننھی منی سی حزب اختلاف بھی صوبائی اسمبلی میں قائم ہو گئی ہے۔

سابقہ صوبائی اسمبلی کی کارگذاری

سابقہ مغربی پاکستان اسمبلی نے اپنی میعاد زندگی کے دوران ۸۴ سرکاری بل اور ۱۰ غیر سرکاری بل منظور کئے۔ ۲۹ غیر سرکاری بل مسترد کئے۔ ۷۵ آرڈیننسوں کی توثیق کی۔ استحقاق کی ۱۱۶ تحریکوں میں سے ۳ پر بحث ہوئی۔ التواء کی ۹۲۴ تحریکوں میں سے ۱۲ پر بحث ہوئی۔ ۹۵ قراردادوں میں سے ۱۲ منظور ہوئیں۔ ارکان نے ۴۹۵۵ نشان زدہ ۷۸۴ غیر نشان زدہ اور ۲۲۳ تھوڑے وقفے کے سوالات پوچھے باقی جو بل اور کارروائی ابھی اسمبلی میں باقی تھی۔ وہ سابقہ اسمبلی کے خاتمہ کے ساتھ کالعدم ہو گئے۔

سیاسی جماعتوں سے عوام کی مایوسی

قومی اسمبلی میں متحدہ حزب اختلاف کے لیڈر مشرقی پاکستان کے نورالامین نے اپنے ایک انٹرویو میں ۱۴ جون کے اخبار جنگ کراچی کے مطابق کہا ہے۔ کہ گذشتہ انتخابات سیاسی جماعتوں کے کردار سے عوام مایوس ہو گئے ہیں۔ حزب اختلاف کے نمائندوں کے مقابلہ میں ہر جگہ حزب اختلاف کی کسی دوسری جماعت کے نمائندے کھڑے تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ سیاسی جماعتوں کی بحالی سے جمہوری تحریک کو زبردست دھکا لگا ہے۔

بھارت کا انحراف انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے کہا ہے۔ بھارت نے پہلی افریشیائی بنڈونگ کانفرنس کے نصب العین سے غداری کی ہے۔ اور وہ اپنے سیاسی و روحانی قائد مہاتما گاندھی کی تعلیمات سے بھی انحراف کئے ہوئے ہے

کم سے کم بنیادی تنخواہ پی ڈبلیو آر یونین نے صوبائی اسمبلی کے اراکین کو ایک

مشرقی پاکستان اسمبلی

مشرقی پاکستان کی نئی اسمبلی کا اجلاس بھی شروع ہو چکا ہے عبدالحمید چودھری اسپیکر منتخب ہوئے۔ سینیئر ڈپٹی اسپیکر مسٹر پردھان اور جونیئر ڈپٹی اسپیکر مسٹر سلیم الاعظم منتخب ہوئے انتخاب مقابلہ کے ساتھ ہوا

مشرقی پاکستان کے وزیر صحت مسٹر عطاءالرحمٰن مستعفی ہو گئے۔ وزیر خزانہ مسٹر ایم این ہدیٰ نے مشرقی پاکستان اسمبلی میں سنہ ۶۵-۱۹۶۴ء کے لئے ۱۵ کروڑ ۱۰ لاکھ کا ضمنی بجٹ پیش کیا

وزیر خزانہ نے ریلوے بجٹ بھی پیش کیا۔ جس کے اخراجات کا تخمینہ ۷ لاکھ ۵۵ ہزار روپیہ ہے۔

مشرقی پاکستان اسمبلی کے اسپیکر نے ۱۱ تحریک ہائے التواء مسترد کر دی ہیں۔

یادداشت پیش کی ہے۔ جس میں ان سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ریلوے کے ایک لاکھ ۲۴ ہزار ادنیٰ ملازمین کے مطالبات تسلیم کرنے میں مدد دیں۔ یادداشت میں کم سے کم مطالبۂ تنخواہ ایک سو روپیہ کا ہے۔

عبدالغفور گرفتار ریلوے یونین کے جنرل سیکرٹری شیخ عبدالغفور کو تین ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا ہے۔ وہ نئے ریلوے بجٹ کے سلسلے میں صوبائی اسمبلی کے سامنے ارکانِ اسمبلی کو ایک پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے۔

نکرومہ کا انتخاب گھانا کی پارلیمنٹ نے صدر نکرومہ کو زندگی بھر کے لئے صدر منتخب کر لیا ہے۔

روس کا اعلان اخبار ازویستیا نے لکھا ہے کہ روس ہر حال میں سوشلسٹ ملکوں کی موجودہ سرحدوں کو ہر قیمت پر برقرار رکھے گا، اور اس کی حفاظت کی جائے گی

چینی رضاکار ویت نام میں عوامی جمہوریہ چین نے اعلان کیا ہے کہ وہ ویت نام میں لڑنے کے لئے اپنے رضاکار بھیجے گا۔

کانگرس کی بدعنوانیاں اور گاندھی جی راجگوپال آچاریہ نے کہا ہے کہ اگر مہاتما گاندھی کو کانگرس کی بدعنوانیوں کا اندازہ ہو جاتا تو وہ تحریک آزادی سے دستبردار ہو جاتے

متحدہ عرب جمہوریہ اور ہندوستان میں اختلاف رائے

قاہرہ۔ ۲۸ جولا۔ پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے خصوصی نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ قاہرہ کے اخبارات نے شاستری کے دورہ کے دوران پہلی بار اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ اور ہندوستان بین الاقوامی مسائل پر یکساں نقطۂ نگاہ نہیں رکھتے۔ قاہرہ کے سرکردہ اخبار الاہرام نے کہا ہے کہ دونوں حکومتوں کے درمیان اختلاف موجود ہیں۔ تاہم باہمی دوستی اور احترام کا رشتہ قائم ہے۔

সপ্তাহিক PHONE No. 67715 WEEKLY REGD. L. No. 7132

তরজুমানেইসলাম TARJUMAN-E-ISLAM

লাহোর LAHORE Price 12 Paisse

شمارہ ۲۴ | ۱۷ صفر ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۸ جون ۱۹۶۵ء | جلد ۵

اظہار تعزیت

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی طرف سے حضرت مولانا قاری اصغر علی صاحب خادم خاص حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر شدید رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اساتذہ وطلباء نے حضرت قاری صاحب مرحوم کی مغفرت و رفع درجات کے لئے ایصال ثواب و دعائیں کیں۔

دارالعلوم نے العلامہ بشیر الابراہیمی صدر جمعیتہ علماء الجزائر کے سانحۂ وفات کو بھی بڑے صدمہ کے ساتھ سنا۔ مرحوم الجزائر کی جنگ آزادی کے زبردست قائد، مجاہد تھے اور حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف تلمذ بھی رکھتے تھے۔ یہ بات انہوں نے اپنے عالمی دورہ کے دوران ۱۳۷۵ھ میں جب وہ دارالعلوم اکوڑہ خٹک میں ہی تشریف لائے تھے، بتائی تھی۔

ڈیرہ غازی خاں

مولانا عبدالکریم صاحب روجھان سے اطلاع دی ہے کہ صوفی اللہ وسایا صاحب ناظم تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خاں کی والدہ محترمہ وفات پا گئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا کرے۔ اور صوفی صاحب کو صبر کی توفیق دے۔ آمین!

سرگودھا میں مجلس شوریٰ کا اجلاس

جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۰ جولائی مطابق ۱۰ ربیع الاول دفتر جمعیتہ علماء اسلام سرگودھا میں منعقد ہوگا۔ مفصل پروگرام آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔

ایک قابل توجہ ضروری گذارش

مرکزی دفتر جمعیتہ علماء اسلام کی افادیت وضرورت کا احساس، جمعیتہ کے سب ہی بزرگوں اور وابستگان کو ہے۔ مرکزی دفتر سے پورے ملک کی تنظیم کی نگرانی کرنا، ان سے رابطہ قائم رکھنا، انہیں بروقت ضروری ہدایات ومعلومات فراہم کرتے رہنا، ان کے لئے مختلف پروگرام طے کرانا، ضروری اجتماعات وغیرہ کے لئے انہیں آمادہ وتیار رکھنا، مرکزی دفتر میں ہر شاخ جمعیتہ کا مکمل ریکارڈ ہونا۔ ان سے باقاعدہ مراسلت جاری رکھنا۔ ملک کے اخبارات وپریس کو جمعیتہ کی کارگذاریوں سے ہر دم باخبر رکھنا۔ ہر پیش آمدہ معاملہ پر فوراً اکابرین جمعیتہ کا ردعمل معلوم کرکے اس کی ملک بھر میں عام نشر واشاعت کرنا وغیرہ وغیرہ یہ ایسے کام ہیں جو فی زمانہ کسی تنظیم وتحریک کی کامیابی کے لئے لابدی ہیں۔ ان کے لئے کارکن عملہ کی بھی ضرورت ہے اور متعلقہ سامان نشر واشاعت وغیرہ کی بھی۔ اور اس کے لئے کم از کم پندرہ صد روپیہ ماہانہ اخراجات کا تخمینہ ہے۔ جسے اگر ایک سال تک پورے ملک کے وابستگان جمعیتہ انفرادی واجتماعی طور پر برداشت کرلیں۔ تو انشاء اللہ ایک سال کے عرصہ میں ان اخراجات کے لئے دفتر آئندہ کے واسطے خود کفیل بن سکتا ہے۔ اسے ایک الگ اور خصوصی مد کے طور پر ہی چلایا جاسکتا ہے۔

(کمال)

پردہ اُٹھ رہا ہے — بقیہ صفحہ اوّل

ایسے افکار پیش کئے گئے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس منصب کے نااہل تھے۔ دیانت سے عاری اور اسلام میں بدعت ملوکیت کے آغاز کے محرک۔ اپنے ان خیالات کو چند تاریخی حوالوں سے مستند بھی بنایا گیا ہے۔ جبکہ ایک محقق تو کیا ادنیٰ درجہ کا تاریخ کا طالب علم بھی بشرطیکہ دیانتدار ہو، ان حوالوں پر شیعی اثرات کے غلبہ کو بادنیٰ تامل پہچان سکتا ہے۔ اگر استناد کے لئے ایسے ہی حوالے قابل اعتبار ہوں، تو ہمیں کل اس اطلاع بد کے سننے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ کہ حضرت صدیق وحضرت فاروق بھی اسلام کی منشاء اور ڈگر سے ہٹ گئے تھے۔ آخر کتابوں میں تو ان کے بارے میں بھی ایسی بہت سی باتیں مل سکتی ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ آج کل مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو مغربی جمہوریت اور اس کا پارلیمنٹری نظام بہت زیادہ عزیز ہے۔ اس کی خاطر انہیں عورت کی سربراہی کے جواز کا موقف بھی اختیار کرنا پڑ گیا تھا۔ لیکن کیا یہ جمہوریت اتنی بلند وبالا ہے۔ کہ اس کی خاطر حضرت عثمانؓ جیسے صحابی رسول خلیفۂ راشد، داماد پیغمبر اور شہید ومظلوم کے دامن عظمت کو چاک کردیا جائے۔

معاصر عزیز ہفت روزہ شہاب نے اپنے ایک گذشتہ شمارہ ۱۲ جون کے پرچہ میں اس تخیل جدید پر جو سراسر ایچ جی ویلز وغیرہ مستشرقین سے اخذ کیا گیا ہے۔ بروقت اور بجا طور پر گرفت کی ہے۔

"شہاب" کے مدیر محترم کو مودودی صاحب کے متبعین میں کسی رجل رشید کی تلاش ہے لیکن ہمارے اندازے کے مطابق ان کی یہ تلاش بے سود ہے۔ البتہ اگر اس انکشاف سے وہ لوگ سبق حاصل کرلیں۔ جو مودودی صاحب کے افکار پر علماء کی گرفت وتنقید کا برا منایا کرتے ہیں تو یہ بسا غنیمت ہوگا۔ اور اگر ابھی انہیں کچھ اور انتظار کرنا ہے۔ تو انتظار کرلیں شاید یہ سلسلہ حضرت عثمان سے بھی گذر کر آگے چلا جائے۔ پھر ان کی سمجھ میں آئے کہ علماء سچ کہتے تھے۔ پانی تو اب بھی سر سے گذر رہا ہے۔ لیکن شاید اس وقت تک میناروں سے بھی گذر چکا ہو۔

نقد ونظر

مفتاح القرآن - ۵ حصے

تالیف مولانا محفوظ الرحمٰن صاحب نامی قیمت ۵ روپے۔ پاکستان میں ملنے کا پتہ:۔ مدرسہ رحمانیہ چاہ رحموں والا معرفت رفیق بوٹ ہاؤس عارف بازار بورے والا ضلع ملتان۔

قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنا مسلمانوں کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ قرآن کو سمجھنے سے ان کی دنیا بھی درست ہوسکتی ہے اور آخرت بھی لیکن اس کے لئے پوری عربی زبان جاننا ہر کہ ومہ کے بس کا کام نہیں ہے۔ عام مسلمانوں نے ہمیشہ اس مشکل کو بڑی شدت سے محسوس کیا ہے۔ اور انہیں اپنی اس محرومی پر افسوس رہا ہے۔ لیکن زیر نظر کتاب جو صرف پانچ حصوں پر مشتمل ہے۔ اس مشکل کو بالکل آسان بنانے والی ہے۔ معمولی اردو خواں صرف ان پانچ حصوں کو پڑھ لینے کے بعد قرآن کی عربی کو اچھی طرح سمجھنے لگتا ہے۔ اور بڑی آسانی سے قرآن کے معانی ومطالب کو جاننے لگتا ہے۔ اس کتاب کی تالیف وقت کے اصل علماء نے فرمائی ہے۔ نہایت مفید خدمت دین ہے۔ جسے مصنف مرحوم نے انجام دیا۔ تمام مسلمانوں کو اس سے بیش از بیش فائدہ اٹھانا چاہیئے

چو این لائی کراچی میں

تنزانیہ سے اپنے وطن جاتے ہوئے چین کے وزیراعظم چو این لائی کراچی میں دو گھنٹے ٹھہرے۔

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) رجسٹرڈ ایل نمبر

بیادگار شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگران اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت بارہ نئے پیسے

جلد ۸ ⊙ جمعہ ۱۶ شوال المکرم ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۹ فروری ۱۹۶۵ء ⊙ نمبر ۱۸

مولانا غلام غوث صاحب قومی اسمبلی کا انتخاب لڑینگے

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مانسہرہ کے اہم اجلاس کا فیصلہ

مفکر اسلام مفتی محمود صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے دوبارہ انتخاب لڑینگے (خبر صفحہ ۴ پر)

حضرت مولانا پیر محمد شاہ صاحب امروٹی سکھر سے قومی اسمبلی کا انتخاب لڑینگے (خبر صفحہ ۴ پر)

دس فروری ۱۹۶۵ء کو مانسہرہ میں تحصیل مانسہرہ کی جمعیتہ علماء اسلام کا غیر معمولی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحی صاحب خطیب مانسہرہ منعقد ہوا۔ جس میں خاکی۔ بالاکوٹ۔ بفہ۔ مانسہرہ۔ منڈیار۔ پھگلہ وغیرہ کے علماء اور بخیر مسلمانوں نے شرکت کی۔ اجلاس نے بالاتفاق مانسہرہ تحصیل کی قومی اسمبلی کی سیٹ کے لئے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو انتخاب لڑنے کا فیصلہ کیا اور مختلف علاقوں کے لئے مختلف علماء کے وفود دورہ کرنے کے لئے تجویز ہوئے۔

اجلاس میں تمام سیاسی پارٹیوں سے اور عوام سے درخواست کی گئی کہ اسلامی آئین کی تیاری اور تاسیس پاکستان کے مقصد کی خاطر مولانا ہزاروی کو بلا مقابلہ کامیاب کرایا جائے۔ اجلاس میں صدر محمد ایوب خاں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اب اسلامی قوانین کے بارہ میں اپنے وعدوں کو ایفاء کریں۔ ایک اور قرارداد میں تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی جمعیتہ علماء اسلام نے مولانا غلام غوث صاحب اور بعض دوسرے امیدواروں کو جمعیت کا ٹکٹ دے دیا ہے۔

(عبدالقیوم ناظم دفتر جمعیتہ علماء اسلام مانسہرہ)

حضرت مولانا تاج محمود صاحب امروٹی رح

ابوبکر شبلی

عمدۃ العارفین حضرت مولانا ابوالحسن تاج محمود صاحب امروٹی رحمۃ اللہ علیہ سرزمین سندھ کے عظیم روحانی پیشوا اور مشہور سیاسی وسماجی رہنما تھے۔ وادی سندھ کے ماضی قریب میں جو بزرگ ہستیاں اور مشہور دینی و ملی شخصیتیں گذری ہیں۔ حضرت مولانا امروٹی ان سب میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔

آپ کی ولادت قصبہ وبیال تحصیل روہڑی ضلع سکھر میں ہوئی۔ آپ کی تاریخ تولد متعین نہیں ہو سکی۔ اندازہ یہ ہے کہ آپ ۱۸ ویں صدی کے نصف آخر کے ابتدائی سالوں میں پیدا ہوئے۔ آپ حسب نسب کے لحاظ سے سید تھے آپ کا خاندان اپنے علاقہ میں رشد و ہدایت کا مرکز تھا۔ آپ کے والد حضرت مولانا سید عبدالقادر صاحب علوم ظاہریہ و باطنیہ میں باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کے مراحل اپنے والد کے ہاں طے کئے۔ اور علوم ظاہریہ کی تکمیل حضرت مولینا عبدالقادر صاحب پنھوارو تحصیل نوشہرو فیروز ضلع سکھر کے ہاں کی۔ علوم شرعیہ کے حصول کے بعد آپ علوم باطنیہ حاصل کرنے کے لئے قدوۃ العارفین سید السالکین حضرت حافظ محمد صدیق صاحب بھرچونڈوی کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور سلسلہ ... کے بعد نہایت قلیل عرصہ میں خرقہ خلافت سے نوازے گئے۔ جب آپ روحانی تربیت کے سلسلہ میں بھرچونڈی شریف میں مقیم تھے۔ انہی دنوں حضرت مولانا عبیداللہ صاحب سندھی بھرچونڈی شریف آئے۔ اور حضرت حافظ صاحبؒ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے یہیں دونوں حضرات کا ایک دوسرے سے تعارف ہوا۔ اور یہ تعارف آگے چل کر اشاعت اسلام اور احیائے ملت کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔ یہ ۱۸۸۷ء کا واقعہ ہے۔

حصول خلافت کے بعد آپ نے اپنے مرشد کے حکم سے امروٹ شریف تحصیل گڑھی یاسین ضلع سکھر کو اپنا مستقل مسکن بنایا۔ اور دعوت الی اللہ و دعوت الی الاصلاح کے لئے ہمہ تن مشغول ہو گئے۔ امروٹ میں آپ کے ابتدائی ایام نہایت عسرت میں گذرے تھے۔ کئی کئی اوقات آپ کو فاقے ہوتے اور بعض دفعہ آپ صرف ساگ پات پر اکتفا کرتے۔ لیکن آپ عزم و عمل کا پیکر بن کر دعوت و عزیمت کے کام میں برابر مصروف رہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ آپ کی طرف عوام کے رجوع میں بھی اضافہ ہوتا گیا اور نہایت قلیل عرصہ میں امروٹ شریف دعوت الی اللہ کا ایک عظیم مرکز بن گیا۔ امروٹ شریف میں عوامی ضروریات کے پیش نظر آپ نے ایک وسیع مسجد کی بنیاد رکھی اور کچی مٹی سے تعمیر کرائی۔ اس میں آپ دوسرے خدام کے ساتھ مل کر کام کرتے اور کسی قسم کا امتیاز نہ برتتے تھے۔

جب مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی۔ آپ نے حفظ قرآن اور ناظرہ کے لئے مسجد کے اندر ہی ایک مدرسہ کھولا۔ جس کے تمام اخراجات کے آپ خود ذمہ دار تھے۔ ۱۳۰۶ھ میں سید السالکین حضرت حافظ محمد صدیق بھرچونڈوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے آپ ہمہ وقت مغموم اور متفکر رہنے لگے۔ اس المیہ نے آپ کے اندر شعر و شاعری کو جنم دیا۔ آپ نے اپنی شاعری کا آغاز نعتیہ کلام سے کیا۔ مدح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے سندھی زبان میں جو اشعار کہے ہیں وہ آج تک عوام میں بے حد مقبول ہیں۔ اپنے بیٹے سید ... شاہ کی عین نوجوانی کی موت نے آپ کی شاعری میں اور اضافہ کیا۔ آپ نے فارسی کی "یوسف زلیخا" کی طرز پر سندھی زبان میں "پریت ناموں" کے نام سے ایک منظوم کتاب لکھی۔ یہ کتاب عوام و خواص میں بے حد مقبول ہوئی ہے۔ آج تک اس کے کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں آپ نے سورۂ یٰسین کا سندھی زبان میں منظوم ترجمہ بھی کیا ہے۔ یہ ترجمہ بھی طبع ہو چکا ہے۔

۱۳۰۸ھ میں حضرت مولانا عبیداللہ صاحب سندھی رحمۃ اللہ علیہ دیوبند سے فارغ التحصیل ہو کر سندھ میں واپس آئے۔ آپ کی آمد سے دو دن قبل حضرت حافظ محمد صدیق صاحب بھرچونڈویؒ اس دار فانی سے رخصت ہو چکے تھے۔ آپ بھرچونڈی شریف سے ہوتے ہوئے سیدھے امروٹ شریف آئے اور یہیں مستقل سکونت کا ارادہ کیا۔ حضرت مولانا امروٹی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے ارادہ کو بہت پسند کیا اور رہنے کی تمام سہولتیں مہیا کر دیں۔ حضرت مولانا امروٹی نے آپ کی شادی کرا دی۔ اور آپ کی والدہ کو پنجاب سے بلوا لیا نیز آپ کے لئے عربی کتابوں کا ایک بہترین ذخیرہ جمع کیا جس میں مصر، استنبول اور قاہرہ کی اہم نادر کتابیں تھیں۔ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب سندھیؒ مسلسل سات سال تک نہایت سکون و اطمینان سے امروٹ شریف میں قیام پذیر رہے۔ اس دوران آپ نے ایک دارالعلوم کھولا جس میں علوم اسلامیہ عربیہ خصوصاً فلسفہ ولی اللّٰہی کی تعلیم دیتے رہے۔ آپ نے امروٹ شریف میں ایک مطبع بھی قائم کیا۔ جس میں سندھی زبان میں کئی دینی کتابیں چھپیں۔ اسی پریس سے "ہدایۃ الاخوان" نامی سندھی زبان میں ایک دینی ماہنامہ بھی کچھ عرصہ تک شائع ہوتا رہا۔

انہی دنوں حضرت مولانا امروٹیؒ نے سندھی زبان میں ترجمہ قرآن شروع کیا۔ جسے کئی سال کی جد وجہد کے بعد آپ نے شائع کرایا۔ اس ترجمہ کے کام میں دیگر متعدد علماء کے علاوہ حضرت مولانا سندھیؒ ...

مشورے لیتے رہے۔ یہ ترجمہ آپ کی زندگی ... ہو کر شائع ہوا۔ اور بہت زیادہ مقبول ہوا۔ ... کے بعد یہ ترجمہ حضرت مولانا احمد علی صاحب ... علیہ کی سرپرستی میں انجمن خدام الدین ... لاہور سے شائع ہوتا رہا۔ اور اب بھی یہی انجمن ... اشاعت میں مصروف ہے۔

گو حضرت مولانا عبیداللہ سندھی سات ... بعد امروٹ شریف سے پیر جھنڈو سندھ منتقل ... لیکن امروٹ شریف سے آپ کا رابطہ برابر ... آپ نے حضرت مولانا شیخ الہندؒ کو حضرت ... سے متعارف کرایا۔ اور حضرت شیخ الہند ... شریف تشریف لائے۔ اسی طرح حضرت مولانا ... دیوبند تشریف لے گئے۔ اور مدرسہ دیوبند ... سالہ جوبلی کے جشن میں بھی شریک ہوئے۔

۱۳۳۳ھ میں حضرت مولانا شیخ الہند ... جب حضرت مولانا سندھیؒ نے کابل جانے ... تو حضرت مولانا امروٹیؒ نے ان کو وہاں تک پہنچ... کی مدد کی۔ کابل جانے کے بعد بھی حضرت ... نے امروٹ شریف سے رابطہ قائم رکھا۔ جو ... جو ریشمی خطوط اندرون ہند بھیجے تھے۔ ان ... خط حضرت مولانا امروٹیؒ کے نام تھا۔ جو ... نامی ایک شخص لایا تھا۔ حکومت کو اس خط کا ... ہو گیا۔ آپ کو نظربند کر کے کراچی بلوایا گیا۔ ... نے اس سلسلہ میں آپ سے سوال و جواب ... کافی ثبوت نہ ملنے پر آپ کو رہا کرنے پر ... اس نظربندی سے آپ کی سیاسی زندگی ... آغاز ہوا۔ اس کے بعد جتنی بھی عوامی اور ... اٹھیں۔ آپ نے باقاعدہ ان میں حصہ لیا۔ تحریک ... آپ سندھ میں سب سے پیش پیش تھے۔ ... کے دوران امروٹ شریف سندھ کا عظیم ... بن گیا۔ تحریک سے متعلق تمام امور آپ کے ... ہی طے ہوتے تھے۔ اس تحریک کو کامیاب ... لئے آپ نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود ... سندھ کے دورے کئے۔ آپ دیوبند، دہلی ... اور اجمیر شریف گئے۔ اور کئی جلسوں کی صد... ترک موالات کو کامیاب بنانے کے لئے ... بڑے جوش و خروش سے سندھ کے ... اور اس مقصد میں آپ کو نمایاں کامیابی ... عثمانیہ کے بقا کے لئے مسلمانان پاک و ہند ... طرف جو احتجاجی ہجرت کی۔ آپ اس کے ... تھے۔ آپ مہاجرین کی اسپیشل ٹرین کے ... پشاور تک گئے۔ لیکن یہ سکیم کامیاب ... آپ بادل ناخواستہ وطن آ گئے۔

تحریک خلافت کے بعد آپ جمعیۃ ... سے منسلک ہو گئے اور تا زیست اس جماعت ... مل کر کام کرتے رہے۔ احیائے ملت ...

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۹ فروری ۱۹۶۵ء

ہندوستان کے مظلوم مسلمان

روزنامہ کوہستان لاہور کی کسی گزشتہ اشاعت میں درج ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔

ہندوستان میں گزشتہ فرقہ وارانہ فسادات بعد سے ہندوستانی مسلمانوں کو دوسرے مذاہب میں شامل کرنے کی مہم بڑے زور شور سے شروع کر دی گئی ہے۔ بودھ، ہندو اور عیسائی مشنریوں نے انہیں اسلام ترک کرکے دوسرے مذاہب اختیار کرنے کی کھلی دعوت دینا شروع کر دی ہے۔ یہ مشنری مسلمانوں کو اس بات کے قائل کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ مسلمان رہتے ہوئے نہ ان کی جان محفوظ ہے۔ نہ مال نہ آبرو، اس لئے اب ان کے سامنے دو ہی راستے ہیں۔ یا تو اپنے مال، جان اور آبرو کی قربانی کرتے رہیں اور یا اپنے اسلاف کا مذہب چھوڑ دیں۔ ایک اطلاع کے مطابق معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں ایک لاکھ سے زائد مسلمان عیسائی بن چکے ہیں۔ اور مسلمان لڑکیوں کا ہندوؤں سے شادی کر لینا اب ایک عام رواج بنتا چلا جا رہا ہے"۔

حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کے مظلوم مسلمانو مسئلہ بڑا ہی مشکل اور نازک مسئلہ ہے۔ جب سرحد پار سے اس طرح کی کوئی خبر موصول ہوتی ہے تو انتہائی دکھ ہوتا ہے۔ ان کی مظلومیت کے دکھ درد سن کر دل و دماغ مجروح ہو جاتے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کب ان کے مصائب اور مشکلات ختم ہوں گے۔

اس سلسلہ میں ہندوستان کے مسلمان اپنے مستقبل کی بہتری کے لئے کیا سوچتے ہیں۔ بقائے عزت اور بقائے ایمان کے لئے کیا کچھ کر رہے ہیں یہ ایک الگ بحث ہے۔ اس وقت جو کچھ عرض کرنا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تقسیم سے قبل ہندو پاکستان کے دس کروڑ مسلمان ایک اکائی کی طرح تھے۔ ان سب کی تکلیف اور خوشی ایک تھی۔ جہاں کہیں بھی کسی مسلمان کو دکھ درد پہنچتا تھا۔ پورے دس کروڑ مسلمانوں پر اس کا رد عمل ظاہر ہوتا تھا۔ نہ صرف ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے بلکہ دنیائے اسلام میں جہاں کہیں بھی مسلمانوں پر کوئی آفت آتی تھی۔ ہندوستان کے مسلمان اس دکھ کو اپنا دکھ سمجھتے ہوئے تڑپ جایا کرتے تھے۔

مسلمانوں کے اسی باہمی جذبۂ اخوت نے مسلمانوں کو بالآخر منظم و متحد کیا اور وہ ملک کی آزادی کے لئے جدوجہد کرنے لگے۔ اسی باہمی اخوت اور ہمدردی کے جذبہ نے انہیں انگریز اور ہندو دونوں سے بیزار کرکے ایک علیحدہ وطن کے مطالبہ پر آمادہ کیا۔ اور اسی ضرورت کے تحت وہ اس وطن کے حصول کے لئے جدوجہد کرتے ہوئے کامیاب ہوئے اور پاکستان معرض وجود میں آیا۔

اس وقت پانچ کروڑ مسلمان ہندوستان میں ہیں۔ یہ وہی مسلمان ہیں۔ جو ہمارے ساتھ جدوجہد آزادی میں شریک تھے۔ ہم سب نے مل کر اس غیر ملکی حکومت کے خلاف نعرہ لگایا تھا۔ تاکہ انگریز ملک سے نکل جائے۔ اور ہم سب آزاد ہو کر چین کی زندگی بسر کریں گے۔ ہمیں آزادی مل گئی اور وہ ہماری خواہش کے مطابق پاکستان کی صورت میں مل گئی۔ لیکن ہم میں سے آدھے کے قریب مسلمانوں کی غلامی کی زنجیریں پہلے سے زیادہ سخت ہوگئیں۔ وہ اگر پہلے سفید فام انگریز کے غلام تھے۔ تو اب سیاہ فام ہندو کے غلام ہیں۔ اس وقت اگر وہ غلامی کی ذلت کی زندگی بسر کرتے تھے تو اب ذلیل ترین زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔ اس وقت ان کے جان و مال آبرو سب کچھ محفوظ تھا اب ان کی کوئی چیز بھی محفوظ نہیں ہے۔ اس وقت وہ غیر ملکی حکمرانوں کو للکارتے تھے۔ ان کے خلاف ایجی ٹیشن کرتے تھے۔ آج بھی ہندوستان کی فضاؤں میں کان لگائے جائیں تو گاندھی جی اور جواہر لال نہرو کی آواز کے ساتھ مولانا محمد علی جوہر اور مولانا ابوالکلام آزاد کے نعرہ ہائے حق گونجتے ہوئے سنائی دیں گے لیکن اب جس غلامی کے سپرد وہاں کے مسلمان ہوئے ہیں۔ اس میں وہ اتنے بے لبس ہیں کہ انہیں بات کرنے بلکہ آہ و فریاد کرنے تک کی مجال نہیں ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس نئی اور ذلیل ترین غلامی سے وہ کس طرح نجات پا سکتے ہیں۔ انہیں کم از کم جان، ایمان، مال اور آبرو کی حفاظت کی ضمانت کس طرح مل سکتی ہے۔ اس عقدہ لاینحل کا تلاش کرنا انہی کے ذمہ ہے۔ یا اس سلسلہ میں کوئی ہماری ذمہ داری بھی ہے۔ یہ بحث اب بیکار ہے۔ کہ جو لوگ ہندوستان کے اس وقت کے دس کروڑ مسلمانوں کی وحدت کو توڑنے کے حق میں نہ تھے۔ ان کے سامنے مسلمانوں کے مستقبل کے کیا نقشے تھے۔ اب بحث صرف یہ ہے۔ کہ پاکستان کو ہی دس کروڑ مسلمانوں کے روشن مستقبل کی ضمانت یقین کیا گیا۔ اس کا مطالبہ ہوا۔ جدوجہد ہوئی۔ ہندوستان کے موجودہ مظلوم اور بے لبس مسلمانوں نے بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور وہ مطالبہ اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے پورا ہو گیا۔ پاکستان بن گیا۔ اور دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ اس میں بسنے والے دس کروڑ باشندے امن سے رہ رہے ہیں۔ خوشحالی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہماری موجودہ روش کے مطابق پاکستان صرف ان مسلمانوں کے مستقبل کا ضامن ثابت ہوا ہے جو اس میں آباد ہیں۔ جو ہندوستان میں رہ گئے۔ ان کے مستقبل کے لئے اب تک یہ ضمانت نہیں بن سکا۔ اگر گستاخی نہ سمجھی جائے تو یہ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ جو کچھ اس وقت صورت حال موجود ہے۔ اگر یہی کچھ دل و دماغ میں تھا۔ تو ہم نے ان مسلمانوں کے ساتھ دھوکا کیا۔ انہیں ذلت کی زندگی کے سپرد کرکے خود یہاں آ گئے۔ اور ان کے ہمیشہ ہمیشہ کے مستقبل کے حقوق پر بھی ہم نے غاصبانہ قبضہ کر لیا۔ اور اگر یہ دھوکا دل و دماغ میں نہ تھا بلکہ ایمان و یقین کے درجہ میں یہی مقصود تھا۔ کہ زمین کا ایک حصہ حاصل کرنے کے بعد وہاں سے باقی مسلمانوں کے حقوق کی جدوجہد کی جائے گی۔ اور دنیا میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام کیا جائے گا تو اس صورت میں بھی ہم نے اپنے پروگرام اور مقاصد سے سخت غفلت اختیار کی گئی۔ جس سے وہ اصل مقصد کامیابی کے ساحل سے ہمکنار ہو سکتا۔

دنیا میں کسی مقصد کے حصول کے دو ہی فلسفے ہیں۔ صلح یا جنگ۔ نہ ہماری ہندوستان سے صلح کامیاب ہو سکی ہے اور نہ ہم جنگ ہی کر سکے ہیں۔ صلح اس لئے کامیاب نہیں ہوئی۔ کہ صلح میں بھی ہمارے بعض بوجھ بجھکڑ جنگ اور نفرت کی باتیں کرتے رہے ہیں۔ اگرچہ وہ ایسا اس گندی، متعصبانہ ذہنیت اور ان ذلیل حرکات کی وجہ سے کرتے تھے۔ جس کا مظاہرہ سرحد پار ہوتا تھا۔ لیکن تاہم مصلحت وقت (باقی صفحہ ۱۴ پر)

جمعیۃ علماء اسلام کی قراردادیں

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں کا اجلاس

مورخہ ۹ فروری کو جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں کا ایک اجلاس دار العلوم نعمانیہ میں ہوا۔ جس میں ایک قرارداد مرتب ہوئی۔ اور دوسرے روز ۱۰ فروری کے جنرل کونسل کے اجلاس میں پیش ہوئی۔ ۱۰ فروری کا اجلاس جامع مسجد کلاں میں ہوا جس میں ضلع کے تین افراد نے شرکت کی اور سرگودھا سے حافظ محمد صادق صاحب نے بھی شرکت کی۔ قرارداد پر کافی بحث ہوئی۔ بالآخر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیلخاں کی طرف سے مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب ایم این اے کو قومی اسمبلی کا انتخاب لڑنے کے لئے منتخب کیا گیا۔

اجلاس میں حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب ناظم اعلیٰ نے تقریر کی (و علماء کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اب علماء پر پہلے سے زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور اگر آپ نے سستی سے کام لیا تو قوم معاف نہیں کرے گی۔

بعد میں حضرت مولانا محمد عبد الحق صاحب حقانی امیر جمعیۃ علماء اسلام نے خطاب کیا۔ حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے خطاب کیا۔ آخر الذکر نے فرمایا کہ الحمد للہ ہم نے جس آدمی کو اپنا نمائندہ منتخب کر کے اسمبلی میں بھیجا تھا۔ اس نے نمائندگی کا حق ادا کر دیا۔ ضلع کے مسائل معاشی، مذہبی، سیاسی وغیرہ حالات کو درست کرنے کی پوری طرح کوشش کی۔

اجلاس میں ایک قرارداد پاس ہوئی جس میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ یونگ ورلڈ آف ہسٹری جس میں مسلمانوں اور مسلمان کے رہنماؤں کے خلاف مواد موجود ہے۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ خود اس کتاب کو ضبط کر کے اسلامی حکومت ہونے کا ثبوت دے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کے انتخابی بورڈ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کے انتخابی بورڈ کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا شیر محمد صاحب جتوئی ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی

(۱) مولانا شیر محمد صاحب جتوئی (خصوصی نمائندہ)
(۲) مولانا محمد ہارون صاحب تھیم سجانی
(۳) حاجی ولی ڈنو صاحب ناظم مالیات
(۴) مولانا عبید اللہ صاحب سکھر
(۵) مولانا عبد الستار صاحب بائیجی شریف
(۶) سید محمد شاہ صاحب امروٹی
(۷) سید کبیر احمد کاظمی
(۸) پیرزادہ عبد الرزاق صاحب قریشی
(۹) مولوی عبد الحکیم صاحب (نمائندہ خصوصی)
(۱۰) خواجہ بشیر احمد گھوڈکی (ممبر انتخابی بورڈ)
(۱۱) مولوی عبد الغفور صاحب
(۱۲) مولوی گل محمد صاحب (خصوصی نمائندہ)
(۱۳) ڈاکٹر عبد الفتاح بلوچ ناظم اعلیٰ ضلع ممبر انتخابی بورڈ)
(۱۴) مولانا عبد الواحد صاحب
(۱۵) محمد ادریس ناظم ڈویژن

مندرجہ بالا حضرات نے تقریباً ۵ گھنٹے کے بحث مباحثے کے بعد مولینا پیر محمد شاہ امروٹی کو قومی اسمبلی کے لئے الیکشن لڑنے کے لئے رضامند کر لیا ہے اس لئے مرکز سے سفارش کی جاتی ہے۔ کہ ان کو قومی اسمبلی کا ٹکٹ جاری کیا جائے اور محمد ادریس صاحب کو ان کا الیکشن ایجنٹ مقرر کرتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے عہدیداروں کا ناظم ترجمان کے نام ایک ضروری خط

مکرمی جناب ناظم صاحب دفتر ترجمان اسلام لاہور۔

کافی عرصہ سے ہم سوچ رہے تھے کہ ایک تجویز آپ کو ارسال کی جائے۔ چنانچہ آج ترجمان اسلام کے دیکھنے کے بعد ہم یہ خط اور تجویز بھیجنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ ہماری یہ تجویز ہے کہ ترجمان اسلام میں جتنے بھی مدارس عربیہ کے اشتہارات یا اعلان شائع ہوں۔ ان سے فی اعلان کم از کم پانچ روپیہ وصول کئے جائیں۔ تاکہ اس تھوڑی سی رقم سے ترجمان کی کافی سے زیادہ امداد ہو جائے گی۔ اور کسی بھی مدرسہ پر اس کا بوجھ بھی نہیں ہوگا۔ دوسرے اخبارات میں جو بھی اشتہارات شائع ہوتے ہیں وہ ۵۰/۱۰۰ روپے لیتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری اس تجویز کا مدارس عربیہ خیر مقدم کرتے ہوئے اس کو عملی جامہ پہنائیں گے۔ اور دفتر سے بھی درخواست ہے کہ ہماری اس تجویز پر جلد از جلد عمل فرماویں اور آئندہ بغیر پیسوں کے کوئی اعلان یا اشتہار شائع نہ کریں۔

(دستخط) عہدیداران جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب)

حکومت پاکستان سے مطالبہ

ہم مسلمانان شہر کنڈہ کوٹ ضلع جیکب آباد مسندرجہ جماعت جامع مسجد مدرسہ دار الفیوض کنڈہ کوٹ حکومت سے احتجاج اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے ملک پاکستان کے اندر عیسائی مبلغ کام کر رہے ہیں مسلمانوں کو مرتد بنا رہے ہیں۔ اور ان کے مشنری ہسپتال ہر جگہ کھلے ہوئے ہیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ ان کے مشنری اور ان کے مبلغین کو تبلیغ کرنے سے روکا جائے۔ ہمارے مطالبات کو پورا کریں اور ہمارے دلوں کو مجروح نہ کریں۔ ہماری غیرت کی بات ہے۔ کہ ہم مسلمان ہو کر عیسائیوں کو اپنے اسلامی ملک کے اندر علانیتہً تبلیغ کرنے دیں

(منجانب جماعت جامع مسجد مدرسہ دار الفیوض کنڈہ کوٹ)

سُرخ نشان؟

کا مقصد ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہے۔ براہ کرم چندہ جلد ارسال فرمائیں۔ وی پی کا واپس کرنا ادارہ کو بلا وجہ نقصان پہنچانا ہے۔

(ناظم دفتر)

بقیہ اداریہ

حکمت عملی اور اپنے مقاصد ... ہوئے کوئی کام سرانجام ... میں سے بہت کم لوگوں کو ... اس مسئلہ کا دوسرا حل ... بلکہ اگر ہماری ایمان ... تو جہاد فی سبیل اللہ ہے ... یہ ہے کہ ملک، دولت، ... وجاہت سبھی ہی ہم نے ... کو ہی چھوڑ دیا ہے۔ اب ... سبیل اللہ کس کو یاد ہے ... اٹھارہ برس میں سیاست ... سیاسی کافر سازی میں مصروف ... ہیں۔ علماء دیوبند کے استثناء ... کا تو خیر پہلے سے ہی کام ... فتووں کے ذریعہ کافر بنانا ... تماشا یہ ہے کہ مذہبی کفر ... اور سیاسی کفر گروں کی ... میں ہم آہنگی رہی ہے۔ اب ... صورت حال میں ہندوستان ... مظلوم مسلمان جو جان، مال ... آبرو نہ بچنے کی وجہ سے ... رہے ہیں۔ اپنی لڑکیاں ہندو ... بیاہ رہے ہیں۔ وہ کس کو ... اور ان کی تکلیف کا حقیقی ... کون کرے!

ہندوستان کے مسلمانوں ... کسی سابقہ رفاقت اور وحدت ... نہ بھی ہوتا۔ تو بھی وہ مسلمان ... کم انسان ہونے کی حیثیت ... بات کے مستحق ہیں کہ ان کے ... تکلیف کا احساس کیا جائے ... کی مدد کا وہ طریق کار اختیار ... جائے۔ جس سے ان کو کوئی ... پہنچ سکتا ہو۔ صرف اپنی ... چمکانے کے لئے جذباتی اور ... سے بیان دے کر ان کی ... کی راہ ترک کر دی جائے ... کی راہ اختیار کی جائے۔ یا جنگ ... صلح میں جنگ کی باتیں اور جنگ ... صلح کی غفلت مناسب نہیں ... اس سلسلہ میں اگر ہم مخلص ... تو ہم اپنے ملک میں موجودہ مذہبی ... بازی اور فرقہ بندی کو یکسر ...

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کی طرف سے

بزم عید

جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر کی طرف سے بزم عید کی تقریب بعد ظہر مدرسہ قاسم العلوم دارالحدیث میں منعقد ہوئی معززین شہر ارکان بنیادی جمہوریت و جمعیۃ علماء اسلام اجلاس میں شریک ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد مفتی عبد اللہ صاحب نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلامی عبادات بھی ہمیں نظم اور خلوص کا سبق دیتی ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی تعلیمات مشعل راہ بنائیں۔ اسمبلیوں کے انتخابات میں دیندار، خدا ترس، مخلص اور محب وطن لوگوں کو کامیاب بنائیں۔

شیخ محمد یعقوب نے اجلاس کی غرض و غائت بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ چند لوگ خاندانی وجاہت، سیاسی گروہ بندی اور بعض سرمایہ داری کے بل بوتے پر کامیابی کا خواب دیکھ رہے ہیں اور سرکاری پارٹی کے ٹکٹ کے امیدوار ہیں۔

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مقتدر لوگوں نے ملک میں آزادی رائے اور حریت فکر کے بنیادی حقوق کو غصب کر رکھا ہے۔ ملکی دستور نے پچانوے فیصد اختیارات ایک فرد کو منتقل کر دیئے ہیں۔ تشدد اور آمریت مسلط ہے۔ انگریز کے چھوڑے ہوئے فرسودہ غیر اسلامی قوانین نافذ ہیں۔ قانون سازی کا ذریعہ آرڈیننس بنائے گئے ہیں۔ عائلی قوانین کو انتہائی غیر جمہوری طریقہ سے نافذ کیا گیا ہے۔ رشوت اور بے حیائی بڑھ گئی ہے اقتصادی اور معاشی بدحالی پھیل رہی ہے۔ ان حالات کو دیکھ کر علماء مجبور ہوئے۔ کہ ملکی سیاست میں حصہ لیں۔ چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام سیاسی کام شروع کر چکی ہے۔ ملک کے خیرخواہ کی حیثیت سے ہمارا بھی حق ہے۔ کہ ہم قومی معاملات میں حصہ لیں۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ نے بڑے غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ملتان شہر کے حلقہ ۱ و تحصیل کبیر والہ کے حلقہ ۲ سے قومی اسمبلی کے الیکشن میں حصہ لیا جائے۔ شہری حلقہ سے کسی نمائندہ شخصیت کو قومی اسمبلی کے لئے نامزد کرنے اور آپ حضرات کا مشورہ و تعاون کی غرض سے یہ اجلاس بلوایا گیا ہے۔

ڈاکٹر مورخ محمد صاحب کوثر کی وضاحت پر شیخ محمد یعقوب نے بتایا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے مولانا خدا بخش صاحب کو کھڑا کرنے کا قطعی فیصلہ تا حال نہیں کیا۔

یہ اجلاس اگر مشترکہ نمائندہ کھڑا کرنے اور دوسری جماعتوں کے تعاون حاصل کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے تو جمعیۃ علماء اسلام اس تجویز کو قبول کرے گی اور اس سلسلہ میں مکمل تعاون کرے گی۔

حاجی نذیر احمد صاحب رکن یونین کمیٹی نے اس تجویز کی تائید کی۔ چنانچہ اتفاق رائے سے فیصلہ ہوا کہ دوسری جماعتوں سے رابطہ قائم کیا جائے۔ اور ۸ر فروری کے بعد جمعیۃ ہی مشترکہ اجلاس طلب کرے۔ بعد دعا کے اجلاس ختم ہوا۔

برطانوی مصنف کی کتاب کے خلاف

شدید احتجاج

مسلمانان جہلم، سکالا گوجراں، منگلا ڈیم سرائے عالمگیر نے جمعیۃ کے اجتماعات میں گارتھ ایچ براؤننگ کی کتاب "دی لونگ ورلڈ آف ہسٹری ان کلرز" کے خلاف ایک قرارداد کے ذریعہ شدید احتجاج کرتے ہوئے اس کی ضبطی کا مطالبہ کیا ہے۔ قرارداد کا متن حسب ذیل ہے:۔

مسلمانان کا یہ عظیم الشان اجتماع اس کتاب کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے۔ جو ایک انگریز مصنف گارتھ ایچ براؤننگ نے شائع کی ہے۔ اس میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے۔ جو ناقابل برداشت عبارتیں لکھی ہیں۔ جس سے مسلمانان عالم کے قلوب مجروح ہوئے اور ان کے جذبات مشتعل ہوئے ہیں۔ بذریعہ قرارداد ہذا تمام ممالک اسلامیہ سے بالعموم اور حکومت پاکستان سے بالخصوص مطالبہ کرتا ہے، کہ حکومت برطانیہ سے اس کے خلاف پرزور احتجاج کرے اور اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے اس کی فوری ضبطی اور آئندہ اشاعت بند کرا کر مسلمانوں کو مطمئن کرے

بقیہ حضرت مولانا تاج محمود صاحب امروٹی رحمۃ اللہ علیہ

حریت وطن کے علاوہ آپ کو غیر مسلموں میں اشاعت اسلام کا بھی بہت شوق تھا ایکیلے آپ نے اس سلسلے میں جو کام کیا وہ آج بڑی بڑی انجمنیں سرانجام نہیں دے سکتیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں کم و بیش پانچہزار غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا۔ آپ نے غیر مسلموں میں اشاعت اسلام کا کام جس طرح شروع کیا۔ وہ نہایت پرکشش اور زود اثر تھا۔ آپ کسی کے سامنے اسلام پر لیکچر نہ دیتے اور نہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی کسی کو دعوت دیتے۔ اس قسم کی نمائشی تبلیغ سے آپ بچتے۔ آپ ذاتی طور پر غیر مسلموں سے روابط قائم کرتے اور وہ لوگ آپ کے اخلاق حسنہ سے اتنے متاثر ہوتے کہ فوراً اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہوجاتے آپ کسی پر اسلام قبول کرنے کے لیے جبر نہ کرتے بلکہ اگر کوئی مسلمان ہونے کے لئے آپ کی خدمت میں آتا۔ تو آپ اسے تلقین کرتے کہ "بیٹا اسلام قبول کرنے میں اتنی جلدی نہ کرو اور سوچ سمجھ کر یہ قدم اٹھاؤ"۔ جب وہ ہر طرح اطمینان کرنے کے بعد اسلام قبول کرنے پر اصرار کرتا۔ تب آپ اس سے باقاعدہ طور پر بیعت لیتے بسا اوقات ایسا ہوتا کہ باہر کے کچھ ہندو مسلمان ہونے کے لئے امروٹ شریف آتے۔ مقامی ہندوؤں کو اس کا علم ہو جاتا۔ تو وہ وفد بنا کر آپ کی خدمت میں آتے۔ اور عرض کرتے: "حضور ان لوگوں نے جذبات میں آکر یہ فیصلہ کیا ہے۔ آپ موقع دیجئے کہ ہم ان سے ملیں۔ گی میں بات چیت کرلیں۔ آپ ان لوگوں کی درخواست قبول کرلیتے۔ اور مسلمان ہونے والے افراد سے ان کو بات چیت کرنے کی اجازت دیتے۔ وہ لوگ ان کو اپنے گھروں میں لے جاتے۔ مندروں میں جا کر ان کو مسلمان نہ ہونے کی تلقین کرتے۔ لیکن ان کو اسلام قبول کرنے سے باز آنے پر ہرگز آمادہ نہ کرسکتے۔ اس طرح یہ بڑے شوق و ذوق سے دائرہ اسلام میں داخل ہوجاتے لیکن جب آپ کے ہاتھ پر اسلام لانے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ متعصب آریہ سماج ہندوؤں میں آپ کے خلاف نفرت کا جذبہ شدید ہوگیا۔ اب وہ کھل کر آپ کے مقابلہ پر آ گئے۔ ایک بار ایک متمول ہندو گھرانے کا ایک نوجوان لڑکا آپ سے متاثر ہوکر آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا۔ آپ نے اسے اپنے ساتھ رکھا۔ ایک بار آپ اس لڑکے کے ساتھ ایک دعوت میں شریک ہونے کے لئے باگڑجی ریلوے اسٹیشن پہنچے۔ تو مقامی ہندوؤں کو اس کا علم ہوگیا۔ وہ لوگ راستہ میں جمع ہوگئے۔ اور زبردستی اس لڑکے کو چھین کر اپنے ساتھ لے گئے۔ رات بھر اس کو بند رکھا۔ اور اسلام سے باز آنے کے لئے اسے آمادہ کرنے لگے۔ انہوں نے اس کو ہر طرح دھمکایا اور ہر قسم کے لالچ دیئے۔ لیکن یہ نوجوان کسی طرح بھی ان کی باتوں میں نہ آیا۔ حضرت مولانا امروٹیؒ نے اس معاملہ کی پولیس میں رپورٹ درج کرائی۔ پولیس نے تفتیش کے بعد اس لڑکے کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور متعلقہ ہندو لیڈروں کو گرفتار کرکے معاملہ عدالت کے سپرد کردیا۔ کافی عرصہ تک مقدمہ چلتا رہا۔ اس نوجوان نے ہر بار یہ بیان دیئے کہ میں عاقل و بالغ ہوں۔ اور میں نے بہ رضا و رغبت اسلام قبول کیا ہے۔ ہندوؤں نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ لڑکا نابالغ ہے۔ اس کو اپنے والدین کی مرضی کے بغیر مذہب تبدیل کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہندوؤں نے متحد ہوکر یہ مقدمہ لڑا۔ عدالت نے کافی عرصہ کے بعد آخرکار فیصلہ دیا کہ لڑکا بالغ ہے۔ اس کو اپنا مذہب تبدیل کرنے کا اختیار ہے۔ جس طرف چاہے وہ جاسکتا ہے۔ اس وقت عدالت میں ایک طرف حضرت مولانا امروٹیؒ مع اپنی جماعت کے کھڑے تھے۔ دوسری طرف اس لڑکے کے والدین، اعزہ و اقارب اور سینکڑوں ہندو کھڑے تھے۔ اس لڑکے نے جونہی عدالت کا فیصلہ سنا۔ سیدھا مولانا امروٹیؒ کے قدموں میں گر پڑا۔ اس کے والدین نے اسے اپنی طرف بہت کھینچا۔ لیکن وہ نہ گیا۔ یہ لڑکا اب مولوی نور الحق ہیں۔ موصوف ضلع لاڑکانہ کے ایک قصبہ میں مقیم ہیں۔ اور دینی تعلیم و تدریس میں مشغول ہیں۔ ایسا ہی ایک اور واقعہ آپ کے ساتھ پیش آیا۔ ایک ہندو پنڈت کا بیٹا از خود آپ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوگیا ہندوؤں نے بڑے جوش و خروش سے آپ کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کی، لیکن ناکام ہوئے۔ وہ لڑکا بعد میں شیخ عبداللہ کے نام سے مشہور ہوا۔ جو جماعت امروٹی کے ایک اہم رکن تھے۔

آریہ سماج والے جب آپ کے مقابلے میں ناکام ہوئے۔ تو انہوں نے شدھی کی تحریک شروع کردی۔ وہ نو مسلم افراد کے پاس جاتے اور ان کو ہر طرح کے لالچ دے کر دوبارہ ہندو مذہب اختیار کرنے پر آمادہ کرتے، حضرت مولانا امروٹیؒ نے اس فتنہ کو دبانے کے لئے مثبت قدم اٹھایا۔ آپ نے چند علماء کی ایک جمعیت بنائی جس میں اس وقت کے مشہور علماء حضرت مولانا عبدالکریم صاحب چشتی، حضرت مولانا دین محمد صاحب وفائیؒ، حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب قاسمی، حضرت مولانا عبدالکریم صاحب۔ حضرت مولانا نبی بخش صاحب عودعی اور دیگر سرکردہ علماء شامل تھے۔ آپ نے اس آریہ سماجی اقدام کا منظم مقابلہ کیا۔ اور اس فتنہ کو سرزمین سندھ میں سر اٹھانے کا موقع نہ دیا۔

اشاعت اسلام کی طرح حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کو جہاد کا بھی شوق تھا۔ آپ ہر وقت اپنے آپ کو جہاد کے لئے مستعد رکھتے۔ آپ فرماتے "کاش میں جہاد میں شریک ہوکر جام شہادت نوش کروں اس مقصد کے لئے آپ نے چند گھوڑے بھی پال رکھے تھے۔ آپ بذات خود ان گھوڑوں کی ہر طرح خدمت کرتے۔ فرماتے تھے۔ "جہاد کے لئے گھوڑے پالنا سنت ہے۔ اور ان کی خدمت کرنا کار ثواب ہے"۔

آپ کی زندگی کے آخری ایام میں سکھر بیراج کی کھدائی ہورہی تھی۔ نہروں کی کھدائی کی زد میں تین مساجد آرہی تھیں محکمہ انہار نے طے کیا۔ کہ ان مساجد کو منہدم کرکے راستہ صاف کیا جائے جب آپ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے تحفظ مساجد کی خاطر اس محکمہ کے خلاف حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر ان مساجد کو شہید کردیا گیا۔ تو مسلمانان سندھ حکومت برطانیہ کے خلاف جہاد کا اعلان کرینگے شروع میں حکومت نے اس اعلان کو کوئی اہمیت نہ دی اور انہار کی کھدائی کا کام جاری رہا۔ حضرت مولانا امروٹیؒ نے بالآخر جہاد کا اعلان کر[illegible] مع اپنی جماعت کے سر پر کفن [illegible] گھروں سے نکل آئے اور ا[illegible] گرد خیمہ زن ہوگئے۔ اس [illegible] مصالحت پر آمادہ ہوگئی۔ آخر[illegible] مساجد کو اپنی اصلی حالت پر ر[illegible] اور نہروں کو ان کے گرد گھو[illegible] یہ مساجد اب تک ان انہار [illegible] قائم ہیں۔

حضرت مولانا امروٹی رحمۃ اللہ علیہ جہ[illegible] عظیم مبلغ اسلام تھے، و[illegible] سیاسی رہنما بھی تھے۔ برطانو[illegible] کے خلاف ان کی جدوجہد زر[illegible] لکھنے کے قابل ہے۔ حکومت [illegible] لئے آپ کا وجود ناقابل برداش[illegible] مشہور ہے کہ حکومت نے خف[illegible] آپ کو زہر دلوایا۔ یہ زہر دیر بہ[illegible] مالانخا۔ اس کی وجہ سے آ[illegible] آہستہ آہستہ نحیف ہوتا گیا[illegible] کے تمام بدن پر چھالے نکل آ[illegible] باوجود بہترین علاج کے طبیع[illegible] کمزور ہوتی گئی۔ آپ فرماتے [illegible] انگریزوں نے زہر دلوایا ہے [illegible] زندہ نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ یہ [illegible] اور بطل حریت ۱۹۲۹ء کے [illegible] دار فانی سے رخصت ہوکر ہمیش[illegible] کے لئے ہم سے جدا ہوگیا۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک [illegible] چھوڑی۔ یہ جماعت توحید ا[illegible] سنت میں اپنی مثال آپ [illegible] جماعت کا ہر فرد اسلام کا [illegible] نمونہ ہے۔ لیکن آپ کے خل[illegible] کے اہم اور نامور لوگوں میں [illegible] ہیں۔ آپ کے خلفا کی کافی تع[illegible] لیکن حسب ذیل حضرات زیاد[illegible]

(۱) حضرت مولانا محمد صا[illegible] باگجی شریف۔ ضلع سکھر۔

(۲) حضرت مولانا عبدالعز[illegible] ٹھر بجانی شریف۔ ضلع سکھر

(۳) حضرت مولانا حماد اللہ [illegible] بالیجی شریف ضلع سکھر۔

(۴) حضرت مولانا احمد عل[illegible]

یہ تمام خلفاء اپنے وقت [illegible] دینی و سیاسی رہنما تھے۔ توحی[illegible] کے مبلغ تھے۔ ان حضرات کے [illegible] تک منظر عام پر ہیں۔

دینی مدارس

جامعہ اسلامیہ سیالکوٹ

...ے نئے سال کا داخلہ ۶ شوال سے شروع ...ہے۔ طلبہ کے طعام و قیام اور ضروری ...راجات کا انتظام خاطر خواہ ہے نئے سال ...کے لئے ایک فاضل مستند عالم کا تقرر بھی ...مل میں لایا گیا ہے۔ شائقین علوم عربیہ ...بیس شوال تک حاضر ہو کر داخلہ لے سکتے ...ہیں۔ قدیم طلبہ آخر شوال تک حاضر ہو جائیں

(محمد عبداللہ ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ مسجد بوہڑی والی نیکاپورہ سیالکوٹ)

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم سرگودھا کا داخلہ

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم سرگودھا ...میں داخلہ ۶ شوال تا آخیر ماہ جاری ...رہے گا۔ فنون کے علاوہ موقوف علیہ ...دورۂ حدیث تک جملہ کتب پڑھائی ...جائیں گی۔ طلبہ کے لئے قیام و طعام اور ...دیگر ضروریات کا مفت انتظام ہوگا۔ مدرسہ ...قابل اور محنتی اساتذہ فاضل علما کی خدمات ...حاصل ہیں۔

(المعلن۔ حبیب اللہ)

طالبانِ علوم دینیہ کیلئے خوشخبری

مدرسہ اسلامیہ عربیہ خادم العلوم ...بامہ بالا کا داخلہ یکم شوال سے شروع ہے ...مدرسہ ہذا میں نظام درسیہ کی تمام ابتدائی ...کتب پڑھائی جاتی ہے۔ عربی و فارسی ...کے ساتھ دور حفظ و ناظرہ کا بھی بہترین ...انتظام ہے۔ بیرونی طلباء کے لئے خورد و ...نوش کتب و لباس وغیرہ کا کفیل مدرسہ ...ہوتا ہے۔ لہٰذا درخواست داخلہ بیس ...شوال تک مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں

(مولوی محمد اسحاق قریشی مہتمم مدرسہ اسلامیہ عربیہ خادم العلوم بامہ بالا تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری)

دار العلوم امینیہ ٹاہلیاں شاہاں

...مری روڈ راولپنڈی میں دورۂ حدیث ...کے طلباء کے لئے داخلہ شروع ہے ...اس کے علاوہ فقہ، اصول، صرف و نحو ...کی کتابیں بھی پڑھائی جاتی ہیں۔ دورۂ حدیث ...شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد امین صاحب پڑھائیں گے

(ناظم نشر و اشاعت)

خوشخبری

مدرسہ عربیہ صدیق العلوم ڈگر سوراگ تھل عرصہ دو سال سے دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ جس میں قرآن مجید اور حدیث شریف، فقہ و صرف و نحو فارسی وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ خصوصاً صرف و نحو مدرسہ عربیہ دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع ملتان کے طریقہ پر پڑھائی جاتی ہے اور بالخصوص ترجمہ قرآن مجید حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کے طریقہ پر پڑھایا جائے گا۔ طلباء کے طعام و قیام کا مدرسہ خود کفیل ہے۔ اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں داخل کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ جس کا داخلہ ۷ شوال سے ۱۵ شوال تک رہے گا۔

(ابو عبیداللہ صدر المدرس مدرسہ عربیہ صدیق العلوم ڈگر سورگ تھل)

مدرسہ اشاعت العلوم جامع مسجد لائلپور کا داخلہ

مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم واقع جامع مسجد لائلپور میں نئے سال کا داخلہ شروع ہو رہا ہے۔ اس مدرسہ میں عرصہ دراز سے ماہر اساتذہ کرام وفاق المدارس العربیہ مرتبہ نصاب مطابق مختلف علوم و فنون کی کتابیں پڑھا رہے ہیں۔ طلبہ کے قیام و طعام اور دیگر ضروریات کا انتظام مدرسہ کی طرف سے بلا معاوضہ کیا جا رہا ہے۔ جو طلبہ اچھے نظام کے ماتحت ماہر و مستند اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں، وہ ۲۵ شوال سے پہلے پہلے پہنچ کر داخلہ لیں۔ جو حضرات کسی عذر کی وجہ سے فوراً حاضر نہیں ہو سکتے۔ وہ خط و کتابت کر کے داخلہ منظور کرالیں۔ نیز منتہی طلبا کو فتویٰ نویسی اور انشائے عربی کی مشق بھی کرائی جائیگی۔ اس سال ترجمہ قرآن مجید، مشکوٰۃ شریف ہدایہ آخرین۔ دیوان حماسہ۔ دیوان متنبی تسہیل الوصول۔ حجۃ اللہ البالغہ۔ الحیاۃ الناجزہ۔ سراجی اور بعض اہم کتابیں، حضرت مولانا مفتی سید سیاح الدین صاحب کاکاخیل صدر مدرس مدرسہ ہذا خود پڑھائیں گے

(مہتمم مدرسہ اشاعت العلوم جامع مسجد۔ لائلپور)

مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی کا داخلہ

ابتدائی فارسی، عربی کے طلباء کا داخلہ ۵ شوال سے ۲۰ شوال ۱۳۸۴ھ تک جاری رہے گا۔ گذشتہ دو سال سے اس شعبہ میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب افضل جوہر آبادی جملہ کتب خوب محنت سے پڑھاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہاں کے طلباء تمام امتحانات میں اعلیٰ نمبروں سے پاس ہوتے رہے ہیں۔ شائقین علوم دینیہ اپنی درخواستیں بنام ناظم مدرسہ جلد روانہ کریں۔

(حکیم شریف الدین کرنالی ناظم مدرسہ ناظم مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی ضلع سرگودھا)

مدرسہ حنفیہ انوار العلوم راولپنڈی

مدرسہ حنفیہ انوار العلوم جامع مسجد قاضی نظام الدین محلہ امام باڑہ راولپنڈی میں بیرونی اور شہری طلباء کا داخلہ دس شوال سے تیس شوال المکرم تک جاری رہے گا۔ گذشتہ بھی مدرسہ ہذا میں تین صد سے زائد بیرونی اور شہری طلباء زیر تعلیم رہے۔ مدرسہ ہذا میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ مع التجوید کے علاوہ درس نظامیہ کا بھی معقول انتظام ہے۔ طلبہ کی تمام ضروریات کی کفالت بھی مدرسہ کے ذمہ ہے۔

(احقر الانام سید چراغ الدین شاہ ہزاروی مدرسہ ہذا)

زنانہ استانی قرآن کی ضرورت

مدرسہ دعوت الحق رجسٹرڈ ملتان شہر میں ایک استانی کی ضرورت ہے۔ جو قرآن پاک کو صحت و تجوید کے ساتھ پڑھائیں گے۔ خواہشمند حضرات دفتر مرکزیہ حسین آگاہی ملتان شہر سے رجوع کریں۔ درخواستوں کی وصولیابی کی آخری تاریخ ۱۰ شوال المکرم ۱۳۸۴ھ ہوگی۔

(احمد الدین جالندھری مہتمم مدرسہ دعوت الحق رجسٹرڈ)

اکال گڑھ میں یوم انسداد ارتداد منایا گیا

۲۵ رمضان جمعۃ الوداع کے موقعہ پر مولانا محمد اقبال نعمانی خطیب جامع مسجد مرکزی نے ایک پر اثر تقریر کی اور فرمایا، کہ آج جبکہ ملک کے طول و عرض میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے یوم انسداد ارتداد منایا جا رہا ہے۔ میں حکومت پاکستان سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ عیسائی مشنریوں کو کھلے عام تبلیغ کرنے سے روکے، اور ان پر مناسب پابندیاں عائد کرے۔ اور مرتد کی شرعی سزا ملک میں نافذ کی جائے۔ اور فرمایا کہ عیسائی مشنریاں ہمارے افلاس سے ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ ان کے پاس سوائے زن اور زر کے کیا ہے اگر ان کے پاس دلائل ہیں تو آئیں ہمارے ساتھ بات کریں۔

(محمد سلیم جاوید)

عیسائی مشنریوں پر فوری پابندی عائد کی جائے

سرگودھا میں جمعۃ الوداع کے موقعہ پر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی ہدایت کے مطابق یوم انسداد ارتداد منایا گیا شہر کی تمام بڑی بڑی مساجد میں رد عیسائیت کے موضوع پر تقریریں کی گئیں۔ بعد ازاں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ عیسائی مشنریوں پر فوری پابندی عائد کرے۔ کیونکہ یہ مشنریز اسلام کے سخت مضر ہیں۔ خدمت خلق کے بہانے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔

مخدوم پور میں یوم انسداد ارتداد

مخدوم پور۔ جمعہ مبارک کے اجتماع میں مخدوم پور کی تمام مساجد میں قرارداد انسداد ارتداد عیسائیت پاس کرائی گئی۔ جن مساجد میں قرارداد پاس ہوئی۔ ان خطیبوں کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مولانا محمد امین شاہ جامع مدنیہ مخدوم پور
(۲) مولانا عبدالحمید مسجد حنفی والی
(۳) مولانا اللہ بخش جامع مسجد امام الدین
(۴) مولانا حبیب اللہ خان نوری مسجد
(۵) مولانا محمد صادق جامع مسجد قاضیانوالی
(۶) حافظ مختار الدین سکول والی مسجد
(۷) حافظ محمد اسماعیل اللہ والی مسجد
(۸) مولانا عبدالرسول جامع ورکھاں والی
(۹) مولانا عبدالقادر جامع مسجد آرائیں والی

(محمد شریف انصاری مخدوم پور پہوڑاں ضلع ملتان)

Phone No. 67715 — Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate LAHORE — Price 12 Paisse

No 8 | ۱۴ر شوال المکرم ۱۳۸۴ء | 1965 | ۱۹ر فروری ۱۹۶۵ء | ۸

عصمت انونو کی حکومت مستعفی ہو گئی

انقرہ ۔ وزیر اعظم ترکیہ مسٹر عصمت انونو کی حکومت کل رات مستعفی ہو گئی، اور صدر گرسل نے اُن کا استعفےٰ منظور کر لیا تاہم صدر نے مسٹر عصمت انونو کو ہدایت کی ہے کہ نئی وزارت قائم ہونے تک وہ بدستور کام کرتے رہیں۔ یاد رہے کہ کل بجٹ پر رائے شماری کے دوران عصمت انونو کی حکومت کو شکست ہو گئی تھی ۔ آج صدر گرسل نے اخباری نمایندوں کو بتایا کہ ترکیہ کے مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ آئندہ عام انتخابات تک ایک قومی کولیشن قائم کی جائے۔ کل سے نئی حکومت کام کرنے کے لئے گفت و شنید شروع ہو رہی ہے جدر گرسل اس سلسلہ میں تمام پارٹی لیڈروں سے گفتگو کریں گے ۔

گڑھی شاہو میں گیس کا سلنڈر پھٹ گیا

چھ طالبات مجروح ہو گئیں

لاہور ۔ گڑھی شاہو کے سردار محمد گرلز ہائی سکول میں آج صبح ایک حادثے کے دوران چھ طالبات زخمی ہو گئیں۔ بتایا گیا ہے کہ اس سکول کی دسویں جماعت کی تیرہ طالبات سائنس لیبارٹری میں کچھ تجربات کرنے میں مصروف تھیں کہ اچانک گیس کا سلنڈر پھٹ گیا۔ اور اس کے ٹکڑے لگنے سے چھ طالبات زخمی ہو گئیں انہیں طبی امداد کے لئے گنگا رام ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں تین طالبات مسرت ور شہوار اور نسرین کو مرہم پٹی کے بعد گھر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ جبکہ نسرین جاوید، فہمیدہ اور زرینہ کو ہسپتال میں داخل کر لیا گیا۔ جن کی حالت قدرے نازک بیان کی جاتی ہے۔

لاہور میں کشمیریوں کا زبردست مظاہرہ

لاہور ۔ آج یہاں پارک لگژری ہوٹل میں جہاں افریقہ اور ایشیا کے اٹھارہ ملکوں کے ادیبوں، شاعروں، دانشوروں علماء، فضلا اور فنکاروں کے عظیم الشان سیمینار کا افتتاحی اجلاس منعقد ہو رہا تھا۔ کشمیر کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے لیڈروں، عہدیداروں اور کارکنوں نے نہایت پرجوش مظاہرہ کیا۔ اور مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں ضم کرنے کے خلاف اور آزادی کشمیر کے لئے نعرے بلند کئے ان نعروں کی آواز سن کر سیمینار کے مندوبین اپنے اپنے گھروں سے باہر آ گئے۔

یمنیوں پر مصری طیارے کی بمباری

عدن ۔ یمن کی شاہی فوج کے ایک افسر کے اعلان کے مطابق کل مصری فضائیہ کے ایک طیارے نے صنعا کے مشرق میں ایک مشتعل ہجوم پر بمباری کی جس کی وجہ سے ایک یمنی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

ہندی کے خلاف ایجی ٹیشن

مدراس میں ریلوے کو ایک کروڑ کا نقصان

نئی دہلی ۔ مدراس میں ہندی کے خلاف ایجی ٹیشن مغربی بنگال میں بھی پھیل گئی ہے آج کلکتہ کے کچھ سنیماؤں کے سامنے مظاہرے ہوئے ۔ یہاں ہندی فلمیں دکھائی جا رہی تھیں۔ تین اشخاص گرفتار کر لئے گئے کلکتہ، ہوڑہ اور دوسرے شہروں میں ہندی کی کتابیں جلا دی گئیں ۔ دریں اثنا بتایا گیا ہے کہ مدراس میں مظاہروں اور تخریبی اقدامات کے باعث ریلوے کو ایک کروڑ روپے کا نقصان پہنچا ہے۔

صوبائی گورنر میانوالی میں

انعامات تقسیم کرینگے

لاہور ۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں ۲۷ر فروری کو میانوالی میں گھوڑوں اور مویشیوں کے میلہ کے اختتام پر انعامات تقسیم کریں گے۔ یہ میلہ ۲۳ر فروری کو شروع ہوگا۔ خیال ہے کہ مغربی پاکستان کے وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق بھی یہ میلہ دیکھنے جائیں گے ۔

دو عورتوں کو چاقو مار کر زخمی کر دیا

لاہور ۔ مزنگ روڈ پر ایک نوجوان حمید! نے اپنے احاطے کی دو خواتین کو مبینہ طور پر چاقو اور لاٹھی مار کر شدید مجروح کر دیا، اور بعد ازاں فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا بتایا گیا ہے کہ مزنگ روڈ کے ایک احاطے میں ایک خاتون معراج بی بی اپنی بیٹی کے ہمراہ رہتی ہے ۔ ان کے احاطے میں ایک نوجوان حمید! اپنی چھت پر پتنگ بازی کر رہا تھا۔ معراج بی بی نے اسے منع کیا ۔ کہ ان کے گھر کی بے پردگی ہوتی ہے اس لئے وہ چھت پر پتنگیں نہ اڑائے۔ اس سے ملزم مشتعل ہو گیا ۔ اور اس نے پہلے تو معراج بی بی کو لاٹھی مار کر زخمی کیا اور بعد ازاں اس کی بیٹی پر چاقو سے حملہ کر کے اسے بھی مجروح کر دیا۔ ہسپتال میں معراج بی بی کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے ۔

قومی زبان کی حمایت میں واک آؤٹ

لاہور ۔ گورنمنٹ کالج لاہور کے کواڈرینگل ہوسٹل میں کل ایک مباحثہ کے دوران صدر نے اردو کی بجائے جب انگریزی میں تقریر کرنے کی پیہم درخواستوں پر توجہ کرنے کی بجائے گورنمنٹ کالج یونین کے سیکرٹری کو ہوسٹل کے ہال سے نکال دیا گیا۔ تو طالب علم "قومی زبان زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے ۔

حسن قرأت اور نعت خوانی کا مقابلہ

جھنگ ۔ اسلامیہ ہائی سکول جھنگ صدر میں ڈسٹرکٹ ہائی سکولز ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن جھنگ کے زیر اہتمام [illegible] اور نعت خوانی کا مقابلہ ہوا ۔ جس [illegible] ہائی سکول جھنگ صدر کے نھنے [illegible] حافظ محمد ارشد حسن قرأت میں ا[illegible] اور اسی سکول کے دوسرے طا[illegible] حافظ محمد یوسف نعت خوانی میں دو[illegible]

صدر ایوب مشرقی پاکستان کا [illegible]

ڈھاکہ ۔ گورنر مشرقی پاکستان [illegible] خاں نے بتایا کہ صدر ایوب چین [illegible] سے واپسی پر ۱۲ر مارچ سے مشر[illegible] کا دورہ کریں گے۔ اخبار نویسوں [illegible] چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا [illegible] ایوب ڈھاکہ آنے سے قبل ایک [illegible] میں رہیں گے۔

آتشگیر مادہ پھٹنے سے نو[illegible]

طالب علم جھلس گیا

لاہور ۔ گوالمنڈی میں آتشیں [illegible] پھٹنے سے ایک نوجوان کا چہرہ بر[illegible] جھلس گیا۔ تفصیلات کے مطابق مشتاق اپنے صحن میں بیٹھا امتحان کی [illegible] کر رہا تھا ۔ اور اس کے چند چھوٹے [illegible] آتشبازی کا مسالہ اکٹھا کر کے کھیل [illegible] کھیلنے میں آپس میں جھگڑا ہو گیا اور [illegible] بچے نے جلتا ہوا کوئلہ مسالہ پر پھینک [illegible] سے آتشگیر مادہ بھڑک اٹھا اور طارق [illegible] اس کی زد میں آ کر جھلس گیا۔

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵ — العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث) — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

بیادگار شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

مدیر اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت بارہ پیسے

جلد ۸ ○ ۱۵ ذیقعد سنہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۶۵ء ○ نمبر ۱۲

تعارفی جلسہ میں

نمائندگانِ قوم سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔
جناب صدر گرامی قدر و معزز برادرانِ اسلام و نمایندگانِ قوم! مجھے خوشی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ موقعہ عنایت فرمایا ہے۔ میں تقریباً پانچ لاکھ مسلمانوں کے چیدہ نمایندوں کے سامنے اپنے خیالات پیش کروں۔

میں ایک غریب آدمی ہوں اور غریب باپ کا بیٹا ہوں۔ میں نہ وکیل ہوں، نہ بیرسٹر۔ نہ خان نہ نواب۔ اور نہ مجھے کسی مسلمان سے دشمنی ہے۔ نہ کسی کی عزت اور اقتدار کا دشمن ہوں۔ نہ کسی سے وقار و اقتدار کی جنگ ہے۔ میں جمعیۃ علماء اسلام کا ممبر اور خادم ہوں۔ اور ہمارا مقصد اسلام کی سربلندی اور مسلمان بھائیوں کی خدمت ہے۔

آپ حضرات کو قوم نے اپنا نمائندہ بنایا۔ اور ۵ لاکھ مسلمانوں نے آپ کو امانت سپرد کردی۔ آگے آپ کو اب نو کروڑ مسلمانوں کی بھلائی اور ملک و ملت کی خدمت کے لئے نمایندے منتخب کرنے ہیں۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے اور اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق دے۔ یہ کوئی کھیل کود نہیں ہے۔ ۹ کروڑ مسلمانوں اور سارے پاکستان کی صلاح و فلاح کا سوال ہے۔

ہمارا عقیدہ اور ایمان یہ ہے۔ جیسا کہ قرآن و حدیث میں مذکور ہے کہ اسلام بلند ہوگا تو ہم بھی بلند ہوں گے۔ ہم اللہ کے دین کی مدد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ ان ینصر اللہ ینصرکم۔

حدیث میں ہے۔ من جعل ھمومہ کلھا ھمّا واحدا ھم الاخرة کفاہ اللہ ھم دنیاہ … لم یبال اللہ فی ای اودیتھا ھلک … جس نے اپنے تمام مہمات و مقاصد کو ایک ہی مقصد بنا کر آخرت کا غم و فکر اختیار کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں کی ذمہ داری لے لیتے ہیں۔ دنیا کے کاروبار ترک نہیں کرنے بلکہ نیت کی اصلاح کر کے اصل مقصد دین اور آخرت کو بنا دیا جائے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ ہمارے دنیا کے تمام کاموں میں برکت ڈال دیتے ہیں

مسلمانوں کی ایک ہزار سال کی تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ جب تک ان کی اکثریت اور حکومت نے اسلام کو مشعل راہ بنایا۔ وہ ساری دنیا کے رہنما اور بادشاہ تھے

ابھی ابھی فرنگی تسلط سے پہلے یہاں زنگون سے تاشقند تک ہمارا طوطی بول رہا تھا اور ملک کا قانون قرآن تھا۔ دوسری طرف ترکوں کی سلطنت عثمانیہ یورپ ایشیا اور افریقہ تین براعظموں میں پھیلی ہوئی سارے یورپ کا مقابلہ کر رہی تھی۔ یورپ مقابلہ سے عاجز تھا۔ آخرکار اس نے دسیسہ کاری اور مکر و فریب سے کام لیکر اور مسلمانوں کی ذہنیت بدلنی شروع کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے اسلامی اخلاق کمزور ہو گئے۔ اعمال میں سستی آ گئی اور دشمنوں نے ہم کو دبوچ لیا۔

الحمد للہ کہ اب پھر مسلمانوں نے کروٹ بدلی۔ اسلام کے نام سے پاکستان بنا دنیا بھر کے مسلمانوں میں اسلامی اخوت اور اتحاد کا ایک جذبہ پیدا ہو چلا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس میں کامیاب کرے۔

معزز برادران ملت و نمایندگان قوم!

مسلمان سارے بھائی بھائی ہیں۔ ہم کو آپس میں ملانے والی چیز اور ملک میں یک جہتی پیدا کرنے والی چیز صرف اسلام ہے۔ اسلام ہی ہم کو ایک رسی میں باندھ سکتا ہے۔ اور اسلام ہی ہم میں اتفاق پیدا کر سکتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ بندرہ سولہ سال کے بعد علماء دین کی کوششوں سے اسمبلیوں میں اسلام کا چرچا ہو چکا ہے۔ بلکہ اب یہ بات دستور میں داخل ہو گئی ہے۔ کہ پاکستان کا کوئی قانون اسلام کے خلاف نہ بن سکے گا۔ بلکہ موجودہ قوانین کو بھی کتاب و سنت کے مطابق کیا جائے گا۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس کام کے لئے اسمبلی میں اس کام کے قابل لوگوں کو بھیجا جائے۔ اور اسی خدمت کے لئے مجھ ناچیز کو بھی انہوں نے منتخب کیا

معزز حضرات! آئندہ قانون کتاب و سنت کے مطابق کا فیصلہ بھی ہو چکا ہے۔ اور جناب صدر پاکستان خان محمد ایوب خاں صاحب نے اعلان کیا ہے۔ کہ اسمبلی جو فیصلہ کرے۔ میں اس پر دستخط کر دوں گا۔ خدا نخواستہ اسمبلی کی اکثریت غلط فیصلہ کرے۔ تو اس کی ذمہ داری تمام قوم پر ہو گی۔ آخر عائلی قوانین بھی تو ایسے ہی قانون دانوں نے بنائے تھے۔ جن سے ابھی تک ہمارا پیچھا نہیں چھوٹا

دوسری بات یہ ہے کہ دستور پاکستان یعنی ملک کے آئین میں بعض باتیں اصلاح طلب ہیں۔ جس کا خود صدر مملکت نے اعتراف فرمایا ہے (باقی آخری صفحہ پر)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

اسلامی سیاست اور قائدین و حکمرانوں کے فرائض و صفات

کارکنوں کی ذمہ داریاں اور ان کے اوصاف

(قسط نمبر ۲)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عمرؓ کو خلافت کے لئے نامزد فرمایا تو اُن کو بلا کر مندرجہ ذیل نصیحت فرمائی :-

"میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں اگر تم اس کو یاد رکھو گے۔ تو موت سے زیادہ کوئی چیز تم کو محبوب نہ ہوگی۔ اور وہ لازماً آنی ہے۔ اور اگر تم اس کو بھلا دو گے۔ تو موت سے زیادہ کوئی چیز تمہارے نزدیک مبغوض نہ ہوگی۔ حالانکہ تم اس سے کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ تم پر اللہ تعالیٰ کے حقوق رات میں ہیں۔ جن کو وہ دن کو قبول نہیں کرے گا۔ اور کچھ حقوق دن میں ہیں۔ جن کو وہ رات میں قبول نہیں فرمائے گا۔ اور وہ نفل نہیں قبول کرے گا۔ جب تک تم فرائض نہ ادا کرو گے۔ ہلکی میزان در اصل ان لوگوں کی ہے۔ جن کی میزان قیامت کے روز اس وجہ سے ہلکی ہو کہ انہوں نے دنیا میں باطل کی پیروی کی جو ہلکا اور بے وزن ہے اور جس میزان میں باطل رکھا گیا ہے۔ اس کے لئے یہی زیبا ہے کہ وہ ہلکی ہو۔ اور بھاری میزان در اصل ان لوگوں کی میزان ہے جو قیامت کے دن اس وجہ سے بھاری ہو کہ انہوں نے دنیا میں حق کی پیروی کی جو بھاری ہے۔ اور جس میزان میں صرف حق رکھا گیا ہے۔ اس کے لئے یہی زیبا ہے کہ وہ بھاری رہے۔ اگر تم نے میری نصیحت یاد رکھی تو موت سے زیادہ کوئی غائب تم کو محبوب نہ ہوگا۔ اور وہ بہر حال آ کے رہے گی۔ اور اگر تم نے یہ نصیحت بھلا دی تو کوئی غائب تم کو موت سے زیادہ مبغوض نہ ہوگا۔ اور تم اس سے بھاگ نہ سکو گے"

اسماء بنت عمیسؓ (حضرت ابوبکرؓ کی بیوی) سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ سے یہ بھی فرمایا :-

"میں اپنے پیچھے جو عظیم الشان ذمہ داری چھوڑ کے جا رہا ہوں۔ اس کو سامنے رکھ کر میں نے تم کو خلیفہ بنایا ہے۔ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے۔ اور دیکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اپنی ذات پر ہم کو اور اپنے بیوی بچوں کو ترجیح دیتے تھے۔ یہاں تک کہ حضور کے بخشے ہوئے عطیوں کے حصہ میں سے ہم حضور ہی کے بیوی بچوں کو ہدیے بھیجتے تھے۔ اور تم نے میری بھی صحبت اٹھائی ہے۔ اور دیکھا ہے کہ میں نے اپنے پیشرو کی کس طرح پیروی کی ہے۔ واللہ ما نمت فحلمت ولا توھمت فسھوت وانی لعلی السبیل ما زغت (خدا کی قسم میں کبھی غافل ہو کے نہیں سویا کہ مجھے خواب نظر آتے اور نہ میں نے ہوا میں قلعے بنائے کہ میں بھٹکتا۔ میں سیدھے راستہ پر قائم رہا اس سے کج نہیں ہوا۔ اور سب سے پہلی چیز جس سے اے عمرؓ میں تم کو ڈراتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ ہر نفس کی ایک خاص طرح کی خواہش ہوتی ہے۔ اگر اس کی وہ خواہش پوری کر دی جاتی ہے تو پھر وہ دوسری کے لئے پاؤں پھیلاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے ان لوگوں سے ہوشیار رہنا۔ جن کے پیٹ طرح طرح کے ارمانوں سے پھولے ہوئے ہیں۔ اور جن کے دماغ اونچی اونچی فضاؤں میں پرواز کر رہے ہیں۔ اور جن میں سے ہر شخص اپنی ذات کی بلندی کا خواہاں ہے۔ انہی میں سے ایک کی لغزش کی وجہ سے ان کو ایک سخت حیرانی اور سرگشتگی پیش آنے والی[1] ہے۔ بس خبردار تم وہ شخص نہ بننا اور اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جب تک تم اللہ سے ڈرتے رہو گے۔ یہ لوگ تم سے ڈرتے رہیں گے۔ اور جب تک تم سیدھے راستے پر رہو گے یہ لوگ تمہارے لئے سیدھے رہیں گے"

(۶-۷، کتاب الخراج قاضی ابو یوسفؒ)

حضرت عمرؓ نے اس بار کو جیسا کچھ محسوس کیا اس کا ایک سرسری اندازہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے ایک بیان سے ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں :-

"جب حضرت عمرؓ کو خنجر مارا گیا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر تھا۔ اور عرض کیا کہ امیر المومنینؓ جنت کی بشارت قبول کیجئے۔ جس وقت لوگوں نے کفر کیا۔ آپ نے اسلام قبول کیا۔ جس وقت لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑا۔ آپ نے ان کے ساتھ ہو کر جہاد کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ سے راضی تھے۔ آپؓ کی خلافت کے بارہ میں دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا۔ اور اب آپؓ کی موت شہادت کی موت ہو رہی ہے۔ حضرت عمرؓ نے سب کچھ سننے کے بعد فرمایا۔ جو کچھ کہا ہے۔ ذرا اس کو پھر دہرانا۔ میں نے تعمیل ارشاد کی۔ انہوں نے میری پوری بات سننے کے بعد فرمایا اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ زمین میں جتنا سیم و زر بھی ہے اگر وہ سارے کا سارا مجھے مل جائے تو میں ظاہر ہونے والے دن کے ... بچنے کے فدیہ میں سے دوں گا" (۷-۸ کتاب الخراج ...)

حضرت عمرؓ کی زندگی کا ہر واقعہ اس بات کی شہادت ہے۔ کہ انہوں نے خلافت کی ذمہ داری کو ویسا ہی کچھ محسوس کیا۔ جیسا کہ اُن کو محسوس کرنے کا حق تھا۔ بہت سارے واقعات نقل کرنے ... ہوگی۔ ہم صرف اس زمانہ کے بعض واقعات ... کرنے پر اکتفا کریں گے۔ جس زمانہ میں عام ... کا مشہور قحط واقع ہوا۔ اس قحط نے اس حقیقت کو ... طرح آشکارا کر دیا۔ کہ ایک اسلامی حکومت کے ... کی ذمہ داری فی الواقع کیا ہے۔ اور حضرت عمرؓ نے اس کو کس طرح محسوس کیا۔ یہ واقعات میں مصر کے ... عالم محمد حسین ہیکل کی کتاب "الفاروق عمرؓ" سے ... کر لینے کے بعد نقل کر رہا ہوں کہ انہوں نے یہ ... اعتماد کتابوں سے لئے ہے۔

"عام الرمادہ میں لوگوں نے دیکھا کہ حضرت ... سرخ و سفید رنگ بالکل سیاہ پڑ گیا ہے۔ ... وجہ یہ تھی۔ کہ زمانہ قحط میں رعایا کی تکلیف میں ... ہونے کے خیال سے انہوں نے اپنے اوپر گھی دودھ وغیرہ کی قسم کی چیزیں بالکل حرام کر لی ... زیادہ تر بھوکے رہتے۔ یہاں تک کہ لوگ ان ... حالت دیکھ کر کہنے لگ گئے۔ کہ اگر قحط دور نہ ... تو حضرت عمرؓ کو رعایا کا غم ہلاک کر ڈالے ..."

"قحط کے زمانہ میں حضرت عمرؓ نے گھر میں ... ترک کر دیا۔ باہر بھوکوں کو کھلانے کے لئے ... پکواتے وہی کھانا عام لوگوں کے ساتھ خود بھی ... لیتے"

"قحط کی شدت جب بہت بڑھ چکی تھی۔ ایک ... مرتبہ حضرت عمرؓ کے سامنے گھی میں چوری کی ... روٹی لائی گئی۔ انہوں نے ایک بھوکے بدو کو ا... ساتھ کھانے میں شریک کر لیا۔ بدو تھالی کے ... گھی کے قطرے ایک ایک کونے سے تلاش کر ... حضرت عمرؓ نے اس کا یہ حال دیکھ کر فرمایا۔ شاید ... تمہیں گھی بہت مدت سے کھانے کو نہیں ملا۔ ... اس نے کہا۔ "اے امیر المومنین! اتنی مدت سے (ا... نے کچھ مدت متعین کر کے بتائی) نہ گھی کھایا نہ ... اور روغن اور نہ کسی کھانے والے ہی کو دیکھا۔ حضرت عمرؓ نے یہ سنا تو اس قدر متاثر ہوئے کہ قسم کھا... کہ جب تک قحط دور نہ ہوگا نہ گوشت کھاؤں گا اور ... گھی۔ اور اس عہد پر اس وقت تک قائم رہے۔ جب ... تک قحط دور نہ ہو گیا"

"اس عہد پر اس مضبوطی سے قائم رہے کہ ... روز بازار میں دودھ اور گھی بکنے آیا۔ ان کے غلام ... چالیس درہم میں اس کو خرید لیا۔ لیکن جب ان ... جا کر اس واقعہ کی اطلاع کی۔ تو انہوں نے ارشاد ف... کہ تم نے بہت گراں خریدا۔ جا کر اس کو صدقہ کر د...

(باقی صفحہ پر)

[1] یہ اس فتنہ کی طرف اشارہ ہے جو حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ میں پیش آیا

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۹ مارچ ۱۹۶۵ء

سیاست کی گندگیاں

ودودی صاحب نے حال ہی میں اپنی جماعت
ہیں منعقد ہونے والے شوریٰ کے اجتماع
ہے کہ وہ اور ان کی جماعت سیاست
لئے داخل ہوئے ہیں کہ ملک و قوم
کا یہ شعبہ بھی گندگیوں اور آلودگیوں سے
جا سکے۔ وہ لوگ جنھوں نے جماعت کے
ردہ حالیہ سیاسی کردار کو دیکھا ہے، وہ
ہے کو سن کر چونک پڑے ہوں گے۔
یاست کی گندگیاں کیا ہیں۔ ذرا انہیں
لائیے۔ اور اس سلسلہ میں مودودی
کی جماعت نے جو رویہ اختیار کیا۔ اسے
منے رکھیئے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ کیا اسی
است کی گندگیاں دور ہوا کرتی ہیں۔ اور
جا سکتی ہیں۔

یاست کی پہلی گندگی تو یہ ہے کہ جھوٹے
غلط پروپیگنڈے کے ذریعہ عوام میں شہرت
ت حاصل کی جائے۔ اس باب میں جماعت
کیا رہا ہے۔ اس کی شہادت سترہ سترہ
جماعت میں رہ کر علیحدہ ہونے والوں
چھیئے کہ آیا جماعت نے سیاست سے اس
دور کیا یا خود گردن گردن تک اس
یں ڈوب گئی۔

است کی دوسری گندگی انتخابات میں ووٹوں
و فروخت اور جائز و ناجائز کی پروا کیئے
کا حصول ہے۔ علیحدہ ہونے والوں نے
پر شدت سے یہ الزام بھی عائد کیا ہے
است کی تیسری گندگی پارٹی پالٹیکس ہے۔
ت کے ہر علیحدہ ہونے والے نے یہ اعتراف
کہ جماعت میں یہ عصبیت شدت کے
ئی جاتی ہے۔

است کی چوتھی گندگی بر بنائے مصلحت و
اصولوں میں تغیر و تبدل کر ڈالنا ہے۔ قدیم
کے مشہور سیاست دان چانکیہ نے اسے
کو سنگ بنیاد قرار دیا ہے۔ اور یورپ
م زمانہ سیاسی معلم میکاول نے اسے ڈپلومیسی
حصہ کہا ہے۔ مودودی صاحب نے بھی
کے نام سے اسے اختیار کرنے کو
ھا ہے۔ اور یہ ان کا مشہور اختراعی نظریہ
ہے۔ جس سے جماعت انکار نہیں کر سکتی۔

سیاست کی پانچویں گندگی دین و مذہب کو خالص سیاسی مقاصد کا تابع کر دینا ہے اور اس کی واضح مثال یہ ہے کہ جماعت نے مودودی صاحب نے متحدہ حزب اختلاف کی لادینی نظریات رکھنے والی جماعتوں کے ساتھ اتحاد و اشتراک عمل کیا۔ مس جناح کو مملکت کا صدر منتخب کرانے کے لئے شرعی حرمتوں میں حلت کا حیلہ تراشا، اور اپنی ان کارروائیوں کو مذہب کی رو سے جائز بلکہ ضروری ٹھہرانے کی کوشش کی۔

الغرض کتنے ہی شواہد پیش کئے جا سکتے ہیں جن سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے جو سیاسی روش اختیار کی ہے۔ اس سے سیاست کی تو ایک بھی گندگی دور نہیں ہو سکی۔ البتہ جماعت نے ایک ایک کر کے سیاست کی تمام گندگیاں ضرور اپنا ڈالی ہیں۔ اور اس پر ستم یہ کیا ہے کہ ان گندگیوں کو دین و مذہب کی پاکیزگی کا لباس بھی پہنا دینے کی کوشش کی ہے۔ ایسا کرنا بجائے خود سیاست کی وہ گندگی ہے۔ جس کی ایجاد کا سہرا مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے سر پہ ہے۔ اور جس میں جماعت اب پوری پوری ڈوب چکی ہے جس کی تصدیق و توثیق کوثر نیازی صاحب کے اس بیان و مودودی صاحب کے ساتھ ان کی اس مراسلت سے ہو جاتی ہے۔ جسے انہوں نے جماعت کی گرتی ہوئی ساکھ کے سنبھالنے کی ایک سعی کہا جا سکتا ہے۔ ورنہ حقیقت و واقعیت سے تو اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور جماعت اب تک کے اپنے سیاسی کردار میں سے کوئی ایک مثال ایسی پیش نہیں کر سکتی۔ جس سے یہ ثابت ہو سکتا ہو۔ کہ اس نے سیاست کی فلاں مروجہ گندگی و آلودگی کو اپنے فلاں طرز عمل سے دور کر دیا ہے۔ اس کے برعکس اس بات کے کھلے کھلے ثبوت موجود ہیں۔ کہ خود جماعت نے سیاست کی گندگیاں ایک ایک کر کے اختیار کر لیں۔ جن میں سے چند کا ذکر اوپر کیا گیا۔ اور اس کی پُر زور شہادت جماعت سے علیحدہ ہونے والے ہر شخص نے دی۔

کاش مودودی صاحب نے کوئی اور کام نہ کیا ہوتا۔ صرف سیاست کی دنیا میں ہی اپنے اور اپنی جماعت کے کردار کی ایسی بے داغ مثال قائم کر دی ہوتی۔ جو عصر حاضر کی سیاست کی گندگیوں سے پاک و صاف ہوتی۔ اور جسے اسلامی و اخلاقی اعتبار سے ایک نمونہ کے طور پر پیش کیا جا سکتا۔

الیکشن اور جہاد

کوثر نیازی صاحب نے اپنے استعفے میں یہ بات بھی کہی ہے کہ جماعت، زکوٰۃ و عشر وغیرہ کی رقمیں الیکشن وغیرہ کی مہموں پر صرف کر ڈالتی ہے۔ اس کا جواب سرگودھا کے ایک صاحب ڈاکٹر سعید صاحب نے جو وہاں کی جماعت کی مجلس شوریٰ کے رکن ہیں۔ روزنامہ کوہستان لاہور میں ایک مراسلہ کی صورت میں یہ دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم و خلفائے راشدین کے زمانہ میں بھی تو بیت المال میں سے جس کے اندر زکوٰۃ و عشر وغیرہ کی بھی رقمیں ہوتی تھیں جہاد پر خرچ کیا جاتا تھا۔

الیکشن میں زکوٰۃ و عشر کی رقوم صرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اس پر تو مفتی محمد شفیع صاحب جیسے اجل علمائے کرام ہی روشنی ڈال سکتے ہیں۔ البتہ میں یہاں اتنا عرض کرنے کی جرأت کروں گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ رضہ کے زمانہ میں جو جہاد ہوتا تھا وہ کفار و مشرکین کے خلاف ہوتا تھا، اور اس کی باقاعدہ شرعی حیثیت و [illegible] ہوتی تھی۔ پاکستان میں الیکشن کی مہموں کو جن میں حریف و فریق امیدوار شخصیتوں اور گروہوں کی شکل میں ایک دوسرے کے مدمقابل ہوتے ہیں۔ وہ سب مسلمان ہی ہوتے ہیں۔ ان پر کس طرح جہاد کی صورت صادق آ سکتی ہے۔ جو اس زمانہ میں مسلمان، کفار و مشرکین کے خلاف قائم کرتے تھے ڈاکٹر سعید صاحب کے اس جواب سے تو جماعت کا اندرونی نظریہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اور اس کے امیدوار و حامی ہی مسلمان ہیں۔ اور الیکشن میں دوسرے فریق کفار و مشرکین کا درجہ رکھتے ہیں اسی لئے تو جہاد پر قیاس کر کے جماعت الیکشن میں زکوٰۃ و عشر کی رقوم صرف کرتی ہے۔ اور ڈاکٹر سعید صاحب اس کے لئے بیت المال کی مثال پیش کر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو جماعت کو کھل کر اس کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ وگرنہ ہر فریق ان رقوم کو اپنی اپنی الیکشنی مہموں پر صرف کرنے کا حق دار بن جائے گا جماعت کے افراد کے سوچنے کا یہ انداز کتنا تباہ کن ہے۔ الیکشن میں زکوٰۃ و عشر کی رقمیں استعمال کرنے کے جواز میں جو دلیل دی گئی ہے اس کے دونو پہلو جو اوپر بیان کیئے گئے اس سے خود اسلام کو مسلمانوں کو جو نقصان پہنچ سکتا ہے

(باقی صفحہ ۲ پر)

بقیہ: ــــــــ کارکنوں کی ذمہ داریاں

میں اتنا اسراف کرکے کوئی چیز نہیں کھاؤنگا اس کے بعد کچھ دیر سر جھکائے کھڑے رہے اور پھر بولے۔ بحیث یعنیی شان الشہید اخالم یدسسنی ما بمستسلسہ رعجھے رعایا کے دکھ کا کیا اندازہ ہوگا۔ اگر مجھ پروہی کچھ نہ گذرے۔ جوان پر گذر رہی ہے"

اس زمانہ میں جو سختیاں حضرت عمرؓ نے اپنی جان پر برداشت کیں اور جو سختیاں اپنے بیوی بچوں پر ڈالیں۔ ان کے بہت سے واقعات ابن سعدؒ نے "طبقات" میں روائت کئے ہیں۔ ان میں سے بعض یہاں نقل کئے جاتے ہیں

"ایک مرتبہ ان کے سامنے گھی میں پکا ہوا گوشت لایا گیا۔ اس کے کھانے سے انہوں نے یہ کہہ کر انکار کردیا کہ ان دونوں میں سے ہر ایک بجائے خود ایک سالن ہے۔ پھر اس اسراف کی کیا ضرورت تھی؟"

"ایک شخص سے پینے کے لئے پانی مانگا۔ اتفاق سے اس کے پاس شہد موجود تھا اس نے وہ پیش کردیا۔ آپ نے اس کو واپس کردیا کہ میں اس کو قیامت کے روز حساب میں شامل نہیں کرانا چاہتا"

"اپنے بچوں میں سے کسی کے ہاتھ میں خربوزے کی ایک پھانک دیکھ لی۔ اس کے پیچھے بھاگے۔ کہ امیرالمومنین کے فرزند تم خربوزے اڑا رہے ہو اور امت محمدیہ تباہ ہورہی ہے بچہ روتا ہوا گھر میں بھاگا۔ جب ان کے علم میں یہ بات لائی گئی۔ کہ یہ خربوزہ ایک کف دست کھجور کی گٹھلیاں دے کر خریدا گیا ہے۔ تب کہیں جاکر مطمئن ہوئے۔"

"ایک عورت کو دیکھا کہ راشن میں جو آٹا اور گھی اس کو ملا ہے۔ اسے ملا کر کچھ بنا رہی ہے۔ لیکن اس سے بن نہیں رہا ہے فرمایا۔ اس طرح نہیں اس طرح بناؤ۔ اور یہ کہہ کر اس کے پاس بیٹھ کر خود بنانے لگے"

"حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا۔ کہ گھی کا برتن اور آٹے کی بوری لئے ہوئے ہیں۔ اتنے میں کچھ بھوکے لوگ نظر آئے تو ان کو خود پکا کر کھلایا"

"قحط کی شدت کے نو مہینوں میں یہ معمول رہا۔ کہ لوگوں کو عشا کی نماز پڑھا کر گھر میں داخل ہوتے۔ اور آخر شب تک گریہ و زاری میں مشغول رہتے۔ اور دعا کرتے کہ اے اللہ۔ اس امت کی تباہی میرے ہاتھوں نہ ہو۔ لیکن جب یہ دعا قبول نہ ہوئی۔ اور آسمان سے پانی کی ایک بوند بھی نہ ٹپکی تو

تو اپنے عمال کو لکھا کہ ایک معین دن میں لوگوں کو لے کر نکلو۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اس قحط کو دور فرمائے۔ خود بھی لوگوں کو لے کر نکلے۔ سر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک تھی۔ نماز کی جگہ پہنچ کر سب نے خوب رو رو کر دعائیں مانگیں حضرت عمرؓ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور سر آسمان کی طرف اٹھا کر کہا۔ "اے اللہ۔ ہم تیرے رسولؐ کے چچا کو تیرے حضور سفارشی بناتے ہیں۔ حضرت عباسؓ نے بھی خوب رو رو کے دعا کی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی"۔

جس شخص نے اپنی ذمہ داریوں کو اس گرمی اور بے لفسی کے ساتھ ادا کیا کہ اس کی کوئی اور مثال اس کے پیش رو کے سوا تاریخ میں نہیں ملتی۔ وہ یہ سب کچھ کرنے کے باوجود ایک لمحہ کے لئے بھی مطمئن نہیں ہوا کہ اس نے اپنا فرض ادا کردیا۔ وہ اکثر یہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی۔ اور آپ دنیا سے جب تشریف لے گئے۔ تو مجھ سے راضی تھے۔ میں نے ابوبکرؓ کی صحبت اٹھائی اور وہ بھی مجھ سے مطمئن گئے۔ مجھے کسی بات کی بھی پریشانی نہیں ہے۔ بس مجھے اگر کوئی پریشانی ہے تو اس امارت کی ذمہ داریوں کی پریشانی ہے۔ اس کے لئے اس قدر پریشان رہتے۔ کہ نہ شب میں آرام فرماتے۔ نہ دن میں۔ جب بعض لوگوں نے توجہ دلائی، کہ آپ کی یہ بے آرامی آپ کو کھا جائے گی۔ تو فرمایا کیا کروں اگر شب میں آرام کروں تو میں تباہ ہوجاؤں گا۔ اور ان تمام جانبازیوں کا دنیا میں تو کوئی صلہ، جیسا کہ آگے چل کر معلوم ہوگا۔ انہوں نے قبول نہیں فرمایا۔ لیکن آخرت میں بھی کسی بڑے صلہ کے مدعی نہ تھے۔ بار بار بس یہی فرماتے تھے۔ کہ

برابر سرابر پر چھوٹ جاؤں تو بہت ہے۔ آخری حج کے موقعہ پر منیٰ میں ایک جگہ چادر زمین پر بچھادی اور اس پر لیٹ گئے اور ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر نہایت رقت کے ساتھ یہ دعا فرمائی:۔

ترجمہ۔ اے خدا میں بوڑھا ہوگیا
میری ہڈیاں چٹخنے لگ گئیں۔ میری
قوت کمزور ہوگئی۔ میری رعایا بہت
پھیل گئی۔ بس اب تو مجھے اپنے پاس
اس حال میں بلالے۔ کہ نہ میں نااہل
قرار پاؤں اور نہ سزاوار ملامت

اس ذمہ داری کے احساس کا یہ عالم تھا کہ وفات کے وقت حضرت عبداللہ بن عمرؓ باپ کا سر اپنی ران پہ لئے ہوئے بیٹھے تھے جب حضرت عمرؓ نے محسوس فرمایا۔ کہ اب آخری وقت آن پہنچا۔ تو بیٹے سے فرمایا۔ کہ میرا منہ زمین پر رکھ دو۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا۔ میری ران اور زمین دونوں یکساں ہیں تیز ہوکر بولے۔ نہیں میرا منہ زمین پر رکھ دو جب انہوں نے منہ زمین پر رکھ دیا تو پاؤں برابر کر لئے۔ اور فرمایا۔ میری اور میری ماں کی تباہی ہے۔ اگر اللہ نے میری مغفرت نہ فرمائی۔ اور یہی کہتے ہوئے جان اپنے پروردگار کے سپرد فرمائی۔ رضی اللہ عنہ ورضو عنہ

خلفائے بنی امیہؒ میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اسلام اور اسلامی نظام کی روح سے اچھی طرح واقف تھے۔ ان پر جب امارت کا بار گراں ڈالا گیا۔ تو اس کی ذمہ داریوں کے احساس نے ان کا جو حال کیا اور ان کی خلافت سے پہلے اور خلافت کے بعد کی زندگی میں جو عظیم الشان فرق واقع ہوا اس کا ایک سرسری اندازہ ذیل کے بیانات سے ہوسکے گا

(باقی آئندہ)

قابل مطالعہ کتب

آپ کے امیدوار کن اوصاف کے مالک ہونے چاہئیں؟

(۱) ہندوستان کے امام ابن تیمیہؒ مولانا ابوالکلام آزاد کی لاثانی تصنیف "اسلامی جمہوریت کے تقاضے" بہ اضافہ "نظریہ پاکستان اور ہم" از مولانا مختار احمد الحسینی گولڈ میڈلسٹ کا مطالعہ کریں قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

(۲) "دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا" مصنفہ مولانا حبیب الرحمٰن فاضل دیوبند پاکستان میں پہلی بار شائع ہورہی ہے۔ شیخ الاسلام سید حسین احمد صاحب کی تقریظ بھی شامل ہے قیمت اول مجلد ۶/۶ قسم دوم ۴/۶۱ روپے۔ نیز ہر قسم کی کتب ملنے کا پتہ، مکتبہ تعمیر حیات حبیب بنک بلڈنگ اردو بازار لاہور

بقیہ: صحیح راہ کیا

دوسرا نقطہ نظر رکھتے ہوں ...
پر کام کیجئے کوئی جماعت بنانا ...
بنائیے۔ یا کوئی تحریک شروع کر ...
رکھتے ہوں تو شروع کیجئے۔ خدا ...
ہی کی رہنمائی میں کوئی صحیح کام ہو ...
خاکسار

(برائے مولانا ابوالاعلیٰ ...)

اس کے مقابلہ مجھ ...
جماعتی حلقوں نے دفعتاً میر ...
ہونے کا پروپیگنڈا شروع کردیا ...
دور تک جاری رہا۔ اور بعد میں ...
وہ دن بھی دکھایا کہ میں تو جہاں ...
البتہ مودودی صاحب اور ان کی ...
لادینیت کے پاکستان کے سب ...
سہروردی صاحب اور اشتراکیہ ...
بڑے حامی بھاشانی صاحب ...
صاحب قصوری وغیرہم کے ہم ...
یہ قدم سیاسی میدان میں رواں دوا ...
سے بغل گیر ہورہے تھے۔ تا آنکہ ...
کے موقع پر مس فاطمہ جناح کے ...
شیر و شکر ہوگئے۔ دین و لادینی ...
کا مودودی صاحب اور ان کی ...
مسلمانان پاک و ہند کی تاریخ کا ...
جس نے کفر و اسلام کی کشمکش ...
سابقہ تواریخ پر پانی پھیر دینے کی ...

بہرحال جماعت سے علیحدہ ...
جن شکایات و اعتراضات کے سا ...
ہورہے ہیں۔ اس کا اندازہ ملا ...
بالخصوص مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ ...
تو اس جماعت کے آغاز تشکیل ...
ہوگیا تھا۔ اور پاکستان میں اس کا ...
ختم نبوت کے وقت سے ہونے ...
جماعت میں شامل بڑے بڑے ...
سترہ سترہ سال بعد اب ظاہر کیا ...
اور ابھی نہیں معلوم کتنے افراد جما ...
اندر اپنے دل میں بے اعتمادی ...
ہوئے سترہ سال کی وابستگی ...
انتظار کر رہے ہیں۔ بہرکیف ...
سے دین کا صحیح شعور اور مخلصانہ ...
رکھنے والوں پر یہ بات روز روشن ...
ہوگئی ہے کہ اسلام کی خدمت کا ...
ہے۔ جیسے سلف صالحین نے اختیا ...
پر ہمارے عہد کے اکابر علماء و صلحا ...
اور جس کے مطابق کام کرنے کا ...
بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ جو ...
دلفریبی اور بلند بانگ دعووں کے ...

خدمتِ دین وملت کی صحیح راہ کیا ہے؟

(احمد حسین صاحب کمال)

کوثر نیازی صاحب کی مودودی جماعت سے علیحدگی کا جو لیس منظر ان کی مودودی صاحب سے مراسلت اور بیانِ استعفیٰ کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ وہ سابق میں جماعت سے علیحدہ ہونے والے حضرات کے بیان کردہ و پوست کندہ حالات و حقائق سے مختلف نہیں ہے۔ قریب قریب وہی باتیں نیازی صاحب نے بھی کہی ہیں۔ جو باتیں اس سے قبل امین احسن صاحب اصلاحی، عبدالرحیم اشرف سعید ملک اور مولانا محمد منظور صاحب نعمانی نے اپنی اپنی تحریروں میں بیان کی تھیں۔

سب سے پہلی بات جو ان بیانات سے یکساں طور پر واضح ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مودودی صاحب نے اپنی تحریروں میں جو دعوے اور نظریات پیش کئے ہیں۔ ان کا طرز عمل اور جماعت کی پالیسیاں ان کے خلاف ہوتی ہیں۔ دوسری بات جو معلوم ہوئی وہ یہ ہے۔ کہ مودودی صاحب نے اپنی رائے کی ہر تبدیلی کو قرآن و اسلام کا جامہ پہنانے کی کوشش کی ہے۔ اور اسلامی احکام و اصول میں اپنی پسند کے مطابق تبدیلی و تغیر کی جرأت تک وہ کر گذرتے ہیں۔ تیسری بات یہ سامنے آئی ہے کہ جماعت میں فیصلہ کن چیز صرف مودودی صاحب کی رائے ہے اور سارا جماعتی نظام ان کی شخصیت پر مرکوز ہے چوتھی بات جو عیاں ہوئی وہ یہ ہے کہ جماعتی حلقوں میں مودودی صاحب کی شخصیت کو تنقید سے بالاتر رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اگر جماعت کا کوئی رکن حتیٰ کہ بڑے سے بڑا عہدیدار اور اعلیٰ ترین فاضل و عالم کارکن بھی یہ حرکت کر بیٹھتا ہے تو اسے شاید گستاخی سمجھا جاتا ہے اور انجام کار اسے جماعت چھوڑ دینا پڑتی ہے پانچویں بات یہ بھی ظاہر ہوئی کہ جماعت بشمول مودودی صاحب بظاہر جتنی منظم، جمہوریت پسند اور آزادی رائے کے اظہار کی حامی نظر آتی ہے بباطن اس کے اندر بھی کتنی ہی گروپ بندیاں موجود ہیں۔ جن کی کارکردگی کی باہمی مسابقت صرف اس امر میں ہے کہ کون کس درجہ مودودی صاحب کی عقیدت مندی میں آگے نظر آتا ہے اور جماعت کے اندر کہیں زیادہ آمرانہ نظام و گرفت قائم ہے۔ نیز اظہار رائے کی آزادی کو مسلوب کر دیا جاتا ہے۔ اور آخری بات جو علیحدہ ہونے والے تمام افراد جماعت نے واشگاف طور پر بتائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جماعت کا مقصود اعلیٰ صرف سیاسی مفادات ہیں۔ اور دین و مذہب کا سارا تانا بانا ان کے حصول کے لئے ہی بُنا جاتا ہے۔

ان پے در پے انکشافات کا ردِّ عمل جماعت کے اندر اور جماعت سے باہر اس کے موافق و مخالف حلقوں میں کیا ہوا اور ہوگا۔ مجھے اس وقت اس سے چنداں کوئی غرض نہیں ہے۔ اس صورتِ حال کے متعدد عبرت انگیز پہلو ہیں۔ جن پر اسلام کے ہر درد مند و مخلص خادم کو غور کرنا ضروری ہے بالخصوص سب سے اہم تر پہلو یہ ہے کہ اسلام و ملت کی خدمت کے یہ مدعیانہ طریقے بالآخر ناکام اور شدید طور پر ضرر رساں ثابت ہوئے ہیں۔ اور قوم کی مایوسی میں چند در چند اضافے کا موجب بنے ہیں ان کے بالمقابل اسلام و ملت کی خدمت کے وہ طریقے جن کی پُرجوش تغلیط و تردید ان جماعتوں نے کی، ان کی اہمیت و افادیت حقیقی ہے۔ اور ان انکشافات سے اس کی صداقت نمایاں تر ہو گئی ہے۔

اسلام کی خدمت کے وہ طریقے جو سلف صالحین اور صلحاء امت نے اختیار کئے۔ ان کی نوعیت ان مدعیانہ طور طریقوں سے کہیں زیادہ نتیجہ خیز، دور رس، فائدہ رساں، حقیقت پسندانہ، پُر از حق و صداقت، بے لوث، مخلصانہ اور کتاب و سنت کے عین مطابق ہے

تاریخ اسلام کا یہ پہلو بڑے ہی غور و مطالعہ کا مستحق ہے۔ کہ ابتدا سے ہی ایک طرف وہ بزرگ افراد اور ان کے حلقے رہے ہیں۔ جنہوں نے بغیر کسی علیحدہ جماعت بندی اور مدعیانہ اظہارات کے دین و ملت کی خدمات انجام دیں۔ اس صف میں صحابہ کرام کے بعد ائمہ مجتہدین و محدثین علماء کبار و صوفیاء عظام کی ایک کثیر تعداد ہر دور میں ہمیں ملتی ہے۔ اور ان کے علمی، اصلاحی جہادی و عملی کارناموں کے شاندار و وسعت پذیر مظاہر قدم قدم پر تاریخ میں ثبت نظر آتے ہیں اور دوسری طرف ایسے رجال و جماعتیں بھی ملتی ہیں جنہوں نے عامۃ المسلمین اور علماء و مشائخ وقت سے علیحدہ اپنی جداگانہ تنظیمیں بڑے بڑے دعووں کے ساتھ قائم کیں۔ اور اپنے عہد کے دیندار اکابرین اور ان کے کاموں میں کیڑے ڈال کر عوام الناس میں اپنا تعارف کرایا۔ اور امت میں افتراق و فتنہ و فساد کی تخم ریزی کی۔

تاریخ اسلام میں اس طرز پر اٹھنے والا پہلا گروہ غالباً خوارج کا تھا۔ اور پاک و ہند کی تاریخ میں اسلام کے نام سے اس طرز کا کام پہلی مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا۔ جو بالآخر ایک بڑے فتنے کے ظہور کا باعث بنا۔

یہ ایک اٹل تاریخی صداقت ہے۔ کہ جداگانہ جماعت بندیوں سے اسلام اور ملت کو نہایت سے زیادہ نقصان اور اتحاد کی بجائے افتراق کا صدمہ پہنچا ہے۔ نیز یہ کہ خود یہ جماعتیں اپنے ابتدائی دعووں اور موقف پر قائم نہیں رہ سکیں۔ بلکہ آخر میں دوسروں کا آلہ کار یا ضمیمہ بن کر رہ گئیں اس قسم کی تنظیموں اور گروہ بندیوں کا سب سے بڑا مرض اور نقص یہ ہے کہ یہ جماعتیں اور ان کے قائد و امیر خود حق اور معیار صداقت بن جانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ اور خود کو اسلام کے سانچے میں فٹ کرنے کے بجائے، ان کو اپنے شخصی و گروہی فکر کے سانچے میں ڈھالنے کا جتن کرتے رہتے ہیں۔ مودودی صاحب کی جماعت میں بھی چونکہ ابتدا سے یہ نقص و مرض موجود تھا چنانچہ اس کے اندر سے بھی ان مفاسد کا ظہور شروع ہو گیا۔ جو نہ صرف ملت اسلامیہ کو بلکہ نفس دین و اسلام کو ضرر پہنچانے والے تھے۔ راقم الحروف نے اب سے بہت پہلے جبکہ ابھی مسٹر سعید ملک اور مولانا امین احسن صاحب اصلاحی وغیرہم جماعت سے علیحدہ نہیں ہوئے تھے۔ اور جماعت نے ابھی صرف اس وقت کی مسلم لیگ سے راہ و رسم باز کی تھی۔ مودودی صاحب کو ایک نجی خط و کتابت جس کا کچھ حصہ ماچھی گوٹھ کے اجتماع کے وقت ترجمان القرآن میں بھی شائع ہو گیا تھا۔ اس قسم کے مفاسد کی طرف توجہ دلائی تھی۔ میں جماعت کا آدمی تو نہیں تھا، بلکہ اس کے بعض بنیادی نظریات سے اختلاف بھی رکھتا تھا۔ اس کے باوجود اسلام کے ناطے جماعت کے لئے خیر خواہی کے جذبات میرے اندر ضرور تھے۔ چنانچہ ماچھی گوٹھ کے اجتماع سے قبل میں نے اخبار تسنیم کی معرفت ایک یادداشت تحریر کر کے مودودی صاحب کی خدمت میں ارسال کی تھی۔ جس میں ایسے تمام امور کی نشان دہی کر دی تھی۔ جن کا تعلق جماعتی نظریہ، نظام نصب العین اور طریقِ کار کی اغلاط سے تھا۔ اور بعض خاص معاملات پر تفصیلی طریقے بھی لکھے تھے۔ جن میں وقت کے سیاسی امور میں جماعت کے غلط انداز فکر و طرز عمل اور اس کے نظریہ حکمت عملی و تبدیلی روش پر درد مندانہ و مخلصانہ عرض و معروض کیا تھا۔ اور جماعت کو آئندہ پیش آنیوالے خطرات سے آگاہ کر دیا تھا۔ یہ تمام گذارشات صدا بصحرا ثابت ہوئیں۔ اور مودودی صاحب کا آخری جواب ۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء کو جو مجھے ملا وہ یہ تھا۔

"اس بحث کا جاری رکھنا میرے لئے بہت مشکل ہے۔ جماعت اسلامی اپنا ایک نقطہ نظر رکھتی ہے۔ اور جو کچھ صحیح سمجھتی ہے اس کے مطابق کام کر رہی ہے۔ آپ اگر کوئی دوسرا

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی کامیابی کے امکانات روشن ہیں

روزنامہ کوہستان راولپنڈی کی ۱۰ مارچ کی اشاعت میں "مانسہرہ کی سیاسی صورت حال کا ایک جائزہ" کے عنوان سے جناب ایچ، این خلیل کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں سے مولانا ہزاروی سے متعلق حصہ کو شائع کیا جا رہا ہے — (بشکریہ کوہستان)

ہزارہ۔ حلقہ ۳ سے تیسرے امیدوار حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ایم پی اے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ہیں۔ مگر انہیں آزاد سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ مانسہرہ کے بعض خوانین ان کے نام سے چڑتے ہیں مگر ان کی مخالفت مولانا کے لئے سدراہ نہیں بن سکی۔ وہ اس علاقہ کے سب سے زیادہ مشہور سیاسی اور زیادہ بارسوخ اور سب سے زیادہ قابل احترام شخصیت ہیں۔ اپنے قصبہ کے علاوہ علاقہ پکھل، اگرور، کوغان اور تناول میں ان کی پوزیشن اچھی ہے۔ علاقہ غیر سے بھی انہیں ووٹ مل جائیں گے۔ گرد ھی حبیب اللہ سے کوشش کے بعد ووٹ حاصل کر سکتے ہیں اور چونکہ گزشتہ منافع مکمل طور پر کنونشن لیگ کے زیر اثر نہیں ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ وہاں کے ممبر کسی مخالف امیدوار کا ساتھ دیں گے۔ مگر یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ مولانا غلام غوث ہزاروی ہوں گے یا مفتی ادریس صاحب۔ قیاس یہ ہے کہ اس علاقہ سے ووٹ تقسیم ہوں گے۔ تحصیل مانسہرہ کی سب سے بڑی جماعت کنونشن لیگ ہے اس لئے کہ اس میں تقریباً تمام بااثر لوگ شامل ہیں۔ مگر وہ پردہ وہ مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ محمد اکبر خان، جمعہ خان صاحب بالمقابل ... ایک گروپ ہے مسٹر نواز خان و حنیف خان کنونشن میں ان کے مقابل ہیں۔ تیسری طرف حاجی سربلند خان صاحب اور شاد محمد خان بین بین ہیں گو ایک طرف یہ گروپ جمعہ خان سے عداوت رکھتا ہے۔ تو دوسری طرف مسٹر نواز خان سے وقتی مصالحت کے باوجود کھنچا سا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ خداداد خان صاحب بھی نواز خان صاحب سے کشیدہ بلکہ مقابل ہیں۔ حالانکہ ان میں کوئی بھی اس قابل نہیں ... اپنے اثرورسوخ کو استعمال کر کے ... لف گروہوں کو ساتھ ملا لیں یا باہمی ختم ... دیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان مخالف و متضاد ... کا کھٹا ہو کر ایک شخص کے لئے کوشش ... دل، ست و معال است و جنوں

اور علاقہ کے عوام کا تاثر یہ ہے کہ مولینا غلام غوث صاحب ہزاروی کامیاب ہو جائیں گے عوام اور بی ڈی ممبرز کا انتخاب صرف ذاتی پسند اور ناپسند پر ہے۔ اور مولانا غلام غوث صاحب کی معروف شخصیت لاشعوری طور پر انہیں اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ اور یہی بات ایک عوامی کنویسنگ کی شکل میں ان کے لئے کام کر رہی ہے۔ ان حالات میں ان کی کامیابی کے امکانات دوسرے امیدواروں کی نسبت کہیں زیادہ ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے امیدواروں کی حمایت کی جائے

ناظم جمعیۃ علماء اسلام اترا ضلع سرگودھا جناب مستری علی محمد صاحب نے تمام بی ڈی ممبروں سے اپیل کی ہے۔ کہ ملک و ملت کی خیر خواہی اور قرآن پاک سے وفاداری کے تقاضے کے پیش نظر جمعیۃ علماء اسلام کے امیدواروں کی حمایت کی جائے۔

تعارفی جلسوں میں جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں کی تقریریں

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے تعارفی جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ میں عوام کے نمائندوں سے خطاب کر رہا ہوں۔ قوم نے اپنی ذمہ داری آپ پر ڈالی ہے اور اب آپ کو اپنی فلاح کے لئے اچھے اور قابل نمائندے منتخب کرنے ہیں۔ اسلام کے ذریعہ ہی سے مشرقی و مغربی پاکستان کے عوام کو یکجا کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ اسمبلیوں میں ہماری پوزیشن سفید پوشوں کے جرگہ جیسی ہے مگر پھر بھی عوام کے لئے کچھ نہ کچھ ہو رہا ہے اور جمعیۃ علماء اسلام نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان میں جو قانون بنے گا شریعت کے مطابق ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو یہ دیکھنا ہے۔ کہ اسلام کے نام پر ملک میں غلط قانون نہ بن جائے۔ اور اگر خدانخواستہ اسمبلی میں غلط قانون بنا تو تمام ذمہ داری قوم پر عائد ہوگی۔ انہوں نے موجودہ آئین پر اعتراض کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج دولاکھ مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں۔ کیونکہ ہمارے آئین میں عیسائی ہونے کی اجازت ہے۔ اس لئے خطرہ ہے کہ کچھ عرصہ بعد عیسائی جداگانہ ریاست کا مطالبہ کریں گے اگرور اور تناول کے عوام کا مسئلہ شریعت کے مطابق حل ہونا چاہیئے۔ تاکہ کسی کا حق غصب نہ ہو۔

مفتی محمد شفیع صاحب

جمعیۃ علماء اسلام کے امیدوار مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا نے اپنی طویل تقریر کے دوران یقین دلایا کہ وہ پاکستان کو اسلامی جمہوریہ بنانے، ملک سے اشتراکی تاثرات ختم کرنے، سرمایہ داری کا نظام ختم کرنے اور عدالتی اصلاحات کے لئے کام کریں گے انہوں نے رشوت ستانی، بدعنوانی ختم کرنے فحش کتابوں پر پابندی لگانے۔ شراب نوشی اور قمار بازی کو خلاف قانون قرار دلانے کے لئے کام کرنے کا بھی وعدہ کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں حج کے لئے سہولتیں مہیا کرانے کی بھی کوشش کروں گا۔

اطلاع

ایک حافظ قرآن جو چھ سال تک مختلف مدارس دینیہ میں درس و تدریس کی خدمات سرانجام دے چکے ہیں فارغ ہیں اور خواہشمند ہیں کہ کسی دینی مدرسہ میں خدمت کا موقعہ مل جائے۔

پتہ:۔ حافظ جلال الدین صاحب پانی پتی معرفت مدرسۃ الاصلاح چوک تھانہ والا گوجرانوالہ

بقیہ اداریہ

اس تک ان حضرات کی نظریں قطعی نہیں پہنچ پائیں۔ ایسی باتیں کرتے ہوئے انہیں ذرا بھی تردد و تامل نہیں ہوتا کہ اس کی زد کہاں پہنچے گی۔ الیکشن و انتخابی سیاست میں مسلمانوں کے دو فریق جب اسے جہاد کا رنگ دے کر مدمقابل بنیں گے۔ تو اس کے کتنے مہلک نتائج نمودار ہو سکتے ہیں۔ اور زکوٰۃ و عشر کی یہ رقمیں جو ایک فرض و رکن عبادت کے طور پر نکالی جاتی ہیں۔ اور جن کے قرآن و حدیث کی رو سے متعین مصارف موجود ہیں۔ انہیں سیاسی و انتخابی گندگیوں میں بے دریغ خرچ کر کے اسلام و مسلمین کے نفع و اتحاد کے بجائے مسلمانوں اور اسلام کے ضرر و افتراق کے کام میں لایا جانے لگے گا۔ لیکن اپنی بات کی پچ میں بھلا اس طرف کیوں نظر جانے لگی (ک)

تبصرہ

ایک پیشگوئی کا تجزیہ

مصنف:۔ تاج محمد نکودری

ناشر:۔ شعبہ تالیف و تصنیف مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر

قیمت دو روپے

کتاب ہذا میں مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک پیشگوئی کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ قادیانی لٹریچر کی ہر شق پر مبسوط بحث کر کے اس کا غلط ہونا ثابت کیا ہے۔ یہ تصنیف کتاب سنت کے کسی علمی مواد پر مشتمل نہیں بلکہ عام فہم انداز میں مرزا صاحب کی ایک پیشگوئی اور اس سلسلہ میں قادیانی علماء کی تحریفات کی وہ دردناک داستان ہے۔ جس کے تجزیہ سے علم و دیانت کی آنکھیں یکسر نیچی ہو جاتی ہیں۔ اور ارتداد کی گود میں جنم لینے والے نظریات پوری طرح بے نقاب ہو جاتے ہیں۔ خوبصورت ٹائٹل اور عمدہ کاغذ کے قریباً ایک صد صفحات پر مشتمل کتابت و طباعت عمدہ۔ قیمت واجبی دو روپے

خط و کتابت

کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل مشکل ہو جاتی ہے۔ (ناظم)

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

تحصیل سرگودھا قومی اسمبلی کے لئے ووٹ کا حقدار کون؟

تحصیل سرگودھا قومی اسمبلی کے لئے دین ...ند مسلمانوں نے حضرت الحاج مولانا مفتی ...شفیع صاحب کو آمادہ کیا ہے۔ اور حضرت ...ی صاحب قومی اسمبلی کے امیدوار کی حیثیت ...کھڑے ہو گئے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب کی علمی عظمت پاکستان ...میں مسلم ہے۔ اس لئے ہم بلا خوف تردید ...ہیں۔ اور آپ کو بھی اس حقیقت سے انکار ...کہ تحصیل سرگودھا کے حلقہ سے اسلامی ...ن سازی کے سلسلہ میں ہماری صحیح نمائندگی حضرت مفتی صاحب ہی کر سکتے ہیں۔

لہذا بی، ڈی کے معزز ممبران سے ...ش ہے کہ وہ پارٹیوں اور دھڑے بندیوں ...بالاتر ہو کر صرف ملک و ملت کی بہبود کی خاطر ...امانت اپنا قیمتی ووٹ حضرت مفتی صاحب ...ق میں استعمال کریں۔

یاد رکھیئے! ووٹ نہ بیچنے کا مال ہے ...ہ کے طور پر دینے کی چیز ہے اور نہ برادری ...پر اسے ضائع کرنا جائز ہے۔ بلکہ یہ ایک ذمہ داری ہے۔ جسے مکمل سوچ سمجھ کر ...ال کرنا ہر ممبر کا قومی اور اسلامی فریضہ ہے

آخر میں ہم بی ڈی ممبران کے ووٹروں ...سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے معزز ...آمادہ کریں کہ بی ڈی کے معزز ممبر آپ ...کی نمائندگی کریں۔ اور اسلامی قانون ...کے اہل اور حقدار کو ووٹ دیں۔ ووٹ ضمیر کی امانت ہے۔ اسے مکمل ...ی کے ساتھ استعمال کریں۔ کراس × ...ے وقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ...ب کے نشان چھتری کو یاد رکھیں۔

...جانب انتخابی بورڈ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا)

...علماء اسلام میرپور خاص کا اجلاس

...بتاریخ ۷ مارچ ۱۹۶۵ء بروز اتوار کو ...زنمبر دفتر جمعیۃ علماء اسلام میرپور خاص ...ی جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس خصوصی زیر ...ت جناب مولوی عزیز اللہ صاحب منعقد ...جس میں مولوی شمس الدین صاحب و جناب ...شکور صاحب نائب امیر شیخ ممتاز علی صاحب و مکرم جناب مولوی فیض اللہ ناظم اعلیٰ ضلع حیدرآباد و امیر ابتدائی جمعیۃ ڈگری جناب سراج الدین صاحب سالار مکرم جناب حاجی نصیر الدین صاحب و جناب ٹھیکیدار بشیر الدین صاحب و جناب حاجی منشی نصیر الدین صاحب و جناب سلیم صاحب ناظم اعلیٰ میرواہ جمعیۃ۔ جناب حاجی گل محمد صاحب۔ جناب محمد عثمان صاحب۔ جناب عبدالستار صاحب نے شرکت فرمائی۔ مندرجہ ذیل تجاویز زیر بحث آکر تکمیل پائی۔

(۱) قومی اسمبلی کے لئے ضلع میرپور خاص تھرپارکر سے جناب پیر غلام رسول صاحب ... - - - - - . - . ... اور مکرم جناب خان بہادر غلام محمد وسان امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ انتخاب کا وقت بھی قریب ہے۔ اجلاس ہذا میں اکثریت کی یہ رائے ہے کہ ممبران بنیادی جمہوریت کو آزادی رائے دی جائے۔ کہ وہ جس میں دین اور جمعیۃ کا جائز مفاد دیکھیں۔ اس کو رائے دیں۔ مگر عہدیداران جمعیۃ دونوں کے لئے درگ (بھاگ دوڑ کوشش) نہ کریں۔ بعض اقلیت میں یہ رائے بھی ہے۔ کہ عہدیداروں کو بھی پابند نہ کیا جائے۔ چنانچہ اقلیت رائے متعلق بالاتفاق طے پایا کہ مرکز سے اس سلسلہ میں استصواب کیا جائے۔

(۲) صوبائی اسمبلی کے امیدواروں کے کاغذات داخل کرنے کا وقت بھی قریب ہے اس لئے اجلاس ہذا بالاتفاق طے کرتا ہے کہ جمعیۃ کے نمائندے صوبائی اسمبلی کے امیدوار کی حیثیت سے کھڑے ہوں۔ اور ہر قسم کی کوشش کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی قائم کی جائے۔ جو پورے ضلع میں دورہ کرے۔

مندرجہ بالا کارروائی اور آئندہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۵ء کو اجلاس منعقد ہونے کی تاریخ مقرر ہو کر بعد دعا اجلاس برخاست ہوا

جمعیۃ علماء اسلام ہرنوئی کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ہرنوئی کا اجلاس بر مکان چودھری رستم علی منعقد ہوا۔ درس قرآن میاں اسلام دین کرنالی نے دیا۔ حالات حاضرہ پر تبصرہ ڈاکٹر دین محمد صاحب افریدی نے کیا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) یہ اجلاس حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ مشاورتی کونسل کی تجاویز زنا کی سزا کوڑے اور چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ملک میں نافذ کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ لائلپور گوروناک پورہ میں جس بدکردار نے قرآن پاک کی بے حرمتی کی ہے اُس کو سخت سے سخت سزا دے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک سے بے راہ روی کا دروازہ بند کر کے اسلام کی حفاظت کرے۔

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا بیان

پشاور۔ صاحبزادہ عبدالباری فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے ایک اخباری بیان میں بی ڈی کے ممبروں کے نام ایک اپیل میں کہا ہے۔" ملک و ملت اور دین و شریعت کا سارا مستقبل آئندہ کے قانون ساز اسمبلیوں کے انتخاب پر منحصر ہے اور ان کے انتخاب و تشکیل کی ذمہ داری آپ لوگوں پر بھی عائد ہوتی ہے۔ آپ عوام کے اعتماد کا مظہر ہیں۔ آپ خدا و رسول اور عوام کے سامنے جوابدہ ہیں۔ آپ کے صحیح یا غلط ووٹ کے نتیجہ میں پاکستان کا مستقبل روشن بھی ہو سکتا ہے اور تاریک بھی۔ یہاں شریعت اسلامیہ کی بالادستی بھی قائم ہو سکتی ہے۔ اور شرعی قوانین کی امیدیں ختم بھی ہو سکتی ہیں۔ اس ملک میں آئندہ عوام کو آسودگی اور خوشحالی بھی میسر آسکتی ہے۔ اور ان کا مستقبل تباہ و برباد بھی ہو سکتا ہے۔ اور یہ سب کچھ آپ کے ان ووٹوں کے صحیح یا غلط استعمال سے ہوگا۔ ملک کے گذشتہ سترہ سال کے حالات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ موجودہ و سابق تمام قیادتیں عوام کے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو چکی ہیں۔ اور اسلامی نظام و شرعی قوانین کے نفاذ سے ہر گروہ نے گریز کیا ہے اب ایسے حالات میں کہ حکومت نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ آئندہ کوئی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہ بنایا جائے گا۔ بلکہ موجودہ قوانین کو بھی کتاب و سنت کے مطابق کیا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ کام علماء کے بغیر نہیں ہو سکتا اس لئے ملک و ملت کی خیرخواہی کا اور قرآن پاک سے وفاداری کا تقاضا یہ ہے۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام کے امیدواروں کی حمایت کی جائے۔ تاکہ ایک اچھی تعداد ایسے حضرات کی اسمبلیوں میں جا سکے۔

(عبدالباری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد)

مخلصانہ اپیل

ہم نونہالان جمعیۃ الشبان ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے بنیادی جمہوریت کے معزز ارکین سے استدعا کرتے ہیں کہ مسلمان قوم نے جس اعتماد و یقین کے ساتھ ووٹ کی قومی امانت آپ کے سپرد کی تھی۔ قوم کے اعتماد اور یقین، رعب و دھونس اور ذاتی اغراض و انفرادی تعلقات کی بھینٹ چڑھا کر قوم کے جذبات و احساسات کو مجروح کر کے قومی امانت کو ضائع نہ کریں۔ اگر خدانخواستہ آپ نے قومی ووٹ کی امانت کو غلط استعمال کیا۔ تو آپ کو خدا کے حضور میں جوابدہ ہونا پڑے گا۔ نیز واضح ہو کہ قومی اسمبلی میں ملک کے دستور و قانون سازی کا جو کام کیا جاتا ہے اور دستور میں یہ بات شامل کی گئی ہے۔ کہ ملک کا دستور کتاب و سنت کے خلاف نہ بنایا جائے گا اس دفعہ کی روشنی میں قومی اسمبلی میں ایسے شخص کا جانا ضروری ہے۔ جو کتاب و سنت کا ماہر ہو۔ تاکہ کتاب و سنت کی غلط تعبیر کی وجہ سے اسلام کے نام پر کفر نافذ نہ ہو سکے ایسی شخصیت ڈیرہ اسمٰعیل خاں قومی اسمبلی کے انتخابات میں ۳ امیدواروں میں سے صرف محترم جناب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ہیں۔ جن کا انتخابی نشان ترازو ہے۔

دینی مدارس

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ملکہ ہانس کا پانچواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۳/۲۴ شوال ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۶/۲۷ فروری ۱۹۶۵ء بروز جمعہ، ہفتہ منعقد ہوا۔ امسال مدرسہ تعلیم القرآن کو حضرت مولانا محمد عبیداللہ صاحب انور کی دعاؤں کا شرف حاصل ہوا۔ مولانا حبیب اللہ صاحب ناظم رشیدیہ جامعہ نے مدرسہ کا تعارف کرایا۔ اور سلسلہ بیعت شروع ہوا۔ ۴۵ منٹ کے وقفہ کے بعد حضرت جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ مدرسہ کی ترقی، ملک و ملت کی ترقی کے حق میں دعا فرما کر واپس چلے گئے۔ اس جلسہ میں مندرجہ ذیل حضرات نے سامعین سے خطاب فرمایا:۔

علامہ دوست محمد صاحب قریشی۔ مولانا محمد امیر الدین صاحب جلال آبادی۔ مولانا عبدالعزیز صاحب۔ مفتی عبدالحمید صاحب لدھیانوی مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ الحاج مولانا حبیب اللہ صاحب ناظم جامعہ رشیدیہ۔ مولانا قاضی قمر الدین صاحب۔

(سید نور حسین ناظم مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ملکہ ہانس ضلع منٹگمری)

Phone No. 67715 — Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate LAHORE — Price 12 paisa

۱۹ مارچ ۱۹۶۵ء — ۱۵ ذیقعد ۱۳۸۴ھ — No 12

مشرقی پاکستان کی سرگرمیاں

(۱) گذشتہ روز سلہٹ ٹاؤن میں ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ حضرت مولانا ریاست علی صاحب منعقد ہوا۔ باتفاق رائے حسب ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے الیکشن کے لئے انتخابی بورڈ میں مندرجہ ذیل اصحاب ہوں گے۔

(۱) حضرت العلام حافظ شیخ عبدالکریم صاحب (کوڑیا) نائب امیر جمعیۃ۔

(۲) حضرت العلامۃ الفاضل شیخ الحدیث مولانا ریاست علی صاحب امیر جمعیۃ

(۳) جناب مختار عزیز الرحمٰن صاحب اشیخ گھاٹ سلہٹ)

(۴) حضرت مولانا شیخ عبدالحق صاحب (دگاچی نگری)

(۵) حضرت العلامہ حافظ نور المتقین صاحب (پھول باڑی)

(۶) حضرت مبلغ اعظم مولانا شمس الاسلام صاحب (شیر پوری)

تجویز (۲) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ آئندہ انتخابی بورڈ کا دوسرا اجلاس ہوگا۔ جو الیکشن کے تمام اہم مسائل پر غور کرے گا۔

(۳) قومی اسمبلی کے لئے حضرت مولانا امین الدین صاحب (قاطعہ) کو سلہٹ سے نامزد کیا گیا ہے۔ بی، ڈی ممبروں سے ملنے اور تبلیغ کے لئے چند با اثر علماء کرام اور دیندار بزرگوں کو بھی مقرر کر دیا گیا ہے۔

داخلہ

علوم اسلامیہ کے شائقین کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ مدرسہ فیض القرآن پنڈدادنخاں میں امسال ابتدائی درجہ عربی و فارسی کے لئے دو مدرسین کا انتظام کر لیا گیا ہے اور ابھی تک داخلہ شروع ہے بیرونی طلباء کیلئے خورد و نوش کا مدرسہ کفیل ہوگا۔

(محمد حسین ناظم مدرسہ فیض القرآن پنڈدادنخاں

بقیہ: — صفحہ اوّل

مثلاً ہمارے آئین میں ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں کو برابر برابر حقوق دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ اگر ہندو جج کسی عورت کا نکاح فسخ کر دے تو وہ شریعت میں فسخ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح آئین میں مردوں اور عورتوں کو مساوی اور برابر حقوق دے دیئے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کو برابر نہیں بنایا۔ نہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ قرآن نے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر کی ہے

آئین میں ہر شخص کو اجازت ہے کہ جو مذہب چاہے اختیار کر لے۔ چاہے عیسائی بنے چاہے ہندو بنے۔ حالانکہ اسلام میں مرتد و کافر ہونے سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں ہے۔ اس وقت پاکستان میں کم و بیش دو لاکھ آدمی عیسائی ہو چکے ہیں۔ اگر ہم اس قانون کو بدلنے کی کوشش نہ کریں۔ تو اس کی ذمہ داری ہم سب پر عائد ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں لاکھوں آدمیوں کا عیسائی ہونا آئندہ ملک کو خطرات سے دوچار کر دے گا۔ اور پھر عیسائی سٹیٹ کا مطالبہ کیا جائے گا۔

معزز نمایندگانِ قوم!

اللہ تعالیٰ نے آپ پر ذمہ داری ڈالی ہے۔ آپ لوگوں کے وجود سے قوم کی بگڑی انشاء اللہ تعالیٰ بنے گی۔ آپ کی جمہوریتوں سے تعمیری کام ہوں گے۔ آپ ملک و قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ مگر آپ پر اس وقت سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ قومی اسمبلی کے لئے ایمان کی روشنی میں اپنی ضمیر کے مطابق مفید نمایندے منتخب کریں۔

معزز نمایندگانِ قوم! میں نے گذشتہ صوبائی اسمبلی کے تعارفی جلسہ میں کہا تھا کہ اسمبلیوں کے اختیارات محدود ہیں اور وزیر لوگ گورنر صاحب اور صدر صاحب کے سامنے جوابدہ ہیں۔ اسمبلی کے سامنے نہیں اس لئے اسمبلی کی مثال میں نے سفید پوشوں

کے جرگہ سے دی تھی۔ مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ کی مدد سے اگر کوئی ممبر دیانتداری سے کوشش کرے تو قوم اور دین کو فائدہ پہنچ سکتا ہے میں خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر کرتا ہوں کہ ضلع ہزارہ کے صوبائی اور قومی اسمبلی کے کسی ممبر کو اتنی خدمت کی توفیق نہیں ہوئی جتنی اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی۔ ملک سے زناکاری کے اڈے ختم ہو گئے۔ اسمبلی میں اسلامی شریعت کو فتح عظیم حاصل ہوئی اور ہر برائی اور ظلم کے خلاف میں نے آواز اٹھائی اور بھائیوں نے جس خدمت کا کہا۔ میں نے اس کی تعمیل کی کوشش کی۔ مانسہرہ کے پانی کے لئے لاکھوں روپے منظور ہوئے اور سکیم منظور ہو گئی۔ کاغان کی آدھی سڑک بن گئی۔ مہانڈی تک ٹرک کی سڑک کا حکم آگیا۔ شوہالی نجف خاں کی مسجد کا اڑھائی ہزار روپیہ مل گیا۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر کا چھبیسواں سالانہ جلسہ

بفضلہ تعالیٰ مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی کا جلسہ سالانہ حسب دستور سابق ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ مارچ ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ، اتوار، پیر کو منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل مشاہیر علماء کرام تشریف لا رہے ہیں۔

(۱) حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری۔

(۲) حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں

(۳) حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری

(۴) حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب

(۵) حضرت مولانا دوست محمد قریشی۔

(۶) حضرت مولانا خالد محمود صاحب ایم اے

(۷) لال حسین صاحب اختر۔ لاہور و دیگر علماء کرام شرکت فرمائیں گے۔

دار العلوم کی مرکزی جمعیت ... انعقاد

الحمد للہ دار العلوم طلبہ ... سلیقہ پیدا کرنے کے لئے ... قائم رہی ہے۔ امسال طلبہ ... سے جمعیۃ الطلباء کے نام ... کی۔ چنانچہ گذشتہ جمعہ کو حضرت ... کے زیر سرپرستی اعلیٰ نظم و نسق ... طلبہ سے مختلف موضوعات ... کیں۔ جس پر حضرت مہتمم مدظلہ ... ہوئی۔ اور آخر میں علم دین کی ... تبصرہ فرمایا اور حضرات علماء ... مولانا غلام غوث صاحب اور ... مفتی محمود صاحب اور حضرت ... صاحب اور حضرت مولانا نعمہ ... وغیرہ کی کامیابی کے لئے ... ساتھ دعائیں کی گئیں (نور محمد ...

جمعیۃ الطلباء دار العلوم ...

دعائے صحت

حضرت مولانا عبد اللطیف ... اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت ... صاحب کئی دنوں سے بیمار ہیں ... بورڈ ہسپتال راولپنڈی میں زیر ... تمام بزرگوں، خطباء، ائمہ اور احباب ... ہے کہ مولانا کی صحت کے لئے باقاعدہ ... مانگیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ ... عطا فرمائیں (ادارہ ترجمان اسلام)

جلد ۸ | جمعہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۵ء مطابق ۲۵ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۴۶

محترم صدر مملکت پاکستان سے ملاقات کے بعد

متحدہ اسلامی محاذ کے رہنماؤں کی پریس کانفرنس

حال ہی میں صدر محترم سے متحدہ اسلامی محاذ کے رہنماؤں نے راولپنڈی میں ملاقات کی جبکہ محترم صدر کی طرف سے مرکزی محکمہ اطلاعات نے ۱۳۔ نومبر کو صدر محترم سے ملنے کے لئے ان کو ٹیلیفون کے ذریعہ اطلاع فرمائی۔ وفد میں چار حضرات شریک تھے۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ مولانا کوثر نیازی صاحب صدر انجمن تحفظ پاکستان اور محترم شیخ حسام الدین صاحب صدر مجلس احرار اسلام۔ ان حضرات نے عوام کی آگاہی کے لئے ۱۴ نومبر ۱۹۶۵ء کو لاہور دار ڈز ہوٹل میں پریس کانفرنس طلب فرمائی۔ کانفرنس کا افتتاح مولانا حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ پھر محترم شیخ حسام الدین صاحب نے وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے کانفرنس سے مندرجہ ذیل خطاب فرمایا۔ کانفرنس میں متحدہ محاذ کے شرکاء حضرات میں سے مندرجہ ذیل حضرات نے بھی شرکت فرما کر رونق بخشی۔ حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور جانشین حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم عمومی شمالی پنجاب (سرگودھا) حضرت مولانا حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی۔ ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب۔ مولانا مختار احمد صاحب حسینی۔ جناب محمد اکرام صاحب ایڈووکیٹ)

بیان - متحدہ اسلامی محاذ کے ایک وفد نے جس میں ہم چار ارکان شریک تھے صدر مملکت سے تقریباً ایک گھنٹہ ملاقات میں ملک کی موجودہ صورت حالات پر تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے ہمارے صدر محترم ملک و ملت کو پیش آمدہ مسائل میں صحیح رہنمائی دینے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ ہم نے ان کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ حالیہ جنگ میں ملک میں اتفاق و اتحاد کی جو فضا پیدا ہوئی ہے اور عوام و خواص میں دینی اعتبار سے جو خوشگوار تغیر رونما ہوا ہے۔ اسے مستحکم [illegible] کے لئے اسلامی نظام حیات رائج کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لئے کم سے [illegible] شراب۔ جوا وغیرہ کے سلسلہ میں اسلامی مشاورتی کونسل کی سفارشات کو فی الفور منظور کر لینا چاہئے۔ ریڈیو پاکستان کی نشریات میں جو ملی اور قومی رنگ نمایاں ہوا ہے۔ ہم نے اس کی بھی تعریف کی، اور صدر مملکت سے اپیل کی کہ وہ اسے مستقلاً برقرار رکھنے کا انتظام فرمائیں۔ اسی ضمن میں صدر مملکت کو ماہانہ تقریر اُردو میں نشر کرنے پر مبارکباد دی گئی۔ اور امید ظاہر کی گئی کہ قومی زبان کی سرپرستی کرنے کے لئے ریڈیو سے انگریزی زبان کے پروگراموں کو مزید کم کر دیا جائے گا۔

نظام تعلیم میں دینی بنیادوں پر انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنے کی درخواست کرتے ہوئے ہم نے مخلوط تعلیم کی بندش پر بھی انہیں توجہ دلائی۔ ان کے سامنے یہ حقیقت بھی رکھی گئی کہ ۶ ستمبر کے بعد غیر ملکی عیسائی مشنریوں کا جو کردار سامنے آیا ہے۔ اس کے پیش نظر پاکستان میں ان کا وجود گوارا نہیں کیا جانا چاہیئے۔

خارجہ پالیسی کے متعلق قومی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے ہم نے عالم اسلام اور دوسرے دوست ممالک سے مضبوط تعلقات قائم کرنے اور موجودہ خارجہ پالیسی کو برقرار رکھنے پر بھی گفتگو کی۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ صدر مملکت ان تمام امور کے سلسلے میں نہ صرف یہ کہ بڑا صاف اور واضح ذہن رکھتے ہیں بلکہ وہ قوم کے جذبات کو سمجھتے ہوئے انہیں عملی جامہ پہنانے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں

ہم اس ملاقات کے بعد صدر مملکت کی گفتگو سے بڑے خوشگوار تاثرات لے کر لوٹے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ ہماری گذارشات کا بہت جلد مفید نتیجہ برآمد ہو گا۔

متحدہ اسلامی محاذ جو ملک کی دینی جماعتوں اور مختلف مکاتیب فکر پر مشتمل ہے۔ آج سے تین ماہ قبل معرض وجود میں آیا تھا اور اب تک اس کی وساطت سے تقریباً ساڑھے تین لاکھ روپیہ دفاعی فنڈ میں جمع کرائے جا چکے ہیں۔ اس رقم میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ محاذ کی ایک رکن جماعت جمعیۃ علماء اسلام کی کوششوں سے اکٹھا ہوا۔ وہ پانچ ہزار روپے اس رقم کے علاوہ ہیں جو جمعیۃ کی طرف سے محاذ کے محترم رکن مولانا مفتی محمود صاحب نے اس ملاقات میں صدر محترم کی خدمت میں [illegible] پیش کئے۔

[illegible] نے وفاق المدارس عربیہ کی طرف سے صدر مملکت کو پیشکش کی ہے کہ اس سے [illegible] مدارس مقبوضہ کشمیر سے آئے ہوئے ایک ہزار کشمیری بچوں کو تعلیم و تربیت دینے اور ان کی ضروریات زندگی کی کفالت کا انتظام کریں گے۔ صدر محترم نے اس پیشکش کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس سلسلے میں مناسب ہدایات دیں۔

متحدہ اسلامی محاذ نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ قوم کے اندر جذبۂ جہاد و اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے اور ترقی دینے کے لئے ملک کے طول و عرض میں جہاد کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔ فی الحال مغربی پاکستان کے لئے پروگرام وضع کر لیا گیا ہے۔ اور دسمبر کے آخر تک لاہور، سرگودھا۔ راولپنڈی۔ ملتان۔ پشاور حیدر آباد۔ سکھر۔ کراچی میں یہ کانفرنسیں منعقد ہوں گی۔ بعد میں محاذ کے راہنما مشرقی پاکستان کا بھی دورہ کریں گے۔

پوری قوم کو ہم اپنی تاریخ کے اس نازک موڑ پر اپیل کرتے ہیں کہ وہ ملک و ملت کے تحفظ و استحکام کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں اور اس راستے میں کسی مذہبی اور سیاسی اختلاف کو رکاوٹ نہ بننے دے۔

ہم ہیں آپ کے اراکین متحدہ اسلامی محاذ پاکستان

(۱) مفتی محمود نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

(۲) غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

(۳) شیخ حسام الدین صدر مجلس احرار اسلام پاکستان

(۴) کوثر نیازی صدر انجمن تحفظ پاکستان

اقتدارِ مسلم کی حقیقی بنیاد

(شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات)

خطبہ مسنونہ کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اللہ تعالے نے مسلمانوں کی ابتدائی حالت اور پھر عروج و ترقی کا نقشہ اس آیت کریمہ میں کھینچا ہے:۔

(ترجمہ) "اس حالت کو یاد کرو جبکہ تم قلیل تھے کمزور تھے ملک میں، تمہیں ڈر لگا رہتا تھا کہ لوگ تمہیں اچک لیں گے۔ پس ٹھکانا دیا تم کو اللہ تعالی نے اور تمہیں اپنی نصرت اور امداد سے قوت بخشی اور پاکیزہ چیزوں کا رزق عطا فرمایا کہ شاید تم شکر گذار بن جاؤ"۔ (سورہ انفال)

یعنی ابتدا میں حالت یہ تھی کہ گنتی میں چند، دولت یا حکومت کے اقتدار سے تہی دست، حد درجہ کمزور۔ یہ کمزوری یہاں تک تھی کہ خوف رہتا تھا کہ دشمن تم کو اس طرح اچک لے گا۔ جیسا کہ باز چڑیا کو اچک لیتا ہے۔ اب اللہ تعالی کا فضل و احسان دیکھو۔ سب سے پہلے یہ کہ تم کو ایک ٹھکانہ اور پاؤں ٹیکنے کی جگہ دی۔ یعنی مدینہ طیبہ میں قیام کی سہولتیں عطا فرمائیں اسی کو پناہ گاہ بنایا۔ پھر بدر وغیرہ کے موقعوں پر تمہاری مدد فرمائی اپنی نصرت اور غیبی کمک کے ذریعہ۔ یہ دوسرا انعام ہوا۔ اور تیسرا احسان یہ کہ عمدہ عمدہ چیزوں کا رزق عطا فرمایا۔ زرخیز علاقے تم کو عطا کئے جس سے غذائی مشکلات حل ہوگئیں۔

یہ اللہ تعالے کے تین احسانات ہیں۔ جن سے اس مٹھی بھر جماعت کو استقلال نصیب ہوا۔ اس کے بعد دوسری آیت میں مزید احسانات کا وعدہ ہے۔ یعنی یہ وعدہ ہے کہ ایسا اقتدار ہوگا جس سے پوری دنیا میں تمہاری دھاک بیٹھ جائے۔ اور دنیا عزت و احترام کرتے ہوئے پیغام حق کے سننے پر مجبور ہو۔ ارشاد ہے :۔

(ترجمہ) "اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہے اُن سے جو ایمان لائے تم میں سے اور عمل صالح کئے کہ ان کو دنیا میں اس طرح خلافت عطا کرے گا جیسے ان کو خلافت عطا فرمائی تھی، جو پہلے گذر چکے ہیں، اور ان کے اس دین کو اقتدار بخشے گا جس کو اس نے تمہارے لئے پسند کیا ہے اور خوف و ہراس کے بعد امن و اطمینان عطا فرمائے گا۔

(سورہ نور)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالے نے تین باتوں کا وعدہ فرمایا ہے :۔

(۱) جس طرح پہلوں کو دنیا میں خلافت (اقتدار اعلےٰ یا بادشاہت) عطا ہوئی تھی تم کو بھی اقتدار اعلےٰ عطا ہوگا۔

(۲) جو دین تمہارے لئے اللہ تعالے نے پسند فرمایا ہے یعنی دین اسلام۔ اس کو اقتدار حاصل ہوگا۔ اس کا کلمہ بلند ہوگا اور سارے عالم میں اس کا ڈنکا بجے گا۔

(۳) خوف و ہراس کے بدلہ میں تمہارا رعب داب قائم ہوگا۔ تمہاری دھاک دنیا میں بیٹھے گی۔ تم کسی سے نہ ڈرو گے دنیا تم سے خوف کھاتی رہے گی۔

محترم بزرگو! اللہ تعالی نے ان نعمتوں کی بنیاد دو چیزوں پر رکھی ہے۔ ایمان اور عمل صالح۔ عمل صالح وہی ہے۔ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ۲۳ سالہ دورِ حیات میں پیش فرمایا اور دنیا کو دکھایا کہ وحشت و بربریت کی پسماندگیوں میں پڑی ہوئی قوم اس طرح تہذیب و تمدن بلند کردار اور اقتدار اعلی کی سب سے اونچی چوٹی پر پہنچ جاتی ہے۔

محترم بزرگو! عمل صالح کے لئے ہمیں کسی تفتیش و تحقیق کی ضرورت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار اور آپؐ کی سنتِ مبارک عمل صالح ہے اور دنیا شاہد ہے کہ جب تک مسلمان اس عمل صالح پر قائم رہے اللہ تعالے اپنا وعدہ پورا فرماتا رہا۔ اسی ایمان اور عمل صالح کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کو اقتدار اعلیٰ حاصل ہوا۔ بحرا ٹلانٹک سے بحرا وقیانوس تک سائبیریا سے ریگستان افریقہ تک اقتدار مسلم کے جھنڈے لہراتے رہے۔ اس ہندوستان میں بھی جو مرکز اسلام سے ڈھائی ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ آٹھ سو برس تک اقتدار کی باگ ڈور تمہارے ہاتھوں میں رہی یہ نتیجہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے کا۔ یہی وہ عمل صالح تھا۔ جس کی بدولت یہ عزت حاصل ہوئی تھی۔

محترم بزرگو! اللہ تعالے نے جس طرح عروج و ترقی کے اصول بتائے تھے۔ یہ ضمانت بھی دے دی تھی کہ جب تک یہ اعمال صالح باقی رہیں گے عروج میں زوال نہیں آسکتا۔ لیکن اگر تمہارے اعمال بدل جاتے ہیں تو زوال یقینی ہے۔

اللہ تعالے کا ارشاد ہے :۔

(ترجمہ) "کوئی نعمت جو اللہ تعالے کسی کو عطا فرماتا ہے اللہ تعالے اس کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی نہ پیدا کرلیں"۔ (سورہ انفال)

محترم بزرگو! ہم نے آہستہ آہستہ عمل صالح کو چھوڑا۔ غیروں کی راہ اختیار کی۔ جب ہم نے اپنی بدقسمتی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ کو۔ آپ کی سنتوں اور آپ کے طریقوں کو چھوڑ دیا تو اللہ تعالے نے بھی اپنے فضل و انعام کے اس سایہ کو اٹھالیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں عطا فرمایا تھا۔

محترم بزرگو! ہمارا اقتدار طفیل تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں کا۔ ہم نے یہ مقدس دامن چھوڑا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم دنیا میں ذلیل و خوار ہوئے آزادی کی بجائے غلامی ہمارے سر پڑی۔ آج بھی اگر ہم اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کا راستہ کھلا ہوا ہے۔ وہی عمل صالح اور ایمان وا ذعان جس پر پہلے اقتدار مسلم کی بنیاد رکھی گئی تھی اس کو اختیار کرلیں۔ ہماری عزت و حرمت کی گری ہوئی عمارت پھر سربفلک ہو جائے گی۔

میرے بھائیو! ہمیں جو کچھ فخر حاصل ہوا جو کچھ ہمارے پاس فخر باقی ہے وہ سب صدقہ ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ آپ کے دامن سے وابستہ ہونے کا اور آپ کے طور و طریق پر عمل کرنے کا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی طفیل ہے کہ مسلمان جن کو اللہ تعالی نے اپنے کلام میں قلیل مستضعفون فی الارض فرمایا تھا یعنی قلیل اور اتنے قلیل کہ لوگ ان کو اس طرح اچک لیں جیسے باز چڑیا کو اچک لیتا ہے — ان کو عظیم الشان سلطنتیں بخشیں۔ قلت کے بجائے ان کو کثرت سے نوازا۔ نیویارک ٹائمز نے ایک مرتبہ لکھا تھا۔ کہ پوری دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ستر کروڑ ہے اور میرا اندازہ ہے کہ مسلمانوں کی تعداد ۸۰ کروڑ ہے۔

بہرحال یہ نتیجہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا۔ آپؐ سے محبت کا اور آپ کی سنتوں پر عمل کرنے کا۔ مگر افسوس آج محبتِ رسول اور محبتِ اسلام کے دعوے تو بہت ہیں مگر عمل کا یہ حال کہ ان کے طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں جو نہ صرف مسلمان بلکہ پورے اسلام کے دشمن ہیں۔

یعنی اللہ تعالے سے محبت کا معیار یہ ہے کہ ہر معاملہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کے طور و طریق پر عمل کیا جائے اور جو قدم بھی اٹھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر ہو۔

میرے بزرگو! اصل ترقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے۔ اگر آپ دامنِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑتے ہیں اور آپ کی اتباع سے منہ موڑتے ہیں، تو پھر اللہ تعالی کا کوئی وعدہ آپ سے نہیں ہے۔ وعدوں کا مدار ایمان اور عمل صالح ہے۔

اسلام صرف نام لینے کی چیز نہیں عمل کرنے کی چیز ہے اسلام پر عمل کیجئے۔ اسلام بھی محفوظ رہے گا اور آپ بھی زندہ ہو جائیں گے۔

میرے بزرگو! اللہ کے ذکر سے غفلت نہ برتو۔ جہاں تک ہو اللہ تعالی کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرو۔ یہی ذریعہ نجات ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ "ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی چیز عذاب سے نجات دلانے والی نہیں ہے"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :۔

"اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ مجنوں کہنے لگیں

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

جز یاد دوست ہرچہ کنی عمر ضائع ست
جز سر عشق ہرچہ بخوانی بطالت ست
سعدی بشوئے لوح دل از عشق غیر حق
علمے کہ راہِ حق نہ نماید جہالت ست

یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ جو بھی اچھا کام کرو گے سامنے آجائے گا۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :۔

(ترجمہ) "یعنی ذرہ برابر خیر بھی سامنے آئے گا۔ اور اگر ذرہ برابر شر ہو تو وہ بھی سامنے آئے گا"۔

پس اللہ کے ذکر کی مشق یہاں تک بڑھاؤ کہ مرنے کے وقت بے اختیار اللہ کا ذکر جاری ہو جائے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام
جمعہ - ۱۹ر نومبر ۱۹۶۵ء

پاکستان پر بھارت کے حملے کا پس منظر

پاکستان پر بھارت کے حملے کے پس منظر میں کون کون سی مخفی طاقتیں کن کن عزائم کے ساتھ کارفرما تھیں۔ ان سب کی تفصیل تو بعد میں کبھی دنیا کے سامنے آئے گی۔ لیکن بھارت کے حملہ آور ہونے کے وقت سے اب تک ایشیا میں جس قسم کے واقعات یکے بعد دیگرے رونما ہوئے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ استعماری طاقتوں کا کوئی گہرا منصوبہ بھارت کے اس اقدام کی تہ میں کارفرما تھا۔

الجزائر میں بن بالا کی حکومت کا تختہ الٹنے اور مکمل تیاریوں کے باوجود اس اچانک انقلاب حال کی وجہ سے طے شدہ افرایشیائی کانفرنس کے التوا میں پڑ جانے کے وقت ہی سمجھنے والوں کا ماتھا ٹھنکا تھا کہ استعماری قوتیں ایشیا و افریقہ میں کوئی نیا کھیل کھیلنے والی ہیں۔

عراق میں، دوبار حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی گئی مگر کامیابی نہ ہوئی۔

سعودی عرب کے شاہ فیصل کے خلاف ایک خفیہ سازش کی تیاریاں جاری تھیں کہ عین موقعہ پر پتہ چل گیا۔

صدر ناصر کی حکومت کا تختہ الٹنے کا مکمل منصوبہ بروئے کار لایا جانے والا تھا کہ سازشی افراد گرفتار کر لئے گئے۔

انڈونیشیا میں صدر سوئیکارنو کو معزول کرنے کی خطرناک سازش کی کھچڑی پکائی جاتی رہی جو بالآخر پھوٹ پڑی۔

پاکستان کو بھارت کے ناپاک اور مہیب حملے کا شکار بنا کر نیست و نابود کر دینے کا جتن کیا گیا۔ لیکن تدبیر الٹی پڑ گئی۔

ان تمام واقعات میں جو گذشتہ چند ماہ کے اندر پیہم ظہور پذیر ہوتے رہے ہیں۔ کوئی گہرا ربط نظر نہ آتا ہو، لیکن ایک بات ان سب میں مشترکہ طور پر موجود ہے، اور وہ یہ کہ ان ممالک کے برسر اقتدار طبقے امریکی برطانوی ڈپلومیسی کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں یا بنتے جا رہے ہیں۔ خواہ کوئی کم یا کوئی زیادہ۔ اور یہ کہ یہ سب کے سب وہ مسلمان ممالک ہیں جو آہستہ آہستہ ایک نئی عالمی اسلامی برادری کی آزادانہ بنیادوں پر تشکیل کر رہے ہیں۔

غالباً یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایشیا میں امریکی، برطانوی ڈپلومیسی کی ان خفیہ چالوں کو ہر جگہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے لیکن اس کے باوجود ان چالوں کا کلیتہً خاتمہ نہیں ہو گیا ہے۔ دشمن ابھی داؤں لگائے چلا جا رہا ہے۔ ہمیں خبردار رہنا چاہیے کہ وہ کبھی پہلوؤں سے وار کرے گا۔

وہ کوشش کرے گا کہ مسلم ممالک کا یہ بڑھتا ہوا قرب بدگمانیوں کی زد میں لا کر بُعد میں تبدیل کر دیا جائے۔

وہ سازش کرے گا کہ چین وغیرہ ممالک کے ساتھ دوستی و تعلق کے رشتے منقطع ہو جائیں۔

وہ ایسی صورتیں پیدا کرے گا کہ داخلی یکجہتی و اتحاد میں رخنے پڑنے لگیں۔

اس کی طرف سے ایسی راہیں بھی ڈھونڈی جائیں گی جن کے ذریعہ اقتصادی و معاشی پریشانیاں بڑھائی جا سکیں۔

وہ ان مذہبی جذبات کو فنا کرنے کی بھی کوشش کریگا۔ جو اس آزمائش کے وقت مسلمانان پاکستان اور ان کے برادر ممالک کے مسلمانوں میں بیدار ہو گئے ہیں اور اس اخوت کے رشتے کو قطع کرنے کی کوشش کرے گا۔ جو اس وقت پورے عالم اسلام میں نمودار ہوتا جا رہا ہے۔

مفاد پرست طبقے آلۂ کار بن کر یہ تباہ کن سرنگیں لگائیں گے۔

ان خطرناک امکانات کے سدباب کا انتظام آج کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اور اسی پر مستقبل کی کامیابی کا دارومدار ہے

(د ک)

سلامتی کونسل کی تازہ قرارداد پس منظر و حقیقت

سلامتی کونسل کی تازہ قرارداد پر عام طور سے ملے جلے ردعمل کا اظہار کیا گیا ہے۔ بعض نے اسے اطمینان بخش بتایا ہے اور بعض نے ناکافی۔ لیکن اس قرارداد کی حقیقت سمجھنے کے لئے اس کے اس پس منظر کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ جس کے بعد یہ قرارداد منصۂ شہود پر آئی ہے۔

اخبار بین طبقہ جانتا ہو گا کہ سلامتی کونسل کا یہ ہنگامی اجلاس دو بار عارضی طور پر ایک ایک دن کے لئے ملتوی ہوا، اور تیسری بار قطعی ناکام ہو کر غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا اس کا یہ آخری التوا درحقیقت سلامتی کونسل کی موت کا آغاز تھا۔ اور عین ممکن تھا کہ پوری اقوام متحدہ اسی سال آخری ہچکی لے لیتی۔ اس التوا کے بعد دنیا کی چھوٹی اقوام کے لئے اقوام متحدہ پر اعتماد کا سوال ہی باقی نہیں رہ جاتا تھا۔ اس التوا کے بعد لاطینی امریکہ سے لے کر افریقہ و ایشیا کے چھوٹے بڑے سب ہی ممالک تک اقوام متحدہ و سلامتی کونسل کے خلاف عدم اعتماد کی لہر دوڑ جاتی اور اس کے بعد بڑی طاقتوں کا سارا بھرم نکل کر رہ جاتا۔ بڑی طاقتوں کی حریفانہ آویزشوں کے درمیان اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل توازن قائم رکھنے کا کام دے رہی ہے۔ یہ اگر مر جاتی ہے تو ان کی حریفانہ آویزش بالکل عریاں اور معدود ہو جائیں گی۔ ان تمام مصلحتوں نے مجبور کیا کہ سلامتی کونسل کا اجلاس پھر بلا کر کچھ نہ کچھ عملی کارکردگی کا ثبوت دے دیا جائے، اور اسے ہنگامی موت مرنے سے بچا لیا جائے۔ بس اصل اور آخری و فوری محرک اس قرارداد کا یہی امر بنا۔ اس کے بعد بجائے خود قرارداد کی حقیقت کیا ہے، تو یہ سب ہی کو اقرار ہے کہ وہ ۲۰ ستمبر کی قرارداد کا ہی اعادہ ہے اور یہ اعادہ کس حد تک قابل اطمینان ہے یا ناکافی ہے۔ اس پر کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔

(د ک)

نئی صورت حال کے اسلامی تقاضے

پیر مبارک شاہ سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا بیان

کائنات میں تمام اعمال کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے۔ عالم اسباب میں انسان چاہے اپنی کوششیں بام عروج تک پہنچا دیں لیکن نتیجہ وہی نکلے گا جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے دنیا کی تمام غیر اسلامی قومیں اس بات پر متفق ہیں کہ جنگ میں فتح و کامرانی افواج کی کثرت اور مادی طاقت کی بہتات پر منحصر ہے لیکن اسلام کہتا ہے کہ فتح و کامرانی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے چاہے فوج کی تعداد اور مادی طاقت کم کیوں نہ ہو۔ پاکستان و بھارت کی گذشتہ جنگ نے اسلام کے اس عقیدہ کی حقانیت کو تمام دنیا پر ثابت کر دیا اور پاکستان کے چھوٹے آدمی سے لے کر صدر مملکت تک اس بات کے قائل ہیں کہ اس جنگ میں ہمیں فتح اللہ تعالیٰ کے احسان اور مہربانی کی بدولت ہوئی ہے

خاندانی منصوبہ بندی کو ملک کے تمام مذہبی طبقوں نے بالاتفاق خلاف اسلام قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ تحریک خدا کی ربوبیت عامہ اور شان رزاقیت سے کسی طرح مطابق نہیں ہے......... ہر محب وطن ملک کے حقیقی مفادات کی بنا پر یہی رائے دے گا کہ ہر اس تحریک منصوبہ اور سکیم سے اجتناب کیا جائے۔ جو ہمارے ملی، قومی مزاج اور تقاضوں سے جوڑ نہ کھائے۔ اور ہر اس علمی اور عملی اقدام کو سختی سے روک دیا جائے۔ جو ملت مسلمہ کے لئے دینی اور اخلاقی فتنوں کا سامان مہیا کرے جو پاکستان کے غیور مسلمانوں کو دینی اقدار اور مجاہدانہ کردار سے دور ہٹائے۔ اور جس سے اس عظیم قوم کی مومنانہ اور مجاہدانہ روح مجروح ہو۔ خواہ وہ خاندانی منصوبہ بندی کی تحریک ہو۔ یا عائلی قوانین کی پرفریب شکل یا تجدد و ترقی اور فیشن کے حکم انگیز نام اور یا اسلامی ریسرچ و تحقیق کے نام پر تحریف دین کی تحریکیں ہوں۔ ہمارے خیال میں یہی وہ طرز عمل ہے جو ہمارے مستقبل کی تعمیر و خوشحالی اور ملک کی بقاء و سلامتی کا ضامن ہو سکتا ہے۔ ہمارے سربراہوں، افسروں کو جو دردمند مسلمان ہیں اب یہ احساس شدت سے ہو چلا ہے کہ اسلام کی صحیح قدروں کو زندہ کیا جائے۔ ہماری دعا ہے۔ کہ حکومت جلد ایسا اصلاحی قدم اٹھا کر دس کروڑ مسلمانوں کے دل موہ لے۔ آمین!

اعلان جلسہ

مدرسہ عربیہ اسلامیہ چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ کا پہلا سالانہ جلسہ معراج اور جہاد کے موضوع پر ۲۷ رجب بروز پیر مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۶۵ء منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی و امین گیلانی صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ مدرسہ کے سفیر ڈاکٹر دین محمد صاحب ہرنولی والے بھی جلسہ پر تشریف لے آئیں۔ تاکید ہے۔

الراقم ——— محمد یعقوب ربانی

ایک فوجی مجاہد کا خط

صوفی محمد شریف صاحب کلورکوٹ (میانوالی) کے نام

۲۵ر جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ　　باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

۶۵ - ۱۰ - ۱۶ء　　محترم ومکرم برادرم صوفی محمد شریف صاحب سلامت رہو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کا نوازش نامہ ۸ر جمادی الثانی کو موصول ہوا جس کو پڑھ کر اس ناچیز کو بے حد احساس ہوا کہ مجھ جیسے ناکارہ سے یہ حسن ظن بھی اگر میرے گناہوں کا کفارہ بن جائے تو انشاء اللہ میری نجات کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اللہ رحیم وکریم کا فضل واحسان ہے کہ آپ سب اصحاب خیریت سے ہیں اور ہم جیسے بدکاروں کے لئے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر دعائیں کرتے ہیں بھائی جان آپ نے بھی محسوس کیا ہوگا کہ دس کروڑ مسلمانوں کو فرد واحد کی طرح ایک دل، ایک یقین اور ایک ہی مقصد کس نے عطا کر دیا۔ اس کا جواب اللہ پاک نے تما پہلے ازل سے دے رکھا ہے کہ بندوں کے دل میرے قبضے میں ہیں اور جدھر چاہوں پھیر دوں۔ لہٰذا اس سے ظاہر ہوا کہ اس نازک وقت میں اللہ پاک کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے ساری قوم کو ایک دل کی طرح ایک یقین اور ایک مقصد کی طرف پھیر دیا۔ اس لئے میرا ایمان ہے کہ یہ صرف اور صرف خداوند حفیظ ہی کا کرم ہے اور خالق کائنات ہی کی مدد ونصرت ہے۔ اللہ پاک اب بھی اس پر قادر ہیں کہ دشمنانِ اسلام کو ختم کرنے کے لئے گندی مکھیوں کو حکم دے دیں اور مکھیاں آن واحد میں کافروں کو اس دنیا سے نیست ونابود کر دیں۔ جس طرح ابرہہ اور اس کے حواریوں کے لشکروں کو ابابیلوں نے ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔ آج پھر حضرت جی رحمۃ اللہ کی تقریر کا وہ حصہ کانوں میں گونجنے لگ گیا ہے کہ ہمیں ہتھیار کے ساتھ ہونے کی ضرورت نہیں۔ امریکہ وروس کے ساتھ ہونے کی ضرورت نہیں۔ جب خدا ہمارے ساتھ ہو جائیگا تو ہمیں کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں بلکہ وہ ہمارے آگے ہاتھ جوڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی مشکل نہیں۔ ایک آن واحد میں تمام نظام عالم کو بدل سکتا ہے اور دین کی طرف مائل فرما سکتا ہے۔ میری طرف سے سب احباب وحاضرین، محفل ودیرساں کو سلام عرض کریں۔ والسلام

(عبد الغفار)

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ کی ایک خصوصی میٹنگ

زیر صدارت حضرت مولانا عبد الحی صاحب جامع مسجد محلہ ناڑی میں منعقد ہوئی۔ مولانا نے حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے نوجوانوں کو تلقین کی کہ علماء حق کا قرب حاصل کرو اور جمعیۃ علماء اسلام میں اپنے دوستوں کو شریک ہونے کی دعوت دو تاکہ باطل جماعتوں کا انسداد اور فتنوں کا خاتمہ کرنے میں آسانی ہو۔ کیونکہ آئندہ نسلوں کا انحصار نوجوانوں پر ہے۔ مولانا نے مقامی جمعیۃ کے اخراجات کے لئے اپیل کی جس پر فوری طور پر اثر ہوا۔ سب دوستوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور متفقہ طور پر فیصلہ ہوا کہ ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ دفتر میں جمعیۃ علماء اسلام کی میٹنگ ہوگی۔ اور مزید یہ بھی کہا کہ ترجمان اسلام کے ۱۰ پرچے بھی زائد کئے جائیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن مقامی دوستوں کے ساتھ مل کر سرگرمی سے مجاہدین ومہاجرین کے لئے فنڈ اور کپڑے وصول کر رہے ہیں۔

(عبد القیوم ناظم جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ)

راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں

۵ر نومبر یوم جمعہ۔ مولانا عبد الکریم صاحب (درخواستی) نے مقام صحابہ پر تقریر کی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد سے عوام کو آگاہ کیا اور ترجمان اسلام کی زیادہ سے زیادہ اشاعت پر زور دیا (غلام قادر)

جمعیۃ طلباء کوٹلہ جام

مدرسہ حنفیہ فیض القرآن کوٹلہ جام میں جمعیۃ طلبا قائم ہوئی اور عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

گوجرانوالہ۔ جامع مسجد گلی لانگریاں والی میں جمعیۃ علماء اسلام کے رضاکاروں کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا رحمۃ اللہ صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس سے حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب نے موضوع جہاد پر خطاب کیا اور ایک قرارداد کے ذریعہ نہری پانی بند کرنے پر بھارت کی شدید مذمت کی گئی

(محمد اکرم — نائب ناظم)

ابتدائے اسلام کی ۶۰ سالہ تاریخ

سنہ ۱ھ سے سنہ ۶۰ھ تک

ایک نظر میں

سنہ ۶۲۲ء میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ پہنچے۔ اس کے بعد دس سال تک آپ کو ان خارجی قوتوں سے نبرد آزما رہنا پڑا جو اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے درپے تھیں۔

اس کے بعد روم کی صلیبی حکومت نے یرموک میں فوجیں جمع کر کے اسلام اور مسلمانوں کو چیلنج کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ سنہ ۱۱ھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۂ اول منتخب ہوئے۔

آپ نے باہر کے رومی حملے کی بھی مکمل مدافعت کی، منکرین زکوٰۃ کے داخلی فتنے کی بھی سرکوبی فرمائی، اور ان مدعیانِ نبوت کو بھی کیفر کردار تک پہنچایا جو ایران کے اغراض پرستوں اور اقتدار جویوں کی شہ پر نبوت محمدیہ کے مد مقابل بن کر کھڑے ہو رہے تھے۔ ان مسائل سے نمٹتے ہوئے حضرت صدیقؓ کا انتقال ہو گیا اور آپ کی جگہ حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنبھالی۔ آپ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی پالیسی کو ہی آگے بڑھا کر اسلام کی حدود شام، ایران اور مصر کے آخری سرحدوں تک پہنچا دیں۔ دس سال بعد آپ ایک سازش نامہ حملہ قتل کے نتیجے میں شہید ہو گئے اور آپ کی جگہ حضرت عثمان ذی النورین خلیفۂ ثالث منتخب ہوئے۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے پیش روؤں کی اقدامی پالیسیوں کو برقرار رکھا، لیکن آپ کو اس اندرونی فتنے سے سابقہ پیش آیا جسے اسلام کے دشمنوں نے اسلام کو بزور شمشیر مٹانے سے مایوس ہو جانے کے بعد اندرونی انتشار برپا کرنے کے لئے جنم دیا تھا۔ اس فتنے کو بڑھنے اور پھیلنے سے روکنے کے لئے حضرت عثمانؓ نے جان کی بازی تک لگا دی، اور بالآخر آپ نہایت سفاکی کے ساتھ شہید کر دیئے گئے۔ حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ راشد مقرر ہوئے۔ لیکن جو فتنہ اٹھ چکا تھا، اس نے خلیفہ ثالث کی شہادت کے بعد اپنے پیر نئے حالات میں زیادہ مضبوطی سے جمانا شروع کر دیئے۔ جس کے نتیجہ میں جنگ جمل ہوئی۔ جنگ صفین ہوئی۔ پھر تحکیم کا سوال اٹھا، اور بالآخر ان فتنوں کی مختلف صورتوں بالخصوص خارجیت ورافضیت سے نمٹتے ہوئے حضرت علیؓ بھی ایک خارجی کی تلوار سے شہید ہو گئے۔

حضرت علی کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے، لیکن ۶ ماہ بعد اپنے والد محترم کی آخری وصیت کے مطابق حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گئے۔ اور اس کے بعد حضرت معاویہ بیس سال تک پورے عالم اسلام کے خلیفہ رہے۔ یکم رجب سنہ ۶۰ھ مطابق ۱۷ر اپریل سنہ ۶۸۰ء میں آپ نے وفات پائی۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔　(ک)

تلخ ــــ و ــــ شیریں

مودودی صاحب جواب دیں ـــ کشمیر کی رقم

کشمیر کی جنگ میں مودودی پارٹی نے دس ہزار روپے دینے کا اعلان کیا۔ لوگ سمجھے ہوں گے کہ بڑی قربانی کی ـــ ہم نے سنا کہ بہت سال ہوئے شاید آٹھ دس سال قبل مودودیوں نے کشمیر فنڈ عوام سے جمع کیا تھا۔ پھر وہ رکھ ہی لیا۔ دیا نہیں، پہنچایا نہیں۔ مگر خدا کی شان کہ وہ رقم بھی کھاتہ میں کشمیر کے نام جمع چلی آتی تھی، اور اگر یہ راز فاش ہو جاتا تو مودودی خزانوں کے رازوں کے انکشاف کا خطرہ تھا۔ کیونکہ اس رقم کا اور اس کے اندراج کا علم جماعت کے سابق ذمہ دار آدمیوں کو بھی تھا۔ اس لئے جب کشمیر کی جنگ شروع ہوئی تو فوراً یہ کشمیر کی رقم کشمیر فنڈ میں دے دی گئی۔ لوگ سمجھے ہوں گے کہ مودودیوں نے قربانی کی۔ اگر یہ بیان غلط ہے تو مودودیوں کو جرأت کر کے اس کی تردید کرنی چاہیئے۔

اور اگر یہ صحیح ہے تو آپ ہی بتائیے کہ سیلاب فنڈ، طوفان فنڈ، الجزائر فنڈ، دفاع فنڈ، قربانی کی کھالوں اور دوسرے عطیات کے بارے میں مسلمان شک و شبہ کرنے میں حق بجانب نہ ہونگے؟ اور کیا یہی وجہ ہے کہ جب کبھی ایسا موقعہ پیش آتا ہے۔ مودودی کے چیلے چانٹے گلی کوچوں میں پھیل کر کاسۂ گدائی کو شمشیر جہاد بنا لیتے ہیں۔ اور پھر گھروں میں بیٹھ کر دو دو سو اور پانچ پانچ سو ماہانہ تنخواہ وصول کرتے رہتے ہیں۔

ابلیس کا فن

اسلام میں تبلیغ و اشاعت کی اصطلاح عام ہے۔ اس کا مطلب حق بات کو پھیلانا اور دوسروں تک پہنچانا ہے۔ مگر پروپیگنڈا کا لفظ جامع ہے۔ اس میں سچ جھوٹ صحیح اور غلط کی کوئی تمیز نہیں ہوتی۔ جس طرح بھی ہو اپنے کام کی تشہیر کی جائے۔

پروپیگنڈے کے اس فن میں ابلیس کو ید طولیٰ حاصل ہے۔ وہی لوگ اس کے جال سے بچ سکتے ہیں جن کو اللہ بچائیں۔ خود ساختہ صالحین اس کے پھندے میں جلدی پھنستے ہیں۔

پہلے پہل عورت کو پاکستان کا صدر بنانے کا شوق مودودی صاحب کو چرایا تو اس نے یہاں تک کہہ دیا کہ ایوب خاں میں سوائے اس کے کوئی خوبی نہیں ہے کہ وہ مرد ہے۔ اور فاطمہ میں کوئی عیب نہیں سوائے اس کے کہ وہ عورت ہے۔ اس کے اس بیان سے بھارت کے ہندو اور امریکہ والے کتنے خوش ہوئے ہوں گے۔ اس کا اندازہ آپ نہیں کر سکتے۔ اب وہی ایوب خاں ہیں جن کے ساتھ مودودی کی چھپی ہوئی تصویر کو فخر کے طور پر مودودیے جابجا دکھاتے پھرتے رہے۔ پھر یہ بھی کہ علماء کو کون پوچھتا ہے۔ ملک میں جو کچھ ہیں۔ حضرت امیر جماعت اسلامی ہیں۔

پھر اخوان المسلمین کی بدنام سازشی جماعت کے تعلقات سے فائدے لئے گئے۔ خطوط لکھوانے اور مودودی کی تقریر ریڈیو سے کرانے کے لئے تحریکیں کرنے اور آج کل باہر ممالک میں اس مایہ ناز ہستی (مودودی) کو بھیجنے کے مضامین چھپوانے غرضیکہ ہر طرح کے پاپڑ بیلے جاتے ہیں۔ حکومت کی مشینری کو پروپیگنڈے سے متاثر کر کے اپنا مطلب نکالنے میں ان کو ید طولیٰ حاصل ہے، شاید ان کا نمبر استاد سے بڑھ گیا ہے۔ ہم حکومت کے ارکان سے عرض کرینگے کہ پروپیگنڈا کا یہ فن اپنے اندر خطرات کا طوفان لئے ہوئے ہے۔ خدا ان کی گمراہی سے بچائے۔

اعلانات

التوائے جلسہ

مدرسہ جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن دار الحدیث کہروڑ پکا کا سالانہ جلسہ ہنگامی حالات کی بنا پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔

دورۂ قرأت

مدرسہ عربیہ شمس العلوم بستی مولویاں ضلع رحیم یار خاں میں ۱۰ر شعبان سے ۲۵ رمضان تک دورۂ قرأت ہوگا۔

المعلن۔ محمد شریف بستی مولویاں ضلع رحیم یار خاں

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن شکر گڑھ
اپیل

قطب زماں حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں یہ مدرسہ درس و تدریس کا کام کر رہا ہے۔ قرآن کریم حفظ و ناظرہ کے علاوہ ابتدائی دینیات کا بھی انتظام ہے۔ مدرسہ کی مستقل آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے بلکہ یہ کام توکلت علی اللہ چل رہا ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسلام کے ہمدرد اور دینی تعلیم کے خیر خواہ حضرات رضائے الٰہی کی خاطر امداد فرماتے ہیں جس سے جلسہ کے اخراجات پورے ہوتے ہیں۔ صدقات، زکوٰۃ اور عطیہ سے مدرسہ کی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ نیشنل بنک پاکستان شاخ شکر گڑھ میں مدرسہ کے اکاؤنٹ میں جمع کریں اور ناظم مدرسہ کو اطلاع دیں

(شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن چوک بخاری شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ)

مجلس تشخیص

ادارہ تحقیقات و نشریات طب اسلامی کے قائم کردہ بورڈ میں ماہر حکماء کی نگرانی میں تشخیص و علاج کیا جاتا ہے۔ بیرونجات کے حضرات اپنے حالات مرض مکمل طور پر جوابی لفافہ کے ہمراہ لکھیں۔ انشاء اللہ مفید مشورہ دیا جائے گا۔

معیاری دواخانہ نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

تصحیح

جمعیۃ علماء اسلام پرانا گولی مار کراچی

۲۹ر اکتوبر کے ترجمان اسلام میں انتخاب کی جو کارروائی شائع ہوئی تھی۔ اس میں جناب محمد حسن صاحب کو منتخب نائب صدر نمبر ۲ کا نام اشاعت سے رہ گیا تھا۔ اب نوٹ کر لیا جائے۔

(محمد عبداللہ ناظم)

دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ کا سالانہ جلسہ

۱۹ر نومبر مطابق ۲۴ رجب بروز جمعہ جامع مسجد حاجی بہادر میں منعقد ہوگا۔ متعدد علماء کرام کے علاوہ حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی مدظلہ العالی، مولانا محمد اجمل صاحب و مولانا محمد علی صاحب جالندھری بھی جلسہ سے خطاب فرمائیں گے

معیاری دواخانہ کی معیاری ادویہ

جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی زیر نگرانی تیار کی جاتی ہیں

مقوی فولادی گولیاں جسمانی قوت کے خواہشمند حضرات کے لئے بے نظیر مرکب ہے۔ کشتہ فولاد، زعفران اور سلاجیت وغیرہ قیمتی اجزاء سے تیار کی گئی ہیں۔ دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے کی عجیب دوا ہے۔ جگر اور معدے کے نظام کو درست کر کے سرخ خون پیدا کرتی ہیں۔ سردیوں میں مسلسل ایک ماہ کھانے سے وزن بڑھ جاتا ہے۔ قوت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ جس سے بھوک خوب لگتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں اور جن کو تھکاوٹ جلدی ہو جاتی ہو بے حد مفید ہے۔ مسلسل ایک جگہ بیٹھ کر کام کرنے والے جن کا معدہ و جگر اور دماغ کمزور ہو چکے ہوں کے لئے آب حیات ہے۔ اور خاص بات یہ ہے کہ جن حضرات کے مثانہ کی کمزوری کی وجہ سے استنجا کے بعد بھی کچھ قطرے پیشاب کے بے اختیار نکل کر کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں ان کے لئے نہایت مجرب ہے۔ پیکٹ پورا ۱۰۰ گولی بارہ روپے

روغن بادام، اصلی شہد موسم سرما میں استعمال کیجئے بہت سی مزمن بیماریوں اور پیچیدہ امراض معدہ و امعاء کے لئے نہایت مفید ہے

معیاری دواخانہ یہ دونوں چیزیں خالص فراہم کرتا ہے

معیاری دواخانہ

چوک رنگ محل نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام۔ لاہور

حالات و واقعات

مرزائیوں کے سربراہ مرزا محمود قادیانی کا انتقال ہوگیا

مرزا غلام احمد قادیانی کا جانشین اس کا بیٹا جو چند سالوں سے بستر علالت پر پڑا تھا اور چند ہفتوں سے اس کی حالت بہت ہی بگڑ چکی تھی۔ آخر کار اس نے اپنے آپ کو خدائے ذوالجلال کے فرشتوں کے حوالہ کردیا۔ ایک مختصر سی پیشی ہوگئی ہوگی۔ تفصیلی حساب وکتاب سب کا قیامت میں ہوگا۔

مرزا محمود کا ایک کارنامہ یہ ہے کہ اس نے ربوہ کی اراضی کوڑیوں کے مول انگریز گورنر پنجاب سے حاصل کرکے بڑی جائداد بنالی ہے۔ اس کے خلاف مسلمانوں نے ہمیشہ احتجاج کیا۔ مگر انگریزوں کی اثر ابھی تک نہیں مٹایا جاسکا۔ آنجہانی مرزا محمود کے زمانہ میں مرزائی فرقہ کی دلفریب چہل پہل دراصل ظفر اللہ خاں قادیانی کے عمل دخل کا نتیجہ ہے۔ جس کو فرنگی وائسرائے ہند نے اپنی ایگزیکٹو کونسل میں لے کر اس کو من مانی کرنے اور کھلنے پھولنے کا موقعہ دیا۔ اسی کا اثر ہے کہ پاکستان بننے کے بعد سکھوں کی ایک اچھی تعداد کو ننکانہ صاحب میں اس شرط پر رہنے دیا گیا کہ اس کے عوض میں مرزائیوں کی ایک جماعت قادیان میں رہا کرے گی اور آتی جاتی رہے گی۔ حالانکہ اگر سکھوں کی اس رعایت کے بدلے میں بھارت میں مسلمانوں کا رکھنا ضروری تھا تو اجمیر شریف سرہند شریف۔ پیران کلیر شریف وغیرہ مقامات بہت تھے۔ قادیان میں مرزائی مجاوروں کو بسانا نہ کوئی اسلامی فریضہ تھا نہ پاکستانی مفادات کے لئے ضروری۔

مرزا محمود اور ظفر اللہ خاں کا رابطہ مضبوط رہا اور اول الذکر نے جو کام کیا ثانی الذکر کے اشارے پر کیا۔ مرزا محمود یورپ بھی گیا۔ فرانس میں سینما بھی دیکھا اور عورتوں کی عریانی پر تعجب بھی کیا۔ اس وقت بھی ظفر اللہ خاں ساتھ تھا۔

اس کے عہد کے دو واقعات افسوسناک ہیں۔ ایک خواجہ ناظم الدین صاحب مرحوم وزیر اعظم اور محترم عبدالرب خاں نشتر مرحوم ہر دو کے روکنے کے باوجود ظفر اللہ خاں نے کراچی میں ایک قادیانی جلسہ کی صدارت کی، جس پر عظیم فساد ہوا۔ اور بیرونی ملکوں کے نمائندوں کے سامنے ہماری سبکی ہوئی اور آخر کار اسی کے نتیجہ میں ملک بھر میں مذہبی بے چینی پیدا ہوئی۔ جس سے ختم نبوت کی تحریک چلی۔

دوسرا واقعہ وہ ہے جس کی طرف مرحوم حمید نظامی صاحب نے اشارہ کیا تھا کہ بیرونی ممالک میں ہمارے سفارت خانے ایک فرقہ کے تبلیغی اڈے بنے ہوئے ہیں اور یہ حالت پاکستان کی انقلابی حکومت سے پہلے تک رہی۔

ہم اس ملک میں کسی طرح کی اشتعال انگیزی، بدامنی اور باہمی سر پھٹول کے حق میں نہیں ہیں مگر ملک کی غالب اکثریت کے جذبات کا احترام بھی ضروری ہے اور اسلامی عقائد کی محافظت بھی فرض ہے۔ مرزا محمود کی ایک تعریف کرنی پڑتی ہے کہ بعض مرزائیوں نے اس کے خلاف سخت کتابیں لکھیں۔ اس کے اخلاق و اعمال کو بھیانک رنگ میں پیش کرتے ہوئے چیلنج بازی کی مگر اس نے ان کے خلاف کوئی تشدد نہیں کیا اور نہ ہی ایسی کتابوں کے مندرجات پر بحث کی۔

مرزا محمود نے ایک انقلابی کام بھی کیا، کہ وہ تمام تر مسلمانوں کو کافر کہتے اور لکھتے رہے۔ ان کے بچوں تک کے جنازوں کو منع کیا۔ مگر تحریک ختم نبوت کے وقت انکوائری کورٹ میں اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ مرزا غلام احمد کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ اس سے بہت سے مرزائیوں یا مرزائی نوازوں کو فائدہ پہنچا۔ کیونکہ یہ ایک بہت بڑی تبدیلی تھی، جو عقائد میں کسی طرح برداشت نہیں ہوسکتی۔ اگر نیا مرزا ناصر احمد مرزا غلام احمد کو نبوت کا درجہ دینے سے انکار کردیں تو پھر باقی تمام عقائد و اقوال کے باوجود مودودی صاحب مرزائیوں کو مسلمانوں میں ملنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ جیسے کہ انہوں نے اپنے عدالتی بیان میں لکھا ہے۔ اگرچہ خود مودودی صاحب کا اہلسنت والجماعت مسلمانوں میں ملنا زیر بحث ہے۔

(غلام غوث)

ہدیۂ تبریک

میں دار العلوم المدنیہ چنیوٹ ضلع جھنگ کا طالب علم ہوں، میں نے امسال پنجاب یونیورسٹی میں دار العلوم کی جانب سے شریک ہوکر فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ یہ محض فضل خداوندی اور اساتذہ کرام کی پرزور محنت اور بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے لہٰذا میں دار العلوم کے اساتذہ کرام و طلبہ و دیگر احباب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ میری اس کامیابی پر جن کرم فرماؤں نے مجھے مبارکباد کے خطوط لکھے ہیں میں بذریعہ ترجمان اسلام ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(محمد سیف الرحمٰن قسمتم سابق متعلم دار العلوم المدنیہ چنیوٹ)

ملتان جمعیۃ علماء اسلام کا نیا دفتر

جمعیۃ علماء اسلام مجلس احرار اسلام اور وفاق المدارس کے دفتر لوہاری گیٹ سابقہ دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں منتقل ہوگئے ہیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر کوٹلہ تولے خاں روڈ نئی تعمیر شدہ عمارت میں تبدیل ہوگیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر کا ہفتہ وار اجلاس نئے دفتر میں منعقد ہوا جس میں طے پایا کہ ہر جمعۃ المبارک کو نماز صبح کے بعد دفتر میں جماعت کا اجلاس منعقد ہوا کرے گا۔ عنقریب دفتر کا باقاعدہ افتتاح ہوگا۔

(محمد یعقوب شیخ ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان)

مودودی، امریکہ اور ایک عیسائی معلمہ

ہم نے اخبار ترجمان اسلام میں متعدد بار مودودی صاحب کے امریکہ سے خاص تعلقات کے بارہ میں چند سوالات کئے، مگر مودودی صاحب کو ان کے جوابات کی جرأت نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ صدارتی انتخاب کا وقت آپہنچا۔ اس وقت سرکاری افسروں بلکہ وزیروں نے اس بات کی تصدیق کی کہ مودودی پارٹی کا تعلق باہر کے ملکوں سے ہے۔ ملک کے بعض سمجھدار لوگوں کی رائے تھی۔ کہ مس فاطمہ جناح کے الیکشن میں بھی امریکہ اور اس کے ایجنٹ اس لئے دلچسپی لے رہے تھے۔ کہ محمد ایوب خاں صاحب کو چین دوستی کی سزا دی جاسکے۔ بہر حال اس میں ان کو ناکامی ہوئی اب بعض یورپین سیاست دانوں اور فلاسفروں کے کہنے کے مطابق پاکستان پر حملہ میں بھی امریکہ نے کھلم کھلا بھارت کی حمایت کی ہے۔ ان حالات میں ہر سچے محب وطن نے امریکی پالیسی کے خلاف احتجاج کیا۔ اس کی مذمت کی اور چین کی ہمدردی کی تعریف کی اور اس کا شکریہ ادا کیا۔ مگر مودودی اور اس کی پارٹی نے اب بھی امریکہ دوستی کو نبھایا ہے

پچھلے دنوں ملتان میں غالباً اسلامی جمعیۃ الطلبہ کا عام جلسہ تھا۔ جس میں مودودی صاحب شریک تھے۔ اس میں تمام ملکوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ مگر چین کا نام لینا پسند نہ کیا گیا کیا اس کے ماتحت امریکہ کی ناراضگی کا خیال تھا۔

مودودی اور اس کی پارٹی کو پروپیگنڈے کے فن میں اور عوام کو اُلو بنانے میں بڑا ملکہ حاصل ہے۔ اس نیک آدمی نے جب دیکھا کہ میرے اسلام کی حقیقت اب کھل چکی ہے تو اس نے سیاسی اپوزیشن پارٹی سے مل کر اپنا نام اچھالا۔ اور جب ان تلوں میں بھی تیل نہ رہا اور ادھر بھارت سے جنگ شروع ہوگئی آپ جھٹ بمعہ یاروں کے کنونشن لیگ سے جا چمٹے۔ حکومت کو بھی پروپیگنڈے کی ضرورت تھی۔ آپ اس طرح ریڈیو سے بھی جا چمٹے ہم خوش ہیں کہ کل تک جو کنونشن لیگ کے فرشتے کو بھی برداشت نہ کرسکتے تھے۔ اب راہ راست پر آگئے۔ مگر ہم نے ان کے کارکنوں کے غلط پروپیگنڈے کو بری طرح محسوس کیا کہ یہ تو اس طرح تمام سرکاری ذرائع کو اپنی شہرت اور اپنے الحاد کی اشاعت کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ ان پچھلے دنوں میں اس گمراہ اعظم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ صحابہ پر جو کیچڑ اچھالا اور جو چھینٹیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پھینکی ہیں۔ اس کو مسلمانوں کی غیرت برداشت نہیں کرسکتی۔ اللہ تعالیٰ جہاد کشمیر کو فتح و نصرت سے ختم کرے تو قوم اس سے پوچھے گی کہ کیا تمہارا مقصد بھی یہ تھا کہ اس طرح مسلمانوں میں خطرناک سر پھٹول پیدا کرکے دشمن طاقتوں کو فائدہ پہنچایا جائے۔ جیسے حیدرآباد (سندھ) میں ایک عیسائی معلمہ نے مسلمان لڑکیوں کے سامنے قرآن پاک کے اوراق نیچے پھینکے۔ جس کا شہر میں چرچا ہوا۔ مسلمان سروں پر کفن باندھ کر ہزاروں کی تعداد میں آئے۔ حکام کو امن قائم رکھنے کے لئے گولی چلانے پر سوچنا پڑا۔ اگر ایسا ہو جاتا تو جنگ شروع ہونے سے پہلے پہل ملک بھر میں حکومت پاکستان کے خلاف یہ طوفان کھڑا کیا جاتا کہ قرآن کی توہین ہورہی ہے اور مسلمانوں کو گولیوں سے بھی مارا جاتا ہے۔ مگر وہاں کے ایس پی نے بڑے تدبر سے حالات پر قابو پالیا۔ اللہ تعالیٰ اس قسم کے ارادوں اور شرارتوں سے ملک و ملت کو محفوظ رکھے۔ آمین!

صحابۂ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیاتِ طیبہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

حالات و واقعات حقائق کی روشنی میں

احمد حسین کمال

(قسط اول)

بعض تاریخی تذکار کی یہ عجوبہ نگاری بھی بڑی ہی حیرت ناک ہے کہ جو بلند پایہ شخصیتیں اسلام کا علم لے کر وادی عرب سے نکلیں اور
ے روم، ایران، مصر کی آخری حدود تک پہنچایا۔ افریقہ و ایشیا کے وسط پر لہرایا اور لاطینی یورپ کے عین پہلو میں جا گاڑا
ان ہی بلند پایہ شخصیتوں سے ان تذکار میں بعض ایسی ناکردنی و اختراعی باتیں بھی منسوب کردی گئی ہیں جن سے ان کے دامن
علت پر کریہہ و سیاہ دھبے پھیلے ہوئے نظر آنے لگتے ہیں اور اس سے زیادہ عجوبۂ روزگار ہمارے زمانہ کے ان برخود غلط اسلامی
اہل قلم کی نگارشات ہیں جو اپنے زور تحریر سے مسلمانوں کو اور ساری دنیا کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ واقعی یہ شخصیتیں نعوذ باللہ ایسا
ہی عمل و کردار رکھنے والی تھیں۔

حال ہی میں صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شخصیتوں سے متعلق مودودی صاحب نے جو ناگوار سلسلۂ بحث
شروع کیا تھا۔ وہ بھی اسی قبیل کی ایک کارگزاری تھی۔ اس قسم کی تحریروں سے بجا طور پر یہ اندیشہ کیا جاسکتا ہے کہ صحابۂ کرام
کے حالات و واقعات و سیرت و کردار سے واقفیت نہ رکھنے والے اشخاص اور سرسری مطالعہ رکھنے والے لوگ متعدد
شکوک و شبہات کا شکار بن جائیں اور صحابۂ کرام کے بارے میں سوء ظن کی معصیت میں مبتلا ہو جائیں۔ مودودی صاحب
کی تحریرات کا جواب تو کافی و ضروری حد تک ترجمان اسلام کے صفحات پر آچکا ہے۔ لیکن عام و مستقل واقفیت و تعارف
پیدا کرانے کے لئے ہم ترجمان اسلام میں صحابۂ کرام کی مختصر سوانح کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں تاکہ ان کی مجموعی سیرت و
کردار کا علم ہر شخص کو ہو جائے اور وہ اس کی روشنی میں خود ہی اندازہ کرلے کہ کیا اس عمل و کردار کے لوگ ایسی ناروا
باتوں کے مرتکب بھی ہوسکتے ہیں۔ جنہیں بزعم خویش تاریخی حوالوں سے آراستہ کرکے پیش کیا گیا ہے۔

اس سلسلہ کا آغاز ہم ان محترم صحابۂ کرام کے حالات سے ہی کرتے ہیں جنہیں مودودی صاحب نے اپنی قلمی تنقیدات کا
اولین و بے دردانہ ہدف بنایا ہے۔ چنانچہ آج کی صحبت میں **حضرت عمرو بن عاص** رضی اللہ عنہ کی شخصیت
کا تذکرہ کیا جاتا ہے (ہم نے اس سلسلۂ مضمون کے لئے اولین ماخذ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ و آثار صحابہ کو بنایا ہے
اس کے بعد تاریخ و سیر کے بیانات کو لیا ہے)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمرو بن العاص "بنو سہم" کے خاندان سے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں
ان کو قریش کے سیاسی نظام میں مقدمات فیصل کرنے کا
منصب حاصل تھا۔

آپ کی پیدائش "واقعہ فیل" سے ۲ سال بعد ہوئی۔ واقعہ فیل
۔۔۔ میں ہوا تھا۔ آپ نے بچپن میں ہی پڑھنے لکھنے میں کافی مہارت
حاصل کی۔ آپ کے والد کا نام "عاص" تھا۔ نوجوانی میں ہی آپ
نے دور دراز ممالک کے سفر کئے تھے۔ تجارت کو ذریعہ معاش
بنایا اور اچھے تجار میں شمار کئے جاتے تھے۔

ابتداء میں آپ بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے شدید
مخالف رہے اور یہ سلسلۂ مخالفت غزوۂ خندق تک جاری رہا۔
اس کے بعد آپ حبشہ گئے۔ حبشہ جاکر شاہ حبشہ نجاشی سے درخواست
کی کہ ان مسلمانوں کے قائد کو جو یہاں حبشہ میں مقیم ہیں میرے
حوالے کردیجئے۔ اس لئے کہ یہ ہمارے دشمن ہیں اور میں ان سے قتل
کا اپنا انتقام لینا چاہتا ہوں"۔

اسلام کا پہلا محرک

نجاشی نے انکار کیا اور ساتھ ہی پُر زور لفظوں میں کہا۔
"عمرو، تم ایسے شخص کے ایلچی کو قتل کرنے کے لئے مجھ سے مانگتے
ہو جس کے پاس وہی لے کر ناموس اکبر آتا ہے، جو موسٰی کے پاس
آتا تھا۔ اے عمرو تم پر افسوس ہے۔ تم میرا کہا مانو، اور ان کی اطاعت
کرلو۔ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں۔ اور جس طرح موسٰی فرعون پر غالب
آئے تھے۔ اسی طرح وہ بھی اپنے مخالفوں پر غالب آجائیں گے۔
(مسند احمد بن حنبل ج ۴ سیرت ابن ہشام ۳۱۴/۲، اسد الغابہ
۱۰۰/۷)

بیعت اسلام

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اسی وقت نجاشی کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرلی
دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اسی وقت سے اسلام کی صداقت
پر غور کرنا شروع کردیا اور وہاں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست
حق پرست پر بیعت کرنے کے ارادے سے واپس ہوگئے۔ راستہ
میں خالد بن ولید بھی مل گئے۔ اتفاق سے وہ بھی اسی ارادے سے مدینہ
جارہے تھے۔ اور حاضر ہوکر یکے بعد دیگرے دونوں نے بیعت کرلی۔ (مسند احمد
بن حنبل ج ۴ ص ۱۹۸۔ صحیح مسلم ۲۲/۱۔ ابن ہشام ۳۱۵/۲
انوار الباری ۱۳۳/۲۔

بیعت کے بعد حضور نے حاضرین مجلس سے فرمایا:-
" اے لوگو! مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے نکال کر تمہاری طرف
پھینک دیئے ہیں"۔

ہجرت

یہ واقعہ فتح مکہ سے پہلے کا ہے۔ بیعت کرکے واپس
آئے اور پھر ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے گئے۔

جہاد و غزا کے لئے تقرر

مدینہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے انہیں جہاد و سرایا کے اہم ترین
کاموں پر مامور فرمادیا

سریۂ ذات السلاسل

سب سے پہلے آپ کی ترکردگی میں تین سو مہاجرین
و انصار پر مشتمل ایک قبیلہ بلی و عذرہ کی
کی طرف دعوت اسلام کیلئے بھیجا جس میں شمولیت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت ابو عبیدہ کو بھی دو سو کے جتھہ کے ساتھ
حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی معیت میں روانہ فرمادیا۔

اہل قبیلہ نے بجائے دعوت اسلام سننے کے جنگ کرنا
شروع کردی۔ آپ نے سب کو شکست دی اور اسلام کا پیغام
ان قبائل کی آخری حدوں تک پہنچا دیا (سلاسل ایک چشمہ کا نام
ہے جہاں یہ معرکہ وقوع میں آیا تھا)

اس جنگ میں حضرت عمرو بن عاص نے اپنی فوجوں کو رات
کے وقت آگ جلانے اور روشنی کرنے سے منع کردیا تھا۔ تاکہ
دشمن ہماری تعداد، قوت وغیرہ کا اندازہ نہ لگا سکے۔ گویا آج کل
کی اصطلاح کا یہ وہ بلیک آؤٹ تھا۔ جو فی زمانہ تمام حادثات جنگ
پر احتیاطاً اختیار کیا جاتا ہے اور شہری آبادیوں میں بھی خطرہ کے وقت
دشمن کے حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے اس پر عمل کیا جاتا ہے۔
اس اہم جنگی دفاعی تدبیر کے سب سے پہلے موجد، حضرت عمرو بن عاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اس طریقہ کو
بہت سراہا۔ (زاد المعاد ۲۷۴/۲۔ طبقات وغیرہ)

سریہ سواع

اس کے بعد ایک اور سخت مہم "قبیلہ بنو
ہذیل" کے بت خانہ اور بڑے دیوتا "سواع"
کو مسمار کرنے کے لئے جو مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر تھا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو منتخب فرمایا۔ چنانچہ آپ نے
اسے جاکر پاش پاش کردیا۔ (ابن خلدون ۱۷۱/۳۔ ابن اثیر
۲۷۳/۲)

محصل خراج و زکوٰۃ

اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
آپ کو خراج و زکوٰۃ کی وصولی پر
مامور فرمایا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ بحرین ۔۔۔۔ عذرہ، جذام
جوس، فرازہ وغیرہ گئے اور وہاں سے وصولیاں کرکے آنحضرت
کی خدمت میں پیش کرتے رہے (طبری ۱۹۱/۱)

سفارت عمان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام کارناموں
سے نہایت خوش، مطمئن ہوئے۔ اور آپ
کو عمان کے دو رئیسوں جیفر، عباد کے پاس اپنا سفیر خاص بناکر
روانہ کردیا۔ (فتوح البلدان ۱۲۴/۱) عمان مشرقی عرب کا
علاقہ ہے اور خلیج فارس پر واقع ہے۔

آپ کی کوششوں سے دونوں بھائی مسلمان ہوگئے اور تمام
باشندگان عمان نے اسلام قبول کرلیا (زاد المعاد ۱۸۹/۳۔ ۱۹۳)
اس کامیابی کے بعد مدینہ واپس آئے تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بڑے خوش ہوئے اور آپ کو عمان کا گورنر مقرر کرکے بھیجدیا
دربار رسالت سے آپ کو "اسلام کا صاحب تدبیر" کا خطاب عطا
فرمایا گیا (قاموس الاصفیاء)
(آپ تا حیات نبوی عمان کی گورنری پر فائز رہے۔
(اسد الغابہ)

(باقی آئندہ)

۱۳ نومبر کو بوقت ملاقات صدر مملکت کو حضرت
مولانا مفتی محمود صاحب و حضرت مولانا غلام غوث
صاحب ہزاروی نے ۵۰۰۰/- روپے کی رقم دفاعی
فنڈ میں دستی طور پر مزید پیش کی

সাপ্তাহিক PHONE No. 67718 WEEKLY REGD. L. No. 7132

রজুমানেইসলাম TARJUMAN-E-ISLAM

লাহোর LAHORE Price 12 Paisse

جلد ۸ | جمعہ ۱۹ر نومبر ۱۹۶۵ء مطابق ۲۵ر رجب المرجب ۱۳۸۵ھ | شمارہ

ہفتۂ امداد مہاجرین

آزاد کشمیر میں جمعیت کے امدادی کیمپ

کشمیر کے مہاجرین اور مصیبت زدہ مسلمانوں کے لئے ملک کے دردمند لوگ جس ... کام کر رہے ہیں وہ قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے بعض ... اور بعض کارکنوں کے طریق کار کے پیش نظر دو جگہ میں اپنی نگرانی میں امدادی کیمپ کھول ... ہیں جہاں ہم سامان پہنچاتے رہیں گے اور وہاں ہمارے کارکن جو وہیں رہیں گے اپنے ... سے مستحقین میں کپڑے، رضائیاں وغیرہ سامان تقسیم کرینگے) ایک حضرت مولانا عبد ... صاحب جہلمی (خلیفہ حضرت لاہوری) کے زیر نگرانی میرپور (آزاد کشمیر) میں جہاں پچاس ... مصیبت زدہ مہاجرین آئے ہیں۔ دوسرا راولپنڈی محلہ کرتارپورہ مدرسہ فرقانیہ میں ح... مولانا عبد الحکیم صاحب و مولانا عبد الستار صاحب کی زیر نگرانی جہاں سے راولاکوٹ ... کو بھجوا کر مستحقین کی امداد کی جاسکے گی۔

یہ تکلیف کا وقت ہے اور یہ تکلیف عرصہ تک جاری رہے گی۔ حضرت مولانا درخوا... صاحب مدظلہ العالی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا محمد عبید ا... مدظلہ کا حکم ہے کہ تمام علماء اور ارکان جمعیۃ اپنی اپنی جگہ رضائیاں، لحاف، کپڑے ... جوتے، صابن، کمبل، کھیس وغیرہ جمع کر کے براہ راست راولپنڈی کے مذکورہ کیمپ ... اور جہلم کے حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی کے پاس ... کرتے رہیں۔

اس کام کے لئے حضرت مفتی صاحب نے حکم دیا ہے کہ ماہ رجب کا آخری ہفتہ ۲۴ر ر... تیس ۳۰ رجب تک مقرر کر کے گویا ہفتۂ مہاجرین منایا جائے۔ اس میں تمام گرد و نواح ... کیا جائے۔

(غلام غوث ناظم عمومی)

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب کی

اپیل

تمام مسلمانوں کو معلوم ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ہر ضرورت کے وقت اسلا... اہل اسلام کی خدمات کے لئے آگے آتی ہے اور اس کے مخلص کارکن اور علماء حق اخبار... اور سرکاری حوصلہ افزائی کے بغیر محض حق کی خاطر ہر ممکن خدمت کرنے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ ... جنگ کے موقع پر بھی جہادی خدمات میں انہوں نے ملک بھر میں سب سے زیادہ خدمت کی ہے ... دفاعی فنڈ میں نیز دوسرے تمام کاموں میں سرکاری حکام اور قومی کارکنوں سے بغیر نام و نمود ... تعاون کیا ہے۔ مشرقی پاکستان کی صرف ضلع سلہٹ کی جمعیۃ نے اپنے ۷ عربی مدرسوں میں ... ہر ایک کے ذمہ سو سو روپے لگائے ہیں اور دیگر طریقوں سے وہاں کے علماء بھی کام کر رہے ہیں ... بہر حال یہ رجب مبارک کا مہینہ ہے۔ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام حضرت بزرگوار لاہوری ... کی یادگار ہے اور اسلام کی پشت پناہ ہے۔ اس مبارک مہینے میں جتنا ممکن ہو سکے جمعیۃ کی تنظ... مرکزی اخراجات کے لئے مرکزی دفتر میں رقوم بھیج کر اپنا فرض ادا کریں۔

(محمد عبید اللہ انور عفی عنہ)

مزید فراہم شدہ رقوم

تفصیل	رقم	کیفیت
مسجد سعدی پارک مزنگ لاہور حضرت مولانا منظور الحق صاحب۔ رضائیاں ۲ عدد۔ تکیہ ۱ عدد۔ زنانہ سوٹ ۱ عدد مردانہ ۱ عدد۔ کھیس ۲ عدد	۳۰۷ — ۰	اطلاع
مولانا نور احمد صاحب بستی محمد اکرم چک ۳ گجیانی چشتیاں، بہاولنگر	۲۰ — ۸۰	وصول
مولانا عبد الجلیل صاحب۔ متاڑوہ کرک ضلع کوہاٹ ململ برائے پگڑی	۲۷ — ۲۴	"
ایک صاحب جو نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے کھیس ۱ عدد۔ کمبل ۱ عدد۔ تکیہ ۱ عدد	۱۰ — ۰	"
مہابت خاں صاحب خطیب مسجد دار العلوم گلی ۶ فرید گنج لائلپور	۲۰ — ۰	"
سمینہ گڑیا و عبد الماجد منٹو، معرفت حافظ محمد اعظم گوندلوی گلی سید حسن شاہ، حاکم رائے گوجرانوالہ	۱۰ — ۰	"
حاجی محمد دین صاحب رکن جمعیۃ۔ معرفت جمعیۃ علماء اسلام قصور	۹۰ — ۰	"
ملک عبد اللہ صاحب کشمیری بازار لاہور — کپڑے دو جوڑے زنانہ		
قاری نذیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد گمٹی بازار لاہور	۵ — ۰	"
گمٹالہ تحصیل شکرگڑھ مولانا محمد مغفور صاحب امیر جمعیۃ گمٹالہ۔ پچاس بستر	۸۰۰ — ۰	اطلاع
سمبڑیال مولانا نذیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سمبڑیال	۶۰۰ — ۰	"
جامع مسجد بوہڑی والی محلہ نیکاپورہ شہر سیالکوٹ مولانا حبیب اللہ صاحب کی تحریک پر	۵۴۰ — ۰	"
جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ معرفت حکیم عمرانی صاحب۔ سامان بھی جمع کیا جا رہا ہے	۲۰۰ — ۰	وصول
خواجہ نذیر احمد صاحب کراچی	۱۰۰ — ۰	"

میزان	۲۷۳۰ — ۴
سابقہ میزان	۱۳۳۷۵۰ — ۱۵
کل میزان	۱۳۵۴۸۰ — ۱۹
حافظ محمد اسحاق صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں	۱۰ — ۰
کل میزان	۱۳۵۴۹۰ — ۱۹

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

جلد ۸ | ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۰ اگست ۱۹۶۵ء | شمارہ ۳۳

دعوتِ الی الحق

یہ ایک تاریخی اور واقعاتی حقیقت ہے کہ پاک و ہند کے ... وعریض علاقہ میں اسلام کی تبلیغ و دعوت اور ملت اسلامیہ ... اجتماعی وحدت و عظمت کے بقاء و استحکام کا کام اول دن سے ... کی جماعت سرانجام دیتی چلی آرہی ہے۔ یہ کام حضرت مجدد ... ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے وقت ہی سے ایک باقاعدہ مہم کی ... اختیار کر گیا تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور ... کے نامور و یگانہ روزگار فرزند حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ ... نے اس کام کو علماء کی سیادت میں منظم تحریک کی صورت ... کرانے والے زمانہ کے لئے ایک عظیم دینی قوت و جہادی طاقت ... کھڑا کر دیا تھا۔

یہ قوت و طاقت اس خطہ زمین میں فرنگی کی آمد و غلبہ کے ... اول سے لے کر آج تک فرنگیت اور اس سے پیدا شدہ ... سے نبرد آزما ہوتی چلی آرہی ہے۔

اس طاقت نے ہر میدان میں اسلام کے تحفظ، دفاع ... بدسے بدتر حالات اور کٹھن سے کٹھن مشکلات میں ... استقلال و پامردی سے انجام دیا ہے اور جب ... اور یورپ کی تمام صلیبی طاقتوں نے مل کر قسطنطنیہ میں ... خلافت کے آخری نشان کو بزعم خود مٹا کر اسلام پر ... کا آخری ڈنکا بجانا چاہا تو اسی جماعت مجددی و ولی اللٰہی ... جانشین و وارث اعظم اور اسلامی علم و عمل کا صلاح ... کے پیکر شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ ... نے پاک و ہند کے تمام علماء حق و علماء امت و دینداراں ... کو جمعیۃ علماء کے نام سے ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے صلیبی ... کے عزائم کو ہر جگہ چیلنج کرنا شروع کر دیا اور انگریز کے ... پر غلبہ کے خواب و منصوبہ کو پارہ پارہ کر کے رکھ دیا ... اس جد و جہد کا یہ ثمر برآمد ہوا کہ تاریخ نے دنیا کے اس ... بڑے سامراج یعنی برطانیہ کو پسپا اور جزائر انگلینڈ ... واپس چلے جانے پر مجبور کر ڈالا، لیکن اس کے پیدا ... اس کے وارث و جانشین بن کر اس خطہ زمین پر ... اور اسلام کے قلعہ میں دوست بن کر شگاف ... میں مصروف ہیں۔

امریکہ نوازی سے پرہیز کیجئے

مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کا بیان

میاں طفیل محمد قیم جماعت اسلامی نے پاکستان کی خارجہ پالیسی پر اظہار خیال کرتے ہوئے جو بیان اخبارات کو دیا ہے اس بیان سے ایک بار پھر جماعت اسلامی کی امریکہ نوازی بری طرح بے نقاب ہو کر سامنے آگئی ہے۔ ابھی تو خدا خدا کر کے پاکستان کی خارجہ پالیسی کا رُخ ہی بدلا ہے اور امریکہ و برطانیہ کی جھولی سے پاکستان نکلنے ہی لگا ہے کہ سیٹو اور سینٹو کے فوجی معاہدوں میں ابھی تک پاکستان شریک ہے، برطانوی کامن ویلتھ کا رکن ہے اور ابھی تو پاکستان کو غیر جانبدار ممالک کی صف میں آنے کے لئے بھی بہت کچھ کرنا ہے۔ روس نوازی اور چین نوازی تو بہت دور کی بات ہے، لیکن جماعت اسلامی کے قیم نے ابھی سے پاکستان کو روس نوازی اور چین نوازی سے باخبر رکھنے کا اہم فریضہ ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔

امریکہ نے پاکستان کی امداد روک کر اغراض پرستی اور پاکستان دشمنی کا جو ثبوت دیا ہے نیز امریکی سفارت خانے کی تخریبی و سیسہ کاریوں کے تازہ شواہد سامنے آجانے کے بعد بھی کوئی باعزت پاکستانی امریکہ کی پشت پناہی کر سکتا ہے؟ حالات اور حقائق کو سامنے رکھ کر اب ہر پاکستانی اس فیصلہ پر آسانی سے پہنچ سکتا ہے کہ امریکہ نہ کبھی ہمارا دوست تھا اور نہ اب ہے۔

حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ اقتصادی امداد کے عوض کسی بھی ملک کے ساتھ اپنی آزادی کا سودا نہ کرے اور امریکی سفارت خانہ کی جملہ تخریبی سرگرمیوں کی انکوائری کر کے آئندہ کے لئے تمام سفارتخانوں پر کڑی نظر رکھے۔ علاوہ ازیں حکومت ملک کے اندر امریکہ نواز عنصر کی سرگرمیوں سے بھی غفلت نہ برتے اور بیداری کا ثبوت دے۔

جمعیۃ علماء جس کے پلیٹ فارم پر اگر ایک طرف وقت کے اکابر علماء جمع ہوئے تو دوسری طرف جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے عظیم افراد محمد علی، شوکت علی، ظفر علی، حکیم اجمل خاں، ڈاکٹر انصاری جیسے حضرات بھی علماء کے پہلو بہ پہلو اکٹھے ہو گئے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ کام اس وقت سے جاری ہے اور اس کام کی ضرورت اس وقت تک باقی ہے جب تک انگریز کے پیدا کردہ ایک ایک فتنہ کا انسداد نہیں ہو جاتا ہے، اسلامی عقائد، اسلامی احکام، اسلامی شریعت اور حضرت خاتم النبیین کی سنت مطہرہ پوری طرح نافذ و غالب نہیں ہو جاتی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اس سلسلہ و خدمتِ دین کی کڑی اسلاف کرام کے کاموں کی امین و وارث ہے اور مخالف اسلام فتنوں کے قلع قمع کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اسلام کی تاریخ کا تقاضا پورا کرنے کا فریضہ انجام دے رہی ہے اور ہر اس مسلمان سے جسے دین کے غلبہ کی ذرا بھی لگن ہے یہ توقع کرتی ہے کہ وہ اس کام میں اس کا ہاتھ بٹائے۔

غازی خدابخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

"خلافت راشدہ سے ملوکیت تک"

چند بنیادی گذارشات

(احمد حسین کمال)

(۲)

تاریخ کا موضوع ایک بڑا ہی نازک موضوع ہے۔ اس موضوع کے ساتھ انصاف کا حق ادا کرنے کا دیانتدارانہ تقاضا یہ ہے کہ گذشتہ عہد کے واقعات کی ترتیب میں مؤرخ کے فہم کی رجحانات کا دخل قطعی نہ ہونے پائے اور سند و حوالہ کے لئے وہ چند ایک کتابوں کے بجائے زیر نگارش موضوع سے متعلق تمام موجود و معلوم ذخیرۂ کتب اور ان میں بیان شدہ تمام روایات کو پیش نظر رکھے، یک طرفہ بیانات و حوالوں پر اکتفا نہ کرے اور نہ پہلے سے طے شدہ منصوبہ کے تحت واقعات کو ترتیب دے، اگر ان باتوں کو ملحوظ نہ رکھا گیا تو پھر تاریخ نگاری نہیں بلکہ اپنی خواہش کے مطابق یہ تاریخ سازی ہوگی۔

ہمیں یورپ کے مستشرقین سے یہی تو شکایت ہے کہ وہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی تاریخ لکھتے وقت پہلے سے اپنے رجحانات کے متعلق ایک نظریہ متعین کر لیتے ہیں اور صرف چند ایک کتب تاریخ حوالہ جات کے لئے اٹھا لیتے ہیں، پھر ان ہی سے اپنی پسند کے یک طرفہ واقعات منتخب کر کے متعین کردہ نظریہ کی مطابقت میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی تاریخ مرتب کر ڈالتے ہیں اور زبان انشا پردازی کے زور و تسلسل سے دنیا کو باور کرانا چاہتے ہیں کہ ان کی ترتیب دادہ یہ تاریخ ہی صحیح و محققانہ ہے۔ حالانکہ اس میں اصل حقیقت کو قطعی تحریف و مسخ کر کے رکھ دیا گیا ہوتا ہے۔

بدقسمتی سے یہی صورت حال مودودی صاحب کے اس تازہ شاہکار مضمون میں بھی نظر آتی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ مودودی صاحب کے تمام مضامین و تحریرات میں یہ مضمون سب سے زیادہ مایوس کن نظر آیا ہے اور بالکل ان کے خاص قسم کے موجودہ ذہنی پس منظر میں لکھا گیا معلوم ہوتا ہے ورنہ آخر کیا وجہ ہے کہ انہوں نے اس مضمون کو مرتب کرتے وقت نہ تو قرآن کی ان آیات کو پیش نظر رکھا، جو صحابہ کی صداقت و بلندی کردار پر سب سے بڑی شہادت ہیں، نہ ان احادیث کا ہی لحاظ کیا جو ان کے تنقید فیہ صحابہ کی عدالت و بے غرضی پر عین شاہد ہو سکتی تھیں، کتب احادیث میں آثار صحابہ کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جس کی روشنی میں ہر صحابی کی صحیح تصویر سامنے آجاتی ہے، لیکن مودودی صاحب نے آثار صحابہ کے اس ذخیرہ کی طرف بھی اپنے مذکورہ بالا مضمون میں قطعاً التفات نہیں کیا۔ حتیٰ کہ ان واقعات سے متعلق بہت سی قدیم و مستند تاریخی کتب کو جن میں دوسری طرح کی روایات بھی مل سکتی تھیں پیش نظر رکھنا مناسب نہیں سمجھا۔

"انساب الاشراف"، "ابن ہشام"، "تاریخ ذہبی"، "تاریخ کامل"، "طبقات الکبریٰ"، "تاریخ ابن کثیر"، "اعلام الاسلام"، "آداب اسلامیہ"، "فتوح البلدان"، "اخبار الطوال الدینوری" "معجم البلدان"، "مروج الذہب"، "کتاب الناہیہ"، "المسعودی" "احتجاج طبرسی"، "جلاء العینین"، "الامامت والسیاست"، "ابن عساکر"، "جمہرۃ الانساب"، "تاریخ التواریخ"، "وفاء الوفاء" "کتاب یعقوبی"، "العواصم من القواصم"، "مقریزی"، "الاکمال فی اسماء الرجال"، "تہذیب الاسماء"، "کتاب العمدہ لابن رشیق" "المنتقیٰ"، "قاموس الاصفیاء"، "تطہیر الجنان"، "الفخری"، "جلاء العیون" "صواعق محرقہ"، "ابن حزم"، "منہاج الاعتدال"، "ناسخ التواریخ"

کتنی ہی کتابیں ہیں جن میں متقدمین، متاخرین نے ان وقائع و حالات پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی ہے، لیکن مودودی صاحب نے ان سب کتابوں کو ہاتھ لگانا بھی گوارہ نہیں کیا حتیٰ کہ ابن خلدون جیسے عظیم مورخ کی تاریخ، ابن تیمیہ کی منہاج السنۃ اور حضرت شاہ ولی اللہؒ کی ازالۃ الخفا جیسی بلند پایہ کتابوں کو بھی حوالہ و انتخاب واقعات کے لئے ضروری نہیں جانا۔

لے دے کے الطبری، البدایہ والنہایہ، ابن الاثیر الاستیعاب، الاصابہ وغیرہ چند کتب پر انحصار کیا ہے ان میں سے بھی زیادہ تر الطبری کو دلیل راہ بنایا ہے اور اس میں سے بھی اکثر ان روایات کو جن پر شیعی راویوں کا اثر و رنگ چڑھا ہوا ہے۔ الطبری کے متعلق محقق مورخین کی رائے کبھی اچھی نہیں رہی، طبری کی روایات قبول کرنے میں سب نے احتیاط برتی ہے۔ چنانچہ ندوۃ المصنفین اعظم گڑھ کے مشہور عالم اور سیر الصحابہ جیسی عظیم کتاب کے مصنف مولانا شاہ معین الدین صاحب ندوی نے صاف صاف لکھا ہے کہ:

> "بنی عباس کی حکومت قائم ہوئی تو یہ سب بنو امیہ کے دشمن تھے اور تاریخ نویسی کا آغاز اس زمانہ سے ہوا، اس لئے بہت سی روایتیں جو عرصہ سے زبانوں پر چڑھی چلی آرہی تھیں تاریخوں میں داخل ہو گئیں، ابن جریر، طبری بھی اپنی کتاب غلط روایات سے محفوظ نہیں رکھ سکا"

لیکن افسوس و حیرانی کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مودودی صاحب نے اپنے اس سلسلۂ مضمون "خلافت راشدہ سے ملوکیت تک" میں حوالہ جات کے لئے بہت زیادہ اعتماد الطبری پر ہی کیا ہے۔

> "کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا"

جب اس ڈھنگ سے تاریخ لکھی جائے گی تو ظاہر ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ تک کے صحابہ ہی کی تاریخ نہیں بلکہ ذرا اور کوشش کی جائے تو عہد فاروقی و صدیقی بلکہ نبوی تک کی تاریخ اپنی منشا کے مطابق ڈھالی جا سکتی ہے۔ آخر الطبری میں کیا کچھ نہیں مل سکتا، اگر کچھ کمی باقی رہ جائے تو وہ شرح نہج البلاغہ [illegible] قسم کی کتابوں سے پوری ہو سکتی ہے۔ جب اس طرح [illegible] ترتیب دادہ تاریخ کو ایسے قارئین پڑھیں گے جن کی [illegible] دسترس مودودی صاحب کی کتابوں اور رسائل [illegible] نہیں تو وہ بیچارے حضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ [illegible] اکابر صحابہ کے متعلق یہ خیال کرنے میں حق بجانب ہوں [illegible] کہ اسلام کے ساتھ اتنے بڑے بڑے بڑے صحابہ [illegible] بھی وفاداری کب کامل درجہ کی نہیں تھی۔ بلکہ مودودی [illegible] کا یہ سارا مضمون اگر کوئی ناواقف مسلمان یا غیر مسلم [illegible] تو اس کے دل پر یہ بات نقش ہو جائے گی کہ رسول اللہ [illegible] وفات پر ابھی ۱۵ برس بھی نہیں گذرے تھے، کہ ان [illegible] ایک جلیل القدر اور زمرۂ سابقون الاولون کے صحابی [illegible] داماد و خلیفۂ ثالث نے اسلام کے مقررہ نظام حکومت [illegible] میں اپنے شخصی مصالح کے پیش نظر رخنہ پیدا کیا [illegible] رسول کے منشاء سے انحراف کر کے اپنی نائے کے [illegible] تبدیلی کا آغاز کیا اور ابھی چالیس برس بھی پورے نہ ہونے پائے تھے کہ اس درجہ کے بڑے بڑے صحابیوں نے صریحاً خدا و رسول کی منشاء کے خلاف اسلام کے [illegible] حکمرانی کو شخصی نظام حکمرانی میں تبدیل کر دیا [illegible] تاثر کے بعد بقیہ اصحاب رسول کو بھی وہ کب شک [illegible] سے بری سمجھ سکتا ہے، خلافت اول تک کے انعقاد [illegible] متعلق بھی ہزار بدگمانیوں میں مبتلا ہو سکتا ہے اور [illegible] صحابہ کے بارے میں وہ اس شک و شبہ کا شکار [illegible] جائے گا۔ تو پھر اسلام کی سندی حیثیت اس کی [illegible] کیا باقی رہ جائے گی۔ یہ صورت حال تو شیعیت سے [illegible] بدتر ہو گئی۔ شیعوں نے جہاں صحابہ کو مورد الزام بنایا [illegible] اپنے ائمہ کے لئے حق معصومیت رکھ کر اپنے اعتقاد [illegible] کی حفاظت کا سامان کر لیا۔ یہاں یہ بات بھی مودودی [illegible] دین دوسروں تک رسول اللہ سے صحابہ کے ذریعہ منتقل ہوا ہے اور صحابہ کا سیاسی کردار حضرت عثمانؓ سے [illegible] معاویہؓ تک مودودی صاحب نے اپنے اس مضمون [illegible] ملوث بتا دیا ہے۔ اس کے بعد ان کے نقل کردہ دین [illegible] بارے میں اعتماد کی ٹھوس بنیاد سرے سے ختم ہو [illegible]

مودودی صاحب نے اس طرح تاریخ کے [illegible] دور کی پیچیدگیوں کو تو کیا سلجھایا، البتہ دین کے بارے میں صحابہ پر اعتماد و یقین کی بنیادیں مزید ہلا کر رکھ [illegible] ان کا یہ کارنامہ صحابہ کے بارے میں بدظنی رکھنے والے [illegible] نیز منکرین حدیث اور غیر مسلم ناقدین اسلام کے ہاتھ [illegible] البتہ ایک کارگر حربہ کا کام دے سکتا ہے۔

.... درحقیقت غور کیجئے تو اس [illegible] مضمون کے بین السطور میں جو ذہنی پس منظر جھلک [illegible] مقام صحابہ کے بارے میں مودودی صاحب کے بنیادی [illegible] نظریہ کا عکس و نتیجہ ہے کیونکہ صحابہ ان کے نزدیک تنقید سے بالاتر نہیں۔ اس لئے ان کے بارے میں وہ روایات بھی قابل قبول ہو سکتی ہیں، جن سے ان پر کوئی الزام عائد ہو [illegible] اور پھر چونکہ مودودی صاحب ایک خاص قسم کی اسلامی تحریک کے داعی بھی ہیں۔ جس کی تشریح و تعبیر میں انہوں نے [illegible]

(باقی صفحہ ۷ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۲۰ر جولائی ۱۹۶۵ء

کشمیر کی پکار

مقبوضہ کشمیر میں بالآخر سرفروشوں اور جانبازوں کا ایک گروہ بھارت کے برہمنی سامراج کو چیلنج کرتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا ہے، حریت پسندوں نے پوری وادی کشمیر میں جگہ جگہ بھارتی فوجوں کا دوبدو مقابلہ شروع کر دیا ہے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق پونچھ سے سرینگر اور جموں تک ان انقلابیوں کی جنگ و تاز کا میدان گرم ہے اور فوجی چھاؤنیوں، مورچوں، ہوائی اڈوں اور حکومتی مراکز تک وہ سردھڑ کی بازی لگا رہے ہیں۔ ان کے پے در پے دلیرانہ اقدامات نے مقبوضہ کشمیر اور بھارت کے حکمرانوں کو بوکھلا دیا ہے۔ یہ منظم جدوجہد اور بھرپور انقلابی تحریک ان کی توقع کے قطعی خلاف برپا ہو گئی ہے اور اس کے قریبی اسباب و علل بھی سمجھنے سے قاصر رہ گئے ہیں۔

کشمیری مجاہدین کا یہ اقدام جنگ حریت کی تاریخ میں ایک قابل فخر سنہری باب کا اضافہ ہے، وہ خون شہادت سے اپنی تاریخ کا تابندہ عنوان لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے کہ وہ غلامی و محکومی کی زندگی پر ہرگز قانع نہیں رہ سکتے، ہم اہل پاکستان ان کی اس جنگ سے بے تعلق نہیں رہ سکتے ہیں۔ کشمیر پر بھارت کا یہ ناجائز قبضہ پاکستان کے خلاف کارروائی و اقدام کی حیثیت رکھتا ہے اور پاکستان کے استحکام و سالمیت کے لئے ایک شدید خطرہ ہے، دراصل پاکستان کو کمزور و بے اثر بنائے رکھنے کے لئے ہی کشمیر پر قبضہ کی سازش کی گئی تھی کشمیری گذشتہ ۱۸ سال سے اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے اپنا خون بہا رہے ہیں، اور اب وہ ایک بار پھر اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں نکل آئے ہیں، ان کی یہ قربانی اور جدوجہد رائیگاں نہیں جانی چاہیئے۔ بھارت جیسے دیو پیکر اور خوفناک سامراج سے وہ تنہا طویل مدت تک ٹکر نہیں لے سکتے۔ بھارت پر کسی اخلاقی اپیل کا اثر نہیں ہو سکتا۔ بین الاقوامی مواعید کی بھی کوئی حقیقت نہیں رہا ہے۔ اقوام متحدہ نے بھی اس سلسلہ میں مجرمانہ تغافل برتا ہے۔ بڑی طاقتوں نے خفیہ و اعلانیہ بھارت کی حمایت کی ہے۔ ایشیا اور افریقہ میں کشمیر کے مسئلہ کو ہمدردانہ نظر سے دیکھا جانے لگا ہے۔ ان حالات میں ہمیں بہرحال کشمیر کی اس پکار کا جواب لبیک سے دینا چاہئے۔ خواہ مخواہ کی مصلحتوں اور اندیشوں کو آڑے نہیں آنے دینا چاہیئے۔ اگر مجاہدین کشمیر کی موجودہ جدوجہد خدانخواستہ ناکام ہو گئی تو آئندہ طویل مدت تک اس کی تلافی نہیں ہو سکے گی۔

اہل پاکستان کشمیر کی جنگ آزادی کو اپنی ہی جنگ آزادی سمجھتے ہیں۔ یہ جنگ دراصل تکمیل پاکستان کی جنگ ہے اور پاکستان کے ہر فرزند کو اس میں آخر حصہ لینا پڑیگا

(ک)

۱۴ اگست کا یادگار دن

ملت پاکستان نے ۱۴ اگست کو اپنے استقلال و آزادی کا دن منایا، یہ دن اس برصغیر کی سیاسی سرگرمیوں کے فیصلہ کا دن تھا اور ہندوستان پر برطانوی تسلط کا زور آخر تھا بلاشبہ اس دن کی عظمت کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا، لیکن کیا یہ دن صرف جشن و مسرت میں کھو جانے کا دن ہے۔ کیا اس دن کا حق صرف یہ ہی ہے کہ دفاتر و کارخانوں میں تعطیل کر دی جایا کرے، عمارتوں، بازاروں اور سڑکوں کو سجا دیا جایا کرے۔ مبارکباد کے پیغامات کے تبادلے کر لئے جایا کریں۔ اخبارات اپنے خاص و دیدہ زیب ایڈیشن شائع کر کے فروخت کر دیا کریں، سرکاری سطح پر توپیں داغ دی جایا کریں، چراغاں ہو جایا کریں اور عظیم الشان دعوتیں دی لی جایا کریں۔

گذشتہ ۱۸ سال سے اس دن پر جو کچھ ہوتا چلا آرہا ہے اس سے تو یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ عوام و خواص کے نزدیک اس دن کی اہمیت بس اسی قدر ہے۔

حالانکہ یہ دن جہاں ہماری قومی امنگوں کی تکمیل کا پہلا دن تھا وہاں یہ ہمارے لئے یوم احتساب بھی تھا۔ ہم نے اس دن جو کچھ پایا ہے اس کے لئے بہت کچھ کھویا اور قربان کیا ہے۔ ہم نے اس دن کی آرزو جشن بے فکری منانے کے لئے نہیں کی تھی بلکہ ایک بلند نصب العین اور اعلیٰ مقصد کے حصول و تکمیل کے لئے کی تھی۔ ہم نے اس دن کے حصول کے لئے برصغیر کے دس کروڑ مسلمانوں کو کچھ امیدیں اور آرزوئیں بھی دلائی تھیں۔ ہم نے اپنے رب سے اس دن کے حصول کے لئے دعائیں کرتے وقت کچھ عہد و میثاق بھی باندھا تھا۔ ہم نے اس دن کو لبیک کہتے ہوئے اپنے پیچھے اپنے پانچ کروڑ بھائی ہمیشہ کے لئے بھارت کی غلامی میں دے دیئے تھے۔ ہم جس تاریخ کو اس دن کی کامیابی سے ہمکنار ہو رہے تھے۔ ہمارے پیچھے ہمارے ہزاروں بھائی ہندو اور سکھ غنڈوں کی تلواروں اور گولیوں کا شکار بن رہے تھے۔ ہماری ہزارہا معصوم بہنوں کی عصمتیں تاراج کی جا رہی تھیں اور ہمارے لاکھوں بھائی مہینوں آگ و خون کے دریا میں غرق ہوتے ہوئے سرحدیں عبور کر رہے تھے۔

کیا ہم نے اس دن کے ان نقصانات و کوتاہیوں کی کچھ بھی تلافی آج تک کی ہے؟ کیا ہم نے دس کروڑ مسلمانوں کو جو امیدیں دلائی تھیں، ان کا کچھ بھی پاس کیا ہے؟ کیا ہم نے اپنے خدا سے اس دن کی دعائیں مانگتے ہوئے جو عہد و میثاق باندھا تھا، اس کو کسی قدر بھی پورا کیا ہے؟ کیا ہم نے اس دن کو پا لینے کے بعد اس مقصد و نصب العین کی طرف کوئی قابل ذکر قدم اٹھایا ہے جس کے دعووں اور نعروں سے ہماری زبان و قلم کبھی نہیں تھکتے تھے۔

۱۴ اگست کا دن ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم ان سوالات کا جواب بھی دیں۔

یہ دن جس تاریخی عظمت کا حامل ہے، اس کو باقی و قائم رکھنے اور دنیا سے تسلیم کرانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس نصب العین و مقصد کو بروئے کار لائیں، جس کے لئے ساری ملت کو تاریخ کے سب سے بڑے ابتلاء سے گذرنا پڑا۔

اگر ہم پاکستان کو خالص اسلامی مملکت نہیں بناتے اگر ہم اہل پاکستان کو خوشحالی، آسودگی اور بے خوفی کی زندگی نہیں فراہم کرتے، اگر ہم بھارت میں مظلومی و بیچارگی کی زندگی بسر کرنے والے اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے سہارا نہیں بنتے۔ اگر ہم اپنے کردار، اخلاق اور جرأت سے دنیا کے سامنے یہ ثبوت پیش نہیں کر سکتے، کہ پاکستان ہر اعتبار سے سربرآوردہ، مستحکم اور اسلام کی سچی نمائندہ مملکت ہے تو ہم ۱۴ اگست کے دن کا حق ادا کرنے کا دعوے کرنے میں جھوٹے ہیں۔

(ک)

ایک تلخ اور ناپسندیدہ واقعہ کی روداد

بہت سے لوگوں نے استفسار کیا ہے کہ ۲۰ر جولائی کو موضع پکی والا نزد کلور کوٹ ضلع میانوالی میں ایک تبلیغی جلسۂ عام کے دوران جو ناگوار واقعہ رونما ہوا اس کی حقیقت و تفصیل کیا ہے۔

اس سلسلے میں نامہ نگار کلور کوٹ کی تحریر کے مطابق صحیح صورت حال یہ واقع ہوئی کہ پکی والا میں پہلے سے مقررہ پروگرام کے مطابق ایک تبلیغی جلسہ بعد نماز ظہر منعقد ہوا جس میں مولانا قاضی مظہر حسین صاحب و مولانا عبداللطیف صاحب مدعو تھے۔ مولانا عبداللطیف صاحب تقریر فرما رہے تھے کہ اچانک مولوی غلام اللہ خاں بعض افراد کی معیت میں وہاں پہنچ گئے اور مطالبہ کیا کہ مولانا عبداللطیف اپنی تقریر بند کر دیں، وہ خود تقریر کریں گے۔ قاضی مظہر حسین صاحب نے انہیں سمجھایا کہ یہ مناسب طرز عمل نہیں ہے اگر آپ تقریر کرنا ہی چاہتے ہیں تو بعد نماز عصر تقریر کر لیجئے گا۔ لیکن خاں صاحب کے ایک سرگرم ساتھی نے نازیبا الفاظ کے ساتھ اس مطالبہ پر اصرار کیا، جس سے عوام میں بے چینی پھیلنے لگی، صورت حال کو بگڑتا ہوا دیکھ کر یہ حضرات قریبی بنگلے میں واپس چلے گئے اور وہاں لاؤڈ سپیکر لگا کر تقریریں شروع کر دیں، لیکن تھوڑی دیر بعد پھر مولوی غلام اللہ خاں ایک مقامی رئیس تاج محمد خاں کے صاحبزادے کے ہمراہ مسجد میں آ گئے اور مولانا عبداللطیف صاحب کو بازو سے پکڑ کر تقریر کرنے سے روکنا چاہا۔ اس پر سامعین میں سخت اشتعال پھیل گیا تاہم قاضی صاحب کے تحمل و حوصلہ مندی نے عوام کو قابو میں رکھا، اور بات نہ بڑھنے پائی۔ عصر کا وقت ہو گیا تھا۔ نماز کے لئے جماعت کی تیاری ہو رہی تھی کہ مولوی غلام اللہ خاں اور ان کے ساتھیوں نے مسجد میں اپنی علیحدہ جماعت شروع کر دی۔ اسے وہاں کے عوام و حاضرین نے شدت سے محسوس کیا اور ہر طرف سے اعتراضات شروع ہو گئے۔ خاں صاحب اور ان کے ساتھیو

(باقی آخری صفحہ پر)

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی سرگرمیاں

۲۰ اگست کو مولانا عبداللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں بمعیت مولانا گل جناں ایاخیل و مولانا حکیم صاحب دلوخیل علاقہ نار کے تنظیمی دورہ پر روانہ ہوئے۔ پیارخیل پہنچ کر مولانا لطف الرحمان و مولانا سلطان محمد کو جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت پیش کی انہوں نے بخوشی جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ ۱۸ اگست کو جلسۂ عام کا فیصلہ ہوا اور ۱۹ اگست کو حلقہ پیارخیل کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ یہاں سے حرامہ تھالہ بیعنی تحصیل لکی مروت پہنچے۔ رات کو جلسۂ عام کا اعلان ہوا، بعد نماز عشاء زیر صدارت مولانا محمد گل خاں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد مولانا گل جنان صاحب نے تقریر کی۔ بعدہٗ ناظم اعلیٰ ضلع نے ماضی کے علماء حق کے مجاہدانہ کارنامے موجودہ علماء حق کے سابق اسمبلیوں میں اور اسمبلیوں سے خارج مجاہدانہ تقریریں، جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد، عائلی قوانین۔ کی خلاف اسلام دفعات پر بصیرت افروز دلیرانہ تقریر فرمائی اور مودودیت کے عقائد و نظریات پر خوب روشنی ڈالی۔

مولانا محمد گل خاں صاحب نے مودودیت سے بیزاری کا اعلان کیا۔ مولانا حکیم صاحب نے تقریر کی تائید کی۔ صبح بائسست خیل گئے۔ وہاں فاضل نوجوان صاحبزادہ عبدالغفور جان صاحب زکوڑی گدی نشین حضرت عبدالعلی صاحب زکوڑی کے ہاں قیام کیا اور جمعیۃ کی دعوت پیش کی۔ انہوں نے بہ طیب خاطر اپنے کو جمعیۃ کا خادم بنایا اور مشورہ کے بعد آئندہ تشکیل کا وعدہ کیا۔

(ناظم ضلعی دفتر دا تہ لکی مروت)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی

۲۰ اگست کو میانوالی شہر کی مقامی جمعیۃ کا پندرہ روزہ اجلاس موتی مسجد میں ہوا۔ درس کلام پاک و حالات حاضرہ پر تبصرہ کیا گیا۔ مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں:

(۱) امریکی امداد کی بندش کی مذمت کی گئی

(۲) ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی وغیرہ کو تشویشناک قرار دیا گیا۔ عائلی قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ کیا گیا — نیز ۱۸ ستمبر سے ۱۷ ستمبر تک ضلع میانوالی کا صوبائی جمعیۃ کے دورے کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔

(محمد رمضان امیر جمعیۃ علماء اسلام میانوالی)

مخدوم پور پہوڑاں (ملتان)

۱۳ اگست بروز جمعہ جمعیۃ کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا اللہ بخش صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک و نعت نبی کریم کے بعد سید امین شاہ صاحب نے جلسہ کو خطاب کیا۔ عیسائیت کے فتنے سے آگاہ فرمایا اخاد جدید پالیسی کی تحسین کی، آزادی کشمیر کے لئے دعا کی۔

(محمد صدیق ناظم اعلیٰ)

بھریا روڈ (ضلع نوابشاہ)

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھریا روڈ مولانا غلام رسول صاحب نے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا۔

گمبٹ، رانی پور، معلانی، کنڈیارو

روجھان (ضلع ڈیرہ غازی خاں)

جمعہ کے دن عظیم اجتماع میں صحابہ کرام سے متعلق مودودی صاحب کے تازہ خیالات سے عوام کو آگاہ کیا گیا مقامی تھانیدار صاحب کے اس طرز عمل کی تحسین کی گئی کہ جمعہ کے دن وہ ذاتی دلچسپی لے کر لوگوں کو نماز جمعہ ادا کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور مخرب اخلاق جرائم کے سدباب میں سخت گیری کرتے ہیں۔

صوبائی اسمبلی کے رکن اختر ایوب صاحب کے اس بیان پر اضطراب و ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا کہ حکومت نے اس مرتبہ ملاؤں وپیروں کو اسمبلی سے باہر رکھا ہے، ارتداد کے بارے میں اتنی آزادی و رواداری اور علماء حق کے بارے میں اتنی تنگ نظری کہ جگہ جگہ ان پر پابندیاں عاید کی جاتی ہیں۔ (محمد عبدالکریم روجھان)

لاڑکانہ میں جمعیۃ کی تشکیل

لاڑکانہ میں تمام اردگرد ضلع کے علاء جمع ہوئے تھے اور جمعیۃ علماء اسلام کا اچھا بڑا اجتماع ہوا تھا۔ جس میں حسب ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ مولانا خوشی محمد صاحب

نائب امیر۔ مولانا عبدالکریم صاحب۔

ناظم اعلیٰ۔ مولوی عبدالغفور صاحب۔

خزانچی۔ حاجی گل محمد صاحب

(حکیم ثواب الدین حیدر آبادی)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد

جمعیۃ کی تمام ضلعی شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۲۱ بروز سنیچر صبح ۹ بجے ضلعی دفتر کندھ کوٹ میں تشریف لے آئیں۔ ایک اہم اجتماع ہو رہا ہے۔ مندرجہ ذیل امور پر غور و خوض و فیصلہ کرنا ہے۔

(۱) شہری تنظیم واہم معاملات کے بارہ میں ممبران کا انتخاب

(۲) ضلع میں جمعیۃ کے کام میں سرگرمی پیدا کرنے کی تدابیر و منصوبہ۔

(۳) ضلعی دفتر کے لئے فراہمی فنڈ

(۴) مظلوم عوام کی خدمت و اعانت کیلئے لائحہ عمل

(۵) بعض مشہور علماء جو جمعیۃ سے تعلق کی بنا پر اس علاقہ میں مقبول ہیں۔ رسالدار میں ایک ایسے جلسہ میں شریک ہوئے جو جمعیۃ کے مخالفین کا تھا، اس بارے میں غور و خوض و اکابر جمعیۃ و مرکزی دفتر کو اطلاع۔

فقیر محمد نائب امیر

(جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد)

رحیم یار خاں

۲۹ ربیع الثانی کو ایک جلسہ مولانا غلام ربانی صاحب کی زیر صدارت جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے عوام سے خطاب فرمایا۔ مولانا نے اپنے خطاب میں مرزائیت کے پس منظر اور اس کے موجودہ اقدامات نیز اس سلسلہ میں ارباب اقتدار کی مرزائی نواز پالیسیوں پر روشنی ڈالی، پاکستان کے بارے میں مرزائیوں کے حقیقی ارادوں کو فاش کیا۔

(عبدالباری ثاقب ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں)

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کی سرگرمیاں

جامع مسجد لتووالی میں امیر شہر حضرت مولانا عبدالواحد صاحب جماعتی تنظیم کے دورہ کے سلسلہ میں تشریف لائے، اور عشاء کی نماز کے بعد حلقہ کے عوام سے خطاب فرماتے ہوئے جمعیۃ کے اصلاحی پروگرام پر روشنی ڈالی اور عوام سے اپیل کی کہ وہ اس سلسلہ میں جمعیۃ سے تعاون کریں۔ محلہ کے دس نوجوانوں نے اس پروگرام میں حصہ لینے کے لئے اپنے نام لکھوائے اور حضرت مولانا ابو احمد محمد عبداللہ صاحب لدھیانوی دامت برکاتہم کی سرپرستی میں اصلاحی مرکز کا قیام باقاعدہ طور پر عمل میں لایا گیا۔

۵ اگست ۱۹۶۵ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء چوک گھنٹہ گھر میں جمعیۃ کے زیر اہتمام حضرت مولانا عبدالواحد صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا، جس میں حضرت علامہ پروفیسر خالد محمود صاحب سیالکوٹی نے عوام سے خطاب فرمایا اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر علمی انداز میں روشنی ڈالی۔

۶ اگست ۶۵ء بعد نماز جمعہ جامع مسجد شیرانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کا ہفتہ وار اجلاس ..... حضرت مولانا عبدالواحد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں جماعتی تنظیم و ترقی کے بارے میں اہم فیصلے کئے گئے اور ایک قرار داد کے ذریعہ قادیانیوں کو حکومت کی طرف سے گذشتہ چند سالوں میں اپنے عقائد و نظریات کی اشاعت کے لئے ۱۱ لاکھ روپیہ زرمبادلہ کے طور پر دینے پر شدید تشویش و اضطراب کا اظہار کیا گیا، اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ قادیانیوں کے ساتھ یہ ناجائز امتیازی سلوک جاری رکھ کر عوام کے جذبات سے نہ کھیلے۔

۱۱ اگست کو حضرت الامیر مرکزیہ مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی گوجرانوالہ میں تشریف لائے اور عصر کی نماز کے بعد مدرسہ نصرۃ العلوم میں عوام سے خطاب فرمایا، اس کے بعد حضرت الامیر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایک جلسہ میں شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے۔ رات کو تقریر کے بعد حضرت موصوف گوجرانوالہ واپس تشریف لے آئے اور مورخہ ۱۲ اگست کو ایک بجے دن تک مختلف مجلسوں میں تشنگانِ علم و روحانیت کی پیاس بجھاتے رہے۔ آپ نے

(باقی صفحہ ۵ پر)

بقیہ - خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

[مولا]نا کا جمعیۃ کو اپنی جیب سے مبلغ پندرہ روپے چندہ بھی [مرحم]ت فرمایا اور سوا ایک بجے تیزگام کے ذریعہ عازم راولپنڈی [ہو گ]ئے۔

۱۱ اگست کو عشاء کی نماز کے بعد بازار گفنڈ گھر میں [جمع]یۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ عام [حضر]ت مولانا مفتی عبدالواحد صاحب کی صدارت میں منعقد [ہوا۔ مولا]نا حب میں مقام صحابہؓ اور علماء دیوبند کثر اللہ جماعتہم [کی ع]لمی و روحانی خدمات پر روشنی ڈالی۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام مورخہ [۳، ۴]، ۵ ستمبر ۱۹۶۵ء بروز جمعہ، ہفتہ شیرانوالہ باغ [میں ع]ظیم الشان کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں حضرت الامیر [حضرت مول]انا مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت فیوضہم [حضر]ت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث [صا]حب ہزاروی اور دیگر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔

(زاہد گکھڑوی ناظم شعبہ نشر و اشاعت
جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

[قص]ور میں سیرت کانفرنس

[حض]رت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تقریر
(رپورٹ از مولانا مختار احمد حنیف الحسینی)

قصور میں ۷، ۸ اگست کو مدینہ آئش فیکٹری کے قریب [سی]رت کانفرنس کے عظیم الشان اجتماع سے ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء [اسل]ام مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے دو گھنٹے تک [خط]اب فرمایا۔ آپ نے فروعی اور اختلافی مسائل کی آڑ [میں] علماء حق پر کیچڑ اچھالنے والے لوگوں سے نہایت [درد مند]انہ انداز میں اپیل کی کہ اسلام کے لئے یہ نازک ترین [وقت ہ]ے، اور وہ مختلف پیش آمدہ مسائل میں گھرا ہوا ہے [ملک م]یں غیر اسلامی قوتیں اور طاقتیں مرزائیت پرویزیت [اور عی]سائیت کی شکل میں نشو ونما پا رہی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام [پ]وری قوت اور طاقت کے ساتھ ان کا چیلنج قبول کر کے [میدان] عمل ہے۔ مولانا موصوف نے اس امر پر افسوس کا [اظہار ک]یا کہ جمعیۃ ایک مقصد اور لائحہ عمل رکھتی ہے لیکن [ہمار]ے بعض نادان دوست فروعی مسائل کی آڑ میں ہمارے [عظ]یم مقصد میں رکاوٹ پیدا کرنے کا سبب بنے ہوئے [ہ]یں۔ مولانا نے کہا۔ یہ لوگ ہمارے کام کو آ کر [سنبھ]الیں اور پھر جو چاہیں ہمیں کہیں ہم برا نہیں منائیں گے [لیکن ی]ہ صورت قطعی غیر مناسب ہے کہ خود تو اسلام کی سربلندی [اور سرف]رازی کے لئے وہ کوئی لائحہ عمل اور مقصد نہیں رکھتے [اور ا]دھر ہماری بیٹھ میں چھرا گھونپنے کے درپے ہیں۔ [آ]پ نے کہا کہ ہم بہرحال کسی قسم کی پرواہ کئے بغیر اپنی [کوش]شیں اور جد و جہد آخری دم تک جاری رکھیں گے۔

[جمع]یۃ علماء اسلام کے دفتر کا افتتاح

کانفرنس کے دوسرے دن بنیا بازار قصور میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے جمعیۃ کے دفتر کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر مقامی عہدہ دار، کارکن، علماء اور طلباء موجود تھے۔ مولانا نے قصور میں جمعیۃ کی رفتار پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے کارکنوں کو جماعتی توسیع کے سلسلہ میں ہدایات دیں۔ مولانا نے اپنے خطاب کے دوران علماء کے سنہری کارناموں پر روشنی ڈالی اور کہا کہ علماء نے ہر دور میں اعلاء کلمۃ الحق کا فریضہ سرانجام دیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے پیش نظر ایک عظیم کام ہے جس کی تکمیل کے لئے بہت سخت جد و جہد کی ضرورت ہے۔

(قصور کی یہ سیرت کانفرنس جو وہاں کے حق پسند علماء و عوام کی مخلصانہ کوششوں کا نتیجہ تھی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقد کی گئی اور نہایت کامیابی سے دو روز تک جاری رہی۔

حضرت مولانا ہزاروی صاحب کے علاوہ مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل رشیدی، مولانا لعل حسین صاحب اختر اور مختار احمد صاحب الحسینی نے بھی جلسوں کو خطاب کیا)

ڈسکہ میں امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا خطاب

ڈسکہ - ۱۱ اگست بروز بدھ بعد از نماز عشاء دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ کے وسیع میدان میں حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ملک میں قرآن کی تعلیمات کو گھر گھر پہنچانے کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے باطل قوتوں کو متنبہ کیا کہ اسلام کو مٹانے والے خود مٹ گئے، مگر اسلام پہلے سے بھی زیادہ بلند ہوا۔ انہوں نے مزید تاکید فرمائی کہ اگر باطل پر غلبہ پانا ہے تو اسلام کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالا جائے، ملک میں بڑھتی ہوئی بے پردگی و بے حیائی سے انہوں نے متنبہ کیا اور کہا کہ بے حیائی کو ثقافت کا نام دیا جاتا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ آج کسی کو تخت و تاج پر ناز ہے، کسی کو فوج و دولت پر، مگر علماء حق کو حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ناز ہے۔ علاوہ ازیں حکومت سے اپیل فرمائی کہ اگر ملک کو بچانا مقصود ہے تو ملک میں گانوں کی بجائے قرآن کی آواز کو بلند کیا جائے۔ عوام میں جہاد کی روح پھونکی جائے۔ مولانا مدظلہ العالی نے تین گھنٹے تک مدلل تقریر کی اور بعد میں کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کے لئے دعا مانگی گئی۔

(حافظ محمد اشرف آثم جمعیۃ طلباء اسلام
ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں

مورخہ ۱۰ ربیع الثانی بروز اتوار دفتر جمعیۃ علماء اسلام ریلوے روڈ رحیم یار خاں میں مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا قاضی محمد خلیل صاحب خطیب جامع مسجد غلہ منڈی رحیم یار خاں منعقد ہوا۔ اراکین شوریٰ کا ناظم دفتر ضلعی سے تعارف کرایا گیا اور طے پایا، کہ ہر مجلس شوریٰ کی میٹنگ کے صدر مولانا غلام ربانی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں ہوں گے اور نائب صدر مولانا قاضی محمد خلیل صاحب رکن مجلس شوریٰ ہوا کریں گے۔ شوریٰ کی میٹنگ ہر دوسرے ماہ کے پہلے اتوار کو ہوا کرے گی اور ہر ممبر شوریٰ پر دو روپے ماہانہ چندہ مقرر کیا گیا۔

جمعیۃ کے کام کو تیز کرنے کے لئے امیر جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں نے ایک کمیٹی بنا دی ہے۔ جو جمعیۃ کی شاخوں کا دورہ کرے گی اور جماعت کے کام کو تیز کرنے کی ہدایت کرے گی۔ کمیٹی میں مولانا غلام ربانی صاحب، مولانا قاضی محمد خلیل صاحب اور حاجی منظور احمد صاحب ناظم اعلیٰ اور سردار غلام قادر خاں صاحب نائب ناظم شامل ہیں۔ کمیٹی صادق آباد، خان پور اور شہر رحیم یار خاں کا دورہ علی الترتیب ۱۹، ۲۰، ۲۱، ربیع الثانی کو کرے گی۔

ٹنڈو آدم میں باران رحمت کے تین دن

ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ میں مورخہ ۸، ۹، ۱۰ اگست ۱۹۶۵ء کو تین روزہ سیرت کانفرنس زیر اہتمام انجمن نصرۃ الاسلام منعقد ہوئی۔ مندرجہ ذیل علماء کرام کے علاوہ حضرت مولانا عبدالمالک صاحب و حضرت مولانا محمد سعید صاحب کی تشریف آوری سے جلسوں کی رونق و برکت دوبالا ہو گئی۔

اتوار کو زیر صدارت حضرت مولانا عبدالمالک صاحب، جناب قاضی عبداللطیف صاحب شجاع آبادی نے سیرت طیبہ سرکار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت صحابہؓ پر ایمان افروز تقریر فرمائی۔

پیر کو زیر صدارت مولانا عبدالقادر صاحب آزاد جناب مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر روشنی ڈالی۔

منگل کو زیر صدارت حضرت مولانا محمد سعید احمد صاحب دامت برکاتہم، جناب مولانا خدا بخش صاحب نے سندھی اور اردو دونوں زبانوں میں عوام کو مستفید فرمایا۔ ان کے بعد مولانا عبدالقادر صاحب آزاد نے سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی۔ مولانا آزاد نے علماء دیوبند کے سیاسی و مذہبی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ موجودہ دور میں جبکہ بہروپیوں نے کفر و شرک کو دین اسلام میں ملانے کے لئے ادھار کھا لیا ہے تو ان سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو علماء حق و جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ وابستہ کر لیں تاکہ ملکی و ملی حالات کو بہتر بنایا جا سکے۔ یہ مبارک اجتماعات نہایت کامیابی سے تین دن جاری رہ کر دعا پر ختم ہوئے۔

(محمد عرفان قادری ناظم اعلیٰ جمعیۃ
علماء اسلام ٹنڈو آدم)

جلسہ سیرت النبی

۲۲ اگست مطابق ۲۹ ربیع الثانی بعد نماز عشاء میدان طیب مسجد مہاجرین نواں کوٹ پہلا اسٹاپ ملتان روڈ لاہور میں سیرت النبی کے موضوع پر ایک جلسہ عام ہو رہا ہے۔ مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری تقریر فرمائیں گے۔ صدارت حضرت مولانا رسول خاں صاحب استاذ جامعہ اشرفیہ کی ہوگی۔

(شہاب الدین نجم)

ممالک اسلامیہ

انڈونیشی وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۵ اگست۔ انڈونیشیا کے وزیر کرنٹ مسٹر سوموتو کی قیادت میں ایک انڈونیشی وفد آج کراچی پہنچا۔

شامی فوج کو چوکس رہنے کا حکم دے دیا گیا

دمشق۔ ۱۵ اگست۔ شامی حکومت نے فوج کو حکم دیا ہے کہ دریائے اردن کا رخ موڑنے کے سلسلے میں اگر اسرائیل کوئی رکاوٹ ڈالے یا جارحیت کا ارتکاب کرے تو پوری قوت سے اس جارحیت کو ناکام بنا دیا جائے۔ اسرائیل اور شام کی سرحدی فوج میں زبردست جھڑپ کے بعد شامی فوج کو اسرائیل کے خلاف پوری طاقت سے کارروائی کا یہ حکم دیا گیا ہے۔ جھڑپ میں ہلکی توپیں اور ٹینک بھی استعمال کئے گئے۔ اسرائیلی فوجی ترجمان نے بتایا کہ جھڑپ میں تل ابیب میں رہنے والی ایک خاتون اور تین لڑکیاں ہلاک ہو گئیں ادھر ایک شامی ترجمان نے بتایا ہے کہ جھڑپ کے دوران چار شامی سپاہی اور دو مزدور زخمی ہو گئے وہ دریائے اردن کا رخ موڑنے کے کام میں مصروف تھے۔

صدر ناصر اور ٹیٹو کی ملاقات

قاہرہ۔ ۱۵ اگست قاہرہ ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر یوگوسلاویہ کے صدر ٹیٹو سے گفت و شنید کے لئے بلغراد جائیں گے، ان کی گفتگو یکم ستمبر سے شروع ہوگی جبکہ صدر ناصر سویت یونین کا دورہ ختم کرکے بلغراد پہنچیں گے۔

عدن میں پلاسٹک بم کا دھماکہ

عدن۔ ۱۵ اگست پلاسٹک بم سے دس ہزار اسٹرلنگ کا ٹرانسفارمر تباہ ہو گیا۔ یہ دھماکہ شیخ عثمان کے ضلع میں ہوا، حفاظتی افواج کو دہشت پسندوں کے اسلحہ اور گولہ بارود کی تلاش کے سلسلہ میں یہ بم ملا۔ حفاظتی فوج گذشتہ شب کے برطانوی حفاظتی گشتی دستہ کی گاڑی پر حملہ کے سلسلہ میں چھان بین کر رہی تھی

انڈونیشیا کا یوم آزادی، پاکستانی وفد جکارتہ روانہ ہو گیا

جمہوریہ انڈونیشیا کی بیسویں سالگرہ کی تقریبات میں جو ۱۷ اگست کو ہوں گی شرکت کے لئے پاکستان سے جانے والے چھ ممبروں پر مشتمل وفد کے سربراہ کی حیثیت سے مغربی پاکستان کی وزارت اطلاعات کے سیکرٹری سید منیر حسین جکارتہ روانہ ہو گئے۔ مسٹر آفتاب حسین، مسٹر قطب الدین عزیز، مسٹر صلاح الدین محمود (ڈھاکہ) اور مسٹر شمس الرحمان (روزنامہ دیانتک) اس وفد کے ممبر ہیں۔ مسٹر شنوی (چاٹگام کرانیکل) جو وفد کے ساتھ روانہ نہیں ہو سکے ہیں دو دن میں روانہ ہو رہے ہیں۔

ممالک غیر

امریکہ کے پانچ طیارے گرا لئے گئے

سائیگون۔ ۱۵ اگست۔ شمالی ویت نام پر حملہ کے دوران امریکی بحریہ کے پانچ طیارے گرا لئے گئے۔ گذشتہ چھ ماہ کے عرصہ میں ایک ہی دن کبھی امریکہ اس قدر زبردست نقصان نہیں اٹھانا پڑا۔ اس حملہ میں ۸۰ امریکی طیاروں نے حصہ لیا تھا

تازہ ترین اطلاع کے مطابق مزید ۶۴۰۰۰ امریکی فوج ویت نام بھیجدی گئی ہے۔ صدر جانسن نے حکم دیا ہے کہ جلد از جلد ویت نام میں امریکی فوج کی تعداد ایک لاکھ ۲۵ ہزار کر دی جائے۔

اب رونے والا کوئی نہیں

نئی دہلی۔ ۱۵ اگست بھارتی وزیر اطلاعات مسز اندرا گاندھی نے شکایت کی ہے کہ کسی بھی بیرونی ملک نے کشمیر میں گوریلا جنگ شروع ہونے پر ہندوستان کی حمایت میں کوئی بیان نہیں دیا حالانکہ یہ جنگ پاکستان کی نگرانی میں اور اس کی ہدایت کے مطابق لڑی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں جب جھگڑا ہوتا تھا تو ہندوستان پر بین الاقوامی دباؤ ڈالا جاتا تھا لیکن اب کسی بھی شخص نے جارحیت کے خلاف بیان نہیں دیا۔

کانگو سے امریکیوں کی واپسی

واشنگٹن۔ ۱۵ اگست امریکہ نے (سابق فرانسیسی) کانگو سے اپنے تمام سفارتی نمائندوں اور حکام کو واپس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ سرکاری ترجمان کے مطابق یہ فیصلہ امریکیوں کے ساتھ بدسلوکی کے پیش نظر کیا گیا ہے

امریکہ میں نسلی فسادات

واشنگٹن۔ ۱۵ اگست۔ لاس اینجلز میں گذشتہ چار دن سے جو نسلی فسادات ہو رہے ہیں ان میں اس وقت تک ستائیس افراد ہلاک اور پانچسو بائیس زخمی ہو چکے ہیں۔ زیادہ تر نقصان حبشیوں (نیگروز) کو پہنچا ہے۔

افریقی عوام کی آزادی کیلئے جدوجہد

دارالسلام زنجبار کے اخبار نیشنلسٹ میں شائع شدہ ایک مضمون میں کہا گیا ہے کہ افریقی عوام اپنے ملکوں اور براعظم کی ہر قسم کی آزادی کے لئے سرتوڑ کوشش کرینگے۔ مضمون میں آزادی کے اقتصادی ذہنی ثقافتی تاریخی پہلوؤں پر بالخصوص زور دیا گیا ہے۔ "افریقہ کس طرف" کے زیر عنوان مضمون میں کہا گیا ہے کہ ندامت قدیم تکالیف، دباؤ اشتعال انگیز کارروائیوں اور ذلت آمیز اقدامات کے باعث افریقی عوام بیدار ہو چکے ہیں۔

اخبار وطن

بھارتی فوج کے ہیڈ کوارٹر کو نذر آتش کر دیا گیا

مظفر آباد۔ ۱۵ اگست۔ کشمیری حریت پسندوں نے آج سرینگر میں بھارتی فوج کے ہیڈ کوارٹر کو نذر آتش کر دیا۔ مجاہدین اور بھارتی فوج کی دست بدست لڑائی میں ۱۵۰ بھارتی فوجی ہلاک اور سینکڑوں مجروح ہوئے۔ نئی دہلی ریڈیو نے اعتراف کیا ہے کہ محبانِ وطن نے سرینگر میں فوجی اور دوسرے سرکاری دفاتر کو جو آگ لگائی تھی وہ سات گھنٹے تک بھڑکتی رہی۔ بی بی سی لندن نے کہا ہے کہ جب سے مجاہدوں کی سرگرمیاں شروع ہوئی ہیں، ایسی خوفناک آگ نہیں لگی تھی۔ ایک اور اطلاع کے مطابق سیکرٹریٹ سے ۲ فرلانگ دور تک کی تمام سرکاری عمارتیں جل کر راکھ ہو گئیں کشمیری محبان وطن مقبوضہ کشمیر کے دارالحکومت سرینگر کے تمام حصوں میں ہندوستانی فوج پر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں۔ شہر کی طرف آنے والی تمام سڑکوں کے پل کاٹ دیئے گئے ہیں اور اب سرینگر باہر کی دنیا سے بالکل کٹ گیا ہے مجاہد اس تیزی سے چھاپے مارتے ہیں کہ بھارتی فوج منہ دیکھتی رہ جاتی ہے۔ محبانِ وطن کے اچانک حملوں سے سینکڑوں بھارتی فوجی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں اور فوجی جنگی سامان اور پٹرول کے کئی ڈپو تباہ ہو چکے ہیں

آزاد کشمیر پر بھارتی فوج کا حملہ پسپا کر دیا گیا

مظفر آباد۔ ۱۵ اگست۔ آج ہندوستانی فوج نے جنگ بندی لائن پار کرنے کی کوشش کی لیکن حملہ آوروں کو مار بھگایا گیا۔

ہندوستانی فوج بھاری نقصان اٹھا کر بے ترتیبی کے عالم میں پسپا ہوئی، بھمبر کے علاقے میں ہندوستانی فوج تین دن سے آزاد کشمیر کی چوکیوں پر گولہ باری کر رہی تھی۔ آج شام اس کی بڑی جمعیت نے حملہ کر دیا۔ آزاد کشمیر کی فوج نے اسے مار بھگایا۔

مشرقی پاکستان کی کابینہ میں توسیع
تین نئے وزراء نے حلف اٹھا لیا

ڈھاکہ۔ ۱۵ اگست۔ مشرقی پاکستان کابینہ کے تین نئے وزراء نے حلف اٹھا لیا ہے۔ وزیر یہ ہیں: مسٹر سلطان احمد رکن صوبائی اسمبلی مسٹر عبدالحی چودھری سابق مرکزی پارلیمانی سیکرٹری اور مسٹر رانگ شوی چودھری۔ مسٹر سلطان احمد کو دیہی اور مقامی انسٹیٹیوٹ۔ مسٹر عبدالحی کو قانون اور پارلیمانی امور اور مسٹر رانگ شوی چودھری کو صحت، محنت اور سماجی بہبود کے محکمے دیئے گئے ہیں

خلافت راشدہ سے ملوکیت تک

...رسائل سے لے کر بڑی بڑی کتابیں اور قرآن کی ... بھی ہے اس لئے اگر صحابہ کا عمل اس تحریک کے ... مطابقت نہیں کھاتا تو اس بنا پر عمل صحابہ کی تغلیط ... ہے۔ کیونکہ صحابہ ان کے نزدیک نہ معیار حق ہیں، ... معیاری شخصیتیں کہ اسلام کے سمجھنے کا انحصار ان ... کی صفائی پر مبنی ہو، نیز چونکہ اب اسلام کا نظام ... مودودی صاحب کے نزدیک موجودہ جمہوری طرز ... آیا تجربہ ہے اس لئے جس صحابی اور خلیفہ کا طرز ... موجودہ جمہوری طریقوں کے مطابق نہیں وہ اسلام سے ... کا مورد قرار دیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس ... کے تحت چند ایک کتب تاریخ کو سامنے رکھ کر اور ... یک سرخی و یک طرفہ روایات لے کر تاریخ کے ... دور کا حال کہ فاروقی، صدیقی بلکہ نبوی دور کا بھی ... مرتب کرنا چاہے تو کیا جا سکتا ہے، لیکن یہ ٹیکنیک ... مؤرخ و اہل قلم کو زیب نہیں دیتا، کجا یہ کہ وہ ... اسلامی نظام دین کے قیام کا بھی مدعی ہو۔

... دور کے نزاع و کشمکش اور سیاسی تغیر کے اسباب ... صاحب کے بیان کردہ اسباب سے قطعی مختلف ... ان کی ذمہ داری صحابہ کرام بالخصوص حضرت عثمان ... رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ... معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہرگز نہیں ڈالی جا سکتی ... نے تو آخر آخر تک یہ کوشش کی ہے کہ کسی طرح ... کا رخ بدل جائے و تغیرات کے دھارے کا منہ ... اور حقیقت یہ ہے کہ اس میں بڑی حد تک وہ کامیاب ... ان لئے کہ ان ہنگاموں کی آڑ میں اسلام کو نیست و ... دینے کی جو سازش کام کر رہی تھی۔ وہ ان حضرات ... کی مشکوری کی بنا پر اپنے عزائم پورے نہیں کر سکی۔ مسلمانوں ... گروہ بندیوں کا شکار ضرور ہو جانا پڑا، اور خلافت کا سیاسی ... ابتدائی شکل میں باقی نہیں رہ سکا۔ تاہم ان کا دین ... کے رسول کی سنت محفوظ رہ گئی۔

... سازش جس کا پہلا وار حضرت عمرؓ پر قاتلانہ حملہ کی ... کی صورت میں رونما ہوا تھا، اس کے پس منظر سے ... عوامل ابھرے ہیں جن کی بدولت بعد کے ناگوار ... ناک واقعات رونما ہوئے ہم انشاء اللہ کبھی آئندہ ... اس موضوع پر اپنی معروضات پیش کریں گے۔ یہاں ہم ... ان الزامات کا جائزہ لینا چاہتے ہیں جو حضرت عثمانؓ ... حضرت معاویہؓ تک صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت پر ... صاحب نے اپنے اس مضمون میں بجا اور بےجا کم حوالوں ... بنا کر عائد کئے ہیں۔

ہم یہ حقیقت بہ تکرار واضح کر چکے ہیں کہ جس طرح انبیاء ... السلام کی سیرت و کردار اور ان کی دعوت کے بارے ... تاریخ کے بیانات پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح صحابہ ... رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سوانح و کردار کے بارے میں ... تاریخ کی رہنمائی قابل اعتماد نہیں قرار دی جا سکتی۔

جس طرح انبیاء علیہم السلام کی سیرت و کردار کے جو نقوش قرآن نے بیان کئے ہیں ان سے مطابقت نہ رکھنے والے تاریخی حوالے قطعی ناقابل قبول ہیں۔ اسی طرح صحابہ کرام جن کی عظمت اور بے لاگ و صاف کردار کی گواہی کتاب الٰہی اور زبان رسالت مآب نے دی ہے ان کے بارے میں بھی ایسے تاریخی حوالے رد کر دینے کے قابل ہیں جن سے ان کی سیرت و کردار پر حرف آتا ہو اور اسلام کے ساتھ ان کی بے لوث وابستگی داغدار ہوتی ہو۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ صحابہ کرام سے متعلق جتنی ایسی روایات اور ان سے منسوب واقعات کتب تاریخ میں ملتے ہیں جن سے کہ ان کی شخصیتوں کی تنقیص اور ان پر الزامات عائد ہوتے ہوں، وہ سب سند و روایت کے اعتبار سے قطعی ناقابل اعتماد ہیں اور ان میں سے کسی ایک واقعہ کو بھی سنداً اور روایتاً و درایتاً صحیح نہیں ثابت کیا جا سکتا۔ افسوس ہے کہ مودودی صاحب نے ایسے ہی مشکوک فیہ واقعات کو حضرت عثمانؓ و حضرت معاویہؓ سے منسوب کر کے اپنے مضمون کی بنیاد بنایا ہے درایتاً یہ واقعات اس لئے قابل قبول نہیں کہ قرآن و حدیث نے صحابہ کرامؓ کی جن صفات، ایمان، امانت، عدل و خیر خواہی دین کا ذکر ہے تا وقد کیا ہے۔ یہ واقعات ان سب صفات کی نفی کرتے ہیں، ان سب واقعات کو قبول کرنے کے معنی گویا یہ ہیں کہ قرآن کی ایسی تمام آیات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے تمام فرمودات کی معاذ اللہ بالواسطہ تغلیط کر دی جائے علاوہ ازیں روایتاً بھی یہ سب واقعات منقطع السند اور مطعون فیہ بلکہ بعض صورتوں میں مجہول راویوں کے بیان کردہ ہیں اور ان کا ماخذ وہ قصے، افسانے ہیں جو ایک صدی سے زیادہ تک کوفہ، بصرہ، مصر، فسطاط وغیرہ شہروں میں پھیلائے جاتے رہے۔ جن کے ذریعہ بنو امیہ کی حکومت کے خلاف نفرت و بغاوت کو ہوا دی جاتی رہی اور جنہیں بنو امیہ کے زوال و بنو عباس کے اقتدار نے تاریخ کی صورت دے دی۔ صدیوں کی ان تہ بہ تہ تاریکیوں میں کچھ روشنی کی کرنیں بھی موجود ہیں اور ان کتابوں میں بھی مل جاتی ہیں، جن میں یہ غلط، بیہودہ اور مخالفانہ پروپیگنڈہ کی شہرت دادہ افواہیں درج ہیں۔ بشرطیکہ صحابہؓ و بالخصوص حضرت عثمانؓ کے ساتھ خواہ مخواہ کا عناد اور اپنی بات کی پچ کا داعیہ آڑے نہ آئے۔

آیئے مثال کے طور پر ذرا اس واقعہ کو ہی لے لیجئے جسے مودودی صاحب نے حضرت عثمانؓ پر بنو امیہ کے ساتھ رعایات برتنے کے الزام کے ثبوت میں لکھا ہے کہ "انہوں نے افریقہ کے مال غنیمت کا پورا خمس (۵ لاکھ دینار) مروان کو بخش دیا (ترجمان القرآن ماہ جون ۱۹۶۵ء صفحہ ۵۰ حاشیہ) اور حوالہ کے طور پر طبقات ابن سعد و ابن الاثیر کو پیش کیا ہے۔

حالانکہ اس واقعہ کی اصلیت دوسری ہے اور خود اس کو طبری نے نقل کیا ہے، جس کے بکثرت حوالے مودودی صاحب نے اپنے اس مضمون میں دیئے ہیں، لیکن نہیں معلوم اس خاص واقعہ میں انہوں نے اس کے حوالے کو کیوں نظر انداز کیا، کیا اس لئے کہ اس سے ان کی وہ تمام عمارت زمین بوس ہو جاتی ہے جسے اپنے اس مضمون میں نہایت خوبصورتی کے ساتھ انہوں نے تعمیر کرنا چاہا ہے؟ بلاشبہ یک طرفہ رجحان کے بغیر کوئی مسلمان صاحب قلم انتخاب واقعات میں ایسا نہیں کرے گا، ورنہ ایک صحابی بالخصوص حضرت عثمان کے درجہ کے صحابی کی شایان شان جب دوسری طرح سے بھی واقعہ سچا سامنے ہیں ملتا ہے تو ہم کیوں اسے ترک کر کے وہی صورت قبول کریں جس سے ان کی ذات ملوث ہوتی ہو۔ طبری نے جلد ۳ صفحہ ۳۰۵ پر اور ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ پر صاف صاف لکھا ہے کہ افریقہ سے آئے ہوئے مال غنیمت کا یہ خمس ۵ لاکھ دینار میں مروان نے خریدا تھا، حضرت عثمانؓ نے اسے بخشا نہیں تھا اور اس طرح فروخت کرنے و خریدنے کا طریقہ ابتداء سے رائج تھا۔ دیکھئے بات کیا تھی۔ یعنی یہ کہ مروان ۵ لاکھ دینار میں خمس خریدتا ہے لیکن حضرت عثمانؓ سے عناد رکھنے والے راویوں نے اسے کیا بنا دیا کہ حضرت عثمانؓ نے مروان کو ۵ لاکھ دینار کا آیا ہوا خمس بطور رعایت کے طور پر بخش دیا تھا مودودی صاحب قلم توڑ اٹھا رہے ہیں تاریخ کے اس دور کی الجھنیں صاف کرنے کے لئے اور قبول کرتے ہیں وہ روایت جس سے حضرت عثمانؓ کا کمزور داغ بن جاتا ہے۔ اب اس سے ہی اندازہ لگا لیجئے کہ مودودی صاحب نے جو بقیہ واقعات حضرت عثمانؓ سے منسوب کئے ہیں ان کی اصل حقیقت کیا ہو گی۔

اگرچہ خمس کا بطور عطا یا بخش دینا حضرت صدیقؓ و حضرت فاروقؓ کے دور میں بھی معمول رہا ہے۔ دیکھئے طبری جلد ۳ صفحہ ۳۸۴ اور امام وقت کے لئے ایسا کرنا بالکل جائز ہے (العواصم من القواصم صفحہ ۱۱۱) لیکن حضرت عثمانؓ نے تو کسی مرحلہ پر بھی ایسا نہیں کیا، حتیٰ کہ ایک بار عبداللہ ابن ابی سرح کو افریقہ کی مہم پر یہ کہہ کر بھیجا کہ فتح کے بعد اہل خمس تمہیں دے دیا جائے گا مگر ان کو بھی وہ خمس بیت المال میں جمع کر دینے پر راضی کر لیا۔

حضرت عثمانؓ نے تو بیت المال سے اپنی ذات پر ایک حبہ بھی منصب خلافت پر فائز رہنے کی پوری مدت کے دوران خرچ نہیں کیا اس کے برعکس دین کے لئے بے تحاشہ ذاتی مال خرچ کرنے کے واقعات کتب حدیث و تاریخ میں بھرے پڑے ہیں: ایسی تمام غلط باتوں کے لئے قاضی ابوبکر بن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے صاف صاف کہا ہے کہ ھذا کلہ باطل سنداً و متناً (العواصم من القواصم ص۶۳) اور افسوس ہے کہ مودودی صاحب نے اس باطل کو ہی اپنی تحقیق و ریسرچ کا معیار بنایا ہے کہ

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

جمعیۃ کی کامیاب کارگذاری

کا انحصار اس پر ہے کہ آپ کے یہاں جمعیۃ کے اجتماعات پابندی سے ہوں۔ ترجمان اسلام کی اشاعت زیادہ سے زیادہ ہو اور آپ کی جماعت عوام سے برابر رابطہ بڑھاتی رہے۔

সাপ্তাহিক PHONE No. 67715
তরজুমানেইসলাম
লাহোর

WEEKLY REGD. L. No. 7132
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE Price 12 Paisse

جلد ۸ | جمعہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۰ اگست ۱۹۶۵ء | شمارہ ۳۳

ضروری ھدائت

جمعیۃ علماء اسلام کے رضاکاروں و کارکنوں کے نام

کشمیری مجاہدین کی امداد کے لئے تیار ہو جاؤ!

کشمیر کے مسلمان عوام سربکف ہو کر برہمنی سامراج اور بھارتی استبداد کے خلاف میدان میں نکل آئے ہیں۔

انہوں نے اپنے سینے بھارتی سنگینوں اور بندوقوں کے آگے کھول دیئے ہیں، وہ ہر طرح کے خطرات و اندیشوں کی پرواہ کئے بغیر دنیا کی اس ذلیل ترین طاقت سے دست بدست جنگ لڑ رہے ہیں۔ انہیں ایک سخت بے رحم، ظالم، عیار، مکار اور غیر شریف دشمن کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان کی پشت پر سوائے خدا کی نصرت کے اور کوئی سہارا نہیں ہے، ان کی اعانت ہر مسلمان بالخصوص پاکستان کے مسلمانوں کا فرض عین ہے انہوں نے جس دشمن کو للکارا ہے، وہ ان کا ہی دشمن نہیں بلکہ پاکستان کا بھی بدخواہ ہے

اگر خدانخواستہ اس موقعہ پر وہ تنہا چھوڑ دیئے گئے اور انہیں ناکامی اٹھانی پڑی تو اس کے نتائج بد سے پاکستان بھی محفوظ نہیں رہے گا، تاریخ ہمیں ہرگز معاف نہیں کرے گی، ہم خدا و رسول کی بازپرس سے کبھی نہ بچ سکیں گے اور برہمنی فاشزم کا خطرہ پاکستان کے سر پر سنگین ترین کر منڈلاتا رہے گا۔

میں جمعیۃ کے کارکنوں اور رضاکاروں سے بالخصوص اپیل کرتا ہوں کہ وادیٔ کشمیر میں جو نفیر جہاد بج رہی ہے، اس کا جواب لبیک سے دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ مساجد میں پابندی کے ساتھ ہر نماز کے بعد کشمیر کے حریت پسندوں و جانباز مجاہدوں کے لئے دعائیں کرائی جائیں۔

ہر محلہ میں رضاکاروں کو منظم و تیار کیا جائے تاکہ وقت پڑتے ہی کشمیری بھائیوں کی امداد کے لئے ذریعہ کیا جا سکے۔

لوگوں کو تلقین کریں کہ ایسے کاموں سے باز رہیں جو خدا و رسول کی ناراضی کا موجب ہوتے ہیں تاکہ ہم اللہ کی فتح و نصرت کے مستحق قرار دیئے جائیں۔ ہر قسم کے بیجا اور غیر ضروری اور عیاشانہ مصارف ختم کر کے یہ تمام رقوم مجاہدین کشمیر کو رسد و کمک پہنچانے کیلئے وقف کر دی جائیں۔

ہر جگہ ایسی کمیٹیاں بنائی جائیں جو مجاہدین کشمیر کے لئے طبی و دیگر ضروریات کا سامان فراہم کریں اور انہیں ہر قسم کی امداد و اعانت پہنچانے کے انتظام میں لگ جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری ناچیز خدمات قبول فرمائے، آزادی کشمیر کے اس جہاد میں مجاہدین کو کامل کامیابی عطا کرے۔ آمین! مجاہدین کشمیر زندہ باد! پاکستان پائندہ باد! جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد!

احمد حسین کمال
آفس سیکرٹری
(مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور)

ضروری گذارشات

(۱) جمعیۃ اور ترجمان اسلام سے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل رقوم بنام احمد حسین کمال" مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کے پتہ پر کیجیے"

(۲) تمام رقوم بذریعہ منی آرڈر بھیجئے، جمعیۃ یا ترجمان اسلام کا کوئی حساب کسی بنک میں نہیں ہے۔ بنک کے ذریعہ اگر رقم بھیجنا ضروری سمجھیں تو احمد حسین کمال کے ذاتی نام پر بھیجئے اور علیحدہ خط میں تصریح کر دیجئے کہ رقم فلاں مد کی ہے۔

(۳) خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا نام اور پتہ نیز نمبر خریداری لکھنا ہرگز نہ بھولئے ورنہ تعمیل ارشاد اور جواب دینا مشکل ہوگا۔

(۴) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔

(۵) ترجمان اسلام کی اشاعت خاص کے لئے ایجنٹ حضرات مطلوبہ پرچوں کی تعداد تحریر فرمائیں۔ خریدار حضرات میں سے بھی جو لوگ زیادہ تعداد میں منگانا چاہیں وہ مطلوبہ تعداد کی اطلاع دیں۔

بقیہ: تلخ اور ناپسندیدہ واقعہ

نے عوام کو بھی چیلنج کرنا شروع کر دیا، نتیجتاً زد و کوب شروع ہو گئی۔ اس ہنگامے میں بالآخر غلام اللہ خاں کو اپنی چھڑی اور قرآن شریف کا نسخہ وہیں چھوڑ کر اپنے ہمراہیوں سمیت واپس چلا جانا پڑا، قاضی صاحبان نے بمشکل ہنگامہ کو فرو کیا، اور لوگوں کے اشتعال کو ٹھنڈا کیا۔ بعد میں خان تاج محمد خاں صاحب نے بلند کرداری اور عالی ظرفی کا ثبوت دیتے ہوئے غلام خواجہ صاحب و صوفی محمد رمضان صاحب کو بلا کر باہمی صلح صفائی کر لی۔

سب ہی کو اس ناگوار صورت کے پیش آ جانے کا افسوس ہے۔ اس طرح علماء کے وقار کو ہی صدمہ نہیں پہنچا بلکہ دین کی بے حرمتی اور بے دینوں کو تمسخر کا بھی موقعہ ملتا ہے۔ (نامہ نگار از کلورکوٹ)

ایصال ثواب

مولانا عبدالودود صاحب قریشی مہتمم دارالعلوم اشرفیہ پشاور کے سانحہ ارتحال پر مدرسہ مذکور کے طلباء و مدرسین حضرات نے مرحوم کے لئے ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن و دعائے مغفرت کی اور پسماندگان و لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔

رومانیہ کے صدر کراچی سے گذرے

کراچی۔ ۱۸ اگست۔ رومانیہ کے صدر مسٹر جیو وسٹوئیکا انڈونیشیا جاتے ہوئے کراچی سے گذرے۔ ان کے ساتھ وزیر خارجہ اور دیگر حکام بھی تھے۔ ہوائی اڈے پر چیف آف پروٹوکول، میجر جنرل شوکت علی اور انڈونیشی سفیر بریگیڈیر جنرل نے انہیں الوداع کہا۔

خفیہ انقلابی کمیٹیاں قائم کریں

راولپنڈی۔ ۱۵ اگست۔ کشمیر و جموں کے عوام کی انقلابی کونسل نے ایسے دیہات اور قصبوں میں خفیہ انقلابی کمیٹیاں قائم کرنے کی اپیل کی ہے۔ جہاں ابھی تک ایسی کمیٹیاں وجود میں نہیں آئیں۔ کونسل نے ان دیہات اور قصبوں سے اپیل کی ہے کہ وہ فوری طور پر یہ کمیٹیاں قائم کریں۔

ایمان کا امتحان

یوں تو ہر شخص اپنے کو نیک سچا اور دیانت دار سمجھتا ہے اور پختگی ایمان کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا قانون ہے وہ امتحان لئے اور اتمام حجت کئے بغیر نہ اجر کا وعدہ کرتے ہیں اور نہ سزا دیتے ہیں ضمیر و ایمان کے پرکھنے کا وقت ایک الیکشن ہوتا ہے۔ جبکہ حکومت، قوم اور خدا تعالیٰ کے منشاء کے خلاف خود غرض لوگ تھیلیوں کے منہ کھول دیتے ہیں۔ برادریوں کے رشتے اور علاقائی تعصبات کو بھڑکا کر کسی نہ کسی طرح اسمبلی میں پہنچنا چاہتے ہیں۔ یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے۔ ایک طرف شرابی بھائی ہے دوسری طرف ایک نیک مسلمان ہے۔ ایک طرف اپنے شہر یا علاقہ کا رئیس یا بااثر آدمی ہے۔ جس سے کسی دینی یا دنیوی مفاد کی امید نہیں ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں ایک متوسط درجے کا کارکن مسلمان ہے۔ جو ہر خدمت کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ ایک طرف پارٹی اور جنبہ ہے۔ مگر امیدوار نا اہل ہے۔ دوسری طرف پارٹی سے باہر کا آدمی ہے۔ مگر صحیح مسلمان ہے اور کسی طرح ضمیر فروشی نہیں کر سکتا۔ انسانی زندگی میں اس قسم کا وقت کٹھن امتحان کا وقت ہوتا ہے۔ صحیح آدمی کو ووٹ دینے میں مختلف اسباب کی وجہ سے اس کے دل پر بوجھ پڑتا اور طبیعت پر گرانی گذرتی ہے۔ مگر ایک صحیح فطرت اور سلیم طبع کا مسلمان تمام باتوں سے قطع نظر کر کے اپنا ووٹ دیندار اور صحیح امیدوار کو دے کر حقیقی مسرت حاصل کرتا ہے۔ اگر یہ کام اس نے خدائے برتر سے ڈر کر کیا ہے۔ پھر تو اس سے بڑھ کر کوئی قدردان اور عزت دینے والا نہیں ہے۔

اور اگر ملک و ملت کا مفاد پیش نظر رکھ کر کیا ہے، اہلیت کو دیکھا ہے پھر بھی اس کا ضمیر اس کو کبھی ملامت نہ کرے گا۔ اور وہ اونچے کیرکٹر والوں میں شمار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایسا دل سب کو نصیب کرے۔ آمین!

بعض لوگ امیدوار سے مفاد حاصل کرتے اور اس موسم کو وصولی کا سیزن سمجھتے ہیں۔ مگر وہ ووٹ پھر بھی صحیح استعمال کرتے ہیں۔ وہ اس نظریے پر عمل کرتے ہیں کہ ووٹ دیں یا نہ دیں۔ کسی امیدوار سے پیسے لینے تو بہر حال جرم ہے۔ اب ووٹ بھی نا اہل کو دے کر دوہری مصیبت کیوں مول لی جائے۔ پیسے لینا ایک جرم ہے۔ مگر نا اہل کو ووٹ دے کر کامیاب بنانا ملک و ملت کے مسائل سے ناقابل تلافی غفلت برتنی اور قرآنی قانون کی خدمت سے مجرمانہ بے پروائی اختیار کرنا ہے۔

ہماری درخواست ہے کہ آپ پانچ سال کے لئے ملک و مذہب کی خدمت کے لئے اسمبلی بنا رہے ہیں۔ خدا کے لئے بے لوث خدمت کیجئے اور اپنا قیمتی ووٹ صحیح جگہ خرچ کریں۔

مانسہرہ ایبٹ آباد کے مخلوط حلقہ سے اگر آپ اپنا ووٹ محترم امیدوار محمد اشرف خاں کو دیں۔ جن کا نشان چھتری ہے تو ہمارے خیال میں ملک و مذہب کی صحیح خدمت کریں گے۔ جن کی کامیابی کی ننانوے فیصدی امید ہے۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ - ۷ مئی ۱۹۶۵ء، ۵ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ

فضائل عاشورہ

(از حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی)

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ط (پ ۱۰۔ س توبہ آیت ۳۶)

(ترجمہ) بے شک اللہ کے ہاں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہیں۔ اللہ کی کتاب میں جس دن سے اللہ نے زمین و آسمان پیدا کئے۔ ان میں سے چار (مہینے) عزت والے ہیں

بزرگانِ محترم!

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آج سے نہیں بلکہ جب سے زمین و آسمان پیدا کئے احکام شرعیہ جاری کرنے کے لئے سال کے بارہ مہینے رکھے ہیں۔ جن میں سے چار مہینے ادب کے ہیں جن میں گناہ و ظلم سے بچنے کا اور زیادہ اہتمام کرنا چاہیئے یہ چار مہینے رجب۔ ذیقعد، ذوالحجہ اور محرم ہیں۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ آسمان و زمین کی پیدائش کے دن ہی سے اللہ کے نزدیک مہینوں کی گنتی حسب اندراج کتاب اللہ بارہ مہینے ہے۔ جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ ایک رجب ہے۔ جس کو اصم کہتے ہیں۔ یعنی یہ مہینہ مومن کے ظلم اور ذلت کو سننے سے بہرہ ہے۔ اور مومن کی بزرگی اور شرف کو خوب سنتا ہے۔ اور دوسرے تین مہینے مسلسل آتے ہیں۔ یعنی ذیقعد۔ ذی الحجہ اور محرم۔ مگر رجب اللہ کا مہینہ ہے۔ شعبان میرا مہینہ ہے۔ اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔

محرم کا روزہ

غنیۃ الطالبین میں حضرت پیران پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہد نطرت حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرمایا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے محرم کے کسی دن کا روزہ رکھا۔ اس کو ہر روزہ کے عوض تیس روزوں کا ثواب ملے گا۔

عاشورہ کا روزہ

اسی طرح حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل فرمائی ہے۔ کہ جس نے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا۔ اس کو دس ہزار فرشتوں کا، دس ہزار شہیدوں کا اور دس ہزار حج اور عمرہ کرنے والوں کا ثواب ملے گا۔

دوسری روایت

یں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا۔ اللہ اُس کے لئے ساٹھ برس کی عبادت صیام و قیام والی لکھ دیتا ہے جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اس کے لئے ساتوں آسمانوں والوں کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا۔ اس کو ہزار شہیدوں کا ثواب دیا جاتا ہے۔

عاشورہ کے دن دوسرے بعض اعمال کا ثواب

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ جس نے عاشورہ کی شام کو کسی مومن کا روزہ کھلوایا تو گویا اس نے اپنی طرف سے (تمام) امت محمدیہ کا روزہ کھلوایا اور سب کا پیٹ بھرا۔

جس نے کسی یتیم کے سر پر عاشورہ کے دن ہاتھ پھیرا۔ اللہ تعالیٰ اس کے سر کے ہر بال کے عوض جنت میں اس کا درجہ اونچا کرے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل پر سال میں ایک دن یعنی عاشورہ کے دن کا روزہ فرض کیا گیا تھا۔ تم (بھی) اس دن روزہ رکھو۔ اور اپنے گھر والوں کے خرچ میں دس روز وسعت کرو۔ عاشورہ کے دن جو شخص اپنے گھر والوں کو خرچ میں وسعت دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ پورا سال اس کو کشائش عنایت کرتا ہے۔ جس نے اس دن روزہ رکھا۔ تو اس کے ۴۰ سال کے گناہوں کا اتار ہو جائے گا۔ نیز جو شخص شب عاشورہ میں رات بھر عبادت کرے۔ اور صبح کو روزہ سے ہو۔ وہ ایسا مرگیا۔ کہ مرنے کا اس کو احساس بھی نہ ہوگا۔

حضرت سفیان ابن عینیہ کی تصدیق

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔ مجھے اطلاع ملی۔ کہ عاشورہ کے دن جو شخص اپنے گھر والوں کے خرچ میں وسعت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ پورا سال اس کو وسعت دیتا ہے۔ چنانچہ ہم نے ۵۰ برس برابر اس کا تجربہ کیا۔ اور ہمیشہ روزی کی فراخی ہی دیکھی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

کی روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خدا کے مہینہ یعنی محرم میں اللہ نے کچھ لوگوں کی توبہ قبول کی۔ اور کچھ کی توبہ قبول کرے گا۔

۵۰ برس کے گناہوں کا کفارہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ذی الحجہ کے آخری دن اور محرم کے پہلے دن روزہ رکھا۔ اس نے گذشتہ سال کو روزہ پر ختم کیا۔ اور آئندہ سال روزہ سے شروع کیا۔ اور اللہ نے ۵۰ برس کے گناہوں کا کفارہ اس کے لئے کر دیا۔

موسیٰ علیہ السلام سے تعلق

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے پایا۔ وجہ دریافت فرمائی۔ تو یہودیوں نے عرض کیا۔ آج کے دن اللہ نے حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعونیوں پر غلبہ عطا فرمایا تھا۔ اس وجہ سے ہم اس دن کو بڑا چاہتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری نسبت موسیٰؑ سے ہمارا تعلق زیادہ ہے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دے دیا۔

یہود سے مشابہت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی عاشورہ کا روزہ رکھا۔ اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا تھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود اور نصاریٰ بھی اس دن کو بڑا چاہتے ہیں۔ اگر آئندہ سال ہوئے۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ ہم نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے۔ لیکن آئندہ سال آنے سے پہلے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے۔

دوسری روایت

یں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ اگر آئندہ سال تک زندہ رہا۔ تو نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔

یوم عاشورہ کی فضیلت کے اسباب

حدیث میں آتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے دن کو تمام ایام پر فضیلت دی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ہاں! اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اور اسی طرح پہاڑوں اور سمندروں کو اسی دن پیدا کیا۔ لوح اور قلم کو عاشورہ کے دن پیدا کیا۔ آدمؑ کو عاشورہ کے دن پیدا کیا۔ اور اسی دن جنت میں داخل کیا۔ ابراہیم علیہ السلام عاشورہ کے دن پیدا ہوئے۔ ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا فدیہ قربانی عاشورہ کے دن ہوا۔ فرعون کو عاشورہ کے دن اللہ تعالیٰ نے غرق کیا۔ ایوب علیہ السلام کی تکلیف عاشورہ کے دن دور کی۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعۃ المبارک ۲۱ مئی ۱۹۶۵ء

جنگ کے بادل، بھارتی سورما اور مسلمانوں کا فرض

(از غلام غوث ہزاروی)

رن کچھ کراچی سے آگے کچھ کے علاقہ میں واقع ہے۔ یہاں ایک اچھا خاصا علاقہ ہے۔ جس پر پاکستان اور بھارت ہر ایک اپنا حق جتاتا ہے۔ مگر جونا گڑھ حیدر آباد اور کشمیر وغیرہ کے واقعات یہ بات اب ثابت و مسلّم ہو چکی ہے۔ کہ بھارتی اسلحۂ جنگ میں جھوٹے پروپیگنڈے کو بڑا مقام حاصل ہے۔ یوں بھی جس طرح ہیجڑے ناک پر انگلی رکھ کر بات کرنے میں مشہور ہیں۔ اسی طرح بنئے شور مچانے میں معروف ہیں بنیوں کو دراصل لڑنے مرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ کماؤ اور کھاؤ یا پھر توند بڑھاؤ کے فلسفہ کے حامل ہیں۔ سکھ اور گورکھے کچھ جنگ سے آشنا تھے۔ مگر بھارتی سورماؤں کو حکومت کیا مل گئی، وہ دماغی توازن گنوا بیٹھے۔ وہ نیپالیوں کو بھی راضی نہ رکھ سکے۔ سکھوں کی سکھ شاہی تو انہوں نے قوت کے زعم میں ختم کر کے رکھ دی۔ ان کی قوت اور نظام کو منتشر کر کے رکھ دیا۔ مگر وہ بھی کچی گولیاں نہیں کھیلے۔ انہوں نے رن کچھ میں ہندو سورماؤں کی بہادرانہ لیپائی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یکدم امرتسر میں دربار منعقد کر کے مطالبہ کر دیا۔ کہ ہمارے حقوق پورے کئے جائیں۔ انہوں نے سمجھا کہ بیل کنوئیں میں گر گیا ہے چلو یہیں اس کو خصی کر لیا جائے۔

بھارتی عصبیت نے ہندی کی جناتی زبان پر اتنا زور دیا۔ کہ اس کو گویا مذہب کا جز بنا دیا مسلمان بیچارے اردو کے لئے کیا کر سکتے، ان کو تو اچھوت بنانے کے منصوبے ہو رہے ہیں — اللہ تعالےٰ نے ان مظلوموں کی سنی اور جنوبی ہند میں ہندی کے خلاف ہندوؤں نے طوفان کھڑا کر دیا۔ بہرحال جنوبی ہند کے صوبجات میں مرکز سے بڑی بے چینی پائی جاتی ہے۔ اور زیادہ دیر تک یو، پی اور دہلی کے ہندوؤں کی ناز برداریاں نہ کر سکیں گے — اندرون ملک اقتصادی بدحالی نے بھی عوام کو پریشان کر رکھا ہے۔ چیونٹی کی موت آتی ہے تو اس کو پر لگ جاتے ہیں۔ رن کچھ میں دلدلوں کے بھروسہ وہ جو نام پیدا کرنا چاہتے تھے، الٹے دلدل میں پھنس گئے دنیا بھر میں بھارتی فوج کی ساکھ تباہ ہو گئی۔ جس کی بحالی کے لئے لوک سبھا (دہلی کی پارلیمنٹ) میں دھواں دھار تقریریں ہو رہی ہیں۔ مگر وہاں بھی ایسے افراد موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ بھارتی قوم کی توجہ اندرونی انتشار سے ہٹانے کے لئے شاستری نے خود بخود رن کچھ کا قضیہ کھڑا کیا ہے۔ ادھر کشمیری بار بار گھونسے دکھا رہے ہیں۔ اُدھر قبائلی جہاد کے لئے اعلان پہ اعلان کرتے ہیں۔ یہ سُن سُن کر بیچارے بنیوں پر کیا گذرتی ہوگی۔ اس کا اندازہ ہر شخص نہیں کر سکتا۔

قانون قدرت ظالم کو کبھی معاف نہیں کرتا۔ اس ملک میں سات سو سال مسلمانوں کی حکومت رہی مگر ہندوؤں کے جان و مال کی حفاظت اسلامی احکام کے تحت اسی طرح ہو رہی تھی۔ جس طرح مسلمانوں کی مگر بنیوں کو حکومت ملتے ہی انہوں نے چھ کروڑ مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا۔ یہاں تک کہ بعض مقامات میں مسلمان مہتروں کا کام کر کے پیٹ کا جہنم بھرنے پر مجبور کر دیئے گئے۔ وہاں مسلمانوں کی جان و ایمان خطرے میں ہیں۔ اور جنگ کے وقت پٹے ہوئے ہندو سورماؤں سے اور بھی خطرہ ہے کہ وہ مرے کو مارے شاہ مدار کا نظریہ نہ اپنا لیں۔ مگر ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر وہ آپے سے باہر ہو گئے تو ان کو اس کی عبرت ناک سزا ملے گی۔ مسلمان بپھرے ہوئے شیر ہیں۔ وہ موت سے پیار کرتے ہیں۔ وہ پانچسو سال یورپ میں تنہا سارے یورپ کا مقابلہ کر چکے ہیں۔ پھر دہلی کی تاریخ ہے کہ تخت دہلی کسی سے وفا نہیں کرتا۔ ان کو الٰہ آباد یا بنارس جا کر پہلی پناہ لینی ہوگی۔

یہاں ہم پاکستان حکام و عوام اور حکومت پر بھی واضح کرتے ہیں۔ کہ فتح و شکست اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کو ناراض کر کے ہم فتح و ظفر کا علم نہیں لہرا سکتے۔ خدا کے لئے ثقافت کے نام سے ناچ، گانے، ڈانس، موسیقی کے عیاشانہ پروگراموں پر لعنت بھیجو۔ خدا کے حرام کئے ہوئے سود کو ممنوع قرار دو۔ شراب کی لعنت کو ختم کرو۔ عورتوں کو نیم برہنہ ساتھ پھرانے اور کالجوں میں برہنگی کے مظاہرے کرنے پر پابندی لگاؤ۔ اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کرنے اور مرتد ہونے کو خلاف قانون قرار دو۔ عائلی قوانین اور دیگر غیر اسلامی قوانین کو یکدم منسوخ کر کے اللہ تعالےٰ سے صحیح تعلق پیدا کرو۔ مساجد کی آبادی اور صحیح دینی تعلیم اور اسلامی معاشرہ پیدا کرنے کے لئے مؤثر قدم اٹھائیں۔ اور پھر محض اللہ کا نام بلند کرنے کے لئے فوجی قدم اٹھائیں اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کا اعلان کریں۔ اگر اللہ تعالےٰ کی مدد آپ کے شامل حال نہ ہو، تو ہم کو گولی مار دینا۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی کامرانی و فتحمندی کے لئے جہاں جہاد کی تیاری اور ممکن ذرائع مہیا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے مخلصانہ تعلق اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ مؤثر ہے۔ اسلامی تاریخ شاہد ہے۔ کہ بسا اوقات کم تعداد اور کم اسلحہ والے بندگانِ خدا نے بڑے بڑے لشکروں پر فتح پائی۔ اور عرب کے مٹھی بھر صحیح مسلمانوں نے اس وقت کی مہذب اور ترقی یافتہ دنیا کا بڑا حصہ زیر نگیں کر لیا تھا۔ وہی خدا تعالیٰ آج بھی ہے — وہی وعدے آج بھی ہیں۔ صرف عمل کی دیر ہے۔ اگر اب بھی ہم نہ سنبھلے اور عیاشی اور بدمعاشی کو نہ چھوڑا، تو ہماری مثال اس بکری کی سی ہوگی جو دردِ زہ کے وقت بھی جگالی کرتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان میں اسلام کو جاری فرمائے — اور دشمنانِ اسلام کو قرار واقعی سزا دے۔ آمین!

پاکستان میں اسلامی قانون نافذ ہونا چاہیئے

(قاری محمد یعقوب صاحب)

مورخہ ۶ر مئی بروز جمعرات قاری محمد یعقوب صاحب نے مضافات مانسہرہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب وقت ہے اور وقت کی اب یہی صدا ہے کہ پاکستان اسلام کے مقدس نام پر حاصل ہوا تھا۔ اور اس میں اسلامی قانون کا نفاذ ہونا چاہیئے۔ حکومت وقت نے بنیادی جمہوریتوں کا طریقہ رائج کیا ہے۔ کہ یہی آپ کے منتخب ممبر آپ کی ہر بات حکومت وقت کے گوش گذار کریں گے، اور پھر یہی ممبر صدر کا چناؤ کرتے ہیں۔ اور پھر قومی اسمبلی کا۔ اور تیسرے درجہ پر صوبائی اسمبلی کا۔ اگر ہم نے ووٹ صحیح استعمال کیا ہے، تو ہمارا منتخب کردہ ممبر بھی ووٹ صحیح استعمال کرے گا۔ اور اگر ہم نے ووٹ غلط طریقہ سے استعمال کیا ہے۔ تو بلاشبہ ہمارا ممبر بھی غلط آدمی کو منتخب کرے گا۔ لہٰذا میرے پیارے بزرگو! اب صوبائی اسمبلی کا الیکشن منظر عام پر آیا ہوا ہے۔ اور ایک امیدوار دوسرے امیدوار سے بڑھ چڑھ کو دوڑ بیدا کر رہا ہے۔ اب وقت ہے کہ ہم ایسے آدمیوں کو منتخب کریں۔ جو ہماری صحیح نمایندگی کر سکیں اور اسلامی قانون کے لئے جدوجہد کرے۔

جب تک ہم پکے مسلمان نہ بن جائیں گے۔ تب تک ہم ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتے۔

قاری صاحب نے حضرت عمر فاروق رضؓ کا واقعہ سنایا۔ کہ اگر ایک معمولی آدمی حضرت عمر فاروق رضؓ جیسے خلیفہ پر کھلی مجلس میں محض کپڑے کے ایک ٹکڑے کے لئے اعتراض کر سکتا تھا۔ اور خلیفہ کو اس کا جواب دینا پڑا۔ تو آپ بھی اپنے اندر وہی جذبہ پیدا کریں مجال نہیں حکومت کی۔ جو آپ کے ہر جائز مطالبات پر غور نہ کرے۔ اور متوجہ نہ ہو آپ کے نمایندے موجود ہیں۔ اسمبلیوں میں وہ آپ کی نمائندگی کر سکتے ہیں۔ اور اگر آپ دیکھیں۔ کہ آپ کے نمائندے اپنی مخصوص مصلحتوں کی وجہ سے اپنا فرض پورا نہیں کرتے تو انہیں اس فرض سے ہٹانا بھی آپ کا کام ہے میرے دوستو! آپ کو اسلامی قانون کے نفاذ کا قیام عمل میں لانا ہے۔ اس لئے اسمبلیوں میں نیک، دیندار اور مخلص نمائندے بھیجیں۔ تاکہ وہ صحیح نمایندگی کر سکیں۔ موجودہ دور میں احیاء اسلام کے لئے سچے جذبے کے ساتھ ایک جماعت کام کر رہی ہے۔ جس کا نام جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ ان سے تعاون فرمائیں۔

(محمد اکبر خاں تحصیل مانسہرہ)

بھکر میں یوم فاروق اعظم رضؓ

انجمن تنظیم اہلسنت والجماعت بھکر کے زیر اہتمام مورخہ ۶ مئی ۱۹۶۵ء کو ایک عظیم الشان جلسہ بسلسلہ یوم فاروق اعظم رضؓ عیدگاہ شمالی میں زیر صدارت جناب حاجی سلطان خاں صاحب منعقد ہوا۔ قاری نور محمدؐ نے تلاوت کلام پاک کی۔

پروفیسر خالد محمود ایم اے صاحب نے سیدنا فاروق اعظم کی سیرت پاک پر مدلل تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اراکین انجمن مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ایک ایسے موقع پر جبکہ پاکستان کی فوجیں بھارت کی فوجوں کے سامنے علاقہ رن کچھ میں سینہ سپر ہیں ایک ایسے مجاہد اعظم کے کارناموں کی یاد تازہ کی ہے۔ جس سے نوجوانان پاکستان کے دلوں میں جذبۂ جہاد پیدا ہو۔ اور اس عظیم ہستی کی طرح ملک وملت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہو جائیں۔ علامہ موصوف نے سیدنا فاروق اعظم رضؓ کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے مزید فرمایا۔ کہ فاروق اعظم کی ذات بابرکات کے کارنامے نہ صرف آج بلکہ ہر دور میں مینار روشنی ثابت ہو سکتے ہیں۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب قاضی خورشید عالم ایم اے ایل ایل بی بھکر نے سرانجام دیئے۔

(خدا یار شاہ حکیم حاذق صدر انجمن تنظیم اہلسنت بھکر)

عیدگاہ کہروڑ لعل عیسن میں جماعت مجاہدین حسینی کا قیام

جامع مسجد عیدگاہ کہروڑ تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ میں جمعیتہ علماء اسلام کے زیر سایہ ایک جماعت قائم ہوئی۔ جس کا نام حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب شیخ الحدیث خیر المدارس ملتان نے مجاہدین حسینی کے نام سے موسوم فرمایا۔ اور نصب العین جماعت کا متعدد ضروریات کے پیش نظر اپنے علاقہ میں تبلیغ دین کی نشر و اشاعت اور خرچہ بذمہ دفتر مرکز الحمدللہ یہ جماعت اپنے علاقہ میں خوب کام کر رہی ہے۔ انتخابات حسب ذیل ہیں:-

صدر۔ حضرت مولانا غلام اکبر خاں صاحب

نائب صدر:۔ حضرت مولانا علامہ محمد مبارک صاحب فاضل ڈھابیل

ناظم اعلیٰ:۔ حضرت مولانا خدا بخش صاحب خطیب کہروڑ۔

نائب ناظم۔ مولانا قاری محمد امیر صاحب فاضل خیر المدارس ملتان

سیکرٹری:۔ مولانا قاری۔ مولانا قاری عبداللہ صاحب صدر مدرس ضیاء الاسلام کہروڑ۔

رکن اعلیٰ۔ مولوی فقیر محمد صاحب نقشبندی

ممبر۔ مولوی عبدالغفور صاحب۔

پروپیگنڈا۔ صفدر معاویہ صاحب

(ادارہ مجاہدین حسینی عیدگاہ کہروڑ)

لدھیانہ میں مارشل لاء

نئی دہلی۔ مشرقی پنجاب میں سکھوں نے بغاوت کر دی ہے۔ بغاوت کا زور لدھیانہ میں ہے جہاں دیہات پر جن میں سکھوں کی اکثریت ہے۔ ہندوستانی فضائیہ کے طیاروں نے زبردست بمباری کی۔ بمباری کا اعتراف حکومت ہند نے کر لیا ہے۔ اور یہ مضحکہ خیز وجہ بتائی ہے۔ کہ طیاروں نے غلطی سے ان دیہات پر بم برسائے تھے۔ اور مشین گنوں سے گولیاں چلائی تھیں۔ سکھوں کی بغاوت کچلنے کے لئے ضلع لدھیانہ میں عملاً مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور دیہات میں فوج بھیج دی گئی ہے۔ جو حکم ملتے ہی علاقے کا نظم ونسق سنبھال لے گی۔

قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنا آسان ہوگیا

قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کے لئے مفتاح القرآن پانچ حصوں میں مولانا محفوظ الرحمٰن صاحب نامی مرحوم نے لکھا تھا جس کی تعریف میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲ صفحہ کی تقریر لکھی تھی۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا قاری محمد طیب مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ مولانا الحاج عبدالغنی صاحب پھولپوری۔ مولانا عبدالماجد دریابادی۔ مولانا وصی اللہ صاحب فتح پوری نے بھی بڑی شدومد سے تقریریں تحریر کی ہیں۔ تمام مسلمانوں کو خود اور اپنے بچے بچیوں کو پڑھانے کے لئے ترغیب دلائی۔ پاک وہند کے بیسیوں علاقوں میں باقاعدہ نصاب کے طور پر پڑھائی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ کئی اکابر علماء اور ماہرین تعلیم کا ارشاد ہے کہ اس سے آسان اور بہتر نصاب اب تک تیار نہیں ہوا۔ اس کے پڑھنے سے قرآنی الفاظ کے معانی کے علاوہ صرف نحو کے تمام ضروری مسائل بھی بالتفصیل آ جاتے ہیں۔

مفتاح القرآن (حصہ اول) قرآن پاک کے بہت سے الفاظ کا ترجمہ آسان آیات اور کلمہ تشہد اذان۔ التحیات۔ درود شریف۔ دعائے قنوت اور دعائے نماز جنازہ کے ترجمہ کی تعلیم دی گئی ہے

مفتاح القرآن (حصہ دوم) بہت سی آیات کے ترجمہ کی تعلیم اور قرآنی تعلیمات کا خلاصہ

مفتاح القرآن (حصہ سوم) عربی صرف ونحو کے ضروری قواعد کا خلاصہ اور قرآن مجید کی بنیادی تعلیمات کا مجموعہ۔

مفتاح القرآن (حصہ چہارم) فن صرف کے تمام ضروری قواعد و اصطلاحات نحو کے قواعد کی کافی مشقیں جس کے ذریعہ صرفی ونحوی معلومات کے ساتھ پورے قرآن کریم کے ترجمہ کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔

مفتاح القرآن (حصہ پنجم) جو نحو کے تمام مسائل اور قرآنی مثالوں پر مشتمل ہے اور اس میں وہ تمام قرآنی الفاظ آ گئے ہیں۔ جو پچھلے حصوں میں باقی رہ گئے تھے۔ اس کے پڑھنے سے پورے قرآن پاک کا ترجمہ مع نحوی معلومات کے آ جاتا ہے۔ مکمل سیٹ کی قیمت ۵ روپے۔ پاکستان میں منگوانے کا پتہ:۔

(۱) **مولانا فیض احمد صاحب مدرسہ ابراہیمیہ چک ۳۱ ہنجر وال ڈاک خاص تحصیل چونیاں ضلع لاہور**

(۲) **مدرسہ رحمانیہ چاہ رحمو نوالہ معرفت رفیق بوٹ ہاؤس عارف والہ۔ بوریوالہ ضلع ملتان**

ضروری اعلان

ہفت روزہ ترجمان اسلام و خدام الدین لاہور کا تازہ پرچہ مدرسہ تجوید القرآن کوٹ مراد خاں شہر قصور سے ہر وقت مل سکتا ہے پرچہ گھر پر پہنچانے کا بھی معقول انتظام ہے

برکات وثمرات فی سبیل اللہ

(قاری محمد یعقوب مدرس مدرسہ تجوید القرآن اہل بیل ضلع ہزارہ)

احکام خداوندی کی سربلندی اور دین محمدی کی سرسبزی کے لئے جدوجہد کرنا، اور اپنے تمام قیمتی اوقات اسی میں صرف کرنا - یہی جہاد فی سبیل اللہ ہے - حق تعالیٰ شانہٗ کو دنیا میں امن و سلامتی قائم رکھنے کے لئے اپنے احکام جاری کرنے تھے - وہ چاہتا تو ہر انسان کو ان کے لئے مجبور کر دیتا۔ مگر مشیت ایزدی اس کے خلاف تھی - اُس نے دنیا کو امتحان گاہ بنایا - تاکہ جو شخص بھی اچھا یا برا فعل کرے اپنے اختیار اور پسند سے کرے مجبور محض نہ ہو - اُس نے اچھائی اور برائی دونوں کو پیدا کیا - اور دونوں کے نتائج اور مآل کار انسان پر واضح کر دیئے تاکہ عقل و دانش کو کام میں لائے - اور بہتر راستے پر گامزن ہو - وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا - (ترجمہ) اور آپ کہہ دیجئے کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے کہ جس کا جی چاہے ایمان لائے، اور جس کا جی چاہے کفر کرے - بیشک ہم نے دوزخ کو ظالموں کے لئے تیار کیا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں - بے شک کھرا کھوٹا جدا جدا ہو گیا۔ جس شخص نے کفر کیا ظالموں کے ساتھ اور ایمان لایا اللہ پر اُس نے ایسی مضبوط رسی کو پکڑ لیا۔ جس کے لئے ٹوٹنا نہیں - اگر ساری دنیا مل کر بدی کے راستے کو اختیار کرے تو خدا کی شان کبریت اور اُس کی عظمت و جلال میں ذرہ برابر فرق نہ آئے گا - لیکن اس کے لطف و کرم کا یہ تقاضا ہے - کہ اُس کی مخلوق نیکی کو اختیار کرے اور بہ رضا و رغبت اُس کی خوگر بنے - اسی لئے پروردگار عالم نے ہزاروں رسول اور نبی بھیجے - تاکہ حکمت و موعظت کے ساتھ بنی نوع انسان کو نیکی کے راستے پر ڈالیں - اور برائی کے راستے سے باز رکھیں - اور جب رسالت و نبوت کے سلسلے کو رسولوں کے سرتاج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا۔ تو ہمیشہ کے لئے یہ کام اُمت مرحومہ کے سپرد کر دیا گیا - جو اس کام کی بدولت "خیر امم" کہلاتی ہے - اس جماعت کو دنیا میں صرف اسی لئے بھیجا ہے - تاکہ برائیوں کے راستوں کو مسدود کر کے نیکی کی طرف مخلوق کو گامزن کرے كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ (ترجمہ) تم بہترین اُمت ہو - تم کو لوگوں کے نفع کے لئے بھیجا گیا ہے - تم اچھائی اور نیک باتوں کو لوگوں میں پھیلاؤ - اور بُری باتوں سے منع کرو - اور اللہ پر ایمان رکھو -

یہ اعزاز کوئی معمولی اعزاز نہیں ہے - یہ منصب کوئی معمولی منصب نہیں ہے - تمام جلیل القدر انبیاء اور رسولوں کی نیابت ہے - اور بنی نوع انسان کی پوری ذمہ داری ہے - اس فریضہ میں ذرا سی کوتاہی تمام مخلوق کی بربادی ہے - اور تھوڑی سی لغزش تمام عالم کو درہم برہم کرنے کے لئے کافی ہے - اس لئے کام کی اہمیت اور ضرورت پر نظر رکھتے ہوئے حکم دیا گیا - کہ جیسا انبیاء کرام اس کام کی انجام دہی میں منہمک تھے - اسی طرح تم میں ایک جماعت ایسی ہونی ضروری ہے - جو بالکل اسی کام کے لئے فارغ ہو - اور اس کے لئے وہ ہر وقت کوشش کرتی رہے - کہ لوگوں میں اچھائی اور نیکی عام ہو جائے اور برائی مٹ جائے - ہر قوم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے - کہ وہ علمی مرکزوں میں جائے - دین کی باتوں کو سیکھے اور واپس آ کر اپنی تمام قوم تک ان باتوں کو پہنچائے - دنیا میں نیکی کو پھیلانا اور برائی کو روکنا ہر فرد اُمت پر لازم ہے - اور اُمت محمدیہ میں ایسے افراد یا ایسی جماعت کا ہونا لازمی ہے - کہ جس کا کام صرف یہ ہو - کہ مخلوق کو خدا کی طرف بلائے - ان کو اچھی باتوں کا حکم کرے اور بری باتوں سے منع کرے - اُمت مرحومہ میں ایسی جماعت کا ہونا ضروری ہے کہ وہ خود دین سیکھے اور اُس کے لئے سفر کرے اور واپس آ کر دوسروں کو سکھائے سب سے بڑی نیکی اور اصل اکرام مسلم یہی ہے کہ کہ ایک گم گشتہ راہ انسان کو سیدھی راہ دکھائی جائے خالق سے بھٹکی ہوئی مخلوق کو خالق کی بارگاہ تک پہنچایا جائے - یہی وہ کام تھا - جس کے لئے سرور دو جہاں مامور تھے -

محترم ناظرین کرام! یہ کام جس قدر اہم اور قابل اعتنا تھا - اس آخری دور میں اسی قدر اس کے ساتھ بے اعتنائی اور بے توجہی کا برتاؤ کیا گیا - جس کی پاداش میں مسلمان ایک دم اوج کمال سے قعر ذلت کے تاریک غار میں جا پڑا - اس دیرینہ غفلت اور اجنبیت کی وجہ سے اس کام کی اہمیت اور حیثیت نمایاں کرنی پڑی - تاکہ یہ معلوم ہو جائے - کہ مسلمان میں جس قدر کمزوریاں اور خرابیاں پیدا ہوتی جا رہی ہیں - اس کا اصل سبب یہ ہے کہ خدا اور اُس کے رسول کی راہ سے ہٹتے جا رہے ہیں - اور اس کا باعث خود مسلمان ہیں - جو کام اُن کے سپرد کیا گیا تھا - جب اُس میں کوتاہی واقع ہوئی تو تمام نظام عالم خود بخود درہم برہم ہو گیا - نیکیاں اور بھلائیاں مٹتی جا رہی ہیں - اور ان کی جگہ برائیاں نمایاں ہو رہی ہیں - اور ہر جگہ فتنہ و فساد کے ہنگامے رونما ہو رہے ہیں - اب روز افزوں سیلاب بلا کو روکنے کے لئے اور از سر نو عزت و حشمت کی زندگی بسر کرنے کی صرف یہی ایک صورت ہے - کہ جو کام خدا اور اُس کے رسول نے ان کے لئے پسند کیا تھا - اُس کو اختیار کریں - گھر کی چار دیواری میں بیٹھ کر خدا کی عبادت کرنے والا - اور دوسرا وہ شخص جو اس دین کی خاطر شہر در شہر، کوچہ در کوچہ، گلی در گلی مارا مارا پھرتا جائے - کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں - ہرگز نہیں - وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا - اللہ تعالیٰ ہم سب کو احیاء اسلام کی خاطر گھروں سے نکلنے - تاکہ دین سیکھ سکیں - توفیق عنایت فرمائے - آمین یا الہ العالمین -

---

مدرسہ دارالفیوض کندہ کوٹ کا سالانہ جلسہ

مدرسہ دارالفیوض کندہ کوٹ کے سالانہ چوتھے جلسے کا آغاز مورخہ ۸، ۹، ۱۰ اپریل ۱۹۶۵ء بروز جمعرات جمعہ بوقت ۱۱ بجے ہوا - آغاز سے ۱۲ بجے تک مدرسہ کے صدر مدرس حضرت مولانا عبدالہادی صاحب نے تقریر فرمائی - جلسہ کی کل چار نشستیں ہوئیں -

پہلی نشست میں مولانا خدا بخش صاحب مغل نے قرآن حکیم کی حکمت بتلائی - اور اس کی ہدایت ہونے کی وجہ بھی بتلائی - ۲ بجے نماز ہونے کے بعد حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ڈھونگائی نے قرآن حکیم کی حکمت و شان پر حیرت انگیز تقریر فرمائی - ۵ بجے نماز عصر ادا کرنے کے بعد وقفہ تا نماز عشا۔

دوسری نشست ۹ بجے شروع ہوئی - جس میں دوبارہ مولانا محمد عبداللہ صاحب ڈھونگائی نے تقریر بحث منافق و علامات منافق و عتاب منافق پر سیر حاصل تقریر فرمائی اس کے بعد حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی نے ۱۰ بجے عدل کے مقام پر توحید کی وضاحت کی - ۱۲ بجے بجلے سعد کی دوسری نشست ختم ہوئی -

پھر بروز جمعہ صبح ½۵ بجے سے ½۶ بجے تک حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب بجانڈہ قبلہ والا نے درس قرآن دیا - پہلی نشست برخاست ہوئی - جلسہ پھر ۹ بجے شروع ہوا - جس میں پہلے حضرت مولانا محمد شریف صاحب نے فضیلتِ علم و مدارس پر تقریر فرمائی - اس کے بعد مدرسہ ہٰذا کے آٹھ طلباء کرام کی رسم دستار بندی ادا کی گئی - جس میں مولوی محمد قاسم صاحب، مولوی محمد عباس صاحب - مولوی عبداللہ صاحب مولوی محمد اعظم صاحب - مولوی شہنواز صاحب - مولوی محمد امین صاحب - مولوی خلیل اللہ صاحب - مولوی جمال الدین صاحب دستار بندی ہوئی - اس کے بعد مولانا دوست محمد صاحب مولانا خلیفہ احمد دین صاحب اور قاضی محمد عبداللطیف صاحب شجاع آبادی نے تقاریر کیں (ماسٹر احمد خاں ناظم دفتر کندہ کوٹ)

خطرات کا نیا دور

(از احمد حسین صاحب کمالؔ)

کشمیر امقبوضہ ہند میں شورش و اضطراب کا ایک نیا دور شروع ہو چکا ہے۔ اور بھارتی حکومت نے وہاں کے مسلمانوں پر دارو گیر کی ستم رانیوں کا ایک اور وسیع و شدید سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ فریضۂ حج کی ادائیگی سے واپس آتے ہی اور سرزمین دہلی پر قدم رکھتے ہی شیخ عبد اللہ اور مرزا افضل بیگ کو بھارتی پولیس نے اپنی حراست میں لیکر جنوبی ہند کے دور دراز حصے میں پہنچا کر نا معلوم مدت تک کے لئے نظر بند کر دیا ہے۔ دہلی میں جو کچھ ہو چکا ہے۔ اور اب پورے بھارت میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ پاکستان، کشمیر اور بھارت کی مسلمان اقلیت کے بارے میں ہندوستان کے کیا ارادے ہیں۔ ان ارادوں کو در پردہ کن کن بڑی طاقتوں کی حمایت اور تشتہ حاصل ہے۔ اس کے لئے ماؤنٹ بیٹن کی دہلی میں آمد اور بھارت کے سرکردہ ذمہ دار افراد سے اس کی طویل ملاقاتیں اور مذاکرات سب کچھ نشان دہی کر دینے کے لئے کافی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ معاملہ اب اس منزل پر آ گیا ہے۔ جہاں فیصلہ کن اقدامات سے گذرے بغیر چارہ کار نہیں

غور کیجئے کہ آج پورا عالم اسلام ایک نئے ابتلا اور ہنگامے کی زد میں ہے اور صلیبیانِ مغرب ہر جگہ انہیں ایک بدترین نازک پوزیشن میں ڈال دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ انڈونیشیا کے پہلو میں وہ کوکیا کروانا چاہتے ہیں۔ ٹرکی کے سر پر سے وہ کیا گذار دینا چاہتے ہیں۔ عرب ممالک کے قلب میں وہ کیا گاڑ دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور پاکستان کی پشت کو چھلنی کرا دینے کی کن تدبیروں میں وہ مصروف ہیں۔ یہ چیزیں اب راز نہیں رہی ہیں۔

بلا شبہ ہندوستان کے موجودہ داخلی حالات ایسے ہیں۔ کہ ان سے نمٹنے کے لئے کوئی امید افزا صورت نظر نہیں آتی۔ قلت خوراک کی شکایات۔ لسانی تنازعات اور اس قسم کی دوسری انتشار انگیز پیچیدگیاں اس حد تک بڑھ چکی ہیں کہ جب تک کسی بیرونی خطرے کے اندیشے میں بھارتی عوام کو نہ ڈالا جائے اندرونی شورش و اضطراب پر قابو پانا محال سا نظر آتا ہے۔ اور موجودہ حالات پیدا کر کے بھارتی حکومت یہ فائدہ بھی حاصل کر رہی ہے با ایں ہمہ اصل حقیقت یہ ہے کہ مسلم دشمنی کے دیرینہ جذبات اس تمام صورت حال کا بنیادی محرک ہیں۔ اور انہیں در پردہ شہ دینے والا ہاتھ صلیبیانِ فرنگ کا ہے۔ دیگر ممالک اسلامیہ کے ساتھ بھی اسی طرح کی کارروائیاں پس پردہ کرائی جا رہی ہیں

ان خطرات سے محفوظ رہنے اور ان کا ازالہ و دفعیہ کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے یہ ایک اہم سوال ہے۔ جس کا جواب پاکستان کو دینا ہے۔ اور اس کا جواب صرف ایک ہی ہے۔ مسلمان قوم کو اسلام کے علم تلے جہاد کے لئے ہمہ گیر وسیع پیمانہ پر تیار کرنا ایسی تیاری جو مفاد پرستانہ علائق کو کلیۃً ختم کر کے کی جائے۔

پاکستان کے قیام نے دولت و ثروت اور طبقہ واریت سے پاک و آزاد، اسلامی مساوات و اخلاق پر مبنی معاشرہ کے قیام کے جو مواقع مہیا کئے تھے۔ افسوس ہے کہ وہ سب ضائع کر دیئے گئے۔ سرمایہ پرستی و اجارہ داری کے حامل طبقے پیدا ہو گئے۔ اور ملک کے تمام وسائل و ذرائع پر چھا گئے بدبختی سے یہاں بھی فرق و امتیاز کی بڑی بڑی خلیجیں بن گئی ہیں۔ اور وطن و ملت سے زیادہ اپنے محدود مفادات عزیز تر ہو گئے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام و ملت کی خاطر مر مٹنے کا وہ جذبہ بھی سرد پڑ گیا۔ جس نے ایک بار ہندوستان میں انگریز اور ہندو کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

آج پھر ضرورت ہے کہ ہم ان خلیجوں کو بالکل پاٹ دیں۔ اور جہد و ایثار کا بازار گرم کر کے پوری قوم کو بنیان مرصوص بنا کر کھڑا کر دیں۔ تاکہ اسلام، ملت اور وطن کی عزت و سربلندی پر ہر پاکستانی کے لئے قربان ہو جانا آسان و قابل فخر ہو جائے۔ ہندوستان کی مجنونانہ حرکات کا یہی جواب ہو سکتا ہے۔ (ک)

سُرخ نشان

سُرخ نشان کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہے۔ مہربانی فرما کر اپنا چندہ جلد روانہ کر دیں۔ ورنہ آپ کے نام وی، پی ارسال کر دیا جائے گا۔ (ناظم دفتر)

جمعیتہ علماء اسلام کی خبریں

جمعیتہ علماء اسلام حیدرآباد

بتاریخ ۷ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ جمعیتہ علماء اسلام حیدرآباد کا زیر صدارت مولانا عبدالرؤف صاحب نائب امیر ڈویژن حیدرآباد کے خصوصی اجلاس ہوا۔ حسب ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس تمام بی ڈی کے ممبروں کو اور خصوصاً جمعیتہ علماء اسلام کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو ہدایت کرتا ہے۔ کہ موجودہ صوبائی اسمبلی کے امیدواران میں سے جو نسبتاً دوسرے سے دیندار ہو۔ اور ملک کے اندر قرآن کا نظام چاہتا ہو۔ اسی کو رائے دی جائے۔ روپیہ یا دباؤ وغیرہ میں آکر اپنا قیمتی ووٹ ضائع نہ کریں

(۲) یہ اجلاس مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیتہ علماء اسلام کے قاہرہ اسلامی کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی پر خوشی کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہے۔ کہ مفتی صاحب کو پاکستان کی صحیح نمائندگی کی توفیق عطا کرے

(۳) حاجی کرامت اللہ صاحب سالار اعلیٰ مغربی پاکستان تمام سالاروں کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی تنظیم مکمل رکھیں تاکہ امیر جمعیتہ کے حکم پر جہاد کے لئے نکل پڑیں، اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جہاد کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں دی جائیں۔

جمعیتہ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کی ماہانہ رپورٹ

جمعیتہ کے مبلغ فاضل نوجوان حضرت مولانا حافظ محمد یوسف صاحب نے ۱۵ اپریل میں تقریباً بیس مقامات کا دورہ کیا۔ ہر جگہ پر لوگوں نے مولانا کے پر اثر خطابات سے کافی فائدہ اٹھایا۔ خصوصاً فوجی کالونی نزد سانگھڑ شہر میں مولانا کا جو آٹھ دن کا دورہ ہوا بہت ہی کامیاب رہا۔ کیونکہ اس کالونی میں اکثر تعلیم یافتہ طبقہ آباد ہے۔ اور بات کو سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ فاضل نوجوان کے پر اثر خطابات سے پوری کالونی جمعیتہ کی آواز سے گونج اٹھی اور ہر جگہ پر جمعیتہ کا چرچا ہونے لگا اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ لوگوں کی طرف سے جمعیتہ کے متعلق جو اعتراضات کئے گئے۔ فاضل نوجوان نے خوش اسلوبی کے ساتھ مدلل اور مسکت جوابات دیئے۔ اور لوگوں کو پوری طرح مطمئن کیا۔ اور باقی مقامات پر بھی لوگوں نے کافی دلچسپی لی۔ عورتوں اور بچوں تک لوگ تقاریر میں شرکت کرتے رہے۔ نیز جمعیتہ کی ماہانہ میٹنگ (جو کہ بڑی پابندی سے ہو رہی ہے) سانگھڑ شہر میں ہوئی اور پورے ضلع سے نمائندگان جمعیتہ نے پورے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ تقریباً تمام شاخوں سے نمائندے پہنچے ہوئے تھے۔ اور اپنی شاخ کی نمائندگی کا حق ادا کر رہے تھے۔ اس میٹنگ میں بھی اچھی خاصی دلچسپی رہی۔ مولانا محمد یوسف صاحب مبلغ ضلع کی رپورٹ کے بعد میٹنگ نے حسب ذیل امور پر غور و خوض کیا۔

(۱) سالانہ کانفرنس اور جگہ کا تعین

(۲) عام لوگوں کی شکایات اور ان کے کاموں کی معاونت کے لئے ضلعی کمیٹی کا قیام

(۳) جناب حاجی حبیب اللہ صاحب اور ان کے ساتھیوں سے جماعت کے لئے سپیکر کی اپیل کی گئی

(۴) ہر ماہ میں مولانا محمد یوسف صاحب مبلغ و ناظم کی رخصت پر غور۔

(۵) ماہانہ چندہ کی توسیع اور اس کے لئے بہتر اقدامات

(۶) آئندہ ماہانہ میٹنگ کی جگہ کا تعین

(۷) محرم الحرام کے بعد پورے ضلع کے بڑے بڑے دیہات میں عام اجلاس۔

میٹنگ بخیر و خوبی ختم ہوئی۔ اور آئندہ میٹنگ جھول میں ۶ جون کو بوقت بارہ بجے ہونا قرار پائی۔ (ناظم دفتر ضلع سانگھڑ)

جمعیتہ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مورخہ ۷ مئی ۱۹۶۵ء تین بجے دفتر جمعیتہ مسلم بازار میں شہری جمعیتہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس قاری عبدالسمیع صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کے بعد شیخ محمد رفیق ناظم شہری جمعیتہ نے ایجنڈا کے مطابق سب سے پہلے ماہ اپریل کی آمد و خرچ کا حساب پیش کیا۔ بعد میں جمعیتہ کی تنظیم جدید کے سلسلہ میں اہم مشورے ہوئے۔ اور مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

(۱) شہری جمعیتہ کی طرف سے ہر جمعہ کو بعد نماز عصر جمعیتہ کے دارالمطالعہ کے سامنے ہفتہ وار اجلاس ہوگا۔ جس میں درس قرآن مجید اور ایک تقریر ہوگی۔ پہلا اجلاس ۱۴ مئی کو ہوگا اور درس قرآن قاری عبدالسمیع صاحب دینگے

(۲) شہری جمعیتہ ہر ہفتے شام کو مختلف محلوں میں باری باری اجلاس کریگی۔

(۳) شہری جمعیتہ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ کی ۹-۱۰-۱۱ تاریخ کو ایک عظیم الشان سیرت کانفرنس منعقد کرے گی۔ جس میں ملک کے مشہور و معروف علماء کرام کو شرکت کی دعوت دے گی۔

کانفرنس کا مفصل پروگرام عنقریب شائع کیا جائے گا۔ جس میں علماء کرام کے نام شامل ہوں گے۔

(۴) شہری جمعیتہ مرکزی جمعیتہ کو ماہانہ بیس روپے امداد دے گی۔ (محمد صادق)

ناظم اعلیٰ ضلع سانگھڑ کی سرگرمیاں

جمعہ ۷ مئی ۱۹۶۵ء کو حضرت مولانا محمد یوسف ضلعی دورہ کے سلسلہ میں ٹنڈو آدم تشریف لائے۔ الحمد للہ حافظ عبدالغفور صاحب جعفری سالار ضلع نے چند رفقاء کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ اور نماز جمعہ جامع مسجد جمن شاہ میں ادا کی۔ جہاں مولانا نے قبل نماز جمعہ تقریر فرمائی جس میں صحابہ کرام کے مناقب بیان فرمائے۔ عوام سے جمعیتہ علماء اسلام سے تعاون کرنے کی اپیل بھی کی۔ چند دوستوں کے اصرار پر مولانا کو عشاء کے بعد پھر خطاب کرنے کے لئے روک لیا گیا۔ چنانچہ بعد نماز عشاء تقریباً ۱½ گھنٹہ بڑی بصیرت افروز تقریر سے سامعین مستفیض فرمایا۔ مجمع کافی تھا۔ اور الحمد للہ عوام نے دینی جذبہ کے ساتھ مولانا کی تقریر سنی۔ اور صبح کو بعد نماز فجر ۸ مئی مین مسجد میں مولانا درس قرآن دینے کے بعد واپس شہداد پور تشریف لے گئے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ جس دن سے مولانا محمد یوسف صاحب نے اس دین حقہ کی تبلیغ کا بار اٹھایا ہے ضلع سانگھڑ میں جمعیتہ کا کام کافی ترقی پر ہے۔ اللہ تعالےٰ فاضل نوجوان کو زیادہ ہمت و خلوص عطا فرمائے۔ اور عوام کو علماء حق کی اس جماعت سے مل کر دین کی خدمت کی توفیق بخشے۔

(محمد عرفان قادری ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ)

ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام بھریا روڈ کا کامیاب دورہ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام بھریا روڈ نے بروز بدھ ۵ مئی مضافات بھریا روڈ اور کنڈیارو کا دورہ کیا۔ اور ایک جلسہ میں تقریر کی۔ بعد میں جمعیتہ علماء اسلام کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

(۱) امیر۔ چودھری محمد خان صاحب (قائمی)

(۲) نائب امیر۔ میاں محمد اشرف خان صاحب

(۳) ناظم۔ حبیب اللہ صاحب بروہی

(۴) خازن۔ مولانا نصیر الدین صاحب

بستی نور محمد صاحب بروہی کھکری

(۱) امیر۔ نور محمد صاحب محمد حسنی

(۲) ناظم۔ میاں احمد الدین ״

(۳) خازن۔ محمد عمر الدین انور

(احقر) احمد علی ناظم مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم مدنیہ دفتر مدرسہ مدنیہ بھریا روڈ)

مبلغ تحفظ ختم نبوت کا دورہ

(۱) بروز ہفتہ ۸ مئی کو مولانا نور محمد صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت اٹھراء شہر میں تشریف لائے۔ بعد نماز عشاء تقریر فرمائی۔ توحید، رسالت، صحابہ کرام و اولیاء اللہ کا بیان فرمایا۔ اور خاص کر مسئلہ ختم نبوت، دیوبند حضرات کا عقیدہ اور فرقہ باطلہ کی تردید فرمائی۔

مبلغ جمعیتہ علماء اسلام کا دورہ

بروز اتوار ۹ مئی کو حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اختر مبلغ جمعیتہ علماء اسلام تشریف لائے۔ اور تمام جماعتی دوستوں سے ملاقات کی۔ خاص کر مولانا محمد امین صاحب کے والد حکیم مولوی فخر الدین مرحوم کی تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم کا درس دیا۔ اور تمام دوستوں کو جماعت میں زور شور سے کام کرنے کا زور دیا۔

(مستری علی محمد ناظم جمعیتہ علماء اسلام اٹھراء تحصیل نوشاب ضلع سرگودھا)

جمعیتہ طلباء اسلام جھنگ صدر کا انتخاب

جمعیتہ طلباء اسلام مدرسۃ العلوم الشرعیہ جھنگ صدر کا انتخابی اجلاس زیر صدارت محمد شریف صاحب مدرس مدرسہ ہذا ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا:

محمد شریف صاحب صدر۔ نائب صدر حافظ علیم الدین صاحب۔ ناظم اعلیٰ عبیدالرحمٰن صاحب نائب ناظم۔ حافظ حفیظ الرحمٰن (۵) خازن حافظ رئیس الرحمٰن صاحب۔ محاسب۔ حافظ عبدالرحمٰن صاحب۔

সাপ্তাহিক PHONE No. 67715
তরজুমানেইসলাম
লাহোর
WEEKLY
TARJUMAN-E-ISLAM
REGD. L. No. 7132
LAHORE
Price 12 Paisa
شمارہ نمبر ۲
۱۹ر محرم الحرام ۱۳۸۵ھ
۲۱ر مئی ۱۹۶۵ء
جلد نمبر ۸

بقیہ فضائل عاشورہ

آدم علیہ السلام کی توبہ عاشورہ کے دن قبول فرمائی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش عاشورہ کے دن معاف فرمائی۔ عیسیٰ علیہ السلام پیدا عاشورہ کے دن ہوئے۔ اور قیامت عاشورہ کے دن برپا ہوگی۔

دوسری روایت

ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ نبویؐ میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ اللہ نے روزِ عاشورہ عطا فرما کر ہم کو فضیلت بخشی ہے ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے آسمانوں کو عاشورہ کے دن پیدا کیا، اور زمین کو بھی اسی طرح عاشورہ کے دن پیدا کیا اور پہاڑوں کو اسی طرح ستاروں کو عاشورہ کے دن پیدا کیا۔ عرش اور اسی طرح کرسی کو عاشورہ کے دن پیدا کیا۔ جبرئیل اور اسی طرح ملائکہ کو عاشورہ کے دن پیدا کیا۔ آدمؑ کو عاشورہ کے دن پیدا کیا۔ ابراہیم علیہ السلام عاشورہ کے دن پیدا ہوئے۔ اللہ نے ان کو (آگ سے) نجات عاشورہ کے دن دی ان کے بیٹے اسماعیلؑ کا فدیہ عاشورہ کے دن دیا۔ فرعون کو عاشورہ کے دن ڈبویا ادریسؑ کو عاشورہ کے دن اٹھایا۔ ایوب علیہ السلام کے دکھ کو عاشورہ کے دن دور کیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو عاشورہ کے دن اٹھایا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش عاشورہ کے دن ہوئی۔ آدم علیہ السلام کی توبہ عاشورہ کے دن قبول ہوئی۔ داؤد علیہ السلام کی لغزش عاشورہ کے دن معاف ہوئی۔ سلیمان علیہ السلام کو (جن وانس کی) حکومت عاشورہ کے دن عطا کی۔ تو دعرش پر تمکن عاشورہ کے دن ہوا قیامت عاشورہ کے دن ہوگی۔ آسمان سے سب سے پہلی بارش عاشورہ کے دن ہوئی۔ سب سے پہلی رحمت عاشورہ کے دن اتری

عاشورہ کے دن اعمال کا اجر

جس نے عاشورہ کے دن غسل کیا۔ مرض الموت کے علاوہ وہ کسی بیماری میں مبتلا نہیں ہوگا۔ جس نے عاشورہ کے دن سرمہ لگایا۔ اس کی آنکھ سال بھر نہیں دکھے گی۔ جس نے عاشورہ کے دن کسی بیمار کی عیادت کی۔ گویا اس نے تمام اولادِ آدم کی عیادت کی۔ جس نے عاشورہ کے دن ایک گھونٹ پانی پلایا۔ گویا اس نے لمحہ بھر اللہ کی نافرمانی نہیں کی۔ جس نے عاشورہ کے دن چار رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھی۔ اللہ اس کے پچاس برس گزشتہ کے اور پچاس برس آئندہ کے گناہ معاف کردیگا اور ملاءِ اعلیٰ میں اس کے لئے نور کے ہزار محل بنائے گا۔

ایک اور حدیث میں چار رکعتیں دو سلاموں کے ساتھ آئی ہیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورہ اذا زلزلت اور سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص ایک ایک بار اور نماز سے فراغت کے بعد ستر بار درود شریف۔

بزرگانِ محترم !

عاشورہ محرم کی فضیلت شروع دن سے چلی آتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھی اسی دن شرف شہادت عطا فرما کر ان کے شرف و عظمت میں اضافہ فرمایا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا اپنے نبی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ پر خصوصی احسان ہے۔ کہ ان کی شہادت کے لئے ایسا دن منتخب فرمایا۔ جو شرف و عظمت جلالتِ قدر اور بزرگی میں سب دنوں سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ اور گذشتہ امتیں بھی جس دن کی قدر و منزلت کرتی ہیں۔ شہادت بجائے خود بڑی عظمت اور جلالت شان کی چیز ہے۔ اور مسلمان کا مقصود و مطلوب ہے

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

لیکن جب اس کے ساتھ عاشورہ کی عظمت بھی شریک ہوجائے۔ تو سونے پر سہاگہ سے کم نہیں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نعمت کے حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلائے اور عاشورہ کے دن کی نعمتوں سے بہرہ ور ہونے کی سعادت نصیب فرمائے۔

قاہرہ مصر میں علمائے اسلام کی بین الاقوامی کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ داروں کو دعوت

گذشتہ سال مصر کے جامعہ ازہر نے اسلامی تحقیقات کے لئے پچاس ملکوں کے علماء اسلام کو دعوت دے کر عظیم الشان اسلامی کانفرنس کی تھی۔ اس سال بھی بین الاقوامی سطح پر دوسری اسلامی کانفرنس جامعہ ازہر مصر کی دعوت پر قاہرہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس کے اجلاس ۱۲ر مئی سے ۲۳ر مئی تک مسلسل جاری رہیں گے۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے عہدہ داروں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کو شیخ الجامعہ کی طرف سے تار کے ذریعہ دعوت دی گئی ہے۔ چنانچہ ہر دو حضرات نے دعوت قبول کرکے مصری سفارتخانہ کراچی کو بذریعہ تار مطلع کردیا ہے۔

آج عالم اسلام جن نازک حالات سے دوچار ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس عالمی اسلامی کانفرنس کو حالات و مشکلات کو آسان کرنے کا سبب بنا دے۔ آمین ! ہر دو حضرات واپسی پر حرمین شریفین اور عمرہ کا شرف حاصل کریں گے

جامعہ عربیہ رشیدیہ بھکر میں جمعیۃ الطلباء کا قیام

عہدیداران مندرجہ ذیل ہیں (۱) صدر حافظ اعجاز علی صاحب (۲) نائب صدر مفتی بشیر احمد صاحب (۳) ناظم اعلیٰ محمد اقبال (۴) ناظم شعبہ نشر و اشاعت۔ قاضی عبدالخالق صاحب

صوبائی اسمبلی میں مولانا غلام غوث صاحب کی تقریر

اپوزیشن پارٹی کی بے وجہ پریشانی

۱۲ جنوری ۶۵ء کو صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان میں ضمنی بجٹ پر تقریریں ہو رہی تھیں مگر اپوزیشن کے معزز ممبر حضرات بجائے بجٹ کے صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں اپنی بھڑاس نکالتے رہے۔ ان تقاریر میں انہوں نے تین قسم کی باتیں یہ بھی کہیں۔

۱۔ اگر اس ملک میں آئینی انقلاب کے راستے مسدود ہو گئے تو لوگ غیر آئینی طریقوں سے انقلاب لانے کے لئے سوچیں گے۔

۲۔ حکومت نے فلاں جگہ گولی چلائی مگر کشمیر میں نہیں چلاتی۔ اور فلاں جگہ کو نہیں لیتی۔

۳۔ صدارتی انتخابات میں یکطرفہ دھاندلیوں کا الزام اور دوسرے فریق پر سخت الفاظ میں تنقید۔

ان باتوں سے تین طرح کے برے اثرات پیدا ہو سکتے ہیں۔

(الف) بے ضرورت باہمی سرپھٹول اور تلخیوں کا تازہ ہوتے رہنا

(ب) عوام میں غیر آئینی طریقہ سے . . . . . . انقلاب لانے کا تصور جس سے ملک خانہ جنگی کی خطرناکیوں سے دوچار ہو سکتا ہے۔

(ج) کشمیر وغیرہ مسائل میں پاکستانی حکومت کی کمزوری کا دشمنوں کے سامنے ظاہر ہونا۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے اپنی تقریر میں جہاں ہزارہ سے حکومت کی بے اعتنائی اور وہاں کی ضروریات کا ذکر کیا وہاں اپنی تقریر میں ایک محب وطن پاکستانی کی حیثیت سے ان باتوں کے بارہ میں بھی اظہار خیال کیا۔

آپ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ عوام نے جو فیصلہ کرنا تھا کر دیا۔ اب تلخیوں کو یاد کرنا ملکی مفادات کے لئے کسی طرح مفید نہیں ہو سکتا۔ دھاندلیاں ہوئیں مگر بی ڈی کے انتخابات میں ہوئیں اور اتنی ہوئیں کہ خدا کی پناہ۔ اور یہ دھاندلیاں جس کا بس چلا اس نے کیں۔ اس میں آپ نے متعدد مثالوں کا ذکر کیا۔ البتہ صدارتی انتخاب میں دھاندلیوں کی گنجائش کم تھی۔ بی ڈی کا الیکشن ہی ایوب خان اور فاطمہ جناح کے نام سے لڑا گیا تھا۔ طریق انتخاب کے بارے میں چودھری محمد علی تک نے اظہار اطمینان کر دیا تھا۔ اس میں ووٹروں پر کیا دباؤ پڑ سکتا تھا اور اگر کوئی دباؤ تھا تو سچی بات یہ ہے کہ اپوزیشن پارٹی کا زیادہ تھا۔ عوام اتنے مرعوب کر دئے گئے تھے کہ اپوزیشن کے خلاف تقریر کرنا مشکل سمجھا جاتا تھا۔ اور بالفرض اگر سرکاری دباؤ تھا بھی تو اندر چرخی لگاتے وقت خدا تعالیٰ کے سوا کون دیکھتا تھا۔

پروپگنڈا اور افواہوں کا یہ حال تھا۔ کہ صدر صاحب کے بھاگنے کے لئے تین ہوائی جہازوں کے تیار رہنے کا چرچا کیا گیا۔ بلکہ اسمبلی کے ایک ذمہ دار ممبر نے خود میرے سامنے کہا کہ تیس آدمیوں کی فہرست بن چکی ہے جن کو قتل کر دیا جائے گا اس میں صدر ایوب خان کا بھی نام ہے۔ میں ان معزز ممبر کا نام نہ لوں گا مگر یہ میرے سامنے کی بات ہے ــــ ہزارہ کے سلسلہ میں مالشی اور پالشی مردہ باد کے نعرے لگا۔ اگر اہل ہزارہ کی دل شکنی کی گئی جس کی وجہ سے ہزارہ کی فضا پر اثر پڑا۔ اگر سرکاری دباؤ بعض مقامات پر پڑا بھی ہو پھر بھی پچاس ہزار ممبران بی ڈی کو بددیانت نہیں کہا جا سکتا۔

مولانا نے تقریر جاری رکھتے ہوئے یہ بھی فرمایا۔ کہ اگرچہ میں اس کا قائل نہیں ہوں کہ دشمن زیادہ طاقت . . رکھنے کی وجہ سے ہم پر فتح پا سکتا ہے۔ اس لئے کہ مسلمان موت سے پیار کرتا ہے اس کے سامنے مرنے کے بعد بھی

(باقی صـ پر)

یہ فساد و نفاق کیوں؟

ذرا غور کیجئے

صدارتی انتخاب کے بعد، کراچی میں دو تین دن تک جو شر و فساد برپا رہا ہے، اس سے ہر مسلمان اور ہر پاکستانی کا سر شرم سے جھک جانا چاہیئے۔ جس بے باکانہ اور بے رحمانہ طریقہ پر ایک دوسرے کو جانی اور مالی نقصان پہنچایا گیا ہے اس سے ہر دردمند انسان دل گیر اور متاسف ہوا ہے۔ اس قسم کے واقعات نہایت ہی غیر صحت مندانہ سیاسی ذہنیت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس طرح ملک میں شریف طبقے پسپا ہوتے ہیں اور غنڈہ عناصر ابھر آتے دچھا جاتے ہیں۔

سیاسی اختلافات کے یہ معنٰی ہرگز نہیں ہیں کہ مستقل طور پر، دو نزاعی گروپ عوام میں قائم ہو جائیں اور وہ باہم ایک دوسرے کے نقصان و ہلاکت کے درپے رہیں۔ ہم مسلمان ہیں اور ہمارا مذہبی اتحاد ہر قسم کے اختلافات و نزاعات سے بالا اور برتر چیز ہے۔ ہمیں بہرحال مسلمان کی حیثیت سے باہم ناقابل تقسیم ارتباط کے ساتھ پیوستہ رہنا چاہیئے۔

یہ دراصل اسلام سے بُعد و دوری کا ہی نتیجہ ہے کہ ہم محض انتخاب کے مسائل و نتائج پر ایک دوسرے کے ساتھ سر پھٹول کرتے ہیں۔ ہماری ساری بیماریاں اور سارے نزاعات اسلام سے روز افزوں غفلت و کوتاہی کا نتیجہ ہیں۔ ہمارے کرتا دھرتاؤں میں اگر عقل و ہوش کا شمہ بھر بھی موجود ہے تو انہیں اندازہ کرنا چاہیئے کہ وہ سیاست کے نام پر مسلمان عوام کو کس خوفناک گڑھے کی طرف لیجا رہے ہیں۔ سیاسی اغراض کی خاطر اسلام کو پس پشت ڈال کر، عوام میں جس قسم کی بھی قیادت قائم کی جائے گی۔ اس سے انتشار، افتراق اور خون و خرابہ کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اسی برصغیر پاک و ہند کی دو سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ اگر مسلمانوں میں دینی رہنمائی، دینی احساسات اور دینی جذبہ غالب رہا ہے تو ان میں فساد و افتراق کی ایک چنگاری بھی داخل نہیں ہو سکی۔ جہاد بالاکوٹ سے لے کر تحریک خلافت تک کی تاریخ اس صورتحال کی واضح شہادت ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقے اور طبقے، بنیان مرصوص بنے رہے۔ خود تحریک پاکستان پر جب اسلامیت کا رنگ چڑھا گیا تو پورے برصغیر کے مسلمان ایک جھنڈے تلے آ گئے تھے۔ لیکن جب بھی غیر دینی بنیادوں پر مسلمانوں میں سیاست کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے بطن سے شر و فساد نے جنم لیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی ملی وحدت کی اساس، صرف دین ہے۔ دین کو الگ کر کے آپ سیاست کا جو بھی کھیل کھیلیں گے۔ یہ وحدت قائم نہیں رہ سکتی۔

اس وحدت کو دینی احکام میں ضرورت و مصلحت کی خاطر تبدیلی کے نظریہ نے بھی سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اب گویا مسلمان، اسلام کے نام پر اور اس کے قیام کی خاطر ہی ایک دوسرے کے مدمقابل اور دشمن بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں

صدارتی انتخابات سے قبل جو فسادات برپا ہوئے اور اس کے بعد، کراچی میں اب جو کچھ ہوا، یہ دین سے ہٹ کر اور دین کو چھوڑ کر سیاسی روش اختیار کرنے کا نتیجہ ہے۔ اور مستقبل کے لئے ایک تنبیہ ہے۔ اگر اب بھی سمجھنے اور سوچنے کی صلاحیت سلب نہیں ہو گئی ہے تو یاد رکھنا چاہیئے کہ ملک کا بھلا، اور عافیت اسی میں ہے۔ کہ اپنے تمام کاموں کی بنیاد اسلام پر رکھی جائے۔ اسلام کو کلیتًہ اختیار کر کے ہی ہم جداگانہ علاقائی احساسات، اور گروہ بندانہ تلخ جذبات پر قابو پا سکتے ہیں پاکستان بھر میں قدر مشترک صرف اسلام ہے، ابھی تک اس سے روگردانی کی بھرپور جسارت پیدا نہیں ہوئی ہے۔ اسی لئے بعض لوگوں نے انحراف کی یہ راہ نکالی ہے کہ ضرورت و مصلحت کے لئے اسلامی اصول تبدیل یا ترک کئے جا سکتے ہیں ؛ لیکن ابھی تک اس ضلالت کو قبول عام حاصل نہیں ہوا ہے۔ اس لئے وقت ہے اور مہلت ہے کہ اصل اسلام کو قائم کر کے، تمام شر و فساد اور انحراف کی قوتوں کا قلع قمع کر دیا جائے اسلام گریز طاقتوں کو یہ موقعہ نہ دیا جائے کہ وہ ملک کی بے دینی سے فائدہ اٹھا کر پاکستان کو انتشار و افراتفری میں مبتلا کر دیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر اصل اسلام کو غلبہ حاصل ہو جائے، تو عوام جن مشکلات جن بدعنوانیوں اور جن محرومیوں کے شاکی ہیں۔ ان کا ازالہ نہایت آسانی سے ممکن ہو جائے گا۔

ہماری معاشرت کا سب سے بڑا ناسور غیر اسلامیت ہے۔ بددینی کے فروغ نے ہمارے اندر ایسے گروہ پیدا کر دئے ہیں جن کے پیش نظر اپنے ذاتی اور حزبی مفاد کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اور وہ اس کی خاطر، ہر خطرناک سے خطرناک قدم اٹھا سکتے ہیں۔ دین سے بے تعلقی نے ہی ہمارے اندر، ایسے دولت مندوں کا طبقہ پیدا کیا۔ جو جائز و ناجائز کی تمیز کے بغیر، اور عوام کی تنگی و عسرت کا احساس کئے بغیر، ہر حال سے دولت کمانے بلکہ سمیٹنے میں مصروف ہیں۔

دین سے دوری نے ہی ایسے افراد اور ٹولیاں پیدا کیں، جن کا شیوہ شریف و بے گناہ لوگوں پر ظلم و ستم کرنا اور فائدہ حاصل کرنا ہے مسلمانوں میں غنڈہ گردی کرنے والا عنصر، فسق و فجور کے گوشوں سے ہی نکلا ہے۔

دین سے علیٰحدگی نے ہی ہمارے ہاں ایسے سیاستدان پیدا کئے جن کے طور و طریق اپنے حریفوں کے خلاف ہر قسم کے کذب و افترا کے حامل ہیں۔

اور دین سے فرار نے ہی ہمارے اندر ایسے برخود غلط لوگوں کو ابھرنے کا موقعہ دیا، جن کے نزدیک اپنے مقاصد کی خاطر، حرام کو حلال، جائز کو ناجائز قرار دینا اور دینی اصولوں میں تبدیلی روا رکھنا صحیح ہے۔

چنانچہ ان تمام چیزوں کا ہی نتیجہ ہے کہ مسلمان عوام کے لئے اسلامی اصولوں اسلامی اخلاق۔ اور اسلامی اقدار کا پاس رکھنا اتنا ضروری نہیں رہا ہے، جتنا اس قسم کی گروہ بندیوں میں اشتراک اور اس طرح کے افراد سے وابستگی و عقیدت کا پاس ہے۔ اور کتنے رنج و ندامت کا مقام ہے کہ ایک مسلمان کا ہاتھ، اپنے ہی مسلمان بھائی کے گلے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس کی املاک کو آگ لگا رہا ہے، اس کی آبرو کو خاک میں ملانے کا جتن کر رہا ہے۔ یہ قہر الٰہی کو دعوت دینا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

ابھی وقت ہے کہ اپنے اپنے کردار کا جائزہ لے کر ان تمام کوتاہیوں کو دور کر دیا جائے جن کی بنا پر ہم اسلام سے دور ہو گئے ہیں۔ ورنہ

"حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں"

(ک)

۴۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام — لاہور

جمعہ — ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۶۵ء

حقیقت پسندی کے تقاضے اور موجودہ صورت حال

بنیادی جمہوریتوں کے نظام کے بارے میں، خواہ کچھ بھی کہا جائے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اس نظام کو اگر بلا کسی مداخلت واثر اندازی کے بڑھنے کا موقع دیا جائے، تو ابتدائی سطح پر، چھوٹے چھوٹے عوامی حلقوں کی نمائندگی کرنے والے، اچھے کردار، اور صحیح نظریات کے افراد منتخب ہوسکتے ہیں۔ اور یہ منتخب ارکان آگے کی سطحوں پر بھی اہل افراد کو اپنے ووٹوں سے منتخب کرنے کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔ لیکن اس نظام کی تمام تر افادیت صرف اس بات پر منحصر تھی کہ اس میں شروع سے آخر تک جماعتی سیاست کو دخل انداز نہ ہونے دیا جاتا۔ اور خالص عوامی سطح پر ذاتی اہلیت وصلاحیت اور بلندکرداری کی صفات کے حامل افراد منتخب کئے جاتے۔ غالباً اس نظام کی تشکیل کے وقت یہ ہی مفروضہ پیش نظر تھا کہ آئندہ مملکت میں، سیاسی جماعتیں قائم نہیں ہوں گی۔ مارشل لاء سے قبل سیاسی جماعتوں نے اپنے جس قسم کے کردار کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس کی بناء پر اس قسم کی گروہ بندیوں پر سے اعتماد اٹھ چکا تھا اور مارشل لاء کے دوران ایک خاص مدت تک ملک سیاسی جماعتوں سے خالی رہا۔ اس لئے یہ تصور اور مستحکم ہوگیا تھا کہ یہاں، غیر جماعتی بنیادوں پر سیاسی نظم قائم کیا جائے۔ لیکن مارشل لاء کے خاتمہ کے بعد جیسے ہی دستوری دور بحال ہوا، سیاسی جماعتیں بننا اور زندہ ہونا شروع ہوگئیں۔ اب بنیادی جمہوریتوں کا نظام اپنے حقیقی مقصد وافادیت کے بجائے محض اقتدار تک پہنچنے کا ایک ذریعہ بن کر رہ گیا۔ چنانچہ تمام سیاسی جماعتوں وحریف گروہوں نے، بنیادی جمہوریتوں کے حالیہ انتخاب میں محض اسی نقطۂ نگاہ سے حصہ لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بیشتر مقامات پر اہل تر اور زیادہ صلاحیت وبہتر کردار رکھنے والے افراد، نمائندگی کے لئے آگے ہی نہیں آئے یا آئے تو ٹھہر نہ سکے یا کامیاب نہ ہوسکے۔ انتخابات کے موقعہ پر اور تمام امور تو نظرانداز کردئے گئے تھے، صرف یہ ہی سوال اور شرط سامنے رکھی جاتی رہی کہ منتخب ہو کر اپنا ووٹ کسے دوگے۔ جو لوگ اس مشروط صورت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھے وہ علیحدہ ہٹ گئے۔ اور جو لوگ موقعہ شناس تھے انہوں نے جہاں عوام کا جیسا دباؤ اور مطالبہ دیکھا اسی کے مطابق ہاں کردی۔ اور اپنے اپنے حلقوں میں کامیابی حاصل کرلی۔ ظاہر ہے کہ اس طرح اس نظام کی افادیت بہت بڑی حد تک کم ہوگئی۔

عوامی نفسیات کچھ ایسی ہے کہ خواہ کوئی چیز کتنی ہی مفید کیوں نہ ہو اگر وقت کے چلن کے مطابق نہیں تو وہ اسے پوری طرح قبول نہیں کرتے۔ بنیادی جمہوریتوں کے نظام کے بارے میں بھی کچھ اسی قسم کی ذہنیت کا اظہار ہوا ہے۔ پھر سیاسی جماعتوں کی دخل اندازی اور حزب اقتدار اور متحدہ حزب اختلاف کی ہنگامہ خیز، حریفانہ وغیر ذمہ دارانہ سیاسی حرب وآویزش نے اس نظام کو بڑا ہی آلودہ وملوث کردیا۔ تاہم اس نظام کا یہ افادی پہلو اپنی جگہ موجود ہے کہ اس کے ذریعہ اگر عوام چاہیں تو بغیر کسی دباؤ کے اپنے اپنے حلقوں سے بہتر آدمی منتخب کرسکتے ہیں لیکن اس کے باوجود معروف جمہوری اقدار کا بہرحال یہ تقاضا ہے کہ ملک کا اعلیٰ ترین بااختیار ادارہ عوام کے براہ راست اعتماد کا حاصل ہو اور جب تک اس نظام میں کسی ایسی شق کا اضافہ نہیں ہوجاتا جو عوام سے براہ راست حاصل کردہ اعتماد کی مظہر ہو، اس وقت تک مستقبل میں اس نظام کی افادیت وکلی استحکام کا یقین نہیں کیا جاسکتا۔

مغربی طرز کے سیاسی نظام، براہ راست انتخابات اور پارلیمنٹری سسٹم کی جمہوری حیثیت خواہ کچھ بھی ہو لیکن مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام کے بقاء واستحکام کا یہ بہت بڑا ذریعہ ثابت ہوئے ہیں۔ برطانیہ اور امریکہ میں یہ نظام اپنی کامل شکل میں قائم ہے، اور ان دونوں ملکوں میں سرمایہ داری بھی اپنے پورے غلبہ کے ساتھ موجود ہے۔ بھارت میں بھی اس نظام کو قیام کا موقعہ ملا ہوا ہے اور اس کی بدولت بھارت کا قدیم دولت مند "دبنیا" آج بھی وہاں کی پیداوار اور دولت پر پوری طرح چھایا ہوا ہے۔ پھر اس نظام کا سب سے بڑا کمزور اخلاقی پہلو یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعہ آپ اصول وصداقت دائمی حیثیت میں قائم نہیں کرسکتے، ہر بات ہر نظریہ ہر قانون، محض کثرت آراء کی منظوری کا تابع بن کر رہ جاتا ہے۔ ایک رائے کے اضافے سے آپ حق کی جگہ باطل اور باطل کی جگہ حق کو نافذ کرسکتے ہیں۔ رائے عامہ کو ہیجان میں لاکر، ہر بری، بھلی بات کو منوایا جاسکتا ہے برطانوی یا امریکی جمہوریت کا نظام، اپنے استحکام فروغ، بقاء اور ارتقا کے لئے سیکولرزم (لادینیت) کا محتاج، اس سے جدا کرکے اگر اسے نافذ کیا جائے گا تو اس میں متعدد رخنے پڑ جائیں گے۔ اور اس ملک کے سیاسی نظام میں ہرگز استحکام پیدا نہیں ہوسکتا۔ اسلامی نظام کے قیام کے لئے یہ ملوکیت و آمریت سے زیادہ ضرررساں اور مہلک ثابت ہوسکتا ہے۔ اس صورت میں، ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ برطانوی پارلیمنٹری جمہوری نظام یا امریکی صدارتی جمہوری نظام پر اصرار ونزاع کے بجائے اسلامی نظام شورائیت کو اختیار کیا جائے۔ اور عہد حاضر کی صحیح جمہوری اقدار کو اس کے ساتھ ہم آہنگ بنایا جائے۔

اگر فیلڈ مارشل صدر محمد ایوب خاں اور ان کے رفقاء کار ہمارا مشورہ مانیں تو ہم یہ عرض کریں گے کہ وہ حزب اقتدار اور متحدہ حزب اختلاف میں سے سنجیدہ افراد منتخب کرکے نیز ملک میں سے ان دونوں سے غیر متعلق لیکن اہل وقابل افراد لے کر، اس تناسب کے ساتھ ایک کمیشن مقرر کریں اور اس میں کم از کم نصف تعداد، اسلامی علوم کے ماہر وقابل اعتماد ارکان

(باقی آگے)

کی بھی شامل ہو اور بقیہ نصف جدید قانونی و دستوری ماہرین کی رہو، جو پاکستان میں موجودہ رائج نظام میں اس طرح کی اصلاحات مرتب کریں - جن سے موجودہ دستور و نظام کی مطلوبہ افادیت بھی باقی رہے - عہد حاضر کے جمہوری تقاضوں کو بھی پورا کیا جا سکے - اور اسلام کے اصولی قرآن و سنت کو بھی غلبہ حاصل ہو جائے - تاکہ ملک میں برپا وہ تنازع ختم ہو جائے جو موجودہ آئین و نظام کے حامیوں و مخالفین میں پایا جاتا ہے اور روز بروز شدید ہو رہا ہے -

صدارتی انتخاب کے نتائج جو سامنے آئے ہیں ان کا بھی یہ تقاضا ہے کہ اس قسم کے تغیر کی جلد از جلد کوشش کی جائے - اس لئے کہ اگر عوام کے اسی ہزار نمائندوں میں سے پچاس ہزار نمائندوں کی رائے موجودہ نظام کی تصویب میں ہے، تو تیس ہزار کی رائے ناموافقت میں آئی ہے - پھر یہ دعویٰ بھی محل نظر ہے کہ پچاس ہزار کی جو رائے، صدر کے حق میں آئی ہے وہ اس پورے نظام و دستور کی حمایت کا درجہ رکھتی ہے بلکہ یہ رائے بھی زیادہ تر ان وعدوں کی بناء پر حاصل ہوئی ہے جو تعارفی اجلاسوں اور عوامی جلسوں میں بہتوں کے آئینی سوالات و استفسارات پر صدر محترم نے فرمائے -

ملک و ملت کے لئے یہ بڑا ہی نازک مرحلہ ہے - اختلافات کی جو خلیج پیدا ہو گئی ہے، اسے پاٹنا نہایت ضروری ہے - یہ بات قطعی غیر دانشمندانہ اور ملک کے عظیم مفاد کے خلاف ہوگی کہ عوام کو دو نہایت ہی بعید، متضاد، متخالف و متصادم نظریات کے کیمپوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ملک میں دو ایسی قیادتیں و تحریکیں نشو و نما پاتی رہیں جن کے اندر کوئی ایک بھی قدر مشترک نہ پائی جائے اور جن میں ہر ایک کے بقاء و کامرانی کا انحصار صرف اس بات پر رہ جائے کہ دوسری تحریک و قیادت کلیتہً نیست و نابود ہو جائے - ان تلخ جذبات کو زیادہ پنپنے کا موقع نہ دیا جائے - بہتر مفاہمت کی راہ اختیار کی جائے جو باوجود جماعتی اختلافات کے سب گروہوں کے لئے یکساں طور پر عزیز و مقصود ہو - اور وطن و ملت کی بنیادی حیثیت کو کوئی چیلنج نہ کرنے پائے -

اس کے لئے اوپر کی سطور میں جو تدبیر و تجویز ہم نے پیش کی ہے، اس پر دونوں فریق بالخصوص حزب اقتدار پہل کر کے سنجیدگی سے غور کرے اور اس پر عملدرآمد کی کوشش کرے تو یہ ملک کے مستقبل کے لئے خوش آئند بات ہوگی - اور ملت مستقبل کے ان خطرات سے محفوظ ہو جائے گی، جن کی کچھ جھلک حال کے ناخوشگوار و غمناک واقعات کی شکل میں ہم سب کے سامنے آچکی ہے - خدارا، ملک کے استحکام و اتحاد کو پارہ پارہ ہونے سے بچائیے - (ک)

تذبذب و اضطراب کی ایک مثال

صدارتی انتخاب کے دوران، عورت کی سربراہی کے مسئلہ پر، مودودی صاحب کے اختیار کردہ مؤقف سے اختلاف کر کے ان کی جماعت کے بعض افراد، جماعت سے علیحدہ ہو گئے ہیں - ان کی اس علیحدگی پر ان کی جماعت کے ہی ایک سابق عالم و امیر مولانا امین احسن صاحب اصلاحی نے ان کی تحسین کی ہے - اور ان کی حق پسندی و جرات مندی پر انہیں مبارکباد دی ہے -

ان علیحدہ ہونے والوں میں دو اصحاب ضلع رحیم یار خان سے تعلق رکھتے ہیں، اور جماعت میں مقتدر پوزیشن کے مالک تھے - ان میں سے ایک صاحب صوبائی اسمبلی کے رکن بھی ہیں - ان دونوں حضرات کا ایک بیان حال ہی میں اخبارات میں شائع ہوا ہے، انہوں نے اصلاحی صاحب کی تحسین و تبریک کو رد کیا ہے کہ وہ تو صرف جماعت کی پالیسی اور طریق کار سے اختلاف کرتے ہوئے علیحدہ ہوئے ہیں، ورنہ جماعت کی اسلام پسندی کو تسلیم کرتے ہیں - ان ہر دو معزز حضرات نے اس بات کی کوئی تصریح نہیں کی کہ جماعت کی وہ کونسی پالیسی اور طریق کار ہے، جس سے انہیں اس حد تک اختلاف ہوا ہے کہ وہ جماعت کو اسلام پسند سمجھتے ہوئے بھی اس سے علیحدہ ہونے پر مجبور ہو گئے -

یہ پالیسی اور طریق کار سے اختلاف کی بات بھی خوب ہے - اور جماعتوں سے علیحدہ ہونے والوں کی ان روایات میں داخل ہے، جن سے ایسے لوگ اپنے ضمیر کو اور اپنے ماحول کو بیک وقت مطمئن کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں - حالانکہ جس جماعت کی پالیسی اور طریق کار ہی غلط ہو جائیں تو پھر اس کے پاس باقی ہی کیا رہ جاتا ہے - طریق کار اور پالیسی ہی سے تو اس منزل کی طرف جماعتیں بڑھتی ہیں جس کا انہیں دعویٰ ہوا کرتا ہے - اور ان کے دعووں کی تصدیق ان کی اختیار کردہ پالیسیوں اور طریق کار سے ہی ہوا کرتی ہے - ایسی بات اگر کسی خاص مقصد کے پیش نظر نہ کہی گئی ہو تو یہ سادہ لوحی اور بھولے پن کی بڑی ہی مایوس کن مثال ہے - ایسے لوگوں کے داخلی تذبذب و نفسیاتی اضطراب کا پتہ دیتی ہے اور اس کشاکشی کی نشاندہی کرتی ہے - جس میں ایک طرف ان کے ضمیر کی پکار اور دوسری طرف ماحول کا مطالبہ ہوتا ہے - شاید غالب نے ایسے ہی موقعوں کے لئے کہا تھا -

ایماں مجھے روکے ہے تو کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ مرے پیچھے ہے، کلیسا مرے آگے!

(ک)

بقیہ: تقریر اسمبلی مولانا غلام غوث

انکار کر رہے ہیں تو مولانا بتاتے کیوں نہیں -

ان ایل ایل بی وکیلوں اور معزز ممبران اسمبلی کو یہ نکتہ سمجھ میں نہیں آسکا کہ ان کے سوا غیر حاضر اپوزیشن ممبران بھی تو ہیں -

ہم حیران ہیں کہ جب اس خبر سے وہ اتنے پریشان تھے اور اس کو اپنی توہین سمجھتے تھے تو جس ممبر نے یہ بات کہی تھی اس کے لئے اس کا اظہار کتنا مضر اور پریشان کن ہوگا - مگر انہوں نے اپنے اس غیر حاضر ساتھی کے نفع و نقصان کا خیال تک نہیں کیا - ہم خوش ہیں کہ چلو ان حاضرین کی صفائی تو ہو گئی -

ہم حضرت مولانا کی اس اخلاقی قوت اور اس کردار کی داد دیتے ہیں کہ باوجود اصرار کے انہوں نے ایک ساتھی ممبر کی پردہ دری نہیں کی -

ہزارہ سے بے اعتنائی

حضرت مولانا نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ کاگان میں لکڑی کا کارخانہ قائم کیا جائے - کاگان کے جنگل کے ۲۲ لاکھ روپے خزانہ میں جمع ہیں - اس پر حکومت نے کوئی توجہ نہیں دی - تناول کے ساٹھ ہزار تناولیوں کو ایک نواب کی خاطر پیسا گیا - ان کے خرمنوں پر مہریں لگا دی گئیں - ان کے غلے کلیانوں میں سڑ گئے پھر ان پر مقدمات بھی چلائے گئے کیا آپ کا قانون کوئی آسمانی وحی ہے جو بدلا نہیں جا سکتا - یہی حال اگرور کا ہے - وہاں ایک خان کو ہزاروں مسلمانوں کے سر پر چڑھا دیا گیا ہے - پہ بلر نے وقت ختم ہو جانے کا آرڈر کر دیا -

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کی مجلس عمومی کا فیصلہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کی مجلس عمومی کے فیصلہ کے مطابق جائزہ کمیٹی کا ایک وفد ضلعی مقامات کا دورہ کرے گا۔ وفد میں یہ حضرات شریک ہوں گے۔ مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی تلمبہ مولانا غلام اللہ صاحب جہانیہ ۔ مولانا محمود اختر صاحب ملتان ۔ شیخ محمد یعقوب ملتان ۔

پروگرام

۱۲ رمضان المبارک، دوپہر وہاڑی ۔ رات بورے والا ۔

۱۳ رمضان المبارک، دوپہر میلسی ۔ رات کہروڑ پکا

۱۴ رمضان المبارک، دوپہر لودھراں ۔ رات شجاع آباد

اس پروگرام کے بعد دوسرا وفد دورہ کرے گا ۔ جس میں یہ حضرات شامل ہوں گے مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی تلمبہ ۔ مولانا سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں شیخ محمد شریف صاحب مخدوم پور پہوڑاں مولانا دوست محمد صاحب خانیوال ۔ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ملتان ۔ شیخ محمد یعقوب ملتان

پروگرام

۲۱ رمضان المبارک ۔ رات مخدوم پور پہوڑاں

۲۲ رمضان المبارک ۔ دوپہر عبدالحکیم ۔ رات تلمبہ

۲۳ رمضان المبارک ۔ دوپہر میاں چنوں ۔ رات خانیوال

۲۴ رمضان المبارک ۔ دوپہر کبیر والا

وفد اپنے پروگرام میں جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت پیش کرے گا ۔ اور جائزہ لے گا کہ ملتان ضلع سے قومی اسمبلی کے لئے کن کن حلقوں سے جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندے کھڑے کئے جائیں ۔ اس سلسلہ میں تمام ماتحت جماعتوں کو پروگرام سے مطلع کر دیا گیا ہے ۔ مقامی احباب کو بھرپور تعاون کرنا چاہیئے ۔ اور اپنے حلقہ میں ارکان بنیادی جمہوریت کو مل کر دینی دعوت پیش کرنا چاہیئے اور علاقائی اجتماعات میں شرکت کی دعوت دینا چاہیئے ۔ ضلع ملتان کے لئے انتخابی بورڈ قائم کر دیا گیا ہے ۔ اس بورڈ میں فی الحال ان حضرات کو شامل کیا گیا ہے ۔ ضلعی دورے کے بعد اس بورڈ میں اضافہ کر دیا جائے گا ۔

ملتان کا انتخابی بورڈ

۱۔ مولانا خدا بخش صاحب صدر انتخابی رہبر کمیٹی ضلع ملتان

۲۔ مولانا عبدالقادر صاحب ناظم

۳۔ سید نیاز احمد شاہ صاحب تلمبہ رکن

۴۔ مولانا محمود اختر صاحب ملتان ۔ رکن

۵۔ مولانا فیض احمد صاحب ملتان ۔ رکن

۶۔ مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ملتان ۔ رکن

۷۔ مولانا سید محمد امین صاحب مخدوم پور پہوڑاں رکن

۸۔ مولانا غلام محمد صاحب جہانیہ ۔ رکن

۹۔ مولانا دوست محمد صاحب خانیوال رکن

۱۰۔ شیخ محمد شریف صاحب مخدوم پور پہوڑاں رکن

۱۱۔ مولانا محمد احسن صاحب حافظ والا تحصیل شجاع آباد ۔ رکن

۱۲۔ شیخ محمد یعقوب صاحب ملتان رکن

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کا مطالبہ

۱۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کو فوراً ختم کئے جائیں ۔ اور ملک میں قرآن و سنت کے مطابق شرعی قوانین نافذ کئے جائیں ۔ نیز اسلامی مشاورتی کونسل میں علماء حق کو غالب نمائندگی دی جائے ۔

۲۔ یہ اجلاس ملک میں اشیاء صرف کی گرانی پر اظہار تشویش کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ گرانی کو دور کرے اور ملک کے اقتصادی اور معاشی مسائل کو حل کرنے کے لئے مؤثر کارروائی کرے ۔

۳۔ یہ اجلاس کراچی میں حالیہ فسادات پر اظہار افسوس کرتا ہے اور عوام سے پُرامن رہنے کی درخواست کرتا ہے ۔ نیز حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آزادانہ تحقیقات کر کے اصلی مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے ۔

۴۔ یہ اجلاس سیاسی اغراض کے لئے قومی رہنماؤں کو گرفتار کرنے اور خوف و ہراس پھیلانے کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے ۔

۵۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے ۔ کہ اساتذہ اور طلباء کے جائز مطالبات فوراً تسلیم کر کے ملک کو مطمئن کیا جائے ۔

۶۔ یہ اجلاس تمام اہل اسلام سے درخواست کرتا ہے کہ رمضان شریف کا زیادہ سے زیادہ احترام کیا جائے ۔ اور حکومت کو متوجہ کرتا ہے کہ اسلام کے وقار کے لئے وہ اس سلسلہ میں سخت احکام نافذ کرے ۔

جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کا اجلاس

مورخہ ۳۰ دسمبر کو جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کے اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیشن پاس ہوا ۔

۱۔ جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ماہ صیام کے احترام کے لئے کھانے پینے کے تمام ہوٹل قانوناً بند کئے جاویں ۔

۲۔ جمعیۃ کا یہ اجلاس طلباء کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ طلباء کے تمام مطالبات کو منظور کر کے اِن کو مطمئن کیا جائے ۔

۳۔ یہ اجلاس ڈاکٹر عبدالفتاح بلوچ ناظم اعلیٰ ضلع سکھر سے اپنی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے ۔ اور دعاء کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر موصوف کی والدہ کو اپنے جوار میں جگہ دے اور متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے ۔

۴۔ یہ فیصلہ ہوا کہ کاظمی صاحب کو کہا جائے کہ وہ ناظم مالیات کا عہدہ سنبھالیں ۔

۵۔ خلیفہ احمد دین صاحب پر زور دیا جائے کہ ڈویژنل امیر کی حیثیت سے ہر حالت میں میٹنگ میں پہنچنے کی کوشش کریں ۔

۶۔ تمام اضلاع کا دورہ کیا جائے گا ۔ جس میں بسمل صاحب شریک ہوں گے اور ناظم صاحب ۔

۷۔ ۱۶ اور ۱۷ جنوری کو ضلع خیرپور کی تنظیم کے لئے بسمل صاحب اور ناظم صاحب دورہ کریں گے ۔

دعاء پر اجلاس برخاست ہوا ۔

دورہ مولوی ادریس صاحب ناظم جمعیۃ خیرپور ڈویژن

مورخہ ۷ جنوری کو امروٹ شریف

〃 ۸ 〃 〃 〃 پنوعاقل

〃 ۹ 〃 〃 〃 خانپور ۔ جرار پہوڑ

〃 ۱۰ 〃 〃 〃 کنڈیارو وایٹہ

〃 ۱۱ 〃 〃 〃 سکھر

〃 ۱۲ 〃 〃 〃 محبوب گڑھ ۔ ڈہرکی

〃 ۱۳ 〃 〃 〃 ٹھیڑی

〃 ۱۴ 〃 〃 〃 خیرپور

〃 ۱۵، ۱۶، ۱۷ جنوری کو گمبٹ رانی پور

〃 ۱۸ جنوری کو پڈعیدن ۔ نوابشاہ

〃 ۱۹ 〃 〃 〃 سکرنڈ

〃 ۲۰ 〃 〃 〃 کنڈیارو

〃 ۲۱ 〃 〃 〃 محراب پور

〃 ۲۲ 〃 〃 〃 سکھر

〃 ۲۳ 〃 〃 〃 〃

۲۴ تا ۳۱ جنوری تک سکھر تحصیل کا دورہ ہوگا ۔ اسمبلی کی پوزیشن کے لئے یہ تمام دورے اسمبلی الیکشن کے لئے کئے جائیں گے تمام دوست اور کارکن ساتھی اپنے اپنے مقام کی صحیح رپورٹ مرتب کر کے ناظم موصوف کو دیں ۔ تاکہ آئندہ کے حالات کا جائزہ لیا جائے ۔

(حضرت مولانا) پیر محمد شاہ امروٹی
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن

جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کے تمام ضلعوں کے نام

خیرپور ڈویژن میں جو بھی اضلاع شامل ہیں اور ان میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم ہے یا جن ضلعوں کی تنظیم کے بارے میں علماء حضرات نے دورہ کیا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنے اضلاع کی تنظیم کر کے ناظم اعلیٰ ڈویژن کو اطلاع دیویں ۔ اور اخبارات کے ذریعہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ اسمبلیوں کی حد بندی ہو چکی ہے ۔ اضلاع میں جہاں جہاں اسمبلی کے لئے جمعیۃ کے نمائندے کھڑے ہوں تو ناظم اعلیٰ سکھر کو فوری طور پر اطلاع دی جائے ۔ اور جن اضلاع کے ذمے ڈویژن کے بقایاجات ہیں وہ بھی

(باقی صلا پر)

مشرقی پاکستان

ضلع سلہٹ کے گلاب گنج تھانہ میں جمعیۃ علمار اسلام کا انتخاب

پہلے یہ اطلاع موصول ہو چکی تھی کہ حضرت مولانا مفضل علی صاحب کی صدارت میں ڈھاکہ دکھن منشی پاڑہ مسجد میں گلاب گنج تھانہ کے ہر علاقہ سے تقریباً پچاس علمار کرام اور عاشقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتماع ہوا۔

جس میں مندرجہ ذیل گلاب گنج تھانہ جمعیۃ علمار اسلام کا انتخاب عمل میں لایا گیا

حضرت مولانا مفضل علی صاحب صدر المدرسین ڈھاکہ دکھن مدرسہ، امیر

حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحب چودھری (زنکلی)، نائب امیر

جناب عبداللطیف صاحب (زنگی) مدرس مدرسہ احمدیہ بادہ کوٹ، ناظم

جناب قاری مولوی امیرالدین صاحب (دیاد شہر) نائب ناظم

جناب شہیر الدین صاحب (ممبر یونین کونسل) خازن

ان کے سوا تیرہ علمار کرام پر مشتمل گلاب گنج تھانہ کی مجلس عاملہ بنائی گئی۔ جن کے اسمار گرامی درج ذیل ہیں۔

(۱) امیر تھانہ (۲) نائب امیر تھانہ (۳) ناظم تھانہ (۴) نائب ناظم تھانہ (۵) خازن تھانہ (۶) حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مہتمم ڈھاکہ دکھن مدرسہ (۷) حضرت مولانا بلال احمد صاحب (ناظم ادارہ) (۸) حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب مدرس باگا مدرسہ (۹) حضرت مولانا حافظ عبدالغفار صاحب مہتمم بادہ کوٹ (۱۰) حضرت مولانا اکبر علی صاحب (مصری) باگا مدرسہ (۱۱) حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب (جنگال ہاٹا) (۱۲) حضرت مولانا نجیب علی صاحب مہتمم امیر گنج مدرسہ (۱۳) جناب قاری معین الدین صاحب (رانا پنگ)

یہ اجلاس نہایت کامیابی سے دعار پر ختم ہوا۔

اکابر جمعیۃ علمار اسلام سلہٹ کا تنظیمی دورہ

قبل ازیں یہ اطلاع مل چکی تھی کہ ۲۶ دسمبر سے حضرت مولانا ریاست علی صاحب امیر ضلعی جمعیۃ ضلع سلہٹ محدث رانا پنگ بمعیت حضرت مولانا اشرف علی صاحب ناظم اعلیٰ و حضرت مولانا عبدالکریم صاحب شیخ کوڑیا نائب امیر ضلع سنام گنج محکمہ کے دورہ پر روانہ ہوں گے اور یکم جنوری کو دیرائی بازار میں علمار کرام کے اجتماع میں شرکت کرکے جمعیت کی تنظیم فرمائیں گے۔ ۲ جنوری کو سلہٹ مراجعت فرما کر پھر ۳ جنوری کو وشونانتھ بازار کے اجتماع علمار و عاشقان رسول میں شرکت اور جمعیت کی تنظیم کرکے ۴ جنوری کو مکان روانہ ہوں گے۔ اس دورہ کی مفصل کارروائی ابھی موصول نہیں ہوئی۔

محمد اشرف علی غفرلہ مہتمم شونا تھ دارالعلوم
پوسٹ شونا تھ — ضلع سلہٹ

بطل حریت نواب نواز خاں مرحوم کے جزیرہ سندیپ میں جمعیت کا قیام

۳۰ شعبان مطابق ۴ جنوری کو جزیرہ سندیپ مشرقی پاکستان میں حضرت مولانا ولی اللہ صاحب الحسینی مدظلہ کی صدارت میں عظیم الشان اجلاس ہوا جس میں جزیرہ سندیپ کے تقریباً تمام اکابر علمار کرام نے شرکت فرمائی۔ صوبہ مشرقی پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا شمس الدین صاحب نے خطاب فرماتے ہوئے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور مختصر مگر جامع تقریر کی جو آئندہ اشاعت میں شائع ہو سکے گی۔

آخر میں حضرت مولانا احسان الحق صاحب سندیپی مدرس جامعہ امدادیہ کشور گنج کی تحریک پر بالاتفاق مندرجہ ذیل انتخاب جمعیۃ علمار اسلام کا عمل میں آیا۔

امیر۔ حضرت مولانا ولی اللہ صاحب الحسینی فاضل دیوبند

نائب امیر ۱۔ حضرت مولانا سلامت اللہ صاحب فاضل دیوبند

نائب امیر ۲۔ حضرت مولانا کلیم اللہ صاحب فاضل دیوبند

ناظم اعلیٰ:۔ حضرت مولانا ادریس صاحب خلیفہ خاص حضرت مدنی رح۔ فاضل دیوبند

نائب ناظم:۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب فاضل مدرسہ معین الاسلام ہاٹہزاری و دیوبند

خازن:۔ جناب موسیٰ میاں سوداگر صاحب جنرل مرچنٹ

ناظم دفتر:۔ جناب مولانا روح الامین صاحب فاضل بشیریہ احمدیہ مدرسہ سندیپ۔

اراکین

۱۔ حضرت مولانا احسان الحق صاحب فاضل دیوبند

۲۔ حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند۔

۳۔ حضرت مولانا موسیٰ صاحب فاضل ہاٹہزاری

۴۔ حضرت مولانا بذل الرحمٰن صاحب فاضل ہاٹہزاری

۵۔ حضرت مولانا مفیض اللہ صاحب فاضل بشیریہ احمدیہ

ننگ اسلاف محمد ادریس غفرلہ، ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمار اسلام سندیپ مہتمم مدرسہ قاسم العلوم سنتوش پور ضلع چاٹگام

مدرسہ عربیہ حسینیہ رانا پنگ ضلع سلہٹ کے فارغ التحصیل علمار کی مراجعت

مندرجہ ذیل حضرات علمار کرام مدرسہ عربیہ رانا پنگ ضلع سلہٹ دورہ حدیث سے فارغ ہو کر ۲۲ شعبان ۱۳۸۴ھ کو اپنے اپنے اہل میں روانہ ہو رہے ہیں جمعیۃ الطلبہ نے ان کی جدائی کو صدمہ قرار دیا اور ان کے لئے خیر و برکت اور احیار دین و اتباع کے لئے دعائیں کیں۔

(۱)۔ حافظ سراج الاسلام صاحب (۲)۔ عبدالصبور صاحب (۳) عبدالرشید صاحب (۴) عبدالحنان صاحب (۵) عبدالسلام صاحب (۶) عبدالمتین صاحب (۷) عبدالقادر صاحب (۸) مشاہد علی صاحب (۹) حنیف اللہ صاحب (۱۰) عبدالحامد صاحب (۱۱) عبدالسلام صاحب (۱۲) ریاست علی صاحب (۱۳) سلیمان احمد (۱۴) شمس الحسین صاحب (۱۵) عبدالوہاب صاحب (۱۶) عبدالصمد صاحب (۱۷) علاء الدین صاحب۔

بقیہ: جمعیۃ کی خبریں

فوراً ارسال کر دئے جائیں۔ تاکہ حساب صاف کیا جاوے۔

پیر محمد شاہ امروٹی ناظم اعلیٰ
خیرپور ڈویژن

جمعیۃ علمار اسلام اور احترام رمضان

جمعیۃ علمار اسلام کے وفد نے اے۔ ڈی۔ ایم صاحب سے ملاقات کی۔ رمضان شریف کے احترام کے سلسلے میں ان سے عرض کیا کہ تمام کھانے پینے کی دکانیں دن میں بند رہنی چاہئیں۔ اس کے ساتھ ہی عصمت فروشی کے اڈے۔ شراب خانے اور تاڑی خانوں جوا خانوں پر پابندی لگائی جائے۔ وفد کی قیادت محمد ادریس صاحب ناظم خیرپور ڈویژن نے کی۔

وفد کے شرکار چوہدری عمر دین ناظم اعلیٰ شہر سکھر اور دیگر حضرات شامل تھے۔ اے ڈی۔ ایم موصوف نے وعدہ فرمایا کہ میں حتی الامکان کوشش کروں گا کہ ان تمام چیزوں پر پابندی کردوں۔

سرگودھا میں قومی اسمبلی کیلئے جمعیۃ علماء اسلام کے امیدوار

سرگودھا کی ضلعی جمعیۃ علمار اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۹ جنوری ۱۹۶۵ء کو دفتر جمعیت میں منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب بھی شریک ہوئے۔

اجلاس میں آئندہ انتخابات میں قومی اسمبلی کے لئے تحصیل سرگودھا کے حلقہ سے بطور امیدوار کھڑا ہونے کے لئے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سے درخواست کی گئی۔ جسے انہوں نے محض اسلامی مفاد کی خاطر شرف پذیرائی بخشا۔ اب یہ مسئلہ بہت جلد مرکزی انتخابی بورڈ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

اجلاس میں ضلعی خازن صاحب کے چلے جانے کی وجہ سے محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب (کریانہ مرچنٹ) کو بالاتفاق خازن مقرر کیا گیا۔

جمعیۃ علمار اسلام ضلع ملتان کی جنرل کونسل کا اجلاس

آج ۱۰ بجے دن مدرسہ قاسم العلوم

(باقی ص ۷ پر)

اسمبلیوں کیلئے جمعیۃ علماء اسلام کے امیدوار

اہلِ ثروت حضرات سے اپیل

جمعیۃ علماء اسلام نے انتخابات کے سلسلہ میں ایک مرکزی انتخابی بورڈ مقرر کیا ہے جو تمام ملک کے حالات کا جائزہ لےکر ٹکٹ دے سکے گا۔

اب تک جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا نے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کو قومی اسمبلی کا ٹکٹ دینے کی سفارش کی ہے۔ ضلعی جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان نے قومی اسمبلی کی سیٹ کے لئے لڑنے کا فیصلہ کردیا ہے۔

ضلع ہزارہ کی تحصیل مانسہرہ کی سیٹوں کا فیصلہ جنوری کے آخری ہفتہ میں کیا جائے گا۔ گوجرانوالہ میں تحصیل گوجرانوالہ کی صوبائی حلقہ کے لئے احباب حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم مرکزی خطیب جامع مسجد کو مجبور کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ مولانا موصوف جماعت کی خواہش کو منظور کریں گے۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ امید ہے کہ جلد فیصلہ کرکے مرکزی انتخابی بورڈ سے سفارش کرے گی۔

ضلع سلہٹ مشرقی پاکستان میں ۱۷ر رمضان مبارک کو انتخابات پر غور کرنے کے لئے ضلعی شوریٰ کا اجلاس ہو رہا ہے۔

ضلعی جمعیۃ علماء اسلام ملتان نے سارے ضلع کے لئے کارکنوں کے وفد جائزہ لےکر رپورٹ کرنے کے لئے مقرر کردیے ہیں۔

میں تمام ضلعی جماعتوں سے اپیل کرتا ہوں کہ بہت جلد قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے مناسب حالات کا اندازہ لگاکر امیدواروں یا درخواست گزاروں کے نام مرکز کو ارسال کریں۔ علماء کرام سے عرض ہے کہ تمام دینی مشاغل کے ساتھ ساتھ وہ دین کے وقار کے لئے اس سیاسی میدان میں ہمت سے کام کریں۔

اہل ثروت حضرات سے:- میں ان اہل ثروت اور دیندار مسلمانوں سے جو ہمارے اکابر بزرگان دین سے تعلق کا شرف رکھتے ہیں درخواست کرتا ہوں۔ کہ ملک وملت کی خدمت کے لئے عالم اسباب میں آج سرمایہ کی جتنی ضرورت ہے وہ آپ سے مخفی نہیں ہے۔ صدارتی انتخاب کے دوران سرمایہ دار جماعتوں اور افراد کو بھی عوامی امداد کے لئے اپیلیں کرنا پڑیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ملک میں دین کے لئے بہترین مقام حاصل کرنے کی جدوجہد میں واحد جماعت ہے مگر سرمایہ کے فقدان کی وجہ سے جو نقصان ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے۔ تمام مخیر مسلمانوں کا فرض ہے جو اس ملک میں اسلامی احکام کو ہر دوسری چیز پر مقدم سمجھتے ہیں کہ وہ جمعیت کی مالی امداد کرکے اس دینی مہم میں اپنا فرض ادا کریں۔

میں یہ سطور حضرت مولانا درخواستی مدظلہ حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا محمد شفیع صاحب سرگودھا کی مبارک رایوں کے مطابق لکھ رہا ہوں اس وقت الیکشن میں صحیح آدمیوں کو کامیاب کرانا جہاد ہے جو ملک یا قوم کیلئے نہیں بلکہ اسلام کی بقاء اور ایمانی قدروں کو بچانے کے لئے جاری ہے۔ فقط

غلام غوث ناظم اعلیٰ

جمعۃ الوداع میں یوم انسداد ارتداد

تمام مسلمانان پاکستان کی خدمت میں عموماً اور جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں سے خصوصاً عرض ہے کہ ۲۵ر رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۹ر جنوری ۱۹۶۵ء کو جمعۃ الوداع میں یوم انسداد ارتداد منایا جائے۔ ہر مقام پر جلسے کئے جائیں اور اجتماعات میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا جائے کہ عیسویت کی تبلیغ اور ان کی ریشہ دوانیوں پر مکمل پابندیاں عائد کی جائیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں لاکھوں مسلمانوں کا مرتد ہونا اور کھلم کھلا ہزاروں پادریوں کا غیر ملکی روپوں کے زور سے مسلمانوں کو ورغلانا ناقابل برداشت ہے۔

حادثہ اوکاڑہ کے مقدمہ کا فیصلہ

اوکاڑہ ضلع منٹگمری میں ایک مسجد کے اندر بعض شقیوں نے دو علماء کرام کو شہید کردیا تھا۔ حافظ مولوی عزیز الرحمٰن صاحب اور حافظ مولوی عبدالدیان صاحب۔ ملزموں کے خلاف مقدمہ چل رہا تھا ۳۰ر نومبر ۱۹۶۴ء کو عدالت نے دو ملزموں ابرارالحق اور رشید کو عمر قید کی سزا سنائی اور تین ملزموں داؤ عبدالقیوم۔ داؤ محمد شفیع۔ اور محمد صدیق کو دو دو صد روپیہ جرمانہ یا تین ماہ قید کی سزا دی۔ اور بالمقابل جس عالم پر کیس چل رہا تھا وہ بری کردے گئے۔

اس فیصلہ سے عوام میں ایک گونہ اطمینان ہوا۔ اللہ تعالیٰ شہداء کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا کرے۔ اور مسلمانوں کو ہدایت کرے کہ وہ حلووں مانڈوں کے لئے بھڑکانے والوں کی باتوں میں آکر اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق نہ بنیں۔

عدالت نے متنازعہ فیہ مسجد اور مکان کا فیصلہ بھی کیا کہ یہ تبلیغی جماعت کے حوالہ ہوں۔

اگرچہ یہ فیصلہ ہوکر ڈیڑھ ماہ گذر چکا ہے۔ مگر بعض احباب کو ابھی تک اطلاع نہیں تھی۔ اس لئے اس کو شائع کیا جاتا ہے۔

بقیہ :- جمعیۃ کی خبریں

کے وسیع ہال میں مولانا خدا بخش صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ ضلع ملتان سے قومی۔ صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ ہوا۔ حلقہ وار جائزہ کمیٹیاں قائم کردی گئی ہیں۔

ضلع کے لئے مرکزی رہبر کمیٹی بھی بنائی گئی ہے جس کے امیر مولانا خدا بخش صاحب اور ناظم مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی منتخب کئے گئے ہیں۔ انتخابی مہم کے لئے ایک وفد مرتب کیا گیا۔ جس میں یہ حضرات شریک ہوں گے۔

۱۔ مولانا غلام محمد صاحب جہانیہ ضلع ملتان

۲۔ مولانا سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

۳۔ مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی تلمبہ

۴۔ مولانا محمود اختر صاحب ملتان

۵۔ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ملتان

۶۔ شیخ محمد یعقوب صاحب ملتان۔

Phone No: 67715 | Regd L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate - LAHORE | Price 12 Paisa

VoL. No. 8 | ۱۸ر رمضان ۱۳۸۴ھ — 1965 — ۲۲ر جنوری | No. 4

تمام اضلاع کی جمعیتیں غور کریں

قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات بہت قریب آگئے ہیں۔ اس لئے تمام اضلاع کی جمعیتوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں جہاں جہاں مناسب ہو امیدوار کھڑا کرنے پر غور کریں۔ اور ابھی سے اس کے لئے کام شروع کردیں۔ وفد کی صورت میں بی ڈی کے ممبروں سے ملیں۔ اور ان کو بتائیں کہ حکومت نے فیصلہ کردیا ہے کہ آئندہ کوئی قانون کتاب وسنت کے خلاف نہ بنایا جائے گا۔ بلکہ موجودہ قوانین کو بھی کتاب وسنت کے مطابق کیا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ کام علماء کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ملک وملت کی خیرخواہی کا اور قرآن پاک سے وفاداری کا تقاضا یہ ہے کہ جمعیت کی حمایت کی جائے تاکہ ایک اچھی تعداد ایسے حضرات کی اسمبلی میں جاسکے اور اگر کہیں کارکن علماء نہ ہوں تو دوسرے دیندار مسلمان سہی۔ جو جمعیت کے ساتھ رہنے میں پختہ ہوں۔ ایسے حضرات کو منتخب کرکے بہت جلد مرکزی انتخابی بورڈ سے منظوری حاصل کریں۔ اس وقت یہ اسلام کی بڑی اہم خدمت ہے۔

(غلام غوث ہزاروی)

بقیہ:۔ صوبائی اسمبلی میں مولانا غلام غوث صاحب کی تقریر

اچھا مستقبل ہوتا ہے برخلاف غیر مسلموں کے۔ مگر باوجود اس کے یہ طعنے احتیاط کے خلاف ہیں کہ ہم کشمیر کو نہیں لے سکے فلاں مقام نہیں فتح کر سکے۔ ہماری بڑی مجبوری خود اقوام متحدہ ہے ورنہ ہم تو دس دن کے اندر اندر سری نگر جا پہنچے تھے۔

مولانا نے اس پر اظہار افسوس کیا کہ غیر آئینی طریقوں سے انقلاب لانے کی باتیں عوام کو تخریبی کام کا تصور دیتی ہیں۔ یہ اس نازک دور میں جبکہ ہم آتش فشاں پہاڑ پر کھڑے ہیں۔ دنیا پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں ایسی باتیں نامناسب ہیں۔ ہم اسلام کی خاطر شراب، جوا اور سود روکنے کی خاطر عائلی قوانین کی منسوخی اور اسلامی معاشرے کے لئے لڑیں گے۔ جیل جائیں گے گولی کھائیں گے۔ مگر بغاوت اور تخریبی کام پسند نہیں کریں گے۔

آپ نے فرمایا کہ میں اپوزیشن لیڈروں کی نیت پر حملہ نہیں کرتا۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کی بہادری ملک و ملت کے مفاد میں کام آئے۔ ان کو ان تلخیوں کی یاد تازہ کرنے کی بجائے کوشش کرنی چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ اپوزیشن ممبروں کو اسمبلیوں کے لئے کامیاب کرائیں۔

اپوزیشن پارٹی کی پریشانی

مولانا کی اس تقریر کا ملک پر اثر ہوا اخباروں نے اس کو بڑی سرخیوں سے شائع کیا۔ جس کو اپوزیشن پارٹی نے ممبران اسمبلی کی توہین (یا اپنی توہین) سمجھا اور

خواجہ محمد صفدر صاحب نے ۱۵ر جنوری کو ایک تحریک استحقاق پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا۔ کہ بیان سے ہماری حق تلفی ہوئی ہے۔ مولانا اس شخص کا نام بتائیں۔

مولانا نے وضاحتی تقریر فرماتے ہوئے کہا کہ میرا مقصد کسی معزز ممبر کی توہین نہیں تھا۔ میں نے تو انتخابی دھاندلیوں اور افواہوں کے ضمن میں اس کا ذکر کیا تھا۔ باقی ایسا کہنے والے ممبر کا نام نہیں بتاؤں گا۔ جب میں نے ۱۲ر جنوری کو کہہ دیا ہے کہ میں نام نہ لوں گا۔ تو یہ میری پوزیشن کے خلاف ہے کہ میں ان کا نام بتادوں۔ البتہ جب آپ نے یہ مہربانی کی ہے تو میں اتنی صراحت کرتا ہوں کہ وہ ممبر صاحب اپوزیشن پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اس پر ان چند ممبروں نے شور مچایا کہ نام لو۔ ہم نے نہیں کہا۔ یہ غلط ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ آپ لوگ اتنے بوکھلا کیوں گئے۔ آپ کو اصرار ہے تو عدالت میں جائیے میں وہاں بتادوں گا۔ باقی میرے بیان کی تصدیق تو قائد ایوان شیخ مسعود صادق صاحب نے کردی ہے جبکہ انہوں نے فرمایا کہ اس فہرست میں میرا نام تیسرے نمبر تھا۔

اپوزیشن پارٹی کا رویہ قابل رحم تھا

خدا جانے وہ گھبرا گئے تھے۔ یا کیا ہوگیا تھا۔ ایک نے یہ غیب کی خبر سنائی کہ مولانا کا جسم ہمارے ساتھ ہے مگر دل ادھر ہے۔ ہزارہ کی وجہ سے۔ ایک نے یہ گپ لگائی کہ مولانا نے ہمیشہ حکومت کا ساتھ دیا۔ ایک ممبر تو بڑی دور کی

(باقی کالم ایک پر)

کوڑی لایا کہ ہم تین سال تک مولانا کو برداشت کرتے رہے۔

آغا شمشیر میاں۔ آپ برداشت ۔۔۔۔ نہ کرتے تو کیا کر سکتے تھے۔ اس سے بڑھ کر جھوٹ کیا ہوسکتا ہے کہ مولانا ہمیشہ حکومت کا ساتھ دیتے رہے۔ یہ صحیح ہے کہ مولانا نے جیسے ۔۔ آرڈیننسوں اور اکثر بلوں میں حکومت کی ۔۔۔۔ مخالفت کی۔ اسی طرح وہ اپوزیشن کا دم چھلہ بھی بن کر نہیں رہے۔ اسی لئے جب بھی وہ گمراہ مودودی کے لئے تحریک التواء لاتے مولانا ساتھ نہ دیتے۔ مولانا کے نزدیک اسلام و ایمان کی قدروں کو بچانا کسی ممبر کی ناز برداری یا حکومت کی خوشامد سے زیادہ عزیز ہے۔

ایک وکیل نے وکالت کا سارا زور لگاکر اخباری بیان کے مطابق یہ نکتہ نکالا۔ کہ مولانا کبھی اس بیان کو افواہ قرار دیتے ہیں اور کبھی سنجیدہ۔ حالانکہ اپوزیشن ممبر صاحب کا کہنا بھی سنجیدگی سے تھا۔ اور مولانا کا یہ بیان بھی سنجیدہ تھا کہ ایک ممبر نے ایسا کہا۔ یہ دونوں باتیں سنجیدہ تھیں۔ مگر مولانا نے اس بیان کو پروپیگنڈا اور افواہ کی حیثیت ہی دی۔ اس لئے اس کی ۔۔۔۔ پرواہ بھی نہیں کی۔ اب خواجہ صفدر صاحب کو کون سمجھائے کہ مولانا نے گول مول نہیں کیا بلکہ آپ خلط ملط کر رہے ہیں۔

ایک وکیل نے یہ تصور دیا کہ جیسے

(باقی صفحہ پر)

(غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)
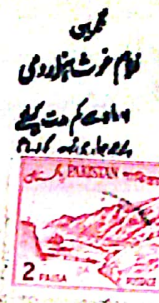
جلد ۸ | جمعہ ۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء مطابق ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۴۲

ایک پیغام

جمیعۃ علماء اسلام کے کارکناں وعہدہ داروں نے پاکستان پر بھارتی جارحیت سے پیدا شدہ ہنگامی حالات کے وقت وطن وملت کی خدمت، نام ونمود وشہرت وپروپیگنڈے سے بے پرواہ ہو کر جس خلوص وسرگرمی کے ساتھ انجام دی ہے، اس کو ملک کے طول وعرض میں بڑے ہی قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔

مرکزی دفتر میں بے شمار خطوط ومراسلات موصول ہوتے رہے جن میں جمعیۃ کی خدمات کے اعتراف کا اظہار کیا گیا تھا، ہر شہر اور قصبہ میں کارکنانِ جمعیتہ دل وجان سے دفاعی خدمات میں لگ پڑے۔ جنگی محاذوں کے قریب رہنے والے ارکانِ جمعیتہ نے جان ومال کی تباہی کی پرواہ کئے بغیر مقامی طور پر تحفظ وامداد کا فریضہ ادا کیا، اور قصور، سیالکوٹ وغیرہ کے دیہاتوں میں یہ فریضہ انجام دیتے ہوئے ہمارے بہت سے کارکنوں نے دشمن کی بمباریوں سے جام شہادت نوش کیا۔ سرحدات سے آنے والے مصیبت زدگان کی امداد واعانت کے لئے بھی ہر جگہ ہمارے ارکان برابر دوڑ دھوپ میں لگے رہے اور اب تک لگے ہوئے ہیں۔ مجاہد کشمیر فنڈ اور دفاعی فنڈ کے لئے اپنے طور پر ہر جگہ کی جماعت نے رقوم ادا کیں نیز مقامی طور پر سرکاری وغیر سرکاری اداروں کے ساتھ بھی اس سلسلہ میں بھرپور تعاون کیا۔ اس کے علاوہ مجاہدین ومہاجرین کی ضروریات کپڑے، بسترے غلہ وغیرہ بھی جمع کر کے مقامی طور پر اور مرکزی دفتر کی معرفت ارسال کیا۔ جمعیۃ کے علماء کرام نے ہر جگہ عوام مسلمانوں میں تقاریر وخطابات کے ذریعہ جہاد و قتال کے لئے ولولے پیدا کئے، حوصلے دلائے اور ایثار وقربانی کے لئے ابھارا

ہم اپنی ان ناچیز وحقیر خدمات کے لئے اپنے رب جلیل واکبر کے حضور جذبات تشکر پیش کرتے ہیں اور سر عجز ونیاز خم کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ صرف اس کی توفیق سے ہی ممکن ہو سکا، ورنہ ہم کیا ہیں اور کیا کر سکتے ہیں۔

لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ابھی ہماری خدمات کا آخر نہیں ہو گیا، ابھی ملک وملت ان خطرات سے محفوظ نہیں ہو گئے ہیں جو بھارت کی طرف سے لاحق ہیں بلکہ اندیشہ ہے کہ دشمن کہیں اور زیادہ مکاری وشرارت سے حملہ آور ہونے کی کوشش نہ کرے۔ موجودہ ناکامیوں وشکستوں سے اس نے عبرت وسبق حاصل نہیں کیا ہے بلکہ پیچ وتاب کھا رہا ہے اس لئے ابھی اور زیادہ تیاریوں کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔

چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان، رضاکاران وعہدہ داران کو اپنی سرگرمیوں میں برابر لگے رہنا چاہیئے اور اپنی قوتوں کو مجتمع کرتے رہنا چاہیئے۔ انہیں ہرگز غافل و بے فکر ہو کر نہیں بیٹھ رہنا چاہیئے۔ جمعیۃ نے جو کچھ کیا، جو کچھ کر رہی ہے اور جو کچھ کریگی وہ صرف رضائے الٰہی کی خاطر ہے، ہمارے نزدیک پاکستان کی بقاء وسلامتی اور ترقی وعروج صرف جذبۂ جہاد پر منحصر ہے۔ ہم ۱۸ سال تک جہاد سے غافل رہے۔ بھارت کا یہ حملہ گویا قدرت کی طرف سے ہماری اس غفلت پر تنبیہہ تھی۔ اب ہمیں ہر پہلو سے خبردار ہو کر اپنی پوری زندگیوں کو جہاد کے سانچے میں ڈھال لینا چاہیئے۔ پاکستان کے حال ومستقبل کا پروگرام صرف جہاد جہاد جہاد ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ

(ک)

اپیل

جمیعۃ علماء اسلام نے اپنے قابل فخر فوجی جوانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابۂ کرام کے جہادی کارناموں اور ضروریاتِ دین سے آگاہ کرنے کے واسطے کتابیں ورسائل بھیجنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔

"اسلام کیونکر پھیلا" نامی قیمتی کتاب کے دو سو پچاس نسخے جو تقریباً ایک ہزار روپیہ کی قیمت کے ہیں خرید کر بھیجے جا رہے ہیں

عزیز دیندار حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اس خصوصی کام میں جمعیۃ کے ساتھ بیش از بیش تعاون فرمائیں تاکہ دعوت دین کا یہ اہم فریضہ باحسن وجوہ انجام دیا جا سکے۔

دفتر جمعیۃ علماء اسلام
چوک رنگ محل لاہور

معرکہ جہاد کے سرفروشانہ واقعات

جرأت واستقلال

آنحضرتؐ کی وفات کے بعد جب مدعیان نبوت کی شورش اور مرتدین کے فتنوں سے سارے عرب میں ایک جوش پھیل گیا اور لوگوں کی صلاح ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ بن زید کو شام پر لشکر کشی کا جو حکم دیا تھا سرِ دست اس کی تعمیل نہ کی جائے۔ کیونکہ اس نازک وقت میں مدینہ کا فوج سے خالی رہنا مصلحت کے خلاف ہے تو سب لوگ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی رائے پیش کی۔ آپ نے جواب دیا کہ تمہیں مدینہ کے فوج سے خالی ہو جانے کا خوف ہے۔ اگر اس لشکر کے جانے سے مدینہ اتنا خالی ہو جائے کہ درندے آ کر مجھے پھاڑ ڈالیں تو جب بھی رسول کریمؐ کے حکم کو منسوخ یا ملتوی نہیں کروں گا۔ یہ جرأت استقلال دیکھ کر سب لوگ خاموش ہو گئے اور اسامہؓ بن زید کو مقررہ وقت پر شام کی جانب روانہ کر دیا گیا۔

جوش جہاد

جنگ یرموک میں مسلمانوں کی تعداد بمشکل پینتیس ہزار تھی، مقابلے میں دو لاکھ سے زیادہ عیسائیوں کا ٹڈی دل موجود تھا۔ جنگ کے ابتدائی دور میں کثرت تعداد کے باعث عیسائیوں کا پلہ بھاری تھا، مگر مسلمان اپنی شجاعت کے جوہر دکھا رہے تھے حضرت قباث بھی ان بہادروں میں شامل تھے جو دشمن پر ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے۔ ان کے ہاتھ سے کئی نیزے اور تلواریں ٹوٹیں۔ جو نیزہ ٹوٹ کر گرتا تو فرماتے کہ کیا کوئی ہے جو اس شخص کو ہتھیار دے جس نے خدا سے اقرار کیا ہے کہ میدان جنگ سے ہٹے گا تو مر کر ہٹے گا۔ لوگ فوراً نیزہ یا تلوار ان کے حوالے کر دیتے اور وہ پھر دشمن پر ٹوٹ پڑتے۔ حضرت شرجیل کا دستہ تین طرف سے دشمن کے نرغے میں تھا انہوں نے یہ نعرہ مارا۔ خدا کے ساتھ سودا کرنے والے کہاں ہیں۔ یہ آواز جس کے کان میں پڑی۔ دشمن پر ٹوٹ پڑا۔ ادھر خواتین خیموں سے نکل کر فوج کی پشت پر آ کھڑی ہوئیں اور چلا چلا کر کہنے لگیں کہ میدان سے قدم ہٹایا تو پھر ہمارا منہ نہ دیکھنا چنانچہ لڑائی کا پانسہ پلٹ گیا۔

ایثار

یرموک کے میدان جنگ میں ہر طرف زخمیوں کی چیخ پکار سنائی دے رہی تھی۔ حذیفہ بن یمانؓ کے چچیرے بھائی بھی زخمی پڑے تھے۔ حذیفہؓ تھوڑا سا پانی لے کر ان کے پاس گئے تاکہ انہیں پلائیں، پانی پینے ہی لگے تھے کہ نزدیک سے ایک اور مجروح پانی کے لئے پکار اٹھا۔ حذیفہؓ کے چچیرے بھائی نے اس زخمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ پہلے اسے پلائیں حذیفہ ان کے پاس پانی لے کر گئے تو ایک اور مجروح نے پانی مانگا، چنانچہ اس نے تیسرے کی طرف اشارہ کر کے کہا اسے دیں اور خود نہ پیا، حذیفہ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہے، لوٹ کر آئے تو دیکھا کہ ان کا چچیرا بھائی اور اس کے ساتھ دوسرا مجروح بھی دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں گویا تینوں نے ایک دوسرے کی خاطر اپنی جان دے دی۔

اتحاد ملت

۳۵ھ میں جب حضرت عثمانؓ کے مکان کا محاصرہ کر لیا گیا۔ مخالفین آپ کو شہید کرنے کا تہیہ کر چکے تھے۔ اس وقت زید بن ثابت اور دوسرے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم حاضر ہیں لڑائی کی اجازت دیجئے۔ آپ نے جواب دیا۔ میں آپ لوگوں کو جنگ و جدل کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میرے نزدیک وہ شخص مجھے زیادہ نفع پہنچائے گا جو اپنے ہتھیار اور دونوں ہاتھ روک لے گا۔ میں وہ پہلا شخص نہیں بننا چاہتا۔ جو مسلمانوں کے درمیان خونریزی کرائے۔ اگر میری جان لینے سے مسلمان باہمی فتنہ و فساد اور قتل کی مصیبت سے بچ سکتے ہیں تو مجھے کوئی عذر نہیں ہے، چنانچہ جب مخالفین نے وار کیا تو حضرت عثمانؓ خون میں تڑپتے تھے اور فرماتے تھے۔ "اے خدا! امتِ محمدؐ کو متفق و متحد کر دے۔

چار سو جانباز

جنگ یرموک میں حضرت عکرمہؓ بھی شامل تھے وہ ابوجہل کے فرزند تھے اور اسلام لانے سے پہلے کفار کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف لڑے تھے۔ جب رومیوں کا زور بڑھا، تو عکرمہؓ نے گھوڑا آگے بڑھایا اور نعرہ لگایا۔ دشمنو! میں کسی زمانے میں (کفر کی حالت میں) خود رسول اللہؐ کے خلاف لڑ چکا ہوں کیا آج تمہارے مقابلہ میں میرا پاؤں پیچھے ہٹ سکتا ہے۔ یہ کہہ کر اپنی فوج کی طرف دیکھا اور کہا۔ "شہادت پر کون بیعت کر سکتا ہے"؟ چار سو مجاہدوں نے جن میں حضرت ضرارؓ بھی شامل تھے بیعت کی اور اس جرأت اور ثابت قدمی سے لڑے کہ تقریباً سب کے سب نے وہیں جام شہادت نوش کر لیا۔ مگر انہوں نے ہزاروں دشمنوں کو ہلاک کر دیا۔ عکرمہؓ کی لاش مقتولوں کے ڈھیر میں ملی۔ کچھ دم باقی تھا۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے اپنے زانو پر ان کا سر رکھا اور ان کے گلے میں پانی ٹپکایا مگر ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اس جانباز دستے نے بڑی حد تک جنگ کا رنگ بدل دیا۔

امتحان

"آج مجوسیوں کی حکومت تباہ کر دی گئی ہے ان کے ملک کی ایک ایک چپہ زمین ان کے ہاتھ سے نکل گئی ہے اب وہ مسلمانوں کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ خدا نے تمہیں (مسلمانوں کو) ان کی زمین، ان کے ملک اور ان کے خزانوں کا وارث بنا دیا ہے، یہ دراصل تمہارا امتحان ہے، لہٰذا تم اپنی حالت ہرگز نہ بدلنا"۔

(فتح ایران کے موقع پر حضرت عمرؓ کا خطاب)

جانباز شہ سوار

جنگ یرموک ہی کا ذکر ہے حضرت قیس بن ہبیرہؓ کو حضرت خالدؓ نے فوج کا ایک حصہ دے کر میسرہ کی پشت پر متعین کر دیا تھا۔ جب رومیوں کا زور بڑھا تو قیس پیچھے سے نکلے اور اپنے دستے کے ساتھ دشمن پر بجلی بن کے گرے۔ رومی فوج اس حملے کے لئے تیار نہ تھی۔ اس میں بھگدڑ مچ گئی۔ رومی سرداروں نے بہت سنبھالا مگر ان کی فوج نہ سنبھل سکی۔ تمام صفیں ابتر ہو گئیں رومی گھبرا کر پیچھے ہٹے تو پھر ان کے قدم نہ جم سکے اور تھوڑی دیر میں میدان خالی ہو گیا۔ اسی لڑائی میں مہاشؓ ابن قیس بھی شامل تھے۔ وہ بڑے بہادر شہ سوار تھے اور بڑی جانبازی سے لڑ رہے تھے۔ جنگ کے دوران کسی نے ان کے پاؤں پر تلوار ماری مگر انہیں خبر تک نہ ہوئی۔ پاؤں کٹ کر گر گیا اور وہ لڑائی میں مصروف رہے۔ جب جنگ سرد پڑی اور مہاش کو ہوش آیا تو میدان جنگ میں ڈھونڈتے پھرتے تھے کہ میرا پاؤں کیا ہوا؟ ان کے قبیلے کے لوگ اس واقعہ پر ہمیشہ فخر کیا کرتے تھے اور سوار بن اوفیٰ نے جو ایک شاعر تھے اس واقعہ کو نظم کیا تھا۔

بیٹوں کی شہادت پر شکر

حضرت خنساءؓ عرب کی نامور شاعرہ تھیں انہوں نے اسلام کی خاطر اپنی عزیز ترین متاع یعنی اولاد کو قربان کر دیا۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں قادسیہ کے مقام پر مسلمان کفار سے نبرد آزما ہوئے حضرت خنساءؓ عمر رسیدہ ہونے کے باعث خود تو جنگ کرنے کے قابل نہ تھیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے چاروں بیٹوں کو خود اس جنگ میں شریک ہونے کی ترغیب دی۔ بیٹوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:-

"بیٹو! جو ثواب کافروں سے لڑنے میں ہے وہ تمہیں معلوم ہی ہے خوب سمجھ لو کہ آخرت اس دار فانی سے بہتر ہے کیونکہ وہ ہمیشہ رہنے والی ہے۔ کل جب صبح طلوع ہو تو خدا سے فتح و کامیابی کی دعا مانگتے ہوئے اپنے دشمنوں پر پل پڑنا۔ اور جب دیکھو کہ جنگ زوروں پر ہے اور ہر طرف اس کے شعلے بھڑک رہے ہیں تو تم خاص اس طرف رخ کرنا جس طرف لڑائی کا زور ہو اور جب دیکھو کہ فوج غصے سے آگ ہو رہی ہے تو دشمن کے سپہ سالار پر ٹوٹ پڑنا۔ خدا کرے تم دنیا میں مال غنیمت اور آخرت میں عزت حاصل کرو۔"

بہادر اور فرمانبردار بیٹوں نے بوڑھی ماں کے الفاظ کی لاج رکھی اور دن نکلتے ہی دشمن کی صفوں میں جا گھسے اور بہادرانہ لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ خنساءؓ کو بیٹوں کی شہادت کی خبر ملی تو بے اختیار پکار اٹھیں۔ "خدا کا شکر ہے جس نے بیٹوں کی شہادت سے مجھے عزت بخشی"۔

بھارت کے پاکستان پر وحشیانہ حملوں اور پھر بزدلانہ پسپائیوں کی مختصر روداد

یکم ستمبر سے ۲۳ ستمبر تک کے واقعات کی ڈائری

از ڈاکٹر اسلم حسین صاحب کمال

یکم ستمبر

برطانیہ کے مشہور فلسفی اور مفکر لارڈ رسل نے ہندوستان کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری کو پیغام بھیجا کہ وہ کشمیر میں مسلح جنگ بند کر دیں۔ انہوں نے بھارتی پارلیمنٹ میں دیئے گئے ان بیانات پر سخت تشویش کا اظہار کیا جن میں حکومت ہندوستان سے کہا گیا تھا کہ وہ جنگ بندی لائن عبور کر کے پاکستانی علاقوں پر بے دھڑک حملہ آور ہو جائے۔

۲ ستمبر: اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھان نے اپنی ایک اپیل میں کہا کہ پاکستان اور بھارت کی مسلح افواج کے درمیان بھرپور حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ کسی لمحے دونوں ملکوں کے درمیان جنگ چھڑ جائے۔

۳ ستمبر: ہندوستان کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے آل انڈیا ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے او تھان کی جنگ بندی کی اپیل مسترد کر دی اور کہا کہ جنگ بندی کوئی امن نہیں ہے۔ ایک اور بیان میں انہوں نے کہا کہ ہندوستان فوجی کارروائیوں کا نئے سرے سے جائزہ لے رہا ہے اور بڑے پیمانے پر جنگی کارروائی کے امکان پر غور کر رہا ہے۔

۴ ستمبر: اقوام متحدہ کے سیکرٹری او تھان نے سلامتی کونسل کو اپنی رپورٹ میں بتایا کہ مسئلہ کشمیر اب انتہائی خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے۔ اس سے نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ زیادہ بڑے پیمانہ پر امن کے لئے سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے انہوں نے کارگل میں پاکستان کی تین چوکیوں پر ہندوستانی فوج کے قبضہ کر لینے کو سب سے زیادہ نقصان دہ اقدام قرار دیا۔

حکومت ہند نے مغربی بنگال میں مشرقی پاکستان کی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا اور اہم مقامات پر ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے کوششیں تیز تر کر دینے کے لئے صوبائی حکومت کو ہدایات دیں۔

۵ ستمبر: آل انڈیا ریڈیو کل سارا دن اپنی نشریات میں بڑے پراسرار انتباہ کرتا رہا۔ بار بار اپنے پروگرام معطل کر کے عوام کو خبردار کیا گیا۔

ضلع گجرات میں باچوکے مقام پر ایک ہندوستانی طیارہ کی فائرنگ سے ۸ سالہ بچی زخمی ہو گئی اور سول ہسپتال میں جاں بحق ہو گئی۔ آل انڈیا ریڈیو نے یہ جھوٹی اور من گھڑت خبر اڑائی کہ پاکستان کے ایک طیارے نے امرتسر پر نیچی پرواز کر کے دو راکٹ گرائے۔ پاکستان کے سرکاری ترجمان نے اس جھوٹ کی فوراً تردید کر دی۔

۶ ستمبر: بھارتی فوج نے آج صبح سویرے بین الاقوامی سرحد عبور کر کے لاہور کے نواحی علاقوں اور جسڑ پر حملہ کر دیا بھارتی فوج کے طیاروں نے باٹاپور اور جلو کے قریب کے علاقوں پر بمباری کی۔

پاکستان کی جانباز فوجوں نے فوراً ان حملوں کا جواب دیا آٹھ سو بھارتی فوجی ہلاک و زخمی کر دیئے۔ بے شمار جنگی ساز و سامان ضائع کر دیا اور حملہ آور ذلت کے ساتھ پیچھے ہٹ گیا۔ بھارتی فضائیہ کے طیاروں نے وزیر آباد اور راہوالی کے نزدیک دو مسافر ٹرینوں پر بھی بمباری کی۔ دھونکل ریلوے سٹیشن پر کھڑی ہوئی ایک ریل گاڑی اور گکھڑ غلہ منڈی پر بھی بم پھینکے

صدر پاکستان نے حملہ آور کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے اپنی فوج کو مقابلہ کا حکم دے دیا۔ ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر کے پوری قوم کو بھی بھارت کے بزدلانہ و وحشیانہ حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جانے کی ہدایت دے دی

پوری ملت پاکستان مکمل عزم و ہمت و اتحاد کے ساتھ بھارت کے اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کھڑی ہو گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے صدر پاکستان کو ایک تار کے ذریعہ اپنی اور جمعیۃ علماء اسلام کی تمام خدمات دفاع وطن کے لئے پیش کر دیں ——— وہ اپنے تمام پروگرام منسوخ کر کے لاہور میں دفاعی اور امدادی کاموں میں حصہ لینے اور ... عوام کو تیار کرنے کے لئے اپنے رفقاء و کارکنوں کے ساتھ مصروف ہو گئے۔

پاکستانی فضائیہ نے پٹھانکوٹ کے ہوائی اڈے پر بمباری کر کے اسے تباہ کر دیا۔ ۲۸ ہنٹر طیارے مار گرائے، اور ۲۲ دوسرے طیارے تباہ کر دیئے۔

۷ ستمبر: بھارتی فضائیہ نے مشرقی پاکستان کے پانچ مقامات پر ڈھاکہ کے نزدیک کرمی ٹولہ، چاٹگام، جیسور، رنگپور لال منیر ہاٹ اور ضلع دیناج پور میں ٹھاکر گاؤں پر حملہ کر دیا مغربی پاکستان میں راولپنڈی، کراچی اور سرگودھا پر حملے کئے پاک فضائیہ نے بھی سرینگر، پٹھانکوٹ، کلکتہ کے قریب کلائی کونڈا اور بھارت کے دوسرے اہم ہوائی اڈوں پر بمباری کی۔ ہندوستان کے مزید ۱۳ طیارے تباہ کر ڈالے۔

چین اور انڈونیشیا نے مکمل حمایت کا اعلان کر دیا۔ لاہور کے محاذ پر بھارتی فوج کے دو حملے بری طرح پسپا کر دیئے گئے پاکستانی بحریہ بھی دشمن کے خلاف کارروائی کے لئے آگے بڑھ گئی

۸ ستمبر: سیالکوٹ اور حیدر آباد میں دو نئے محاذ کھولنے کی بھارتی کوشش ناکام بنا دی گئی۔

پاک بحریہ نے دشمن کے ساحلی قلعہ دوارکا کو تباہ کر دیا اور تین بھارتی طیارے بھی مار گرائے۔ قصور، سرگودھا اور نارووال میں بھی بھارتی طیارے گرائے گئے۔

۹ ستمبر: چین، سعودی عرب، ترکیہ، ایران، انڈونیشیا اور اردن وغیرہ ممالک کی طرف سے پاکستانی موقف کی باقاعدہ حمایت کا اعلان۔

دشمن نے پانچ محاذوں پر پاکستانی افواج کے ہاتھوں زبردست تباہی دیکھی۔ واہگہ سیکٹر۔ قصور سیکٹر۔ گدرو سیکٹر۔ جوڑیاں چھمب سیکٹر پر مقامات پر دشمن کے حملے پسپا کر دیئے گئے۔

پاکستانی فضائیہ نے پٹھانکوٹ اور جودھپور کے ہوائی اڈوں پر بمباری کر کے انہیں ناکارہ بنا دیا۔

انڈونیشیا میں پاکستان کی حمایت اور بھارت کی مذمت میں زبردست مظاہرے ہوئے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھان پاک و ہند کی جنگ کا تصفیہ کرانے کے لئے دونوں ملکوں کے سربراہوں سے ملنے کے لئے آج کراچی پہنچے۔ مقامی عوام نے ان کی آمد پر مظاہرہ کیا۔ او تھان نے صدر ایوب اور وزیر خارجہ بھٹو سے ملاقات کی

۱۰ ستمبر: پاکستانی فوج نے مشرقی پنجاب کی کئی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ ہندوستانی فوج اسلحہ وغیرہ چھوڑ کر بھاگنے لگی۔ لاہور کے علاقے میں دشمن کے تین طیارے مار گرائے گئے۔

ہندوستان کے فوجی طیاروں نے پاکستان کی شہری آبادی پر بعض بعض جگہ بمباری کا سلسلہ جاری رکھا۔ پاکستانی فضائیہ نے بھارت کے متعدد ہوائی اڈوں و فوجی ٹھکانوں پر حملہ کر کے انہیں تباہ کر دیا۔

۱۱ ستمبر: لاہور سیکٹر میں دشمن کی پیشقدمی روک دی گئی۔ سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن کے ۳۷ ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ پاک فوج بھارتی علاقہ کھیم کرن پر قبضہ کر کے برابر آگے بڑھتی چلی گئی۔

سیالکوٹ شہر پر بھارتی طیاروں نے بمباری کی متعدد افراد شہید و زخمی ہوئے۔ بعض املاک تباہ ہوئیں

او تھان راولپنڈی سے براستہ کراچی بمبئی کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہاں سے دہلی جا کر وہ بھارتی حکمرانوں سے گفتگو کریں گے۔ پاکستان کی طرف سے انہیں بتا دیا گیا کہ سمجھوتے کی اولین شرط کشمیر میں رائے شماری ہونا چاہیئے۔

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، شیخ [illegible] الدین صاحب اور مولانا کوثر نیازی نے مشترکہ طور پر تمام دینی جماعتوں کا ایک متحدہ محاذ بنانے کی دوڑ دھوپ شروع کی، تاکہ پورے ملک کے عوام کو بلا اختلاف مسلک اس خطرہ کے وقت دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کیا جائے۔

۱۲ ستمبر: سیالکوٹ پر بھی دشمن کا حملہ پسپا کر دیا گیا۔ دشمن کے ۴۵ ٹینک ایک سو تیس بکتر بند گاڑیاں تباہ کر دی گئیں۔ بھارت کی پچاس ہزار فوج بھی کچھ نہ کر سکی، سندھ راجستھان کے محاذ پر دشمن بھاگ کھڑا ہوا۔ لاہور سیکٹر میں بھی دشمن کے تمام حملے ناکام بنا دیئے گئے۔

کشمیر میں مجاہدین کی سرگرمیاں بھی برابر جاری رہیں۔ ملتان اور نواب شاہ پر بھارتی طیاروں نے حملہ کی ناکام کوشش کی

(باقی صفحہ ۵ پر)

(مبصر کے قلم سے)

پاکستان کو بھارت سے ہمیشہ خطرہ ہے

بھارت نے پاکستان پر حملہ صرف اس ناپاک ارادہ سے کیا تھا کہ اس مملکت خداداد کو بالکل ختم کر کے رکھ دیا جائے تاکہ اکھنڈ بھارت ورش کے ہندو فرقہ وارانہ تخیل کو عملی صورت دی جا سکے۔

پاکستان کے قیام کو بھارت کے فرقہ پرست ہندوؤں نے کبھی بھی دل سے تسلیم نہیں کیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم نے بھی اپنی آخری انگریزی تالیف "انڈیا ونس فریڈم" میں صاف صاف اس بات کا ذکر کیا ہے کہ "تقسیم ہند کو بہت سے کانگرسی ہندوؤں نے تحفظ ذہن کے ساتھ مانا تھا اور انہیں توقع تھی کہ پاکستان زیادہ دنوں تک قائم نہیں رہ سکے گا۔"

گذشتہ اٹھارہ سال میں ہندوستان کے کسی بھی رہنما نے کھلے دل کے ساتھ یہ اعلان نہیں کیا کہ پاکستان کا وجود ایک قطعی سیاسی و تاریخی حقیقت پر مبنی ہے۔ وہ اس کا ذکر ہمیشہ "ایک ناگزیر مجبوری" کے طور پر کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اسی "کج فکرانہ ذہنیت" کا یہ نتیجہ تھا کہ ۱۸ سال بعد پاکستان کے وجود کو بزعم خویش نیست و نابود کرنے کے لئے وہ اچانک حملہ آور ہو گیا۔

بلاشبہ اس جنگ میں بھارت نے منہ کی کھائی ہے لیکن پاکستان کے متعلق اس کی ذہنیت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ بھارت کی سیاسی و فوجی قیادت رفتہ رفتہ متعصب ہندوؤں کے ہاتھوں میں منتقل ہو رہی ہے۔ اور اس جنگ میں ناکامی کے بعد اندیشہ ہے کہ اور زیادہ متعصب ہاتھوں میں یہ قیادت چلی جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی لمحے بھی بھارت آئندہ پاکستان پر پھر اچانک حملہ کر سکتا ہے۔ بھارت کا سیاسی مستقبل اب کوئی نہیں رہا ہے۔ بھارت کو سیاسی وحدت کی جس مصنوعی ڈوری سے باندھا گیا تھا وہ پے در پے ہندوانہ تنگ نظری کے مظاہروں سے ٹوٹنے کے قریب پہنچ چکی ہے۔ اپنی تباہی و انتشار کے یہ قریبی امکانات دیکھ کر وہاں کے حکمراں کسی بیرونی جنگ کے مسئلہ سے ہی اسے روکنے کی امید کر سکتے ہیں۔ پاکستان دشمنی کی مستقل پالیسی انہیں ہر دم پاکستان کے متعلق ہی ناپاک ارادوں پر اکساتی رہے گی اس لئے ہمیں ہر وقت اس طرف سے چوکنا رہنا ہوگا۔ موجودہ جنگ نے ہمیں تاریخ کے ایک نئے موڑ پر لا کھڑا کیا ہے۔ یہ نیا موڑ ہم سے تقاضا کر رہا ہے کہ ہم مستقبل کا سفر گذشتہ اٹھارہ سال کے ماضی کا پورا جائزہ لے کر نئے اور قابل اعتماد وسائل و سامان کے ساتھ شروع کریں۔

ہم نے گذشتہ سترہ دنوں میں قیام پاکستان کی حقیقی جنگ لڑی ہے اور دنیا کے سامنے اپنے وجود کا بھرپور ثبوت دے دیا ہے۔ اب ہمیں یہ جائزہ لینا چاہیئے کہ (۱) وہ کون کون سے امور ہیں جنہوں نے بھارت کو پاکستان پر موجودہ حملہ کرنے کی جرأت دلائی (۲) پاکستان کو خطرات میں ڈالنے کے لئے بھارت اور اس کے سرپرست ممالک کن کن ذرائع کو پاکستان کے خلاف علانیہ و سازشانہ استعمال کر سکتے ہیں (۳) پاکستان مستقبل کے خطرات میں کن کن ذرائع پر کلیتہً اعتماد کر سکتا ہے اور کن کن سے اسے احتیاطاً بچ کر رہنے کی ضرورت ہے (۴) وہ کیا حقیقی قوت ہے جس نے پاکستان کی افواج کو بھی اور پاکستانی عوام کو بھی ہر قسم کے اندیشوں سے بے نیاز کر کے اپنے سے کئی گنا طاقتور دشمن کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے اور مقابلہ کرنے کا حوصلہ دلایا اور تمام مفادات و امتیازات کو پس پشت ڈال کر ایک ناقابل شکست عزم رکھنے والی متحد و مستحکم ملت بن جانے کی توفیق بخشی۔

ان چار باتوں کا اگر ہم نے بے لاگ اور حقیقت پسندانہ جائزہ لے کر ایک صحیح اور واضح راہ عمل متعین کر لی تو ہم نہ صرف آئندہ بھارت کی طرف سے پیش آنے والے تمام خطرات کا فاتحانہ مقابلہ ہی کر سکیں گے بلکہ اس خطہ ارضی کی ایک نئی تاریخ ساز قوت بھی بن جائیں گے۔

امریکہ دوستی اور پاکستان

ہمارے ملک کے جن طبقوں نے ایک زمانہ میں امریکہ دوستی کی حمائت میں اپنے قلم و زبان کا سارا زور استدلال صرف کر دیا تھا حتیٰ کہ اگر کسی نے اس دوستی کی حمائت کے خلاف ذرا بھی لب کشائی یا حرف بیجائی کی تو اُسے ان طبقوں کی طرف سے فوراً غدار اور اشتراکی زرخرید کہہ دینے سے دریغ نہیں کیا جاتا تھا۔ اب ان میں سے بہت سوں نے یہ اعتراف کر لیا ہے کہ "امریکہ پاکستان کا ہرگز خیرخواہ نہیں رہا ہے"۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کی موجودہ مشکلات کی بہت بڑی ذمہ داری امریکہ دوستی پر ہی عائد ہوتی ہے۔ امریکہ کی ہی دوغلی اور بھارت کی طرف جھکاؤ رکھنے والی پالیسی کا نتیجہ ہے کہ بھارت کے ہاتھوں اس کے ہمسایوں کا امن غارت ہو رہا ہے۔ بھارت کا سارا ناچ امریکہ کے کھونٹے کے بل پر ہے۔ یہاں مزید تفصیل میں جانے کا موقع نہیں ہے کہ امریکہ کی اس دوستی نے افریشیائی و بین الاقوامی دوائر میں پاکستان کو کیا کیا اور کتنا نقصان پہنچایا اور اس کے داخلی استحکام کو کتنی ضرب لگائی۔ صرف اتنی بات ہی کافی ہے کہ پاک و بھارت نزاع میں اس نے آج تک پاکستان کے مبنی برحق و انصاف موقف کی ادنیٰ حمائت تک سے گریز کیا ہے۔ یقیناً یہ رویہ ایسا ہے کہ جس سے ہر اس شخص کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جسے ذرا سا بھی امریکہ دوستی پر اعتماد تھا۔ اب امریکہ دوستی پر وہی اعتماد کا اظہار یا خاموشی کی روش اختیار کر سکتا ہے جس کا کوئی در پردہ مفاد اس سے وابستہ ہوگا۔

خاندانی منصوبہ بندی وغیرہ خرافات اب روک دیجئے

بھارت کے جارحانہ حملے نے یہ حقیقت واضح کر دی ہے کہ ہمارا مستقبل، اسلام پر مخلصانہ اور سختی کے ساتھ عمل پیرا ہونے پر موقوف ہے۔ ہمیں اب کوئی ایسی بات اپنے یہاں باقی نہیں رہنے دینا چاہیئے جو کسی طرح بھی اسلام کے منشاء کے خلاف جاتی ہو۔ ہمیں اب نہ تحدید آبادی کی ضرورت ہے، اور کثرت آبادی سے کوئی اندیشہ لاحق ہے۔ ایک قوم جسے خدا کی راہ میں قربان ہونے اور اپنی ملت و وطن کی حفاظت کا مسئلہ درپیش ہو، اسے ان خرافات و توہمات میں نہیں پڑا رہنا چاہیئے۔ ہمیں صرف پاکستان کے معاشرہ اور معیشت کو اسلام کی راہ پر ڈال دینا چاہیئے۔ اور ہمہ وقت جہاد کی تیاریوں میں لگے رہنا چاہیئے۔ ہمارے تمام مسائل خود بخود حل ہوتے چلے جائیں گے۔

روزنامہ نوائے وقت کا ایک اداریہ، ۱۲ اکتوبر کی اشاعت سے

• ہمیں غیر ملکی مشنریوں پر اعتبار نہیں

صدر مملکت محمد ایوب خاں نے مغربی پاکستان کی مسیحی کونسل کے نام ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں بھارت کے جارحانہ حملہ سے پیدا شدہ صورت حال میں پاکستانی مسیحوں کی حب الوطنی اور حکومت سے مکمل تعاون کے عملی مظاہرہ کی تعریف کی گئی ہے۔ جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے کسی بھی قابل ذکر شخص نے کسی مرحلہ پر بھی پاکستانی مسیحوں کے جذبہ حب وطن پر رتی بھر شک نہیں کیا بلکہ لاہور اور دوسرے مقامات کے غریب مسیحی جس جوش و خروش سے اپنی عبادت گاہوں میں جا کر پاکستان کی کامیابی و فتح کے لئے دعائیں اور قومی دفاعی فنڈ کے لئے عطیات جمع کرتے رہے ہیں۔ ہر شخص اس کا معترف ہے لیکن یہ بات اُن سینکڑوں غیر ملکی مشنریوں کے بارے میں نہیں کہی جا سکتی جو ہماری محب وطن مسیحی اقلیت پر مسلط چلے آ رہے ہیں۔ جنگ کے دوران میں ان غیر ملکی مشنریوں کے بارے میں جس قسم کی باتیں دید و شنید میں آئیں انہیں صفحہ قرطاس پر منتقل کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ بہرحال یہ ساری پاکستانی قوم کا مطالبہ ہے کہ سامراجی ملکوں سے تعلق رکھنے والے غیر مشنریوں کے بارے میں حکومت کو اپنی سابقہ پالیسی پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ اور اپنی محب وطن اور قابل اعتماد مسیحی اقلیت کو بھی ان غیر ملکی مشنریوں کے اخلاقی و معاشی استحصال سے نجات دلانی چاہیئے۔

جمعیۃ علماء اسلام روڈہ ضلع سرگودھا

محترم خیر دین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام روڈہ ضلع سرگودھا کے ہاتھ مجاہدین فنڈ کے لئے مبلغ چار سو چار روپے نقد اور ۱/۲ ۲ بوری کپڑے مرکزی دفتر میں موصول ہوئے۔

بقیہ: — بھارت کے وحشیانہ حملوں کی مختصر روداد

مشرقی پاکستان میں کئی مقامات پر بمباری کے لئے آئے لیکن چوکس پاکستانی فضائیہ نے انہیں مار بھگایا۔ لاہور میں سیاسی جماعتوں نے بھی ایک مشترکہ کمیٹی بنانے کا اعلان کیا۔

۱۳ ستمبر: — سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن کے ۲۰۰ ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ راجستھان میں ہماری فوج نے بھارت کے ایک سرحدی اہم سٹیشن منابو پر قبضہ کر لیا۔ کھیم کرن کے قصور سیکٹر میں دشمن کے تین ٹینک تباہ کئے گئے۔ جموں کے ہوائی اڈے پر دشمن کے ۲ فوجی طیارے تباہ کر دیئے گئے۔ امرتسر کے نواح میں دشمن کے اہم فوجی ٹھکانوں پر شدید بمباری کی گئی۔ خان عبدالغفار خان کے صاحبزادے عبدالولی خان نے بھی قومی دفاع کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں۔

البانیہ نے بھی پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا۔

ہندوستان نے غیر مشروط طور پر جنگ بندی کے لئے اوتھان کے سامنے اپنی آمادگی کا اظہار کر دیا۔

قومی دفاعی فنڈ میں عوام نے بڑھ چڑھ کر عطیات دیئے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے مجاہد کشمیر فنڈ اور قومی دفاعی فنڈ میں روپیہ جمع کرانے کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ مختلف شاخوں کو ہدایت کر دی گئی کہ وہ یا تو مرکزی دفتر لاہور کی معرفت یا براہ راست ان فنڈوں میں امداد دیں۔ قوم نے کروڑوں روپیہ جمع کرایا چنانچہ ماہانہ ۹۰ سو روپے آج تک جمع کرائے گئے۔

اسلامی متحدہ محاذ نے بھی فنڈ کی فراہمی کا کام زور شور سے شروع کیا۔

صدر ایوب اور شاہ فیصل نے اپنے ایک مشترکہ اعلامیہ میں پاک بھارت تنازع کو بند کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی قراردادوں اور حق خود ارادیت پر عمل کرنے کی پرزور اپیل کی۔

روس نے الزام عائد کیا کہ پاک بھارت جنگ کو امریکہ ہوا دے رہا ہے۔

۱۴ ستمبر: — پاکستانی افواج نے راجستھان میں دشمن کی ایک اور چوکی پر قبضہ کر لیا۔

راولپنڈی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ ۳۰ ستمبر تک لڑکوں اور لڑکیوں کے سکول بند رہیں گے۔

سیالکوٹ سیکٹر، کھیم کرن سیکٹر، گنڈا سیکٹر، اکھنور سیکٹر اور قصور بھیاں سیکٹر پر دشمن پسپا ہوتا رہا۔ بے شمار لاشیں اور سامان جنگ چھوڑ کر بھاگتا رہا۔

بھارتی طیاروں نے پاکستان کے مختلف شہروں پر بمباری کرنا چاہی، انہیں متعدد جگہوں پر مار گرایا گیا۔ پاکستانی فضائیہ نے بھی ہندوستان کے اہم فوجی ٹھکانوں پر شدید بمباری کی۔

۱۵ ستمبر: — کاسابلانکا میں ہونے والی عرب سربراہوں کی کانفرنس میں صدر ناصر نے کہا کہ وہ ہندوستان و پاکستان کی جنگ کو نظر انداز نہ کریں۔ کانفرنس کے ترجمان نے بتایا کہ وہ پاک و ہند جنگ بند کرنے کی اپیل کریں گے۔ اور کشمیر سے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے پر زور دیں گے۔

شام، سوڈان اور کویت کے عوام کی طرف سے بھی پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا گیا۔

سیالکوٹ کی جنگ میں اب تک دشمن کے دو سو ٹینک تباہ ہو چکے۔ ہر محاذ پر دشمن کے حملے پسپا کر دیئے گئے۔ ہندوستان کے اہم فوجی ٹھکانوں پر پاکستان فضائیہ کے حملے جاری ہیں۔

۱۶ ستمبر: — پاکستانی فوجوں نے مختلف سیکٹروں میں بھارت کے کئی سو مربع میل علاقے پر قبضہ کر لیا ہے۔ سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن کی صفیں الٹ دیں۔ بیاس کے پل پر بھارتی علاقے میں پاکستانی فضائیہ .... نے دو بھارتی طیارے مار گرائے۔ کھیم کرن کے محاذ پر پاکستانی فوج دشمن کے علاقے میں ۹ میل آگے تک بڑھ گئی۔ دشمن کے ...... فوجی اب تک ہلاک ہو چکے ہیں۔

بٹالہ اور سرگودھا کے دیہاتوں پر دشمن نے وحشیانہ بمباری کی۔

چین نے بھی چین سکم سرحد پر فوجی چوکیاں ہٹا لینے کے لئے بھارت کو تین دن کا الٹی میٹم دے دیا۔

اسلامی متحدہ محاذ کی اپیل پر ۷ ہزار اور ۳۴ ہزار روپیہ کی رقمیں علی الترتیب دفاعی فنڈ کے لئے لاہور کے ہیروں نے دیں۔

۱۷ ستمبر: — دشمن نے واہورا والا سیکشن پٹھانکوٹ کے قریب ایک اور مسافر ٹرین پر حملہ کیا۔

بھارت کا پانچسو مربع میل علاقہ پاکستانی فوجوں نے اب تک اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ ہواڑہ، آدم پور اور امبر سیکٹر پر پاک فضائیہ نے کامیاب حملے کئے۔

سیالکوٹ جموں سیکٹر، واہگہ اٹاری سیکٹر، برکی ہر کے سیکٹر، قصور کھیم کرن سیکٹر، سلیمانکی سیکٹر اور راجستھان سیکٹر میں ہماری فوجیں برابر پیش قدمی کرتی چلی جا رہی ہیں۔

ہندوستان کے ۲۹ فوجی افسر اور ۴۰۵ سپاہی قیدی بنا لئے گئے ہیں۔

متحدہ عرب جمہوریہ کے مفتی اعظم شیخ الاکبر حسن مامون نے کہا کہ ہم پاکستان اور اسلام کی فتح و سرفرازی کی دعائیں مانگ رہے ہیں۔

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام اور اس کی مختلف شاخوں نے قومی دفاعی فنڈ میں اب تک ۴۱ ہزار روپیہ جمع کرا دیا ہے۔ متحدہ اسلامی محاذ کے کنوینر شیخ حسام الدین صاحب مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا کوثر نیازی صاحب اور مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامعہ اشرفیہ نے گورنر مغربی پاکستان سے ایک ملاقات کے وقت سات ہزار روپے کا ایک چیک قومی دفاعی فنڈ میں پیش کیا۔

چین کے الٹی میٹم سے بھارت، انگلستان اور امریکہ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔

۱۸ ستمبر: — پاکستانی فضائیہ کے طیاروں نے بھارتی علاقے میں تین سو میل اندر جا کر انبالہ کے ہوائی اڈہ پر شدید بمباری کر کے اسے نقصان پہنچایا اور اڈے پر کھڑے کے سب طیارے تباہ کر دیئے۔ ہمارے تمام طیارے کارروائی کرنے کے بعد صحیح و سالم واپس آ گئے۔ واپسی پر دشمن کے ۱۵ اور ٹھکانوں پر ہمارے طیاروں نے بمباری کی

اور انہیں تباہ کیا ہے۔ دشمن کے ۱۰۰ طیارے اب تک ہماری فضائیہ نے گرا دیئے ہیں اور بہتوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔

سیالکوٹ جموں محاذ پر دشمن کے مزید گیارہ ٹینک تباہ کئے گئے۔

۱۹ ستمبر: — سیالکوٹ محاذ پر دشمن کے چالیس اور ٹینک تباہ ہو گئے۔ فاضلکا سیکٹر میں بھی دشمن پر ہمارا دباؤ بڑھ رہا ہے۔

مجاہدین کشمیر نے راجوری سے ۹ میل کے فاصلے پر ہندوستانی فوجی اڈہ تباہ کر دیا۔

لنکا کی سابق وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے نے بھی ہندوستان کو حملہ آور قرار دے دیا۔

روسی وزیر اعظم نے صدر ایوب اور شاستری کو تاشقند میں ملاقات کرنے کی دعوت دی ہے۔

فلپائن نے بھی پاکستانی موقف کی حمایت کا اعلان کر دیا۔

ہندوستانی فوجوں کا جنگی زور ہر محاذ پر ٹوٹنا شروع ہو گیا پیشقدمی کی کوششیں اب انہوں نے ترک کر دیں اور مدافعانہ پسپائی کی روش اختیار کر لی۔

۲۰ ستمبر: — لاہور شہر پر آج پونے چار بجے سہ پہر تمام شہریوں نے نہایت دلچسپی اور جوش و خروش سے فضائی جنگ کا تماشہ دیکھا۔ یہ جنگ چند منٹ تک جاری رہی۔ ہندوستان کے ۶ طیاروں کو پاکستان کے ۴ طیاروں نے للکارا۔ دو طیارے مار گرائے اور چار طیارے فرار ہو گئے۔

عراق کے صدر عارف نے بھی کشمیر میں رائے شماری کی حمایت کی۔

سلامتی کونسل نے اپنی تازہ قرارداد میں ۲۲ ستمبر بدھ کے دن دن کے بارہ بجے تک جنگ بند کر دینے کی پاکستان و ہندوستان کو ہدایت کی۔ اس قرارداد میں کہا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کی فوجیں ۵ اگست سے پہلے کی پوزیشن پر واپس چلی جائیں۔ اس کے بعد اس سیاسی مسئلہ کے حل پر غور کیا جائے گا جو پاک ہند تنازع کا اصلی سبب ہے۔

اردن کے نمائندے نے قرارداد کے حق میں ووٹ دینے سے انکار کر دیا۔

کشمیر کی انقلابی کونسل نے جنگ جاری رکھنے کا اعلان کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ نے صدر کے نام ایک تار میں اس قرارداد پر اپنے عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اپنی اور اپنی جماعت کے پورے تعاون کا صدر کو یقین دلایا۔

گجرات (ہندوستان) کے وزیر اعلیٰ بلونت رائے مہتہ اپنی بیوی اور پانچ ساتھیوں سمیت ایک ہوائی حادثہ میں ہلاک ہو گئے۔

سلامتی کونسل میں ملائشیا کے مندوب رامانی نے پاکستان کے خلاف بکواس کی۔

۲۱ ستمبر: — سندھ میں بدین کے ہوائی اڈے پر دشمن کے طیاروں نے اچانک حملہ کیا۔ ہماری فوجوں نے دشمن کے بارہ ٹینک تباہ اور دو طیارے مار گرائے۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

...یہ: بھارتی حملوں کی مختصر روداد

پاکستانی فضائیہ نے آدمپور، ہلواڑہ اور جودھپور کے ہوائی اڈوں پر زبردست حملے کئے۔ دوسرے سیکٹروں پر بھی برابر ہماری فوجیں دباؤ ڈالتی رہیں۔

پاکستان کے وزیر خارجہ سلامتی کونسل کی قرارداد کی وضاحت طلب کرنے کے لئے نیویارک روانہ ہو گئے۔

ہندوستان نے جنگ بندی قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ کراچی، لاہور، ڈھاکہ وغیرہ میں امریکہ و اقوام متحدہ کے خلاف سخت مظاہرے کئے گئے۔

الجزائر اور مراکش نے بھی پاکستان کے موقف کی حمایت کا اعلان کیا۔

محاذ جنگ پر ہندوستان کی طرف سے سرگرمیاں کمزور پڑ گئیں۔

۲۲ ستمبر:— ہندوستان نے سلامتی کونسل کو مطلع کیا کہ وہ غیر مشروط طور پر جنگ بندی قبول کرتا ہے کشمیر کے مستقبل کے بارے میں بات چیت کے لئے تیار ہے۔

پاکستان کے وزیر خارجہ نے سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس طلب کیا اور اُسے متنبہ کیا کہ اگر کونسل تنازعہ کشمیر کو طے نہ کرا سکی، تو پاکستان اقوام متحدہ سے علیحدہ ہو جائے گا۔

صدر ایوب کو امریکی صدر نے براہ راست ٹیلیفون پر اپنی طرف سے یقین دہانی کی۔

صدر ایوب نے قوم کے نام پیغام میں اعلان کیا کہ ہمیں عالمی طاقتوں نے پختہ یقین دلایا ہے کہ وہ تنازعہ کے تصفیہ میں مدد دیں گی۔ اس لئے پاکستان نے عالمی امن کی خاطر فائرنگ بند کرنا منظور کر لیا ہے لیکن پاکستانی افواج اپنے موجودہ مورچوں پر ڈٹی رہیں گی۔ اور اگر کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہوا تو جنگ کے شعلے پھر بھڑک اٹھیں گے۔

بھارت نے اس سترہ روزہ جنگ میں جو قیمت ادا کی اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

پاکستانی فوجوں نے دشمن کے ایک سو تیرہ طیارے اور پانچ سو ٹینک تباہ کئے۔ سات ہزار دو سو ہندوستانی فوجی ہلاک ہوئے۔ ایک ہزار قیدی بنائے گئے۔ بھارت کے ایک ہزار سات سو مربع میل سے زیادہ علاقے پر پاکستان کا قبضہ ہو گیا۔

کشمیر میں حریت پسندوں کی جدوجہد برابر جاری ہے۔

بھارت نے چینی الٹی میٹم کے آگے بھی گھٹنے ٹیک دیئے سرحدی قلعہ بندیاں خود توڑ کر چین سکم کی سرحدوں سے اپنی فوجیں پیچھے ہٹا لیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے اب تک ۸۰ ہزار روپے سے زیادہ کی رقم دفاعی فنڈ میں جمع کرائی جا چکی ہے۔

جمعیۃ کے رضاکاروں کے جتھے بھی جنگ کشمیر میں حصہ لینے کے لئے گئے۔

قصور اور سیالکوٹ کے محاذوں پر بھی جمعیۃ کے رضاکاروں نے خدمات انجام دیں اور ان میں سے بعض شہید ہو گئے۔

بھارت نے سلامتی کونسل سے استدعا کی کہ جنگ بندی کے وقت میں ۱۵ گھنٹوں کا اضافہ کر دیا جائے تاکہ وہ اپنی فوجوں کو فائر بندی کے احکامات پہنچا سکے۔

سلامتی کونسل نے جنگ بندی کے وقت میں ۱۵ گھنٹوں کی مہلت کا اور اضافہ کر دیا۔

بھارت نے اس توسیع میعاد سے در پردہ فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر محاذ پر اپنی جنگی سرگرمی تیز تر کر دی تاکہ اس مدت کے اندر اندر پاکستان سے اپنا ہارا ہوا علاقہ واپس لے لے لیکن پاکستانی افواج چوکنا اور تیار تھیں اور انہوں نے ہر محاذ پر بھارت کی اس بزدلانہ و کمینی کوشش کو بری طرح ناکام بنا دیا۔ بھارتی بحریہ نے بھی بڑھنے کی کوشش کی، تو اس کے سب سے بڑے جنگی جہاز کو غرق کر دیا۔ ساحلی اڈہ تباہ کر ڈالا۔ اس کے راڈار کے مراکز برباد کر دیئے۔ جمعرات کی صبح ۳ بجے تک بھارت نے ہر جتن کیا کہ اپنا کچھ علاقہ واپس لے لے۔ لیکن پاکستان کی فوجیں ہر جگہ آخر وقت تک دشمن کے حربوں اور چالوں کو ناکام بناتی اور شکست فاش دیتی رہیں۔

۲۳ ستمبر:— جمعرات صبح ۳ بجے دونوں جانب سے فائرنگ بند کر دی گئی۔

۲۴ ستمبر:— جمعہ کے دن پوری قوم نے پاکستانی افواج کی بے مثال شجاعت اور فتح و ظفر پر نیز دشمن کی ہزیمت فاش پر اللہ تعالیٰ کا بے پایاں شکر ادا کیا۔ اور پوری ملت اسلامیہ اپنے رب کے حضور عجز و نیاز کے ساتھ سربسجود ہو گئی۔

ایک غلط بیانی کی تردید

ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی کی گذشتہ اشاعت میں سردار علی شاہ سفیر مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ ہم ٹبی والا میں اس وجہ سے گئے تھے کہ قاضی مظہر حسین صاحب نے موضع ڈب میں مسئلہ حیات النبیؐ پر ہمیں مناظرہ کا چیلنج دیا تھا۔ ہم دستخط کنندگان ذیل اس جلسہ (ڈب) کے اندر خود موجود تھے یہاں پر ہر دو قاضی صاحبان نے کسی قسم کا چیلنج نہیں دیا۔ یہ سراسر غلط بیانی ہے۔ قاضی صاحبان نے نہ صرف اس جلسہ میں بلکہ اس سے پہلے بھی یہاں پر کوئی چیلنج نہیں دیا ہم بذریعہ اخبار اس غلط بیانی کی سخت تردید کرتے ہیں تاکہ عوام الناس مغالطہ میں نہ رہیں۔

اہالیان موضع ڈب ضلع میانوالی

۱۰/۱۵ ۵ حافظ محمد خاں بقلم خود

احقر کریم الدین ڈب

جان محمد بقلم خود

حوالدار غلام محمد بقلم خود

ملک غلام حسین بقلم خود ڈب

ضرورتِ سفیر

مدرسہ عربیہ اسلامیہ چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ کے لئے دو سفیروں کی فوری ضرورت ہے۔ دیانت امانت اور فراہمی چندہ کی قابلیت شرط ہے۔ معاوضہ معقول ہو گا خود مل کر یا بذریعہ خط و کتابت معاملہ طے کر لیں۔

(ناظم مدرسہ محمد یعقوب ربانی)

تصحیح فرما لیجیے

۱۵ اکتوبر کے ترجمان اسلام میں "خلافت راشدہ سے ملوکیت تک کے سلسلے میں" کے مضمون میں کتابت کی بعض اغلاط رہ گئی ہیں۔ ان کی تصحیح اس طرح کر لی جائے:۔

صفحہ ۵ کالم ۳ سطر ۶ پر "خلفاء" کی جگہ "طلقاء"

" " " ۱۴ پر "اول صحابہ" کی جگہ "صف اول کے صحابہ کرام"

" " " ۱۸ " "خلفاء" " " "طلقاء"

" " " ۴۲ " " " " "

" " " " "یزید سفیان" کی جگہ "یزید بن ابی سفیان"

ایک فوجی بھائی کا خط

مدرسہ جامعہ رشیدیہ منٹگمری کے مدیر و ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا فاضل حبیب اللہ صاحب کے نام!

حوالدار بابو خاں — مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۶۵ء

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب ناظم صاحب جامعہ رشیدیہ منٹگمری!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ ....

....

آخر میں ایک واقعہ عرض کئے دیتا ہوں:۔

"کھیم کرن جو کہ ہندوستانی علاقہ تھا اور اب پاکستانی افواج وہاں قابض ہیں۔ یہ قصبہ ہر قسم کے سامان سے بھرا پڑا تھا دکانیں اور گھر بالکل بھرے ہوئے تھے۔ ہندو اور سکھ ایسے ہی چھوڑ کر بھاگ گئے تھے، وہاں پہنچ کر پاکستانی افواج کے سپاہیوں نے کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا۔ اس لئے نہیں لگایا کہ وہ خالص جہاد کی نیت سے آئے تھے اور ڈرتے تھے کہ کہیں وہ لوٹ مار کرنے والے نہ بن جائیں اور وہ اجر سے محروم ہو جائیں۔

اس مجلس میں بس اتنا لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں کسی دوسری مجلس میں باقی حالات لکھوں گا۔

قصور کے شہداء

معلوم ہوا ہے کہ ہیڈ ماسٹر غلام محمد صاحب جو جمعیۃ علماء اسلام قصور کے کارکن اور انجمن خدام القرآن قصور کے ناظم تھے بھارت کی وحشیانہ بمباری سے اپنے چچا و چچا زاد بہن بھائیوں سمیت شہید ہو گئے۔ نیز جمعیۃ علماء اسلام کے ایک کارکن حافظ محمد رفیع صاحب کے چچا زاد بھائی بہن بھی شہید ہوئے۔ جمعیۃ قصور کی مجلس عاملہ کے رکن قاری حاکم علی صاحب کے والد ماجد کا بھی انتقال ہو گیا ہے۔

قارئین سے التماس ہے کہ وہ ان شہداء و وفات یافتگان کے لئے دعا فرمائیں۔ (قاری محمد شریف)

التوائے جلسہ

مدرسہ فرقانیہ مدنیہ مقبول پورہ راولپنڈی کا سالانہ جلسہ جو ۲۲، ۲۳، ۲۱ اکتوبر کو ہونے والا تھا ہنگامی حالات کے پیش نظر غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ (عبد الحکیم)

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام — دفاع ملت و وطن کے سلسلے میں سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے رضاکاروں کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا حشمت علی صاحب سالار منعقد ہوا جس میں جمعیۃ علماء اسلام شہر گوجرانوالہ کے اصلاحی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کارکنوں کی سرگرمیاں تیز کردینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس میں باقاعدہ تین کمیٹیاں بنائی گئیں۔ پہلی کمیٹی جناب محمد حنیف صاحب تاجر کی سرکردگی میں دوسری کمیٹی مولانا عبدالوہاب صاحب کی سرکردگی میں اور تیسری کمیٹی جناب محمد اکرم صاحب ناظم شعبہ نشر و اشاعت کی سرکردگی میں بنائی گئی۔ صدر اجلاس نے ایک قرارداد پیش کرتے ہوئے افواج پاکستان کی اعلیٰ کارکردگی پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

(محمد اکرم نائب ناظم جمعیۃ گوجرانوالہ)

جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں

جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں کا اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں دفتر جمعیۃ میں منعقد ہوا۔ جس میں سردار غلام خاور خاں نے اجلاس سے پاکستانی افواج کے شاندار کارناموں کی تفصیل بیان کی۔ اجلاس نے اس پر خراج تحسین پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو جو باطل کے مقابلہ میں ڈٹ کر مقابلہ کرے اپنی امداد و نصرت سے کامیابی عطا کرتا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں کی جانب سے دفاعی فنڈ میں پانچ ہزار روپے نیشنل بنک میں جمع کئے گئے۔ بستروں کی فراہمی جاری ہے۔ تقریباً اسی بستر جمع ہو چکے ہیں۔ ایک قرارداد پاس ہوئی کہ تمام ممبر دفاعی فنڈ میں کوشاں رہیں (۲) انڈونیشیا کے صدر سوکارنو کی کامیابی پر اظہار مسرت کیا گیا۔ آخر میں مولانا غلام ربانی صاحب نے دعا پر اجلاس کو ختم کیا۔

(محمد عبدالباری ثاقب ناظم)

جمعیۃ علماء اسلام روجہان (راجن پور)

مقامی جمعیۃ نے دوگانہ نفل پڑھ کر شہدائے وطن کے ایصال ثواب کے لئے اور مجاہدین کی استقامت اور پاکستان کی فتح کامل کے لئے دعا مانگی۔ (عبدالکریم روجہان تحصیل راجن پور)

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

مورخہ ۷/۱/۶۵ بروز جمعرات کو جامع مسجد بلی ٹکڑوالا میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ نے عوام سے خطاب فرمایا۔ مورخہ ۸/۱/۶۵ بروز جمعہ کو جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں جمعیۃ علماء اسلام کے رضاکاروں کا ایک ہفتہ وار اجلاس زیر صدارت مرکزی ناظم جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مستی عبدالواحد صاحب منعقد ہوا۔ ۸/۱/۶۵ کو ہی جامع مسجد محلہ حاجی پورہ میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام شہر گوجرانوالہ نے عوام سے موضوع جہاد پر خطاب فرمایا۔ مورخہ ۹/۱/۶۵ بروز ہفتہ جامع مسجد برنے والی میں حضرت مولانا عبدالواحد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ نے عوام سے خطاب فرمایا۔ ۱۰/۱/۶۵ بروز اتوار کو نوشہرہ روڈ گلی مولوی شمس الدین میں زیر صدارت جناب محمد اکرم صاحب نائب ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام شہر گوجرانوالہ ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالوہاب صاحب نے عوام سے خطاب کیا۔

مورخہ ۱۱/۱/۶۵ بروز سوموار جامع مسجد کرشنا نگر میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام شہر گوجرانوالہ نے حالات حاضرہ پر عوام سے خطاب فرمایا۔ مورخہ ۱۲/۱/۶۵ بروز منگل کو جامع مسجد نزد گھنٹہ گھر میں حضرت مولانا عبدالواحد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ نے عوام سے خطاب فرماتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام شہر گوجرانوالہ کے اصلاحی پروگرام پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ (محمد اکرم نائب ناظم)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم

ضلع جہلم کی جمعیۃ نے مجموعی طور پر مہاجر فنڈ، مجاہد فنڈ اور دفاعی فنڈ میں مرکزی دفتر کی معرفت ۲۷-۱۲،۵ روپے اب تک جمع کرائے ہیں شہر جہلم سے پہلی قسط ۔-۴۲۴ اور دوسری قسط ۲۱-۲۳۳ روپے کی وصول ہوئی تھی۔

جمعیۃ علماء اسلام منٹگمری

منٹگمری کی جمعیۃ نے ایک ایک ہزار روپے کی تین قسطوں کے ذریعہ اب تک ۔۳۰۰۰ مرکزی دفتر کی معرفت دیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

سرگودھا کی جمعیۃ نے تین قسطوں میں ۔۲۸۰۰ روپیہ مرکزی دفتر کی معرفت بھیجا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سنجر خاں تحصیل صادق آباد

۱/۶۵، بروز جمعرات کو جلسہ تبلیغ جہاد منعقد ہوا جس میں حافظ الحدیث والقرآن امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی تشریف لائے۔ حضرت مولانا درخواستی صاحب نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری افواج کا حوصلہ بہت بلند ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی نصرت فرمائی کہ بھارت نے پاکستان پر جو بزدلانہ حملہ کیا۔ اس کو ہماری افواج نے پسپا کر دیا۔ یہ ہے نصرت خداوندی۔ دشمن کو اپنی افواج اور سامان پر بھروسہ تھا۔ اور ہم کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے۔ آخر نصرت ہماری ہوئی اور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت مولانا درخواستی صاحب نے فرمایا، کہ وہ دن اللہ تعالیٰ ہم کو دکھائے کہ جامع مسجد دہلی کے اوپر پاکستان کا جھنڈا لہراتا نظر آئے۔ آخر میں حضرت درخواستی صاحب نے مجاہدین کشمیر کے لئے اور استحکام پاکستان کے لئے دعا فرمائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(حافظ کرم الدین ناظم جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سنجر خاں)

اضلاعی جمعیتیں متوجہ ہوں

جمعیۃ علماء اسلام کی رکنیت سازی کی کاپیاں طبع ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ اضلاعی جماعتیں اپنے اپنے ضلع کی ضروریات کا اندازہ لکھ کر فوراً بھیجیں تاکہ اسی تعداد میں انہیں طبع کرایا جائے۔ تمام ماتحت شاخیں رکنیت کی کاپیوں کے لئے اپنے ضلع کے دفتر سے رابطہ پیدا کریں۔ براہ راست نہیں بھیجی جائیں گی ضلعی دفتر کی معرفت بھیجی جائیں گی جس ضلع کو جتنی کاپیاں درکار ہوں فی کاپی دو روپیہ کے حساب سے رقم بھیجنا ضروری ہے۔

ترجمان اسلام — লাহোর
WEEKLY
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE — Price 12 Paisse

جلد ۸ | جمعہ - ۲۲ - اکتوبر ۱۹۶۵ء مطابق ۲۶ - جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۴۲

دفاعی فنڈ میں جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی سے فراہم ہونے والی مزید رقوم

نوٹ :- گذشتہ سے پیوستہ ترجمان اسلام کی اشاعت میں سہو کتابت کی دو غلطیاں واقع ہوگئیں۔ ایک یہ کہ شمارہ کی تاریخ ۸ - اکتوبر کے بجائے ۷ - اکتوبر درج ہوگئی۔ دوسرے یہ کہ دفاعی فنڈ کی رقوم کا میزان ۶۴ - ۱۹۲۵ - ۸ کے بجائے ۶۴ - ۹۱۹۲۴ درج ہوگیا۔ در اصل اس فنڈ میں بعض مقامات پر نقد رقوم کے علاوہ زیورات و دیگر سامان بھی دیا گیا تھا، اس کی قیمت کا تخمینہ دس ہزار روپیہ لگا کر لکھا گیا تھا۔ اس طرح کے سامان کا ذکر ترجمان اسلام کی گذشتہ اشاعتوں میں آچکا تھا، لیکن سہو کتابت سے یہ رقم لکھتے وقت نظر سے چوک گئی اور تحریر شدہ میزان لکھا گیا۔ ٹنڈو آدم سے محمد عرفان صاحب قادری نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ ہم ان کے شکر گذار ہیں۔ — مبلغ جمعیۃ ضلع میانوالی جناب محمد حنیف صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ اسی اشاعت میں میانوالی کے مختلف دیہات کی طرف سے ۔ ۲۵ - ۷ روپے کی جو رقم درج ہوئی ہے وہ صرف موضع جنڈانوالہ کی طرف سے دی گئی ہے۔

تفصیل	رقم	کیفیت
محمد افتخار احمد صاحب لدھیانوی کوچہ گل حسن بہاولپور	۰ - ۵	وصول
بذریعہ مولانا قاری شفاعت احمد صاحب ناظم جمعیۃ علماء حلقہ مصری شاہ لاہور از مدرسین مدرسہ مصباح العلوم و مقتدیان مسجد	۰ - ۱۴۲	"
زاہد فاروق صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب لاہور قرآن مجید ۱ عدد، تولیے ۵ عدد، تہبند ۲ عدد، مصلے ۱ عدد، نقد	۰ - ۱۵	"
جمعیۃ علماء اسلام قریہ مائد سیٹھار تعلقہ شکارپور سکھر معرفت سلطان احمد۔ مقامی طور پر بنک کے ذریعہ بھیجے	۲۵ - ۷۲	اطلاع
چک ۲۰۲ گ ب براستہ پیر محل ضلع لائلپور معرفت خوشی محمد صاحب خطیب جامع مسجد مقامی طور پر حکومت آزاد کشمیر کے نام روانہ کئے	۰ - ۱۸۳	"
حافظ مشتاق احمد صاحب لدھیانوی ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام راولپنڈی نے موٹر پارٹس ایسوسی ایشن کی طرف سے مقامی طور پر دفاعی فنڈ میں جمع کر دیئے	۰ - ۴۴۳۶	"
ڈیفنس کمیٹی موہن پورہ کی طرف سے کپڑے، کمبل، جرابیں، صابن وغیرہ تقریباً ۱۵۰۰/- روپیہ کی مالیت کا سامان مقامی طور پر جمع کرایا	۰ - ۱۵۰۰	"
جمعیۃ علماء اسلام منڈی وار برٹن ضلع شیخوپورہ معرفت حسن محمد صاحب خطیب جامع مسجد عیدگاہ	۰ - ۶۰	وصول
حاجی کرامت اللہ صاحب حیدرآباد سالار اعظم رضاکار انصار الاسلام مغربی پاکستان	۰ - ۵۰	"
مولانا محمد انور صاحب بذریعہ حضرت مولانا شیر محمد صاحب مدرسہ عربیہ انوار العلوم شکارپور روڈ سکھر	۰ - ۵۰	"
صاحبزادہ عبد الحکیم صاحب پنیالہ ... ضلع بنوں	۰ - ۳۰	"
جامع مسجد گول چوک سرگودھا سے مولانا جلیل الرحمٰن صاحب صدیقی خطیب و نائب امیر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کی اپیل پر	۰ - ۸۱۰	اطلاع
	بزطلائی کانٹے ایک جوڑی وزنی ۹ ماشہ ۵ رتی	

جمعیۃ علماء اسلام کراچی

کراچی - ۴ - اکتوبر۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام جاکیواڑہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی میٹنگ مولانا مفتی رشید احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جمعیۃ کے ناظم مولانا محمد زکریا صاحب کی تحریک اور ارکان جمعیۃ کی متفقہ تائید سے مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں :-

جمعیۃ نے پاک افواج کی شجاعت، دلیری اور وطن دوستی کو خراج تحسین پیش کیا۔ صدر ایوب خاں کی خارجہ پالیسی اور بھٹو صاحب کے حقیقت پسندانہ اعلان کی بھی پر زور تائید کی۔ انڈونیشیا، ترکی اور شرق اردن کی اسلامی اخوت پسند کا شکریہ ادا کیا۔ انڈونیشیا کے جلیل القدر صدر جناب سوئیکارنو کے خلاف سامراجی پٹھوؤں اور باغیوں نے جو حرکت کی تھی، اس پر انفرت و مذمت کا اظہار کرتے ہوئے صدر سوئیکارنو کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ مصر حکومت نے ترکیہ کے بحری جہاز کو ہندوستان کی شرمناک مداخلت کے باوجود جس طرح راستہ دیا۔ اس پر مصر حکومت کا شکریہ ادا کیا گیا

چین کی اسلام پسند پالیسی اور حق خود ارادیت کے سلسلہ میں اس کی جد و جہد کو سراہا گیا۔ جمعیۃ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں فوجی تعلیم و تربیت لازمی قرار دی جائے۔ نیز جمعیۃ نے کشمیر کے قومی جہاد کے سلسلے میں ایک مہم شروع کی ہے۔ انہوں نے ٹکٹ شائع کر دیئے ہیں جنہیں فروخت کر کے وہ مجاہدین کشمیر کو نقد عطیہ کی صورت میں روانہ کرینگے اس سے قبل ... روپے کے قریب جمعیۃ مجاہدین کو دے چکی ہے۔

مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا اہم اجلاس

مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا اہم اور ضروری اجلاس ۲۸ جمادی الثانی مطابق ۲۴ اکتوبر بروز اتوار — ۲ بجے ظہر مسجد قاسم علی خان پشاور شہر میں منعقد ہوگا۔

تمام حضرات ارکان شوریٰ وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

اضلاع جنوبی و ضلع ہزارہ کے حضرات ارکان ۲۳ کی رات کو پہنچیں تاکہ شرکت میں سہولت ہو۔

مضامین بحث :- موجودہ ملکی حالات اور تحفظ وطن۔

صاحبزادہ عبد الباری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد

براہِ کرم

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا پتہ و نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں ورنہ تعمیل ارشاد میں دیر ہو جانے کا امکان ہے

(ناظم دفتر)

تفصیل	رقم	کیفیت
جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اباخیل لکی مروت بنوں	۰۷ - ۸۷۴	اطلاع
جمعیۃ علماء اسلام کراچی	۰ - ۲۰۰	"
میزان	۲۵ - ۹۸۴۰	
سابقہ	۰۰ - ۱۵۶۴۶۹	
کل میزان	۲۵ - ۱۱۶۳۰۹	

محمد رشید احمد نور پوری

تحصیل سرگودھا کی صوبائی سیٹ کے بارہ میں سمجھوتہ

امیر مرکزی جمعیتہ علماء اسلام کا حکم

تحصیل سرگودھا میں قومی اسمبلی کے انتخاب کے دوران مقامی ارکان جمعیتہ علماء اسلام اور محترم میاں خان محمد صاحب کلیار چرکیرہ کے درمیان اچھا خاصا بُعد پیدا ہو گیا تھا، جبکہ موخرالذکر حضرت مفسر قرآن مولانا احمد علی صاحب "قدس سرہٗ" کے مرید اور علماء حق سے ہمیشہ وابستہ رہے تھے۔ صوبائی اسمبلی کے انتخاب کے موقعہ پر مقامی جمعیتہ علماء اسلام نے میاں صاحب موصوف کے مقابلہ میں حضرت مولانا حکیم شریف الدین صاحب کرنالی ناظم ضلع کو بطور امیدوار کھڑا کر دیا۔ حلقہٗ احباب اور متعلقہ دوستوں میں اس سے ایک گونہ پریشانی پیدا ہوئی۔ کہ اس سے ہمخیال و ہم عقیدہ دوستوں کو پریشانی اٹھانے کے سوا ہارجیت سے قطع نظر مالی ضیاع و نقصان بھی ہوگا۔ چنانچہ میاں صاحب موصوف کی طرف سے مقامی جمعیتہ سے مقابلہ نہ کرنے کی اپیل کی گئی۔ جنہوں نے مرکزی جمعیتہ علماء اسلام کے فیصلے اور حکم پر سارا معاملہ ٹال دیا۔ محترم میاں صاحب نے امیر مرکزی حضرت درخواستی صاحب مدظلہ سے رجوع کیا حضرت مولانا لعل حسین صاحب اختر، حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری حاجی شریف احمد صاحب لاہور، محترم محمود صاحب بالمنوں والے اور دیگر بزرگوں نے بھی درمیانی دوڑ دھوپ شروع کی۔ حضرت سید امین الحق صاحب خطیب شیخوپورہ نے بھی حصہ لیا۔ حضرت درخواستی صاحب نے جمعیتہ کے ذمہ دار اور مرکزی عہدہ داروں کو ۱۸ اپریل ۱۹۶۵ء کو مشورہ کے لئے "تاروں" کے ذریعہ بلایا۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا اور دوسرے حضرات کو بلایا۔ حضرت مولانا حامد میاں صاحب اور حضرت مولانا محمد عبیداللہ صاحب انور لاہور ہی میں موجود تھے۔ چنانچہ محترم میاں خان محمدؐ صاحب کلیار کی تحریری درخواست پر مشورہ کے بعد حضرت امیر نے ضلعی جمعیتہ علماء سرگودھا کو حکم دیا۔ کہ میاں خان محمدؐ صاحب کے جذبات و یقین دہانی پر اعتماد کرتے ہوئے دینی مفاد کی خاطر اپنے امیدوار کے کاغذات واپس لے لئے جائیں۔ چنانچہ اس کے مطابق عمل ہو کر دو طرفہ احباب کے لئے باعث اطمینان ہوا۔

محترم میاں خان محمد صاحب کلیار کی تحریری درخواست کا متن حسب ذیل ہے

محترم جناب امیر جمعیتہ علماء اسلام پاکستان مدظلہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ!

میں اگرچہ جمعیتہ علماء اسلام کا ممبر نہیں ہوں۔ لیکن مجھے دینی مقاصد سے اتفاق ہے۔ گذشتہ قومی اسمبلی کے انتخابات میں بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی حمایت نہ کر سکا۔ مگر مجھے علماءِ حق کے مقاصد اور طریق کار سے کبھی اختلاف نہیں رہا۔ اب صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان میں مَیں بطور امیدوار کھڑا ہُوا ہوں۔ ادھر مقامی جمعیتہ علماء اسلام سرگودھا نے بھی اپنا امیدوار مولانا حکیم شریف الدین صاحب کرنالی کو کھڑا کیا ہے۔ ہماری اس باہمی کشمکش سے ہمارے دینی مقاصد کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ میری درخواست ہے کہ جمعیتہ علماء اسلام اس حلقہ سے اپنے امیدوار کو بٹھائے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں دینی اغراض و مقاصد کی حمایت کروں گا۔ اور شریعت کے سلسلہ میں جمعیتہ جو مسودۂ قانون یا تجویز میرے ذریعہ اسمبلی میں پیش کرنا چاہے گی۔ میں اپنی پارٹی میٹنگ میں اس کو پیش کر کے اس کی کامیابی کے لئے اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا، اور دوسروں سے کراؤں گا۔ امید ہے کہ آپ سب کے بزرگ ہونے کی حیثیت سے اسے قبول کریں گے۔

۱۸ اپریل ۱۹۶۵ء

دستخط میاں خان محمدؐ صاحب کلیار

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

اصلاح معاشرہ کیسے ہو؟

(از احمد حسین کمال)

مسلمانوں کی زوال پذیر قومی و ملی زندگی میں مختلف تحریکوں نے جن عنوانات سے وقتاً فوقتاً سر اٹھایا، ان میں سے ایک بڑا اور چلتا ہوا عنوان "اصلاح معاشرہ" کا بھی ہے۔ "اصلاح معاشرہ" کا لفظ نہایت خوبصورت اور جاذب توجہ ہے تنزل و پستی میں گرفتار قوموں کی تاریخ میں اس کے بڑے بڑے آثار ملتے ہیں۔ یورپ کی تاریخ میں بھی سوشل ریفارم کے نام سے اس طرح کی تحریکوں کا ایک بڑا ریکارڈ موجود ہے۔ برطانوی ہند میں بھی یورپ کی تقلید کے طور پر مسلمانوں اور ہندوؤں میں کئی قابل ذکر افراد نے مذہب و معاشرہ کی اصلاح کے نام سے متعدد تنظیمیں قائم کیں اور تحریکیں چلائیں۔

عام طور سے اس طرح کی تحریکیں وقت کے سیاسی تغیرات و حالات کے ردِ عمل کا نتیجہ ہوا کرتی ہیں، یا پھر ان کے پس پردہ محرکات کسی ایک فرد یا گروہ کے عزائم پسندانہ افکار و منصوبے ہوتے ہیں۔ یا بعض ناکام افراد و جماعتیں اپنی ہزیمت پر اس عنوان کا پردہ ڈال لیا کرتی ہیں

اس طرح کی اصلاحی تحریکوں کی تاریخ نتائج کے اعتبار سے کبھی حوصلہ افزا نہیں ثابت ہوئی۔ نیز یہ بات بجائے خود غور طلب ہے کہ مسلمانوں میں اصلاح معاشرہ کے عنوان سے اٹھنے والی تحریکوں کی واقعی اہمیت اور حقیقت کیا ہے؟ اور ان کی ضرورت کا کس حد تک جواز پایا جا سکتا ہے؛ کیا خالص دین کے ساتھ تعلق و وابستگی پر زور دینا اور اسی جہت سے ان کے اندر دعوت، تعلیم و تربیت کا کام جاری رکھنا مسلمانوں کے لئے کافی اور نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا؟

مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ میں ایک گروہ تو ان لوگوں کا ہے۔ جو دین کی دعوت اور دینی تعلیم و تربیت کا کام انجام دیتے چلے آ رہے ہیں۔ اور ان کے کاموں کے یہ واضح نتائج بھی سامنے موجود ہیں کہ ہزار تغیر و تنزل کے باوجود آج بھی اسلام اپنی صحیح صورت و حالت میں موجود ہے۔ اور مسلمان اب بھی اسلام کے ساتھ وابستہ ہیں۔ خواہ یہ وابستگی کتنی ہی کمزور سہی، اور دوسرا گروہ ان افراد کا ہے جنہوں نے وقت کے معاشرتی، تمدنی و سیاسی اصلاح و انقلاب کے علم اٹھا کر بڑے بڑے منصوبوں و دعووں کے ساتھ کام کئے اور کرتے چاہے، لیکن شاید چودہ سو سال کی پوری تاریخ میں سے ایک بھی ایسا واقعہ پیش نہیں کیا جا سکتا جو اپنی اس طرح کی کسی اصلاحی مہم میں من حیث المجموع دینی و اخلاقی ضرر پہنچائے بغیر کامیاب و نتیجہ خیز ثابت ہوا ہو۔

حقیقت تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی قومی و ملی زندگی کے استحکام و انضباط کا انحصار صرف دین پر ہے۔ وہ چودہ سو سال سے اگر مسلمان کے نام سے زندہ رہتے چلے آ رہے ہیں۔ تو اس کی وجہ دین کے ساتھ ان کا تعلق و وابستگی ہے۔ خواہ وہ کسی وقت برائے نام ہی رہ گئی ہو۔ اصلاح معاشرہ کے ہنگاموں اور پروپیگنڈوں سے آج تک کسی قوم نے فلاح نہیں پائی ہے۔ بلکہ بسا اوقات اس سے نت نئے خلاف دین و اخلاق فتنوں نے سر اٹھایا ہے اور معاشرتی انتشار برپا کیا ہے۔ ایک مسلمان اگر سچا مسلمان بن جاتا ہے۔ تو وہ معاشرہ کا بھی سب سے زیادہ مفید فرد ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ وہ ہی حقیقی قربانی، ایثار اور سعی فی اللہ کرنے والا ہوگا۔ اس طرح کے بے غرض بے لوث و پختہ ایمان و کردار رکھنے والے افراد پر مشتمل معاشرہ آپ ہی آپ پاکیزہ معاشرہ بن جایا کرتا ہے۔ اس سے ہٹ کر محض قومی و جماعتی سطح پر اور سیاسی و تہذیبی اغراض کی خاطر اوپر ہی اوپر سے اصلاح معاشرہ کی لیپا پوتی ریت کے گھروندے سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں رکھتی، جو ہوا کے ایک جھونکے کی ضرب بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ جو ذرا سی دیر میں چونے کے پلستر کی طرح جھڑ کر اتر کر رہ جاتی ہے۔ اس انداز پر کام کرنے کا نتیجہ آخر میں دین و ملت اور اخلاق و مدنیت کے لئے بھی ضرر رساں نکلتا ہے۔ اس لئے کہ جلد ہی وقت کے سیاسی مفادات اس پر قابو پا لیتے ہیں۔ اور اسے اپنے مقاصد کا آلۂ کار بنا لیا کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں پاکستان میں پہلے سے قائم شدہ کسی معاشرہ کی اصلاح کے بجائے ایک مکمل اور خالص اسلامی معاشرہ تشکیل دینے اور تعمیر کرنے کا کام درپیش ہے۔ پاک و ہند میں اسلام کی تاریخ بر بہت سے ابھی تک دعوت و تبلیغ اور تشکیل و تعمیر کے اصلی سے گذر رہی ہے یہاں اب تک نہ تو خالص اسلامی حکومت کا کبھی قیام عمل میں آیا اور نہ پورے ملک میں مکمل اسلامی معاشرہ ہی قائم ہو سکا۔ ایک ہزار سال کی تاریخ، فاتحین کی آمد، جنگ و پیکار مقامی قدیم اقوام و ملل سے کشمکش و ربط اور سیاسی رد و بدل کی رہی ہے۔ درمیان میں ایک صدی فرنگیوں کی غلامی کی نذر ہو گئی۔ اس پوری مدت کے اندر صرف علماء و صوفیاء کا ایک مختصر و محدود طبقہ اسلام کی تبلیغ، تعلیم و تربیت کا فریضہ انجام دیتا رہا۔ وگرنہ سارا ملک قدیم دن کی اقتدار جویانہ مہموں کا شکار بنا رہا۔ ایک ربع صدی بھی ایسی میسر نہیں آئی جس کے اندر پورے ملک اور اس کی آبادی کو دینی تعلیم و تربیت کا پورا پابند بنایا جا سکا ہو اور ایک اسلامی معاشرہ کاملاً وجود میں آ گیا ہو۔ اب اسے فکر خام اور مطالعۂ ناقص کا ہی نتیجہ سمجھنا چاہیئے، جو یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ یہاں صدیوں سے اسلامی حکومت اور اسلامی معاشرہ قائم چلا آ رہا تھا۔ اس میں اب بگاڑ پیدا ہو چکے ہیں۔ اس لئے "اصلاح معاشرہ" کا کام انجام دینا ضروری ہو گیا ہے۔ اس تصور کا یہ ہی کھوکھلا پن اور بنیادی کجی ہے کہ جو صاحب بھی اصلاح کا علم لے کر کھڑے ہوتے ہیں، وہ اپنے مفروضہ بگاڑوں کا سبب بعض معاصر و سابق شخصیتوں اور ان کے کاموں کو قرار دے کر، ان کے خلاف تنقید، تغلیط و استخفاف کی مہم شروع کرنا فرما دیتے ہیں۔ اور اسے اپنی اصلاحی و تجدیدی مہم کا بنیادی و اولین کارنامہ باور کراتے ہیں۔ اسی اندازِ فکر اور طریق کار سے دین، سیاست اور معاشرہ کی تو خیر کیا اصلاح ہو سکتی تھی، مسلمانوں کی رہی سہی اخلاقی حیثیت بھی بگڑتی چلی گئی۔ دینی گرفت بھی کمزور پڑ گئی، اور سیاسی و سماجی خود غرضیاں غالب آ گئیں

پاکستان کے قیام سے اس برصغیر میں ایک جداگانہ مسلم مملکت کا وجود عمل میں آیا ہے جس کی واحد اسلامی حیثیت یہ ہے کہ یہاں مسلمان غالب اکثریت میں بس رہے ہیں اور بس۔ اب یہاں نئے سرے سے ایک اسلامی معاشرہ کی تشکیل و تعمیر کا کام بھی کرنا ہے۔ اور اسلامی احکام و قوانین پر مبنی ایک نظام حکومت بھی قائم کرنا ہے۔ ایک منتشر سماج نئی تشکیل و تعمیر کو تو قبول کر سکتی ہے۔ لیکن اصلاح کے دعووں و نعروں سے کچھ حاصل نہیں کر سکتی ہے۔ یہ دعوے اور نعرے سیاسی ناکامیوں کی تو پردہ پوشی کر سکتے ہیں۔ لیکن معاشرہ، قوم، ملت اور وطن کو کچھ نہیں دے سکتے۔ (باقی صفحہ ۱۶ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۲۳ر اپریل ۱۹۶۵ء مطابق ۲۰ر ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ

وقت کا تقاضا اور پکار

پاکستان اب بالکل نئے دور کے حالات میں داخل ہو چکا ہے۔ اس کا موجودہ طبقۂ اقتدار اور قومی نمائندگی کی ہیئت اجتماعیہ ایک نئے عہد کے آغاز کی حامل ہے۔ سیاسی کشاکش کا سابق دور بیت گیا ہے۔ مخالف نظریات و پروگرام رکھنے والے گروہ اپنے لئے راہ نکالنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ آئندہ پانچ سال کے لئے موجودہ دستور اور اس کے تحت قائم ہونے والی حکومت و قانون ساز ادارے، آزادی و استحکام کے ساتھ اپنی جگہ پیدا کر چکے ہیں، اور ان کی راہ کی تمام رکاوٹیں ایک ایک کر کے دور ہو چکی ہیں۔ ہر گروہ اور ہر فرد کو یہ صورتِ حال حقیقتِ واقعہ کے طور پر قبول و تسلیم کر لینا چاہیئے۔ ملک کے مستقبل کو خوش آئند، تابناک اور محفوظ تر بنانے کے لئے اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں ہے۔ ہم موجودہ نظام کو اپنا کر کوتاہیوں اور خامیوں کے ازالے کی کوشش کریں۔ اب یہ بات قطعی غلط اور ملک و ملت کے لئے سخت مضرت کا باعث ہوگی، اگر ہم پارلیمانی جمہوری نظام کے احیاء کی بے سود دھن میں منفی رجحانات کو ہوا دیتے رہیں، اور ملک کو ناکام ہمنی کی طرف کھینچنے کی کوشش کرتے رہیں۔ بلاشبہ موجودہ نظام سیاست سے بہت سوں کو نیک نیتی کے ساتھ اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن بحالی و ترقی جمہوریت کا انحصار صرف اس بات پر نہیں ہے کہ رہ رہ کر اور ہر پھر کر برطانوی پارلیمانی نظام کو ہی بروئے کار لانے کی جنگ لڑی جاتی رہے۔ موجودہ نظام سیاست کے حامیوں اور برسر اقتدار لوگوں نے ہی آزادئ عوام اور قیام اسلام کے بڑے بڑے دعوے کر رکھے ہیں۔ ملتِ پاکستان کو دو ہی باتیں مطلوب ہیں۔ پاکستانی عوام کی آزادی و خوشحالی کا حصول و بقا اور اسلامی احکام و قوانین کا نفاذ و اجراء، سیاسی نظام خود کوئی سا ہو، وہ ان مقاصد کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے نہ کہ بجائے خود وہ نظام ہی مطلوب ہے۔ اگر موجودہ سیاسی نظام کے حاملین و اربابِ اقتدار پاکستان کے عوام کو مکمل شہری آزادی و معاشی خوشحالی اور اسلام کے نفاذ و قیام سے بہرہ ور کر دیتے ہیں تو چشم ما روشن دلِ ما شاد۔ وہ پاکستان کی تاریخ میں اپنی عظمت و صداقت کا سکہ قائم کر دیں گے اور ان کے بارے میں شک و شبہات رکھنے والے افراد و گروہوں کے دعوے و نعرے خود ہی باطل ثابت ہو جائیں گے لیکن اگر وہ مکمل اقتدار و رسوخ حاصل ہو جانے کے بعد بھی عوام سے کئے گئے وعدوں کو پورا نہیں کر پاتے ہیں، اور اسلام کو نافذ و قائم کرنے سے گریز کرتے ہیں تو تاریخ انسانی نے اس قسم کے دھوکوں کو کبھی معاف نہیں کیا۔

اگر چشمِ عبرت وا ہو تو ہم مرحوم مسلم لیگ اور اس کے معزول سیاست دانوں کا حشر و انجام دیکھ سکتے ہیں کہ تحریکِ پاکستان کے دوران مسلم عوام سے انہوں نے دین و دنیا کے بارے میں جو بلند بانگ وعدے اور دعوے کئے تھے، قیامِ پاکستان کے بعد جب انہوں نے ایفاء نہیں کئے تو وہ کس حالت زبوں تک پہنچ گئے۔ کس طرح یکے بعد دیگرے اقتدار کی کرسیوں سے اٹھائے گئے۔ اور قدرت کے مخفی ہاتھ نے کس طرح ساری بساطِ سیاست اُلٹ کر رکھ دی۔ اس آخری معرکے میں بھی جس میں ایک طرف موجودہ نظام و اقتدار کے حامی تھے اور دوسری طرف مرحوم مسلم لیگ کے سارے جغادری رہنما جمع ہو گئے تھے۔ بالآخر انہوں نے مات کھائی۔ اور یہ سب کچھ فی الحقیقت اس لئے ہوا کہ انہوں نے پچھلی ہلتوں میں اپنے عوام اور اپنے خدا سے جو وعدے کئے تھے۔ انہیں نشۂ اقتدار میں فراموش کرتے رہے۔ عوام بے بس ہو سکتے ہیں اور بے بس بنائے جا سکتے ہیں، لیکن قدرت کے ہاتھ کون باندھ سکتا ہے۔ اور ہر قوم و ملت کی اجتماعی تاریخ ایسے شواہد سے بھری پڑی ہے۔ قدرت نے کبھی اجتماعی غداری کو معاف نہیں کیا ہے۔

پاکستان کا یہ عہد، عہد زریں بن سکتا ہے۔ اگر ہمارے موجودہ ناخداؤں نے حقیقت پسندی اور صداقت پروری سے کام لیا، ان کا قائم کردہ سیاسی نظام ان کے ہاتھوں دیانتداری کے ساتھ بروئے کار آگیا، عوام کی مشکلات حل ہو گئیں۔ ان کے مصائب دور ہو گئے انہیں معاشرتی انصاف حاصل ہو سکا۔ وہ معاشی و اقتصادی خوشحالی و آسودگی سے ہمکنار ہو سکے۔ ان کے محبوب دین اسلام کو غلبہ و بالادستی حاصل ہو گئی۔ تو یقیناً یہ موجودہ حکمرانوں کی دائمی سرخروئی کا باعث بن جائیگا اور ملتِ پاکستان کی تاریخ میں ان کے کارنامے ہمیشہ کے لئے سنہری حروف سے ثبت ہو جائیں گے۔

بہرحال ملک کے موجودہ حالات کا تقاضا یہی ہے کہ موجودہ نظام کو صحیح طریقے پر بروئے کار آنے دیا جائے۔ اس کی نظریاتی مخالفت میں قوم و ملت کو نہ اُلجھایا جائے موجودہ اربابِ کار کو مہلت دی جائے کہ وہ اپنے مواعید کے مطابق اپنے پروگرام تیار کر کے چلا سکیں۔ اس وقت پاکستان کے گرد و پیش جو نازک پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے ضرورت ہے کہ ملک میں استحکام اور اعتماد پوری طرح سے قائم رہے۔ جنوب مشرقی ایشیا کے علاقہ ویت نام میں امریکہ کی جارحانہ مداخلت نہ صرف مشرق بعید کے خطہ میں بلکہ پورے مشرق میں ایک بہت بڑا بحران پیدا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ اور اس کی لپیٹ سے پاکستان محفوظ نہیں رہ سکتا ہے۔ یہ بات بالکل ظاہر نظر آ رہی ہے کہ امریکہ اس چھیڑ چھاڑ کو جاری رکھ کر چاہتا ہے کہ کسی طرح چین براہ راست مقابلہ پر آ جائے، تاکہ اسے ویتنام کوریا، فارموسا اور بھارت کی اطراف سے گھیر کر ختم یا پابند کیا جا سکے۔ امریکہ کی موجودہ پالیسی کو برطانیہ جیسے گھاگ کی جو حمایت حاصل ہوئی ہے اس کے پس پردہ ان دونوں کے یہی عزائم کام کر رہے ہیں، پاکستان کی سرحدیں ان خطرات کے اثر سے محفوظ نہیں رہ سکتی ہیں۔ ایسے موقع پر ملک میں نظریاتی و داخلی انتشار سخت تباہی کا موجب بن جائے گا۔ اب سیاسی مسائل کو نئے سرے سے اٹھانے کی ضرورت نہیں رہی ہے بلکہ زیادہ سے زیادہ تعاون و اتحاد کی راہیں کھولنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ عوام کے حوصلے بلند رہیں۔ امریکہ اپنی بازی جیتتا ہے یا ہارتا ہے اور بھارت بھی اس کے ساتھ ڈوبتا ہے یا تیرتا ہے۔ یہ تو مستقبل ہی بتائے گا۔ لیکن پاکستان کو پیش آنے والے خطرات سے آگاہ رہنا چاہیئے اور ان سے حفاظت کی تیاری میں غفلت نہ کرنی چاہیئے۔ ہمیں اب اپنے تمام داخلی مسائل تعاون کی اسپرٹ کے ساتھ حل کرنے چاہئیں اور خارجی طاقتوں میں ناقابل شکست عزم و اتحاد کا ثبوت دینا چاہیئے وقت کا تقاضا اور پکار یہی ہے۔ (ک ک)

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

مولوی عبدالودود صاحب ناظم اعلیٰ کا بیان

جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کے نئے منتخب شدہ جنرل سیکرٹری (ناظم اعلیٰ) مولوی عبدالودود صاحب سندھی نے ایک بیان میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں اور ذمہ دار عہدیداروں سے کہا ہے کہ حالیہ قومی منعقدہ کے انتخابات کے نتائج سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیے۔ حالیہ انتخابی نتائج ہمارے لئے حوصلہ شکن ضرور ہیں۔ مگر ہمیں مایوس اور ناامید نہیں ہونا چاہیے۔ جماعتی تنظیم تحریک کے سلسلے میں ہمیں محنت، ہمت اور پورے عزم و استقلال اور جانفشانی سے کام کرنا چاہیے تاکہ اقامت دین اور اسلامی نظام کے لئے چلائی جانے والی تحریک بدستور جاری رکھی جاسکے۔ اس سلسلہ میں خیرپور ڈویژن کی جانب سے عنقریب ایک کانفرنس بلائی جائے گی جس میں آئندہ پانچ سال کے لئے جماعت کو منظم طور پر چلانے اور اس کو عوام میں مقبول کرنے کے لئے منصوبے بنائے جائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کی تمام شاخیں متوجہ ہوں

ضلع سکھر، ضلع جیکب آباد، ضلع لاڑکانہ، ضلع نواب شاہ، ضلع خیرپور کے تمام جماعتی عہدیداران کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے عہدیداروں کے نام اور پتے سے ڈویژن کے دفتر کو جلد از جلد اطلاع دیں۔ اور شوریٰ کے ۵ ممبروں کے نام اور پتے سے بھی آگاہ کریں۔ تاکہ ڈویژن کانفرنس میں شرکت کے لئے اُن کو دعوت نامے بھیج دیئے جائیں۔ اخباری اطلاع کو کافی سمجھیں۔ (رانا محمد اسلم ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کے مبلغ جناب حافظ مولوی محمد یوسف صاحب نے گذشتہ ہفتہ مولانا تاج محمد صاحب جتوئی کی معیت میں تحصیل سانگھڑ کا انتخابی دورہ کیا۔ اور ہر جگہ پر غیر معمولی اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ اور ہر جگہ جمعیۃ کی شاخ قائم کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ حسب ذیل مقامات پر لوگوں نے خوشی کے ساتھ شاخیں قائم کیں۔ اور بعض جگہ پر تجدید کی گئی۔

(۱) قصبہ بیرول

امیر:۔ مولانا حبیب احمد صاحب خطیب جامع مسجد۔
ناظم:۔ جناب رشید محمد صاحب
خازن:۔ جناب سید مراد علی شاہ صاحب
سالار۔ جناب عبدالباری صاحب

(۲) گوٹھ لوہار

امیر:۔ مولانا منیرالدین صاحب
ناظم:۔ جناب محمد حنیف صاحب
سالار:۔ جناب علاؤالدین صاحب
خازن:۔ جناب ریاض احمد صاحب

(۳) گوٹھ سادھول

امیر:۔ جناب صوفی شہاب الدین صاحب
ناظم:۔ جناب علی محمد صاحب
سالار:۔ جناب سلیمان صاحب
خازن:۔ جناب صاب الدین صاحب

(۴) گوٹھ باغ خاں جتوئی

امیر:۔ جناب مولانا محمد ہاشم صاحب
ناظم:۔ جناب پیر بخش صاحب جتوئی
نائب ناظم:۔ مولانا تاج محمد صاحب
سالار:۔ جناب عبدالکریم صاحب
خازن:۔ جناب حاجی محمد موسیٰ صاحب جتوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۵ اپریل ۱۹۶۵ء جس کی صدارت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزیہ نے کی اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں:۔

(۱) اجلاس میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب امیر تبلیغی جماعت کی وفات حسرت آیات پر ایک قرارداد منظور ہوئی جس میں حضرت مولانا کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اور ان کی وفات کو عالم اسلام کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ بعد میں دعائے مغفرت کی گئی۔ اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

(۲) یہ اجلاس سید محمد ظفر صاحب وزیر قانون پاکستان کے اس بیان کا خیر مقدم کرتا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ جو قوانین اسلامی احکام کے منافی ہیں انہیں فوراً منسوخ کر دیا جائے گا، یا قرآن و سنت کے مطابق ان میں ترمیم کر دی جائے گی۔

انجمن فدایان رسول کا قیام

حاصل پور۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ عالی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان مورخہ ۳۰ مارچ کو مدرسہ عربی اشاعت العلوم منڈی چشتیاں کے سالانہ اجلاس میں خطاب فرمانے کے بعد شام حاصل پور پہنچے۔ آپ نے عقیدت مندوں کو قرآن و سنت کے مطابق زندگی گذارنے کی تلقین فرمائی۔ اور ایک تنظیم بنانے کا حکم فرمایا۔ اسی شام آپ ۷½ بجے کی گاڑی خانپور تشریف لے گئے۔

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کے ارشاد کے مطابق مورخہ یکم اپریل کو رحمت بک ڈپو پر ایک اجلاس منعقد کیا گیا جس میں تنظیم کی تشکیل کی گئی تنظیم کا نام انجمن فدایان رسول تجویز کیا گیا۔ منشور اتباع قرآن و سنت قرار پایا۔ یہ بھی پاس کیا گیا۔ کہ انجمن کا الحاق براہ راست جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مقامی شاخ سے رہے گا۔ حسب ذیل عہدیداروں کا انتخاب ہوا۔

امیر:۔ ڈاکٹر محمد شریف صاحب
نائب امیر:۔ چوہدری محمد رفیق جلالی
سیکرٹری:۔ چوہدری رحمت علی صاحب
پروپیگنڈہ سیکرٹری۔ صوفی جلال الدین دیوانہ
خازن:۔ چوہدری شاہ محمد

آئندہ ہر جمعرات کو بعد از نماز مغرب مدرسہ احیاء العلوم میں مجلس ذکر منعقد ہوا کرے گی۔ اس کے بعد انجمن کے اہم امور کے بارے میں بھی بات چیت ہوا کرے گی۔
(جلال الدین دیوانہ پروپیگنڈا سیکرٹری)

دارالعلوم مدنیہ بھریا روڈ

ہفت روزہ ترجمان اسلام میں قاری ایوب علی صاحب کا بیان (کہ بھریا روڈ میں اس نام کا کوئی دینی مدرسہ فی الحال نہیں ہے) پڑھ کر بڑا افسوس ہوا۔ جبکہ یہ مدرسہ کئی سال سے دینی تعلیم کا مرکز ہے البتہ دارالعلوم مدنیہ کا نام تقریباً سال ڈیڑھ سال سے قاری صاحب کے مشورہ سے ہی رکھا گیا۔ اور قاری صاحب خود اس کے مہتمم بھی رہ چکے ہیں۔ مگر مولانا غلام رسول صاحب سے ان کی نہ بن سکی۔ جس کی بنا پر انہیں استعفیٰ دے کر علیحدہ ہونا پڑا۔ اب اس رنجش کا مدرسہ کی ترقی میں رکاوٹ پیدا کرنا تو کوئی دین کی خدمت نہیں ہے۔ اس بارے میں قاری صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آپ کو اگر کوئی تکلیف پہنچی ہے۔ تو اس کا بدلہ آپ مولانا غلام رسول صاحب سے لیں نہ کہ ایک دینی ادارہ کو اس طرح بدنام کر کے مذہب کے آڑے آئیں۔ بہرحال یہ مدرسہ اپنی جگہ قرآن پاک کی تعلیم و تربیت کا ایک اچھا ادارہ ہے۔ مسلمانوں کو اس کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ (محمد عرفان قادری ناظم جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم)

ارکان جمعیۃ کے نام

تمام ضلعی جمعیتوں کے عہدہ داروں سے عرض ہے کہ مرکزی اپیل کے مطابق جہاں جہاں جتنی رقوم قربانی کی کھالوں کی جمع ہو چکی ہوں ۔ وہ جلد از جلد مرکز کو روانہ کر دیں ۔ یاد رہے کہ زکوٰۃ اور قربانی کی رقوم دستور کے مطابق صرف مرکز کو بھیجنی ہیں ۔ جہاں جہاں ایسی رقوم ہوں جلدی مرکز کو ارسال کر دیں ۔

اور تمام ارکان جمعیۃ اور عہدہ داروں کو اس بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ انہوں نے علماء حق کی تنظیم ۔۔۔ اعلاء کلمۃ الحق ۔۔۔ اور اسلام کو باقی رکھنے کا جو عہد کیا ہے ۔ وہ یوں بیٹھے بٹھائے انجام پذیر نہ ہوگا ۔ مرکزی دفتر کی مضبوطی کے بغیر کوئی کام نہ ہو سکے گا ۔ ہر ضلعی جمعیۃ مناسب مقدار میں مرکز کی امداد لازم قرار دیکر فوراً اس پر عمل شروع کرے ۔ اگر دیندار طبقہ اور علماء کرام زندگی کا ثبوت نہ دینگے تو زمانہ کے ناساز گار حالات اسلام کے مستقبل کو تاریک بنا دیں گے ۔ پھر آئندہ نسلوں کی ذمہ داری بھی ہم پر ہوگی ۔

(غلام غوث ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام)

جلسے کرنیوالے دوستوں کے نام

حضرت امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے حکم سے سب دوستوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ چاہے جمعیۃ کا جلسہ ہو چاہے کسی اسلامی مدرسہ کا ، تبلیغی ہو یا سیاسی اس میں عہدہ داران و علماء جمعیۃ کو مدعو کرنے کے لئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس قاسم العلوم ملتان کچہری روڈ کے نام دعوت نامے آنے چاہئیں ۔ جن پر غور کرنے کے لئے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو ملتان میں غور ہوا کرے گا ۔ اور جن حضرات کی جو جو تاریخیں جہاں جہاں کو دینی تجویز ہوں ۔ ان کی اطلاع کر دی جایا کرے گی ۔ کانفرنس کرنے والوں کو سو روپیہ اور عام جلسہ کرنے والوں کو علاوہ کرایہ کے پندرہ روپے مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے لئے دینا چاہیئے ۔ اس اعلان سے پہلے جن حضرات نے جو تاریخیں کسی کو دیدی ہیں ۔ ان کی پابندی کی جائے گی ۔ فی الحال اس ضابطہ کا اطلاق

(۱) حضرت امیر مرکزی درخواستی صاحب مدظلہٗ

(۲) احقر غلام غوث ہزاروی

(۳) حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی

(۴) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ

(۵) حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب شجاع آباد

پر ہوگا ۔ ان حضرات کو دعوت دینے کے لئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو ملتان کے پتہ پر لکھنا چاہیئے ۔ اس فہرست میں اضافہ کی آئندہ اطلاع دی جائے گی ۔

(احقر ۔ غلام غوث ہزاروی ناظم مرکزی)

بی ڈی کے ممبرس کی خدمت میں

بنیادی جمہوریت کے ممبروں کی خدمت میں درخواست ہے کہ آپ لوگوں کو ممبر بنا کر اللہ تعالیٰ نے بڑی ذمہ داری ڈال دی ہے ۔ آپ کے ووٹوں سے ایک شخص اسمبلی کا ممبر بن کر جہاں اسلام کے خلاف قانون کی حمایت کرتا یا برے کام کرتا ہے ۔ تو آپ بھی اس کے گناہ میں برابر کے شریک ہوں گے ۔ آپ کو خدا کے سامنے جواب دینا ہوگا ۔

آپ کو خدا تعالےٰ نے عزت دی ہے آپ اس کا یوں شکر ادا کریں کہ دیندار امیدواروں کو ووٹ دے کر ان کو کامیاب کرائیں ۔ تاکہ آپ کو اللہ تعالےٰ دونوں جہان کی عزتیں عطا کرے ۔

امیر جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر کی خدمت میں

جناب محترم حافظ نصر اللہ خان صاحب خاکوانی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کی خدمت میں عرض ہے کہ عرصہ سے جمعیۃ کا اجلاس نہیں ہوا ۔ از راہ کرم تمام ضلعی عہدہ داروں کو بلا کر ذمہ دار میٹنگ میں کام کا پروگرام مرتب کریں اور پورے ضلع میں کام کرنے اور جماعتی فرائض سر انجام دینے کا انتظام کریں ۔

احقر ۔ حافظ چراغ الدین ناظم جمعیۃ علماء اسلام لدھانی والا تحصیل منچن آباد ضلع بہاولنگر

مولانا عبدالحق صاحب کی تعزیتی تقریر

اکوڑہ خٹک ۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں جمعہ کی شام کو حضرت امیر تبلیغ مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی کی وفات کی اطلاع سے رنج و غم کی لہر دوڑ گئی ، اور تمام علماء و اساتذہ و طلبہ کو انتہائی صدمہ ہوا ۔ بروز ہفتہ دارالحدیث ہال میں تمام اساتذہ ، طلبہ و عملہ دارالعلوم نے حضرت مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی ۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم نے حضرت مرحوم کے کمالات علمی و تبلیغی اور اعلیٰ و ارفع مقامات پر نہایت درد انگیز الفاظ میں روشنی ڈالی اور فرمایا کہ حضرت مرحوم کی ذات دعوت و عمل کا ایسا عظیم اور بابرکت منبع تھا ۔ جس کے چشمے برصغیر کے علاوہ تمام عالم میں پھوٹتے تھے ۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت مرحوم اپنے اولوالعزم والد مولانا محمد الیاس صاحب مرحوم کی طرح اخلاص و للّٰہیت دعوت و عمل کا پیکر تھے اور اُن کی ذات میں نہ صرف عوام بلکہ علماء کے لئے بھی اسوۂ حسنہ تھا ۔ ان کی زندگی عہد صحابہ جہاد و عزیمت کا نمونہ تھا اور اسی جہاد کی راہ میں وہ شہید ہو گئے ۔ انہوں نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے تبلیغی جماعت کے مخلص ارکان کے صبر اور عزیمت کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا ۔ کہ مولانا مرحوم کی کوششوں سے دنیا میں ایک ایسی جماعت پھیلی جو واقعی اس دور میں عہد صحابہ کی یادگار ہے ۔ حضرت شیخ الحدیث نے علمی و تبلیغی دنیا کے اس عظیم سانحہ میں مرحوم کے پسماندگان اور معتقدین اور تمام وابستگان کے لئے دعائے صبر و تسکین کی اور اظہار تعزیت کیا ۔ نیز مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے مدرس مولانا عبدالحفیظ کے لئے بھی دعائے مغفرت کی گئی ۔

(ناظم نشر و اشاعت دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

قرارداد تعزیت

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کا یہ اجلاس حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رح امیر تبلیغی جماعت کی وفات حسرت آیات پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے ۔ اور حضرت مولانا کے انتقال پرملال کو مسلمانان عالم کے لئے نقصان عظیم سمجھتا ہے حضرت مولانا اس مادی دور میں اسلاف کی نشانی تھے ۔ اور ان کے جذبہ تبلیغ اور اسلامی غیرت و حمیت کو دیکھ کر صحابہ کرام کی یاد تازہ ہوتی تھی ۔ اور صحیح معنوں میں جانشینان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک تھے ۔

ہم اللہ تبارک و تعالےٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ حضرت مولانا کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے ۔ اور ان کے درجات بلند فرمائے ۔ اور جس مقصد و مطلب کی خاطر انہوں نے سفر کرتے ہوئے جان جان آفرین کے سپرد کی ۔ اللہ تعالےٰ اس میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائیں یہ اجلاس حضرت مولانا رح کے پسماندگان خصوصاً حضرت الحاج مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہٗ شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے ۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہٗ کی وفات کے بعد یہ دوسرا بڑا صدمہ ہے ۔ جو حضرت شیخ الحدیث کو پیش آیا ۔ کاش ہم ان کا درد مٹا سکتے ۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر و شکر کا رفیع مقام عطا فرمائے ۔ تمام مسلمانان عالم جن کی دینی سعادت و فلاح کے لئے حضرت مولانا کے شب و روز گذرتے تھے عموماً اور تبلیغی جماعت کے لاکھوں افراد جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں خصوصاً دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نعم البدل عطا فرمائے اور قادر و قیوم خدا ان حضرات کو اور زیادہ تبلیغی کام کرنے کی توفیق عنایت فرمائے ۔

سُرخ نشان

جن احباب کے چندے ختم ہیں ۔ ان کی پتہ والی چٹ پر سرخ نشان لگا کر پرچہ بھیجا جاتا ہے ۔ براہ کرم پہلی فرصت میں چندہ ارسال فرمائیں ۔ وی پی کا واپس کرنا ادارہ کو ناجائز سزا دینا ہے ۔

(ناظم دفتر)

اصلی انگریز کی بہ نسبت نقلی انگریز اسلام کیلئے زیادہ خطرناک ہے

پاکستان مولوی کے وجود سے قائم ہوا، بڑے بڑے فاتحین اسلام عالم دین تھے

دار العلوم مدنیہ کے افتتاحی جلسہ میں مولانا سید شمس الحق افغانی کی تقریر

بہاول پور۔ باوجود مادی علوم کی انتہائی ترقی کے کسی بڑے ماہر کو آج بھی کوئی "عالم" کہنے کو تیار نہیں۔ "عالم" کی اصطلاح صرف علوم دینی کے ماہر کے لئے مخصوص ہے یہ وہ الفاظ ہیں۔ جو حضرت مولانا سید شمس الحق افغانی سابق وزیر تعلیمات اور بہاولپور کی اسلامی یونیورسٹی کے موجودہ شیخ التفسیر نے مسجد مجھی ہٹہ بہاول پور کے ایک عظیم اجتماع میں جو دارالعلوم مدنیہ کے ... کے سلسلہ میں منعقد ہوا۔ بیان فرمائے آپ نے انگریزوں کی عملداری سے قبل متحدہ ہندوستان میں مدارس عربیہ کی تاریخ دہراتے ہوئے اور پھر دور غلامی میں علماء کرام کی مساعی بقاء اسلام کا تذکرہ فرماتے ہوئے بیان کیا کہ پاکستان کے قیام کے سلسلے میں قائد اعظم مرحوم اور ان کے رفقاء کرام کی جدوجہد سے کسی کو انکار نہیں لیکن جس اصول کو مدنظر رکھ کر اس جدوجہد کا آغاز ہوا وہ مسلمانوں کی عددی اکثریت کا اصول تھا۔ اور ظاہر ہے کہ جن علاقوں میں علماء کرام یا مولوی صاحبان نے جان مار کر کام کیا تھا۔ وہیں مسلمانوں کی اکثریت تھی اور وہ خطہ ہی پاکستان کے نام سے موسوم ہوا۔

آپ نے حضرت عمر فاروق، حضرت محمد بن قاسم۔ شہاب الدین غوری سلطان التمش، اورنگ زیب عالمگیر وغیرہ فاتحین کا نام لے کر فرمایا۔ کہ سب عالم دین تھے۔ دیگر علوم کی منزل موت سے آگے نہیں بڑھتی۔ لیکن علم دین کی افادیت تا قیامت اور پھر ابدالآباد تک قائم رہتی ہے۔

آپ نے بیان جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مغرب کی اندھا دھند تقلید نے ہمارے معاشرہ کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ آج کا نقلی انگریز اسلام اور مسلمانوں کے لئے اصلی انگریز سے بدرجہا خطرناک ہے۔ اگر دینی علوم اور علماء کرام سے نفرت کا یہی حال رہا۔ تو اس کا انجام بہت برا ہوگا۔ ... نے دار العلوم مدنیہ کے قیام پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور الحاد و زندقہ و شرک اور بدعت کے اس دور میں اسے روشنی کے مینار سے تشبیہ دے کر عوام کو امداد کی تلقین فرمائی۔

اس سے قبل مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مبلغ تحفظ ختم نبوت نے "دار العلوم کی ضرورت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس دار العلوم کی تاسیس کے سلسلے میں حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سابق شیخ الجامعۃ العباسیہ۔ مولانا قاضی عظیم الدین صاحب۔ مولانا قاضی رشید احمد صاحب نعمانی، محترم حاجی عبد الوہاب صاحب احرار اور مولوی محمد معاذ صاحب کی خدمات قابل تشکر و امتنان ہیں۔ اجلاس کے آخر میں مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی مرحوم و مغفور کے لئے دعاء مغفرت کی گئی۔

(محمد حسن چغتائی عفی عنہ)

چنیوٹ میں حضرت قاری فتح محمد صاحب کی تشریف آوری

امام القراء الحاج قاری فتح محمد صاحب صدر مدرس دار العلوم نانکواڑہ نے مدرسہ فتح العلوم کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا چند درد مند اور حساس حضرات نے قدوۃ القراء قاری فتح محمد صاحب مدظلہ العالی کی زیر سرپرستی مدرسہ فتح العلوم کا اجراء کیا۔ فی الحال مدرسہ میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ با تجوید اور پرائمری تک اردو کا انتظام ہے انشاء اللہ عنقریب درجہ فارسی، عربی اور درجہ سبعہ قرأت کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اور نئی عمارت شروع ہو چکی ہے۔ اس لئے مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ناظم مدرسہ فتح العلوم نزد اڈہ لاریاں نیا چنیوٹ ضلع جھنگ)

مسٹر پرویز اور تعلیمی ادارے

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کے سالانہ اجتماع میں محکمہ تعلیم اور حکومت مغربی پاکستان سے یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ مسٹر غلام احمد پرویز کی سکولوں اور کالجوں میں آمد پر پابندی لگا دے۔ کیونکہ وہ تعلیمی اداروں میں آ کر قرآن اور اسلام کے نام پر اپنے ذاتی افکار و نظریات کا پرچار کرتا ہے۔ جن کا اسلام اور قرآن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جمہور عوام دین کی اساس قرآن و سنت کو سمجھتے ہیں۔ اور آج تک مسلمان کسی ایسے اسلام سے آشنا نہیں۔ جو صرف قرآن سے قرآن فہمی کے نتیجے میں ہمارے سامنے پیش کیا جائے۔ اور تشریحات نبوت یعنی احادیث نبوت اور اقوال و اعمال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یکسر نظر انداز کیا جائے۔ حالانکہ مسٹر پرویز علانیہ ایسے نئے دین کی تبلیغ کرتا ہے۔ جو صحیح معنوں میں دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مفلوج کرنے کی علانیہ سازش ہے۔

ان حالات میں جامعہ رشیدیہ کا یہ اجلاس احتجاج کرتا ہے کہ ایسے فتنہ کے فروغ میں حکومت اور محکمہ تعلیم خصوصی طور پر ملوث کیوں نظر آتا ہے۔ اس قرارداد کا خصوصی پہلو یہ ہے کہ مسٹر پرویز کے لادینی خیالات سے قوم کی بچیوں کے پاکیزہ ذہنوں کو محفوظ رکھا جائے۔ مبادا یورپی مسلمان قوم بے دین ماؤں کی آغوش میں آنکھیں کھول کر دین اسلام سے دور ہوتی چلی جائے۔ لہذا نئی پود کو زندقہ و الحاد کے سیلاب سے بچانے کے لئے مسٹر پرویز کا تعلیمی اداروں میں لٹریچر اور خطاب ممنوع قرار دیا جائے۔

بقیہ: اصلاح معاشرہ کیسے ہو؟

یہاں تو تعمیر و تغیر کے براہ راست عملی اقدام ہی نتیجہ خیز و مفید ثابت ہو سکتے ہیں یا کہئے کو اصلاح معاشرہ کی نہیں تعمیر معاشرہ کی ضرورت ہے۔ یہاں کسی بگڑے ہوئے دین کی وابستگی کے بجائے، عوام کو از سر نو دینداری اور اسلامی اخلاق کا علمبردار بنانا ضروری ہے۔ یہاں رائج الوقت سیاسی نظام کی اصلاح نہیں بلکہ دین و مذہب کی پابند سیاست و حکومت قائم کرنا مطلوب ہے

(ک)

قرارداد تعزیت

بہاولپور۔ مسجد محلہ موری دروازہ میں جمعہ کے روز خطیب مسجد حضرت علامہ محمد صاحب زاہد نے فلسفہ قربانی و مسائل اضحیہ پر ایک مبسوط اور بصیرت افروز تقریر فرمائی جس کے اختتام پر حضرت علامہ صاحب نے سربراہ جماعت تبلیغی حضرت مولانا محمد یوسف کا کامل تعارف کرایا۔ اور ان کے انتقال کو عالم اسلام کا نقصان عظیم بتلایا اور آخر میں دعائے مغفرت کی کہ حق تعالیٰ حضرت مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔ (خادم العلماء باقر جانی)

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کے پارلیمانی بورڈ کا اجلاس

بروز ہفتہ۔ ۳ ذی قعدہ حیدرآباد ڈویژن کی جمعیۃ کے انتخابی بورڈ کا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد حسن صاحب امیر ضلع سانگھڑ بمقام ٹنڈو الہ یار منعقد ہوا۔ جس میں صوبائی اسمبلی کے انتخاب کے متعلق صلاح مشورہ ہوا۔

متفرق خبریں

اہلسنت روجھان کی فتح عظیم

بحمد اللہ جس روز سے اس جگہ روجھان میں دار العلوم قائم ہوا۔ اس روز سے علماء کی تشریف آوری میں اضافہ اور حریف مذاہب کا تنزل نمایاں ہوتا گیا چنانچہ کل بروز جمعہ ہماری مسجد شریف میں حضرت مولانا حافظ منیر احمد ضلع جھنگ کی تقریر ہوئی۔ جس میں حسین بخش مذہب شیعہ نے کچھ اعتراض کئے اور مناظرہ کا چیلنج کیا۔ جس کے مولانا نے معقول جواب دیئے۔ اور چیلنج قبول کیا۔ بعد از جمعہ تمام شہر کے اہل شیعہ نے شخص مذکور کو اس چیلنج سے پھر جانے کا زور دیا۔ چنانچہ اس شخص نے اہلسنت روجھان کو تحریر [illegible] دے کر اپنے چیلنج کو واپس کیا۔ واضح رہے کہ شخص مذکور نے پچھلے سال حضرت مولانا عبد الستار صاحب تونسوی کی تقریر کے دوران بھی اعتراض کئے۔ جس کا منشا بغیر اشتعال انگیزی اور کچھ نہیں ہوتا۔ مگر ہماری جماعت ہر میدان میں صبر سے کام لیتی ہے۔

تعزیتی اجتماع

۱۴ اپریل بروز اتوار دار العلوم عربیہ حمایت الاسلام غلمی کنڈر خیل کا تعزیتی اجتماع دربارہ وفات امیر جماعت تبلیغی مولانا محمد یوسف صاحب ہوا۔ جس میں تمام مدرسین صاحبان و طلباء نے شرکت کی۔ ختم قرآن پاک کے بعد مولوی سید محمد اعظم شاہ صاحب نے مرحوم کے سوانح حیات بیان کئے۔ اخیر میں فرمایا کہ جناب کی وفات کا صدمہ نہ صرف ان کے خاندان کو ہے بلکہ تمام مسلمانان پاکستان کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ بعد میں جناب میاں محمد جان صاحب مہتمم نے مرحوم کے لئے دعاء مغفرت مانگی اور فرمایا کہ ان کے پسماندگان کو اللہ تبارک و تعالےٰ صبر اور اجر عظیم عطا فرمائے۔

کتب خانہ جامعہ محمودیہ کا افتتاح

گذشتہ روز بعد از نماز جمعہ جامع مسجد جناح کالونی لائلپور کے صدر دروازہ کی بالائی منزل پر کتب خانہ مدرسہ جامعہ محمودیہ کا افتتاح ہوا۔ رسم افتتاح حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی مہتمم مدرسہ جامعہ محمودیہ نے ادا فرمائی۔ اس موقعہ پر مسلمانان شہر کثیر تعداد میں موجود تھے۔ حضرت مولانا مفتی صاحب نے افتتاح کے بعد اصلاح مت ترقی تبلیغ اور غلبہ اسلام کی دعا فرمائی۔

(ناظم شعبۂ نشر و اشاعت)

مولانا عبد العزیز صاحب کو صدمہ

حضرت مولانا عبد العزیز صاحب خطیب جامع مسجد دریا خاں ضلع میانوالی کے والد ماجد حضرت مولانا نور محمد صاحب جو کہ ایک جید اور متبع سنت عالم دین تھے۔ مورخہ ۲۵ کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

دار العلوم حقانیہ کا عظیم الشان جلسہ

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا عظیم تبلیغی جلسہ انشاء اللہ العزیز عنقریب اپنے روایتی آب و تاب سے منعقد ہوگا۔ اس عظیم اجلاس میں جو تین سال کے وقفہ کے بعد منعقد ہو رہا ہے۔ دار العلوم کے ڈیڑھ سو سے زیادہ طلبہ کی دستار بندی ہوگی جو گذشتہ تین سال سے فارغ ہوئے۔ اس عظیم اجلاس میں ملک کے ممتاز علماء و اکابر کے علاوہ حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب قاسمی مہتمم دار العلوم دیوبند بھی شمولیت فرمائیں گے۔ حضرت قاری صاحب مدظلہ نے پاسپورٹ اور ویزا کے حصول کے لئے کوشش شروع کی ہے۔ اور ان کی اطلاع آنے پر قطعی تاریخوں اور تفصیلات کا اعلان کر دیا جائے گا۔ (ناظم نشر و اشاعت دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔

(ناظم دفتر)

واردات

(ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب)

نہ مے کشی کی طلب ہمیں ہے نہ کچھ تمنائے جام ساقی
رہے ترا میکدہ سلامت، یہ ہی دعا ہے مدام ساقی

نہیں اگرچہ کوئی شکایت، مگر حقیقت جو پوچھیئے تو
بدل گیا ہے، ہمارے اٹھتے ہی میکدے کا نظام ساقی

یہ ہی ہے پیر مغاں کا فتویٰ، یہ ہی ہے دستور جام و مینا
جو پی کے مدہوش ہو رہا ہے شراب اس پر حرام ساقی

خرد کا آزار چھوٹ جائے، جنوں کی سرمستیاں عیاں ہوں
پلا کچھ ایسی مئے شبانہ، ہو جس کا نشہ دوام ساقی

بگاڑ ڈالا ہے عصر حاضر کو خود پرستوں کی شورشوں نے
جہاں میں اے کاش پھر ہو ارزاں وہ بیخودی کا مقام ساقی

جنوں کے کچھ اور ہیں تقاضے، خرد فریب نظر کی عادی
جو حکم ہو تو میں اب اٹھا دوں یہ پردۂ صبح و شام ساقی

ثواب کیسا، عذاب کیسا، ہیں ہم تو تیری رضا کے خواہاں
ترا اشارہ جو ہو تو پی جائیں، زہر تک کا بھی جام ساقی

جہاں ہوا چاک سینۂ گل، جہاں شفق کا جگر لہو ہے
وہی ہماری ہے منزل غم، وہی ہے دل کا مقام ساقی

یہ راز پیر مغاں نے چپکے سے آخر شب مجھے بتایا
جو پی کے تشنہ رہا اسی کو، ملی بقائے دوام ساقی

تری مشیت میں دخل کیا ہے، مگر ہیں تیرے خواص خود بیں
سبو میں اپنے ہیں مست، ان کو نہیں ہے فکر عوام ساقی

ابھی تو آلودۂ ہوس ہے، نظر کی شوخی، دلوں کی مستی
ابھی نہ ارزاں کر اپنے جلوے، ابھی نہ دے اذن عام ساقی

شکستہ پر ہوں قفس نشیں ہوں، مگر تمنا یہی ہے دل میں
چمن میں جا کر کلی کلی کو، سناؤں تیرا پیام ساقی

کبھی تو آتشکدے بجھیں گے، کبھی تو تاریکیاں مٹیں گی
کبھی تو ہوگی نمود صبح ہے چھٹے گی ظلمت کی شام ساقی

সাপ্তাহিক
তরজুমানে ইসলাম
লাহোর
PHONE No. 67715
WEEKLY
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE
REGD. L. No. 7152
Price 12 Paisse

شمارہ ۱۶۵ | ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ | مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۶۵ء | جلد ۸

عالمی سیاست کی رفتار

یورپ یورپ کے اندر روس اور امریکہ کے اقتدار کی دوڑ اتنی متوازی تھی کہ جرمنی بھی دونوں طاقتوں میں تقسیم تھا بلکہ اس کا دارالخلافہ برلن آدھا ایک کے اور آدھا دوسرے کے زیر اثر تھا۔ ان دونوں کے اقتدار نے برطانیہ کی چودھراہٹ ختم کر دی تھی مگر اب فرانس کے ڈیگال نے یورپ میں امریکی مداخلت کو مداخلت بیجا قرار دیا ہے اور وہ اس کے اقتدار کی مخالفت کر رہا ہے

ترکی ترکی دوسری جنگ عظیم کے بعد امریکہ کا دم چھلا نہیں تو کم از کم اپنے دماغ میں امریکا دستِ نگر اور اس کی سیاست کے ساتھ ساتھ تھا۔ مگر قبرص میں ترکوں اور یونانیوں کی آمیزش میں وہ دوست پروری کا پورا ثبوت نہیں دے سکا اور اب ترک کچھ بددل سے ہیں۔ اور ساتھ ہی ترکی ایران و پاکستان کے معاہدات نے بھی امریکی اور ترکی تعلقات پر کچھ نہ کچھ اثر ڈالا ہے۔ اور اب ترکی اور روس کے درمیان بھی گفتگوؤں کا سلسلہ شروع ہے

امریکہ امریکہ ایک بنیا ملک تھا۔ مگر زرخیز اور صنعتی ملک ہونے کی وجہ سے اس میں ترقی کی استعداد تھی۔ پہلی جنگ عظیم میں اس کی آخری جنگی امداد نے قیصر جرمن کی کمر توڑ دی اور اس کو شکست فاش ہوئی۔ اس کے بعد سے امریکہ دنیا کی جنگی طاقتوں میں شمار ہونے لگا مگر دوسری جنگ عظیم میں اس کی اسلحہ سازی کی قوت نے اس کو فیصلہ کن قوت کی حیثیت دے دی۔ چنانچہ روسی محاذ کے ساتھ ساتھ جرمنی پر امریکی بحری یورش نے ہٹلر کو پریشان کر دیا۔ اور آخر کار اسے شکست ہو گئی اور اس کے بعد دنیا میں دو ہی قوتیں باقی رہ گئیں روس اور امریکہ۔ مگر عالمی چودھراہٹ (قیادت) امریکہ ہی کی سمجھی جاتی تھی۔ اقوام متحدہ کا ادارہ بھی اسی کی لونڈی تھا۔ اور اب یہ چودھراہٹ امریکہ کو مہنگی پڑی ہوئی ہے۔

پاکستان پاکستان امریکہ کا ٹوڈی سمجھا جاتا تھا۔ اور بھارت کا ظاہری گٹھ جوڑ روس سے اور اندرونی دوستی امریکہ سے تھی۔ تاہم وہ غیر جانبدار ملکوں کا سربراہ اور افریقہ و ایشیا کے نئے آزاد ملکوں کا لیڈر بنا ہوا تھا۔ پاکستان کی سابق حکومتوں کی امریکہ پرستی کے ساتھ ساتھ امریکہ نے پاکستانی لیڈروں اور عوام میں بھی اپنے پٹھو پیدا کر رکھے تھے۔ جو روس اور مصر کے صدر ناصر کی مخالفت بظاہر اسلام کے لئے اور درپردہ امریکہ نوازی یا امریکہ کے روپے حلال کرنے کے لئے کرتے رہتے خدا کی شان کہ اب پاکستان امریکہ کی بد عہدیوں کی وجہ سے روس اور چین کے زیادہ قریب ہو گیا۔ اور اس قرب نے بین الاقوامی سیاست میں امریکہ کو بڑی زک پہنچا دی ہے۔ امریکہ نے بوکھلاہٹ میں صدر ایوب کا دورہ امریکہ ملتوی کر دیا ہے۔ اس سے ہم کو نقصان تو کیا ہوتا۔ اتنی بات یقینی معلوم ہو گئی ہے کہ ہمارا تیر نشانہ پر بیٹھا ہے۔

امریکہ نے شمالی ویت نام پر حملہ کر کے آزاد ملکوں کو اپنے خلاف ابھارا ہے۔ اس نے یہ سمجھا کہ اس وقت روس و چین عالمی جنگ کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ مگر یہ حملہ کر کے وہ خود پھنس گیا ہے۔ چین نے ویٹ نام کو امدادی دستے بھیجنے کا اور روس نے امدادی رضاکار بھیجنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اب شمالی ویتنام میں غیر معلوم عرصہ کے لئے امریکی گوروں کو موت سے کھیلنا پڑے گا۔

بھارت بھارت میں چھ کروڑ مسلمان آبادی بھی ہے۔ مگر وہاں کی اکثریت ہندو کی ہے جو فطرتاً بنیا ہے۔ ان کا کام صرف کمانا اور کھانا ہے۔ نہ مسلمانوں کو اس حیثیت سے بچائے۔ ورنہ پھر ایسا آدمی کسی اور کام کا نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض ہندو لیڈر ملک کی مکمل آزادی سے یہ بہتر سمجھ رہے تھے کہ اندرونی اختیارات مل جائیں سرپرست انگریز ہی رہے۔ تاکہ وہ کمائیں کھائیں اور حفاظت فرنگی بابا کرتا رہے۔ آج ہتھیار کا زمانہ ہے۔ ایک جوہڑا جہاز یعنی مشین چلا کر یا بٹن دبا کر لاکھوں انسانوں کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ پھر بھی ہندو ذہنیت اپنا کام کر رہی ہے۔ وہ بنیا تھا اور بنیا (امریکہ) کا بن کر رہ گیا۔ اور اب یہاں تک نیچے اتر آیا ہے کہ بحر ہند میں برطانیہ اور امریکہ مل کر ہوائی اور بحری اڈے قائم کریں گے۔ تاکہ بھارت کا بچاؤ ہو سکے۔

یہ تو ٹھیک ہے سمندروں کی طرف سے اس کو سہارا مل جائے گا۔ مگر چین کے یاجوج ماجوج کا اگر پاکستان اور کشمیر سے دفاعی معاہدہ ہو جائے۔ تو ان کے ریلے کو بچانا اور کشمیری جانبازوں اور قبائلی غازیوں کا مقابلہ کرنا ان بنیوں کے بس کی بات نہ ہو گی۔ اسی لئے شیخ عبداللہ اور چینی وزیر کی ملاقات سے بھارت زیادہ بوکھلا گیا ہے۔

کشمیر ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ پاکستان دینی اور اسلامی نقطۂ نظر سے دن بدن کمزور ہو رہا ہے۔ اور ایک عظیم مسلم سلطنت ہوتے ہوئے اس کا معاشرہ دن بدن غیر اسلامی ہوتا جا رہا ہے جس کی سب سے بڑی ذمہ داری حکومت پر ہے۔ اور اس کے لئے حکومت سے کہیں گے۔ کہ اگر وہ خدائے برتر کو ناراض کرے تو خطرہ ہے کہ ہماری ساری محنتیں ضائع نہ ہو جائیں۔ اس لئے پاکستان کی خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ ہم اسلام کو سلف صالحین کی طرح اپنے لئے مشعل راہ بنا کر ترقی کی راہیں طے کریں۔

اس کے باوجود ہمیں یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ موجودہ حکومت نے جہاں خارجہ پالیسی کا رُخ تبدیل کیا ہے۔ وہاں کشمیر کے مسئلہ میں از سر نو جان ڈال دی ہے۔ اور اب کشمیر کے حق خود ارادیت کی پشت پر عالمی رائے موجود ہے۔ اور چینی تعلقات نے اس کو اور بھی مضبوط کر دیا ہے۔ البتہ شیخ عبداللہ صاحب کے حالیہ بیان نے بہتوں کو حیرت زدہ کر دیا ہے کہ کشمیر پر بھارت اور پاکستان کیوں لڑ رہے ہیں۔ کشمیر کشمیریوں کے لئے ہے اور وہ آزادی کے لئے تیس سال سے لڑ رہے ہیں۔ اگرچہ پاکستان نے بھی اب تک یہی کہا ہے کہ ہم کشمیر کو حق خود ارادیت دلانے میں ہر طرح مدد کریں گے۔ مگر بلکہ عامہ کا رجحان کشمیر و پاکستان کے الحاق کی طرف تھا۔ بہرحال آج ساری دنیا کی سیاست بدل چکی ہے اور بدل رہی ہے۔ خدا تعالے سے دعا ہے کہ وہ اہل اسلام کو اسلامی روشنی میں ترقی کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ء
نگران
غلام غوث ہزاروی
۶ ماہ سے کم مدت کیلئے
پرچہ جاری نہیں کیا جاتا
مرتب
احمد حسین کمال

ٹیلیفون ۶۷۷۵
بدل اشتراک
سالانہ، ۶ روپے
ششماہی، ۳ روپے ۲ آنے
قیمت
فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے

جلد ۸ | ۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۶۵ء | شمارہ ۲۹

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام

بالاکوٹ میں سیرت کانفرنس

مودودی فرقہ کے لوگ گھٹیا حرکات پر اتر آئے

جمعیۃ علماء اسلام کاغان ویلی نے حال ہی میں بالاکوٹ میں ایک سیرت کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ جس میں علماء حق کی ایک بڑی تعداد کو خطاب کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ علاقہ بھر کے عوام کے لئے سیرت کانفرنس اور علماء کی تقاریر کا اعلان ایک بڑی نوید اور خوشخبری تھی۔ اور وہ بڑی بے تابی سے کانفرنس کے انعقاد کے دن اور تاریخ کا انتظار کرنے لگے۔ لیکن یہی اعلان اس علاقے کے مودودی فرقے کے چند افراد کے لئے سوہان روح بن گیا، اور وہ بوکھلا اٹھے۔ اس لئے کہ کچھ دن پہلے انہوں نے جامع مسجد بالاکوٹ میں اپنا ایک تربیتی کیمپ لگایا تھا۔ اور اس میں مولوی چراغ صاحب، مولوی گلزار صاحب اور میاں سراج الدین صاحب جیسے اپنے اکابر اور نثار صاحب جیسے اپنے اصاغر کو بلا کر بزعم خویش یہ سمجھ لیا تھا، کہ اب یہ علاقہ ہمارے زیر اثر اور ایک طرح سے ہمارا مفتوحہ بن گیا ہے۔ اور جو پروپیگنڈا ہم علماء حق کے خلاف اور اپنے حق میں کر چکے ہیں۔ وہ ہماری آئندہ کامیابیوں کا ضامن ہے لیکن جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام سیرت کانفرنس کے انعقاد نے ان کی ان خوش فہمیوں اور [illegible]ات پر پانی پھیر دیا۔ اور چور کی داڑھی میں تنکا کے مصداق انہیں اندیشہ ہوا کہ علماء حق آجانے کی وجہ سے اب ہماری ساری قلعی کھل جائے گی۔ چنانچہ وہ کانفرنس کو ناکام بنانے [illegible]ل گئے۔ اور ان پست حرکات پر اتر آئے۔ کہ انہوں نے مقامی حکام کے پاس بھیجے۔ تاریں دیں، ٹیلیفون کئے، کہ سیرت کانفرنس بند ہو۔ پولیس کو پریشان کیا [illegible]د کا خطرہ ہے۔ مگر کہیں بھی ان کی دال نہ گلی۔ البتہ پولیس کو امن کے نام سے احتیاطی [illegible]کے طور پر اجلاس کا وقت فریقین کی رضامندی سے مقرر کرنا پڑا۔ ان کی دلی خواہش [illegible] ان کے امیر صاحب کے چہرے کی نقاب کشائی نہ ہونے پائے۔ نہ کوئی ان کا نام لے۔ مگر [illegible] ہو سکتا ہے کہ وہ تو پیغمبران عظام اور صحابہ کرامؓ پر تنقیدیں کریں۔ بزرگوں کے کاموں [illegible]یڑے نکالیں۔ اور دوسرے کو اپنے سردار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں [illegible]ن کے مقابلہ میں صحیح ثابت کرنے اور صحابہؓ کی شان بیان کرنے کی اجازت بھی نہ ہو۔

چنانچہ سیرت کے تین اجلاس دن کو جامع مسجد میں اور دو اجلاس رات کو شہر بالاکوٹ میں منعقد ہوئے۔ دن کو جلسوں کی صدارت حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب نے فرمائی۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب راولپنڈی۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب۔ حضرت مولانا ولی الرحمٰن صاحب حسنہ۔ حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ احمد المدارس سکندر پور ہزارہ۔ حضرت مولانا عبدالحی صاحب اور حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خالد۔ حضرت مولانا مہدی الزماں صاحب خطیب جہانڈری کاغان نے تقریریں فرمائیں۔ کانفرنس میں علاقہ بھر کے علماء کرام اور مدعوئین صاحبان کے سوا

(باقی صفحہ ۷ پر)

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام

تاریخی سیرت کانفرنس

—— مختار احمد الحسینی نمائندہ خصوصی

۹، ۱۰، ۱۱ جولائی کو سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام کمپنی باغ کے وسیع و عریض میدان میں تین دن سیرت کانفرنس کے کامیاب اجلاس ہوئے۔ جس میں ملک بھر کے جید علماء کرام اور ہزاروں کی تعداد میں علاقہ بھر کے فرزندانِ توحید نے ...... شرکت کی۔ چونکہ ان ہی ایام میں جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بھی سرگودھا میں ہو رہا تھا۔ جس میں ملک بھر کے مندوبین آئے ہوئے تھے۔ کانفرنس کی رونق ان حضرات کی وجہ سے دوچند ہو گئی تھی۔ ان تین ایام میں شہر میں خوب چہل پہل رہی۔ ویسے تو ان دنوں میں کڑاکے کی گرمی پڑ رہی تھی۔ لیکن کانفرنس کے پہلے دن ہی ابر رحمت کے چھینٹے پڑ گئے —— جس سے موسم خاصا خوشگوار ہو گیا تھا۔

سرگودھا کے جمعیۃ کے سرگرم اور اسلام سے والہانہ عقیدت و محبت رکھنے والے رضاکاروں نے بڑی خوش اسلوبی سے ہر قسم کے انتظام مکمل کر رکھے تھے۔ جمعیۃ سے منسلک لوگ گھر کے تمام ہی افراد اسلام کے والہانہ جذبہ اور ختم المرسلینؐ کی محبت سے سرشار ہو کر کانفرنس کو کامیاب بنانے میں لگے ہوئے تھے۔ جلسہ گاہ کو عمدگی سے سجایا گیا تھا۔ جمعیۃ کے شعبہ نشر و اشاعت کی جانب سے طرح طرح کے ماٹو آویزاں تھے۔ جو پاکستان کے مسلمانوں کے دلی جذبات کی ترجمانی کر رہے تھے۔ ایک بڑا دروازہ "باب بخاری" کے نام سے بنایا گیا تھا جس کے اوپر اَنا خاتم النّبیین لانبی بعدی" کی حدیث آویزاں تھی۔ ہر مقرر جب سٹیج پر جاتا تو اسے اسی دروازہ سے گذرنا پڑتا۔ غالباً یہ پہلا تاثر ہی ایک ایسا تاثر تھا۔ کہ ہر مقرر نے اپنی تقریر میں سیرت کے پہلو ختم نبوت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

اس کانفرنس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی۔ مولانا مفتی محمود۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری، مولانا قاضی عبداللطیف صاحب۔ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مولانا کوثر نیازی صاحب۔ مولانا محمد رمضان صاحب۔ مولانا محمد اجمل صاحب نے خطاب کیا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیشتر پہلوؤں پر کتاب و سنت کی روشنی میں تقاریر کیں گئیں۔ تاہم سیرت کا موضوع ایک ایسا موضوع ہے کہ زبان کو یارائے سخن نہیں کہ اس کے کسی ایک پہلو پر بھی مکمل روشنی ڈالی جا سکے۔ غالب مرحوم کے الفاظ میں ؎

غالب ثنائے خواجہ بیزداں گذاشتیم
کہ آں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

تاہم علماء نے تمام ضروری مسائل پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کیا۔ تمام مقررین کی تقریر میں قدرِ مشترک جو چیز تھی یہی تھی کہ حضور کی سنت کو اپنایا جائے۔ اور ان کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگی کے لمحات گذارے جائیں (باقی صفحہ ۷ پر)

پیغامِ ھدایت

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ اگر تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔" (۱) "ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب" (۲) "دوسری میری سنت"

—— (ارشاد حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم – ماخوذ از خطبہ حجۃ الوداع)

پند و موعظت

ارشادات

اگر قبولیت عند اللہ نصیب ہو تو نجاح و فلاح ہے۔ ورنہ سب ہیچ ہے۔ ضرورت ہے کہ اپنی قوم کو مسلمان ہونے کی حیثیت سے ترقی دیں۔ نسبی حیثیت سے غرور اور تکبر بے موقع پیدا ہوتا ہے۔ وہ ترقی سے مانع ہوجاتا ہے۔

انسان پہاڑ کی طرح مستحکم ہو۔ جسے نہ طوفان جنبش دے سکے۔ نہ زلزلہ ہلا سکے۔ میرے بھائی! دل کو مضبوط، ارادہ کو مستحکم اور طبیعت کو مستقل مزاج بنایئے۔

جہاں تک ممکن ہو ذکر کے سلسلہ کو جاری رکھو، اور خداوند عالم کی رحمت سے ناامید مت رہو۔

فرصت کو غنیمت جانو اور اس کو ضائع مت کرو

مطمئن الخاطر رہ کر ان ایام خلوت کو غنیمت سمجھیے۔ اور کچھ تحفۂ معرفت و قربت حاصل کیجئے۔

تمہارا یہ کام ہے کہ اس کریم کے دروازے کو کھٹکھٹاتے رہو، کیونکہ جو دروازہ پر دستک دیتا رہتا ہے لامحالہ کھول دیا جاتا ہے۔

اپنے نفس کے کید و مکر سے کسی وقت بھی مطمئن نہ ہونا چاہیئے۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ آج کچھ کر لیجئے۔ کل کو کرنا ناممکن ہوگا۔

ہمارے لئے حضرت نانوتوی اور حضرت شیخ الہند قدس اسرارہما کے کارنامے مشعل راہ ہیں۔

چند دنوں کی زندگانی ہے، اور پھر اس میں قویٰ کی طاقت اور بھی اقل ہے۔ جس قدر بھی ممکن ہو۔ زاد برائے راہ آخرت اسی میں تیار کر لیجئے۔

نماز کی پابندی کا خیال رکھیں۔ شریعت مطہرہ اور سنت نبویہ کا جہاں تک ہو سکے خیال رکھیں۔ حقوق العباد سے حتی الوسع بچیں۔ توبہ زیادہ کریں۔ صبح و شام سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ لا الٰہ الا اللہ۔ اللہ اکبر ایک ایک تسبیح پڑھا کریں۔

اپنے دنیاوی معاملات اور کاروبار تجارت میں کسل اور تن پروری کو جگہ نہ دو، ہر حالت میں خداوند کریم کو یاد رکھو کر اس کی تابعداری اور ذکر کو مقدم رکھنے کا طریقہ جاری رکھو۔

اشغال و ذکر میں وساوس کی وجہ سے نہ گھبرایئے۔ اپنا کام کئے جایئے۔ اور کوشش کیجئے کہ حتی الوسع جی اسی طرف لگا رہے۔

آخرت کا عذاب وہ عذاب ہے کہ دنیا کی جملہ انواع کی تکالیف ایک طرف اور آخرت کے عذابوں کی ایک قسم کی تکلیف چند منٹوں کی ایک طرف ہو تو یہ آخرت والی تکلیف اس پر بالا ہو جائے گی۔

یہ (اعتکاف) مبارک عبادات ہے۔ گناہوں ہی کے ازالہ کے لئے اعتکاف کیا جاتا ہے۔ اس لئے گناہوں کی شدت اور کثرت کی وجہ سے اس کو چھوڑنا نہ چاہیئے۔ بلکہ اس کی طرف اور توجہ کرنی چاہیئے۔

(افادات حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

بصائر و معارف

جس رب الارباب نے انسان کی غذا جسمانی کا اتنا کچھ سامان کیا ہے کیونکر ممکن ہے کہ اس کی روحانی غذا کا انتظام نہ کرے۔ یہ روحانی غذا کیا ہے؟ یہ ہدایت و سعادت انسانی کی وحی الٰہیہ ہے جس کے لئے فی الحقیقت روح انسانی بھوکی پیاسی ہوتی ہے۔ اور جس طرح جسم حیوانی موزوں کی بھوک اور پیاس کے بعد بے قرار و مضطرب ہو کر غذا کو پکارتا ہے۔ اسی طرح ضلالت کی شدت اور ہدایت کا فقدان بھی روح انسانی کو ایک معنوی جوع و عطش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور وہ اپنی زندگی کے لئے اپنی غذا کو دیوانہ وار پکارنے لگتی ہے۔ بس وقت آ جاتا ہے۔ کہ اس حکیم علی الاطلاق، اس فاطر الارض والسمٰوات، اس مدبر الامر والاشیاء اور اس مسبب الاسباب حقیقی کی ربوبیت ظاہر ہوتی ہے۔ جس نے انسان کی حاجات جسمانی کے لئے تمام دنیا کو طرح طرح کے اغذیہ و ثمرات کی کشش سے ایک خوان کرم بنا رکھا ہے۔ اس کا دست کرم غذائے روحانی کا بھی کفیل ہوتا ہے۔ اور اسی نشو و نمائی سے اسم ہدایت سر بلند و باقامت بنا دیتا ہے۔ پھر اس کی سعادت و ہدایت کی نعمتوں سے زمین کے بڑے بڑے ٹکڑے بھر جاتے۔ اور اس بخشش کی دعوت سے ارض الٰہی گونج اٹھتی ہے۔

(ابو الکلام)

صلہ رحمی سے بے پرواہی، ضعفا اور کمزوروں پر تعدی کے مہلک نتائج دنیویہ اور اخرویہ مصائب لانے والے ہیں ان سے خلاصی کس طرح ہوگی؟

والدین کی خدمت اور خوشنودی ہر طرح سے باعث سعادت ہے۔

(افادات حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

تصویر کا دوسرا رُخ

اقامت دین اور اصلاح معاشرہ کے نئے مدعیوں کی اصلیت

مودودی صاحب کے حامیوں کا اخلاقی نقشہ – گھر کی شہادت

ہفت روزہ آئین لاہور آج کل مودودی صاحب اور مودودی فرقہ کا سرگرم ناقوس خصوصی بنا ہوا ہے۔ اس کے بارے میں ۱۱ جولائی ۱۹۶۵ء کے ہفت روز شہاب لاہور میں ایک انکشاف کیا گیا ہے۔ جو مودودیت کے سرکاری ترجمان ہفت روزہ "ایشیا" لاہور کی کسی گزشتہ اشاعت سے ماخوذ ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔ اور ان کوتاہ آستینوں کی دراز دستیوں کا تماشا دیکھ لیجئے — خود اندر سے کیا کچھ ہیں۔ اور باہر کیا نعرے لگاتے ہیں۔

جماعت اسلامی کے ایک معتقد ہفت روزہ جریدہ "ایشیا" لاہور کی اشاعت مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۶۴ء میں ایشیا کی انتظامیہ کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا تھا۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ:-

"۲۰ اگست کو "ایشیا" کے حسب ذیل کارکن ادارے سے علیحدہ ہو گئے ہیں:
(۱) مظفر بیگ صاحب سب ایڈیٹر (۲) حبیب الرحمٰن صاحب کلرک (۳) اکرام الحق صاحب کلرک (۴) محمد اسماعیل صاحب چپڑاسی۔ انہوں نے حسب ذیل کام کئے جن سے ادارہ ایشیا کو سخت کوفت اور مالی پریشانیاں اٹھانی پڑیں۔
(۱) چند جگہوں سے رقوم وصول کر لیں۔ (۲) تیار شدہ اخبار کی ایجنٹوں اور خریداروں کے پتوں کی چٹیں اڑا لیں۔ جو ہمیں دوبارہ تیار کرنی پڑیں (۳) تمام ایجنٹوں کو خط لکھے کہ ایشیا بند ہو گیا ہے۔ اور اس کی جگہ اس کی پالیسی کے مطابق ایک نیا اخبار نکالا جا رہا ہے اور اب اسی اخبار کو خریدا جائے (۴) بعد میں دفتر میں آکر بدکلامی کی اور دھمکیاں دیں۔"

قارئین شہاب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہفت روزہ آئین لاہور کے مدیر شہیر جناب مظفر بیگ صاحب ہی ہیں جو ایشیا کے سب ایڈیٹر تھے اور آئین ہی وہ اخبار ہے۔ جس کے متعلق ایجنٹوں کو یہ نوید سنائی گئی تھی۔ کہ ایشیا کی جگہ شائع ہو رہا ہے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۶۵ء

پاکستان سے امریکہ کی روگردانی

آپ نے اخبارات میں یہ خبر پڑھ ہی لی ہوگی کہ امریکہ نے پاکستان کی امداد روک لی ہے اور ایسے موقعہ پر روکی ہے جبکہ پاکستان اپنے تیسرے پنجسالہ منصوبہ کو رو بہ عمل لانے کی ابتدائی تیاریاں کر رہا تھا۔ اس منصوبہ کا خاکہ بناتے وقت امداد کے لئے امریکی حمایت و تائید حاصل کر لی گئی تھی، لیکن اس کے باوجود امداد کے روک دینے کا اعلان کر دیا گیا۔ امریکہ کی اس طرح کی اچانک کارروائی دوسروں کے لئے خواہ کتنی ہی حیران کن ہو، لیکن ہمارے لئے غیر متوقع اور عجیب نہیں تھی۔

امریکہ نے جب سے اپنے حاتمانہ اقدامات کا سلسلہ شروع کیا ہے، اس کی سیاسی تلون مزاجی کا اس قسم کا مظاہرہ اکثر و بیشتر ہوتا رہا ہے۔ متحدہ عرب جمہوریہ، لنکا، انڈونیشیا وغیرہ کی امدادوں کے سلسلہ میں وہ اس طرح کے رویہ کو ظاہر کر چکا ہے۔ بالخصوص متحدہ عرب جمہوریہ کے معاملہ میں تو کئی بار اس نے ایسا رویہ اختیار کیا، لیکن ناصر کی مضبوط قیادت نے اسے خاطر میں نہ لاتے ہوئے ہمیشہ عطائے تو بہ لقائے تو کہہ کر بے نیازی اختیار کر لی ہے۔ اور بالآخر خود ہی روس کے اثر و نفوذ کے بڑھ جانے کے خوف سے امریکہ نے امداد جاری کر دی۔

امریکہ کے اس رویہ کے پس منظر میں ہم ملک کی ماضی کی سیاسی تبدیلیوں اور خارجہ پالیسیوں کی کمزوری کی تاریخ پڑھ سکتے ہیں۔ اس وقت تو ملک کی زمام اقتدار ایوب خاں جیسے سپاہی کے ہاتھ میں ہے، جس نے جرأت مندی کے ساتھ امریکہ کے اس رویہ کا راز ظاہر بھی کر دیا ہے اور اپنے عزم و استقامت کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ "پاکستان کی خود مختاری، وقار اور عظمت کو امدادوں اور نام نہاد دوستیوں پر قربان نہیں کیا جا سکتا"۔ لیکن ہمارے سیاسی طالع آزماؤں نے ماضی میں نہ معلوم کتنی مرتبہ امریکہ کی امداد روک لینے کی خفیہ دھمکیوں سے مرعوب ہو کر اپنی خارجہ پالیسی کے زاویے بدلے ہوں گے۔ ہمارے ملک کی سابقہ مسلسل ناکام خارجہ پالیسیوں کی تہ میں در اصل دھمکی کا یہ خفیہ ہاتھ ہی کام کرتا رہا ہے۔ جس نے ہمیں یورپ و ایشیا میں یکہ و تنہا کر کے چھوڑ دیا تھا۔ اور ہم اپنے مسلمان عرب بھائیوں سے بھی کٹ کر رہ گئے تھے۔ آج بھی پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بدلتے ہوئے تیور دیکھ کر امریکہ کی تاناشاہی حکومت نے یہ دھمکی آمیز رویہ اختیار کیا ہے۔ اور صدر ایوب خاں قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے صفائی پیش کرنے اور منانے کی پالیسی کے بجائے صاف و سیدھا جرأت مندانہ جواب دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی امدادوں کو ہم نے کبھی بھی شک و شبہ سے پاک نہیں پایا۔ ہمارے نزدیک امریکہ اور یورپ کے ملکوں کی نو آزاد قوموں اور ملکوں کو امداد کی پالیسی کسی نیک نیتی و اخلاص پر مبنی نہیں ہے۔ اس کا سب سے بڑا نقصان تو یہ ہوا ہے کہ ایک تو امداد پانے والے ملک اپنے قومی و ملکی وسائل و ذرائع کے اندر رہتے ہوئے خود اعتمادی کے ساتھ بتدریج ترقی کرنے سے محروم رہ گئے۔ دوسرے وہ طبقہ جس کے توسط سے یہ امداد ملی، ملک کے سیاہ و سفید کا مالک بن کر اپنی قوم و ملت پر داد حکمرانی دینے لگ گیا اور اس امداد کو ہی نہیں بلکہ ملک کی ترقیات اور اقتصادیات و پیداوار پر اجارہ دار بن کر بیٹھ گیا اس کے ہاتھ میں سیاسی باگ ڈور بھی آئی، اور اس کے ذریعہ وہ قوم کی آزادی و وقار کا سودا کرتا رہا۔ ایشیا کے کئی نو آزاد ملکوں کی درماندگی و انتشار کے پس پردہ یہ تلخ حقیقت ہی مستور ہے۔ ان امدادوں نے صرف اتنا ہی نہیں کیا، کہ امداد پانے والی قوم کو محتاج و ابتر بنا کر رکھ دیا، اور اس کی خود اعتمادی اور قومی اتحاد کو زائل کر دیا۔ بلکہ اس کی تمام دینی، اخلاقی و تہذیبی توانائیاں تک ضائع کرا دیں، اور اسے سخت قسم کے بے دینی و بد اخلاقی کے غار میں دھکیل دیا۔ اچھا ہوا کہ ہمیں جلد ہی جواب مل گیا۔ اب ہم چاہیں تو اپنے پیروں پر خود کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ہمیں پورا یقین ہے۔ کہ اگر ہمارے ملک کے نئے سرمایہ دار جو قیام پاکستان کی بدولت اور یہاں کے سرمایہ دارانہ اور اجارہ دارانہ نظام کے غلبہ کے نتیجہ میں بے انتہا دولت و املاک کے مالک بن گئے ہیں، جس کا بیشتر بلکہ بعض حالتوں میں کل کا کل حصہ عوام کے حق انتفاع کے مسلوب کر دینے کا نتیجہ ہے۔ اگر اپنی صرف نصف دولت بھی ان کاموں کے لئے حکومت کو دے دیں، تو پانچ سال کیا بیس سال کا ترقیاتی منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچایا جا سکتا ہے۔ نیز یہ کہ اگر اب بھی حکومت، اصحاب اقتدار اور پیشوائیان قوم کو یہ توفیق نصیب ہو جائے کہ وہ اس ملک کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی حکومت بنا دیں، اللہ کے دین کو غالب و نافذ کر دیں۔ محمد الرسول اللہ صلعم کی سنتوں کو سارے ملک میں زندہ و جاری کر دیں اور حضرت خاتم النبیین کے لوائے ختم نبوت کو ہاتھوں میں اٹھا کر صرف اللہ کے لئے ہو جائیں، تو یقیناً وہ ہر احتیاج اور ہر مصیبت سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے اور عظمت و سربلندی کے اس مقام پر فائز ہو جائیں گے جہاں امریکہ اور روس بھی انہیں رشک کی نگاہ سے دیکھنے پر مجبور ہوں گے۔

اللہ کی امداد سب امدادوں پر غالب اور ہر امداد سے بے نیاز بنا دینے والی ہوتی ہے۔ (ر ک)

بقیہ جمعیۃ کی خبریں

خطیب جناب مولانا محمد سلیمان صاحب نے کی، اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب زاہد گکھڑوی صاحب نے سرانجام دیئے۔ جلسہ سے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب صفدر امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ اور حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ نے خطاب فرمایا حضرت العلامہ نے اپنے خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ اگر ہم اس بات کے خواہشمند ہیں کہ دنیا و آخرت میں خداوند قدوس کے روبرو سرخرو ہو سکیں تو ہمیں اپنے موجودہ غیر اسلامی رویہ میں تبدیلی پیدا کر کے عملی زندگی میں حضورؐ کی فرمانبرداری کی راہ اختیار کرنی پڑے گی۔ آپ نے کہا کہ معاشرہ کی تباہ حالی کی اصل وجہ قرآن و سنت سے روگردانی اور بے حیائی اور عریانی کا فروغ ہیں۔ اس لئے آپ حضرات کو سب سے زیادہ کوشش اس بات پر کرنی چاہیئے۔ کہ حضور رسالتمآبؐ کی سیرت طیبہ کے ان گوشوں کو عوام کے ذہنوں میں زیادہ سے زیادہ اجاگر کیا جائے۔ جن کا تعلق ہمارے اخلاق، اعمال اور معاشرے سے ہے مولانا محمد یوسف صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام جو اصلاحی پروگرام پیش کر رہی ہے۔ عوام کو چاہیئے کہ اس پروگرام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز آپ نے حضورؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی

(زاہد گکھڑوی ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ گوجرانوالہ)

بقیہ:- اسماء گرامی مجلس شوریٰ

جناب شیخ ممتاز علی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام (میرپور) دعوت نامہ دیر سے ملنے کی وجہ سے شرکت نہ فرما سکے۔ شوریٰ کے فیصلوں سے اتفاق کا مکتوب تحریر فرمایا۔

جناب مولانا نور محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد ڈویژن۔

جناب مولانا محمد افضل صاحب سلطان فونڈری لاہور نے بعض ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے شرکت اجلاس شوریٰ سے معذوری کا اظہار کیا۔ البتہ جمعیۃ کے فیصلوں کی پابندی کا ہر دو حضرات نے اپنے مراسلوں میں یقین دلایا ہے۔

(ناظم دفتر مرکزیہ)

اعلانات و اطلاعات

سالانہ جلسہ

مدرسۃ العلوم الشرعیہ جھنگ کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۳۰ ستمبر تا ۲ اکتوبر [illegible] بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ہونا قرار پایا ہے جس میں انشاء اللہ ملک کے دیگر نامور علماء کرام کے علاوہ مندرجہ ذیل اکابر شرکت فرما رہے ہیں۔

حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔

حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز صاحب گکھڑ۔ حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ صاحب منٹگمری۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب۔ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری۔

مانسہرہ میں سیرت کمیٹی کی تشکیل

آج مورخہ ۱۱ جولائی بروز اتوار بوقت ½ ۵ بجے بعد نماز عصر جامع مسجد ناڑی مانسہرہ میں سیرت کانفرنس کے سلسلہ میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی حالات حاضرہ پر غور و خوض کے بعد سیرت کمیٹی کی نئی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ تفصیل ذیل ہے:۔

حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحب مدظلہ العالی خطیب جامع مسجد ناڑی امیر — حاجی عبدالقیوم صاحب کلاتھ مرچنٹ مانسہرہ نائب امیر — مولوی غلام سرور صاحب مانسہرہ ناظم اعلیٰ۔ شیخ محمد یوسف صاحب کلاتھ مرچنٹ نائب ناظم نقیر محمد صاحب خزانچی۔ ماسٹر محمد عرفان صاحب پروپیگنڈا سیکرٹری۔

(مولوی غلام سرور صاحب ناظم اعلیٰ سیرت کمیٹی مانسہرہ)

جمعیۃ الاطفال کا قیام

مدرسہ تجوید القرآن ڈھوڈیال میں جمعیۃ الاطفال کا قیام عمل میں آیا۔ صدر حافظ عبداللطیف۔ ناظم حافظ [illegible]یف الرحمٰن مقرر ہوئے۔

(حافظ محمد ادریس)

[illegible]کر گڑھ میں مولانا جالندھری کی تقریر

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن شکر گڑھ کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے کہا کہ مسلمانوں کو قرآن و سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے معاشرہ کو اسلامی بنیادوں پر استوار کرنا چاہیئے۔ اور دنیا اس وقت جن اقتصادی سیاسی اور معاشرتی مشکلات سے دوچار ہے۔ یہ رسول اکرمؐ کی تعلیمات سے اعراض کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ اپنی اولاد کو قرآن کریم کی تعلیم دیں۔

ایک قرارداد کے ذریعہ ثقافت اور کلچر کی آڑ میں فحاشی اور عریانی کے مظاہروں کی مذمت کی گئی۔ ایک اور قرارداد میں ملک میں عیسائی مشنریوں اور مرزائی دارد[illegible] کو مسلمانوں کو مرتد بنانے میں مصروف ہیں پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

ایک تیسری قرارداد میں فرقہ وارانہ فضا پیدا کر کے تفریق بین المسلمین کو ہوا دینے والوں کی پرزور مذمت کی گئی۔ (ناظم مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن چوک بخاری شکر گڑھ)

اخلاص فرض

ٹنڈو آدم کے ارکان جمعیۃ سے محمد عرفان صاحب قادری کی اپیل

ہفت روزہ ترجمان اسلام ایک مذہبی ہفت روزہ ہے جو اپنی سیاسی زندگی کو مذہبی امور کے تحت چلا کر دین کے تقاضوں کو پورا کر رہا ہے۔ اخبار بین حضرات کو چاہیئے کہ کہ اس ہفت روزہ سے خاص دلچسپی رکھیں تاکہ دنیاوی معاملات کے ساتھ ساتھ دین کے تقاضے اور منشا کا بھی علم ہو سکے، اور وہ حضرات جو اس اخبار کے خریدار ہیں وہ اس کا چندہ ادا کرنے پر خاص توجہ دیں۔ بعض حضرات چندہ کی ادائیگی میں بہت سستی و لاپرواہی کرتے ہیں۔ جس سے ذمہ دار حضرات کو عموماً اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ ٹنڈو آدم کو خصوصاً بڑی دشواری اٹھانی پڑتی ہے۔ اور وہ رقم اپنی جیب سے ہر ماہ پوری کرتے ہیں تاکہ پرچہ بدستور جاری رہے۔ اس لئے میں عام مسلمانوں سے پرزور اپیل کروں گا کہ وہ ازراہِ کرم ترجمان کے بل وغیرہ اور اس کے چندوں کا خاص خیال رکھیں۔

احقر۔ محمد عرفان قادری)

بقیہ اسمائے گرامی

(۲۹) جناب مولانا حبیب گل صاحب ٹل۔ ضلع کوہاٹ

(۳۰) جناب مولانا سید فضل الرحمٰن صاحب احرار سلانوالی، ضلع میانوالی

(۳۱) جناب مولانا سمیع الحق صاحب اکوڑہ خٹک۔

(۳۲) جناب سردار خان غلام قادر خاں مسلم لائبریری نزد ٹاؤن ہال رحیم یار خاں

(۳۳) مولانا محمد شریف صاحب منچن آباد

(۳۴) مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر۔ ضلع میانوالی

(۳۵) مولانا قاری جلیل الرحمٰن صاحب

(۳۶) مولانا قاری عبدالحلیم صاحب جھنگ صدر

(۳۷) صوفی عبدالرحیم صاحب موسیٰ خیل ضلع میانوالی

(۳۸) مولانا محمد یوسف صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ حال گوجرانوالہ

(۳۹) مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا

(۴۰) حضرت مولانا محمد عبدالحی صاحب خطیب مانسہرہ ضلع ہزارہ

(۴۱) جناب خان محمد اشرف خاں صاحب مانسہرہ

(۴۲) جناب حکیم مولانا مختار احمد صاحب الحسینی

(۴۳) جناب قاری نذیر احمد صاحب لاہور

(۴۴) مولانا محمد اجمل صاحب — لاہور

(۴۵) مولانا امین الحق صاحب، شیخوپورہ (باقی صفحہ ۱۳ پر)

اسماء گرامی حضرات شرکت کنندگان

اجلاس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

منعقدہ سرگودھا مورخہ ۱۰ ربیع الاول مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ

(۱) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

(۲) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام

(۳) حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام و جانشین حضرت شیخ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

(۴) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

(۵) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب (سرگودھا) امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب۔

(۶) حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب (ملتان) امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب۔

(۷) حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان و امیر جامعہ مدنیہ لاہور۔

(۸) حضرت مولانا عبدالواحد صاحب (گوجرانوالہ) ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔

(۹) حضرت مولانا عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کلاچی (ڈیرہ اسمٰعیلخان)

(۱۰) حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ۔

(۱۱) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال جہلم۔ خلیفہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب)

(۱۲) جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب کراچی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کراچی و مہتمم مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی

(۱۳) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی امیر جمعیۃ ضلع میانوالی۔

(۱۴) حضرت مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب خطیب ٹانک ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں

(۱۵) حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلم ناظم جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب۔

(۱۶) مولانا حکیم شریف الدین صاحب کرنالی سلانوالی ضلع میانوالی

(۱۷) حضرت مولانا محمد افضل صاحب کندیاں شریف

(۱۸) حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عارف صاحب کندیاں شریف

(۱۹) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ سرحد

(۲۰) حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب منٹگمری

(۲۱) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب الحسینی جامع مسجد لائلپور

(۲۲) مولانا احمد سعید صاحب لائلپور

(۲۳) مولانا تاج الدین صاحب بسمل پڈعیدن (نواب شاہ)

(۲۴) جناب مولانا جان محمد صاحب بنوں۔

(۲۵) مولانا حکیم محمود احمد ظفر صاحب سیالکوٹ۔

(۲۶) جناب چوہدری کرامت اللہ صاحب حیدرآباد (سندھ)

(۲۷) حضرت مولانا ابراہیم صاحب خطیب انارکلی — لاہور

(۲۸) جناب صوفی حکیم شبیر محمد صاحب جھنگ شہر

(باقی کالم ۲ میں)

ہدایت

[illegible]

ضلع سرگودھا میں تنظیمی دورہ

از ۳۱ جولائی تا ۳ اگست ۱۹۶۵ء

سرگودھا ۔ ۳۱ جولائی ۔ بعد نماز ظہر دفتر جمعیۃ میں تحصیل سرگودھا کی تمام شاخوں کا خصوصی اجلاس ہوگا ۔ جس میں جمعیۃ کی تنظیم کے بارے میں ضروری ہدایات زعماء جمعیۃ بیان فرمائیں گے ۔

خوشاب ۔ یکم اگست ۔ بعد نماز عصر جامع مسجد بگڑوالی میں تحصیل خوشاب کی تمام شاخوں کا خصوصی اجلاس اور رات کو بعد نماز عشاء جامع مسجد بگڑوالی میں جلسہ عام ہوگا ۔

جہادریاں ۔ ۲ اگست ۔ بعد نماز عصر جامع مسجد جہادریاں میں تحصیل شاہ پور کی تمام شاخوں کا خصوصی اجلاس اور رات کو بعد نماز عشاء جامع مسجد میں جلسہ عام ہوگا ۔

بھلوال ۔ ۳ اگست ۔ بعد نماز عصر دفتر جمعیۃ میں تحصیل بھلوال کی تمام شاخوں کا خصوصی اجلاس رات کو بعد نماز عشاء جلسہ عام ہوگا ۔ دورہ میں مندرجہ ذیل حضرات ہونگے

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ صوبہ (بشرط صحت) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ صوبہ ۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نائب امیر جمعیۃ صوبہ ۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم جمعیۃ صوبہ ۔ حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم ۔ الحاج شیخ محمد بلال صاحب سیٹھی خازن جمعیۃ

(محمد صادق ناظم ضلعی جمعیۃ سرگودھا)

جمعیۃ علماء اسلام کرم ایجنسی

اجتماع اور تبلیغی جلسے ۔ ۱۲ ربیع الاول مطابق ۱۲ جولائی کو مولانا دین محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کرم ایجنسی کی دعوت پر علاقہ بھر سے عہدہ داران و ارکان جمعیۃ موضع گمبٹ میں جمع ہوئے ۔ نائب امیر مولانا نور محمد خان صاحب بھی تشریف لائے ۔ باہمی مشورے سے دورے کا مندرجہ پروگرام بنا ۔

۲۲ ربیع الاول کو کرم ایجنسی کے ارکان جمعیۃ موضع درانی سے ہوں اور قبائلی علاقہ کے مقام موہرم میں تشریف لائیں گے سب حضرات قبائلی علاقہ کے مرکزی مقام موضع منتو جائیں گے ۔ وہاں جمعہ کی نماز ادا کریں گے ۔ بعد ازاں ملحقہ دیہات کے دورے پر نکل جائیں گے ۔ قبائلی علاقہ سے فارغ ہو کر کرم ایجنسی کے علاقہ میں دورہ کریں گے ۔ ان دوروں میں مندرجہ ذیل امور کی اصلاح پر بالخصوص زور دیا جائے گا ۔

(۱) قیام امر بالمعروف ونہی عن المنکر (۲) سود کی لین دین کے انسداد پر زور (۳) ناچ گانے پر پابندی و جرمانہ (۴) تارکین نماز کی تادیب کے لئے سزا کا تعین (۵) غیر اسلامی رسوم و بدعات سے اجتناب کی تاکید (۶) اور قبائلی علاقہ و ملحقہ مقامات پر شاخہائے جمعیۃ کا جگہ جگہ قیام ۔

مانسہرہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

مانسہرہ میں مرزائی ایک مسجد تعمیر کر رہے ہیں ۔ جونہی اس مسجد کی بنیادیں کھودنی شروع ہوئیں تو مسلمانان علاقہ میں خبر بجلی کی طرح پھیل گئی ۔ چنانچہ بروز جمعہ مانسہرہ کی سب سے بڑی جامع مسجد میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خالد نے مرزائیوں کے اس فعل کے خلاف عوام سے خطاب کرتے ہوئے ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مرزائیوں کو مسجد بنانے سے باز رکھنے کا مطالبہ کیا ۔ اور اسی طرح جامع مسجد نارٹی شنکیاری روڈ میں امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا عبدالحی صاحب مدظلہ العالی خطیب جامع مسجد نارٹی نے بھی مرزائیوں کے اس فعل کے خلاف عوام سے خطاب کیا اور بذریعہ قرارداد حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو ان فتنہ سامانیوں سے باز رکھا جائے ۔ چنانچہ بروز جمعہ شام ۶ بجے ایک خصوصی اجلاس جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا ۔ جس میں ایک وفد سات افراد پر مشتمل زیر قیادت حضرت مولانا عبدالحی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ تشکیل کیا گیا ۔ جو دوسرے روز متعلقہ حکام جناب ڈی سی صاحب و ایس پی صاحب ہزارہ سے ملا ۔ اور ان کو اس صورت حال سے آگاہ کیا گیا ۔ چنانچہ حکام موصوف نے ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ فرمایا ۔ (محمد اشرف عفی عنہ ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ)

اجلاس جمعیۃ حلقہ باغبانپورہ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باغبانپورہ لاہور کا ہفتہ وار اجلاس مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۶۵ء بروز اتوار صبح آٹھ بجے مسجد امن جی ٹی روڈ میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب منعقد ہوا ۔ جس میں اصلاحی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مزید غور و خوض کیا گیا ۔

(مولوی سلطان محمود ناظم اعلیٰ باغبانپورہ لاہور)

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ ۔ تردید اطلاع

ترجمان اسلام کی کسی گذشتہ اشاعت میں ابوسعید صدیقی صاحب (گوجرانوالہ) کے بارے میں یہ اطلاع شائع ہوئی تھی کہ وہ نمائندہ جمعیۃ کی حیثیت سے آزاد کشمیر کا دورہ کریں گے ۔ لیکن دفتر جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ سے اطلاع ملی ہے کہ اس خبر کا یہاں کی جمعیۃ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ابوسعید صدیقی صاحب جمعیۃ کی طرف سے مبلغ مقرر ہیں ۔

جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل

باشندگان چترال مقیم پشاور شہر نے اپنے حلقہ میں جمعیۃ کی شاخ قائم کی اور مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے ۔

صدر ۔ حضرت مولانا محمد نائب صاحب فاضل دارالعلوم سرحد

نائب صدر ۔ حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب فاضل دیوبند

" " جناب محمد نادر خان صاحب بازار اسلام آباد

ناظم محمد انہر صاحب فاضل دارالعلوم سرحد وفاق المدارس

نائب ناظم ۔ قاضی احمد بزرگ صاحب منشی فاضل

جمعیۃ علماء اسلام بھریارروڈ

مقامی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ مولوی غلام رسول صاحب نے بستی رئیس علی محمد خاں متصل مٹھیال کا دورہ کیا ۔ وہاں ایک اجلاس عام میں تقریر کی ۔ دوسرے دن شہر قائم الدین صاحب میں تقریر کی ۔ چنانچہ وہاں شاخ جمعیۃ قائم عہدہ دار حسب ذیل ہیں :۔

امیر ۔ میاں نوح صاحب سولنگی

جنرل سیکرٹری ۔ رئیس محمد بخش صاحب

خازن ۔ میاں محمد صالح

۲۔ بستی رب رکھیا صاحب سولنگی

امیر ۔ مہر لقمان صاحب

ناظم ۔ اللہ وسایا صاحب

خازن ۔ رب رکھیا صاحب

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

مورخہ ۹ جولائی ۱۹۶۵ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء چوک گھنٹہ گھر میں جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا ۔ جس کی صدارت محلہ کے

(باقی صفحہ پر)

بقیہ - سیرت کانفرنس سرگودھا

[illegible] قرآن و حدیث کی روشنی میں [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] پہنے نظام کو بہتری تسلیم کی جائے۔

[illegible] اس ملک میں محمدی نظام کے قیام کے لئے کوشاں رہیں گے اور اس راستے میں [illegible] سے سنگین مشکلات و مصائب کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کریں گے۔ اور ملک سے خلاف قرآن و سنت قانون اور غیر اسلامی نظریات کے حامل فرقوں اور اسلام دشمن طاقتوں کو ختم کر دم لیں گے۔

ان خیالات کا اظہار علماء کے اس گروہ کی طرف کیا گیا جن کی ایک سنہری تاریخ ہے۔ اور جنہوں نے اعلاء کلمۃ الحق کو اپنا شیوہ بنا رکھا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے برطانوی دور میں فرنگی ایسی عظیم طاقت سے ٹکر لی۔ اور اس کی نگاہوں میں نگاہیں ڈال کر مقابلہ کیا۔ اور جب [illegible] کو آفتاب نصف النہار تک پہنچا تو برطانوی سامراج کا آفتاب غروب ہو گیا۔ یہ اپنی ایک عظیم تاریخ رکھتے ہیں۔ جن کی کڑیاں مجدد الف ثانیؒ شاہ ولی اللہؒ۔ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ۔ سید احمد شہیدؒ۔ حاجی امداد اللہ مکیؒ۔ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، شیخ الہند مولانا سید حسین احمد مدنیؒ۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ۔ قطب زماں حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ جیسے مجاہد مردان حق آگاہ اور سرفروشوں سے ملتی ہیں۔

غرضیکہ سرگودھا شہر میں تین دن علم و عرفان کی بارش رہی۔ فرزندان توحید نے بڑی دلچسپی سے اکابر کے خیالات کو سنا۔ اور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی لازوال عقیدت و محبت کا ثبوت دیا۔

بقیہ : سیرت کانفرنس سیالکوٹ

[illegible] [illegible] [illegible] اور تشریف لے گئے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجلاس کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] ہو سکے۔ اور حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تھے۔ مگر [illegible] شریف اور اسلام پسند حضرات ان کے دام تزویر میں نہ آ سکے۔

مختلف اجلاسوں میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت - عہد طفولیت - جوانی - شادی - نبوت - ہجرت اور جہادوں پر تقریریں ہوئیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی متعلقہ دجال پر مودودی نے جو نکتہ چینی کی تھی دلائل سے اس نکتہ چینی کی دھجیاں اڑا دی گئیں - ختم نبوت کا بیان بھی ہوا - پولیس کا رویہ شریفانہ رہا۔ علاقہ کی اکثر آبادی گرمی کی وجہ سے پہاڑوں پر چلی گئی تھی۔ مگر پھر بھی مسلمانوں نے اسلام دوستی کا ثبوت دیا اور بڑی تعداد میں شریک اجلاس ہوتے رہے۔

محترم مولانا قاضی خلیل احمد صاحب قاضی مرد [illegible] کی مساعی بار آور ثابت ہوئیں۔ جو ایک جواں سال عالم اور موروثی قاضی ہیں اور جنہوں نے اس کانفرنس کا تمام بوجھ اپنے سر اٹھا رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم، عمل اور اخلاص میں اور برکت عطا فرمائے آمین!

فساد مادیت اور اسلام

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] انسانیت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] انسانیت کی بہبود دیکھ کر اس کو اپنا لیا۔ گر وہ بھی ناکام رہے۔ ان دونوں قسم کے نظاموں میں جو خوبی نظر آتی ہے وہ سراب ہے۔ بحسب الظمان ماء۔ حقیقتاً آب و گیاہ اس میں نہیں ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں نظاموں کا مآل مادہ پرستی ہے۔ اور ان دونوں قسم کے نظاموں کی بنا اس عقیدہ اور نظریہ پر رکھی گئی ہے کہ انسانیت کی فلاح محض مادی ارتقاء و سیر شکمی اور معاشیاتی ترقی ہی میں منحصر ہے۔

بہر حال جب تک مادیت کے ساتھ روحانیت کا امتزاج اس طرح نہ ہو جس طرح کہ روح اور بدن کا امتزاج ہے اس وقت تک دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اقوام عالم کو چین نصیب نہیں ہو سکتا۔ اور انسانی معاشرہ کو تسکین مل ہی نہیں سکتی۔ جس کو رب کریم نے عقل کے جوہر کے ساتھ انصاف کی دولت بھی عنایت فرمائی ہے۔ وہ ہمارے اس دعویٰ کے تسلیم اور تصدیق میں لمحہ بھر پس و پیش نہ کریگا کہ اسلام وہ دین فطرت ہے۔ جو مذکورہ بالا مقاصد کے حصول کا ضامن ہے۔ آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے صحرائے عرب کی وادی غیر ذی زرع میں ایک در یتیمؐ نے انسانیت کو اسلام کا وہ پیغام دیا۔ جس سے مادیت اور روحانیت کے درمیان سے فساد و تضاد رفع ہوا۔ اس معلم انسانیتؐ نے اپنی مبارک تعلیمات اور مقدس ارشادات کی روشنی سے انسانی زندگی کے تمام شعبے جگمگائے۔ اور انسان کی ارتقائی زندگی کے لئے مکمل منظم پروگرام سامنے رکھ دیا۔ اپنے مقدس دور میں آپ نے اور رحلت کے بعد آپ کے خلفاء راشدین نے اس پروگرام کو عملی شکل دے کر اقوام عالم کے سامنے تجربہ کر کے اس دعوے کا بیّن ثبوت بہم پہنچایا۔ کہ اسلام اور صرف اسلام ہی اصلاح عالم کا کفیل ہے۔ معاشرہ کے ہر قسم اور فساد کو مبدّل بصحت و اصلاح کرنا اسی نظام کا خاصہ لازمہ ہے۔ چاہے یہ قسم فساد معاشیات کا ہو یا عبادات کا ان سب قسم کے اسقام و فسادات کا اندفاع و استیصال صرف اسلام ہی کا امتیازی نشان ہے

(باقی کالم اول میں)

بقیہ : فساد مادیت اور اسلام

[illegible] یہ انقلابی تاثر مشرق و مغرب - عرب و عجم، ماضی [illegible] مستقبل کے لئے یکساں ہے۔ اسی لئے تو اولی الالباب [illegible] مقدس مذہب کو ہمہ گیر عالمگیر دائمی انقلابی اصلاحی [illegible] زار دیا ہے - کہا جاتا ہے کہ مسلم قوم بھی آج چین سے [illegible] ہے۔ باوجودیکہ وہ اسلام کے دلدادہ ہیں۔ تو معلوم [illegible] ہے کہ اسلام کا تعلق ایک مخصوص دور ایک محدود معاشرہ [illegible] ساتھ تھا۔ آج کے مسائل کی عقدہ کشائی کے لئے اسلام [illegible] کفایت نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس کا اپریشن کرنا چاہیئے (العیاذ باللہ) ہم کہتے ہیں کہ مسلم قوم کی خستہ حالی کا ذمہ دار اسلام کو نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ کیونکہ اسلام صرف نظریاتی مذہب نہیں۔ وہ اپنے ماننے والوں پر عقیدہ کے ساتھ عمل بھی ضروری قرار دیتا ہے۔ آج کے مسلمان کی پسماندگی خستہ حالی کا باعث انہی کا طرز عمل ہے۔ وہ نظریاتی طور پر اگرچہ مسلمان ہیں مگر عملیاتی طور پر انہوں نے قرآن و سنت کو پس پشت ڈال کر مغرب کی اندھا دھند تقلید شروع کر رکھی ہے۔ جب تک وہ اسلام کو عملی طور پر قبول نہ کریں گے۔ اس قعر ذلت سے نہیں نکل سکیں گے۔

ہمارے بعض "اپنے" جو اسلام کو آج کے دور میں ناقابل عمل سمجھتے ہیں اور مندرجہ بالا دلیل اپنے دعویٰ پر پیش کرتے ہیں۔ ہم ان "اپنوں" سے اس قدر استفسار کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ آپ ہی بتائیے۔ کہ ایک مریض کے پاس اس کے مرض کے ازالہ کے لئے ایک اکسیر دوا موجود ہے مگر بوجہ عدم استعمال وہ مریض مریض رہے تو اب آپ فیصلہ کیجئے۔ کہ اس کے مرض کے وجوہ کی ذمہ داری اس دوا پر ڈالی جا سکتی ہے۔ یا مریض کے اپنے طرز عمل پر صرف دوا اپنے پاس رکھنے سے اگر اس کے مرض کا ازالہ نہ ہوا۔ تو اس سے یہ نتیجہ کیونکر اخذ کیا جائے۔ کہ دوا ہی نقصان سے قابل قبول نہیں۔ اس لئے مسلمانوں کی موجودہ خستہ حالی کا ذمہ دار اسلام کو ٹھہرا کر اسے ایک مخصوص عہد مخصوص طبقہ سے مختص قرار دینا کج فہمی کا بدترین مظاہرہ ہے۔ اور عقلی دیوالیہ پن کی واضح نشانی ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

جلد ۸ | جمعہ - ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۶۵ء مطابق ۲۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۳۸

فتح و نصرت کیلئے ضروری ہدایات

...اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دو باتوں کو بیان فرمایا ہے
...ثابت قدمی اور کثرت سے ذکر الٰہی
...جگہ - صبر و استقامت اور نماز
...در اصل دونوں مقام کا مطلب ایک ہے۔ ابتلاء و امتحان
...مشکلات ضرور ہوتی ہیں مگر مشکلات پر قابو پانے کے
...شجاعت اور بہادری سے تکالیف و مصائب کو برداشت
...حق پر ڈٹے رہنا ہی کامیابی کی ضمانت ہے اسی کو
...استقامت اور ثابت قدمی کہا جاتا ہے۔
...سلسلہ میں جن جن کاموں کا کرنا ضروری ہو اجان کی
...کر بھی ان کاموں کو پورا کیا جائے۔ افراد کی قربانی سے
...زندہ ہوتی ہے۔ مجاہدین کے خون سے گلشن اسلام کی
...ہوتی ہے۔
...جہاں درندہ صفت دشمن نے بے گناہ افراد یا آبادی
...پہنچایا ہو۔ وہاں پہنچ کر ان کی ہر طرح مدد کی جائے۔
...سرحدوں کو خالی کر کے جو آبادی اندرون ملک آگئی
...ہاتھ بٹائیں۔
...صدر کے دفاعی فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی
...یں۔
...مجاہدین کشمیر کے لئے گرم کپڑوں اور راشن جمع کرنے
...نت دار آدمیوں کے ذریعہ کیا جائے۔ جمعیۃ کے
...ارکان اور متحدہ اسلامی محاذ کے شرکاء کی خدمات
...اٹھائیں۔
...خود بھی حوصلہ سے رہیں۔ کاروبار جاری رکھیں۔
...کے سامنے جرأت اور دلیری سے رہنے کا
...نمونہ پیش کریں۔
...جو غلط افواہیں پھیلائیں یا قوم کو بے حوصلہ کرنے
...کریں ان کو سمجھائیں یا پولیس کے حوالہ کریں۔
...قرآن پاک کی دوسری ہدایت یعنی نماز اور ذکر الٰہی
...کھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کوئی مشکل
...(نفل) زیادہ پڑھتے۔

(۸) نمازیں باقاعدگی سے پڑھیں اور ہر نماز کے بعد اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے عاجزی سے مشرکین کی ذلت و شکست اور اسلام و مسلمین کی فتح کی دعائیں مانگیں۔

(۹) سینما دیکھنا دکھانا بند کر دیں۔ بے حیائی اور بے پردگی سے توبہ کریں۔ سود و شراب اور جوا وغیرہ کو چھوڑ دیں۔

(۱۰) اللہ کی راہ میں مرنے والوں کو نہ مردہ کہیں نہ مردہ سمجھیں، ان کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سے نئی زندگی اور ان کی شہادت سے قوم کو نئی زندگی ملتی ہے۔

(۱۱) حکام اور حکومت سے حمل و نقل اور تمام دفاعی انتظامات میں مکمل تعاون کریں۔ اور شہری دفاع کی تربیت حاصل کریں۔

(۱۲) سائرن بجنے پر ہدایات کی پوری پابندی کریں بلیک آؤٹ میں کوئی روشنی نہ کریں اور جو ایسی حرکات کرے اس کی رپورٹ کریں۔

محترم صدر پاکستان کے نام تار

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے محترم صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کے نام ایک تار میں کہا ہے کہ:-

"کشمیر میں رائے شماری کے بغیر سمجھوتہ بے فائدہ ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اور سارا ملک آپ کے ساتھ ہے"۔

24 ستمبر 1965 شمارہ 38

دشمن ہر محاذ پر شکست کھا کر پسپا ہو رہا ہے

محاذ جنگ کی تازہ ترین صورت حال

سیالکوٹ سیکٹر:- دشمن کا حملہ پسپا کر دیا گیا ہے اور ہماری فوج دشمن پر برابر دباؤ ڈال رہی ہے۔ دشمن کو بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ ہماری فوج نے دشمن کے چھکے چھڑا دیئے اور دشمن کے سپاہی قیدی بنا لئے گئے۔ علاوہ ازیں اس سیکٹر میں دشمن کے ۴۰ ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔

واہگہ اٹاری سیکٹر

واہگہ اٹاری سیکٹر میں دشمن کی فوج نے آگے بڑھنے کی ایک اور کوشش کی۔ ۱۸، اور ۱۹ ستمبر کی رات کو دشمن نے دو مقامات پر حملے کئے۔ ہماری بہادر فوج نے دونوں مقامات پر دشمن کے حملہ کو پسپا کر دیا۔ بھاری جانی نقصان اٹھا کر دشمن کی فوج پیچھے ہٹ گئی۔

کھیم کرن سیکٹر

کھیم کرن سیکٹر میں کل نسبتاً خاموشی رہی۔ تاہم دشمن نے کل رات ایک مقام پر محدود حملہ کیا جسے پسپا کر دیا گیا۔ دشمن تیزی کے ساتھ پیچھے ہٹ گیا۔ اس کارروائی کے دوران ہماری فوج نے دشمن کے ۱۲ سپاہی قیدی بنا لئے

راجستھان سیکٹر

راجستھان سیکٹر میں ہماری فوج نے دشمن کی ایک چوکی تباہ کر دی اور دشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچایا۔ دشمن کے ایک سو پچاس سپاہی ہلاک کر دیئے گئے۔ دشمن کا ایک حملہ بھی پسپا کر دیا گیا۔ فاضلکا اور اکھنور کے سیکٹروں سے کسی خاص سرگرمی کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ ان دونوں سیکٹروں میں ہماری فوج نے دشمن پر اپنا دباؤ برقرار رکھا۔ ہماری فوج کا گشت جاری ہے

سلامتی کونسل کی تازہ قرارداد

سلامتی کونسل کا اجلاس آج ساڑھے نو بجے شروع ہوا جس میں ہالینڈ کے نمائندے نے جنگ بندی کے متعلق قرارداد پیش کی۔ قرارداد کے حق میں دس ووٹ آئے۔ کسی رکن نے مخالفت نہیں کی، اردن اجلاس سے غیر حاضر رہا۔

سلامتی کونسل کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان بدھ کی دوپہر تک جنگ بند کر دیں۔ قرارداد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جنگ بندی کے بعد دونوں ملکوں میں کشیدگی کے اصل اسباب دور کرنے کے اقدامات کئے جائیں۔ قرارداد میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان سے کہا گیا ہے کہ وہ جنگ بند کرانے کی نگرانی کریں۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ سے شائع کیا

تحریف قرآن کی مہم

(قسط نمبر ۲)

(از جناب مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہ)

تشریحات نبویہ کا ثبوت

احادیث حضور سے نقل ہیں اور نقل شدہ بات کے یقینی ہونے کی دلیل سارے عالم میں صرف ایک ہی ہے، تواتر یعنی اول سے آخر تک مسلسل روایت کرنے والے اتنی تعداد میں ہوں کہ عقل ان کے جھوٹ پر جمع ہونے کو محال قرار دے، تمام بے دیکھے شہر کوہستان ریلیں جہاز وغیرہ اسی وجہ سے یقینی معلوم ہیں کہ ان کے دیکھنے اور بیان کرنے والے ہر زمانہ میں اسی قدر تعداد میں رہے ہیں۔ اس لئے ہر وہ حدیث یقینی طور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یا فعل یا منظوری ہوگی۔ جو اس طرح نقل ہو کر آئی ہے یعنی متواترہ اور ہر ایسی حدیث براہ راست سننے دیکھنے کے مرتبہ میں ہو کر حضور کا یقینی ارشاد اور اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوگی۔ اس کا انکار نہ صرف حضور کی اطاعت کا بلکہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کا انکار اور دائرہ اسلام سے باہر ہونے کے معنے رکھے گا۔

اس سے کم درجہ کی حدیث کہ اگر صحابہ میں کم بعد میں اس قدر راوی ہوں تو وہ بھی اسی درجہ میں ہوگی کیونکہ جن حضرات کو حق تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے منتخب فرمایا ان کو اپنی رضا کا تحفہ عطا فرمایا، نبی کا یار و مددگار بنایا اور حضور نے ہر ایک کو قابل اقتدا قرار دیا ہے۔ ان میں شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ اگر دو دو سے بھی روایت آئی ہو تو بھی جب دو کی گواہی ہر مذہب و حکومت میں قتل تک کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔ حدیث کے لئے بھی کافی ہوگی بلکہ ایک ایک سے بھی ہو تو نیک کی روایت حجت ہے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا (جب کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو) فاسق کی روایت تحقیق طلب اور نیک کی خبر تحقیق شدہ قرار دی گئی۔ تمام اصول حدیث سے سب مراتب سامنے آئیں گے۔ دنیا کے کسی مذہب کو اس پختہ ثبوت کے ساتھ نہ وحی الٰہی حاصل ہے نہ تشریحات نبوی۔

ان احکام الٰہی و تشریحات نبویہ سے مع احاطہ علمی جو مسائل اصول فقہ و اصول حدیث کی مدد سے راجح و قوی اختیار کر کے ایک جگہ جمع کئے گئے ہیں۔ اگر عقیدہ سے ان کا تعلق ہے تو علم العقائد۔ اگر عبادات و معاملات سے متعلق ہیں تو علم الفقہ۔ تہذیب و معاشرہ سے متعلق ہیں تو علم تصوف، انتظام حکومت کارخانہ گھر وغیرہ سے متعلق ہے تو سیاست ہیں۔ یہ کام ہزارہ سال سے بنا بنایا تیار کیا ہوا رکھا ہے۔ اور قیامت تک کوئی مسئلہ انشاء اللہ ایسا نہیں ہوگا، جو صاف یا اصولی طریقہ سے ان میں نہ ہو۔ ہاں اگر کسی کی نظر میں ہی کوتاہی ہو تو اس کی ذمہ داری خود اس پر ہوگی۔

ہر ایک کو تشریح کا حق دینا غلط اور کلام الٰہی کی توہین ہے

غرض اس طرح علمی احاطہ اور مراد الٰہی کے بیان سے حاصل کئے بغیر جو مفہوم تجویز کیا جائے گا۔ وہ آیت شریفہ کی رو سے تکذیب کی علت اور بجائے دین کا کام ہونے کے خلاف دین کا ذریعہ بنے گا۔ اس لئے اس کی تشریح حدیث میں سخت وعید کے ساتھ ممانعت کی آئی ہے۔ حیرت ہے کہ ایسے ہوشمند لوگ کس طرح یہ کہہ گذرتے ہیں کہ "تشریحات انسانی عقل کے ذریعہ ہوتی ہے اور یہ حق کسی طبقہ کے لئے محدود نہیں"۔ "ہر مسلمان کا فریضہ ہے کہ نئی تشریح کرے"۔

"ہر زمانہ میں نئی تشریح" اور "نئے حالات کے مطابق تشریح" غور کیجئے، کہ حضرت خاتم الانبیاء کی وحی اور دین کی ایسی تحریف اور طرفہ یہ کہ "ہر مسلمان کا فرض" اس طرح قرآن مجید کو بازیچہ اطفال بنا ڈالا پھر تو ہر شخص من مانی مرادوں پر تشریح کر کر کے ہر حکم الٰہی کو کچھ سے کچھ بنا دیا کرے گا۔ کیا یہ خدائی وحی کی کھلی توہین نہیں، کیا یہ صاف تحریف اور بحکم آیت سبب تکذیب نہیں کیا یہ حرام اور کفر کے درجہ تک نہیں۔

خود تراشیدہ مفہوم کو خدائی حکم کہنا خدائی کا

دعویٰ یا خدا پر بہتان ہے۔ فرض کیجئے اس ادارہ نے یا کسی اور نے کوئی مفہوم تراش بھی لیا تو اس کو خدائی مفہوم قرار دینا کیسے ہو سکتا، اس کو قرآنی حکم کیسے کہا جا سکتا ہے۔ کیا اس طرح اپنے خود ساختہ مفہوم کو خدائی حکم قرار دینے میں در پردہ خود ہی خدا ہونے کا تو دعویٰ نہیں ہو رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے سمجھائے ہوئے مفہوم اور پھر اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و عمل سے پہنچائے ہوئے مضمون کو بالائے طاق رکھ کر خود غلط سلط مفہوم گھڑ کر قرآنی لفظوں کی آڑ لے کر اپنی من گھڑت بات کو خدا کا حکم کہنا خود کو خدا ہی کہنے کے ہم معنی بن رہا ہے تو کیا مسلمان اس گئے گذرے زمانہ میں ایک دو کو نہیں "ہر مسلمان کا فرض" لفظوں سے لاکھوں کروڑوں خدا تسلیم کر لینے کے لئے آمادہ ہو جائیں گے۔

پھر نئے تقاضوں کا کیا علاج

سوال ہو سکتا ہے اور ہو رہا ہے کہ نئے حالات کے مطابق "، حالات کے تقاضوں کے مطابق" آخر احکام الٰہی کیسے معلوم ہوں تو سوچنے اور سمجھنے کی بات یہ ہے کہ نئے حالات اور تقاضوں کا حکم آپ کو اسلام کا غلام بن کر معلوم کرنا ہے تو بحمد اللہ ہر چیز کا حکم اسلام کے قانون میں صاف صاف یا اشارات سے یہ تشریحات

وصاحب وحی موجود ہے۔ اگر یورپ کی عیادات ... ہو کر خود معلوم کریں یا دریافت کریں تو ہر ایک ... ہے اور خدا سلامت رکھے علمائے دین کو ... دین کے ماہر موجود ہیں۔ ہر بات کا حکم معتبر ... کر سکتے ہیں۔ مگر واقعی و حقیقی علمائے دین ... کے لباس و شکل و صورت میں جاہل ... کرنا بیکار ہوگا۔

اور اگر یورپ کی بے دینی و لا مذہبیت ... ہے اور اسلام کو اس کا غلام بنانا مطلوب ہے تو ... مسلمان سے گوارہ نہ ہوگا۔ وہ دین جو تمام ایمان ... میزان کل ہے تمام بھلائیوں اور نیکیوں کا ... ہیں یورپ کی بے ایمانیوں بدکرداریوں و اخلاقی ... بازیوں حرام خوری و حرام کاری کو اسلام بنا کر ... چاہیں تو یہ اسلام دشمنی بھی ہے تہمت بھی ہے، بے دینی ... بے دینی ہونا بھی ہے۔ جن کو یہ باتیں پسند ہیں اور ... لئے اسلام کو بدنام نہ کریں، خدائی احکام اور خدا کے نبی ... کو بدنام نہ کریں۔ ان پر تہمت نہ لگائیں۔ مسلمانوں کو بے دینی و لامذہب نہ بنائیں خود جو چاہے کریں۔ مسلمانوں کو ... خدائی اسلام پر رہنے دیں جو چودہ سو سال سے اسلامی مفہومات و تشریحات الٰہیہ سے آیا ہوا ہے۔ ان کو خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کا ہی بندہ رہنے دیں اپنا بندہ بننے کی اور خود معبود بننے کی ہوس نہ کریں۔

کیا مسلمان نئی تشریح مان سکتے ہیں

آخر کوئی ... کا بندہ ... سوچ سمجھ لے کہ ایسے پختہ ثبوت سے ہزار سالہ مفہومات اسلامی کو جو تشریحات الٰہیہ سے حاصل ہوئی ہیں ایسے لوگوں کے کہنے خلاف دلیل اور من مانی باتوں کو اسلام ... سے دھوکہ بنا کر کیوں مسلمان اسلام کے حقیقی مفہومات سے الگ ہو کر بے دین بننے لگے ہیں۔ ان لوگوں پر کون سی وحی آ گئی ہے کہ یہ اس مفہوم کو صحیح اور چودہ سو سالہ مفہومات کو غلط قرار دینے لگے۔ اگر کوئی شخص اس کو تسلیم کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود اسلام سے بے بہرہ ہے اور خود اپنے ایمان پر ڈاکہ ڈلوانے کے لئے تیار ہو رہا ہے۔

ناواقفوں کو تشریح کا حق کہیں نہیں

یہ بات جو یہ لوگ آج اسلام کے بارے میں پیش کر رہے ہیں اگر واقعی کوئی جاندار بات ہوتی اور یورپ سے متاثر و مرعوب ہو کر ان کے بے دینی کے نظریات کو اسلام میں داخل کرنا منظور نہ ہوتا تو یہ قاعدہ "تشریح و تعبیر کا حق کسی خاص طبقہ کے لئے محدود نہیں کیا ہے اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے"۔ یا "تشریحات چونکہ انسانی عقل کے ذریعہ ہوتی ہیں اس لئے ہر زمانہ میں ... نئی تشریح کی جا سکتی ہے"۔

جمعیۃ علماء اسلام خویداخیل

۵ دسمبر کو جمعیۃ علماء اسلام خویداخیل قبائل کا جلسہ ہوا جس میں بھارت کے جارحانہ حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے جہاد کا اعلان کیا گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر قیادت ہزاروں قبائل جہاد پر جانے کے لئے تیار ہیں۔ (پیر صاحب گل امیر جمعیۃ علماء اسلام خویداخیل)

ھفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۲۴ رستمبر ۱۹۶۵ء

جہادی سرگرمیوں کے لئے متحدہ اسلامی محاذ کا قیام

مختلف مکاتب فکر جماعتوں اور افراد کا مبارک فیصلہ

۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کا مبارک دن تھا جبکہ ممتاز ہوٹل شاہ عالم مارکیٹ میں جمعیۃ علماء اسلام، مجلس احرار، مجلس تحفظ ختم نبوت اہلسنت کے ممبروں اور دیوبندی و بریلوی مختلف مکاتب فکر کے علماء نے مشترکہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا کہ سب مل کر ایک متحدہ اسلامی محاذ قائم کرکے اس وقت اہل اسلام کو جہاد و دفاع کے لئے جانی و مالی قربانی کے لئے تیار کیا جائے۔

اس وقت اگرچہ متذکرہ جماعتیں اور افراد ملک کے طول و عرض میں جہاد کے لئے قوم میں پورا پورا کام کر رہی ہیں اور اسی کا نتیجہ ہے کہ سارا ملک جہاد کے لئے حکومت سے مکمل تعاون کے لئے تیار ہے۔ مگر پھر بھی علماء کرام اور مذہبی جماعتوں کی متحدہ مساعی میں جو طاقت اور خیر و برکت ہے وہ انفرادی کام میں نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، شیخ حسام الدین صاحب، مفتی نعیمی صاحب، مولانا کوثر نیازی صاحب کی طرف سے مختلف حضرات کو دعوت دی گئی۔ اور ۱۳ بجے شام شیخ حسام الدین صاحب کی صدارت میں ممتاز ہوٹل میں اجلاس منعقد ہوا۔ مولانا کوثر نیازی صاحب نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے متحدہ اسلامی محاذ کی ضرورت واضح کی اور فرمایا کہ ملک میں موجودہ جہادی جذبہ علماء اور دینی جماعتوں کی مساعی اور جہاد کانفرنسوں کا نتیجہ ہے۔ مولانا غلام غوث صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے اسلامی محاذ کی تائید کی اور جمعیۃ کے پورے تعاون کا یقین دلایا۔ اجلاس میں نو حضرات کی مجلس عمل مرتب ہوئی۔ حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب جانشین مفسر قرآن لاہوری قدس سرہٗ نے بھی شرکت منظور فرمائی۔ ابھی دو ناموں کے اضافہ کا امکان ہے، جس کا اختیار مجلس عمل کو ہے۔

۱۳ ستمبر کو شیخ حسام الدین صاحب کے مکان پر مجلس عمل کی میٹنگ ہوئی اور مستقل انتخاب تک ان کو کنوینر مقرر کیا گیا۔ سائن بورڈ وغیرہ کا کام مولانا کوثر نیازی کے سپرد ہوا۔ (دفتر شاہ عالمی میں قائم کر دیا گیا) اور مندرجہ ذیل پالیسی طے پائی:

(ا) ایک وفد جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان سے اس سلسلہ میں مناسب ہدایات حاصل کرے۔

(ب) لاہور کے مختلف تجارتی حلقوں میں مجلس عمل کے مطابق پہنچ کر دفاعی فنڈ جمع کرے یا صدر کے فنڈ میں براہ راست رقوم جمع کرانے کی ترغیب دے۔

(ج) جہاں جہاں ضرورت ہو وہاں پہنچ کر عوام کو جہاد اور حوصلہ سے رہنے اور دفاعی تربیت کی ترغیب دے۔

(د) ضرورت اور اجازت ہو تو محاذ پر پہنچ کر بھی یہی کام کیا جائے۔

(ھ) مختلف جماعتوں بزرگوں اور علماء کو ملایا جائے اور اس نظام کو وسیع کرکے ملی و مذہبی تقاضوں کے لئے بہتر طریقوں پر کام کی تدابیر اختیار کی جائیں۔

۱۴ ستمبر کو شام کو عصر کے وقت مسجد انارکلی میں مجلس عمل کا وفد پہنچا۔ جناب شیخ حسام الدین صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مختصر تقریروں کے بعد بیٹ کلاتھ مارکیٹ میں مشاورتی میٹنگ منعقد ہوئی۔

۱۵ ستمبر کو صرافہ بازار میں مجلس عمل کا وفد گیا۔ یہاں مولانا محمد اجمل صاحب کی بہترین تقریر ہوئی اور اہل بازار نے سات ہزار روپے کا چیک دفاعی فنڈ کے لئے پیش کیا جو ملاقات کے وقت گورنر صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔

۱۶ ستمبر کو جناب گورنر صاحب سے متحدہ اسلامی محاذ کے وفد نے ملاقات کی اور ان کے توسط سے جناب صدر سے اپیل کی کہ سہ نکاتی شرائط کے بغیر کوئی سمجھوتہ بھارت سے نہ ہو، فواحش و منکرات روکنے کی درخواست کی گئی۔ اور تمام دینی جماعتوں کی طرف سے پورے تعاون کا یقین دلایا گیا۔

۱۷ ستمبر ۶۵ء کو انارکلی دہلی مسلم ہوٹل میں مجلس عمل کا وفد پہنچا۔ جن میں علامہ خالد محمود صاحب۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب جامعہ اشرفیہ، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، شیخ حسام الدین صاحب، مولانا محمد بخش صاحب مسلم وغیرہ حضرات شریک تھے۔ مولانا کوثر نیازی صاحب نے صدارت کی اور موخر الذکر تین حضرات نے تقریریں کیں۔ اہل بازار کی طرف سے ۳۲ ہزار روپے کی امداد کا اعلان کیا گیا۔ اس سلسلہ میں حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بالاکوٹی نے بڑی خدمت فرمائی۔

متحدہ اسلامی محاذ ان دنوں جہادی مشاغل میں مصروف ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان علماء کرام کی آواز پر لبیک کہہ کر ملک و ملت اور دین اسلام کی حفاظت کے لئے ہر طرح کی قربانی کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

روزنامہ "نوائے وقت" میں شائع شدہ ایک مراسلہ

"نوائے وقت" ۲۰ ستمبر کی اشاعت میں ایڈیٹر کے نام خطوط کے کالم میں مندرجہ ذیل مراسلہ شائع ہوا ہے:-

"جنگی کمیٹی" ——— عملی کام

"مکرمی! مغربی پاکستان کی سیاسی پارٹیوں نے دفاع وطن کے لئے جس یک جہتی کا مظاہرہ کیا ہے وہ ہر لحاظ سے قابل قدر ہے۔ سیاسی پارٹیوں کی مشترکہ جنگی کمیٹی نے اب ضلعی سطح پر تنظیم کی طرف بھی توجہ کی ہے یہ بھی ایک درست اور مثبت قدم ہے۔ لاہور میں ضمنی کمیٹیاں بھی بنائی گئی ہیں جو ملی رضا کاروں کی بھرتی، بھارت کی جارحانہ کارروائی کے باعث بے گھر ہونے والے لوگوں کی اعانت وغیرہ کے سلسلے میں کام کریں گی۔ یہ پروگرام بھی درست ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس کے ماتحت کوئی عملی کام بھی ہوا ہے۔ "جنگی کمیٹی" کے لیڈروں اور کارکنوں نے دفتروں سے نکل کر محلوں اور آبادیوں میں عام لوگوں سے رابطہ پیدا کیا ہے؟ قومی دفاعی فنڈ میں کھاتے پیتے لوگوں کے دروازوں پر دستک دی ہے۔ جن آبادیوں کو بھارت کی وحشیانہ بمباری سے نقصان پہنچا ہے یا جو گھرانے متاثر ہوئے ہیں "جنگی کمیٹی" کی متعلقہ ذیلی کمیٹی کے کارکن ان تک پہنچے بھی ہیں؟ ہو سکتا ہے کہ میرے یہ سارے سوالات حقیقت حال سے لاعلمی پر مبنی ہوں۔ اگر ایسا ہوا تو مجھے ہی نہیں اس قومی آزمائش کے وقت جو لوگ سیاسی جماعتوں اور سیاسی کارکنوں سے شہری دفاع میں ہراول دستے بننے کی توقع کرتے ہیں دلی خوشی ہوگی۔"

رحمٰن پورہ لاہور — طالب حسین

فاضل مراسلہ نگار کا یہ شکوہ سیاسی پارٹیوں کی مشترکہ "جنگی کمیٹی" کے بارے میں بجا سہی، تاہم وہ اگر دینی جماعتوں کے قائم کردہ متحدہ اسلامی محاذ کی سرگرمیوں کی طرف توجہ مبذول فرما سکتے تو کم از کم انہیں یہ اندازہ ہو جاتا کہ ریڈیو پر تقریروں بیانوں اور نجی ملاقاتوں کے پروپیگنڈے سے بے نیاز ایک طبقہ ان کے نشان دادہ خطوط کے عین مطابق دفاع وطن اور خدمت ملت کے کاموں میں شب و روز منہمک ہے۔

دینی جماعتیں تو اول دن سے ہی انفرادی طور پر اس جدو جہد میں مصروف ہیں۔ چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی امیر حضرت مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی اور ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے جہاد کشمیر شروع ہوتے ہی پشاور سے بلوچستان تک مسلسل مختلف مقامات کے دورے کئے، جہاد کانفرنسیں منعقد کرائیں، مسلمانوں کو مالی و جانی قربانی کے لئے تیار کیا، اور اس نازک موقعہ پر حکومت پاکستان سے غیر مشروط مکمل تعاون کے لئے عوام کو آمادہ کیا۔ مرکزی دفتر لاہور سے فوراً ارکان و رضاکاران جمعیۃ کو تیار رہنے کی ہدایات جاری کر دی گئیں۔ حضرت امیر مرکزیہ نے تمام شاخوں کو حکم دے دیا کہ وہ اس فریضۂ جہاد میں ہر طرح کی قربانی دیں۔ قبائلی علاقے کرم ایجنسی وغیرہ میں جمعیۃ کے مبلغین نے محاذ پر جانے کے لئے مسلمانوں کو تیار کرنا شروع کر دیا۔ سرحدات سے آنے والے مہاجرین و مصیبت زدگان کے لئے مرکزی جمعیۃ نے لاہور میں دو جگہ امدادی کیمپ قائم کئے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی مختلف شاخوں نے مجاہد فنڈ و دفاعی فنڈ کے لئے چالیس ہزار سے زیادہ روپیہ جمع کئے۔ آٹھ ہزار روپیہ مرکزی دفتر کی معرفت ان فنڈوں میں دیا گیا۔

بھارتی حملہ کے وقت سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مرکزی دفتر میں مقیم ہیں۔ تمام دوسری مصروفیات حتیٰ کہ بقر عید گھر جانے کا پروگرام بھی منسوخ کر دیا۔ انہوں نے مولانا کو

(باقی صفحہ ۷ پر)

بقیہ :- جمعیۃ علماء اسلام کی جہادی سرگرمیاں

...علماء اسلام کے زیر اہتمام
...غازی خاں میں کل جماعتی جلسہ

...ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستانی چوک میں کل جماعتی جلسہ زیر
...حضرت مولانا قاضی عبیداللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام
...غازی خاں منعقد ہوا۔ حافظ منزل احمد ممبر جمعیۃ علماء اسلام
...کی۔ بعد ازاں مشہور مبلغ اور جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ
...مجلس شوریٰ کے رکن جناب حافظ اللہ وسایا صاحب
...کے موضوع پر آدھ گھنٹہ تک مفصل اور مدلل تقریر فرمائی
...سے اپیل کی کہ وہ اس نازک موقعہ پر رضاکار
...مالی امداد دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اجلاس نے
...صاحب کی اپیل پر پرجوش لبیک کہی۔ حافظ صاحب کے
...دوسری جماعتوں کے نمائندگان حضرات نے تقاریر فرمائیں
...حکومت کو مکمل تعاون کا یقین دلایا گیا اور صدر محمد ایوب
...کے اقدام کو سراہا گیا۔ اور حکومت بھارت کے بزدلانہ حملے
...مذمت کی گئی اور اپنی افواج کو اس کی جرأت و شجاعت
...مبارکباد دی گئی۔ اجلاس میں چار قرار دادیں بھی پاس کی گئیں
...کے اختتام پر رضاکاروں نے نام پیش کئے اور دو ہزار
...روپیہ مجاہد فنڈ میں چندہ دینے کا اعلان کیا گیا۔ امیر
...علماء اسلام ڈیرہ غازی خاں نے مجاہدین کے لئے دعا
...اور جلسہ کے ختم ہونے کا اعلان فرمایا۔

امیر ضلع مولانا غلام محمد صاحب نے ۱۰ ستمبر کو مسجد پیارے
...میں جہاد کے عنوان پر موثر تقریر کی، جس سے عوام میں زبردست
...جوش و خروش پیدا ہوا۔ (محمد عبدالمالک)

...جمعیۃ علماء اسلام میرہ شکور

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جمعیۃ علماء اسلام
...زیر اہتمام ایک اجلاس بمقام منڈی منعقد ہوا۔ صدارت امیر
...علماء اسلام میرہ مولوی عبدالمنان صاحب ساکن بہرام خاں
...نے کی جس میں متفقہ طور پر ہندوستان کے جارحانہ حملہ
...کی مذمت کی گئی۔ صدر پاکستان کو مکمل تعاون کا یقین دلایا بہادر
...افواج کو مبارکباد پیش کی گئی اور فتح و کامرانی کی دعا کی گئی۔

(امیر بادشاہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام میرہ شمالی ہشت نگر آف شکور)

...جمعیۃ علماء اسلام تور ڈھیر

۸ ستمبر کو مسجد شیشم میں ایک جلسہ
...زیر صدارت ڈاکٹر حاجی شاہ صاحب منعقد ہوا جس میں مسئلہ
...موجودہ لڑائی کے متعلق شرعی نقطہ نگاہ سے لوگوں کو آگاہ
...موجودہ لڑائی باتفاق علماء جہاد ہے۔ جس وقت جہاد کے
...نام طلب کئے گئے تو ہجوم اس قدر ٹوٹ پڑا کہ نام لکھنے کا
...انتظام برقرار نہ رہ سکا، چنانچہ کہا گیا کہ لوگ جلوس کے بعد
...کونسل ہال میں جاکر نام لکھائیں۔ آخر میں دعا سے
...جلوس کا اختتام ہوا۔ مزید برآں جمعیۃ کی طرف سے
...رضاکاروں کی بھرتی کا انتظام دفتر دارالعلوم مسجد شیشم میں کیا
(فضل حق رہا جنی)

مولانا عبدالحق صاحب بٹ گرام کی مرکزی دفتر میں آمد

حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم مدرسہ مظاہرالحق بٹ گرام تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ آج ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل میں تشریف لائے اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سے ملاقات فرمائی۔ نیز مختلف امور پر تبادلہ خیالات کیا اور یہ خواہش ظاہر کی کہ علاقہ بٹ گرام میں جہاد کی ترغیب کے لئے ایک جلسہ کرنا ضروری ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں سے

جمعیۃ علماء اسلام کی اضلاعی شاخوں نے جس جذبہ و اخلاص سے موجودہ ضروریات کے تحت جہاد و دفاع کے لئے کام کیا ہے مرکز ان کا شکریہ ادا کرتا اور ان سے اور زیادہ سرگرمی سے خدمت کرنے کی امید رکھتا اور ساتھ ہی ان پر واضح کرتا ہے کہ مقامی طور سے ہر ہر جگہ متحدہ اسلامی محاذ بنانے کی کوشش کریں۔ تاکہ پورے زور سے قوم کو اس نازک وقت کی ضروری خدمات سے آگاہ کر کے فریضۂ دفاع ادا کیا جا سکے۔ متحدہ اسلامی محاذ کی آواز میں جو برکت ہو سکتی ہے، وہ انفرادی جد و جہد میں نہیں ہو سکتی۔ اس سلسلہ میں مرکزی متحدہ اسلامی محاذ لاہور کی ہدایات کے اندر ہی کام کرنا چاہیئے۔

دارالعلوم عربیہ گجرات ضلع مردان

آج دارالعلوم عربیہ گجرات میں عملہ و طلبہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پاکستان کی کامیابی کے لئے قرآن مجید کا ختم اور دعا کی گئی اور جہاد کی تیاری کا اعلان کیا گیا۔ (سعید الرحمٰن)

اچھڑیاں میں جہاد کمیٹی کی تشکیل

۱۰ ستمبر آج یہاں بعد نماز جمعہ ایک جہاد کمیٹی تشکیل کی گئی۔ جس میں ساٹھ افراد نے ملک و وطن کی حفاظت کے لئے اپنی جانی خدمات پیش کیں۔ ان افراد کی ناموں کی فہرست ڈی سی ہزارہ کو روانہ کی گئی۔

اجتماع سے اپر پکھلی جمعیۃ علماء اسلام کے صدر مولانا فضل حق صاحب نے خطاب کرتے ہوئے بھارت کی جارحیت کی پرزور الفاظ میں مذمت کی اور مسلمانوں کو متحد ہونے کی اپیل کی۔ حاجی گوہر امان خاں نے جہاد کمیٹی کے قیام اور اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ کمیٹی کے قیام میں شمروز خاں اور جہانداد خاں نے نمایاں حصہ لیا۔ مسلمانوں کی نصرت اور کامیابی کی دعاؤں پر یہ اجتماع ختم ہوا۔ (حق نواز خلیل اچھڑیاں (ہزارہ))

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سنجر خاں

مولانا قادر بخش صاحب فاروقی مبلغ جمعیۃ صوبائی ملتان۔ مولانا نذیر احمد صاحب گڑھی دھودھو نے علاقہ کا دورہ کیا۔ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سنائے، اور کشمیر کے مجاہدین کی اور پاکستان کی نصرت کے لئے دعائیں مانگیں اور جہاد کے لئے لوگوں کو ترغیب دی گئی اور جہاد فنڈ کی اپیل کی گئی۔ (حافظ کرم الدین ناظم جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سنجر خاں)

جمعیۃ علماء اسلام عیسیٰ خیل اسٹیٹ

۱۳ ربیع (جمادی) الاول ۱۳۸۵ھ جمعیۃ علماء اسلام عیسیٰ خیل اسٹیٹ ضلع رحیم یار خاں کا بعد از جمعہ اجلاس عام ہوا، مجلس عاملہ کا حسب ذیل انتخاب کیا گیا:-

امیر- مولوی محمد عالم خاں ہیڈ ماسٹر سکول عیسیٰ خیل اسٹیٹ
نائب امیر- مولوی فقیر محمد صاحب خطیب مسجد " "
ناظم- فقیر محمد رمضان ایس وی نائب مدرس " "
خزانچی- مستری غلام محمد شرنور کشاپ بی، ٹی " "
ورکرز- فیض محمد خاں ایریڈ۔ محمد نسیم صاحب نسیم کلرک غلام حسین ایریڈ۔ حاجی محمد عظیم صاحب

حسب ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں:-

(۱) موجودہ جنگ جہاد ہے۔ جمعیت اس کے لئے اپنی اپنی جانی و مالی خدمات پیش کرتی ہے۔ جانی قربانی پر جس وقت حکومت چاہے۔ ہم حاضر ہیں۔ مالی امداد کے لئے چندہ جمع کرنے میں بھی کوشاں ہیں۔ پہلی قسط مبلغ یکصد روپیہ مجاہدین کشمیر کے نام فنڈ میں جمع کرانے کا انتظام کر دیا ہے۔

(فقیر محمد رمضان ناظم جمعیۃ علماء اسلام عیسیٰ خیل)

پنوں عاقل ضلع سکھر

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل دفاعی کمیٹی بنائی گئی۔

شیخ عبدالخالق، شیخ عبداللہ۔ ڈاکٹر عبداللہ بلوچ ہادی بخش مہر، طاہر حسین نقوی۔ فرسٹ ایڈ ٹریننگ سنٹر ڈاکٹر عبدالفتاح بلوچ کی زیر نگرانی قائم کیا گیا۔ رضاکاروں کی ایک گھنٹہ روزانہ مسٹر غلام قادر ملک پریڈ کراتے ہیں۔

(ڈاکٹر عبدالفتاح میمن ناظم اعلیٰ جمعیۃ پنوں عاقل)

گل امام تحصیل ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں

مجاہد فنڈ کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ اجلاس عام کو مولانا عبدالرؤف صاحب و عبدالغفار صاحب کنڈی نے خطاب فرمایا۔ عوام میں جوش جہاد کی روح پھونکی۔ مجاہدین کشمیر اور عساکر پاکستان کی کامرانی و فتح کی دعا پر جلسہ ختم ہوا اور عظیم الشان جلوس نکالا گیا اور جہاد فنڈ کے لئے دو ہزار روپیہ کی رقم جمع کی گئی۔

سانحہ ارتحال

حافظ محمد شریف جو مدرسہ نجم المدارس کلاچی کے نہایت ہونہار و ذہین طالب علم تھے اور صرف چار ماہ کے قلیل عرصہ میں کلام اللہ شریف پورا حفظ کر لیا تھا، کتب درسی میں قطبی تک کی کتابیں پڑھ چکے تھے، اور عربی، فارسی و اردو میں یکساں طور پر ملکہ حاصل کر چکے تھے، ۱۱ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ بروز جمعہ داعی اجل کو لبیک کہہ کر اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مولانا عبدالکریم صاحب مہتمم نجم المدارس کلاچی نے درخواست کی ہے کہ مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے ہر جگہ تہلیل و تلاوت کی جاوے۔

بقیہ جمعیۃ کی جہادی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام بھکر ضلع میانوالی ۱۰ ستمبر ۶۵ء

بعد از نماز جمعہ عیدگاہ شمالی بھکر میں جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا ہفت روزہ اجلاس ہوا جس کی صدارت امیر محترم مولانا محمد رمضان صاحب نے فرمائی۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق پاس ہوئی۔ جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا یہ اجلاس دفاع کمیٹی بھکر کی دفاعی سرگرمیوں اور نیک مساعی کو مستحسن قرار دیتا اور اس سلسلہ میں اپنی تمام خدمات دفاعی کمیٹی کے سپرد کرتا ہے اور یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام بھکر دفاع کمیٹی بھکر کے ساتھ مقامی کاموں میں پورا پورا تعاون کرے گی۔ (ممتاز علی ناظم اعلیٰ)

جمعیۃ علماء اسلام لکی مروت (جہاد کانفرنس)

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ابا خیل کے ماتحت ۸ سو رضاکار جہاد کانفرنس لکی میں شریک ہوئے۔

(۲) جہاد کانفرنس لکی ضلع بنوں میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں۔ جن میں بھارت کے وحشیانہ حملوں و جارحیت کی مذمت عوام سے جہاد میں زور شور سے حصہ لینے کی اپیل، اسلامی و ایشیائی ممالک سے اس سلسلہ میں معاونت کی درخواست کی گئی۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی مروت کی طرف سے فوری طور پر آٹھ سو رضاکاران برائے جہاد کشمیر کی پیشکش بوڈ (ڈی) ایس پی صاحب کی معرفت حکومت کو کر دی گئی ہے۔ قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب کے اعلان کے مطابق لاکھوں رضاکار محاذ جنگ پر جانے کے لئے تیار ہیں۔

(۴) جہاد کے لئے فراہمی چندہ کی مہم بھی زور شور سے شروع کر دی گئی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی

۱۰/۹/۶۵ کو جمعیۃ علماء اسلام کی ایک میٹنگ زیر صدارت قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر سرحد منعقد ہوئی۔ جس میں اسّی کے قریب کے قریب شہر اور علاقوں کے معززین نے شرکت کی۔ صاحب صدر نے ملک کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک پر بھارتی سامراج کے جارحانہ اور ظالمانہ حملہ کے پیش نظر ملک کا دفاع اولین فرائض میں سے ہے اس وقت ضروری ہے کہ پاکستانی سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ایسا مقابلہ کرے کہ دشمن اسلام کفر کے حوصلے پست ہو جائیں اور پھر کبھی بھولے سے بھی اس کو اس خیال کی جرأت نہ ہو سکے۔ چنانچہ سب کے اتفاق سے مندرجہ فیصلے ہوئے۔

(۱) ایک عام پبلک جلسہ کیا جائے جس میں عوام کو جہاد کی ترغیب دلائی جائے اور اپنے ملکی اور مذہبی فریضہ سے آگاہ کرایا جائے۔

(۲) ملک کے دفاع کے لئے حکومت سے ہر قسم کے تعاون کی پیشکش کی جائے۔

(۳) ایک کمیٹی مقرر کی گئی جو مجاہدین کشمیر کی امداد کے لئے چندہ کی فراہمی کرے گی۔

(۴) ایک دوسری کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔ جو حکام سے مل کر ان کی خدمت میں جمعیۃ کی جانب سے ہر قسم کے تعاون کی پیشکش کریگی حسب قرارداد ۱۱/۱۲ ستمبر ۶۵ء کی درمیانی شب ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا، جو کہ حاضری کے لحاظ سے کلاچی کی تاریخ میں بے مثال تھا جس سے مختلف لیڈروں نے خطاب کیا۔ قاضی عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ نے قراردادوں پر تفصیلی تبصرہ کیا اور اس عظیم اجتماع نے ان قراردادوں کو جامۂ عمل پہنانے کا متفقہ عزم نہایت جوش و خروش سے ظاہر کیا۔ جلسہ کی صدارت سردار نصر اللہ خاں چیئرمین ٹاؤن کمیٹی کر رہے تھے۔ (قاضی عبداللطیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیلخاں)

رضاکاران جمعیۃ کی محاذ جنگ کو روانگی

مورخہ ۹/۹/۶۵ کو امیر جمعیۃ علماء اسلام کرمی ایجنسی مولانا دین محمد صاحب بمعہ ۱۰۰ مجاہدین کے جہاد کشمیر کے لئے چلے گئے ہیں، نیز امیر جمعیۃ علماء اسلام ہنگو حافظ فخر الاسلام جہاد فنڈ کے لئے اور مجاہدین کے لئے چندہ زور شور سے جمع کر رہے ہیں۔ اور مجاہدوں کو جہاد پہ جانے کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ مجاہدوں کا اتنا ہجوم ہے کہ ان کو آگے لے جانے کا راستہ نہیں ملتا ہے

رضاکار بھیجنے سے قبل ہدایات کا انتظار کیجئے

حکومت آزاد کشمیر کا اعلان

مظفر آباد۔ جمعرات۔ ۱۶ ستمبر۔ حکومت آزاد کشمیر نے پاکستان کے رضاکار اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ آزاد کشمیر میں رضاکار بھیجنے سے قبل مزید ہدایات کا انتظار کریں۔ آزاد کشمیر کی حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ بعض تنظیموں (جمعیۃ علماء اسلام) کی طرف سے رضاکار بھیجنے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اس لئے یہ اپیل کی جا رہی ہے۔ (مشرق ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء)

مشترکہ بیان

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے معزز اراکین اور عہدہ داران قاضی عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں، مولانا عبدالسلام صاحب نائب امیر جمعیت علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔ مولانا علاؤ الدین صاحب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب۔ مولانا عبدالحق صاحب امیر جمعیۃ ضلع ڈیرہ۔ قاضی عطاء اللہ صاحب، مولانا عبدالقدوس صاحب مولانا سراج الدین صاحب۔ محمد زاہد صاحب۔ رحیم بخش نذیر صاحب شیخ عزیز الرحمٰن صاحب۔ غلام حیدر صاحب، مولانا عبدالعزیز صاحب نے ایک مشترکہ بیان میں بھارت کے جارحانہ اقدام کی سخت مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے اپیل کی ہے کہ بھارت کو اپنے بزدلانہ اقدام کا عبرتناک جواب دیا جائے اور عوام سے اپیل کی گئی کہ ایسے نازک وقت میں ملک کے ہر باشندہ کا فرض ہے کہ ملک کے دفاع کے لئے جان و مال سے تیار رہیں۔ بخصوصیت سے جمعیۃ علماء اسلام کے رضاکاروں کا فرض ہے کہ ملک کے دفاع کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام ٹھیوڑ والی ضلع کیمبل پور

... نور محمد صاحب جمعیۃ علماء اسلام ٹھیوڑ والی کا ہنگامی اجلاس ... نے ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ جس کا لب لباب جہاد فی سبیل ... تھا۔ حالات حاضرہ پر عوام کو توجہ دلاتے ہوئے قرون اولیٰ ... مسلمانوں کی یاد دلائی گئی۔ جس میں تیس آدمیوں نے ... میں مجاہدین کشمیر میں اپنا نام درج کرایا اور ہر روز بعد از ظہر اور قبل از نماز عصر جمع ہو کر تربیت سیکھنے پر آمادگی ... امدادی فنڈ کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ تربیت دینے کے ... پنشنروں نے بھی اپنا نام لکھوایا۔ (حکیم محمد باز گل ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ٹھیوڑ والی)

جمعیۃ علماء اسلام غوث پور تحصیل خان پور

۱۰ ستمبر یوم الجمعہ کو مولانا عبدالکریم مہتمم دارالعلوم ... اپنے ہمراہ مولانا خدا بخش صاحب اور مولانا محمد عبداللہ صاحب کو ... تشریف لائے۔ قبل نماز جمعہ مولانا صاحب نے نہایت موثر ... میں تقریر فرمائی۔

بعد نماز زیر صدارت چودھری فیروز الدین صاحب ... ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

بحکم امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ہم ... اراکین و ممبران جہاد کشمیر کے لئے جانی و مالی ... پیش کرتے ہیں اور حکم کے منتظر ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ڈگری

بروز جمعہ ۱۰ ستمبر ... کو جامع مسجد ڈگری میں ڈگری کے مقامی علماء ... جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مولانا حافظ محمد شفیع ... ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد ڈویژن ... محمد اکرام الحق صاحب و راقم الحروف نے تقریریں کیں۔ جس میں قرآن مجید و احادیث شریف کی ... میں فضیلت جہاد کو بیان کیا اور تمام مسلمانوں کو بتایا کہ اس وقت موجودہ حالت میں ہر بالغ پر جہاد میں شرکت فرض ہے اور مسلمانوں سے حسب ذیل درخواست کی گئی۔

(۱) ہر بالغ پر جہاد فرض ہے

(۲) اپنی اپنی گوٹھوں و قصبوں و شہروں میں مجاہدین کو تیار کیا جائے۔

(۳) مالی امداد مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کی معرفت مجاہدین کو جلد از جلد اور زیادہ سے زیادہ بھیجی جائے۔

(محمد اسلم مدرس دارالعلوم ڈگری)

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی

۱۳/۹/۶۵ کو مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی کے اساتذہ و دیگر علماء ... ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا فضل محمد صاحب مہتمم مدرسہ ہذا و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا۔ جس میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب کے قائم کردہ دفاعی فنڈ کے لئے ۳۲۵/- روپے جمع کر لئے گئے۔ نیز ایک قرارداد کے ذریعہ ہندوستان کے ظالمانہ اور وحشیانہ حملہ کی شدید مذمت کی گئی۔ پاکستانی افواج نے جس شجاعت اور مردانگی سے ہندوستانی فوج کا مقابلہ کیا اس پر خراج تحسین ادا کیا گیا اور حکومت پاکستان کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ (محمد قاسم قاسمی — فقیر والی)

...ودی صاحب کا سجدۂ سہو

...مودودی صاحب نے صدر مملکت سے دوبار
...دیا ہے، جس طرح سہو کی خاطر دو سجدے کئے
...طرح انہوں نے دو ملاقاتیں کر کے تلافی کی سعی کی
...ایک وقت ہے۔ سجدہ سہو سے تب غلطی کی تلافی
...کوئی واجب سہواً چھوٹ گیا ہو۔۔۔۔۔۔
...وجہ کر واجبات ترک کئے جائیں تو اس نقصان
...سے نہیں ہو سکتی۔ نماز کا اعادہ ہی کرنا ہوگا۔
...صاحب کی عادت ہے کہ وہ پہلے قرآن و حدیث کا
...کرتے ہیں بعد میں کچھ اور، یہاں بھی انہوں نے
...رکھا ہے۔ انہوں نے پہلے فرمایا تھا۔ کہ
...کوئی خوبی نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ
...میں کوئی گو ذرا مدے سے پڑھیں آپ کو لطف
...اب انہوں نے عادت کے مطابق اس جملہ
...دیا ہوگا۔ جب وہ قرآن و حدیث کی مراد بدل سکتے
...کو بدلنا کیا مشکل ہے۔

...وقت ان کی دینی گمراہی پر بحث نہیں کر رہے
...کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ مہربانی کر کے
...کے بارہ میں صدر ایوب خاں کی پالیسی کے
...شکم جناب کو ہو رہا تھا، اس کا چورن بھی بنا لیجئے
...علان کر دیجئے، کہ امریکہ نے پاکستان کے ساتھ
...اور عیسائی مشنوں اور خاص کر امریکن مشنوں
...ستان میں نہ ہونا چاہیئے۔ اس سے آپ کے
...سجدہ سہو بھی ہو جائے گا، جنہوں نے ڈھاکہ میں
...عیسائیوں کو تبلیغ کا حق دینا ان کا بنیادی حق

...سیاسی مشورے ہیں مذہبی طور پر آپ اب
...ہو چکے ہیں کہ آپ سے کچھ کہنے سننے کی ضرورت
...اب خیر سے آپ نے حافظ ابن تیمیہؒ، شاہ
...عبدالعزیزؒ اور ملا علی قاریؒ کی دیانت پر
...کر دیا ہے۔ جبکہ آپ۔۔ اول الذکر دو حضرات
...شمار کرتے ہیں گویا آپ بھی دین امت کو اپنی
...سمجھتے ہیں۔ کسی نے سچ کہا۔ اَلْمَرْءُ یَقِیْسُ

...جمعیۃ علماء اسلام قصور

...ں کا ذبردست دشمن کو پسپا کر کے پاکستانی فوج بہت
...بھارتی درندے قصور اور نواحی شہری آبادی
...کوشش کرتے ہیں مگر وہ فوجی ٹھکانوں اور سپلائی
...تعالیٰ اب تک نقصان نہیں پہنچا سکے بلکہ اکثر
...کی ٹریننگ حاصل کرتے رہتے ہیں
...علماء اسلام کے امیر محترم مولانا سید محمد طیب شاہ
...قصور شہر میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ نماز جمعہ پڑھاتے
...علاوہ ناظم عمومی مولانا قاری محمد شریف صاحب
...ملک کے مسلمانوں کی خدمات انجام دے رہے
...ابر جمعیۃ حافظ محمد الدین صاحب زخمی ہوئے ہیں
...سب کی خدمت اور قربانی قبول فرمائے۔

کیا اہلحدیث جھوٹے ہیں ؟

اس عنوان سے ترجمان اسلام کی اشاعت ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء میں ایک شذرہ چھپا تھا۔ اس میں یہ جملہ سید عنایت اللہ شاہ صاحب گجراتی کی طرف منسوب کیا گیا تھا کہ ایک مناظرہ کے سلسلہ میں انہوں نے ایسا کہا تھا۔ پھر ہم نے اخیر میں لکھا تھا کہ اہلسنت کو باہمی فروعی اختلافات میں مباحثات کے وقت ایسی زبان استعمال نہ کرنی چاہیئے۔ جس سے بُعد و مخالفت میں اضافہ ہو۔

اس مضمون کو دیکھ کر سرگودھا کے ایک نیک نیت دوست نے شکوہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ "یہ عنایت اللہ شاہ پر بہتان ہے میں خود اس تقریر میں موجود تھا"

آگے چل کر اس دوست نے لکھا ہے کہ شاہ صاحب نے یوں کہا تھا (کہ جو کہے امام کے پیچھے بغیر فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی یا بغیر رفع یدین کے نماز نہیں ہوتی یا بغیر آمین بالجہر کے نماز نہیں ہوتی تو ایسا کہنے والا کذاب ہے۔ شاہ صاحب نے کہا کہ میں سارے اہلحدیث کو برا نہیں کہتا، برا وہ ہے جو یہ بات کہے)

ہم اپنے اس محترم دوست سے عرض کرتے ہیں کہ جب آپ خود مانتے ہیں کہ شاہ صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ جو یہ کہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ وہ کذاب ہے۔ اور میں سب اہلحدیث کو برا نہیں کہتا ایسا کہنے والا برا ہے۔ تو معلوم نہیں آپ شکوہ کس بات کا کرتے ہیں۔ آپ نے تو گواہی دے دی کہ شاہ صاحب نے ایسے اہلحدیث حضرات کو صرف جھوٹا نہیں بلکہ (کذاب) بہت بڑا جھوٹا کہا ہے جو امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہ ہونے کا حکم کرے۔ مہربانی فرما کر اب پھر ۱۰ ستمبر کا پرچہ پڑھیں۔ کیا اس میں اور آپ کی گواہی میں کوئی فرق ہے۔

باقی ہم شاہ صاحب کے ان لفظوں کو قطعاً غلط سمجھتے ہیں جو انہوں نے فروعی مسائل کے اختلاف میں کذاب کے استعمال کئے ہیں۔ پہلے ہم نے ذرا سی رعایت کی تھی۔ اب صاف کہتے ہیں کہ شاہ صاحب مرض بے باکی کے شکار ہو چکے ہیں وہ حیات النبی کے مسئلہ میں بھی احادیث پر تنقید کے بارہ میں اور بعض دیگر باتوں میں بھی بے باکی سے کام لیتے ہیں۔ جس سے امت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ انہوں نے یہاں بھی کذاب کا لفظ استعمال کر کے اسلام کی خدمت نہیں کی۔ فروعی اختلافات خود صاحبِ مذاہبؒ کے اندر بھی ہیں۔ خود رفع یدین اور فاتحہ خلف الامام میں دیگر ائمہ کو بھی ہم سے اختلاف ہے۔ مگر یہ تحقیق کا اختلاف ہے اس میں کسی ایک کو دوسرے کے حق میں کذاب کہنے کا حق نہیں ہے۔ کیا ائمہ دین جو فاتحہ خلف الامام کو ضروری سمجھتے ہیں وہ اس جملہ کی زد میں نہیں آتے اور کیا کوئی سچا اہل سنت کسی امام دین یا فروعی مسائل میں تحقیقی اختلاف رکھنے والے۔ کو ایسا کہنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری تحقیق صحیح ہے یا اصح ہے، یا ہمارے امام کا کہنا قرآن و حدیث کے زیادہ مطابق ہے ہم جن پر حسن ظن رکھتے ہیں وہ کتاب و سنت کے زیادہ سمجھنے والے تھے۔ دوسروں کی تحقیق کو ہم مرجوح یا زیادہ سے زیادہ غلط کہہ سکتے ہیں مگر یہ غلطی اجتہادی ہوگی ان کو کذاب کہنے کی جرأت بڑی دیدہ دلیری ہے۔ بزرگان دین میں سے کسی نے بھی جان بوجھ کر دین کے بارہ میں غلط بات کہنے کی کوشش نہیں کی۔

اہلحدیث سے ہمارا بنیادی اختلاف تقلید اور عدم تقلید کا ہے جو کفر و اسلام کا اختلاف نہیں ہے۔ قطعیات دین اور ایمانیات میں اختلاف اور بات ہے اور تحت الحدیث مسائل میں فروعی اختلاف اور بات ہے۔ امت کے جو فرقے کتاب و سنت کو اخذ ماننے اور صحابہ کرام و اسلاف امت کے اجماع اور تحقیقات کے اندر اندر ہیں وہ سب اہل سنت والجماعت ہیں، جہاں کسی گاؤں میں کوئی بزرگ پہنچ کر یہ کہیں گے کہ فاتحہ کے بغیر تمہاری نمازیں نہیں ہوئیں۔ ہم وہاں جا کر سمجھائیں گے کہ نمازیں درست ہیں۔ ہمارے امام اعظمؒ کی تحقیق درست ہے اس میں ضرورت ہوئی تو بحث بھی کریں گے۔ مگر دوسرے فریق کو کذاب جھوٹا وغیرہ کے القاب سے یاد کرنے کو کسی طرح صحیح نہیں قرار دینگے، خاص کر اس نازک زمانہ میں جبکہ امت کو اور خاص کر اہل علم کو زیادہ سے زیادہ قریب ہونے کی ضرورت ہے۔

بقیہ، مراسلہ نوائے وقت

نیازی محترم شیخ حسام الدین اور تمام دینی جماعتوں کے اشتراک سے ایک متحدہ اسلامی محاذ قائم کیا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے علاوہ دیوبندی و بریلوی مکاتب فکر اور اہلحدیث حضرات تمام جماعتیں شامل ہوئیں۔ سب نے مل کر شہر کے تاجروں و عوام سے رابطہ کا پروگرام بنایا۔ جس کے نتیجہ میں پانچ ہزار کی ایک رقم گورنر صاحب کو دستی طور پر متحدہ اسلامی محاذ کے اراکین نے بوقت ملاقات دفاعی فنڈ کے لئے دی۔ اس کے علاوہ ان کی کوشش سے انارکلی کے تاجران کے ایک طبقہ نے تینتیس ہزار روپیہ اور صرافہ بازار کے تاجروں نے ایک بڑی رقم دفاعی فنڈ میں دینے کا اعلان کیا۔ رابطہ کی یہ مہم ہنوز جاری ہے۔

الحمد للہ یہ ساری کوششیں شہرت طلبی کے پروپیگنڈہ سے بے نیاز و بالاتر ہو کر کی جا رہی ہیں۔ کم از کم اہل وطن کو دینی جماعتوں و اداروں کے بارے میں یہ شکایت نہیں ہو سکتی کہ انہوں نے اس نازک وقت میں ذرا بھی تساہل برتا ہے۔ کاش نشر و اشاعت کے ذرائع ریڈیو، اخبارات وغیرہ بھی اگر ان کوششوں میں مکمل تعاون کرتے تو اس کے نتائج کئی سو گنا زیادہ صورت میں نمودار ہو سکتے تھے۔

ملک کے عوام دین پسند ہیں، دین کے نام پر دینی شخصیتوں اور دینی جماعتوں کی دعوت و تبلیغ سے وہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ بہر حال دینی جماعتوں جمعیۃ علماء اسلام وغیرہ نے اپنے محدود وسائل کے مطابق جو کچھ ممکن ہو سکا کیا اور کر رہی ہیں۔ اور اب متحدہ محاذ کی صورت میں سرگرمی سے خدمت ملت و وطن میں شب و روز مصروف ہیں، اب بھی اگر سرکاری و غیر سرکاری نشر و اشاعت کے وسائل ریڈیو اخبارات وغیرہ ان مخلصانہ کوششوں کو منظر عام پر لائیں تو ان کوششوں کا اثر اور ان کی رفتار ہزار گنا بڑھ سکتی ہے۔ (ک)

সাপ্তাহিক তর্জুমানেইসলাম লাহোর

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

REGD. L. No. 7132

LAHORE Price 12 Paisse

جلد ۸ | جمعہ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۵ء مطابق ۲۷ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے کارکنان و عہدداران کی مساعی

مجاہدین کشمیر فنڈ و قومی دفاعی فنڈ کے لئے فراہم شدہ رقوم

الحمدللہ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن دین وملت کی حفاظت کے لئے پورے ملک میں سرگرمی کے ساتھ مصروف عمل ہیں۔ ترجمان اسلام کے گذشتہ شمارے میں اس وقت کی آمدہ اطلاعات کے مطابق بائیس ہزار چار سو چھہتر روپیہ جمع کیا جاچکا تھا جس میں سے پانچ ہزار روپیہ مرکزی دفتر کی معرفت حبیب بنک کشمیری بازار برانچ کی وساطت سے کشمیر فنڈ و قومی دفاعی فنڈ میں بھیجا گیا۔ بقیہ رقوم مقامی طور پر مذکورہ فنڈوں میں جمع کرائی جاچکی ہیں اور جمع کرائی جارہی ہیں۔ اس سلسلے میں مزید جمع شدہ رقوم کی جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کی تفصیل ذیل میں درج ہے :-

سابقہ جمع شدہ رقم جس کی تفصیل ۱۷ ستمبر ۶۵ء کے ترجمان اسلام میں درج ہو چکی ہے ۔ ۲۲۴۷۶-۰۰

بعد کی جمع شدہ رقوم

(۱) جمعیۃ علماء اسلام منٹگمری بذریعہ مولانا فاضل حبیب اللہ صاحب ناظم جمعیۃ ضلع ومدیر جامعہ رشیدیہ منٹگمری — ۱۰۰/۰ — مرکز میں وصول

(۲) حافظ ثناء اللہ صاحب اسلام ہوزری لاہور۔ موصوف نے ایک پیٹی صابن اور ۶ سیر سرسوں کا تیل بھی مجاہدین کو بھیجنے کے لئے مرحمت فرمایا — ۱۴۱/۰ — ״

جہلم سے کپڑوں کی ایک بوری اور لاہور سے ایک گٹھڑی کپڑوں کی مجاہدین کو بھیجنے کے لئے موصول ہوئی

(۳) حافظ حسن محمد صاحب خطیب جامع مسجد دار برٹن ضلع شیخوپورہ — ۱۷۵/۰ — ״

(۴) مولوی شیر محمد صاحب امام مسجد چک ۷۹/۱۰۷ ایل خانیوال ضلع ملتان — ۴۵/۰ — ״

(۵) مسجد پٹولیاں لاہور معرفت مولانا محمد الیاس صاحب خطیب — ۹۰/۰

(۶) مسجد برکت علی اچھرہ لاہور معرفت مولانا محمد طیب صاحب خطیب — ۷۹/۰ — ״

(۷) جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم بہ تفصیل ذیل — ۸۰۰/۰ — ״
- از مسجد چمن شاہ معرفت مولانا محمد حسن صاحب خطیب — ۵۸-۰۰
- حاجی میاں محمد صادق صاحب تنویر ٹیکسٹائل ملز — ۱۰۰-۰۰
- حاجی وہاب الدین صاحب قدوسی ویونگ ماسٹر — ۳۰-۰۰
- چندہ از تنویر ٹیکسٹائل ملز ٹنڈو آدم — ۹۹-۱۷
- عام چندہ از شہر ٹنڈو آدم — ۳۹۴-۵۸

(۸) کلور کوٹ ضلع میانوالی — ۷۵۷/۰ — ״

(۹) جمعیۃ علماء اسلام لودھراں — ۱۰۰/۰ — ״

(۱۰) مفضل محمد صاحب چارسدہ والے رائے ونڈ ضلع لاہور — ۱۷۷/۰ — ״

(۱۱) عبدالرشید صاحب جالندھر سویٹ مارٹ قلعہ لچھمن سنگھ — ۱۰۰/۰ — ״

(۱۲) ماسٹر لعل دین صاحب معرفت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی — ۱۰۳/۰ — ״

(۱۳) محمد اکرام اللہ صاحب چاہ میراں لاہور — ۱۵/۰

(۱۴) جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازیخاں بہ اشتراک — ۲۱۰۰/۰ — اطلاع

(۱۵) مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی — ۳۲۵/۰ — ״

(۱۶) مسجد نیلہ گنبد لاہور معرفت مولانا اصغر علی صاحب خطیب — ۱۵۰۱/۲۹ — ״

(یونائیٹڈ بنک کی معرفت خود جمع کرائے)

(۱۷) جمعیۃ علماء اسلام ٹانک ڈیرہ اسمٰعیل خاں — ۳۲۵/۷۵ — اطلاع

(۱۸) بستی گل امام ۔ ٹانک — ۲۰۰۰/۰ — ״

(۱۹) جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا — ۱۰۰۰/۰ — مر[کز]

(۲۰) حضرت مولانا محمد اجمل صاحب رکن شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام نے جامع مسجد رحمانیہ عبدالکریم روڈ قلعہ گوجر سنگھ میں فضائل جہاد پر تقریر کرتے ہوئے دفاعی فنڈ کے لئے حاضرین سے اپیل کی جس پر چار ہزار روپیہ کی رقم جمع ہوئی۔ اس مقصد کے لئے بعض خواتین نے اپنے زیورات تک دیدئے — ۴۰۰۰/۰

عبدالجلیل صاحب خطیب مندوہ دکرک ضلع کوہاٹ کے (کل میزان) — ۱۷۳-۲۹

۱۰ — ۴ برائے مہاجر[ین] ... رقم ... طرف ... محاذ ... فنڈ ... لے د...

معیاری دواخانہ کی ادویات

ہر قسم کی ادویات اور یونانی مرکبات اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے مجربات اور خالص نسخہ جات اور مرض سے متعلق مشورہ معیاری دواخانہ چوک رنگ محل سے طلب کریں۔

عیسائی سکولوں میں پڑھا[نے والوں کے لئے] خوشخبری

تمام وہ مسلمان جو محض اچھی تعلیم [کی] خاطر اپنے بچوں کو عیسائی سکولوں [میں داخل] کرکے کفر وارتداد کا خطرہ مول لے [رہے ہیں] سنیں اور دوسرے دوستوں کو سنا[ئیں] کہ ہال شہر ایبٹ آباد (ضلع ہزارہ) [میں] مقابلہ میں ان سے بہتر تعلیم وتربیت [کے] لئے کنگز سکول عرصہ سے قائم [ہے اور] انجام دے رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ [ہے کہ] پرنسپل بادشاہ صاحب اسی عیسا[ئی] (برن ہال) کے اندر اپنی اسلامی [...] خلاف امور دیکھ کر علیحدہ ہو گئے [اور انہوں] نے کنگز سکول قائم کیا۔ شائق[ین] پرنسپل صاحب موصوف سے برا[ہ راست] مکر تفصیلات معلوم کریں۔

آزاد کشمیر میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کا دورہ

اور امدادی کیمپوں کا قیام

۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء کو مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی کی قیادت میں جمعیۃ علماء اسلام کا وفد آزاد کشمیر روانہ ہوا۔ جس کے ہمراہ امدادی سامان بھی تھا۔ وفد میں حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب مہتمم مدرسہ فرقانیہ کرتارپورہ راولپنڈی حضرت مولانا حافظ محمد رمضان صاحب خطیب جامع مسجد گلشن آباد راولپنڈی۔ حضرت مولانا پیر مبارک شاہ صاحب مردان۔ مولانا قاری محمد شریف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام قصور۔ مولانا قاری عبدالرزاق صاحب خطیب مسجد فیض راولپنڈی اور مولانا محمد اشرف صاحب منگ (آزاد کشمیر) شامل تھے۔ وفد نے

۶ دسمبر	مظفرآباد	۷ دسمبر	دھیرکوٹ	۸ دسمبر	باغ تحصیل
۹ "	ریڑہ ڈھلی	۱۰ "	راولاکوٹ	۱۱ "	ہجیرہ
۱۲ "	منگ	۱۳ "	بلندری		

میں عام جلسے کئے۔ جس میں علماء کرام نے جہاد صبر و استقامت، دینی پابندی اور پاکستان کی مکمل ہمدردی پر مفصل تقریریں کیں۔ کشمیر کی مکمل آزادی اور اہل اسلام کے تعاون کا یقین دلایا۔ اور اسلام کی پابندی کی تلقین کرتے ہوئے مسلمانوں کو متوجہ کیا کہ رمضان مبارک میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگ کر ساری درخواستیں منوالیں۔ اس نے جیسے پہلے نصرت فرمائی ہے پھر بھی فتح عطا کریں گے۔

علمائے کشمیر کا تعاون

وفد سے ضلع پونچھ کے سرکاری مفتی حضرت مولانا عبدالمتین صاحب۔ تحصیل باغ کے مفتی مولانا امیر عالم صاحب اور جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کے صدر و ناظم (علی الترتیب) حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب تھوراڑوی اور حضرت مولانا امیر الزمان صاحب باغ نعمان پورہ نے پورا پورا تعاون کیا۔ خاص کر حضرت مولانا عبدالمتین صاحب اور حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب تقریباً پورے دورے میں ساتھ رہے اور روح پرور تقریریں فرمائیں

حکومت پاکستان

وفد نے مہاجرین کے حالات بچشم خود دیکھے۔ حکومت پاکستان نے تقریباً سوا لاکھ مہاجروں کے لئے باقاعدہ راشن دینے کا انتظام کر رکھا ہے اور ہم رنی کس روزانہ کے حساب سے ہر کنبہ کو نقد بھی دیا جاتا ہے، کپڑے بھی دیئے جا رہے ہیں۔ حالات تسلی بخش ہیں۔

مسلمانانِ آزاد کشمیر و پونچھ

مسلمانان آزاد کشمیر و پونچھ نے مہاجرین سے جس ہمدردی کا ثبوت دیا اس کی مثال نہیں ملتی۔ مہاجرین کے لیے علیحدہ کیمپوں کی ضرورت نہیں رہی۔ مقامی مسلمانوں نے ان کے لئے اپنے رہائشی مکانات وقف کر دیئے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کی امداد

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کے عہدہ داروں اور ارکان کی مدد سے میرپور کے سوا راولاکوٹ میں بھی جو ضلع پونچھ کا ہیڈکوارٹر ہے اور باغ تحصیل میں بھی امدادی کیمپ کھول دیئے ہیں جہاں سے مستحقین کی اطمینان سے امداد کی جاتی رہے گی۔

آزاد کشمیر گورنمنٹ

وفد سے آزاد کشمیر گورنمنٹ کے صدر محترم جناب عبدالحمید خاں صاحب نے پورا تعاون فرمایا جن کی سرپرستی میں اہل کشمیر نہایت اطمینان سے ترقی کی منازل طے کر رہے ہیں۔ ڈی سی مظفرآباد نے وفد کے (باقی صفحہ ۸ پر)

اصلی و حقیقی شرک

ہر تاریکی جو روشنی کو چھپانا چاہتی ہے، ہر سیاہی جو سفیدی کے مقابلہ میں ہے۔ ہر تمرد و سرکشی جو اطاعت الٰہی کی ضد ہے ہر وہ سرکشی جو حقیقت اسلامی سے خالی ہے۔ یقین کرو کہ ...ل ہے اور دنیا کی ہر لذت اور ہر راحت جس کا انہماک ...درجہ میں پہنچ جائے کہ وہ حقیقتِ اسلامی کی انقیاد پر غالب ...ے شیطان کی ذریت میں داخل ہے۔ پس اس کے وجود ...بت کیوں سوچتے ہو کہ وہ کیا ہے اور کہاں ہے۔ اس کو ...کہ وہ تمہارے ساتھ کر کیا رہا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے۔

...ما جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ (پ ۲۱ ع ۱۶)

...اللہ نے کسی انسان کے پہلو میں دو دل نہیں رکھے بلکہ دل ...ہی ہے۔"

پس ایک دل کے سر بھی دو چوکھٹوں پر نہیں جھک سکتے ...دنیا میں دل ہی ایک ایسا جوہر ہے جس کی تقسیم نہیں ہو سکتی ...تِ شیطانی کا مطیع و منقاد ہوگا۔ یا وہ قوت رحمانی کا۔ یا وہ ...طان کا عبادت گذار ہوگا۔ یا خدائے رحمان کا اور عبادت ...ستش سے مقصود یہی نہیں ہے کہ پتھر کا ایک بت تراش ...س کے آگے سر بسجود ہو۔ بلکہ ہر وہ انقیاد، ہر وہ سخت و شدید ...ل اور وہ استغراق و استیلا جو حقیقتِ اسلامی کے انقیاد ...بت الٰہی پر غالب آجائے اور تم کو اس طرح اپنی طرف ...نچ لے کہ جس کی طرف تمہیں کھنچنا تھا، اس کی طرف سے گردن ...لو۔ درحقیقت وہی تمہاری پرستش و عبادت کا بت ہے ...تم اس کے بت پرست، اور اصل و حقیقی شرک یہی ہے۔

"جس چیز نے تم کو اللہ سے الگ کر کے اپنی طرف متوجہ کر لیا وہی تمہارے لئے بت ہے اور تم اس کے پوجنے والے ہو۔"

(الہلال سے ماخوذ)

جلد ۸ - جمعہ ۲۴ دسمبر ۱۹۶۵ء مطابق ۳۰ شعبان ۱۳۸۵ھ شمارہ ۵۱ | نگران: مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی | قیمت: بارہ نئے پیسے | فون نمبر ۶۷۷۱۵

...ے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

هفت روزه ترجمان اسلام لاهور

جمعہ ۲۴ دسمبر ۱۹۶۵ء

صدر پاکستان کا دورہ اور واپسی

صدر پاکستان امریکہ، برطانیہ، مغربی جرمنی و ترکی کے دورے سے واپس وطن پہنچ گئے ہیں۔ یہ دورہ جیسا کہ اخبار بیں طبقے کو علم ہے۔ امریکہ کے صدر پر پاکستان کے موقف کی براہ راست وضاحت کے لئے اختیار کیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی صدر پاکستان نے برطانوی وزیراعظم اور اقوام متحدہ کے نمائندگان پر بھی پاکستان کے موقف کی وضاحت کردی۔

اس دورے کے کیا نتائج نکلیں گے۔ اس کے لئے دور از کار قیاسات یا طویل خوش فہمیاں قائم کرنا غلط ہوگا۔ اس دورہ کا سب سے بڑا مقصد امریکہ اور اس کے حلیفوں پر پاکستان کے موقف کی دو ٹوک وضاحت تھی۔ نیز کشمیر اور پاکستان سے متعلق بھارت کے رویہ سے ایشیا میں جو خطرناک صورت حال پیدا ہو جانے کا شدید امکان و اندیشہ موجود ہے۔ اس سے ان طاقتوں کو بروقت خبردار کر دینا تھا۔

اب تک کی موصولہ اطلاعات کے مطابق صدر پاکستان نے یہ امر برطانوی وزیراعظم پر بھی واضح کر دیا، امریکی صدر پر بھی عیاں کر دیا۔ اقوام متحدہ میں تمام ملکوں کے نمائندوں پر بھی ظاہر کر دیا اور مغربی جرمنی کے سربراہ کو بھی خبردار کر دیا۔

چنانچہ صدر پاکستان کے دورے سے ایک عالمگیر حجت کی تکمیل ہوگئی ہے اور دورے کا اصل مقصد پورا ہوگیا ہے۔ اس سے زیادہ کی اہل پاکستان کو کوئی خوش امیدی نہیں رکھنی چاہیئے۔ اور مستقبل کے معاملات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اپنی تیاریاں سرگرمی و انہماک سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جاری رہنے دینا چاہیئے۔ (ک)

مشرقی پاکستان کا طوفان

حال ہی میں چاٹگام وغیرہ میں جو طوفان آیا، اس سے مشرقی پاکستان کے رہنے والوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اگرچہ ابھی تک مصدقہ اطلاعات موصول نہیں ہوئی ہیں۔ تاہم جتنا کچھ معلوم ہوا ہے اس کی رو سے ہزارہا انسان طوفان سے ہلاک ہوگئے اور بے شمار املاک کو نقصان پہنچا ہے۔ بلاشبہ یہ صورت حال ہر طرح کے امداد و تعاون کی مستحق ہے۔

مسلمانان پاکستان اپنے ان مصیبت زدہ بھائیوں کے ساتھ دلی ہمدردی رکھتے ہیں اور اس موقعہ پر جبکہ مہاجرین کشمیر و مجاہدین کے لئے بھی بیش از بیش امداد کی ضرورت ہے۔ مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد سے بھی وہ دریغ نہیں کریں گے۔

قومیں اس طرح کے امتحانات و آزمائشوں سے گذر کر ایک عظیم قوم بنا کرتی ہیں۔ پھر ہم تو مسلمان ہیں اور اسلام کا تقاضا ہے کہ ہر حالت میں صبر و تعاون قائم رکھا جائے۔ اس کا عظیم صلہ اللہ رب العزت کے یہاں محفوظ ہے۔

(ک)

ایک انتباہ اور عرض حال

بھارت کے جارحانہ حملے کے معاً بعد جنگ کے جو ۱۷ دن گذرے وہ پاکستان کی تاریخ کا نہ بھلایا جانے والا باب ہیں۔ درحقیقت ان ۱۷ دنوں میں ایک جدید و حقیقی پاکستان کی تشکیل عمل میں آئی اور فکر و نظر کے تمام زاویوں نے ایک نیا رخ اختیار کیا۔

گذشتہ ۱۷ سال کی وہ تمام آویزشیں جو سیاسی نظریات و مقاصد کے اختلافات سے وجود پذیر ہوتی رہیں۔ ان سترہ دنوں میں یک لخت ختم ہوگئیں اور اتحاد فکر و عمل کا ایک نیا دروازہ کھل گیا۔ نیز ان سترہ دنوں نے پاکستانی قوم و ملت کو ایک نیا ولولہ عطا کیا اور ایک نئی منزل کی نشان دہی کی۔ یہ نیا ولولہ جہاد کا ولولہ ہے اور یہ نئی منزل اسلام کی عظمت و بلندی کی منزل ہے۔ اہل پاکستان کو اجتماعی حیثیت سے اس ولولۂ جہاد و عظمت اسلام کی منزل کا سراغ ان سترہ دنوں میں ہی ملا ہے۔ اگرچہ دو سو سال سے علماء کی جماعت اس منزل کی نشان دہی اور اس ولولہ کی پرداخت کرتی چلی آرہی ہے۔ لیکن وہ عظیم صداقت جس کے لئے سید احمد شہیدؒ اور مولانا اسمٰعیل شہیدؒ اور ان کے ساتھیوں نے بالاکوٹ کی وادی کو اپنی شہادت کے لہو سے لالہ زار و گلنار بنایا۔ اور وہ عظیم صداقت جس کی خاطر شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بلند پایہ و بے نظیر شاگردوں و منتسبین کی جماعت نے جلا قید و بند اور دار و رسن کی منزلیں طے کیں۔ اس کا ظہور عام ان سترہ دنوں میں ہی ہوا۔ جس سے پاکستان کا بچہ بچہ جذبۂ جہاد اور عظمت اسلام کے نام سے سرشار و بیتاب ہوگیا۔ بلاشبہ یہ معمولی تبدیلی نہیں تھی۔ اس تبدیلی نے امت مسلمہ کے دو سو سالہ جمود کو یکسر توڑ کر رکھ دیا، اور اس خلا کو مٹا دیا جو صدہا سال سے جہاد کی زندگی ترک کر دینے کی وجہ سے واقع چلا آرہا تھا۔

اس تبدیلی و تغیر کا تقاضا ہے کہ گذشتہ دور کی ان تمام بے تدبیریوں سے نجات حاصل کرلی جائے جس نے مسلمان قوم کو ہر اعتبار سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا تھا۔ جہاد و اسلام کا جو علم بلند ہوا ہے۔ اسے کسی حال میں بھی سرنگوں نہ ہونے دیا جائے۔ سیاسی مقصد برآریوں کی جو دکانیں گذشتہ ۱۷ سال سے بازار سیاست میں کھلی چلی آرہی تھیں۔ اور جو دفعتاً ان سترہ دنوں میں بند ہو کر رہ گئی تھیں انہیں دوبارہ گرمی بازار پیدا کرنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ اس لئے کہ اس ملت کو جس درجہ کی وحدت فکر و عمل آج مطلوب ہے وہ سیاست کی گرم بازاریوں سے انتشار و تشتت کا ڈھیر بن کر رہ جائے گی۔

آج کے دور کا شدید تقاضا ہے کہ ہمارے تمام افکار و اعمال اس ایک امر پر مرکوز ہو جائیں کہ اللہ کی راہ میں مسلسل اور ہمہ گیر جہاد کی تیاری کس کس طریقے سے جاری رکھی جائے اور وہ کیا کیا وسائل ہیں جن کا حصول جہاد کی اس تیاری کے لئے ضروری ہے"۔ اس ایک امر کے لئے دولت مندوں کے عشرت کدوں سے ناداروں کے جھونپڑوں تک یکساں لگن و سرگرمی کی ضرورت ہے۔ اس ایک امر کے لئے سرکاری ایوانوں سے لے کر ہر کوچہ و بازار تک ایک ہی صدائے دعوت و عمل کا بلند ہوتے رہنا ضروری ہے۔

افسر ہوں یا ماتحت۔ سرمایہ دار ہوں یا غریب۔ آقا ہوں یا نوکر۔ تاجر ہوں یا مزدور۔ زمیندار ہوں یا کاشتکار۔ دانشور ہوں یا ادیب عالم ہوں یا جاہل۔ سیاسی لیڈر ہوں یا کارکن، جماعتی اور گروہی سربراہ ہوں یا ارکان۔ شہری ہوں یا دیہاتی۔ الغرض ہر طبقہ کے افراد کو آج اپنی تمام مساعی اور تمام وسائل و ذرائع اس ایک امر پر مرکوز کر دینا چاہیئے، کہ پوری ملت اسلامیہ پاکستان اسلام کی عظمت کی خاطر مکمل مجاہد قوم بن کر کھڑی ہو جائے۔

اس ملک کے مستقبل کا ہر لمحہ صرف اس ایک امر کا ہی متقاضی ہے اور صرف اس ایک امر پر ہی اس ملت کے بقاء اور روشن مستقبل کا انحصار ہے۔

یہ صد درجہ کی بے بصیرتی اور کور اندیشی ہوگی، اگر ان سترہ دنوں کے پُرخطر تجربہ کے بعد بھی یہاں کے سیاستدان اپنی سیاست کی کہنہ، ذلت خیز اور انتشار انگیز دکانیں پھر کھول کھول کر بیٹھ جائیں اور جمہوریت دوستی کے نعروں سے گرمی بازار پیدا کرنے کی کوشش کرنے لگیں۔ یا یہاں کے ارباب اقتدار اپنے اختیارات کا استعمال، اسلام کے احکام اور عوام کے حقوق و مفادات کے خلاف کرنے لگیں۔ یا یہاں کے سرمایہ پرست اپنی دولت کے ذخائر میں پھر اضافے کرنے پر اتر آئیں۔ یا یہاں کے ادیب و شاعر اپنی نگارشات کو زلف و رخسار کی تابانی و پیچ و خم کی نذر کرنے لگیں۔

الغرض ہر وہ بات اور ہر وہ کام جو ولولۂ جہاد و عظمت اسلام کے منافی ہے۔ اب اس کا اختیار کرنا اس ملت کے لئے ہلاکت کو دعوت دینا ہے اور بیداری کے بعد پھر غفلت کے گڑھے میں جا پڑنا ہے۔

عوام کے لئے یہ بات شدید مایوسی کا باعث ہوگی۔ اگر یہاں پھر بے حیائی اور فحش کاریوں کا سلسلہ عام کر دیا گیا۔ اگر اوامر اسلامی کو پس پشت ڈالا جانے لگا۔ اگر بے دینی کی حوصلہ افزائی کی جانے لگی۔ اگر سیاسی افراتفری کو راہ دے دی گئی۔

وقت کی نزاکت کا احساس سب کو کرنا چاہیئے۔ حال و مستقبل کی ذراسی بے پروائی، ذراسی بے احتیاطی، ذراسی غفلت، اور اسلام کے تقاضوں سے دوری ایک ایسا مہلک اقدام ثابت ہوسکتی ہے۔ جس کی خطرناکیاں اندازے سے باہر ہوں گی اور جس کی تلافی پھر ناممکن ہو جائے گی — (کمال)

ضروری اطلاع

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کو جلد از جلد دفاعی فنڈ، مہاجر فنڈ اور دیگر جمع کردہ و تقسیم شدہ سامان کی تفصیل صاف صاف وضاحت کے ساتھ مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کو بھیجدینی چاہیئے۔ تاکہ تمام تفصیلات جمع کر کے رپورٹ کی شکل میں شائع کرنے کا انتظام کیا جائے۔ (ناظم دفتر مرکزیہ)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ لاہور سے شائع کیا

بے وقت کی تین غلط راگنیاں

قابل توجہ حکومت پاکستان ——— پاکستان ریڈیو کا رویہ

بھارت اور پاکستان کی جنگ کے خطرات ہر وقت موجود تھے. تقریباً ۱۸ سال جنگ جیسی حالت رہی۔ رن کچھ سے پہلے اور بعد تو جنگ کے بادل محیط ہو چکے تھے۔ ہر جماعت اور ملک کے ہر سیجے بہی خواہ کا فرض تھا کہ ایسے وقت میں ہر طرح کے انفرادی تقاضے اور اضطراب انگیز اعمال ختم کر کے جہاد و دفاع کے لئے مصروف ہو جاتے، مگر قارئین تین جماعتوں کا کردار معلوم کر کے دریائے حیرت میں ڈوب جائیں گے کہ انہوں نے عین اس زمانہ میں عجیب و غریب اضطراب انگیز کردار ادا کیا۔ جس پر اگر ملک کی اکثریت برہمی کا عمومی اور ملک گیر طریقہ اختیار کرتی، تو وہ کسی طرح ملکی حالات کے موافق نہ ہوتا۔ ان لوگوں کا یہ خاص طریق کار دشمنانِ ملک کے لئے مفید ہو سکتا تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے بڑھنے نہ دیا۔ ہم تینوں کے اس کردار کا پردہ چاک کرتے ہیں

(غلام غوث)

مودودی

اس سلسلہ میں مودودی فرقہ کا کردار خاص طور پر قابل [...]ث ہے :-

(۱) محترم صدر پاکستان سے ملاقات کے بعد اور خاص کر جنگ [...]دی کے بعد اس پارٹی کے بچلے اور ذلیل ساتھیوں نے حکومت کے [خل]اف جو باتیں کہیں اور پھیلائیں۔ اُن کو ہفت روزہ "المنبر" [لائ]ل پور کے نہایت محتاط مدیر بھی ضبط نہ کر سکے اور انہوں نے [ا]س کو محسوس کر کے ان حرکات اور اس طرح کے پروپیگنڈے [ک]و جنگ کے دنوں میں دشمنوں کی افواہوں جیسا خطرناک قرار دیا۔ اور ہمارے نمائندوں نے اس قسم کے پروپیگنڈے کے زیادہ اثرات راولپنڈی میں محسوس کئے۔

(۲) مودودیوں اور مصر کے اخوان المسلمین کے تعلقات اب بالکل واضح ہو چکے ہیں جو آئے دن مصر میں حکومت مصر کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ ہم پہلے سے سمجھتے اور مودودی لٹریچر میں پڑھتے تھے کہ مودودی جی اسلام کے نام پر ملک میں اقتدار پر قبضہ کرنے کے حق میں ہیں۔ اگر اس میں غیر ملکیوں کا ہاتھ نہ ہو تو ہر پارٹی اقتدار کے لئے ہاتھ پاؤں مارا ہی کرتی ہے، مگر آج کل اسلامی ممالک میں اغیار کی سازشوں کو دیکھ کر مودودی پر نیک گمان کرنا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ اور پھر اقتدار پر قبضہ کے لئے ملکی سالمیت اور آزادی کو خطرہ میں ڈالنا تو انتہا درجہ کی غداری کہلائی جا سکتی ہے۔

مصر ہمارا دوست ملک ہے۔ صدر ناصر اور صدر ایوب خاں نے مشترکہ اعلامیہ میں اقوام کے حق خود ارادیت کی حمایت کی۔ وہاں کے سرکاری اخبارات نے پاکستان کی بھرپور تائید کی اور اگر وہ اور زیادہ کھل کر کوئی اعلان کرتے تو اسی وقت سے اسرائیل بھارت کو اسلحہ کی ترسیل شروع کر دیتا۔ بہرحال ہمیں مسلم ممالک سے رشتہ جوڑنا ہے توڑنا نہیں ہے۔ مگر مودودی کی مجلس شوریٰ نے اخوان المسلمین پر مبینہ تشدد کی آڑ میں حکومت مصر کی شدید مذمت کی ہے۔ اور اخوان المسلمین کی تعریفیں کر کے حکومت مصر کے خلاف پروپیگنڈا کیا ہے (روزنامہ کوہستان ۱۳ دسمبر) حالانکہ اس سے پاکستان اور مصر کے تعلقات پر برا اثر پڑ سکتا ہے اور ساتھ ہی اس سے یہ بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ اس سے امریکہ کی خوشنودی منظور ہے اور تعجب پاکستان ریڈیو پر ہے جس نے مودودیے نعیم صدیقی کی یہ تقریر نشر کر کے اخوان المسلمین کی سازشی جماعت کے حق میں پروپیگنڈا کیا گیا۔ صدر ناصر پر عائد کردہ الزام کو ایک گونہ دنیا بھر میں اچھالا گیا ہے اور ساتھ ہی مسلم حکومتوں کو جمہوریت کا درس دے کر خاص انداز سے مسلم سربراہوں پر نکتہ چینی کی گئی ہے جو پروپیگنڈا کا لطیف طریقہ ہے اگر یہ باتیں حکومت کے علم سے ہو رہی ہیں تو یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ اگر حکومت کے علم کے بغیر ہو رہی ہیں تو افسوسناک ہیں۔

(۳) مودودی فرقہ نے پاکستان کی آزاد خارجہ پالیسی کے بارہ میں چند بار کہا ہے کہ کسی ایک کی گود میں جانا غلط ہے حالانکہ ہم جب امریکہ کی گود میں تھے تو مودودی صاحب کے لبوں پر مہر لگی ہوئی تھی۔ اور اب جبکہ سارے پاکستان کے جذبات کو دیکھا تو امریکہ نوازی کا طریقہ تو ترک کر دیا گیا مگر چین کا شکریہ ادا کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ نہ کبھی اس کے رویہ کی تعریف کی۔ اس سے امریکہ ناراض ہو سکتا ہے۔

(۴) سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مئی جون جولائی اگست، ستمبر، اکتوبر کے ترجمان القرآن کے پرچوں میں مودودی صاحب نے صحابہ کرام رض اور خاص کر خلیفۂ راشد حضرت عثمان رض پر غلط اور گستاخانہ تنقید کا سلسلہ شروع کر دیا، اور حضرت معاویہ رض پر وہ کیچڑ اچھالا کہ خدا کی پناہ۔ بعض بڑے علماء اور ترجمان اسلام نے اس کا معقول جواب دینے پر اکتفا کیا، ورنہ مودودی نے اہل اسلام کے جن لطیف جذبات و احساسات پر ضرب لگائی تھی۔ اگر اس پر ملک بھر میں طوفان برپا ہو جاتا تو ان نازک دنوں میں اس کا کیا اثر ہوتا۔ حکومت کو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ مودودی نے یہ دریدہ دہنی اور پھر ایسے وقت کیوں شروع کی؟

(۵) اس وقت ملک میں نہ انتخابات ہو رہے ہیں نہ ان کا وقت ہے۔ مگر مودودی فرقہ کی مجلس شوریٰ نے بلاواسطہ طریق انتخاب نافذ کرنے کا سوال اٹھایا اور جمہوری ملکوں کی طرح قانون سازی کے اختیارات مانگے ہیں۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

قادیانی

اخبار جنگ کی اشاعت ۳۰ اگست ۱۹۶۵ء میں یہ خبر شائع ہوئی، کہ لندن میں مرزائیوں کے پچھتر مشنوں کے نمائندوں کا اجتماع ہوا، اور اس میں اس پر زور دیا گیا کہ "اگر احمدی فرقہ برسر اقتدار آ جائے تو وہ دولت کی تقسیم نئے سرے سے کریگا"

ہم حیران ہیں کہ یہ قادیانی کہاں اور کس ملک میں برسر اقتدار آنے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ انگلستان اور بھارت میں یا پاکستان میں اور اگر اس کا مطلب صرف اتنا ہی ہو کہ پاکستان میں ان کی اس حرکت کے خلاف ہنگامے برپا ہوں، تو سوچنے کی بات ہے کہ آیا یہ بات ملک دشمنی کے مترادف تو نہیں بہرحال اس پر ارکان حکومت کو غور کرنا چاہیئے۔

عیسائی

غیر ملکی مشنریوں یا عیسائیوں نے جو طریقہ کار ملک میں ان ایام میں اختیار کیا۔ اس سے حکومت واقف ہوگی۔ ہم جنگ سے تھوڑے ہی دن پہلے کا ایک واقعہ بیان کر کے حکومت کو متوجہ کرتے ہیں۔

حیدرآباد سندھ میں عیسائی گرل سکول میں عیسائی استانی نے بلا کسی وجہ کے قرآن پاک کو زمین پر دے مارا۔ اور مسلمان لڑکیوں کے سامنے بےحرمتی کا ارتکاب کیا۔ لڑکیوں نے اپنے بزرگوں کو اطلاع دی۔ بات کا چرچا ہو گیا۔ نوجوانوں کے ایک جلوس نے حملہ کر کے تخریبی کارروائی کی۔ حکام قیام امن کی خاطر حرکت میں آ گئے علماء و عوام نے دوسرا عظیم الشان جلوس نکالا اور سکول کی طرف چل پڑے۔

حکام نے ایک خاص حد سے آگے آنے پر مجمع کو منتشر کرنے کا حکم دے دیا۔ مگر اس وقت کے ایس پی نے مشتعل ہجوم میں جا کر ان کو مطمئن کیا اور عوامی نمائندوں کو لے جا کر کمشنر صاحب سے ملا کر حالات کو پرسکون کر دیا۔

ہم کہتے ہیں کہ اگر ایس پی قیام امن کی مساعی کی جگہ مشتعل ہجوم پر ضرورت کے تحت گولی چلا دیتے جیسے کہ حالات کا تقاضا تھا۔ اور دوسری طرف یہ پروپیگنڈا کیا جاتا کہ قرآن پاک کی توہین ہو رہی ہے اور حکومت اُلٹے مسلمانوں کو گولیوں کا نشانہ بنا رہی ہے اور بہانہ جو طبیعتیں اس کو ملک گیر سوال بنا کر ملک میں حکومت کے تشدد کے خلاف تحریک شروع کر دیتیں اور عوام غیر شعوری طور پر اس میں شامل ہو جاتے، تو عین جنگ کے دنوں میں یہ کتنا مضر اور پریشان کن ہوتا، ہم کہتے ہیں۔ حکومت کو دریافت کرنا چاہیئے کہ آیا اس توہین قرآن کے اندر کہیں دسی مقصد کے لئے سازش تو پنہاں نہ تھی۔

جمعیۃ علماء اسلام کا امدادی کیمپ

اس کیمپ کے تحت جمعیۃ علماء اسلام جہلم اور چکوال کے رضاکاروں نے جو خدمات انجام دیں یا دے رہے ہیں مرکزی جمعیۃ اس کو بنظر استحسان دیکھتی اور اس کی قدر کرتی ہے۔ ایک وہ جوان ہیں جنہوں نے جہاد میں جانیں دیں ایک یہ ہیں کہ مجاہدین کے پسماندگان کی خدمت کر رہے ہیں — (ناظم علی)

مرکزی جمعیۃ کے حکم کے مطابق جہلم کی جمعیۃ نے مہاجرین کشمیر کی امداد کے سلسلے میں میرپور آزاد کشمیر میں جو کیمپ قائم کیا ہے۔ ۱۷ر نومبر تا ۱۱ر دسمبر ۱۹۶۵ء کی کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

● — جمعیۃ کی جن شاخوں نے امدادی کیمپ میں سامان ارسال کیا:—

شاخ	سامان
(۱) مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور	۶۰ بنڈل رضائی۔ گدے۔ گرم کپڑے۔ سویٹر، کھیس۔ تولیے۔ قمیص۔ شلوار وغیرہ
(۲) جمعیۃ علماء اسلام خانپور ضلع رحیم یار خاں	۱ ٹرک۔ رضائی گدے وغیرہ
(۳) جمعیۃ علماء سرگودھا ایک ٹرک	آٹا گندم ۲۲ بوری چاول ۸ بوری دال ۳ بوری رضائی۔ گدے کھیس وغیرہ
(۴) جمعیۃ علماء اسلام مٹھہ ٹوانہ ضلع سرگودھا معرفت مولوی محمد عمر دین و محمد تقی خاں صاحب ۲ ٹرک	گندم ۴۲۱ من چاول ۱۰۳ من چنے ۵۰ من رضائی ۸۵ تلائی ۵۲ برتن ۲۳۷، چادر ۲۴۳ مردانہ قمیص ۱۳۴ زنانہ جوڑے ۱۸۰ و دیگر متفرق سامان۔
(۵) جمعیۃ علماء اسلام خوشاب ضلع سرگودھا معرفت مولانا محمد اسماعیل صاحب وحافظ سردار محمد صاحب — ۲ ٹرک	رضائی ۱۰۲۔ تلائی ۱۰۱ گھڑے و صحنک ۶۲۰ کوٹ ۱۳۶۔ شلوار و پتلون ۱۴۲۔ کمبل کھیس ۱۸۱ گندم ۲ بوری اور دیگر سامان برتن وغیرہ
(۶) جمعیۃ علماء اسلام چکوال	رضائی، تلائی، کھیس، چادر و برتن ۳۷۵
(۷) جمعیۃ علماء اسلام جبیر پور تحصیل چکوال	مختلف کپڑے و برتن وغیرہ ۶۱ عدد
(۸) جمعیۃ علماء اسلام بادشاہان " "	" " " ۹۸ "
(۹) جمعیۃ علماء اسلام اوڈھروال " "	" " " ۱۵۰ "
(۱۰) جمعیۃ علماء اسلام بھیں " " معرفت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ چکوال	برتن ۲۹۸ عدد اَن سلا کپڑا ½۱۳۹ گز انگوٹھی ۱ عدد
(۱۱) مولانا محمد خاں صاحب جمعیۃ علماء اسلام کالا گوجراں۔	رضائی۔ تلائی و کپڑے وغیرہ
(۱۲) مولانا قاضی عبد الرحمٰن صاحب جمعیۃ علماء اسلام پنجن کسانہ ضلع گجرات	کپڑے، رضائی، تلائی وغیرہ ۳۵۳ عدد
(۱۳) ماسٹر صاحبزادہ صاحب جمعیۃ علماء اسلام خلاص پور ضلع جہلم	۴۵ عدد برتن و کپڑے
(۱۴) مولانا عبد اللطیف صاحب بالاکوٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام سرائے عالمگیر	صابن ½۱۲ سیر چاول ۱۰ - ۱من ۰ دال ۲۰ سیر آٹا ۳ بوری و دیگر سامان
(۱۵) حکیم شریف الدین صاحب جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی	۲ بنڈل کپڑے ۱۷۲۰ اَن سلا کپڑا ۲۰۴ گز
(۱۶) منشی خاں صاحب جمعیۃ علماء اسلام جنڈانوالہ ضلع میانوالی	رضائی ۲۳ عدد کپڑے و برتن ۲۲۰ عدد
(۱۷) قاضی ثناء اللہ صاحب جمعیۃ علماء اسلام ڈوگہ تحصیل کھاریاں	رضائی و برتن ۸۴۳ عدد۔ گندم و چاول ۱۰ بوری
(۱۸) حافظ رحمت اللہ صاحب پنجوڑیاں ضلع گجرات	علاوہ نقدی کپڑے وغیرہ ۱۷۴ عدد
(۱۹) محمد حنیف صاحب جنجاوٹ ضلع جہلم	ایک بوری کپڑے
(۲۰) حاجی محمد یوسف صاحب گوجرانوالہ	۳۹۶ عدد نئی چادریں
(۲۱) حکیم آزاد بخت صاحب وحاجی عصمت اللہ صاحب دیگر حضرات معرفت مولوی محمد شریف صاحب گوجرانوالہ	۲۰۳ برتن ۸۷ کپڑے ۴۱/- نقد
(۲۲) خان یار محمد خاں صاحب جہلم	۴۰ عدد رضائی
(۲۳) حاجی محمد اسحاق صاحب جہلم	۸ درجن لالٹین
(۲۴) بابو مشتاق احمد صاحب "	۲۰۰/- روپے نقد
(۲۵) محمد اسماعیل صاحب مشین محلہ جہلم	۲۰۰/- " "
(۲۶) ہیڈ مسٹرس و دیگر معلمات ایم بی نسواں سکول جہلم	رضائی ۱۵ عدد۔ گدے ۱۵ عدد
(۲۷) مولوی راج ولی صاحب گڈاری کلاں ضلع جہلم	۱۲۴ عدد کپڑے
(۲۸) جمعیۃ علماء اسلام ناہلیانوالہ معرفت نذر محمد صاحب قریشی	۱۱۴ عدد برتن وغیرہ
(۲۹) جمعیۃ علماء اسلام فورٹ سنڈیمن بلوچستان معرفت جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا	۸ بوری کپڑے و جوتے

● — تقسیم امداد کی تفصیل:—

تاریخ و مقام	تفصیل
۱۷ر نومبر تا ۳۰ر نومبر ۱۹۶۵ء میرپور میں	۱۳۴ کنبوں کے ۶۵۲۰ افراد میں ۸۵۷۵ اشیاء تقسیم کی گئیں
۳ر دسمبر ۱۹۶۵ء منگلا میں	۱۳۹ کنبوں کے ۱۶۹۰ افراد میں ۱۹۰۰ اشیاء تقسیم کی گئیں۔
۵ر دسمبر تا ۱۰ر دسمبر افضل پور تحصیل میرپور میں	۷۲۲ کنبوں کے ۳۶۱۰ افراد میں ۳۶۶۳ اشیاء تقسیم کی گئیں۔
۱۱ر دسمبر ۱۹۶۵ء کسگماں تحصیل بھمبر میں	۳۷ کنبوں کے ۱۹۰ افراد میں ۹۳۱ اشیاء تقسیم کی گئیں۔

میزان = ۲۲۰۲ کنبے ۱۱۰۱۰ افراد ۱۵۰۶۹ اشیاء

(نوٹ) ابھی سامان کی آمد اور تقسیم کا کام جاری ہے۔ اور نیا کیمپ چونکہ ضلع میرپور میں قائم کر دیا گیا ہے۔ (احقر محمد اسحاق)

بقیہ:- بے وقت کی غلط راگنیاں — مودودی

ہم اس وقت اس بحث میں نہیں پڑتے کہ مودودی نے اسلام کی بجائے اب جمہوریت کے بت کے گرد کیوں گھومنا شروع کر دیا ہے۔ اس وقت بحث یہ ہے کہ جب صدر پاکستان ا[illegible] کے دورے پہ ہیں۔ اس وقت یہ تصور دینا کہ گویا صدر ایوب جمہوری ملکوں کی طرح عوام [illegible] بلا واسطہ ووٹوں سے منتخب نہیں ہوئے یا کم از کم جنگ کے خطرات کے دنوں میں بلا واسطہ بالواسطہ کا سوال کھڑا کرنا یقیناً بے وقت کی راگنی ہے۔ جس کے لئے ہم اس گمراہ مجتہد کو نیک نیت نہیں سمجھ سکتے۔

تلخ و شیریں

ہمارے پاکستانی دستور نے اسمبلی میں پانچ عورتوں کو بھی جانے کا موقعہ مہیا کر دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس رزم گاہ میں کوئی باپردہ خاتون تو جا نہیں سکتی بلکہ بے پردہ عورتوں میں سے بھی وہی جا کر وہاں عہدہ برآ ہو سکتی ہیں جو گرم و سرد چشیدہ اور سیاسی پہلوانوں سے دو دو ہاتھ کرنے کا تجربہ رکھتی ہوں۔

اس بار بیگم خلیق الزمان بھی صوبائی اسمبلی کی ممبر بنی ہیں۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ مردِ میدان تو نہیں مگر زنِ میدان ضرور ہوں گی، مگر خیال غلط ثابت ہوا۔ چنانچہ صوبائی اسمبلی میں جب بیگم صاحبہ موصوفہ ایک بل کی مخالفت کے لئے کھڑی ہوئیں۔ اس موقعہ پر متعدد ارکان نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے کا ایک سلسلہ شروع کر دیا۔ ارکان کو اعتراض تھا کہ بیگم صاحبہ پان کھا رہی ہیں۔ بیگم صاحبہ نے احتجاجاً تقریر نہیں کی۔

ہم نہیں سمجھتے کہ پان کھانا یا ہونٹ سرخ کرنا کوئی قانونی جرم ہے یا پان کھاتے ہوئے تقریر کرنے میں ارکان کو کوئی تکلیف پہنچ رہی تھی۔ اگر اجلاس میں پان کھانا یا کھاتے وقت تقریر کرنا جرم ہے تو اس کے لئے باقاعدہ بل پیش ہونا چاہیئے کہ کوئی عورت یا مرد پان کھا کر اجلاس میں نہ آئے اور بے ضرورت کوئی مرد عورت کو اور عورت مرد کو دیکھتے ہوئے اسمبلی کی کارروائی سے بے پرواہی نہ برتے۔

ہمیں بیگم صاحبہ سے ہمدردی ہے کہ ان کا اٹھنا تھا کہ پوائنٹ آف آرڈر کا طوفان کھڑا ہو گیا بیگم صاحبہ نے جب اس پُرخار وادی میں قدم رکھا تھا تو ان کو اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیئے تھا عورت کے لئے تو گھر سے باہر آنا ہی مشکل ہے۔ اس کے بعد تو بڑے سے بڑے مرد کے مقابلہ میں بھی عہدہ برآ ہو سکتی ہے۔ پان تھوک کر چشم نمائی کرتیں تو کامیاب رہتیں۔ ورنہ ان کا شغل پان خوری خطرہ میں پڑ جائے گا۔ اگر یہ شغل ممنوع ہے تو بیگم صاحبہ کا احتجاج غلط ہے۔ اگر ممنوع نہیں ہے تو ان کو جواں مردی نہ سہی جواں ہمتی کا ثبوت دیتے ہوئے معترضین کا منہ بند کر دینا چاہیئے تھا۔ اور اگر ممبروں کے طرزِ عمل سے ان کو زیادہ کوفت ہوئی ہے تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسی ممبری سے ہی استعفیٰ دے کر کوئی اور قومی دھندا شروع کریں۔ آج کل مسئلہ جہاد نے اس طرح کی کارکن خواتین کے لئے کام کے بہت سے مواقع پیدا کر دیئے ہیں

ایک دوست لکھتے ہیں کہ "آپ (مولانا غلام غوث صاحب) مجھے جمعیۃ کے مرکزی مبلغ کی حیثیت رکھ لیں۔ میں خطاب بھی کر سکتا ہوں، مجھے اگرچہ مودودی فرقہ والے اصرار کر رہے ہیں مگر میں جمعیۃ کو ترجیح دیتا ہوں۔ اگر آپ نے میرے لئے سبیل نہ نکالی تو میں بیس تاریخ تک اس فرقہ میں شامل ہو جاؤنگا"

اس دوست سے عرض ہے کہ جمعیۃ نہ کوئی سرکاری محکمہ ہے نہ ملازمتیں دینے کا ادارہ ہے۔ یہ تو اللہ کے دین کی خدمت کرنے والے مخلصین کی ایک جماعت ہے۔ نہ اس کو امریکہ سے روپے ملتے ہیں نہ یہ تنخواہ دار کارکن مودودی کی طرح رکھ سکتی ہے۔

مودودی حکمت عملی کے تحت اسلامی احکام تبدیل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اسلامی سزاؤں کو عورتوں مردوں کے اختلاط کے زمانہ میں ظلم کہتا ہے۔ صحابہ کرامؓ پر شدید تنقیدیں کرتا ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیثوں کو عقل سے رد کرتا ہے بلکہ حضرت یونس علیہ السلام پر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دجال والی پیشینگوئی پر بھی تنقید کر کے اپنی آخرت خراب کی ہے۔ اگر آپ کو دین کی خدمت کرنی ہے جیسے کہ آپ کے خط سے مترشح ہوتا ہے تو اس گمراہ کے قریب نہ جائیں اور اپنی جگہ جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ داروں سے مل کر مناسب خدمت شروع کر دیں۔

ایک صحابیؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "مجھے آپ سے محبت ہے"۔ آپ نے فرمایا "پھر فقر کے لئے تیار ہو جاؤ" (او کما قال علیہ السلام)

جمعیۃ علماء اسلام میں ہزاروں علماء اور دینی اور مسلمان مشکلات کے اندر حضرت درخواستی صاحب مدظلہ، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ سرگودھا جیسے اللہ والے علماء حق کی رہنمائی میں ملک وملت کی خدمت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے۔ آمین!

مولانا غلام غوث صاحب کے نام ایک مرتد کا خط آیا ہے جس کے چھ صفحات ہیں اور یہ سارے کے سارے گالیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ مرزا قادیانی کی طرح کہیں گالیاں ہیں کہیں بددعائیں (باقی صفحہ ۹ پر)

ناصحِ مشفق

مولانا غلام اللہ خاں صاحب کے ماہنامہ تعلیم القرآن نے دسمبر ۶۵ء کی اشاعت میں مندرجہ ذیل نوٹ لکھا ہے:۔

ایک غلط بات کا لازمی نتیجہ

پچھلے دنوں ہفت روزہ "ترجمان اسلام" میں حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری کی سکھر میں ایک تقریر کا غلط اقتباس شرانگیز تبصرہ کے ساتھ شائع ہوا، جسے پڑھ کر سکھر کے لوگوں نے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ سکھر کے لوگوں کو بہت رنج ہوا کہ حقیقت کو کس قدر مسخ کر کے پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ ترجمان اسلام کے حلقہ ارادت کا دفتر جو الگ مسجد کے حجرہ میں قائم تھا لوگوں نے اٹھوا دیا اور دفتر کا سامان نکال کر باہر پھینک دیا۔ ترجمان اسلام کی پالیسی ہماری جماعت کے بارہ میں افسوسناک حد تک متعصبانہ ہے۔ جس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام یا تحفظ ختم نبوت کو جو نقصان پہنچا۔ اس کی تمام تر ذمہ داری ترجمان اسلام کی غلط روش پر عائد ہے۔ (احقر شہاب الدین خطیب جامع مسجد اللہ والی بندر روڈ سکھر)

اس مضمون کو آپ جتنی بار پڑھیں گے، اتنا ہی آپ کو زیادہ واضح ہوتا جائے گا۔ کہ ترجمان اسلام، جمعیۃ علماء اسلام اور تحفظ ختم نبوت سے اس احقر شہاب الدین کو کتنا بغض ہے اور جس اپنی جماعت کا یہ ذکر کر رہے ہیں۔ اس شر ذمہ قلیلہ کے تمام افراد کو باستثناء معدودے چند اس بغض و حسد کا شرف حاصل ہے۔

احقر شہاب الدین ناصح مشفق بن کر فرماتے ہیں کہ ترجمان اسلام کی پالیسی پر نظر ثانی کی ضرورت ہے اور موجودہ غلط پالیسی سے جمعیۃ اور تحفظ ختم نبوت کو بڑا نقصان پہنچا ہے۔

آپ کی اس مشفقانہ نصیحت کا شکریہ ہے مگر معاف کیجئے: کچھ ڑچھال کر نصیحت نہیں کیا کرتے۔ ترجمان اسلام نے تو اب تک یہ بھی نہیں لکھا کہ علماء دیوبند اور مرکزیت دیوبند اور مسلک دیوبند کو جتنا نقصان آپ کی جماعت سے پہنچا اور پہنچ رہا ہے اس کی تلافی مشکل ہے اور نہ ہم اب اس بحث میں پڑنا چاہتے ہیں۔ آپ چند مودودیوں یا اپنے مریدوں کی بات کو سکھر کے لوگوں کی طرف منسوب کر کے دھوکہ نہ دیں۔

ترجمانِ اسلام کا قصور

ترجمان اسلام کا بڑا قصور جس سے آپ کے شکم مبارک میں مروڑ اٹھا ہے یہ ہے کہ اس نے یہ سچی بات نقل کر دی کہ مولانا عنایت اللہ شاہ گجراتی نے سکھر میں کہا کہ اہل حدیث کذاب ہیں۔

اہلحدیث کذاب ہیں

کیا یہ بات غلط ہے۔ کیا سکھر میں داعی اور مدعو حضرات کی میٹنگ میں شاہ صاحب موصوف نے نہیں فرمایا تھا کہ میں جلسہ میں رفع یدین کی تردید نہیں کرونگا۔ البتہ اہلحدیث کو کذاب کہوں گا۔ کیا پھر جلسہ میں شاہ صاحب نے اہلحدیث کو کذاب نہیں کہا؟ کیا ریل میں شاہ صاحب نے سنن بیہقی کا حوالہ دے کر یہ نہیں کہا تھا کہ اہلحدیث کذاب ہیں۔ انہوں نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ امام بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وفات شریف تک اسی طرح تھی حالانکہ بیہقی میں یہ روایت نہیں ہے۔

اور کیا مولانا غلام اللہ خاں نے نہیں فرمایا تھا کہ اہلحدیث کذاب ہیں۔ انہوں نے غنیۃ الطالبین چھاپی اور اس میں آٹھ تراویح کی غلط روایت درج کر دی۔ اگر ان حضرات کا کذاب کہنا جرم نہیں ہے تو اس کا نقل کرنا کیوں جرم ہے۔

ہم نے دیانتداری سے یہ نقل کیا تھا کہ تحت الحدیث اور اجتہادی مسائل میں ایک دوسرے کو کذاب کہنا درست نہیں ہے اور نہ آج کل کے ملی و اجتماعی تقاضے اس کی اجازت دیتے ہیں۔

اگر شاہ صاحب ہمارے پاس لکھ بھیجیں کہ میں نے اہلحدیث کو کذاب نہیں کہا تو ترجمان اسلام خوشی سے اس کو شائع کر کے گذشتہ اشاعت کی تردید کر دے گا۔

احقر شہاب الدین صاحب جمعیۃ کو نقصان پہنچنے کا غم نہ کھائیں۔ جمعیۃ علماء اسلام علماء حق کی جماعت ہے اور ترجمان اسلام کا نصب العین دین حق کی خدمت ہے۔ چاہے کوئی راضی ہو یا ناراض۔ وہ چند ملحد و گمراہ مودودیوں یا مودودیت گزیدہ افراد کے پیچ و تاب کھانے سے کمزور نہیں ہوتی۔ ہم حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل ہیں۔ عذاب قبر کے قائل ہیں۔ وسیلہ کے قائل ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درود و سلام سننے اور اس کا جواب دینے کے قائل ہیں۔ اکابر علماء دیوبند کے مسلک سے وابستہ ہیں جو مسلک اہل سنت کے مطابق ہے اور باوجود اس کے دوسروں کو کذاب نہیں کہتے بلکہ تحفظ اصول دین کے لئے باہمی تعاون کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اگر آئندہ ضرورت محسوس ہوئی تو ترجمان اسلام شہاب الدین کی جماعت کا نام اور اس سے اختلاف کے اسباب پر مفصل بحث کریگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ و تبارک۔

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

حلقہ بھکر میں ضلعی مبلغ کا دورہ

حافظ محمد حنیف سہارنپوری مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے مورخہ ۲۰ر نومبر ۳۰ر نومبر تک حلقہ بھکر سے کوٹلہ جام، جھمٹ شمالی، منکیرہ، نوتک، چک ۵۲ T.D.A چک نمبر ۴۶ T.D.A بھکر اور چک نمبر ۲۱۷ T.D.A تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ۔۔ (احمد نگر جو حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے منسوب ہے) کا دورہ کیا جس میں جمعیۃ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعض مقامات میں حافظ ممتاز علی صاحب ناظم اعلیٰ حلقہ بھکر مولانا عبد الحمید صاحب خطیب منڈی ٹاؤن بھکر مولانا محمد رمضان صاحب خطیب نہر کالونی بھکر بھی ضلعی مبلغ کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ دورہ نہایت کامیاب رہا۔

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

ضلع سلہٹ کی جمعیۃ اور دینی تعلیمی اداروں کی طرف سے کشمیری اور پاکستانی مجاہدین کی امداد کے لئے تقریباً ۱۵۰۰ روپیہ جمع کیا جا چکا ہے اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ ضلعی جمعیۃ کے نائب امیر حضرت مولانا الحاج شیخ عبد الکریم صاحب کوڑیا صدر ادارہ کے پاس جمع ہو رہا ہے۔ تمام جمع شدہ رقوم بہ واسطہ گورنر صاحب مشرقی پاکستان دفاعی فنڈ میں دے دیا جائیگا

(منجانب مولانا اشرف علی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ (مشرقی پاکستان) بقلم عبد الرحمٰن ناظم)

اسلامی متحدہ محاذ راولپنڈی

اسلامی متحدہ محاذ راولپنڈی کے ایک اہم اور فوری اجلاس میں جس میں متعدد اکابر علماء کرام شریک ہوئے متفقہ طور پر طے پایا کہ گورنر صاحب مغربی پاکستان۔ سیکرٹری صاحب اطلاعات و تعلقات عامہ پاکستان و سپیکر صاحب نیشنل اسمبلی و صوبائی اسمبلی اور دیگر حکام اعلیٰ کو مندرجہ ذیل اطلاع بہم پہنچائی جائے:۔

۵ دسمبر کو اسلامی متحدہ محاذ کی جہاد کانفرنس راولپنڈی کو اجازت دے کر چند دن کے بعد عین موقع پر ڈی سی راولپنڈی نے اس میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی، اور اس سلسلہ میں کوئی تحریری نوٹس بھی نہیں دیا۔ اور اب متحدہ محاذ کے کارکنوں کو دھمکایا جا رہا ہے۔ جس سے عوام میں اضطراب ہے اور اس کارروائی کو مذہبی تعصب پر محمول کیا جا رہا ہے۔ اس لئے مہربانی فرما کر مداخلت فرمائی جائے"۔

(مشتاق احمد لدھیانوی، ناظم اعلیٰ نشر و اشاعت اسلامی متحدہ محاذ راولپنڈی)

مہاجرین کیلئے طبی امداد کی پیشکش

۷ر دسمبر کو ڈاکٹر محمد انور صاحب نے مہاجرین کی طبی امداد کے لئے اپنی خدمات جمعیۃ علماء اسلام جہلم کے سپرد فرمائیں۔ چنانچہ اب علاقہ میرپور (آزاد کشمیر) میں واقع جمعیۃ علماء اسلام کے امدادی کیمپ میں ڈسپنسری بھی قائم کر دی گئی ہے۔ جہاں سے مقامی اور مہاجر مریض بیش از بیش فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا وفد تقریباً سترہ ہزار (۱۷۰۰۰) کی مالیت سے بھرا ہوا ٹرک لے کر آزاد کشمیر پہنچا۔ جس میں گدے۔ لحاف، کوٹ برتن، صابن وغیرہ ضروری سامان شامل تھا۔ جمعیۃ علماء اسلام کا جو امدادی کیمپ چونکہ ضلع میرپور میں دریائے پونچھ کے کنارے پر لگا ہوا ہے۔ وہاں سے مندرجہ بالا سامان مہاجرین میں تقسیم کر دیا گیا۔ اس سامان میں جہاد کمیٹی ڈیرہ غازیخاں کا عطیہ بھی شامل ہے۔ یہ وفد راولپنڈی اور مظفر آباد بھی گیا اور وہاں مہاجرین کشمیر سے ملاقاتیں کیں۔

(عبد الجلیل انصاری فاضل خیر المدارس ایم بی ڈی ناظم جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ)

سانحۂ ارتحال

سردار غلام قاسم خاں ڈیرہ غازیخاں کے والد حاجی محمد بخش صاحب ۱۰ر دسمبر ۶۵ء کو قضائے الٰہی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ مرحوم نہایت دیندار اور علماء حق سے وابستہ تھے۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

(صوفی اللہ وسایا ڈیرہ غازی خاں)

بقیہ:- تلخ و شیریں

اور کہیں ہلاکت کی پیشنگوئیاں۔ ہم ایسے آدمی کو حلالی سپوت کہتے ہیں جو اپنے بزرگوں کے طریقہ کار کو اپنائے رکھے۔ اس مرزائی کو اس مضمون سے مروڑ اٹھے ہیں جو ترجمان اسلام میں مرزا محمود آنجہانی کے جیل بننے پر لکھا گیا تھا۔ حالانکہ اس مضمون میں ان اخلاقی الزامات کا کوئی ذکر نہ تھا جو بعض مرزائیوں نے آنجہانی کی ذات میں ثابت کئے۔ مودودی اور مرزائی دونوں مولانا کو گالیاں لکھ کر بھیجا کرتے ہیں ؎

بدم گفتی و خرسندم جزاک اللہ نکو گفتی
کلامِ تلخ مے زیبد لبِ لعل شکر خارا

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ
مثالی تعاون

جمعیۃ علماء اسلام نے مہاجرین کشمیر کی امداد کے لئے گذشتہ ماہ سے مہم جاری کی ہوئی ہے۔ جن کی کامیابی اگرچہ اراکین کی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے مگر بعض حضرات کا مثالی تعاون بھی قابل تعریف ہے۔ چنانچہ چوہدری عبد المجید صاحب چیئرمین یونین کمیٹی نمبر ۳ نواب شاہ نے سامان کی ترتیب کے لئے اپنے مکان کا بالائی حصہ جمعیۃ کی تحویل میں دے رکھا ہے۔ جس میں لائٹ وغیرہ کا بندوبست بھی ان کی طرف سے ہے۔ سامان کی ترسیل میں سرٹیفکیٹ وغیرہ کی فراہمی بھی آپ کی دوڑ دھوپ کا نتیجہ ہے۔ دعا ہے کہ خداوند قدوس آپ کو جمعیۃ کے کاموں میں زیادہ تعاون کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

نیز دو صد روپیہ برائے امداد مہاجرین ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال کی معرفت بھیجا گیا جبکہ موصوف ۸ر دسمبر کو حیدر آباد جاتے ہوئے نواب شاہ سے گذرے۔

علمائے دیوبند کا مسلک

(قسط نمبر ۲)

از مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند مدظلہٗ کے ایک مقالہ "علمائے دیوبند کا مسلک" کی یہ دوسری قسط ہے جو ترجمان اسلام میں شائع ہو رہا ہے۔ بندہ کے سامنے استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندہری مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان نے اس مضمون کی بہت تعریف کی تھی۔ حضرت قاری صاحب موصوف نے اپنے مخصوص حکیمانہ اور محققانہ انداز میں مسلک دیوبند پر تیز روشنی ڈالی ہے۔ دیوبندی مسلک کے عقیدت مندوں کے لئے مخصوصاً اور تمام اہل السنت مسلمانوں کے لئے عموماً اس مضمون سے استفادہ کرنا ضروری ہے، تاکہ اکابر دیوبند کے مسلک حق کے بارے میں کسی کو کوئی غلط فہمی باقی نہ رہے۔ آج کل دیوبندی جماعت کے نوخیز علماء میں سے بھی بہت سے اہل علم مسلک دیوبند سے پوری واقفیت نہیں رکھتے اور باوجود دیوبندی کہلانے کے بھی ان کے بعض عقائد و نظریات اکابر دیوبند کے خلاف ہوتے ہیں۔ اس مقالہ کو کتابی صورت میں بھی حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب ملتانی نے شائع کرایا۔ جو ادارہ الصدیق ملتان سے ایک روپیہ بارہ پیسے میں مل سکتا ہے۔ ترجمان اسلام کے خریداروں اور اکابر دیوبند کے تلامذہ اور متوسلین سے گذارش ہے کہ وہ اس مضمون کو خود بھی شوق و توجہ سے پڑھیں اور دوسروں تک پہنچانے میں بھی پوری کوشش کرتے رہیں تاکہ عام تعلیم یافتہ طبقہ مذہب اہل السنت والجماعت سے باخبر ہو جائے۔ واللہ الموفق۔

(الاحقر: منظور حسین غفرلہٗ مدنی جامع مسجد چکوال)

اب اگر اس مسلک کو کھولنے کے لئے السنۃ والجماعۃ ے ان چھوٹے چھوٹے اور مختصر الفاظ کی وسیع ترین معنویت کو سامنے لایا جائے تو ان الفاظ میں لایا جا سکتا ہے کہ السنۃ کے قت روشِ نبوی سے دین کے جس قدر کچھ شعبے بنتے چلے گئے ہ سب مسلکِ علماء دیوبند کا جزو ہیں اور الجماعۃ کے تحت ذاتِ نبوی کے فیض سے صحابہ سے لے کر تابعین، ائمہ مجتہدین ور علمائے راسخین فی العلم تک ان شعبوں کے لحاظ سے جس در بھی عظیم شخصیتیں بنتی چلی گئیں۔ فرقِ مراتب کے ساتھ ان سب کی عظمت و متابعت اور ادب و احترام اسی مسلک کا ہو ہے اور اس طرح یہ مسلک اپنے اصول اور اپنی متبوع خصیتوں کے لحاظ سے سنتِ نبوی اور ذاتِ نبوی کی عظمت محبت سے پیدا شدہ درخت ہے جس کے ہر پھل پھول میں وہی سنت کا رنگ و بو رچا ہوا ہے۔ جس کی وجہ اور توجیہ و یفیت یہ ہے کہ کوئی بھی دینی شعبہ ایسا نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔ جو سنتِ نبوی کے آثار میں سے نہ ہو اور نہ اسے دینی ہی یوں کہا جاتا؟ اور دین کی بھی دینی اولو الامر قسم کی شخصیت یں جو ذات نبوی کے ظلال میں سے نہ ہو۔ ورنہ اُسے دینی خصیت ہی کیوں کہا جاتا؟ اس لئے اگر کسی مسلک کو منشائے وت کے مطابق بننا تھا تو وہ اس کے بغیر بن ہی نہیں سکتا تھا وہ حضور کے تمام منتسب شعبوں اور حضور سے منسوب تمام ذاتِ قدسیہ کے تعلق کو اپنے مسلک کا رکن بنائے اور انہی روشنی میں آگے بڑھے تاکہ اسے اپنے نبی سے اصولی اور ذاتیاتی ونوں قسم کی صحیح نسبت رہے۔ کیونکہ حضور ہی تعلق مع اللہ کی ساری یلتوں کے جامع اور ان میں فرد اکمل ہیں۔ اس لئے ہر اچھی نسبت حضور سے چل کر آتی گی خواہ کسی شعبۂ دین کے راستہ سے ے یا کسی دینی شخصیت کے توسط سے۔ وہ اپنے وابستہ کو حضور ا کی طرف لے جائے گی۔ اور آپ ہی سے وابستہ کرے گی اس اصول کی روشنی میں دیکھا جائے تو شریعت کے تمام علمی و عملی شعبے ور نہ صرف علمی و شرعی شعبے بلکہ دین کی وہ ساری حجتیں جن سے شعبے اور خود شریعت بنی ہے۔ وہ حضور ہی کی مختلف الانواع نسبتوں کے ثمرات و آثار ہیں۔ مثلاً آپ کی نسبت ایمانی سے عقائد کا شعبہ پیدا ہوا۔ جس کا فنی اور اصطلاحی نام کلام ہے پ کی نسبتِ اسلامی سے عملی احکام کا شعبہ پیدا ہوا۔ جس کا اصطلاحی نام فقہ ہے۔ آپ کی نسبتِ احسانی سے تزکیہ نفس اور تکمیلِ اخلاق کا شعبہ پیدا ہوا۔ جس کا اصطلاحی نام تصوف ہے۔ آپ کی نسبت ۔۔۔۔ اعلاءِ کلمۃ اللہ سے سیاست و جہاد کا شعبہ پیدا ہوا۔ جس کا عنوانی لقب امارت و خلافت ہے آپ کی نسبت اسنادی سے سند کے ساتھ نقلِ دین کا شعبہ پیدا ہوا۔ جس کا اصطلاحی نام فنِ روایت و اسناد ہے۔ آپ کی نسبت استدلالی سے حجتِ طلبی اور حجتِ بیانی کا شعبہ پیدا ہوا۔ جس کا اصطلاحی نام درایت و حکمت ہے۔ آپ کی نسبتِ اتقائی سے علوم فراست و معرفت کا شعبہ پیدا ہوا۔ جس کا اصطلاحی نام فن حقائق و اسرار ہے۔ آپ کی نسبت استقرائی سے کلیاتِ دین اور قواعدِ شرعیہ کا شعبہ پیدا ہوا۔ جس کا اصطلاحی نام فن اصول ہے۔ خواہ وہ اصولِ فقہ ہوں یا اصول تفسیر و حدیث وغیرہ

آپ کی نسبت اجتماعی سے تعاونِ باہمی اور حسنِ معاشرت کا شعبہ پیدا ہوا۔ جس کا فنی اور اصطلاحی نام حضارۃ و مدنیت ہے

آپ کی نسبت تیسیری سے سہولت پسندی اور میانہ روی کا شعبہ پیدا ہوا۔ جس کا اصطلاحی لقب عدل و اقتصاد ہے۔ پھر شرعی حجتوں کے سلسلہ میں دیکھئے۔ جن سے اس جامع شریعت کا وجود ہوتا ہے تو آپ کی نسبت انبائی (نبوت) سے وحی متلو کا ظہور ہوا۔ جس کے مجموعہ کا نام القرآن ہے۔ آپ کی نسبتِ اعلامی و بیانی سے وحی غیر متلو یعنی قولی و فعلی اُسوۂ حسنہ یا بیانِ قرآن کا ظہور ہوا۔ جس کے مجموعہ کا نام السنت ہے۔ آپ کی نسبت انتقالی اور وجدانی سے استنباط اور استخراجِ مسائل کا ظہور ہوا۔ جس کا اصطلاحی نام اجتہاد ہے۔ آپ کی نسبتِ خاتمیت سے امت میں دوامی ہدایت اور عدم اجتماع بر ضلالت کا مقام پیدا ہوا۔ جس سے اُس میں حجیت کی شان ظاہر ہوئی۔ جس کا اصطلاحی نام اجماع ہے۔ اور اس طرح آپ ہی کی نسبتوں سے دین کی چار حجتیں قائم ہوئیں جن سے شریعت کے مسائل کا شرعی وجود ہوتا ہے۔ کتاب اللہ سنت رسول اللہ۔ اجماعِ امت اور اجتہادِ مجتہد جو فرقِ مراتب کے ساتھ متعارف ہیں۔ غرض دین کے شعبے ہوں یا حجتیں سب سنتِ نبوی کی مختلف نسبتوں سے پیدا شدہ ہیں۔ جن کے اصطلاحی نام بعد میں رکھ لئے گئے۔ جبکہ اُن کو اور ان کے قواعد و ضوابط کو سنت نبوی سے اخذ کر کے فنون کی صورت دے دی گئی مگر اُن کی حقیقتیں قدیم اور پہلے ہی سے ذاتِ نبوت سے وابستہ تھیں۔ اس لئے یہ سارے شعبہ ہائے دین فقہ۔ حدیث تفسیر۔ روایت۔ درایت۔ حقائق۔ اصول۔ حکمت۔ کلام اور سیاست وغیرہ السنت کے تحت سنت ہی کے اجزا ثابت ہوئے۔ جن کو علمائے دیوبند نے جوں کا توں لے کر اپنے مسلک کا رکن بنا لیا اور اس کے مسلک کے عناصر ترکیبی قرار پائے۔ پھر انہی شعبوں کے تخصصات اور اُن کی خصوصی مہارت و حذاقت سے اسلام میں خاص خاص طبقات پیدا ہوئے۔ جو اپنے اپنے فن کے مناسب ناموں سے موسوم ہوئے۔ جیسے متکلمین۔ فقہاء۔ صوفیاء۔ محدثین۔ مجتہدین۔ اصولیین عرفا۔ حکماء اور خلفاء وغیرہ۔ اور پھر ہر ہر طبقہ میں کمالِ حذاقت و مہارت اور خدا داد فراست و بصیرت کے لحاظ سے اُس فن کے ائمہ اور اولو الامر پیدا ہوئے کہ یہ فن ہی اُن کا اوڑھنا بچھونا اور جوہر نفس بن گیا اور وہ اس درجہ اس میں منہمک اور فانی ہو گئے۔ کہ اُن کی ذوات اور فن دو چیزیں الگ الگ نہ رہیں بلکہ دونوں مل کر گویا ایک ذات ہو گئے۔ حتیٰ کہ اصول اور قواعد فن کی طرح وہ خود بھی حجت اور مقبول دلیل بن گئے۔ اس قسم کے لوگوں کو اُن کی خداداد مخصوص صلاحیتوں اور کارناموں کے سبب ان فنون کا امیر المومنین اور اولو الامر مانا اور پکارا گیا۔ اور وہ امام و مجتہد کے ناموں سے یاد کئے گئے جیسے ائمۂ اجتہاد ابو حنیفہ مالک شافعی وغیرہ یا جیسے ائمہ حدیث بخاری، مسلم ابو داؤد وغیرہ یا جیسے ائمہ تصوف جنید و شبلی اور معروف و بایزید وغیرہ۔ یا جیسے ائمۂ درایت و تفقہ ابو یوسف محمد بن حسن مزنی اور ابن رجب وغیرہ یا جیسے ائمہ حکمت و حقائق رازی و غزالی اور ابن عربی وغیرہ۔ یا جیسے ائمۂ کلام ابوالحسن اشعری اور ابو منصور ماتریدی وغیرہ یا جیسے ائمۂ اصول فخر الاسلام بزدوی اور علامہ دبوسی وغیرہ یہ اور اسی قسم کے اور شعبہ ہائے دین کی برگزیدہ شخصیتیں جن کے واسطوں اور ہاتھوں ہی سے مذکورہ فنون اور دینی شعبے ہم تک پہنچے۔ انہی شعبوں کی طرح مسلک علماء دیوبند کے اعضاء و اجزاء قرار پائے۔ جن کی درجہ بدرجہ عظمت و توقیر مسلک کا دوسرا اہم ترین رکن ہے۔

(باقی آئندہ)

NE No. 67715 সাপ্তাহিক
তরজুমানেইসলাম
লাহোর
WEEKLY REGD. L. No. 7132
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE
price 12 paisse

راولپنڈی میں متحدہ اسلامی محاذ کی طرف سے

جہاد کانفرنس

قابل توجہ حکومت مغربی پاکستان

۵ دسمبر کو راولپنڈی میں جہاد کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان تھا، اشتہارات چھپ گئے، دعوت نامے جاری ہو گئے، ڈی سی کے دفتر سے منظوری مل گئی مگر تعجب ہے کہ عین آخری دن ڈی سی راولپنڈی کی طرف سے جہاد کانفرنس [illegible] انعقاد میں رکاوٹ پیدا ہونے کی افواہیں سنی گئیں اور پولیس نے مداخلت شروع کر دی سنا گیا کہ محترم شیخ حسام الدین صاحب کنوینر متحدہ اسلامی محاذ اور محترم مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی کی شرکت بعض طبائع پر بوجھ ہوئی۔ اس گڑبڑ کا یہ نتیجہ ہوا کہ کانفرنس دس بجے کی بجائے نماز ظہر کے بعد سے شروع ہو سکی۔ اور انتظامات میں خاصی گڑبڑ ہوئی، جس پر اجلاس کے صدر مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے احتجاج کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر احراری ہونا جرم ہے تو ہم سب احراری ہیں آپ کے اتباع میں ہزاروں عوام نے ہاتھ کھڑے کر کے احراری ہونے کا اظہار کیا۔ مولانا نے کہا۔ اس وقت پاکستان میں کوئی پارٹی اور کوئی شخص ایسا نہیں جو یہاں ہندو کے مقابلہ کے لئے قربانی دینے کو تیار نہیں۔ آپ نے کہا کہ اس ملک پر کسی غیر کے تسلّط یا اقتدار کو کسی طرح برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

آپ نے شہر کے اندر بعض غلط افواہوں کی اشاعت اور حکام کی غفلت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو امریکہ یا کسی بھی بیرونی ملک کے ایجنٹوں سے خبردار رہنا چاہیئے۔ دشمنانِ اسلام اس وقت اسلامی ملکوں میں سازشوں میں مصروف ہیں مگر خدا کے فضل سے ہر جگہ انہوں نے منہ کی کھائی۔

اجلاس میں مولانا غلام اللہ خاں صاحب اور مولانا اسمٰعیل صاحب ذبیح اہلحدیث نے بھی خطاب کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم حافظ مشتاق احمد صاحب ناظم نشرو اشاعت متحدہ اسلامی محاذ ادا کر رہے تھے۔ اجلاس بڑا کامیاب رہا اور آخر میں پاکستان و کشمیر کے لئے دعا کی گئی۔ اور حج کی پابندی کے سلسلہ میں قرارداد پاس ہوئی راولپنڈی میں عرصہ سے جمعیۃ علماء اسلام ضلع راولپنڈی کے ناظم حضرت مولانا

عبدالستار صاحب کے بارہ میں بعض حکام کا رویہ سخت ہے، اور جہاد کانفرنس کے بعد ان پر اور زیادہ مہربانی کی گئی ہے اور کی جا رہی ہے۔ ہم حکومت مغربی پاکستان اور حکومت پاکستان کو متوجہ کرتے ہیں کہ اس امر کا خاص خیال رکھے کہ دشمنوں کے ایجنٹ علماء دین اور حکومت میں کہیں دوری اور منافرت کی ناپاک سعی تو نہیں کر رہے ہیں۔

آزاد کشمیر میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کا دورہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

[illegible] ٹرانسپورٹ کا انتظام فرمایا۔ حالانکہ اس وقت امریکن وفد وغیرہ کی وجہ سے ٹرانسپورٹ کی تکلیف تھی۔ ڈی سی صاحب مظفرآباد بہت خوش اخلاق اور فرض شناس افسر ہیں۔

عوام سے اپیل عوام کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ امدادی سامان صرف مہاجرین کے نام سے جمع نہ کیا جائے بلکہ مجاہدین و مستحقین کشمیر کی نیت سے جمع کیا جائے۔ اس لئے کہ بہت سے مورچوں میں بیٹھے ہوئے مجاہدین نیز شہداء کے ورثاء اور بچے بھی امداد کے قابل ہیں۔

مہاجرین کی شادیاں جمعیۃ علماء اسلام کے وفد نے ہر جگہ یہ اعلان بھی کیا کہ جن جوان لڑکیوں کی شادیاں محض ہنگامی حالات سے رک گئی تھیں اور اب وہ مسافرانہ حالت میں ہیں ان کی شادی کے لئے جمعیۃ نئے دو تین جوڑے کپڑے اور کچھ نقد روپے، امداد دے گی۔ چنانچہ دس بارہ درخواستیں موصول ہوئیں اور بعضوں کو نقد روپوں کی امداد دی گئی۔

الحمد للہ کہ وفد نے اپنے دورہ میں تبلیغی فرائض انجام دیئے۔ ہر جگہ اچھے جلسے ہوئے خاص کر ریڑہ ڈھلی اور پلندری میں تاریخی اجتماعات منعقد ہوئے۔

اسلامی مشن حضرت مولانا عبدالقادر صاحب آزاد اسلامی مشن بہاولپور اور حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے مہاجرین کی پوری امداد کی اور بڑے کامیاب جلسے کئے۔ جو عوام کو اب تک یاد ہیں۔ دونوں حضرات نے دوبارہ دورہ شروع کر دیا ہے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور۔ رجسٹرڈ نمبر ۱۳۲ / ۷

ممبر ۳۴۲۳

محترم خواجہ فیروز الدین صاحب [illegible]
دارالمطالعہ یادگار شہیدان [illegible]
نبوت کامونکی ضلع لاہور

دینی مدارس

دائمی جہاد کے اصل مورچے ہیں، انہیں کسی حال میں بھی کمزور نہ ہونے دیں مدرسہ تفہیم القرآن ہنگامی دور میں کافی مقروض ہو گیا ہے۔ مخیر حضرات خصوصی توجہ فرمائیں۔

(منظور تفہیمی ناظم مدرسہ تفہیم القرآن جھنگ صدر)

ترجمان اسلام لاہور

ہفت روزہ — جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۷۵ — ۶۱۳۲ — احمد حسین کمال

جلد ۸ | جمعہ ۲۴ صفر ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۵ جون ۱۹۶۵ء | شمارہ ۲۵

کامیابی کا راز

"قانون الٰہی یہ ہے کہ جو قومیں اعلیٰ اخلاق سے آراستہ ہوکر میدان عمل میں اترتی ہیں، وہی کامیاب و بامراد ہوتی ہیں اور جو قومیں اعلیٰ اخلاق سے تہی دامن ہوتی ہیں۔ وہ فنا ہو جاتی ہیں (جمال الدین افغانی رحمۃ اللہ علیہ)

انسان صرف کام کے لئے بنایا گیا ہے۔ بس اس کو چاہیئے کہ اپنے کام میں مصروف رہے۔ یہ بہت ہی ادنیٰ درجہ کی اور چھوٹی باتیں ہیں کہ لوگوں کا اس کے متعلق کیا خیال ہے اور ابنائے وقت اسے کیا سمجھتے ہیں۔ (الہلال ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء)

ایجنڈا

برائے اجلاس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان جو ۱۰ جولائی مطابق ۱۰ ربیع الاول سرگودھا میں منعقد ہو رہا ہے۔ (۱) مختصر رپورٹ (۲) سہ سالہ انتخاب (۳) توسیع تنظیم (۴) دیگر امور بشرط اجازت حضرت امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ تفصیلات آخری صفحہ پر بھی ملاحظہ فرمالیں

(حسب ہدایت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ)

مرکزی تبلیغی نظام جمعیۃ علماء اسلام

آئندہ سے جلسوں، کانفرنسوں اور اکابرین و عہدہ داران جمعیۃ کے دوروں وغیرہ سے متعلق تمام امور کے لئے ملتان حضرت مفتی محمود صاحب کے پتے کے بجائے دفتر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کے پتہ پر سابقہ شائع کردہ شرائط کے مطابق رجوع کیا جائے۔ اب تمام پروگرام مرکزی دفتر لاہور سے ہی طے پایا کرینگے ترتیب دیئے جایا کریں گے۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور)

ترجمانِ اسلام کی اشاعت خاص

یوں تو سارا مشرق ہی لیکن بالخصوص عرب و افریقہ کی مسلم مملکتیں سیاسی سرگرمیوں کے [illegible] دور سے گذر رہی ہیں۔ بدقسمتی سے پاکستان میں ان حالات [illegible] کیفیت [illegible] پائی جاتی ہے۔ اور جو کچھ پائی جاتی ہے۔ وہ اصل حالات کے برعکس ہے اور مخالفین کے پروپیگنڈے [illegible] سازیوں کی [illegible] سے ملوث ہے۔ حضرت مفتی محمود صاحب و حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی موتمر عالم اسلامی منعقدہ [illegible] میں شرکت اور حرمین شریفین کی زیارت سے وطن واپس آئے ہیں۔ مذکورہ موتمر کے حالات مکار روائیوں اور عالم عرب [illegible] سیاسی تغیرات و ہیجانات کے بارے میں چشم دید واقعات کی رپورٹ اپنے ساتھ لائے ہیں۔ اس کی عام اشاعت کے لئے [ترجم]انِ اسلام کا ایک خاص نمبر نکالا جا رہا ہے۔ جو دیدہ زیب اور پُر از معلومات ہوگا۔ فی پرچہ قیمت ۴ ر ہوگی۔ خریدار و ایجنٹ [حضر]ات کو جتنی تعداد میں یہ پرچے مطلوب ہوں فوراً اطلاع دیں اور ان کی قیمت پیشگی ادا فرمائیں مستقل خریداروں کو یہ پرچہ [معمو]ل کے مطابق روانہ کیا جائے گا۔

مشتہرین و تاجر حضرات بھی اپنے اشتہارات دے کر اس موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ پرچہ بہت زیادہ تعداد میں [چھ]اپا جائے گا۔ اور مغربی و مشرقی پاکستان کے علاوہ عرب و ایشیا کے بیرونی ممالک میں بھی بڑی تعداد میں بھیجا جائے گا۔ تاریخ [اشاع]ت کا بعد میں اعلان ہوگا۔

(ادارہ ترجمان اسلام)

اسلامیات

اسلام صرف علمی مذہب نہیں بلکہ سلف صالحین سے اس کی عملی صورت بھی منقول چلی آتی ہے

یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ اسلام صرف ایک علمی مذہب نہیں ہے جس کو صرف دماغی کاوشوں نے پیدا کیا ہو بلکہ وہ ایک مجموعی شکل و صورت کے ساتھ عملاً بھی منقول ہوتا چلا آیا ہے۔ ہمارے دین کا تمام تر تعلق اوپر سے ہے۔ ہم نیچے سے کسی نئے دین کے تراشنے کے مجاز نہیں۔ اس کے بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اُن سے صحابہ نے اُس کا شعبہ اعمال اور اُس کے بنیادی عقائد بھی سیکھے۔ آپ نے اُن پر خود بھی ایمان رکھا اور آنے والی پوری بعد کی اُمت کو برابر رکھنے کی وصیت فرمائی۔ اور پھر کسی درمیانی انقطاع کے بغیر اسی طرح دین سپرد ہوتا رہا ہے۔ ادھر حفاظت الٰہیہ کا یہ عجیب کرشمہ تھا کہ بحث و تمحیص کا جو مرحلہ تھا وہ سب تبع تابعین کے ماحول ہی میں ختم ہو چکا تھا۔ یہ وہ قرن ہے جس کے متعلق خیریت کی شہادت خود لسان نبوت سے نکل چکی ہے۔ اس لئے جب کسی دین کے مسئلہ پر بحث کی جائے۔ تو اس کو محض دماغی کاوش اور لغت کی مدد سے از سر نو شروع کر دینا ایک بنیادی غلطی ہے۔ یہاں ریسرچ کے اصول کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ کام خود انبیاء علیہم السلام کا بھی نہیں۔ اس کو قدرت نے براہ راست خود اپنے ہی دست قدرت میں رکھا ہے ان کی بھی مجال نہیں کہ حکم ایزدی کے بغیر وہ ایک نقطہ کا اضافہ یا ایک نقطہ کی ترمیم کر سکیں۔

اس ترمیم و تبدیل کا انحصار کچھ الفاظ ہی پر نہیں ہے بلکہ اس کے معانی کو بھی شامل ہے اور وہ لفظی ترمیم سے زیادہ شدید ہے۔ یہود بے بہبود نے دونوں قسموں کی تحریفیں کی تھیں۔ تورات کے الفاظ میں بھی (باقی کالم اول میں)

[بقیہ (اسلامیات)] اور ان کے معانی میں بھی۔ قرآن کریم چونکہ آخری کتاب تھی۔ اسی لئے وہ دونوں قسموں کی [تبدی]لیوں سے محفوظ ہے۔ لفظی ترمیم کا تو یہاں کوئی امکان ہی نہیں۔ رہی معنوی ترمیم و تحریف تو اُمت کے بعض ملحد [عق]لوں نے گو اس میں یہود کو بھی مات دے دی ہے۔ مگر اس کی معنوی حفاظت کی وجہ سے وہ اصل دین پر [ا]ثر انداز نہیں ہو سکی اور ہر دور میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی علیحدہ کیا جاتا رہا ہے۔ پس اگر کوئی شخص آج [دعو]یٰ کرے کہ نمازیں پانچ نہیں صرف دو ہیں اور اس کے لئے دماغی تراشیدہ دلائل کا ڈھیر لگا دے تو بالکل [بے س]ود سمجھا جائے۔ اس کو یہ بھی ثابت کرنا ہوگا کہ اُمت اوپر سے بھی صرف دو ہی نمازیں پڑھا کرتی تھی بلکہ اس کو یہ بھی بتانا ہوگا [کہ پانچ] نمازوں کی فرضیت اگر غلط ہے تو پھر اس کی بنیاد کس دن سے قائم ہوئی۔ (ترجمان السنہ)

ناشر خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

معلومات و اطلاعات

بعث پارٹی

حال ہی میں عرب ممالک کی لادینی سوشلسٹ رجحانات رکھنے والی عرب قومیت، عرب اتحاد کی داعی مشہور جماعت بعث پارٹی کا نیا جنرل سیکرٹری ڈاکٹر منیف رزاز مقرر ہوا ہے۔ اس سے قبل مائیکل افلاک اس منصب پر فائز تھا۔ جنرل سیکرٹری اس پارٹی کا قائد اعلیٰ ہوتا ہے۔ یہاں عام معلومات کے لئے اور عرب سیاست کو جاننے کے لئے اس پارٹی کی مختصر تاریخ لکھی جاتی ہے۔

اس پارٹی کی بنیاد ۱۹۴۰ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کے بانیان اسے سیاسی جماعت کے بجائے ایک نظریاتی تحریک بتاتے تھے۔ ابتداءً ۱۹۴۱ء میں اس کے اجلاس خفیہ طور پر دمشق میں ہوا کرتے تھے۔

اس پارٹی نے پہلی مرتبہ شام میں فرانسیسی حکام کے خلاف طلباء کی کامیاب ہڑتال کرائی تھی۔ اسی سال یعنی ۱۹۴۱ء میں عراق پر برطانوی قبضے کے خلاف رشید علی کی حمایت میں اس پارٹی نے منظم مظاہرے کرائے۔ ۱۹۴۳ء میں اس پارٹی کی پہلی کانگریس منعقد ہوئی اور اس کے دستور و اصول طے کئے گئے۔ نیز پروگرام بنایا گیا۔ ۱۹۴۸ء میں فلسطین کی جنگ آزادی میں اس جماعت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ عرب ممالک میں اس پارٹی کا اثر و رسوخ بالخصوص نوجوانوں پر زبردست طریقے پر قائم ہو گیا تھا۔

عرب حکمرانوں کی خود غرضیوں و عیاشیوں کی بنا پر عوام ان سے متنفر ہوتے جا رہے تھے۔ اور بعض نام نہاد مذہبی و سیاسی جماعتیں امریکہ و برطانیہ کے زیر اثر اشتراکیت کا ہوا دکھلا کر عوام کو مغربی سامراج کے چنگل سے نکلنے کی جدوجہد میں روک بنی ہوئی تھیں۔

اس پارٹی نے اپنی قربانیوں اور کردار سے عوام کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا اور یہ عالم عرب کی سب سے بڑی سیاسی قوت بنتی جا رہی تھی۔ بدقسمتی سے اس پارٹی کے رجحانات و نظریات قطعی لادینی اور غیر مذہبی تھے۔ اندیشہ تھا کہ کہیں پورا عالم عرب اس کی لپیٹ میں آ کر اسلام سے بیگانہ نہ بن جائے۔ لیکن دفعتاً مصر میں انقلاب آیا اور ناصر نے ایک نئی سیاسی قوت کی بنیاد رکھی۔ جس نے مغربی سامراج سے براہ راست ٹکر لے کر عربوں میں ہی نہیں بلکہ افریقہ تک میں بیداری کی لہر دوڑا کر عوام کی ہمدردیاں و توجہ اپنی طرف منعطف کرا لی۔ اس طرح وہ خطرہ کہ عرب مذہب کے مخالف نہ بن جائیں رفع ہو گیا۔ اس طرح اس جماعت کے ذہنی انحرافات کا قلع قمع ہو گیا۔ اب عرب کی سب سے بڑی سیاسی قوت ناصر کی قیادت ہے۔ اور... بعث پارٹی دوسرے درجہ کی سیاسی قوت رہ گئی ہے۔ جس کو فکری سیادت اب قطعی حاصل نہیں رہی ہے۔

اظہار تشکر ملا حمید اللہ جان صاحب نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اظہار تعزیت کیلئے انہیں ہمدردانہ خطوط تحریر کئے۔

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کی سرگرمیاں

انتخابی مصروفیات سے فارغ ہو کر جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر نے از سرِ نو پرجوش کام شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ جماعت کے نئے امیر حضرت مولانا محمود اختر صاحب کی قیادت میں دن رات کام ہو رہا ہے۔ اور جماعت کو فعال اور منظم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ۱۵ محرم سے لے کر یکم صفر تک جماعت کے سرپرستوں سے ملاقاتوں اور تبادلۂ خیال کا کام جاری رکھا گیا بعد غور و خوض کے فیصلہ ہوا کہ تمام یونین کمیٹیوں میں ابتدائی جماعتیں قائم کی جائیں اور ان کو مثبت کام شروع کرنے کی ہدایت کی جائے۔ انفرادی اصلاح پر زیادہ توجہ دی جائے۔ ارکان جمعیۃ کو نماز پڑھنے، قرآن ناظرہ پڑھنے، حفظ کرنے داڑھی رکھنے کی ترغیب دلائی جائے۔ ابتدائی جماعتیں اپنے حلقوں میں ہفتہ وار اجتماع شروع کریں۔ اخبار ترجمان اسلام جاری کرائیں۔ فنڈ جمع کریں۔ اگر مرکزی شہری جماعت کے تعاون کی ضرورت محسوس کریں۔ تو شہری جماعت ممکن تعاون کریگی۔

شہری جماعت کا ماہانہ اجتماع منعقد ہوا کرے۔ جس میں ابتدائی جماعتوں کے عہدیدار شریک ہوں گے۔ اور اپنی کارکردگی کی رپورٹ پیش کیا کریں۔ از سرِ نو ممبر سازی کریں۔ تمام یونینیں تبلیغی کام شروع کریں۔

اس دستور العمل کے تحت پہلا خاص اجتماع یکم صفر کو مسجد چوک شہیداں میں منعقد ہوا۔ جس میں جمعہ کے دن اجتماع عام رکھنے کا فیصلہ ہوا۔ دوسرا خاص اجتماع کمہار منڈی میں ہوا۔ جس میں مولانا عبد المنان صاحب نے اپنے حلقے میں کام کرنے اور احباب سے مشورہ کرنے کی تجویز پیش کی۔ طے پایا کہ مولانا عبد المنان اپنے طور پر کام شروع کریں۔ بعد میں کسی دن اجتماع عام منعقد کیا جائے۔ ۱۷ صفر بروز جمعہ کمہار منڈی میں اجتماع عام ہوگا۔ جس میں علاقہ کے احباب شریک ہو کر جماعتی نظم کو باقاعدہ بنانے کی سعی فرمائیں گے۔

۴ صفر کو حسین آگاہی میں اجتماع خاص ہوا۔ مولانا غلام حسن صاحب نے حلقہ میں کام کرنے اور احباب سے مشورہ لینے کا ذمہ لیا۔ اسی دن دوسرا اجتماع خاص دہلی گیٹ میں منعقد ہوا مولانا خدا بخش صاحب نے جماعتی پروگرام سے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور ۱۰ صفر جمعہ کے دن اجتماع عام بلانے کا فیصلہ ہوا۔ ۷ صفر کو رشید آباد میں اجتماع خاص ہوا۔ احباب نے جمعیۃ کے پروگرام سے تعاون کا وعدہ کیا۔

۸ صفر کو مفتی محمد عبد اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کے ہاں مسجد بن لوہاراں میں اجتماع خاص منعقد ہوا۔ گذشتہ کارروائی سے مفتی صاحب کو آگاہ کیا۔ مفتی صاحب نے مقامی طے شدہ دستور العمل کو بہت پسند کیا اور اسے صوبائی جماعت کی طرف سے شائع کرنے کا ذمہ لیا۔

طے پایا کہ ۹ صفر کو خیر المدارس کے نزدیک مسجد میں اجتماع عام رکھا جائے۔ بعد نماز عشاء ۹ صفر کو یہ اجتماع عام منعقد ہوا۔ مولانا عبد الرحیم صاحب اور مولانا محمود اختر صاحب نے

مسٹر بشیر احمد اعوان کی علیحدگی

۱۶ - جون ۱۹۶۵ء سے بعض وجہات [...] مسٹر بشیر احمد اعوان کی علیحدگی عمل میں آ گئی [...] ترجمان اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام سے اب [...] کا تعلق باقی نہیں رہا ہے۔ اور وہ کسی معاملہ [...] رہے ہیں۔

تقریریں کیں۔ مفتی عبد اللہ صاحب نے احباب [...] کیا۔ بڑی طویل بحث کے بعد طے پایا کہ اس [...] اجتماع رکھا جائے۔

۱۰ صفر نماز جمعہ مولانا محمود اختر صاحب نے [...] بعد نماز مولانا خدا بخش صاحب کی زیر صدارت [...] ہوا۔ علاقہ کی جماعت کے لئے حسب سابق مولانا [...] اور غازی عبد الرحمان صاحب کے نام علی الترتیب [...] کے لئے پیش ہوئے۔ مولانا خدا بخش اتفاق رائے [...] ہوئے۔ اور ۵ دوسرے عہدیداروں کے انتخاب [...] کو دے دیا گیا۔ مفصل کارروائی مندرجہ ذیل ہے

۱۱ - جون - جمعیۃ علماء اسلام حلقہ دہلی گیٹ [...] اجتماع مولانا خدا بخش صاحب کی زیر صدارت [...] ہوا۔ مولانا محمود اختر صاحب اور شیخ محمد یعقوب [...] جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اتفاق [...] ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس خواجہ نظام الدین صاحب [...] پر اظہار غم کرتا ہے۔ خواجہ صاحب بڑے [...] صاحب دل بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات [...] فرمائیں۔ اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں۔

(۲) یہ اجلاس علماء امت کی تقاریر پر [...] اور قسم قسم کی پابندیوں کو ملکی دستور اور قانونی [...] افسوسناک روایت قرار دیتا ہے۔ اضلاع [...] پابندیوں سے احتراز کرنا چاہیئے۔

حکومت مغربی پاکستان کو چاہیئے۔ کہ علماء [...] کرام کے خلاف پابندیاں لگانے اور غیر جمہوری [...] باز رہنے کی واضح ہدایت کرے۔

حال ہی میں ضلع بہاولپور کے اسلامی [...] کے موقع پر متعدد پابندیاں لگا دی گئیں۔ اور [...] سید عطاء المنعم شاہ صاحب بخاری کو وعظ [...] کرنے سے روک دیا گیا۔ یہ پابندیاں دستور پاکستان [...] بنیادی حقوق کے منافی ہیں۔

(محمد یعقوب شیخ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء [...])

گمشدہ بچے کی تلاش

یکصد روپیہ [...] محمد حسین ولد [...] عمر دس سال رنگ گندمی چہرہ گول جسم مضبوط [...] کالا باغ ضلع میانوالی مورخہ [...] اپریل ۱۹۶۵ء [...] صاحب کہا گر بچے کے متعلق علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ [...] کے کرایہ کے علاوہ یکصد روپیہ انعام بھی وصول [...] مسمی محمد [...] تمباکو ڈیلر کالا باغ ضلع میانوالی

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۲۵ جون ۱۹۶۵ء

بجٹ

قومی وصوبائی اسمبلیوں میں آئندہ سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے بجٹ پیش کر دیئے گئے ہیں۔ اور بحث وتمحیص کے بعد منظور بھی کر لئے جائیں گے۔

ان بجٹوں کے مختلف پہلوؤں پر ملک کے اخبارات اور مقتدر شخصیتوں نے اپنی اپنی دلچسپیوں کے امور سے متعلق کافی بحث وگفتگو کر لی ہے۔ تاہم ایک پہلو ایسا ہے جو ہر جگہ تشنۂ گفتگو چلا آ رہا ہے وہ اسلام کا پہلو ہے۔

اسلام کے نام کو پاکستان کے قیام کے لئے اور پاکستان کے قیام کے بعد برسر اقتدار آنے اور برسر اقتدار رہنے کے لئے ہمیشہ استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ ہمارے موجودہ ارباب اقتدار نے بھی اس نام کے استعمال میں کبھی بخل وکوتاہی سے کام نہیں لیا ہے۔ جب کبھی علمی، فکری، تمدنی معاشرتی حتیٰ کہ سیاسی و انتظامی امور کے لئے بھی انہیں بڑوں کو عوام کے سامنے کچھ کہنا ضروری ہوتا ہے، تو وہ اسلام کے ہی نام سے افکار و نظریات پیش کرتے ہیں۔ اور ہر ایسے بین الملکی و بین الاقوامی مقابلہ کے وقت اسلام کے نام کو آگے لاتے ہیں۔ اس اسلام کے لئے اس کی کتاب اس کی تعلیمات کو عام کرنے اور فروغ دینے کے لئے اس کے رسول محترم کی سنت مطہرہ کو بلند و روشن بنانے کے لئے اس کی تاریخ سے اپنی قوم اور دنیا کو روشناس کرنے کے لئے بھی۔ کیا اس بجٹ میں کوئی مد خاص رکھی گئی ہے۔ گذشتہ کئی سال سے بجٹ کی یہ شق خالی چلی آ رہی ہے۔ بڑا افسوس ہے کہ انقلاب وتغیر کے بڑے بڑے دعووں کے باوجود بجٹ میں اسلام سے متعلق مد آج بھی ناپید ہے۔

آپ کو بجٹ میں آرٹ وثقافت کے فروغ کے لئے جو بالفاظ دیگر رقص و سرود اور اختلاط مرد و زن کو فروغ دینے کا شعبہ ہے رقم مخصوص کی ہوئی ملے گی۔ اپوا اور گرل گائیڈز کے لئے رقم خاص کی ہوگی۔ علیٰ ہذا القیاس اس طرح کے کتنے ہی شعبے ہیں جہاں سے سوائے اس کے کہ اسلام سے باغیانہ لٹریچر اور ایسے ہی مختلف کاموں کی تبلیغ کا کاروبار کیا جاتا ہے۔ اور کوئی تعمیری کام نہیں کیا جاتا۔ ان کے لئے رقمیں خاص کی ہوئی ملیں گی۔ لیکن نہیں ملے گی تو مظلوم اسلام کے لئے جس کے نام کو ہر آڑے وقت، ہر کس و ناکس بے دریغ و بے محابا، استعمال کرڈالتا ہے۔ اگر اس نام سے کہیں کچھ برائے نام خرچ کیا بھی جاتا ہے، تو اس کے ساتھ یہ ستم ظریفی بھی ہے کہ وہاں سے اسلام میں قطع و برید کی فکری و ذہنی تحریکوں کی نشو ونما کی جاتی ہے۔

یہ ہے ان بجٹوں کا وہ مایوس کن پہلو جو ہر اسلام کے ماننے والے کے لئے قلق کا باعث ہے۔

اب رہا اس بجٹ کا عوامی پہلو تو پروپیگنڈا کچھ کر لیجئے۔ لیکن عوام کو بھی اس سے کوئی معتدبہ فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بجٹ کا کوئی حصہ بھی ایسا نہیں ہے جسے متعین کر کے یہ کہا جا سکے کہ یہاں عوام غریب و متوسط حال طبقہ کو اتنا فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اور اس کا یہ بوجھ ہلکا ہو گیا ہے۔

ان دو چیزوں کے بعد بجٹ کی جو کچھ خوبیاں ہیں۔ ان کا ادراک بجٹ پیش کرنے والوں اور اس سے بالواسطہ و بلا واسطہ متمتع ہونے والوں کو ہی ہو سکتا ہے۔

صوبہ کے ریلوے بجٹ کا حال بھی ذرا دیکھ لیجئے نہ تو اس سے یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ عام درجوں کے مسافروں کو کیا سہولت و آرام پہنچے گا۔ نہ یہ ہی پتہ چلتا ہے کہ اس سے ریلوے کے نچلے درجوں کے ملازمین کو بھی کوئی فائدہ ملے گا۔ عام درجوں کے مسافروں پر جو کچھ بیتتی ہے۔ اسے آپ بخوبی ہر اسٹیشن اور ریلوے کے ہر تیسرے و درمیانہ درجے کے ڈبے میں جا کر دیکھ سکتے ہیں۔ ان مسافروں کے ساتھ ریلوے کا عملہ جس حسن سلوک کے ساتھ پیش آیا کرتا ہے۔ اس کی تلخی کا تجربہ ہر مسافر کو ہوگا۔ پھر ہر ٹرین میں ریلوے کے عملے کے لئے اور پولیس وغیرہ کے لئے جو ڈبے زیر قبضہ رہتے ہیں، اور جو بڑی حد تک محض خالی ہی رہتے ہیں۔ اس کے بعد بھیڑ بکریوں کی طرح بلکہ بوریوں کی طرح مسافر ڈبوں میں بھرے ہوتے ہیں اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ہمارے یہاں ریلوے کیا سہولتیں فراہم کر رہی ہے۔ اسی طرح ریلوے کے نچلے درجہ کے ملازمین مثلاً پوائنٹس مین، کلرک، بکنگ کلرک وغیرہ قسم کے درجہ کے ملازمین جس طرح کی کس مپرسانہ حالت میں اپنی ملازمت کے ایام گذارتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ بعض حالتوں میں نہایت قابل رحم ہو جاتے ہیں۔ ریلوے بجٹ میں ان سے متعلق ایک بھی لفظ موجود نہیں ہے—— ان حالات میں اس طرح کے بجٹوں کو جمع و تفریق کا ایک گوشوارہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ جسے اسمبلیوں میں پیش کرنے اور منظور کرانے کا تکلف خواہ مخواہ کیا جاتا ہے۔

کاش اس میں اسلام کا حق اور عوام کے حقوق کا بھی کچھ پاس و لحاظ کیا گیا ہوتا۔

مقابلہ حسن قرأت اور عورتوں مردوں کی مخلوط تصاویر

۲۶ مارچ ۱۹۶۵ء کے ترجمان اسلام کے ایک ادارتی نوٹ بہ عنوان "اسلامی معاشرت سے بغاوت کے نمونے" میں راقم الحروف نے چند ایسے نئے طور طریقوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جو صریحاً احکام شریعت اور اسلامی معاشرت کے خلاف ہیں۔ اور جنہیں مسلمان قوم بنام فضیلت دین اختیار کرتی جا رہی ہے۔ مثلاً جشن میلاد اور مقابلہ حسن قرأت کی مخلوط تصاویر کی اشاعت وغیرہ۔ حال ہی میں اس قسم کا ایک اور نمونہ جو قابل افسوس وشکایت ہے پھر سامنے آیا ہے۔

لیڈی میکلیگن کالج میں طالبات کے درمیان مقابلہ حسن قرأت ہوا۔ اس کے بارے میں ایک مضمون مع تصاویر کے ۱۹ جون کے امروز میں اور ۲۰ جون کے مشرق میں شائع ہوا ہے۔

جہاں تک تصاویر کا تعلق ہے اسلام کا یہ حکم سب ہی کو معلوم ہے۔ کہ کسی بھی جاندار کی تصویر بنانا یا اتارنا قطعاً ناجائز ہے۔ پھر نوجوان لڑکیوں کی تصاویر کی اشاعت تو جرم بالائے جرم بن جاتا ہے۔ اس پر اگر یہ بھی اضافہ ہو جائے کہ تصاویر میں لڑکیوں اور خواتین کے ساتھ پہلو بہ پہلو مرد بھی شامل و موجود ہوں تو اندازہ کر لیجئے کہ شریعت کے اس حکم کی حرمت کا کس قدر استخفاف عمل میں آ جائے گا۔ اور جبکہ ان مخلوط تصاویر میں لڑکیوں کے ساتھ کسی مشہور عالم دین کو بھی بٹھایا ہوا دکھایا گیا ہو، تو سوچئے کہ اس سے کتنے بڑے فتنے اور جال کا دروازہ کھل سکتا ہے۔ ۱۹ جون کے امروز اور ۲۰ جون کے مشرق میں آپ یہ ہی شریعت سوز منظر دیکھیں گے۔ اور نام اس کا ہے "مقابلہ حسن قرأت"۔

ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس عمل کی قباحت صریحہ کی طرف ایک مشہور عالم کی کیوں توجہ نہیں گئی۔ جبکہ وہ ایک فرقہ کے سربراہ علماء میں بھی شمار کئے جاتے ہیں کیا وہ نہیں سمجھتے کہ اس طرح احکام شریعت کا احترام عوام میں ہرگز باقی نہیں رہ سکے گا۔ اور مرد و زن کا یہ اختلاط مغرب زدہ افراد کے لئے، عام اختلاط مرد و زن کے لئے وجہ و دلیل بن جائے گا۔

علماء دین خواہ وہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کی معمولی سی لغزش و غفلت اس عہد میں انہدام دین کا باعث بن سکتی ہے۔ اسلام کے خلاف، سنت کے مخالف ان کے ایسے کاموں سے عوام میں علماء کے خلاف ہی نہیں بلکہ نفس شریعت کے خلاف بغاوت و بیزاری و رہائی صفحہ ۷ پر

اقتباسات

مولانا محمد عبداللہ درخواستی کے ارشادات

گوجرانوالہ۔ گذشتہ رات شیرانوالہ باغ میں گوجرانوالہ کے ایک جلسہ عام میں پانچ ہزار افراد کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے اس بات پر زور دیا۔ کہ ملک سے بے حیائی کے اڈے شراب خانے، جوأ خانے اور سینما گھر ختم کئے جائیں اور صحیح معنوں میں شرعی حکومت قائم کی جائے۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اور اس میں صرف اسلامی نظام حکومت ہی کامیاب ہو سکتا ہے۔ مولانا درخواستی نے کہا کہ اس وقت ملک بے شمار فتنوں میں گھرا ہوا ہے۔ ہر طرف سے ناموس خاتم الانبیاء صلعم کا مذاق اڑانے کی کوشش کی جا رہی ہے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے ہر طرف ارتدادی اڈے قائم ہیں۔ جو مسلمانوں کو مرتد بنانے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ جب علمائے حق ان فتنوں سے عوام کو آگاہ کرنے کے لئے میدان میں نکلتے ہیں تو ان پر پابندی عائد کر کے ان کے لئے حق بات کہنا بھی جرم قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن ہم ان حالات سے مایوس نہیں ہیں۔ ہم نے ہر حال میں حق بات کہنے کا عزم کر رکھا ہے۔ ہم نے پارلیمنٹ میں حق بات کہی ہے۔ اور پبلک جلسوں میں بھی بلکہ دار و رسن پر بھی حق بات کہنے سے گریز نہیں کریں گے۔ آپ نے کہا کہ ہندو سامراج سرحدوں پر فوجیں جمع کر کے ہمیں مرعوب کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اسے یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان خدا کی طاقت کے سوا اور کسی قوت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں مسلمان اپنے ملک و مذہب کی حفاظت کے لئے جان سے بھی بخوشی کھیل جایا کرتا ہے۔

آپ نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام وقت آنے پر ملک کی حفاظت کے لئے کسی قسم کی قربانی سے گریز نہیں کرے گی۔

راشی افسر اور ان کی بیگمات

ہفت روزہ کائنات کے اداریہ سے ایک اقتباس

ان میں سے ایک انوکھا اور محفوظ طریقہ بیگمات کے ذریعہ رشوت ستانی بھی ہے۔ عیار اور چالاک قسم کے سرکاری افسر اپنے دلالوں کے ذریعہ سودا چکانے کی بجائے اپنی بیگمات کو آگے کرتے ہیں۔ ان کے دلالوں یا دربانوں کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ وہ ضرورت مند لوگوں کو اندرون خانہ کی طرف رہنمائی کر دیں۔ باقی معاملات بڑی چابکدستی سے پس پردہ طے کر لئے جاتے ہیں۔ ان افسروں کی بیگمات نظم و نسق میں اس قدر دخیل ہوتی ہیں کہ چھوٹے ملازموں کے تبادلے یا ان کی تعیناتی کے لئے بھی نذرانہ کی مقدار متعین ہوتی ہے۔ جب تک حرم سرا میں یہ نذرانہ پیش نہ کر دیا جائے احکام پر دستخط نہیں ہوتے۔ بیگمات کے ذریعہ رشوت ستانی کا ایک عجیب طریقہ یہ بھی اختیار کیا جاتا ہے۔ کہ بڑے افسر اپنے لڑکے اور لڑکیوں کی سالگرہ کی آڑ میں گرانقدر تحائف وصول کرتے ہیں۔ جن میں زیورات، نقدی اور نوٹوں کے ہار بھی شامل ہوتے ہیں۔ بظاہر یہی سمجھا جاتا ہے کہ بیگم صاحبہ کی سوشل خدمات، سماجی تعلقات اور مشفقانہ طرز عمل کی بدولت ہی معززین شہر یا چھوٹے سرکاری ملازم عقیدت اور محبت سے مجبور ہو کر کھلے بندوں تحائف پیش کر رہے ہیں۔ دراصل یہ ناجائز سرپرستی اور رعائت کے حصول کا پیشگی معاوضہ یا ماضی کی بے جا مراعات کا گرانقدر صلہ ہوتا ہے۔ ہم مفروضات پر بحث نہیں کر رہے۔ اور نہ عالم خیال کی باتیں ہیں۔ اگر رشوت ستانی کے اسباب اور رشوت ستانی کے حیرت انگیز طور طریقے معلوم کرنے کی صدقدلانہ کوشش کی جائے۔ تو اس قسم کے سینکڑوں واقعات سامنے آئیں گے۔

(بقیہ کالم تین الجزائر)

ہو یہاں رونما ہو جاتے ہیں۔ تو اس میں استعجاب نہیں کرنا چاہیئے اس قسم کے واقعات کے پس پردہ یا ایسے واقعات کے دفعتاً ظہور میں آنے پر ان سے اپنی مطلب براری کرنے کے لئے جو ہاتھ کارفرما ہوتے ہیں۔ وہ اب عرب و ایشیاء کے رہنے والوں سے پوشیدہ نہیں ہیں۔

الجزائر کی موجودہ سیاسی تبدیلی پر صدر ناصر نے جو بات کہی ہے۔ وہی اصل حقیقت ہے کہ "الجزائر اور متحدہ عرب جمہوریہ کے تعلقات شخصیات سے بالاتر ہیں"۔ اس حقیقت کا اطلاق سب ہی مسلم ممالک اور ایشیائی و افریقی اقوام پر کیا جانا چاہیئے۔ ایسی تبدیلیوں سے باہمی اتحاد و خیرسگالی کے مشن کو نقصان نہیں پہنچنا چاہیئے۔

یہ بات بڑی خوشی کی ہے کہ الجزائر کی نئی حکومت نے افرایشیائی کانفرنس کے انعقاد کو ملتوی نہیں کیا اور اس کی ذمہ داری خود لے لی ہے۔ نیز بن بالاللہ کے دور کی اختیار کردہ بین الافریقی و بین الایشیائی اتحاد کی پالیسی کو برقرار رکھا ہے۔ اس سے یقیناً ان لوگوں کو صدمہ ہوا ہوگا۔ جو اس طرح کے انقلابات سے، عرب اتحاد اور ایشیائی و افریقی مفاہمت کو پارہ پارہ دیکھنا چاہتے ہیں۔

ہم انشاء اللہ اس انقلاب کے مختلف پہلوؤں پر آئندہ اشاعت میں تفصیلی روشنی ڈالیں گے۔

عالم اسلام، عالم عرب اور ایشیا و افریقہ کی آزادی کا استحکام اور ان سب کا باہمی اتحاد وقت کا اتنا بڑا مقصد ہے کہ اس کی خاطر اس طرح کی تبدیلیاں گوارا کی جائیں گی اور انہیں کوئی اہم مسئلہ کی حیثیت نہیں دی جائے گی۔

ہم صدر ناصر کے قول پر اضافہ کرتے ہوئے عرض کریں گے کہ عالم اسلام اور عالم مشرق کا "اتحاد شخصیات سے بالاتر ہے" انشاء اللہ اس کے حصول کی جدوجہد جاری رہے گی اور مغرب کے استعمار کو پسپا ہونا پڑے گا۔

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (ناظم دفتر)

مودودی فرقے سے استعفیٰ

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ڈاکٹر محمد سلیمان ... ۱۸ سال سے مودودی جماعت کے رکن چلے آ ... جماعت کے مسلک پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ... مستعفی ہو گئے ہیں۔ دمشق ۱۹ جولائی

بقیہ صفحہ ۳ اداریہ

بے اعتمادی کو ہوا دے سکتے ہیں۔ اور ان کی یہ ... و نمود طلبی اصل دین کے نقصان کا موجب بن ... کم ان مدارس میں باوجود اختلافات مسالک وغیرہ کے علماء کا رویہ بڑا ہی محتاط چلا آ رہا تھا۔ لیکن مودودی ... اس رویہ میں بھی رخنہ پیدا کر دیا ہے۔ اور اندیشہ ... سے آزاد طبیعتیں اس سے کھل کھیلنے کی راہ پا ...

الجزائر۔ بن بالاللہ کے بجائے بومدین

جو فوری تبدیلی آئی ہے۔ اور بن بالاللہ کو معزول کر کے ... ملک کی سربراہی کو سنبھالا ہے، اس پر اگرچہ حیرت کا ... جا رہا ہے۔ اور شاید بعض ایسے ذہن جو تو آزاد مملکتوں ... برسر اقتدار طبقہ کی پالیسیوں سے اختلاف رکھتے ہیں ... سیاسی دوائر میں اینگلو امریکی بلاک سے زیادہ قریب ... کی وجہ سے مشرق بالخصوص مسلم ممالک کی ان ابھر ... شخصیتوں کو پسندیدہ نہیں سمجھتے ہیں۔ وہ اس ... کو اپنی زبان طعن و اعتراض دراز کرنے کے لئے ... موقعہ تصور کریں گے۔ لیکن اندازہ یہ ہے کہ اس ... سے ان مقاصد کو کوئی ضرب نہیں پہنچ سکے گا۔ جو ... ایشیا کی بیداری سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس طرح کی تبدیلیوں کے بارے میں بے ... اظہار کر دیا جاتا ہے۔ کہ یہ آمرانہ نظام حکومت کا نتیجہ ... ہیں۔ حالانکہ اس سے زیادہ بدتر واقعات مسلمہ جمہوری ... میں بھی ظہور پذیر ہو جاتے ہیں۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں ... کہ امریکہ جیسی سب سے بڑی اور مثالی جمہوریت کے ... مسٹر کینیڈی کو اقتدار سے علیحدہ کرنے کے لئے دن ... برسر عام گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اور ایک ... کی حیثیت سے ایک دو کمیشن بٹھا کر قصہ ختم کر دیا ...

نو آزاد مشرقی ممالک بالخصوص مسلم ممالک میں ... کے مسائل کی کئی پیچیدہ حیثیتیں ہیں۔ سب سے پہلے تو ... کی خفیہ سازشیں ہیں۔ پھر پرانے آقاؤں کا وفادار ... طبقہ ہے۔ جو جدید حالات کو اپنے مستقبل کے ... نہیں پاتا ہے۔ نیز ایسے طبقے ہیں جنہیں آزادی ... بعض ناجائز وسیع مفادات اٹھانے کا اتفاق حاصل ... ہے۔ ان کے پہلو بہ پہلو نئے عزائم پسند افراد ... یہ سب اپنی اپنی جگہ پر کوشاں رہتے ہیں کہ ... استحکام نہ پیدا ہو۔ سیاسی انتشار جاری رہے ... سے ہر طبقہ اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب ... ان حالات میں اگر اس طرح کے واقعات ... باقی

اخبار وطن

ممالک اسلامیہ

...وب قاہرہ میں ۱۴ر جون کو جب صدر ایوب قاہرہ پہنچے تو لاکھوں مصریوں ...پاکستان کے نعرے لگا کر خیر مقدم کیا۔ صدر ...بنفس نفیس ہوائی اڈے پر صدر ایوب خاں کا ...۲۱ توپوں کی سلامی دی۔

...ہ صدر ایوب کر دی قبرستان پی آئی اے کے حادثہ ...ہیدوں کی مشترکہ قبر پر گئے۔

...ر جون۔ صدر ایوب اور صدر ناصر کے درمیان مذاکرات ...کامیاب رہے ہیں۔ اہم امور پر مکمل اتفاق رائے ...ر کچھ اور کشمیر کے مسائل بھی دونوں سربراہوں کے ...گفتگو میں آئے۔

...طین میں مہاجرین اس سال پاکستان نے فلسطین کے مہاجرین ...کے لئے اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی کو ۴۱ ہزار ڈالر ...دیا ہے۔

...صدر ایوب قاہرہ کے دو روزہ دورہ کے بعد لندن ...ہو گئے۔ ہوائی اڈہ پر مصری عمائدین اور مصری عوام نے ...الوداع کہا۔ صدر ناصر نے گرم جوشی کے ساتھ مصافحہ ...رخصت کیا۔

...ر کی مبصرین نے کہا ہے کہ گذشتہ کئی برسوں میں ...جوش خیر مقدم کسی سربراہ و مہمان کا نہیں کیا گیا جیسا کہ ...یں اب صدر ایوب کا استقبال کیا گیا ہے۔

...حسین کی اپیل اردن کے شاہ حسین نے یمن کا مسئلہ حل کرنے کے لئے ...ر کو ایک خط میں ایک تجویز تحریر کی ہے اور دونوں سربراہوں ...س مسئلہ کے حل کرنے کی اپیل کی ہے۔

...ناصر پاکستان آئیں گے معلوم ہوا ہے کہ صدر ایوب خاں ...صدر ناصر کو پاکستان آنے کی دعوت دی ہے۔ صدر ...نے اسے قبول کر لیا ہے۔ توقع ہے کہ آئندہ تین ماہ ...صدر ناصر پاکستان کا دورہ کریں گے۔ صدر ناصر نے ۱۹۶۰ء ...پاکستان کا دورہ کیا تھا۔

...ب ناصر مشترکہ اعلامیہ قاہرہ میں دو روزہ مذاکرات کے بعد صدر ناصر اور ...ایوب خاں کی طرف سے جو مشترکہ اعلامیہ جاری کیا ...س میں واضح طور پر عوام کے حق خود ارادیت کی حمایت ...ہے۔ پاک و ہند تنازع کے پرامن تصفیہ کی خواہش ...ہے۔ دونوں سربراہوں نے فلسطین کے عرب باشندوں ...مسئلہ کی پرزور حمایت کی ہے۔ دوسری افریشیائی کانفرنس ...ایوب بنانے کا عزم صمیم ظاہر کیا ہے۔ نو آبادیاتی نظام کے ...خاتمہ پر زور دیا ہے۔ ایٹمی اسلحہ پر پابندی کا مطالبہ

اسمبلیاں

قومی اسمبلی ۱۴ر جون کو مرکزی بجٹ پیش کیا گیا جس کی رو سے آئندہ مالی سال کا میزانیہ درج ذیل ہے۔

آمدنی ۴۷۳۶۸۰۰۰۰۰ - اخراجات ۲۹۳۶۰۰۰۰۰ صوبائی حکومتوں کو منتقل ۱۱۸۰۱۰۰۰۰۰ بجٹ ۵۷ کروڑ ۲۲ لاکھ روپیہ۔

الیکشن کمیشن نے میاں محمد شریف کی جگہ میاں محمد شفیع کو قومی اسمبلی کا منتخب رکن قرار دے دیا ہے۔

آئین میں ترمیم کا تیسرا بل قومی اسمبلی نے منظور کر لیا حزب اختلاف نے واک آؤٹ کیا۔

قومی اسمبلی میں وزیر قانون نے ۱۲ آرڈیننس توثیق کے لئے پیش کئے۔ اجلاس دو روز کے لئے ملتوی رہا۔ اسپیکر نے التوا کی ۵ تحریکیں خلاف ضابطہ قرار دیں۔ ۱۷ر جون سے بجٹ پر بحث شروع ہوئی۔

مغربی پاکستان اسمبلی ۱۴ر جون۔ ایوان میں ۲۳ ہنگامی قوانین توثیق کے لئے پیش کئے گئے۔ ۴ گھنٹے کی بحث کے بعد دو قانون ایک بابت حصول اراضی اور دوسرا بابت استعمال لاؤڈ اسپیکر منظور کر لئے گئے۔

گورنر نے مغربی پاکستان اسمبلی میں ۶ پارلیمانی سیکرٹریوں کا تقرر کیا۔

۱۵ر جون۔ وزیر خزانہ مغربی پاکستان نے صوبائی اسمبلی میں آئندہ سال ۶۶-۱۹۶۵ء کا مالی بجٹ پیش کر دیا ہے جس کی رو سے آمدنی ایک ارب ۷۷ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے ہے۔ اخراجات کا تخمینہ ایک ارب ۷۵ کروڑ ۲۴ لاکھ روپے ہے۔ بچت ایک کروڑ چھیانوے لاکھ روپیہ ہے۔

صوبائی اسمبلی نے ۶۶-۱۹۶۵ء کا ضمنی بجٹ منظور کر لیا ہے

قومی اسمبلی قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کی طرف سے خارجہ پالیسی کی تعریف کی گئی۔ بھارتی مسلمانوں کے جبری انخلاء کے معاملہ کو اقوام متحدہ میں پیش کرنے کا مطالبہ کیا۔

الجزائر معلوم ہوا ہے کہ الجزائر کی نئی حکومت کو اب تک شام، انڈونیشیا، چین وغیرہ ممالک نے تسلیم کر لیا ہے۔ دوسرے ممالک بھی اس سوال پر غور کر رہے ہیں۔

انڈونیشیا میں برطانیہ کی سازش صدر سوئیکارنو نے بتایا ہے کہ جب انڈونیشی نوجوانوں نے برطانوی سفارت خانے پر حملہ کیا تو سفارت خانہ میں سے ایسی دستاویزات ملی تھیں۔ جن میں انڈونیشیا موجودہ حکومت کا تختہ الٹ دینے کا منصوبہ درج تھا۔

متفرقات

نئے چیف الیکشن کمشنر مسٹر جی معین الدین کی جگہ پر جو چار ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں۔ سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس، جمیل قائم مقام چیف الیکشن کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔

مرزا محمد ابراہیم بھی گرفتار ریلوے مزدوروں کے لیڈر شیخ عبدالغفور کی گرفتاری کے بعد اب ایک اور مزدور لیڈر مرزا ابراہیم کو بھی گرفتار کر کے نظر بند کر دیا گیا ہے۔ نیشنل عوامی پارٹی نے ان دونوں کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔

روسی نائب وزیر خارجہ کی اچانک آمد صدر محمد ایوب خاں جس دن کراچی سے قاہرہ کے لئے روانہ ہونے والے تھے تو اچانک پہلے سے کسی اطلاع کے بغیر روس کے نائب وزیر خارجہ ماسکو سے کراچی پہنچے اور صدر ایوب سے ملاقات کی۔ ملاقات کی تفصیلات صیغہ راز میں ہیں۔

وزیر خزانہ مسٹر شعیب کا اعلان پاکستان ہر ملک سے امداد لینے کو تیار ہے بشرطیکہ کوئی سیاسی شرط عائد نہ کی جائے۔

چو این لائی کراچی میں جمہوریہ چین کے وزیر اعظم چو این لائی افریشیائی کانفرنس میں شرکت کے لئے الجزائر جاتے ہوئے کراچی سے گذرے۔

بمباری کر دی جائے، صدر انڈونیشیا کا حکم صدر سوئیکارنو نے اپنے ملک کی بحریہ کو حکم دیا ہے کہ اگر کوئی غیر ملکی جہاز انڈونیشیا کے سمندر میں داخل ہوا اور تنبیہہ کے باوجود راستہ نہ بدلے تو بمباری کر کے اسے تباہ کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ انڈونیشیا کی طاقت کا انحصار سمندر پر ہے۔ اور سمندر پر ہمارا مکمل کنٹرول ہونا چاہیئے۔

عرب سربراہوں کی تیسری کانفرنس مراکش کے تاریخی شہر کاسابلانکا میں اس سال ۱۳ر ستمبر کو عرب سربراہوں کی اعلیٰ سطح کی کانفرنس منعقد ہوگی۔ اس سے قبل ۹ر ستمبر کو وہاں عرب وزرائے خارجہ کا اجلاس ہوگا۔

آسٹریلوی فوج بھاگ کھڑی ہوئی گذشتہ جمعرات کو ملائیشیا کی سرحد پر آسٹریلوی ملائیشی فوجوں کے ساتھ انڈونیشی فوج کی خونریز جھڑپ میں ... جہاں سے بالآخر آسٹریلوی فوج اپنے مورچے چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئی۔

— سائیگان کے ہوائی اڈے کی عمارت کا ایک بڑا حصہ دھماکہ سے تباہ ہو گیا ہے۔ گوریلوں نے جنوبی ویتنام کی چار بٹالین فوج کا صفایا کر دیا۔

خبر نامہ جمعیۃ علماء اسلام

سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مولانا صالح محمد صاحب صاحب امیر جمعیۃ منعقد ہوا۔ ابتدائی کارروائی کے بعد ایجنڈا کے مطابق ۱۴ جون کے ترجمان اسلام میں کارکنان جمعیۃ کے نام جو دس ہدایات دی گئی تھیں۔ مولوی محمد صادق صاحب نے پڑھ کر سنائیں۔ اس پر حاجی محمد ابراہیم صاحب نائب امیر جمعیۃ نے تجویز پیش کی کہ ہدایات کی شق ۲ - ۴ پر فی الحال عمل کیا جائے۔ حاجی محمد جلال صاحب نے تائید کی۔ اور تمام اراکین شوریٰ نے اتفاق کیا۔ بعد ازاں ایک کمیٹی تشکیل کی گئی۔ جس کا نام "رفاہ عامہ کمیٹی" ہوگا۔ جس کے صدر جناب واحد بخش صاحب اور حاجی محمد بلال صاحب سیٹھی ناظم۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب، حاجی عبدالرشید صاحب، شیخ محمد رفیق صاحب۔ شیخ اللہ دتہ صاحب ممبر ہوں گے۔

نیز فیصلہ کیا گیا کہ اشتہارات و اخبارات کے ذریعہ اس تجویز کو مشتہر کیا جائے۔ رفاہی کاموں کے لئے جمعہ اور سوموار کا دن مقرر کیا گیا:۔

(۱) کمیٹی کا اجلاس ہر پندرہ دن کے بعد ہوگا۔

(۲) کمیٹی اپنی ماہانہ رپورٹ ہر ماہ شوریٰ کے اجلاس میں پیش کرے گی۔ جسے بعد مرکزی دفتر میں برائے ریکارڈ محفوظ کر دیا جایا کرے گا۔ کمیٹی اپنا کام سیرت کانفرنس کے بعد شروع کرے گی۔

ترجمان اسلام ۱۱ جون کے پرچے میں ایک ہدایت یہ بھی ہے کہ جماعتی پرچہ ترجمان اسلام کو زیادہ سے زیادہ عوام تک پہنچایا جائے۔ حاجی محمد بلال صاحب نے تجویز پیش کی کہ سرگودھا شہر میں جماعت کے فنڈ سے یکصد پرچہ شہر کے چیدہ چیدہ تجار اور وکلاء کے نام جاری کرایا جائے۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب کی تجویز پر فی الحال ۵۰ پرچے جاری کرانے پر اتفاق ہو گیا۔ مذکورہ پرچوں کے بل کی ادائیگی کے لئے حاجی محمد بلال صاحب نے چندہ لکھوایا جس کی تعداد ۲۶/۰ روپے بنتی ہے۔

ہدایات میں دوسری چیز ماہانہ اجتماع بھی تھی جس کے متعلق فیصلہ کیا گیا۔ کہ ہر ماہ ماہانہ اجتماع دفتر جمعیۃ میں ہوا کرے گا جس میں ممبران جمعیۃ، اراکین شوریٰ۔ اور جو لوگ جمعیۃ کی امداد کرتے ہیں شرکت کریں۔ اجتماع میں جماعتی کارگزاری کے علاوہ درس قرآن مجید کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

سیرت کانفرنس منعقدہ ۹، ۱۰، ۱۱ جولائی کو کامیاب بنانے کے لئے کافی بحث ہوئی۔

شیخ عبدالحی صاحب۔ چوہدری عبدالرحمٰن ڈھوری کریانہ [illegible] مولانا قاضی محمد شفیق صاحب اور صوفی غلام رسول صاحب کو مجلس شوریٰ کے ممبر بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس کی امیر صاحب نے منظوری دے دی ہے۔ لہٰذا آئندہ سے مذکورہ بالا حضرات مجلس شوریٰ کے ممبر تصور ہوں گے۔

بعد ازاں مستری محمد یاسین صاحب کی تجویز پر محکمہ اوقاف کے متعلق ایک قرارداد پیش کی گئی۔ جس کا متن حسب ذیل ہے

مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا یہ اجلاس محکمہ اوقاف کے ذمہ داروں کو متوجہ کرتا ہے کہ سرگودھا میں محکمہ کے زیر انتظام تین مساجد کا انتظام دن بدن خراب ہوتا جا رہا ہے جبکہ ان مساجد کی آمدنی ہزاروں روپیہ ماہوار ہے۔

جامع مسجد بلاک ۱۸ میں تین ماہ سے صفیں بالکل مفقود ہیں۔ لوگ اس شدید گرمی کے موسم میں بھی گرم فرش پر نماز ادا کرتے ہیں۔ متعدد مرتبہ محکمہ کے ذمہ دار افسروں کی توجہ اس طرف دلائی جا چکی ہے۔ لیکن ابھی تک محکمہ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

جامع مسجد گول چوک میں بارش کی وجہ سے طہارت خانے گر گئے تھے۔ لیکن محکمہ کے افسران ابھی تک خواب غفلت میں ہیں۔ جامع مسجد غلہ منڈی میں عرصہ سے پانی کا ٹیوب ویل خراب پڑا ہے۔ لوگوں کو وضو کرنے کے لئے سخت دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسی طرح جب سے محکمہ اوقاف نے زیر تعمیر جامع مسجد گول چوک اور غلہ منڈی اپنی تحویل میں لی ہیں۔ ان کی تعمیر کی طرف توجہ نہیں دی جا رہی۔

یہ اجلاس جناب وزیر صاحب اوقاف سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس کی طرف توجہ فرمائیں تاکہ ان خانہ ہائے خدا کا انتظام درست ہو سکے۔

جہلم میں اکابرین جمعیۃ کی تشریف آوری

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے سالانہ سہ روزہ جلسہ پر امیر جمعیۃ علماء اسلام، حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ العالی نائب امیر حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ العالی اور جلسہ کے آخری دن جبکہ ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کا اجتماع بھی منعقد ہو رہا تھا۔ قاہرہ و حجاز سے واپسی کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جلسہ میں شرکت فرمانے کے لئے تشریف لائے۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ مجاز حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شرکت فرمائی۔ ان کے علاوہ مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی۔ مولانا نذیر اللہ خان صاحب۔ علامہ خالد محمود صاحب ایم اے اور جناب قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نے شرکت فرما کر جلسہ کو رونق بخشی۔ ان سب حضرات نے اپنے ارشادات و مواعظ سے عوام کو مستفید فرمایا۔ ان حضرات کی تقاریر کے خلاصے بشرطیکہ موصول ہو گئے تو آئندہ کسی اشاعت میں شائع کئے جائیں گے۔

جلسہ نہایت عظیم الشان تھا اور نہایت کامیاب رہا۔ ضلعی جمعیۃ کا اجتماع بھی نہایت جوش و خروش سے منعقد ہوا۔ ضلع بھر کی جمعیۃ کی شاخوں کے نمائندوں نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ قاری عبدالسمیع صاحب ناظم جمعیۃ شمالی پنجاب بھی تشریف لائے تھے۔ اس اجتماع میں ۸ قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) عائلی قوانین کی تنسیخ یا ترمیم مطابق شریعت کا مطالبہ

(۲) صدر محمد ایوب خان کی [illegible] تائید و تحسین۔

(۳) شیخ عبداللہ کو ان کی [illegible] اور ان کی گرفتاری پر بھارتی حکومت کی [illegible]

(۴) حالیہ منتخب شدہ قومی و صوبائی [illegible] کو اسلامی آئین سازی و اسلام کے [illegible]

(۵) ہندوستان کے جارحانہ اقدام [illegible] پاکستان سے مطالبہ کہ وہ جہاد کا اعلان کر [illegible] رضاکاروں کی جہاد میں شرکت کا اعلان۔

(۶) سان کچھ کے فاتحین و مسلم افسر [illegible] بھی ان سے جرأت و ہمت کی امید، ملک و [illegible] عزم صمیم۔

(۷) حکومت نے اردو زبان کو [illegible] زبان جلد از جلد بنانے کا مطالبہ۔

(۸) حکومت سے مطالبہ کہ [illegible] بجائے جمعہ کو کی جائے۔ موجودہ تعطیل [illegible] پڑھنے والے ملازمین کو دقت پیش آرہی ہے [illegible]

رسالہ لائف کی گستاخی پر احتج[اج]

ہنگامی اجتماع میں جمعیۃ کراچی کے ناظم اعلیٰ [illegible] نے امریکہ کے ایک میگزین لائف کی شدید [illegible] کی ایک حالیہ اشاعت میں خدا و رسول کی [illegible] مولانا اللہ ورایو صاحب بروہی نے بھی [illegible] اضطراب کا اظہار کیا ہے۔

مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کا دورہ [illegible]

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ جمعیۃ کے دورہ پر لائلپور تشریف [illegible] اشرف المدارس میں تقریر فرمائی۔ دوسری [illegible] کی مسجد میں ہوئی۔ اتوار کی شام کو فیکٹری ایر[یا] [illegible] صاحب کی زیر صدارت جمعیۃ علماء اسلام [illegible] ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

امیر مولانا مہابت خاں۔ نائب امیر [illegible] ناظم اعلیٰ محمد اختر صاحب صدیقی۔ خازن [illegible]

پندرہ روزہ اجتماع

میانوالی۔ ۱۱ [illegible] جمعہ موتی مسجد [illegible]

میانوالی کا پندرہ روزہ اجتماع زیر صدارت [illegible] صاحب منعقد ہوا۔ ابتدائی کارروائی کے بعد [illegible] پاس ہوئیں۔

(۱) حکومت پاکستان اپنے ملک کی حفا[ظت] [illegible] کی معاونت اور کشمیر کی حریت کے لئے اعلا[ن] [illegible] ہر ممکن امداد کے لئے تیار رہے

(۲) مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ [illegible] سے زیادہ امداد کی جائے۔

(۳) جمعہ کا دن اوقات کارکردگی تو [illegible] دیا جائے تاکہ دفتری لوگ نماز جمعہ ادا کر سکیں [illegible]

(احمد سعید ناظم جمعیۃ علماء [illegible])

واقعات و حالات

[امر]یکہ
[م]ورخ ٹائن بی کی نظر میں

[illegible] مسئلہ امریکہ کی قیادت میں کمیونزم کا [illegible] نوعِ انسان کی مقامی اکثریت کی طرف سے [illegible] تسلط کے خلاف بغاوت ہے۔ امریکیوں نے [illegible] حقیقت کو تسلیم نہیں کیا۔
[illegible] یہ گمراہی امریکہ اور ساری دنیا کو [illegible] تباہ

[ہ]ٹلر کی آواز

[illegible] بڑے ہراس زعم میں ہیں کہ وہ چرچل کی آواز [illegible] (یعنی ۱۹۴۰ء کے چرچل کی آواز میں) لیکن [illegible] ماضی میں مغربی اقتدار کی ہچکی میں پس [illegible] قیصر اور ہٹلر کی آواز سے ملتی جلتی ہے [illegible] کوئی طاقت ویت نام سے نہیں نکال سکتی [illegible] جب اگر کوئی قدیم یونانی عیسائیوں کو مشتعل کرنے [illegible] سے سنتا۔ تو تڑپا کانپ اٹھتا۔ اگر کوئی [illegible] کو بچا رہا تھا، تو ۱۹۴۰ء کا زمانہ [illegible] اعظم کے خلاف اپنا دفاع جاری رکھتا۔

[ک]میونزم کی جارحیت کا ہوّا

[illegible] کے ذہن میں آفاقی کمیونزم کی جارحیت کا جو [illegible] محض ایک سراب ہے۔ لیکن امریکہ اس [illegible] ہونے کی حقیقت سے منکر رہا ہے۔
[illegible] مغربی اقلیتوں کے غلبہ سے نجات حاصل کرنے [illegible] اکثریت کے عزم صمیم کے خلاف جنگ [illegible] سال سے خلائی کے جال میں پھنس رہی ہے۔
[illegible] (پاکستان، پرتگال) وقت [illegible] ہے۔ اور وہ اس جنگ سے دستبردار [illegible] ۱۹۴۸ء میں پاکستان، بھارت، برما [illegible] کی ریاست میں معقول فیصلہ کیا تھا [illegible] نے فرانسیسی فوجیں ہٹانے [illegible] کی آزادی کے اعلان کے ساتھ یورپی [illegible] کم بیشی تمام مراحل طے ہو چکے ہیں

استعمار کا وارث

[illegible] کے نتائج سے بے خبر ہوکر برطانیہ [illegible] کے استعمار کے وارث کی حیثیت [illegible] اس کی آمد سے وہی نفرت پھر سے [illegible] یورپی اور جاپانی استعمار کی پیدا کردہ تھی۔ یہ [illegible] جب امریکہ اپنی فوجی طاقت [illegible] نہیں سنبھال سکے گا۔ امریکہ ویتنام کے [illegible] وقت آیا ہے جبکہ وہاں کے عوام نے [illegible] نکال باہر کیا تھا، فرانس کی [illegible] کے تعلق سے [illegible] ختم ہونے [illegible] امریکیوں کی یہ وقت ناشناسی یقیناً

مہلک ہے۔

آج صدر جانسن ویت نام میں جنگ بندی کی شرط عاید کئے بغیر بات چیت پر رضامندی ظاہر کر رہے ہیں۔ تاہم انہوں نے یہ شرط عائد کی ہے کہ چاہے ویت نامی عوام کی خواہش ہو یا نہ ہو، جنوبی ویت نام شمالی ویت نام سے علیحدہ رہے گا۔ وہ اس بات پر بھی مصر ہیں کہ شمالی کوریا جنوبی کوریا سے اور فارموسا چین سے علیحدہ رہے گا۔ ان تینوں صورتوں میں امریکہ فوجی طاقت کے بل پر اپنے فیصلے صادر کر رہا ہے۔

حقارت آمیز سلوک

مغربی حکومتوں کی طرف سے غیر مغربی عوام پر اس طرح کے فیصلوں کا صادر کیا جانا ایک ایسا حقارت آمیز سلوک ہے۔ جو دو سو سال تک یہاں کے عوام پر روا رکھا گیا ہے۔ یورپی اور جاپانی استعمار سے نجات حاصل کرنے کے بعد [illegible] ایک لمحہ کے لئے یہ احساس ہوا تھا۔ کہ وہ اب آزاد ہیں۔ لیکن دوسرے ہی لمحے امریکی آدھمکے ہیں۔ اور وہ اب ایشیائیوں کو اپنی دانست میں "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" کا سبق پڑھا رہے ہیں۔

بقائے باہم کا راستہ

مغربی اقلیت اور مشرقی اکثریت کے مابین پرامن بقائے باہم کا صرف ایک راستہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ دونوں کے مابین مساوات مطلق قائم کی جائے۔ تمام مغربی ملک چاہے وہ طاقتور امریکہ ہو یا کمزور مگر ہٹ دھرم پرتگال دیر یا زود اس حقیقت کو تسلیم کریں گے۔ اور جس قدر جلد وہ اسے تسلیم کریں گے اسی قدر کم اس کا صلہ ادا کرنا پڑے گا۔

لندن میں ایوب شاستری ملاقات

لندن میں صدر ایوب خاں سے ملاقات کے بعد شاستری نے کہا ہے کہ مذاکرات نہایت مفید رہے۔ رن کچھ کے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے سمجھوتے کا امکان ہے۔

برطانوی منصوبہ ناکام، صدر ایوب کا انکار

معلوم ہوتا ہے کہ دولت مشترکہ کی کانفرنس میں برطانیہ کا یہ منصوبہ کہ ویتنام میں ایک امن کمشن دولت مشترکہ کی طرف سے جائے ناکام ہو گیا ہے۔ پاکستان، گھانا اور لنکا نے ایسے کمیشن کی رکنیت قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ صدر پاکستان کو اس مشن کا سربراہ بنانے کی پیشکش کی گئی تھی۔ لیکن صدر ایوب خاں نے اسے بھی مسترد کر دیا ہے۔ کینیا اور تنزانیہ نے اس تجویز کی علانیہ مخالفت کی۔

رن کچھ میں لڑائی

بی بی سی لندن کی اطلاع کے مطابق رن کچھ کے محاذ پر پاکستانی اور ہندوستانی افواج کے درمیان جھڑپیں ہوئی ہیں۔ پہل ہندوستانی افواج کی طرف سے [illegible]

چینی وفد کراچی میں

افریشیائی کانفرنس میں شرکت کے لئے جاتا ہوا چینی وفد کراچی ایک دن کے لئے ٹھہرا۔

سرگودھا میں سیرت کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام سہ روزہ سیرت کانفرنس ۹-۱۰-۱۱ جولائی مطابق ۹-۱۰-۱۱ ربیع الاول کو نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہی ہے جس میں ملک کے مشہور علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرما رہے ہیں۔ (منجانب جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

جمعیۃ علماء اسلام کوٹلہ جام میانوالی کا ہفت روزہ اجلاس

۱۱ جون بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام کوٹلہ جام کا ہفت روزہ اجلاس بصدارت جناب صوفی عبدالغفور صاحب منعقد ہوا۔ درسِ قرآن پاک کے بعد ملکی حالات پر تبصرہ ہوا۔ اس کے بعد ترجمان اسلام سے مختلف چیدہ چیدہ حالات پڑھ کر سنائے۔ پھر مختلف تجاویز پاس کیں۔
(الراقم حافظ محمد بشیر طاہر خطیب کوٹلہ جام تحصیل بھکر ضلع میانوالی)

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ

کا خصوصی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا سید صادق حسین شاہ صاحب منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل امور طے پائے۔ (۱) حکیم شیر محمد صاحب صوفی جماعتی تنظیم کے لئے ضلع بھر میں دورہ فرمائیں۔
(۲) جولائی کے اوائل میں آنے والے صوبائی وفد کا شایانِ شان استقبال کیا جائے۔
(۳) جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد کی اشاعت نیز ترجمان اسلام کی توسیع کے لئے شاہ صاحب موصوف اور مفتی محمد عبدالحلیم صاحب پر مشتمل ایک وفد نامزد کیا گیا۔ (نوٹ) مجلس شوریٰ ضلع جھنگ کا اجلاس ۲۳ جون بروز بدھ جامع مسجد شیخ لاہوری جھنگ میں ہوگا
(محمد یٰسین ناظم جمعیۃ جھنگ صدر)

حیدر آباد

حکیم نواب دین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد نے اپنی ایک تحریر میں بڑھتی ہوئی بے حجابی، بدکرداری اور شرم و حیا سے دوری پر اظہار افسوس کیا ہے۔ نیز بڑی دردمندی سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ جلد سے جلد ملک میں قرآن و سنت کے احکام کے مطابق زندگی گذارنے کے حالات پیدا کئے جائیں۔ اور ملک کے ماحول کو تمام اخلاقی برائیوں سے پاک کیا جائے۔

ٹنڈو آدم

مولانا محمد عرفان صاحب قادری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شہر ٹنڈو آدم نے اپنی ایک تحریر میں قومی اسمبلی کے حلف نامے کی عبارت پر نکتہ چینی کی ہے کہ اس میں خدا اور رسول کے احکام کے ساتھ وفاداری کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

সাপ্তাহিক
তরজুমানে ইসলাম
লাহোর

PHONE No. 67715

WEEKLY
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE

REGD. L. No. 7132

Price 12 Paisse

شمارہ ۲۵ | ۲۴ صفر المظفر مطابق ۲۵ جون ۱۹۶۵ء

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۱۰ جولائی مطابق ۱۰ ربیع الاول کو جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ کا خصوصی و اہم اجلاس دفتر جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا میں ہو رہا ہے۔ دعوت نامے علیحدہ بھی جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اور یہاں اخبار میں بھی ارکانِ شوریٰ و مدعوئین حضرات کے نام دیئے جا رہے ہیں۔ اگر کسی وجہ دعوت نامے بروقت موصول نہ ہو سکیں تو اس اطلاع کو بھی دعوت نامہ تصور کیا جائے۔

اسماء گرامی ارکانِ شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام و حضرات مدعوئین

(۱) حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مہتمم مدرسہ مخزن العلوم خانپور امیر مرکزی۔

(۲) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس قاسم العلوم ملتان و نائب امیر

(۳) حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری مہتمم مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی رکن موتمر عالم اسلام نائب امیر

(۴) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی

(۵) حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور جانشین حضرت لاہوری قدس سرہٗ نائب امیر۔

(۶) حضرت مولانا عبدالواحد صاحب خطیب گوجرانوالہ ناظم مرکزی۔

(۷) حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب خلیفہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ مہتمم جامعہ مدنیہ لاہور ناظم مرکزی

(۸) حضرت مولانا محمد اکرم صاحب سلطان خوندوری

لاہور خازن

(۹) جناب حاجی کرامت اللہ صاحب رئیس حیدرآباد سالارِ اعظم مغربی پاکستان۔

(۱۰) سردار میر عالم خاں صاحب لغاری رئیس رحیم یار خاں ناظم اعلیٰ (جنوبی پنجاب رکن شوریٰ)

(۱۱) حضرت مولانا صاحبزادہ سراج احمد صاحب خلف الرشید حضرت دین پوری قدس سرہٗ (رکن شوریٰ)

(۱۲) حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین امروٹ شریف امیر ضلع سکھر

(۱۳) حضرت مولانا نور محمد صاحب سجاول ضلع ٹھٹھہ امیر حیدرآباد (سندھ) ڈویژن (رکن شوریٰ)

(۱۴) حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ملتان امیر جنوبی پنجاب (رکن شوریٰ)

(۱۵) حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل رشیدیہ منٹگمری (رکن شوریٰ)

(۱۶) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ضلع جہلم ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب (رکن شوریٰ)

(۱۷) حضرت مولانا عبدالحنان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع راولپنڈی (رکن شوریٰ)

(۱۸) حضرت مولانا محمد داؤد صاحب امیر جمعیۃ ضلع راولپنڈی (رکن شوریٰ)

(۱۹) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد (رکن شوریٰ)

(۲۰) حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (رکن شوریٰ)

(۲۱) حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی مفتی سرحد پشاور (رکن شوریٰ)

(۲۲) حضرت مولانا حبیب گل صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ (رکن شوریٰ)

(۲۳) حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ۔

(۲۴) حضرت مولانا سید جان محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں

(۲۵) حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں (ر)

(۲۶) جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب خطیب سرگودھا امیر شمالی پنجاب)

(۲۷) جناب قاضی عطاء اللہ صاحب ٹانک ڈیرہ اسمٰعیل خاں

(۲۸) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی (رکن شوریٰ)

(۲۹) حکیم صوفی شیر محمد صاحب جھنگ ارسطو دواخانہ

(۳۰) حضرت مولانا حافظ محمد اسمٰعیل صاحب مہتمم مظہر العلوم کھڈہ کراچی (رکن شوریٰ)

(۳۱) حضرت مولانا محمد شریف صاحب رئیس منچن آباد (ر)

(۳۲) جناب حافظ نور اللہ خاں صاحب خاکوانی رئیس ضلع بہاولنگر (رکن شوریٰ)

(۳۳) حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رتو ڈیرا ضلع لاڑکانہ (سندھ) خلیفہ حضرت امروٹی شریف (ر)

(۳۴) حضرت مولانا محمد افضل صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام و مہتمم مدرسہ اسلامیہ نوشکی (بلوچستان)

(۳۵) حضرت مولانا نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ (بلوچستان)

نوٹ

جناب میر تاج صادق صاحب ...
ضلع جیکب آباد۔
جناب محترم ڈاکٹر عبدالقد...
ضلع سکھر
جناب محترم حکیم نواب دین ...
حیدرآباد سندھ۔
حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ...
ٹانلیہ۔ حضرت مولانا عبدالستار ...
... اعلیٰ راولپنڈی۔
حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ...
لاہور۔ حضرت مولانا منظور الحق ...
لاہور۔
حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب ...
ناظم مالیات۔ حضرت مولانا ...
صاحب مصری شاہ لاہور۔ جناب ...
صاحب رئیس عیسیٰ خیل کو بطور خاص ...
عہدہ دار حضرات ایک دن ...
مقام سرگودھا دفتر جمعیۃ علماء ...
تاریخ انعقاد مجلس شوریٰ ۱۰ ...
۱۰ ربیع الاول۔ وقت ۷ ...

مودودی پارٹی کی کہانی کوثر نیازی کی زبانی

کوثر نیازی صاحب نے جو مودودی پارٹی کی مجلس شوریٰ کے رکن، حلقہ لاہور کے امیر اور قیم رہ چکے ہیں سترہ سال تک پارٹی کے ساتھ رہنے کے بعد پارٹی سے علیحدہ ہو کر جو سنگین انکشافات کئے ہیں ان کی ایک لمبی فہرست ہے جس کی ہمارے اس مختصر اخبار میں گنجائش نہیں مختصراً مندرجہ ذیل ہے۔ پوری تفصیل روزنامہ امروز لاہور ۲۲ فروری کی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں

لاہور۔ ۲۱ فروری۔ کوثر نیازی صاحب نے کہا
...اعت کی قیادت باہمی آویزشوں، خلفشار اور
...ل میں مصروف ہے اور عام ارکان مایوس اور
...ان ہیں۔ جماعت کی قیادت پر ٹھیکیدار ذہنیت رکھنے والے عناصر قابض
...اور جماعت پر آمریت مسلط ہے۔ "جماعت اسلامی"
...دینی عبادات میں سخت تساہل برتتے ہیں۔ اور
...محفلوں میں خدا اور رسول کا تذکرہ برائے بیت
...ا ہے۔ "جماعت اسلامی" کے پاس جو امانتیں ہیں
...ائع ہو رہی ہیں۔ عشر اور زکوٰۃ کی رقوم خالص سیاسی
...نتخابی مہمات اور ہمہ وقتی کارکنوں کی تنخواہوں پر
...کی جا رہی ہیں۔ قیادت نے ارکان کی اکثریت کی
...کے خلاف متحدہ محاذ میں شرکت کی اور صدارتی
...ب میں سربراہ مملکت کے عہدے کے لئے ایک
...ت کی حمایت کرنے کے لئے حرمتوں کو ابدی اور
...یدی میں تقسیم کرکے جماعت صراط مستقیم سے بھٹک
...اور ایک ایسی راہ اختیار کی ہے۔ جو منکرین حدیث
...گمراہ کن راستے سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کوثر نیازی

صاحب نے اپنے خط میں جو انہوں نے امیر جماعت اسلامی کے نام لکھا ہے کہا ہے کہ ان تمام مسائل پر غور کرنے کے لئے جماعت کے ارکان کا کل پاکستان اجتماع بلانے کی بھی تجویز کی تھی۔ لیکن امیر جماعت مولانا مودودی نے یہ تجویز ماننے کی بجائے انہیں جماعت سے استعفیٰ دینے کی ہدایت کی اور ساتھ ہی اس امر کا خدشہ ظاہر کیا کہ اس تنقید کے "پیچھے دوسرے محرکات" ہیں

مولانا کوثر نیازی نے امیر جماعت کا جواب موصول ہونے کے بعد اُن کو اپنا استعفیٰ دیا۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ آپ نے جماعت میں اپنی پالیسی سے اختلاف کرنے والوں کو ہمیشہ یہی طعنہ دیا ہے۔

متحدہ محاذ میں جماعت کی شمولیت پر میرے خیالات آپ سے اور دوسرے رفقاء سے ڈھکے چھپے نہیں جب ۱۹۶۳ء میں مسٹر سہروردی مرحوم سے آپ نے متحدہ محاذ کے سلسلے میں گفتگو کا آغاز کیا۔ تو میں نے "شہاب" مورخہ ۲۱۔ اکتوبر ۶۲ء میں "مسٹر سہروردی سے چند سوالات" کے زیر عنوان ایک اداریہ شذرہ سپرد قلم کیا تھا مقصود

یہی تھا کہ جو لوگ غیر اسلامی نظریات کے علمبردار اور ملک میں جمہوریت کے قائل ہیں۔ جماعت ان کی طرف دست تعاون بڑھانے سے باز رہے۔ اس پر آپ نے ایک ملاقات میں مجھے اس طرح کی تحریریں لکھنے سے منع کر دیا۔ جماعت نے صدارتی انتخابات میں اپنے سابقہ موقف کو چھوڑ کر محترمہ فاطمہ جناح کی حمایت کو دین اسلام کا تقاضا اور جہاد قرار دے دیا۔ آپ باہر تشریف لے آئے اور جماعت کی پوری طاقت کو آپ نے اس انتخابی مہم میں جھونک دیا۔

صدارتی انتخاب کی مہم کے دوران جو غلطیاں ہم سب نے کی ہیں۔ وہ اتنی ہولناک ہیں کہ ان کے تذکرے سے بھی دل کانپتا ہے اور چونکہ جماعت کی پالیسی کے تحت مجھے بھی ان غلطیوں کا بار بار ارتکاب کرنا پڑا ہے اس لئے میں ان کی شدت کو بہت زیادہ محسوس کر رہا ہوں۔ مجلس عاملہ کے حالیہ اجلاس میں اگر اپنی غلطیوں کا احساس و اعتراف کرکے راست روی اختیار کر لی جاتی، تو شاید اس احساس میں کمی واقع ہو جاتی۔ مگر عاملہ

(باقی آخری صفحہ پر)

تھانوی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

لاہور کے اخبارات کیا کہتے ہیں؟

(بلا تبصرہ)

سوجوتے اور سو پیاز کی پالیسی

جماعت اسلامی متحدہ محاذ کے پارلیمانی بورڈ سے علیحدہ ہو گئی۔ جماعت کے نائب قیم نے ایک بیان میں فرمایا ہے کہ صدارتی انتخابات کے تلخ تجربات کے پیش نظر جماعت اسلامی کا اصرار تھا، کہ اسمبلیوں کے انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔ لیکن دوسری اپوزیشن جماعتوں کے زور دینے پر جب ہماری اس رائے کے خلاف فیصلہ کر دیا گیا۔ تو ہم نے اس کو تسلیم کر لیا۔ پھر اس فیصلے کی روشنی میں ہم نے پورے مغربی پاکستان میں صرف ایک نشست یعنی کراچی کے حلقہ ۳۱ کے لئے اپنا امیدوار پیش کیا تاکہ یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم بحیثیت جماعت انتخابات میں حصہ نہیں لے رہے ہیں۔ اس حلقے کے متعلق تمام حقائق ہم نے پارلیمانی بورڈ کے سامنے پیش کر دیئے تھے لیکن بورڈ نے جماعت کے امیدوار کی بجائے مسٹر زیڈ ایچ لاری کو ٹکٹ دے دیا۔ بورڈ کے اس فیصلہ نے ہمارے لئے بڑی مشکل پیدا کر دی۔

نائب قیم جماعت اسلامی لاری صاحب کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:۔

"مسٹر لاری وہ ہیں۔ جنہوں نے انتخابی ادارے کے انتخابات کے موقع پر اپوزیشن کے متفقہ فیصلوں کو بالائے طاق رکھ کر جماعت اسلامی کے خلاف ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کئے۔ اور انتہائی خود غرضی کا مظاہرہ کیا۔ اس پر جماعت کے کارکنوں میں ان کے خلاف سخت غصہ پیدا ہوا۔ اب یہ ناممکن ہے کہ ہم اپنے کارکنوں کو مسٹر لاری کے حق میں کام کرنے پر آمادہ کریں۔ اب اپوزیشن کے پارلیمانی بورڈ میں جماعت اسلامی کے نمائندوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ باقی نہیں رہا۔ کہ وہ بورڈ سے علیحدگی اختیار کر لیں"

۱۵ فروری سے جماعت نے مغربی پاکستان پارلیمانی بورڈ سے اپنے نمائندے واپس بلا لئے ہیں۔ تاکہ صوبے میں آزاد انتخابی پالیسی پر عمل کر سکیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جماعت متحدہ محاذ سے قطعی علیحدہ ہو گئی ہے۔ ہماری ہمدردیاں اب بھی متحدہ محاذ کے ساتھ ہیں اور آزاد انتخابی پالیسی سے ہماری مراد یہ ہے کہ صوبے میں اپوزیشن پارلیمانی بورڈ کے نامزد امیدواروں میں جو ہمیں قابل اعتراض اور ناپسندیدہ نظر آئے گا ہم اُس کی حمایت نہیں کریں گے"۔

جماعت اسلامی ان دنوں سو جوتے اور سو پیاز کی پالیسی پر کاربند ہے۔ دینی حیثیت تو اس کی اسی روز ختم ہو گئی تھی، جب اس نے اپنے دینی معتقدات کے خلاف عورت کی سربراہی کو جائز قرار دیا تھا اور سیاسی حیثیت جو پہلے ہی کچھ زیادہ نہیں تھی متحدہ محاذ میں شرکت اور ان جماعتوں کے ساتھ اشتراک عمل نے ختم کر دی۔ جن کے ساتھ اس کی کوئی قدر مشترک نہیں تھی۔

سچ کہا ہے بزرگوں نے کہ ایک غلطی مزید غلطیوں کا راستہ کھولتی ہے۔ جماعت اسلامی نے صدارتی انتخابات میں جو غلطی کی تھی۔ اس کے بعد سے جو قدم بھی اس کا اٹھتا ہے۔ وہ ایک نئی غلطی کا راستہ کھولتا ہے۔ ان بزرگوں سے کوئی پوچھے کہ ایک نشست کی خاطر محاذ کو تلانجلی دے دینے پر آپ کو کون مبارکباد دیگا۔ بات تو جب ہے کہ آپ پبلک میں برملا یہ اعتراف کریں کہ آپ کی پچھلی ساری پالیسی غلط تھی۔ محاذ میں رہنا اور ایک نشست کی خاطر اس سے نکل جانا، پھر یہ دعویٰ کرنا کہ آپ کی ہمدردیاں محاذ کے ساتھ ہیں اور پھر اس ہمدردی کو مشروط کرنا یہ بیوقوفی کی باتیں نہیں تو اور کیا ہیں۔ آپ سے زیادہ حق گو اور حق پرست تو دیوبند کے وہ مفتی صاحب نکلے۔ جنہوں نے عورت کی سربراہی کے مسئلہ میں اپنا فتوے واپس لے لیا ہے۔ اور ایک پبلک بیان میں یہ کہا ہے کہ:۔ "خدا مجھے میرے اس خلاف شریعت فتوے کے لئے معاف کرے"۔

بات یہ ہے کہ جماعت اسلامی ایک عرصہ سے محاذ سے جان چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسے کوئی بہانہ نہیں مل رہا تھا۔ جونہی بہانہ ہاتھ لگا۔ وہ یہ جا اور وہ جا۔ پھر اس اقدام کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ جماعت اسلامی کے جس گروہ نے اسے لادینی سیاست کا راستہ دکھایا تھا کراچی کی نشست سے محرومی کی اُس کے مفاد پر براہ راست ضرب پڑی ہے۔ ورنہ اگر جھگڑا کسی اور نشست کا ہوتا تو شاید جماعت اسلامی کا فیصلہ یہ نہ ہوتا۔

جماعت اسلامی کی آزاد انتخابی پالیسی ایک احمقانہ حیلہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب آپ محاذ کے ساتھ ہیں۔ تو پھر یہ کہنا کہ ہم فلاں کی حمایت کرینگے اور فلاں کی نہیں کرینگے۔ کہاں خدا کے لئے اب تو معقولیت کا راستہ اختیار

(روزنامہ مشرق لاہور ۱۸ فروری

روزنامہ "امروز" ۱۸ فروری ۱۹۶۵

جماعت اسلامی متحدہ حزب مخالف سے الگ ہو گئی ہے۔ شکایت پرانی ہے کے انتخابات کے وقت بھی جماعت اسلامی مسٹر لاری سے ناخوش تھے۔ ان کی لاری کو حزب مخالف کی کراچی کمیٹی کی الگ ہونا پڑا تھا۔ اور ہر ماہ ایک کرنے کی تجویز منظور ہوئی تھی۔ مسٹر لاری کراچی کے جس حلقے سے انتخاب شریک ہونا چاہتے تھے جماعت اسلامی اسی پر لگی تھیں۔ اب حزب مخالف کا لاری کو مل گیا ہے۔ یہ فیصلہ جماعت منظور نہیں ہے۔ اس نے صرف احتجاج پر قناعت نہیں کی۔ ایک نشست متحدہ حزب مخالف سے ہی لاتعلق ہو کہنے کو جماعت اسلامی صرف "پارلیمانی" سے علیحدہ ہوئی ہے۔ مگر حزب مخالف بڑی حد تک انتخابات کی پیداوار اور ہے۔ اس کا اگر واحد نہیں تو سبب یہ ہے کہ انتخابات میں مسلم لیگ کو شکست جماعت اسلامی اگر اس آزمائش میں کا ساتھ نہیں دے سکتی۔ تو پھر اس کی پر کون اعتماد کر سکتا ہے؟ مگر جماعت نے صرف پارلیمنٹری بورڈ سے علیحدگی کی بلکہ یہ اعلان بھی کر دیا ہے کہ وہ امیدوار کو موزوں سمجھے گی۔ اسی کی تائید ظاہر ہے کہ جسے وہ "ناموزوں" قرار دے کی مخالفت کرے گی۔ اور ناموزوں امیدوار مسٹر لاری کے علاوہ بھی حزب موافقت کے امیدوار ہوں گے۔

ایسی "کھلی بغاوت" کے بعد متحدہ سے جماعت اسلامی کا رسمی سا تعلق بھی معلوم ہو گا۔ خود حزب مخالف کا فائدہ ہے۔ کہ وہ جماعت اسلامی کو الگ کر دے میں اُسے مساوی حیثیت حاصل ہے۔ ہرگز مستحق نہیں ہے۔ نظام اسلام پا اس کا دائرہ بھی انتہائی محدود ہے۔ مو چاہے کچھ بھی کہیں حقیقت یہ ہے د

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۲۶ر فروری ۱۹۶۵ء

فکرِ فردا

سوچنے اور سمجھنے کی بات

صدارتی انتخاب کے بعد اب قومی اسمبلی کے انتخابا
ہنچا ہے۔ صدارتی انتخاب کے معرکے کی تلخی
ی یاد ابھی ذہنوں سے زائل نہیں ہوئی ہے
ن دو گروہوں نے بنیادی جمہوریتوں و صدارتی
بات کے معرکوں کو ذاتی و گروہی فتح و شکست کا
جذباتی مسئلہ بنا ڈالا تھا۔ وہی دونوں گروہ اب
اسمبلی کے انتخابی معرکے میں بھی ایک دوسرے
مقابلہ میں اسی تلخی و تندی کے ساتھ صف
ہو رہے ہیں۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے تو متحدہ حزب
ف کا رویہ حیران کن ہے۔ اول تو وہ اس نظام
ن کو ہی سرے سے ناقابل اعتماد قرار دیتی ہے
کے تحت سابقہ انتخابات ہوئے۔ اور آئندہ
ات ہونے والے ہیں۔ بنیادی جمہوریتوں کا نظام
کے نزدیک یکسر غلط ہے۔ لیکن اس دعوے و
کے باوجود اس نے بنیادی جمہوریتوں کی ایک
سیٹ پر اپنا امیدوار کھڑا کیا اور انتخاب لڑا
بھر دعویٰ کیا۔ کہ ستر سے نوے فیصد تک اس
بنیادی جمہوریتوں کی سیٹیں جیت لی ہیں۔
اسی کے علمبردار ایک طرف نہایت زور
رے صدارتی نظام حکومت کی مخالفت کرتے
ہے۔ لیکن صدارتی انتخاب میں انہوں نے پوری
قت کے ساتھ حصہ لیا۔ اور ایک ایسی شخصیت
اپنا امیدوار بنایا جو بانیٔ پاکستان کی ہمشیرہ ہونے
اعزاز رکھتی تھیں۔ پھر یہ بھی دعوے کرتے رہے
۔ وہ یقیناً صدارتی انتخاب جیت جائیں گے۔
صدارتی انتخاب میں ناکامی کے بعد انہوں نے
ر بار یہ کہا ہے کہ موجودہ انتخابی بالکل غلط ہے
س کے تحت منصفانہ انتخابات ہو ہی نہیں سکتے۔
ور ان سب الزامات و اعتراضات کے باوجود
ب انہوں نے قومی و صوبائی اسمبلی کے انتخابات
ی لڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بیک وقت اور
یے در پے قول و عمل کا یہ تضاد نہ صرف باعث
استعجاب ہے۔ بلکہ سیاسی فضا میں عدم استحکام
پیدا کرنے کا بھی موجب ہو رہا ہے۔ اس طرزِ عمل
سے ملک کی تعمیری سیاست کو تو جو نقصان پہنچ رہا
ہے وہ پہنچ ہی رہا ہے۔ اس سے خود متحدہ حزب
اختلاف کا سیاسی موقف بھی کمزور و غیر دقیع نظر
آنے لگتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس صورت
حال کا بیش از بیش فائدہ حکمران گروہ کو پہنچا ہے
وہ روز بروز ایک مستحکم جماعت کی حیثیت اختیار کرتا
جا رہا ہے۔ متحدہ حزب اختلاف کی اس متضاد و
منفی پالیسی کا اثر یہ ہوا ہے کہ ایک طرف عوام
میں مایوسی، اضطراب اور خوف کی لہر جاری ہے اور
وہ بے یقینی کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ دوسری
طرف حزب اقتدار کو اپنے پیر پھیلانے کی زیادہ سے
زیادہ گنجائش ملتی جا رہی ہے۔ تیسری طرف بیرونی
اور وطن دشمن عناصر کو اپنی کارروائیاں جاری رکھنے
کے لئے زیادہ مواقع ہاتھ آنے کی توقع ہو گئی ہے
اور پوری ملت دو مد مقابل حریف و پنجہ کش گروہوں
میں بٹتی چلی جا رہی ہے۔ سیاست میں انتقامی رجحان
کی آمیزش روز افزوں ہے۔

متحدہ حزب اختلاف کے فکر و نظر سے
بہرہ ور حضرات سے ہم یہ عرض کریں گے۔ کہ
اگر آپ واقعی مخلصانہ طور پر اس ملک میں عوامی
و جمہوری تبدیلیاں لانے کے خواہاں ہیں تو آپ کو
اپنے انداز فکر اور طریق کار میں تبدیلی کرنا ضروری
ہے۔ موجودہ فضا و رجحان کو قائم رکھ کر آپ ہرگز
اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ اور اس
سے قومی اتحاد کو جو نقصان پہنچ جائے گا۔ اس کی
تلافی مدتوں تک نہیں ہو سکے گی۔ آپ اپنے موجودہ رویہ
پر اگر اسی طرح مصر رہے تو یاد رکھیے کہ حکمران گروہ
کو اس سے اتنا فائدہ پہنچ جائے گا۔ کہ آئندہ پانچ
سال تک ہی نہیں بلکہ عرصہ دراز تک وہ اپنی ڈگر
سے نہیں ہٹائے جا سکیں گے۔ اور اپنے بقاء و
تحفظ کے لئے وہ ہر طرح کی پیش بندیاں فراہم
کر لیں گے۔

سچ بات تو یہ ہے کہ متحدہ حزب اختلاف کی
غلط پالیسی کی وجہ سے بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات
میں ہی حکمران گروہ کو اپنے بقاء و تحفظ کی اساس
فراہم ہو گئی تھی اور پھر صدارتی انتخاب جس انداز سے
لڑا گیا۔ اس نے اس اساس کو اور مضبوط بنا دیا
اب قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کا مرحلہ
درپیش ہے۔ اگر اس موقعہ پر بھی متحدہ حزب اختلاف
کی روش منفیانہ اور متضاد قول و عمل کی حامل رہی
تو اس کے بعد ملک کی آئندہ سیاسیات میں اس
کا بہت ہی کم امکان رہ جائے گا کہ ایک بہتر
اپوزیشن وجود میں آ سکے۔ اور ملک میں ایک ایسا
متبادل گروہ مہیا ہو سکے جو کسی مرحلہ پر جمہوری
طرز سے حکومت و اقتدار کی تبدیلی کا باعث و
عامل بن جائے گا۔

متحدہ حزب اختلاف کے بعد حزب اقتدار
کے رویہ پر نظر ڈالیئے تو یہاں بھی اطمینان و امید
کی کوئی جھلک نظر نہیں آتی۔ جس آئین و نظام کے
یہ خود خالق ہیں۔ ان کے طرز عمل نے اس کے
مقاصد کا کبھی پاس و لحاظ نہیں کیا۔ عوام اور
حکومت کے درمیان بُعد، فاصلہ و عدم اعتماد کا
وہی حال ہے، جو پہلے تھا، بلکہ شاید اب کچھ زیادہ
ہی ہوتا جا رہا ہے۔ یہ مسلمانوں کا ملک تھا۔ اور
مسلمان عوام کی زبردست خواہش تھی کہ یہاں کا
نظام حکمرانی، نظام معاشرت، نظام تعلیم، غرض
ہر شعبہ اسلامی حقیقتوں کا ترجمان بن جائے۔ اس
باب میں سابق حکمرانوں سے مایوس ہو جانے کے
بعد وہ نئے حکمرانوں سے کچھ زیادہ ہی متوقع تھے
لیکن بعض غیر اسلامی قوانین کے بالجبر نفاذ سے وہ
نئے حکمرانوں سے اور زیادہ مایوس و نالاں ہو گئے
ہیں۔ اور سچ بات تو یہ ہے کہ موجودہ صورت
حال میں پاکستان کو اسلامی مملکت کہتے ہوئے بھی
شرم سی محسوس ہوتی ہے۔ یورپ کی بے دینی و
فحاشی کو جو عروج آج ہمارے ملک میں نصیب
ہو رہا ہے۔ وہ کچھ عرصہ بعد خود یورپ کے لئے
قابل رشک بن جائے گا۔ اگر اسی پر بس ہو
جاتا تو بھی غنیمت تھا۔ لیکن ظلم تو یہ ہے کہ یہ
بے دینی، بد اخلاقی و فحاشی یورپ میں تو لادینیت
و لامذہبیت کے نام سے ہی عام ہوئی اور اختیار
کی گئی۔ لیکن پاکستان میں اجتہاد و تجدید کے نئے
مدعیوں نے اسے عین اسلام کے نام سے عام
و مقبول بنانے کی مہم چلا رکھی ہے۔

سود حلال، شراب حلال۔ نوجوانوں کی آوارگی
جائز۔ عورتوں کی بے پردگی روا۔ سیاست میں مردوں
کے برابر بلکہ ان سے فائق تر عورتوں کی شرکت
صحیح۔ رقص و سرود اور مردوں و عورتوں کا باہمی
ملنا جلنا عین درست وغیرہ وغیرہ۔ نئے مجتہدین
یہ اجتہادی نکتہ سنجیاں علانیہ فرما رہے ہیں، اور
یہ سب کچھ اس حکومت کی آنکھوں کے سامنے
ہو رہا ہے۔ جو اپنے کو سب سے زیادہ مضبوط
خیال کرتی ہے۔

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

بقیہ اداریہ

اور جسے سابقہ حکومتوں کی نسبت اسلام سے زیادہ قریب بتایا جاتا ہے۔ اب اگر عوام مسلمان،، اسلام کے بارے میں موجودہ حکمرانوں پر عدم اعتماد کا اظہار کریں تو کون انہیں حق بجانب نہیں کہے گا.

اسی طرح پاکستان کا قیام محض عوام کی کوششوں سے عمل میں آیا تھا یہ کسی موروثی سلطنت یا بادشاہت کے نتیجہ میں نہیں ملا تھا۔ یا کسی سرمایہ دار و دولت مند فرد یا طبقے کی بخشش کا حاصل نہیں تھا۔ کہ یہاں بعض افراد یا گروہوں کو خصوصی و اجارہ دارانہ مفاد وحقوق حاصل ہوتے۔ یہاں کی ہر چیز عوام کی تھی۔ اور عوام کے لئے تھی۔ نیا نظام اس طرح پر ہونا چاہیئے تھا۔ کہ کسی کو کسی پر فوقیت و بالادستی نہ حاصل ہوتی۔ سیاست میں، تجارت میں معاش میں، معاشرت میں، حصول تعلیم میں رہن سہن میں، ضروریات زندگی کی فراہمی میں کسی کو کسی پر ترجیح نہ دی جاتی۔ ایک آزاد، مساوی اور خوشحال معاشرہ کے تعمیر کی اول دن سے کوشش کرنا ضروری تھا، لیکن ایسا نہیں کیا گیا، اور اس معاملہ میں بالآخر ملت پاکستان سابق سیاستدانوں اور حکمرانوں کے سخت شاکی ہوئی۔ یہاں ایک خاص اور محدود طبقہ، سرمایہ، دولت ثروت، زمین، املاک، صنعت، تجارت حتیٰ کہ اعلیٰ و ادنیٰ ملازمتوں تک پر غالب ومسلط ہوگیا۔ اور وہ تمام سرکاری محکمے جو عوام کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے قائم تھے۔ اس طبقہ کے استحصال کا ذریعہ بن گئے۔ نئے حکمرانوں اور نئے نظام سے یہ بھی توقع تھی۔ کہ وہ اس جابرانہ صورت حال کو ختم کرکے حق و انصاف کے دور کا آغاز کرے گا۔ قوم کو معاشی معاشرتی اور حاکمانہ، جاگیردارانہ و سرمایہ دارانہ اجارہ داری و تغلب سے نجات دلائے گا۔ ابتداء میں اس سمت ایک دو قدم اٹھائے بھی گئے۔ لیکن جلد ہی رک گئے یا روک دیئے گئے۔ صورت حال پہلے کی نسبت زیادہ ہی سنگین ہوتی چلی گئی۔ اور عوام کی توقعات پوری نہ ہو سکیں۔ لے دے کر ملک کی خارجہ پالیسی کے بارے میں ہی کسی قدر یہ کہا جاسکتا ہے کہ پہلے کی نسبت وہ زیادہ بہتر اور صحیح ہے۔ ورنہ جہاں تک عوام کے مذہبی احساسات و مطالبات کا تعلق ہے۔ وہ بھی مجروح کئے جاتے رہے ہیں۔ اور اقتصادی و معاشرتی میدان میں بھی ایک مخصوص و محدود طبقے کے مقابلے میں انہیں روز بروز پسپا ہونا پڑا ہے۔

موجودہ نظام کے تحت آئندہ ملک میں جو تغیر و تبدل بھی عمل میں آئیگا اس کا ایک بڑا ذریعہ قومی و صوبائی اسمبلیاں ہی ہوں گی۔ ان اسمبلیوں کو اپنے حامی امیدواروں سے حزب اقتدار بھی پر کرنا چاہتی ہے۔ اور اس کا رویہ و کارنامے عوام کے سامنے موجود ہیں۔ اور متحدہ حزب اختلاف بھی اسمبلیوں کی ان سیٹوں کو حاصل کرنے کی تگ ودو میں ہے۔ جس کا انداز سیاست و طریق کار اپنے منفی و متضاد رخ کی وجہ سے بالواسطہ طور پر حزب اقتدار کو ہی کامیاب و مضبوط بنانے کا باعث ثابت ہورہا ہے۔ ایسی صورت میں جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ دین اور دنیا کے اعتبار سے آئندہ کے ملکی انتظام میں ان کے جذبات، خواہشات و ضروریات کے مطابق تبدیلیاں عمل میں لائی جا سکیں۔ اور ان کے حقوق و مفاد کی براہ راست آواز اسمبلیوں اور حکومت کے ایوانوں میں بلند کی جا سکے، تو ان کو ان دونوں گروہوں کی کشمکش سے علیحدہ ہو کر اپنے ایسے نمائندے منتخب کرنا ضروری ہے۔ جو نہ تو حزب اقتدار کی ہاں میں ہاں ملانے والے ہوں۔ اور نہ متحدہ حزب اختلاف کی منفی پالیسی کے ترجمان بن کر بالواسطہ طور پر حزب اقتدار کے ہاتھوں کو مضبوط کرتے رہیں۔

انھیں تو اسمبلیوں میں ایسے نمائندے بھیجنا چاہئیں۔ جو اسلام سے بھی اتنے واقف ہوں کہ قانون سازی کے وقت یہ جان سکیں کہ وہ قانون، اسلام کے موافق بن رہا ہے یا اسلام کے مخالف بن رہا ہے۔ انہیں یہ بھی خیال رہے کہ ملک کے انتظامی معاملات میں عوام کے مفادات کو پیش نظر رکھا جا رہا ہے یا نہیں۔ معاشی، اقتصادی، تجارتی امور میں عوام کے حقوق کی پامالی تو نہیں ہو رہی ہے۔ اور ملک کی دولت، وسائل و ذرائع عوام کے کام آ رہے ہیں یا نہیں نیز یہ کہ جو نمایندے انتخاب لڑ رہے ہیں۔ وہ دینی اعتبار سے، اخلاقی اعتبار سے، تعلیمی لحاظ سے، معاشرتی لحاظ سے صحیح قسم کے ہیں یا نہیں۔

اگر ووٹروں اس تمام صورت حال کو پیش نظر نہیں رکھا۔ اور اپنے ووٹ کا استعمال نجی منفعتوں و تعلقات کو مد نظر رکھ کر کیا، تو یہ دین و ملت کے ساتھ ظلم کے مترادف ہوگا، اور اس کا خمیازہ انجام کار انہیں بھی اٹھانا پڑے گا۔

یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ملک کے مستقبل کو بنانے و بگاڑنے والی ثابت ہوگی۔ اور اس کا تمام بوجھ اب بی، ڈی کے ان ممبران پر ہے۔ جو قومی و صوبائی اسمبلیوں کے امیدواروں کو منتخب کریں گے۔ (ک)

دینی مدارس

گکھڑ میں مرکزی دارالتجوید کا قیام

انجمن اسلامیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ نے حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی زیر سرپرستی دارالتجوید کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ موصوف ہی دارالتجوید کے لئے تین سالہ کورس مرتب فرمائیں گے۔ جس میں صرف نحو، ادب، فقہ، تجوید کی ابتدائی کتابوں کے علاوہ حدیث شریف کی چند کتابیں اور قرآن کریم کا ترجمہ شامل ہوگا۔ تاکہ قاری حضرات علم تجوید کے ساتھ ہی ضروریات دین سے بھی بخوبی آگاہ ہو سکیں۔ دارالتجوید میں ایک مستند تجربہ کار قاری صاحب اور ایک مستند عالم دین تعلیم دیں گے۔ نیز حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم بھی کچھ اسباق پڑھائیں گے۔ اس کا داخلہ ۲۰ شوال ۱۳۸۴ھ تک کھلا رہے گا۔ صرف پختہ حفاظ کرام ہی کو داخلہ مل سکے گا۔ انجمن کے عہدیداروں نے ملک کے مخیر حضرات سے اپیل کی ہے کہ وہ اس نیک کام میں حائل ہونے والی مالی مشکلات کو دور کرنے کے لئے انجمن اسلامیہ گکھڑ کا ہاتھ بٹائیں۔

(اللہ دتہ بٹ صدر انجمن اسلامیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ)

شائقین علم تجوید کیلئے

مدرسہ تجوید القرآن ا
کا اجرا کیا گیا ہے۔ قبل از
اور تعلیم بالغاں کا الحمدللہ
تھا۔ شعبۂ تجوید میں کل
جائیں گے۔ حفاظ کو ترجیح
بیرونی طلباء کل بیس داخل
ان طلباء کی خورد و نوش ا
انشاءاللہ خاطر خواہ انتظ
بیس شوال تک کھلا رہے
بعد نماز مغرب دی جائیگی۔
مزید معلومات بذریعہ
حاصل کر سکتے ہیں۔

(قاری) محمد اکمل ہاشمی نا
تجوید القرآن رحیم

قبول اسلام

چشتیاں میں ایک عیسا
اور اس کے دو بچوں، بودی
بہ رضا و رغبت خود اسلام
بروز جمعہ ۲ شوال مولوی م
مبلغ کے دست پر مسلمان ہو
مسیح کا اسلامی نام محمد عب
لڑکے کا عبدالرحیم، لڑکی بینو
بی بی رکھا گیا۔ بعد نماز جمعہ
نے دعائیں کیں۔ اور دل کھو
کی امداد کی۔

ایک ضروری اعلان

واضح رہے کہ مولانا عبد
سابق مبلغ مجلس تحفظ ختم نبو
اپنے والد محترم کی مسلسل علال
جماعت سے مستعفی ہو چکے ہیں۔
کی جگہ پر مولانا فیض محمد صاحب
مبلغ کراچی گوجرانوالہ میں مجلس تح
نبوت کے زیر اہتمام تبلیغی خد
دے رہے ہیں۔ احباب مولا
سے زیادہ سے زیادہ تعاون ف
دارین حاصل کریں۔

(مولانا) محمد علی جالندھری ناظ
مجلس تحفظ ختم نبوت پاک

خط و کتابت

کرتے وقت خریداری نمبر ضرو
کریں۔ ورنہ تعمیل نہیں ہوگی۔

(ناظم دفتر)

نتیجہ امتحان سالانہ ۱۳۸۴ھ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

کا بابت طلباء

دارالعلوم سرحد پشاور

رول نمبر	نام مع ولدیت	حاصل کردہ نمبر	نتیجہ
۱	انعام اللہ ولد محمد یوسف	۲۹۰	ادنیٰ
۴	کبیر شاہ ولد دینار شاہ	۲۵۷	〃
۵	سید محمد شاہ ولد لطف علی شاہ	۲۵۰	〃

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

رول نمبر	نام مع ولدیت	حاصل کردہ نمبر	نتیجہ
۱۰	محمد سلیم الرحمٰن ولد خلیل الرحمٰن	۳۲۷	وسطیٰ
۱۱	عبدالشکور ولد نوکر شاہ	۲۶۰	ادنیٰ
۱۲	غلام سخی ولد عبدالمالک	۴۵۰	علیا
۱۳	محمد صادق ولد عبدالمالک	۳۲۸	وسطیٰ
۱۵	محمد عبدالستار ولد عبدالجلال	۲۷۷	ادنیٰ
۱۶	تاج محمد ولد عزیز احمد	۲۵۸	〃
۱۷	فضل الرحمٰن ولد عبدالحنان	۲۵۷	〃
۱۸	محمد فیاض ولد رسول شاہ	۳۸۶	وسطیٰ
۱۹	محمد جان ولد کرم جان	۲۴۵	ادنیٰ
۲۱	جمال الدین ولد عصام الدین	۲۸۱	〃
۲۲	فضل احمد ولد محمد یعقوب	۲۹۰	〃
۲۳	محمد یوسف ولد فضل الرحمٰن	۲۸۵	〃
۲۴	منور شاہ ولد شاہ سید	۲۴۹	〃
۲۵	خان محمد ولد شبیر حسن	۲۴۱ ضمنی ترمذی	〃
۲۷	سراج الرحمٰن ولد حمید اللہ	۲۷۲	〃
۲۸	انعام اللہ ولد حضرت اللہ	۲۵۵	〃
۳۰	مقدر خان ولد اشراف دین (نقل کے جرم میں ناکام کر دیا گیا)		
۳۱	عبدالوہاب ولد صالح محمد	۲۵۷	ادنیٰ
۳۲	محمد لطیف ولد عبدالحلیم	۲۸۲	〃
۳۳	محمد نبی ولد محمد محراب	۳۰۱	وسطیٰ
۳۴	محمد عظیم ولد فیض محمد	۲۷۲	ادنیٰ
۳۶	عبدالقادر ولد مہربان	۴۰۴	علیا
۳۸	محمد سعید ولد صاحبزادہ	۳۲۳	وسطیٰ
۳۹	جان عالم ولد بادشاہ	۲۸۹	ادنیٰ
۴۰	ولی محمد ولد صالح محمد	۲۹۷	〃
۴۱	غلام عمر ولد غلام صدیق	۲۴۰	〃
۴۲	عنایت اللہ ولد عبدالحق	۲۷۳ ضمنی بخاری	〃
۴۳	محمد عبدالظاہر ولد محمد غازی	۲۹۸	〃
۴۴	غلام سرور ولد محمد حنیف	۳۰۸	وسطیٰ
۴۵	سیف الرحمٰن ولد اسلام الدین	۳۰۹	〃
۴۶	عطاء اللہ شاہ ولد سعادت شاہ	۲۷۳	ادنیٰ
۴۷	عبدالسلام ولد شیخ حضرت	۲۴۹	〃
۴۸	رفیع اللہ ولد محمد	۳۲۱	وسطیٰ
۴۹	محمد شعیب ولد رشان الدین	۳۹۱	علیا
۵۱	فضل محمود ولد عزیز الرحیم	۲۶۵	ضمنی بخاری

رول نمبر	نام مع ولدیت	حاصل کردہ نمبر	نتیجہ
۵۲	فقیر گل ولد زرین	۲۴۹	ادنیٰ ضمنی بخاری
۵۳	عبدالشکور ولد محمد امیر	۲۸۶	ادنیٰ
۵۴	عبدالکریم ولد عبدالرحمٰن	۳۱۴	وسطیٰ
۵۵	محمد جمیل ولد محمد سعید	۳۱۷	وسطیٰ
۵۶	عبدالمالک ولد محمد ساجد	۲۷۶	ادنیٰ
۵۸	شفیع اللہ ولد شاکر اللہ	۳۳۵	وسطیٰ
۵۹	عبدالکریم ولد محمد نور	۲۹۱	ادنیٰ
۶۰	محمد غفران ولد گل فتان	۲۵۰	〃
۶۱	فیض محمد ولد عمرا خان	۲۴۰ ضمنی بخاری	〃
۶۲	فضل عظیم ولد سید احمد	۲۷۰	〃
۶۳	خان محمد ولد شیر احمد	۲۵۰	〃
۶۴	جلال عالم ولد موسیٰ خان	۲۷۷	〃
۶۵	محمد یوسف شاہ ولد ولایت شاہ	۳۶۳	علیا
۶۶	محمد ظریف ولد محمد زمان	۲۹۰	ادنیٰ
۶۹	عمر گل ولد گمنڈیری	۲۷۱	〃
۷۰	عبدالمتین ولد عبدالقدوس	۳۵۸	وسطیٰ
۷۱	رحیم بادشاہ ولد فضل الرحمٰن	۲۶۴	ادنیٰ
۷۲	امان اللہ ولد سلطان محمود	۴۵۶ دوم نمبر	علیا
۷۳	شیر زمان ولد محمد امین	۲۵۹	ادنیٰ
۲۱۲	احمد زمان ولد ظریف خان	۲۵۳ ضمنی ترمذی	〃

دارالعلوم چارسدہ

رول نمبر	نام مع ولدیت	حاصل کردہ نمبر	نتیجہ
۷۶	عبدالغیاث ولد عبدالستار	۲۹۰	〃
۷۷	عبدالقادر ولد محمد کریم	۲۵۴	〃
۷۸	فضل ربانی ولد محمد یونس	۲۴۲ ضمنی ترمذی	〃
۷۹	فضل سبحان ولد محمد کریم	۲۴۷	〃
۸۰	حبیب خان ولد میرا خان	۲۸۲	〃
۸۱	غازی محمد ولد محمد اول خان	۲۴۳	〃
۸۲	عبدالرحمٰن ولد نور ملا	۲۷۳	〃
۸۴	خان محمد خان ولد اعظم خان	۲۹۵	〃
۸۵	حبیب الحق ولد احمد صاحب	۳۲۸	وسطیٰ
۸۶	فضل الحق ولد صاحب گل	۲۶۶	ادنیٰ
۸۷	محمد مصلح الدین ولد میر حسین	۲۴۴ ضمنی ترمذی	〃
۸۸	حبیب الرحمٰن ولد محمد حسن	۳۱۶	وسطیٰ
۹۰	جلال الدین ولد نصیر الدین	۳۱۴	〃
۹۱	عبدالکریم ولد نذیر احمد	۳۱۹	〃
۹۲	عبدالقادر ولد شیر محمد	۲۶۰	ادنیٰ
۹۳	عبدالودود ولد نور عزخان	۲۵۴	〃
۹۴	محمد ولد بیدی گل	۲۵۸	〃
۹۶	گل محمد ولد عبدالمجید	۲۵۱	〃
۹۷	سید مقصود ولد سید فقیر	۲۷۳	〃

نمبر شمار	نام مع ولدیت	حاصل کردہ نمبر	نتیجہ
۹۸	عبداللہ ولد امام محمد	۳۰۱	وسطیٰ

مدرسہ معراج العلوم بنوں

نمبر شمار	نام مع ولدیت	حاصل کردہ نمبر	نتیجہ
۹۹	لعل محمد خان ولد نور شاہ	۲۵۱	ادنیٰ
۱۰۰	میر جنت خان ولد میرزا بادشاہ	۲۴۳	〃
۱۰۱	گل شاہ جہان ولد محمد باقی	۲۴۲	〃
۱۰۵	محمد ظہور شاہ ولد محمد نور	۲۴۱	〃

مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ

نمبر شمار	نام مع ولدیت	حاصل کردہ نمبر	نتیجہ
۱۱۳	کلیم اللہ ولد قیصر خان	۲۵۸ ضمنی ترمذی	〃
۱۱۴	محمد صالح ولد تاج محمد	۲۷۹	〃

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

نمبر شمار	نام مع ولدیت	حاصل کردہ نمبر	نتیجہ
۱۱۹	نور حسن ولد عبدالکریم	۳۳۲	وسطیٰ
۱۲۰	نذیر احمد ولد محمد جونا	۲۶۳	ادنیٰ
۱۲۱	محمد اسحٰق ولد خان ولی خان	۴۲۸	علیا
۱۲۲	عبدالرزاق ولد علی محمد	۲۴۳ ضمنی ترمذی	ادنیٰ
۱۲۳	محمد ہارون الرشید ولد مولوی اسمٰعیل	۳۱۶	وسطیٰ
۱۲۴	عبدالرحیم ولد خلیل الرحمان	۲۴۱ ضمنی ترمذی	ادنیٰ
۱۲۵	محمد نور الدین ولد اظہر علی	۳۱۵	وسطیٰ
۱۲۶	حفظ الرحمٰن ولد عبدالقدوس	۲۹۹	ادنیٰ
۱۲۷	محمد قاسم ولد عبدالوہاب	۲۷۲	〃
۱۲۸	محمد عبدالعزیز ولد محمد دراز علی	۲۵۹	〃
۱۲۹	محمد الیاس ولد غلام یحییٰ	۳۶۰	علیا
۱۳۰	عبداللہ ولد خیر محمد	۲۴۱	ادنیٰ
۱۳۱	عبدالودود ولد جان محمد	۲۹۵ ضمنی ترمذی	
۱۳۲	تاج محمود ولد حاجی بخش	۳۸۴	علیا
۱۳۳	محمد شاہد ولد محمد امین	۳۸۱	〃
۱۳۴	محمد زبیر ولد محمد امین	۳۱۰	وسطیٰ
۱۳۵	محمد مصطفیٰ ولد صدر خان	۲۷۵	ادنیٰ
۱۳۶	محمد اسرار اللہ ولد محمد عثمان	۲۶۸	〃
۱۳۷	عبیداللہ ولد امیر احمد	۲۵۱ ضمنی ترمذی	

مدرسہ قاسم العلوم ملتان

نمبر شمار	نام مع ولدیت	حاصل کردہ نمبر	نتیجہ
۱۴۱	محمد عبدالباسط ولد پیر بخش	۲۸۴	〃
۱۴۳	حبیب الرحمٰن ولد غلام صدیق	۲۵۰	〃
۱۴۵	محمد رمضان ولد نور محمد	۲۴۰	〃
۱۴۹	بشیر احمد ولد سلطان محمد	۲۹۴	〃
۱۵۰	محمد امین ولد محمد بیگ	۲۷۷	〃
۱۵۱	محمد یوسف ولد احمد دین	۲۷۹	〃
۱۹۴	منظور ولد ولی احمد	۲۵۰	〃
۲۱۵	نذیر احمد ولد نور احمد	۳۰۵	وسطیٰ

دارالعلوم کبیر والا ملتان

نمبر شمار	نام مع ولدیت	حاصل کردہ نمبر	نتیجہ
۱۵۲	عبدالرحمٰن ولد محمد امین	۳۰۱	
۱۵۳	عبدالرحمٰن ولد نذیر احمد	۲۹۲ ضمنی بخاری	
۱۵۴	اللہ بخش ولد اللہ یار	۲۶۲	〃

دارالعلوم ربانیہ بستی سیاحق المسلمین

نمبر شمار	نام مع ولدیت	حاصل کردہ نمبر	نتیجہ
۱۵۵	محمد مسعود ولد نور محمد	۲۶۹	〃
۱۵۶	عبدالغفار ولد عبدالرحمان	۳۲۳	وسطیٰ
۱۵۸	محکم الدین ولد نور محمد	۳۹۲	علیا
۱۵۹	محمود سعید ولد فتح محمد	۲۸۲	ادنیٰ

(باقی صفحہ ۷ پر)

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کی قراردادیں

جمعۃ الوداع کے موقعہ پر مسجد بچل شاہ ٹھاٹھارائیں میں ایک عظیم اجتماع زیر صدارت مولانا عبدالمبین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد منعقد ہوا۔ مرکز کی ہدایت کے مطابق شہر کی اکثر مسجدوں و عام جلسوں اور جمعیۃ علماء اسلام کی شہری شاخوں کی طرف سے یوم انسداد ارتداد منایا گیا۔ اجتماعوں میں متعدد قراردادیں منظور ہوئیں۔ اجلاس نے ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے اپیل کی۔ کہ عیسائی، قادیانی، پرویزی اور لادینی تبلیغ کو اس ملک میں جلد از جلد بند کرے۔

ایک قرارداد میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسی لادینی شخصیت کو جو اسلام میں بیر (شراب) کو حلال قرار دیتا ہے۔ اسلامی مشاورتی کونسل سے فوراً الگ کر دیا جائے۔ اور اسی ذمہ دار ادارہ کے لئے حکومت کسی جید عالم کو ان کی جگہ پر منتخب کرے۔

ڈھاکہ کے قومی اسمبلی کے اجلاس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے جہاد کشمیر کے اعلان کا یہ اجتماع خیر مقدم کرتا ہے۔ اور حکومت سے پھر پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ جلد از جلد جہاد کشمیر کا اعلان کیسے

تمام مسلمانوں سے عموماً جمیعۃ علماء اسلام کے اراکین سے اپیل کی گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی سے دعا کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صوبائی اور قومی اسمبلی کے انتخاب میں دیندار اور علماء کرام خصوصاً جمعیۃ کے اراکین کو کامیابی عطا کرے۔ آمین!

(حکیم ثوداب دین ناظم اعلیٰ حیدرآباد)

عبدالباقی بلوچ پر حملہ کی مذمت

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد صوبائی اسمبلی اور اپوزیشن کے ممتاز رکن میر عبدالباقی بلوچ پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کرتی ہے اور دنیا میں سب سے بڑی اسلامی سلطنت میں اس قسم کی حرکتوں کو بدنما داغ سمجھتی ہے اور حکومت سے اپیل کرتی ہے کہ جلد از جلد

اس واقعہ کی تحقیقات کریں اور ملزمان کو سخت سے سخت سزائیں دیں۔

(ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد)

جمعیۃ القراء علاقہ کونسل کا اجتماع

جمعیۃ القراء علاقہ کونسل کا اجتماع مورخہ ۱۲/۲/۶۵ بروز جمعہ ہوا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد ملک سے عائلی قوانین منسوخ کرکے مسلمانوں کے دلوں کو مطمئن کریں اور ملک میں اسلامی قانون نافذ کرائیں۔

(۲) یہ اجلاس کراچی کے حالیہ فسادات کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس واقعہ کی تحقیقات کرائے۔

(۳) یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی مملکت میں فتنہ ارتداد کو جلد از جلد ختم کیا جائے۔

(۴) یہ اجتماع حکومت وقت کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتا ہے کہ وہ اسکولوں میں قرآنی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے قاریوں کی تقرری کر رہی ہے۔ اور اس کے لئے مناسب اقدام کر رہی ہے۔

(محمد یعقوب۔ بٹل ہزارہ)

امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا دورہ

جمعیۃ علماء اسلام پشاور کے ناظم مولانا محمد یعقوب القاسمی نے اطلاع دی ہے۔ کہ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ مولانا صاحبزادہ عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ سرحد اور مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم سرحد آج بروز اتوار پشاور تشریف لائے۔ اور پروگرام کے مطابق ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو ایک ہفتہ کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ یاد رہے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی کے نمائندے ہوں گے۔

اسلام دوست حضرات سے مخلصانہ اپیل

محترم حضرات! آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ آج کل اسلام کتنے خطرات سے دوچار

ہے۔ اور اس کے برعکس عیسائی مشنریاں کتنی سرگرمی سے اپنے مذہبی لٹریچر کی اشاعت کر رہی ہیں۔ لہٰذا اس نازک وقت میں ہم کو چاہیئے۔ کہ اسلامی قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر عمل کریں۔ اور اسمبلیوں میں علماء حق اور دیندار حضرات کو بھیج کر اسلامی قانون کا نفاذ کرائیں۔ اگر ہم نے اسمبلیوں میں دیندار حضرات نہ بھیجے۔ تو ہم قطعاً اسلامی قانون اپنے ملک میں نہیں پا سکتے۔ لہٰذا اب وقت ہے کہ سوچ سمجھ کر بی، ڈی کے ممبران اسمبلیوں میں ووٹ دیں۔ تاکہ ان کا ووٹ صحیح استعمال ہو۔ اور ملک میں دیندار حضرات اسمبلیوں میں جاکر اسلامی قانون بنا کر ملک میں رائج کریں۔ امید ہے کہ بی، ڈی کے ممبران اسی طرح اپنا ووٹ استعمال فرمائیں گے۔

(محمد یعقوب بٹل ہزارہ)

بقیہ: لاہور کے اخبا[رات]

کہ ان کی جماعت نے بنیا[دی] جمہوریتوں کے انتخابات میں اپنی پوری قوت صرف کر دی اس کی ساری منصوبہ بندی یہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ اس کے امیدواروں کے ... آئیں۔ اس کے باوجود مغ[ربی] پاکستان میں اسمبلی کا شاید ہی ... ایسا حلقہ ہوگا، جہاں جماعت کا امیدوار (صرف جماعت تائید سے) اپنا زر ضمانت رکھ سکے۔ پھر رعب کس با[ت کا] ہے۔ عام جلسے تو بعض پیش[ہ ور] لوگ بھی بہتر طریقے سے ... کر سکتے ہیں۔

امریکہ ۔ ہٹلر کے نقشِ قدم پر

شمالی ویت نام کے خلاف امریکہ کی جارحانہ کارروائیاں بالکل اسی نوعیت کی ہیں۔ جیسی کارروائیاں پچھلی جنگ عظیم سے قبل حبشہ کے خلاف مسولینی کی حکومت اٹلی نے شروع کی تھیں اور زیکوسلاویکیہ کے خلاف جرمنی کے ہٹلر نے انجام دی تھیں۔ ماضی قریب کے ان واقعات اور ان کے ہولناک نتائج سے ساری دنیا واقف ہے۔ ان کارروائیوں کے نتیجہ میں آزاد و خود مختار چھوٹے چھوٹے ملکوں کی خود مختاری و آزادی خطرے میں پڑ گئی تھی۔ دنیا میں طاقت کا توازن بگڑ گیا تھا۔ چنانچہ جینوا کی جمعیۃ اقوام ختم ہوئی۔ اور بالآخر ایک ہولناک اور عظیم عالمگیر جنگ کی آگ بھڑک اٹھی جس میں مسلسل ۶ — ۷ سال تک دنیا کا امن منتشر ہوتا رہا۔

امریکہ جنوبی ویت نام اور جنوبی کوریا کی سرزمینوں سے شمالی کوریا اور اس کے واسطے سے چین کے خلاف جو اشتعال انگیزیاں کر رہا ہے۔ وہ بھی انجام کار پوری دنیا کے امن کو خطرے میں ڈالنے والی ثابت ہو سکتی ہیں۔ مشرق بعید میں بھڑکنے والے یہ جنگ کے شعلے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے سکتے ہیں۔ امریکہ کے اس غیر دانشمندانہ اقدام سے کمیونسٹ بلاک کے اندر، روس و چین کی باہمی آویزش سے جو شگاف پڑتے جا رہے تھے ان کے اندر تو بند ہو جانے اور ان میں پھر پوری یک جہتی و اتحاد پیدا ہو جانے کی ضرورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس سے خود امریکہ کی تمام پالیسیوں کو زبردست نظریاتی و اخلاقی نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اور دنیا میں اس کی سیاسی ساکھ کو بڑا ہی دھکا لگے گا۔ جو پہلے ہی کافی زک اٹھا چکا ہے۔

امریکہ کی اس احمقانہ حرکات کے بد نتائج سے اس کے اتحادی بالخصوص برطانیہ و فرانس کے گھاگ قسم کے سیاسی مدبرین کیوں آگاہ نہیں ہوتے ؟ جس کا خمیازہ بالآخر ان ملکوں کو بھی اٹھانا پڑے گا۔ کیا ان کی عقلیں بھی اس کے ادراک سے محروم ہو چکی ہیں۔ یا کینیڈی کے قتل کے بعد امریکہ کی سیاسی زمام کار جن لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ وہ اب کسی کی ہمدردانہ رائے سننے و ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں ؟ یا خود امریکہ کے یہ اتحادی دنیا پر امریکہ کی بڑھتی ہوئی اقتصادی، سیاسی و فوجی گرفت و بالادستی کو رقیبانہ نظر سے دیکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس قسم کی نادانیوں کے پیہم ارتکاب سے امریکہ اپنی ساکھ، اثر و رسوخ گنوا بیٹھے۔ تاکہ وہ اس کی جگہ لے سکیں ؟ یا پھر یہ کہ قضا و قدر کا شاید یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ یورپ و امریکہ کے استعماری، سامراجی و سرمایہ داری طلسم کا یہ گورکھ دھندا خود ان کی سیاسی نادانیوں کے ہاتھوں بکھر کر رہ جائے ؟ یقیناً آج کی دنیا میں امریکہ کی یہ اوچھی جارحانہ کارروائیاں خودکشی کے درجہ کی حرکتیں ہیں۔

مشرق کی قوموں کا رخ اب آزادی کی منزل کی طرف سے نہیں پھیرا جا سکتا۔ امریکہ عربوں کو اسرائیل کے ذریعہ۔ شمالی کوریا و شمالی ویت نام کو جنوبی کوریا و جنوبی ویت نام کے راستے چین کو۔ فارموسا اور بھارت کے ہاتھوں انڈونیشیا کو ملائیشیا کے بہانے کانگو کو آگے لاکر بقیہ افریقی اقوام کو اور پاکستان، لنکا وغیرہ کو ہندوستان کی قوت بڑھا کر غلامی کے راستے پر نہیں چلا سکتا۔ مشرقی قوموں کی بیداری کو اب نہیں کچلا جا سکتا۔ اب مسلمان بھی جاگ چکے ہیں۔ اور ان کے ہمسایہ غیر مسلم قومیں بھی صورت حال کی اصل حقیقت سے آگاہ ہوتی جا رہی ہیں۔ بالآخر مشرقی قوموں کو اپنے تحفظ و بقاء کے لئے باہمی آشتی کی طرف آنا ہوگا۔ اور امریکہ کی طرف سے چھوڑے ہوئے وہ تمام ایجنٹ جو کسی سیاست و مذہب کے نام سے خود ساختہ نظریات و گروہ بندیوں کو پھیلا پھیلا کر مشرق میں فکری و عملی انتشار پیدا کر رہے ہیں۔ انجام کار ناکام ہو کر رہیں گے۔ وہ اپنے ہم قوموں و ہم مذہبوں کو اب زیادہ عرصہ تک فریب دیتے رہنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

اگر آج کے مسائل کو انسانیت کی سطح پر حل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی، اور مغرب، مشرق کو تاخت و تاراج کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا رہا، تو خود مغرب کی ہلاکت تقدیر مبرم بن کر ظہور میں آجائے گی۔ خواہ مشرق کو کتنا ہی شدید نقصان کیوں نہ پہنچا لیا جائے (ک)

بقیہ نتائج سالانہ امتحان وفاق المدارس العربیہ

مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان

رول نمبر	نام معہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	نتیجہ
۱۶۰	قاری محمد طاہر ولد شیخ اللہ رکھا	۵۳۴	علیا اول نمبر
۱۶۱	محمد اسلم ولد محمد حسین	۲۹۴	ادنیٰ
۱۶۲	محمد یٰسین ولد عبد الغفور	۲۹۹	"
۱۶۳	محمد عبد الرحمٰن ولد غلام محمد	۳۲۸	وسطیٰ
۱۶۴	خلیل احمد ولد عبد الغنی	۳۱۸	"
۱۶۵	محمد انیس ولد محمد اظہار الحق	۳۱۱	"
۱۶۶	دین محمد ولد عبد الرحیم	۳۶۷	علیا
۱۶۷	محمد شفیع ولد محمد بوٹا	۲۶۹	ادنیٰ
۱۶۸	محمد عبد القدوس ولد واحد بخش	۳۲۲	وسطیٰ
۱۶۹	محمد سردار احمد ولد سردار بخش	۳۲۰	"
۱۷۱	محمد فاضل ولد غلام جعفر	۲۸۱	ادنیٰ
۱۷۲	فقیر اللہ ولد عبد الحق	۲۹۲	"
۱۷۴	جمال اللہ ولد نذیر حسین	۳۰۰	وسطیٰ
۱۷۵	عبد الرحمٰن ولد قادر بخش	۲۷۴	ادنیٰ
۱۷۶	محمد عبد اللہ ولد قاری رحیم بخش	۲۷۴	"
۱۷۷	محمد ایوب ولد میر احمد	۲۵۸	"
۱۷۸	محمد عبد الکریم ولد خان محمد	۲۵۵	"
۱۷۹	شبیر احمد ولد فتح محمد	۳۶۹	علیا
۱۸۰	محمد صدیق ولد اللہ بخش	۳۴۵	وسطیٰ
۱۸۱	محمد عبد القادر ولد محمد احسن	۲۸۴	ادنیٰ
۱۸۲	حسین احمد ولد اللہ دتہ	۳۶۶	علیا
۱۸۳	عبد الغفار ولد الٰہی بخش	۲۹۱	ادنیٰ
۱۸۴	محمد شریف ولد ولی محمد	۲۵۱	"
۱۸۸	محمد جمیل ولد داؤد خان	۳۲۱	وسطیٰ

نتیجہ ضمنی امتحان بخاری یا ترمذی سال گذشتہ

رول نمبر	نام معہ ولدیت	نمبر	کتاب	مدرسہ
۹	عبد النصیر ولد رستم شاہ	۴۰	بخاری شریف	دار العلوم پشاور
۱۳۸	عبد السلام ولد عیسیٰ خان	۴۲	"	مظہر العلوم کراچی
۲۰۳	محمد زبیر ولد فضل الرحمٰن	۴۰	"	" "
۲۰۴	احمد جان ولد عبد المنان	۴۰	"	" "
۲۰۵	محمد قاسم ولد دین محمد	۴۰	"	" "
۱۸۹	محمد ایوب ولد پائندہ خان	۴۳	"	معراج العلوم بنوں
۱۹۰	محمد سلیم ولد محمد علیم	۴۱	"	" "
۱۹۱	امیر صاحب خان ولد حکیم خان	۴۱	"	" "
۱۹۲	صاحب الرحمٰن ولد غلام یحییٰ	۴۱	"	" "
۱۹۵	شہداد نور ولد عزت نور	۵۰	"	دار العلوم حقانیہ
۱۹۶	محمد بہادر ولد محمد فتح	۴۰	"	" "
۱۹۷	محمد واصل ولد رضوان اللہ	۵۰	"	" "
۱۹۸	نور الحق ولد غلام رسول	۴۰	"	جامعہ اسلامیہ اکوڑہ
۱۹۹	محمد رفیق ولد عبد الحق	۴۲	"	دار العلوم حنفیہ پنڈی
۲۰۰	محمد یوسف ولد حفیظ اللہ	۴۱	"	" "
۲۰۱	عبد الستار ولد محمد یوسف	۴۰	"	مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی
۲۰۲	محمد سلیمان ولد محمد فقرا	۴۰	ترمذی	"
۲۰۹	عبد الکریم ولد عالم خان	۴۲	بخاری	دار العلوم سرحد پشاور
۲۱۶	محمد اللہ داد ولد جان محمد	۴۵	"	قاسم العلوم ملتان
۲۱۷	عبد العزیز ولد سمند خان	۴۸	"	"
۲۱۸	سید کریم ولد عبد الحلیم	۴۰	ضمنی ترمذی	دار العلوم چارسدہ
۲۱۰	خائستہ خان ولد محمد عثمان	۴۷	"	دار العلوم خلجی
۲۱۱	محمد جان ولد دوست محمد	۴۷	"	دار العلوم کوہاٹ

بقیہ: مودودی پارٹی کی کہانی کوثر نیازی کی زبانی

نے اس سلسلے میں جو قرارداد منظور کی ہے
میں اس پر مسلسل غور وخوض کے بعد اس
نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس نے جماعت ایک
ایسے راستے پر ڈال دی گئی ہے۔ جو دینی اعتبار
سے سخت روح فرسا ہے (مجھے اس سخت لفظ
کے استعمال کے لئے معاف فرمائیے) نفاق
کا راستہ ہے۔ اور سیاسی حیثیت سے فہم
وفراست اور حکمت و دانش کے پہلو سے
ہمارے دیوالیہ ہو جانے کا اعلان عام ہے
اس قرارداد کا تضاد خلق خدا کے ساتھ ساتھ
مضطرب ارکان اور کارکنوں کے مغالطے میں
ڈالنے کی ایک دردناک مثال پیش کرتا ہے
ان قراردادوں کا جو مطلب میں سمجھا ہوں
اور جو میرے خیال میں ہر پڑھا لکھا آدمی
سمجھے گا یہ ہے کہ جماعت اپنے ارکان کے
اندر پیدا شدہ بے چینی کو الفاظ کے گورکھ
دھندے میں دبا دینا چاہتی ہے۔

منکرین حدیث سے بھی زیادہ خطرناک

اس وقت ہماری حالت یہ ہے۔ کہ
دوسری بہت سی اصولی غلطیوں کے علاوہ ہم
نے عورت کی صدارت کے مسئلہ میں جو روش
اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی جو سزا
ملے گی۔ اس کا مسئلہ تو الگ ہے۔ اس دنیا
میں بھی اندرون و بیرون ملک ہماری دینی حیثیت
ختم ہو چکی ہے۔ اگر ہمیں صدر ایوب کی مخالفت
کرنا ہی تھی۔ اور محترمہ فاطمہ جناح کا ساتھ
دینا ہی تھا۔ تو سیاسی اور جمہوری ضرورتوں کا
اظہار کر کے ایسا کیا جا سکتا تھا۔ مگر اس کے
لئے ہم نے غریب اسلام پر جو نوازش کی
ہے۔ اور حرمتوں کی ابدی اور غیر ابدی تقسیم
کا جو نیا نظریہ پیش کیا ہے۔ اس کے بعد
دینی حلقے تو ایک طرف رہے دوسرے
غیر جانبدار عناصر تک کہ اپوزیشن تک کے
بعض نمایاں افراد ہمیں ابن الوقت اور سیاست
کی خاطر دین میں ترمیم و تحریف کرنے والا گروہ
تصور کرنے لگے ہیں۔ آپ عالم اسلام کی
صف اول کے ممتاز عالم ہیں۔ اور میں ایک
معمولی طالب علم۔ میں نے جو کچھ سیکھا بھی ہے
تو آپ کے طفیل۔ لیکن اگر آپ اجازت
دیں تو عرض کروں کہ حرمتوں میں ابدی اور
غیر ابدی کی یہ تقسیم مان لینے کے بعد ہمارا
موقف منکرین حدیث کے گمراہ کن نظریہ سے
بھی زیادہ خطرناک ہو جاتا ہے۔ منکرین حدیث
کا نظریہ یہی تو ہے کہ وہ فقط قرآن میں
بیان کردہ حرمتوں کو ابدی مانتے ہیں حدیث
کی حرمتیں ان کے نزدیک غیر ابدی ہیں۔ ہم
یہ کہہ کر ان سے بھی دو قدم آگے بڑھ جاتے
ہیں کہ نہیں ساری حرمتیں قرآن کی بھی ابدی
نہیں۔ حرمتیں قرآن کی ہوں یا حدیث کی۔
سب کی سب ابدی اور غیر ابدی کے خانوں
میں تقسیم ہیں۔

دین کی پامالی کا اذن عام

اس نظریہ کی تاویل میں اب تک آپ
نے یا دوسرے حضرات نے جو کچھ لکھا یا کہا
ہے وہ میری نظر میں ہے (اور یہ تو آپ کو معلوم
ہی ہے کہ جماعتی پالیسی کی جبریت کے تحت
میں خود آپ کے اس نظریہ کا دفاع کرنے
والوں میں شامل رہا ہوں) مگر اس کے باوجود
اس نظریہ کی صحت مجھ پر واضح نہیں ہو سکی
اور آج جبکہ یہ سطور لکھتے وقت میرا دل
ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے میں آپ کا بدترین
بدخواہ ہوتا۔ اس مہلک نظریہ کے متعلق میں
اپنے دل کی بات آپ کے سامنے بیان نہ
کرتا۔ قرآن اور حدیث میں حرمتوں کے متعلق
"ابدی اور غیر ابدی" کا تصور ضرور پایا جاتا ہے
مگر "ابدی" اور "غیر ابدی" کا نہیں۔ مجھے یوں
محسوس ہوتا ہے کہ جیسے یہ دروازہ کھول کر
ہم نے تجدد پسندوں کو دین کی پامالی کا اذن
عام دے دیا۔ غیر ابدی حرمتوں کی کوئی لکھی
فہرست تو کہیں درج نہیں ہوگی۔ یہی کہ جو شخص
یا گروہ اپنی ضرورتوں اور مصلحتوں کے تحت
چاہے گا کسی حرمت کو غیر ابدی ٹھہرا لے گا۔
آخر کسی حرمت کو غیر ابدی ٹھہرائے گا۔ آخر کسی
حرمت کو غیر ابدی ٹھہرانے کا حق ہمیں ہی توفیق
ارزانی نہیں ہوا اور دوسرے بھی تو اس سے
فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہم یہ تو
کہہ سکیں گے کہ جن ضرورتوں اور مصلحتوں
کی خاطر تم ایک حرکت کو جائز قرار دے رہے
ہو۔ یہ ضرورتیں اور مصلحتیں معتبر نہیں۔ مگر
اس کا کیا جواب ہوگا کہ جب پلٹ کر کسی نے یہ
کہہ دیا کہ یہ اجتہادی مسئلہ ہے آپ کے نزدیک
یہ مصلحتیں غیر معتبر ہیں۔ ہمارے نزدیک
معتبر اور جہاں تک نظریہ کا سوال ہے۔ وہ
خود آپ ہی کا عطا کردہ ہے۔ اس لئے
ہم نے اپنے غلط اجتہاد پر عمل کرتے ہوئے
بھی "سو حرمتوں کو حکم دیا ہے جواز کا" تو ہم
اس لئے ثواب کے امیدوار ہیں۔ کیونکہ مجتہد
کے نامۂ اعمال میں غلط اجتہاد پر بھی نیکی لکھی
جاتی ہے۔ مجھے اس سے پیشتر آپ کے نظریہ
حکمت عملی کے ان خطرناک پہلوؤں کا اندازہ
نہ تھا۔ جماعت سے نکلنے والے بعض اکابر
اس پر گرفت کرتے تھے۔ تو میں اسے مخالفت
اور تعصب پر محمول کرتا تھا۔ مگر صدارتی انتخاب
میں پیش ہونے والے اس نظریے نے مجھے
ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اور میں یہاں تک سوچنے
لگا ہوں کہ کیا آپ کا پہلا نظریہ حکمت عملی انہی
مضمرات کا حامل تو نہ تھا۔

مزید براں ہم نے پچھلے چند سالوں
میں بالعموم اور صدارتی انتخاب میں بالخصوص
جس قسم کی اپوزیشن کا کردار ادا کیا ہے۔
ارباب اقتدار کو اپنا حریف بنایا اور خود
جس طرح خود ان کے حریف بنے ہیں۔ اس
کے بعد دائمی دین کی حیثیت سے ہمارے
لئے ملک میں کام کرنے کی کوئی صورت
موجود نہیں۔ اس پہلو سے میری مایوسی
اس وجہ سے اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے
کیونکہ ہم نے ۱۹۴۹ء کی انتخابی پالیسی
سے لیکر عورت کے مسئلہ صدارت تک
ہر متضاد بات کے لئے جس طرح نصوص
قرآن و حدیث کو پیش کیا ہے۔ اس
کے بعد اس ملک میں کوئی ذی فہم آدمی
ہماری پیش کردہ دینی اور اصلاحی
دعوت پر اعتماد نہیں کر سکتا۔ تفصیلات
میں جانے کی ضرورت نہیں۔ تضادات
کا شکار ہوتے جانے کے سارے ادوار
آپ سے بڑھ کر کس پر روشن ہوں گے

ماضی اور حال

پہلے ہم نے امیدواری کو حرام قرار دیا
اس کے لئے صحابہ تک کی کسی جلیل القدر
شخصیت میں امیدواری کا کوئی پہلو
ہمارے سامنے پیش کیا گیا۔ تو ہم نے
اپنی اجتہادی رائے کو نص کا درجہ دے
کر اس پر تنقید کرنے سے بھی دریغ نہیں
کیا۔ مگر اب ہم اپوزیشن کے ساتھ مل کر
امیدواروں سے خود درخواستیں طلب کر
رہے ہیں۔ ہم نے کہا کہ صالح نمائندہ
پنچائتی سسٹم سے آئے۔ جس جماعت یا
گروہ سے بھی تعلق رکھتا ہو۔ پھر ہم نے
صالح نمائندوں کو جماعت کے دائرے میں
مخصوص کر دیا۔ پہلے ہم پارٹی ٹکٹ کو
لعنت کہتے تھے۔ اب محاذ کے ساتھ شریک
ہو کر غیر صالحین کو بھی ٹکٹ بانٹ رہے
ہیں۔ ہم نوٹ پر قائداعظم کی تصویر چھاپنے
پر سخت برہم تھے۔ صدارتی انتخا[ب]
ہمارے کارکنوں نے ان کی بہن
تصویری دو چونگی گلی فروخت
ہم نے صدارتی سے بڑھ کر اسلا
خلافت پیش کیا تھا۔ اب ہم پار
جمہوریت کو اسلامی قرار دے
ہم اسمبلیوں میں اراکین کی الگ
بنانے کو غیر اسلامی قرار د
بعد میں ہم نے خود اس پر عمل
ہم مخلوط جلسوں میں شریک نہ
ہوتے تھے۔ اب مخلوط جلسوں کی صد
کرتے ہیں۔ اور وہاں تقریریں کر
پہلے ہم علماء کے اتحاد کی کو
کرتے اور موجودہ پارٹیوں کو
غلط سمجھتے تھے۔ اب علماء کے
بے نیاز اور سیاسی پارٹیوں کے
مضبوط کرنا تقاضائے اسلام
پہلے ہم خواتین کو ووٹ کا حق د
راضی نہ تھے۔ اب ان کی صدار
کے لئے کوشش کرتے ہیں۔
گے زبردست ناقد تھے۔ اب
حصہ متحدہ حزب اختلاف کی
کی صورت میں منظم ہوا ہے
اکابرین کی بیگمات ان کے جل
خطاب فرماتی ہیں۔ پہلے ہم
سیاست میں حصہ لینے سے
اب ان سے عملی سیاست میں
کی اپیلیں کرتے ہیں۔ پہلے ہم
نعروں کو غیر اسلامی سمجھتے تھے۔
کعبہ تک کے جلوس نکالتے او
ہم کے لئے زندہ باد کے نعرے
پہلے ہم ان انسانی و غیر اسلامی
والی عدالتوں میں مقدمات لے جا
گزاہ سمجھتے تھے۔ اب انہی عدالتوں
انصاف کا محافظ قرار دیتے ہیں۔
کو شیطانی برادری کا رکن سمجھتے
کو جمہوریت کا سرپرست کہتے ہیں

ملک کی عظمت

ہمیں خدام الدین کے کسی قاری نے روزنامہ "کوہستان" مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۵ء کا ایک تراشا ارسال فرمایا ہے۔ جس پر الحمراء (آرٹ کونسل) لاہور میں منعقد ہونے والے ایک ثقافتی شو کی تصویر چھپی ہوئی ہے۔ تصویر ایک نوجوان رقاصہ نیاس فاخرہ میں ملبوس اپنے جسم کے مختلف زاویے بنا کر حاضرین سے داد تحسین وصول کر رہی ہے۔ پہلی قطار میں ایک مہمان سربراہ مملکت، عمائدین مملکت خداداد پاکستان کے جلو میں بیٹھے رقاصہ کو داد رقص دے رہے ہیں۔

ہمیں اس بات سے قطعی حیرت نہیں ہوئی کہ رقاصہ نے رقص کیوں کیا اور عمائدین سلطنت نے ثقافتی شو کے نام پر رچائے گئے اس ڈرامے میں کیوں شرکت کی؟ کیونکہ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ آج کل کی اونچی سوسائٹی کا معمول اور مغربی تہذیب کا جزو لاینفک ہے۔ لیکن اس بات کا افسوس اور رنج ضرور ہوا اور ندامت سے ہماری گردن جھک گئی کہ ایک اسلامی سلطنت کے ارباب بست و کشاد نے ایک معزز مہمان کی تفریح طبع کا یہ ذریعہ کیوں تجویز کیا؟ کیا اس سے اسلامی تہذیب کا کوئی پہلو اجاگر ہوا؟ اسلامی مملکت کی کوئی خدمت ہوئی؟ دین حق کا کوئی فریضہ سرانجام پا گیا؟ مملکت خداداد پاکستان کا وقار دنیا کی نگاہوں میں بلند ہو گیا؟ یا ہمارے معزز مہمان نے رقص و سرود کی اس محفل سے محظوظ ہو کر پاکستان کو کوئی جاگیر یا خصوصی رعایت عطا فرما دی؟ آخر اس سے کون سا دنیوی یا دینی فائدہ ہوا؟ مملکت کی عظمت میں اس کی وجہ سے کون سے چار چاند لگ گئے؟ ہمارے خیال میں دینی فائدہ تو ہرگز کوئی نہیں ہوا۔ البتہ نقصان ضرور ہوا ہے۔ اور دنیوی فائدہ بھی بظاہر کوئی نظر نہیں آتا۔ تو پھر اس ڈرامہ رچانے کا حاصل سوائے اس کے اور کیا ہے کہ اسراف و تبذیر اور لہو و لعب کا شکار ہو کر اللہ رب العزت کی ناراضگی مول لی جائے۔

ہم موجودہ ماحول کو دیکھ کر یہ بات بھی کبھی زبان قلم پر نہ لاتے۔ لیکن اس خیال سے کہ عند اللہ ہمیں شرمسار نہ ہونا پڑے اور ہم کتمان حق کے مجرم نہ گردانے جائیں۔ چار و ناچار یہ الفاظ ادا کر رہے ہیں۔ مزید برآں یہ مملکت چونکہ اسلام کے نام پر حاصل کی گئی ہے۔ مسلمانوں کے لئے وجود میں آئی ہے۔ اور اس میں کتاب و سنت کے مطابق قوانین نافذ کرنے کے بے شمار وعدے کئے گئے ہیں۔ چنانچہ ضروری ہے کہ اس سلسلے میں شریعت مطہرہ کے احکام کی نشاندہی کر دی جائے۔ قرآن عزیز میں ارشاد ربانی ہے:۔

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ

ترجمہ:۔ ایمان والوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہ نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کو بھی محفوظ رکھیں۔

لیکن ثقافتی شو میں شریک افراد کی تصویر دیکھنے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اپنی نگاہیں رقاصہ کے چہرے پر گاڑی ہوئی ہیں اور ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کی تصویر بنے ہوئے ہیں۔ پھر رقص و سرود کس اسلام کی تہذیب ہے۔ قرآن عزیز کے کس حکم سے اس کی سند ملتی ہے۔ حدیث پاک میں کہاں اس کا سنت ہونا ثابت ہے۔ اور کون سے فقیہ نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر اسلامی مملکت میں رقص و سرود کی محفلیں، سینما گھر، ڈرامیٹک کلبیں اور اسی قسم کی دوسری ثقافتی سرگرمیاں اسلام کے ساتھ مذاق نہیں تو اور کیا ہے؟ قرآن عزیز میں واضح طور پر یہ حکم موجود ہے کہ:۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۔ (س لقمان آیت ۶) (ترجمہ) اور بعض ایسے آدمی بھی ہیں جو کھیل کی باتوں کے خریدار ہیں تاکہ بن سمجھے اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اس کی ہنسی اڑائیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اللھم لا تجعلنا منہم

ہمیں صدارتی انتخابات کے دوران صدر مملکت کے ارشادات سننے اور انتخابات کے بعد اسلامی مشاورتی کونسل کی سفارشات دیکھنے سے یہ آس بندھ گئی تھی کہ شاید اس ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ عمل میں آ جائے۔ لیکن یہ حالات دیکھ کر امید کے بجائے یاس کا غلبہ ہو رہا ہے۔ اور یوں دکھائی دیتا ہے کہ شاید اس ملک میں حقیقی اسلام کا سورج کبھی بھی طلوع نہ ہوگا۔ تاہم ظن المومنین خیرا کے مصداق ہم پھر بھی توقع رکھتے ہیں کہ ہمارے ارباب اقتدار اپنے مواعید کا پاس کرتے ہوئے ملک میں قانون اسلامی کے نفاذ کی کوشش کریں گے۔

ہماری قطعی رائے ہے کہ ثقافتی شو اور رقص و سرود کی محفلوں کی نمائش سے ملک کی عزت و عظمت میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ ملک کی عظمت وطن کے جوان ہیں۔ ان کے کارنامے ہیں۔ ان کی جانبازی اور فنون سپہ گری میں مہارت کے کرتب ہیں، قوت ایمانی ہے، طاقت رفتار ہے، علماء و فضلاء ہیں۔ ملک کے لہلہاتے ہوئے سبزہ زار اور زرعی ترقیاتی منصوبے ہیں۔ اور یہی ہمیں غیر ملکی مہمانوں کے سامنے پیش کرنے چاہئیں تاکہ ہماری عظمت کا نقش ان کے دل پر بیٹھ سکے۔

وما علینا الا البلاغ

(بشکریہ خدام الدین)

قاضی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

حق و باطل تنظیموں و تحریکوں میں فرق و امتیاز

(احمد حسین صاحب کمال)

اختلاف حق بات سے بھی کیا جاتا ہے اور باطل بات سے بھی۔ حق بات سے اختلاف کرنے کے محرکات شخصی و طبقاتی مفادات یا روایات پرستی وغیرہ ہوا کرتے ہیں۔ باطل بات سے اختلاف کرنے کے محرکات اس کے وہ نقصانات ہوتے ہیں۔ جنہیں دور بین و دور اندیش لوگ ابتدا میں محسوس کر لیتے ہیں۔ اور جو بالآخر ظاہر ہو کر ناواقف و سادہ لوح افراد کی بھی آنکھیں کھول دیا کرتے ہیں۔ تاہم اختلاف کی ظاہری صورت دونوں معاملات میں بیشتر یکساں ہوا کرتی ہے۔ اور چونکہ مخالفانہ رد و کد میں حق کو بھی اپنی مدافعت کرنا پڑتی ہے۔ اور باطل بھی اپنے دفاع کا مورچہ لگا لیتا ہے۔ اس سے بظاہر یہ تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے، کہ ان میں سے کون حقیقتاً مظلوم و راستی پر ہے۔ اور کون نمائشی طور پر مظلوم اور راست نما بنا ہوا ہے۔ باطل اپنی مظلومانہ حیثیت نمایاں تر کرنے کے لئے عیاریوں اور مکاریوں سے بھی کام لیتا ہے۔ اس لئے نظر بہ ظاہر وہی زیادہ سچائی کا حامل معلوم ہوتا ہے۔ اس طرح عوام الناس کی ایک بڑی تعداد جن میں چند عالم و فاضل قسم کے لوگ بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ باطل کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنے لگتے ہیں۔ اور اس حق کے مخالف بن جاتے ہیں جو باطل کے فروغ و استحکام کو روکنے کے لئے اس سے برسرِ پیکار ہوتا ہے۔ ایک مدت کے بعد جب حقیقت وا انکشاف ہوتی ہے۔ تو باطل کی حمایت کا جوش ٹھنڈا پڑتا ہے۔ لیکن وہ اس وقت تک عوام میں اپنے بقاء کے لئے گنجائش پیدا کر چکا ہوتا ہے۔ اور اگرچہ اس کے سرگرم حامیوں کی ایک تعداد مایوس و بیزار ہو کر باطل سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ لیکن ان کی یہ علیحدگی اب اس کے لئے کوئی بڑا چیلنج ثابت نہیں ہوتی۔

باطل اپنی مظلومیت و صداقت کے اثبات کے لئے بھی وہی طور طریقے ریاکارانہ طور پر استعمال کرتا ہے۔ جو فطری اور حقیقی طور پر حق کی مظلومیت و صداقت کے اثبات کے لئے ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ وہ اپنی مدافعت میں ماضی کے ان حق پرستوں اور حق کوشوں کی مثالیں پیش کرتا ہے۔ جنہیں سابق کے باطل پسندوں کے جبر و ظلم کا نشانہ بننا پڑا تھا۔ وہ اپنی مظلومیت کا رشتہ نہایت ڈھٹائی کے ساتھ ان مظلوموں کے ساتھ وابستہ کر دیتا ہے۔ جنہیں حق کا علم بلند کرنے کی پاداش میں باطل کی سخت گیرانہ چکی میں پس جانا پڑا تھا۔ وہ حق و باطل کی ماضی کی کشمکش والے احوال و واردات کا اطلاق خود کو پیش آنے والے حالات و واقعات پر کرنے کی دیدہ دلیرانہ جسارت سے بھی نہیں چوکتا۔ تاریخ کی یہ مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ کہ نبوت کاذبہ کے داعیوں نے بھی اپنے آپ کو دنیا سے روشناس کرانے اور اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے انبیائے صادقین کے دعووں، طریقوں اور حالات کی مکارانہ نقل کرنا چاہی اور کی۔ اسی طرح ہم اہلِ تلبیس کے حالات میں بھی یہ ہی دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے عزائم پسندانہ منصوبوں کی تکمیل کے لئے دین و ملت کے مخلص خادموں، مصلحوں، مجددوں، پیشواؤں اور اماموں کے پہلو بہ پہلو ان کی نقل کرتے ہوئے اپنے دام ہائے ہمرنگ زمین بچھائے۔ بہر حال باطل ہمیشہ حق کا روپ بنا کر آیا اپنی مخالفت کو حق کی مخالفت کا نام دیا۔ اپنے آپ کو حق کی طرح مظلوم و معصوم بنا کر پیش کیا اپنے سے اختلاف کرنے والوں کو حق کا مخالف گردانا۔ اور اس طرح سادہ لوح عوام الناس میں اپنے کاروبار کی رونق قائم کر لی۔ تاہم اگر ذرا بھی غائر نظر سے مطالعہ کیا جائے۔ تو وہ وجوہ صاف صاف نظر آ سکتے ہیں۔ جو حق و باطل کی ان ظاہری مماثلتوں میں فرق و امتیاز کو واضح کرنے والے ہوتے ہیں۔

حق اول سے آخر تک اپنی یکساں روش، یکساں کردار اور اپنے دعووں اور عمل میں یکساں مطابقت رکھتا چلا جاتا ہے۔ حالات کا تغیر اور وقت کا تقاضا کسی موڑ پر بھی اس کے فکر و عمل میں کسی قسم کی تبدیلی کی راہ نہیں کھولتا۔ اس کے داعی اپنی شخصی زندگی میں آخر وقت تک ایک ہی نہج پر نظر آئیں گے اور ان کے ہر دعوے کی صداقت ان کے عمل کی کلی مطابقتوں سے ظاہر ہوتی رہے گی۔ لیکن اس کے برعکس باطل ہر موقعہ پر مصالح و مقتضیات وقت کا دامن تھامے گا۔ وہ مختلف مواقع پر مختلف طرزِ عمل اپنی تحریک کے مختلف مراحل سے تعبیر کر کے اختیار کرتا چلا جائے گا۔ اس کی کامیابی کا تمام تر دار و مدار وقت کے تقاضوں کی ہم آہنگی میں ہوا کرتا ہے۔ اگر اسے عوامی سطح پر اپنے نظریات کی برتری بتانا مقصود ہوگی۔ تو وہ ملک و ملت کی شدید ضروریات سے بھی صرف نظر کرے گا۔ اور اگر پڑوس میں آگ بھی لگ رہی ہو۔ تو وہ اسے بجھانے کے لئے نہیں اٹھے گا کہ کہیں اس سے اس کی نظریاتی برتری کے مقصد کو کوئی گزند نہ پہنچ جائے۔ اور اگر وہ دیکھے گا۔ کہ اس کی مقاصد بر آری عوامی رجحانات کی موافقت سے ہی ممکن ہے۔ تو اپنے نظریاتی دعووں کی سابقہ حیثیت کی بھی پروا نہ کرتے ہوئے وہ اپنی عملی طاقتیں ان رجحانات کی ہم آہنگی میں لگا دے گا۔ یہ وہ اہم نقطۂ امتیاز ہے۔ جس سے حق و باطل کے درمیان واضح فرق کیا جا سکتا ہے انبیاء، مصلحین و مجددین کی سیرتوں اور کارناموں میں اس حقیقت کو آپ بولتا ہوا پائیں گے۔ کہ وہ جو کچھ شروع میں تھے۔ وہی آخر تک رہے۔ اور ان کے کاموں کا تسلسل خواہ کمیت میں کتنا ہی کم و بیش اور تغیر و تبدل اختیار کرتا رہا۔ لیکن کیفیت و نوعیت میں اس کے اندر کہیں کوئی فرق و تبدیلی نہیں آئی۔ لیکن باطل اپنی کمیت میں تبدیلی و کمی بیشی کے ساتھ اپنی کیفیت و نوعیت میں بھی تبدیل و متغیر ہوتا چلا جاتا ہے اور اگر کسی شخص کی عقل و سمجھ قطعی سلب یا مفلوج نہیں ہو چکی ہے۔ تو وہ اس فرق و امتیاز کو بادنیٰ تامل سمجھ سکتا ہے

(باقی صفحہ پر)

واردات

احمد حسین کمال

فریبِ خوردۂ دلِ غم زدہ کی بات کرو — خرابِ عشق کی غم آشنا کی بات کرو

امیرِ وقت کو خاطر میں ہو نہیں لایا — غریبِ شہر کی اُس بے نوا کی بات کرو

یہ قہقہے یہ تبسم فریبِ مجلس ہیں — دلِ شکستہ سے نکلی صدا کی بات کرو

بتانِ شہر نے فتنے جگائے ہیں ہر سُو — حریمِ عشق میں رندِ صفا کی بات کرو

زمانہ کفر کی آغوش میں چلا پھر سے — جو ہو سکے کسی مردِ خدا کی بات کرو

جبینِ قیصر و کسریٰ جھکی جہاں جا کر
اُس آستانۂ خیرالوریٰ کی بات کرو

هفت روزه ترجمان اسلام لاهور

جمعه ۲۶ مارچ ۱۹۶۵ء

اسلامی طرزِ معاشرت سے بغاوت کے نمونے

ہم پاکستان کو اسلامی مملکت کہنے اور اسے خالص اسلامی ملک بنانے کے مدعی ہیں۔ ہم اپنے سے باہر کی دنیا پر جو سب سے بڑا اعتراض کرتے ہیں وہ غیر اسلامیت کا اعتراض ہے۔ ہمیں بیشتر مسلمان ملکوں سے بھی یہ ہی شکایت رہتی ہے۔ کہ ان کے یہاں اسلامی طرز زندگی کے بجائے غیر اسلامی معاشرت فروغ پا رہی ہے۔ ہم آئے دن مغربی تہذیب اور یورپ کے ثقافتی مظاہر کا بڑے ہی اسلام پسندانہ طریقے پر مذاق اڑاتے رہتے ہیں۔ دوسروں کا فن آرٹ، رسم و رواج، تہذیب و معاشرت، رہن سہن علم و عمل، انداز فکر، طرز زندگی، کلچر و ثقافت وغیرہ سب کچھ ہماری مذہب پسندانہ نکتہ چینی کا ہدف بنے رہتے ہیں۔ ہمارے یہاں مذہب و سیاست کے کاروبار، اسی قسم کی تقریروں، تحریروں، تنقیدوں اور دعووں و نعروں پر چلا کرتے ہیں۔ لیکن اندرون خانہ خود ہمارا کیا حال ہے۔ اور ہماری زندگیوں کے روزمرہ کے مظاہر کس درجہ اسلامی طرز حیات اسلامی تمدن و معاشرت، اسلامی تہذیب و ثقافت اور اسلامی احکام و ضوابط کے خلاف ہیں۔ شاید اس کا اعتراف ہم نہیں کرنا چاہتے۔ مگر اس کا ادنیٰ سا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے، کہ آج کل ہمارے اخبارات میں روزانہ شادی شدہ نئے جوڑوں کی ایسی تصاویر شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جن میں دولہا دولہن پہلو بہ پہلو برہنہ چہرہ بیٹھے ہوئے دکھلائے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سراسر انگریزی طور طریقوں کی تقلید ہے۔ لیکن شاید ہمارے یہاں اسے فخر سے اختیار کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ نکاح اسلام کی رو سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور ایک طرح سے عبادت کے زمرہ میں شامل ہے۔ اس میں متعدد غیر اسلامی ہندوانہ رسوم و رواج کی شمولیت پر ہی ہمیں اب تک اعتراض تھا۔ اور ہم ان میں اصلاح کے خواہاں تھے۔ کہ اب اس میں ایک اور نئی بدعت دولہا دولہن کی تصویروں کی اشاعت کا اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کا سلسلہ نہ معلوم شادی کی کن کن باتوں کی تصاویر شائع کرنے تک پہنچے گا۔ اس کے علاوہ لڑکیوں کے مقابلہ حسن قرأت کی تصویریں بھی اخبارات میں شائع ہونے لگی ہیں۔ عورتوں کی میلاد خوانی کی تقاریب کی تصاویر بھی اشاعت پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ یہ تمام باتیں ظاہر ہے کہ غیر مسلم قوموں کی تقلید میں کی جا رہی ہیں۔ اور اس طرح ہم مستقبل کی جو پاکستانی مسلم قوم تیار کر رہے ہیں وہ یورپ کی غیر مسلم اقوام سے قطعی مختلف نہیں ہوگی ہمارے قول و عمل کے تضادات اس درجہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں کہ خالص مذہبی معاملات اور زندگی و معاشرہ کے روزمرہ کے امور بھی ان کی زد میں آ گئے ہیں۔ اس کے باوجود ہم بڑی ڈھٹائی کے ساتھ اپنے مسلمان ہونے، پاکستان کے اسلامی ملک ہونے اور یہاں خالص اسلامی حکومت بنانے کے دعویدار ہیں۔ حالانکہ قدم قدم پر ہم فرنگیت کے پیروکار بنتے چلے جا رہے ہیں۔

گر مسلمانی ہمین است کہ حافظ دارد
وائے گر پسِ امروز بود فردائے (ک)

گذارش والتماس

قومی اسمبلی کے نئے منتخب شدہ ممبران کے نام

ان سطور کی اشاعت تک قومی اسمبلی کے انتخابات کے نتائج منظر عام پر آ چکے ہوں گے۔ کامیاب ہونے والے امیدوار اپنی فتح کی مبارکبادیں دوستوں اور غرض مندوں سے قبول کر رہے ہوں گے، اور اس پر شاداں ہوں گے۔ ناکام ہونے والے اپنی شکست کے تجزیہ میں منہمک ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ملک کی سیاسی زندگی کا یہ ایک اور مرحلہ اختتام کو پہنچ گیا ہے۔ جن لوگوں کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے ایک بڑی ذمہ داری کو پسند اور قبول کیا ہے۔ اس ملک میں صدر مملکت کے منصب کے بعد یہ سب سے بڑا ذمہ دارانہ کام ہے جسے قومی اسمبلی کے منتخب ہونے والے ممبران نے انجام دینا ہے۔ اس کی باز پرس خواہ پاکستان کے عوام نہ کر سکیں۔ لیکن خدائے دانا و بینا و قادر و توانا کے حضور ذمہ داری سے نہیں بچا جا سکتا ہے۔

ملک گذشتہ سترہ سال کی بے آئینی و سیاسی افراتفری کے بعد ایک باقاعدہ نظام و آئین کا حامل بنا ہے۔ اور اس نے اجتماعی زندگی کی وحدت و ہم آہنگی کی طرف اپنا رخ کیا ہے۔ یہ کام اب اس نظام و دستور کے سربراہ اعلیٰ اور اس کے تحت قانون سازی کا اختیار رکھنے والے قومی اسمبلی کے ممبران کا ہے۔ کہ وہ آئندہ اس کو کیا شکل دیتے ہیں۔

ملک کے مسائل و ضروریات اور ملت کے دینی تقاضے و مطالبات کچھ ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ اور صدارتی انتخاب سے لے کر ان انتخابات تک جو وعدے کئے جاتے رہے ہیں۔ ان کی آواز بھی ابھی تک فضا میں باقی ہے۔ آئندہ آنے والے سال خدا اور عوام کے سامنے یہ شہادت دینگے کہ ملک کے مسائل و ضروریات و ملت کے دینی تقاضے اور مطالبات نیز انتخابات کے دوران کئے گئے وعدے کس حد تک پورے کئے گئے۔ اور ان کے کیا نتائج برآمد ہوئے۔

ملک ایک عرصہ تک سیاسی استحکام سے محروم رہا۔ معاشی عدم توازن کا شکار بنا۔ اخلاقی بے راہگی میں مبتلا ہوا۔ اور دین و مذہب سے بیگانہ کیا جاتا رہا۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ان سب نقصانات کی تلافی کر دی جائے اور اس کی ذمہ داری عزت مآب صدر مملکت پر اور قومی اسمبلی کے ان معزز ارکان پر عائد ہوتی ہے۔ جو اب منتخب ہو کر قوانین سازی کا فریضہ انجام دینے جا رہے ہیں۔ ہم ان سب کو یاد دلائینگے کہ ملت اسلامیہ پاکستان کیا چاہتی ہے؟

(۱) پاکستان کے باشندے چاہتے ہیں کہ ان کا وطن عزیز سیاسی اعتبار سے داخلی طور پر بھی اور خارجی طور پر بھی مستحکم ہو۔ ہر قسم کے اثر و دباؤ سے آزاد رہے۔ اور دنیا کی قوموں میں عزت و رفعت کے مقام کا حامل بنے۔

(۲) پاکستان کے عوام چاہتے ہیں کہ اس ملک میں دولت و ثروت اور جاہ و منصب کے حصول کے خصوصی امتیازات و بے جا رعائتیں ختم ہوں۔ اور عوام و خواص یکساں طور پر آسودہ حال و خوش گذران بن جائیں۔ پاکستان کے پیداواری وسائل و سرمائے پر کسی ایک محدود طبقہ کا قبضہ و تصرف نہ رہے۔ بلکہ اس کے دروازے سب کے لئے کھلے ہوں۔ سب حسب حاجات بہرہ ور ہو سکیں۔ سماجی انصاف سب کو حاصل رہے۔ اور کوئی کسی کے لئے باعث آزار نہ بن سکے

(۳) پاکستان کے شہری چاہتے ہیں کہ ان کے ملک میں اخلاقی برائیوں اور خواہشات کا خاتمہ ہو جائے۔ لوگوں کے لئے پاکیزہ اور باوقار زندگی بسر کرنے کا ماحول پیدا کیا جائے۔ تعلیم و تربیت عام کی جائے۔ اخلاق حسنہ کو فروغ دیا جائے اور تمام ملک کو بد اخلاقیوں سے پاک کرکے پاکستان کو حقیقی معنی میں پاکستان بنا دیا جائے

(باقی صفحہ [illegible] پر)

صفحہ ۳ سے آگے

(۴) پاکستان کے فرزندان دین محمدی، جن کی قربانیوں سے اس ملک کا وجود عمل میں آیا تھا اور جو اس مملکت خداداد کے حقیقی بانی و وارث ہیں وہ چاہتے ہیں کہ یہاں سے رہتی دنیا تک اللہ کے نام کا کلمہ بلند ہوتا رہے۔ قرآن کے احکام قائم کئے جائیں۔ اللہ کے آخری پیغمبر کی سنتِ مطہرہ یہاں کا دستور العمل بنے۔ اور پاکستان کی سرزمین اسلام و مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کا گہوارہ ثابت ہو سکے

یہ ہیں وطن و ملت کے تقاضے و مطالبات جن کے پورا کرنے کی ذمہ داری منتخب صدر مملکت پر بھی ہے۔ اور قومی اسمبلی کے لئے نئے منتخب شدہ ارکان پر بھی۔ دعا ہے کہ خدائے عظیم و جلیل ان کو یہ فرائض ادا کرنے کی توفیق بخشے آمین! (ک)

پیران تسمہ پا سے نجات حاصل کیجئے

انگریز کے زمانہ میں بعض خاندانوں نے انگریز کا قرب حاصل کیا۔ اس کے غلبہ و تسلط کی کارروائیوں میں اس کی خفیہ و علانیہ حمایت و اعانت کی، اس کی حکمرانی کی سب سے پہلے اطاعت قبول کی۔ اس کی سلطنت برقرار رکھنے میں اس کا آلۂ کار بنے۔ ان کی وفادارانہ خدمات کے صلے میں زمینیں، جاگیریں، ملازمتیں، خطابات و دیگر تجارتی و سرمایہ کاری کی مراعات حاصل کیں۔ انگریز کی زبان سیکھی۔ اس کی معاشرت و طرز زندگی اختیار کیا۔ اور انگریز نے بوجوہ ایسے لوگوں کو ہی ملک و ملت کے قومی سیاسی تعلیمی اور دیگر اجتماعی امور میں رہنمایانہ حیثیت دے کر پیش پیش رکھا۔ حتیٰ کہ ایسے لوگوں سے وابستہ اور ان کے پروردہ افراد ہی زیادہ تر مسلمانوں کی مذہبی پیشوائی پر جگہ جگہ فائز ہوئے اور فائز کئے گئے۔ اور آخر میں کتنی ہی مذہبی، سماجی و سیاسی تحریکوں کا خمیر اسی ماحول کے تیار شدہ افراد کی ذہنی کاوشوں و عملی کارگذاریوں سے اٹھا۔ اور پھر یہی لوگ تھے۔ جو انگریز کے چلے جانے کے بعد اس کے وارث و جانشین بنے۔ ان لوگوں نے آزادی و خود مختاری کے نئے دور کی تعمیر و تشکیل انہی خطوط پر کی۔ جنہیں انگریز کے دور قلم اپنے دورِ استبداد میں استعماری مقاصد کے لئے کھینچا تھا۔ ملی زندگی کے تمام شعبوں پر چونکہ یہی طبقہ حاوی و غالب ہے۔ بڑی بڑی زمینداریاں ان کے پاس ہیں۔ صنعتی سرمایہ کاری اس کے قبضہ میں ہے۔ سیاست کے دروبست پر یہ چھایا ہوا ہے۔ ملکی تجارت و پیداوار کا یہ مالک ہے۔ اعلیٰ فنی تعلیم سے بہرہ ور ہونے کے مواقع زیادہ تر اس کو حاصل ہیں۔ عہدوں اور مناصب پر اس کے قدم جمے ہوئے ہیں۔ تعلیم گاہوں، ادبی محفلوں اور مذہبی انجمنوں پر اس کا سکہ رواں ہے، اور ملک میں پیدا ہونے والے ہر نئے فکری، سیاسی و معاشرتی رجحان میں دخیل ہو کر عوام کے ہمدرد کی حیثیت سے اسی طبقہ کے افراد پیش پیش آ جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہمارے ملک میں نہ مذہبی اصلاح کا کام کامیاب ہو پاتا ہے۔ نہ سیاسی استحکام کی راہ نکلتی ہے۔ نہ اخلاقی اور سماجی حیثیت بلند ہو پاتی ہے۔ نہ عوام کی بدحالی و پسماندگی دور ہونے کی کوئی صورت نظر آتی ہے نہ تعلیم کے مفت و عام ہونے کے مواقع پیدا ہوتے ہیں اور نہ مزدور کی حالت سنبھلتی ہے، نہ غریب کاشتکار کی۔ خواص کا ایک چھوٹا سا طبقہ ہے جو ہر اعتبار سے اونچا اٹھتا چلا جا رہا ہے۔ اور عوام کا ایک زبردست انبوہ ہے کہ ذلت و پستی میں گرا جا رہا ہے۔ دنیا و دین کے مفاسد اس طرح ابھر آئے ہیں کہ نہ دنیا کی خیر نظر آتی ہے نہ دین کی۔ ان حالات میں سوجھ بوجھ کا یہ تقاضا ہے کہ ان پیران تسمہ پا سے نجات حاصل کی جائے مذہب کی سادہ، فطری، پُریقین و باحوصلہ زندگی اختیار کی جائے۔ عوام اپنے معاملات ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں سونپیں جو ان جیسے ہوں۔ ان کے دکھ درد سے گذرنے والے ہوں۔ ان کے مسائل و مشکلات سے عملاً واقف و آشنا ہوں۔ تاکہ ان کی حقیقی نمائندگی کا کام انجام دے سکیں (ک)

امریکہ تیسری عالمی جنگ کا دروازہ کھول رہا ہے

راقم الحروف نے امریکہ کے سابق صدر، مسٹر کینیڈی کے حادثہ قتل پر اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ اس کی پس پشت محض، محض نسلی منافرت کا جذبہ کارفرما نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک خفیہ گہری سازش کا نتیجہ ہے۔ جس کا مقصد امریکہ کی موجودہ امن پسندانہ پالیسی کو ختم کرنا ہے۔ جو کینیڈی کی مدبرانہ سیاسی حکمت عملی کی رہین ہے۔ اس جوان العمر امریکی صدر نے عالمی امن کے کاز کے لئے بوڑھوں سے زیادہ سیاسی فراست کا ثبوت دیا تھا۔ جو امریکہ اور یورپ کے جنگ پسندوں کو ہرگز پسند نہیں تھا۔ کینیڈی کی امریکی عوام اور نئی نسل میں مقبولیت آئندہ انتخابات میں اس کی کامیابی کی کھلی ضامن تھی۔ اس لئے ان جنگ پسندوں نے اسے قتل کے ذریعہ امریکی سیاست کے راستہ سے ہٹایا۔ کینیڈی کا نائب جانسن سیاسی نظریات کے اعتبار سے جنگ پسندوں کے زیادہ قریب تھا۔ وہ کینیڈی کے قتل کے بعد آپ ہی آپ اس کا جانشین بن سکتا تھا۔ اور آئندہ انتخاب میں لے جلے محرکات کے تحت اسے کامیاب بنایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا۔ اور آج امریکہ نے ویت نام و جنوبی ایشیا میں اپنی جارحیت و جنگ پسندانہ عزائم کو بالکل عریاں کر دیا ہے۔ اور ان خدشات کی تصدیق کر دی ہے جنہیں راقم الحروف نے کینیڈی کے قتل کے وقت محسوس کیا۔ اور ان کالموں میں ظاہر کیا تھا۔

اگر موجودہ حالات برقرار رہے اور اسی رخ پر آگے بڑھتے رہے۔ تو تیسری عالمی جنگ کا دروازہ کھلا سمجھئے۔ کسی وقت بھی یہ آگ بھڑک سکتی ہے۔ اور اس کا سہرا امریکہ کی موجودہ قیادت کے سر بندھے گا۔

امریکہ، برطانیہ کی ملی بھگت نے مشرق وسطیٰ میں اسرائیل، مشرق قریب میں بھارت اور جنوب مشرق میں ملائشیا و لاؤس کے فتنے مستحکم بنائے ہیں اور جنوبی ویت نام کے اندر باقاعدہ مورچہ بندی شروع کر دی ہے۔ یہ چیز پورے ایشیا اور مشرق کے لئے اضطراب کا باعث بن رہی ہے۔ اس سے عالمی امن کے بالکل خاکستر ہو جانے کا خطرہ نہایت قریب آ گیا ہے۔ (ک)

"جشن فرید"

بزرگانِ سلف کے ناموں سے منسوب ایک قبیح رسم کا آغاز

میرے سامنے اس وقت ایک مشہور روزنامے کا ہفتہ وار خصوصی ایڈیشن ہے۔ جس کے سرورق پر ملتان و بہاولپور کے ایک مشہور اہل اللہ و صاحب باطن خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ کے نام سے منائے جانے والے جشن فرید کی بعض تصاویر ہیں۔ جن میں خواجہ صاحب کے مزار پر فاتحہ خوانی کے منظر کے علاوہ قوالی، شہنائی و موسیقی وغیرہ کے مصور مناظر دکھلائے گئے ہیں۔ یہ جشن "ثقافت" کے نام پر مختلف بزرگوں سے منسوب کر کے کچھ عرصہ سے منائے جانے لگے ہیں۔ "ثقافت" کا لفظ ہمارے ملک میں عجیب سی آوارگی معنی کا مظہر بن کر رہ گیا ہے

کہنے کو تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس سے ایک قوم کے روایاتی پس منظر کو اجاگر کرنا اور ماضی و حال کے درمیان تسلسل پیدا کر کے مستقبل میں معاشرہ کے تمدنی ارتقاء کا کام انجام دینا مقصود ہے۔ اور ایک کلچر تیار کرنا مطلوب ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ موجودہ عہد کی بے دینی نے فکر و عمل کی جو آوارگی عام کی ہے۔ ماضی کی اخلاقی آوارگیوں سے اس کا رشتہ قائم کر کے اپنے آوارہ عزائم پورا کرنے کی چال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس قسم کے ثقافتی جشن زیادہ تر ایسے لوگوں کی سرپرستی میں منائے جاتے ہیں۔ جو خدا، مذہب اور دینیات کے منکر ہیں۔ اور ملحدانہ افکار و نظریات رکھنے والے ہیں۔ لیکن بدبختی ہے کہ ان کا تعلق ان بزرگوں کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے۔ جو زمانہ میں دین محمدی شریعت اسلامی اور سنت رسول اللہ کا مظہر بن کر چکے۔ اور عشق الٰہی کی آگ میں تپ کر گل گلزار بنتے تھے۔ ان کی عبادت حق (باقی صفحہ ۶ پر)

ملت کی اصلاح و تعمیر کس طرح ہو؟

اس وقت ہمارے وطن عزیز میں جو نظام قائم کیا گیا ہے، بلاشبہ وہ ان آرزوؤں سے بہت ہی فروتر ہے جو قیام پاکستان کی محرک تھیں۔ اور ان امنگوں کو پورا کرنے والا ہے جو اسلام کے فرزندوں کے دلوں میں موجزن ہو سکتی ہیں۔ اس سے قطعی طور پر ان تقاضوں کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ جنہیں اسلام چاہتا ہے۔ اور ملت اسلامیہ پاکستان جن سے اسلام کی علمبردار بن کر دنیا کے سیاسی، تہذیبی اور اخلاقی نقشہ پر ابھر سکتی ہے۔ تاہم اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے۔ کہ ایک ناقص چیز کو چھوڑ کر اس سے ناقص تر کو اختیار کر لیا جائے۔ اگر یہ نظام اسلام کے تقاضوں کو پورا کرنے میں ناکافی نظر آتا ہے۔ تو جو لوگ اسے پارلیمنٹری جمہوری نظام سے بدل دینا چاہتے ہیں۔ کیا وہ یہ یقین دلا سکتے ہیں کہ اس طرح اسلام کے کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مقصد کی تکمیل اور عوام کی معمولی سے معمولی مشکل کا بھی حل حاصل کیا جا سکے گا۔

ہمیں جب سیاسی آزادی حاصل ہوئی۔ تو وہ پارلیمنٹری جمہوری نظام کی طرف ہی منتقل ہوئی۔ ہمارے یہاں حکومت کی جو پہلی داغ بیل پڑی۔ وہ اسی نظام پر مبنی تھی۔ یہ نظام اپنے اندر کوئی استحکام و افادیت رکھتا ہوتا۔ تو ہم اپنی گذشتہ سترہ سالہ تاریخ میں کوئی لمحہ تو ایسا پاتے۔ جس کو مثال کے طور پر ہی اسلام کے مقاصد اور عوام کی حقیقی بہبود کی تکمیل کے نمونہ کے طور پر پیش کر سکتے۔

اسی نظام کے زیر سایہ یہاں اسلام سے بغاوت و روگردانی کی راہ اختیار کی گئی۔ عورتوں اور مردوں کے آزادانہ اختلاط کا راستہ کھولا گیا۔ اخلاقی بے راہ روی کو ہوا ملی۔ فحاشی و بے پردگی کی ابتدا ہوئی الحاد و بے دینی کو مسلمان معاشرہ میں در آنے کا موقعہ ملا۔ سیاسی انتشار، عدم استحکام کا آغاز ہوا۔ ملک کی خارجہ پالیسی رہن ہوئی۔ ملک کی معیشت و اقتصادیات پر ایک محدود طبقہ کی اجارہ داری شروع ہوئی۔ ملک کے وسائل و پیداوار مخصوص لوگوں کے لئے خاص ہوئے۔ مصنوعی طور پر بے جا رعائتوں کے سہارے لوٹ کھسوٹ کرنے والا نیا سرمایہ دار طبقہ پیدا ہوا۔ صنعت کاری و سرمایہ کاری چند افراد کی منفعت و جلب زر کا ذریعہ بنی۔ اعلیٰ ملازمتیں ایک خاص حلقے کی میراث بن کر رہ گئیں۔ ملکی نظم و نسق میں رشوت و سفارش کا دور دورہ ہوا۔ اور آخر میں یہ ہوا کہ صبح و شام کی بدلتی ہوئی وزارتوں، جماعتی وفاداریوں اور محلاتی سازشوں و ریشہ دوانیوں کے ذریعہ اس نظام کا اس نظام کے حاملین نے ہی گلا گھونٹ کر رکھ دیا۔ اور یہ سب کچھ ان حضرات کی سربراہی اور ان گروہوں کی قیادت میں ہوتا رہا۔ جو آج دوبارہ اس نظام کی بحالی کے لئے کوشاں ہیں جن کے ساتھ کچھ نئے چہرے بھی شامل ہو گئے ہیں۔

اگر دنیا میں تجربہ کوئی چیز ہے۔ تو یہ تمام باتیں جو حقائق و واقعات کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور سالہا سال تک پارلیمنٹری جمہوری نظام کے تحت اس ملک کے عوام اور غریب اسلام کو روز و شب بھگتنا پڑتی رہی ہیں۔ انہیں دوبارہ صرف اس لئے انگیز کرنے پر آمادہ ہو جانا کہ موجودہ نظام ہمیں بوجوہ پسند نہیں ہے سراسر عقل و دانائی کے منافی ہے۔

موجودہ نظام اپنی تمام خامیوں اور نقائص کے باوجود اس منزل کی راہ پر وطن و ملت کو ڈال سکتا ہے۔ جو ہمیں مسلمان اور پاکستانی ہونے کی حیثیت سے عزیز تر ہے۔ بشرطیکہ اس نظام کے چلانے والے ہاتھ اور اس نظام کے تحت قانون سازی کرنے والے دماغ اسلام کے جاننے والے اس پر عمل کرنے والے اور عوام کے معیار زندگی کے حامل ہوں۔ اس صورت حال کے برپا کرنے کی گنجائش اس نظام میں، عوام کو بخوبی حاصل ہو جاتی ہے۔ جبکہ پارلیمنٹری نظام آئندہ سو سال تک بھی ایسے لوگوں کو آگے نہیں آنے دے گا۔ جو عوام کی سطح کے ہوں۔ محض اقتدار اور اس کے حصول کے ذرائع کی تبدیلی سے اسلام، قوم اور وطن کسی کو بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا ہے۔ بے شک اس وقت تک یہ نظام بھی بیشتر حصول اقتدار کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔ اور اس کی حقیقی افادیت پس پشت ڈال دی گئی ہے۔ تاہم اس میں اتنی گنجائش ضرور ہے کہ جب بھی عوام کا باشعور طبقہ، اسلام اور ملت کے مفادات و تقاضوں کو اولیت دینے پر آ گیا، تو بڑی آسانی کے ساتھ حالات کو تبدیل کر سکتا ہے۔ لیکن دوسرے نظام میں ہجوی عوامیت کے ہیجان کے سوا کسی مرحلہ پر بھی بہتر تبدیلی و تغیر کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ پچھلا تجربہ اس پر شاہد ہے۔

سچ پوچھئے تو آج ہمیں اس ملک میں تین چیزیں ہی مطلوب ہیں۔ زندگی کے ہر شعبہ میں اسلام کی بالادستی اور تفوق، پاکستان کی پیداوار، سرمایہ اور وسائل و ذرائع میں بجائے ایک محدود و خاص طبقہ کے، پاکستان کے تمام عوام کی شمولیت اور دنیا کی قوموں میں پاکستان کی سربلندی و مساویانہ و آزادانہ رفاقت۔ اور یہ ہی تین باتیں تھیں۔ جن سے ہمیں سابق میں پارلیمنٹری جمہوری نظام نے محروم کر کے رکھ دیا تھا۔ اور اب جن کے حصول کی کوشش ہی ہماری جد و جہد کا اصل مقصد و نصب العین ہونا چاہیئے یہ کہاں کی دانائی کہی جائے گی۔ کہ جس نظام نے ہم سے یہ تینوں نعمتیں چھینیں۔ ان کے حصول کے لئے ہم دوبارہ اپنے اوپر اس نظام ہی کو مسلط کر ڈالیں۔ بے شک موجودہ نظام کو بھی ہم صحیح اور کامل نظام نہیں سمجھتے، لیکن اسے پچھلے نظام سے کم ضرر رساں ضرور سمجھتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں اس کے اندر بہتر تغیر کی زیادہ امید رکھ سکتے ہیں۔ اور یہ تغیر اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے کہ سابق نظام کے حامیوں اور موجودہ نظام کے حاملوں کی باہمی کشمکش سے علیحدہ ہو کر ہم اس تیسری طاقت کو بروئے کار لائیں۔ جو عوام کی سطح کی ہو۔ عوام کے اندر سے اٹھنے والی ہو۔ اور ان تینوں باتوں کی تکمیل کی حقیقتاً اہل ہو۔ جو اوپر بیان کی گئی ہیں

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم اس امر کا موقعہ فراہم کرتی ہے۔ اسلام دوست اور عوام پسند افراد اس کے پرچم تلے جمع ہوں۔ اور ان مقاصد اعلیٰ کے حصول کی کوشش کریں۔ جن کی آرزوؤں نے اس ملک کے قیام کی بنیاد ڈالی۔ اس تنظیم کی رہبری اور کارگزاری جن ہاتھوں میں ہے۔ وہ مخلص ہیں۔ بے لوث ہیں عوام کی سطح کے ہیں۔ اصل دین کے جاننے والے اور اس پر عمل کرنے والے ہیں۔ اور اسی کی طرف مسلمانوں و عوام الناس کو دعوت دینے والے ہیں اگرچہ نام و نمود، دولت و ثروت، بے جا اثر و رسوخ اور جعلی شہرت و پروپیگنڈے کے حربوں سے خالی ہیں

آج ملک و ملت اور دین و مذہب کے بہتر و شاندار مستقبل کی زیادہ سے زیادہ توقع جمعیۃ علماء اسلام سے ہی کی جا سکتی ہے۔ جو برطانیہ اور امریکہ کے صلیبی ذہن کی پیداوار، پارلیمنٹری جمہوری نظام کی مضرتوں سے واقف اور ان کے ازالہ کی سب سے زیادہ کوشاں جماعت ہے۔ اور جو موجودہ نظام کی مضرتوں سے واقف اور ان کے ازالہ کی سب سے زیادہ کوشاں جماعت ہے۔ اور جو موجودہ نظام کی خامیوں کی سب سے پہلے نشان دہی کرنے والی، ان کی اصلاح کی جد و جہد میں سرگرمی سے کام کرنے والی اور اس نظام کا رخ اسلام اور ملت و وطن کے حقیقی مفادات و ضروریات کی طرف پھیر دینے کی کوششوں میں انہماک رکھنے والی جماعت ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ اس اہم دینی و ملی محاذ کو زیادہ سے زیادہ قوی، مستحکم اور وسیع بنایا جائے۔ تاکہ سابقہ و موجودہ قیادتوں کی غلط کاریوں کا ازالہ و نقصانات کی تلافی کی جا سکے۔ اور اس ملک میں دین و ملت کے مستقبل کو شاندار، باوقار اور کامیاب بنایا جا سکے۔

وما توفیقی الا باللہ العزیز

(ک)

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

رپورٹ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ نے ماہ فروری ۱۹۶۵ء سے اپنے باقاعدہ ماہانہ اجتماعات کا پروگرام اور پورے ضلع میں جمعیۃ کی تبلیغی و تنظیمی سرگرمیوں کو تیز تر کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ پچھلے سال اس کا پہلا اجتماع حافظ قاری رحمت اللہ صاحب مدرس مدرسہ عربیہ حسینیہ کی دعوت پر شہداد پور میں منعقد ہوا جس میں ضلع کی متعدد شاخوں کے نمائندے و کارکن شامل ہوئے۔

اجتماع کی کارروائی کا آغاز حضرت مولانا شیر محمد صاحب مجاہد و رفیق حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں ہوا۔

قاری ایوب علی صاحب سابق ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا استعفیٰ منظور کیا گیا۔ صاحب موصوف اپنی دیگر مصروفیات کی وجہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ مولانا محمد یوسف صاحب سابق خطیب جامع مسجد جھول کو جمعیۃ ضلع کی نظامت کا کام انجام دینے کے لئے مقرر کیا گیا۔ اور ان کے تبلیغی و تنظیمی دورہ کا پروگرام تیار کر دیا گیا۔ نیز طے پایا۔ کہ ہر ماہ کے پہلے اتوار کو ضلع کے مختلف مقامات پر ماہانہ اجتماع منعقد کئے جایا کریں۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب امیر ضلع کے ارشاد پر ۷ مارچ کا اجتماع شاہ پور چاکر میں رکھا گیا۔ مولانا محمد یوسف صاحب نے ۱۵ فروری سے ضلع کے مختلف مقامات کا دورہ کرنا شروع کیا ۷ مارچ کو شاہ پور میں ضلع کا دوسرا ماہانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں ضلع کے مختلف مقامات و شاخوں سے آئے ہوئے نمائندوں نے شرکت کی۔ مولانا یوسف صاحب نے اپنے دورے کی رپورٹ پیش کی۔ اور آئندہ ماہ کے لئے کام کا منصوبہ تیار کیا گیا۔ اگلے اجتماع کے لئے اپریل کی ۴ تاریخ طے ہوئی۔ ٹنڈو ... کے ارکان جماعت نے اپنے یہاں اجتماع کے انعقاد کی پیشکش کی جسے قبول کر لیا گیا

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد

خصوصی اجلاس کی کارروائی

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد جناب مولانا نور محمد صاحب کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی کا آغاز الیکشن بورڈ کے رکن جناب مولانا عبدالمتین صاحب نے اپنے دورے کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے۔

شیخ ممتاز صاحب ناظم ضلع جمعیۃ علماء اسلام نے ضلعی رپورٹ پیش کرتے ہوئے تجویز پیش کی کہ جمعیۃ کے ان ممبران کو جو کہ بی ڈی کے ممبران بھی ہیں آزاد چھوڑ دیا جائے کہ وہ اسلام اور جمعیۃ کے مفاد کے پیش نظر اپنا ووٹ استعمال کریں۔ لیکن جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ داران و ارکان غیر جانبدار رہیں۔

مولانا حافظ شفیع صاحب ڈگری نے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح بی ڈی کے ممبران کو آزادی دی گئی ہے۔ اسی طرح جمعیۃ کے عہدیداران کو بھی آزادی دی جائے کہ وہ بھی اسلام اور جمعیۃ کے مفاد کے پیش نظر ایسے امیدوار کی حمایت کھلم کھلا کریں جو اسلام اور جماعت کی بھلائی کا وعدہ کرے۔ متعدد نمائندگان نے اس میں حصہ لیا۔ آخر یہی طے پایا کہ عہدیداران غیر جانبدار رہیں۔

نماز عصر کے بعد تیسری نشست میں طے پایا کہ جمعیۃ قومی اسمبلی کے انتخاب میں ان امیدواروں کی حمایت کرے گی۔ جو کہ ان کی جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد سے اتفاق کرتے ہوں۔

صوبائی اسمبلی کے انتخاب میں الیکشن لڑنے کے لئے ڈویژن کے مختلف مقامات سے جمعیۃ کے ٹکٹ پر امیدوار کھڑا کرے۔

اس حقیقت کے لئے چھ افراد پر مشتمل ایک انتخابی پارلیمانی بورڈ کی تشکیل دی گئی۔ جس کے حسب ذیل ممبران ہوں گے۔

(۱) حافظ محمد شفیع صاحب ڈگری (۲) شیخ ممتاز صاحب میرپور خاص (۳) حاجی کرامت اللہ صاحب حیدرآباد (۴) حکیم نواب دین صاحب (۵) قاری ایوب علی نعمانی شہداد پور (۶) مولانا محمد حسن صاحب شاہ پور چاکر۔ اس بورڈ کے چیئرمین حکیم نواب دین کو منتخب کیا گیا۔ کورم کم از کم تین افراد کا ہوگا پارلیمانی بورڈ کا دفتر حیدرآباد میں ہوگا۔

قرار پایا کہ پارلیمانی انتخابی بورڈ کا آئندہ اجلاس ۲۲ مارچ ۱۹۶۵ء ۱۲ بجے دن کے ہوگا۔ پارلیمانی بورڈ کے خازن حاجی کرامت اللہ صاحب کو مقرر کیا گیا۔

(نور محمد عفا اللہ صدر اجلاس جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد)

خدا ہی بہتر جانتا ہے

گزشتہ ماہ مولانا غلام رسول صاحب ہو کر مدرسہ دارالعلوم مدنیہ کھیرا روڈ ضلع نواب شاہ کے مہتمم ہیں کی طرف سے ایک مراسلہ موصول ہوا تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ ہمارے مدرسہ کا اشتہار بعنوان "مولانا قاری محمد عیسیٰ صاحب کی یادگار" میں مدرسہ ترجمان اسلام میں شائع کر دیں۔ چنانچہ ہم نے اس دینی خبر کو ترجمان اسلام کی ۵ فروری ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں شائع کر دیا۔ چند روز بعد قاری ایوب علی صاحب نعمانی کی طرف سے ایک مراسلہ موصول ہوا۔ جس میں مذکورہ مدرسہ کی تردید تھی کہ یہاں فی الحال کوئی مدرسہ قائم نہیں ہوا۔ ہم نے صحیح سمجھ کر اس کو ۱۲ مارچ ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں "مدرسہ دارالعلوم مدنیہ کھیرا روڈ کی حقیقت" کا مضمون شائع کر دیا۔ اب مذکورہ مدرسہ کا چھپا ہوا شکایتی کارڈ موصول ہوا ہے۔ اور لکھا ہے کہ قاری ایوب علی صاحب نے غلط خط لکھا ہے آپ ان کی تردید کر دیں۔ بہرحال بہت سوچا سمجھا۔ ہم کس کو جھوٹا اور کس کو سچا سمجھیں۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے یہ بہت بری بات ہے۔ اپنے ذاتی مفاد کے لئے اپنے طبقہ کو بدنام کرنا درست نہیں ہے اور ہم دونوں حضرات کی خدمت میں گذارش کریں گے کہ دین کے کام میں رکاوٹ بننے سے گریز کریں۔ (مدیر)

جامعہ عربیہ اشرف المدارس

لائلپور کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۸، ۹، ۱۰ اپریل مطابق ۴، ۵، ۶ ذی الحجہ بروز بدھ، جمعرات، جمعہ کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں حسب سابق مذہب و ملت کے بلند پایہ مشائخ و علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔ (احقر عبدالباری جالندھری ناظم تعلیمات)

بقیہ:- جشن فرید

اتباع سنت، پیروی سلف، خدمت خلق قناعت، توکل، سادگی، رحم، شفقت، مال و دولت سے بے نیازی، برائیوں سے اجتناب وغیرہ ایسی باتیں تھیں۔ جو عوام الناس کے لئے درس ہدایت کا کام دینے والی تھیں۔ اور ان کی تمام زندگی انہیں باتوں سے عبارت تھی۔ اس قسم کے جشن ان کی زندگی کے ان پہلوؤں کو تو قطعی عوام سے مخفی رکھتے ہیں۔ البتہ ان کے نام سے منسوب کر کے رقص و سرود کی قسم کی ان فحاشیوں کو نمایاں و عام کرتے رہتے ہیں۔ جنہیں زمانہ سابق کے فاسقین نے اختیار کیا، اور زمانہ حال کے دلدادگان تہذیب نو کی مجبور پسندیوں نے اپنایا۔ ان کے نیک ناموں کو بدنام کرنے کی یہ مہم کئی سالوں سے چل رہی ہے۔ سندھ اور پنجاب کے اور بزرگوں کے ناموں کے ساتھ بھی یہ کھیل کھیلا جاتا رہا ہے۔ خواجہ غلام فرید کی عالمانہ و درویشانہ زندگی ان لغویات سے پاک اور بہت بلند تھی۔ ان سے نسبت و ارادت رکھنے والے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ان سے منسوب ایسے کاموں کے اظہار سے روکیں اور ان کی زندگی کی صفات عالیہ کی عوام میں اشاعت عام کی کوشش کریں۔ یہ خطرناک رسم بڑھتی جا رہی ہے۔ جو ہر برائی کو اس ملک میں بزرگان سلف کے نام سے عام کرنے کا ذریعہ بن جائیگی شاطر لوگ اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں مستقبل کی مسلمان نسل دین و اخلاق سے قطعی عاری دور ہو جائے گی۔ اور پھر اس کی تلافی کسی طرح ممکن نہیں ہو سکے گی (ک)

بقیہ:- حق و باطل کی تنظیموں میں فرق

اور حق کو حق اور باطل کو باطل جان سکتا ہے۔ ہر زمانہ میں یہ صورت حال پیش آتی رہی ہے۔ اور ہمارے زمانہ میں بھی اسلام کے نام پر جو تنظیمیں اور جماعتیں قائم ہوئیں۔ اور دین و ملت کی خدمت کے دعوے کے ساتھ جو شخصیتیں نمودار ہوئیں۔ ان کے درمیان حق و باطل سے وابستگی کا فرق جاننے کے لئے اس پیمانہ کے ذریعہ یہ جانا اور سمجھا جا سکتا ہے کہ سچائی کس کی جانب ہے محض اپنی مظلومیت کا واسطہ کرا کے اپنے دعوؤں کو بلند بانگ بنا کر اور اپنے حالات و واقعات کو انبیاء و مصلحین و مجددین کے حالات و واقعات سے مماثل بتا کر حق پرستی کا دعویٰ ایک ڈھونگ یا فریب سے زیادہ کچھ نہیں۔ اگر تغیرات وقت کی آلودگیوں سے اس کا دامن پاک و صاف نہیں ہے (ک)

"جماعت اسلامی"

روزنامہ امروز لاہور کی ۱۹ مارچ ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں حرف و حکایت کے عنوان کے تحت کالم نویس نے جماعت اسلامی کو خطاب کیا ہے۔ جسے ہم بلا تبصرہ شائع کر رہے ہیں

محترمہ و مکرمہ جماعت اسلامی صاحبہ۔ سلام مسنون!

اخباروں میں آپ کا پہلا پنج سالہ منصوبہ نظر سے گذرا تو ایسا محسوس ہوا جیسے عید کے بہت سے چاند ایک دم نکل پڑے ہیں۔ شروع میں یہ ذرا سا تردد ہوا کہ منصوبہ "پنج سالہ" ہے یا "پنج صالح" مگر متن پڑھ کر واضح ہوا کہ دونوں ہے۔ یعنی پانچ سال کا منصوبہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ چار پانچ صالحین نے اسے سوچا ہے۔ اور وہی اسے ۱۹۷۰ء تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ فقیر کو یہ منصوبہ پڑھ کر یک گونہ اطمینان ہوا۔ کیونکہ بظاہر آپ وہی منصب ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں جو آپ کے وجود کی بنیاد ہے اور جسے طاق پر رکھ کر آپ نے سیاست بازی شروع کر دی ہے۔

منصوبے سے مترشح ہوتا ہے کہ آپ کا گشتی شفاخانہ پھر سے گشت پر نکلنے والا ہے۔ یہ بڑا مفید کام ہے۔ ذرا سی "ٹینکچر آیوڈین" اور اے پی سی کی چند پڑیوں کی مدد سے اگر آپ کے شعبۂ خدمت خلق کا بحال ہو سکتا ہے۔ تو گشتی شفاخانے میں فوراً پٹرول ڈلوایئے اور منصوبہ پر عملدر آمد شروع کر دیجئے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کا نام جو صدارتی انتخابات کے نتائج کے پہاڑ تلے دب گیا ہے، سڑک سڑک اور گلی گلی نظر آنے لگے گا۔ صبح و شام اگر شفاخانہ اچھرے سے راوی روڈ تک کی دو بار بھی گشت کر لے، تو اس سے وہ تشہیر ہوگی۔ جتنی متحدہ محاذ کے مغربی پاکستان کے پارلیمانی بورڈ سے آپ کے ترک محبت سے بھی نہیں ہوئی تھی۔

محترمہ! آپ کا یہ پنج سالہ منصوبہ چار نکات پر مبنی ہے۔ حالانکہ پانچ نکات پر مبنی ہونا چاہیئے تھا حساب کتاب کے معاملے میں ایسی بے احتیاطی نہ کیا کیجئے۔ بہر حال پہلا بنیادی نکتہ ہے "تطہیر افکار اور تعمیر افکار"، حالانکہ تخلیق افکار کو اولین جگہ حاصل ہونا چاہیئے تھی۔ آپ پہلے کوئی فکر پیدا کریں گی۔ تو جبھی اس فکر کی تطہیر اور پھر تعمیر کر سکیں گی۔ البتہ یہ بھی خیال رہے کہ کہیں بعد میں آپ اسی فکر کی تردید نہ کر ڈالیں۔ ماضی میں آپ یہی کچھ کرتی رہی ہیں۔ اس لئے آپ سے لوگوں کو ڈر لگتا ہے۔ کہ کہیں پنج سالہ منصوبے کی صورت میں آپ یہ چکر تو نہیں چلائیں گی۔ کہ پہلے تخلیق افکار کی، پھر تطہیر افکار کی، اس کے بعد تعمیر افکار کی مگر آخر میں ترمیم افکار اور پھر تردید افکار کر دی۔ اور یوں جہاں سے چلی تھیں، وہیں پہنچ گئیں۔ اور زمین کی گولائی کا ایک اور ثبوت مہیا کر دیا!

دوسرا نکتہ "صالح افراد کی تلاش، تنظیم اور تربیت" ہے۔ اور یہ نہایت مشکل کام ہے۔ آپ جانتی ہیں۔ آج کل صالح لوگ بہت کم ملتے ہیں اور اگر مل بھی جائیں، تو آپ کی مشکل یہ ہے کہ کہ اگر کسی نے آپ سے صالحیت کی سنہری سند حاصل کی مگر آپ کے کسی طرز عمل کے بارے میں کوئی شکایت کر بیٹھا، تو وہ ایک دم غیر صالح ہو کر رہ جائے گا۔ ملاوٹ کی اس دنیا میں صالح آدمیوں کی تلاش آپ اس وقت شروع کر سکتی ہیں۔ جب آپ کو صالح آٹا، صالح دودھ، صالح گھی وغیرہ کی پرکھ کا ملکہ حاصل ہو جائے۔ یہ ہم نے اس لئے عرض کیا ہے کہ آدمی تو آٹے دودھ اور گھی سے کہیں زیادہ گہری، اُلجھی ہوئی اور پُر اسرار چیز ہے۔ اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ خود آپ بڑی پر اسرار چیز ہیں۔ اور آج تک یہ معلوم نہ ہو سکا، کہ آپ کیا چاہتی ہیں۔ پاکستان کا اقتدار یا اہل پاکستان کی بلندیٔ کردار؟

تیسرے اور چوتھے نکات "اجتماعی اصلاح اور نظام حکومت کی اصلاح" پر مشتمل ہیں۔ مگر کاش آپ ان اصلاحوں سے پہلے خود اپنی اصلاح پر آمادہ ہو سکتیں۔ آپ کی اصلاح کا ایک نسخہ کچھ عرصہ پہلے مولانا امین احسن اصلاحی اور ایک اور نسخہ حال ہی میں مولانا کوثر نیازی نے تجویز کیا ہے۔ خود ہم نے گزشتہ بارہ برس میں آپ کی اصلاح کے جو ٹوٹکے بتائے۔ ان کا اگر مجموعہ مرتب کیا جائے تو ہمیں توقع ہے کہ اسے طبی اداروں کے نصاب میں جگہ مل جائے گی۔ سو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ع

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

میلا کچیلا رہنے والا اگر دوسروں کو پاک و صاف رہنے کی تلقین کرے گا، تو اس کی کون سنے گا۔ جب تک کہ ناصح کے قول و عمل میں توازن پیدا نہیں ہوتا، گنہگار زیادہ سے زیادہ یہی کریں گے، کہ اس کے پند و نصائح پر ہنسیں گے۔

دینی مدارس

مدرسہ حنفیہ رحیمیہ تعلیم القرآن

شکرگڑھ میں قطب زماں شیخ طریقت حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں مدرسہ حنفیہ رحیمیہ تعلیم القرآن درس و تدریس کا کام کر رہا ہے۔ اس ادارہ میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ کے علاوہ ابتدائی دینیات کا بھی انتظام ہے۔ دین پسند حضرات سے درخواست ہے کہ اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیں اور اپنے بچوں کو مدرسہ میں داخل کرائیں۔

(عبدالرحیم صدیقی ناظم مدرسہ حنفیہ رحیمیہ تعلیم القرآن چوک بخاری شکرگڑھ)

اعلان جلسہ

مدرسہ عربی اشاعت العلوم رفیق العلماء جامع مسجد چشتیاں ضلع بہاولنگر کا جلسہ تقریباً بارہ سال کے بعد مورخہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ ۱۹۶۵ء بروز پیر منگل بدھ کو منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل مشاہیر علماء تشریف لا رہے ہیں۔ مولانا خیر محمد صاحب ملتان۔ مولانا محمد علی صاحب ملتان۔ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی و دیگر علماء کرام شرکت کریں گے۔

مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم کوٹ ادو کا سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم کوٹ ادو کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲-۳ اپریل بروز جمعہ و ہفتہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مولانا خیر محمد صاحب مفتی محمود صاحب مولانا عبدالستار صاحب تونسوی، مولانا دوست محمد قریشی مولانا نور الحسن بخاری وغیرہم بلند پایہ اکابر علما شرکت فرما رہے ہیں

(محمد عبدالجلیل انصاری ناظم مدرسہ مظاہر العلوم)

جلسہ

مجلس مرکزیہ حزب الانصار کا ۳۵ واں سالانہ تبلیغی جلسہ مورخہ ۹، ۱۰، ۱۱ اپریل ۱۹۶۵ء بروز جمعہ ہفتہ، اتوار کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں پاکستان کے نامور و مقتدر علمائے کرام و مشائخ عظام شرکت فرمائینگے شائقین ان تاریخوں پر شامل اجلاس ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (ناظم جلسہ)

خدمات خطابت پیش ہیں

ایک عالم دین جو کہ دارالعلوم دیوبند سے فارغ شدہ ہیں۔ دورۂ حدیث کی تکمیل حضرت مولانا حسین احمدؒ مدنی سے کی ہے۔ خطابت، امامت، درس قرآن و حدیث اور تدریس قرآن کا کئی سالہ وسیع تجربہ ہے۔ دینی خدمات پیش کرتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے خط و کتابت فرمائیں۔

معرفت حافظ محمد شریف حافظ اسٹور حکیم فتح محمد سیوہانی روڈ نمی دادلین۔ کراچی ۱۱۔

Phone No: 67715 Regd-L.No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Owner Ward Office LAHORE Price 12 paise

Vol. No. 8 | ۲۶ مارچ ۱۹۶۵ء | ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ | No 13

ہندوستان کے نائب صدر کا قابل تقلید عمل

(از صدق جدید)

آج ہم دو چار ڈگریاں حاصل کرکے یا کوئی عہدہ مل جانے یا چار پیسے آجانے سے کس طرح دین سے بیگانے ہو جاتے ہیں۔ یہ عمل ہمارے لئے سرمۂ بصیرت بنانے کے قابل ہے۔

اسی فروری کی ۱۴ تاریخ ہے اور مشرقی یوپی کے ایک چھوٹے سے مگر اہم، بہ قامت کہتر بقیمت بہتر شہر میں دارالمصنفین یا شبلی اکیڈمی کی پنجاہ سالہ جوبلی دھوم دھام سے منائی جا رہی ہے۔ مجمع خواص و عوام دونوں کا ہے اور مغرب کے وقت ۱۰۰ اسلامی مسجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھر گئی ہے۔ خصوصی اور اخص الخواص مہمانوں کے پرتکلف کیمپ، احاطہ دارالمصنفین سے باہر احاطہ شبلی کالج کے مشرقی حصہ میں تھے مسجد سے اچھے خاصے فاصلے پر، اور مہمان خصوصی ڈاکٹر ذاکر حسین خاں کا شام کا پروگرام شبلی کالج ہی کی تقریبات کے لئے وقف ہے۔ نماز مغرب اذان و اقامت کے بعد مسجد میں اپنے وقت پر شروع ہوئی، اور تیسری رکعت بھی قریب ختم ہے کہ بھاگم بھاگ ایک موٹر مسجد دروازہ پر آکر رکتی ہے۔ موٹر نشین لپک کر مسجد کے اندر آجاتا ہے۔ جگہ اب کہاں بالکل بائیں مسجد میں جہاں نمازی اپنے جوتے اتارتے ہیں۔ اور جہاں مسجد کی سہ دری ہے۔ نہ چٹائی ہے۔ وہاں جوں توں یہ نمازی اپنے لئے جگہ نکال لیتا ہے۔ اور وہیں شریک جماعت ہو جاتا ہے۔ امام و جماعت کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ نماز پوری کرتا ہے۔ اور فرض کے بعد کچھ اور بھی پڑھ پڑھا کر رخصت ہو جاتا ہے اس حال میں کہ نمازیوں کا ایک ٹھٹ اس کے گرد کھڑا ہوا اسے دیکھتا ہوتا ہے۔ اس صف نعال کے نمازی کو آپ نے پہچانا۔

یہ وہی مہمان عزیز ہے، جو جوبلی کی امامت ۔۔۔ رہا تھا۔ جمہوریہ ہند کا نائب صدر جس کی خاطر جشن طلائی کا یہ سارا کروفر تھا جس کی پیشوائی ابھی دوپہر ہی کو کس دھوم دھام سے ہو چکی تھی۔ گارڈ آف آنر سلامی دے چکا تھا اور جس کی جان عزیز کی حفاظت اور سلامتی کے لئے پولیس اور خفیہ پولیس قدم قدم پر تعینات تھی۔ اور جس کی خدمت کے لئے ضلع کے کلکٹر اور پولیس کپتان، ادنیٰ اہلکاروں کی طرح دوڑے دوڑے پھر رہے تھے۔ یہ تھی نظام اسلامی کی اس گئی گذری حالت میں بھی ایک ہلکی سی جھلک اور ایک عملی تفسیر اس مشہور شعر کی ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ رہا بندہ کوئی اور نہ کوئی بندہ نواز

— خاموش تبلیغ کی ایک موثر صورت ایمان کے کمزوروں کو قوت بخشنے والی۔ ایمان والوں کا دل بڑھانے والی اور غیر مسلموں کے دل میں اتر جانے والی اور دین کا مبلغ اس رنگ میں شاہ و گدا، امیر و فقیر، عالم و عامی، سپاہی اور تاجر، پہلوان اور کھلاڑی ایک ایک کلمہ گو ہو سکتا ہے۔

سالانہ جلسہ

مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار کوچہ کندیگراں لاہور کا آٹھواں سالانہ جلسہ بہ سلسلہ تقسیم اسناد مورخہ یکم ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۴ اپریل ۱۹۶۵ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔

مشاورتی کونسل کو مبارکباد

یوم الجمعہ کے عظیم اجتماع سے بمقام چانجنی مولانا عبدالکریم مہتمم دارالعلوم ردھیان نے پچھلے تمام الیکشنی مرحلوں پر بصیرت افروز تقریر کرتے ہوئے عوام کو جمعیۃ میں شرکت کی اپیل کی اور دعوے سے گریز کر فرمایا کہ ماضی قریب میں اسلام کی لاش اور شریعت کی پاس خاطری صرف جمعیۃ علماء اسلام نے کی ہے اور مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کیں۔

(۱) یہ عظیم اجتماع اسلامی مشاورتی کونسل کو مبارکباد دے کر اسمبلی سے مطالبہ کرتا ہے کہ جن امور کو اسلامی کونسل نے حرام قرار دیا ہے۔ اور جن کی شرعی سزا بھی مقرر کی ہے ان کو جلد تر نافذ کیا جائے۔ اور مولوی فضل الرحمن جیسی لادینی شخصیت کو اسلامی کونسل سے الگ کیا جائے۔ جس نے بیر (شراب) کو حلال قرار دیا ہے۔

(۲) یہ اجلاس مولانا مفتی محمود صاحب کے اس اعلان کی تائید کرتا ہے کہ حکومت ہماری بہن اور بیٹیوں کی عزت بچانے کے لئے جہاد کشمیر کا اعلان کرے۔ آج بھی محمد ابن قاسم جیسے غیور مسلمان موجود ہیں اور بھارت کا اب یہ وحشیانہ کردار برداشت نہیں کیا جا سکتا

(۳) یہ اجلاس صدر ایوب اور گورنر مغربی پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ آپ اسلامی بہادری کے ساتھ بھارت کو چیلنج کر دیں کہ مساجد و دیگر اسلامی شعائر کی گستاخی کا عزم چھوڑ دے ورنہ مسلمان اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کا دریغ نہ کریں گے۔

(۴) یہ اجلاس کوثر نیازی کے استعفا اور اظہار حقیقت کا خیر مقدم کرتا ہے کہ آج کی تاریخ میں اپنی سابقہ پالیسی سے انحراف گویا کہ طعنہ بازی کی برسات کو دعوت ہے اب کوثر نیازی صاحب و دیگر حضرات سے مخلصانہ اپیل ہے۔ کہ آپ نے اس دور میں جن حالات کا مشاہدہ کیا۔ اس کے پیش نظر جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون ضروری ہے۔ کیونکہ اسلام اور شریعت کی لاج صرف اسی ہی جماعت نے رکھی تھی۔ ہاں سابق تلخ کلامیوں اور باتوں کو آڑ نہ بنایا جائے جبکہ مقصود صرف خدمت اسلام ہے۔ اجتماعی زندگی انفرادی سے بدرجہا افضل ہے۔

(محمد انور متعلم احیاء العلوم ظاہر پیر تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان)

سنہ ہجری پر معلوماتی کتاب

جمعیۃ ہجری کی جانب سے انشاء اللہ محرم الحرام کے آغاز سے قبل ہی ایک کتاب شائع کی جائیگی تمام شعراء کرام اور مضمون نگار حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی نگارشات مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجکر مشکور فرمائیں۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ تحفظ سنت متصل مدرسہ تعلیم الفرقان جاکیسا ملت کراچی

جلد ۸ | جمعہ ۲۶ نومبر ۱۹۶۵ء مطابق ۲ شعبان ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۴۷

جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے آزاد کشمیر میں میرپور کے مقام پر

مہاجرین کے لئے امدادی کیمپ کھول دیا گیا

جمعیۃ علماء اسلام جہلم کے رضاکار حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی سربراہی میں مستحق مہاجرین کو سامان خوردنی و کپڑے، لحاف وغیرہ سرگرمی کے ساتھ تقسیم کر رہے ہیں۔ لاہور اور مختلف مقامات سے برابر سامان بھیجا جا رہا ہے۔ ۱۸ رجب سے اب تک کی کارگذاری کی مختصر رپورٹ

بروز ہفتہ ۱۸ رجب کو ہمارے رضاکاروں نے علاقہ میں گھوم پھر کر مہاجرین کی پڑتال کی اور پھر تقسیم شروع کر دی۔ آج مورخہ ۲۲ رجب بروز بدھ تک تقسیم جاری رکھی۔ ۷۵ کنبوں میں سامان تقسیم کیا جا چکا ہے اور ۱۳۳۰ مختلف اشیاء لحاف، کپڑے، برتن، جوتے، صابن آٹا دالیں وغیرہ نہایت احتیاط سے بانٹی گئیں۔ ہر ایک کو مناسب اشیاء دی گئیں۔ بعض ایسی مستورات اور معذور لوگ جو دور دراز دیہات میں پڑے تھے اور جن کا یہ جانے والا کوئی نہ تھا۔ انہیں ہمارے رضاکاروں نے سامان وہاں لے جا کر پہنچایا۔ بحمد اللہ میرپور کا ہر فرد خوش نظر آتا ہے اور معترف ہیں کہ اس سے قبل یوں نظام سے کسی پارٹی یا فرد نے ایسا کام نہیں کیا

۲۰ رجب رات کو جامع مسجد محلہ نلوٹی میں مولانا محمد یوسف صاحب فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد کے حکم کے مطابق جلسہ کیا۔ جس میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی اور مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی کی تقریریں جہاد اور ہجرت کے موضوع پر ہوئیں۔

دینے والے احباب لحاف، کھیس، چادریں، دیگچے، تولیے وغیرہ اشیاء زیادہ تر فراہم فرمائیں۔ ہم ممنون ہیں کہ میرپور سامان پہنچانے میں مجاہد بس اور آزاد بس کے مالکان نہایت فراخدلی سے ہمارا تعاون کر رہے ہیں ساتھ لاہور سے مال لانے میں نیو جہلم ٹرانسپورٹ نے نہایت فراخدلی کا ثبوت دیا ہے۔

یاد رہے کہ امدادی کیمپ کی ان خدمات کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے مرکزی جمعیۃ کی معرفت ۶۷۶۲/۰ روپیہ بھی جہاد وغیرہ فنڈز میں اب تک دیا ہے۔

امدادی کیمپ میں جمعیۃ علماء اسلام جہلم و سرائے عالمگیر کے کارکن و رضاکار محمد انور پاشا صاحب سالار کی سرکردگی میں نہایت مستعدی سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

خدمت و کارگذاری کی روشن مثال

کسی نے کیمپ میں آ کر اطلاع دی کہ سات بیوہ عورتیں ایسی ہیں۔ جن کے خاوند شہید ہو چکے ہیں اور امدادی کیمپ تک خود آنے سے مجبور ہیں۔ فوراً ہی ہمارے رضاکاران کی امداد کے لئے روانہ ہو گئے۔ آٹھ گاؤں میں گشت کے بعد ان کی قیام گاہوں کا پتہ چلا۔ چنانچہ وہیں ان کے لئے ضرورت کا سامان پہنچایا گیا۔ اسی طرح اور بھی پردہ نشین و ضعیف مستورات و معذور اشخاص کو ان کی جائے قیام پر جا کر جمعیۃ کے رضاکار ضروری سامان پہنچا رہے ہیں۔

(حافظ محمد اسحاق صاحب ناظم دفتر جمعیۃ ضلع جہلم)

امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا درخواستی صاحب مدظلہ

کا دورہ میرپور (آزاد کشمیر)

مہاجرین میں تقسیم کرنے کے لئے تین ٹرک سامان کی روانگی

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان براستہ جہلم میرپور (آزاد کشمیر) کے دورے پر تشریف لے گئے۔ خان پور سے روانگی کے وقت آپ نے تین ٹرک سامان جس میں لحاف، گرم کپڑے و دیگر اشیائے ضروریہ تھیں مہاجرین کشمیر میں تقسیم کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے قائم کردہ امدادی کیمپ واقع میرپور روانہ کر دیئے تھے

حضرت درخواستی مدظلہ میرپور میں ایک جلسہ عام سے بھی خطاب فرمائیں گے اور ۲۳ نومبر کو جہلم میں جہاد کانفرنس سے خطاب کرینگے۔ جہلم کی جہاد کانفرنس مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقد ہو گی۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب و حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بھی اس کانفرنس میں تقریر کر رہے ہیں۔

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور کی طرف سے جمعیۃ کے قائم کردہ امدادی کیمپ میرپور (آزاد کشمیر) کو ۶۰ بنڈل سامان (جس میں کئی ہزار کپڑے، لحاف، سویٹر، جرسیاں، مفلر، جرابیں مردانہ، زنانہ و بچگانہ جوڑے صابن، جوتے وغیرہ ہیں) اب تک بھیجا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ دفاعی فنڈ میں اب تک ۱۳۸۳۶۸-۱۹ روپے جمع کرائے جا چکے ہیں۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

مکتوبات شریفہ و آخری بیان

جنہیں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسارت مالٹا کے دوران تحریر فرمایا اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس آخری تحریری بیان کا اقتباس جو آپ نے جمعیۃ علماء کے آغاز قیام کے وقت بطور رہنما اصول کے دیا ــ دونوں چیزیں تبرکاً

ہدیۂ ناظرین ہیں (دک)

حکیم محمد حسن صاحب کے نام

الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین

اخ معظم .... آں مکرم اللہ وسلم۔

کل ۲ تکندریہ کے بعد آپ کا خط ساتویں جمادی الاول کو لکھا ہوا ہم کو مالٹا میں ملا۔ سب کی خیریت معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔ الحمد للہ! عزیز مسعود کے بعد تقریباً چھ ماہ میں آپ کا خط آیا بہت غنیمت معلوم ہوا۔

چند خطوط میں نے اور بعض رفقا نے اور بھی روانہ کئے ہیں۔ غالباً پہنچے ہوں گے بالجملہ ہم سب بحمد اللہ خیریت سے ہیں اسامت سے ہیں۔ آپ کو خط لکھنے کے پندرہ بیس روز بعد یہ ہوا کہ ہم لوگ مصر سے کچھ ترقی کرکے مالٹا آگئے ہیں۔ مسافرت تو کچھ بڑھ گئی۔ مگر تکلیف کچھ نہیں۔ یہاں راحت نصیب ہے الحمد للہ گو اس عرصہ میں حالات وطن سے بے خبری رہی مگر وہ دن رات کے وہ حالات معلوم ہوئے۔ جو خواب میں بھی نہ دیکھے تھے تادن جب تک نصیب۔ حرکت زمانی تو کسی وقت نہیں رکتی۔ مگر حرکت زمانی و مکانی دونوں مل کر بہت سے انکشافات جدیدہ کی موجب ہو گئیں ؎

تبدی لک الایام ما کنت جاھلا
ویاتیک بالاخبار من لم تزود !!

(ترجمہ) عنقریب زمانہ بہت سی نامعلوم باتیں تجھ پر ظاہر کرے گا اور تجھے وہ شخص خبریں دے گا۔ جسے تونے کوئی توشہ اور اجرت بھی نہیں دی۔

متعدد اسباق و دیگر مشاغل میں اسی طرح گذر رہا ہے۔ ادھر و ترجون من اللہ مالا یرجون کا مبارک سلسلہ بھی ایسا نہیں کہ جو کسی وقت منقطع ہو جائے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ گھر میں سب کو اور مکان میں بچوں کو سلام کہنا۔ فقط والسلام!

بندہ محمود عفی عنہ ۲ ۔ ۱۹

حافظ زاہد حسن صاحب امروہی کے نام

از مالٹا

ھو الرحمن الرحیم

سراپا فضل و کرم دام لطفکم ــــــــ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عنایت نامہ سرمایہ شادمانی ہوا۔ جناب کی یاد آوری کا مشکور ہوں اور اس پر متاسف ہوں کہ اس سے پہلے جو آپ نے خطوط بھیجے قسمت کی نارسائی سے ایک بھی نہیں ملا۔ یہ بات تو ضرور ہے کہ یہ دور افتادہ کسی مخلص کو ابتداءً خط لکھنے سے عمداً بھی کچھ رکتا ہے۔ مگر جس قدر ابتداء کرنے سے قاصر ہوں اس سے زائد جواب دینے میں چست ہوں۔ خطوط کا حال ایسا ہی ہے جو مل گیا مل گیا نہ ملا۔ نہ ملا! چونٹی جائے کبھی اس وقت تک نہیں پہنچی۔ ان مخلصان مرادآباد امروہہ شریف کی خدمات میں سلام عرض کردیجئے۔ جن کو یہ ناکارہ یاد رہ گیا ہوا اور جو بھول گئے ہوں سو خیر بالخصوص مدرسین امروہہ۔ اور مرادآباد سے ضرور سلام عرض کر دیجئے۔ خوب یاد آیا سنبھل جناب منشی صاحب کی خدمت میں سلام و نیاز پہنچا دیجئے اگرچہ ایک کارڈ صرف ہو۔ خدا کرے آپ سب حضرات خیریت سے ہوں۔ حقیر کے پاس کارڈ یا خط بھیجنے میں ٹکٹ لگانا فضول ہے جملہ رفقاء احسان کے طفیل سے یہ کارڈ بحمد اللہ خیریت اور راحت سے .....

آپ کی اس موٹی مرادآبادی جائے نماز نے بہت کام دیا۔ آپ کی عنایات کو یاد دلاتی رہتی ہے۔ یہ تو فرمایئے مولانا مرحوم کے صاحبزادے کس مشغلہ میں ہیں۔ کتب مدرسہ سے فارغ بھی ہو چکے؟ اللہ کرے بخوبی فارغ ہو کر اپنے مقدس بزرگوار کے پیرو ہوں۔ جملہ رفقاء آپ سب حضرات کو سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ آپ کے کارڈ پر تاریخ نہ تھی مگر ہم کو اخیر محرم میں ملا۔ یہ عریضہ ۲۹ محرم کو روانہ کرتا ہوں۔ جناب سید صاحب خط لکھیں تو بالاجمال سب جگہ کی خیریت لکھ دیں۔ مناسب ہے۔ سنبھل بھجوادوں نگینہ وغیرہ۔ والسلام علیکم ــــ مالٹا

سینٹ کلیمنٹ بیرکس ۲۹ محرم ۱۳۳۷ھ

۱۹۱۹ء محمود حسن

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا آخری تحریری بیان

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

حضرات علماء کرام۔ حضار جلسہ! میں اولاً جمعیۃ کی تمام کارروائیوں کے باحسن اسلوب انجام پانے پر خدائے قادر و توانا کا شکر ادا کرتا ہوں اور شادباد پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ میں ناقابل انکار عذر کی وجہ سے آپ کے جلسوں کی شرکت ..... سے بظاہر محروم رہا۔ لیکن آپ یقین کیجئے کہ میرا دل آپ کے بیچ سے بہت کم غائب ہوا ہے اور مجھے یہ معلوم ہو کر نہایت مسرت ہوئی کہ جسم قوم کی روح یعنی جماعت علماء نے بعض ان شعب سیاسیہ میں پھر ایک مرتبہ اپنی زندگی کا ثبوت پیش کیا ہے جو وہ بالکل مردہ سمجھی جاتی تھی۔ اور جن میں اگر وہ مردہ ثابت رہتی تو اسلامی عزت و وقار کا بالکل ہی خاتمہ تھا۔ آپ رنجیدہ نہ ہوں تو میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے علم و تدین اگر اب بھی عالم اسلامی کے خوفناک مصائب ..... سے آنکھ بند رکھنے کی اجازت دیتا تو آج دنیا ہماری غیرت ایمانی اور شرافت انسانی دونوں کو بیک وقت دفن کرنے پر ماتم کناں ہوتی اور اب بھی اگر ہم تجاویز پاس کرکے اور صرف چند ساعت کی گرمی محفل کو اپنی تمام تقریروں اور خطبوں کا ماحصل سمجھ کر منتشر ہو گئے تو ہماری مثال ٹھیک اس مریض کی سی ہو گی جو اکسیر شفا کی تکرار زبان سے بار بار کرتا ہے لیکن اس کا استعمال ایک دفعہ بھی نہ کرے۔

میں اس وقت آپ سے رخصت ہوتا ہوں اور جو کچھ مجھے کہنا تھا خطبہ صدارت میں کہہ چکا ہوں۔ جو مبسوط مضمون مولوی شبیر احمد عثمانی نے آپ کی آج کے اجلاس میں سنایا ہے۔ اس کے ضمن میں اور بھی میرے مقاصد اور محسوسات نہایت خوبی سے ادا ہو گئے ہیں۔ اور حضرات علمائے متدینین نے بحث و تمحیص کے بعد جو امور طے کئے ہیں۔ ان سے یہ بندہ ضعیف عملاً علیحدہ نہیں ہے۔ اس لئے اب مجھ کو اس سے زائد کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم سب مل کر متوکلاً علی اللہ ان طے شدہ تجاویز پر عمل کرانا شروع کر دیں۔ جن سے ہمارے ایمان، ہمارے کعبہ۔ ہماری خلافت۔ ہماری عزت و آبرو اور ہمارے مقامات مقدسہ اور ہمارے وطنی اور قومی حقوق کا تحفظ ہو سکتا ہے۔ اگر اس وقت بھی ہم نے غفلت اور تن آسانی اختیار کی تو شاید عاقبت حاصل کرنے کا یہ آخری موقعہ ہوگا جس کو جان بوجھ کر ہم ہاتھ سے کھو دیں گے جو صراط مستقیم آپ نے معلوم کر لیا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں سیدھے چلے جایئے۔ اور یمین و یسار کی طرف مطلق التفات نہ کیجئے۔ ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبیل فتفرق بکم عن سبیلہ۔ (میرے اس سیدھے راستے کی اتباع کرو اور راستے سے نہ ہٹو۔ تاکہ تم سیدھی راہ سے نہ بھٹک جاؤ)

جو لوگ اس وقت آپ سے علیحدہ ہیں ان کو بھی حکمت اور موعظت حسنہ سے اپنی جماعت کے اندر جذب کیجئے۔ اگر اس میں مجادلہ کی نوبت آئے تو بالتی ھی احسن ہونا چاہیئے

اب آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہٗ ہم کو اور آپ کو نیکی اور سچائی اور ہمارے دلوں کو رہنما کرنے کے بعد کج نہ کرے اور ہماری وجہ سے ہمارے مذہب پر دوسروں کو تضحیک کا موقعہ نہ دے۔ اور ہم کو ہر ایک آسان اور کٹھن منزل پر صبر و استقلال کے ساتھ ثابت قدم رکھے اور اس وقت کے حالات سے بہتر حالات میں پھر ہم کو جمع کرے۔ آمین یا رب العالمین!

جمعیۃ علماء اسلام نوابشاہ

ایک گانسٹھ سامان برائے مہاجرین کشمیر مالیتی تقریباً ایک ہزار روپیہ مختلف اشیاء بتشکیل اراکین جمعیۃ علماء اسلام نوابشاہ کے تعاون سے جمع کرکے بذریعہ مرکزی دفتر لاہور کو روانہ کر دیا ہے۔ دوسری گانسٹھ کی تیاری جاری ہے

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ)

احوال و وقائع

احمد حسین کمال

جدید نشریاتی پالیسی

متحدہ اسلامی محاذ اور جمعیتہ علماء اسلام کے قائدین نے ۱۳ نومبر کو صدر مملکت سے راولپنڈی میں ملاقات کی تو نشریات کے مسئلہ پر بھی شدت سے ان کی توجہ مبذول کرائی۔ کہ اب اس ادارے کو انگریزی دور کے اثرات سے قطعی پاک کر دیا جانا چاہیئے اور اس کے پروگراموں میں دینی و ملی تقاضوں کو ہی اولیت دی جانی چاہیئے۔

اسے حسن اتفاق کہیئے کہ ملاقات کے دوسرے دن ہی نشریات سے متعلق حکومت کی نئی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا جس میں انگریزی کا بوجھ کافی اتار دیا گیا ہے اور چند ایک تعمیری تبدیلیوں کا اعلان ہوا ہے۔ نئی پالیسی کے اختیار کرنے پر حکومت قابل تبریک ہے۔ تاہم اتنا ہی کافی نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک ریڈیائی نشریات میں مندرجہ ذیل باتوں کو ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

(۱) زیادہ سے زیادہ زور اسلام کی دعوت و تبلیغ پر دیا جانا چاہیئے۔ اس انداز سے کہ عوام میں اسلام کے ساتھ وابستگی قولاً و فعلاً روز بروز بڑھتی چلی جائے۔ اس کے لئے روزانہ متعدد اور مختلف پروگرام وضع کئے جا سکتے ہیں۔ ایسے اہل قلم جو اسلام اور پاکستان کے مسائل پر خالص دینی نقطۂ نظر لکھنے والے ہیں ان کی نگارشات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ علماء کرام سے گاہے بگاہے انٹرویو لے کر نشر کئے جا سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ

(۲) تاریخ اسلام بالخصوص سیرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام و سوانح حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا باقاعدہ و مستقل پروگرام جاری کرنا چاہیئے۔

(۳) عرب و ایشیا کے مسلم ممالک کے عوام کے ساتھ ان کی زبانوں میں مستقل نشریات کے ذریعہ گہرے روابط قائم کرنے کا پروگرام بھی عمل میں لایا جانا چاہیئے۔ اپنے حالات سے ان کو باقاعدہ خبردار کیا جاتا رہے اور ان سے نشریات پر ہی روابط قائم کرنے کے ذرائع عمل میں لائے جائیں۔

(۴) نشریات کے اس ادارے کو فحشیات سے قطعی پاک کر دیا جائے۔ فلمی کہانیاں، گانے یا اس قسم کی غیر شریفانہ موسیقی کی مجالس وغیرہ کو بالکل بند کر دینا چاہیئے۔ ڈرامے و افسانے وغیرہ صرف قومی و اخلاقی بنیادیں لئے ہوئے ہوں اور ان کے پلاٹ و کردار اخلاقی صداقت اور قومی و ملی تعمیر کے جذبہ پر مبنی ہوں۔

(۵) لگے بندھے افراد کے بجائے ملک کے ہر حلقے و طبقے سے بلند پایہ و پاکیزہ فکر و نظر رکھنے والے اشخاص کو ریڈیو کے ذریعہ عوام سے ارشاد و خطاب کے مواقع مہیا کئے جائیں۔

ان لائنوں پر اگر نشریات کے پروگرام وضع کئے جائیں۔ اور سرگرمی سے ان پر عمل کیا جائے تو انشاء اللہ جلد ہی ملک میں ایک عظیم ذہنی، فکری، دینی، اخلاقی و ملی انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔ اور دنیا ایک ایسی قوم کے وجود سے آشنا ہو سکتی ہے جس کے ہاتھ میں مستقبل کی دنیا کی قیادت و امامت ہوگی

سبق پھر پڑھ صداقت کا شجاعت کا صداقت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

قومی اسمبلی میں صدر کی تقریر

قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس کے افتتاح پر محترم صدر مملکت نے جو تقریر کی ہے۔ اس پر ملک کے تمام طبقوں نے اظہار اطمینان کیا ہے۔ حتیٰ کہ مخالفین تک کو اسے مدبرانہ کہنا پڑا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ صدر کی اس تقریر سے وہ تمام گوشے واضح ہو جاتے ہیں جو حالیہ ہنگامہ خیز دنوں سے تعلق رکھنے والے ہیں بھارت کے جارحانہ اقدامات کے اصل محرکات، کشمیر کا مسئلہ، اقوام عالم کا کردار، دوستوں کا طرز عمل، دشمنوں کی کارستانیاں، پاکستانی افواج کی حوصلہ مندی، عوام کی ہمت و استقامت، قومی اتحاد کے روح پرور مناظر، حکومت کی اختیار کردہ پالیسی، آئندہ کے منصوبے و اقدامات وغیرہ وغیرہ سب ہی باتوں سے متعلق صدر کی تقریر میں اشارات موجود ہیں۔ اس تقریر سے وہ تمام غلط فہمیاں بھی رفع ہو سکتی ہیں۔ جنہیں بعض شرارت پسند، فائر بندی کے بعد کے حالات میں پھیلانے کا جتن کر سکتے ہیں۔

تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کے پیش نظر وہ جملہ امور ہیں جو موجودہ حالات جنگ بندی سے براہ راست یا بالواسطہ تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے بارے میں مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

بہرحال پاکستان کے مستقبل کی پالیسی اب بالکل واضح ہے اور وہ ہے پاکستان کے تحفظ کے لئے ہمہ وقت تیار و مستعد رہنا۔ اور یہ تیاری و مستعدی اسلام کو زیادہ سے زیادہ اپنانے پر منحصر ہے۔ حالات کا قطعی تقاضا ہے کہ اسلام کو اپنا کر پیشقدمی جاری رکھی جائے۔

چین اور اقوام متحدہ

جنرل اسمبلی میں عوامی چین کو نمائندگی دینے کے سوال پر رائے شماری ہوئی، اگرچہ موافقت و مخالفت میں مساوی ووٹ پڑے۔ لیکن اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق ووٹوں کی مطلوبہ اکثریت نہ حاصل ہونے کی وجہ سے یہ قرارداد مسترد ہو گئی۔

اس استرداد کے باوجود مساوی ووٹ ملنے سے یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ دنیا کی رائے عامہ اب قطعی چین کے حق میں جا رہی ہے۔ مخالفانہ ووٹ یقیناً امریکی دباؤ و اثر کے تحت ڈالے گئے، نیز یہ کہ غیر جانبدار رہنے والے ممالک نے بھی امریکہ کے پاس خاطر سے ایسا کیا۔ ورنہ اس وقت کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں کی رائے عامہ چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کے حق میں نہ ہو۔ اس لئے کہ دنیا میں پائیدار امن کا بہت کچھ انحصار چین پر ہے۔ امریکہ کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی پندرہ سالہ کوششیں اس ضمن میں رائیگاں چلی گئیں کہ چین کا عوامی انقلاب ناکام ہو جائے اور دنیا چین کو نظر انداز کر دے۔ عوامی چین پر اب اقوام متحدہ کے دروازے بند کئے رکھنے کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ عالمی امن کو خطرات میں ڈالے رکھا جائے اور ایسے مسائل پیدا کئے جاتے رہیں جس سے علاقائی تعلقات میں پیچیدگیاں بڑھتی رہیں۔ چین کے بارے میں یہ نارو ارویہ اقوام متحدہ کے خاتمہ کا موجب بن جائے گا۔ اور امریکہ کو بھی اس کی وجہ سے اور زیادہ و سخت زک اٹھانی پڑے گی۔

عالم اسلام کے حالات پر ایک نظر

پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملے کے دوران ہی عرب ممالک کے خلاف اسرائیل کی سرگرمیاں بڑھ گئی تھیں۔ اس موقعہ پر عرب ممالک بالخصوص مصر کے لئے ضروری ہو گیا تھا کہ وہ اسرائیل کی معاندانہ کارروائیوں پر گہری نظر رکھے۔ اس لئے کہ یہ یقینی بات تھی کہ اگر مصر و عرب ممالک ہمارا پاکستان کی مدد کے لئے آگے بڑھ آتے تو پشت پر سے اسرائیل حملہ آور ہو جاتا۔ بھارت کی ذلت آمیز ناکامی نے اگرچہ یہ نوبت نہ آنے دی۔ تاہم اسرائیل کی معاندانہ حرکات بڑھ گئی ہیں۔ اور شام، لبنان و اردن کو براہ راست اس کی شرارتوں کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

ترکی کے لئے قبرص کے مسئلہ کی خطرناکیاں ابھی تک محدود ہیں۔ وہاں انتخابات میں جسٹس پارٹی کی کامیابی کے بعد نئی حکومت کی تشکیل ہو گئی ہے۔ اور نئی حکومت کو جن نئے حالات سے سابقہ ہے۔ اس میں قبرص کا معاملہ سرفہرست ہے۔

ایران کے حالات اگرچہ معمول پر ہیں۔ تاہم شاہ پر حال ہی میں جو دو ایک بار قاتلانہ حملے کی ناکام کوششیں ہوئی ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ سازشی عناصر ایران میں برسرپیکار ہیں اور بیرونی طاقتیں انہیں استعمال کر سکتی ہیں۔

افغانستان میں نئے سیاسی ارتقاء کا جو دور شروع ہوا ہے اس کی کامیابی کی امیدیں بڑھ گئی ہیں۔

ایشیا کے موجودہ حالات نے مسلم ممالک کو اب ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہونے کا موقعہ دے دیا ہے۔ حالات کے نئے تقاضے ایک مضبوط اتحاد کی ضرورت واضح کر رہے ہیں۔ دیکھئے کب یہ امید پوری ہوتی ہے۔

رہوڈیشیا

بالآخر وہی ہوا، جس کا اندیشہ تھا یعنی رہوڈیشیا کی سفید فام اقلیت نے یک طرفہ آزادی کا اعلان کر دیا۔ اگرچہ اس آزادی کے اعلان کی بظاہر برطانیہ مخالفت کر رہا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کی در پردہ منظوری کے بغیر رہوڈیشیا کے یورپی و برطانوی سفید فام ہرگز ایسا نہ کرتے اور اگر برطانیہ مخلص ہوتا تو معمولی سی کارروائی کے ذریعہ ان کے اس اقدام کو معطل بنا سکتا تھا۔ اس سے کہ بالادستی اس کو حاصل تھی۔ رہوڈیشیا کی یہ سینہ زوری بہرحال برطانیہ کے برتے پر ہی ہے۔ اقوام متحدہ و سلامتی کونسل نے جو کارروائی کی ہے وہ محض رسمی ہے اس کا کوئی نتیجہ بظاہر نکلتا نظر نہیں آتا۔

رہوڈیشیا میں سفید فاموں کے اس رویہ سے افریقہ کے حالات دگرگوں ہو سکتے ہیں اور ایک نئی و طویل کشمکش کے جاری ہونے کا خدشہ ہے۔ افریقی اقوام آزادی کی راہ پر گامزن ہو چکی تھیں اور ان کے انسانی حقوق کو اب ہرگز پامال نہیں کیا جا سکتا۔ سفید فام اقوام کا جبر و تشدد حالات کو بگاڑ تو سکتا ہے۔ لیکن انجام کار ان کے حق میں مہلک ہی ثابت ہوگا۔

قومی اسمبلی میں حزب مخالف کے ایک رکن کی تقریر امریکہ سے حسن ظن کا اظہار

قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں بھارت کے جارحانہ حملے سے پیدا شدہ صورت حال پر تفصیلی بحث ہوئی ہے۔ صدر مملکت کے خطاب اور مسٹر غلام فاروق و مسٹر بھٹو کی تقریروں کے بعد ہر رکن نے اس معاملہ پر اپنی رائے و جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلہ میں حلقہ کراچی کے ایک رکن۔ مسٹر حسن اے شیخ نے جو صدارتی الیکشن میں مس فاطمہ جناح کے پولنگ ایجنٹ بھی تھے نیز کونسل لیگ سے وابستہ اور حزب اختلاف کے معزز ممبر بھی ہیں جو تقریر کی ہے اس کا ایک اقتباس اخبار مشرق ۱۹ نومبر سے یہاں نقل کیا جاتا ہے:۔

"ہمیں امریکہ سے اپنے تعلقات بہتر بنانا چاہئیں امریکہ نے ہمیں اقتصادی امداد دی ہے جس کے لئے ہم اس کے ممنون ہیں۔ امریکہ سے دوستی مفید رہے گی اور ہماری خارجہ پالیسی کا ایک مقصد امریکہ سے دوستی رکھنا بھی ہونا چاہیئے"

یہ بات کہ امریکہ کی دوستی و اعتماد نے ہمیں شدید نقصان پہنچایا ہے اور پاکستان پر بھارت کے حملہ آور ہونے میں امریکہ کی حوصلہ افزائیوں کا بالواسطہ زبردست ہاتھ تھا۔ اس قدر اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ پاکستان کا ہر عامی سے عامی فرد بھی اسے سمجھ چکا اور جان چکا ہے۔ لیکن کونسل لیگ حزب اختلاف اور سادر ملت سے قریبی وابستہ ایک رکن اسمبلی موجودہ ہنگامی اور پُر خطر حالات میں اتنے بڑے اور ہلاکت خیز و تلخ ترین تجربے کے بعد بھی بے دھڑک امریکہ سے دوستی بڑھانے اور اس کے مفید ہونے کی حمایت میں تقریر کرتا ہے۔ کچھ کم تعجب خیز و حیران کن بات نہیں ہے۔

اس ملک کے لئے اس سے بدتر اور غلط تر کوئی مشورہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی خارجہ پالیسی کا ایک مقصد "امریکہ سے دوستی" کو کلی بنا کر رکھے۔ حالانکہ آج کے حالات کا تقاضا تو یہ ہے کہ امریکہ پر ہر حلقے ہر جماعت ہر فرد کی طرف سے یہ بات [illegible] کر دی جائے کہ امریکہ نے پاکستان کے ساتھ دوستی کے معاملہ میں سخت بے وفائی کی ہے۔ اس کی دوستی نے پاکستان کو ایک ایسے خطرے میں ڈال دیا تھا جس سے اس کا بچ نکلنا صرف نصرت الٰہی کا معجزہ ہی تھا۔ لیکن افسوس و حیرانی ہے کہ ملک کی چند جماعتوں نے اس بارے میں قطعی خاموشی اختیار کر رکھی ہے اور اب ان جماعتوں سے قریب کے ایک فرد نے اسمبلی میں علانیہ امریکہ دوستی کے رجحان کو ظاہر کر دیا ہے۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ بات محض امریکہ کے ساتھ خوش اعتمادی کی بنا پر ظہور میں آئی ہے یا اس کے پس پردہ کچھ اور محرکات ہیں۔ تاہم یہ بات حقائق کے بھی خلاف ہے اور رائے عامہ کے بھی شدید مخالف ہے۔

ہماری خارجہ پالیسی اب ہرگز امریکہ دوستی کی پابند نہیں ہونا چاہیئے۔ ہماری خارجہ پالیسی کا مقصد پاکستان کا دفاع و تحفظ اور مسلم ممالک سے پائدار تعلقات ہونا چاہیئے۔

ہماری خارجہ پالیسی میں انڈونیشیا سے چین تک کے عنصر کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیئے۔ جس نے بھارتی حملہ کے وقت ہماری علانیہ حمایت کی بھارت کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا۔

امریکہ کی سترہ سالہ دوستی نے ہمیں سترہ دن تک ایک ایسے دشمن کی زد میں رکھ دیا تھا کہ اگر وہ خدانخواستہ کامیاب ہو جاتا تو آج خاک بدہن پاکستان کا وجود ہی باقی نہ رہتا۔

اب یہ دوستی عام تعلقات سے آگے ہرگز نہیں بڑھائی جانی چاہیئے۔ اور ہمارے لئے امریکہ، برطانیہ و روس ایک ہی سطح کے ملک رہ گئے ہیں۔ بلکہ ایک گونہ امریکہ کے بارے میں رعایت بھی برتی جا سکتی ہے کہ اس سے ہمارا کوئی فوجی و اقتصادی معاہدہ نہیں تھا بلکہ امریکی بلاک میں ہونے کی وجہ سے ہم اس کے لئے مخالف صف کا ملک تھے۔ لیکن اس کے باوجود اس نے غیر جانبدارانہ روش اختیار کی۔ اور کراچی کے روسی سفارتخانہ نے باقاعدہ ایک ہینڈ آؤٹ کے ذریعہ مسئلہ کشمیر پر اپنی غیر جانبداری کا اعلان بھی کیا۔ بہرحال ان تمام ممالک سے تعلقات کی بنیادیں محدود اور رسمی ہونا چاہئیں اور ہمارا سچا دوست وہی ملک قرار پا سکتا ہے جو ہمارے موقف کی صداقت کو تسلیم کرتا ہو۔ مسٹر حسن اے شیخ کی اس تقریر سے حزب اختلاف کے بعض حلقوں کے متعلق عوام میں اضطراب انگیز تاثر پیدا ہو گا۔

ملک کے عوام یہ چاہیں گے کہ یہ حضرات امریکہ دوستی کے اپنے نظریات پر نظر ثانی کریں۔ اور معاملا[ت] کو صدارتی الیکشن کے زمانہ کے نقطہ نگاہ سے نہ دیکھیں جبکہ امریکہ کی موافقت شاید ان کے لئے کارآمد ہو سکتی تھی۔ آج ملک کی رائے [عامہ] اس چیز کو کسی درجہ میں بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے

اہم اور چیدہ خبریں

بھارت نے راجستھان میں فوجیں جمع کرنا شروع کر دیں

پاکستان نے سلامتی کونسل کو اطلاع دی ہے کہ بھارت راجستھان کے مفتوحہ علاقہ میں گھس آیا ہے اور اس کی فوجیں وسیع پیمانے پر نقل و حرکت کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ اس علاقہ میں بھارتی فوجوں کو تیزی سے کمک بھیجی جا رہی ہے اور صورت حال خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی ہے۔

جنوبی عرب میں ہندو حکومت قائم کرنیکی کوشش

راولپنڈی۔ عدن کے سابق ہندو وزیر آبپاشی مسٹر وی کے جوشی نے مدراس کے اخبار انڈین ایکسپریس میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ جنوبی عرب میں بھارت سے آکر بسنے والے ہندو یہاں ایک "چھوٹا سا بھارت" قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اپنے مضمون میں مسٹر جوشی نے شکایت کی ہے کہ جنوبی عرب فیڈریشن میں سیاسی اختیارات عربوں کو منتقل کئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ میں نے برطانیہ کو یہ تجویز پیش کی تھی کہ سلاطین اور شیوخ کو حکومت دینے کی بجائے یہاں "جمہوریت" قائم کی جائے اور اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ حکومت جنوبی ہند کے ہندوؤں کو سونپ دی جائے۔

ویت نام میں امریکی فوج

سائیگون۔ اتوار۔ ویت نام میں امریکی فوجوں کی تعداد میں مزید اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اب امریکی فوجوں کی تعداد ایک لاکھ ۶۵ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں بری فوج کے ایک لاکھ جوان شامل ہیں۔

چینی فضائی حدود کی خلاف ورزی

ہانگ کانگ۔ چین نے بھارت پر الزام عائد کیا ہے کہ اس کے ایک طیارہ نے چین سکم سرحد پر چین کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی ہے۔ چین نے کہا ہے کہ بھارتی فوجی طیارہ نے ۱۸ نومبر کو دونگ کی چیک پوسٹ کے اوپر پرواز کی۔

ترکی نے رہوڈیشیا سے سفارتی تعلقات توڑ لئے

انقرہ۔ اتوار۔ ترکی نے سالسبری میں اپنا قونصل خانہ بند کر دیا ہے۔ یہ اقدام مسٹر ایان سمتھ کی طرف سے رہوڈیشیا کے یک طرفہ اعلان آزادی کے بعد کیا گیا ہے۔

عرب سربراہوں کا اجلاس

قاہرہ۔ اتوار۔ عرب لیگ کے حلقوں کی اطلاع کے مطابق اس بات کا امکان ہے کہ جنوری میں عرب سربراہوں کا ایک اجلاس قاہرہ میں منعقد ہو گا۔

آسام سے مسلمانوں کو بیدخل کرنے کی نئی سازش

سلہٹ۔ ۲۱۔ نومبر۔ کاچھار ضلع آسام سے آمدہ اطلاعات کے مطابق بھارتی حکام علاقے کے ممتاز مسلمانوں کی فہرستیں تیار کر رہے ہیں تاکہ انہیں غداری کے الزام میں جیلوں میں ٹھونسا جا سکے یا پھر اس الزام میں سرحد پار پاکستان میں دھکیل دیا جائے مسلمانوں کی بیدخلی کی مہم بھی تیزی سے جاری ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

۴ نومبر۔ جامع مسجد گلی لانگریاں والی میں جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے رضاکاروں کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا حشمت علی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جماعت سے متعلق امور پر غور و فکر کیا گیا۔ نیز ملکی و ملی معاملات پر بھی غور ہوا۔ اجلاس سے حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب نے بھی خطاب کیا (محمد اکرم نائب ناظم)

اظہار تعزیت

حضرت مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مکی کی وفات حسرت آیات پر متعدد حضرات و اداروں نے اظہار تعزیت کیا ہے اور حضرت مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے دعا کی ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

احمد حسین کمال

(قسط نمبر ۲)

چند قابل توجہ امور

اب تک جو واقعات رونما ہوئے ہیں ان سے مندرجہ ذیل باتیں واضح ہو کر سامنے آجاتی ہیں :-

(۱) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتداءً اسلام اور مسلمانوں کے شدید مخالف رہے، اور حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ و حضرت ابوعبیدہؓ جیسے کبار صحابہ کے ایمان لے آنے کے بہت بعد مسلمان ہوئے۔ لیکن جیسے ہی مسلمان ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ہی انہیں ذمہ دارانہ عہدے و کام سونپنا شروع کر دئے۔

(۲) ان کی سرکردگی میں بلا لحاظ اس کے کہ ان سے سابق اور بڑے صحابہ موجود ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں امیر بنا کر جہاد و سرایا پر روانہ فرمایا۔

(۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عمان کی گورنری سپرد فرمائی۔ تو جب تک حضور دنیا میں تشریف فرما رہے۔ انہیں ان کے اس منصب پر فائز رکھا۔

ان تینوں باتوں سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ سیاسی و انتظامی امور میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصولی طریق کار کیا تھا اور اس طریق کار کی روشنی میں ہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کئے گئے اعتراضات کو بھی دیکھ لیجیے کہ کوئی وزن ان میں باقی رہ جاتا ہے۔

حضرت عمرو بن العاص عہد ابوبکرؓ میں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد سارے عرب میں ارتداد کا خوفناک فتنہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ جس کا بروقت اور سختی سے انسداد نہ کر دیا جاتا تو اندیشہ تھا کہ اسلام کی تمام عمارت بیٹھ کر رہ جاتی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صدیقانہ فراست و شجاعت و ہمت سے اس فتنہ کا منہ پھیر دیا۔ اور اس سلسلے میں خصوصی طور پر حضرت عمرو بن العاصؓ کو عمان سے طلب فرما کر اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے متعین کیا۔

مرتدین بنو قضاعہ کی سرکوبی

آپ آئے تو حضرت ابوبکرؓ نے آپ کو بنو قضاعہ کی گوشمالی کے لئے روانہ کیا۔ اور آپ نے جاتے ہی بنو قضاعہ کو شکست فاش دی۔ ان سے زکوٰۃ وصول کی اور انہیں دوبارہ مشرف بہ اسلام کیا۔

منکرین زکوٰۃ کی سرزنش کے بعد آپ پھر عمان واپس چلے گئے

معرکۂ شام

لیکن جب شام پر لشکر کشی کی ضرورت محسوس ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ نے آپ کو پھر بلا بھیجا آپ آگئے۔ شام جانے والی فوج کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا اور فلسطین پر حملہ کرنے والے حصے کا امیر آپ کو مقرر کیا گیا۔ آپ اپنے دستہ کے ساتھ ایلیا رکے راستے فلسطین روانہ ہوئے (ابن خلدون ۲/ ۱۹۲)

شام کی اس مہم میں والی شام قیصر نے مقابلہ پر اپنی طرف سے فوج کے چار حصے کر کے اسلامی فوج کے ہر حصہ کا جواب دینے کے لئے روانہ کئے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ کے مقابلہ میں قیصر نے نوے ہزار کا لشکر اپنے بھائی تذارق کی قیادت میں بھیجا۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے لشکر کی تعداد صرف نو ہزار تھی (ابن خلدون)

پہلے دن کے قتال میں ہی آپ نے رومی لشکر کے متعدد سردار و قیصر کے بھائی تذارق وغیرہ کو واصل بہ جہنم کر دیا۔

اس شکست فاش کے بعد رومیوں نے دوسرے دن سخت انتقامی حملہ کی ٹھانی۔ لیکن شکست فاش کھائی۔ اور آپ فلسطین میں داخل ہو کر نواح فلسطین کی تسخیر میں مصروف ہو گئے۔

اجنادین کی جنگ اوّل

رومیوں نے اجنادین کے مقام پر ایک بڑا لشکر اتار دیا۔ اس کے مقابلہ کے لئے حضرت ابوعبیدہ نے اسلامی فوج کے چاروں حصوں کو یکجا ہو جانے کی دعوت دی۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عاصؓ بھی وہاں پہنچ گئے اور ایک زبردست مقابلہ کے بعد رومیوں کو ذلت آمیز شکست کھانی پڑی اور وہ بدحواس ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے (مستدرک ۳/ ۱۸۲)

اختتام جنگ کے بعد حضرت عمرو بن عاصؓ فلسطین چلے آئے۔ کچھ دنوں بعد پتہ چلا کہ ہرقل تین لاکھ کا جرار لشکر مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے بھیج رہا ہے۔ آپ نے حضرت ابوعبیدہؓ کو لکھا کہ "اس وقت رومیوں سے الگ الگ مقابلہ ٹھیک نہیں ہم سب جمع ہو کر مقابلہ کریں اور یرموک کو میدان بنائیں"۔

(طبری ۴/ ۳۱۔ ابن اثیر ۲/ ۱۲۸ وغیرہ)

حضرت ابوبکرؓ نے بھی یہ ہی مشورہ مدینہ سے تحریر فرمایا

معرکۂ یرموک

چنانچہ اردن کے نواح میں دریائے یرموک کے کنارے کے بڑے وسیع میدان میں مسلمانوں نے اپنی فوجوں کے خیمے گاڑ دیئے اور چند روز بعد رومیوں کا تین لاکھ کا جم غفیر آن دھمکا۔ مسلمانوں کی کل تعداد صرف ۳۵ ہزار تھی۔ طرفین میں ایک عرصہ تک مقابلہ جاری رہا۔ کئی دن کے اتار چڑھاؤ کے بعد بالآخر رومیوں کو سخت ہزیمت اٹھانی پڑی۔ ان کے ایک لاکھ بیس ہزار فوجی قتل ہوئے اور دشمن کا بہت بڑا زور ٹوٹ گیا۔

معرکۂ یرموک کے دوران ہی حضرت ابوبکرؓ نے وفات پائی (ابن خلدون) اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سریر آرائے خلافت راشدہ ہوئے۔

فتح دمشق

یرموک کے بعد مسلمانوں نے رومیوں سے دمشق بھی لے لیا۔

فتح اردن

رومی اردن میں جمع ہوئے۔ حضرت عمرو بن عاصؓ ان کے مقابلہ کے لئے وہاں پہنچے۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے آپ کی معاونت کے لئے یزیدؓ و معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کو بھی بھیج دیا۔ ایک سخت معرکہ کے بعد رومی اردن سے بھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ (فتوح البلدان ۱/ ۱۲۹)

جنگ فحل

اردن اور دمشق میں رومی بری طرح شکست کھا چکے تھے۔ اب انہوں نے مقام "فحل" پر جمع ہونا شروع کیا۔ آپ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا انہوں نے حضرت شرجیلؓ اور حضرت خالدؓ کی قیادت میں ۲۴ ہزار فوج اور بھیجدی۔ ۸۰ ہزار رومیوں نے عقب سے اچانک حملہ کر دیا۔ ایک دن اور رات سخت کشت و خون ہوا، اور رومی بری طرح مارے گئے۔ اور فرار ہوئے حتیٰ کہ اس حملہ میں "فحل" سے لے کر "بیسان" اور "طبریہ" تک فتح ہو گئے۔ (طبری)

اجنادین کی دوسری جنگ

رومیوں نے موقعہ پاکر اجنادین پر ایک اور زبردست حملہ کیا۔ لیکن حضرت عمرو بن العاصؓ کی قیادت میں اسلامی فوجوں نے یہ حملہ بھی ناکام بنا دیا اور رومی بوکھلا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہ جنگ ۱۵ھ مطابق ۶۳۶ء میں ہوئی۔

اس کے بعد یافا۔ عسقلان۔ غزہ۔ رملہ۔ عکا بیروت۔ لا۔ جبیلہ اور بیت الجبرین وغیرہ مقامات بڑی آسانی سے فتح کر لئے گئے۔

فتح بیت المقدس

رومی تمام اطراف میں شکستیں اٹھا کر بیت المقدس میں جمع ہو گئے۔ آپ نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔ چار ماہ یہ محاصرہ جاری رہا۔ رومی سالار فوج اریطون ایک رات فرار ہو گیا اور اہل قلعہ و شہر نے صلح کی درخواست کی۔ نیز یہ بھی چاہا کہ اس صلح کی تکمیل خلیفۂ ثانی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود آکر کریں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ خود تشریف لے گئے۔ صلح کا معاہدہ مرتب ہوا۔ اور اس طرح بلا کشت و خون بیت المقدس اسلامی قلمرو میں شامل ہو گیا

طاعون عمواس

اسی سال مصر۔ عراق۔ شام میں سخت طاعون پھیلا۔ اس سے اسلامی لشکر بھی متاثر ہوا۔ بڑے بڑے اکابر۔ صحابہ و سالار وفات پا گئے۔ حضرت ابوعبیدہؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ علیہم اجمعین جیسے اصحاب رحلت فرما گئے آخر کار حضرت عمرو بن العاصؓ نے فوج کو وبائی علاقوں سے پہاڑی وادیوں میں منتقل کر دیا۔ حضرت عمرؓ کو جب معلوم ہوا تو آپ نے تحسین فرمائی۔ اور اطمینان کا اظہار کیا۔

(باقی)

اطلاع

ڈپٹی کمشنر ملتان نے شہر کی سیاسی و دینی جماعتوں اور اداروں کے نمائندوں کو قومی دفاعی فنڈ جمع کرنے کا اختیار دیا تھا اور گورنمنٹ مغربی پاکستان کی جاری کردہ رسید بکیں جماعتی نمائندوں کو دی تھیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا مفتی محمود صاحب شہری دفاعی کونسل میں جماعت کی نمائندگی بھی فرما رہے تھے اس لئے ڈپٹی کمشنر صاحب نے حضرت مفتی صاحب کو رسید بک جاری کر دی اس رسید بک پر جمع شدہ نقد رقم ۵/ ۲۳۰۵ روپے یونائیٹڈ بنک میں جمع کرا دی گئی ہے۔ (محمد یعقوب)

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

ٹنڈو آدم میں عظیم الشان جہاد کانفرنس

امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا عبید اللہ صاحب درخواستی کا خطاب

۷ نومبر ۱۹۶۵ء کو ٹنڈو آدم میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقدہ جہاد کانفرنس کے عظیم اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی امیر جمعیۃ علماء اسلام نے کہا کہ :-

پاکستان جو کہ اللہ کی امانت ہے اور اسلام جو اللہ کا سچا دین ہے۔ ان دونوں کو مسلمان کے ایک ایک قطرۂ خون کی اشد ضرورت ہے۔ جسے انشاء اللہ نچھاور کرنے کے لئے ہر پاکستانی تیار ہے۔ اور اس کی تھوڑی سی جھلک دنیا والے خصوصاً بھارت کے بزدل لیڈرے دیکھ چکے ہیں۔

حضرت امیر نے اقوام متحدہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں ۱۸ سال میں اس کا کوئی کارنامہ ایسا نہیں ملتا جو پاکستان کی ہمدردی و موافقت میں ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ و امریکہ وغیرہ تو پاکستان اور مسلمان کا وجود ختم کر دینا چاہتے ہیں (جمعیۃ علماء اسلام) نے ہمیشہ امریکہ و برطانیہ کو اپنا دوست سمجھنے کی غلطی پر ٹوکا ہے۔ ہمیں اب چاہیئے کہ اپنا رشتہ سب سے توڑ کر صرف خدا اور خدا کے رسول کے ساتھ جوڑ لیں اور ملک سے فحاشی، بے حیائی۔ بے ایمانی۔ شراب۔ جوا۔ زنا و سینما چوری۔ رشوت کو یکسر بند کرنے کے لئے قرآن و سنت کے قانون نافذ کر دیں۔ پھر دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ بدر، احد، حنین اور فتح مکہ جیسی فتوحات سے نوازتا ہے یا نہیں۔ بفضل تعالیٰ اس کی غیبی مدد کا تماشہ آپ اس جنگ میں بھی دیکھ چکے ہیں بلکہ دشمن تک نے اعتراف کیا ہے۔

حضرت امیر صاحب نے فرمایا کہ اس وقت توبہ و استغفار کا وقت ہے۔ آؤ ہم مل کر خدا سے معافیاں مانگیں۔ اپنی سابقہ غفلتوں، نافرمانیوں اور بغاوتوں کو چھپانے کی بجائے پیش کر دیں اور آئندہ کے لئے گڑگڑا کر دعائیں کریں۔ پھر آپ دیکھئے کہ اللہ دشمن کے بموں کو آتش نمرود کی طرح بیکار کرتے ہیں یا نہیں حضرت مولانا نے فرمایا کہ خدا کا فضل ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام نے تمام پاکستان اور بیرون پاکستان بھی ملک و ملت کی حفاظت کے تمام شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ مخالفات پر ہر قسم کے امدادی مرکز قائم کر دیئے اور علماء نے ملک کے گوشے گوشے میں دورے کر کے عوام کو جہاد کا احساس دلا کر ان میں جذبہ پیدا کیا۔ آزاد کشمیر میں مہاجرین کی امداد کے بھی مرکز قائم کر کے ان کی پریشانیوں کو کم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور ہر جگہ جمعیۃ کی شاخیں دفاعی فنڈ اور مہاجرین کے لئے کپڑے رضائیاں اور دیگر اشیائے ضرورت جمع کر کے بھیج رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو توفیق اور اجر دے۔ بہرحال جو شخص بھی مجاہدین کی کسی قسم کی مدد کرتا ہے۔ وہ جہاد میں شریک ہوتا ہے

حضرت امیر مرکزی جمعیۃ نے فرمایا کہ میں صدر مملکت اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ دوست اور دشمن کی پہچان کریں اور شاستری اور دیگر ہندوستان کے لیڈر اور عوام کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ دین و دنیا میں عزت حاصل کریں گے۔ خدا اور رسول راضی ہو جائے گا ورنہ ہو سکتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ خداوند کریم ان پر قحط مسلط فرما کر ان کو ہلاک کر دے۔

عزیزو! اب غفلت کو چھوڑ دو، مسجدوں کو آباد کرو۔ خدائے ذوالجلال سے رو رو کر مدد مانگو۔ عاجزی اور دعاؤں سے بڑے کٹھن مرحلے حل ہو جاتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام اسی لئے کوشش کرتی ہے کہ ملک کا قانون قرآن کے مطابق بنا کر اپنے روٹھے ہوئے خدا کو منالو، ورنہ کبھی خدا غصے میں آگیا تو پھر سخت مشکل آئے گی۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اپنی رضامندی والے طریقہ پر چلا کر پاکستان اور مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین!

(محمد عرفان قادری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم)

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ کا دورہ سندھ و کراچی

مختلف مقامات پر ترغیب جہاد و فضائل جہاد پر تقریریں

حضرت والا ۳ نومبر کو خان پور سے روانہ ہو کر یدعیدن جہاد کانفرنس میں شریک ہوئے اور تقریر فرمائی۔ اس کے بعد عازم کراچی ہوئے جمعہ کی شب کو مکی مسجد کراچی میں ترغیب جہاد اور فضائل جہاد پر تقریر فرمائی کراچی ریلوے سٹیشن کی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے موقعہ پر جہاد کی فضیلت پر روشنی ڈالی ہفتہ کی رات حیدر آباد تشریف لائے جہاں ایک عام اجتماع میں فضائل جہاد کو تفصیلاً بیان فرمایا۔ پیر کی شب حیدر آباد سے میر پور خاص پہنچے۔ صبح درس قرآن میں لوگوں کو جہاد کی ترغیب دلائی۔ اتوار کی شام کو ٹنڈو آدم تشریف لائے اور بعد نماز عشاء تقریر فرمائی اور قصبہ بیرانی تشریف لے گئے۔ مدرسہ عربیہ انوار الاسلام میں قیام فرمایا۔ نماز فجر کے بعد جامع مسجد بیرانی میں درس دیا۔ نماز ظہر کے بعد ایک عام جلسہ سے خطاب فرمایا۔ اتوار شہداد پور پہنچے اور مکہ مسجد میں جہاد پر تقریر فرمائی۔ شب کو گوٹھ مہاجرین کمال ڈیرہ تشریف لے گئے۔ بعد نماز فجر درس قرآن دیا۔ تقریباً نو بجے دن شہداد پور روانہ ہوئے اور وہاں سے دریا خان تشریف لے گئے۔ جہاں بعد نماز ظہر اور بعد نماز عشاء جہاد کی ترغیب پر تقریریں فرمائیں۔

امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی تقریر

پشاور ۱۲ نومبر۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے جامع قاسم علی میں صلوٰۃ جمعہ کے موقع پر مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا! مسلمانو! جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ آپ اخبارات و ریڈیو کے ذریعہ سے باخبر ہیں کہ ہندوستان کشمیر پر کتنا عظیم ظلم کر رہا ہے اور بڑی جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ اس لئے جہاد میں اپنی سرگرمیاں تیز رکھو۔ نوجوانوں کو میدان جنگ میں بھیجو۔ قومی دفاعی فنڈ میں چندے دو۔ مجاہدین کی مدد کرو۔ مہاجرین کشمیر کو دل کھول کر امداد دو۔ اور شریعت اسلامیہ میں امر بالمعروف نہی عن المنکر دو بنیادی چیزیں ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام ایک طرف آپ کو معروف کی طرف دعوت دیتی رہے گی اور دوسری طرف منکرات سے اجتناب کی ہدایت کرے گی۔

اللہ نے ہم کو کافروں پر فتح دی اور ہندوؤں کے منصوبوں کو تہس نہس کر دیا۔ یہ اللہ کے خصوصی کرم و عنایت سے ہوا۔ ہماری فتح اور غلبہ ہمارے لئے عبرت اور نصیحت بھی ہے۔ مسلمان اور کافر کی لڑائی میں اللہ مسلمان کا حامی اور مددگار ہے کافر کا نہیں۔ اللہ کی امداد تب ہے کہ اللہ ہم سے راضی ہو۔ اور اللہ کی رضا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں ہے۔ اور اللہ کی ناراضگی اللہ سے نافرمانی میں ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ ایک دن رات سرحد اسلام کی حفاظت کرنا ایک مہینے کے روزے اور اس کی راتوں کی عبادت سے افضل ہے۔ اگر اسی حالت میں وہ مر گیا۔ تو جو کام وہ کرتا تھا۔ مرنے کے بعد بھی اس کے لئے جاری رہیں گے اور اس کا رزق بھی جاری رہے گا۔ اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم شریف)

امیر محترم نے فرمایا کہ اسلام میں جہاد کے موقعہ پر مردوں کی طرح عورتوں نے بھی حصہ لیا ہے۔ لیکن مرد اور زن دونوں حدود شریعت میں رہیں گے۔ ہمارے ملک میں عورتیں بھی قومی دفاعی فنڈ اور مہاجرین کے لئے جو چندے، کپڑے جمع کرتی ہیں۔ یہ ایک قابل تعریف عمل ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اپوا یا کالج کی جو بیگمات اور خواتین خلاف شریعت ارتکابات کرتی ہیں۔ مثلاً ورائٹی شو، رقص و سرود، بے حیائی۔ یہ ہماری ملی حیات کے لئے موت کے اسباب ہیں۔ اس سے جذبۂ جہاد فنا ہو جائے گا اور بزدلی پیدا ہو گی۔

ہم علی الاعلان تمام مسلمانوں کو شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے یہ احکام پہنچانا چاہتے ہیں کہ خدارا اس نازک وقت میں ان تمام اعمال سے بچو۔ جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ اور نہایت عاجزی اور خشوع کے ساتھ شریعت پر عامل رہو۔ تاکہ اللہ ہم سے راضی رہے۔ جب اللہ ہم سے راضی ہو تو ہمارا دشمن ناکام اور ذلیل ہو گا۔ پاکستان حق اور انصاف پر قائم ہے۔ انشاء اللہ فتح پاکستان کی ہو گی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک ہمارا حامی اور ناصر ہو۔

جلسہ

مدرسہ عربیہ جامعہ رشیدیہ بھکر ضلع میانوالی کا دوسرا سالانہ جلسہ انشاء اللہ مورخہ ۵، ۶، ۷ ر شوال ۱۳۸۵ھ ۲۸، ۲۹، ۳۰ جنوری ۱۹۶۶ء جمعہ۔ ہفتہ، اتوار ہو رہا ہے

(حافظ ممتاز علی)

اوکاڑہ میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی آمد

۲۶ نومبر بروز جمعہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام اوکاڑہ جامعہ مدنیہ میں تشریف لا رہے ہیں آپ اجتماع جمعہ میں عوام سے خطاب فرمائیں گے اور رات کو جلسۂ عام میں تقریر کرینگے

(امیر حسین گیلانی مہتمم ادارہ جامعہ مدنیہ اوکاڑہ)

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کی سرگرمیاں

۱۲ نومبر ۱۹۶۵ء مکی مسجد لائن پار نواب شاہ اور حضوری مسجد منو آباد نواب شاہ میں علی الترتیب اراکین جمعیۃ نے حضرت مولانا فضل الرحمٰن، مولانا قائم الدین اور ناظم حکیم عمرانی صاحب کی راہنمائی میں فنڈ کی فراہمی کی مہم شروع کی۔ جس میں عوام نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ جس کے نتیجے میں اب تک دو صد روپیہ نقد ارسال ہو چکا ہے، اور سامان بھیجنے کی تیاریاں جاری ہیں۔ مکی مسجد لائن پار کے میاں غلام حسین صاحب اور ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے خصوصی سرگرمیاں دکھائیں۔ انصار برادری نے سولہ تھان گریبی تقریباً ۳۲۰ گز کپڑا مہاجرین کے لئے دیا۔ دعا ہے کہ خداوند قدوس سب معاونین کو اجر عظیم مرحمت فرمائے، اور زیادہ سے زیادہ امداد دینے کی مزید ہمت عطا فرمائے۔ (حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ (مشرقی پاکستان)

۵ نومبر کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ کی مجلس عاملہ کا اجلاس مولانا ریاست علی صاحب کی زیر صدارت دار العلوم بشونا تھ کی جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ حسب ذیل قرار دادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس ان تمام دینی مدارس کو مبارکباد دیتا ہے۔ جنہوں نے جمعیۃ کی اپیل پر اپنے اپنے یہاں جہادی تعلیم کا انتظام کیا ہے اور دیگر دینی مدارس سے پر زور گذارش کرتا ہے کہ وہ جہادی تعلیم اور تیاری کا سلسلہ جلد از جلد شروع فرمائیں۔

(۲) مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین کو مشرقی پاکستان کے دورہ کی دعوت اور ضروری انتظامات کے لئے ضلعی جمعیۃ سے سفارش کرتا ہے

(۳) طے کیا جاتا ہے کہ جلد از جلد جمعیۃ کے دستور اساسی کا بنگلہ زبان میں ترجمہ کر کے اس کی عام اشاعت کی جائے۔

(۴) نیز سفارش کرتا ہے کہ ترجمان اسلام کا بنگلہ زبان میں ترجمہ کروا کر اس کے ضروری مضامین و خبریں مشرقی پاکستان کے بنگلہ اخبارات کو اشاعت کے لئے بھیجی جایا کریں۔ (۵) مولانا عبدالرحمٰن صاحب (فنکی گنجی) کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ کے ناظم عمومی کا معاون اور ضلعی دفتر کا ناظم مقرر کیا جاتا ہے۔ (محمد اشرف علی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ)

سانحۂ ارتحال

جناب مولانا غلام حسین صاحب شادیوالے سابق مدرس مدرسہ عربیہ نڑھال و خیر المدارس ملتان و دار الہدیٰ بھکر ۱۶ نومبر بروز منگل اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ قارئین سے استدعا ہے کہ مولانا مرحوم کے ایصال ثواب و مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

مبلغ جمعیۃ ضلع میانوالی کا دورہ

مورخہ ۳ نومبر سے ۱۰ نومبر تک حافظ محمد حنیف صاحب مبلغ جمعیۃ ضلع میانوالی نے ہرنولی، پپلاں، چک نمبر ۴ D-B نزد کندیاں علوعالی۔ میانوالی اور واں بھچراں کا دورہ کیا جس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور ترجمان اسلام کی اشاعت پر زور دیا۔ نیز عوام کی توجہ کشمیر کے بے گھر افراد کی اعانت کی طرف مبذول کرائی۔ عوام نے جمعیۃ سے تعاون کا یقین دلایا۔

اعلان جلسہ

مدرسہ اسلامیہ مفتاح العلوم ملہووالی (ضلع کیمبل پور براستہ جنڈ ریلوے اسٹیشن) کا جلسہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو یعنی ۲، ۳، ۴ شعبان کو ہوگا۔

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن شکر گڑھ

قطب زماں حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں یہ مدرسہ درس و تدریس کا کام کر رہا ہے۔ قرآن کریم حفظ و ناظرہ کے علاوہ ابتدائی دینیات کا بھی انتظام ہے۔ مدرسہ کی مستقل آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسلام کے ہمدرد اور دینی تعلیم کے خیرخواہ حضرات رضائے الٰہی کی خاطر امداد فرماتے ہیں۔ جس سے مدرسہ کے اخراجات پورے ہوتے ہیں۔ صدقات، زکوٰۃ اور عطیہ سے مدرسہ کی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں نیشنل بینک آف پاکستان شاخ شکر گڑھ میں مدرسہ کے اکاؤنٹ میں جمع کرائیں اور ناظم مدرسہ کو بھی اطلاع دیں۔

(مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن چوک بخاری شکر گڑھ۔ ضلع سیالکوٹ)

ملتان میں ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ

بخاری اکیڈمی کچہری روڈ ملتان پر ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ ہر ہفتہ دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ ملتان کے ہر بک اسٹال سے بھی ترجمان اسلام طلب کریں۔

محمد یعقوب شیخ۔ ملتان

ضرورت قاری

ایک قاری و حافظ کی ضرورت ہے جو بچوں کو قرآن مجید تجوید کے ساتھ پڑھا سکیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر ملیں

(قاری نذیر احمد خطیب مسجد گنٹی بازار لاہور)

সাপ্তাহিক তরজুমানে ইসলাম লাহোর

PHONE No. 67715

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

LAHORE

REGD. L. No. 7132

Price 12 Paisa

جلد ۸ | جمعہ ۔ ۲۶ر نومبر ۱۹۶۵ء مطابق ۲ر شعبان المعظم ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۴۷

مزید فراہم شدہ رقوم

۔جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ بلوچستان مقامی طور پر جمع کئے	۱۸۶ ــ ۰	اطلاع
۔چک نمبر ۷ ایم ایل ضلع میانوالی بذریعہ مولانا عبدالرحمان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام	۵۰۰ ــ ۰	"
۔جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم	۴۱ ــ ۰	"
	۵۰ ــ ۰	"
۔جمعیۃ علماء اسلام کینجھر ضلع مظفر گڑھ و اہالیان کینجھر۔ معرفت صدر مقامی جمعیۃ علماء اسلام دفاعی فنڈ میں جمع کرایا	۱۵۰۰ ــ ۰	"
	۷۵ ــ ۰	"
۔جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ بلوچستان دفاعی فنڈ میں جمع کرائے	۱۸۶ ــ ۰	"
۔بذریعہ حاجی عبدالواحد صاحب ایم۔اے 69A میو روڈ (علامہ اقبال روڈ) لاہور	۱۰۰ ــ ۰	وصول
۔شیخ محمد رمضان و محمد بخش صاحبان دکاندار متصل مسجد شیخاں والی اہل بازار قصبہ عبدالحکیم ضلع ملتان۔ معرفت حضرت مولانا محمد حسین صاحب اختر مدظلہ	۲۰۰ ــ ۰	"
۔جناب اللہ بندہ صاحب معرفت مولانا مصطفیٰ حسن صاحب خطیب جامع مسجد فتح محمد روڈ۔ لاہور	تولئے ۴۲ عدد	
۔جناب منظور احمد صاحب معرفت مولانا مصطفیٰ حسن صاحب خطیب جامع مسجد فتح محمد روڈ۔ لاہور	۴۰ ــ ۰	"
۔جمعیۃ علماء اسلام شہر جھونگل ضلع جیکب آباد سندھ بذریعہ میر محمد صاحب امیر جمعیۃ مقامی	مختلف کپڑے وغیرہ ۳ بنڈلوں میں ۴۱۲ عدد بذریعہ ریلوے پارسل	

میزان ــ ۲۸۷۸ ــ ۰

سابقہ میزان ۱۳۵۴۹۰ ــ ۱۹

۱۳۸۳۶۸ ــ ۱۹

جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر کے عظیم الشان جلسے

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ و حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے خطابات

۱۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو رات کے وقت بعد نماز عشاء بہاولنگر میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی نے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے جہاد و دفاع اور اس کے لئے اتباع شریعت و احیاء سنت پر زور دیا۔

۱۹ر نومبر ۱۹۶۵ء جمعہ کے بعد جامع مسجد سٹیشن کے سامنے والے میدان میں عظیم اجتماع سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزی نے خطاب کیا۔ آپ نے بھارت کی عیارانہ چالوں اور جارحانہ کارروائیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے پاکستان پر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور خصوصی مہربانی کا ذکر کیا اور بتایا کہ پھر ہندو مسلمانوں سے لڑنے کی جرأت نہیں کر سکیں گے بہرحال ہمیں ہر طرح کی تیاریوں میں مصروف رہنا چاہیئے۔ آپ نے حکومت پاکستان کو حسن تدبیر اور افواج پاکستان کو بے نظیر بہادری پر خراج تحسین پیش کیا۔

ارکان جمعیۃ بہاولنگر کی میٹنگ

۱۹ر نومبر کو عیدگاہ بہاولنگر میں جمعیۃ علماء اسلام کے مقامی ارکان کا اجتماع ہوا۔ جس کو مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے خطاب کیا۔

اجلاس میں حضرت مولانا نیاز احمد صاحب مدظلہ، مولانا محمد شریف صاحب منچن آباد اور دیہات کے علماء بھی شریک تھے۔ جماعتی ترقی کے سلسلہ میں بحث و تمحیص میں محترم مولانا حافظ رفیع الدین صاحب خطیب جامع مسجد ناظم اعلیٰ شہر بہاولنگر۔ مولانا قاری نذیر احمد صاحب ناظم ضلع۔ مولانا مفتی عبدالباقی صاحب اور جناب سلیم الدین صاحب زمیندار ہوٹل نے حصہ لیا۔ امید ہے کہ یہ حضرات دین کی خاطر جماعتی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے محض اللہ کی خوشنودی کے لئے بیش از بیش توجہ فرمائیں گے۔

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک
سالانہ ۱۲ روپے
ششماہی ۳ روپے
قیمت
فی پرچہ ۳ پیسے

ڈیکلریشن نمبر ۱۴۲

مدیر
غلام غوث ہزاروی

جلد ۸ | جمعہ ۲۶ نومبر ۱۹۶۵ء مطابق ۲ شعبان ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۴۷

جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے آزاد کشمیر میں میرپور کے مقام پر

مہاجرین کے لئے امدادی کیمپ کھول دیا گیا

جمعیۃ علماء اسلام جہلم کے رضا کار حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی سربراہی میں مستحق مہاجرین کو سامان خوردنی و کپڑے، لحاف وغیرہ سرگرمی کے ساتھ تقسیم کر رہے ہیں۔ لاہور اور مختلف مقامات سے برابر سامان بھیجا جا رہا ہے۔ ۱۸ رجب سے اب تک کی کارگذاری کی مختصر رپورٹ

بروز ہفتہ ۱۸ رجب کو ہمارے رضا کاروں نے علاقہ میں گھوم پھر کر مہاجرین کی پڑتال کی اور پھر تقسیم شروع کر دی۔ آج مورخہ ۲۷ رجب بروز بدھ تک تقسیم جاری رکھا۔ ۷۵۰ کنبوں میں سامان تقسیم کیا جا چکا ہے اور ۳۰۰ مختلف اشیاء لحاف، کپڑے، برتن، جوتے، صابن، آٹا دالیں وغیرہ نہایت احتیاط سے بانٹی گئیں۔ ہر ایک کو مناسب اشیاء دی گئیں۔ بعض ایسی مستورات اور معذور لوگ جو دور دراز دیہات میں پڑے تھے اور جن کا یہ جانے والا کوئی نہ تھا۔ انہیں ہمارے رضا کاروں نے سامان وہاں پر جا کر پہنچایا۔ بحمد اللہ میرپور کا ہر فرد خوش نظر آتا ہے اور معترف ہیں کہ اس سے قبل یوں نظام سے کسی پارٹی یا فرد نے ایسا کام نہیں کیا

۲۰ رجب رات کو جامع مسجد محلہ نلوتی میں مولانا محمد یوسف صاحب فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد کے حکم کے مطابق جلسہ کیا جس میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی اور مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی کی تقریریں جہاد اور ہجرت کے موضوع پر ہوئیں۔

دینے والے احباب لحاف، کھیس، چادریں، دیگچے، توے وغیرہ اشیاء زیادہ تر فراہم فرمائیں۔ ہم ممنون ہیں کہ میرپور سامان پہنچانے میں مجاہد بس اور آزاد بس کے مالکان نہایت فراخدلی سے ہمارا تعاون کر رہے ہیں سا اور لاہور سے مال لانے میں نیو جہلم ٹرانسپورٹ نے نہایت فراخدلی کا ثبوت دیا ہے۔

یاد رہے کہ امدادی کیمپ کی ان خدمات کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے مرکزی جمعیۃ کی معرفت ۷۶۲/ روپیہ بھی جہاد وغیرہ فنڈ میں اب تک دیا ہے۔

امدادی کیمپ میں جمعیۃ علماء اسلام جہلم دسرائے عالمگیر کے کارکن و رضا کار محمد افضل پڑشا صاحب سالار کی سرکردگی میں نہایت مستعدی سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

خدمت و کارگذاری کی روشن مثال

کسی نے کیمپ میں آ کر اطلاع دی کہ ساتھ بیوہ عورتیں ایسی ہیں جن کے خاوند شہید ہو چکے ہیں اور امدادی کیمپ تک خود آنے سے مجبور ہیں۔ فوراً ہی ہمارے رضا کار ان کی امداد کے لئے روانہ ہو گئے۔ آٹھ گاؤں میں گشت کے بعد ان کی قیام گاہوں کا پتہ چلا۔ چنانچہ وہیں ان کے لئے ضرورت کا سامان پہنچا دیا گیا۔ اسی طرح اور بھی پردہ نشین وضعیف مستورات و معذور اشخاص کو ان کی جائے قیام پر جا کر جمعیۃ کے رضا کار ضروری سامان پہنچا رہے ہیں۔

(حافظ محمد اسحاق صاحب ناظم دفتر جمعیۃ ضلع جہلم)

امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا درخواستی صاحب مدظلہ

کا دورہ میرپور (آزاد کشمیر)

مہاجرین میں تقسیم کرنے کے لئے تین ٹرک سامان کی روانگی

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان براستہ جہلم میرپور (آزاد کشمیر) کے دورے پر تشریف لے گئے۔ خانپور سے روانگی کے وقت آپ نے تین ٹرک سامان جس میں لحاف، گرم کپڑے و دیگر اشیائے ضروریہ تھیں مہاجرین کشمیر میں تقسیم کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے قائم کردہ امدادی کیمپ واقع میرپور روانہ کئے تھے حضرت درخواستی مدظلہ میرپور میں ایک جلسہ عام سے بھی خطاب فرمائیں گے اور ۲۳ نومبر کو جہلم میں جہاد کانفرنس سے خطاب کریں گے۔ جہلم کی جہاد کانفرنس مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقد ہو گی۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب و حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بھی اس کانفرنس میں تقریر کر رہے ہیں۔

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور کی طرف سے جمعیۃ کے قائم کردہ امدادی کیمپ میرپور (آزاد کشمیر) کو ۶۰ بنڈل سامان جس میں کئی ہزار کپڑے، لحاف، سویٹر، جرسیاں، مفلر، جرابیں مردانہ، زنانہ و بچکانہ جوڑے صابن، جوتے وغیرہ ہیں) اب تک بھیجا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ دفاعی فنڈ میں اب تک ۱۹-۶۸-۱۳۸۳ روپے جمع کرائے جا چکے ہیں۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پرلیس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

مکتوبات شریفہ و آخری بیان

جنہیں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسارت مالٹا کے دوران تحریر فرمایا اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس آخری تحریری بیان کا اقتباس جو آپ نے جمعیۃ علماء کے آغاز قیام کے وقت بطور رہنما اصول کے دیا — دونوں چیزیں تبرکاً ہدیۂ ناظرین ہیں دک)

حکیم محمد حسن صاحب کے نام

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین

اخ معظم .... اکرمکم اللہ وسلم

کل انتظار مدید کے بعد آپ کا خط ساتویں جمادی الاول کو لکھا ہوا ہم کو مالٹا میں ملا۔ سب کی خیریت مجمل معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔ الحمد للہ! عزیز مسعود کے بعد تقریباً چھ ماہ میں آپ کا خط آیا بہت غنیمت معلوم ہوا۔

چند خطوط میں نے اور بعض رفقا نے اور بھی روانہ کئے ہیں۔ غالباً پہنچے ہوں گے بالجملہ ہم سب بحمد اللہ خیریت سے ہیں اور راحت سے ہیں۔ آپ کو خط لکھنے کے پندرہ بیس روز بعد یہ ہوا کہ ہم لوگ مصر سے کچھ ترقی کر کے مالٹا آ گئے ہیں۔ مسافرت تو کچھ بڑھ گئی۔ مگر تکلیف کچھ نہیں۔ یہاں راحت زیادہ ہے الحمد للہ گو اس عرصہ میں حالات وطن سے بے خبری رہی مگر مدد دراز کے وہ حالات معلوم ہوئے۔ جو خواب میں بھی نہ دیکھے تھے۔ آدمی جب تک زندہ ہے۔ حرکت زمانی تو کسی وقت نہیں رکتی۔ مگر حرکت زمانی اور مکانی دونوں مل کر بہت سے انکشافات جدیدہ کی موجب ہو گئیں ؎

ستبدی لک الایام ماکنت جاھلا
ویاتیک بالاخبار من لم تزود!!

(ترجمہ) عنقریب زمانہ بہت سی نامعلوم باتیں تجھ پر ظاہر کر دے گا اور تجھے وہ شخص خبریں دے گا۔ جسے تو نے کوئی توشہ اور اجرت بھی نہیں دی۔

متعدد اسباق و دیگر مشاغل میں اچھی طرح گذر رہی ہے۔ ادھر و نرجون من اللہ مالا یرجون کا مبارک سلسلہ بھی ایسا نہیں کہ جو کسی وقت منقطع ہو جائے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ گھر میں سب کو اور مکان میں بچوں کو سلام کہنا۔ فقط والسلام!

بندہ محمود عفی عنہ ۲۳۱۹

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا آخری تحریری بیان

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

حضرات علماء کرام، حضار جلسہ! میں اولاً جمعیۃ کی تمام کارروائیوں کے باحسن اسلوب انجام پانے پر خدائے قادر و توانا کا شکر ادا کرتا ہوں اور ثانیاً یہ عرض ہے۔ اگرچہ میں ناقابل انکار عذر کی وجہ سے آپ کے جلسوں کی شرکت ..... سے بظاہر محروم رہا۔ لیکن آپ یقین کیجئے کہ میرا دل آپ کے مجمع سے بہت کم غائب ہوا ہے اور مجھے یہ معلوم ہو کر نہایت مسرت ہوئی کہ جسم قوم کی روح (جماعت علماء) نے بعض ان شعب سیاسیہ میں پھر ایک مرتبہ اپنی زندگی کا ثبوت پیش کیا ہے جو وہ بالکل مردہ سمجھی جاتی تھی۔ اور جن میں اگر وہ مردہ ثابت رہتی تو اسلامی عزت و وقار کا بالکل ہی خاتمہ تھا۔ آپ رنجیدہ نہ ہوں تو میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کا علم و تدین اگر اب بھی عالم اسلامی کے خوفناک مصائب ..... سے آنکھ بند رکھنے کی اجازت دیتا تو آج دنیا ہماری غیرت ایمانی اور شرافت انسانی دونوں کو بیک وقت دفن کئے جانے پر ماتم کناں ہوتی اور اب بھی اگر ہم تجاویز پاس کر کے اور صرف چند ساعت کی گرمی محفل کو اپنی تمام تقریروں اور خطبوں کا ماحصل سمجھ کر منتشر ہو گئے تو ہماری مثال ٹھیک اس مریض کی سی ہو گی جو اکسیر شفا کی تکرار زبان سے بار بار کرتا ہے لیکن اس کا استعمال ایک دفعہ بھی نہ کرے۔

میں اس وقت آپ سے رخصت ہو رہا ہوں اور جو کچھ مجھے کہنا تھا خطبہ صدارت میں کہہ چکا ہوں۔ اور مبسوط مضمون مولوی شبیر احمد عثمانی نے آپ کو آج ہی کے اجلاس میں سنا دیا ہے۔ اس کے ضمن میں بھی میرے مقاصد اور محسوسات نہایت خوبی سے ادا ہو گئے ہیں۔ اور حضرات علمائے متدینین نے بحث و تمحیص کے بعد جو امور طے کئے ہیں۔ ان سے یہ بندہ ضعیف عملاً علیحدہ نہیں ہے۔ اس لئے اب مجھ کو اس سے زائد کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم سب مل کر متوکلاً علی اللہ ان طے شدہ تجاویز پر عمل کروانا شروع کر دیں۔ جن سے ہمارے ایمان، ہمارے کعبہ، ہماری خلافت، ہماری عزت و آبرو اور ہمارے مقامات مقدسہ اور ہمارے وطنی اور قومی حقوق کا تحفظ ہو سکتا ہے۔ اگر اس وقت بھی ہم نے غفلت اور تن آسانی اختیار کی تو شاید غاتیت حاصل کرنے کا یہ آخری موقعہ ہو گا جس کو جان بوجھ کر ہم ہاتھ سے کھوئیں گے جو صراط مستقیم آپ نے معلوم کر لیا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں سیدھے چلے چلئے۔ اور یمین و یسار کی طرف مطلق التفات نہ کیجئے — ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبیل فتفرق بکم عن سبیلہ (میرے اس سیدھے راستے کی اتباع کرو اور راستہ سے نہ ہٹو۔ تاکہ تم سیدھی راہ سے نہ بھٹک جاؤ)

جو لوگ اس وقت آپ سے علیحدہ ہیں ان کو بھی حکمت اور موعظت حسنہ سے اپنی جماعت کے اندر جذب کیجئے۔ اگر اس میں مجادلہ کی نوبت آئے تو بالتی ھی احسن ہونا چاہیئے

اب آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ ہم کو اور آپ کو نیکی اور سمجھ دے اور ہمارے دلوں کو ہدایت کرنے کے بعد کج نہ کرے اور ہماری وجہ سے ہمارے مذہب پر دوسروں کو تضحیک کا موقعہ نہ دے۔ اللہ ہم کو ہر ایک آسان اور کٹھن منزل پر صبر و استقلال کے ساتھ ثابت قدم رکھے اور اس وقت کے حالات سے بہتر حالات میں پھر ہم کو جمع کرے۔ آمین یا رب العالمین!

حافظ زاہد حسن صاحب امروہی کے نام

از مالٹا

ھو الرحمن الرحیم

سراپا فضل و کرم دام لطفکم — السلام علیکم و رحمۃ اللہ

عنایت نامہ سرمایہ شادمانی ہوا۔ جناب کی یاد آوری کا مشکور ہوں اور اس پر متاسف ہوں کہ اس سے پہلے جو آپ نے خطوط بھیجے قسمت کی نارسائی سے ایک بھی نہیں ملا۔ یہ بات تو ضرور ہے کہ یہ دور افتادہ کسی مخلص کو ابتداءً خط لکھنے سے عمداً بھی کچھ رکتا ہے۔ مگر جس قدر ابتدا کرنے سے قاصر ہوں اس سے زائد جواب دینے میں چست ہوں۔ خطوط کا حال ایسا ہی ہے جو مل گیا مل گیا نہ ملا۔ نہ ملا! چٹھی جائے بھی اس وقت تک نہیں پہنچی۔ ان مخلصان مراد آباد اور مکرمان امروہہ شریف کی خدمات میں سلام عرض کر دیجئے۔ جن کو یہ ناکارہ یاد رہ گیا ہو اور جو بھول گئے ہوں۔ سو خیر بالخصوص مدرسین امروہہ۔ اور مراد آباد سے ضرور سلام عرض کر دیجئے۔ خوب یاد آیا سنبھل جناب منشی صاحب کی خدمت میں سلام و نیاز پہنچا دیجئے اگرچہ ایک کارڈ صرف ہو۔ خدا کرے آپ سب حضرات خیریت سے ہوں۔ احقر کے پاس کارڈ یا خط بھیجنے میں ٹکٹ لگانا فضول ہے جملہ رفقاء اور ان کے طفیل سے یہ ناکارہ بحمد للہ خیریت اور راحت سے ......

آپ کی اس موٹی مراد آبادی چائے بنانے نے بہت کام دیا۔ آپ کی عنایات کو یاد دلاتی رہتی ہے۔ یہ تو فرمایئے مولانا مرحوم کے صاحبزادے کس مشغلہ میں ہیں۔ کتب ضروریہ سے فارغ بھی ہو چکے؟ اللہ کرے بخوبی فارغ ہو کر اپنے مقدس بزرگوار کے پیرو ہوں۔ جملہ رفقاء آپ سب حضرات کو سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ آپ کے کارڈ پر تاریخ نہ تھی مگر ہم کو اخیر محرم میں ملا۔ یہ عریضہ ۲۹ محرم کو روانہ کرتا ہوں۔ جناب سید صاحب خط لکھیں تو بالاجمال سب جگہ کی خیریت لکھ دیں۔ مناسب ہے۔ سنبھل بچھراؤں نگینہ وغیرہ۔ والسلام علیکم — مالٹا

سینٹ کلیمنٹ بریکس ۲۹ محرم ۱۳۳۷ھ

محمود حسن ۲۲۱۹

کی تیاری جاری ہے

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ)

کے تعاون سے جمع کر کے بذریعہ ریل مرکزی دفتر لاہور کو روانہ کر دیا ہے۔ دوسری گانٹھ

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ

ایک گانٹھ سامان برائے مہاجرین کشمیر مالیتی تقریباً ایک ہزار روپیہ مختلف اشیاء پر مشتمل اراکین جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ

احوال و وقائع

احمد حسین کمال

جدید نشریاتی پالیسی

متحدہ اسلامی محاذ اور جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین نے ۲۱ نومبر کو صدر مملکت سے راولپنڈی میں ملاقات کی تو نشریات کے مسئلہ پر بھی شدت سے ان کی توجہ مبذول کرائی ۔ کہ اب اس ادارے کو انگریزی دور کے اثرات سے قطعی پاک کر دیا جانا چاہیئے اور اس کے پروگراموں میں دینی و ملی تقاضوں کو ہی اولیت دی جانی چاہیئے ۔

اسے حسن اتفاق کہیئے کہ ملاقات کے دوسرے دن ہی نشریات سے متعلق حکومت کی نئی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا جس میں انگریزی کا بوجھ کافی اتار دیا گیا ہے اور چند ایک تعمیری تبدیلیوں کا اعلان ہوا ہے ۔ نئی پالیسی کے اختیار کرنے پر حکومت قابل تبریک ہے ۔ تاہم اتنا ہی کافی نہیں ہے ۔ ہمارے نزدیک ریڈیائی نشریات میں مندرجہ ذیل باتوں کو ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے ۔

(۱) زیادہ سے زیادہ زور اسلام کی دعوت و تبلیغ پر دیا جانا چاہیئے ۔ اس انداز سے کہ عوام میں اسلام کے ساتھ وابستگی قولاً و فعلاً روز بروز بڑھتی چلی جائے ۔ اس کے لئے روزانہ متعدد اور مختلف پروگرام وضع کئے جا سکتے ہیں ۔ ایسے اہل قلم جو اسلام اور پاکستان کے مسائل پر خالص دینی نقطۂ نظر لکھنے والے ہیں ان کی نگارشات حاصل کی جا سکتی ہیں ۔ علماء کرام سے گاہے بہ گاہے انٹرویو لے کر نشر کئے جا سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ

(۲) تاریخ اسلام بالخصوص سیرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام و سوانح حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا باقاعدہ و مستقل پروگرام جاری کرنا چاہیئے ۔

(۳) عرب و ایشیا کے مسلم ممالک کے عوام کے ساتھ ان کی زبانوں میں مستقل نشریات کے ذریعہ گہرے روابط قائم کرنے کا پروگرام بھی عمل میں لایا جانا چاہیئے ۔ اپنے حالات سے ان کو باقاعدہ خبردار کیا جاتا رہے اور ان سے نشریات پر ہی رابطے قائم کرنے کے ذرائع عمل میں لائے جائیں ۔

(۴) نشریات کے اس ادارے کو فحشیات سے قطعی پاک کر دیا جائے ۔ فلمی کہانیاں ، گانے یا اسی قسم کی غیر شریفانہ موسیقی کی مجالس وغیرہ کو بالکل بند کر دینا چاہیئے ۔ ڈرامے و افسانے وغیرہ صرف قومی و اخلاقی بنیادیں لئے ہوئے ہوں اور ان کے پلاٹ و کردار اخلاقی صداقت اور قومی و ملی تعمیر کے جذبہ پر مبنی ہوں ۔

(۵) لگے بندھے افراد کے بجائے ملک کے ہر حلقے و طبقے سے بلند پایہ و پاکیزہ فکر و نظر رکھنے والے اشخاص کو ریڈیو کے ذریعہ عوام سے ارشاد و خطاب کے مواقع مہیا کئے جائیں ۔

ان لائنوں پر اگر نشریات کے پروگرام وضع کئے جائیں ۔ اور سرگرمی سے ان پر عمل کیا جائے تو انشاء اللہ جلد ہی ملک میں ایک عظیم ذہنی ، فکری ، دینی ، اخلاقی و ملی انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے ۔ اور دنیا ایک ایسی قوم کے وجود سے آشنا ہو سکتی ہے جس کے ہاتھ میں مستقبل کی دنیا کی قیادت و امامت ہوگی

سبق پھر پڑھ صداقت کا ، شجاعت کا ، عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

قومی اسمبلی میں صدر کی تقریر

قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس کے افتتاح پر محترم صدر مملکت نے جو تقریر کی ہے ۔ اس پر ملک کے تمام طبقوں نے اظہار اطمینان کیا ہے ۔ حتیٰ کہ مخالفین تک کو اسے مدبرانہ کہنا پڑتا ہے ۔

حقیقت یہ ہے کہ صدر کی اس تقریر سے وہ تمام گوشے واضح ہو جاتے ہیں جو حالیہ ہنگامہ خیز دنوں سے تعلق رکھنے والے ہیں بھارت کے جارحانہ اقدامات کے اصل محرکات ، کشمیر کا مسئلہ ، اقوام عالم کا کردار ، دوستوں کا طرز عمل ، دشمنوں کی کارستانیاں ، پاکستانی افواج کی حوصلہ مندی ، عوام کی ہمت و استقامت ، قومی اتحاد کے روح پرور مناظر ، حکومت کی اختیار کردہ پالیسی ، آئندہ کے منصوبے و اقدامات وغیرہ وغیرہ سب ہی باتوں سے متعلق صدر کی تقریر میں اشارات موجود ہیں ۔ اس تقریر سے وہ تمام غلط فہمیاں بھی رفع ہو سکتی ہیں ۔ جنہیں بعض شرارت پسند عناصر جنگ بندی کے بعد کے حالات میں پھیلانے کا جتن کر سکتے ہیں ۔

تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کے پیش نظر وہ جملہ امور ہیں جو موجودہ حالات جنگ بندی سے براہ راست یا بالواسطہ تعلق رکھتے ہیں ۔ اور ان کے بارے میں مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔

بہر حال پاکستان کے مستقبل کی پالیسی اب بالکل واضح ہے اور وہ ہے پاکستان کے تحفظ کے لئے ہمہ وقت تیار و مستعد رہنا ۔ اور یہ تیاری و مستعدی اسلام کو زیادہ سے زیادہ اپنانے پر منحصر ہے ۔ حالات کا قطعی تقاضا ہے کہ اسلام کو اپنا کر پیشقدمی جاری رکھی جائے ۔

چین اور اقوام متحدہ

جنرل اسمبلی میں عوامی چین کو نمائندگی دینے کے سوال پر رائے شماری ہوئی ، اگرچہ موافقت و مخالفت میں مساوی ووٹ پڑے ۔ لیکن اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق ووٹوں کی مطلوبہ اکثریت نہ حاصل ہونے کی وجہ سے یہ قرارداد مسترد ہو گئی ۔

اس استرداد کے باوجود مساوی ووٹ ملنے سے یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ دنیا کی رائے عامہ اب قطعی چین کے حق میں جا رہی ہے ۔ مخالفانہ ووٹ یقیناً امریکی دباؤ و اثر کے تحت ڈالے گئے ، نیز یہ کہ غیر جانبدار رہنے والے ممالک نے بھی امریکہ کے پاس خاطر سے ایسا کیا ۔ ورنہ اس وقت کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں کی رائے عامہ چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کے حق میں نہ ہو ۔ اس لئے کہ دنیا میں پائیدار امن کا بہت کچھ انحصار چین پر ہے ۔ امریکہ کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی پندرہ سالہ کوششیں اس ضمن میں رائیگاں چلی گئیں کہ چین کا عوامی انقلاب ناکام ہو جائے اور دنیا چین کو نظر انداز کر دے ۔ عوامی چین پر اب اقوام متحدہ کے دروازے بند کئے رکھنے کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ عالمی امن کو خطرات میں ڈالے رکھا جائے اور ایسے مسائل پیدا کئے جاتے رہیں جس سے بین الاقوامی تعلقات میں پیچیدگیاں پڑتی رہیں ۔ چین کے بارے میں یہ نارو رویہ اقوام متحدہ کے خاتمہ کا موجب بن جائے گا ۔ اور امریکہ کو بھی اس کی وجہ سے اور زیادہ و سخت زک اٹھانی پڑے گی ۔

عالم اسلام کے حالات پر ایک نظر

پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملے کے دوران ہی عرب ممالک کے خلاف اسرائیل کی سرگرمیاں بڑھ گئی تھیں ۔ اس موقعہ پر عرب ممالک بالخصوص مصر کے لئے ضروری ہو گیا تھا کہ وہ اسرائیل کی معاندانہ کارروائیوں پر گہری نظر رکھے ۔ اس لئے کہ یہ یقینی بات تھی کہ اگر مصر و عرب ممالک عملاً پاکستان کی مدد کے لئے آگے بڑھتے تو پشت پر سے اسرائیل حملہ آور ہو جاتا ۔ بھارت کی ذلت آمیز ناکامی نے اگرچہ یہ نوبت نہ آنے دی ۔ تاہم اسرائیل کی معاندانہ حرکات بڑھ گئی ہیں ۔ اور شام ، لبنان و اردن کو براہ راست اس کی شرارتوں کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے ۔

ترکی کے لئے قبرص کے مسئلہ کی خطرناکیاں ابھی تک محدود ہیں ۔ وہاں انتخابات میں جسٹس پارٹی کی کامیابی کے بعد نئی حکومت کی تشکیل ہو گئی ہے ۔ اور نئی حکومت کو جن نئے حالات سے سابقہ ہے ۔ اس میں قبرص کا معاملہ سرفہرست ہے ۔

ایران کے حالات اگرچہ معمول پر ہیں ۔ تاہم شاہ پر حال ہی میں جو دو ایک بار قاتلانہ حملے کی ناکام کوششیں ہوئی ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ سازشی عناصر ایران میں برسرپیکار ہیں اور بیرونی طاقتیں انہیں استعمال کر سکتی ہیں ۔

افغانستان میں نئے سیاسی ارتقاء کا جو دور شروع ہوا ہے اس کی کامیابی کی امیدیں بڑھ گئی ہیں ۔

ایشیا کے موجودہ حالات نے مسلم ممالک کو اب ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہونے کا موقعہ دے دیا ہے ۔ حالات کے نئے تقاضے ایک مضبوط اتحاد کی ضرورت واضح کر رہے ہیں ۔ دیکھئے کب یہ امید پوری ہوتی ہے ۔

رہوڈیشیا

بالآخر وہی ہوا جس کا اندیشہ تھا یعنی رہوڈیشیا کی سفید فام اقلیت نے یک طرفہ آزادی کا اعلان کر دیا ۔ اگرچہ اس آزادی کے اعلان کی بظاہر برطانیہ مخالفت کر رہا ہے ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کی در پردہ منظوری کے بغیر رہوڈیشیا کے یورپی و برطانوی سفید فام ہرگز ایسا نہ کرتے اور اگر برطانیہ مخلص ہوتا تو معمولی سی کارروائی کے ذریعہ ان کے اس اقدام کو معطل بنا سکتا تھا ۔ اس سے کہ بالادستی اس کو حاصل تھی ۔ رہوڈیشیا کی یہ سینہ زوری بہر حال برطانیہ کے بوتے پر ہی ہے ۔ اقوام متحدہ و سلامتی کونسل نے جو کارروائی کی ہے وہ محض رسمی ہے اس کا کوئی نتیجہ بظاہر نکلتا نظر نہیں آتا ۔

رہوڈیشیا میں سفید فاموں کے اس رویہ سے افریقہ کے حالات دگرگوں ہو سکتے ہیں اور ایک نئی و طویل کشمکش کے جاری ہونے کا خدشہ ہے ۔ افریقی اقوام آزادی کی راہ پر گامزن ہو چکی ہیں اور ان کے انسانی حقوق کو اب ہرگز پامال نہیں کیا جا سکتا ۔ سفید فام اقوام کا جبر و تشدد حالات کو بگاڑ تو سکتا ہے ۔ لیکن انجام کار ان کے حق میں مہلک ہی ثابت ہوگا ۔

قومی اسمبلی میں حزب مخالف کے ایک رکن کی تقریر امریکہ سے حسن ظن کا اظہار

قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں بھارت کے جارحانہ حملے سے پیدا شدہ صورت حال پر تفصیلی بحث ہوئی ہے۔ صدر مملکت کے خطاب اور مسٹر غلام فاروق و مسٹر بھٹو کی تقریروں کے بعد ہر رکن نے اس معاملہ پر اپنی رائے و جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلہ میں حلقہ کراچی کے ایک رکن مسٹر حسن اے شیخ نے جو صدارتی الیکشن میں مس فاطمہ جناح کے پولنگ ایجنٹ بھی تھے نیز کونسل لیگ سے وابستہ اور حزب اختلاف کے معزز ممبر بھی ہیں جو تقریر کی ہے اس کا ایک اقتباس اخبار مشرق ۱۹ر نومبر سے یہاں نقل کیا جاتا ہے:۔

"ہمیں امریکہ سے اپنے تعلقات بہتر بنانا چاہئیں امریکہ نے ہمیں اقتصادی امداد دی ہے جس کے لئے ہم اس کے ممنون ہیں۔ امریکہ سے دوستی مفید رہے گی اور ہماری خارجہ پالیسی کا ایک مقصد امریکہ سے دوستی رکھنا بھی ہونا چاہیئے"

یہ بات کہ امریکہ کی دوستی و اعتماد نے ہمیں شدید نقصان پہنچایا ہے اور پاکستان پر بھارت کے حملہ آور ہونے میں امریکہ کی حوصلہ افزائیوں کا بالواسطہ زبردست ہاتھ تھا۔ اس قدر اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ پاکستان کا ہر عامی سے عامی فرد بھی اسے سمجھ چکا اور جان چکا ہے۔ لیکن کونسل لیگ حزب اختلاف اور مادر ملت سے قریبی وابستہ ایک رکن اسمبلی موجودہ ہنگامی اور پُر خطر حالات میں اتنے بڑے اور ہلاکت خیز و تلخ ترین تجربے کے بعد بھی بے دھڑک امریکہ سے دوستی بڑھانے اور اس کے مفید ہونے کی حمایت میں تقریر کرتا ہے۔ کچھ کم تعجب خیز و حیران کن بات نہیں ہے۔

اس ملک کے لئے اس سے بدتر اور غلط تر کوئی مشورہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی خارجہ پالیسی کا ایک مقصد "امریکہ سے دوستی" کو بھی بنائے رکھے۔ حالانکہ آج کے حالات کا تقاضا تو یہ ہے کہ امریکہ پر ہر حلقے ہر جماعت ہر فرد کی طرف سے یہ بات ... کر دی جائے کہ امریکہ نے پاکستان کے ساتھ دوستی کے معاملہ میں سخت بے وفائی کی ہے۔ اس کی دوستی نے پاکستان کو ایک ایسے خطرے میں ڈال دیا تھا جس سے اس کا بچ نکلنا صرف نصرت الٰہی کا معجزہ ہی تھا۔ لیکن افسوس و حیرانی ہے کہ ملک کی چند جماعتوں نے اس بارے میں قطعی خاموشی اختیار کر رکھی ہے اور اب ان جماعتوں سے قریب کے ایک فرد نے اسمبلی میں علانیہ امریکہ دوستی کے رجحان کو ظاہر کر دیا ہے۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ بات محض امریکہ کے ساتھ خوش اعتمادی کی بنا پر ظہور میں آئی ہے یا اس کے پس پردہ کچھ اور محرکات ہیں۔ تاہم یہ بات حقائق کے بھی خلاف ہے اور رائے عامہ کے بھی شدید مخالف ہے۔

ہماری خارجہ پالیسی اب ہرگز امریکہ دوستی کی پابند نہیں ہونا چاہیئے۔ ہماری خارجہ پالیسی کا مقصد پاکستان کا دفاع و تحفظ اور مسلم ممالک سے پائیدار تعلقات ہونا چاہیئے۔

ہماری خارجہ پالیسی میں انڈونیشیا سے چین تک کے عنصر کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیئے۔ جس نے بھارتی حملے کے وقت ہماری علانیہ حمایت کی بھارت کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا۔

امریکہ کی سترہ سالہ دوستی نے ہمیں سترہ دن تک ایک ایسے دشمن کی زد میں رکھ دیا تھا کہ اگر وہ خدانخواستہ کامیاب ہو جاتا تو آج خاک بدہن پاکستان کا وجود ہی باقی نہ رہتا۔

اب یہ دوستی عام تعلقات سے آگے ہرگز نہیں بڑھائی جانی چاہیئے۔ اور ہمارے لئے امریکہ، برطانیہ و روس ایک ہی سطح کے ملک رہ گئے ہیں۔ بلکہ ایک گونہ ادھر کے بارے میں رعائت بھی برتی جا سکتی ہے کہ اس سے ہمارا کوئی فوجی و اقتصادی معاہدہ نہیں تھا بلکہ امریکی بلاک میں ہونے کی وجہ سے ہم اس کے لئے مخالف صف کا ملک تھے۔ لیکن اس کے باوجود اس نے غیر جانبدارانہ روش اختیار کی۔ اور کراچی کے روسی سفارت خانہ نے باقاعدہ ایک ہینڈ آؤٹ کے ذریعہ مسئلہ کشمیر پر اپنی غیر جانبداری کا اعلان بھی کیا۔ بہرحال ان تمام ممالک سے تعلقات کی بنیادیں محدود اور رسمی ہونا چاہئیں اور ہمارا سچا دوست وہی ملک قرار پا سکتا ہے جو ہمارے موقف کی صداقت کو تسلیم کرتا ہو۔ مسٹر حسن اے شیخ کی اس تقریر سے حزب اختلاف کے بعض حلقوں کے متعلق عوام میں اضطراب انگیز تاثر پیدا ہوگا۔

ملک کے عوام یہ چاہیں گے کہ یہ حضرات امریکہ دوستی کے اپنے نظریات پر نظر ثانی کریں۔ اور معاملات کو صدارتی الیکشن کے زمانہ کے نقطہ نگاہ سے نہ دیکھیں جبکہ امریکہ کی موافقت شاید ان کے لئے کارآمد ہو سکتی تھی۔ آج ملک کی رائے اس چیز کو کسی درجہ میں بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے

اہم اور چیدہ چیدہ خبریں

بھارت نے راجستھان میں فوجیں جمع کرنا شروع کر دیں

پاکستان نے سلامتی کونسل کو اطلاع دی ہے کہ بھارت راجستھان کے مفتوحہ علاقہ میں گھس آیا ہے اور اس کی فوجیں وسیع پیمانے پر نقل و حرکت کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ اس علاقہ میں بھارتی فوجوں کو تیزی سے کمک بھیجی جا رہی ہے اور صورت حال خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی ہے۔

جنوبی عرب میں ہندو حکومت قائم کرنیکی کوشش

راولپنڈی۔ عدن کے سابق ہندو وزیر آبپاشی مسٹر وی کے جوشی نے مدراس کے اخبار انڈین ایکسپریس میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ جنوبی عرب میں بھارت سے آ کر بسنے والے ہندو یہاں ایک "چھوٹا سا بھارت" قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اپنے مضمون میں مسٹر جوشی نے شکایت کی ہے کہ جنوبی عرب فیڈریشن میں سیاسی اختیارات عربوں کو منتقل کئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ میں نے برطانیہ کو یہ تجویز پیش کی تھی کہ سلاطین اور شیوخ کو حکومت دینے کی بجائے یہاں "جمہوریت" قائم کی جائے اور اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ حکومت جنوبی ہند کے ہندوؤں کو سونپ دی جائے۔

ویت نام میں امریکی فوج

سائیگون۔ انوار۔ ویت نام میں امریکی فوجوں کی تعداد میں مزید اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اب امریکی فوجوں کی تعداد ایک لاکھ ۶۵ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں بری فوج کے ایک لاکھ جوان شامل ہیں۔

چینی فضائی حدود کی خلاف ورزی

ہانگ کانگ۔ چین نے بھارت پر الزام عائد کیا ہے۔ کہ اس کے ایک طیارہ نے چین سکم سرحد پر چین کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی ہے۔ چین نے کہا ہے کہ بھارتی فوجی طیارہ نے ۱۸ر نومبر کو دونگا کی چیک پوسٹ کے اوپر پرواز کی۔

ترکی نے رہوڈیشیا سے سفارتی تعلقات توڑ لئے

انقرہ۔ انوار۔ ترکی نے سالسبری میں اپنا قونصل خانہ بند کر دیا ہے۔ یہ اقدام مسٹر ایان سمتھ کی طرف سے رہوڈیشیا کی یکطرفہ اعلان آزادی کے بعد کیا گیا ہے۔

عرب سربراہوں کا اجلاس

قاہرہ۔ انوار۔ عرب لیگ کے حلقوں کی اطلاع کے مطابق اس بات کا امکان ہے کہ جنوری میں عرب سربراہوں کا ایک اجلاس قاہرہ میں منعقد ہوگا۔

آسام سے مسلمانوں کو بیدخل کرنے کی نئی سازش

سلہٹ۔ ۲۱۔ نومبر۔ کاچھار ضلع آسام سے آمدہ اطلاعات کے مطابق بھارتی حکام علاقے کے ممتاز مسلمانوں کی فہرستیں تیار کر رہے ہیں تاکہ انہیں غداری کے الزام میں جیلوں میں ٹھونسا جا سکے یا پھر اس الزام میں سرحد پار پاکستان میں دھکیل دیا جائے۔ مسلمانوں کی بیدخلی کی مہم بھی تیزی سے جاری ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام گوجرانوالہ

۱۴ر نومبر۔ جامع مسجد گلی لانگریاں والی میں جمعیتہ علماء اسلام گوجرانوالہ کے رضاکاروں کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا حشمت علی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جماعت سے متعلق امور پر غور و فکر کیا گیا۔ نیز ملکی و ملی معاملات پر بھی غور ہوا۔ اجلاس سے حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب نے بھی خطاب کیا محمد اکرم ناظم

اظہار تعزیت

حضرت مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مکی کی وفات حسرت آیات پر متعدد حضرات و اداروں نے اظہار تعزیت کیا ہے اور حضرت مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے دعا کی ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

احمد حسین کمال

(قسط نمبر ۲)

۔۔۔ند قابل توجہ امور

اب تک جو واقعات رونما ہوئے ہیں ان سے مندرجہ ذیل باتیں واضح ہو کر ۔۔۔سامنے آ جاتی ہیں:۔

(۱) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتداءً اسلام ۔۔۔مسلمانوں کے شدید مخالف رہے، اور حضرت ابوبکرؓ، حضرت ۔۔۔مانؓ و حضرت ابوعبیدہؓ جیسے کبار صحابہ کے ایمان لے آنے ۔۔۔ بہت بعد مسلمان ہوئے۔ لیکن جیسے ہی مسلمان ہوئے۔ نبی صلی اللہ ۔۔۔علیہ وسلم نے فوراً ہی انہیں ذمہ دارانہ عہدے و کام سونپنا ۔۔۔شروع کر دئے۔

(۲) ان کی سرگردگی میں بلا لحاظ اس کے کہ ان سے سابق ۔۔۔ور بڑے صحابہ موجود ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ۔۔۔میر بنا کر جہاد و سرایا پر روانہ فرمایا۔

(۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عمان کی گورنری سپرد ۔۔۔فرمائی۔ تو جب تک حضور دنیا میں تشریف فرما رہے۔ انہیں ۔۔۔ان کے اس منصب پر فائز رکھا۔

ان تینوں باتوں سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ سیاسی انتظامی ۔۔۔مور میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصولی طریق کار کیا تھا ۔۔۔ور اس طریق کار کی روشنی میں ہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ ۔۔۔عنہ پر کئے گئے اعتراضات کو بھی دیکھ لیجئے کہ کوئی وزن ان میں ۔۔۔باقی رہ جاتا ہے۔

حضرت عمرو بن العاص عہد ابوبکرؓ میں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔۔۔دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد سارے عرب میں ارتداد کا ۔۔۔خوفناک فتنہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ جس کا بروقت اور سختی سے انسداد ۔۔۔نہ کر دیا جاتا تو اندیشہ تھا کہ اسلام کی تمام عمارت بیٹھ کر رہ جاتی

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صدیقانہ فراست ۔۔۔و شجاعت و ہمت سے اس فتنہ کا منہ پھیر دیا۔ اور اس سلسلے ۔۔۔میں خصوصی طور پر حضرت عمرو بن العاصؓ کو عمان سے طلب ۔۔۔فرما کر اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے متعین کیا۔

۔۔۔مرتدین بنو قضاعہ کی سرکوبی

آپ آئے تو حضرت ابوبکرؓ نے آپ کو بنو قضاعہ ۔۔۔کی گوشمالی کے لئے روانہ کیا۔ اور آپ نے جاتے ہی بنو قضاعہ ۔۔۔کو شکست فاش دی۔ ان سے زکوٰۃ وصول کی اور انہیں دوبارہ ۔۔۔مشرف بہ اسلام کیا۔

منکرین زکوٰۃ کی سرزنش کے بعد آپ پھر عمان واپس چلے گئے

معرکۂ شام

لیکن جب شام پر لشکرکشی کی ضرورت محسوس ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ نے آپ کو پھر بلا بھیجا ۔۔۔آپ آ گئے۔ شام جانے والی فوج کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ۔۔۔تھا اور فلسطین پر حملہ کرنے والے حصے کا امیر آپ کو مقرر کیا ۔۔۔گیا۔ آپ اپنے دستہ کے ساتھ ایلیا کے راستے فلسطین روانہ ۔۔۔ہوئے (ابن خلدون ۱۹۲/۳)

شام کی اس مہم میں والی شام قیصر نے مقابلہ پر اپنی طرف سے فوج کے چار حصے کر کے اسلامی فوج کے ہر حصہ کا جواب دینے کے لئے روانہ کئے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ کے مقابلہ میں قیصر نے نوے ہزار کا لشکر اپنے بھائی تذارق کی قیادت میں بھیجا۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے لشکر کی تعداد صرف نو ہزار تھی (ابن خلدون)

پہلے دن کے قتال میں ہی آپ نے رومی لشکر کے متعدد سردار و قیصر کے بھائی تذارق وغیرہ کو واصل بہ جہنم کر دیا۔

اس شکست فاش کے بعد رومیوں نے دوسرے دن سخت انتقامی حملہ کی ٹھانی۔ لیکن شکست فاش کھائی۔ اور آپ فلسطین میں داخل ہو کر نواح فلسطین کی تسخیر میں مصروف ہو گئے۔

اجنادین کی جنگ اوّل

رومیوں نے اجنادین کے مقام پر ایک بڑا لشکر لا اتار دیا۔ اس کے مقابلہ کے لئے حضرت ابوعبیدہ نے اسلامی فوج کے چاروں حصوں کو یکجا ہو جانے کی دعوت دی۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عاصؓ بھی وہاں پہنچ گئے اور ایک زبردست مقابلہ کے بعد رومیوں کو ذلت آمیز شکست کھانی پڑی اور وہ بدحواس ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے (مستدرک ۱۹۲/۳)

اختتام جنگ کے بعد حضرت عمرو بن عاصؓ فلسطین چلے آئے۔ کچھ دنوں بعد پتہ چلا کہ ہرقل تین لاکھ کا جرار لشکر مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے بھیج رہا ہے۔ آپ نے حضرت ابوعبیدہؓ کو لکھا کہ "اس وقت رومیوں سے الگ الگ مقابلہ ٹھیک نہیں ہم سب جمع ہو کر مقابلہ کریں اور یرموک کو میدان بنائیں"۔

(طبری ۳۱/۴۔ ابن اثیر ۱۲۸/۲ وغیرہ)

حضرت ابوبکرؓ نے بھی یہ ہی مشورہ مدینہ سے تحریر فرمایا

معرکۂ یرموک

چنانچہ اردن کے نواح میں دریائے یرموک کے کنارے کے بڑے وسیع میدان میں مسلمانوں نے اپنی فوجوں کے خیمے گاڑ دیئے اور چند روز بعد رومیوں کا تین لاکھ کا جم غفیر آن دھمکا۔ مسلمانوں کی کل تعداد صرف ۳۵ ہزار تھی۔ طرفین میں ایک عرصہ تک مقابلہ جاری رہا۔ کئی دن کے اتار چڑھاؤ کے بعد بالآخر رومیوں کو سخت ہزیمت اٹھانی پڑی۔ ان کے ایک لاکھ بیس ہزار فوجی قتل ہوئے اور دشمن کا بہت بڑا زور ٹوٹ گیا۔

معرکۂ یرموک کے دوران ہی حضرت ابوبکرؓ نے وفات پائی (ابن خلدون) اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سریر آرائے خلافت راشدہ ہوئے۔

فتح دمشق

یرموک کے بعد مسلمانوں نے رومیوں سے دمشق بھی لے لیا۔

فتح اردن

رومی اردن میں جمع ہوئے۔ حضرت عمرو بن عاصؓ ان کے مقابلہ کے لئے وہاں پہنچے۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے آپ کی معاونت کے لئے یزیدؓ و معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کو بھی بھیج دیا۔ ایک سخت معرکہ کے بعد رومی اردن سے بھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ (فتوح البلدان ۱۷۹/۱)

جنگ محل

اردن اور دمشق میں رومی بری طرح شکست کھا چکے تھے۔ اب انہوں نے مقام "محل" پر جمع ہونا شروع کیا۔ آپ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا انہوں نے حضرت شرجیلؓ اور حضرت خالدؓ کی قیادت میں ۴ ہزار فوج اور بھیجدی۔ ۸۰ ہزار رومیوں نے عقب سے اچانک حملہ کر دیا۔ ایک دن اور رات سخت کشت و خون ہوا، اور رومی بری طرح مارے گئے۔ اور فرار ہوئے۔ حتیٰ کہ اس حملہ میں "محل" سے لے کر "بیسان" اور "طبریہ" تک فتح ہو گئے۔ (طبری)

اجنادین کی دوسری جنگ

رومیوں نے موقعہ پا کر اجنادین پر ایک اور زبردست حملہ کیا۔ لیکن حضرت عمرو بن العاصؓ کی قیادت میں اسلامی فوجوں نے یہ حملہ بھی ناکام بنا دیا اور رومی بوکھلا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہ جنگ ۱۵ھ مطابق ۶۳۶ء میں ہوئی۔

اس کے بعد یافا۔ عسقلان۔ غزہ۔ رملہ۔ عکا بیروت۔ لا۔ جبیلہ اور بیت الجبرین وغیرہ مقامات بڑی آسانی سے فتح کر لئے گئے۔

فتح بیت المقدس

رومی تمام اطراف میں شکستیں اٹھا کر بیت المقدس میں جمع ہو گئے۔ آپ نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔ چار ماہ یہ محاصرہ جاری رہا۔ رومی سالار فوج اریمون ایک رات فرار ہو گیا اور اہل قلعہ و شہر نے صلح کی درخواست کی۔ نیز یہ بھی چاہا کہ اس صلح کی تکمیل خلیفۂ ثانی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود آ کر کریں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ خود تشریف لے گئے۔ صلح کا معاہدہ مرتب ہوا۔ اور اس طرح بلا کشت و خون بیت المقدس اسلامی قلمرو میں شامل ہو گیا

طاعون عمواس

اسی سال مصر۔ عراق۔ شام میں سخت طاعون پھیلا۔ اس سے اسلامی لشکر بھی متاثر ہوا۔ بڑے بڑے اکابر۔ صحابہ و سالار وفات پا گئے۔ حضرت ابوعبیدہؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ علیہم اجمعین جیسے اصحاب رحلت فرما گئے آخر کار حضرت عمرو بن العاصؓ نے فوج کو میدانی علاقوں سے پہاڑی وادیوں میں منتقل کر دیا۔ حضرت عمرؓ کو جب معلوم ہوا تو آپ نے تحسین فرمائی۔ اور اطمینان کا اظہار کیا۔

(باقی)

اطلاع

ڈپٹی کمشنر ملتان نے شہر کی سیاسی و دینی جماعتوں اور اداروں کے نمائندوں کو قومی دفاعی فنڈ جمع کرنے کا اختیار دیا تھا اور گورنمنٹ مغربی پاکستان کی جاری کردہ رسید بکیں جماعتی نمائندوں کو دی تھیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا مفتی محمود صاحب شہری دفاعی کونسل میں جماعت کی نمائندگی بھی فرما رہے تھے اس لئے ڈپٹی کمشنر صاحب نے حضرت مفتی صاحب کو رسید بک جاری کر دی اس رسید بک پر جمع شدہ نقد رقم ۵/۳۰۲ روپئے یونائیٹڈ بنک میں جمع کرا دی گئی ہے۔ (محمد یعقوب)

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

ٹنڈو آدم میں عظیم الشان جہاد کانفرنس

امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی کا خطاب

۷ نومبر ۱۹۶۵ء کو ٹنڈو آدم میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقدہ جہاد کانفرنس کے عظیم اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی امیر جمعیۃ علماء اسلام نے کہا کہ:۔

پاکستان جو کہ اللہ کی امانت ہے اور اسلام جو اللہ کا سچا دین ہے۔ ان دونوں کو مسلمان کے ایک ایک قطرۂ خون کی اشد ضرورت ہے۔ جسے انشاء اللہ نچھاور کرنے کے لئے ہر پاکستانی تیار ہے۔ اور اس کی تھوڑی سی جھلک دنیا والے خصوصاً بھارت کے بزدل لیڈر دیکھ چکے ہیں۔

حضرت امیر نے اقوام متحدہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں ۱۸ سال میں اس کا کوئی کارنامہ ایسا نہیں ملتا جو پاکستان کی ہمدردی و موافقت میں ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ وامریکہ وغیرہ تو پاکستان اور مسلمان کا وجود ختم کر دینا چاہتے ہیں (جمعیۃ علماء اسلام نے ہمیشہ امریکہ و برطانیہ کو اپنا دوست سمجھنے کی غلطی پر ٹوکا ہے۔ ہمیں اب چاہیئے کہ اپنا رشتہ سب سے توڑ کر صرف خدا اور خدا کے رسول کے ساتھ جوڑ لیں اور ملک سے فحاشی، بے حیائی۔ بے ایمانی۔ شراب۔ جوا۔ زنا، سینما چوری۔ رشوت کو یکسر بند کرنے کے لئے قرآن و سنت کے قانون نافذ کردیں۔ پھر دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ بدر، احد، حنین اور فتح مکہ جیسی فتوحات سے نوازتا ہے یا نہیں۔ بفضل تعالیٰ اس کی غیبی مدد کا تماشہ آپ اس جنگ میں بھی دیکھ چکے ہیں بلکہ دشمن تک نے اعتراف کیا ہے۔

حضرت امیر صاحب نے فرمایا کہ اس وقت توبہ و استغفار کا وقت ہے۔ آؤ ہم مل کر خدا سے معافیاں مانگیں۔ اپنی سابقہ غفلتوں، نافرمانیوں اور بغاوتوں کو چھپانے کی بجائے پیش کر دیں اور آئندہ کے لئے گڑگڑا کر دعائیں کریں۔ پھر آپ دیکھئے کہ اللہ دشمن کے بموں کو آتش نمرود کی طرح بیکار کرتے ہیں یا نہیں حضرت مولانا نے فرمایا کہ خدا کا فضل ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام نے تمام پاکستان اور بیرون پاکستان بھی ملک و ملت کی حفاظت کے تمام شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ محاذات پر ہر قسم کے امدادی مرکز قائم کردیئے اور علماء نے ملک کے گوشے گوشے میں دورے کر کے عوام کو جہاد کا احساس دلا کر ان میں جذبہ پیدا کیا۔ آزاد کشمیر میں مہاجرین کی امداد کے بھی مرکز قائم کر کے ان کی پریشانیوں کو کم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اور ہر جگہ جمعیۃ کی شاخیں دفاعی فنڈ اور مہاجرین کے لئے کپڑے رضائیاں اور دیگر اشیائے ضرورت جمع کر کے بھیج رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو توفیق اور اجر دے۔ بہر حال جو شخص بھی مجاہدین کی کسی قسم کی مدد کرتا ہے۔ وہ جہاد میں شریک ہوتا ہے

حضرت امیر مرکزی جمعیۃ نے فرمایا کہ میں صدر مملکت اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ دوست اور دشمن کی پہچان کریں اور شاستری اور دیگر ہندوستان کے لیڈر اور عوام کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ دین و دنیا میں عزت حاصل کریں گے۔ خدا اور رسول راضی ہو جائے گا ورنہ ہوسکتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ خداوند کریم ان پر قحط مسلط فرما کر ان کو ہلاک کردے۔

عزیزو! اب غفلت کو چھوڑو، مسجدوں کو آباد کرو۔ خدائے ذوالجلال سے رو رو کر مدد مانگو۔ عاجزی اور دعاؤں سے بڑے کٹھن مرحلے حل ہو جاتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام اسی لئے کوشش کرتی ہے کہ ملک کا قانون قرآن کے مطابق بنا کر اپنے روٹھے ہوئے خدا کو منالو، ورنہ کبھی خدا غصے میں آگیا تو پھر سخت مشکل آئے گی۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اپنی رضامندی والے طریقہ پر چلا کر پاکستان اور مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین!

(محمد عرفان قادری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم)

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ کا دورہ سندھ وکراچی

مختلف مقامات پر ترغیب جہاد و فضائل جہاد پر تقریریں

حضرت والا ۳ نومبر کو خان پور سے روانہ ہو کر ٹنڈو غلام علی جہاد کانفرنس میں شریک ہوئے اور تقریر فرمائی۔ اس کے بعد غلام کراچی جمعہ کی شب کو کھڈا مسجد میں ترغیب جہاد اور فضائل جہاد پر تقریر فرمائی کراچی ریلوے سٹیشن کی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے موقعہ پر جہاد کی فضیلت پر روشنی ڈالی۔ ہفتہ کی رات حیدرآباد تشریف لائے جہاں ایک عام اجتماع میں فضائل جہاد کو تفصیلاً بیان فرمایا۔ اتوار کی شب حیدرآباد سے میرپور خاص پہنچے۔ صبح درس قرآن میں لوگوں کو جہاد کی ترغیب دلائی۔ اتوار کی شام کو ٹنڈو آدم تشریف لائے اور بعد نماز عشاء تقریر فرمائی اور قصبہ بیرانی تشریف لے گئے۔ مدرسہ عربیہ انوار الاسلام میں قیام فرمایا۔ نماز فجر کے بعد جامع مسجد بیرانی میں درس دیا۔ نماز ظہر کے بعد ایک عام جلسہ سے خطاب فرمایا۔ اتوار شہداد پور پہنچے اور مکہ مسجد میں جہاد پر تقریر فرمائی۔ شب کو گوٹھ مہاجرین کمال برڑہ تشریف لے گئے۔ بعد نماز فجر درس قرآن دیا۔ تقریباً پونے بجے دن شہداد پور روانہ ہوئے اور وہاں سے دریا خان تشریف لے گئے۔ جہاں بعد نماز ظہر اور بعد نماز عشاء جہاد کی ترغیب پر تقریریں فرمائیں۔

امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی تقریر

پشاور ۱۲ نومبر۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے جامع قاسم علی میں صلوٰۃ جمعہ کے موقع پر مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا مسلمانو! جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ آپ اخبارات و ریڈیو کے ذریعہ سے باخبر ہیں کہ ہندوستان کشمیر پر کتنا عظیم ظلم کر رہا ہے، اور بڑی جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ اس لئے جہاد میں اپنی سرگرمیاں تیز رکھو۔ نوجوانوں کو میدان جنگ میں بھیجدو۔ قومی دفاعی فنڈ میں چندے دو۔ مجاہدین کی مدد کرو۔ مہاجرین کشمیر کو دل کھول کر امداد دو۔ اور شریعت اسلامیہ میں امر بالمعروف نہی عن المنکر دو بنیادی چیزیں ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام ایک طرف آپ کو معروف کی طرف دعوت دیتی رہے گی اور دوسری طرف منکرات سے اجتناب کی ہدایت کرے گی۔

اللہ نے ہم کو کافروں پر فتح دی اور ہندوؤں کے منصوبوں کو تہس نہس کر دیا۔ یہ اللہ کے خصوصی کرم و عنایت سے ہوا۔ ہماری فتح اور غلبہ ہمارے لئے عبرت اور نصیحت بھی ہے مسلمان اور کافر کی لڑائی میں اللہ مسلمان کا حامی اور مددگار ہے کافر کا نہیں۔ اللہ کی امداد تب ہے کہ اللہ ہم سے راضی ہو۔ اور اللہ کی رضا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں ہے۔ اور اللہ کی ناراضگی اللہ کی نافرمانی میں ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ ایک دن رات سرحد اسلام کی حفاظت کرنا ایک مہینے کے روزے اور اس کی راتوں کی عبادت سے افضل ہے۔ اگر اسی حالت میں وہ مر گیا۔ تو جو کام وہ کرتا تھا۔ مرنے کے بعد بھی اس کے لئے جاری رہیں گے اور اس کا رزق بھی جاری رہے گا۔ اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم شریف)

امیر محترم نے فرمایا کہ اسلام میں جہاد کے موقعہ پر مردوں کی طرح عورتوں نے بھی حصہ لیا ہے۔ لیکن مرد اور زن دونوں حدود شریعت میں رہیں گے۔ ہمارے ملک میں عورتیں بھی قومی دفاعی فنڈ اور مہاجرین کے لئے جو زیور، کپڑے جمع کر رہی ہیں۔ یہ ایک قابل تعریف عمل ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ... یا کالج کی جو بیگمات اور خواتین خلاف شریعت ارتکابات کر رہی ہیں۔ مثلاً ورائٹی شو، رقص و سرود، بے حیائی۔ یہ ہماری ملی حیات کے لئے موت کے اسباب ہیں۔ اس سے جذبہ جہاد فنا ہو جائے گا اور بزدلی پیدا ہوگی۔

ہم علی الاعلان تمام مسلمانوں کو شریعت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے یہ احکام پہنچانا چاہتے ہیں کہ خدارا اس نازک وقت میں ان تمام اعمال سے بچو۔ جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ اور نہایت عاجزی اور خشوع کے ساتھ شریعت پر عامل رہو۔ تاکہ اللہ ہم سے راضی رہے۔ جب اللہ ہم سے راضی ہو تو ہمارا دشمن ناکام اور ذلیل ہوگا۔ پاکستان حق اور انصاف پر قائم ہے۔ انشاء اللہ فتح پاکستان کی ہوگی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک ہمارا حامی اور ناصر ہو۔

جلسہ

…رسہ عربیہ جامعہ رشیدیہ بھکر ضلع … دوسرا سالانہ جلسہ انشاء اللہ مورخہ … شوال ۱۳۸۵ھ ۲۸، ۲۹، ۳۰۔ … ۱۹۶۶ء جمعہ۔ ہفتہ، اتوار ہو رہا ہے

(حافظ ممتاز علی)

…ہ میں حضرت مولانا غلام غوث …صاحب ہزاروی کی آمد

…۔ نومبر بروز جمعہ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام … جامعہ مدنیہ میں تشریف لا رہے ہیں … اجتماع جمعہ میں عوام سے خطاب … اور رات کو جلسۂ عام میں تقریر کریں گے

(امیر حسین گیلانی مہتمم ادارہ جامعہ مدنیہ اوکاڑہ)

…یمیہ تعلیم القرآن شکر گڑھ

…ب زماں حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب … اللہ علیہ کی یاد میں یہ مدرسہ درس و تدریس … ہے۔ قرآن کریم حفظ و ناظرہ کے علاوہ … دینیات کا بھی انتظام ہے۔ مدرسہ کی مستقل … کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ محض اللہ تعالیٰ … سے اسلام کے ہمدرد اور دینی تعلیم کے … حضرات رضائے الٰہی کی خاطر امداد فرماتے … سے مدرسہ کے اخراجات پورے ہوتے … صدقات، زکوٰۃ اور عطیہ سے مدرسہ کی … کر ثواب دارین حاصل کریں۔ نخیتاں چیک … ستان شاخ شکر گڑھ میں مدرسہ کے … میں جمع کرائیں اور ناظم مدرسہ کو بھی … دیں۔

…سہ رحیمیہ تعلیم القرآن چوک بخاری شکر گڑھ۔ ضلع سیالکوٹ)

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کی سرگرمیاں

۱۲ نومبر ۱۹۶۵ء کو مکی مسجد لائن پار نواب شاہ اور حضوری مسجد منو آباد نواب شاہ میں علی الترتیب اراکین جمعیۃ نے حضرت مولانا مفضل الرحمن، مولانا قائم الدین اور ناظم حکیم عمرانی صاحب کی راہنمائی میں فنڈ کی فراہمی کی مہم شروع کی جس میں عوام نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ جس کے نتیجے میں اب تک دو صد روپیہ نقد ارسال ہو چکا ہے، اور سامان بھیجنے کی تیاریاں جاری ہیں۔ مکی مسجد لائن پار کے میاں غلام حسین صاحب اور ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے خصوصی سرگرمیاں دکھائیں۔ انصار برادری نے سولہ تھان گرمی تقریباً ۳۲۰ گز کپڑا مہاجرین کے لئے دیا۔ دعا ہے کہ خداوند قدوس سب معاونین کو اجر عظیم مرحمت فرمائے، اور زیادہ سے زیادہ امداد دینے کی مزید ہمت عطا فرمائے۔ (حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

مبلغ جمعیۃ ضلع میانوالی کا دورہ

مورخہ ۳ نومبر سے ۱۰ نومبر تک حافظ محمد حنیف صاحب مبلغ جمعیۃ ضلع میانوالی نے ہرنولی، پیلاں، چک نمبر ۴ D-B نزد کندیاں علووالی۔ میانوالی اور واں بھچراں کا دورہ کیا جس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور ترجمان اسلام کی اشاعت پر زور دیا۔ نیز عوام کی توجہ کشمیر کے بے گھر افراد کی اعانت کی طرف مبذول کرائی۔ عوام نے جمعیۃ سے تعاون کا یقین دلایا۔

اعلان جلسہ

مدرسہ اسلامیہ مفتاح العلوم ملہووالی (ضلع کیمبل پور براستہ جبب ریلوے اسٹیشن) کا جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو یعنی ۲-۳-۴ شعبان کو ہوگا۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ (مشرقی پاکستان)

۵ نومبر کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ کی مجلس عاملہ کا اجلاس مولانا ریاست علی صاحب کی زیر صدارت دارالعلوم بنٹوناتھ کی جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ حسب ذیل قرار دادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس ان تمام دینی مدارس کو مبارکباد دیتا ہے جنہوں نے جمعیۃ کی اپیل پر اپنے اپنے یہاں جہادی تعلیم کا انتظام کیا ہے اور دیگر دینی مدارس سے پرزور گزارش کرتا ہے کہ وہ جہادی تعلیم اور تیاری کا سلسلہ جلد از جلد شروع فرمائیں۔

(۲) مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے قائدین کو مشرقی پاکستان کے دورہ کی دعوت اور ضروری انتظامات کے لئے ضلعی جمعیۃ سے سفارش کرتا ہے

(۳) طے کیا جاتا ہے کہ جلد از جلد جمعیۃ کے دستور اساسی کا بنگلہ زبان میں ترجمہ کر کے اس کی عام اشاعت کی جائے۔

(۴) نیز سفارش کرتا ہے کہ ترجمان اسلام کا بنگلہ زبان میں ترجمہ کرا کر اس کے ضروری مضامین وغیرہ مشرقی پاکستان کے بنگلہ اخبارات کو اشاعت کے لئے بھیج دیا کریں (۵) مولانا عبدالرحمن صاحب (ذکی گنجی) کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ کے ناظم عمومی کا معاون اور ضلعی دفتر کا ناظم مقرر کیا جاتا ہے۔ (محمد اشرف علی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ)

سانحۂ ارتحال

جناب مولانا غلام حسین صاحب شاہ دیہ والے سابق مدرس مدرسہ عربیہ نرڈھال و خیر المدارس ملتان و دارالہدیٰ بھکر ۶ نومبر بروز منگل اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ قارئین سے استدعا ہے کہ مولانا مرحوم کے ایصال ثواب و مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

ملتان میں ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ

بخاری اکیڈمی کچہری روڈ ملتان پر ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ ہر ہفتہ دستیاب ہے۔

اس کے علاوہ ملتان کے ہر بک اسٹال سے بھی ترجمان اسلام طلب کریں۔

محمد یعقوب شیخ۔ ملتان

সাপ্তাহিক
তরজুমানে ইসলাম
লাহোর

PHONE No. 67715

WEEKLY
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE

REGD. L. No. 7132
Price 12 Paisse

جلد ۸ | جمعہ - ۲۶ر نومبر ۱۹۶۵ء مطابق ۲ر شعبان المعظم ۱۳۸۵ھ | شمارہ

مزید فراہم شدہ رقوم

—جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ بلوچستان مقامی طور پر جمع کئے	۱۸۶—۰	اطلاع
— چک نمبر ۴۷ ایم۔ ایل ضلع میانوالی بذریعہ مولانا عبدالرحمان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام	۵۰۰—۰	″
— جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم	۴۱—۰	″
	۵۰—۰	″
— جمعیۃ علماء اسلام کینجھر ضلع مظفرگڑھ و اہالیان کینجھر۔ معرفت صدر مقامی جمعیۃ علماء اسلام دفاعی فنڈ میں جمع کرایا	۱۵۰۰—۰	″
	۷۵—۰	″
—جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ بلوچستان دفاعی فنڈ میں جمع کرائے	۱۸۶—۰	″
— بذریعہ حاجی عبدالواحد صاحب ایم، اے 69A میو روڈ (علامہ اقبال روڈ) لاہور	۱۰۰—۰	وصول
— شیخ محمد رمضان و محمد بخش صاحبان دکاندار متصل مسجد شیخاں والی اہل بازار قصبہ عبدالحکیم ضلع ملتان۔ معرفت حضرت مولانا محمد حسین صاحب اختر مدظلہ	۲۰۰—۰	″
— جناب اللہ بندہ صاحب معرفت مولانا مصطفےٰ حسن صاحب خطیب جامع مسجد فتح محمد روڈ۔ لاہور	تولئے ۴۲ عدد	
— جناب منظور احمد صاحب معرفت مولانا مصطفےٰ حسن صاحب خطیب جامع مسجد فتح محمد روڈ۔ لاہور	۴۰—۰	″
— جمعیۃ علماء اسلام شہر ٹھونگل ضلع جیکب آباد سندھ بذریعہ میر محمد صاحب امیر جمعیۃ مقامی	مختلف کپڑے وغیرہ ۳ بنڈلوں میں ۴ ۱۲ عدد [illegible]	
میزان —	۲۸۷۸—۰	
سابقہ میزان	۱۳۵۴۹۰—۱۹	
	۱۳۸۳۶۸—۱۹	

جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر کے عظیم الشان جلسے

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ و حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے خطاب

۱۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو رات کے وقت بعد نماز عشاء بہاولنگر میں جمعیۃ علماء اسلام کا عام منعقد ہوا۔ جس میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی نے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے جہاد و دفاع اور اس کے لئے اتباع شریعت و احیاء سنت پر زور دیا۔

۱۹ر نومبر ۱۹۶۵ء جمعہ کے بعد جامع مسجد سٹیشن کے سامنے والے میدان میں عظیم اجتماع سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزی نے خطاب کیا۔ آپ نے بھارت کی عیارانہ چالوں اور جارحانہ کارروائیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے پاکستان پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور خصوصی مہربانی کا ذکر کیا اور بتایا کہ پھر ہندو مسلمانوں سے لڑنے کی جرأت نہیں کرسکیں گے بہرحال ہمیں ہر طرح کی تیاریوں میں مصروف رہنا چاہیئے۔ آپ نے حکومت پاکستان کو خراج اور افواج پاکستان کو بے نظیر بہادری پر خراج تحسین پیش کیا۔

ارکان جمعیۃ بہاولنگر کی میٹنگ

۱۹ر نومبر کو عیدگاہ بہاولنگر میں جمعیۃ علماء اسلام کے مقامی ارکان کا اجلاس ہوا۔ جس کو مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے خطاب کیا۔

اجلاس میں حضرت مولانا نیاز احمد صاحب مدظلہ، مولانا محمد شریف صاحب منچن آباد اور دیہات کے علماء بھی شریک تھے۔ جماعتی ترقی کے سلسلہ میں بحث و تمحیص میں محترم مولانا حافظ رفیع الدین خطیب جامع مسجد ناظم اعلیٰ شہر بہاولنگر۔ مولانا قاری نذیر احمد صاحب ناظم ضلع۔ مولانا مفتی ... صاحب اور جناب سلیم الدین صاحب زمیندارہ ہوٹل نے حصہ لیا۔ امید ہے کہ یہ حضرات دین کی خاطر جماعتی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے محض اللہ کی خوشنودی کے لئے بیش از بیش کوشش فرمائیں گے۔

اسے بغور پڑھیئے اور جلد جواب عنایت فرمائیے

نئے حالات کے رونما ہونے کے بعد یہ ضروری ہو گیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کو زیادہ فعال اور مضبوط بنایا جائے۔ اور اس کے واحد نمائندہ اخبار ہفتہ وار ترجمان اسلام کو جمعیۃ کی بہتر ترجمانی کا حق ادا کرنے کے لئے زیادہ اعلیٰ حیثیت کا وقیع پرچہ بنا دیا جائے۔

اس وقت ملک میں دین پسند اور اسلام دوست افراد کی زیادہ توجہ جمعیۃ کی طرف بڑھتی جا رہی ہے۔ انہیں کوئی جماعت اب ایسی نظر نہیں آ رہی ہے جو فکری و سیاسی اعتبار سے، اسلام کے حقیقی تقاضوں کے مطابق، ان کے نقطۂ نظر و مطالبات کی نمائندگی کر سکے۔ وہ اب اس کی توقع جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے اخبار ترجمان اسلام سے کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں۔

جمعیۃ کی تنظیم نو کا کام مرکزی دفتر کی بہتر کارکردگی پر منحصر ہے اور اس کی دعوت کی وسعت و عظمت کا انحصار "ترجمان اسلام" کی اعلیٰ حیثیت اور زیادہ نشر و اشاعت پر ہی ممکن ہے مرکزی دفتر سے ملک بھر کی شاخہائے جمعیۃ کے ساتھ باقاعدہ ربط قائم کیا جائے۔ ان کی مشکلات و شکایات پر بروقت ہمدردانہ و مناسب توجہ دی جائے۔ ان کے درمیان اشتراکِ عمل کے مواقع پیدا کئے جائیں اور تمام ملک میں شاخہائے جمعیۃ پوری ہم آہنگی کے ساتھ سرگرم عمل رہیں۔ جن کا باقاعدہ ریکارڈ مرکزی دفتر میں محفوظ رہے۔

اس طرح اخبار ترجمان اسلام بھی اپنی ظاہری صورت اور معنوی حیثیت سے وقیع جاذب اور پسندیدہ ہو۔ ہر قسم کے دینی، علمی، سیاسی و تاریخی مضامین سے پُر ہوا کرے۔ ملک بھر کی جمعیتوں کی کارگذاریوں کی واقفیت اس کے ذریعہ عام ہوتی رہے۔ اور وہ ایک اعلیٰ درجہ کا معلوماتی پرچہ بن جائے۔ یہ دونوں کام انجام دینے کے لئے ایک عرصہ سے اکابرین جمعیۃ کی نظر انتخاب مجھ نا اہل و ناچیز کی طرف مبذول ہے۔ درآنحالیکہ میں ان دونوں اہم کاموں میں سے کسی ایک کی بھی انجام دہی کی مطلوبہ صلاحیتوں کا ادنیٰ درجہ کا حصہ بھی اپنے اندر نہیں پاتا ہوں۔ لیکن یہ اصرار گذشتہ تین چار سال سے برابر جاری ہے۔ اگرچہ میں گریز و انکار کا ہر جائز حیلہ استعمال کرتا رہا ہوں۔ اس امید پر کہ شاید مطلوبہ صلاحیتوں کا کوئی حقیقی اہل تر آدمی پیش قدمی کر کے آ جائے۔ لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا۔ حالانکہ خود جمعیۃ کے اندر اور جمعیۃ سے باہر جمعیۃ کے بہی خواہوں میں ایک اچھی خاصی تعداد ایسے حضرات کی موجود ہے۔ مگر ہر بار

"قرعۂ فال بنام منِ دیوانہ زدند"

والی بات ہوتی رہی — کیا واقعی مجھے ہی اب باوجود اپنی نا اہلیتوں اور نالائقیوں کے یہ ذمہ داری سنبھال لینا چاہیئے۔ کیا اس سلسلہ میں بزرگانِ جمعیۃ، احباب جمعیۃ ارکان و کارکنانِ جمعیۃ میرے ساتھ پورا پورا تعاون فرماتے رہیں گے؟ اس سلسلے میں میری رہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً مجھے بہتر مشوروں سے نوازتے رہیں گے؟ میری کوتاہیوں سے مجھے بروقت آگاہ کرتے رہیں گے؟ میری نا اہلیتوں کو خاطر میں نہیں لایا کریں گے؟ اور مجھے اپنی شب و روز کی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں گے؟

ان معروضات کے جوابات کا میں منتظر ہوں۔ آج کل دفتر میں ہی مقیم ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ جلد ہی مجھے بہتر مشوروں، ہدایات اور تجاویز سے بزرگان و بہی خواہانِ جمعیۃ مطلع فرمائیں گے۔ میرے آئندہ اقدام، عمل اور فیصلے کی بنیاد آپ کا جواب ہی ہوگا۔

احمد حسین کمال

دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام

چوک رنگ محل۔ لاہور

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

جنگِ حریت کی ایک داستان

جو دکن کے ایک گوشے میں لڑی گئی

شجاعت و دلیری کے اولوالعزم کارنامے

سرزمین دکن میں انقلاب حریت کے شعلے سب سے پہلے حیدرآباد میں مشتعل ہوئے۔ اب سے پہلے انگریز اپنی مطلق العنانی پر قادر اور تمرود و غرور کے انداز اختیار کئے ہوئے تھا۔ لیکن ریذیڈنسی پر حملہ کے ساتھ اس کی سیاسی حکمت بدل گئی۔ ریذیڈنٹ اور اس کے ماتحت انگریز حکام آصف جاہ کی امداد کے لئے حکومت حیدرآباد کی طرف جھکنے لگے۔ افسران فوج جو رپورٹ ریذیڈنٹ کو روانہ کرتے۔ اس کی ایک نقل آصف جاہ نظام دکن کو بھی پیش کی جاتی۔ مقصد یہ تھا کہ نظام جو اب سے پہلے انگریز ریذیڈنٹ کے حکم کا محتاج تھا۔ اس دھوکہ میں آ جائے۔ کہ حاکم وقت وہ خود ہے۔ اور ریذیڈنٹ کا مطیع نہیں۔ انگریز حکام بھی انتظامی معاملات میں اسی کے دست نگر ہیں۔ اس کا نتیجہ خاطر خواہ ہوا۔ گو رہنما مجاہدین کی جانب سے اقتدارالدولہ کے ذریعہ ہرچند نظام کو تحریک جہاد کی سرپرستی کے لئے آمادہ کرنے کی سعی و جد و جہد کی گئی۔ لیکن نظام کی نظر میں اس وقت جو جنگ تھی۔ وہ انگریز اور رعایا کی نہ تھی۔ بلکہ اس نے مجاہدین کو اپنے مدمقابل سمجھ لیا اور یقین کر لیا کہ اس کے بہی خواہ صرف انگریز آقا ہیں۔ اگر مجاہدین کی اعانت کی گئی اور انگریزوں کا قبضہ ختم کر دیا گیا، تو اقتدارالدولہ کا خاندان ریاست کا اقتدار حاصل کر کے حاکم بن جائے گا۔ لہذا نظام اور عمّال دولت نے جو پہلے ہی انگریزوں کے وظیفہ خوار اور جاسوس تھے۔ اپنی پوری کوشش تحریک جہاد کے خاتمہ کے لئے شروع کر دی۔

مجاہدین کے حملہ کے متعلق میجر ڈیوڈسن نے گھبرا کر ایک عرضداشت مدیر اعظم (مختارالملک) کے پاس روانہ کی اور لکھا۔ کہ سرکار عالی کی خدمت میں پیش کی جائے۔ اس کی نقل ذیل میں درج ہے (مراسلہ نشانی ۹، ۷، بتاریخ ۱۷ جولائی ۱۸۵۷ء) کل کے روز ۴ بجے شام طرہ باز خاں جمعدار روہلہ معہ دوسرے لوگوں کے اندرون حدود چھاؤنی ریذیڈنسی آیا۔ اس کے ساتھیوں نے ریذیڈنسی کا پھاٹک توڑ دیا اور حملہ کا ارادہ کیا۔ ان کی مدافعت کے لئے توپ چلانے کا حکم دے دیا۔ اور جی گوپال داس کے مکانوں میں حملہ آوروں نے پناہ لی۔ تمام ریذیڈنسی سے گولہ باری کی گئی۔ رات کی تاریکی کی وجہ سے فوج جمع نہ ہو سکی سرکار عالی کے عرب ملازم رات کو آئے۔ ان کو کہا گیا کہ جہاں حملہ آور جمع ہیں۔ ان مکانوں کو گھیر لیا جائے۔ تاکہ مفسد بھاگ نہ سکیں۔ اور صبح کو ان کو تنبیہ کی جائے۔ لیکن انہوں نے کوئی انتظام نہیں کیا۔ آج کے دن تمام روہیلے چھ لاشوں کو چھوڑ کر زخمیوں کو ہمراہ لے کر شہر میں فرار ہو گئے ہیں۔ اب یہ ضروری نہیں۔ معلوم ہوتا کہ حضور کی خیر خواہی کے لئے کچھ گذارش کی جائے کہ کس طرح عمل ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ امر ذہن نشین اور خاطر مبارک ہونا چاہیئے۔ اس قسم کی ذلت جبکہ دونوں سرکاروں میں اتحاد ہے۔ کبھی سرکار عظمت مدار گوارا نہیں کر سکتی یقین ہے کہ حضور اس کا بخوبی انتظام فرمائیں گے (مشمولہ سنٹرل ریکارڈ آفس)

اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ عرب فوج جو سرکاری ملازم تھی۔ اور ریذیڈنسی کی حفاظت کے لئے طلب کی گئی تھی۔ اس نے مجاہدین کے خلاف کارروائی سے انکار کر دیا تھا۔ اور یہ کہ مجاہدین کے گروہ کا اس شدید گولہ باری سے کچھ زیادہ جانی نقصان نہ ہوا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے سرداران لشکر کی حکمت عملی سے فائدہ اٹھا کر جس طرح پناہ لی۔ اس سے صرف چند آدمی شہید ہوئے۔ اور باقی زخمیوں کو ہمراہ لے جانے کا انتظام کر لیا گیا۔

مختارالملک کی جانب سے اس مراسلہ کا جواب دوسرے دن میجر ڈیوڈسن کو دیا گیا۔ جس میں مرقوم کیا گیا کہ:

"آپ کی عرضداشت حضور میں پیش کر دی گئی مبصوصؔ نے جو جواب عنایت فرمایا ہے۔ وہ اس کے ساتھ روانہ ہے۔ طرہ باز خاں کے ہمراہ جو روہیلے فرار ہوئے ہیں۔ ان کے منجملہ ۱۲۔ اشخاص غلام یٰسین خاں جمعدار نے دس میل کے فاصلے پر گرفتار کر لیا ہے۔ اور تین اشخاص کو پولیس کی جمعیت نے تعاقب کر کے گرفتار کر لیا ہے۔ ان سب کو پا بہ زنجیر مقید رکھا گیا ہے۔ دوسرے لوگوں کی تلاش جاری ہے۔ سرکاری جمعیت اور سواران لوگوں کی تلاش میں رواں دواں ہیں۔ سرکار کی طرف سے ان لوگوں کی گرفتاری کے لئے انعام مقرر کر کے اشتہار بھی دے دیا گیا ہے"۔

ریذیڈنٹ اور دوسرے حکام مجاہدین خصوصاً طرہ باز خاں اور علاؤالدین صاحب کی خفیہ جد و جہد سے سخت پریشان تھے۔ اور ان کی روپوشی کو کسی خطرناک انقلاب کا پیش خیمہ سمجھ رہے تھے۔ چنانچہ ۲۰ جولائی کو ریذیڈنٹ کی جانب سے ایک عرضداشت آصف جاہ کو بھیجی گئی۔ جس کی نقل یہ ہے:

"ہمارا معلوم ہوا ہے۔ کہ مولوی علاؤالدین جو حملہ ریذیڈنسی کا ایک اہم شخص ہے۔ وہ شہر میں پوشیدہ ہے اور وہ ملازم اور مصاحب نواب اقتدارالدولہ بہادر کا ہے اور نواب مذکور اس کی حمایت اور تائید کر رہے ہیں۔ اس کو گرفتار کرنا چاہیئے۔ نیز اطلاع ملی ہے کہ طرہ باز خاں بڈھن خاں کی پناہ میں ہے۔ اور بیگم بازار میں موجود ہے بڈھن خاں کی ڈیوڑھی میں مفسدوں کے جمع ہونے اور مشورہ کرنے کی اطلاع ملی۔ اس کا انتظام کیا جائے"۔

اب یہ واضح ہو گیا تھا کہ مجاہدین کے گروہ کی رہنمائی اقتدارالدولہ بھی کر رہے ہیں۔ اور مولانا علاؤالدین کے ان سے خاص تعلقات تھے۔ اس عرضداشت پر سب سے پہلے مختارالملک نے آصف جاہ کی جانب سے شمس الامراء کو پروانہ جواب طلبی کے لئے بھیجا اور شائستہ الفاظ میں تنبیہ بھی کی کہ وہ باغیوں کی سرپرستی سے احتراز کریں۔ اس کے جواب میں شمس الامراء نے اس قسم کی سرگرمیوں سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ کیونکہ اس وقت کی مصلحت کا یہی تقاضا تھا۔ ورنہ ان کی نگرانی شروع ہو جاتی۔ اور وہ مجاہدین کو کوئی امداد نہ دے سکتے تھے۔ ان رہنماؤں کے پیش نظر اب یہ تدبیریں بھی تھیں کہ جس طرح ہو سکے سامان حرب جمع کیا جائے۔ تاکہ اس بار جو حملہ ہو۔ وہ پوری تیاری کے ساتھ ہو سکے۔ ایک طرف شہر میں یہ تنظیم جاری تھی۔ دوسری طرف نظام دشمنانِ وطن سے رابطہ اتحاد قائم کئے غازیانِ دین و وطن کے مجاہدانہ عزائم کو خاک میں ملانے کے درپے تھا۔ ساتھ ہی بعض علاقوں کے سردار انقلابی تنظیم میں شرکت کے لئے تیار بیٹھے تھے چنانچہ حیدرآباد کی ایک ریاست زوارپور کے راجہ نے عربوں اور روہیلوں اور پٹھانوں کی فوج جمع کر کے قرب و جوار کے علاقوں میں انگریزی تسلط کے خلاف معرکہ کارزار گرم کر دیا۔ جن میں حیدرآباد کے چند راہنما مجاہد بھی شریک تھے۔ رائے پور کے علماء نے عوام میں جوش جہاد کا جذبہ پیدا کر کے انقلابیوں کی حمایت شروع کر دی۔

ان مجاہدین کے مقابلہ پر گورا پلٹن کے ساتھ نظام نے اپنا بھاری لشکر اور توپیں روانہ کیں۔ اور جدال و قتال کا میدان گرم ہوا۔ مجاہدین محدود وسائل کے باوجود نہایت اولوالعزمی اور شجاعت، دلیری سے مقابلہ کرتے رہے۔ آخر راجہ زوارپور کو سالار جنگ نے صلح کی گفت و شنید کے بہانے سے حیدرآباد بلوا کر دھوکہ سے گرفتار کر لیا اور انگریزوں کے حوالہ کر دیا۔ گویا شیر اسلام ٹیپو کے عہد کی تاریخ دہرائی جا رہی تھی۔ جب اس راجہ سے جبر و سختی کے بعد ان مجاہد راہنماؤں کے نام دریافت کئے گئے جو اس کے ساتھ شریک جنگ تھے۔ تو اس نے بتانے سے صاف انکار کر دیا۔ اور جب ریذیڈنٹ اور سالار جنگ نے خود اس کو جاں بخشی اور معافی کا لالچ دے کر انقلابی تنظیم کے راز معلوم کرنا چاہے تو اس دلاور جنگ نے جواب دیا۔ کہ پھانسی کے پھندے توپوں کے دہانے یا کالا پانی

(باقی صفحہ ۴ پر)

صحیفۂ عالم

عرب سربراہوں کی تیسری کانفرنس

عرب سربراہوں کی تیسری کانفرنس ۱۴ ستمبر سے قاہرہ میں شروع ہوگی۔ سربراہی کانفرنس میں فلسطین کو آزاد کرانے کے لئے عربوں کے اتحاد کو مضبوط تر بنانے کے لئے بھی فیصلے کئے جائیں گے عرب سربراہ عرب ملکوں کے مسائل پر بھی غور کرینگے

فیلڈ مارشل عبدالحکیم عمرو کا اعلان

عرب جمہوریہ کے کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل عبدالحکیم عمرو نے اپنی فوجوں کو یقین دلایا کہ حکومت متحدہ عرب جمہوریہ استعماریت پسند طاقتوں کی مخالفت کے باوجود مشرقی بلاک کے ملکوں سے برابر ہتھیار درآمد کرتی رہے گی۔ وہ ملک کے ریگستانی علاقوں میں فوجی مرکزوں کے معائنہ کے دوران اپنے افسروں اور سپاہیوں کے روبرو تقریر کر رہے تھے۔ مغربی ملکوں کی سازش کی ایک مثال انہوں نے یہ دی کہ مغربی جرمنی کی طرف سے اسرائیل کو ہتھیار مہیا کئے جا رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ سامراجی جانتے ہیں کہ ہمیں اپنے ہتھیاروں کے لئے بہت زیادہ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ جبکہ وہ اسرائیل کو مفت ہتھیار مہیا کر رہے ہیں۔ لیکن آپ نے کہا کہ اس کے باوجود ہمیں اور زیادہ ہتھیار حاصل کرنے سے نہ روکا جاسکے گا۔ اس کے برعکس وہ اسرائیل کو جتنے زیادہ اسلحہ مہیا کریں گے۔ ہمارا یہ عزم اور زیادہ مستحکم ہوتا جائے گا۔ کہ ہم زیادہ اور بہتر ہتھیار حاصل کریں۔

انہوں نے بتایا۔ کہ اس وقت مصر کی بری بحری اور فضائی افواج جدید ترین اسلحہ سے مسلح ہیں اور وہ اسرائیل اور سامراجی طاقتوں کے کسی بھی حملہ کو پسپا کرنے کی قوت رکھتی ہیں۔

صدر ناصر اور شاہ فیصل الجزائر میں

الجزائر میں ملاقات کرینگے

متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر تنازعہ یمن کو حل کرنے کے لئے سعودی عرب کے شاہ فیصل سے ملاقات کریں گے۔ الجزائر کے صدر بن بیلا اس ملاقات کا انتظام کرنے کے سلسلے میں بڑی سرگرمی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ یہ ملاقات جون کے آخر میں الجزائر میں ہوگی۔ جہاں افریقہ اور ایشیا کے سربراہوں کی کانفرنس ہو رہی ہے۔ شاہ فیصل اور صدر ناصر کے درمیان مفاہمت کی یہ پہلی کوشش ہوگی۔

ممالک اسلامیہ کے شب و روز

دریائے اُردن کا رُخ موڑنے کی

فرانس کی طرف سے حمایت

لبنان کے دو اخبارات نے لکھا ہے کہ فرانس عربوں کی اس سکیم کی حمایت کرتا ہے کہ دریائے اردن کی معاون ندیوں کا رُخ موڑ دیا جائے۔ بتایا گیا ہے کہ صدر فرانس نے صدر لبنان سے مذاکرات کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ اس معاملہ میں عربوں کے موقف کی حمایت کی جائے

پانچ عرب ممالک مطالبہ کرینگے

امریکہ ویتنام سے فوجیں واپس بلالے

معلوم ہوا ہے۔ الجزائر میں ہونے والی افریشیائی کانفرنس میں کم سے کم پانچ عرب ممالک امریکہ سے مطالبہ کریں گے کہ وہ امریکی فوجوں کو ویتنام سے واپس بلالے اور پانچ ملکوں میں متحدہ عرب جمہوریہ، شام، عراق، سوڈان اور الجزائر شامل ہیں۔

عراق نے مغربی جرمنی سے

سفارتی تعلقات توڑ دیئے

مغربی جرمنی نے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کے سلسلہ میں حال ہی میں جو اقدامات کئے ہیں۔ ان کے پیش نظر عراق نے مغربی جرمنی کے ساتھ سفارتی تعلقات توڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔

کردوں اور عراقی فوج میں تصادم

بیروت۔ کردوں اور عراقی فوجیوں کے درمیان شمالی عراق کے چار مختلف حصوں میں لڑائی جاری ہے۔ اس امر کا انکشاف باغی کردوں کی طرف سے کیا گیا۔

سعودی عرب میں خام تیل کی

پیداوار بڑھ گئی

ظہران (سعودی عرب) عرب امریکن آئیل کمپنی نے اطلاع دی ہے کہ ۱۹۶۴ء میں تیل کی پیداوار، صفائی اور تیل کی برآمد کا ریکارڈ سب سے زیادہ رہا۔ سالانہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس سال میں خام تیل کی پیداوار ۶۲۸۰۹۴۵۲۴۲ بیرل تھی۔ جو کہ سنہ ۱۹۶۳ء کے مقابلہ میں ۱۰.۶ فیصدی زیادہ ہے۔

سعودی عرب نے اپنے سفارتی تعلقات

بون سے ختم کر لئے

بیروت۔ سعودی عرب نے آج سے اپنے سفارتی تعلقات مغربی جرمنی سے ختم کر لئے سعودی عرب چوتھا ملک ہے۔ جس نے اپنے تعلقات بون سے توڑ دیئے ہیں اور اس امر کا مکہ ریڈیو سے اعلان بھی کر دیا گیا ہے۔ ان تمام ملکوں نے بطور احتجاج اس بات پر یہ اقدام کیا ہے کہ مغربی جرمنی نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا ہے۔ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ مغربی جرمنی نے چونکہ آج اسرائیل سے اپنے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس لئے سعودی عرب نے عرب ممالک کے وزراء خارجہ کی کانفرنس کے فیصلوں کا احترام کرتے ہوئے اپنے تعلقات بون سے ختم کرنے پر مجبور ہے

قاہرہ میں مغربی جرمنی کا سفارتخانہ بند

قاہرہ۔ آج یہاں مغربی جرمنی کے سفارتخانہ پر اٹلی کا جھنڈا لہرا دیا گیا۔ مغربی جرمنی کا سفارت خانہ بند ہو گیا ہے۔ اٹلی متحدہ عرب جمہوریہ میں اٹلی کے مفادات کی نگرانی کرے گا۔ اسرائیل کے ساتھ مغربی جرمنی کے سفارتی تعلقات قائم ہو جانے کے بعد مغربی جرمنی کے ساتھ عرب جمہوریہ نے سفارتی تعلقات توڑ لئے ہیں۔

الجزائر مغربی جرمنی سے امداد نہیں لے گا

الجزائر۔ صدر بن بااللہ نے کہا کہ بون کی بندرگاہ دوبارہ تعمیر کرنے کے لئے مغربی جرمنی کی امداد سے دستکش ہونا پڑا ہے۔ یہ بندرگاہ گذشتہ سال جولائی میں مصری اسلحہ کے جہاز میں دھماکہ کے باعث تباہ ہو گئی تھی۔ آپ نے کہا! الجزائر نے یہ بندرگاہ مغربی جرمنی کی امداد سے دوبارہ بنانے کا پروگرام بنایا تھا۔ لیکن موجودہ صورت حال میں ہم یہ پروگرام ترک کرنے پر مجبور ہیں تاکہ ہمارے فلسطینی بھائیوں کے موقف کو زد نہ پڑے یاد رہے کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کے بارے میں مغربی جرمنی کے فیصلہ کے بعد الجزائر نے گذشتہ ہفتے مغربی جرمنی سے سفارتی تعلقات ختم کر دیئے تھے۔

افریقہ میں تبلیغ اسلام کی رفتار

نائجیریا کے وزیر اعظم اور اُن کے ہمراہیوں کی مساعی سے اب تک ایک لاکھ چھتیس ہزار دو سو تیس بت پرست مسلمان ہو چکے ہیں۔

مؤتمر عالم اسلامی میں وزیر اعظم نائیجیریا احمد بیلو نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ یہ تعداد صرف دسمبر ۱۹۶۳ء سے لے کر مارچ ۱۹۶۵ء تک کی مدت کے اندر اسلام قبول کرنے والوں کی ہے۔

عالمی اسلامی کانفرنس

مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی پاکستان کی نمائندگی کر رہے ہیں

قاہرہ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم مفتی محمود احمد قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔ وہ عالمی اسلامی کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔ اس کانفرنس میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بھی شرکت کر رہے ہیں۔ عالمی اسلامی کانفرنس کا اہتمام جامعہ ازہر کی طرف سے کیا گیا ہے۔ اور اس کانفرنس میں قرآن اور سنت کی روشنی میں ان مسائل کا حل تلاش کیا جائے گا۔ جو عالم اسلام کو درپیش ہیں۔

شاہ حسین کی طرف سے امریکہ کو وارننگ

عمان۔ اردن کے شاہ حسین نے آج کہا کہ اگر امریکہ فلسطین کے معاملہ میں اصولوں اور انصاف کا اسی طرح خون کرتا رہا۔ تو ایک دن آئے گا۔ کہ پورے عالم عرب میں امریکہ کو ایک دوست بھی نہیں ملے گا۔

عرب جمہوریہ اور لبنان نے بھی

مغربی جرمنی سے سفارتی تعلقات توڑ لئے

قاہرہ۔ عرب جمہوریہ اور اردن نے بھی مغربی جرمنی سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ اس سے قبل کویت شام اور سعودی عرب مغربی جرمنی سے سفارتی تعلقات منقطع کر چکے ہیں حکومت لبنان نے بھی مغربی جرمنی سے سفارتی تعلقات توڑنے کا اعلان کیا ہے۔ مغربی جرمنی کی طرف سے اسرائیل کو تسلیم کرنے کے فیصلہ کے خلاف یہ کارروائی کی جا رہی ہے۔

دمشق۔ شامی فوج کی طرف سے آج صبح اعلان کیا گیا۔ کہ اسرائیلیوں نے چار گھنٹہ تک وادی اردن کے ایک حصہ پر بمباری کی۔ جہاں دریا کا رخ بدلنے کے لئے کام ہو رہا ہے۔

حالات و واقعات

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

صدارتی انتخاب کے بعد متحدہ محاذ میں شامل جماعتوں کے اندرونی خدو خال جس طرح سامنے آئے ہیں اس کی ایک مثال تو مولانا کوثر نیازی صاحب کے بیان و استعفیٰ سے جماعت مودودی کے بارے میں عوام کے سامنے آئی اور اب ایک مثال کونسل مسلم لیگ کے اندرونی حالات کی نمایاں ہوئی ہے جسے شہزادی عابدہ سلطانہ نے کراچی زونل (کونسل) مسلم لیگ کے تمام عہدوں سے مستعفی ہوتے ہوئے پیش کی ہے۔ اور یہاں ۱۹ رمئی کے "نوائے وقت" سے نقل کی جا رہی ہے

(ادارہ ترجمان)

کراچی زونل کونسل مسلم لیگ کی سینئر صدر شہزادی عابدہ سلطانہ پارٹی کے تمام عہدوں سے مستعفی ہوگئیں۔ اور پارٹی کی صرف دو آنے کی معمولی ممبر رہیں گی۔ انہوں نے کراچی زونل کونسل مسلم لیگ کے صدر مسٹر زیڈ ایچ لاری کو ایک خط لکھا ہے۔ جس میں ان کے ۱۴ مئی کے خط کی رسید سے انہیں مطلع کیا ہے۔ جس کے ذریعے مسٹر لاری نے استعفیٰ واپس لیا ہے۔ اور ایک ماہ کی چھٹی منسوخ کرکے پارٹی کی قیادت دوبارہ سنبھال لی ہے۔

شہزادی عابدہ سلطانہ نے لکھا ہے۔ جس طرح سے آپ اپنا استعفیٰ مورخہ ۱۲ر اپریل قاضی افتخار صاحب کو بھیجا اور بعد میں ورکنگ کمیٹی نے جس طرح آپ کو رخصت پر بھیجنے کا فیصلہ کیا (جس کی نہ درخواست دی گئی تھی اور نہ یہ ریفرنس کا پوائنٹ تھا) یہ ایسے اقدامات ہیں۔ جن کی نظیر شاید سیاسی تاریخ کے ریکارڈ میں نہیں ملے گی۔ مجھے یہ بھی اندیشہ ہے کہ آپ کا استعفیٰ منظور یا مسترد کرنے کا اختیار نہ قاضی افتخار صاحب کو ہے۔ اور نہ آپ کی نامزد ورکنگ کمیٹی کو ہے۔ بلکہ کراچی زونل مسلم لیگ کونسل کو ہے۔ جس نے آپ کو منتخب کیا تھا۔ جس طرح سے ورکنگ کمیٹی نے آپ کو ایک ماہ کی رخصت دی۔ وہ اندرونی دھاندلیوں اور سازشوں کی مثال ہے۔ جو ملک میں سیاست کے نام پر روا رکھی جاتی ہیں۔ اب اگر یہ جماعت عام پبلک میں روح نہ پھونک سکے۔ یا اس کا اعتماد حاصل نہ کر سکے، تو کوئی تعجب کی بات نہیں اور پھر یہ جماعت توقع رکھتی ہے کہ پبلک اپنے معاملات صاف ستھرے رکھے۔ بہرحال میں نے قائم مقام صدر کی حیثیت سے ورکنگ کمیٹی کا ۱۸ رمئی کو اجلاس بلایا تھا۔ جیسے ہی آپ کے پاس ایجنڈا پہنچا۔ آپ نے اپنی رخصت منسوخ کر ڈالی اور دوبارہ عہدہ سنبھال لیا۔ میں حیران ہوں کہ ورکنگ کمیٹی جس نے آپ کو رخصت دی تھی۔ اس سے اس رخصت کے ایکا ایکی خاتمہ پر کیوں مشورہ نہ کیا گیا۔ اس مختصر رخصت کا کیا مطلب تھا اور ۱۸ تاریخ کو ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منسوخ کرنے کی کیا وجوہ ہیں۔ کیا آپ کی رخصت اس لئے منسوخ ہوئی ہے۔ کہ کراچی زونل کونسل مسلم لیگ نے آپ کی قیادت میں جو اقدامات اور غلطیاں کی ہیں۔ ان پر بحث نہ ہو سکے؟ اگر ایسا نہیں تو ۱۶ تاریخ کے سرکلر سے ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کیوں منسوخ کیا گیا۔ میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ تفصیلات میں جانا ضروری نہیں۔ پھر بھی یہ بتانا چاہوں گی کہ ایسی قیادت کے ساتھ گہرا تعلق جو خود غرضی سازش اور اخلاقی جرأت سے عاری ہونے کے باعث مذاق کا ہدف بنتی رہی ہو۔ بڑا ناخوشگوار تجربہ تھا۔ تاہم پھر بھی سیاست دانوں کے ایسے گروپ میں شرکت اور ایسی سنگین حرکتیں کرنے والوں کا ساتھ انتخابات کی تکمیل تک نبھانا پڑا۔ اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ کراچی زونل کونسل مسلم لیگ کے تمام عہدوں سے مستعفی ہو جاؤں۔ اور دو آنے کی رکن رہوں۔

تیس ہزار افراد ہلاک ہوئے

ڈھاکہ - قومی اسمبلی کے رکن میجر افسر الدین نے کہا ہے کہ طوفان سے تقریباً تیس ہزار افراد جاں بحق ہوئے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ امدادی کاموں کے لئے کم از کم ۵۰ کروڑ روپے دیئے جائیں۔ وہ باریسال کے دورہ سے واپس آئے ہیں۔

انہوں نے ایک بیان میں مخیر حضرات سے امداد کی اپیل کی ہے۔ کیونکہ کوئی بھی حکومت اتنے بڑے مسئلہ سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔

سرحدی تنازعات کی ذمہ داری ہندوستان پر عائد ہوتی ہے

نئی دہلی - مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا ہے کہ ہندوستان کے تمام حصوں میں پاکستان کے خلاف زبردست نفرت کی آگ جل رہی ہے۔ اور ہندوستانی مسلمانوں کو گہرے شک و شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ انہوں نے حکومت ہندوستان پر الزام عائد کیا۔ کہ اس نے سرحدی تنازعات کے تصفیہ کے معاملہ میں بین المملکتی معاہدوں سے فائدہ نہیں اٹھایا۔

مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا کہ ہر معاملہ میں حکومت کی حمایت کا نظریہ فرسودہ ہو چکا ہے۔ اور موجودہ دور میں حکومت کے غیر منصفانہ رویہ کی حمایت مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے ہندوستانی عوام کو تلقین کی کہ وہ حق گوئی کا جذبہ پیدا کریں۔ اور اگر ان کی حکومت غلط راستے پر چل رہی ہے تو بلا تامل اس کا اعلان کر دیں۔

مسٹر جے پرکاش نرائن نے بنگلور میں کشور شانتی سینا کیمپ کا افتتاح کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ انہوں نے حکومت ہندوستان کے رویہ پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں بھارتی حکومت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۶۰ء کے پاک و ہند سمجھوتہ کے مطابق سرحدی تنازعات کے معاملہ کو ثالث کے سپرد کیوں نہیں کیا گیا۔

مسٹر نارائن نے اس بات پر سخت نکتہ چینی کی کہ آزاد ہندوستان اور پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد سترہ برس کے طویل عرصہ میں بھی سینکڑوں میل لمبی سرحد کی حد بندی نہیں کی گئی۔

نئے پنجسالہ منصوبے کے اہم پہلو

راولپنڈی - قومی اقتصادی کونسل نے تیسرے پنجسالہ منصوبہ کی منظوری دے دی۔

قومی آمدنی ۳۷ فیصدی بڑھ جائیگی۔

۵۵ لاکھ افراد کے لئے روزگار مہیا ہوگا

ملک غذائی اعتبار سے خود کفیل ہو جائیگا

نئے منصوبہ پر ۵۲ ارب روپے خرچ ہونگے

صوبائی اسمبلی میں آزاد ممبروں کا اسلامی گروپ قائم کیا جائے گا

راجہ محمد عبداللہ وزیر آبادی کا اعلان

گوجرانوالہ - صوبائی اسمبلی کے نومنتخب ممبر کرنل راجہ محمد عبداللہ نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ صوبائی اسمبلی میں آزاد ممبران کا ایک ایسا گروپ قائم کریں گے۔ جو صوبے میں خالصتاً دین اسلام کی سربلندی کے لئے کام کرے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس سلسلہ میں کنونشن مسلم لیگ اور حزب اختلاف سے تعاون کرنے سے بھی گریز نہیں کرینگے راجہ صاحب نے اس امر کی تردید کی کہ وہ کنونشن مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اسمبلی کے آزاد ممبران کو وزیر آباد میں جلد ہی دعوت دے رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے طیارہ کے حادثہ پر اظہار افسوس

جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کے امیر مفتی محمد شفیع صاحب نے ایک بیان میں قاہرہ کے قریب پی آئی اے کے حادثہ میں ممتاز صحافیوں اور دیگر شخصیتوں کے جاں بحق ہونے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور اسے عظیم قومی نقصان قرار دیا ہے انہوں نے کہا کہ مادر وطن اپنے ان سپوتوں سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئی ہے۔ جنہوں نے اپنے اپنے شعبہ میں ملک و قوم کی بیش بہا خدمت کی ہے انہوں نے ہلاک شدگان کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا اور کہا کہ رب العزت مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے

جمعیۃ علماء اسلام ملتان

ملتان جمعیۃ علماء اسلام شہری شاخ کے اجلاس میں قاہرہ کے قریب پی آئی اے کے طیارہ کے حادثہ پر زبردست رنج و ملال کا اظہار کیا گیا اور کہا گیا کہ نامور صحافیوں اور دیگر اہم شخصیتوں کی المناک موت ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ایک قرارداد میں حکومت سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ مرحومین کے پسماندگان کی مالی اعانت کرے۔ ایک اور قرارداد میں مرحومین کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کی گئی۔

صوبائی دار الحکومت میں ٹیڈیوں کی گرفتاری

لاہور - مقامی پولیس نے شہر میں ٹیڈی بوائز کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر قابو پانے کے لئے ایک مہم شروع کی ہے۔ جس کے دوران گذشتہ تین دنوں کے اندر چودہ نوجوانوں کو مختلف نوعیت کے جرائم کا ارتکاب کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ ان میں زیادہ تعداد گلبرگ، اور شہر کے دوسرے ماڈرن حصوں میں رہائش پذیر خاندانوں سے تعلق رکھنے [illegible]وں کی ہے۔ بعد ازاں ان میں سے بیشتر کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

بھارت میں پانچ پاکستانی گرفتار

نئی دہلی - پانچ پاکستانی باشندوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ وہ ویزا کی مدت ختم ہونے پر بھی بھارت میں ٹھہرے رہے حکومت بھارت نے ایک مہم چلائی ہے۔ کہ ویزا کی مدت سے زائد عرصہ تک بھارت میں ٹھہرنے والے پاکستانی باشندوں کو گرفتار کیا جائے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعۃ المبارک ۱۰ مئی ۱۹۶۸ء

قاہرہ میں اسلامی کانفرنس کا دوسرا اجتماع

مفتی محمود صاحب و مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو دوبارہ شرکت کی دعوت

گذشتہ سال حکومت مصر کے ایماء پر جامعہ ازہر کی طرف سے تمام دنیا کے جیدہ وجید علماء دین کا ایک اجتماع خصوصی بلایا گیا تھا۔ جس کا مقصد اسلام کو درپیش نئے مسائل پر باہمی مبادلہ، خیال و مذاکرہ تھا تاکہ امت مسلمہ کو جدید حالات میں قابل اعتماد رہنمائی میسر آسکے۔ یہ خالصتاً ایک فکری اجتماع تھا۔ پاکستان سے مدعو کئے جانے والے حضرات، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب تھے۔ جنہوں نے شرکت فرمائی اور متذکرۃ الصدر کانفرنس کے مندوبین نیز علماء مصر پر اپنے علم و فضل اور اصابت رائے کا گہرا اثر چھوڑا

اس سال بھی اس اجتماع کا دوسرا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ اور ان چاروں حضرات ہی کو پھر دوبارہ اس میں شرکت کے لئے خصوصی طور پر مدعو کیا گیا ہے۔ چنانچہ مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام صاحب ہزاروی کانفرنس میں شرکت کے لئے مدعو ہو چکے ہیں مشرقی پاکستان میں اچانک ہولناک طوفان و تباہی آجانے کی وجہ سے شاید مولانا تاج الاسلام تشریف نہیں لے جا سکے ہیں۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری ان دنوں سفر حج پر ہیں۔ شاید آپ وہاں سے براہ راست کانفرنس میں شرکت کیلئے پہنچ جائیں۔

اس طرح کا ایک اجتماع موتمر کے نام سے مکہ معظمہ میں بھی سالانہ حج کے موقعہ پر منعقد کیا جانے لگا ہے۔ چنانچہ اس سال بھی ایام حج میں اس کا انعقاد ہوا۔ اور افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ پاکستان کی طرف سے شریک ہونے والے وفد میں ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب بھی تھے۔ جن کے مشتبہ اور ناقابل اعتماد نظریات دینی معلوم و مشہور ہیں۔ مزید افسوس یہ ہے کہ انہیں اس سال کے لئے موتمر مذکورہ کا نائب صدر بھی بنا دیا گیا ہے۔ اور اس پر کسی نے کوئی نوٹس نہیں لیا ہے۔ اس کے برعکس قاہرہ میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں کم از کم پاکستان سے مدعو شدہ حضرات میں کوئی شخص بھی تجدد پسندانہ ذہن کا حامل نہیں ہے اور سب کے سب اسلام کو اسلاف کی تعبیر و تفہیم کی روشنی میں ماننے والے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ ان مدعو حضرات میں سے کسی ایک یا دوسرے نہ جا سکنے کی بنا پر اور درپردہ کسی کوشش کی وجہ سے کوئی ایسا شخص بھی بھیج دیا گیا ہو۔ جو تجدد زدہ ہو

بہرحال اس طرح کے اجتماعات وقت کی ایک بڑی ضرورت ہیں۔ اور ملت اسلامیہ کی ذہنی تطہیر و اصلاح نیز ان میں رابطہ و وحدت پیدا کرنے کے لئے ایک بڑا ہی موثر و پائدار ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ انہیں فرنگیت کے پروردہ افراد کے سائے سے بچایا جائے۔ نیز ایسے لوگوں سے بھی محفوظ رکھا جائے۔ جو اپنے مخصوص سیاسی یا گروہی مفادات کے حامل ہوں۔ اور امریکہ، برطانیہ یا روس وغیرہ سے ظاہر یا باطن وابستہ ہوں۔

مصر نے صدر ناصر کی جرأت مندانہ قیادت و سربراہی میں امریکہ و یورپ کے مقابلہ میں عرب و ایشیا کا وقار بلند کیا ہے۔ برطانوی، امریکی ڈپلومیسی کو مشرق وسطیٰ میں شکست فاش دی ہے۔ اور مسلم ممالک کے لئے ایک نئی راہ عمل کھول دی ہے چنانچہ قاہرہ میں منعقد ہونے والے اس اجتماع کا اثر بہت دور رس ہو سکتا ہے۔ اور اس کی اہمیت مخالف و موافق سب کے لئے یکساں حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ پاکستان کی طرف سے شامل ہونے والے افراد نہ صرف یہ کہ دین کا قابل اعتماد علم ہی رکھتے ہوں، بلکہ مغربی استعمار کی ان چالوں سے بھی واقف ہوں۔ جو وہ مسلمانوں کو کمزور و منتشر رکھنے کے لئے درپردہ چلتے رہتے ہیں مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس برصغیر میں انگریز سے پیہم پنجہ آزمائی کی جنگ میں ایک عامل کی حیثیت سے وہ بھی شریک رہے ہیں۔ انہوں نے دنیا کے اس سب سے بڑے مسلم دشمن سامراج سے اس سرزمین پر سالہا سال لڑائی لڑی ہے۔ وہ اس عہد کے حالات اور تقاضوں سے بھی بخوبی آشنا ہیں۔ ایسے اجتماعات میں ان کی شمولیت بہت بڑا وزن رکھتی ہے۔ کانفرنس کے منتظمین نے ان کو دعوت دے کر اپنی بصیرت و فراست کا بہترین ثبوت دیا ہے۔

کشمیر کے بارے میں عرب ممالک کے [illegible] آج [illegible] میں مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے عالم اسلام و [illegible] کی [illegible] دو سال سے عرب ممالک میں بھارت کی جانب سے جو [illegible] ان کا ازالہ کیا۔ چنانچہ دو سال کے بعد یہ [illegible] آیا کہ اس کانفرنس کے خاتمہ کے بعد [illegible] مسلم ممالک میں کشمیر کے مسئلہ کے متعلق [illegible] نقطہ نظر پیدا ہونے لگا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ موجودہ اجتماع میں بھی مسئلہ کشمیر کے ساتھ ساتھ پاکستان کے خلاف بھارت کی حالیہ جارحیت کی حقیقت بھی عرب و مسلم ممالک کے نمائندگان و شرکاء کانفرنس پر ان دونوں حضرات کے ذریعہ واضح ہو جائے گی۔ افسوس ہے کہ ہماری حکومت نیز اخبارات نے اس کانفرنس کو اور پاکستان کی طرف سے نمایندگی کرنے والے ان حضرات کی اس سعی کو وہ اہمیت نہیں دی۔ جس کی وہ مستحق تھی۔ اور جس سے ملک و ملت کا زبردست مفاد وابستہ ہے۔ اور جس کا ایک واضح نتیجہ یعنی مسئلہ کشمیر پر عربوں اور مسلم ملکوں کا ہمدردانہ بدلا ہوا رویہ آج سامنے موجود ہے (ک)

تعمیر معاشرہ

حکومت و اقتدار کی زمام کار، اب جس طبقہ کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے۔ وہ قانونی طور پر آئندہ پانچ سال کے لئے اس ملک کے برے بھلے اور سیاہ و سفید کا ذمہ دار بن گیا ہے۔ اور اسے اب یہ موقعہ دیا جانا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اس ذمہ داری کو پورا کرے البتہ آئندہ کے نتائج ہی یہ واضح کریں گے۔ کہ یہ طبقہ ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں کس حد تک کامیاب یا ناکام ہوا۔

یہ بات کہ ملک کا اندرونی انتظام، نظم و نسق اور اقتصادی، معاشی و تعلیمی حالات کیا رخ اختیار کرتے ہیں۔ نیز خارجہ پالیسی میں پاکستان کیا کھوتا اور کیا پاتا ہے۔ اس کا زیادہ تر انحصار حکمرانوں کے نئے گروہ اور اصحاب اقتدار و کرسی نشینان کے رویہ پر ہے کہ جیسا رویہ وہ اختیار کریں۔ البتہ تعمیر انسان کا فریضہ عوامی افراد و جماعتیں ادا کر سکتی ہیں۔

آج ملک و ملت کو متعدد مسائل درپیش ہیں۔ ہم مسلمان ہونے کی حیثیت سے اگرچہ اپنا ایک طویل تاریخی عہد رکھتے ہیں۔ لیکن بحیثیت پاکستانی کے ہم بالکل ایک نئی قوم ہیں۔ اور ہمارا وطن ایک جدید وطن ہے اس جدید وطنیت کی بناء پر ہمارے کچھ مخصوص قومی تقاضے بھی ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

بھارت کا چیلنج

رن کچھ کے علاقہ میں بھارتی سورماؤں نے جس ننگی جارحیت کا ارتکاب کیا تھا۔ اس کا منہ توڑ جواب دے کر پاکستان کی طرف سے فوراً دے دیا گیا ہے۔ اور بھارت کو اس علاقہ سے کسی قدر پسپا ہو جانا پڑا ہے۔ سوال یہ ہے کہ بھارت کے اس اقدام کے پس پردہ کیا عزائم کارفرما ہیں؟ کیا یہ حملہ لندن و واشنگٹن کے دیوتاؤں کے خفیہ ایماء پر کیا گیا تھا؟ کیا چین و روس کے ساتھ پاکستان کے بڑھتے ہوئے تعلقات کو روکنے، اقتصادی و معاشی منصوبوں و ترقیات کی طرف سے پاکستان کی توجہ ہٹانے اور جنگی الجھاؤ میں اسے پھنسائے رکھنے کی یہ ایک پوشیدہ تدبیر تھی؟ کیا ایشیا اور سارے مشرق میں جنگی کھچاؤ کی فضا دسیع کرنے کا یہ امریکی پلان تھا؟ یا یہ محض بھارت کی بدحواسی کا ایک مظاہرہ تھا؟ جو صدر ایوب کے کامیاب دورۂ چین و روس کی وجہ سے بھارتی نیتاؤں پر طاری ہے۔ بہرحال وجہ کچھ بھی ہو۔ لیکن ایک حقیقت بالکل واضح اور صاف ہے، اور وہ یہ کہ بھارت کی طرف سے کسی صورت میں بھی یہ اطمینان نہیں کیا جا سکتا کہ وہ پاکستان کا قابل اعتماد ہمسایہ ثابت ہو سکے گا۔ رن کچھ میں بھارت کی یہ فوجی یلغار بھی پاکستان پر براہ راست حملہ کے مترادف تھی۔ اسے قطعاً ایک سرحدی تنازع قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ اس حملہ سے پاکستان کی قوت دفاع کا اندازہ لگانے کی کوشش کی گئی ہو۔ اور آئندہ زیادہ وسعت و شدت کے ساتھ اقدام کرنے کی تیاری کی جائے۔ اس طرح کے اقدام سے مغربی طاقتوں کو بھی بے تعلق قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ مشرق و ایشیا میں امریکہ اور برطانیہ کی گذشتہ ۱۶ سالہ سیاسی حکمت عملی ناکام ہو چکی ہے۔ اور وہ اب اپنے گرے ہوئے وقار کو براہ راست جنگی کارروائیوں سے سنبھالا دینا چاہتے ہیں۔ مشرق وسطی میں مصر نے، مشرق بعید میں چین و انڈونیشیا نے اور مشرق قریب میں پاکستان نے اپنے اپنے دائرہ میں جو خارجہ سیاسی پالیسیاں اختیار کی ہیں۔ وہ براہ راست اور بالواسطہ امریکی، برطانوی ڈپلومیسی کو افریقہ ایشیا اور مشرق میں مجروح کر رہی ہیں۔ اور اب ان کا آخری سہارا دراصل بھارت کی سرزمین رہ گئی ہے۔ اور موجودہ حالات میں یہ بات قطعی ناممکن سی نظر آتی ہے کہ بھارت کی کسی کارروائی اور اقدام میں بالخصوص اس طرح کے جارحانہ اقدام میں ان طاقتوں کی ملی بھگت کارفرما نہ ہو۔ یا ان طاقتوں کو پیشگی اطلاع نہ مل چکا ہو۔

بہرحال پاکستان کو بھارت کی طرف سے براہ راست چیلنج مل چکا ہے۔ اور مستقبل کے لئے کسی ایسی خوش فہمی کی گنجائش بالکل باقی نہیں رہی ہے کہ بھارت کے ساتھ دوستانہ اور بے اندیشہ و خطر ماحول میں مل جل کر رہا جا سکے — بھارت کے اس اقدام میں صریحاً یہ انتباہ موجود ہے کہ جب بھی اسے موقعہ ملے گا۔ وہ پاکستان پر چڑھ دوڑے گا اور اگر سیاسی احوال عالمی بساط پر جوں کے توں موجود رہے تو بھارت کی اس چڑھائی کو امریکہ و برطانیہ کی ظاہر یا باطن پشت پناہی حاصل رہے گی۔ نیز وہ ثالث بالخیر اور صلح کنندہ کے روپ میں سیاسی بندر بانٹ کا کردار ادا کریں گے۔ تاکہ مشرق و ایشیا کی تیزی سے بدلتی ہوئی سیاست کو اس نقطہ پر اپنے حق میں موڑ سکیں۔ چنانچہ پاکستان کو اپنے داخلی اور خارجی معاملات، بھارت کے اس اقدام سے عیاں ہونے والے مستقبل کے اندیشوں اور خطرات کی روشنی میں از سر نو طے کرنا چاہیئے۔ اب ہمیں داخلی طور پر زبردست استحکام کی ضرورت ہے۔ جو صرف عوام میں کلی اعتماد پیدا کر کے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے اور یقین و عمل کے بے پناہ ولولے جوش و جذبے کی ضرورت ہے۔ جو صرف مذہبی و شرعی احکام کے نفاذ و اجراء سے ہی روبکار آ سکتا ہے سرزمین پاکستان پر بسنے والے ہر فرد کے اندر یہ احساس شدید تر کر دیا جانا چاہیئے کہ مادر وطن پر قربان ہو جانا اس کا فرض عین ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ وطن کی گود اپنے کسی فرزند کے لئے بھی تنگ نہ رہے۔ سب کے لئے اس کی آغوش یکساں کھلی ہوئی ہو۔ اس کے نفع و نقصان میں سب برابر کے شریک ہوں اور اس سے استفادہ کی اجارہ داری کسی ایک طبقہ کو حاصل نہ ہو۔ بلکہ اس کا دروازہ سب کے لئے کھلا ہو۔ نیز یہ کہ اس سرزمین پر جینے اور مرنے کا مقصد اللہ کے دین، اللہ کے دین کے لئے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کی حفاظت کے لئے ہو۔ اس کے بعد یقیناً ہم اللہ کی نصرت خاص کے مستحق بن جائیں گے۔ اور بھارت تو کیا چیز ہے، امریکہ اور برطانیہ اور روس بھی مل کر اس سرزمین کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ آزمائش و عمل کی گھڑی آ چکی ہے۔ اور اس کے حقیقی تقاضے پورے کرنا حکومت و عوام دونوں کی ذمہ داری ہے۔

ہم یہاں ان سرفروشانِ ملت اور جوانانِ پاکستان کو خراج تحسین و آفرین بھی پیش کریں گے جنہوں نے اپنا خون و سر دے کر بھارت کی اس اچانک یلغار کو پہلے ہلہ پر ہی شکست فاش دی۔ ملت و وطن کی آبرو کو زندہ رکھا اور دوبالا کیا۔ اور سب سے زیادہ مسرت کا مقام یہ ہے کہ (بعض اخباری اطلاعات کے مطابق) عین میدان جنگ میں ان کی اکثریت نے اپنے رب کی بندگی (نماز) کو باقاعدگی سے قائم رکھا۔ یقیناً پاکستان کی خاطر تقسیم ملک کے وقت مظلومانہ شہید ہو جانے والوں کی روحوں نے اپنے جانشینوں کی اس نمایاں کامیابی کی اطلاع پا کر اپنے رب کے حضور تشکر و امتنان کا ہدیہ پیش کیا ہوگا۔ اور سکون و اطمینان حاصل کیا ہوگا۔ حق تو یہ ہے کہ فتح و شکست اور کامیابی و ناکامی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور جو صرف اللہ کے ہو جاتے ہیں۔ ظلم و عدوان سے باز رہتے ہیں۔ ان کو ان کا اللہ کبھی ذلیل و رسوا نہیں کیا کرتا ہے۔

آج وطن عزیز میں جوانانِ ملت کے اندر یہی جوش و یقین پیدا کرنے کی ضرورت ہے

(ک م)

پھر وہی فساد

(الجمعیۃ دہلی سے ماخوذ)

آخر ہندو مہاسبھا پٹنہ کے اجلاس کی اشتعال انگیزیاں رنگ لائیں۔ اور گورکھپور میں ایک لڑکی کو چھیڑنے کا الزام لگا کر ایک فرقہ نے دوسرے فرقہ کے لوگوں پر حملہ کر دیا۔ ایک انگریزی معاصر کی اطلاع کے مطابق ۴۱ مکانات کو آگ لگا دی گئی سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ فسادیوں نے حسب دستور ایک ریل گاڑی کو روک کر چار مسافروں کو گھسیٹا اور تین کو وہیں قتل کر دیا اور ایک کو شدید زخم پہنچائے۔ بہادروں کے کارنامے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ یہ بہادروں کا ملک ہے جو بے خبر مسافروں کو گاڑی ٹھہرا کر قتل کرتے ہیں اور جس کو طاقتور دیکھتے ہیں اس کی پوجا شروع کر دیتے ہیں۔ وزیر داخلہ مسٹر نندا جی نے دو ہفتہ پہلے وارننگ دی تھی کہ جو فرقہ پرست فرقہ وارانہ فسادات کریں گے۔ حکومت ان کو کچل ڈالے گی۔ اب ہم دیکھیں گے کہ حکومت کس کس کو کچلتی ہے۔ جو حکومت ہندو مہاسبھا کے اجلاس کی اشتعال انگیزیوں کا کوئی نوٹس نہ لے سکی۔ جو دین دیال اپادھیائے اور دوسرے جن سنگھی لیڈروں کی آتش باری کو روکنے سے قاصر رہی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ فرقہ پرستوں کی امن دشمن حرکتوں کو کچل دیا جائیگا اب بھی وقت ہے کہ نندہ جی کھلے طور پر اعلان کر دیں کہ جس علاقے میں فرقہ وارانہ فساد نہ ہوگا۔ اس کے تمام افسروں کو عمر قید کی سزا دی جائیگی اگر وہ یہ ہمت نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم ہندو مہاسبھائی اور جن سنگھی لیڈروں کی اشتعال انگیزیوں کو روکیں۔ نندہ جی کی ناک کے نیچے ایک مقامی اخبار ہر روز مسلمانوں کے خلاف آگ برساتا ہے۔ وہ لکھ چکا ہے کہ اگر پاکستان سے ہندوستان کی جنگ ہوئی۔ تو ہندوستان کے پاکستان نواز مسلمانوں کی خیر نہیں۔ اور پاکستان نواز کوئی مسلمان نہیں۔ جو شخص مسلمان ہے وہ پاکستان نواز، پاکستانی جاسوس اور ففتھ کالم ہے۔ اس لئے کسی مسلمان کی جان محفوظ نہیں۔ نندہ جی شاید اس کی تحریروں کو پڑھتے ہوں۔ یا پریس برانچ انہیں معاصر کی تحریروں سے آگاہ کرتا ہو۔ مگر نندہ جی نے اس معاصر کا کیا کر لیا!

فساد کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ ایک فرقہ کے کسی شخص نے دوسرے فرقہ کی کسی لڑکی کو چھیڑا۔ اور پورے فرقہ کے خلاف یدھ بول دیا گیا۔ کہنے کی ضرورت نہیں کہ لڑکی کا مسئلہ اور لڑکی ایک مستقل بہانہ ہیں۔ دوسرے فرقہ کو تباہ اور برباد کرنے کا (باقی کالم تین میں)

۴ اب ہم مسلمانوں سے عرض کریں گے۔ کہ وہ کسی حالت میں امن کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں لیکن اگر ان کے لئے جان و مال کا خطرہ پیدا ہو جائے۔ تو وہ غنڈوں کا مقابلہ کرنے کے لئے سر بکف میدان میں نکل آئیں۔ اور ان کو ایسی سزا دیں کہ ساری عمر یاد کرتے رہیں۔ البتہ اگر حکام بروقت کارروائی پر آمادہ ہو جائیں تو ان پر اعتماد کیا جائے۔ اگر اندیشہ ہو کہ حکام کے پہنچنے تک ان کی جانیں محفوظ نہ رہ سکیں گی تو وہ حرام موت نہ مریں بلکہ ظالموں کو مزا چکھا کر بہادروں کی طرح جان دیں۔

بقیہ صفحہ ۴

یہ بڑے اطمینان کی بات ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ متاثر افراد اس اعانت وخدمت کے کام میں نہایت مستعدی اور خاموشی کے ساتھ گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس سلسلے میں جو لوگ واقعتاً بغیر کسی نام ونمود کے تباہ شدہ مستحق افراد کی مدد و اعانت کرنا چاہتے ہیں وہ مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور سے رابطہ پیدا کریں۔

اس طرح کے حوادثات آسمانی جن میں انسانی وحیوانی آبادی کا ایک بڑا حصہ بری طرح متاثر ہو جایا کرتا ہے۔ انسانی تاریخ کے پہلو بہ پہلو چلے آ رہے ہیں۔ اور انہیں انسانی دسترس سے بہت بلند ایسے طبیعیاتی امور سمجھا جاتا ہے۔ جن پر قابو پانا ناممکن ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسے حادثات کا جہاں ایک پہلو طبیعی وتکوینی ہے۔ وہاں دوسرا پہلو خود انسان کے اپنے اعمال سے تعلق رکھنے والا بھی ہے۔ ان حادثات سے جہاں قدرت کے مقابلہ میں انسان کی مطلق بیچارگی و بے ما یگی کا اظہار ہوتا ہے۔ وہاں یہ بھی نمایاں ہوتا ہے کہ وہ کسی وقت بھی خدائی گرفت سے باہر نہیں نکل سکتا۔

یہ حادثات جب آتے ہیں تو بظاہر زیادہ تر ان کی لپیٹ میں غریب آبادیاں آ جایا کرتی ہیں۔ اور امراء و دولتمند نیز ظالم و شریر افراد محفوظ رہتے ہیں۔ لیکن ان حادثات کی تاریخ اور نتائج پر غور کیجئے۔ تو قدرت کا مخفی عمل کچھ اس طرح کام کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ ابتداءً کم درجہ کے حادثات ایک بڑے حادثہ کی تنبیہہ کے طور پر یکے بعد دیگرے واقع ہوتے رہتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں غریب وکم گناہ گار افراد اٹھا لئے جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد اللہ کی وہ بڑی پکڑ اور بطش شدید نمودار ہو جاتی ہے جس کا خاص نشانہ پھر ظالم، شریر اور متکبر امراء وحکام ہی بنا کرتے ہیں۔

اسی طرح کے حادثات ایک بڑا امتحان ہیں۔ جس سے ایک قوم کے حالات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کے امراء وحکام ایسے موقعوں پر کیا رویہ اختیار کرتے ہیں اور عوام کا کیا طرز عمل ہوتا ہے۔ ان میں اپنے تباہ شدہ بھائیوں کے ساتھ کتنی ہمدردی و غمگساری پائی جاتی ہے۔ ان کے دلوں میں اس سے کتنی دردمندی پیدا ہوتی ہے۔ وہ ان حادثات کے بعد اپنے رب سے کتنا قریب ہوتے ہیں اور برائیوں سے کتنا دامن بچاتے ہیں۔ اگر انہوں نے اس تنبیہہ کو اپنی غفلت دور کرنے کا ذریعہ بنا لیا ہے تو یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کے مستحق بن جائیں گے، اور تمام تباہیوں کی تلافی ہو جائے گی۔ لیکن اگر ان کی غفلتیں بدستور جاری رہتی ہیں۔ ان کے ظلم و شرارت کا سلسلہ ختم نہیں ہونے پاتا ہے وہ اور بغاوت و سرکشی پر تلے رہتے ہیں۔ تو پھر تقدیر الٰہی اس بڑے حادثے کو جنم دے دیتی ہے۔ جو بناء عظیم کا مصداق ہو سکتا ہے

سیلاب کی ابتدائی لہریں خس و خاشاک کو ہی بہاتی ہیں۔ لیکن جب اس کا ہمہ گیر زور شروع ہوتا ہے۔ تو بڑی بڑی چٹانیں مسمار ہو کر بہ جایا کرتی ہیں۔

آندھی اور طوفان کے شروع میں ریت ومٹی ہی اڑنا شروع ہوتی ہے۔ لیکن جب اس پر شدت آتی ہے۔ تو بڑے بڑے تن آور مستحکم درخت تک جڑ سے اکھڑ کر خس و خاشاک کی طرح منتشر اور خستہ ہو کر دور دور تک فضا میں بکھرتے چلے جاتے ہیں اور بڑے بڑے ٹیلے اور پہاڑیاں اپنی جگہ چھوڑ دیتے ہیں۔

اگر آج ان طوفانوں اور سیلابوں کی زد میں زیادہ تر غریب وکم درجہ کے لوگ آ رہے ہیں تو اس بڑے اور عظیم طوفان سے خدا کی پناہ مانگنا چاہئے۔ جو ہر بڑی سے بڑی چیز کو توڑ پھوڑ کر رکھ دینے والا ہوا کرتا ہے۔ اور جس کا پیش خیمہ یہ چھوٹے چھوٹے طوفان وحادثات بنا کرتے ہیں۔

آیئے ہم سب مل کر اپنے اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے ان تباہ شدہ بھائیوں کی معاونت میں کوئی کمی باقی نہ چھوڑیں، اور ظلم، فساد، تکبر اور برائی سے قطعی طور پر کنارہ کش ہو جائیں۔ (د ک)

پیغام

انتخابات کا دور بیت گیا ہے۔ صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات بھی اب مکمل ہو چکے ہیں۔ بنیادی

. . . .

جمہوریتوں کے انتخاب کے دوران جو سیاسی ہا و ہو اور گہما گہمی برپا ہوئی تھی۔ وہ صدارتی انتخاب کے مقابلہ کے وقت اپنے شباب پر پہنچ گئی تھی اور اس کے جلو میں بہت سے ناخوشگوار حادثات وقوع میں آ گئے تھے۔ طوفانی بحران کی سی کیفیت تھی۔ لیکن جلد ہی یہ طوفان اترنا شروع ہو گیا اور اب اس کا دور دور تک بھی کوئی نشان نہیں مل رہا ہے۔ حالات قریب قریب معمول پر آ چکے ہیں، عوام وخواص بظاہر موجودہ صورت حال پر قانع سے ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اب وقت آ گیا ہے کہ گذشتہ اور موجودہ حالات کا ٹھنڈے دل و دماغ سے اور سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لیا جائے۔ اور مستقبل کے کاموں کے لئے تیار کیا جائے۔

یہ بات سب پر عیاں ہو چکی ہے کہ ملک کے اندر گروہی سیاسیات کا کوئی مستقبل نہیں رہا ہے۔ اور میدان میں یا برسر اقتدار طبقہ ہے یا عوام ہیں۔ یہ بات بھی تسلیم کر لینا چاہئے کہ عوام کو گروہ بندانہ جماعتی سیاست سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا ہے۔ اور نہ عوامی قیادت وامارت کے مدعیان میں یہ جرأت وصلاحیت ہے۔ کہ وہ عوامی مسائل کی قیادت تو کیا۔ ان کا ساتھ بھی دے سکیں۔ سب ہی چراغ گل ہو گئے ہیں۔ برسر اقتدار طبقہ کا دائرہ کار عوامی سطح سے اونچا ہے۔ اور ان کے و عوام کے درمیان جو تفاوت پایا جاتا ہے۔ اس کا قطعی مٹ جانا اور ختم ہو جانا مستقبل میں جلد متوقع نہیں ہے۔ چنانچہ نہایت مشکل ہے۔ کہ عوام کی ذہنی وفکری قیادت اور ان کے جذبۂ عمل کی تربیت اقتدار کی بلند کرسیوں سے انجام دی جا سکے۔ اس وقت ایک طرح کا نہایت گہرا، دینی، سیاسی و اخلاقی خلاء دور دور تک پھیلا ہوا نظر آ رہا ہے۔ جسے اقتدار کے نشیمن سے پر نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح کا خلاء آگے چل کر سکوت، جمود اور تعطل کا باعث بن سکتا ہے۔ اور اگر عوام کشمکش جہد وعمل اور مزاحمت ومقاومت سے محروم ہو گئے۔ تو یہ ملک میں سیاسی موت کے مترادف ہو گا۔ نیز یہ کہ اس طرح عوام کے دینی ولولے بالکل سرد و افسردہ ہو کر رہ جائیں گے۔ یہ وقت کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ کہ عوام کے اندر اپنے مستقبل سے مایوسی پیدا نہ ہونے دی جائے۔ ان کے اندر دین ومذہب سے وابستگی وشیفتگی کا شعلہ سرد نہ پڑنے دیا جائے۔ اور وہ جرأت عمل واخلاق سے تہی نہ ہونے پائیں۔

یہ کام نہ تو حکومت وقت انجام دے سکتی ہے۔ نہ اسے اصلاح معاشرہ کی نام نہاد تحریکیں ہی پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتی ہیں۔ یہ بوجھ صرف مذہب کے دیوانے اور عوام کے بے لوث خدمت گذار ہی اٹھا سکتے ہیں۔

آیئے! آگے بڑھیئے اور اس خالی میدان میں اپنے عمل وایثار کی قوتوں کے نقوش گاڑ دیجئے۔

عوام کے تلخ تجربات کی داستان بہت طویل ہے۔ انہوں نے سیاست کی ہر پکار پر لبیک کہا اور ہر بار سیاسی شاطروں کے ہاتھوں مات کھائی۔ وہ ہر مدعی دین کے نعرۂ تجدید واحیاء کی طرف دیوانہ وار لپکے۔ اور مذہب کا حلیہ بگڑتے ہوئے دیکھتے رہ گئے سیاست ومذہب کے نام پر بچھائے گئے کتنے ہی دام ہائے رنگیں میں الجھ الجھ کر انہیں گذرنا پڑا ہے۔ لیکن ہمیشہ ان کی توقعات پاش پاش ہوئی ہیں۔ اب وہ یقیناً حقیقی دین کی طرف رجوع کرنے پر آمادہ ہو چکے۔ اب وہ دل خوش کن نعروں اور دعووں کی حقیقت جان گئے ہیں۔ سیاسی طالع آزماؤں کی رو پوشیاں ان کے سامنے ہیں۔ اور منصب فروشوں کے دکھائے ہوئے سبز باغوں کی اصلیت ان پر کھل چکی ہے۔ اب وہ حق کے متلاشی ہیں اور حق کی آواز پر کان دھریں گے۔

اللہ کے دین کے لئے کام کرنے والوں کو چاہئے۔ کہ وہ گوشے گوشے میں پھیل جائیں اور بندگان حق کی اس تشنگی کو فرو کرنے کا سر و سامان مہیا کریں۔

وقت آ گیا ہے کہ خالص دین ...

... کے لئے اور عوام الناس کی بہبود کے لئے بے غرضی وسرگرمی کے ساتھ کام کیا جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن اگر چاہیں تو اس نئے دور کے نقیبانِ اول بن سکتے ہیں۔ (د ک)

کلیسا کے مدارس

دیکھتے دیکھتے کیا ہو گئی مجروح نظر
سوچتے سوچتے کیا ہو گیا مفلوج خیال
باحمیت ہے تو ہے فقر شرافت کا وقار
بے حمیت ہے تو ہے ننگِ فزونیِ زر و مال
جسم کی قید کے برسوں میں ہے برسوں کا زیاں
فکر کی قید کے ہر لحظے میں صدیوں کا زوال
نہیں جائز کہ ہو تو بدثمری پہ نالاں
سوچ کس آب ہوا میں ہیں پلے تیرے نہال
جو کلیسا کے عساکر سے کبھی ہو نہ سکا
کر دکھایا وہ کلیسا کے مدارس نے کمال

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

نواب شاہ

مولانا تاج الدین صاحب بسمل تشریف لائے ارکان و کارکنان جمعیت سے مل کر ضلعی اجلاس منعقد کرنے کا پروگرام بنایا۔

مولانا نے اس کے علاوہ مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ حیدر آباد بھی تشریف لے گئے اور جمعیۃ کی تنظیمی شاخیں متعدد جگہ قائم کیں۔

بھکر ضلع میانوالی

جمعیۃ طلباء اسلام بھکر کا ہفتہ وار اجلاس جناب خلیل احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد صاحب صدر نے شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ کے پاکیزہ و سبق آموز حالات بیان کئے۔

مقبوضہ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی ہمدردی میں ایک قرارداد پاس ہوئی اور حکومت سے اعلان جہاد کا مطالبہ کیا گیا۔ (عزیز الدین ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء بھکر)

موت العالم موت العالم

جناب شہباز خاں صاحب مدرس مدرسہ جامعہ سراج العلوم لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت مولانا سلطان محمود صاحب جو کوٹھیالہ شیخاں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب کے بلند پایہ شاگردوں میں سے تھے انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مولانا مرحوم و مغفور تقریباً ۲۶ سال تک مدرسہ فتحپوری دہلی میں تعلیم و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ بڑے بڑے جید علماء آپ کے شاگردوں میں موجود ہیں۔ انتہائی صاحب فراست و تقویٰ عالم دین تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم مولانا کے درجات بلند فرمائے۔

مولانا اختر محمد صاحب امیر جمعیۃ

گردگاپ بلوچستان کا دورۂ سندھ

جناب مولانا نے محترم مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا اور تبلیغی تقریریں فرمائیں۔

(۱) ٹنڈو الہ یار و مضافات — رد مرزائیت
(۲) حیدرآباد و مضافات — رد مشرکین
(۳) نوابشاہ و مضافات — توحید باری تعالیٰ
(۴) بھریا روڈ — شان صحابہ و رد بدعات
(۵) سبی — رد رسوم جاہلیت

نیز ہر جگہ جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد و نصب العین کی وضاحت فرمائی۔

(غلام رسول بھریا روڈ)

بھریا روڈ

۱۲ محرم الحرام، مولانا حافظ محمد صدیق صاحب کی زیر صدارت جامع مسجد میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ مولانا محمد حسن صاحب امیر جمعیۃ ضلع سانگھڑ نے خطاب عام فرمایا۔ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ چند قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) قاہرہ میں دینی الاسلامی کانفرنس کے انعقاد کو سراہا گیا۔ اور اس میں حضرت مفتی محمود صاحب و حضرت مولانا غلام غوث کو دعوت شمولیت دینے پر مبارکباد دی گئی۔

(۲) سندھی ادبی بورڈ کی مذمت کی گئی کہ وہ ملحدانہ افکار کی کتابیں شائع کرتا رہتا ہے وغیرہ وغیرہ

حیدرآباد

سے ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے کسی اخبار کا میلا کچیلا تراشا دیا ہے۔ جس میں یہ الفاظ تحریر ہیں:-

"مولانا غلام غوث ہزاروی صدر مجلس تحفظ حقوق شیعہ کا بیان"

نہیں کہا جا سکتا کہ اس تراشا کی کیا حقیقت ہے۔ محض شرارت ہے یا صاحب مکتوب کو مغالطہ ہوا ہے۔ بہرحال مولانا سے منسوب یہ تحریر قطعی غلط اور دجل و فریب کی حامل ہے۔ مولانا کا دامن الحمد للہ ایسی باتوں سے پاک و صاف ہے۔

جہلم

جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام و اجتماع

۲۰ مئی بعد نماز عشاء مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی میں طلباء کا ایک اجتماع ہوا۔ جمعیۃ طلباء کی تشکیل عمل میں آئی۔ مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

صدر۔ مولانا عبدالخالق صاحب، نائب صدر محمد اسحاق صاحب۔

ناظم۔ قاری محمد اختر صاحب۔ نائب ناظم رشید احمد صاحب۔

اجتماع نے ایک قرارداد بھی منظور کی۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ ملک سے فحاشی اور فسق و فجور کا خاتمہ کرے اور

[illegible] اسلام کے [illegible] کو [illegible] ادارہ کی [illegible] کے [illegible]

(ادارہ [illegible])

نغمات توحید

[illegible]

احترام اسمائے مبارک

[illegible] کی طرف سے اشتہار اسمائے مبارکہ ان کا احترام موصول ہوا۔ انشاء اللہ [illegible] ہے۔ مسلمانوں کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

حادثہ

محمد صادق صاحب دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا سے اطلاع دیتے ہیں کہ قاری عبدالرحمٰن صاحب خطیب کے برادر خورد فضل حق صاحب کوچہ سے سائیکل پر جا رہے تھے اچانک بس سے ٹکرا گئے۔ شدید مجروح ہوئے اور دو گھنٹے بعد جاں بحق ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائیں اور متعلقین کو صبر عنایت کریں۔ ادارہ ترجمان دلی ہمدردی اور تعزیت پیش کرتا ہے۔

کنڈہ کوٹ سے مرکزی جمعیۃ کی امداد

جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد کی طرف سے مرکزی جمعیۃ علماء کے لئے امداد کی پہلی قسط ۱۴۰ روپے کا بنک ڈرافٹ موصول ہو گیا ہے۔

نواب شاہ

حاجی غلام نبی صاحب تاجر نوابشاہ نے حضرت مولانا درخواستی صاحب کے سابق دورۂ سندھ کے موقعہ پر ۲۰۰/- کی امداد کا جو وعدہ فرمایا تھا۔ مولانا اللہ بخش کی معرفت انہوں نے وہ رقم عنایت فرما دی ہے۔

لیاقت پور

مرکزی جمعیۃ کی امداد کے سلسلے میں لیاقت پور سے ۵۰ - ۱۱۰ کا بنک ڈرافٹ موصول ہوا

آہ!

قارئین یہ سن کر ازحد رنج و الم کا اظہار کریں گے کہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ کو ملی الصبح کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ایک دینی خاندان کے

[illegible] مولانا قاضی محمد نجم الدین مرحوم اللہ کو پیارے ہو گئے جو اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

ان المنیۃ لاتتلاف بہ رجلا
بل انلفت علما للدین منصوبا

موصوف قاضی خاندان کے عالم دین اور قاضی تھے [illegible] سے ایک مشہور دینی ادارہ نجم المدارس کلاچی کی سرپرستی فرما رہے تھے۔ قارئین کرام سے مغفرت کی خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ رب کریم سے التجا ہے کہ موصوف کو اپنی جوار رحمت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں

صحت کیلئے دعا کیجئے

حضرت مولانا [illegible]

[illegible]

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے

ارشادات

اہل ثروت سے!

اے اللہ کی نعمت سے بہرہ ور امیرو! تمہیں خدا کا خوف نہیں۔ تم فانی لذتوں کی طلب میں مستغرق ہو گئے ہو۔ شراب کا استعمال علی الاعلان کرتے ہو فحاشی اور بے حیائی کے کام کو برسر عام کرنے کو فخر سمجھتے ہو۔ ماتحت کے حقوق کی پامالی میں تم راحت محسوس کرتے ہو۔ جس کو تم ضعیف سمجھتے ہو اسے کھا جاتے ہو اور جسے قوی پاتے ہو۔ اس سے کنارہ کر جاتے ہو۔ کھانوں کی لذت، عورتوں کے ناز و انداز، قیمتی ملبوسات اور مکانوں کی لطافت بس یہ چیزیں ہیں جن میں تم ایسے ڈوب گئے ہو کہ کبھی بھولے سے بھی تمہیں اللہ تعالیٰ کا خیال تک نہیں آیا۔ شاید تمہیں دار آخرت کی فکر دامنگیر نہیں۔ حقیقت میں تمہاری خوشیوں اور مسرتوں کی یہ فانی دنیا آماجگاہ نہیں۔ بچاؤ اپنے آپ کو شعلوں والی آگ سے۔

حاکموں سے!

اے حکومت کے کارپردازو! تم لوگ سخت بے تدبیر ہو گئے۔ تم کفایت شعاری سے کیوں کام نہیں لیتے اور تم نے بسر اوقات کا انحصار حکومت کی تنخواہوں اور عہدوں پر رکھا ہوا ہے اور جب تمہارا بار سنبھالنے کے لئے حکومت کے خزانے کافی نہیں ہوتے تو وہ نئے نئے ٹیکس لگا کر رعایا کو تنگ کرنے لگتی ہے۔

সাপ্তাহিক PHONE No. 67711

তরজুমানে ইসলাম

লাহোর

WEEKLY REGD. L. No. 7131

TARJUMAN-E-ISLAM

LAHORE Price 13 Paisa

شمارہ ۲۱ | ۲۶ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ | ۲۸ مئی ۱۹۶۵ء | جلد ۵

قارئین ترجمانِ اسلام کی خدمت میں

"ترجمان اسلام" میں جلد ہی بہت اہم تبدیلیاں کرنے کا پروگرام ہے۔ صفحات کی تعداد ۸ سے بڑھا کر فی الحال ۱۶ اور بعد میں ۲۴ تا ۳۲ کر دینے کا منصوبہ ہے تاکہ یہ تازہ ترین، بلندپایہ دینی، سیاسی و علمی مضامین اور جدید ترین عالمی معلومات کا مرقع بن جائے۔ اپنی ظاہری صورت اور طباعت کے اعتبار سے بھی اعلیٰ معیار کا پرچہ ہو جائے۔ اور بہتر و پر زور طریق پر پاکستان میں کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور طریق صحابہ و سلف صالحین کی ترجمانی کا فرض انجام دے۔ اس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اس کا حلقۂ اشاعت وسیع تر کیا جائے خریداروں کی تعداد بڑھائی۔ قارئین کرام اپنے بہتر مشورے اور تجاویز سے معاونت فرمائیں۔

۱۶ صفحات کر دینے سے اس کا موجودہ خرچ دگنا ہو جائے گا۔ اور اگر طباعت وغیرہ کا معیار اونچا کر دیا جائے۔ نیز مضامین میں متنوع موضوعات کا اضافہ کیا جائے تو خرچ اور بڑھ جائے گا۔ اس صورت میں فی پرچہ کم سے کم قیمت چار آنہ اور سالانہ ۱۲ روپے ہو جائے گی حالانکہ یہ قیمت و شرح بھی دوسرے ہفتہ وار پرچوں کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ وگرنہ ۱۲ پیسے فی پرچہ اور ...... چھ روپے سالانہ میں تو موجودہ معیار پر بھی اخبار کو جاری رکھنا ناممکن ہے۔ ملک میں آٹھ صفحات کا اس معیار کا کوئی پرچہ بھی اتنی ادنیٰ قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتا۔ کجا یہ کہ صفحات بڑھائے جائیں، مضامین و موضوعات میں اضافہ کیا جائے۔ اور اس کے معیار کو بلند کیا جائے۔

اگر آپ اس تجویز سے اتفاق کرتے ہیں۔ "ترجمان اسلام" کے موجودہ معیار کو بلند کرنا اور صفحات و مضامین میں اضافہ چاہتے ہیں تو آپ کو نئی شرح و قیمت پر زیادہ سے زیادہ نئے خریدار مہیا کرنا ہوں گے۔ اور خود بھی اضافہ شدہ خرچ کے حساب سے موجودہ قیمت و شرح کے فرق کو بدلنا ہوگا۔

براہ کرم مجھے اپنے فیصلہ سے فوراً مطلع فرمایئے۔ تاکہ اس سلسلہ میں جدید اقدامات عمل میں لائے جا سکیں۔

احمد حسین کمال

دفتر جمعیۃ علماء اسلام، چوک رنگ محل لاہور

کارکنانِ جمعیۃ کے نام

(۱) صوبائی، علاقائی، ضلعی اور مقامی جمعیتوں کے امراء و ناظمین اپنے اپنے حلقوں کے جماعتی کاموں کے موجودہ حالات بالتفصیل، بلا کم و کاست فی الفور مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کے پتے پر روانہ کر دیں تاکہ ان کے علیحدہ علیحدہ فائل کھول دیئے جائیں، اور باقاعدہ ریکارڈ مرتب کر لیا جائے۔

(۲) خط و کتابت اور رابطہ قائم رکھنے کے لئے اپنے صحیح اور مکمل پتے صاف صاف تحریر کئے جائیں۔

(۳) اپنے اپنے حلقوں میں جماعت کی موجودہ پوزیشن جو کچھ ہو واضح طور پر بیان کر دی جائے۔

(۴) وہ مشکلات بھی تحریر کر دی جائیں۔ جو تنظیم اور دعوت کے سلسلہ میں پیش آ رہی ہوں۔

(۵) اگر جماعت کی تنظیم نو کے لئے کچھ تجاویز و مشورے ذہن میں ہوں تو وہ بھی تحریر کر دیئے جائیں۔

(۶) مرکز سے آپ کیا خدمت چاہتے ہیں، وہ بھی لکھیں۔

(۷) آپ کے علاقے میں جمعیۃ کے خلاف جو عناصر پروپیگنڈا کرتے ہوں، اس کی تفصیل بھی تحریر فرمائیں۔

(۸) جن جگہوں پر جمعیۃ قائم نہیں ہے۔ لیکن انفرادی طور پر جو لوگ جمعیۃ سے تعلق رکھتے ہوں یا رکھنا چاہتے ہوں۔ وہ بھی اپنے بارے میں معلومات ارسال فرمائیں۔

(۹) آپ کے علاقے میں ترجمانِ اسلام کے پرچے کتنی تعداد میں لگ جاتے ہیں۔ لکھیں۔ اگر بالکل نہیں لگتے تو بھی لکھیں۔

(۱۰) اپنے علاقہ میں دینی دعوت کے لئے آپ کس طرز پر کام کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ یہ بھی تحریر فرمائیں۔

ڈاکٹر احمد حسین کمال

دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

"ترجمان اسلام" کے بعض ایجنٹ حضرات کا افسوسناک و سنگدلانہ رویہ

ترجمان اسلام پاکستان کا سب سے کم قیمت اخبار ہے۔ صرف ۱۲ نئے پیسے یعنی سابقہ ۲ آنے اس کی قیمت ہے۔ اس میں سے بھی ۳ نئے پیسے فی پرچہ ایجنٹ حضرات کو کمیشن دے دیا جاتا ہے اور دفتر کو صرف ۹ پیسے فی پرچہ وصول ہوتے ہیں۔ اس معمولی قیمت پر پرچہ کی لاگت کو بمشکل پورا کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ قیمت بھی دفتر کو پوری نہیں ملتی۔ اس لئے کہ بیشتر ایجنٹ صاحبان نے مہینوں اور سالوں سے بل ادا نہیں کئے ہیں اور تقریباً تین ہزار روپیہ ان ایجنٹ صاحبان کے ذمہ ہو چکا ہے۔ اب اندازہ کیجئے کہ ایک بالکل ارزاں اور دینی پرچہ جسے اشتہارات وغیرہ کی بھی کوئی آمدنی نہیں ہے وہ اتنی بڑی رقمیں رک جانے کی بنا پر کس طرح زندہ رہ سکتا ہے اور اپنا معیار اونچا کر سکتا ہے۔ کیا اس کے ساتھ یہ سلوک ظالمانہ نہیں ہے۔ پھر ان ایجنٹ حضرات کی یہ سنگدلی و بے رحمی بھی ملاحظہ ہو کہ یاد دہانی کے خطوط کا جواب دینے کی زحمت بھی گوارا نہیں کرتے ہیں۔ حالانکہ اخبار کا بنڈل ہر ہفتے وصول فرماتے رہتے ہیں۔

اب گذارش ہے کہ ہمارے یہ مہربان یا تو دفتر اخبار ترجمان سے باقاعدہ رابطہ قائم کریں۔ سابقہ رقم کی ادائیگی کا بندوبست کریں۔ یا کسی طور معاملہ صاف کریں اور آئندہ باقاعدہ ماہانہ بل کی ادائیگی کے پابند بنیں، ورنہ ان کے نام اخبار کی ترسیل بند کر دی جائیگی اور ان کے اسماء گرامی مع مطلوبہ رقم کے اخبارات میں شائع کر دیئے جائیں گے۔

منیجر اخبار ترجمان اسلام

(بتوسط دفتر جمعیۃ علماء اسلام، چوک رنگ محل لاہور)

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی (ناظم دفتر)

ضروری انتباہ

بعض لوگ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ اپنی وابستگی بتا کر اور اپنے کو حاجت مند ظاہر کر کے مختلف جگہوں سے چندہ و زکوٰۃ و امداد وغیرہ وصول کر لیا کرتے ہیں۔

مرکزی جمعیۃ سے کسی شخص کو اس قسم کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ جو شخص بھی ایسا کرتا ہوا پایا جائے۔ اس کی اطلاع مرکزی دفتر کو دے دی جائے۔ خواہ وہ شخص اپنے کو مرکزی دفتر کا کتنا ہی قریبی آدمی ظاہر کرے۔

سابق سندھ و سابق پنجاب وغیرہ سے اس قسم کی متعدد شکایات سننے میں آئی ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

مدیر
غلام غوث ہزاروی

۶ ماہ سے کم مدت کیلئے
پرچہ جاری نہیں کیا جاتا

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک
سالانہ ۶ روپے
ششماہی ۳ روپے ۵۰ نئے
قیمت
فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے

جلد ۸ | جمعہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۷ اگست ۱۹۶۵ء | شمارہ ۳۴

انگریز اور مسلمان

ایک دلفگار تاریخ

اگرچہ تمام غیر اسلامی مذاہب اور ان کے ماننے والے اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں مگر سب دشمن ایک طرح کے نہیں ہوتے، کوئی بڑا ہے، کوئی چھوٹا ہے، ہر دشمن سے اس کے درجہ کے موافق مقابلہ کرنا لازم ہوگا، جب سے اسلام نے ظہور کیا ہے، انگریز نے۔۔۔ اسلام اور مسلمانوں کو اس قدر نقصان پہنچایا ہے کہ کسی دوسری قوم نے نقصان نہیں پہنچایا، انگریز دو سو برس سے زیادہ عرصہ سے۔۔۔۔۔۔۔ اسلام کو فنا کر رہا ہے، اس نے ہندوستان کی اسلامی طاقت کو فنا کیا، بادشاہوں، نوابوں اور امراء کو قتل کیا، ان کی فوجوں کو برباد کیا، حکومت ہائے اسلامیہ کو تہہ و بالا کیا، خزانوں کو لوٹا، اپنا اقتدار قائم کیا، اپنے قوانین جاری کئے۔ ہندوستان کی تجارت، صنعت و حرفت، علم و تہذیب وغیرہ کو برباد کیا۔۔۔ ہندوستانیوں بالخصوص مسلمانوں کو انتہائی ذلیل، نادار، بیکار، بیروزگار بنایا، مسلمانوں سے دوسرے مذہب والوں کو متنفر کر کے دشمنی کی آگ بھڑکائی اور ہر جگہ بے ہتھیار اور کمزور کیا۔ ہندوستان میں اسلامی قوانین کے خلاف شراب اور منشیات کی آزادی، زنا اور بدکاری کی آزادی، الحاد و زندقہ و ارتداد کی آزادی اور عدالتوں میں خلاف اسلام قوانین کا اجراء کیا، محکمہ قضاء خلاف معاہدہ توڑا۔ مسلمانوں کے اسپیشل قوانین کو ملیامیٹ کیا، وغیرہ وغیرہ۔ ہندوؤں کو قصداً بڑھا کر ہر محکمہ اور ہر شعبہ زندگی میں قوی تر کیا۔۔۔ غرضیکہ ہر طرح سے اسلام اور مسلمانوں کو ہندوستان میں برباد کیا، اور جب مسلمانوں نے اپنے فطری اور شرعی حق آزادی کے لئے جد و جہد کی تو ان پر اس قدر مظالم کئے کہ ان کی یاد سے بھی دل تھراتا ہے ۱۸۵۷ء کی تاریخ اور اس سے پہلے کے واقعات دیکھئے، معاہدات اور وعدے جو کہ ۱۸۵۷ء سے پہلے کئے تھے اور ۱۸۵۷ء میں ہوئے، ان کو بار بار توڑا جاتا رہا۔

وکٹوریہ کے اعلان ۱۸۵۸ء میں بزور وعدہ کیا گیا تھا کہ اپنی قلمرو کو نہیں بڑھائیں گے اور دوسرے علاقوں پر اب کے بعد قبضہ نہ کریں گے مگر تھوڑے ہی عرصہ تقریباً بیس برس کے اندر افغانستان پر یکے بعد دیگرے چڑھائی کی اور ہزاروں مسلمانوں کا خون بہایا، چار مرتبہ حملے کئے، آزاد مسلم علاقوں پر قبضہ کرتے رہے، سوات، بنیر، چترال، کوہاٹ، آفریدی علاقے، مسعودی علاقے، وزیری علاقے وغیرہ اور اسی طرح بلوچستان کے علاقوں پر کیا کیا مظالم نہیں ڈھائے اور یکے بعد دیگرے خلاف عہد ان علاقوں کو اپنی قلمرو میں ملاتے رہے، وہاں کے باشندوں کو غلام بنایا آزادی خواہوں کو قتل و غارت کیا۔

آپ اپنے ہی علاقے کی تاریخ دیکھئے، یہ سب کچھ تو ہندوستان اور اس کے اطراف کے ملکوں پر ہوا ہی تھا جو کہ ہمیشہ ہندوستان ہی کی غلام فوجوں، وہاں کی رسدوں، ہتھیاروں، وہاں کی نقدی طاقتوں کے ذریعہ ہوتا رہا، مگر اسی کے ساتھ عراق، شام مصر، فلسطین، عرب، شمالی لبنان، مشرقی افریقہ، سوڈان وغیرہ کے اسلامی عروج

(باقی صفحہ ۶ پر)

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

سیر و سوانح

اسلام کے ان برگزیدہ و نامور فرزندوں میں (جن کی ذات پر مسلمان جتنا فخر کریں کم ہے) اور جن کی بے لوث بے داغ زندگی اور جوہر ذاتی کو دنیا کی تمام اقوام اسی طرح تسلیم کئے ہوئے ہیں۔ جس طرح مسلمان، بلکہ یہ کہہ دینا بھی ممکن ہے کہ خود مسلمان ہیں، اس قدر شہرت ان کے اوصاف و کمالات کی نہیں ہے جس قدر غیر اقوام میں خالد بن ولیدؓ کی ہے جو نہ سابقین اولین میں ہیں اور نہ عشرہ مبشرہ میں ہیں، نہ خلفاء راشدین کے درجہ کو پہنچے ہوئے ہیں اور نہ ان برگزیدہ اصحاب میں کہ جنہوں نے ابتداء سن شعور سے آخری دم تک اسلام پر جان فدا کر دی، جن کی زندگی کا سب سے زیادہ اہم اور ارفع مقصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گذاری، جان و مال کو آپ پر فدا کرنا دین الٰہی کی تبلیغ و توسیع میں آپ کے ساتھ مل کر ہر قسم کی مصیبتوں اور دشواریوں سے مقابلہ کرنا تھا۔ برخلاف خالد بن ولیدؓ کے ایک عرصہ تک اسلام و مسلمانوں کی مخالفت میں تلے رہے، اپنی اخلاقی و دماغی قوت، شجاعت و مردانگی فنون سپہ گری سب کے سب مسلمانوں کو مٹا دینے میں صرف کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متقدر و معززین کو برباد کرنے میں معین ہوئے، کتب سیر و تواریخ کے مطالعہ کرنے والوں سے مخفی نہیں ہے کہ کتنے ہی کئی مشہور معرکوں میں مسلمانوں کو ان کے ہاتھ سے سخت نقصان اٹھانا پڑا، لیکن یہ وہی خالدؓ ہیں کہ جب حلقہ بگوش ارادت اسلام ہو گئے تو انوار اسلام کی شعاعوں نے جہل و کفر کی ظلمت کو آپ کے دل سے دور کر کے اسلام کی حقانیت کو جلوہ گر کر دیا اور خود بخود در دولت پر حاضر ہو گئے، اپنی سابقہ افعال و حرکات سے نادم ہو کر بصدق دل توبہ کر لی تو کچھ زیادہ زمانہ گذرنے نہ پایا کہ بارگاہ رسالت پناہ سے سیف من سیوف اللہ کا قابل فخر و مباہات خطاب مل گیا، انہوں نے اپنی ذات کو مسلمانوں کے لئے سپر بنا کر اسلام کو عرب سے عراق تک پھیلا دیا، نامور دل و مشہور و معروف سپہ سالاروں کو خاک و خون میں لٹا دیا اور اس درجہ پر پہنچ گئے کہ اگر کسی غیر مسلم شخص سے مسلمانوں کے ناموروں کو دریافت کیا جائے تو غالباً وہ سب سے پہلے خالد بن ولیدؓ کا نام لے

پشاور میں جلسہ عام

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ۲۹ اگست کو بعد نماز عشاء چوک یادگار میں زیر صدارت مولانا محمد حسین صاحب اور ۳۱ اگست کو چوک نمک منڈی میں زیر صدارت مولانا سید گل بادشاہ جلسہ عام ہوگا۔ مولانا غلام غوث صاحب تقریر فرمائیں گے۔

سکندرپور میں جلسہ سیرت

زیر صدارت مولانا محمد اسحاق صاحب خطیب ہزارہ، جلیل القدر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔ تاریخیں ۲۹، ۳۰، ۳۱ اگست ۱۹۶۵ء۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

خلافت راشدہ سے ملوکیت تک

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مودودی صاحب کی تازہ تنقید کا تحقیقی جائزہ

تاریخ کے جعلی بیانات کی تاریخ کے صحیح بیانات سے تردید

(۳)

میں اس سلسلے کی تیسری قسط لکھنے ہی والا تھا کہ مولانا محمد عبدالمعبود صاحب نصیر خطیب جامع مسجد پھولوں والی محلہ کرشن پورہ راولپنڈی کا ایک گرانقدر مضمون اس موضوع سے متعلق موصول ہوگیا، چنانچہ مولانا موصوف کے شکریہ کے ساتھ تیسری قسط کے طور پر یہ مضمون ہی کسی قدر اختصار کے ساتھ ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے۔ (کمال)

(از مولانا عبدالمعبود صاحب نصیر راولپنڈی)

مودودی صاحب نے ترجمان القرآن مئی، جون، جولائی میں خلفاء راشدین کے نظام جہانبانی کا تذکرہ چھیڑا، جو چھپن صفحات پر بکھرا ہوا ہے۔ مودودی صاحب نے سیدنا عثمانؓ اور امیر معاویہ عنہما پر جو بے بنیاد تنقید و تنقیص کی ہے مسلمانوں کے قلوب اس سے سخت مجروح ہوئے ہیں، مودودی صاحب سے اگرچہ یہ توقع نہیں تھی کہ وہ کبھی صحابہؓ کی عظمت کا اعتراف کریں گے اس لئے کہ ان کے قلم کی جولانیاں تو انبیاء علیہم السلام کو بھی نہ بخش سکیں۔ ملاحظہ فرمائیں (رسائل و مسائل حصہ اول صفحہ ۳۱) (تفہیمات اول صفحہ ۱۶۳، حصہ دوم صفحہ ۴۳، ۴۴) تو صحابہ کرام، محدثین، مفسرین و ائمہ اور فقہاء امت ان کی نگاہ میں کیا حیثیت رکھتے ہیں تاہم یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ صحابہ کرامؓ بالخصوص حضرت عثمان و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے خلاف اتنا زیادہ کھل کر آجائینگے۔

کوئی ان سے اتنا تو پوچھے کہ ایسے نازک وقت میں اس بحث کے چھیڑنے کی کونسی ضرورت شدیدہ آپ کو پیش آئی تھی۔ جبکہ اسلام اور مسلمانوں پر بہت سی کفر و الحاد کی طاغوتی طاقتیں حملہ آور ہیں، کیا اس لئے کہ ان کے فضائل کو ان کے جرائم اور ان کی اجتہادی لغزشوں کو طوفان تراشے کر دشمنان اصحاب رسول سے داد تحسین حاصل کی جائے ؎

کیوں دوستی کے رنگ میں کرتے ہو دشمنی
کیوں دامنِ ادب کی اڑاتے ہو دھجیاں

ہمارے یہاں پہلے ہی کونسی کمی تھی، یہاں منکرین خدا و رسول بھی آباد ہیں، اصحاب رسول اور صلحاء امت کو سب و شتم کرنے والے بھی عیش کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ قرآن و سنت کی دھجیاں اڑانے والے بھی دندناتے پھرتے ہیں اور ختم نبوت کے منکرین بھی جاہ و جلال سے سرشار ہیں، شاید رہی سہی کمی مودودی صاحب پوری کر دینا چاہتے ہیں

اسلام کا طریق حکمرانی

چونکہ اسلامی حکومت یا خلافت کی تمام تر اساس قرآن و سنت پر ہے۔ اسی بنا پر حضرات خلفاء راشدینؓ پیش آنے والے ہر معاملہ کا حل قرآن و سنت ہی میں تلاش فرمایا کرتے تھے، حضرت صدیقؓ قرآن و سنت میں کسی خاص معاملہ کے متعلق کچھ نہ پاتے تو ایک جلسہ طلب فرماتے پھر ان میں سے کسی کو کوئی حدیث رسولؐ یاد ہوتی تو وہ اس کو پڑھ کر سنا دیتا اور قلب صدیقی باغ باغ ہوجاتا کہ سنت نبوی کے رازدان ہماری مدد کے لئے موجود ہیں، اور اگر کسی کو اس معاملہ سے متعلق کوئی حدیث یاد نہ ہوتی تو شوریٰ کے متفقہ مشورہ سے جو فیصلہ ہوتا اس پر عمل فرماتے (طبقات ابن سعد) فاروق اعظمؓ کا بھی یہی طرز عمل تھا کہ کوئی کام محض اپنی رائے سے انجام نہیں دیتے تھے۔ جب تک کہ مجلس مشاورت سے مشورہ نہ فرما لیتے۔ بلکہ آپ نے مخصوص مجلس شوریٰ کے علاوہ بھی مہاجرین و انصار کی بھی مجلس مقرر کر رکھی تھی، جس میں سرداران قبائل بھی شرکت کیا کرتے تھے۔ یہ مجلس نہایت اہم امور کے لئے طلب کی جاتی تھی، اس کے علاوہ ایک تیسری مجلس بھی تھی جو خصوصی مجلس تھی۔ جس میں صرف مہاجرین ہی شریک ہوتے تھے، (فتوح البلدان صفحہ ۴۷۲، کنز العمال صفحہ ۱۳۴/۳) اور یہی طرز طریق حضرت عثمانؓ کا بھی تھا۔ جب بھی کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ عمال کو مشورہ کے لئے طلب فرما لیتے، پھر جو متفقہ رائے اور فیصلہ ہوتا اس کو عمل میں لاتے۔ (طبری صفحہ ۳/۲۷۲، ابن اثیر صفحہ ۳/۱۲۴)

ان حوالوں سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے خلافت سے متعلق کوئی کام تنہا اپنی رائے اور خواہش سے نہیں کیا بلکہ اپنے پیش روؤں کے طریق کے مطابق عمل کرتے رہے اس لئے مودودی صاحب کا یہ الزام کہ وہ حضرت صدیقؓ و فاروقؓ کی پالیسی سے دور ہٹتے چلے گئے سراسر غلط ثابت ہوجاتا ہے۔

بیت المال

یہ ایک خالص قومی فنڈ ہوتا تھا، حضرات خلفاء راشدین اس کو اپنی ذاتی اغراض میں خرچ کرنا حرام سمجھتے تھے۔ حضرت صدیقؓ کو نہایت اصرار کے بعد مالیانہ لینے پر مجبور کیا گیا مگر وصال سے پہلے ساری رقم جو ہمارے سکہ کے حساب سے ۱۵۰۰ روپے بنتی تھی اپنی جائداد کو فروخت کر کے بیت المال میں جمع کرادی تھی — (کتاب الاموال صفحہ ۲۶۲) حضرت فاروقؓ فرمایا کرتے تھے مجھے تمہارے مال سے اس طرح حق ہے جس طرح یتیم کے مال سے اس کے مربی کا ہوتا ہے (کتاب الخراج صفحہ ۶۲) ایک دفعہ حضرت حفصہ آپ کی لخت جگر اور زوجہ رسول مقبولؐ نے مال غنیمت سے طلب کیا تو آپ نے فرمایا۔ بیشک تو میرے مال خاص میں حق رکھتی ہے، مگر یہ تو عام مسلمانوں کا مال ہے، پھر خالی ہاتھ واپس کردیا (کنز العمال صفحہ ۲/۳۲۵) سیدنا عثمانؓ جن پر مودودی صاحب کے قلم نے بے دریغ ظلم کیا ہے، وہ بھی بیت المال کے مال کو اپنے اور اپنے اقربا کے لئے حرام سمجھتے تھے (طبری صفحہ ۵/۲۵۵)

انتخاب عثمانی

خلافت راشدہ میں سب سے زیادہ عوامی اور شورائی طرز کا انتخاب حضرت عثمانؓ کا ہوا تھا، خلیفہ اول کا انتخاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غمناک سانحہ کے دوران ہنگامی صورت میں عمل میں آیا تھا۔ جس کی تصویب مہاجر و انصار اور تمام امت مسلمہ نے کی۔ خلیفہ ثانی کا انتخاب بطور نامزدگی کے ہوا، جسے سب نے تسلیم کر لیا۔ لیکن حضرت عثمان منصب خلافت کے لئے چھ نامزد افراد کے درمیان سے اہل مدینہ کے صلاح و مشورہ کے بعد منتخب کئے گئے، اور بیعت عامہ کے ذریعہ منصب خلافت پر فائز ہوئے۔ حضرت علیؓ نے بیعت کے سلئے پیش قدمی فرمائی اور عامۃ المسلمین نے نہایت امن و سکون و خوش دلی سے بیعت کی۔ (طبری صفحہ ۳/۳۰۲) (بخاری شریف کتاب الاحکام) (طبقات ابن سعد جلد ثالث صفحہ ۴۲ تا ۴۴)

اس بلند و مثالی معیار کے مطابق منتخب شدہ خلیفہ کے لئے مودودی صاحب کہہ رہے ہیں کہ "بدقسمتی سے خلیفہ ثالث اس معاملہ میں معیار مطلوب کو قائم نہ رکھ سکے" (ترجمان القرآن مئی صفحہ ۱۹۱/۴۷)

مودودی صاحب نے جو الزامات حضرت عثمانؓ پر لگائے ہیں۔ یہ سب شیعی کتب میں لگائے ہوئے الزامات کی محض نقل ہے۔ سب سے پہلے مودودی صاحب نے عمال کی معزولی کو ہدف ملامت بنایا ہے۔ اس سلسلے میں پہلی بات قابل غور یہ ہے کہ کیا معزولی کا آغاز حضرت عثمانؓ نے کیا یا ان سے پہلے شیخین بھی ایسا کرتے رہے ہیں۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے ۔ شیخین نے بھی ایسا کیا اور بعد میں حضرت علی نے بھی خلیفہ بن کر متعدد معزولیوں کے احکام صادر کئے — دیکھو (فتوح الشام اور ابن اثیر صفحہ ۲/۲۱۸)

حضرت عثمانؓ ... تو حکام کے عزل و نصب کے میں نہایت احتیاط برتتے تھے۔ جیسا کہ خود طبری نے [illegible] کہ حضرت عثمانؓ کسی عامل کو بغیر کسی شکایت کے یا استعفا کے ہرگز معزول نہیں کرتے تھے (طبری [illegible]) کیا اسے تاریخی بددیانتی سے تعبیر نہ کیا جائے کہ سعد [illegible] ابوموسیٰ اشعریؓ اور عمرو بن عاص کی معزولیوں کو [illegible] کر اور طبری، ابن اثیر کے حوالے دے کر حضرت [illegible] کو مودودی صاحب نے جس طرح مورد الزام بنایا ہے [illegible] کتابوں میں ہی یہ بات بھی لکھی ہوئی موجود ہے کہ ان [illegible] حضرات کے بارے میں متعدد شکایات عہد فاروقی میں بھی آتی رہیں اور حضرت فاروقؓ نے ان سے سخت مواخذے بھی کئے۔

عمرو بن العاص نے ایک شخص کو بغیر جرم کے کوڑے لگائے تھے۔ حضرت فاروقؓ نے مستغیث کو مجمع عام میں حکم دیا کہ عمرو بن العاص کو سو کوڑے لگاؤ، چنانچہ عمرو بن العاص نے مستغیث کی منت سماجت کر کے دو دو اشرفیاں

(باقی صفحہ ۷ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۲۸ اگست ۱۹۶۵ء

وادیٔ کشمیر

فرزندانِ توحید کے لہو سے لالہ زار ہو رہی ہے

کشمیری عوام نے آخرکار بھارتی استبداد سے نجات حاصل کرنے کے لئے جان کی بازی لگا دی ہے اور آزادی کے حصول کے لئے ایک قوم جو کچھ کر سکتی ہے اہل کشمیر اب وہ سب کچھ کر ڈالنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

لیکن یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ہندوستان کشمیر سے دست بردار ہونے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہے اور جو لوگ اب بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہندوستان رضامندی سے یا دوسروں کی درخواست پر کشمیریوں کو حق خود ارادیت دے دے گا ان کی سادہ لوحی بڑی ہی قابل رحم ہے۔ کشمیری عوام کی آزادی کا مسئلہ ہندوستان کو شکست فاش دیئے بغیر حل ہوتا نظر نہیں آتا۔ کشمیر کی آزادی کشمیریوں کا حق تو ہے ہی، لیکن پاکستان کی بقا کے لئے بھی کشمیر کا آزاد کرایا جانا ضروری ہے، اور یہ پاکستان کی حکومت و عوام کا فرض ہے کہ وادی کشمیر میں بے دریغ بہنے والا خون رائیگاں نہ جانے دیں اور مجاہدین حریت کی جانیں بے نتیجہ ضائع نہ ہونے پائیں، اگر اہل کشمیر اپنے سروں پر کفن باندھ کر اور اپنی ہتھیلیوں پر جان رکھ کر نکل کھڑے ہوئے ہیں، تو اہل پاکستان کو بھی اپنی جانیں اور اپنا مال و [illegible]ت ان کی جدوجہد کو کامیاب بنانے کے لئے وقف کر [illegible] چاہیئے۔ حکومت پاکستان کو بھی چاہیئے کہ وہ اس راہ [illegible] تمام مشکلات کو فوری طور پر دور کرے۔ انقلابی کونسل [illegible]کستان کے عوام کو امداد کے لئے پکارا ہے، یقیناً [illegible] کے عوام کا جواب پُرزور لبیک میں ہے، اور اس [illegible] کو عمل کی صورت اختیار کرنے میں زیادہ دیر نہیں [illegible]ہیئے۔

[illegible]ستان کی دینی جماعتیں اول دن سے اس جدوجہد [illegible] جہاد سمجھتی ہیں، جمعیۃ علماء اسلام نے بارہا اس [illegible]پنے تمام وسائل کی پیشکش کی ہے۔ اس کے نائب [illegible] مفتی محمود صاحب نے سابقہ قومی اسمبلی میں اپنی [illegible] کی طرف سے لاکھوں رضاکار پیش کرنے کا اعلان کیا [illegible] اب بھی جوں ہی انقلابی کونسل نے اپنی موجودہ جدوجہد [illegible]وع کی، جمعیۃ کے مرکزی دفتر نے بلاتاخیر اس کی حمایت اور تعاون کی پیشکش کا اعلان کر دیا، نیز ایک ضروری سرکلر جاری کر کے ماتحت جمعیتوں و رضاکاروں کو تیار رہنے کی ہدایت کر دی۔

ہم پھر اس اعلان کو دہراتے ہیں۔ ہم انقلابی کونسل کے معزز ارکان اور کشمیری حریت پسند مجاہدوں کو یقین دلاتے ہیں کہ ہماری جانیں، ہمارے مال اور ہمارا لہو آپ کے مقدس کاز کے لئے حاضر ہے۔ ہم پاکستان کے ہر فرد سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ انقلابی کونسل کی پکار کا عملی جواب دے ہم پاکستان کی تمام دینی و غیر دینی جماعتوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے سب نزاعات ملتوی کر کے کشمیر کی آزادی کے لئے متحدہ اقدام عمل میں لائیں۔ ہم حکومت سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس موقعہ پر ملک کے تمام اسلامی عناصر و عوام کو اپنے اعتماد میں لے کر جہاد کا اعلان کریں۔

اس لئے کہ کشمیر کے حریت پسند اپنے سر کٹا رہے ہیں اور آپ کی راہ تک رہے ہیں، اور ان کا دشمن اس بات کا انتظار نہیں کرے گا، کہ آپ کب ان کی مدد کو پہنچتے ہیں؟

"بلاتاخیر سب مل کر کشمیر کے حریت پسند جانبازوں کی پکار کا عملی جواب دیجئے۔"

آج پاکستان کی سرزمین پر اس سے زیادہ مقدس کام کوئی نہیں ہے۔ (ک)

سنگاپور کی ملائیشیا سے علیحدگی

دُور رس اسباب پر ایک نظر

سنگاپور کی ملائیشیا سے علیحدگی بین الاقوامی معاملات میں ایک اہم واقعہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ برطانوی مبصرین نے ملائیشیا و انڈونیشیا کے نزاع کے پس منظر میں اس واقعہ کو رکھ کر اس کے حقیقی اسباب و محرکات کو دنیا بالخصوص ایشیاء و مسلمانوں کی نظر سے چھپایا ہے۔

سنگاپور کی ملائیشیا سے علیحدگی، برطانوی سیاست کے خفیہ ایماء کے بغیر ممکن نہیں تھی، یہ دراصل جنوب ایشیا میں برطانیہ کی نئی سیاسی و فوجی حکمت عملی کا پیش خیمہ اور اس کی خفیہ منصوبہ بندی کا ایک حصہ ہے۔ ابھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ نئی سیاسی و فوجی حکمت عملی کیا ہے تاہم ایک وقت آئے گا، کہ اس کی حقیقت ظاہر ہو گی۔

ویت نام کی موجودہ صورت حال رفتہ رفتہ اگر عالمی نہیں تو نیم عالمی جنگ کا رخ اختیار کرتی جا رہی ہے اور کسی وقت بھی ایسی آمیزش کی صورت پکڑ سکتی ہے۔ جس میں چین کے ساتھ کھلی جنگ شروع ہو جائے۔ اس موقعہ پر سنگاپور کی فوجی اہمیت کے اڈے کی حیثیت واضح ہے، برطانیہ نے مشرق و مغرب پر اپنے اقتدار و تسلط کا جو جال پھیلایا تھا اس کو برقرار رکھنے کے لئے چار فوجی و حربی مراکز قائم کئے تھے۔ مغرب میں جبرالٹر (جبل الطارق) مغرب و مشرق کے سنگم پر قبرص، مشرق وسطیٰ میں سویز کا فوجی اڈہ، مشرق بعید اور جنوب مشرق میں سنگاپور۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد جبرالٹر کی وہ اہمیت باقی نہیں رہی اور سویز اور نہر سویز پر ناصر کے قبضہ کے بعد قبرص کی بھی کوئی اہمیت باقی نہیں رہ گئی، علاوہ ازیں فلسطین کی اسرائیلی حکومت برطانوی مقاصد کو اس علاقہ میں پورا کرنے کا ذریعہ موجود ہے، لے دے کے اب سنگاپور کا اڈہ باقی رہ جاتا ہے، جہاں پورے جنوب مشرق، مشرق بعید اور ہندوستان کے مشرقی و مغربی سواحل نیز جنوب عرب کی ریاستوں پر نظر رکھی جا سکتی ہے۔ ملائیشیا کے ساتھ اس کا ادغام اس امید پر کیا گیا تھا کہ ایک تو ملائیشیا کی سیاسی نظام اقتدار کس طرح سنگاپور کے لیڈروں کے ہاتھ میں آ جائے گی، اور اصل مرکزیت سنگاپور میں ہی رہے گی، اس طرح پورا کنٹرول در پردہ برطانیہ کا ہو گا۔ انڈونیشیا کے بارے میں یہ گمان بھی نہیں تھا کہ وہ ایک بڑی طاقت اختیار کر کے نئی دفاعی لائن بنا سکے گا، لیکن انڈونیشیا نے غیر متوقع طور پر اپنی کامیاب حکمت عملی سے مشرق بعید کے اس حصہ میں ایک نئی اور مغربی ممالک کی مخالف صورت حال پیدا کر دی ہے، چنانچہ ملائیشیا کا مسئلہ پیچیدہ بن کر رہ گیا، اب اگر آئندہ انڈونیشیا اور ملائیشیا کسی نقطہ پر مل کر مصالحت کر لیں تو اس کا مطلب تھا کہ جکارتہ سے سنگاپور تک احمد سوئیکارنو کی پالیسی کامیاب ہو جاتی اور یہ پورا علاقہ ایک وسیع و عریض مسلم مملکت کے قیام کا آغاز ثابت ہوتا، برطانیہ جیسے گھاگ سے یہ نکتہ کیسے چھپا رہ سکتا تھا اور وہ کب جنوب مشرق میں اسلام کا عروج اور اپنی اس طرح کی پسپائی پسند کر سکتا تھا۔

اغلباً یہ تمام خدشات تھے جو سنگاپور کی ملائیشیا سے علیحدگی کا در پردہ سبب بنے، ورنہ اتنا چھوٹا سا خطہ ایک مستقل مملکت بننے کی کب حیثیت رکھتا ہے (ک)

وہاں لہو بہہ رہا ہے، یہاں فلمی ایوارڈ تقسیم ہو رہے ہیں

۲۱ اگست کے نوائے وقت کے آخری صفحہ پر یہ خبر مع تصاویر پڑھنے میں آئی ہے کہ ڈھاکہ میں منعقد ہونے والے فلمی میلہ میں فلاں فلم کو سال کی بہترین فلم، فلاں اداکار و اداکارہ کو بہترین ایکٹر و ایکٹرس، فلاں کو بہترین ہدایت کار اور فلاں کو بہترین کہانی نویس قرار دے کر انعامات تقسیم کئے گئے ہیں۔ یہ سب کچھ پاکستان سے باہر اور کسی جگہ پر نہیں بلکہ ڈھاکہ میں مشرقی پاکستان کے عین قلب میں ہوا ہے اور ایسے وقت پر ہوا ہے جبکہ وادی کشمیر میں ہزارہا مجاہد مسلمان ظلم و استبداد کی وحشت ناکیوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنا خون بہا رہے ہیں اور اہل پاکستان کو مدد کے لئے پکار رہے ہیں۔

اس خبر کا مزید شرمناک حصہ یہ بھی ہے کہ کرتار سنگھ نامی فلمی کہانی جس کا مرکزی کردار وہ سکھ ہے جو ایک بازیاب شدہ مسلم خاتون کا پیچھا کرتا ہوا پاکستان پہنچا اور خودکشی کر لی اور پھر ہمارے ثقافت پسندوں اور فلم بازوں نے اسے شہید اور ہیرو بنا ڈالا۔ یہ ہی کہانی اب بہتر قرار دی گئی ہے۔ کیا یہ غیرت ملی کا جنازہ نکال دینے کی علامت نہیں ہے۔

ایک طرف سر کٹ رہے ہیں، لہو بہہ رہا ہے اور آگ و خون کے سمندر سے ہزارہا سرفروشوں کو گزرنا پڑ رہا ہے، اور دوسری طرف غفلت ہی نہیں شوخی و دیدہ دلیری کا یہ عالم ہے کہ فلمی جشن منائے جا رہے ہیں اور ملی غیرت کو اپنے ہاتھوں سے پامال کیا جا رہا ہے۔

غفلت و عیش کوشی کے اگر یہی لیل و نہار ہیں تو یقین جانیئے کہ ہم مظلوم کشمیریوں کے ساتھ اور خود اپنے ساتھ سب سے بڑی ناانصافی کے مرتکب قرار دیئے جائیں گے۔

یاد رکھیئے! اجتماعی غفلت اور احکام الٰہی سے اجتماعی روگردانی کبھی معاف نہیں کی جاتی اور جس قوم کی غیرت سو جاتی ہے، اس کی قسمت کبھی نہیں جاگ سکتی۔ (ک)

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ اور احرار کی طرف سے

انقلابی کونسل کے قیام کا خیر مقدم

مجاہدین کشمیر کی جنگ آزادی کے اعلان سے پاکستان بھر میں جوش و خروش کا اظہار کیا جا رہا ہے پاکستان کے عوام اور خاص طور پر دینی حلقوں نے ہمیشہ ہی مسئلہ کشمیر کا حل جہاد قرار دیا ہے۔

مجاہدین کشمیر مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے جنگ حریت کا اعلان کر دیا ہے پاکستان کے عوام اپنے آپ کو کشمیری بھائیوں کی اس جنگ میں برابر کے شریک سمجھ رہے ہیں۔ اور ان کی فتح و کامرانی کے لئے دن رات دعائیں کرتے ہیں پاکستانی عوام مجاہدین کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے بالکل تیار ہیں اور انقلابی کونسل کو اپنے پورے تعاون کا یقین دلاتے ہیں اور انقلابی کونسل کے قیام کا پرجوش خیر مقدم کرتے ہیں مجلس احرار اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام کے لاکھوں رضاکار انقلابی کونسل کے حکم کے منتظر ہیں۔ انقلابی کونسل کے حکم پر شہر شہر اور بستی بستی سے رضاکاروں کے دستے میدان عمل میں آنے کے لئے تیار ہیں۔

حکومت پاکستان کو چاہیے کہ فوجی پریڈ پر عائد شدہ پابندی کا کو فوراً ختم کرے۔ تاکہ رضاکار اپنی صفوں کو زیادہ مضبوط بنا سکیں

(۱) شیخ چراغ الدین نائب صدر مجلس احرار اسلام ملتان
(۲) شیخ محمد یعقوب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ملتان

جمعیۃ علماء اسلام ملتان

کشمیر کی آزادی کیلئے دعائیں ۔ ملتان۔ آج .....

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے فیصلے کے مطابق یوم نجات منایا گیا تمام جامع مساجد میں نماز جمعہ کے وقت مسلمانوں نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ کشمیر کی آزادی اور مجاہدین کی فتح و کامرانی کے لئے دعائیں کیں۔

تمام بڑی مساجد میں امریکی پالیسی کے خلاف اظہار نفرت کیا گیا اور حکومت پاکستان کی آزاد خارجہ پالیسی کا خیر مقدم کیا گیا۔ قراردادیں منظور کی گئیں۔

(محمد یعقوب شیخ ناظم اعلیٰ)

نقل قرارداد جو منظور کرائی گئیں

جامع مسجد سراجاں ملتان کا یہ اجتماع پاکستان کی آزاد خارجہ پالیسی کا خیر مقدم کرتا ہے۔ امریکہ نے پاکستان کی اقتصادی امداد رکوا کر سامراجی ذہنیت کا ثبوت دیا ہے۔ امریکہ اسلامی ممالک کے درپے آزار ہے، مگر ہندوستان کو بھاری تعداد میں اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ بنابریں ہم امریکی پالیسی کی شدید مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر امریکہ اب امداد جاری کرنے پر رضامند بھی ہو جائے تو اسے ٹھکرا دیا جائے اجلاس مجاہدین کشمیر کے لئے فتح و کامرانی کی دعا کرتا ہے اور انقلابی کونسل کو پورے تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

(حکیم سید محمد انور علی شاہ)

کوہاٹ میں سیرت کانفرنس

مورخہ ۱۳، ۱۴ اگست کو بمقام کمپنی باغ ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام سیرت النبی کے سلسلہ میں ایک عظیم کانفرنس منعقد ہوئی۔ جو کہ چار نشستوں پر مشتمل تھی۔ پہلی نشست بعد از نماز جمعہ میں جمعیۃ کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تقریر ہوئی۔ آپ کی تقریر کے بعد سیدی حضرت درخواستی دامت برکاتہم نے سامعین کو اپنے مقدس ارشادات سے نوازا، دوسری نشست بعد از نماز عشاء شروع ہوئی۔ جس میں حضرت مولانا ہزاروی نے تقریباً گیارہ بجے تک سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور ملکی حالات کا اجمالی طور پر جائزہ لیا۔ گیارہ بجے کے بعد پھر حافظ الحدیث ترجمان القرآن سیدی حضرت درخواستی عمت فیوضہم کی تقریر شروع ہوئی جو کہ پونے دو بجے تک جاری رہی اور آخر وقت تک کوہاٹ کے غیور باشندے ہمہ تن گوش بن کر بیٹھے رہے۔

حضرت درخواستی نے سیرت طیبہ پر جامع اور مبسوط تقریر اپنے مخصوص دلنشین انداز میں فرمائی اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کا بھی تذکرہ فرمایا۔

تیسری نشست بروز ہفتہ بعد از نماز ظہر شروع ہوئی۔ ابتدائی تقریر حضرت مولانا ہزاروی نے فرمائی، اس کے بعد صدر نشست جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں سیرت کے مختلف گوشوں پر تقریر کرتے ہوئے حضور سرکار دو عالم کی ختم نبوت کا واضح الفاظ میں اعلان فرمایا، بعد میں حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہوری نے عاشقانہ انداز میں مجذوبانہ ذوق کے ساتھ ایک مختصر مگر نہایت پر اثر تقریر فرمائی۔ رات کو بعد از نماز عشاء چوتھی نشست کی ابتدا ہوئی، جس کے لئے مہمان خصوصی حضرت مولانا کوثر نیازی صاحب ایڈیٹر شہاب لاہور تھے۔ آپ نے دو گھنٹہ ایمان افروز خطاب فرمایا، جس کے بعد سیرت النبی کانفرنس بخیر و خوبی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ

(محمد امین اورک زئی ......)

سکھر میں مولانا ہزاروی

۱۶ اگست کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سکھر تشریف لائے۔ جمعیۃ کی ایک خصوصی میٹنگ ہوئی۔ جس میں خیرپور ڈویژن کی سابقہ کارگذاری سابق ناظم خیرپور ڈویژن نے بیان کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ نے تقریر فرمائی اور جمعیۃ شہر سکھر کا حسب ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ حضرت حاجی حفیظ الدین صاحب
نائب امیر۔ حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب جامعی فاضل ڈھبیل
ناظم اعلیٰ۔ چودھری عمر دین صاحب۔
نائب ناظم۔ عبد الرحمان ایڈووکیٹ
خازن ۔ حاجی حفیظ الدین صاحب۔

انقلابی کونسل کے قیام کا خیر مقدم جمعیۃ علماء اسلام

کراچی کی مجلس شوریٰ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعے کشمیر میں انقلابی کونسل کے قیام اور اس کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا گیا۔

جمعیۃ کے ممتاز ارکان مولانا حافظ محمد اسماعیل مولانا محمد زکریا اور مولانا اللہ ورایو بروہی نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ جبر و استبداد میں پسے ہوئے کشمیریوں کے صبر کا پیمانہ اب لبریز ہو چکا ہے۔ بھارت کا ظالمانہ رویہ عالم اسلام اور آزاد دنیا کے لئے ایک چیلنج ہے۔ انہوں نے اپیل کی کہ ملت کو اس ایک نقطہ پر اب جمع ہو جانا چاہیے

(دفتر نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام کراچی)

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کا دورہ

۱۴ اگست صبح دلوخیل سے جی ٹی ایس میں نواح غوریوالہ مرقامی نصر خان پہنچے۔ جہاں ملک انور خان، حضرت مولانا شیر جان صاحب اور ملک مصطفیٰ کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام کے دعوتی پروگرام اصلاحی، تنظیمی امور پر بحث کی۔ ملک صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ بخوشی اتفاق کیا، وہاں سے سرائے نورنگ آئے۔ مولانا صاحب جان و حاجی احمد کے ساتھ ملاقات ہوئی، اور ان کی کارگذاری کا جائزہ لیا۔ مولانا صاحب جان و مولانا محمد قمر کی مجاہدانہ سرگرمی قابل تحسین ہے انہوں نے متعدد مقامات پر جلسہ عام کئے ہیں۔ سرائے نورنگ نصر خیل، کوٹکہ خیکوز قابل ذکر ہیں۔ جس میں سیرت النبی کے پہلے فضائل صحابہؓ رد مودودیت میں تقریریں ہوئیں۔ آئندہ بھی پندرہ روزہ جلسوں کا پروگرام ہے۔

(حمید اللہ نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ... بنوں)

تعزیت

مولانا محمد صادق صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے انتقاب پر مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ... بنوں نے دلی رنج و ملال کا اظہار کیا ہے۔ ان میت کے ... مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر کی تلقین کی (طبری)

جمعیۃ علماء اسلام کہروڑپکا، یوم ...

مورخہ ۱۳ بروز جمعۃ المبارک مندرجہ حضرت ... میں یوم نجات منایا گیا۔ ... منایا ہے ...

(۱) شاہی جامع مسجد ... کہ ان تقیہ

مولانا محمد سعید صاحب خطیب و امیر جمعیۃ علماء اسلام کہروڑپکا نے امریکی امداد کے التوا کے سلسلے میں حکومت کے مضبوط موقف کی تحسین کی۔

(۲) جامع مسجد جدید ۔ مولانا عبد المجید صاحب شاکر صاحب جمعیۃ علماء اسلام نے بھی امریکی امداد کے معاملہ میں حکومت کے رویہ کو سراہا اور کہا ممالک یہود و نصاریٰ کی امداد ٹھکرا دینا چاہیے

(محمد عبد الصمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کہروڑپکا)

بقیہ: — جمعیۃ کی خبریں

قبائلی علاقہ میں جمعیۃ کا قیام

مولانا غلام رسول صاحب کی زیر امارت

قبائلی علاقہ کی تین اقوام کی علیحدہ علیحدہ شاخہائے جمعیۃ قائم ہوئیں اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام قوم وطی زی قبائلی علاقہ

حاجی الحرمین محمد رسول صاحب	امیر اعلیٰ
مولانا محمد عمران صاحب	نائب امیر
پیر معراج الدین صاحب	ناظم اعلیٰ
محترم میاں صاحب	نائب ناظم
حاجی الحرمین غلام رسول صاحب	خزانچی

(۲) جمعیۃ علماء اسلام قوم منڈاں قبائلی علاقہ

پیر سید رحیم شاہ صاحب	امیر اعلیٰ
پیر سید محب شاہ صاحب	نائب امیر
مولوی محمد شیریں صاحب	ناظم اعلیٰ
مولوی احمد صاحب	نائب ناظم
سید بادشاہ صاحب	خزانچی

(۳) جمعیۃ علماء اسلام قوم منتوال قبائلی علاقہ

مولوی محمد افضل خاں	امیر اعلیٰ
مولوی خیال الدین	نائب امیر
مولوی فضل منان	ناظم اعلیٰ
مولوی زر خاں	نائب ناظم
مولوی شاہ حسین	خزانچی

(مولوی دین محمد امیر اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کرم ایجنسی)

…علاقہ کرم ایجنسی میں جمعیۃ علماء کی دو روزہ کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام کرم ایجنسی کا تبلیغی و انتخابی دورہ …ختم ہوگیا۔ یہ ۱۷ دن کا دورہ تھا۔ آخری دن ۷ر اگست …پاڑا چمچیری میں مجلس شوریٰ ہوئی اور طے پایا کہ …دو روزہ کانفرنس بلائی جائے۔ اس میں مولانا مفتی …ب، مولانا غلام غوث صاحب، مولانا سید گل بادشاہ …ر محترم جناب رحمت ہادی صاحب کو مدعو کیا جائے۔ مولوی دین محمد امیر اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کرم ایجنسی)

مسلمانان تحصیل مانسہرہ کا ایک عظیم اجتماع …۵ر… ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی مسلمانان تحصیل مانسہرہ کا یہ عظیم اجتماع امریکی امداد …ہو جانے کو پاکستان کے لئے خوش آئند سمجھتا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہے اور اپیل کرتا ہے کہ اگر اب امداد کی پیشکش کی بھی جائے تو اسے ہرگز قبول نہ کیا جائے۔

مندرجہ بالا ریزولیوشن جامع مسجد مانسہرہ و جامع مسجد محلہ ناڑی میں متفقہ طور پر پاس ہوا۔

(عبدالقیوم ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ)

جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور

مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور نے حسب ذیل بارہ حضرات کو جمعیۃ علماء اسلام قصور کی مجلس عاملہ کا رکن نامزد فرمایا ہے۔

۱۔ حکیم انعام اللہ صاحب

۲۔ حاجی محمد اسماعیل صاحب پروپرائٹر دفتر معلومات حج

۳۔ الحاج شیخ فضل کریم صاحب کوٹ اندرونی قصور

۴۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب کوٹ مراد خاں قصور

۵۔ چودہری برکت علی صاحب مراد کوٹی

۶۔ جناب حیدر علی صاحب انصاری

۷۔ ایم اکبر صاحب چودہری بی اے کوٹ مراد خاں

۸۔ مولانا عبدالعزیز صاحب میواتی

۹۔ صوفی محمد انور صاحب صابری

۱۰۔ مولوی عبدالشکور صاحب خطیب

۱۱۔ مولوی فضل دین صاحب

۱۲۔ مستری دل محمد صاحب

(قاری محمد شریف قصوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام قصور)

جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ (ہنگامی اجلاس)

۱۰ر اگست بعد از نماز عصر جامع مسجد ناڑی میں ایک ہنگامی جلسہ مجلس عاملہ جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ اور معززین مانسہرہ زیر صدارت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی منعقد ہوا۔ حضرت مولانا عبدالحیٰ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ نے اس ہنگامی جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مانسہرہ کے ایک گاؤں پھگلہ میں ایک افسوسناک حادثہ ہوا ہے کہ وہاں مرزائی فرقہ نے مسجد میں بوٹ جوتوں سمیت گھس کر امام مسجد سید صاحب کو زدوکوب کیا اور گالی گلوچ بھی کی اور مسجد کی بے حرمتی کی ہے۔ اگر مقامی علماء مولانا کریم عبداللہ صاحب و حضرت نوراں شاہ وغیرہ اور معززین علاقہ صبر و حوصلہ سے کام نہ لیتے تو عظیم ہنگامہ برپا ہو جاتا۔ آپ نے فرمایا کہ اسی دن علاقہ کے علماء اور معززین کے وفد کے ساتھ ہم حکام بالا سے ملنے گئے، اے سی صاحب اور ڈی ایس پی صاحب تو مل نہ سکے۔ ہم ایس، ایچ، او تھانہ مانسہرہ سے ملے اور ان کو حالات سے آگاہ کیا۔

ان کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اپنے مخصوص انداز میں حالات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ آج جبکہ حکومت پاکستان اپنے خارجہ حالات پر پوری کوشش سے سوچ بچار کر رہی ہے، اندرونی حالات کی طرف متوجہ کرنا کوئی اچھا کام نہیں، لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ مرزائی فرقہ کو کھلی اجازت دی جائے کہ وہ اندرون ملک جو کچھ چاہیں کریں ہم یہ بات نہیں بھولے ہیں کہ اس سے پہلے جبکہ مسلمانان کشمیر آزادی حاصل کرنے میں مشغول تھے تو جنرل نذیر احمد مرزائی ایبٹ آباد میں بیٹھا ہوا اس جنگ آزادی کا جائزہ لے رہا تھا، ایک مسلمان کیپٹن کو شیخ عبداللہ کا رازدار قرار دے کر شہر اسی کیمپ میں بند کر دیا۔ بعد میں ایک مرزائی کیپٹن نے خودکشی بھی کی اور مسلمان سرینگر سے واپس ہو گئے۔ پھگلہ کے اس واقعہ سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ اس طرح کے لوگ کسی خاص سازش کے ماتحت (جبکہ اس وقت مقبوضہ کشمیر میں انقلابی کونسل کی محاذ آزادی کے مسلمانوں نے ایک انقلاب برپا کر دیا ہے) ملک میں بدامنی پھیلانا چاہتے ہیں۔ ورنہ تو یہ واقعہ پاکستان بھر میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے اور اس واقعہ سے سارے ملک میں اشتعال و اضطراب پیدا ہو سکتا ہے۔ ہم اپنی حکومت سے انصاف کی امید کرتے ہوئے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس واقعہ کی سپیشل طریقہ سے صحیح تحقیقات کرائے اور محترم ڈی سی اور ایس پی ہزارہ چونکہ دونوں سمجھدار تجربہ کار حاکم ہیں سے عرض کرتے ہیں کہ وہ اس واقعہ کے حالات کو خود ملاحظہ کر کے ملزمان کو قرار واقعی سزا دلا کر مسلمانان علاقہ کو مطمئن کریں کیونکہ ہم کو تو آپ بار بار امن کی نصیحتیں کرتے رہتے ہیں اور اب اس فرقہ مرزائیہ کے اس فعل کو جو سراسر بدامنی پر مبنی ہے پوری کوشش سے انصاف کے ساتھ انجام دیں۔ اس کے بعد مولانا ہزاروی صاحب نے فرمایا کہ حکومت آزاد کشمیر نے جو یہ اعلان کیا ہے کہ ہم مقبوضہ کشمیر کی انقلابی کونسل کے محاذ آزادی کے مسلمانوں کی پوری پوری امداد کریں گے تو ہم بنظر استحسان دیکھتے ہیں اور حکومت آزاد کشمیر کو یقین دلاتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام اور مسلمانان ہزارہ آپ کے ہر حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ہر ممکن خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ ……… مندرجہ ذیل دو قراردادیں واقعات بالا کے متعلق منظور ہوئیں

قرارداد نمبر ۱ — یہ اجلاس حادثہ پھگلہ تحصیل مانسہرہ پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ مرزائیوں نے مسجد میں گھس کر امام مسجد پر حملہ کر کے ان کو زدوکوب کیا اور مغلظ گالیاں دیں، مقامی اہل اسلام نے صبر و حوصلہ کا جو ثبوت دیا، وہ قابل تعریف ہے۔ تعجب ہے کہ اب تک مرزائی حملہ آوروں کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی احساس کیسو کم مقامی جذبہ کا نتیجہ قرار دیئے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ساتھ ہی مرزائی فریق کو شدید زخمی بنانے کے لئے سوچا جا رہا ہے اس حادثہ میں مسجد کی توہین، سید عالم کی توہین، مرزائیوں کی اشتعال انگیزی اور زدوکوب کے واقعات ایسے ہیں جس سے علاقہ کے مسلمانوں میں اضطراب ہے اور مقامی علماء کی ہمت اور تدبیر سے اب تک امن قائم رہا ہے، ورنہ پاکستان بھر میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ مرزائیوں نے مسلمانوں کی مسجد میں گھس کر ایسی دیدہ دلیری کا ارتکاب کیا ہو۔ یہ اجلاس محترم ڈی سی ہزارہ اور ایس پی ہزارہ اور حکام مانسہرہ سے استدعا کرتا ہے کہ حادثہ کی صحیح تفتیش کے لئے سپیشل انتظام کر کے اہل علاقہ کے اشتعال و اضطراب کو دور کریں۔

قرارداد نمبر ۲ — یہ اجلاس حکومت آزاد کشمیر کے اس اعلان کو بنظر استحسان دیکھتا ہے کہ مسلمانان مقبوضہ کشمیر کی انقلابی کونسل کو جنگ آزادی میں پوری پوری امداد دیں گے یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام اور مسلمانان ہزارہ اس سلسلہ میں حکومت آزاد کشمیر کو ہر ممکن امداد دیں گے

(محمد اشرف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ ہزارہ)

صحابہ کرام رضؓ پر مودودی صاحب کی تنقید و تنقیص

شیعہ اخبار "رضاکار" لاہور نے شیعی مسلک کی حمایت بیان کر دی

"دراصل بات یہ ہے کہ شیعوں کی تنقید کو سب و شتم قرار دیا جاتا ہے حالانکہ سنی حضرات بھی صحابہ کرام کو تنقید سے بالاتر نہیں سمجھتے اور نہ ہی اصحابہ کو معیار حق سمجھتے ہیں۔ ہم مدیر الاعتصام کی توجہ جماعت اسلامی کے ارگن "ترجمان القرآن" کی طرف مبذول کرانے ہیں اور انہیں یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ ترجمان القرآن کے تازہ شماروں میں "خلافت راشدہ سے ملوکیت تک" مقالہ ملاحظہ فرمائیں، یہ مقالہ مولانا مودودی صاحب کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ مولانا نے اپنے اس مقالہ میں صحابہ کرامؓ پر ہی نہیں بلکہ صحابہ کرام کے سرخیل یعنی خلفائے راشدین پر بھی تنقید فرمائی ہے اگر یہی تنقید ایک شیعہ کے قلم سے شائع ہوتی تو یقیناً صحابہ کرام پر سب و شتم قرار دی جاتی۔ کیا مدیر الاعتصام مولانا مودودی صاحب پر بھی صحابہ کرام پر سب و شتم کرنے کا فتویٰ صادر فرما کر دیانتداری کا ثبوت فراہم فرمائیں گے؟"

(رضاکار - ۱۶ جولائی ۱۹۶۵ء)

فتویٰ

مودودی صاحب کی ایک تحریر
اور اس پر
عامر عثمانی مدیر تجلی دیوبند کا فتویٰ

استفتاء:

محترم المقام جناب حضرت مولانا عامر صاحب دام برکاتہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

امید ہے آنجناب بخیریت سے ہوں گے۔ گذارش یہ ہے کہ ایک عالم دین اپنی کتاب میں آیت ولا یبدین زینتھن کی تشریح کرتے وقت عورت اور مرد کے ستر کے حدود بیان فرماتا ہے کہ:۔

"عورتوں کا ستر مردوں سے الگ ہے اور عورتوں کے لئے الگ"

آگے چل کر اس کی یہ تشریح کی گئی ہے:۔

"عورت کے لئے ستر کے حدود وہی ہیں جو مرد کے لئے مرد کے ستر کے ہیں یعنی ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورتوں کے سامنے عورت نیم برہنہ رہے مطلب صرف یہ ہے کہ ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ ڈھانکنا فرض ہے اور دوسرے حصوں کا ڈھانکنا فرض نہیں ہے"

فقط ناکارۂ خلائق عبدالرحمان گنڈرو

سوندہ تحصیل بھمبھر (سفارش) ۲۰ جون ۶۴ء

فتویٰ:

الجواب:۔ "جو شخص مرد اور عورت کا ستر یکساں بتلاتا ہے وہ نہ صرف جاہل بلکہ فتنہ پرداز بھی ہے۔ یہ کہنا بھی غلط ہے کہ نہ صرف ناف اور گھٹنے کے درمیان کا پردہ فرض ہے باقی حصوں کا فرض نہیں۔ عورت کے لئے پستانوں کو ڈھانپنا بھی فرض ہے، پنڈلیوں کا ڈھانپنا بھی فرض ہے

فقط۔ عامر عثمانی دیوبند ۲۱ جولائی ۶۴ء"

(نوٹ) مستفتی نے یہ تحریر مودودی صاحب کی کتاب "پردہ" سے نقل کر کے فاضل مفتی کی خدمت میں بھیجی تھی)

(ہفت روزہ شہاب لاہور ۵ اگست ۱۹۶۵ء سے (بشکریہ) ماخوذ)

موضع پٹی والا سے متعلق ضروری توضیح

ترجمان اسلام کی گذشتہ اشاعت میں موضع پٹی والا سے متعلق نامہ نگار کلورکوٹ کی طرف سے ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ اس کی تلخیص کرنے میں بعض باتیں ناقص درج ہو گئیں جن کی توضیح درج ذیل سطور میں کی جاتی ہے:۔

(۱) مولانا عبداللطیف صاحب کی تقریر کے دوران پہلی بار آنے والے حضرات حاجی غلام اللہ خاں صاحب حسن والا اور سردار شاہ سفیر مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی تھے۔ مولوی غلام اللہ خاں صاحب اس وقت تک معہ اپنے دیگر ہمراہیوں کے خان تاج محمد خاں صاحب حسن والا کے بنگلہ میں ٹھہرے رہے مذکورہ دونوں حضرات ملے ہی آ کر ابتداءً قاضی مظہر حسین صاحب سے گفتگو چھیڑی۔

(۲) مولوی غلام اللہ خاں کے ہمراہ مولوی عبدالرحمن مہتمم مدرسہ عیدگاہ کلورکوٹ۔ مولوی عبدالقدیر خطیب ہرنولی اور شیخ غلام یٰسین لنڈی والے بھی تھے۔

(۳) دوسری بار یعنی عصر کے وقت مولوی غلام اللہ خاں معہ ساری پارٹی کے آئے۔ سردار شاہ نے سیاست پر مناظرہ کا چیلنج بھی دیا۔

واقعہ مذکورہ کی رپورٹ کے ساتھ مندرجہ بالا توضیح کو بھی شامل کر لیا جائے۔

نوٹ

ہم اس ماہ کے آخر میں نادہندہ ایجنٹ حضرات کے نام اشاعت کے لئے دینے والے تھے لیکن اس دوران کئی ایجنٹوں نے اپنے حسابات صاف کر دیئے ہیں اور بعض نے وعدے کئے ہیں اب جو حضرات باقی رہ گئے ہیں ان سے التماس ہے کہ وہ بھی توجہ فرمائیں تاکہ ہمیں یہ "تلخ کام" نہ کرنا پڑے ورنہ مجبوراً ایسے لوگوں کے نام شائع کرنے پڑیں گے۔

خریدار حضرات و ایجنٹ صاحبان!

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر / ایجنسی نمبر کا حوالہ دیا کریں۔

پتوں کی چٹوں پر یہ نمبر درج کئے جاتے ہیں۔

شاہ صاحب کو صدمہ

حمایت خانان کے مشہور عالم دین و جمعیۃ علماء اسلام ضلع قصور کے امیر مولانا سید عبداللطیف شاہ صاحب بخاری کے صاحبزادہ ۱۱ اگست کو سواری سے گر کر ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گیا ہے، قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ بچے کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (قاری محمد ظریف)

کرتیا نوالہ

مولانا تاج الدین بسمل کا دورہ

مدرسہ تاج المدارس حنفیہ کرتیانوالہ ضلع گجرات کے زیر اہتمام مولانا تاج الدین صاحب بسمل نقشبندی نے مختلف دیہات و قصبات کا دورہ کیا، ننگمہ، جلال پور، وغیرہ وغیرہ تا سرحد آزاد کشمیر تک تشریف لے گئے، جا بجا جلسے ہوئے اور ان میں مولانا موصوف نے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرایا اور اس کے مقاصد پر روشنی ڈالی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ صدر محترم کے انتخابی وعدوں کے مطابق جلد از جلد عائلی قوانین منسوخ کرے اور ملک میں اسلامی قوانین نافذ کرے۔ عوام ہر جگہ مولانا کی تقریر سننے کے لئے جوق در جوق جمع ہوئے اور جمعیۃ علماء اسلام میں [illegible] کی پر زور آمادگی کا اظہار کیا۔ (حافظ عطاء اللہ [illegible])

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

کی مجلس شوریٰ کا اجلاس [illegible] منعقدہ ۲۰ [illegible] مولانا نور محمد صاحب نائب امیر منعقد ہوا۔ مختلف امور [illegible] مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔ جمعیۃ علماء اسلام [illegible] مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس مقبوضہ کشمیر میں انقلابی کونسل [illegible] خیر مقدم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا [illegible] کشمیر کو اپنے مقصد میں کامیابی عطا فرمائے اور [illegible] نیز حکومت پاکستان سے پر زور اپیل کرتا ہے کہ [illegible] کھلی حمایت کرے۔ اس سلسلے میں جمعیۃ ہر قسم [illegible]

بقیہ:۔ انگریز اور مسلمان

کو پامال کیا۔ خلافت عثمانیہ کو زیر و زبر کیا۔ حجاز، جدہ، مکہ اور مدینہ پر چڑھائی چنانچہ قلعہ سمرنا، استنبول وغیرہ میں کیا کیا نہیں کیا، پھر اس پر طرہ یہ کہ یورپ میں اسلامی ممالک کو تقسیم کیا، طرابلس صحرائے لیبیا اور دوسرے [illegible] وغیرہ، اٹلی کو، ریف اسپین کو، الجیریا، تیونس، فاس، مراکش وغیرہ فرانس کو، وسط ایشیا اور شمالی ایشیا کے ممالک بخارا، سمرقند، گرجستان، ازبکستان، داغستان، قزاقستان وغیرہ روس کو معاہدوں وغیرہ کے ذریعہ دے دیا۔۔۔ ٹرکی سے بلغاریہ، یونان، مقدونیا، رومانیہ، ہرسک، البانیہ، سربیا، مانٹی نیگرو، گریٹ بلقان وغیرہ کو آزاد کرایا۔۔۔۔۔ اور اسلامی طاقتوں کو ختم کیا۔

(شیخ الاسلام مولانا مدنی علیہ الرحمۃ کی ایک تقریر سے ماخوذ)

بقیہ — خلافت راشدہ سے ملوکیت تک

فی کوڑہ معاوضہ دے کر جان بخشی کرا۔" (کتاب الخراج ص۶۶)

حضرت ابوموسیٰ اشعری نے اسیرانِ جنگ سے ساٹھ رئیس زادے اپنے لئے منتخب کر لئے تھے اور ایک لونڈی کو نہایت ہی نفیس اور عمدہ غذا دیا کرتے تھے۔ جب اس کی شکایت عدالت فاروقی میں کی گئی تو آپ نے باقاعدہ اس کا مواخذہ کیا (طبری ص۲۱۷) سعد بن ابی وقاص نے ایک بیش بہا قیمتی عالیشان محل تعمیر کرایا، جس کو عمر فاروق رضؓ نے جلوا دیا تھا (کنز العمال ص۳۵۵) اب جن جن وجوہات اور شکایات کی بنا پر سیدنا عثمان رضؓ نے ان کو معزول فرمایا اس کی تفصیلات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

عمرو بن العاص عہد فاروقی میں مصر کے گورنر تھے۔ مصر کے خراج کی جو رقم دربار خلافت میں بھیجی جاتی تھی اس کی کمی کی شکایت بھی اسی وقت سے چلی آتی تھی۔ آخر سیدنا امام عالی مقام نے اپنے عہد خلافت میں اس کے اضافہ کا مطالبہ فرمایا تو عمرو بن العاص نے جواب دیا کہ اونٹنی اس سے زیادہ دودھ نہیں دے سکتی، لیکن جب ان کو معزول کر کے عبداللہ ابن ابی سرح کو گورنر بنایا گیا تو مصر کا خراج بیس لاکھ کی بجائے چالیس لاکھ دربار خلافت میں پیش کیا جانے لگا۔ علاوہ ازیں باغیوں کے اہل و عیال کو انہوں نے لونڈی غلام بنا رکھا تھا، جس کی وجہ سے رعایا اور خلیفہ ناخوش تھے اور ان کو معزول کر دیا گیا (یعقوبی ص۱۸۹) اسی طرح ۲۷ھ میں عبداللہ ابن ابی سرح اور عمرو بن العاص دونوں [illegible]ک دوسرے کی شکایات دربار خلافت میں پیش کیں [illegible]ت کے بعد خلیفہ نے عمرو بن العاص کو معزول کر کے [illegible] بن ابی سرح کو مصر کا مستقل گورنر بنا دیا (ابن [illegible] ص۴۸)

[illegible]عد بن ابی وقاص کی معزولی کا واقعہ یہ ہے کہ آپ نے [illegible]م بیت المال سے قرض لی تھی، مگر جب مہتمم [illegible]ے رقم کا تقاضا کیا تو آپ نے ناداری کا عذر [illegible] باہم سخت کلامی تک نوبت آئی، چونکہ یہ [illegible]ال میں دیانت کے خلاف تھا، اس لئے [illegible] کو اطلاع ہوئی تو آپ نے سعد بن ابی وقاص [illegible] ولید بن عقبہ کو والی کوفہ مقرر فرما دیا۔ [illegible] ص۱۹۶)

[illegible]ودی صاحب ہی بتائیں کہ کیا جن اسباب کے تحت [illegible]ضرت عثمان رضی اللہ نے کیں، ان کتابوں میں [illegible]ر نہیں کئے گئے۔ پھر ان معزولیوں کو ایسے معنی پہنانا [illegible] حضرت عثمان کی دیانت و امانت مجروح ہوتی ہو، سوائے دشمنانِ صحابہ کو خوش کرنے کے اس سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری۔ یہ عہد فاروقی سے بصرہ کی ولایت پر مامور تھے۔ حضرت عثمان رضؓ نے اپنے زمانہ میں چھ برس تک ان کو اسی منصب پر برقرار رکھا، لیکن جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے ان کی ایک بڑی جماعت مخالف تھی اور ان کے بارے میں بار بار شکایتیں فاروق اعظم رضؓ تک بھی پہنچائی گئیں، لیکن ۲۹ھ میں جب ایک جماعت۔۔۔ مدینہ آئی اور اس نے ابوموسیٰ اشعری کے متعلق سخت نفرت کا اظہار بھی کیا، تو آپ نے ان کو معزول کر کے عبداللہ بن عامر کو اسی منصب پر فائز کر دیا (طبری ص۲۹۲)

یہ تو ہوئے ان معزولیوں کے حقیقی اسباب جن کا مودودی صاحب نے ذکر کرنے سے گریز کیا۔ اب وہ لوگ جن کا تقرر عمل میں آیا اور ان کے تقرر کو حضرت عثمان رضؓ کی اقربا پروری کہہ کر مودودی صاحب نے حضرت عثمان رضؓ کی تنقیص کی ہے ان کے بارے میں بھی یہ تفصیل پڑھ لیجئے۔

حضرت ولید بن عقبہ جن کو کوفہ کا گورنر بنایا گیا تھا، اپنی خداداد صلاحیتوں اور خوبیوں کی وجہ سے عہد صدیقی ہی سے ذمہ دارانہ مناصب پر فائز ہونا شروع ہو گئے تھے، آپ کی راست بازی اور امانت و دیانت پر کامل اعتماد کی وجہ سے ۱۲ھ میں حضرت صدیق رضؓ نے امیر لشکر خالد بن ولید کے درمیان خفیہ حربی مراسلت پر آپ کو مامور کیا تھا (طبری ص۳/۲) حضرت صدیق رضؓ نے آپ کو ۱۳ھ میں صدقات قضاعہ پر مامور کیا (طبری ص۲۹ ص۲۹/۴) صدیق اکبر رضؓ نے شام کو جب فتح کرنے کا ارادہ فرمایا تو عمرو بن العاص اور ولید بن عقبہ ہی کو اسلامی فوج کی قیادت اور سرداری پر مامور فرمایا حضرت عمرو بن العاص اسلامی پرچم لہراتے ہوئے فلسطین کی طرف روانہ ہوئے اور حضرت ولید بن عقبہ لشکر اسلامی کو لئے ہوئے مشرق اردن کی جانب بڑھے (طبری ص۲۲۵-۲۱۱/۳)

چنانچہ اس شاندار اور تابناک ماضی کے پیش نظر امام عالی مقام نے آپ کو کوفہ کی گورنری پر مامور فرمایا تھا۔ آپ عمال عثمانی میں سب سے زیادہ عدل و انصاف نرمی و ملاطفت برتنے والے اور احسان و تبرع کے لحاظ سے سب سے افضل تھے۔ جب تک آپ کوفہ کے گورنر رہے آپ کے لشکر مشرقی ممالک میں برابر مصروف جہاد و قتال رہے اور ہمیشہ فتح و ظفر آپ کی قدم بوسی کرتی رہی (العواصم من القواصم ص۹۵ حاشیہ) ابن جریر کو خود اعتراف ہے کہ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھے۔ پانچ سال تک اس منصب پر فائز رہنے کے باوجود اپنے مکان کا دروازہ تک نہیں بنایا تھا (طبری ص۲۱۲-۳۱۵/۴) ان کے بارے میں بادہ نوشی کے جس الزام کا ذکر مودودی صاحب نے کیا ہے اس کے بارے میں یہ اشارات بھی کتابوں میں ملتے ہیں کہ یہ محض شرارت پسندوں کی تہمت تھی اور اس لئے کہ قانونی طور پر شہادت کی تکمیل ہو جاتی تھی اس لئے حضرت عثمان نے حد جاری کی اور منصب سے علیحدہ کر دیا (طبری ص۲۳/۴ ترجمہ اللغتہ الکبریٰ) تاہم آپ نے یہ بھی فرما دیا کہ ہم تو حد جاری کرتے ہیں لیکن جھوٹی گواہی دینے والے اپنا ٹھکانا جہنم بنالیں اور اے میرے چھوٹے بھائی تو صبر کر (طبری ص۲۳/۴)

عبداللہ بن عامر جن کو بصرہ کا گورنر بنایا گیا تھا، یہ بھی انتہائی شجاع، فاتح انسان تھے۔ آپ نے سارا خراسان اکثر فارس، سجستان کرمان اور بلاد غزنہ وغیرہ فتح کیا۔ (البدایہ والنہایہ ص۸۸) کابل، ہرات اور نیشاپور کو اسلام کے زیرنگیں آپ ہی نے کیا تھا (خلفاء راشدین ص۲۱۵) آپ کی ولادت پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ هذا اشبه منا منه بكم۔ تمہاری نسبت یہ ہمارے ساتھ زیادہ مشابہ ہے (العواصم من القواصم ص۹۴) حضرت عبداللہ ہی نے عرفہ میں حجاج کے لئے سب سے پہلے حوض بنوائے اور ان میں چشموں کا صاف ستھرا پانی جاری کیا (البدایہ والنہایہ ص۸۸) آپ جب اپنے مفتوحہ ممالک سے حج و عمرہ کے لئے جاتے تو وہاں سے ہی احرام باندھ کر عازم حج ہوتے (البدایہ والنہایہ ص۸۸)

علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ آپ کی حسنات اور لوگوں کے دلوں کی محبت کا انکار نہیں کیا جا سکتا (منہاج السنہ ص۱۸۹/۳)

حضرت عبداللہ بن ابی سرح جو مصر کے گورنر مقرر ہوئے تھے۔ آپ کے کارنامے یہ ہیں کہ آپ نے افریقہ کی وسیع ولایت کو فتح کر کے شمالی افریقہ کے انتہائے مغرب تک ہزاروں مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا (طبری ص۳۱۲/۳) طرابلس پر حملہ کیا اور اہل طرابلس نے آپ کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر پچیس لاکھ دینار دے کر مصالحت کر لی (فتوح البلدان ص۲۳۵)

مودودی صاحب نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ حضرت عثمان رضؓ نے مروان کو افریقہ کے مال غنیمت کا پورا خمس ۵ لاکھ دینار بطور عطیہ بخش دیئے تھے۔ یہ سراسر بہتان اور افتراء ہے بلکہ جب عبداللہ بن زبیر نے فتح کی خوشخبری اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ مدینہ بھیجا تو مروان نے اس کو پانچ لاکھ دینار میں خرید لیا تھا۔ حضرت عثمان رضؓ نے آپ کو تحفہ کے طور پر نہیں دیا تھا (ابن خلدون ص۱۲۹/۲) افریقہ کی فتح سے پہلے آپ نے حضرت عبداللہ سے وعدہ فرمایا کہ اگر تم فتح کر لو گے، تو اس کا خمس تمہیں بطور تحفہ انعام ملے گا۔ چنانچہ جب افریقہ فتح ہو گیا تو عبداللہ بن ابی سرح نے خمس الخمس اپنے پاس رکھ لیا اور باقی دربار خلافت میں بھیج دیا۔ مگر اہل لشکر نے اس پر کبیدگی کا اظہار کیا۔ تو حضرت عثمان رضؓ نے عبداللہ کو لکھ بھیجا کہ خمس واپس کر دیا جائے (طبری ص۳۱۳/۳) حالانکہ خمس بطور انعام کے کسی کو دینے کا حق امام کو باقاعدہ ہوتا ہے (دیکھئے العواصم من القواصم ص۱۰۱) حضرت صدیق رضؓ و فاروق رضؓ نے بھی ایسے عطایا دیئے تھے (دیکھئے طبری ص۲۸۹/۳)

ان مذکورہ بالا واقعات کی روشنی میں اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حضرت عثمان رضؓ کی ذات پر یہ تمام الزامات ناروا طور پر لگائے گئے ہیں۔

(۱) انہوں نے نہ تو بیت المال میں کبھی بے جا تصرف کیا۔

(۲) انہوں نے نہ کسی منصب دار کو اس لئے معزول کیا، کہ اس کی جگہ اپنے کسی عزیز کو فائز کرنا چاہتے تھے

(۳) انہوں نے جن اصحاب کا تقرر کیا وہ حضرت صدیق رضؓ و حضرت فاروق رضؓ کے عہد سے قابل اعتماد اور ذمہ دارانہ عہدوں پر فائز چلے آ رہے تھے۔

(باقی آئندہ)

সাপ্তাহিক তরজুমানেইসলাম লাহোর PHONE No. 67718
WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM LAHORE REGD. L. No. 7132 Price 12 Paisa

جلد ۸ | جمعہ ۲۷ر اگست ۱۹۶۵ء مطابق ۲۹ر ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۳۴

ممالک اسلامیہ

صدر ناصر اور شاہ فیصل کی بات چیت شروع ہوگئی

جدہ ۔ ۲۲ اگست ۔ جدہ ریڈیو کے اعلان کے مطابق صدر ناصر اور شاہ فیصل نے جدہ کے شاہی محل میں بات چیت شروع کر دی ہے ۔ صدر ناصر "الحریہ" نامی جہاز کے ذریعہ آج صبح جدہ پہنچے تھے جہاں شاہ فیصل اور ان کی کابینہ کے دوسرے ارکان نے ان کا شاندار استقبال کیا تھا ۔ دونوں سربراہوں کی یہ کانفرنس دو دن جاری رہے گی اور اس میں یمن کا مسئلہ حل کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔ شاہ فیصل نے آج صبح ایک بیان میں امید ظاہر کی کہ یہ گفت و شنید اتحاد المسلمین کو تقویت دے گی اور اس سے عربوں کا قومی مقصد حاصل کرنے میں بڑی مدد ملے گی ۔ اس سے پہلے وزیر خارجہ سوڈان مسٹر محمود شاہ نے شاہ فیصل کے نام پر خط لکھا تھا ۔ شاہ نے اس کے جواب میں بھی یہی توقع ظاہر کی ہے ۔ مسٹر محمود نے اپنے خط میں لکھا تھا کہ کروڑوں عرب اس کانفرنس کی کامیابی کی راہ دیکھ رہے ہیں ۔ اگر یہ کانفرنس کامیاب ہوگئی تو اسرائیل کے خلاف عربوں کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے ۔

مغربی ملک افریشیائی کانفرنس کو ناکام بنانا چاہتے ہیں

جکارتہ ۔ انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو نے تمام افریشیائی طاقتوں کو متنبہ کیا ہے کہ سامراجی طاقتیں مجوزہ افریشیائی کانفرنس کو ناکام بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائیں گی ۔

انہوں نے کہا کہ سامراجی طاقتوں نے اس وقت تک ہار نہیں مانی جب تک کہ ان کے دانت کھٹے نہ کر دیئے جائیں اس لئے مجوزہ افریشیائی کو آزاد ملکوں کے لئے زبردست اہمیت کی حامل ہے ۔ انڈونیشیا کانفرنس کے ذریعے تمام انقلابی طاقتوں کو مجتمع کر کے ایک آزاد دنیا بنانے کا خواہاں ہے جس میں سامراجیت کو کوئی عمل دخل حاصل نہ ہو ۔

صدر سوئیکارنو نے کہا کہ مغربی طاقتوں کو ہماری ضرورت ہے ہمیں ان کی ضرورت نہیں ، اس کی مثال یہ ہے کہ جب امریکہ نے انڈونیشیا کو امداد دینے میں طرح طرح کی حیلہ سازیاں شروع کیں تو انڈونیشیا نے امداد لینے سے ہی انکار کر دیا ۔ اب امریکہ پھر کوشش کر رہا ہے کہ ہم کسی طرح امداد قبول کر لیں ۔ امداد کے ساتھ بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر وابستہ شرائط کے بارے میں سوال تو بعد میں پیدا ہوگا ۔ بہرحال امریکہ کو یہ پتہ چل گیا ہے کہ ہمیں اپنی آزادی کس قدر عزیز ہے ۔

ممالک غیر

شمالی ویت نام میں ،

پچاس امریکی طیارے گرالئے گئے

سائیگون ۔ ۲۲ اگست ۔ جنوبی ویت نام اور امریکہ کے جیٹ بمبار طیاروں نے شمالی ویت نام میں چینی سرحد کے قریب زبردست بمباری کر کے ایک ریلوے پل اور اس سے ملحقہ سڑک کو تباہ کر دیا ۔ شمالی ویت نام کی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق شمالی ویت نام میں پچاس امریکی طیارے گرائے جا چکے ہیں ۔

امریکی پولیس نے مسجد کی بیحرمتی کی

لاس اینجلز میں امریکی پولیس حبشی مسلمانوں پر گولی چلاتی ہوئی مسجد میں داخل ہوگئی ۔ یہ مسلمان وہاں نماز کے لئے جمع تھے ۔ آٹھ مسلمان شدید زخمی ہوئے ۔ پچیس مسلمان گرفتار کر لئے گئے ۔ پولیس نے مسجد کی تلاشی لی ، کوئی اسلحہ وغیرہ برآمد نہیں ہوا

انڈونیشیا عالمی بنک سے بھی علیحدہ ہوگیا

اقوام متحدہ سے علیحدگی کے بعد اب انڈونیشیا نے عالمی بنک سے بھی علیحدگی اختیار کر لی ہے ۔

— افریشیائی ورکرز کانفرنس جو اگلے سال کسی وقت جکارتہ میں منعقد ہوگی ، اس میں قوی امکان ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کے مبصرین کو بھی مدعو کیا جائے ۔ یہ بات ۲۰ اگست کو انڈونیشیا کے وزیر محنت سونومو نے راولپنڈی میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں بتائی ۔

— شاہ افغانستان روس کے سرکاری دورہ کے بعد واپس کابل پہنچ گئے ۔

"صورت حال سنگین ہے"

بھارتی ترجمان کا اعتراف

سرینگر میں ایک سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں صورت حال نہایت سنگین ہے اور اس کا مقابلہ کرنے کے لئے امکانی اقدامات کئے جا رہے ہیں اور حریت پسند برابر مضبوط ہوتے چلے جا رہے ہیں ۔ دریں اثناء شاستری حکومت نے حکم دیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کے بڑھنے کو روکنے کے لئے کٹھ پتلی انتظامیہ بھارتی فوج اور پولیس سر بکف ہو جائیں اور متحدہ طور پر مقابلے کی کوشش کریں ۔

اخبار وطن

مجاہدین کشمیر کے اقدامات

گذشتہ چودہ دنوں کی کارگذاری

پچھلے چودہ دنوں سے مجاہدین نے جو کام سرانجام دیئے ہیں ان کا مختصر سا جائزہ یہ ہے ۔

- بھارتی فضائیہ کے ایک طیارہ کو تباہ کر دیا گیا ۔
- ۲۶۶ بھارتی فوجی ہلاک کئے گئے جن میں ایک بریگیڈیئر ایک کرنل ، ایک لیفٹننٹ کرنل اور متعدد دوسرے افسر شامل ہیں
- ۱۳۲ بھارتی فوجی زخمی ہوئے ۔
- چالیس پل اڑا دیئے گئے
- ۱۳ فوجی گاڑیاں تباہ کر دی گئیں
- بھارتی فوج کے درجنوں مورچوں پر قبضہ کر لیا گیا جن میں ایک بریگیڈ ہیڈ کوارٹر اور ایک بٹالین ہیڈ کوارٹر بھی شامل ہے
- سرینگر ، کرگل روڈ ، سرینگر ، پونچھ روڈ ، سرینگر جموں روڈ ، سرینگر بارہ مولا روڈ کاٹ دی گئیں اور متعدد دوسری سڑکیں تباہ کر دی گئیں ۔
- بھاری تعداد میں اسلحہ اور گولہ بارود بھارتی [illegible] سے چھینا گیا ۔
- خوراک کی بھاری تعداد پر بھی مجاہدین [illegible]

متحدہ حزب اختلاف ختم ہو چکی ہے

نیشنل عوامی پارٹی کے رہنما کا [illegible]

[illegible] پنجاب نیشنل عوامی پارٹی کے جوائنٹ [illegible] نے کہا ہے کہ حزب اختلاف کی پانچ جماعتی متحدہ [illegible] صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے بعد خود [illegible] انہوں نے کہا کہ پاکستانی عوام کے امریکہ کی [illegible] اور کشمیری مجاہدین کی مسلح جدوجہد کا نامی [illegible] اختلاف کے بعض امریکہ پرست رہنماؤں کھلا [illegible] کہا ، ہماری جماعت کے سوا حزب مخالف کی [illegible] ملک میں جمہوریت کو ختم کرنے میں برابر کی ذمہ [illegible] حزب اختلاف کا قیام صرف صدارتی اور قومی [illegible] کے انتخابات کے سلسلہ میں لایا گیا تھا متحدہ [illegible] ان انتخابات کے مکمل ہونے کے بعد یہ اتحاد خود بخود ختم ہو چکا ہے

انہوں نے کہا ہماری جماعت بڑی بڑی زمینداریاں ختم کرنے بنکوں بیمہ کمپنیوں اور درآمدی و برآمدی تجارت کو قومی ملکیت میں لینے کی حامی ہے ، اگر متحدہ حزب اختلاف نیشنل عوامی پارٹی کے مقاصد کی حامی ہے تو اسے ان مقاصد کو بھی اپنے پروگرام میں شامل کرنا چاہئیے

سابق کانگریسیوں، سرخپوشوں اور نیم سرخوں کا ٹولہ مارِ آستین اور نظریاتی منافق ہے

نیشنل عوامی پارٹی کی خدمات کا صلہ

پاکستان پریس ایسوسی ایشن کی اطلاع کے مطابق نیشنل عوامی پارٹی نے ون یونٹ کو توڑنے کا مسئلہ اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کی مجلس عاملہ نے طے کیا ہے کہ وہ ۲۵ جنوری ۱۹۶۵ء کو ڈھاکہ کے متحدہ حزب اختلاف کے اجلاس میں یہ تجویز پیش کریں گے کہ ون یونٹ کو توڑنے کا مسئلہ بھی نو نکاتی پروگرام میں شامل کیا جائے۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے نوائے وقت مورخہ ۲۳ جنوری ۶۵ء نے اداریہ کے عنوان ہی میں اس کو بے وقت کی راگنی قرار دیا ہے، اور لکھا ہے کہ ایک یونٹ کوئی ریت کا گھروندہ نہیں کہ نیشنل عوامی پارٹی کی قرارداد سے ختم ہو جائے گا۔

کوہستان لاہور نے اسی تاریخ کے اداریہ میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے:۔

"جو عناصر ہمیشہ سے لسانی علاقائی اور نسلی عصبیتوں کو ہوا دیتے رہے ہیں۔ وہ مادر ملت جیسی محترم شخصیت کے پرچم تلے بھی نظریاتی نفاق (منافقت) سے باز نہیں رہ سکتے۔

مادر ملت کو بطور امیدوار قبول کرنے کا یہ مطلب نہ تھا کہ سرخپوشوں، سابق کانگریسیوں اور نیم سرخوں کا یہ ٹولہ قائد اعظم کی بہن کا دل سے احترام کرنے لگا تھا۔ ہم اپوزیشن کی باقی ماندہ چہار جماعتوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ نیشنل عوامی پارٹی کا تعاون حاصل کرنے کے لئے ون یونٹ کو قربانی کا بکرا نہ بننے دیں اور اگر وہ اپنی گراں قیمت کے بغیر تعاون پر آمادہ نہ ہو تو باقی جماعتوں کو اپنی آستین کا یہ چھپا ہوا سانپ ابھی سے جھٹک دینا چاہئیے"

اخبار کوہستان نے یہ بھی لکھا ہے کہ خالص جمہوری نقطہ نظر سے بھی دیکھا جائے تو اپوزیشن کی اکثریت ون یونٹ کے حق میں ہے۔ عوامی پارٹی کو اقلیت میں ہونے کے باوجود کیا یہ زیب دیتا ہے کہ وہ کثرت رائے کا احترام کرنے کی بجائے اپنا فیصلہ منوانے پر بضد ہو، اور ملک میں مکمل جمہوریت کا دعویٰ بھی کرتی ہو۔ یہ ہے وہ صلہ ہے جو سرخپوشوں اور نیشنل عوامی پارٹی کو مادر ملت کی حمایت کا ملنے لگا ہے۔

معزز روزنامہ کوہستان نے چونکہ عرصہ دراز تک مودودی پارٹی کی خدمت کی ہے۔ اس لئے ہم اس کے معلومات کی خاطر یہ کہنے کی جرأت کرتے ہیں کہ جمہوریت ہے کہاں؟ متحدہ حزب اختلاف گویا ایک پارٹی ہے۔ اور آپ کو یہ شکایت ہے کہ پارٹی کے اندر کثرت رائے کا احترام ہونا چاہیئے۔

جناب والا! نظام اسلام پارٹی میں محمد علی کے خلاف کون اپنی رائے منوا سکتا ہے. مودودی پارٹی کے اندر تو اصلاحی صاحب اور اشرف صاحب جیسے ارکان کی دال بھی نہ گل سکی۔ سرخپوشوں کے لئے خان عبدالغفار خان صاحب کا ارشاد حرفِ آخر ہوتا ہے۔ یہی حال کنونشن مسلم لیگ کا ہے. یہاں پاکستانی اور لیگی صداقتیں جمع ہیں اور کون ہے جو حکم عدولی کی جرأت کرے۔

مودودی صاحب تو یہاں تک آگے آ چکے ہیں کہ وہ امیر کو شرعی احکام میں دینی حکمت عملی کے تحت تبدیلی کرنے کا حق بھی دیتے ہیں۔ ہمیں کوہستان کے ان افکار سے اتفاق ہے کہ یہ لوگ اپوزیشن پارٹیوں سے دلی اتحاد نہیں کر سکتے تھے۔ مگر وہ جیسا وقتی فائدہ اٹھانا چاہتے تھے اس میں کامیاب رہے۔

یہی حال مودودی فرقہ کا ہے۔ اس نے خدائی اقتدار اعلیٰ اور خدائی حاکمیت. علیٰ کی بجائے جمہور کی حاکمیت اور اقتدار اعلیٰ کے نعرے سے تعاون کیا اور مغربی جمہوریت کی سخت مخالفت کرتے ہوئے اسی جمہوریت کو اصلی مقصد بنایا بے پردگی کے سخت خلاف لکھنے کے بعد عملاً بے پردگی کے ساتھ ہو لئے اور عورت کی سربراہی خاص کر محترمہ فاطمہ جناح کی سربراہی کے خلاف قرآن و حدیث سے فتویٰ صادر کرنے کے بعد

(باقی صفحہ ۸ پر)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

بریلوی جمعیۃ العلماء اور صدارتی انتخاب

ایک بریلوی اخبار نے صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں مس فاطمہ جناح کے حامیوں کو جمع و تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ ہم ہر شخص اور ہر پارٹی کو اس کا حق دیتے ہیں کہ جس بات کو وہ حق سمجھے وہ کہے وہ کرے اور دوسروں کو اس کی دعوت دے۔ دوسروں پر مناسب تنقید کا بھی سب کو حق حاصل ہے۔ صرف نیک نیتی اور خلوصیت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو نصیب کرے۔ آمین! مگر یہ مقصد نہ ہونا چاہیئے۔ کہ اپنے سوا کسی کی بات کو صحیح قرار نہ دیجئے۔ نہ کیچڑ اچھالے بغیر معاف کریں گے۔

معاصر اخبار نے مودودی صاحب اور بیگم مودودی پر تنقید کی ہے۔ اور ہم خوش ہیں کہ صدارتی انتخاب کی برکت سے ملک کے بہت سے بولنے اور لکھنے والے اصحاب جو مودودی صاحب کی گمراہ کن تحریرات سے پردہ اٹھانے کے فریضہ میں اتنی دلچسپی نہ لیتے تھے۔ جتنی کہ ضرورت تھی۔ انہوں نے اب اچھا خاصا کام شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت دے۔ اگر جمعیۃ العلماء اسلام مغربی پاکستان کے ارکان کی طرح دوسرے بزرگ پہلے سے پوری طرح مودودی فرقہ کو بے نقاب کرنے کی کوشش کرتے رہتے تو آج تحدانہ مساعی کی تردید میں زیادہ وقت پیش نہ آتی۔ مشارالیہ اخبار نے مودودی صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کے بارے میں عوام کے سامنے جو معلومات رکھی ہیں۔ ان سے اس جوڑے کو سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی۔ مذکورہ معاصر نے اہلحدیث کو بھی مخالف حدیث ثابت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاف و صریح ارشاد کے خلاف فیصلہ کرنے سے ان کی حدیث پسندی کی حقیقت بھی کھل گئی۔ دیوبندی علماء کو بھی ہدف ملامت بنایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے عورت کی سربراہی کے جواز کا فتویٰ دیا۔ اس سلسلہ میں معاصر موصوف نے پیر صاحب دیول کی پیشنگوئی مراقبے وغیرہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ اور مشائخ و بریلوی جمعیۃ العلماء کے موقف کو جو صدر ایوب کی حمایت میں تھا صحیح ثابت کرنے پر پورا زور قلم صرف کیا ہے۔ ہمیں ان باتوں سے اختلاف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم علماء کرام کا فرض سمجھتے ہیں کہ وہ ایسے نازک اور مشکل وقت میں قوم کی صحیح رہنمائی کریں۔ ہم نے اپنے اخبار ترجمان اسلام کو بریلوی دیوبندی مباحث و اختلافات کو ہوا دینے یا تازہ کرنے کی کوشش سے علیحدہ رکھا ہے۔ اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ جب اس ملک میں مختلف مکاتب فکر کے علماء و عوام رہتے ہیں۔ جن میں کسی ایک کے ختم ہونے یا مقابلہ میں خاموش ہو جانے کی کوئی امید نہیں ہے تو سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں ہے۔ کہ ہم اپنے مسلک پر قائم رہیں اس کی صحت و حقانیت میں دلائل دیں۔ دوسروں کو بحث سے اس کی طرف بلائیں۔ مگر کیچڑ اچھالنے اور اس کو دل پسند مشغلہ بنا لینے سے نہ ملک و ملت کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے نہ یہ طریقہ نئی پود کو اسلام پر باقی رکھنے کے مفید ہو سکتا ہے۔ اگر باہمی رواداری سے رہ کر مشترکہ طور پر ہم صریح کفر و الحاد کے دروازوں کو بند کرنے میں بھی کامیاب ہو جائیں تو یہ بھی غنیمت ہوگا۔

ہم اپنے اخبار میں پہلی بار بریلوی جمعیۃ العلماء کا لفظ لکھنے لگے ہیں۔ جمعیۃ العلماء اسلام اور جمعیۃ العلماء پاکستان کے بارہ میں بارہا اشتباہ رفع کرنے کی ضرورت پیش آنے پر بھی ہم نے اس پر لکھنا مناسب نہیں سمجھا۔ لیکن آج دیوبندی جمعیۃ العلماء کے جواب میں بریلوی جمعیۃ العلماء لکھ کر ایک غلط فہمی دور کر رہے ہیں۔ معاصر موصوف نے لکھا ہے کہ عورت کی سربراہی کو دیوبندی جمعیۃ العلماء نے قرآن و حدیث اور اجماع امت کے خلاف قرار دیا ہے۔ مگر ایک مرحلہ پر اس نے بعض شرائط پیش کر کے گویا اس کا جواز تسلیم کر لیا تھا۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء نے نوائے وقت اور کوثر نیازی (مودودی) کے اخباری جملوں سے فائدہ اٹھایا ہے۔

ہم بتانا چاہتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ذمہ دار حضرات نے سوچ سمجھ کر شرائط کا اشتہار شائع کیا تھا۔ اس میں تصریح تھی کہ مذکورہ شرائط اور دیگر متعلقہ امور کے بارے میں جمعیۃ کا اطمینان ضروری ہے۔ دیگر متعلقہ امور میں مس فاطمہ کا مستعفی ہونا بھی شامل تھا، اور یہی پیش نظر تھا اور اسی کے بارہ میں مجلس شوریٰ نے نواب زادہ نصر اللہ خاں سے تحریری دریافت کیا کہ آپ لوگ یہ کہتے رہے ہیں کہ محترمہ صرف اقتدار بدلنے کے لئے ہے ورنہ یہ مستعفی ہو جائے گی۔ کیا وہ کامیابی کے بعد واقعی مستعفی ہو جائے گی۔ جس کے جواب میں انہوں نے جو کچھ لکھا وہ ناقابل قبول تھا۔ چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی جنرل کونسل اپنے اسلامی موقف پر ڈٹی رہی۔ اور اس نے زنانہ سربراہی کی حمایت سے انکار کر دیا۔ اور جمعیۃ کے ناظم نے جو اعلان مس فاطمہ کی نامزدگی سے پہلے کیا تھا کہ شریعت زنانہ اقتدار کی [illegible] ہے۔ وہی مسلک آخر تک قائم رہا۔ مگر دوسری طرف چونکہ عائلی قوانین کی تنسیخ کی طاقت رکھنے والی کو منسوخ نہیں کیا گیا تھا۔ اس لئے جمعیۃ کی اسلامی غیرت نے محمد ایوب خاں صاحب کی حمایت بھی نہ کی۔ اور شرائط پیش کرنے اور صدر وغیرہ کو مفصل تاریں دینے سے یہ مطلب تھا کہ کسی طرح وہ دین کو اہمیت دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اس میں اس درجہ جمعیت کو [illegible] ہوئی۔ کہ سرکاری حلقے اسلام کے حق میں وعدے کرتے رہے۔ باقی رہا حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ جن کو دیوبندیوں کا جد کہا گیا کہ انہوں نے اس کی اجازت دی۔ تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ کی رہنمائی پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ مگر اس فتویٰ پر حضرت کے دستخط نہیں ہیں۔ وہ خانقاہ تھانہ بھون کا فتویٰ ہے۔ حکیم الامت کا نہیں ہے۔ یہ فتویٰ حضرت قدس سرہٗ کو بتایا جاتا، اس پر حضرت کا دستخط بھی ہوتا۔ پھر اس میں جو شرائط ہیں۔ وہ موجودہ الیکشن میں اس کی اجازت نہیں دیتے۔ جن میں صدر ہی کو سارے اختیارات حاصل ہیں۔ بہرحال جمعیۃ علماء اسلام پاکستان علماء حق کی جماعت ہے۔ اس کا اصلی موقف تیسرے امیدوار کا کھڑا کرنا تھا۔ جس میں وہ کامیاب نہ ہو سکی۔ پھر اس کو پیش آمدہ صورت حال پر غور کر کے شرعی روشنی میں فیصلہ کرنا پڑا۔

ہم کو اس سے خوشی ہے کہ بریلوی جمعیۃ نے عورت کی حمایت نہیں کی۔ اور مرد کی حمایت کے لئے انہوں نے صدر محترم کے وعدے کی طرف جو اشارہ کیا ہے کہ وہ اسلام کے قوانین جاری کریں گے۔ خدا کرے کہ اسی طرح ہو۔ اسلامی معاشرہ یا اسلامی قانون کی ترویج کسی کے ذریعہ بھی ہو جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام اللہ تعالیٰ کا شکر کرے گی۔ اور اس کام کی خاطر ہر تعاون کے لئے تیار ہوگی۔ لیکن جب معاصر موصوف اس طرح کی بحث کو ہی پسند کرتے ہیں تو ہم چند معروضات پیش کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔

(۱) جمعیۃ المشائخ اور جمعیۃ علماء پاکستان

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعۃ المبارک ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۶۵ء

عالمی سیاست اور پاکستان

(از غلام غوث)

دنیا میں آج سے پچاس سال پہلے برطانیہ کا طوطی بول رہا تھا۔ مشرق و مغرب پر اسی کی جمعداری تھی، اور کہا جاتا تھا کہ برطانوی سلطنت پر آفتاب غروب نہیں ہوتا، سنہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم نے اس کے وقار پر ضرب کاری لگائی۔ لیکن وہ پھر سنبھل گیا۔ اس جنگ کو امریکہ کی فیصلہ کن تیاری نے ختم کیا تھا اور اس جنگ کا نتیجہ تھا کہ امریکہ جو پہلے صرف تجارتی ملک اور بنیا قسم کی سلطنت سمجھی جاتی تھی۔ اب اس کا جنگی وقار بھی قائم ہو گیا۔ اور ساتھ ہی روس کی شخصی سلطنت ختم ہو کر اشتراکی روس دنیا کی عظیم طاقت کی صورت میں ابھر آیا۔ دوسری جنگ عظیم نے برطانیہ کو بالکل ختم کر دیا تھا۔ اب دو ہی بڑی طاقتیں تھیں روس اور امریکہ باقی دول عالم میں سے ہر ایک کو ان میں سے کسی نہ کسی کے تابع یا سرپرستی میں رہنے کے سوا چارہ کار نہ تھا اسی میں ہندوستان آزاد ہو گیا۔ بھارت اور پاکستان کی دو نئی آزاد سلطنتیں معرض وجود میں آگئیں۔ یہ بھی حالات سے مجبور تھیں پاکستان پر برطانیہ کا اثر تھا۔ پھر اس نے اپنے مفادات کی خاطر یہاں امریکہ کا عمل دخل کرا دیا۔ یہاں تک کہ برطانیہ بے دخل ہو گیا اور پاکستان امریکہ کا یار وفادار بن گیا۔

بھارت نے اس کے مقابلہ میں روس کی پناہ لی اور افغانستان سے بھی گٹھ جوڑ کر لیا۔ بھارت کے نہرو نے غیر جانبدار گروپ کا نعرہ لگایا اور مصر کے صدر ناصر اور یوگوسلاویکیا کے مارشل ٹیٹو نے اس کی ہمنوائی کی۔ اس طرح ہندوستان نے اپنا وقار اونچا کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد حالات نے پلٹا کھایا اور عوامی چین جس کو امریکہ نے اقوام متحدہ کا ممبر نہ بننے دیا تھا، ایک تیسری بڑی طاقت کی صورت اختیار کر گیا۔ وہ بھارت کے ایشیائی لیڈر بننے اور توسیع مملکت کی پالیسی کو ناپسند کر رہا تھا۔ آخر ان میں ٹھن گئی۔ امریکہ نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ چین کے مقابلہ میں بھارت کی ہمت افزائی کی۔ اور ہوتے ہوتے امریکہ اور بھارت دو قالب و یک جان ہو کے رہ گئے۔ ادھر پاکستان نے چین سے پینگ بڑھائی۔ اور یہ آپس میں دوست ملک بن گئے امریکہ نے بھارت کی دوستی کو چین کی سرکوبی اور مشرق میں بالا دستی کے لئے بڑا ہی مفید سمجھا۔ اور سچ یہ ہے کہ امریکہ اور ہندوستان کی دوستی نیز روس اور چین کے اختلافات نے امریکی پالیسی کو کامیاب اور دوسرے دھڑے کے وقار کو گرا دیا تھا۔ مگر وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ چین اور پاکستان کی دوستی نے ان کے رنگ میں بھنگ ڈال دی۔ پھر روس اور چین کی مخالفت ختم ہو جائے تو امریکی سیاست کو الٹا کر کے رکھ دیا۔ روس نے خروشیف جیسے ڈکٹیٹر کو معزول کر کے چین سے تعلقات بہتر بنا لئے۔ اور دوسرا قدم پاکستان کی بہتری میں اٹھایا۔ اور اس میں یہاں تک ترقی ہوئی کہ وزیر خارجہ پاکستان مسٹر بھٹو ماسکو گئے۔ اور آئندہ صدر ایوب خاں کے جانے کا پروگرام بنایا گیا

پاکستان کی چین دوستی اور روسی تعلقات سے امریکہ کو کتنی کوفت ہوئی ہوگی۔ یہ امریکہ والوں سے پوچھئے۔ امریکہ کے لئے پاکستان میں ایسی حکومت سوہانِ روح ہے۔ جو امریکہ کے بغیر اپنے پاؤں پر کھڑی ہو اور کسی کا دم چھلہ بنے بغیر وہ آزاد ملکوں کی طرح جس سے چاہے تعلقات قائم کرے۔ کچھ عرصہ پہلے صدر ایوب خاں نے ترکی کا دورہ کیا۔ ہم اس وقت یہی سمجھتے تھے کہ صدر پاکستان ترکوں کو بھی آہستہ آہستہ غیر جانبداری اور روس وغیرہ سے بھی اچھے تعلقات رکھنے کی پالیسی اختیار کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ ممکن ہے ایسا نہ ہو۔ مگر آج ترکی گورنمنٹ بھی روس کے ساتھ تعلقات قائم کر رہی ہے۔

مصر اور پاکستان میں بُعد تھا اور اس کی وجہ بھی پاکستان اور امریکہ کے فوجی معاہدے تھے۔ مگر اب صدر ناصر پر واضح ہو گیا ہے۔ کہ پاکستان امریکہ کا دم چھلہ نہیں ہے۔ رہے فوجی معاہدے تو صدر ایوب خاں نے بار بار یہ اعلان کر کے کہ فوجی معاہدوں میں ہماری شرکت صرف دفاعی قسم کی ہے پوزیشن صاف کر دی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ ہم پر حملہ کرنے والے کے جواب کے لئے ہے نہ اس لئے کہ ہم امریکہ کی خاطر کسی طاقت کے خلاف استعمال ہوں گے۔

امریکہ نے یہودیوں کی سرپرستی کر کے تمام عربوں کو بھی اپنے خلاف کر رکھا ہے ہندوستان نے شکر کیا کہ ہماری حفاظت کوئی اور کرے۔ اس طرح اس کی غیر جانبداری کا بھرم بھی ختم ہو گیا۔ امریکہ دوستی کی وجہ سے عرب ممالک اور خاص کر ناصر نیز دوسرے آزادی پسند ممالک میں بھی بھارت کی پوزیشن گر گئی۔

انڈونیشیا نے اقوام متحدہ سے علیحدہ ہو کر ایک اور ضرب مغربی ممالک پر لگا دی ہے۔ امریکہ جنوبی ویت نام میں الجھ گیا ہے برطانیہ کو عدن کا قبضہ مہنگا پڑ رہا ہے عنقریب افریقی اور ایشیائی ممالک چین و روس کے تعاون سے مغربی ممالک کی برتری کا جوا اپنی گردن سے انشاءاللہ اتار پھینکیں گے مسلمانان عالم میں اصلی اسلامی تعلیمات کی طرف لوٹنے کا جذبہ بڑھتا جا رہا ہے۔ خدا کرے ہم اسلاف کے نقش قدم پر چل کر اپنے شایان شان مقام حاصل کریں۔ برطانیہ کسی کا نہیں ہے۔ اس نے امریکہ کے ذریعہ اپنی پوزیشن پھر بنا لی اور چین وغیرہ سے تعلقات قائم کر کے ایک طرح کا گورو نانک بنا ہوا ہے۔ اس نے جنوب مشرقی ایشیا اور جنوبی عرب کے وفاق بنوا کر اپنی سلطنت کی توسیع کی مساعی شروع کر رکھی ہیں۔ مگر اب وہ وقت نہیں رہا۔ جب خلیلی خاں فاختہ اڑاتے تھے اس وقت عالمی سیاست میں عظیم انقلاب اور اسلامی دنیا میں خوش آئند تبدیلی ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کے لئے اسے بہتر بنائے۔ آمین!

طلباء کرام کیلئے بشارت

زیر سرپرستی حضرت مولانا مفتی عطا محمد صاحب ایک مدرسہ کا افتتاح چودھوان ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ۵ شوال سے کیا جا رہا ہے۔ جس میں ابتدائی تعلیم کی طرف نہایت توجہ کی جائیگی۔ قیام و طعام کا بہترین انتظام ہوگا طلبا ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

قطب الدین خطیب جامع مسجد چودھوان ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں

حیدرآباد ڈویژن کی جماعتوں کے نام

میں حیدر آباد (سندھ) ڈویژن کی جمعیتہ علماء اسلام کی تمام شاخوں کو مطلع کرتا ہوں کہ میں نے محترم حکیم نواب الدین صاحب ناظم جمعیتہ علماء اسلام حیدر آباد ڈویژن کو مقرر کیا ہے۔ کہ وہ سارے ڈویژن کے علماء اور ان کے ارکان جمعیت سے مل کر اور تبادلہ خیالات کر کے آنے والے اسمبلیوں کے انتخابات کے سلسلہ میں مؤثر اور اعلیٰ اقدام کریں خاص کر جمعیتہ کی تنظیم، سرمایہ کی فراہمی مرکزی دفتر کی امداد اور حلقوں میں امیدوار کھڑا کرنے کے مسئلہ پر زیادہ توجہ دی جائے۔ میں ڈویژن کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا حافظ محمد شفیع صاحب (ڈگری) اور امیر ڈویژن حضرت مولانا نور محمد صاحب (سجاول) سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ محترم حکیم صاحب کی مناسب رہنمائی اور ضروری امداد فرمائیں۔ یہ وقت دین، علماء دین اور جمعیتہ علماء اسلام کے وقار اور قوت کار کو بڑھانے کا ہے تاکہ بفضلہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی جا سکے۔ فقط

غلام غوث ہزاروی
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیتہ علماء اسلام

امریکی مصنف "گورے بام" کی دریدہ دہنی کے خلاف احتجاج

ملتان۔ مرکزی مجلس خدام صحابہ ملتان کے ایک ہنگامی اجلاس میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ اسلامی غیرت و حمیت کے جذبہ کے تحت سرکاری سطح پر گورے بام کی کفریہ تصنیف کے متعلق جس میں حضور سرور کائنات علیہ السلام کی ذات گرامی پر اعلانیہ مذموم حملے کئے گئے ہیں۔ نیز تمام احادیث مقدسہ کو بے بنیاد قرار دے کر اسلام کو باطل ٹھہرانے کی ناپاک جسارت کی گئی ہے۔ مجلس نے حکومت پاکستان سے پر زور اپیل کی ہے کہ وہ امریکی حکومت کو متنبہ کرے تاکہ وہ اپنے ملک کے مصنفین اور اخبار نویسوں کی رسوائے عالم اسلام دشمن مہم کا سختی سے محاسبہ کرے۔ کیونکہ ممالک اسلامیہ کی اکثریت اقوام عالم کے ذہنی ہمدرد ملک امریکہ کے مصنفین اور صحافیوں کی تحریری ہرزہ سرائیوں اور زہر چکانیوں نیز مسلمانوں کے خلاف یہود و نصاریٰ کی منتقمانہ تحریک کی سرپرستی کے سبب سخت نالاں و بے قرار ہے۔ اندریں حالات حکومت پاکستان کا دینی و سیاسی و قومی اور بین الاقوامی فرض ہے۔ کہ وہ امریکہ کو باقاعدہ احتجاج و تنبیہہ کے ساتھ ساتھ اپنے ملک میں ایسے ناپاک لٹریچر کی درآمد و فروخت پر مکمل پابندی عائد کر کے زخمی دلوں پر مرہم رکھے۔ (مظہر یزدانی سیکرٹری شعبہ نشر و اشاعت)

بلدیاتی مدارس کے اساتذہ کے مطالبات تسلیم کئے جائیں

جمعیتہ علماء اسلام بھکر کی قرارداد

۷ر جنوری ۱۹۶۵ء کو جمعیتہ علماء اسلام بھکر ضلع میانوالی کا ایک ہنگامی اجلاس حضرت مولانا محمد مفتاح صاحب قادری نائب امیر جمعیتہ کی صدارت میں ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق پاس ہوئی۔

جمعیتہ علماء اسلام بھکر کا یہ اجلاس بلدیاتی مدارس کے اساتذہ کی ہڑتال پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اجلاس اس بات کو شدت سے محسوس کرتا ہے۔ کہ امتحانات قریب ہیں۔ ایسے موقع پر ہڑتال کا طول پکڑنا طلباء کے لئے انتہائی نقصان دہ اور پریشانی کا موجب ہوگا۔ اساتذہ کے مطالبات جائز اور معقول ہیں گورنمنٹ اور بلدیات کے مدارس کی تنخواہ و ترقی کے معیار میں اتنا بڑا تفاوت صریح بے انصافی ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر تمام بلدیاتی مدارس کو اپنی تحویل میں لے کر اساتذہ کو مطمئن کرے۔ تاکہ وہ ہڑتال ختم کر کے طلباء کو مزید نقصان سے بچا سکیں (ناظم اعلیٰ بھکر)

رمضان المبارک کا احترام، کراچی کے فو[سادات]

جامع مسجد بھریا روڈ کی قراردادیں

بھریا روڈ ضلع نواب شاہ سندھ کی جامع مسجد مہاجرین میں قبل نماز جمعہ قاری ایوب علی صاحب نعمانی نے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں امن و امان قائم کرنے اور رمضان المبارک کا احترام کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ اجتماع میں متعدد قراردادیں منظور ہوئیں۔

اجلاس نے ایک قرارداد کے ذریعہ کراچی کے حالیہ فسادات میں وسیع پیمانہ پر قتل و غارت، آتش زنی لوٹ مار، غنڈہ گردی کی پُر زور مذمت کی۔ اس افسوسناک فساد میں زخمی ہونے والوں مالی جانی نقصان اٹھانے والوں، متاثرہ خاندانوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ حکومت سے مطالبہ کیا کہ کراچی کے سماج دشمن عناصر کی سفاکی، درندگی، غنڈہ گردی کی روک تھام کی جائے۔ مصیبت زدہ لوگوں کی حفاظت کا مکمل بندوبست کیا جائے۔ غیر جانبدارانہ عدالتی تحقیقات کرا کر مجرموں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں۔

ایک قرارداد میں گورنر مغربی پاکستان سے مطالبہ کیا گیا۔ رمضان المبارک کے احترام کے پیش نظر آرڈیننس کے ذریعہ عوام کو رمضان شریف کا احترام کرنے پر مجبور کیا جائے۔ کھلے بندوں بازاروں میں کھانے پینے کو قطعاً بند کیا جائے۔

ایک قرارداد میں ڈپٹی کمشنر سکھر کے اس اقدام کو سراہا گیا کہ انہوں نے بذات خود بازار کا دورہ کر کے شہر کے تمام ہوٹلوں، مٹھائی کی دکانوں کو دفعہ ۱۴۴ کے تحت بند کرنے کا حکم دیا۔ ایک اور قرارداد میں حزب اقتدار (جلبانی گروپ) پر الزام لگایا گیا۔ کہ جلبانی پارٹی نے عوام پر عوام کی مرضی کے خلاف نام نہاد زہرہ تھیٹر کمپنی (زندہ ناچ) کو زبردستی مسلط کرتے رہتے ہیں [...] نہاد تھیٹر کمپنی کی آڑ م[یں] چوری، عیاشی، عریانی [...] اور مخرب اخلاق مظا[ہرے] ہیں۔ عوام کے احتجاج[...] کے باوجود بھی چیئرمین [...] نے بیجا مداخلت کر کے [...] جذبات کو مجروح کیا۔ [...] پاکستان سے مطالبہ کیا [...] کے لئے کسی قسم کے ناچ [...] سینما وغیرہ کی کبھی اجازت [...]

ایک قرارداد میں ضر[...] اجناس خوردنی کی بڑھتی ہو[ئی ...] تشویشناک قرار دیا گیا۔

ایک اور قرارداد میں [...] سے عموماً اور جمعیتہ علما[ء ...] کے اراکین سے خصوصاً [...] کہ رمضان المبارک کے خصو[...] افطاری، سحری، بعد نماز تر[اویح] تہجد اور پنجگانہ نمازوں میں ا[...] کی بارگاہ میں نہایت عاجز[ی] انکسار سے دعا کیا کریں [...] صوبائی اسمبلیوں اور قومی [...] کے انتخاب میں زیادہ [...] دیندار اور علمائے کرام خ[...] مفتی محمود صاحب اور مولا[نا غلام] غوث صاحب ہزاروی کو [...] عطا کرے۔

تبصرہ

سفرنامہ دیار حبیب صل[ی اللہ علیہ وسلم]

حضرت مولانا عبد اللطی[ف ...] مدظلہ، خلیفہ مجاز شیخ التفسیر ح[ضرت مولانا] احمد علی صاحب لاہوری رح۔ جیو[...] اور تاریخی مقامات پر پوری روش[نی ...] ہے۔ پڑھتے وقت روحانی کی[ف ...] حظ حاصل ہوتا ہے گویا روح پ[...] سامنے ہیں۔ اس میں احکام حج [...] مذکور ہیں۔ حاجیوں کو اپنے [...] ضروری ہے۔

صفحات اسّی۔ قیمت قسم [اول ...]
قسم دوم ۷۵ پیسے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

اجلاس خیرپور میں مولوی ادریس صاحب کا خطاب

جمعیۃ علماء اسلام خیرپور شہر کا ایک اجتماع مورخہ ۳ جنوری بعد نماز مغرب دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں حاجی احمد بخش صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور منعقد ہوا۔ جس میں مولوی محمد ادریس صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن نے خطاب کیا۔

ناظم موصوف نے فرمایا دوستو۔ زندگی گذارنے کی دو لائنیں ہیں۔ ایک لائن خدا فراموش انسانوں کی ہے۔ جو اس زندگی کی کامیابی اور ناکامی ہی کو اصل سمجھتے ہیں۔ اور اس کے سدھارنے کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کا مقصد حیات حصول دنیا ہے۔ اور کچھ نہیں۔ دوسری لائن انبیاء کرام کی لائن ہے۔ مسلمان انبیاء کرام کے عموماً اور خاتم النبیین کے خصوصاً جانشین ہیں۔ انہیں دوسری لائن کا علمبردار ہونا تھا لیکن افسوس ہے کہ دوسری لائن ہماری زندگیوں سے نکلتی جارہی ہے اور ہم نے بھی ماحول سے متاثر ہوکر پہلی والی لائن کو اختیار کرلیا ہے۔

دوستو:۔ انسان کی کامیابی نقل وحرکت میں ہے۔ دین کے لئے نقل حرکت ہو تو کامیابی ہے اور موجودہ دور میں جتنی بھی دین پر محنت کی جائے گی۔ اتنا ہی انشاء اللہ دنیاوی اور اخروی فائدہ ہوگا۔ پہلے تو علماء کرام کے ذمے صرف مسجدوں کی خطابت اور درس، تدریس کا کام تھا جس کو وہ انجام دے رہے تھے مگر اس زمانے میں علماء کے ذمہ اب اور کام بھی ڈال دیا گیا ہے کہ وہ اسلامی قانون کو رائج کرانے کے لئے جدوجہد کریں۔ ہم ان اداروں میں پہنچیں جہاں پہ ملک کا دستور بنتا ہے۔ جہاں سے بے دینی کا رواج پڑتا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ دو علماء کرام نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا۔ اور وہ اسمبلیوں میں پہنچے اور انہوں نے حتی الامکان کوشش کی کہ اسمبلی سے کوئی بھی غیر شرعی دستور مرتب نہ ہو۔ اگرچہ اکیلے آدمی کی آواز کہاں تک پہنچے۔ مگر جب انسان مصمم ارادہ کرلے کہ میں نے یہ کام کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ تھوڑے سے کام برکت عطا فرمادیتے ہیں۔ جیسے حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے اسمبلی میں عائلی قانون کے خلاف تقریر کی، اللہ تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی اور اسمبلی کی اکثریت نے عائلی قوانین کے خلاف مرکز کو سفارش کی۔ اسی طرح صاحب حیثیت لوگ مالی طور سے جماعت کی امداد کریں جو جان نہ دے سکتے ہوں وہ مال کو خدا کی راہ خرچ کریں۔ اچھا تو یہ ہے کہ دونوں چیزوں کو خرچ کیا جائے مگر جس کو جو چیز سہولت میں ہو جان یا مال دونوں میں سے ایک کو خرچ کرے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس جدوجہد سے اس ملک میں دین کا بول بالا کردیں۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جمعیۃ علماء اسلام خیرپور شہر سے مندرجہ ذیل قرارداد اپنے اجلاس میں پاس کیں۔

(۱) ماہ رمضان کے احترام میں پورے شہر کے کھانے پینے کی دکانیں شام تک بند ہونی چاہئیں۔ اس کے لئے ایک وفد ڈپٹی کمشنر سے ملے گا۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام خیرپور کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام مروجہ قوانین کو قرآن، سنت کے مطابق بنایا جائے۔ نیز دیگر تمام غیر اسلامی قوانین کو مثلاً عائلی قوانین جیسے سیاہ قوانین کو منسوخ کرکے عوام الناس کو اطمینان دلایا جائے۔

(۳) حکومت پاکستان سے جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک سے فحاشی، بے دینی، غنڈہ گردی، چور بازاری کا قلع قمع کیا جائے۔ نیز جوئے خانے، شراب خانے، زنا خانے اور چنڈو خانے، چرس خانے، افیون خانے بالکل بند کئے جاویں۔

(۴) خیرپور کا یہ اجتماع امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا عبیداللہ انور صاحب، مولانا غلام غوث ہزاروی پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مخلص قائدین کی عمریں دراز کرے اور ان کی دینی جدوجہد میں برکت عطا فرمائے۔

بعد میں حضرت مولانا حبیب اسرار صاحب رکن شوریٰ کے دعائیہ جملوں پر مجلس برخاست ہوئی۔

محمد حسان درانی
ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام
خیرپور شہر

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان کا اجلاس

دارالعلوم نعمانیہ میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں انتخاب لڑانے کے لئے فیصلہ کیا گیا۔ ضلعی جمعیۃ صرف مرکزی اسمبلی کا انتخاب لڑے گی۔ اس کے لئے کونسی شخصیت ہو اس کا فیصلہ مرکزی انتخابی بورڈ پر چھوڑا گیا ہے۔ کیونکہ مرکز نے ٹکٹ جاری کرنے ہیں۔ اجلاس میں حضرت مفتی محمود صاحب نے حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت علماء اسلام کو مسجد میں بیٹھنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اگر دین کی خدمت کرنی ہے تو اس میدان میں قدم رکھنا پڑے گا۔ ورنہ آئندہ آنے والی نسلیں کبھی ہم کو معاف نہ کریں گی۔ اجلاس میں قراردادیں پاس ہوئیں۔

جمعیۃ علماء اجلاس کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ یونیورسٹی آرڈی ننس کو ختم کرکے طلباء کی ہمدردیاں حاصل کریں اور ان کی بڑھتی ہوئی بے چینی کا ازالہ کیا جائے۔ آخرکار یہ فیصلہ ہوا کہ ایک وفد تیار کیا جائے جو سارے ضلع کا دورہ کرکے ممبران بنیادی جمہوریت کے سامنے جمعیۃ کا پروگرام رکھے کہ جمعیۃ والے کیا چاہتے ہیں۔

(رحیم بخش زبیر)

جمعیۃ علماء اسلام کی ضلعی کونسل کے اراکین کالئے

مورخہ ۶/۲/۶۵ بروز ہفتہ جمعیۃ علماء اسلام کی ضلعی کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں نمائندگان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ حضرات وقت مقررہ پر دارالعلوم نعمانیہ میں ۱۰ بجے تشریف لاکر شکریہ کا موقعہ دیں اور اپنے نیک و مفید مشوروں سے کونسل کو نوازیں۔

اس اجلاس میں جو وفد اب ضلع ڈیرہ کا دورہ کررہا ہے۔ یہ اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔ اور اس اجلاس میں فیصلہ ہوگا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا نمائندہ کون ہے تاکہ مرکزی بورڈ سے سفارش کی جائے۔

رحیم بخش زبیر
دفتر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی طرف سے درس قرآن کا انتظام

حضرت مولانا محمد عمر صاحب کی تشریف آوری

جمعیۃ علماء اسلام سکھر نے شہر کی مختلف مساجد میں درس قرآن کا انتظام کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد عمر صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام قلات مہتمم مدرسۃ العلوم پیرنگ آباد تحصیل مستونگ ضلع قلات نے مندرجہ ذیل تاریخوں میں مندرجہ ذیل مقامات پر درس قرآن دیا۔

۸ جنوری تا ۹ جنوری تک مسجد بورڈنگ ہاؤس سکھر۔

۱۰ جنوری مارکیٹ سبزی منڈی سکھر

۱۱ جنوری مسجد نورانی باغ حیات علی شاہ ــ ۱۲ جنوری۔ نور مسجد میانی روڈ سکھر ــ ۱۳ جنوری۔ سفید مسجد اسٹیشن روڈ سکھر ــ ۱۴ جنوری۔ سفید مسجد اسٹیشن روڈ سکھر ــ ۱۵ جنوری خیرپور جامع مسجد۔ ۱۶ جنوری تا ۳۱ جنوری تک مولانا موصوف قرآن مجید کے آخری پارے کی بارہ سورتوں کا ترجمہ طالب علم کالج سٹوڈنٹ اور دیگر حضرات کو مسجد بورڈنگ ہاؤس میں پڑھائیں گے۔ مولانا موصوف کے اس طرز پر درس دینے کو لوگوں نے بہت پسند کیا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم مولوی محمد ادریس صاحب نے مختلف مساجد اور پھر مستقل طور پر درس کا انتظام کرکے اہل علم حضرات اور کالج کے نوجوان لڑکوں کے لئے ایک موقع مہیا کیا۔ مولانا موصوف کا قیام مستقل طور پر دفتر جمعیۃ علماء اسلام گھنٹہ گھر میں ہے

(شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر)

متفرقات

دینی مدارس :-

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم رجسٹرڈ کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۲۹، ۳۰ ذی قعدہ و یکم ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۲، ۳، ۴ اپریل ۱۹۶۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بمقام مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفرگڑھ منعقد ہوگا۔ جس میں مغربی پاکستان کے ممتاز علماء کرام اصلاحی مضامین پر تقاریر فرمائیں گے۔

محمد عمر صدر مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم۔ عیدگاہ مظفرگڑھ

دار العلوم محمدیہ کے طلباء کی دستار بندی

۱- روجھان میں حضرت علامہ دوست محمد صاحب قریشی۔ مطابق ۹ شوال المکرم ۱۳۸۴ھ۔ مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۶۵ء کو یوم الجمعہ تشریف لاکر تقریر کریں گے۔

۲- دار العلوم محمدیہ روجھان کے چار طلباء ترجمہ قرآن کے ختم کرنے والوں کی دستار بندی ہوگی اور سندات بھی دی جائیں گی۔

ابوالفداء محمد عبدالکریم مہتمم دار العلوم محمدیہ۔ روجھان

اعلان

مورخہ ۲۸ شعبان المعظم بروز ہفتہ مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی کے تمام شعبوں میں تعطیلات سالانہ ہوگئی ہیں۔

اب مدرسہ ہذا مورخہ ۳ شوال المکرم ۱۳۸۴ھ مطابق ۶ فروری ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ کھلے گا۔

مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

چند سال سے علوم دینیہ کی تعلیم و تبلیغ کے ذریعہ اسلام کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ شہر کے علماء و صلحاء اور شرفاء کا اعتماد اس مدرسہ کو حاصل ہے مدرسہ ہذا کی کوئی خاص مستقل آمدنی نہیں محض توکل علی اللہ وقتی عطیات و صدقات اور زکواۃ سے کام چل رہا ہے۔ ضلع مظفرگڑھ کے علاوہ دوسرے اضلاع کے طلباء بھی داخل مدرسہ ہوکر قرآن و حدیث اور فقہ حنفیہ کی روشنی میں اپنے اور اپنے عزیز و اقارب کے لئے سرمایۂ آخرت جمع کر رہے ہیں۔ مدرسہ کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر تعلیم کے لئے مزید درسگاہیں اور طلباء و اساتذہ عظام کے لئے رہائشی حجرات کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ جامع مسجد مظاہر العلوم بھی زیر تعمیر ہے اس لئے ہر مسلمان بالخصوص علاقہ کوٹ ادو کے مخیر حضرات کا فرض منصبی ہے کہ مدرسہ و مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور صدقات و زکواۃ اور عطیات و عشر نکالتے وقت مدرسہ مظاہر العلوم کی طرف خصوصی توجہ فرماویں۔ (ناظم مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو)

ضروری تصحیح

پچھلے شمارہ میں کتابت کی غلطی سے "ماضی کے آئینے میں علماء دین کے کارناموں کی ایک جھلک" نامی کتاب منگوانے کے لئے ۶۶ پیسے کے ٹکٹ کی بجائے ۴۴ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر ذیل کے پتہ پر منگوا سکتے ہیں۔

مکتبہ تعمیر حیات۔ اردو بازار۔ لاہور

بقیہ: بریلوی جمعیۃ العلما اور صدارتی انتخا[ب]

جو اجلاس موچی دروازے کے باہر ہوا جس میں دو ہزار کرسیاں اور رنگا رنگ بجلی کے لاتعداد بلب تھے۔ جس پر عوام یہ کہتے سنے گئے کہ سرکاری خرچ سے ہو رہا ہے۔ اس پر فخر نہیں کیا جا سکتا۔ نہ اس سے پہلے مشائخ و فقراء نے کبھی ایسا کیا ہے۔ نہ اہل اللہ نے کبھی ولایتوں، کشفوں اور مراقبوں کے مظاہرے پسند کئے ہیں۔ نہ ہی سٹیج پر اشغال و اذکار کئے۔ وہ بے نفس بزرگ اللہ تعالیٰ کی طرف تبتل اختیار کرتے رہے

(۲) اس میں مولانا سید محمود شاہ گیلانی صاحب گجراتی کو جمعیۃ العلماء سے خارج کیا گیا، اور انہوں نے اس کے جواب میں صاحبزادہ فیض الحسن صاحب کو جمعیۃ العلماء سے خارج کیا۔ گویا بریلوی جمعیۃ العلما ایک مسئلہ پر متفق ہی نہ ہو سکی بلکہ اب یہ بھی نہیں معلوم کہ اب کون سی اصلی جمعیت ہے اور کونسی نقلی

(۳) جمعیۃ المشائخ کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے۔ جس میں مشائخ کے جد امجد حضرت مولانا خواجہ نظام الدین صاحب تونسوی اور محترم صاحبزادہ پیر صاحب گولڑہ شریف شریک نہ ہوں۔ اور اول الذکر صدر ایوب کی مخالفت کر رہے ہوں۔

(۴) بریلوی جمعیۃ علماء کے رکن رکین مولانا محمد حسین نعیمی صاحب کا طرز عمل بھی جداگانہ رہا۔ اور بھی معزز اور مشہور بریلوی علماء کرام کا طرز عمل جدا تھا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ بریلوی جمعیۃ علماء کونسی تھی اور کس کا فیصلہ برحق اور کس کا ناحق تھا۔ الحمد اللہ تعالیٰ کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے حضرت حافظ الحدیث مولانا درخواستی صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں ہر ہر موقعہ پر غور کرنے کے لئے شوریٰ اور مجلس عمومی کے اجلاس بلائے اور جو فیصلہ کیا اپنی سمجھ کی حد تک شرعی روشنی میں کیا۔ اگر بریلوی جمعیۃ کے محترم معاصر کے طرز خطاب سے غلط فہمی نہ پیدا ہوتی۔ تو ہم مضمون لکھنے کی ضرورت نہ تھی

اب ہم دعا کرتے ہیں [اللہ] تعالیٰ محترم صدر محمد ایوب خا[ن] پاکستانی حکومت کو نفاذ احکام [اسلام] کی توفیق دے۔ اور وعدوں [کو پورا] کریں۔ جو بقول معاصر صاحب نے کئے ہیں۔ آمین!

مولانا غلام غوث صاحب کا [دورہ]

آج مورخہ ۲۶ / ۱ / ۶۵ بروز منگ[ل] کو دس بجے کی گاڑی سے حضرت ہزارہ روانہ ہوجائیں گے۔ اور [۴] فروری ۱۹۶۵ء تک وہیں رہیں گے ۵ کو روانہ ہوکر ۶ کو روہڑی پہنچیں گے اور سات فروری کو ضلع جیکب آباد میں اور ۸ فروری سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام کی [کانفرنس] میں شرکت کرکے ۹ فروری کو وا[پس] ہزارہ لوٹیں گے اور ۱۷ فروری [تک] وہیں رہیں گے۔ انشاء اللہ تعا[لیٰ]

میں اپنے لڑکے محمد رمضان [کا] ذمہ دار نہیں ہوں

مولوی اللہ یار بن حاجی نو[ر محمد] صاحب دڈو مہاجر بیکانیری بھر[یا] ریلوے ضلع نواب شاہ (سندھ) [اعلان] کرتے ہیں۔ کہ میرا لڑکا محمد ر[مضان] نوفر اور نافرمان ہے۔ وہ کہیں [چلا] گیا ہے۔ اس کے کسی لین [دین یا] حرکت کا میں ذمہ دار نہیں [ہوں] جو اس کے ساتھ معاملہ کرے وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

دینی مدارس

...مظہر العلوم مسجد منزل گاہ سکھر

مسجد منزل گاہ جو سکھر میں دریائے ...دھ کے دائیں کنارے پر واقع ہے ...ئے مہران کی قدیم ترین اور تاریخی ...یادوں میں سے ہے۔ ۱۰۰۶ھ میں ...اکبر کے زمانے کے گورنر امیر ...معصوم کی نگرانی میں مکمل ہوئی۔ ...۳ء میں زبردستی ایک برطانوی ...کرنے اسے اپنی نشستگاہ بنا ...ور مسجد میں مختلف دفاتر قائم ...یئے گئے۔ اس وقت چونکہ برصغیر ...سامراجی طاقت کا دور دورہ تھا ...لئے مسجد کو خالی کرانے کے ...سندھ کے مسلمانوں نے سو سال ...برطانوی حکومت اور ہندوؤں کے ...لم برداشت کئے۔ اور آج سے ...سال قبل ۱۹۳۹ء میں مسجد کی ...ت کو بچانے اور اس کی عظمت ...بحال کرنے کے یادداشت میں دو ...کے اندر سکھر نے تیرہ سو مسلمانو ...کی بھیج دیا گیا۔ سولہ سو مسلمان ...بے دردی سے شہید کر دیئے ...اور دو مسلمانوں کو تختہ دار پر ...دیا گیا۔ اور ضلع بھر میں ہندو مسلم ...ات کی آگ بھڑک اٹھی۔ جس پر ...بانے کے لئے تین ماہ تک مارشل ...نافذ رہا اور ضلع کی جیلیں فدایان ...ن سے بھر گئیں۔ انہی شہادت ...قربانیوں سے حاصل کی ہوئی مسجد ...ل گاہ کتنے برسوں تک غیر آباد رہی ...یان میں بعض حضرات نے اس ...میں دینی درسگاہ قائم کرتے ہوئے ...جد کو آباد کرنے کے لئے تعلیم کا ...سلسلہ شروع کیا۔ لیکن حالات کی ...مساعدت کی وجہ سے ان کی سعی ...م رہی۔ اب دو سال سے ہمارے ...رم مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب ...اری فاضل مدرسہ اسلامیہ نیو ٹاؤن ...راچی نے اپنی مساعی اس مدرسہ کے ...ئے وقف کی ہیں۔ صاحب موصوف ...پچھلے دو سال قدر سے تدریس کا کام ...ی کرتے رہے اور ضروریات مدرسہ

کے انتظام کے لئے بھی مصروف کار رہے۔ ماہ شعبان ۱۳۸۴ھ کے اوائل میں ایک جنرل میٹنگ بلائی گئی جس کے اندر نو ممبروں پر مشتمل ایک مجلس منتظمہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ اور یہ تین قراردادیں بھی پاس ہوئیں۔

(۱) ایک میں ذمہ دار حکام سے اپیل کی گئی ہے کہ مسجد کے متصل خالی پڑے ہوئے پلاٹ کو مدرسہ مظہر العلوم مسجد منزل گاہ کے لئے دے کر شہداء مسجد منزل گاہ کے خون کا حق اور مقصد ادا کیا جائے۔ ورنہ مسلمانان سندھ کے قلوب ہمیشہ کے لئے مجروح ہوتے رہیں گے۔

(۲) دوسری قرارداد میں محبان و دردمندان دین سے اپیل کی گئی ہے کہ اس نازک دور میں اسلام کی یتیمانہ حالت پر اور شہداء مسجد منزل گاہ کے خون کی قدر کرتے ہوئے مدرسہ مظہر العلوم (جو خون سے خریدی ہوئی جگہ کو آباد کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے) کو اپنے صدقات فرضیہ و نفلیہ سے امداد فرما کر اجر دارین حاصل کریں۔

(۳) تیسری قرارداد میں مولینا موصوف کو مدرسہ کے امور مشاغل سے فارغ کر کے ۱۰ شوال ۱۳۸۴ھ سے صرف تعلیم کے لئے پابند کر دیا گیا ہے۔

اراکین مجلس منتظمہ

صدر　امیر صاحب صبح صادق خان
نائب صدر　حاجی صاحب محمد رمضان خلیفہ جمالی
ناظم　عبداللطیف صاحب
خزانچی　مسٹر محمد بچل
آڈیٹر　ڈاکٹر محمد بھٹو
رکن　۱. مولانا عبداللہ شاہ صاحب
مسٹر عزیز الرحمان صاحب۔
مولانا محمد عیدن صاحب
مسٹر تاج محمد صاحب منگریہ

نوٹ:- مدرسہ میں ناظرہ و حفظ قرآن یا تجوید سے لے کر ہر فن کے نظامی نصاب تک تعلیم کا انتظام ہے۔ پتہ برائے ارسال چندہ۔ بدست صدر مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مظہر العلوم مسجد منزل گاہ سکھر۔ (ناظم مدرسہ ہذا)

طلبا دار العلوم روجھان کی دستار بندی اور تقسیم اسناد

بحمد للہ عرصہ چار سال سے یہ مدرسہ بوجوہ احسن عہدہ برآ ہو رہا ہے جس میں ترجمۃ القرآن کے فارغ شدہ مندرجہ ذیل طلباء کی دستار بندی کی گئی اور سندات بھی دی گئیں۔

مولوی ولی اللہ، مولوی غلام یٰسین مولوی محمد صدیق اور مولوی خاوند بخش اور مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں

(۱) صدر ایوب سے مطالبہ ہے کہ حسب وعدہ اس ملک میں عائلی و دیگر غیر اسلامی قوانین منسوخ کر کے اسلامی آئین جاری کریں۔

(۲) پریس آرڈیننس، سٹوڈنٹس آرڈی ننس و دیگر شدید قوانین کو ختم کر کے عوام کے جائز مطالبات کو پورا کیا جائے۔

(۳) جمعیتہ علمائے اسلام سے مطالبہ ہے کہ تمام پاکستان کے اہم مقامات پر مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی اور دیگر علماء کا دورہ رکھا جائے۔

(۴) عوام سے التماس ہے کہ اپنے مقامی ممبران کو جمعیتہ کی طرف مائل کر کے جمعیتہ علمائے اسلام کو اسمبلیوں میں کامیاب بنائیں تاکہ ہمیں اسلامی قوانین کے رائج کرنے کا شرف نصیب ہو۔ (محمد عبدالکریم مہتمم دار العلوم محمدیہ روجھان)

مبلغ مدرسہ دار العلوم مدنیہ بھریا روڈ مولانا عبدالواحد صاحب کا بیان

یکم شوال سے ۱۵ شوال تک اپنے گھر شہر چاچڑاں میں رہیں گے۔ کوئی دوست ملنا چاہیں یا خط وغیرہ بھیجنا چاہیں تو مندرجہ ذیل پتہ سے کریں۔

بمقام چاچڑاں محلہ اسلام آباد مولوی عبدالواحد رحمانی تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خاں)

مدرسہ جامع العلوم بھکر میں داخلہ

طلبہ کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ امسال بھی پہلے معمول کے مطابق مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ شمالی بھکر ضلع میانوالی کا داخلہ آٹھ شوال سے شروع ہوگا۔ دینی طلباء کرام داخلہ کی جلدی کوشش فرمائیں۔ پندرہ شوال کو باقاعدہ اسباق شروع ہو جائیں گے۔

(محمد بختاور عثمانی خادم مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ شمالی بھکر ضلع میانوالی)

مخیر حضرات سے دردمندانہ اپیل

مدرسہ اسلامیہ جامع العلوم عیدگاہ شمالی بھکر ضلع میانوالی جسے حضرت شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی امیر جمعیتہ العلماء اسلام کی سرپرستی حاصل ہے۔ تقریباً ۱۲ سال سے دین کی اشاعت اور بقا کی خدمت سرانجام دے رہا ہے مدرسہ بفضل تعالیٰ ہر سال ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ طلباء کی زیادتی اور اساتذہ کرام کی رہائش کے لئے دو کمروں کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

مدرسہ تجوید القرآن چمن کوٹ کیلئے امداد کی اپیل

مرکزی مدرسہ تجوید القرآن چمن کوٹ تحصیل باغ آزاد کشمیر مرکزی دینی ادارہ ہے۔ ادارہ ماہ ستمبر ۱۹۶۴ء سے جاری ہوتا ہے۔ جس میں اس وقت ڈیڑھ صد طلبا دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مولوی محمد روشن خاں صاحب دینی کتابیں و ترجمہ پڑھاتے ہیں۔ جناب عبدالرحمٰن صاحب ہزاروی درجہ حفظ و قرأت کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ مدرسہ مذکورہ کا ابھی علیحدہ انتظام نہیں ہوا۔ جس کی بنا پر طلبا جامع مسجد میں ہی زیر تعلیم ہیں جامع مسجد بھی ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ لہٰذا جملہ مسلمانان پاکستان و آزاد کشمیر سے اپیل ہے کہ جامع مسجد و مدرسہ کو جانی و مالی اعانت فرما کر اس مرکز کو دینی چشمہ بنائیں۔ جزاک اللہ

الداعی: ناظم محمد اصیل مرکزی مدرسہ تجوید القرآن چمن کوٹ ضلع پونچھ آزاد جموں و کشمیر)

ایجنٹ حضرات توجہ فرمائیں

...بل ارسال ہیں۔ پہلی فرصت میں رقم ارسال فرمائیں۔ جن دوستوں کے نام زیادہ رقوم ہو چکی ہیں خصوصی توجہ فرمائیں اور قسط وار آہستہ آہستہ ادائیگی کرتے رہیں (ناظم دفتر)

phone No. 67715

Regd. L. No. 7132

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM

Outside Delhi Gate LAHORE

Price 12 Paisas

نمبر ۵	۲۵- رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ	۱۵ر جنوری 1965ء	۸

بقیہ صفحہ اوّل

نہ صرف خود محترمہ کے ظلّ ظلیل میں
پناہ لی، بلکہ اسی ناتواں اور معمر
خاتون کو نو کروڑ مسلمانوں کا نجات دہندہ
قرار دیا۔ اور پھر بھی اس کو اصل دین
کے خلاف کہتے ہوئے صرف اضطرار
کی حالت میں خنزیر کا گوشت کھانے
کی طرح قرار دیا۔ اب دیکھنا ہے کہ
وہ اضطرار کی کون سی قسم سامنے
لا کر دو چار بوٹیاں ملکر اندر کھانے کا جواز
پیدا کر گئے محترمہ کے ظلِّ عاطفت میں
حکومت الٰہیہ کے قیام یا لیلائے جمہوریت
سے وصال کی منزلیں طے کریں گے۔

ہمیں ان لوگوں سے صرف رائے
کا اختلاف ہو سکتا ہے۔ جو کسی بات
کو اپنے ضمیر کی روشنی میں صحیح سمجھ کر
اختیار کرتے ہیں۔ اس دنیا میں نیک
نیت لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ مگر جو
لوگ محض اغراض کے گرد گھومیں
اور ان کی سیاست اور سرگرمیوں
کا محور جاہ طلبی اور اقتدار ہو، وہ
لوگ ملت کے لئے نہایت خطرناک
ہیں۔ ایسے لوگ اپنی منحوس مطالب
برآوری کے لئے دوسرے ملکوں کے
ایجنٹ بھی ہو سکتے ہیں۔ ہمارا خیال
ہے سرخپوشوں کی سیاست کامیاب
رہی۔ انہوں نے فائدہ اٹھانا تھا
اٹھا لیا۔ اور عین ممکن ہے، کہ
چارسدہ اور پشاور وغیرہ میں ان
کے ووٹوں کی اکثریت بھی محترمہ کو
نہ ملی ہو۔ مگر مودودی صاحب گھاٹے
میں رہے۔ بی، ڈی کے الیکشن میں
ان کی مقبولیت کا بھانڈا پھوٹ گیا
بلکہ ان کی وجہ سے متحدہ محاذ کو بھی
نقصان اٹھانا پڑا۔ اور مذہبی لحاظ سے
تو ان کا سارا بہروپ قوم کے سامنے

ماہ جنوری ۱۹۶۵ء کے اہم واقعات

سالِ نو کا آغاز اپنے ساتھ بڑے اہم واقعات لایا ہے

(۱) نو کروڑ مسلمانوں کے ملک (پاکستان) کے سربراہ اور صدر کا فیصلہ سب سے اہم معاملہ ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ (ا) پاکستان اب بڑے جمہوری ممالک کے سٹیج پر پہنچ چکا ہے۔ اتنے بڑے ملک میں آزادی کے ساتھ صدارت کا انتخاب پُرامن طریقہ سے معمولی بات نہیں ہے (ب) اس انتخاب نے یہ بات واضح کر دی کہ مسلمانان پاکستان اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو کسی طرح چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں (ج) اس انتخاب نے محمد ایوب خاں صاحب کی خارجہ پالیسی کی تائید کر دی اور اس کو بین الاقوامی سیاسیات میں بہترین کردار ادا کرنے کا پہلے سے زیادہ موقعہ بہم پہنچایا۔

(۲) دوسرا بڑا واقعہ امریکہ کا کھل کر بھارت کی حمایت پر آجانا ہے۔ اس نے ساتویں بحری بیڑے کو بھارت کے حوالے کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے

(۳) لندن کے مسٹر چرچل کی موت جس کی وجہ سے انگلستان ایک بلند سیاست دان سے محروم ہو گیا۔

(۴) روس اور پاکستان کے درمیان بہتر تعلقات میں ترقی اور باہمی اعتماد

(۵) پاکستان میں صوبائی اور قومی اسمبلیوں کے آخری اجلاس۔ اس کے بعد نئے ممبروں کی نئی اسمبلیاں ہی اجلاس کر سکیں گی۔

آ گیا۔ یہ مذہبی میدان میں علماء دین
سے پیٹ پھٹا کر سیاسی پہلوانوں میں
جا کر پانچویں سوار بن بیٹھے جن کی
ہمیشہ مخالفت کرتے رہے تھے
مگر بقول کوہستان قدرت کو یہ نظریاتی
منافقت پسند نہ آئی۔ فاعتبروا
یا اولی الالباب۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں یوم القرآن

ڈسٹرکٹ تنظیم اہل سنت والجماعت
امسال بھی حسب دستور سابق مسجد
مولوی احمد والی میں ۲۸ ماہ رمضان
المبارک کی شب ایک عظیم الشان
جلسہ یوم القرآن کے سلسلہ میں منا
رہی ہے۔ جس میں قرأت کے علاوہ
فضائل رمضان، فضائل قرآن پر
تقاریر ہوں گی۔ اس میں مقامی
باہر سے آئے ہوئے حفاظ کرام و
علماء عظام کے علاوہ شعرائے کرام
بھی حصہ لے رہے ہیں۔ جملہ مسلمانوں
سے اپیل ہے۔ کہ اس قسم کی تقاریب
منا کر ثواب دارین حاصل کریں۔
(غلام فرید محمد) امیر جمعیۃ الشبان
(ڈسٹرکٹ تنظیم اہلسنت والجماعت)

ریڈیو پاکستان ماہ رمضان کا احترام کرے

جمعیت تحفظ سنہ ہجری کا پریس نوٹ

کراچی - ۱۲ رمضان۔ جمعیت تحفظ
سنہ ہجری چاکیواڑہ کے
نوٹ میں حکام ریڈیو سے
کیا گیا ہے کہ سنہ ہجری کا
ماہ میں مسلمانوں کی خواہش
غیر اسلامی پروگراموں کا
جائے۔ عوام الناس کو ع
سے دور کرنے کے لئے
جو تحریک چلا رکھی ہے۔
سی گئی ہے۔ آخر میں کہا
کہ اگر بقیہ ایام میں ہی
اور احکام شریعت نشر کر
کا خاتمہ کر دیا جائے۔ تو یہ
کا باعث ہوگا۔ (ناظم نشر

جمعیۃ علماء اسلام سکھر

انتخابی بورڈ کی میٹنگ

حضرت مولانا عبدالوا
چیئرمین ضلعی انتخابی بورڈ
بورڈ کے تمام ممبران سے
ہے کہ وہ مورخہ ۲۳ جنو
کے چار بجے دفتر جمعیتہ علما
میں میٹنگ میں شامل ہو
الیکشن کے بارے میں کچھ
کیا جائے۔ اراکین کے
ذیل ہیں۔
(۱) حضرت مولانا پی
امروٹی گڑھی یاسین تعلقہ (۲
مولانا محمد لطف اللہ صاحب
تعلقہ (۳) حاجی والی ڈنو
ضلع سکھر۔ سکھر تعلقہ (۴)
صاحب سومرانی سکھر تعلقہ
(۵) مولانا عبدالواحد
دجیرمین بورڈ سکھر تعلقہ

جلد ۸ | جمعہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۵ء مطابق ۳ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ | شمارہ ۴۳

صحیفۂ عالم

اہم اور چیدہ خبریں

پاکستان کے خلاف بھارت کی پالیسی تشویشناک ہے
مصر کے سرکاری اخبار الاہرام کا تبصرہ

الاہرام لکھتا ہے کہ بھارتی لوک سبھا میں ایٹم بم تیار کرنے اور بھارت کی دولت مشترکہ سے علیحدگی کے مطالبے شاستری حکومت کی پالیسیوں میں زبردست تبدیلی کا پتہ دیتے ہیں۔ قبل ازیں بھارت نے ہمیشہ امن پسندی کا مظاہرہ کیا لیکن پنڈت نہرو کے بعد بھارت کی حکومت نے نئی پالیسی اختیار کرلی ہے اور اس کے تحت اس نے پاکستان کی سرحدوں پر حملہ کر دیا۔ یہ تبدیلی دنیا کے لئے تشویش کا باعث بن گئی ہے۔

الاہرام نے لکھا ہے کہ بھارت نے جو نئی پالیسی اختیار کی ہے اُسے ترقی کا نام نہیں دیا جا سکتا بلکہ یہ ایک ایسی تبدیلی ہے جو بھارت کو غلط راہ دکھا رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ استصواب رائے کا اصول تسلیم کرنے کے باوجود کشمیر سے اپنا قبضہ ہٹانے پر آمادہ نہیں۔ بھارت کے دولت مشترکہ سے علیحدگی کا ذکر کرتے ہوئے اخبار نے لکھا ہے کہ دولت مشترکہ کے کسی اجلاس میں بھی کشمیر کا مسئلہ باقاعدہ طور پر زیر بحث نہیں لایا گیا۔ اس کے باوجود بھارت نہیں چاہتا کہ دولت مشترکہ کشمیر کے سوال کو حل کرنے کے بارے میں اس پر کوئی دباؤ ڈالے۔ بھارت کشمیر کو دولت مشترکہ کے دائرہ اختیار سے باہر سمجھتا ہے۔ بھارت برطانیہ کا دوست بھی ہے۔ اس لئے دولت مشترکہ سے علیحدگی کی دھمکی اپنے دامن میں بہت سی باتیں چھپائے ہوئے ہے۔

الاہرام نے اس تبصرہ میں لکھا ہے کہ پاکستان کے خلاف جنگ نے بھارت کی اقتصادیات کو بہت متاثر کیا ہے اور اس جنگ میں جو صرف ۲۲ روز رہی ہے بھارت کو افراد اور سامان کی صورت میں بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے جو اس کے پانچ سالہ منصوبے کو بری طرح متاثر کرے گا۔

بھارت نے اگر ایٹم بم بنانے کی کوشش کی اور دولت مشترکہ سے علیحدگی اختیار کی تو اس کے چوتھے ترقیاتی منصوبے کا حشر بالکل واضح ہے۔ علاوہ ازیں بھارت کی نئی پالیسی اس کی فوجی طاقت پر بھی اثر انداز ہوگی۔ اس جنگ میں بھارت کا جو نقصان ہوا ہے۔ اس کی حیثیت چاہے کچھ بھی ہو یہ بات بلاشبہ کہی جا سکتی ہے کہ پاکستان نے بھارت کی جنگی طاقت کو بہت متاثر کیا ہے اور اس کے پاس اسلحہ کی کمی واقع ہوگئی ہے۔ خاص طور پر اسے لڑاکا طیاروں اور ٹینکوں کی اشد ضرورت ہے۔ بھارت اگر ایٹم بم تیار کر بھی لے تو اسے اس کے تجربہ اور دھماکہ وغیرہ میں بڑی دقتیں پیش آئیں گی۔ اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ بھارت کی نئی جارحانہ پالیسی اسے بہت مہنگی پڑے گی۔

صدر ناصر کا بھارت کی حمایت سے انکار
بھارت کی ہر درخواست مسترد کردی

لندن۔ ۱۷ اکتوبر۔ بھارت کے انگریزی اخبار اسٹیٹسمین کے نامہ نگار مقیم بیروت نے اطلاع دی ہے کہ گذشتہ چند ہفتوں میں بھارتی حکومت نے چار مرتبہ صدر ناصر سے درخواست کی کہ اس جنگ میں بھارت کی حمایت کا زبانی ہی اعلان کر دیں، لیکن صدر ناصر نے ہر درخواست کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔ بھارت نے پہلے دو بار صدر ناصر سے حمایت کی درخواست کی۔ اس کے بعد امریکہ، روس یوگوسلاویہ اور متحدہ عرب جمہوریہ سے مشترکہ طور پر درخواست اور چوتھی بار متحدہ عرب جمہوریہ کو مضبوط طاقتوں سے حمایت کی درخواست کی گئی۔ لیکن صدر ناصر نے کسی درخواست کو منظور نہیں کیا

(جنگ راولپنڈی — ۱۸۔ اکتوبر سے)

صدر پاکستان نے قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کرلیا

۲۲۔ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ صدر نے ۱۵۔ نومبر کو نو بجے صبح ایوب ہال راولپنڈی میں قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کیا ہے۔

شاہ فیصل کے خلاف سازش

بیروت سے اطلاع ملی ہے کہ شاہ فیصل جب عرب سربراہوں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے ہوئے تھے تو ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے جماعت اخوان کی ایک سازش کو سختی کے ساتھ کچل دیا گیا

متحدہ عرب جمہوریہ میں حکومت کے خلاف سازش
اخوان المسلمین کا ہاتھ

متحدہ عرب جمہوریہ کے سابق نائب صدر کمال الدین حسین کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے اخوان المسلمین اور چند فوجی افسروں کے ساتھ مل کر یہ سازش کی تھی۔ مسٹر کمال الدین کو دو سال قبل نائب صدارت سے برطرف کر دیا گیا تھا۔ انقلاب سے قبل یہ اخوان المسلمین کے رکن تھے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام اور اس کی مختلف شاخوں کی طرف سے اب تک جہاد فنڈ میں ۲۳ - ۹۹۴۴۱۲ روپے جمع ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مجاہدین کے مطالعہ کے لئے دینی و تاریخی کتابیں اور سرحد سے آنے والے مصیبت زدہ لوگوں کے لئے ضرورت کا سامان بھی فراہم کیا جا رہا ہے۔

قاضی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ سے شائع کیا۔

تاریخ اسلام سے اقتباسات

اللہ کی راہ میں کفر کے ساتھ معرکہ آرائی کے واقعات

ثابت قدمی

شام میں "فحل" نام کا ایک شہر تھا جو اجڑ چکا ہے، مگر اس کے آثار موجود ہیں۔ اس مقام پر مسلمانوں کے درمیان بہت بڑی جنگ لڑی گئی۔ حضرت ابوعبیدہؓ لشکر اسلام کے سپہ سالار تھے۔ لڑائی کے آخری دن انہوں نے فوج کو منظم کیا اور اس کے بعد ایک ایک علمدار کے پاس گئے اور فرمایا "خدا سے مدد چاہتے ہو تو ثابت قدم رہو کیونکہ خدا ثابت قدموں کے ساتھ ہے"۔ اس لڑائی میں رومیوں کی تعداد پچاس ہزار سے اوپر تھی۔ مسلمان تعداد میں کم تھے۔ مگر ان کی جرأت و استقامت کی بدولت لڑائی کا پانسہ پلٹ گیا۔ آخری ہلّہ بولنے والوں میں ہاشم بن عتبہ بھی شریک تھے جو اسلامی لشکر کے میسرہ کے سردار تھے۔ انہوں نے پرچم ہلا کر کہا "خدا کی قسم جب تک اس پرچم کو دشمن کے لشکر کے عین درمیان گاڑ کر نہیں آؤں گا واپس نہیں آؤں گا" یہ کہہ کر گھوڑے سے اترے اور علم لے کر آگے بڑھے۔ لڑتے بھڑتے اتنے آگے پہنچ گئے کہ تیر و خدنگ سے گذر کر تیغ و شمشیر کی نوبت آئی۔ دشمن کے قدم اکھڑ گئے اور وہ نہایت بدحواسی سے بھاگ نکلا۔

ایک مسلمان دس دشمن

بویب کے معرکے میں مسلمان ایک تو تعداد میں کم تھے اور دوسرے دشمن نے اچانک حملہ کر دیا تھا۔ مثنٰیؓ جو اسلامی لشکر کے سردار تھے نہایت جرأت اور ثابت قدمی سے لڑے۔ ان کے بھائی مسعود شہید ہو گئے تو آپ نے باآواز بلند کہا "میرا بھائی شہید ہو گیا ہے مگر شرفا اسی طرح جان دیا کرتے ہیں۔ دیکھو کسی کا علم نہ جھکنے پائے"۔ دشمن بڑی بے جگری سے لڑ رہا تھا۔ دشمن کے لشکر کا سالار مہران اس کی قوت کا مرکز تھا۔ قبیلہ تغلب کے ایک جوان نے اسے پہچان لیا اور تلوار کے ایک ہی وار سے اس کا کام تمام کر دیا ۔ مہران گھوڑے سے گرا تو نوجوان اس کے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور پوری قوت سے پکارا "میں ہی تغلب کا جوان اور رئیس عجم کا قاتل ہوں"۔ مہران کے قتل کے بعد اس کا لشکر تتر بتر ہو گیا مسلمانوں نے اس کا راستہ روک لیا اور بے شمار دشمن قتل کر دیئے۔ مؤرخین کا بیان ہے کہ اس وقت تک کسی دور میں بھی لڑائی نے اس قدر لاشیں نہیں چھوڑیں۔ مدتوں کے بعد بھی جو لوگ ادھر سے گذرتے جا بجا ہڈیوں کے انبار پاتے۔ اس معرکے کے بعد یہ اصول سا بن گیا کہ ایک مسلمان دس دشمنوں پر بھاری ہے۔

سپہ سالار کا حکم

حضرت نعمان بن مقرن شام کی ایک مہم میں لشکر اسلام کے سالار تھے۔ جنگ کا حکم دینے سے پہلے انہوں نے اعلان کیا کہ میں اگر مر بھی جاؤں تو کوئی شخص لڑائی چھوڑ کر میری طرف متوجہ نہ ہو۔ جنگ کے دوران زخموں سے چور ہو گئے۔ ان کا گھوڑا پھسل کر گرا تو وہ بھی سنبھل نہ سکے۔ ان کے بھائی نعیم بن مقرن قریب ہی تھے انہوں نے بڑھ کر علم سنبھالا اور سپہ سالار کی قبا اور کلاہ پہن کر گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ اس تدبیر سے کسی کو علم نہ ہو سکا کہ نعمان زخمی ہو کر گر چکے ہیں۔ اتفاق سے ایک سپاہی نعمان کے قریب سے گذرا۔ انہیں پہچان کر پاس آیا۔ گھوڑے سے اتر کر ان کے قریب بیٹھنا چاہا تو ان کو حکم یاد آیا کہ میں اگر مر بھی جاؤں تو کوئی شخص میری طرف متوجہ نہ ہو۔ چنانچہ انہیں اسی حالت میں چھوڑ کر وہ دشمن کی طرف بڑھ گیا۔ فتح کے بعد ایک شخص ان کے سرہانے گیا۔ انہوں نے آنکھیں کھولیں اور پوچھا کیا انجام ہوا؟ اس نے جواب دیا۔ خدا کے فضل و کرم سے مسلمان کامیاب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا اور کہا کہ فوراً حضرت عمرؓ کو اطلاع دو۔ یہ کہہ کر دم توڑ دیا۔

بوسیدہ ہتھیار مگر!

قادسیہ کی جنگ سے پہلے گفت و شنید کا سلسلہ قائم تھا۔ حضرت مغیرہؓ مسلمانوں کے نمائندے تھے۔ کفار کے لشکر کا سردار رستم تھا۔ بات چیت کے دوران رستم نے بے تکلفی سے حضرت مغیرہؓ کے ترکش سے ایک تیر نکال لیا۔ اسے دیکھ کر کہا، ان تکلوں سے کیا ہو گا۔ حضرت مغیرہؓ نے کہا۔ آگ کی لو چھوٹی ہو مگر پھر بھی آگ ہے۔ رستم نے ان کی تلوار کا میان دیکھ کر کہا۔ بڑا بوسیدہ ہے مگر تلوار پر باڑ ابھی ابھی رکھی گئی ہے۔ اس سے پہلے مسلمانوں کے ایک اور نمائندے حضرت ربعیؓ کو بھی اسی قسم کا واقعہ پیش آیا۔ دشمن کے سرداران کے بوسیدہ ہتھیار دیکھ کر ہنس دیئے۔ آپ نے تلوار میان سے نکالی۔ تو آزمائش کے لئے ڈھالیں پیش کی گئیں۔ آپ نے اس طرح ان کے ٹکڑے اڑا دیئے کہ دشمن حیران رہ گئے۔

دو سو جانباز

خوزستان کی جنگ کا واقعہ ہے کہ شہر کا ایک آدمی چھپ کر لشکر اسلام کے سالار ابوموسیٰ اشعری کی خدمت میں حاضر ہوا اور پیشکش کی کہ میری جان اور مال کی حفاظت کا یقین دلایا جائے تو میں شہر پر قبضہ کرنے کا راستہ دکھا دوں گا۔ ابوموسیٰ نے منظور کیا تو وہ ایک مسلمان اشرس کو ساتھ لے کر گیا۔ نہر سے پار ہو کر ایک تہہ خانے کی راہ سے شہر میں داخل ہو گیا۔ وہاں سارے نشیب و فراز سمجھا کر اشرس سے کہا کہ میں اپنا وعدہ پورا کر چکا۔ آگے تمہاری تقدیر اور ہمت ہے۔ اشرس نے آ کر ساری تفصیل بیان کی۔ جان جوکھوں کا کام تھا اس لئے ابوموسیٰ نے کسی کو حکم دینے کی بجائے لشکر کو دعوت دی کہ دو سو مجاہد درکار ہیں۔ فوراً دو سو بہادر آگے بڑھے اور کہا خدا کی راہ میں جان حاضر ہے۔ اشرس انہیں لے کر تہہ خانے کی راہ سے شہر میں داخل ہو گیا۔ پہرے داروں کو تہ تیغ کر کے شہر پناہ کے دروازے کھول دیئے گئے۔ دشمن جو تعداد میں کئی گنا زیادہ تھا۔ اس اچانک حملے کی تاب نہ لا سکا۔ دشمن کے سپہ سالار ہرمزان نے اس شرط پر ہتھیار ڈال دیئے کہ اسے حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا جائے اور وہی فیصلہ کریں۔ یہ شرط منظور کر لی گئی اور شہر فتح ہو گیا۔

ماں کا حکم

خنساء عرب کی مشہور شاعرہ تھیں۔ اصناف شعر میں مرثیہ گوئی میں اس وقت کوئی شاعر ان کی نظیر نہیں تھا۔ جنگ قادسیہ میں وہ شریک تھیں ان کے چاروں بیٹے بھی ساتھ تھے۔ لڑائی شروع ہوئی تو خنساء نے اپنے بیٹوں کو پاس بلایا اور فرمایا "پیارے بیٹو! تم اپنے ملک کو دوبھر نہ تھے۔ نہ وہاں قحط پڑا تھا۔ اس کے باوجود تم اپنی کہن سال ماں کو یہاں تک لائے اور فارس میں ڈال دیا۔ خدا کی قسم تم ایک ماں اور ایک باپ کی اولاد ہو۔ اب جاؤ اور آخر دم تک لڑو"۔ ماں سے اجازت لے کر بیٹوں نے باگیں اٹھائیں اور دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ لڑتے لڑتے جب نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو خنساء نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "خدایا! تو میرے بیٹوں کا حامی اور ناصر ہے"۔

خدا کی خوشنودی

صلاح الدین ایوبی نے جب شام فتح کیا تو بعض مسلمان حاکموں نے کہا۔ اس ملک کے نصرانی بہت سرکش ہیں۔ اگرچہ ہم نے ملک فتح کر لیا ہے مگر یہ لوگ اب بھی سرکشی کرتے ہیں۔ اسلام کا قانون نرم ہے۔ اس لئے ہمیں قدرے سخت قانون رائج کرنا چاہیئے۔ سلطان نے جواب دیا کہ ہم نے یہ ملک خدا کی خوشنودی کے لئے فتح کیا ہے۔ اس میں احکام الٰہی ہی نافذ ہوں گے۔ ان میں ذرا بھی رد و بدل نہ ہو گا۔

التوائے جلسہ

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن باغ پونچھ آزاد کشمیر کا سالانہ جلسہ جو مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ نومبر ۱۹۶۵ء کو ہونے والا تھا، ہنگامی حالات کے پیش نظر غیر معینہ عرصہ تک ملتوی کر دیا گیا۔

(حافظ محمد عبد اللہ ناظم اعلیٰ مدرسہ ہذا)

انتقال پُر ملال

قاری و حافظ غلام رسول صاحب مدرسہ نظامیہ تاندلیانوالہ کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

(محمد علی جانباز سمندری ضلع لائلپور)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۵ء

لاہور کے عظیم الشان جلسۂ عام میں

جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تقریر

"۲۳ اکتوبر بروز ہفتہ کی رات کو باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں ایک عظیم الشان جلسۂ عام منعقد ہوا۔ جس میں حاضرین کی تعداد ایک لاکھ سے بھی متجاوز تھی۔ اس جلسہ سے خطاب کرنے والوں میں مولانا ہزاروی کے علاوہ مرکزی وزیر قانون جناب سید محمد ظفر، صوبائی وزیر جناب یاسین وٹو، قومی اسمبلی کے ارکان جناب عبدالکریم سونار اور جناب میاں عارف افتخار، صدر مجلس احرار شیخ حسام الدین صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی، مولانا کوثر نیازی صاحبزادہ فیض الحسن، علامہ علاؤ الدین صدیقی، جناب محمد بخش مسلم، سردار صادق صاحب، میاں منظر بشیر اور محمد اکرام بٹ بھی تھے۔"

حضرت مولانا ہزاروی مدظلہٗ العالی کی تقریر کے جستہ جستہ اقتباسات یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ:-

اگر بھارت اور اس کے سرپرست امریکہ و برطانیہ وغیرہ نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ چوبیس گھنٹہ کے اندر اندر بھارتی فوجیں لاہور پر قابض ہو جائیں گی اور تین دن میں پورے پاکستان کو زیر کرلیں گی، تو وہ پاکستان کی قلت تعداد و قلت سامان اور بھارت کی کثرت تعداد و کثرت وسائل کو دیکھتے ہوئے اس کے سوا اور کیا سمجھتے۔ مادیت کے پرستار مادی ساز و سامان کی فراوانی پر ہی تکیہ کیا کرتے ہیں۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ مادیت سے بالاتر ایک اور قوت بھی ہے جو قلیل کو کثیر پر اور کمزور کو طاقتور پر غالب لے آتی ہے۔ اس جنگ میں بھارت کی شکست اور پاکستان کی فتح قرآن مجید کے ان ارشادات کی صاف صاف تصدیق ہے، جو آج سے چودہ سو سال قبل فرمائے گئے۔ اور بدر و حنین و معرکہ ہائے روم و ایران کی ان یادوں کو تازہ کرنے والی ہے۔ جبکہ قلیل التعداد مسلمانوں نے اپنے سے نہایت کثیر التعداد اور فراواں ساز و سامان رکھنے والے کفار و دشمنان دین پر کامل غلبہ و فتح حاصل کیا تھا۔ ہم نے اس تاریخی حقیقت کو آج بھی لاہور اور سیالکوٹ کے محاذوں پر جلوہ گر ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ اللہ نے اپنے دین کی لاج رکھی۔ —— اپنی شان غیوری کا مظاہرہ فرمایا، اور بھارت اور اس کے سرپرستوں کے سارے اندازوں و توقعات کو مایوسی میں بدل کر رکھ دیا ہے۔

آپ نے قرآن پاک کی آیت کریمہ وَاَعِدُّوْا لَھُمْ کے ذیل میں کہا کہ جنگ سے قبل کی قرآنی ہدایت یہ ہے کہ دشمنوں کے مقابلہ کے لئے پوری پوری قوت فراہم کی جائے جس سے تم خدا کے اور اپنے دشمنوں کو مرعوب کرسکو۔ اور میدان جنگ میں ثابت قدمی اور ذکر الٰہی پر زور دیا ہے۔ چنانچہ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے گناہوں سے چشم پوشی فرما کر محض اپنے فضل و کرم سے ہماری فوجوں کے حوصلے بلند کئے۔ ان کو ثابت قدمی عطا فرمائی۔

ہمارے بعض توپچی توپ چلاتے اور پھر فوراً نماز پڑھنے میں مصروف ہو جاتے۔ کھانا پینا کہاں کا۔ صرف کبھی کبھار لسی تو چلئے پی لی۔ تھوڑے جوانوں نے بڑی فوجوں کو روکے رکھا ہمیں صدر پاکستان محمد ایوب خاں سے اختلاف بھی ہوسکتا ہے اور گلے شکوے بھی ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان کے حسن تدبیر، ہمت بہادری نیز بڑے فوجی افسروں کی داد دینی پڑتی ہے اگرچہ یہ موقع اس بحث کا نہیں ہے کہ ہم کیوں بے خبر رہے۔ لیکن حملہ یقیناً لاعلمی میں ہوا، اور اس کا روکنا آسان کام نہ تھا۔ محمد ایوب خاں کا پہلا اعلان یہی تھا کہ بہادر پاکستانیو! لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہوئے دشمن پر ٹوٹ پڑو۔ شاید اسی کلمہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہر طرح ہماری مدد فرمائی۔

برادران اسلام! مشکل وقت گذر گیا جبکہ دشمن نے اچانک حملہ کیا تھا۔ اب قدرت نے سوچ سمجھ کر کام کرنے اور ہر طرح کی تیاری کا موقعہ دیا ہے۔ ڈینگیں مارنے کا وقت نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے اس کے سامنے جھکنے اور اسلام کے احکام کو اپنانے کا وقت ہے

آپ نے شاستری جی سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر پاکستان اچانک حملہ کر دیتا، تو آج جنگ لدھیانہ میں ہوتی۔ ایک آواز آئی بلکہ دہلی میں۔ آپ نے کہا بے شک آپ کا حوصلہ بلند ہے۔ مولانا نے آخر میں عارف افتخار صاحب کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ امریکن محکمہ اطلاعات کے ساتھ ساتھ تمام عیسائی اور امریکن مشن بند کر دیئے جائیں۔

آپ نے دوٹوک لفظوں میں کہا۔ کہ پاکستان کو اب آئندہ قطعاً امریکہ اور مغربی طاقتوں پر اعتماد و بھروسہ کی راہ اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔ نیز ان سازشوں سے بھی خبردار رہنا چاہیئے۔ جیسی کہ حال ہی میں انڈونیشیا، مصر، سعودی عرب و عراق وغیرہ میں کی گئیں، لیکن الحمد للہ کہ ناکام ہو کر رہ گئیں۔ دشمن خفیہ اور مکارانہ تدابیر سے ہمارے مخلص دوستوں، چین، ممالک عربیہ، انڈونیشیا، ترکی و ایران کے درمیان بھی تفریق و نفاق کے بیج بونے کی کوشش کرسکتا ہے۔ اندرون ملک بیرونی ممالک سے تعلق رکھنے والی عیسائی مشنریاں ادارے۔ امریکی، برطانوی اطلاعی محکمہ جات وغیرہ بھی یک قلم بند کر دینا چاہئیں تاکہ ملک کو کسی وقت بھی کسی مزاحمت کے وقت مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے —— ان لوگوں پر افسوس و حیرت ہے، جو اتنے بڑے بڑے حقائق کے سامنے آجانے کے باوجود ابھی تک امریکہ کے مخالف پاکستان رویہ کی کھل کر مذمت کرنے سے گریز کر رہے ہیں)

محترم شیخ حسام الدین صاحب

محترم شیخ حسام الدین صاحب کنوینر متحدہ اسلامی محاذ (صدر مجلس احرار اسلام) نے مخصوص انداز میں آزادی کی قدر و قیمت کا ذکر کرتے ہوئے صدر پاکستان سے مطالبہ کیا کہ جب تک امریکہ کشمیر کے مسئلہ میں رائے شماری کی ضمانت یا یقین نہیں دلاتا اس وقت تک امریکہ تشریف نہ لے جائیں۔ آپ نے امریکی طرز عمل اور سامراج کے خلاف غم و غصہ کا اظہار فرمایا۔

حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی

حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت نے ارشاد فرمایا کہ کافر و مسلمان میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے اور منافق و مسلمان میں فرق کرنے والی چیز جہاد ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کسی نماز میں چلنا پھرنا جائز نہیں ہوسکتا۔ مگر مجاہدین آدھی نماز امام کے پیچھے پڑھ کر باقی آدھی سے پہلے دشمن کے مقابلہ میں جا کر ڈٹ سکتے ہیں۔ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ جہاد میں سخت مجبوری سے نماز مؤخر فرمادی کہ اس کی قضا ہوسکتی ہے، مگر جہاد کی قضا نہیں ہوسکتی۔ اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر فرمایا، تو آپ نے فرمایا۔ میں نے وحی کے ذریعہ وہی کام کیا۔ جو تم نے اجتہاد کے ذریعہ کیا۔ آپ نے تمام قوم کو متحد ہو کر کمینہ دشمن سے مقابلہ کرنے اور اسلام پر سختی سے قائم رہ کر خدا تعالیٰ سے نصرت حاصل کرنے کی اپیل کی۔

مولانا کوثر نیازی صاحب

مولانا کوثر نیازی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ صدر صاحب نے حکم دیا کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہوئے دشمن پر ٹوٹ پڑو۔ اس کا کتنا فائدہ ہوا۔ اگر اس کلمہ کے تقاضوں کو پورا کیا جائے تو آپ اندازہ کریں کہ پھر کتنی برکات شامل حال ہوں گی۔

محمد اکرام صاحب بٹ نے فرمایا کہ اگر ہم سلامتی کونسل پر اعتماد کئے بیٹھے رہیں تو ہزار سال تک بھی وہ یہ کام نہ کرے گی۔

صاحبزادہ فیض الحسن صاحب نے کہا کہ ہر باطل کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ نے کسی نہ کسی کو پیدا کیا ہے۔ شاستری کے لئے خدا نے صدر ایوب خاں کو پیدا کیا

جناب شورش صاحب کاشمیری

جناب آغا شورش صاحب کاشمیری بھی اس جلسہ کو خطاب کرنے والے تھے۔ چنانچہ ان کے نام کا اعلان بھی کیا گیا۔ اور مجمع منتظر رہا کہ وہ کب تشریف لاتے ہیں، مگر اپنی کسی مصروفیت کی وجہ سے خطاب کے لئے تشریف نہ لا سکے۔

احوال و وقائع

معاصرین کے آئینۂ افکار میں

.... گر تو بُرا نہ مانے

وزیر خزانہ پاکستان مسٹر محمد شعیب نے امریکہ اور برطانیہ کے ۲۳ روزہ دورہ سے واپس آنے کے بعد کراچی کے ہوائی اڈہ پر جو باتیں کی ہیں وہ ہم نے کئی مرتبہ بڑے غور سے پڑھی ہیں، لیکن ہم یہ سمجھنے سے قاصر رہے ہیں کہ مسٹر شعیب نے امریکی حکام اور عالمی بنک کے سربراہوں سے اپنی بات کو کس بنیاد پر تسلی بخش قرار دیا ہے ہمیں اپنے عجزِ فہم کے اعتراف سے ہرگز انکار نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ بھارت کے حملہ سے پہلے عالمی بنک نے امریکی حکومت کے ایما پر "امداد پاکستان کلب" کے بارے میں جو طرزِ عمل اختیار کیا تھا وہ پاکستان کے نزدیک ہرگز تسلی بخش نہیں تھا، اور اس ردِ عمل کا اظہار جولائی میں ہی قومی اسمبلی کے اجلاس میں بڑے بھرپور انداز میں ہو گیا تھا۔ ستمبر میں بھارت کے جارحانہ حملہ کے بعد امریکی حکومت نے جو دوست کش طرزِ عمل اختیار کیا، پاکستان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی ایک پہلو بھی تسلی بخش نہیں تھا۔ جس امریکہ کے تحریری معاہدے یکسر بے کار ثابت ہوں، جس امریکہ کی حکومت حملہ آور بھارت اور اپنے دفاع کے لئے لڑنے پر مجبور پاکستان میں کوئی فرق روا نہ رکھے، اس امریکہ کی طرف سے کوئی بھی یقین دہانی اہلِ پاکستان کے لئے کس طرح تسلی بخش اور قابلِ اعتماد ثابت ہو سکتی ہے

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفل ہا

مسٹر شعیب نے امریکہ و برطانیہ کے دورہ سے واپس آنے کے بعد یہ مژدہ سنایا ہے کہ جب تک پاکستان و بھارت میں سیاسی تصفیہ نہیں ہوگا۔ امریکہ کی طرف سے نہ پاکستان کو امداد ملے گی اور نہ بھارت کو۔ یہ طرزِ عمل اگر روس اختیار کرتا تو ہم اسے مثبت کردار قرار دیتے۔ لیکن معلوم نہیں مسٹر شعیب کو امریکہ کے اس طرزِ عمل میں کیا تسلی بخش پہلو نظر آیا ہے؟ امریکہ کا یہ طرزِ عمل پاکستان سے صریح بلکہ ناقابلِ جواز اور ناقابلِ معافی ناانصافی کے مترادف ہے۔ امریکہ کا یہ فیصلہ ظالم اور مظلوم دونوں کو ایک ہی صف میں کھڑا کرنے کے برابر ہے۔ امریکہ کا یہ اقدام جارحیت کے مرتکب بھارت اور اپنے دفاع کے لئے لڑنے پر مجبور پاکستان دونوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنے کا اہتمام ہے۔ امریکہ اپنے اس فیصلہ، اقدام اور اہتمام کو اپنی عالمی مصلحتوں کے تحت تسلی بخش قرار دے سکتا ہے۔ لیکن کوئی پاکستانی امریکہ کے اس فیصلہ، اقدام اور اہتمام کو تسلی بخش قرار نہیں دے سکتا پھر جس امریکہ کی خاطر ہم نے روس سے یہ دھمکی سنی کہ اس نے پشاور کو بھی ان اڈوں میں شامل کر لیا ہے جنہیں روس کے دور مار میزائلوں کا ہدف بنایا جائے گا۔ اس امریکہ نے پاکستان کی حمایت و امداد کے لئے کیا قدم اٹھایا۔ جب امریکی اسلحی امداد سے بدست بھارت نے اسی پشاور پر پے در پے وحشیانہ بمباری کی۔ پھر مسٹر شعیب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ بھارت کے حملہ کے بعد امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے، جن سے بات چیت پر مسٹر محمد شعیب بہت مطمئن ہو کر آئے ہیں یہ کہا تھا کہ انہیں سمجھ نہیں آ سکی کہ بھارت اور پاکستان میں جنگ کیوں ہو رہی ہے؟ لیکن جب چین نے بھارت کو الٹی میٹم دیا کہ وہ سکم کی سرحد کے ساتھ چینی علاقہ سے اپنی فوجی چوکیاں ہٹا لے تو انہیں مسٹر رسک نے دوٹوک الفاظ میں کہہ دیا، کہ چین کی طرف سے بھارت پر حملہ کی صورت میں تمام ملکوں کو بھارت کی امداد کرنی چاہیئے، کیونکہ جارحانہ حملہ کے ہدف ملک کی امداد کرنا بین الاقوامی امن و قانون کا سرِ فہرست تقاضا ہے۔

جس امریکہ کو بھارت کے معاملہ میں بین الاقوامی امن و قانون کا خیال ستانے لگے اور بھارت کی طرف سے پاکستان پر جارحانہ حملہ کے بعد جو امریکہ اپنے باقاعدہ دفاعی معاہدے بھی طاقِ نسیاں پر رکھ دے، اور جو امریکہ حملہ آور کے ساتھ اپنے دفاع کے لئے لڑنے پر مجبور پاکستان کی بھی امداد بند کر دے۔ اس کی طرف سے کسی نئی یقین دہانی کو کس طرح تسلی بخش قرار دیا جا سکتا ہے

امریکی یقین دہانیاں اگر تسلی بخش ہوتیں تو فائر بندی کے ایک ماہ بعد امریکہ کی طرف سے ان کا تھوڑا بہت عملی اور ٹھوس اظہار یو، این میں ضرور ہوتا۔ جہاں امریکہ کو سب سے بڑی بارسوخ طاقت کی حیثیت حاصل ہے۔

(نوائے وقت — ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

اسلامی ملکوں کی کانفرنس

بھارتی سامراج نے پاکستان پر حملہ کرنے کے ساتھ ہی اپنے اسلام دشمن عزائم کا بھی اعلان کر دیا۔ چنانچہ جب سلامتی کونسل میں فائر بندی کے لئے مبصروں کے انتخاب کا مرحلہ آیا تو بھارت نے صاف کہا کہ اُسے اسلامی ملکوں پر اعتماد نہیں۔ بھارتی سامراجیوں نے برملا کہا کہ اسلامی ملکوں نے انہیں مایوس کیا ہے۔

مقامِ اطمینان ہے کہ اسلامی ملکوں نے کشمیری عوام کے حق خود اختیاری کی بالعموم تائید کی ہے اور پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملہ کی مذمت کی ہے۔ لیکن محض اس قدر کافی نہیں۔ حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ تمام اسلامی ملکوں کے مندوبین کو پاکستان آنے کی دعوت دے۔ تاکہ وہ پاکستان اور کشمیری عوام کے موقف سے بخوبی آگاہ ہوں اور اگر ممکن ہو تو بھارتی جارحیت سے متاثرہ علاقوں کا بچشم خود مشاہدہ کریں ان کا براہ راست مطالعہ اسلامی ملکوں کے آئندہ اتحاد میں اور ایک وسیع المقاصد منصوبہ کی تدوین میں بے حد مفید ثابت ہوگا

اسلامی ملکوں کو عالمی سیاست میں ایک اہم کردار ادا کرنا ہے اور اس کردار کی ادائیگی اجتماعی فکر اور متحد طرزِ عمل کا تعین کیے بغیر ممکن نہیں۔ (مشرق ۸ اکتوبر ۶۵ء)

یہ تجوریاں بند کیوں ہیں؟

وزیرآباد کے کسی صاحب کا ایک خط ایک معاصر کے "ایڈیٹر کے نام خطوط" کے کالموں میں شائع ہوا ہے جس میں بڑی دلسوزی اور دردمندی کے ساتھ یہ سوال پوچھا گیا کہ اس وقت جبکہ غریب سے غریب آدمی بھی ملک کے دفاعی فنڈ اور سرحدی دیہات کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے اپنی استطاعت سے بڑھ چڑھ کر عطیات دے رہے ہیں۔ بعض ارکان اسمبلی اور زمیندار کہاں ہیں اور ان کے اسمائے گرامی عطیات دینے والوں کی فہرست میں کیوں نظر نہیں آتے یہ سوال تلخ ضرور ہے۔ مگر جن زمینداروں نے کاشتکاروں اور مزارعوں کی محنت کا استحصال کر کے ہمیشہ تجوریاں بھری ہیں اور جو شکاری کتوں، باندیوں اور مرغوں پر ہزاروں روپے بے دریغ سے خرچ کر ڈالتے ہیں۔ ان سے قوم کو یہ تلخ سوال پوچھنے کا حق "یقیناً" ہے کہ اس وقت تک جبکہ ڈیڑھ لاکھ افراد بھارتی گولہ باری اور بمباری سے متاثر ہو کر در در کی خاک چھانتے پھرتے ہیں اور ملک کو اپنے دفاع کے لئے ایک ایک پائی کی ضرورت ہے تو ان کی تجوریوں کے منہ کیوں بند ہیں؟ یہ دولت ان کے باپ دادا کی میراث نہیں بلکہ پاکستان کی آزادی کا صدقہ ہے۔ اور اگر یہ دولت پاکستان کی آزادی کا صدقہ ہے، اور اگر یہ دولت پاکستان کی آزادی کی حفاظت کے کام نہیں آ سکتی تو اس دولت پر سانپ بن کر بیٹھنے والوں کو پاکستان میں رہنے کا بھی کوئی حق حاصل نہیں۔

(کوہستان — ۱۸ اکتوبر ۶۵ء)

خطرناک حلیف

امریکہ کے سابق نائب صدر مسٹر نکسن نے کسی دوسرے ملک کے وزیر خارجہ کے حوالہ سے دلچسپ بات کہی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ امریکہ جب کسی ملک سے ناراض ہوتا ہے تو وہاں حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرتا ہے اور اگر وہ ملک امریکہ کا دوست اور حلیف ہوتا ہے تو امریکہ کی انتقامی کارروائی اور زیادہ سخت ہوتی ہے۔ اس لئے امریکہ کا حلیف بننے سے بہتر ہے کہ ملک غیر جانبدار رہیں، بلکہ بعض اوقات امریکہ کا مخالف بننا زیادہ مفید اور محفوظ ہوتا ہے۔ اگرچہ مسٹر نکسن نے "شا کی وزیر خارجہ" کا نام نہیں بتایا، مگر ہم پاکستانی بھی ان کے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ امریکہ نے پاکستان کو اس وقت زک پہنچائی جب ہمیں اس کی مدد کی اشد ضرورت تھی امریکہ نے ہمارے تیسرے پنجسالہ منصوبہ کا اعلان ہونے بلکہ اس کا پہلا بجٹ منظور ہونے کے بعد اقتصادی امداد ملتوی کی اور اب جبکہ بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا تو امریکہ نے حملہ آور کے خلاف اپنے حلیف کی مدد کرنے کی بجائے فوجی امداد معطل کر دی۔ امریکی حکمرانوں کو خوب معلوم تھا کہ پاکستان گذشتہ گیارہ سال سے صرف امریکی ساخت کے فوجی ساز و سامان پر تکیہ کئے ہے جبکہ حملہ آور بھارت امریکہ کے علاوہ انگلستان، سوویت یونین اور نہ جانے کس کس ملک سے اسلحہ جمع کرتا رہا ہے۔ اس نازک مرحلے پر پاکستان کے ساتھ بھارت کو فوجی امداد معطل کرنے سے بھارت کو برائے نام مگر پاکستان کو سخت نقصان پہنچ سکتا تھا۔ اور پھر بھارت کو امریکہ نے

(باقی صفحہ ۵ پر)

بقیہ ـــــ احوال و وقائع

جو ہتھیار چین کے خلاف استعمال کرنے کے لئے دیئے تھے وہ اس نے پاکستان پر حملہ کرنے کے لئے استعمال کئے مگر امریکہ نے رسمی احتجاج کی ضرورت بھی محسوس نہ کی، اور اب ہمارے "امریکی مہربان" مختلف طریقوں سے یہ غلط اور گمراہ کن تاثر قائم کرنے کی فکر میں ہیں کہ پاکستان کی قیادت متحد اور متفق نہیں ہے۔ زخموں پر یہ نمک پاشی ظاہر ہے کہ ناقابل برداشت ہے امریکہ کی سفارتی اور غیر سفارتی سرگرمیوں کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں ہے۔ اب کوئی بھی پاکستانی یہ نعرہ قبول نہیں کر سکتا کہ امریکہ پاکستان کا دوست ہے۔ آڑے وقت میں امریکہ پر اعتماد کیا جا سکتا ہے یا امریکہ حق و انصاف کا پاسدار ہے اس کے برعکس یہ خیال صحیح ہے کہ امریکہ کی رفاقت اور دوستی اور امریکہ پر اعتماد خطرے سے خالی نہیں ہے اور امریکی حکمران دوسروں کی آزادی بلکہ زندگی کو بھی اپنی مخصوص مصلحتوں کے ترازو میں تولتے ہیں۔ (امروز ــ ۲۰ اکتوبر ۶۵ء)

حزب اختلاف کے بعض عناصر سے ضروری گذارش

حزب اختلاف کی ایک جماعت کے درجہ سوئم، چہارم کے کارکن اپنے اکابرین و قائدین کے حوالوں سے صدر مملکت سے ان کی ملاقاتوں کی بعض تفاصیل عام مجالس میں بیان کر رہے ہیں۔ جن سے مقصود یہ بتلانا ہے کہ ان کے قائدین جرأت اظہار رائے اور اصابت رائے میں بہت فائق ہیں . . . اور چونکہ یہ کارکن اپنی سطح تک ہی سر چنے اور اظہار خیال پر مجبور ہیں۔ اس لئے ان کی گفتگو میں غیر محتاط بھی ہیں اور بعض حضرات کی حامل بھی، بالخصوص ان گفتگوؤں کی حیثیت اب ان افواہوں کی سی ہو گئی ہے جو موجودہ حالات میں ان افواہوں سے کم ضرر رساں نہیں ہیں جو جنگ اور محاذ ہائے جنگ کے بارے میں اڑائی جائیں۔ اور جن کے بارے میں ہمارا ریڈیو بالعموم یہ جملہ کہا کرتا ہے کہ "آپ آنکھوں دیکھی اور وقائع میں سنی ہوئی باتیں بھی دوسروں کو نہ سنائیں۔ مبادا کہ ان سے دشمن کو کوئی فائدہ پہنچے"۔

ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ ان کارکنوں کے قائدین نے صدر ایوب سے ملاقاتوں میں بڑی جرأت سے کام لیا ہوگا۔ لیکن وسیع تر قومی اور اسلامی مفادات کا قطعی تقاضا ہے۔ کہ ان باتوں کو فروتر معیار کارکنوں اور سادہ لوح عوام میں پھیلا کر انہیں ذہنی انتشار اور خواص کو اپنے بارے میں کم ظرفی کے تصورات قائم کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔

اس ملک، ملت اسلامیہ، ہم سب کے بشمول حزب اختلاف کی متعلقہ موضوع جماعت کے زیر بحث کارکنوں کے ذاتی مفاد کا ناقابل نزاع تقاضا یہ ہے کہ پوری سختی سے ان گفتگوؤں اور صدر مملکت سے ملاقاتوں اور ان کے بعد رونما ہونے والے واقعات سے متعلق غیر ذمہ دارانہ اظہار خیال کے سلسلے کو ان کارکنوں کے ذمہ دار قائدین قطعی طور پر ختم کریں۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہم اس سے زیادہ صراحت کے ساتھ اس عنوان پر کچھ کہنے سے قاصر ہیں اور متوقع ہیں کہ جن حضرات سے ہم یہ گذارشات کر رہے ہیں وہ اس جانب فوری توجہ مبذول فرمائیں گے۔

(المنبر ــ ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ)

پاکستان کی حالیہ جنگ اور قادیانی

ٹھیک اسی طرح جس طرح ۱۹۱۸ء میں مسلمانوں کی شدید ترین پریشانی کو نظر انداز کر کے قادیانیوں نے جنگ عظیم کے حالات کو مرزا غلام احمد کی نبوت کے لئے پروپیگنڈے کا ذریعہ بنایا تھا، آج قادیانی پاکستان کی موجودہ جنگ کو مرزا غلام احمد اور مرزا محمود کی صداقت کی دلیل کی حیثیت سے پیش کرنے میں مصروف ہیں۔ اور عین اس وقت کہ جب مسلمان ہر قسم کے اختلافات کو خیرباد کہہ کر اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ملک کی حفاظت کے لئے جان و مال کی قربانی پیش کر رہے ہیں اور ان کی توجہات صد فی صد فریضۂ جہاد کی ادائیگی پر مرکوز ہیں۔ قادیانی امت کے دونوں فرقے لاہوری اور ربوی ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ایسے پمفلٹ مسلمانوں میں تقسیم کرنے میں مصروف ہیں، جن میں موجودہ جنگ کو مرزا غلام احمد کی صداقت کی دلیل قرار دیا جا رہا ہے۔ اور جن میں مرزا محمود کو مامور من اللہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

قادیانی، ان دنوں جو مرزا غلام احمد کی یہ پیشن گوئی "شاستری کی پیشگوئی غلط نکلی" کی تشہیر کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو مرتد بنانے کی دعوت ان الفاظ میں دے رہے ہیں کہ "اس عظیم پیش گوئی کی غرض یہی ہے کہ جو خدا کو شناخت نہیں کرتے ان کو پتہ لگ جائے اور وہ خدا اور اس کے مامور وقت کو شناخت کر لیں (پیغام صلح ۶ اکتوبر)

ان کی یہ اشتہار بازی اور مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کی تکنیک اصولی اعتبار سے بھی غلط ہے اور واقعاتی حیثیت سے بھی کذب و افترا پر مبنی۔

قادیانیوں نے یہ پیشن گوئی مرزا غلام احمد کے الہامات کے مجموعہ "تذکرہ" کے حوالے سے پیش کی ہے، اور وہ یہ برملا کہہ رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد کے الہام میں جس شاستری کا ذکر ہے وہ بھارت کے موجودہ وزیر اعظم لال بہادر شاستری ہیں اگر جنگ کا زمانہ نہ ہوتا یا ہوتا بھی لیکن یہ ممکن ہوتا کہ "پیغام صلح" بھارت میں بذریعہ ڈاک پہنچ سکتا ہوتا تو ہم دیکھتے کہ "الفرقان" یا "پیغام صلح" اس پیش گوئی کو کیسے شائع کرتے . . .

لیکن ہم اس ضروری عنوان کو نظر انداز کرتے ہوئے عرض کریں گے کہ "شاستری کی پیش گوئی غلط نکلی" سے یہ مراد لینا کہ اس کا تعلق لال بہادر شاستری سے ہے، خیانت بھی ہے اور مرزا غلام احمد کے منشاء کے خلاف بھی۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنی عادت کے مطابق جب ۱۹ اپریل ۱۹۰۵ء کو یہ بتایا کہ میں نے ایک زلزلہ دیکھا اور ساتھ ہی کہا کہ

"اسی حالت رویا میں یہ بھی خیال آیا کہ شاستری کی پیش گوئی غلط نکلی تو انہوں نے اس کے بعد یہ بھی کہا تھا کہ رویا میں کہتا ہوں کہ جوتش کس قدر جھوٹے ہیں۔ پنڈت نے تو اخبار میں چھپا دیا تھا کہ اب زلزلہ نہیں آئے گا"۔

(بدر جلد اول نمبر ۲ ـ ۲۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

طور غور فرمایئے، مرزا غلام احمد

۱ ـ شاستری سے مراد لے رہے ہیں شاستر یا جوتش کا ماہر پنڈت جس نے

۲ ـ مرزا غلام احمد کے بالمقابل یہ پیش گوئی کی تھی کہ "اب زلزلہ نہیں آئے گا"۔ لیکن بقول مرزا غلام احمد

۳ ـ زلزلہ آیا۔ اس بنا پر اس جوتشی یا شاستری کی "پیش گوئی غلط نکلی"

اصل قصہ یہ ہے کہ یہ بندگان خدا عمداً خلق خدا کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے سر کی آنکھوں سے مرزا غلام احمد کی اس وضاحت کو دیکھا۔ مگر اسے انہوں نے جان بوجھ کر نظر انداز کیا اور عین اس وقت جبکہ مسلمانان پاکستان کامل یکسوئی کے ساتھ جہاد کی تیاریوں میں مصروف اور صدر مملکت کی آواز پر بنیان مرصوص بنے ہوئے تھے یہ خوفناک رخنہ اندازی پیدا کر دی اور مسلمانوں کو قادیانی بننے کی جارحانہ دعوت دینے میں مصروف ہو گئے۔

(المنبر ـ ۱۹ جمادی الثانی)

امریکہ کی سازشیں، صدر سوئیکارنو کی تقریر

صدر سوئیکارنو نے دنیا بھر کے حریت پسند اور غیر جانبدار ممالک سے اپیل کی ہے کہ انہیں امریکہ و برطانیہ کے تمام بیرونی فوجی اڈے تباہ کر دینا چاہیئے۔ ان اڈوں کے طویل سلسلے نے آزادی پسند اقوام کو بے پناہ مصائب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ انہوں نے امریکہ کے محکمہ جاسوسی (سی آئی اے) پر الزام لگایا ہے کہ وہ بعض ممالک میں تخریب کاری اور وہاں کی حکومتوں کا تختہ الٹنے کی سازشیں کر رہا ہے۔ فوجی اڈوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کا سلسلہ یورپ سے لے کر جاپان تک اور لاطینی امریکہ تک پھیلا ہوا ہے۔ اس وقت تیونس، مڈغاسکر، مراکش ترکی، اسرائیل، عدن، سنگاپور، ویت نام، ملائیشیا، فلپائن ہانگ کانگ، اوکی ناوا وغیرہ اور ڈومنیکا، برازیل اور وینزویلا وغیرہ مقامات پر ان طاقتوں کے فوجی اڈے موجود ہیں۔ ــــ سوئیکارنو "غیر ملکی فوجی اڈوں کی مخالف بین الاقوامی کانفرنس" جس میں تقریباً پچاس ممالک کے نمائندوں نے حصہ لیا، تقریر کر رہے تھے۔

پاکستان میں امریکہ کی ریشہ دوانیاں

صدر سوئیکارنو نے اسی تقریر میں کہا۔ کہ امریکی محکمہ جاسوسی پاکستان، ویت نام، مراکش، جاپان اور لاطینی امریکہ کے ممالک میں تخریبی کارروائیاں کرنے میں پیش پیش ہے۔ سامراجیوں نے فوجی مداخلتوں کے بعد اب ذہنی مداخلت کے طریقے اختیار کر لئے ہیں۔ (ماخوذ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام - دفاعِ ملت و وطن کے سلسلے میں سرگرمیاں

روجہان

سید انور علی شاہ صاحب مبلغ جامع مسجد روجہان میں جہاد کی عظمت پر تقریر فرمائی۔ نیز حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ذکر کئے۔

(محمد عبدالکریم روجہان)

شاڈو آدم

مولانا محمد عرفان صاحب قادری ناظم جمعیۃ علماء اسلام شاڈو آدم نے نو آباد کا تبلیغی دورہ کیا۔ وہاں کی جامع مسجد میں قبل نماز جمعہ تقریر فرمائی۔ حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔ مجاہدین کو خراج تحسین پیش کیا۔ عوام کو سچا مسلمان بننے کی تلقین کی اور جہاد کے لئے تیاری جاری رکھنے پر زور دیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد و سرگرمیوں سے متعارف کرایا۔ دورہ نہایت کامیاب رہا۔

سرڈھیری ضلع پشاور

بروز جمعہ ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالمالک صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرڈھیری منعقد ہوا۔ حضرت امیر نے جہاد پر تقریر فرمائی۔ تین سو سے زیادہ مجاہدین نے نام پیش کئے۔ پورے جلسہ نے ہر طرح کے تعاون کا جوش و خروش سے اظہار کیا۔ (حافظ عبیداللہ)

لاڑکانہ میں جہاد کانفرنس

لاڑکانہ جناح باغ میں ٨، ٩ اکتوبر کو جہاد کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام نے کانفرنس کے متعدد اجلاسوں سے خطاب فرمایا۔ بھارتی جارحیت اور ملک کی موجودہ حالت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پاکستان کے نام نہاد معتمد مغربی ملکوں امریکہ وغیرہ کی منافقانہ پالیسی کا تجزیہ کیا۔ افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا اجلاس

١٥ ستمبر کو جامع مسجد گلی لانگریاں والی میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا حشمت علی صاحب سالار اعلیٰ حلقہ گلی لانگریاں والی منعقد ہوا۔ جس میں شہر کا دورہ کرنے والی کمیٹیوں کی ہفتہ وار کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔

"ریڈ کراس سوسائٹی" کا نام تبدیل کرکے "انجمن ہلال احمر" رکھنے پر حکومت کے اس فیصلے کو اسلامی اقدار کے احیاء کی ایک اہم کارروائی قرار دیا۔ (محمد اکرم نائب ناظم)

مبلغ جمعیۃ کا دورہ

حافظ محمد حنیف صاحب سہارنپوری مبلغ جمعیۃ ضلع میانوالی نے ٩ اکتوبر سے ١٥ اکتوبر تک قصبہ روڈہ ضلع سرگودھا، رنگ پور ضلع سرگودھا، نواں جنڈانوالہ، قصبہ روڈی ضلع میانوالی، روڈی کینال کالونی کا دورہ کیا۔ جس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کے علاوہ مسئلہ جہاد پر روشنی ڈالی۔ نیز عوام کو توجہ دلائی کہ جو گھر سے بے گھر ہو گئے ہیں ان کی مالی اور خاص طور پر کپڑوں کی امداد کریں۔ دورہ نہایت کامیاب رہا۔

احمد سعید
ناظم ضلعی جمعیۃ

جمعیۃ علماء اسلام شاخ پرانا گولیمار

١٢ ستمبر ١٩٦٥ء بروز اتوار بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب محمد عثمان صاحب انتخابی اجتماع منعقد ہوا۔ مولانا حافظ محمد زکریا صاحب نے نئے سال کے لئے عہدیداران کا انتخاب کی نشاندہی فرمائی اور مندرجہ ذیل عہدیدار مقرر ہوئے۔

جناب محمد عثمان صاحب	صدر
" قاضی محمد اسمٰعیل صاحب نائب صدر	خزانچی
" محمد عبدالصمد صاحب	ناظم اعلیٰ
" محمد عبدالحق صاحب	ناظم ١
" محمد سعید الحق صاحب	ناظم ٢
" احمد صاحب	سالار

(محمد عبدالصمد ناظم اعلیٰ)

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے دورے

٧ اکتوبر مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع بنوں، مولانا علیم صاحب کی معیت میں ویزو خیل تاجی زئی سرائے گمبیلا ہوتے ہوئے بائست خیل تک گئے، جہاں حضرت عبدالعلی صاحب زکوڑی نقشبندی کی رحلت پر ان کے صاحبزادگان و لواحقین سے تعزیت کی۔ اس موقعہ پر وہاں ایک مجمع عظیم کے سامنے جمعیۃ علماء اسلام اور اس کی مختلف سرگرمیوں کا تعارف کرایا۔ صاحبزادہ عبدالغفور جان صاحب زکوڑی و مولانا صاحبزادہ عبدالجبار صاحب زکوڑی گنڈی خان خیل بھی تشریف فرما تھے۔ عوام تقریر و تعارف سے بہت متاثر ہوئے۔ بہت سوں نے ترجمان اسلام کے باقاعدہ مطالعہ کے لئے خریداری کا وعدہ کیا۔ ١٣ اکتوبر کو جبار خیل کا دورہ کیا۔ مولانا عباس صاحب و زین الدین صاحب و دیگر عوام و خواص سے ملاقاتیں کیں۔ جمعیۃ کا تعارف کرایا موجودہ جہادی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ ١٥ اکتوبر کو واپسی ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

بھارتی جارحیت کے دوران ڈاک وغیرہ کا سلسلہ مشرقی پاکستان سے منقطع ہو گیا تھا، اس لئے نہ تو مرکزی دفتر لاہور سے جمعیۃ مشرقی پاکستان کو ہدایات بھیجی جا سکیں اور نہ وہاں سے کوئی اطلاع یہاں آ سکی۔ اب جناب مولانا محمد اشرف علی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ و مہتمم بشو ناتھ دارالعلوم کا ایک گرامی نامہ مرکزی دفتر میں موصول ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہاں کی جمعیۃ ان نازک و پرخطر دنوں میں برابر جہادی سرگرمیوں میں مصروف رہی۔ تقریروں کے ذریعہ، اشتہارات کے ذریعہ اور مختلف طریقوں سے عوام مسلمانوں کو عملاً جہاد میں حصہ لینے کی تلقین کی اور مالی امداد کی طرف عوام کو توجہ دلائی۔

علماء کیلئے فوجی تربیت لازمی قرار دیدی جائے

حضرت مفتی محمود صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام کا مطالبہ

ملتان - قومی اسمبلی کے سابق رکن حضرت مفتی محمود صاحب نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر کو حل کرانے اور بھارتی فوجوں سے فائر بندی کے معاہدہ کی پابندی کرانے میں ناکام رہی ہے۔

مفتی صاحب ایک مذہبی اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ مسئلہ کشمیر کو حل کرانے کے لئے اقوام متحدہ سے باہر کوشش کرے۔

مفتی محمود صاحب نے کہا کہ عالمی امن قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس مسئلہ کا فوری حل تلاش کیا جائے۔ صرف جنگ بندی کرا دینا اصل مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ ملک بھر کے علماء کے لئے فوجی تربیت لازمی قرار دے۔ انہوں نے علماء سے بھی اپیل کی کہ ملک کے دفاع کے لئے وہ حکومت سے ہر ممکن تعاون کریں اور ہر مسجد کو فوجی تربیت کا مرکز بھی بنا دیں۔

پاک افواج کو خراج تحسین

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا ہنگامی اجلاس

پشاور - ٣، ٤ اکتوبر - جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی جنرل کونسل نے اپنے اجلاس میں پاکستان کی مسلح افواج کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور ملک کے دفاع کے لئے بھارت کے خلاف جنگ کو جہاد قرار دیا ہے۔ کونسل نے ایک قرارداد میں آزادی کی جنگ لڑنے والے کشمیریوں پر بھارت کے مظالم کی سخت مذمت کی ہے اور ان کے حق خود ارادیت کی مکمل حمایت کی ہے کونسل کا دو روزہ ہنگامی اجلاس آج جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے امیر سید گل بادشاہ صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس میں پشاور، مردان، ہزارہ، کوہاٹ، ڈیرہ اسمٰعیل خان اور بنوں کے ایک سو مندوبین شریک ہوئے۔

تلخ ــ و ــ شیریں

ہمچو من ڈنگرے نیست

اس امت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں امۃً وسطاً کا خطاب دے کر عزت افزائی کی ہے۔ درحقیقت دین محمدی انتہائی سختی اور انتہائی نرمی کے درمیان ایک سلیم و طبعی راستہ ہے۔ اس کے احکام افراط و تفریط کے بالکل وسط میں حد اعتدال پر واقع ہیں۔ پھر اسلام میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ۷۳ فرقوں کی خبر دے کر جنتی فرقہ اس کو قرار دیا جو حضور کی سنت اور جماعت صحابہ کی راہ پر گامزن رہے۔ اسی لئے اہل سنت والجماعت ہی حقیقی معنوں میں امۃً وسطاً کا مصداق ہے۔ مگر اس ملک میں ایک خود ساختہ مجتہد پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کو اہلسنت کے حد اعتدال سے تسکین نہیں ہوتی اور جس طرح مرزا قادیانی حکم بن کر جس حدیث کو چاہتے ہیں اپنی رائے سے رد کر دیتے ہیں۔ اسی طرح اس مجتہد کے پیٹ میں بھی گذشتہ بزرگان دین کے کارناموں میں کیڑے نکالنے کا مروڑ اٹھتا ہے۔ پھر یہ سب پر کیچڑ اچھال کر اپنی مردود اجتہاد سے بزعم خود ایک درمیانی راستہ کی بنیاد ڈال کر دین سے ناواقف لوگوں اور خاص کر اپنے دم چھلوں پر رعب ڈالتے ہیں۔ اس عجیب و غریب مجتہد کو چیلے بھی اپنی طرح کے ملے ہیں۔ وہ خدا کی بات مانیں یا نہ مانیں مگر مودودی کی بات پر ضرور ایمان لے آتے ہیں۔

ہاں تو بات یہ کہہ رہا تھا کہ اس درآمدی مجتہد صاحب کو درمیانی راہ اختیار کرنے کے لئے بڑے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ پچھلے دنوں متعہ کا مسئلہ لکھ مارا تھا۔ متعہ کہتے ہیں اس کو کہ شرعی نکاح (گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کرنے) کے بغیر ہی اجرت پر جماع کے لئے کسی عورت کو لے لیا جائے۔ مودودی صاحب نے لکھا کہ سنی اس کو بالکل رد کرتے ہیں اور شیعہ اس کی عام اجازت دیتے ہیں، حالانکہ حق یہ ہے کہ یہ نہ بالکل حرام نہ بالکل حلال ہے۔ یہ صرف ضرورت کے وقت جائز ہے۔ مثلاً ایک جہاز ڈوب جائے ایک نامحرم مرد اور عورت ایک پھٹے پر بچ کر کسی ایسے لق و دق جنگل میں جا پہنچیں۔ وہاں کوئی گواہ موجود نہ ہو، مگر ان پر شہوت کا غلبہ ہو تو مجبوراً یہ آپس میں متعہ کر سکتے ہیں۔ جب اس مردود اجتہاد پر اعتراض اور لعن و طعن کی بوچھاڑ ہونے لگی تو مجتہد صاحب نے پینترا بدلا اور دوسرے ترجمان القرآن میں لکھ مارا کہ میں متعہ کو کسی طرح جائز نہیں سمجھتا، میں تو صرف شیعوں کو نصیحت کر رہا تھا کہ بلا ضرورت ہر وقت متعہ نہ کرتے رہو۔

کوئی اس بھلے مجتہد سے پوچھے کہ ایسے موت و حیات کی کشمکش میں اور خطرے کے وقت جنگل میں کون بیوقوف ہوگا جس پر شہوت کا اتنا غلبہ ہو۔ مگر چلو مجبوری اور اضطرار ہی کی بات ہے تو اگر اسی پھٹے پر ماں بیٹا بچ کر جنگل میں جا پہنچے اور شدت شہوت سے مجبور ہو گئے ہوں تو کیا آپ ان کو حرامکاری کی اجازت دینگے؟ چودھویں صدی میں جیسے چیلے ویسے مجتہد، جیسی روح ویسے فرشتے۔

آج کل اس ذات شریف کو مرزا کی طرح حکم بننے کا پھر شوق چرایا ہے اور اس ناپاک شہوت کی آگ بجھانے کے لئے آپ نے صحابہ کرامؓ پر دل کھول کر کیچڑ اچھالا ہے۔ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاویہؓ اور دیگر جلیل القدر صحابہؓ کے بعد حضرت علیؓ پر بھی چھینٹے پھینک دیئے۔ پھر لگے ہاتھوں ابن تیمیہؒ، شاہ ولی اللہؒ، شاہ عبد العزیزؒ وغیرہ سلفؒ کی دیانت پر بھی ہاتھ صاف کر ڈالا۔ اس تمام خبیث شغل کا محرک بھی وہی درمیانی راستے کا موجد بننے اور ہمچو من ڈنگرے نیست کا نعرہ لگانے کا مرض ہے (رفض اور خارجیت دونوں کے درمیان راستہ)۔ اس کا ثبوت آپ کو اس بر خود غلط مجتہد کے ایک خریدے ہوئے چیلے کے خط سے معلوم ہوگا جو اس نے محمد یعقوب ملتانی کے خط کے جواب میں لکھا ہے۔ یہ چیلہ ڈیرہ غازی خاں سے لکھتا ہے "شیعہ حضرات نے اپنے مسلک کی تبلیغ کے لئے صحابہ کرامؓ کو جس طرح ہدف ملامت بنایا ہے وہ بے حد افسوسناک اور شرمناک داستان ہے۔ اس کے رد عمل پر عباسی اور بٹ صاحب جس طرح میدان میں آئے ہیں وہ بھی کم افسوسناک نہیں ہے۔ ان دونوں انتہاؤں کے درمیان ایک سلامتی کی راہ ہے جس پر مودودی چلتے اور چلاتے ہیں۔" کیجئے آپ۔ اس مردود

بقیہ صحیفۂ عالم

حکام کشمیر کو اقوام متحدہ کی تحویل میں دینے کے امکان پر غور کر رہے ہیں اور اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں۔

ترکی میں امریکہ کی ریشہ دوانیوں کا ثبوت

ترکی کی ری پبلکن کسان پارٹی کے لیڈر اور سابق کرنل راپ ارسلان ترکش نے الزام لگایا ہے کہ عدنان مندریس کی حکومت کا تختہ الٹنے والی کمیٹی کے ۱۴ ممبران کو نکلوانے میں امریکہ کا ہاتھ تھا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ انقلاب کے بعد فوجی حکومت کے دوران ایک خفیہ امریکی سروس ترکی کی وزارت داخلہ میں کام کر رہی تھی۔

عدن کے حالات ــ عالمی امن کے لئے خطرہ

بارہ عرب ملکوں نے اعلان کیا ہے کہ عدن میں برطانیہ نے حال ہی میں جو متشددانہ اقدامات کئے ہیں۔ وہ اقوام متحدہ کی سخت خلاف ورزی اور اپنے نوآبادیاتی راج کے استحکام کی سوچی سمجھی کوشش ہے۔ اس سے عالمی امن کے لئے سنگین خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

نیٹو کی ایٹمی فوج کے منصوبہ پر روس کا اعتراض مسترد کر دیا گیا

لندن۔ اتوار۔ برطانیہ نے روس کا یہ موقف تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ نیٹو کی ایٹمی فوج کا منصوبہ ترک کئے بغیر روس اور مغربی ملکوں میں خیرسگالی کی فضا قائم نہیں ہو سکتی۔ دریں اثنا برطانوی وزیر اعظم کے قریبی ذرائع کی اطلاع کے مطابق عنقریب برطانیہ اور مغربی جرمنی کے وزراء کی اہم بات چیت ہوگی جس میں نیٹو کی ایٹمی فوج کے قیام کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے بارے میں ضروری مسائل کو زیر غور لایا جائے گا

روس چین اتحاد زندہ باد کوسیجن کی تقریر

ماسکو۔ اتوار۔ روس کے انقلاب کی ۴۸ ویں سالگرہ کی ایک تقریب میں روس کے وزیر اعظم کوسیجن نے اپنی تقریر کے دوران روس چین اتحاد زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ انہوں نے کہا کہ روس اور چین سامراجیت اور نوآبادیاتی نظام کے خلاف مشترکہ جدوجہد کر رہے ہیں۔ دونوں ملک دنیا میں امن اور قومی آزادی کے حامل ہیں۔ کوسیجن نے متحدہ عرب جمہوریہ اور الجزائر کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔ اب کی مرتبہ خراج تحسین کی فہرست سے بھارت کا نام نکال دیا گیا۔

افریقی سربراہ کانفرنس کے فیصلے

عکرہ۔ افریقی اتحاد کے ادارہ کی سربراہ کانفرنس کی کمیٹی نے افریقی ممالک کے مسائل کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ایک چار نکاتی قرارداد کا مسودہ منظور کیا ہے۔ اب یہ مسودہ منظوری کے لئے جنرل باڈی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

بحث کی وجہ ذہنی شوق معتبری۔ کہ سب غلط اور میں صحیح۔ وہی نعرہ ہم چو من ڈنگرے نیست افراط و تفریط کے درمیان صحیح راستہ اہلسنت والجماعت کا موجود تھا کہ صحابہ سارے کے سارے قابل تعظیم ہیں۔ خلفاء راشدینؓ برحق ہیں اہل بیت کرام رضو واجب الاحترام ہیں۔ حضرت حسین رضہ مظلوم اور شہید ہیں۔ نہ شیعوں کی طرح کہ تین خلفاء کو برا کہا جائے نہ خارجیوں کی طرح حضرت علی رضہ سمیت سب کو برا کہا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرشتے شرماتے ہیں۔ سردار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحبزادی کا نکاح کیا۔ وہ فوت ہو گئیں تو دوسری نکاح کر کے دے دی۔ اگر مودودی اور اس کے اذناب ان پر بھی تنقید کر کے شیعہ کے ہاتھ مضبوط کرتے ہوئے نہیں شرماتے خدا سے نہیں ڈرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتوں اور ارشادات کا لحاظ نہیں کرتے، تو یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہدایت کے راستے بند کر دیئے ہیں۔ اگر خدا کو منظور ہوا تو اس مودودیت کے خطرہ پر آئندہ پھر اس کالم میں کچھ لکھا جائے گا۔

সাপ্তাহিক তরজুমানে ইসলাম লাহোর

PHONE No. 67715

WEEKLY
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE

REGD. L. No. 7132

Price 12 Paisa

جہاد فنڈز اور ترسیل کتب کے لئے فراہم ہونے والی مزید رقوم

جمعیتہ علماء اسلام روڈہ ضلع سرگودھا — ۰-۴۰۴ — وصول

جمعیتہ علماء اسلام شمالی ہشت نگر و تنگی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور — ۰-۱۴۰۰ — اطلاع

اس کے علاوہ دو سو رضاکاروں کی پیشکش بھی کی ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام وصنی ضلع گوجرانوالہ معرفت اسلام الدین صاحب — ۵۴-۴۴۷ — "

جمعیتہ علماء اسلام ضلع جہلم بہ تفصیل ذیل — ۰-۶۵۰ — وصول

جمعیتہ علماء اسلام کالاگوجراں ۰-۵۰-۷

ایک خاتون معرفت مولانا محمد خاں صاحب کالا گوجراں، ایک لاکٹ طلائی وزنی ۲ تولہ ۳ ماشہ ایک جوڑی طلائی وزنی ۱ تولہ — ۲۵-۳۷۰

جمعیتہ علماء اسلام شہر جہلم تیسری قسط — ۲۵-۲۱۷ — برائے کتب وغیرہ

محترمہ مریم بی بی جہلم شہر کڑے چاندی بیس تولے — ۰-۵۵

پارچہ جات ۱۱۶ عدد (دو بوری)

جمعیتہ علماء اسلام حلقہ پسرور ضلع سیالکوٹ — ۰-۱۵۰۰ — اطلاع

جمعیتہ علماء اسلام حلقہ مہرانہ " " — ۰-۱۱۰ — "

اس کے علاوہ دو من آٹا، چار من گندم اور کپڑے وغیرہ سرحدات سے آنے والے مہاجرین میں تقسیم کئے گئے۔ مزید کوشش جاری ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام حلقہ چنوں موم ضلع سیالکوٹ معرفت چودھری غلام رسول صاحب — ۰-۲۸۰ — "

معرفت مولانا نقیر محمد صاحب ہیوگر کماوالے سالار جمعیتہ علماء اسلام چنوں موم — ۰-۲۶۰ — "

جمعیتہ حلقہ چنوں موم متاثرہ علاقہ سے آنے والے ضرورت مندوں کو خام کپڑے اور پکا ہوا کھانا وغیرہ بھی تقسیم کرتی رہتی ہے۔

جمعیتہ حلقہ سہجو تحصیل ڈسکہ سے حاجی عبدالحق ناظم نے اپنی طرف سے — ۰-۱۷۰ — "

اور گاؤں والوں کی طرف سے — ۰-۲۷۰ — "

اس کے علاوہ مقامی طور پر سرحدات سے آنے والوں کو غلہ، کھانا وغیرہ تقسیم کیا جا رہا ہے۔

حلقہ پسرور میں مولانا بشیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد پسرور و امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی سرپرستی میں سرگرمی کے ساتھ کام ہو رہا ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام ہرنولی ضلع میانوالی بذریعہ ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی ناظم جمعیتہ مقامی ریلوے پارسل سے دو قسطوں میں پارچہ جات مختلف تعداد تقریباً ۴۱۴، ۹۳ آئے۔ جمعیتہ کے کارکن برابر فراہمی میں لگے ہوئے ہیں۔ — وصول

مولانا خلیل الرحمن صاحب ہزاروی کھیم سرائے ضلع گوجرانوالہ برائے کتب — ۰-۴۰ — "

قاری نورالحق صاحب خطیب جامع مسجد سنت نگر لاہور مختلف کپڑے بیس عدد

محمد نذر صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی — ۰-۱۰۰ — "

مسجد برکت علی اچھرہ لاہور معرفت حافظ طیب صاحب — مختلف کتب تعداد ۸ عدد — وصول

جمعیتہ علماء اسلام ڈومیل ضلع جہلم معرفت سید سید علی شاہ صاحب — ۰-۲۰۰ — "

اللہ رکھا صاحب گلبرگ لائلپور (برائے کتب) — ۰-۵ — "

اللہ رکھا صاحب گلبرگ لائلپور (بستر وغیرہ بنوانے کے لئے) — ۰-۴۰ — "

مولانا فضل حق صاحب امام مسجد اچھڑیاں تحصیل مانسہرہ، ہزارہ — ۰-۲۵ (کتب فنڈ) — "

حافظ شرف الدین صاحب (پانی پتی) معلم مدرسہ تجوید القرآن محلہ باغ جہلم شہر — ۰-۱۰۰ — "

جمعیتہ علماء اسلام رسالپور افریدو کے مولوی شیر زماں صاحب خطیب بذریعہ افسر خاں صاحب چیئرمین یونین کونسل رشکئی — ۴۴-۶۳ — اطلاع

جمعیتہ علماء اسلام کلنجر پایاں، مولوی بخت جمال بانڈا بارا خیل — ۰-۲۲۵

جمعیتہ علماء اسلام کلور کوٹ ضلع میانوالی بذریعہ محمد طاہر منصور صاحب — کپڑوں کا پارسل — "

جمعیتہ علماء اسلام گکھڑ، گوجرانوالہ — ۰-۲۰۰۰ — اطلاع

میزان = ۹۸-۸۱۸۹
سابقہ میزان = ۲۵-۱۱۶۳۰۹

تاریخ اسلام سے اقتباسات

اللہ کی راہ میں کفر کے ساتھ معرکہ آرائی کے واقعات

ثابت قدمی

[illegible] حضرت ابو عبیدہ لشکر اسلام کے سپہ سالار تھے۔ لڑائی کے آخری دن ابو عبیدہ نے [illegible] حکم دیا اور اس کے بعد ایک [illegible] قدم رہو کیونکہ خدا ثابت قدموں کے ساتھ ہے۔ اس لڑائی میں رومیوں کی تعداد [illegible] ہزار سے اوپر تھی، مسلمان تعداد میں کم تھے۔ مگر ان کی جرأت و استقامت کی بدولت رومیوں کو شکست ہو گئی۔ آخری حملہ ہوا اس میں ہاشم بن عتبہ بھی شریک تھے جو اسلامی لشکر کے میسرہ کے سردار تھے۔ انہوں نے پرچم ہلا کر کہا۔ خدا کی قسم جب تک اس پرچم کو دشمن کے لشکر کے عین درمیان گاڑ نہیں آؤں گا واپس نہیں آؤں گا۔ یہ کہہ کر گھوڑے سے اترے اور حملہ کر کے آگے بڑھے، لڑتے بھڑتے دشمن کے قلب تک پہنچ گئے۔ کہ تیر و خدنگ سے گزر کر تیغ و شمشیر کی نوبت آئی۔ دشمن کے قدم اکھڑ گئے اور وہ نہایت بدحواسی سے بھاگ نکلا۔

ایک مسلمان دس دشمن

بویب کے معرکے میں مسلمان ایک تو تعداد میں کم تھے اور دوسرے دشمن نے اچانک حملہ کر دیا تھا۔ مثنیٰ جو اسلامی لشکر کے سردار تھے نہایت جرأت اور ثابت قدمی سے لڑے۔ ان کے بھائی مسعود شہید ہو گئے تو آپ نے باآواز بلند کہا۔ میرا بھائی شہید ہو گیا ہے مگر شرفا اسی طرح جان دیا کرتے ہیں۔ دیکھو کسی کا علم نہ جھکنے پائے۔ دشمن بڑی بے جگری سے لڑ رہا تھا۔ دشمن کے لشکر کا سالار مہران اس کی قوت کا مرکز تھا۔ قبیلہ تغلب کے ایک جوان نے اسے پہچان لیا اور تلوار کے ایک ہی وار سے اس کا کام تمام کر دیا۔ مہران گھوڑے سے گرا تو نوجوان اس کے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور پوری قوت سے پکارا "میں ہی تغلب کا جوان اور رئیس عجم کا قاتل ہوں"۔ مہران کے قتل کے بعد اس کا لشکر تتر بتر ہو گیا مسلمانوں نے اس کا راستہ روک لیا اور بے شمار دشمن قتل کر دیئے۔ مؤرخین کا بیان ہے کہ اس وقت تک کسی دور میں بھی لڑائی نے اس قدر لاشیں نہیں چھوڑیں۔ مدتوں کے بعد بھی جو لوگ ادھر سے گزرتے۔ جا بجا ہڈیوں کے انبار پاتے۔ اس معرکے کے بعد یہ اصول سا بن گیا۔ کہ ایک مسلمان دس دشمنوں پر بھاری ہے۔

سپہ سالار کا حکم

حضرت نعمان بن مقرن شام کی ایک مہم میں لشکر اسلام کے سالار تھے۔ جنگ کا حکم دینے سے پہلے انہوں نے اعلان کیا کہ میں اگر مر بھی جاؤں تو کوئی شخص لشکر کو چھوڑ کر میری طرف متوجہ نہ ہو جنگ کے دوران دشمنوں سے دوچار ہو گئے۔ ان کا گھوڑا پھسل کر گرا تو وہ بھی سنبھل نہ سکے۔ ان کے بھائی نعیم بن مقرن قریب ہی تھے

[illegible]

بوسیدہ ہتھیار مگر

قادسیہ کی جنگ سے پہلے گفت و شنید کا سلسلہ قائم تھا۔ حضرت مغیرہؓ مسلمانوں کے نمائندے تھے۔ کفار کے لشکر کا سردار رستم تھا۔ بات چیت کے دوران رستم نے ہنسی کے لئے حضرت مغیرہ کے ترکش سے ایک تیر نکال لیا اور اسے دیکھ کر کہا۔ ان تکلوں سے کیا ہوگا۔ حضرت مغیرہؓ نے کہا۔ آگ کی لو چھوٹی ہو مگر پھر بھی آگ ہے۔ رستم نے ان کی تلوار کا میان دیکھ کر کہا۔ بڑا بوسیدہ ہے مگر تلوار پر باڑھ ابھی ابھی رکھی گئی ہے۔ اس سے پہلے مسلمانوں کے ایک اور نمائندے حضرت ربعیؓ کو بھی اسی قسم کا واقعہ پیش آیا۔ دشمن کے سرداران کے بوسیدہ ہتھیار دیکھ کر ہنس دیئے۔ آپ نے تلوار میان سے نکالی۔ تو آزمائش کے لئے ڈھالیں پیش کی گئیں۔ آپ نے اس طرح ان کے ٹکڑے اڑا دیئے کہ دشمن حیران رہ گئے۔

دو سو جانباز

خوزستان کی جنگ کا واقعہ ہے کہ شہر کا ایک آدمی چھپ کر لشکر اسلام کے سالار ابو موسیٰ اشعری کی خدمت میں حاضر ہوا اور پیشکش کی کہ میری جان اور مال کی حفاظت کا یقین دلایا جائے تو میں شہر پر قبضہ کرنے کا راستہ دکھا دوں گا۔ ابو موسیٰ نے منظور کیا تو وہ ایک مسلمان اشرس کو ساتھ لے کر گیا۔ نہر سے پار ہو کر ایک تہہ خانے کی راہ سے شہر میں داخل ہو گیا۔ وہاں سارے نشیب و فراز سمجھا کر اشرس سے کہا کہ میں اپنا وعدہ پورا کر چکا۔ آگے تمہاری تقدیر اور ہمت ہے۔ اشرس نے آکر ساری تفصیل بیان کی۔ جان جوکھوں کا کام تھا اس لئے ابو موسیٰ نے کسی کو حکم دینے کی بجائے لشکر کو دعوت دی کہ دو سو مجاہد درکار ہیں۔ فوراً دو سو بہادر آگے بڑھے اور کہا خدا کی راہ میں جان حاضر ہے۔ اشرس انہیں لے کر تہہ خانے کی راہ سے شہر میں داخل ہو گیا۔ پہرے داروں کو تہ تیغ کر کے شہر پناہ کے دروازے کھول دیئے گئے۔ دشمن جو تعداد میں کئی گنا زیادہ تھا۔ اس اچانک حملے کی تاب نہ لا سکا۔ دشمن کے سپہ سالار ہرمزان نے اس شرط پر ہتھیار ڈال دیئے کہ اسے حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا جائے وہ جو فیصلہ کریں۔ یہ شرط منظور کر لی گئی اور شہر فتح ہو گیا

مال کا حکم

[illegible]

خدا کی خوشنودی

صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس فتح کیا تو بعض مسلمان حاکموں نے کہا، اس ملک کے نصرانی بہت سرکش ہیں، اگرچہ ہم نے ملک فتح کر لیا ہے مگر یہ لوگ اب بھی سرکشی کرتے ہیں۔ اسلام کا قانون نرم ہے۔ اس لئے ہمیں تو درشت قانون جاری کرنا چاہیئے۔ سلطان نے جواب دیا کہ ہم نے یہ ملک خدا کی خوشنودی کے لئے فتح کیا ہے۔ اس میں احکام الٰہی ہی نافذ ہوں گے ان میں ذرا بھی رد و بدل نہ ہو گا۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۵ء

لاہور کے عظیم الشان جلسہ عام میں

جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تقریر

"۲۳ اکتوبر بہفتہ کی رات کو باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا جس میں حاضرین کی تعداد ایک لاکھ سے بھی متجاوز تھی۔ اس جلسہ سے خطاب کرنے والوں میں مولانا ہزاروی کے علاوہ مرکزی وزیر قانون جناب سید محمد ظفر، صوبائی وزیر جناب یاسین وٹو، قومی اسمبلی کے ارکان جناب عبدالکریم سومار اور جناب میاں عارف افتخار، صدر مجلس احرار شیخ حسام الدین صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی، مولانا کوثر نیازی صاحبزادہ فیض الحسن، علامہ علاؤ الدین صدیقی، جناب محمد بخش مسلم، سردار صادق صاحب، میاں منظر بشیر اور محمد اکرام بٹ بھی تھے۔"

حضرت مولانا ہزاروی مدظلہ العالی کی تقریر کے جستہ جستہ اقتباسات یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ:-

اگر بھارت اور اس کے سرپرست امریکہ و برطانیہ وغیرہ نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ چوبیس گھنٹہ کے اندر اندر بھارتی فوجیں لاہور پر قابض ہو جائیں گی اور تین دن میں پورے پاکستان کو زیر کرلیں گی، تو وہ پاکستان کی قلت تعداد و قلت سامان اور بھارت کی کثرت تعداد و کثرت وسائل کو دیکھتے ہوئے اس کے سوا اور کیا سمجھتے۔ مادیت کے پرستار مادی ساز و سامان کی فراوانی پر ہی تکیہ کیا کرتے ہیں۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ مادیت سے بالاتر ایک اور قوت بھی ہے جو قلیل کو کثیر پر اور کمزور کو طاقتور پر غالب لے آتی ہے۔ اس جنگ میں بھارت کی شکست اور پاکستان کی فتح قرآن مجید کے ان ارشادات کی صاف صاف تصدیق ہے، جو آج سے چودہ سو سال قبل فرمائے گئے۔ اور بدر و حنین و معرکہ ہائے روم و ایران کی ان یادوں کو تازہ کرنے والی ہے۔ جبکہ قلیل التعداد مسلمانوں نے اپنے سے نہایت کثیر التعداد اور فراواں ساز و سامان رکھنے والے کفار و دشمنان دین پر کامل غلبہ و فتح حاصل کیا تھا۔ ہم نے اس تاریخی حقیقت کو آج بھی لاہور اور سیالکوٹ کے محاذوں پر جلوہ گر ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ اللہ نے اپنے دین کی لاج رکھی۔ —— اپنی شان غیوری کا مظاہرہ فرمایا، اور بھارت اور اس کے سرپرستوں کے سارے اندازوں و توقعات کو مایوسی میں بدل کر رکھ دیا ہے۔

آپ نے قرآن پاک کی آیت کریمہ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ کے ذیل میں کہا کہ جنگ سے قبل کی قرآنی ہدایت یہ ہے کہ دشمنوں کے مقابلہ کے لئے پوری پوری قوت فراہم کی جائے جس سے تم خدا کے اور اپنے دشمنوں کو مرعوب کرسکو۔ اور میدان جنگ میں ثابت قدمی اور ذکر الٰہی پر زور دیا ہے۔ چنانچہ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے گناہوں سے چشم پوشی فرما کر محض اپنے فضل و کرم سے ہماری فوجوں کے حوصلے بلند رکھے۔ ان کو ثابت قدمی عطا فرمائی۔

ہمارے بعض توپچی توپ چلاتے اور پھر فوراً نماز پڑھنے میں مصروف ہو جاتے۔ کھانا پینا کہاں کا۔ صرف کبھی کبھار بلی تو چائے پی لی۔ تھوڑے جوانوں نے بڑی فوجوں کو روکے رکھا ہمیں صدر پاکستان محمد ایوب خاں سے اختلاف بھی ہوسکتا ہے اور گلے شکوے بھی ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان کے حسن تدبیر، ہمت بہادری نیز بڑے فوجی افسروں کی داد دینی پڑتی ہے اگرچہ یہ موقع اس بحث کا نہیں ہے کہ ہم کیوں بے خبر رہے۔ لیکن حملہ یقیناً لاعلمی میں ہوا، اور اس کا روکنا آسان کام نہ تھا۔ محمد ایوب خاں کا پہلا اعلان یہی تھا کہ بہادر پاکستانیو! لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہوئے دشمن پر ٹوٹ پڑو۔ شاید اسی کلمہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہر طرح ہماری مدد فرمائی۔

برادران اسلام! مشکل وقت گذر گیا جبکہ دشمن نے اچانک حملہ کیا تھا۔ اب قدرت نے سوچ سمجھ کر کام کرنے اور ہر طرح کی تیاری کا موقعہ دیا ہے۔ ڈینگیں مارنے کا وقت نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے اس کے سامنے جھکنے اور اسلام کے احکام کو اپنانے کا وقت ہے

آپ نے شاستری جی سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر پاکستان اچانک حملہ کر دیتا، تو آج جنگ لدھیانہ میں ہوتی۔ ایک آواز آئی بلکہ دہلی میں۔ آپ نے کہا بے شک آپ کا حوصلہ بلند ہے۔ مولانا نے آخر میں عارف افتخار صاحب کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ امریکن محکمہ اطلاعات کے ساتھ ساتھ تمام عیسائی اور امریکن مشن بند کر دیئے جائیں۔

آپ نے دو ٹوک لفظوں میں کہا۔ کہ پاکستان کو اب آئندہ قطعاً امریکہ اور مغربی طاقتوں پر اعتماد و بھروسہ کی راہ اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔ نیز ان سازشوں سے بھی خبردار رہنا چاہیئے۔ جیسی کہ حال ہی میں انڈونیشیا، مصر، سعودی عرب و عراق وغیرہ میں کی گئیں۔ لیکن الحمد للہ کہ ناکام ہو کر رہ گئیں۔ دشمن خفیہ اور مکارانہ تدابیر سے ہمارے مخلص دوستوں، چین، ممالک عربیہ، انڈونیشیا، ترکی و ایران کے درمیان بھی تفریق و نفاق کے بیج بونے کی کوشش کر سکتا ہے۔ اندرون ملک بیرونی ممالک سے تعلق رکھنے والی عیسائی مشنریاں ادارے۔ امریکی، برطانوی اطلاعی محکمہ جات وغیرہ بھی یک قلم بند کر دینا چاہئیں تاکہ ملک کو کسی وقت بھی کسی مزاحمت کے وقت مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے —— ان لوگوں پر افسوس و حیرت ہے، جو اتنے بڑے بڑے حقائق کے سامنے آجانے کے باوجود ابھی تک امریکہ کے مخالف پاکستان رویہ کی کھل کر مذمت کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔

محترم شیخ حسام الدین صاحب

محترم شیخ حسام الدین صاحب کنوینر متحدہ اسلامی محاذ (صدر مجلس احرار اسلام) نے مخصوص انداز میں آزادی کی قدر و قیمت کا ذکر کرتے ہوئے صدر پاکستان سے مطالبہ کیا کہ جب تک امریکہ کشمیر کے مسئلہ میں رائے شماری کی ضمانت یا یقین نہیں دلاتا اس وقت تک امریکہ تشریف نہ لے جائیں۔ آپ نے امریکی طرز عمل اور سامراج کے خلاف غم و غصہ کا اظہار فرمایا۔

حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی

حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت نے ارشاد فرمایا کہ کافر و مسلمان میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے اور منافق و مسلمان میں فرق کرنے والی چیز جہاد ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کسی نماز میں چلنا پھرنا جائز نہیں ہوسکتا۔ مگر مجاہدین آدھی نماز امام کے پیچھے پڑھ کر باقی آدھی سے پہلے دشمن کے مقابلہ میں جا کر ڈٹ سکتے ہیں۔ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ جہاد میں سخت مجبوری سے نماز مؤخر فرمادی کہ اس کی قضا ہو سکتی ہے، مگر جہاد کی قضا نہیں ہوسکتی۔ اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر فرمایا، تو آپ نے فرمایا۔ میں نے وحی کے ذریعہ وہی کام کیا۔ جو تم نے اجتہاد کے ذریعہ کیا۔ آپ نے تمام قوم کو متحد ہو کر کمینہ دشمن سے مقابلہ کرنے اور اسلام پر سختی سے قائم رہ کر خدا تعالیٰ سے نصرت حاصل کرنے کی اپیل کی۔

مولانا کوثر نیازی صاحب

مولانا کوثر نیازی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ صدر صاحب نے حکم دیا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہوئے دشمن پر ٹوٹ پڑو۔ اس کا کتنا فائدہ ہوا۔ اگر اس کلمہ کے تقاضوں کو پورا کیا جائے تو آپ اندازہ کریں کہ پھر کتنی برکات شامل حال ہوں گی۔

محمد اکرام صاحب بٹ نے فرمایا کہ اگر ہم سلامتی کونسل پر اعتماد کئے بیٹھے رہیں تو ہزار سال تک بھی وہ یہ کام نہ کرے گی۔

صاحبزادہ فیض الحسن صاحب نے کہا کہ ہر باطل کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ نے کسی نہ کسی کو پیدا کیا ہے۔ شاستری کے لئے خدا نے صدر ایوب خاں کو پیدا کیا۔

جناب شورش صاحب کاشمیری

جناب آغا شورش صاحب کاشمیری بھی اس جلسہ کو خطاب کرنے والے تھے۔ چنانچہ ان کے نام کا اعلان بھی کیا گیا۔ اور مجمع منتظر رہا کہ وہ کب تشریف لاتے ہیں، مگر اپنی کسی مصروفیت کی وجہ سے خطاب کے لئے تشریف نہ لا سکے۔

وی پی چھڑا لیجئے

جن حضرات کی خریداری ماہ اکتوبر تک ختم ہو چکی ہے انہیں بذریعہ خطوط اطلاع دے دی گئی ہے۔ قاعدہ کے مطابق دو ہفتے کے انتظار کے بعد اخبار وی پی بھیجدیا جاتا ہے۔ چنانچہ ان سب حضرات کے نام اس ہفتہ اخبار وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ معاونین کرام وی پی ضرور وصول فرمالیں گے۔ ادارہ ان کا ممنون ہوگا۔

احوال و وقائع

معاصرین کے آئینہ افکار میں

.... گر تو برا نہ مانے

وزیر خارجہ پاکستان مسٹر محمد شعیب نے امریکہ اور برطانیہ کے ۲۳ روزہ دورہ سے واپس آنے کے بعد کراچی کے ہوائی اڈہ پر جو باتیں کی ہیں وہ ہم نے کئی مرتبہ بڑے غور سے پڑھی ہیں، لیکن ہم یہ سمجھنے سے قاصر رہے ہیں کہ مسٹر شعیب نے امریکی حکام اور عالمی بنک کے سربراہوں سے اپنی بات کو کس بنیاد پر تسلی بخش قرار دیا ہے ہمیں اپنے عجز فہم کے اعتراف سے ہرگز انکار نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ بھارت کے حملہ سے پہلے عالمی بنک نے امریکی حکومت کے ایما پر امداد پاکستان کلب کے بارے میں جو طرز عمل اختیار کیا تھا وہ پاکستان کے نزدیک ہرگز تسلی بخش نہیں تھا، اور اس رد عمل کا اظہار جولائی میں ہی قومی اسمبلی کے اجلاس میں بڑے بھرپور انداز میں ہو گیا تھا۔ ستمبر میں بھارت کے جارحانہ حملہ کے بعد امریکی حکومت نے جو دوست کش طرز عمل اختیار کیا، پاکستان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی ایک پہلو بھی تسلی بخش نہیں تھا۔ جس امریکہ کے تحریری معاہدے یکسر بے کار ثابت ہوں، جس امریکہ کی حکومت حملہ آور بھارت اور اپنے دفاع کے لئے لڑنے پر مجبور پاکستان میں کوئی فرق روا نہ رکھے، اس امریکہ کی طرف سے کوئی بھی یقین دہانی اہل پاکستان کے لئے کس طرح تسلی بخش اور قابل اعتماد ثابت ہو سکتی ہے

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

مسٹر شعیب نے امریکہ و برطانیہ کے دورہ سے واپس آنے کے بعد یہ مژدہ سنایا ہے کہ جب تک پاکستان و بھارت میں سیاسی تصفیہ نہیں ہوگا۔ امریکہ کی طرف سے نہ پاکستان کو امداد ملے گی اور نہ بھارت کو۔ یہ طرز عمل اگر روس اختیار کرتا تو ہم اسے مثبت کردار قرار دیتے۔ لیکن معلوم نہیں مسٹر شعیب کو امریکہ کے اس طرز عمل میں کیا تسلی بخش پہلو نظر آیا ہے؟ امریکہ کا یہ طرز عمل پاکستان سے صریح بلکہ ناقابل جواز اور ناقابل معافی ناانصافی کے مترادف ہے۔ امریکہ کا یہ فیصلہ ظالم اور مظلوم دونوں کو ایک ہی صف میں کھڑا کرنے کے برابر ہے۔ امریکہ کا یہ اقدام جارحیت کے مرتکب بھارت اور اپنے دفاع کے لئے لڑنے پر مجبور پاکستان دونوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنے کا اہتمام ہے۔ امریکہ اپنے اس فیصلہ، اقدام اور اہتمام کو اپنی عالمی مصلحتوں کے تحت تسلی بخش قرار دے سکتا ہے۔ لیکن کوئی پاکستانی امریکہ کے اس فیصلہ، اقدام اور اہتمام کو تسلی بخش قرار نہیں دے سکتا۔ پھر جس امریکہ کی خاطر ہم نے روس سے یہ دھمکی سنی کہ اس نے پشاور کو بھی ان اڈوں میں شامل کر لیا ہے جنہیں روس کے دور مار میزائلوں کا ہدف بنایا جائے گا۔ اس امریکہ نے پاکستان کی حمایت و امداد کے لئے کیا قدم اٹھایا۔ جب امریکی اسلحی امداد سے بدمست بھارت نے اسی پشاور پر بے دریغ وحشیانہ بمباری کی، پھر مسٹر شعیب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ بھارت کے حملہ کے بعد امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے جن سے بات چیت پر مسٹر محمد شعیب بہت مطمئن ہو کر آئے ہیں یہ کہا تھا کہ انہیں سمجھ نہیں آ سکی کہ بھارت اور پاکستان میں جنگ کیوں ہو رہی ہے؟ لیکن جب چین نے بھارت کو الٹی میٹم دیا کہ وہ سکم کی سرحد کے ساتھ چینی علاقہ سے اپنی فوجی چوکیاں ہٹا لے تو انہوں مسٹر رسک نے دو ٹوک الفاظ میں کہہ دیا کہ چین کی طرف سے بھارت پر حملہ کی صورت میں تمام ملکوں کو بھارت کی امداد کرنی چاہیئے، کیونکہ جارحانہ حملہ کے ہدف ملک کی امداد کرنا بین الاقوامی امن و قانون کا سرفہرست تقاضا ہے۔

جس امریکہ کو بھارت کے معاملہ میں بین الاقوامی امن و قانون کا خیال ستانے لگے اور بھارت کی طرف سے پاکستان پر جارحانہ حملہ کے بعد جو امریکہ اپنے باقاعدہ دفاعی معاہدے بھی طاق نسیاں پر رکھ دے، اور جو امریکہ حملہ آور کے ساتھ اپنے دفاع کے لئے لڑنے پر مجبور پاکستان کی بھی امداد بند کر دے۔ اس کی طرف سے کسی نئی یقین دہانی کو کس طرح تسلی بخش قرار دیا جا سکتا ہے

امریکی یقین دہانیاں اگر تسلی بخش ہوتیں تو فائر بندی کے ایک ماہ بعد امریکہ کی طرف سے ان کا تھوڑا بہت عملی اور ٹھوس اظہار یو این میں ضرور ہوتا۔ جہاں امریکہ کو سب سے بڑی بارسوخ طاقت کی حیثیت حاصل ہے۔

(نوائے وقت۔۔۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

اسلامی ملکوں کی کانفرنس

بھارتی سامراج نے پاکستان پر حملہ کرنے کے ساتھ ہی اپنے اسلام دشمن عزائم کا بھی اعلان کر دیا۔ چنانچہ جب سلامتی کونسل میں فائر بندی کے لئے مبصروں کے انتخاب کا مرحلہ آیا تو بھارت نے صاف کہا کہ اُسے اسلامی ملکوں پر اعتماد نہیں، بھارتی سامراجیوں نے برملا کہا کہ اسلامی ملکوں نے انہیں مایوس کیا ہے۔

مقام اطمینان ہے کہ اسلامی ملکوں نے کشمیری عوام کے حق خود اختیاری کی بالعموم تائید کی ہے اور پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملہ کی مذمت کی ہے لیکن محض اس قدر کافی نہیں۔ حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ تمام اسلامی ملکوں کے مندوبین کو پاکستان آنے کی دعوت دے۔ تاکہ وہ پاکستان اور کشمیری عوام کے موقف سے بخوبی آگاہ ہوں اور اگر ممکن ہو تو بھارتی جارحیت سے متاثرہ علاقوں کا بچشم خود مشاہدہ کریں ان کا براہ راست مطالعہ اسلامی ملکوں کے آئندہ اتحاد میں اور ایک وسیع المقاصد منصوبہ کی تدوین میں بھی مفید ثابت ہوگا

اسلامی ملکوں کو عالمی سیاست میں ایک اہم کردار ادا کرنا ہے اور اس کردار کی ادائیگی اجتماعی فکر اور متحد طرز عمل کا تعین کئے بغیر ممکن نہیں۔ (مشرق ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

یہ تجوریاں بند کیوں ہیں؟

واربرٹن کے کسی صاحب کا ایک خط ایک معاصر کے "ایڈیٹر کے نام خطوط" کے کالموں میں شائع ہوا ہے جس میں بڑی دلسوزی اور دردمندی کے ساتھ یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ اس وقت جبکہ قریب قریب ہر آدمی ملک کے دفاع [illegible] فنڈ اور [illegible] کی امداد [illegible] اپنی استطاعت سے بڑھ چڑھ کر عطیات [illegible] بعض ارکان اسمبلی اور زمیندار [illegible] گرامی عطیات دینے والوں کی فہرست میں کہیں نظر نہیں آتے

یہ سوال تلخ ضرور ہے۔ مگر جن زمینداروں نے [illegible] اور مزارعوں کی محنت کا استحصال کر کے ہمیشہ تجوریاں بھری ہیں اور جو شکاری کتوں، بازوں اور مرغوں پر ہزاروں روپیہ بے دریغ خرچ کر ڈالتے ہیں، ان سے قوم کو یہ تلخ سوال پوچھنے کا حق یقیناً ہے کہ اس وقت تک جبکہ ڈیڑھ لاکھ افراد بھارتی گولہ باری اور بمباری سے متاثر ہو کر در در کی خاک چھانتے پھر رہے ہیں اور ملک کو اپنے دفاع کے لئے ایک ایک پائی کی ضرورت ہے تو ان کی تجوریوں کے منہ کیوں بند ہیں؟ یہ دولت ان کے باپ دادا کی میراث نہیں بلکہ پاکستان کی آزادی کا صدقہ ہے۔ اور اگر یہ دولت پاکستان کی آزادی کا صدقہ ہے، اور اگر یہ دولت پاکستان کی آزادی کی حفاظت کے کام نہیں آ سکتی تو اس دولت پر سانپ بن کر بیٹھنے والوں کو پاکستان میں رہنے کا بھی کوئی حق حاصل نہیں۔

(کوہستان ۔۔۔ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

خطرناک حلیف

امریکہ کے سابق نائب صدر مسٹر نکسن نے کسی دوسرے ملک کے وزیر خارجہ کے حوالہ سے دلچسپ بات کہی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ امریکہ جب کسی ملک سے ناراض ہوتا ہے تو وہاں حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرتا ہے اور اگر وہ ملک امریکہ کا دوست اور حلیف ہوتا ہے تو امریکہ کی انتقامی کارروائی اور زیادہ سخت ہوتی ہے۔ اس لئے امریکہ کا حلیف بننے سے بہتر ہے کہ ملک غیر جانبدار رہیں، بلکہ بعض اوقات امریکہ کا مخالف بننا زیادہ مفید اور محفوظ ہوتا ہے۔ اگرچہ مسٹر نکسن نے اس وزیر خارجہ کا نام نہیں بتایا، مگر ہم پاکستانی بھی ان کے بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ امریکہ نے پاکستان کو اس وقت زک پہنچائی جب ہمیں اس کی مدد کی اشد ضرورت تھی امریکہ نے ہمارے تیسرے پنجسالہ منصوبہ کا اعلان ہونے بلکہ اس کا پہلا بجٹ منظور ہونے کے بعد اقتصادی امداد ملتوی کی اور اب جبکہ بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا تو امریکہ نے حملہ آور کے خلاف اپنے حلیف کی مدد کرنے کی بجائے فوجی امداد معطل کر دی۔ امریکی حکمرانوں کو خوب معلوم تھا کہ پاکستان گذشتہ گیارہ سال سے صرف امریکی ساخت کے فوجی ساز و سامان پر تکیہ کئے ہے جبکہ حملہ آور بھارت امریکہ کے علاوہ انگلستان، سوویت یونین اور نہ جانے کس کس ملک سے اسلحہ جمع کرتا رہا ہے۔ اس نازک مرحلے پر پاکستان کے ساتھ بھارت کو فوجی امداد معطل کرنے سے بھارت کو برائے نام مگر پاکستان کو سخت نقصان پہنچ سکتا تھا۔ اور پھر بھارت کو امریکہ نے

(باقی صفحہ ۵ پر)

بقیہ ـــــ احوال ووقائع

جو ہتھیار چین کے خلاف استعمال کرنے کے لئے دیئے تھے وہ اس نے پاکستان پر حملہ کرنے کے لئے استعمال کئے مگر امریکہ نے رسمی احتجاج کی ضرورت بھی محسوس نہ کی، اور اب ہمارے امریکی مہربان "مختلف طریقوں سے یہ غلط اور گمراہ کن تاثر قائم کرنے کی فکر میں ہیں کہ پاکستان کی قیادت متحد اور متفق نہیں ہے۔ زخموں پر یہ نمک پاشی ظاہر ہے کہ ناقابل برداشت ہے امریکہ کی سفارتی اور غیر سفارتی سرگرمیوں کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں ہے۔ اب کوئی بھی پاکستانی یہ نعرہ قبول نہیں کر سکتا کہ امریکہ پاکستان کا دوست ہے۔ آڑے وقت میں امریکہ پر اعتماد کیا جا سکتا ہے یا امریکہ حق و انصاف کا پاسدار ہے اس کے برعکس یہ خیال صحیح ہے کہ امریکہ کی رفاقت اور دوستی اور امریکہ پر اعتماد خطرے سے خالی نہیں ہے اور امریکی حکمران دوسروں کی آزادی بلکہ زندگی کو بھی اپنی مخصوص مصلحتوں کے ترازو میں تولتے ہیں۔ (امروز ـ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

حزب اختلاف کے بعض عناصر سے ضروری گذارش

حزب اختلاف کی ایک جماعت کے درجہ سوئم، چہارم کے کارکن اپنے اکابرین و قائدین کے حوالوں سے صدر مملکت سے ان کی ملاقاتوں کی بعض تفاصیل عام مجالس میں بیان کر رہے ہیں۔ جس سے مقصود یہ بتلانا ہے کہ ان کے قائدین جرأت اظہار رائے اور اصابت رائے میں بہت فائق ہیں . . . .

اور چونکہ یہ کارکن اپنی سطح تک ہی سوچنے اور اظہار خیال پر مجبور ہیں۔ اس لئے ان کی گفتگو میں غیر محتاط بھی ہیں اور بعض مضرات کی حامل بھی، بالخصوص ان گفتگوؤں کی حیثیت اب ان افواہوں کی سی ہو گئی ہے جو موجودہ حالات میں ان افواہوں سے کم ضرر رساں نہیں ہیں جو جنگ اور محاذہائے جنگ کے بارے میں اڑائی جائیں۔ اور جن کے بارے میں ہمارا ریڈیو بالعموم یہ جملہ کہا کرتا ہے کہ "آپ آنکھوں دیکھی اور دفاتر میں سنی ہوئی باتیں بھی دوسروں کو نہ سنائیں۔ مبادا کہ ان سے دشمن کو کوئی فائدہ پہنچے"۔

ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ ان کارکنوں کے قائدین نے صدر ایوب سے ملاقاتوں میں بڑی جرأت سے کام لیا ہوگا۔ لیکن وسیع تر قومی اور اسلامی مفادات کا قطعی تقاضا ہے۔ کہ ان باتوں کو فروتر معیار کارکنوں اور سادہ لوح عوام میں پھیلا کر انہیں ذہنی انتشار اور خواص کو اپنے بارے میں کم ظرفی کے تصورات قائم کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔

اس ملک، ملت اسلامیہ، ہم سب کے بشمول حزب اختلاف کی متعلقہ موضوع جماعت کے زیر بحث کارکنوں کے ذاتی مفاد کا ناقابل نزاع تقاضا یہ ہے کہ پوری سختی سے ان گفتگوؤں اور صدر مملکت سے ملاقاتوں اور ان کے بعد رونما ہونے والے واقعات سے متعلق غیر ذمہ دارانہ اظہار خیال کے سلسلے کو ان کارکنوں کے ذمہ دار قائدین قطعی طور پر ختم کریں۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہم اس سے زیادہ صراحت کے ساتھ اس عنوان پر کچھ کہنے سے قاصر ہیں اور متوقع ہیں کہ جن حضرات سے ہم یہ گذارشات کر رہے ہیں وہ اس جانب فوری توجہ مبذول فرمائیں گے۔

(المنبر ـ ۱۹ ـ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ)

پاکستان کی حالیہ جنگ اور قادیانی

ٹھیک اسی طرح جس طرح ۱۹۱۸ء میں مسلمانوں کی شدید ترین پریشانی کو نظر انداز کر کے قادیانیوں نے جنگ عظیم کے حالات کو مرزا غلام احمد کی نبوت کے لئے پروپیگنڈے کا ذریعہ بنایا تھا، آج قادیانی پاکستان کی موجودہ جنگ کو مرزا غلام احمد اور مرزا محمود کی صداقت کی دلیل کی حیثیت سے پیش کرنے میں مصروف ہیں۔ اور عین اس وقت کہ جب مسلمان ہر قسم کے اختلافات کو خیر باد کہہ کر اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ملک کی حفاظت کے لئے جان و مال کی قربانی پیش کر رہے ہیں اور ان کی توجہات صد فی صد فریضۂ جہاد کی ادائیگی پر مرتکز ہیں۔ قادیانی امت کے دونوں فرقے لاہوری اور ربوی ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ایسے پمفلٹ مسلمانوں میں تقسیم کرنے میں مصروف ہیں۔ جن میں موجودہ جنگ کو مرزا غلام احمد کی صداقت کی دلیل قرار دیا جا رہا ہے۔ اور جن میں مرزا محمود کو مامور من اللہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

قادیانی، ان دنوں جو مرزا غلام احمد کی یہ پیش گوئی "شاستری کی پیشگوئی غلط نکلی" کی تشہیر کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو مرتد بنانے کی دعوت ان الفاظ میں دے رہے ہیں کہ "اس عظیم پیش گوئی کی غرض یہی ہے کہ جو خدا کو شناخت نہیں کرتے ان کو پتہ لگ جائے اور وہ خدا اور اس کے مامور وقت کو شناخت کر لیں (پیغام صلح ۶ اکتوبر)

ان کی یہ اشتہار بازی اور مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کی تکنیک اصولی اعتبار سے بھی غلط ہے اور واقعاتی حیثیت سے بھی کذب و افترا پر مبنی۔

قادیانیوں نے یہ پیش گوئی مرزا غلام احمد کے الہامات کے مجموعہ "تذکرہ" کے حوالے سے پیش کی ہے، اور وہ یہ برملا کہہ رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد کے الہام میں جس شاستری کا ذکر ہے وہ بھارت کے موجودہ وزیر اعظم لال بہادر شاستری ہیں اگر جنگ کا زمانہ نہ ہوتا یا ہوتا بھی لیکن یہ ممکن ہوتا کہ "پیغام صلح" بھارت میں بذریعہ ڈاک پہنچ سکتا ہوتا تو ہم دیکھتے کہ "الفرقان" یا "پیغام صلح" اس پیش گوئی کو کیسے شائع کرتے . . .

لیکن ہم اس ضروری عنوان کو نظر انداز کرتے ہوئے عرض کرینگے کہ "شاستری کی پیش گوئی غلط نکلی" سے یہ مراد لینا کہ اس کا تعلق لال بہادر شاستری سے ہے، خیانت بھی ہے اور مرزا غلام احمد کے منشاء کے خلاف بھی۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنی عادت کے مطابق جب ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء کو یہ بتایا کہ میں نے ایک زلزلہ دیکھا اور ساتھ ہی کہا کہ

"اسی حالت رویا میں یہ بھی خیال آیا کہ شاستری کی پیش گوئی غلط نکلی تو انہوں نے اس کے بعد یہ بھی کہا تھا کہ رویا میں کہتا ہوں کہ جوتش کس قدر جھوٹے ہیں۔ پنڈت نے تو اخبار میں چھپوا دیا تھا کہ اب زلزلہ نہیں آئے گا"۔

(بدر، جلد نمبر ا نمبر ۴ ـ ۲۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ا)

غور فرمائیے، مرزا غلام احمد

۱ـ شاستری سے مراد لے رہے ہیں شاستر یا جوتش کا ماہر پنڈت جس نے

۲ـ مرزا غلام احمد کے بالمقابل یہ پیش گوئی کی تھی کہ اب زلزلہ نہیں آئے گا"۔ لیکن بقول مرزا غلام احمد

۳ـ زلزلہ آیا، اس بنا پر اس جوتشی یا شاستری کی پیش گوئی "غلط نکلی"

اصل قصہ یہ ہے کہ یہ بندگان خدا عمداً خلق خدا کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے سر کی آنکھوں سے مرزا غلام احمد کی اس وضاحت کو دیکھا۔ مگر اسے انہوں نے جان بوجھ کر نظر انداز کیا اور عین اس وقت جبکہ مسلمانان پاکستان کامل یکسوئی کے ساتھ جہاد کی تیاریوں میں مصروف اور صدر مملکت کی آواز پر بنیان مرصوص بنے ہوئے تھے یہ خوفناک رخنہ اندازی پیدا کر دی اور مسلمانوں کو قادیانی بننے کی جارحانہ دعوت دینے میں مصروف ہو گئے۔

(المنبر ـ ۱۹ ـ جمادی الثانی)

امریکہ کی سازشیں، صدر سوئیکارنو کی تقریر

صدر سوئیکارنو نے دنیا بھر کے حریت پسند اور غیر جانبدار ممالک سے اپیل کی ہے کہ انہیں امریکہ و برطانیہ کے تمام بیرونی فوجی اڈے تباہ کر دینا چاہیئے۔ ان اڈوں کے طویل سلسلے نے آزادی پسند اقوام کو بے پناہ مصائب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ انہوں نے امریکہ کے محکمہ جاسوسی (سی آئی اے) پر الزام لگایا ہے کہ وہ بعض ممالک میں تخریب کاری اور وہاں کی حکومتوں کا تختہ الٹنے کی سازشیں کر رہا ہے۔ فوجی اڈوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کا سلسلہ یورپ سے لے کر جاپان تک اور لاطینی امریکہ تک پھیلا ہوا ہے۔ اس وقت تیونس، مدغاسکر، مراکش ترکی، اسرائیل، عدن، سنگاپور، ویت نام، ملائیشیا، فلپائن ہانگ کانگ، اوکی ناوا وغیرہ اور ڈومینیکا، برازیل اور وینزویلا وغیرہ مقامات پر ان طاقتوں کے فوجی اڈے موجود ہیں ـــــ

سوئیکارنو "غیر ملکی فوجی اڈوں کی مخالفت میں بین الاقوامی کانفرنس" جس میں تقریباً پچاس ممالک کے نمائندوں نے حصہ لیا، تقریر کر رہے تھے۔

پاکستان میں امریکہ کی ریشہ دوانیاں

صدر سوئیکارنو نے اسی تقریر میں کہا۔ کہ امریکی محکمہ جاسوسی پاکستان، ویت نام، مراکش، جاپان اور لاطینی امریکہ کے ممالک میں تخریبی کارروائیاں کرنے میں پیش پیش ہے۔ سامراجیوں نے فوجی مداخلتوں کے بعد اب ذہنی مداخلت کے طریقے اختیار کر لئے ہیں۔ (ماخوذ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

خبرنامہ جمعیۃ علماء اسلام ۔ دفاعِ ملت و وطن کے سلسلہ میں سرگرمیاں

روجھان

سید انور علی شاہ صاحب [illegible] جامع مسجد روجھان میں جہاد کی عظمت پر تقریر فرمائی۔ نیز حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ذکر کئے۔

(محمد عبدالکریم روجھان)

شاہدرہ آدم

مولانا محمد عرفان صاحب قادری ناظم جمعیۃ علماء اسلام شاہدرہ آدم سے نوآباد کا تبلیغی دورہ کیا۔ وہاں کی جامع مسجد میں قبل نماز جمعہ تقریر فرمائی۔ حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔ مجاہدین کو خراج تحسین پیش کیا۔ عوام کو مسلح رہنے کی تلقین کی اور جہاد کے لئے تیاری جاری رکھنے پر زور دیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد و سرگرمیوں سے متعارف کرایا۔ دورہ نہایت کامیاب رہا۔

سرڈھیری ضلع پشاور

بروز جمعہ ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالمالک صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرڈھیری منعقد ہوا۔ حضرت امیر نے جہاد پر تقریر فرمائی۔ تین سو سے زیادہ مجاہدین نے نام پیش کئے۔ پورے جلسہ نے ہر طرح کے تعاون کا پُرجوش و خروش سے اظہار کیا۔ (حافظ عبیداللہ)

لاڑکانہ میں جہاد کانفرنس

لاڑکانہ جناح باغ میں ۸، ۹ اکتوبر کو جہاد کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام نے کانفرنس کے متعدد اجلاسوں سے خطاب فرمایا۔ بھارتی جارحیت اور ملک کی موجودہ حالت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پاکستان کے ساتھ مغربی ملکوں امریکہ وغیرہ کی منافقانہ پالیسی کا تجزیہ کیا۔ افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا اجلاس

۵ [illegible] جامع مسجد گلی لانگریاں والی میں جمعیۃ علماء اسلام [illegible] کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا حشمت علی صاحب [illegible] سالار اعلیٰ حلقہ گلی لانگریاں والی منعقد ہوا۔ جس میں شہر کا دورہ [illegible] نے والی کمیٹیوں کی ہفتہ وار کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔

"ریڈ کراس سوسائٹی" کا نام تبدیل کر کے "انجمن ہلال احمر" [illegible] نے پر حکومت کے اس فیصلے کو اسلامی اقدار کے احیاء کی [illegible] اہم کارروائی قرار دیا۔ (محمد اکرم نائب ناظم)

[illegible] جمعیۃ کا دورہ

حافظ محمد حنیف صاحب سہارنپوری مبلغ جمعیۃ ضلع میانوالی نے ۹ اکتوبر [illegible] ۱۰ اکتوبر تک قصبہ روڈہ ضلع سرگودھا رنگ پور ضلع [illegible] دھا نواں جنڈانوالہ قصبہ روڈی ضلع میانوالی، روڈی [illegible] کالونی کا دورہ کیا۔ جس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد [illegible] علاوہ مسئلہ جہاد پر روشنی ڈالی۔ نیز عوام کو توجہ دلائی [illegible] شہر سے بے گھر ہو گئے ہیں ان کی مالی اور خاص طور پر [illegible] کی امداد کریں۔ دورہ نہایت کامیاب رہا۔

احمد سعید
ناظم ضلعی جمعیۃ

جمعیۃ علماء اسلام شاخ پھانا کولیاں

۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء بروز اتوار [illegible] جناب محمد عثمان صاحب [illegible] منعقد ہوا۔ مولانا محمد زکریا صاحب [illegible] سال کے لئے عہدیداران کا انتخاب کیا [illegible] حسب ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

نام	عہدہ
جناب محمد عثمان صاحب	صدر
قاضی محمد اسمٰعیل صاحب نائب صدر	[illegible]
محمد عبداللہ صاحب	ناظم اعلیٰ
محمد عبدالحق صاحب	ناظم [illegible]
محمد سعید الحق صاحب	ناظم [illegible]
احمد صاحب	سالار

(محمد عبداللہ ناظم اعلیٰ)

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے دورے

۷ اکتوبر مولانا حمیداللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ ضلع بنوں، مولانا علیم صاحب کی معیت میں دیو خیل تاجی زئی سرائے گمبیلا ہوتے ہوئے بانشت خیل تک گئے، جہاں حضرت عبدالعلی صاحب زکوڑی نقشبندی کی رحلت پر ان کے صاحبزادگان و لواحقین سے تعزیت کی۔ اس موقعہ پر وہاں ایک مجمع عظیم کے سامنے جمعیۃ علماء اسلام اور اس کی مختلف سرگرمیوں کا تعارف کرایا۔ صاحبزادہ عبدالغفور جان صاحب زکوڑی و مولانا صاحبزادہ عبدالجبار صاحب زکوڑی گنڈی خان خیل بھی تشریف فرما تھے۔ عوام تقریر و تعارف سے بہت متاثر ہوئے۔ بہت سوں نے ترجمان اسلام کے باقاعدہ مطالعہ کے لئے خریداری کا وعدہ کیا۔ ۱۴ اکتوبر کو جبار خیل کا دورہ کیا۔ مولانا عباس صاحب و زین الدین صاحب و دیگر عوام و خواص سے ملاقاتیں کیں۔ جمعیۃ کا تعارف کرایا موجودہ جہادی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ ۱۵ اکتوبر کو واپسی ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

بھارتی جارحیت کے دوران ڈاک وغیرہ کا سلسلہ مشرقی پاکستان سے منقطع ہو گیا تھا، اس لئے نہ تو مرکزی دفتر لاہور سے جمعیۃ مشرقی پاکستان کو ہدایات بھیجی جا سکیں اور نہ وہاں سے کوئی اطلاع یہاں آ سکی۔ اب جناب مولانا محمد اشرف علی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ و مہتمم بیتھو ناتھ دارالعلوم کا ایک گرامی نامہ مرکزی دفتر میں موصول ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہاں کی جمعیۃ ان نازک و پُرخطر دنوں میں برابر جہادی سرگرمیوں میں مصروف رہی۔ تقریروں کے ذریعہ، اشتہارات کے ذریعہ اور مختلف طریقوں سے عوام مسلمانوں کو عملاً جہاد میں حصہ لینے کی تلقین کی اور مالی امداد کی طرف عوام کو توجہ دلائی۔

علماء کیلئے فوجی تربیت لازمی قرار دی جائے

حضرت مفتی محمود صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام کا مطالبہ

[illegible] قومی اسمبلی کے سابق رکن حضرت مفتی محمود صاحب نے [illegible] کا اظہار کیا [illegible] کو حل کرانے [illegible] اقوام متحدہ [illegible] کا اہم [illegible]۔

مفتی صاحب ایک [illegible] اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا [illegible] کرانے کے لئے اقوام متحدہ سے [illegible]۔

مفتی محمود صاحب نے کہا کہ عالمی امن قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ [illegible] مسئلہ کا فوری حل تلاش کیا جائے۔ صرف جنگ بندی کرا دینا اصل مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ ملک بھر کے علماء کے لئے فوجی تربیت لازمی قرار دے۔ انہوں نے علماء سے بھی اپیل کی کہ ملک کے دفاع کے لئے وہ حکومت سے ہر ممکن تعاون کریں اور مسجد کو فوجی تربیت کا مرکز بھی بنا دیں۔

پاک افواج کو خراج تحسین

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا ہنگامی اجلاس

پشاور ۔ ۱۴ اکتوبر ۔ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی جنرل کونسل نے اپنے اجلاس میں پاکستان کی مسلح افواج کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور ملک کے دفاع کے لئے بھارت کے خلاف جنگ کو جہاد قرار دیا ہے۔ کونسل نے ایک قرارداد میں آزادی کی جنگ لڑنے والے کشمیریوں پر بھارت کے مظالم کی سخت مذمت کی ہے اور ان کے حق خود ارادیت کی مکمل حمایت کی ہے۔ کونسل کا دو روزہ ہنگامی اجلاس آج جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے امیر سید گل بادشاہ صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس میں پشاور، مردان، ہزارہ، کوہاٹ، ڈیرہ اسمٰعیل خان اور بنوں کے ایک سو مندوبین شریک ہوئے۔

تلخ ــــ و ــــ شیریں

ہمچو من ڈنگرے نیست

اس امت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں امتہً وسطاً کا خطاب دے کر عزت افزائی کی ہے۔ درحقیقت دین محمدی انتہائی سختی اور انتہائی نرمی کے درمیان ایک سلیم و طبعی راستہ ہے۔ اس کے احکام افراط و تفریط کے بالکل وسط میں حد اعتدال پر واقع ہیں۔ پھر اسلام میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ۷۳ فرقوں کی خبر دے کر جنتی فرقہ اس کو قرار دیا جو حضور کی سنت اور جماعت صحابہ کی راہ پر گامزن رہے۔ اسی لئے اہل سنت والجماعت ہی حقیقی معنوں میں امتہً وسطاً کا مصداق ہے۔ مگر اس ملک میں ایک خود ساختہ مجتہد پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کو اہلسنت کے حد اعتدال سے تسکین نہیں ہوتی اور جس طرح مرزا قادیانی حکم بن کر جس حدیث کو چاہتے ہیں اپنی رائے سے رد کر دیتے ہیں۔ اسی طرح اس مجتہد کے پیٹ میں بھی گذشتہ بزرگان دین کے کارناموں میں کیڑے نکالنے کا مروڑ اٹھتا ہے۔ پھر یہ سب پر کیچڑ اچھال کر اپنی مردود اجتہاد سے بزعم خود ایک درمیانی راستہ کی بنیاد ڈال کر دین سے ناواقف لوگوں اور خاص کر اپنے دم چھلوں پر رعب ڈالتے ہیں۔ اس عجیب و غریب مجتہد کو چیلے بھی اپنی طرح کے ملے ہیں۔ وہ خدا کی بات مانیں یا نہ مانیں مگر مودودی کی بات پر ضرور ایمان لے آتے ہیں۔

ہاں تو بات یہ کہہ رہا تھا کہ اس درآمدی مجتہد صاحب کو درمیانی راہ اختیار کرنے کے لئے بڑے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ پچھلے دنوں متعہ کا مسئلہ لکھ مارا تھا۔ متعہ کہتے ہیں اس کو کہ شرعی نکاح (گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کرنے) کے بغیر ہی اجرت پر جماع کے لئے کسی عورت کو لے لیا جائے۔ مودودی صاحب نے لکھا کہ سنی اس کو بالکل رد کرتے ہیں اور شیعہ اس کی عام اجازت دیتے ہیں، حالانکہ حق یہ ہے کہ یہ نہ بالکل حرام نہ بالکل حلال ہے۔ یہ صرف ضرورت کے وقت جائز ہے۔ مثلاً ایک جہاز ڈوب جائے۔ ایک نامحرم مرد اور عورت ایک تختے پر بچ کر کسی ایسے لق و دق جنگل میں جا پہنچیں۔ وہاں کوئی گواہ موجود نہ ہو، مگر ان پر شہوت کا غلبہ ہو تو مجبوراً یہ آپس میں متعہ کر سکتے ہیں۔ جب اس مردود اجتہاد پر اعتراض اور لعن و طعن کی بوچھاڑ ہونے لگی تو مجتہد صاحب نے پینترا بدلا اور دوسرے ترجمان القرآن میں لکھ مارا کہ میں متعہ کو کسی طرح جائز نہیں سمجھتا، میں تو صرف شیعوں کو نصیحت کر رہا تھا کہ بلا ضرورت ہر وقت متعہ نہ کرتے رہو۔

کوئی اس بھلے مجتہد سے پوچھے کہ ایسے موت و حیات کی کشمکش میں اور خطرے کے وقت جنگل میں کون بیوقوف ہوگا جس پر شہوت کا اتنا غلبہ ہو۔ مگر چلو مجبوری اور اضطرار ہی کی بات ہے تو اگر اس تختے پر ماں بیٹا بچ کر جنگل میں جا پہنچے اور شدت شہوت سے مجبور ہو گئے ہوں تو کیا آپ ان کو حرامکاری کی اجازت دینگے؟ چودھویں صدی میں جیسے چیلے ویسے مجتہد، جیسی روح ویسے فرشتے۔

آج کل اس ذات شریف کو مرزا کی طرح حکم بننے کا پھر شوق چرایا ہے اور اس ناپاک شہوت کی آگ بجھانے کے لئے آپ نے صحابہ کرامؓ پر دل کھول کر کیچڑ اچھالا ہے۔ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاویہؓ اور دیگر جلیل القدر صحابہؓ کے بعد حضرت علیؓ پر بھی چھینٹے پھینک دیئے۔ پھر لگے ہاتھوں ابن تیمیہؒ، شاہ ولی اللہؒ، شاہ عبد العزیزؒ وغیرہ حفاظ کی دیانت پر بھی ہاتھ صاف کر ڈالا۔ اس تمام خبیث شغل کا محرک بھی وہی درمیانی راستے کا موجد بننے اور ہمچو من ڈنگرے نیست کا نعرہ لگانے کا مرض ہے (رفنا اللہ مرضنا) اس کا ثبوت آپ کو اس برخود غلط مجتہد کے ایک خریدے ہوئے چیلے کے خط سے معلوم ہوگا جو اس نے محمد یعقوب ملتانی کے خط کے جواب میں لکھا ہے۔ یہ چیلہ ڈیرہ غازی خاں سے لکھتا ہے "شیعہ حضرات نے اپنے مسلک کی تبلیغ کے لئے صحابہ کرامؓ کو جس طرح ہدف ملامت بنایا ہے وہ بے حد افسوسناک اور شرمناک داستان ہے۔ اس کے رد عمل پر عباسی اور بٹ صاحب جس طرح میدان میں آئے ہیں وہ بھی کم افسوسناک نہیں ہے۔ ان دونوں انتہاؤں کے درمیان ایک سلامتی کی راہ ہے جس پر مودودی چلتے اور چلاتے ہیں۔" سمجھے آپ۔ اس مردود بحث کی وجہ وہی شوق معتبری۔ کہ سب غلط اور میں صحیح۔ وہی نعرہ ہم چومن ڈنگرے نیست

افراط و تفریط کے درمیان صحیح راستہ اہلسنت والجماعت کا موجود تھا کہ صحابہ سارے کے سارے قابل تعظیم ہیں۔ خلفاء راشدینؓ برحق ہیں، اہل بیت کرامؓ واجب الاحترام ہیں۔ حضرت حسینؓ مظلوم اور شہید ہیں۔ نہ شیعوں کی طرح کہ تین خلفاء کو برا کہا جائے نہ خارجیوں کی طرح حضرت علیؓ سمیت سب کو برا کہا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرشتے شرماتے ہیں۔ سردار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحبزادی کا نکاح کیا۔ وہ فوت ہو گئیں تو دوسری نکاح کر کے دے دی۔ اگر مودودی اور اس کے اذناب ان پر بھی تنقید کر کے شیعہ کے ہاتھ مضبوط کرتے ہوئے نہیں شرماتے خدا سے نہیں ڈرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتوں اور ارشادات کا لحاظ نہیں کرتے، تو یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہدایت کے راستے بند کر دیئے ہیں۔ اگر خدا کو منظور ہوا تو اس مودودیت کے خطرہ پر آئندہ پھر اس کالم میں کچھ لکھا جائے گا۔

بقیہ صحیفہ عالم

[illegible] کشمیر کو اقوام متحدہ کی نگرانی میں [illegible] کے اعلان [illegible] عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں۔

ترکی میں امریکہ کی ریشہ دوانیوں کا ثبوت

ترکی کی ری پبلکن [illegible] ترکش نے الزام لگایا ہے کہ عدنان مندریس کی حکومت ساقطہ [illegible] والی کمیٹی کے [illegible] میں امریکہ کا ہاتھ تھا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ انقلاب کے بعد قومی حکومت کے دوران ایک خفیہ امریکی سروس ترکی کی وزارت داخلہ میں کام کر رہی تھی۔

عدن کے حالات ــ عالمی امن کے لئے خطرہ

بارہ عرب ملکوں نے اعلان کیا ہے کہ عدن میں برطانیہ نے حال ہی میں جو متشددانہ اقدامات کئے ہیں۔ وہ اقوام متحدہ کی سخت خلاف ورزی اور اپنے نوآبادیاتی راج کے استحکام کی سوچی سمجھی کوشش ہے۔ اس سے عالمی امن کے لئے سنگین خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

نیٹو کی ایٹمی فوج کے منصوبہ پر روس کا اعتراض مسترد کر دیا گیا

لندن۔ اتوار۔ برطانیہ نے روس کا یہ موقف تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ نیٹو کی ایٹمی فوج کا منصوبہ ترک کئے بغیر روس اور مغربی ملکوں میں خیر سگالی کی فضا قائم نہیں ہو سکتی۔ دریں اثنا برطانوی وزیر اعظم کے قریبی ذرائع کی اطلاع کے مطابق عنقریب برطانیہ اور مغربی جرمنی کے وزراء کی اہم بات چیت ہوگی جس میں نیٹو کی ایٹمی فوج کے قیام کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے بارے میں ضروری مسائل کو زیر غور لایا جائے گا

روس چین اتحاد زندہ باد ــ کوسیجن کی تقریر

ماسکو۔ اتوار۔ روس کے انقلاب کی ۴۷ ویں سالگرہ کی ایک تقریب میں روس کے وزیر اعظم کوسیجن نے اپنی تقریر کے دوران روس چین اتحاد زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ انہوں نے کہا کہ روس اور چین سامراجیت اور نوآبادیاتی نظام کے خلاف مشترکہ جدوجہد کر رہے ہیں۔ دونوں ملک دنیا میں امن اور قومی آزادی کے حامل ہیں۔ کوسیجن نے متحدہ عرب جمہوریہ اور الجزائر کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔ اب کی مرتبہ خراج تحسین کی فہرست سے بھارت کا نام نکال دیا گیا۔

افریقی سربراہ کانفرنس کے فیصلے

عکرہ۔ افریقی اتحاد کے ادارہ کی سربراہ کانفرنس کی کمیٹی نے افریقی ممالک کے مسائل کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ایک چار نکاتی قرارداد کا مسودہ منظور کیا ہے۔ اب یہ مسودہ منظوری کے لئے جنرل باڈی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

সাপ্তাহিক তরজুমানে ইসলাম লাহোর

PHONE No. [illegible]　　WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM LAHORE　　REGD. L. No. [illegible]　　Price 13 Paisa

جہاد فنڈز اور ترسیل کتب کے لئے فراہم ہونے والی مزید رقوم

جمیعۃ علماء اسلام روڈہ ضلع سرگودھا — ۳۰۳ — ۰ وصول

جمیعۃ علماء اسلام شمالی ہشت نگر و شبقدر تحصیل چارسدہ ضلع پشاور — ۱۴۰۰ — ۰ اطلاع

اس کے علاوہ دو سو رضاکاروں کی پیشکش بھی کی ہے۔

جمیعۃ علماء اسلام رسنی ضلع گوجرانوالہ معرفت اسلام الدین صاحب — ۴۴۷ — ۵۴ 〃

جمیعۃ علماء اسلام ضلع جہلم بتفصیل ذیل — ۶۵۰ — ۰ وصول

- جمیعۃ علماء اسلام سوہاوہ گوجر خان ۵۰ — ۷
- ایک خاتون معرفت مولانا محمد خاں صاحب کالا گوجراں، ایک لاکٹ طلائی وزنی ۲ تولہ ۳ ماشہ ایک چوڑی طلائی وزنی ۱ تولہ — ۳۷۰ — ۲۵
- جمیعۃ علماء اسلام شہر جہلم تیسری قسط — ۲۱۷ — ۲۵ — برائے کتب وغیرہ
- محترمہ مریم بی بی جہلم شہر کڑے چاندی بیس تولے — ۵۵ — ۰
- پارچہ جات ۱۱۶ عدد (دو بوری)

جمیعۃ علماء اسلام حلقہ پسرور ضلع سیالکوٹ — ۱۵۰۰ — ۰ اطلاع

جمیعۃ علماء اسلام حلقہ مہرانہ 〃 — ۱۱۰ — ۰ 〃

اس کے علاوہ دو من آٹا، چار من گندم اور کپڑے وغیرہ سرحدات سے آنے والے مہاجرین میں تقسیم کئے گئے۔ مزید کوشش جاری ہے۔

جمیعۃ علماء اسلام حلقہ چونڈہ موم ضلع سیالکوٹ معرفت چودھری غلام رسول صاحب — ۲۸۰ — ۰ 〃

معرفت مولانا فقیر محمد صاحب ہیوگر کھاراے سالار جمیعۃ علماء اسلام چونڈہ موم — ۲۶۰ — ۰ 〃

جمیعۃ حلقہ چونڈہ موم متاثرہ علاقہ سے آنے والے ضرورت مندوں کو غلہ، کپڑے اور پکا ہوا کھانا وغیرہ بھی تقسیم کرتی رہتی ہے۔

جمیعۃ حلقہ سمبڑیال تحصیل ڈسکہ سے حاجی عبدالحق ناظم نے اپنی طرف سے — ۱۷۰ — ۰ 〃

اور گاؤں والوں کی طرف سے — ۲۷۰ — ۰ 〃

اس کے علاوہ مقامی طور پر سرحدات سے آنے والوں کو غلہ، کھانا وغیرہ تقسیم کیا جا رہا ہے۔

حلقہ پسرور میں مولانا بشیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد پسرور و امیر جمیعۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی سرپرستی میں سرگرمی کے ساتھ کام ہو رہا ہے۔

جمیعۃ علماء اسلام ہرنولی ضلع میانوالی بذریعہ ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی ناظم جمیعۃ مقامی ریلوے پارسل سے دو قسطوں میں پارچہ جات مختلف تعداد تقریباً ۱۴۱۴، ۹۳ آئے۔ جمیعۃ کے کارکن برابر فراہمی میں لگے ہوئے ہیں — وصول

مولانا خلیل الرحمٰن صاحب ہزاروی مہتمم مدرسہ ضلع گوجرانوالہ برائے کتب — ۳۰ — ۰ 〃

قاری نور الحق صاحب خطیب جامع مسجد ہشت نگری مختلف کپڑے بیس عدد

محمد نواز صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی — ۱۰۰ — ۰ 〃

مسجد برکت علی اچھرہ لاہور معرفت مولانا حبیب جب مختلف کتب تعداد ۸ عدد — وصول

جمیعۃ علماء اسلام ڈومیل ضلع جہلم معرفت سید سید علی شاہ صاحب — ۲۰۰ — ۰ 〃

اللہ رکھا صاحب گلبرگ لائلپور (برائے کتب) — ۵ — ۰ 〃

اللہ رکھا صاحب گلبرگ لائلپور (بستر وغیرہ بنوانے کے لئے) — ۴۰ — ۰ 〃

مولانا مفضل حق صاحب امام مسجد اچھڑیاں تحصیل مانسہرہ، ہزارہ — ۲۵ — ۰ (کتب فنڈ) 〃

حافظ شرف الدین صاحب (پانی پتی) معلم مدرسہ تجوید القرآن محلہ باغ جہلم شہر — ۱۰۰ — ۰ 〃

جمیعۃ علماء اسلام رسالپور افریدو کے مولوی شیر زماں صاحب خطیب بذریعہ افسر خاں صاحب چیئرمین یونین کونسل رشکئی — ۶۳ — ۴۴ اطلاع

جمیعۃ علماء اسلام کلنجر پایاں، مولوی بخت جمال بانڈا بارا خیل — ۲۲۵ — ۰

جمیعۃ علماء اسلام کلورکوٹ ضلع میانوالی بذریعہ محمد طاہر منصور صاحب — کپڑوں کا پارسل 〃

جمیعۃ علماء اسلام گکھڑ، گوجرانوالہ — ۲۰۰۰ — ۰ اطلاع

میزان = ۸۱۸۹ — ۹۸

سابقہ میزان = ۱۱۶۳۰۹ — ۲۵

۱۲۴۴۹۹ — ۲۳

مرزائیوں کی شکست فاش اور مناظرہ سے فرار

قادیانی مرکز ربوہ ضلع جھنگ سے تین میل کے فاصلہ پر موضع ڈاور کے ایک دیندار مہر محمد حیات گوگرہ نے جو سادہ لوح مسلمانوں کو مرزائیت کی تبلیغ کرتا رہتا تھا وہاں کے ایک باأثر اور ذمہ دار باشندہ ملک فتح اللہ سے مسئلہ ختم نبوت کے مسئلہ پر مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۵ء کو مناظرہ طے کر لیا۔ جس کی تحریر ہو گئی۔ مسلمانوں کا اصرار تھا کہ مرزا صاحب کے صدق وکذب پر ہی مناظرہ ہو۔ مگر مرزائی پہلو تہی کرتے رہے۔ بالآخر یہ طے ہوا کہ ختم نبوت پر مناظرہ کے بعد اسی دن یا دوسرے دن صدق وکذب مرزا پر مناظرہ ہوگا۔ ۱۰ اپریل ۱۹۶۵ء کو فریقین وہاں پہنچ گئے۔ مسلمانوں کی طرف سے صدر فاتح ربوہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی اور مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر تھے۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی احمد خاں صاحب نسیم اور قاضی نذیر احمد صاحب مناظر تھے۔ شرائط مناظرہ دہراتے ہوئے جب اس بات کا ذکر کیا گیا کہ ختم نبوت پر مناظرہ کے بعد صدق وکذب پر مناظرہ ہوگا۔ تو مرزائی بوکھلا اٹھے۔ قریباً دو گھنٹے کے بحث وتخصیص کے بعد یہ طے پایا کہ بتاریخ ۲۰ اپریل ۶۵ء کو حیات مسیح علیہ السلام اور صدق وکذب پر مناظرہ ہوگا۔ جس کی باقاعدہ تحریر لے لی گئی۔ اس کے بعد ختم نبوت پر پانچ گھنٹے مناظرہ ہوا جس میں مولانا لال حسین صاحب اختر نے مرزائیوں کو ایسی شکست فاش دی جس کو امت مرزائیہ ہمیشہ یاد رکھے گی۔ مرزائی مناظر صاحب حواس باختہ ہو گئے اور ایک دفعہ قسم کھاتے ہوئے یوں گویا ہوئے۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ۲۰ اپریل ۱۹۶۵ء بروز منگلوار کے مناظرہ کے لئے۔ مورخہ ۱۹ اپریل کو مسلمانوں کی طرف سے مفکر اسلام علامہ خالد محمود صاحب ایم۔ اے مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر امام پاکستان سید احمد شاہ صاحب بخاری۔ مولانا محمد نافع صاحب۔ شیخ الحدیث حرف جامع محمدی ضلع جھنگ فاتح ربوہ حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی اور پروفیسر مولانا عبدالمالک صاحب ہزاروی موضع ڈاور پہنچ گئے۔ لیکن مرزائیوں کی طرف سے ان کا کوئی آدمی بھی وہاں نہیں پہنچا۔ ۲۰ اپریل ۱۹۶۵ء کو مسلمانوں نے سٹیج وغیرہ لگا کر ساڑھے نو بجے حضرت مولانا منظور احمد صاحب نے تقریر شروع کر دی چنانچہ مولانا موصوف نے اپنی تقریر میں مرزائیوں کی شکست فاش کا اعلان فرمایا۔ پونے دس بجے حقانہ للابان کی

پولیس دفعہ ۱۴۴ کا حکم لے کر پہنچ گئی جس پر مجمع منتشر کر دیا گیا۔

بی، ڈی کے معزز ممبر صاحبان!

دنیا میں ہر نعمت اور مصیبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہوتا ہے اگر نعمت کا شکر بجا لایا، اللہ تعالیٰ اس میں اور ترقی دیتے اور زیادہ کرتے ہیں۔ اسی طرح مصیبت کو مشیتِ الٰہی تصور کر کے اس پر صبر کیا تو گناہ معاف ہوتے اور درجات بلند ہوتے ہیں۔ یہی حال بی، ڈی کی ممبری کا ہے۔ اگر اس ممبری کو ایمان وضمیر کے مطابق استعمال کیا۔ اپنے ووٹ سے کسی غلط آدمی کی تائید نہ کی، تو یہ اس اعزاز و اکرام کا شکریہ ہے، اور پھر اللہ تعالےٰ عزت و وقار کو چار چاند لگائے گا۔ اگر ممبری کو غلط استعمال کر کے اپنا ووٹ پیسوں پر بیچ ڈالا یا کسی ڈر یا لالچ میں آکر دیندار آدمی کے مقابلہ میں استعمال کیا۔ اس نے اللہ کی نعمت کی ناشکری کی، اور جلد یا بدیر وہ یہ نعمت اس سے چھین کر اس سے اس نعمت کی بے قدری کی باز پرس کرے گا حکومت کا اعلان ہے اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ دیندار، دیانتدار اور بہتر آدمی کو کامیاب بناؤ، تاکہ کوئی خدا کا بندہ تو ایسا ہو، جو اسمبلی میں پہنچ کر حق کی آواز اٹھا سکے۔ آج ساری قوم اور خاص کر غریب طبقہ گوناگوں مصائب میں مبتلا ہے۔ اگر ایک بھی مسلمان ان کے لئے زبان کھولے اور ایوان حکومت کو جھنجھوڑے، تو سب کی طرف سے فرض کفایہ ادا ہوگا، ورنہ اس ذمہ داری سے کوئی بھی بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔ آپ ووٹ دیتے وقت دیکھیں کہ کون سا امیدوار شکل و صورت میں اور خصلت میں ہمارے آقائے نامدار حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے میں خوش ہے، اور کونسا آدمی انگریزوں کی نقالی کرتا یا غریب مسلمانوں کو ذلیل سمجھتا اور اپنے روپوں کے بل بوتے پر کامیاب ہونا چاہتا ہے۔ ہم کو یہ معلوم ہو کر خوشی ہوئی ہے، کہ تحصیل مانسہرہ وایبٹ آباد کے حلقہ کونش اگرور اور تناول شروان وغیرہ سے محمد اشرف خاں بھی کھڑے ہوئے ہیں۔ جو نیک، محنتی، دیانتدار اور مسلمانوں کے خیر خواہ خدمتگار ہیں۔ نوہنہ بالاکوٹ کے رہنے والے اور شریف خاندانی جوان ہیں۔ خدا کرے کہ اس حلقہ کے ممبر صاحبان اپنی بصیرت ایمانی سے کام لیکر ان کو کامیاب بنائیں۔

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

جھوٹ کی حُرمت کا بیان ۱۰

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب سے یہ دریافت فرمایا کرتے تھے کہ کیا تم میں سے کہ ... کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ تو آپ کے سامنے بیان کر دیتا تھا جس اللہ تعالیٰ کی توفیق ہوتی تھی۔ ایک روز آپ نے ہمارے سامنے بیان کیا کہ میرے پاس (خواب میں) دو آنے والے آئے۔ اور انہوں نے مجھ سے کہا، ہمارے ساتھ چلو تو میں اُس کے ساتھ چل دیا اور ہم ایک آدمی کے پاس آئے جو چت لیٹا ہوا ہے۔ اور دوسرا آدمی پتھر لیے ہوئے اس کے پاس کھڑا ہے۔ وہ پتھر کے ذریعے سے اس کے سر کو مار رہا ہے۔ اور اس کے سر کو کچل رہا ہے۔ اور جب پتھر مارتا ہے تو وہ لڑھک کر دور چلا جاتا ہے۔ اور وہ آدمی پھر پتھر کے ساتھ جاتا ہے اور اُس کو اٹھاتا ہے۔ اور اسکے پاس لوٹ کر بھی نہیں پاتا یہاں تک کہ اس کا سر صحیح وسالم ہوجاتا جیسا کہ وہ تھا۔ پھر اس کے پاس آتا ہے اور اسی طریقہ سے کرتا ہے۔ جیسا کہ پہلی مرتبہ کیا تھا (اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہتا ہے) آپ نے فرمایا، میں نے ان دونوں آدمیوں سے دریافت کیا کہ سبحان اللہ یہ کیا چیز ہے۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ آگے چلیے۔ آگے چلیے۔ چنانچہ ہم چل پڑے اور ہم ایک آدمی کے پاس پہنچے جو کہ گدی کے بل لیٹا ہوا ہے اور دوسرا آدمی اس کے پاس لوہے کا ایک سنچا اُنکڑا لئے کھڑا ہے۔ اور یہ شخص اس کے چہرے کے ایک جانب میں آتا ہے اور اُس کے کلے کو گدی تک چیر دیتا ہے۔ اور اس کے نتھنے اس کی گدی تک اور اُس کی آنکھ کو اُس کی گدی تک اور پھر دوسری جانب متوجہ ہوتا ہے۔ اور اُس طرف بھی وہی کرتا ہے جو اس کی پہلی جانب کرتا ہے۔ اور اس جانب سے فارغ نہیں ہونے پاتا۔ کہ وہ پہلی جانب ویسی صحیح و سالم ہوجاتا ہے۔ یہ شخص پھر لوٹ کر آتا ہے اور ویسے ہی کرتا ہے جیسا کہ پہلی مرتبہ کیا ہے (اسی طریقہ پر عمل جاری ہے) حضور نے فرمایا۔ میں نے کہا سبحان اللہ یہ دونوں کیا کر رہے ہیں؟

ان دونوں صاحبوں نے کہا چلئے چلئے چنانچہ ہم چل دیئے۔ تو ہم تنور کی مانند ایک گڑھے پر پہنچے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو گمان ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس میں شور و شغب ہو رہا تھا۔ اور آوازیں بلند تھی۔ ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو بہت سے مرد اور عورتیں ننگی دکھائی دیں جن کو نیچے سے لپٹ لگتی ہے۔ جس وقت یہ لپٹ لگتی ہے تو یہ لوگ چیخنے لگتے ہیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آگے چلیے۔ فرماتے ہیں پھر ہم ایک نہر پر پہنچے جس کا رنگ سرخ تھا۔ خون کی مانند اور اس میں ایک آدمی تیر رہا تھا۔ نہر کے کنارے پر ایک شخص تھا جس نے بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے۔ جب وہ تیرنے والا تیر کر اس کی طرف آتا تو یہ اُس کے منہ پر ایک ایسا پتھر مارتا کہ اس کا منہ ٹوٹ جاتا۔ اور وہ پھر تیرنے لگتا۔ اور پھر تیر کر کنارے پر آنا چاہتا۔ تب ہی وہ آدمی جس کے پاس پتھر جمع ہیں اس کے منہ پر پتھر مارتا ہے۔ جس سے اس کا منہ ٹوٹ جاتا ہے۔ تو میں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے دریافت کیا۔ کہ یہ کون شخص ہیں۔ تو ساتھیوں نے مجھ سے کہا آگے چلیے۔ آگے چلیے۔ چنانچہ ہم آگے چل دیئے اور پھر ہم ایک نہایت ہی کریہہ المنظر آدمی کے پاس آئے جیسے کہ تم کسی بے انتہا بدصورت آدمی کو دیکھو اور اس کے پاس آگ روشن تھی۔ اور وہ اس کے ارد گرد چکر لگا رہا تھا۔ حضور اکرمؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں۔ انہوں نے مجھے جواب دیا کہ آگے چلیے۔ آگے چلیے۔ چنانچہ ہم چل دیئے اور ایک باغ میں پہنچے۔ جس میں فصل بہار کے ہر قسم کے پھول لگے ہوئے تھے۔ اور اس کے بیچ میں ایک شخص اس قدر لمبے قد کا تھا۔ کہ اس کا سر بوجہ درازی کے مجھ کو نظر نہیں آ رہا تھا۔ گویا کہ آسمان سے لگا ہوا ہے۔ اور اس شخص کے گرد بہت سے لڑکے تھے۔ جن کو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا۔ کہ یہ کون آدمی ہے اور یہ لڑکے کون ہیں تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ آگے چلیے۔ آگے چلیے۔ سو ہم آگے چل دیئے۔ اور ایک بہت بڑے درخت پر پہنچے کہ اس سے اچھا اور بڑا درخت میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ حضور فرماتے ہیں کہ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھیئے۔ سو ہم وہاں چڑھے۔ وہاں ایک شہر ایسا دیکھا، جو ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی کے ساتھ بنا ہوا تھا ہم اس شہر کے دروازے پر آئے اور ہم نے اس کا دروازہ کھلوایا۔ چنانچہ وہ دروازہ ہمارے لئے کھول دیا گیا۔ تو ہم اس میں داخل ہوئے۔ ہم کو وہاں ایسے آدمی ملے جن کا آدھا جسم ایسا خوبصورت جیسا کہ تم بہت ہی خوبصورت آدمی کو دیکھو اور آدھا ایسا بدصورت جیسے تم بہت ہی بدصورت آدمی کو دیکھو۔ میرے ساتھیوں نے کہا کہ جاؤ اس نہر میں داخل ہو جاؤ۔ وہاں باغ کے عرض میں ایک نہر بہہ رہی تھی جس کا پانی نہایت ہی سفید خالص تھا۔ وہ لوگ گئے اور اس میں گھر پڑے پھر ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی بدصورتی جاتی رہی۔ اور وہ بہت ہی خوبصورت ہوگئے۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے ساتھیوں نے کہا کہ یہ (مقام) جنت ہے اور یہ آپکے رہنے کی جگہ ہے میں نے اپنی نگاہ جو بلند کی تو میں ابر سفید کے ایک محل دیکھا۔ ان دونوں ساتھیوں نے کہا یہ تیرا محل ہے۔ میں نے ان دونوں سے کہا کہ بارک اللہ فیکما (تم دونوں کو اللہ تعالیٰ برکت دے۔ مجھ کو ذرا چھوڑ دیجیے کہ میں اس میں داخل ہوں انہوں نے کہا کہ آج آپ نہیں جا سکتے۔ ہاں مگر آپ اس میں داخل ضرور ہوں گے۔ میں نے ان سے کہا کہ آج رات میں نے بہت عجائبات دیکھے یہ کیا تھے۔ جو میں نے دیکھے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا۔ کہ عنقریب تبلاتے ہیں۔ بہر حال وہ پہلا شخص جس کے پاس آئے تھے جس کا پتھر سے سر پھوڑا جا رہا تھا۔ یہ وہ شخص ہے جو قرآن کو یاد کر کے چھوڑ دیتا ہے۔ اور فرض نماز سے غفلت کرتا ہے۔ اور وہ شخص جس کے پاس آپ کا گزر ہوا تھا۔ کہ اس کا جبڑا گدی تک اور نتھنا گدی تک چیرا جا رہا تھا۔ اور اس کی آنکھ گدی تک چیری جا رہی تھی۔ یہ وہ شخص ہے جو اپنے گھر سے صبح ہی نکل کر ایسے جھوٹ بولتا ہے کہ عام دنیا میں پھیل جاتا ہے۔ اور وہ مرد اور عورتیں جو تنور میں تھیں (جن کو نیچے سے لپٹ آ کر لگتی تھی) وہ زناکار مرد اور زناکار عورتیں تھیں اور وہ شخص جو نہر میں تیر رہا تھا۔ اور پتھر کھا رہا تھا۔ وہ سود کھانے والا ہے۔ اور وہ بدصورت آدمی جو آگ جلا رہا تھا اور اس کے گرد چکر کاٹ رہا تھا۔ وہ مالک دوزخ کا داروغہ تھا اور وہ باغ کے اندر دراز قد آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ اور ان کے ارد گرد جو بچے تھے وہ وہ بچے تھے جو فطرتِ اسلام پر مرے تھے اور برقانی کی روایت میں ہے کہ اسلام کی فطرت پر پیدا کیے گئے راوی بیان کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ اور مشرکین کی اولاد بھی وہی ہیں۔ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مشرکین کے بچے بھی (وہی ہیں) اور وہ لوگ جو آدھے بدصورت اور آدھے خوبصورت تھے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اچھے اور بُرے اعمال ملے جلے کیے ہیں۔ اللہ رب العزت نے ان سے درگزر فرمایا یعنی ان کے قصور معاف فرما دیئے۔ (اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے) اور بخاری ہی کی ایک اور روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے آج کی رات کو دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھ کو ارض مقدسہ (ملک شام) کی طرف لے گئے۔ پھر آپ نے بدستور سابق حدیث بیان کی۔ اور ارشاد فرمایا کہ چنانچہ ہم چلے۔ یہاں تک کہ ہم ایک گڑھے پر پہنچے جو کہ مانند تنور کے تھا۔ جس کے اوپر کا حصہ تنگ اور اندر کا حصہ وسیع اور کشادہ تھا۔ اور اس کے اندر آگ بھڑک رہی تھی اور وہ آدمی (جو اندر تھے) آگ کے شعلوں کے ساتھ اوپر آ جاتے اور گڑھے سے نکلنے کے قریب ہو جاتے۔ اور جب شعلوں کا زور کم ہو جاتا تو وہ آدمی پھر اندر ہو جاتے۔ اور اس آگ میں بہت سے مرد اور ننگی عورتیں تھیں اور اسی حدیث میں ہے کہ ہم پھر ایک نہر پر پہنچے جس میں خون بھرا تھا۔ اور اس میں کسی قسم کا۔ اس نہر کے درمیان ایک شخص کھڑا ہے۔ اور نہر کے کنارے ایک اور شخص ہے۔ جس کے سامنے پتھر ہیں پس ...... وہ شخص جو نہر میں ہے۔ نہر سے نکلنے کا ارادہ کرتا ہے اور یہ شخص جو کنارے پر ہے۔ اس کے منہ پر پتھر مارتا ہے اور اس سے اس

باقی آخری صفحہ پر

ہفت روزہ
ترجمان اسلام لاہور

جلد ۸ | جمعہ ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۷

صورت اسلام یا حقیقت اسلام

آج جس مجلس میں جاؤ، جہاں بیٹھو عوام و خواص سب مسلمانوں کے طرز عمل کے شاکی نظر آئیں گے ہر شخص کی زبان پر مسلمانوں کی شکایت ہے کوئی ان کے معاملات زیر بحث لا رہا ہے۔ کوئی ان کی دینداری کو موضوع بحث بنا کر ان کے عیوب گننے میں مصروف نظر آتا ہے۔ کسی کو عدل و انصاف کے تقاضوں سے ہٹ کر ان کی کنبہ پروری محل نظر دکھائی دیتی ہے۔ کوئی علماء و مشائخ کی کرتوتوں سے اٹھا کر اسلام پر طعن توڑنے میں لطف محسوس کرتا ہے غرض جتنے منہ ہیں اتنی ہی باتیں۔ ہر شخص بھانت بھانت کی بولی بول کر تان اسلام کے خلاف فقرہ کسنے پر توڑتا ہے۔

یہ سب کچھ کیوں ہے؟ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ بیچارے اسلام کی رسوائی کا ذمہ دار کون ہے؟ کس کی وجہ سے اللہ کا دین تضحیک کا نشانہ بنا ہوا ہے؟ کیا یہ سب باتیں سوچنے اور غور کرنے نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو پھر آئیے اس کے اسباب و علل تلاش کریں اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی بھرپور کوشش کریں۔

ہر چیز کی ایک صورت ہوتی ہے اور ایک اس کی روح یا حقیقت ہے۔ انسان کی بھی ایک صورت ہے اور ایک اس کی روح یا حقیقت ہے۔ ظاہر ہے انسان بغیر روح کے بیکار محض ہے۔ جب تک روح اس میں موجود ہے سب کی قدر کرتے ہیں۔ اس پر جان چھڑکتے ہیں۔ لیکن جیسے ہی روح کا رشتہ بدن سے کٹ جاتا ہے، عزیز سے عزیز دوست اور رشتہ دار بھی اسے قبرستان پہنچانے میں جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حالانکہ جہاں تک صورت انسان کا تعلق ہے وہ لاش کی شکل میں سامنے ہوتی ہے۔ اس کی آنکھیں بھی موجود ہوتی ہیں۔ کان، منہ، سر، ہاتھ اور پاؤں سب ساتھ ہوتے ہیں لیکن چونکہ روح نہیں ہوتی اور حقیقت سے جسم کا تعلق منقطع ہو جاتا ہے۔ اس لیے نہ کان سن سکتے ہیں، نہ ہاتھ اور پاؤں حرکت میں آ سکتے ہیں، نہ آنکھیں دیکھ سکتی ہیں اور نہ دوسرے اعضاء و جوارح میں قوتِ حیات باقی رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے صورتِ انسان کی کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رہتی۔ اعزہ و اقرباء غم و الم محسوس کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ سب اسے دنیوی اعتبار سے بیکار خیال کرتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے لاش کو سپردِ خاک کرنے میں عجلت سے کام لیتے ہیں۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ صرف صورت مطلوب و مقصود نہیں بلکہ اس کی حقیقت اور روح مطلوب و مقصود ہے اور جب وہ موجود نہیں تو صورت سے صرف نا عاقبت اندیش یا بچے ہی دل بہلا سکتے ہیں جیسا کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بچے مٹی اور لکڑی کے بنے ہوئے پھل لے کر ہی بہل جاتے ہیں حالانکہ نہ وہ کھانے کے ہوتے ہیں اور نہ ان میں ذائقہ ہوتا ہے اور نہ ہی ان میں رس ہوتا ہے جو حقیقی پھل کی خصوصیات میں سے ہے۔ واضح رہے کہ جس طرح یہ پھل بیکار ہے اسی طرح صورتِ انسان بھی محض دل بہلاوے اور دکھلاوے کی چیز ہے اس کے علاوہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہی صورت اعمال اور اسلام کی بھی ہے۔ اسلام کی بھی ایک صورت ہے اور ایک روح یا حقیقت ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ارکان اسلام کی ادائیگی صورتِ اسلام ہے۔ اور حقیقت اسلام عبدیت کاملہ ہے، سب سے توڑ، رب سے جوڑ کا مظہر ہوتا ہے۔ اپنی مرضی کو اللہ اور اس کے پیارے رسولؐ کی مرضی پر قربان کر دیتا ہے، لیکن بدقسمتی سے یہی وہ جوہر ہے جو ہم میں مفقود ہے۔ جس کی وجہ سے ہم تضحیک و استہزاء کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور اسلام کے مقدس نام کو بدنامی کا داغ دے رہے ہیں۔ پھر ان مسلمانوں سے قطع نظر کہ جن کا اسلام سے واجبی سا تعلق ہے اور وہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہو جانے کی وجہ سے سیاسی طور پر مسلمان کہلانے پر مجبور ہیں۔ بظاہر عام دیندار قسم کے لوگوں کا بھی یہی حال ہے کہ وہ حقیقتِ اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتے وہ صورت اسلام کے تو شیدائی ہیں لیکن حقیقت اسلام نے ان کے اندر جھانک کر بھی نہیں دیکھا اور نہ انہیں حقیقتِ اسلام کی ہوا لگی ہے۔ شیخ الاسلام حجۃ اللہ فی الارض سیدی و مولائی حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ میں تحریر فرمایا ہے کہ شمع جہاں بھی ہو پروانے خود بخود قربان ہونے کے لیے دوڑتے ہیں۔ نہ لانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نہ ڈرانے دھمکانے کی۔ صرف فطرت کی سلامتی درکار ہوتی ہے اور یہ کہ نورِ شمع بے حجاب ہو لیکن بدقسمتی سے آج ہمارے اعمال و اخلاق، شمع اسلام کے لیے حجاب بنے ہوئے ہیں۔ اگرچہ ہم اپنے اعمال و اخلاق کو نورِ ایمان کا آئینہ دار بنا لیں تو پروانے خود بخود لپکنے لگیں گے۔ بالفاظ دیگر حضرت شیخ قدس سرہ العزیز کا اشارہ گرامی یہ ہے کہ اگر ہم اپنے اندر حقیقت اسلام پیدا کر لیں تو تمام دنیا حصولِ ہدایت کے لیے ہماری طرف پروانہ وار لپکے گی۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ:-

شہاب الدین غوری کی فاتحانہ تلوار کسی ایک متنفس کے دل کو بھی صداقتِ اسلام کے اعتراف کے لیے نہیں جھکا سکی ہو گی مگر اسی بادشاہ کا معاصر فقیر بے نوا جن کو ہم خواجہ غریب نواز کہتے ہیں اور جو شہاب الدین غوری کی فتح کردہ دہلی میں نہیں، پرتھوی راج کی ہندوانہ راج دھانی اجمیر میں غوری سے تقریباً بیس سال پہلے آ چکا تھا۔ جب وہ بغیر کسی فوجی طمطراق کے فقیرانہ شان میں دہلی سے روانہ ہو کر اجمیر پہنچتا ہے تو خواجہ غریب نوازؒ کے کسی معتقد کی نہیں۔ اسلام کے کسی گرویدہ اور حلقہ بگوش کی نہیں۔ اسلام کے مخالف مسٹر آرنلڈ کی تحقیق یہ ہے کہ صرف اس ایک سفر میں اسلام کے اس سچے نمونے رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق ہمدردیٔ خلقِ خدا کے پیکر، حقیقت اسلام کے مظہر اور انس و محبت کے اس چشمۂ شیریں کی غریب نوازی سے متاثر ہو کر سات سو خاندان شمع اسلام کے پروانے بنتے ہیں اور حلقہ بگوش اسلام ہوتے ہیں۔ خود سرور کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ہمارے سامنے ہے جس وقت آپ نے ضلالت و گمراہی کی گھٹا ٹوپ اندھیریوں میں شمع توحید روشن کی تو کیا آپ کسی ملک کے فرمانروا تھے؟ کیا کوئی مادی اقتدار آپ کے زیر نگیں تھے

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر

جمعیۃ علماء اسلام کی خبریں

ناظم ڈویژن حیدرآباد کا دورہ

پنڈ عیدن ۱۰ ذی الحجہ حکیم نواب دین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن نے نیر پور ڈویژن کا دورہ کیا حکیم صاحب نے سب سے پہلے حضرت مولانا عبدالحق صاحب خطیب مسجد و امیر جمعیت شہر سے ملاقات کی۔ شہری تنظیم و دیگر اہم امور پر گفتگو کی۔ نیز حکیم صاحب نے امیر شہر کی توجہ ترجمان اسلام کی طرف دلائی اور تاکید کی کہ ترجمان اسلام کی اشاعت کو عام کرنے کے لئے مستقل خریدار پیدا کریں۔ بعد میں حضرت مولانا نے ایک اجتماع سے خطاب فرمایا اور جمعیت سے متعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ اگر دین کی خدمت کرنا چاہتے ہو۔ تو جمعیۃ میں شامل ہو کر کریں کیونکہ جمعیۃ ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کا مقصد ملک میں قرآن و سنت کی حکومت قائم کرنا ہے اور تمام خلاف شرع چیزوں سے ملک کو بچانا ہے۔

اجتماع کے اختتام پر کئی حضرات نے ترجمان اسلام کے مستقل خریدار بننے کے وعدے کئے۔ جن کے ناموں اور مکمل پتوں کی اطلاع مرکزی دفتر کو کر دی گئی ہے دوسرے روز حکیم صاحب بھریا روڈ ضلع نواب شاہ میں پہنچے تو حضرت مولانا غلام رسول صاحب مہتمم مدرسہ مدنیہ بھریا روڈ نے علاقہ کے مقامی لوگوں کو اجتماع میں مدعو کیا۔ لوگ کثرت سے جمع ہوئے۔ مولانا غلام رسول صاحب نے حالات حاضرہ پر تبصرہ فرمایا۔ بعد میں بھریا روڈ میں جمعیۃ کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے عہدیدار مندرجہ ذیل منتخب ہوئے۔

(۱) امیر۔ حضرت مولانا اللہ بخش صاحب
(۲) نائب امیر حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب
(۳) 〃 〃 حضرت ڈاکٹر محمد یوسف 〃
(۴) ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب
(۵) ناظم ر حافظ محمد صدیق صاحب
(۶) خزانچی۔ مجاہد اعظم حاجی محمد صاحب شیخ

نیز طے پایا کہ عنقریب دوبارہ ایک جلسہ عام کیا جائے گا۔ تاکہ عوام کو جمعیت سے روشناس کرایا جا سکے۔

(دفتر جمعیۃ بھریا روڈ)

مسلمان چکوال عبدالمعطی سے محتاط رہیں

اہل اسلام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ عبدالمعطی جس کا سابق نام فضل حسین ہے رنگ گورا معمور چہرہ پر باریک سا ریک نشان ہیں اسی سال چکوال میں ایک مدرسہ عثمانیہ بنایا ہے جس کے لئے پانچسالہ منصوبہ کا اشتہار بھی شائع کیا ہے۔ اور دور دور تک چندہ مانگتا پھرتا ہے۔ اکثر مقامات سے احباب نے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ اپنے مدرسہ کو حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی زیر سرپرستی کہہ کر چندہ اکٹھا کرتا پھرتا ہے۔ حالانکہ حضرت قاضی صاحب نے ایک سال ہوا اس کو اپنی جماعت سے ایک چوری کی بنا پر نکال دیا تھا۔ جمعہ کے موقع پر اعلان بھی فرما دیا۔ وہ نہ عالم نہ حافظ اور نہ قاری ہے۔ بلکہ ایک دفعہ اپنے ، نواحقین جنکے گھروں میں کام کرتا تھا برتن چرا کر سرگودھا فروخت کیے۔ گھر والوں نے دو صد روپیہ دے کر بمشکل جان چھڑائی کچھ عرصہ غائب رہنے کے بعد مدرسہ عثمانیہ کے مہتمم کی حیثیت سے نمودار ہوا مختلف بزرگوں کے نام اور خوابیں وغیرہ بیان کر کے چندہ جمع کرتا ہے۔ میں اپنی مفاد کی خاطر اعلان کرتا ہوں کہ مسلمانوں کو ایسے شخص کی معاونت سے پرہیز کرنا چاہیئے

المعلن
احمد حسین ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام چکوال

ہفت روزہ اجلاس

۲۲ اپریل بعد از نماز عشا جامع مسجد پونگران میں جمعیۃ علماء اسلام سکھر کا ہفت روزہ اجلاس ہوا جس میں احقر اور مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سکھر، مولانا عبدالمجید صاحب خطیب جامع مسجد منڈی ۱/۲ ادن سکھر، مولانا شرف الدین صاحب، محمد یٰسین صاحب، قاری صاحب، حافظ محمد رفیق صاحب وغیرہ نے شرکت فرمائی اجلاس میں مولانا محترم اور مولانا عبدالمجید صاحب نے خطاب فرمایا۔ اجلاس نہایت ہی کامیاب رہا۔ آئندہ اجلاس جامع مسجد ریلوے سٹیشن ہوگا

۲۰ - ۲۳ اپریل ۱۹۶۵ء بعد از نماز جمعہ عید گاہ عثمانی سکھر میں جمعیۃ کا ہفت روزہ اجلاس ہوا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ نے فرمائی۔ درس قرآن پاک حضرت مولانا امیر جمعیۃ نے دیا بعد ازاں مولانا محمد اکبر خاں صاحب فاضل دیوبند نے شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے حالاتِ زندگی پر تبصرہ فرمایا۔ بعد ازاں حضرت امیر نے ایک کمیٹی کی تشکیل فرمائی جو شہر کے معزز ترین حضرات سے مل کر جمعیۃ کا پروگرام پیش کریگے۔ یہ کمیٹی ہفتہ میں ایک دفعہ گشت کرے گی اور جمعہ کے بعد ہونے والے اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ کمیٹی کے ارکان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہونگے۔ (۱) حضرت امیر محترم (۲) حضرت مولانا عبدالمجید صاحب (۳) مولانا محبت علی صاحب (۴) جناب منشی اللہ رامی صاحب (۵) جناب غلام قاسم صاحب (۶) احقر ممتاز علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء اسلام سکھر

حافظ ممتاز علی

امیر جمعیۃ العلماء السلام بھریا روڈ

زندہ باد

بھریا روڈ کے مخلص دیندار مسلمانوں کا رہبر مولانا نعمت اللہ صاحب بفضلِ خدا ندکریم کا الیکشن بی ڈی ممبر ہونیکے باعث اتنی دینی امور میں ترقی ہوئی ہے۔ جس کا حد و حساب نہیں۔ خاص کر تھیٹر سینما جو کہ بھریا روڈ شہر میں لگتا تھا۔ وہ حضرت مولانا امیر جمعیۃ صاحب موصوف کے جدوجہد کے سبب اس موذی مرض اور عصمت فروشی سے مسلمانوں کو نجات عطا فرمائی۔ حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب نے اس تھیٹر سینما بند کرانے کے لیئے وہ جدوجہد کی جس کو ایک تاریخی اوراق کے اندر بند کرانا چاہیئے تھا۔ کیونکہ مولانا موصوف نے اس دور کے تو بجائے خود بلکہ آئندہ والی نسل کو نجات دلایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا صاحب کو اپنی دینی دنیوی مقاصد کے اندر کامیاب کرے اور یہ کہ شہر کے کافی معزز دوستوں نے بھی مولانا صاحب موصوف کی اس معاملہ میں مدد فرمائی۔ ۔۔ حضرت مولانا اللہ بخش صاحب بریدی۔ حاجی محمد حسین صاحب چوہدری علی محمد صاحب، بشیر احمد صاحب، مولانا ابو عبداللہ فلی ساکھی دکس اور مطلب کہ کافی دوستوں نے مہربانی فرما کر اپنا دینی جذبہ دکھایا اللہ تعالیٰ دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے اور مولانا موصوف صاحب نوجوان کو زندگی طویل عنایت فرمائے تاکہ دینی ترقیات میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے

غلام رسول مہتمم مدرسہ مدنیہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء اسلام بھریا روڈ ضلع نواب شاہ

انجمن تعلیم القرآن پلندری کا سالانہ

عظیم الشان جلسہ

مورخہ ۷ تا ۹ مئی بروز بدھ، جمعرات جمعہ کو بڑے تزک و احتشام سے ہو رہا ہے۔ جس میں آزاد کشمیر اور پاکستان کے جلیل علمائے اکرام شرکت فرما رہے ہیں۔ چند ایک کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ حضرت مولانا شریف صاحب کشمیری۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری۔ قاضی مظہر حسین صاحب وغیرہ ہم بلند پایہ اکابر علماء شرکت فرما رہے ہیں۔ احباب سے اپیل ہے کہ ان تاریخوں پر شامل اجلاس ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(مولانا) محمد یوسف مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن پلندری پونچھ آزاد کشمیر

جمعیۃ علماء اسلام چونڈہ مرم ضلع سیالکوٹ

جامع مسجد نور میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس منعقد ہوا جس میں امیر جمعیۃ حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے مولانا محمد یوسف صاحب مرحوم سربراہ تبلیغی جماعت کا ذکر فرمایا اور ان کے انتقال کو عالم اسلام کا عظیم نقصان بتایا۔ آخر میں دعائے مغفرت کی گئی۔ اور مدرسہ تعلیم الاسلام میں بچوں نے قرآن مجید پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا۔

عبدالرشید ناظم جمعیۃ چونڈہ مرم ضلع سیالکوٹ

اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس بلائی جائے

قرآن وسنت کی موجودگی میں کوئی نفاق نہیں رہنا چاہیئے

(شاہ فیصل)

سعودی عرب کے شاہ فیصل نے مسلمان ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس بلانے کی تجویز پیش کی ہے۔ تاکہ عالم اسلام کو درپیش مسائل پر غور وخوض کیا جاسکے۔ شاہ نے کہا۔ دنیائے اسلام فیرضروری اختلافات اور تنازعات کے باعث بٹ ہوئی ہے۔ اور ان اختلافات اور تنازعات نے اسے سنگین خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ شاہ فیصل نے عالمی اسلامی کانگریس کی حالیہ کانفرنس میں اپنی افتتاحی تقریر میں کہا۔ کہ مسلمانوں کے پاس قرآن وسنت جیسا رہبر اور ضابطہ حیات موجود ہے۔ اس لئے انہیں نفاق کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔

شاہ نے سعودی عرب کی خارجہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ سعودی عرب کی حکومت اور عوام دنیا کے ہر حصہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد وحمایت کریں گے۔ شاہ فیصل نے کہا۔ دنیا کی مسلمان آبادی دو اقسام کی ہے۔ ایک حصہ خود مختار ہے۔ ان مسلمانوں کو اپنے امور کی انجام دہی میں قرآن وسنت کے احکام پر عمل کرنا چاہیئے۔ خواہ وہ ان کے اپنے ملکوں میں بستے ہوں یا دوسرے ملکوں میں۔ شاہ فیصل نے کہا۔ دوسرا حصہ غیر مسلم ممالک کی مسلمان اقلیتوں پر مشتمل ہے انہیں بھی اپنی توجہ اپنے مذہبی ورثہ کی خدمت پر مرکوز کرنا چاہیئے۔ اور اسلامی شعائر کی پابندی کرنا چاہیئے۔ ان سے یہ نہیں کہا جارہا کہ وہ اپنی حکومتوں کے خلاف علم بغاوت بلند کردیں۔ لیکن ان کا فرض ہے کہ قرآن وسنت کا ابلاغ کریں۔ انہیں ان لوگوں کے ساتھ صلح رکھنا چاہیئے جن کے ساتھ پرامن ہوں۔

شاہ فیصل نے کہا۔ آج مسلمانوں کو ایک ایسے انتہائی کٹھن دور کا سامنا ہے جس سے ان کو پہلے کبھی واسطہ نہیں پڑا کانفرنس کا فرض اولین ہے کہ مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لے۔ ان کے مسائل کو سمجھے ان کے حل تلاش کرنے کی کوشش کرے اور تمام مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرے۔

آخر میں شاہ فیصل نے توقع ظاہر کی کہ کانفرنس مسلمانوں کی صراط مستقیم کی جانب رہنمائی کرنے کے لئے ایک نئے دور کی نقیب بن جائے گی۔

عالمی اسلامی کانگرس کی یہ دوسری کانفرنس ہے۔ اور اس میں پچپن ممالک کی ممتاز شخصیتیں اور علماء و فضلا حصہ لے رہے ہیں۔ سربرآوردہ مندوبین میں شمالی نائیجیریا کے وزیر اعظم مسٹر احمد وبیلو، کشمیری رہنما شیخ محمد عبداللہ، مفتی اعظم فلسطین اور سعودی عرب میں اسلامی ممالک کے سفیر شامل ہیں۔ شیخ عبداللہ کو کانفرنس میں اعزاز کے ساتھ بٹھایا گیا۔ انہیں اگلی صف میں سفیروں کے ساتھ نشست دی گئی۔ کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی ایک وفد نے کی۔ جو ڈاکٹر فضل الرحمٰن، ڈاکٹر سید معظم حسین اور مسٹر خادم حسین شاہ پر مشتمل تھا۔ متعدد دوسرے پاکستانیوں کو بھی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔

دار المبلغین اہلسنت پاکستان (ملتان) کا داخلہ

ملتان۔ مرکزی دار المبلغین اہل سنت پاکستان (ملتان) میں حسب سابق اس سال بھی مندرجہ ذیل اکابرین علما اہلسنت سارا سال تعلیم دیں گے۔

— شمس المناظرین مولانا محمد عبدالستار تونسوی

— امام المحققین حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی۔ حضرت مولانا لعل حسین صاحب اختر۔ حضرت مولانا خالد محمود صاحب پروفیسر۔ مولانا بشیر الحسینی۔ مولانا عبدالرحیم منہاج۔ مولانا ابوالخیر مخدوم رشید۔

تمام متعلمین احباب کو چالیس روپے ماہانہ وظیفہ دیا جائیگا۔ ادارہ ہذا کا ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ تک داخلہ جاری رہے گا۔ ناظم دفتر مرکزیہ تنظیم اہلسنت پاکستان ابدالی روڈ نزد فواں شہر (ملتان)

حضرت حسن بصریؒ کا خط

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے نام

صدر محمد ایوب خان پڑھیں

(قاری محمد یعقوب مدرس مدرسہ تجوید القرآن ادھل ٹیل ضلع ہزارہ)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جب مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے، تو انہوں نے حضرت حسن بصریؒ کو لکھا کہ آپ مجھے عادل حکمران کے اوصاف لکھ بھیجیں۔ تعمیل میں امام حسن بصریؒ نے ایک طویل مکتوب لکھا۔ جس میں عادل حکمران کے اوصاف واضح کئے۔ مکتوب مندرجہ ذیل ہے:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اما بعد:۔

امیرالمومنین! آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں عادل حکمران وہی ہے، جو ہر کجی کو راستی سے بدلنے والا، ہر انحراف کو اعتدال پر لانے والا، ہر فاسد کو صالح بنانے والا، ہر ناتوان کے لئے وجہِ قوت، ہر ستم رسیدہ کے لئے پیکرِ انصاف، ہر آفت زدہ پریشان کے لئے جائے پناہ ہو۔

امیرالمومنین! عدل کیش فرمانروا کی مثال اس چرواہے کی ہے، جو اپنے اونٹوں کے لئے رحمدل اور سراپا شفقت اور رحم کا مجسمہ ہوتا ہے۔ ان کے لئے خوشگوار ترین چراگاہیں فراہم کرتا ہے۔ ہلاکت آفرین وادیوں سے انہیں دور رکھتا ہے۔ درندوں سے حفاظت کرتا ہے، گرمی اور سردی کے حملوں سے ان کے لئے ڈھال بنتا ہے۔

امیرالمومنین! عادل حکمران رعیت کے لئے بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔ جسے اپنی اولاد سے انتہائی محبت ہوتی ہے۔ بچپن میں اُن کے لئے ہرگونہ آرام کے لئے دوڑ دھوپ کرتا ہے۔ جب بڑے ہو جاتے ہیں تو انہیں علم و دانش سے بہرہ مند کرتا ہے جیتا ہے تو اُن کے لئے کماتا ہے، اور مرتا ہے تو اُن کے لئے پس انداز کر جاتا ہے۔

امیرالمومنین! عادل حکمران کی حیثیت اس نیکوکار ماں کی سی ہوتی ہے، جو اپنے بچوں کے لئے مجسمۂ شفقت و خیرخواہی ہوتی ہے۔ پہلے شدید دکھوں سے انہیں پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے، اور پھر انتہائی آلام سے انہیں جنتی ہے۔ طفولیت میں ان کی پرورش کرتی ہے۔ انہیں بے خوابی ہوتی ہے تو یہ بھی بے آرام ہو جاتی ہے، اور انہیں آرام ہوتا ہے، تو اُسے بھی اطمینان کا سانس نصیب ہوتا ہے، کبھی انہیں دودھ پلاتی ہے تو کبھی چھڑاتی ہے۔ ان کی عافیت سے مسرور اور ان کے درد سے مغموم ہو جاتی ہے۔

امیرالمومنین! امام عادل یتیموں کا سرپرست اور مسکینوں کا خازن ہوتا ہے۔ ان میں سے چھوٹوں کی تربیت کا ذمہ دار اور بڑوں کے لئے ضروریاتِ زندگی کا مدار ہوتا ہے۔

امیرالمومنین! امام عادل خدا اور خدا کے بندوں کے درمیان ایک واسطہ ہوتا ہے، اللہ کا کلام خود سنتا ہے، اور پھر رعایا کو سناتا ہے۔ خود بھی خدا بین ہوتا ہے۔ اور پھر انسانوں کو خدا بینی کا درس دیتا ہے۔ خود بھی اللہ کا مطیع و منقاد ہوتا ہے مخلوق کو بھی اللہ کا مطیع و فرمانبردار بناتا ہے۔

اے امیرالمومنین! آپ ملکِ خدا پر اقتدار حاصل کرنے کے بعد اس غلام کا طریقہ اختیار نہ کریں جسے اُس کے آقا نے اپنے گھر کا امین بنایا اور اپنے مال و عیال کی حفاظت سونپی۔ لیکن اُس نے آقا کے تمام مال و متاع کو غارت کر دیا اور اس کے اہل و عیال کو بیکس بنا دیا۔ اس کی جمعیت پراگندہ کر دی، اور فقر و فاقہ کے گڑھوں میں جھونک دیا۔

اے امیرالمومنین! اللہ تعالیٰ نے حدود نازل کی ہیں، تاکہ حکمران ان کے ذریعہ سے فواحش و منکرات اور امور فاسدہ کا سدِ باب کریں۔ لیکن اس کے برعکس اگر والئ ملک خود ہی ان جرائم کا ارتکاب کرے، تو رعایا کا کیا حال ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے قصاص کا قانون نازل کیا ہے۔ اور اسے بندوں کے لئے وجہ زندگی قرار دیا ہے (ولکم فی القصاص حیٰوۃ) لیکن اگر قانون قصاص کو نافذ کرنے والے خود ہی رعیت کشی پر اُتر آئیں، تو ملک کا کیا انجام ہوگا۔

امیرالمومنین! آپ موت اور موت کے بعد کے مراحل یاد رکھیں، جبکہ آپ کا کوئی حامی و مددگار نہ ہوگا۔ پس دور اندیشی وہ ہے کہ جو یہ تمام مراحل طے کرنے کے لئے اپنے دامن میں زادِ راہ باندھ لیں۔ جس مقام پر آپ اس وقت سرفراز ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کو ایک اور مقام سے بھی دو چار ہونا ہے وہاں آپ کا قیام طویل ہوگا، اور آپ کے جگری دوست اور اقرباء آپ سے منہ موڑ دینگے، اور آپ کو تن تنہا وہاں ایک تاریک غار کے حوالے کر دینگے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو اس خط سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب کی

مجلس شوریٰ کا اجلاس

بتاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۶۵ء بروز جمعرات دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب سرگودھا میں صوبائی امیر حضرت مفتی صاحب سرگودھا مدظلہٗ کے حکم سے صوبائی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ تمام اراکین شوریٰ کو دعوت نامے اور ایجنڈا ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ پھر بھی اس اطلاع کے ذریعہ تمام اراکین کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اجلاس میں ضرور شرکت فرمائیں۔ اوقات اجلاس صبح نو بجے سے بارہ بجے اور دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر ہوگا۔ وقت کی پابندی ضروری ہے۔

اس اجلاس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ مرکزیہ بھی شرکت فرمائیں گے۔

المعلن (قاری) عبدالسمیع ناظم جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب (سرگودھا) فون ۲۲۵۴

(۲) جمعیۃ علماء اسلام روڈہ ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ بتاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء بروز جمعہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ضلع کے متعدد علماء کرام کے علاوہ مجاہد اعظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزیہ شرکت فرمائیں گے۔

(حافظ محمد حنیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام روڈہ)

ضروری اعلان

جملہ تمام اہل خیر حضرات پر واضح ہو کہ اس وقت ہمارے مدرسہ کا کوئی سفیر نہیں ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ محمد شفیع و مولوی محمد طیب اور محمد شریف ہمارے مدرسہ کے نام سے چندہ وصول کر رہے ہیں۔ محمد شفیع کی جعلی رسیدیں پکڑی گئی ہیں۔ لہٰذا تمام اہل خیر حضرات کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے کہ کوئی بھی ہمارے مدرسہ کے نام چندہ وصول کرتا ہوا پایا جائے۔ تو اس کو حوالہ پولیس کر کے مجھے اطلاع دی جائے۔ مشکور ہوں گا۔ عنداللہ اجر عظیم ہوگا۔

المعلن:۔ احقر عبدالکریم مہتمم دارالعلوم مدنیہ رجسٹرڈ عیدگاہ صادق آباد (ضلع رحیم یار خاں)

مجلس عاملہ تنظیم اہل سنت لاہور

حضرت مولانا محمد اجمل صاحب صدر تنظیم اہلسنت لاہور نے مندرجہ ذیل اراکین کو مجلس عاملہ کے لئے نامزد کیا ہے:۔

مولانا محمد طفیل۔ علامہ خالد محمود، مولانا عبدالرحمٰن خواجہ ابوبکر اویس احمد شبلی، مولانا نذیر احمد، چودھری محمد صدیق، مولانا نور الحق قریشی۔ مولانا عبدالغنی۔ جناب محمد یوسف، جناب غلام نبی۔ جناب سلطان محمود۔ جناب نذیر احمد، جناب محمد صدیق۔ مولانا محمد حسین۔ حافظ نظام الدین

متفرق خبریں

مولانا کوثر نیازی صاحب کا ایک مکتوب

مولانا عبدالکریم صاحب مہتمم دارالعلوم محمدیہ روجھان نے مولانا کوثر نیازی صاحب کو مودودیت سے علیحدگی پر مبارک بادی کا خط لکھا اور اس میں اہل علم کے باہمی تعاون کا ذکر بھی کیا جس کے جواب میں محترم نیازی صاحب نے مندرجہ ذیل قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا :۔

محترم مولانا ! سلام مسنون !

آپ کا گرامی نامہ ملا۔ آپ نے جن مخلصانہ خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ ان کے لئے ممنون ہوں۔ دعا فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ استقامت علی الحق کی توفیق عطا فرمائے۔ میں علماء حق کا خادم ہوں۔ اور جمعیتہ کے بزرگوں کا دل سے قدردان ہوں۔ انشاء اللہ بقیہ زندگی ان سے برابر تعاون کرتا رہوں گا۔ ۲۰ مارچ ۶۵ء

مولانا عبدالکریم صاحب نے مولانا نیازی صاحب کا یہ خط بھیجکر اظہار مسرت کرتے ہوئے ہر دو جانب کو اشتراک عمل کے لئے پروگرام بنانے کو کہا ہے۔ ہم مولانا کے جذبات کی دل سے قدر کرتے ہیں اور رخنہ اندازوں سے قطع نظر کرکے متفقہ طور پر کام کرنے کے حق میں ہیں۔

جامعہ رشیدیہ بھکر میں جمعیتہ الطلبا کا قیام

مورخہ ۶۵-۴-۱ کو مدرسہ جامعہ رشیدیہ بھکر میں جمعیتہ الطلباء کا قیام عمل میں آیا جس کے عہدہ داران مندرجہ ذیل ہیں :۔

صدر :۔ حافظ اعجاز علی صاحب

نائب صدر :۔ مفتی بشیر احمد صاحب

ناظم اعلیٰ :۔ محمد اقبال

ناظم شعبہ نشر و اشاعت ۔ قاضی عبدالحق صاحب۔

دفتر مرکزیہ تنظیم اہلسنت کی تبدیلی

انجمن تنظیم اہلسنت پاکستان (ملتان) کا دفتر مرکزیہ بوہڑ گیٹ ملتان سے تبدیل ہوکر بالمقابل گورنمنٹ پائلٹ ہائی سکول نزد چوک نواں شہر ابدالی روڈ قائم ہوچکا ہے۔ اس لئے تمام متعلقین احباب دفتر کے نئے پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ (ناظم دفتر)

انجمن تنظیم اہلسنت بھکر کے عہدیدار

انجمن ہذا کا اجلاس بیرون کند گیٹ بھکر انجمن کے دفتر میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے :۔

(۱) سرپرست ۔ جناب حاجی سلطان خان ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر

(۲) صدر ۔ جناب حکیم خدا یار شاہ صاحب

(۳) نائب صدر :۔ حافظ سرفراز صاحب

(۴) ناظم اعلیٰ ۔ جناب حکیم عبدالرزاق صاحب

(۵) نائب ناظم ۔ جناب غلام سرور صاحب

(۶) خزانچی ۔ چودھری محمد شفیق صاحب

(۷) پروپیگنڈا سیکرٹری ۔ صوفی محمد صدیق صاحب

(ناظم اعلیٰ عبدالرزاق)

انجمن خدام القرآن شہر قصور کا انتخاب

آج معززین شہر قصور کا ایک اہم اجتماع زیر صدارت مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری صدر انجمن اصلاح معاشرہ شہر قصور مسجد میاں بھٹے والی کوٹ مراد خاں میں منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ قاسمیہ تجوید القرآن کوٹ مراد خاں قصور کی انتظامیہ کمیٹی بنام "انجمن خدام القرآن شہر قصور" کی تشکیل کی گئی اور حسب ذیل حضرات باتفاق رائے عہدیدار منتخب ہوئے :۔

سرپرست اعلیٰ :۔ جانشین حضرت شیخ التفسیر مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم امیر انجمن خدام الدین لاہور

صدر :۔ جناب حاجی فضل الٰہی صاحب مالک مدینہ آئس فیکٹری قصور

نائب صدر (۱) ۔ جناب حاجی محمد الدین صاحب (۲) جناب حاجی محمد حسن صاحب

ناظم اعلیٰ :۔ جناب ماسٹر غلام محمد صاحب

نائب ناظم ۔ مستری محمد ابراہیم صاحب

خزانچی :۔ قاری حبیب اللہ صاحب

ناظم نشر و اشاعت ۔ مولانا قاری محمد شریف صاحب۔

علاوہ ازیں پانچ افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ اور بارہ اراکین پر مشتمل مجلس عاملہ کا انتخاب ہوا

(چوہدری برکت علی رکن مجلس شوریٰ)

نظم

(مدرسہ مخزن العلوم خانپور سے فارغ التحصیل طلباء سے خطاب)

اے طالبانِ علم اے طلانِ دینِ متیں ! درسِ علم حدیث سے فائز ہوئے تم بالیقیں

یہ سعادت یہ کرامت ہوچکی تم کو نصیب ذوقِ علم حدیث سے رہنا ہمیشہ بہرہ ور

احمد حنبل کے اسوہ سے رہے تم کو پیار اقتدارِ وقت کا چہرہ ہو تم سے خشمگیں

مجتہد اس دور کے ہیں غیر راسخ علم میں اُن کی چالیں پرخطر ہیں دام ہمرنگ زمیں

مولانا الیاس کا مسلک رہے تم کو عزیز اُن کے حیلے ہیں مضمر عظمتِ دنیا و دیں

فرقہ ہائے باطلہ کی ہیں مساعی بے شمار باخبر رہنا ہمیشہ علم کے ہو تم امیں

احقر وافقر بھی ہے طالب دعا کا صبح و شام

ہوسکے شفقت تو رکھنا یاد یہ قلب حزیں

(غلام حمید مفتی)

انجمن خدام الدین سوہدرہ کا اجلاس

انجمن خدام الدین سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم خطیب جامع مسجد سوہدرہ منعقد ہوا۔ اجلاس میں انجمن کے زیر اہتمام قائم کردہ مدرسہ قاسم العلوم کے مختلف شعبہ جات مثلاً شعبہ تجوید و قرأت شعبہ حفظ و ناظرہ، شعبہ ترجمۃ القرآن و تعلیم بالغان کا تعلیمی جائزہ لیا گیا، اور رفتار ترقی پر اظہار اطمینان کیا گیا۔

اسلامیہ پرائمری سکول کا افتتاح

موجودہ مدارس میں بڑی حد تک اسلامی تعلیم کے فقدان اور نئی پود میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی اور دینی تعلیم سے بے رغبتی کے پیش نظر اجلاس میں انجمن کی طرف سے اسلامیہ پرائمری سکول کے نام سے ایک سکول کھولنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس میں پانچویں جماعت تک مروجہ نصاب کے ساتھ ساتھ اسلامی نقطہ نظر سے بچوں کے اخلاق و کردار کی تعمیر و تشکیل کے سلسلے میں دینی تعلیم و تربیت کا بھی مناسب اور معقول انتظام ہوگا

(قاری محمد شریف قصوری ناظم اعلیٰ انجمن خدام الدین سوہدرہ، ضلع گوجرانوالہ)

جمعیتہ طلباء اسلام جناح کالونی لائلپور کا انتخاب

جامع مسجد جناح کالونی لائلپور مدرسہ جامعہ محمودیہ کے طلباء کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جمعیتہ طلباء اسلام جناح کالونی لائلپور کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا

امیر اعلیٰ ۔ محمد اکرام الحق صاحب صدیقی

نائب امیر ۔ محمد یونس صاحب انیس

ناظم اعلیٰ ۔ محمد منیر صاحب حقانی

نائب ناظم ۔ عبدالرشید صاحب انصاری

ناظم شعبہ نشر و اشاعت ۔ بشیر احمد شاہد

সাপ্তাহিক PHONE No. 67718

তরজুমানেইসলাম

লাহোর

WEEKLY TARJUMAN-E-ISLAM REGD. L. No. 7132

LAHORE Price 12 Paisse

شمارہ نمبر ۱۷ | ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ | مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء | جلد نمبر ۸

بقیہ: جھوٹ کی حرمت کا بیان

وہیں لوٹا دیتا ہے۔ نہر والا آدمی جب بھی باہر نکلنے کا ارادہ کرتا ہے۔ یہ کنارہ والا اس کے منہ پر ایک پتھر مار دیتا جس سے اس کو اسی جگہ واپس کر دیتا ہے۔ اور [illegible] ہے کہ وہ دونوں مجھ کو ایک درخت پر لے کر چڑھے اور مجھ کو ایک مکان میں داخل کر دیا کہ جس سے اچھا مکان میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ اس میں بوڑھے اور جوان ہر قسم کے آدمی موجود ہیں اور اس میں یہ بھی ہے کہ جس کے کلے چیرے جاتے تھے، وہ جھوٹا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ اس کی جھوٹی باتیں نقل کی جاتی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے گوشوں میں پہنچ جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ یہ عمل قیامت تک کیا جاتا رہے گا۔ اور اس میں ہے کہ جس شخص کا سر کچلا جا رہا تھا۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا تھا۔ اور وہ رات کو غافل ہو کر سو رہا تھا۔ اور دن کو قرآن کے مطابق عمل نہیں کیا تھا۔ یہ عمل اس کے ساتھ قیامت تک باقی رہے گا۔ اور پہلا مکان جس میں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا مکان اور یہ آخر والا مکان سو یہ شہداء کا مکان ہے۔ اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میرا ساتھی میکائیل ہے اور آپ اب اپنے سر کو اٹھایئے۔ چنانچہ میں نے اپنے سر کو اٹھایا۔ دیکھتا کیا ہوں جیسے بادل کی مانند ایک چیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ آپ کا مکان ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اپنے مکان میں داخل ہو جاؤں تو انہوں نے کہا کہ آپ کی عمر ابھی باقی ہے جس کو آپ نے پورا نہیں کیا۔ جب آپ اپنی عمر کو پورا کر لیں گے تو اپنے مکان میں داخل ہو جائیں گے۔ (بخاری)

معذرت

ہمارے کاتب صاحب کے چھوٹے بھائی صاحب کے انتقال کے باعث پرچہ ایک ہفتہ تاخیر سے پوسٹ ہو رہا ہے۔ قارئین کرام سے ہم معذرت چاہتے ہیں۔ ناظم دفتر

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا تردیدی بیان

روزنامہ مشرق لاہور ۱۰ اپریل میں ڈیرہ اسماعیل خاں کے نامہ نگار کے حوالہ سے مفتی صاحب کا ایک بیان شائع ہوا تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ مفتی صاحب نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ جماعت اسلامی سے مل کر کام کرنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے۔ ماضی میں اسلامی جماعتوں کے اختلافات کا برا انجام ہوا ہے۔ وہ اس سے آگاہ ہیں۔

چنانچہ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مہتمم مدرسہ حنفیہ جہلم نے حضرت مفتی صاحب کو بیان کی وضاحت کیلئے خط لکھا۔ جس میں مفتی صاحب نے مندرجہ ذیل جواب عنایت فرمایا

اخبار مشرق کے بیان کی بات احقر نے آپ کے خط سے معلوم کی۔ اس سے قبل مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ میں نے اخبار دیکھا ہے اور نہ معلوم کہ یہ بیان کس نے دیا ہے۔ بہت ممکن خود غرض قسم کے لوگ کس طرح ایسا بیان دے دیتے ہیں اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے

دستخط (مولانا) مفتی محمود (صاحب)

عفا اللہ عنہ از کچی داماں خاں

اعلان

ہر منگل کی رات کو بعد از نماز عشا حضرت مولانا محمد رمضان صاحب ناظم دینیہ شعبہ امیر جمعیۃ علماء اسلام ٹھکر مدرسہ عربیہ جامع رشیدیہ ٹھکر میں درس قرآن پاک دیا کریں گے۔ احباب مطلع رہیں

حافظ ممتاز علی

مہتمم مدرسہ عربیہ جامعہ رشیدیہ ٹھکر

بقیہ: اداریہ

معاذ اللہ کچھ بھی نہیں۔ ارض بطحا کے اس در یتیم کے پاس جو کچھ تھا وہ صدق و اخلاص تھا۔ عزم محکم تھا۔ اعتماد علی اللہ تھا۔ مختصر یہ کہ یہی موتی اگر آپ اپنے دامن ایمان میں لا سکیں تو اسلام کے ساتھ آپ کا مستقبل روشن ہو جائے گا۔ ؎

مصلحت دید من آں ست کہ یاراں ہمہ کار
بگذارند و سر طرہ یارے گیرند!

آیئے ان ارشادات عالیہ کی روشنی میں ہم اپنے ایمانوں کے جیب و دامن ٹٹولیں اور ہم دیکھیں کہ ہمارے پاس صرف صورت اسلام ہی باقی ہے یا حقیقت اسلام کا کوئی حصہ بھی ہمارے پاس ہے۔

سوچئے اور غور فرمایئے کہ اگر ہمارے اندر حقیقت اسلام موجود ہے تو کیا یہی حقیقت اسلام ہم کو کسی برائی سے روکنے کی طاقت رکھتی ہے۔

کیا دنیوی مصلحتوں پر ہم اسلام کے اصول توڑنے سے باز رہ سکتے ہیں کیا ہم اپنے معمولی نفع کی خاطر یا نقصان کے ڈر سے اسلام کے اصولوں اور عدل و انصاف کے ضابطوں کو توڑنے پر آمادہ نہیں ہو جاتے۔ رشتہ داری اور خوف خدا میں ٹکراؤ کی صورت میں ہم کس کی طرف جھکتے ہیں۔ خوف خدا کا لحاظ کرتے ہیں یا خویش پروری کا۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو غیبت دروغ گوئی، بد دیانتی اور حرام خوری سے بری ہیں؟ کتنے ہیں جو اپنے فرائض کی بجا آوری میں خوف خدا اور فکر آخرت ملحوظ رکھتے ہیں۔ اور ملک و قوم کا سرمایہ غلط طریقے سے نہیں سمیٹتے اور بالآخر کتنے ہیں جو اللہ کے دین کی حفاظت اور اسلام کی سربلندی کے لئے جان و مال کی قربانی دینے میں پس و پیش نہ کریں۔

ان سوالات کو ذہن میں رکھیئے اور اپنے قلوب سے مشورہ کیجئے کہ آپ میں کس حد تک حقیقت اسلام باقی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صورت اسلام کے ساتھ ساتھ حقیقت اسلام سے بھی بہرہ ور کرے آمین

ضرورت قاری

درجہ حفظ کے لیے ایک مستند قاری صاحب کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت پیش کی جاوے گی۔ مزید تفصیل کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں

نذیر احمد ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام پٹرک رنگ محل لاہور

تلاش گمشدہ

وکیل احمد پسر محمد ابراہیم عمر تقریباً ۱۶ سال قوم راجپوت ساکن چک نمبر [illegible] جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا۔ عرصہ تقریباً سوا سال سے گم ہے۔ رنگ گندمی، ایک آنکھ پر چوٹ کا نشان، جسم دبلا، چہرہ لمبا خیال ہے کہ کسی عربی مدرسہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اس کے ماں باپ جدائی کے صدمے سے بے چین ہیں اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو تو اطلاع مندرجہ ذیل پتہ پر دے کر عند اللہ ماجور ہوں یا اسے واپس بھیج دیا جائے۔ اگر وکیل احمد خود پڑھے تو گھر چلا آئے اُسے کچھ نہیں کہا جائے گا۔

محمد ابراہیم معرفت حکیم شریف الدین ناظم مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی

جلد ۸ | ۳۰ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۳۰ جولائی ۱۹۶۵ء | شمارہ ۳۰

مجلس شوریٰ کے فیصلے اور پیغام

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۰ جولائی ۱۹۶۵ء کو سرگودھا میں منعقد ہوا، ملک بھر سے جمعیۃ کے ارکان شوریٰ وہاں جمع ہوئے اور انہوں نے موجودہ حالات پر نہایت تدبر سے غور و خوض کر کے چند فیصلے کئے جنہیں ترجمان کے قریبی گذشتہ شمارے میں شائع کر دیا گیا ہے۔

اس اجلاس کے انعقاد کی باقاعدہ اطلاع مرکزی دفتر سے ملک کے تمام اخبارات اور پریس کو جاری کر دی گئی تھی، اور اب اجلاس شوریٰ کی کارروائی و فیصلوں کی اطلاع بھی اخبارات، رسائل اور پریس کو بھجوائی جا رہی ہے۔ لیکن اس بارے میں عدم اشاعت و تشہیر کا جو رویہ پریس و اخبارات کی طرف سے اختیار کیا گیا ہے وہ بڑا ہی پراسرار و حیرت انگیز ہے۔ جمعیۃ کے بارے میں یہ رویہ اگرچہ بہت پہلے سے جاری ہے تاہم اس موقعہ پر اسے اس لئے شدت سے محسوس کیا گیا کہ شوریٰ کے یہ فیصلے نہایت اہم اور دور رس حیثیت کے حامل تھے۔ ہزار اختلاف کے باوجود اس بات سے تو کسی کو بھی انکار نہیں ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام ایک سراسر دینی اصولوں پر قائم اور دینی مسلک کی ترجمان جماعت ہے۔ اس ملک میں یہ ہی وہ واحد جماعت ہے جس کے دستور و آئین اور مذہبی و سیاسی مسلک و موقف پر آج تک کسی کو اعتراض کی جرأت نہیں ہو سکی۔ ملک و ملت کے ساتھ جمعیۃ کے جذبۂ بہی خواہی کو بھی آج تک چیلنج نہیں کیا جا سکا۔ دینی نقطۂ نگاہ کے اعتبار سے بھی تنہا یہ ہی جماعت ہے جس میں تجدد و ابتداع کے کسی رجحان کی نشان دہی نہیں کی جا سکتی۔ البتہ بعض لوگوں اور گروہوں کو اس سے اس لئے اختلاف ہو سکتا ہے کہ وہ دین کی قدیم تعبیر کے خلاف کسی جدید توضیح و تشریح کو برداشت نہیں کر سکتی اور سیاسی میدان میں وہ گروہ ہمدانہ و تشہیر بازانہ حکمت عملی کے حق میں نہیں ہے۔ اس کے نزدیک مذہب میں تغیر و تبدل، حک و اضافہ اور آمیزش قطعی نہیں کی جانی چاہیئے، اور اس کو اسلاف کے طریقہ کے مطابق علماء و فقہاء حق کا قول تسلیم کرنا چاہیئے۔

سیاست میں اس کا موقف یہ ہے کہ اسلام کو کسی حالت میں بھی اپنی سیاسی مقاصد برآری کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیئے۔ اور جہاں اسلامی اصول و سیاسی تقاضوں میں ترجیح و انتخاب کا موقعہ آ جائے تو تمام مفادات وقت پس پشت ڈال کر اسلامی اصول پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہا جائے۔ اسی طرح ملک و ملت کے بنیادی تقاضے و مفادات اس کے نزدیک جماعتی و گروہی حلقہ بندیوں کے مفادات و تقاضوں سے بالاتر ہیں۔ جہاں یہ سوال سامنے آ جائے کہ ملک و ملت یا جماعت و گروہ، تو ملک و ملت کا مفاد و تقاضہ اس کے نزدیک بالاتر ہوگا۔ دراصل جمعیۃ کا تنظیمی اصول و نکتہ یہ ہی ہے کہ ہر حال میں اسلام اور ملت کا بقاء و استحکام سب سے بالا ہے۔ چنانچہ یہ ہی وجہ ہے کہ مخالفین و معترضین آج تک اس کے موقف و مسلک پر ذرا سی بھی انگشت نمائی نہ کر سکے، البتہ اس کے قائدین کی ذات کو اپنی نکتہ چینیوں کا ہدف بنا کر عوام میں سوء ظن پھیلاتے رہے اور اپنے اثر و رسوخ کو جہاں جہاں ممکن ہوا کام میں لا کر جماعت اور اس کے فیصلوں اور کارروائیوں کی عام تشہیر کو روکتے رہے۔

اس ملک میں مسمت منضاد سیاسی رجحانات اور صحیح مذہبی و سیاسی قیادت کا بحران ۱۲ اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اس کی تہ میں اس طرح کی کارروائیوں کا ہی ہاتھ ہے

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

حق کی آواز

کسی چیز کے حق پر ہونے کا معیار یہ نہیں ہے کہ اس کی ظاہری شان و شوکت کیا ہے اس کے وسائل و ذرائع کس درجہ کے ہیں۔ اس میں شامل لوگ دنیاوی اعتبار سے کس حیثیت کے ہیں۔ وہ اگر ایک فرد ہے تو اس کی ذاتی وجاہت کا کیا حال ہے اور اگر کوئی گروہ اور جماعت ہے تو اس کی نمائشی پوزیشن کیسی ہے۔ اس کا امیر و قائد کس تمکنت کے ساتھ رہتا ہے، اس کا دفتر کتنا بڑا اور کتنے ساز و سامان کا حامل ہے، اس کے کارکن کتنے ٹھاٹھ سے کام کرتے ہیں۔ اس کا لٹریچر کتنا اور کیسا خوبصورت ہے۔ اس کا آرگن اخبار یا رسالہ کیسی رنگین و دلکش تحریروں سے پر ہوتا ہے، اگر یہی باتیں حق و صداقت کا معیار اور نشانی ہیں تو پھر یاد رکھیئے کہ دنیا کی تاریخ میں حق کا کبھی وجود نہیں تھا۔

انبیاء جب حق کی دعوت لے کر اٹھے تو ان کے مدمقابل جتنے بھی باطل تھے وہ اپنے ساز و سامان اور شان و شوکت کے اعتبار سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر تھے جبکہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتیں فقر و تہی دستی کے اندر اپنے اپنے عہد میں اپنا کوئی ہمسر نہیں پاتی تھیں۔ لیکن اس کے باوجود کون یہ کہہ سکتا ہے کہ حق ان کے ساتھ نہیں تھا۔

آج بھی امریکہ، روس اور یورپ ہر اعتبار سے شان و شوکت اور ساز و سامان سے لیس ہیں۔ اور ان کی قائم کردہ باطل تحریکیں و تنظیمیں بڑے وسیع پیمانہ پر اور پورے پورے استحکام کے ساتھ کرۂ ارض پر پھیلی ہوئی ہیں، ان کے اخبارات، ترتیب مضامین، کاغذ و طباعت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ ان کا لٹریچر اپنے تنوع اور جاذبیت کے اعتبار سے ایسا ہے کہ ہر قاری کی نظروں کو مسحور کر دینے کے لئے کافی ہے ان کے دفاتر اور ان کے انتظامات اتنے اعلیٰ پیمانے کے ہیں کہ آدمی عش عش کر اٹھتا ہے لیکن کیا انہیں اس کے باوجود حق و صداقت کا سرٹیفکیٹ دیا جا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں پس معلوم ہوا کہ حق و صداقت کا معیار ظاہری نمود و نمائش اور شان و شوکت نہ ہوئی بلکہ صرف اس موقف کے ساتھ وابستگی ہوئی جو حق کی روایات کا امین ہے۔

ہمیں اپنے ملک میں بھی خدمت دین کی خاطر یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ ظاہری شان و شوکت نام و نمود اور رکھ رکھاؤ رکھنے والے افراد و گروہ ہمارے لئے معیار حق ہیں یا وہ خستہ حال افراد و ناتواں لوگ جو ایمان و یقین اور فقر غیور کے سوا کوئی دولت اپنے پاس نہیں رکھتے لیکن حق کے اس موقف کے ساتھ بشارت وابستہ بلکہ اس کے داعی و خادم ہیں جو انبیاء و صدیقین، شہداء اور صلحاء سے سلفاً عن سلف منتقل ہوتا چلا آ رہا ہے۔

اس کے قائدین و کارکن دنیاوی نمود و شان سے محروم ہیں، اس کی کتابیں، رسالے اور اخبار کسی جاذبیت کے حامل نہیں، اس کے دفتر عالیشان نہیں، ان کے پاس کرسیاں صوفے، میزیں اور قالین نہیں۔ وہ چٹائیوں اور بوریوں پر بیٹھ کر، روکھا سوکھا کھا کر اپنی سیدھی سادی تحریروں اور بیانات سے اور اپنے شب و روز کے مجاہدہ و عمل سے حق کی آواز بلند کئے ہوئے ہیں۔ اور اسلام کے خلاف داخلی و خارجی محاذوں سے بیک وقت برسر پیکار

(باقی صفحہ ۷ پر)

نیازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر نے تعلیمی پرنٹنگ پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ سے شائع کیا۔

تقاریر ـــــ و ـــــ ارشادات

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا خطاب

(رپورٹ از زاہد گکھڑوی)

گوجرانوالہ ۱۰ جولائی کو مشا کے بعد شیرانوالہ باغ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے خطاب فرمایا موصوف کی تقریر کے چند اہم اقتباسات ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

علماء اور سیاست۔ آپ نے فرمایا کہ صوبائی اسمبلی کے رکن اور صدر ایوب خاں کے صاحبزادے مسٹر اختر ایوب نے گذشتہ دنوں اسمبلی میں ایک بیان دیا تھا کہ ہم نے حکومت سے ملاؤں اور پیروں کو باہر نکال دیا ہے۔

علماء کو سیاست سے کوئی طاقت نہیں نکال سکتی جب تک قرآن موجود ہے۔ علماء موجود رہیں گے۔ علماء کو ختم کرنے کے دعویدار خود ختم ہو جائیں گے۔ مگر علماء کا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔

اسلامی آئین :- یہ ملک اسلام کے نام پر بیشمار قربانیاں دے کر حاصل کیا گیا تھا۔ لیکن ابھی تک اسلام کے نام کو محض اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اسلام کے ساتھ اعلانیہ مذاق اڑایا جاتا ہے۔ ہر بے حیائی پر اسلام کا لیبل چسپاں کرکے اسے اسلام کے مطابق ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہر حکومت اسلام کا نعرہ لگاتی ہے۔ مگر اسلامی آئین کو رائج نہیں کرتی۔ اسلام کا نام لینے والے علماء کے خلاف سازش کی جا رہی ہے۔ نئی پود کو علماء کے کردار سے ناواقف رکھنے کی بیہودہ کوشش ہو رہی ہے۔ اس وقت تحریک آزادی کی جو تاریخ مرتب کی جا رہی ہے۔ اس سے تحریک آزادی میں حصہ لینے والے علماء کا نام نکال دیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ جنگ آزادی کے ہیرو حضرت شیخ الہند کا بھی کہیں ذکر نہیں (فیا للعجب)

عائلی قوانین :- عائلی قوانین جیسے بدنام زمانہ قانون کو ملک کے اکثر علماء خلاف اسلام قرار دے چکے ہیں۔ صوبائی اسمبلی اس پر مہر تصدیق ثبت کر چکی ہے۔ قومی اسمبلی کے ارکان، قمر الایمان اور حکومتی پارٹی اس کے خلاف اسلام ہونے کا اقرار کر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک علماء اور عوام کو وعدوں پر ٹرخایا جا رہا ہے۔ حالانکہ صوبائی اسمبلی کی طرف سے تنسیخ کی سفارش کے بعد کم از کم اس صوبہ میں اس بدنام زمانہ قانون کو رائج رکھنے کا کوئی جواز نہیں۔ دستور کی ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ خلاف اسلام تمام قوانین منسوخ کر دیئے جائیں۔ لیکن ابھی تک اس پر عمل نہیں کیا گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام تمام خلافِ اسلام قوانین کو ختم کرانے کا عزم صمیم کر چکی ہے۔ عوام کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کام میں اس کے ساتھ تعاون کریں۔

مسئلہ کشمیر :- ہندوستان اور پاکستان کے درمیان اصل جھگڑا کشمیر کا ہے۔ جب تک اس کا تصفیہ نہیں ہو جاتا پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مصالحت نہیں ہو سکتی۔ ہندو سامراج نے چالیس لاکھ کشمیریوں کو پنجۂ استبداد میں جکڑ رکھا ہے۔ ان کو چھڑانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ہندو سامراج کے خلاف جہاد کا اعلان کیا جائے اور ایسے اس کی

کبھی کا مزہ چکھایا جائے۔

خارجہ پالیسی :- پاکستان کی خارجہ پالیسی کا تعین ہو رہا ہے۔ امریکہ ہم پر سامراج کے چنگل کو قبول کر سکتے ہیں۔ ہماری موجودہ خارجہ پالیسی بالکل غلط ہے اور حالات کے مطابق ہے۔

حضرت مفتی محمود صاحب کی ایک معرکۃ الآراء تقریر کے اقتباسات

(رپورٹ از شیخ یعقوب صاحب ملتان)

ملتان ۱۶ ربیع الاول۔ مدرسہ ضیاء العلوم کا سالانہ جلسہ قاسم باغ قلعہ کہنہ پر منعقد ہوا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ علماء دیوبند کی خدمات تاریخ کے سنہری باب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ انگریز کے خلاف پہلا فتویٰ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے دیا اور ہندوستان کو دارالحرب قرار دے کر جہاد کا حکم دیا۔ سید احمد بریلوی اور شاہ اسماعیل کے حالات پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ جیسے یہ لوگ قرونِ اولیٰ کے آدمی تھے۔ انہوں نے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا کر ثابت کر دیا۔ کہ وہ اسلام اور ملک وملت کے کس قدر خیر خواہ اور وفادار تھے۔ بالاکوٹ میں ان کے مزار آج بھی مسلمانوں کو ..... فکر وحریت کا بھولا ہوا سبق یاد دلا رہے ہیں، ان کے مزارات جرأت، بے باکی کی زندہ جاوید تصاویر اور روشنی کے مینار ہیں۔

مفتی صاحب نے کہا کہ اسی تحریک کے اثرات تھے کہ ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے خلاف بغاوت ہوگئی۔ اور کئی ایک جگہ مسلح تصادم ہوئے۔ اس جنگ میں مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی سپہ سالار تھے۔ مولانا نے دست بدست جنگ میں حصہ لیا اور مجاہدانہ وار لڑے۔ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی امیر جہاد تھے اور حافظ ضامن شہید اور مولانا رشید احمد گنگوہی ان کے مشیر خاص کی حیثیت رکھتے تھے۔

مولانا نے کہا کہ جس وقت یہ مجاہدین .... جنگِ حریت میں مصروف تھے۔ بعض لوگ خاموش تماشائی بنے رہے۔ اور بعض لوگوں نے انگریز کی امداد کی۔

یہ پنجاب کے بڑے بڑے جاگیردار اور نواب جو آج بھی ملک کے سیاہ وسفید پر قابض ہیں۔ اور ان کی وجہ سے ملک میں مرہٹ اور انتشار کا دور دورہ ہے۔ جمہوریت مفقود ہے۔ غریبوں پر ظلم وستم ڈھائے جا رہے ہیں اور عوام کو آزادی رائے حاصل نہیں انہی جاگیرداروں نے مجاہدین اسلام سے غداری کی اور انگریز کی امداد کے لئے فوجوں میں بھرتی دی اور اس طرح جنگ آزادی کے جانبازوں پر گولیاں چلائیں اور جاسوسی کرتے رہے۔ انہی خدمات کے صلہ میں ان کو بڑی بڑی جاگیریں ملیں۔ اور یہ لوگ بڑی بڑی جائدادوں پر قابض چلے آ رہے ہیں۔

مفتی صاحب نے کہا کہ اس کے مقابلہ میں ملک بھر میں کسی ایک مولوی نے غداری نہیں کی اور کوئی جاگیر حاصل نہیں کی۔ جو لوگ آج دندنا رہے ہیں۔ اور ملک میں فرقہ وارانہ اختلافات کو ابھارتے رہتے ہیں انہوں نے جنگ آزادی میں کوئی حصہ نہیں

[illegible]

جا سکے گا۔

مفتی صاحب نے کہا کہ علماء کی داستان بہت طویل ہے۔ علماء اور انگریز کے مقابلے میں کام کرتے تھے وہ تمام دیوبند کے حلقہ ہی سے تعلق رکھتے تھے۔ جب یہ تحریک بھی ناکام ہوگئی۔ تو مولانا محمود الحسن صاحب نے ایک اور تحریک شروع کی۔ اس کا منصوبہ یہ تھا کہ ترکی کو آمادہ کیا جائے کہ وہ افغانستان کے راستے ہندوستان پر حملہ آور ہو اور اندرون ملک ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں کہ حملہ ہوتے ہی ملک میں عام بغاوت ہو جائے۔ ترکی میں یہ پروگرام مکمل ہو گیا۔ اور اس منصوبہ کی اطلاع کے لئے ریشمی رومالوں کو استعمال کیا گیا۔ اس لئے یہ تحریک ریشمی رومال کی تحریک کہلائی۔

مقررہ تاریخ سے قبل ہی یہ راز فاش ہو گیا اور اس طرح یہ تحریک بھی خود ہندوستانیوں کے ہاتھوں ناکام ہوگئی۔ چنانچہ مولانا محمود الحسن صاحب کو مالٹا میں نظر بند کر دیا گیا۔ مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔ مولانا عزیز گل اور ان کے رفقاء کو گرفتار کر لیا گیا۔

مولانا عبیداللہ سندھی نے اس تحریک میں بڑا سرگرم حصہ لیا اور جلاوطنی کی زندگی گذاری مفتی صاحب نے کہا کہ کوئی ہے جو ہمارے اکابر علماء دیوبند کی مثال پیش کر سکے۔ اکابر علماء ہزاروں کی تعداد میں جیل وقید کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے مفتی صاحب نے فرمایا کہ جو دل عشق رسول سے منور ہوتا ہے اس میں جذبہ ہوتا ہے۔ کفر کے نظام کے خلاف نفرت ہوتی ہے ایک مسلمان دس دفعہ قتل ہو سکتا ہے۔ مگر وہ کفر کے نظام پر راضی نہیں ہو سکتا۔ انگریز کے مقابلہ میں علماء حق کے کارنامے بے مثال ہیں اور یہ کارنامے زندہ وجاوید ہیں۔ جب علماء نے دیکھا کہ انگریز کا تسلط مضبوط ہو گیا ہے تو انہوں نے آئینی ذرائع اختیار کئے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا قیام اور دیوبند میں اسلامی یونیورسٹی کا قیام اسی جذبہ کے تحت ہوا۔

مفتی صاحب نے کہا کہ بعض علمائے نے علمی خدمات کو اختیار کیا۔ چنانچہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اس سلسلہ میں مثالی کام کیا ہے۔ ان کے مخالف بھی ان کے علم کا اقرار کرتے ہیں۔ مولانا نے ایک ہزار سے زیادہ کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اسی طرح دوسرے علماء نے بھی علمی میدان میں بڑا کام کیا۔ اور اسلامی علوم کے خزانوں میں بیش بہا اضافہ کیا۔ اگر یہ علماء نہ ہوتے تو انگریز کا سو سالہ ظلم وستم علوم کے تمام خزانوں کو تباہ وبرباد کر دیتا علماء نے علوم کی حفاظت کی اور دین کی خدمت کو اپنا نصب العین بنائے رکھا۔

سفید فام خونخوار قوم نے اپنے سامراج کو دوام بخشنے کے لئے مسلمانوں کے دلوں سے ایمان کا جذبہ نکالنے کی بڑی کوشش کی۔ بڑی سازشیں کیں۔ مگر علماء نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھامے رکھا۔ اگر علماء اس قدر مضبوطی سے اس

(باقی صفحہ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۳۰ جولائی ۱۹۶۵ء

امریکی امداد کے التوا کا عالمی ردِ عمل
اور
تدبر و دانش کا تقاضا

امریکی امداد کی بندش و التوا سے پاکستان کو افریقی ایشیائی اقوام میں ایک نئی اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔ مشرق کے ان خطوں کی زمین پر جو صدیوں سے یورپی امریکی سامراج کے جوئے تلے دبے چلے آرہے تھے، زبردست تاریخی رد و بدل کا عمل پیدا ہے۔ یہ پورا علاقہ ویت نام سے تا انڈونیشیا، مصر سے تا الجزائر، پاکستان سے تا ترکیہ اور سوڈان سے تا گھانا و کینیا مغربی استعمار کے خلاف صف آرا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور اب یہ رجحان اتنا واضح، صاف اور عیاں ہو چکا ہے کہ اس سے انکار دن کی روشنی میں سورج کے وجود سے انکار ہے۔ اس پورے علاقہ میں جو افراد و گروہ بالواسطہ یا بلا واسطہ مغربی سامراج کے حامی ہیں۔ اور مذہبی، سیاسی، اصلاحی و ثقافتی کسی روپ میں بھی جلوہ گر ہیں، وہ بھی اب جداگانہ صورت میں صاف صاف نظر آنے لگے ہیں۔ اور ان کے دعووں کی اصلیت کا سراغ ملنے لگا ہے۔ ایک طرف مخالف استعمار ...رجحان ہے، اور اس کی پشت پر ایشیائی افریقی عوام ...تمام طبقے اور محب عوام جماعتیں ہیں۔ اور دوسری طرف ...ص خاص لیکن نہایت چھوٹے چھوٹے گروہ ہیں جو کسی ...طرح اس سامراج کے پروردہ ہیں۔ اور اس کی آخری ...سہارا لیے ہوئے ہیں

...آج اس علاقہ کی سیاسی و سماجی و معاشی کشمکش کی تہ ...ت زیادہ ان دو عنصروں کی کشاکش کارفرما ہے، اور ...ی زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اب مغربی ... ہزار فتنے برپا کرنے، کشمکشیں پھیلانے، نزاع و تصادم ...یں کھڑی کرنے، اپنے خفیہ ایجنٹوں کے ذریعے انتشار ...نے اور اپنے سیاسی و اقتصادی اثر و رسوخ کا دباؤ ... کے باوجود ایشیا و افریقہ کے عوام کو مرعوب و مجبور ...کر سکتا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے ساتھ امریکہ ...تازہ ترین غیر پسندیدہ رویہ کو ہر ایک نے حقارت کی نظر سے ...یکھا، اور ایشیا و افریقہ کے تمام نو آزاد و مخالف سامراج ممالک کے آغوش پاکستان کی رفاقت و اعانت کے لئے وا ہوگئے۔ ہر طرف سے اس کی حمایت و دوستی کی آوازیں آنے لگیں۔ ہمیں اس نئی صورت حال کے مضمرات کو سمجھنا اور ان کی قدر کرنا چاہیے

امریکہ کی مخالفت نے ہمیں ایشیا و افریقہ، اور عالم عرب و عالم اسلام میں نئے مواقع کے امکانات سے بہرہ ور کر دیا ہے اور اس سلسلے میں مصر سے انڈونیشیا تک اور چین سے روس تک جس رد عمل کا اظہار کیا گیا۔ اس سے ہمیں اپنی پوزیشن کے لئے [illegible] ایشیا و افریقہ میں اس سے [illegible] کو جو نئی اہمیت حاصل ہوئی ہے، اور جہاں کی قوموں سے [illegible] ہوگئے ہیں ہمیں ان کی قدر کرنا چاہیے اور نہایت دانش مندی کے ساتھ ان سے اپنے مستقبل کے استحکام کی راہ نکال لینا چاہیئے۔

امریکہ کی یہ امداد جس نے ہمارے وطن کو بے شمار سیاسی و [illegible] پیچیدگیوں میں مبتلا کیا اور ہماری دوستی کے پیمانے کچھ سے کچھ بنا کر رکھ دیئے، اگر اسے ہمیں قطعی طور پر ترک بھی کر دینا پڑے، تو یہ خسارے کا سودا نہیں ہوگا۔ اسے نہایت شکریہ کے ساتھ واپس کر دیں تو کوئی حرج نہیں امریکہ نے ایسا کر کے ہمیں دوستی و دشمنی کے درمیان فرق کرنے عزم و اعتماد کی نئی روح سے آشنا ہونے اور اپنے مسلمان برادر ملکوں اور افریقی و ایشیائی ہمسایوں سے مخلصانہ روابط قائم کرنے کا سنہری موقع بہم پہنچایا ہے۔

ہماری سربراہ قیادت کے لئے بہترین تدبر و دانش کے عملی مظاہرے کا یہ موقعہ ہے۔ ہمارا غالب گمان ہے، کہ امریکہ جلد ہی اپنی اس روش پر نظر ثانی کرے اور زیادہ سہولتوں کے ساتھ امداد جاری کرنے کا اعلان کرے گا۔ لیکن اس موقعہ پر ہمارے قائدین و مدبرین کو کوئی فیصلہ کرتے وقت یہ بات نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے کہ ہمارے وطن و ملت کو جو نئی اہمیت اور افریقی و ایشیائی ممالک و عوام سے جو نیا قرب حاصل ہوا ہے، وہ اس سے متاثر نہ ہونے پائے اور مشرق میں مغربی استعمار و استبداد کے خلاف جو محاذ بن رہا ہے اس میں ہماری شمولیت و مقام کو صدمہ نہ پہنچے۔ (ک)

بقیہ کالم ۳

ثبوت بہم پہنچا ہے کہ جماعت اسلامی جہاں بھی ہوتی ہے۔ ہر معقول اور جرأت مندانہ اقدام کو جاہلانہ قرار دے کر اور مشترکہ محاذ سے کٹ کر الگ جا بیٹھتی ہے اور صرف اس وقت اٹھتی ہے جس وقت اس کی اپنی ضرورت اسے اٹھاتی ہے۔

دراصل جماعت اسلامی جمعیۃ علماء ہند کے اقدام سے اس لئے آتش زیر پا ہو رہی ہے کہ اس نے چھ کروڑ مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے رٹ داخل کرنے میں پہل کیوں کی۔ اس پر معاصر "الجمعیۃ" (دہلی) کا کہنا ہے کہ اگر جماعت صرف "ڈھلکی چال" ہی چل سکتی ہے۔ تو اسے "برق رفتاری" پر معترض نہیں ہونا چاہیئے۔ بہر حال جماعت کی اس عجیب و غریب منطق کا جواب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے ایک طویل اور مسکت بیان میں دیا ہے۔ ذیل میں اس بیان کے چند اقتباس دیئے جا رہے ہیں

"جماعت اسلامی یا اس کے سرکاری ترجمان "دعوت" نے

(باقی صفحہ ۹ پر)

منفی کردار

"جماعت اسلامی [illegible] ہو گئی ہیں۔ اتفاق سے وہاں بھی ایک معروف جماعت اسلامی موجود ہے۔ جس کی اقامت دین کی جارحانہ مہم کا سلسلہ بھی [illegible] کی جماعت کی طرح زیادہ تر وہاں کے علماء دین [illegible] کی طرف ہی رہتا ہے۔ لوگوں کو بڑی توقع تھی کہ کم از کم اس معاملہ میں تو یہ جماعت اپنی انفرادیت پسندانہ منفی پالیسی سے باز رہے گی اور اتحاد عمل کا ثبوت دے گی، لیکن وہ جماعت اسلامی ہی کیا جو ایسا مثبت و معقول رویہ اختیار کرے۔ بالخصوص ایسے موقعہ پر جہاں علماء حق پیش پیش ہوں۔ اس لئے کہ اصلی اقامت دین تو علماء دین کے اعتماد کو زائل کرنے میں ہی ہے۔ پاکستان میں اس کی برادری بہن متعدد موقعوں پر اسی طرح کا رویہ اختیار کر چکی ہے۔ تحریک ختم نبوت کے موقعہ پر اس کی طرف سے لگائے گئے زخم ابھی تک ہرے ہیں۔ بہرحال اس منفی کردار کی جھلک ہندوستان کے مسلمانوں کی اس نازک ترین حالت کے موقعہ پر بھی دیکھیئے۔ جسے معاصر امروز نے حرف و حکایت کے عنوان سے اپنی ۱۸؍ جولائی ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں پیش کیا ہے"۔

کسے معلوم تھا کہ سر سید احمد خاں نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی صورت میں ایک دینی اور تعلیمی اور تہذیبی کارنامہ انجام دیا تھا، اس پر ایک مسلم ہی کا ہاتھ خط تنسیخ کھینچنے کی کوشش کرے گا۔ اس مسلمان کا نام محمد کریم چھاگلہ ہے اور وہ ہندوستان میں وزیر تعلیم کے عہدے پر مامور ہے اور اپنی میعاد نظارت کو طول دینے کے لئے ایسی ایسی حرکات کا مرتکب ہو رہا ہے کہ اگر آج آنجہانی ولبھ بھائی پٹیل زندہ ہوتے، تو محمد کریم چھاگلہ کے ہاتھ چوم لیتے۔ مسلم یونیورسٹی میں مسلم اور ہندو طلباء کے مشترکہ احتجاج اور ہنگامے کے بعد چھاگلہ صاحب نے یونیورسٹی کو شدھ کرنے میں جس طرح ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ وہ کچھ انہی کا حصہ ہے ورنہ کوئی دوسرا مسلمان ایسی بات کے بارے میں سوچے بھی، تو اس کے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں۔

اب چھاگلہ صاحب کی محنت شاقہ سے مسلم یونیورسٹی کے سلسلے میں ایک آرڈیننس جاری ہوا ہے۔ جس کے خلاف جمعیۃ علماء ہند نے سپریم کورٹ میں رٹ داخل کر دی ہے اس رٹ کے سلسلے میں ہندوستان کے مسلمانوں کے علاوہ غیر متعصب اور فراخدل غیر مسلموں کو بھی متحد ہو جانا چاہیئے تھا مگر جس طرح مسلمان ہو کر چھاگلہ صاحب مسلمانوں کے خلاف کاروائی فرما رہے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان کی جماعت اسلامی نے بھی جماعت اسلامی ہونے کے باوجود ایک اسلامی یونیورسٹی کے سلسلے میں ایک محترم اسلامی ادارے کے اس اقدام کو (رٹ داخل کرنے کو) جاہلانہ فعل قرار دے ڈالا ہے۔ اس طرح یہ

(باقی کالم ۳ میں)

صحیفۂ عالم

ممالک اسلامیہ

امریکہ ناجائز دباؤ ڈالتا ہے

صدر ناصر کا اعلان

قاہرہ۔ صدر ناصر نے امریکہ کے اس رویہ کی مذمت کی ہے کہ وہ امریکی امداد حاصل کرنے والے ممالک پر ناجائز سیاسی دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امداد کے عوض امریکہ نے عرب جمہوریہ سے بھی مضحکہ خیز قسم کے مطالبات کئے تھے مثلاً یہ کہ عرب جمہوریہ اگر امریکی امداد حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ ایٹمی اسلحہ نہ بنائے۔ راکٹ بنانا بند کر دے اور عرب جمہوریہ کے فوجی اداروں کا معائنہ کرنے کے لئے امریکی ملٹری انسپکٹروں کے تقرر کی اجازت دے۔

صدر ناصر نے جو قاہرہ میں انقلاب مصر کی ۱۳ ویں سالگرہ کے موقعہ پر پانچ لاکھ افراد کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ کہا کہ امریکہ کے ان مضحکہ خیز مطالبات پر میں حیران رہ گیا۔ میں کہتا ہوں کہ امریکی حکومت کو چاہیئے کہ وہ ہم سے اس قسم کے مطالبات کرنے کی بجائے صاف الفاظ میں یہی اعلان کر دے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کو امریکی نوآبادی قرار دیا جاتا ہے"۔

یمن کی صورت حالات

صدر ناصر نے اپنی تقریر میں یمن کی صورت حال اور سعودی عرب سے اپنے تعلقات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم یمن میں مکمل امن قائم کرنا چاہتے ہیں اور اس مقصد کے لئے چھ ماہ کے اندر یمن سے اپنی فوجیں واپس بلانے پر تیار ہیں۔ سعودی عرب سے اس سلسلہ میں بات چیت ہو رہی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ بات چیت کامیاب ہوگی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بات چیت کامیاب نہ ہوئی تو ہم خاموش بیٹھ جائیں گے۔

مارشل عامر کا دورہ پاکستان

قاہرہ، اخبار الجمہوریہ کے مبصر طاہر عبدالکریم نے امید ظاہر کی ہے کہ مارشل عامر کے دورۂ پاکستان سے راولپنڈی اور قاہرہ کے درمیان تعلقات مزید مستحکم بنانے میں مدد ملے گی۔ مبصر نے کل کے الجمہوریہ میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب وزیر اعظم کے دورۂ پاکستان سے راولپنڈی اور قاہرہ کی اس مشترکہ جدوجہد کو تقویت ملے گی جو غیر ملکی سامراجیت کے دباؤ کے خلاف کر رہے ہیں۔

پاکستان جنگ جیت جائے گا

امریکہ کا چیلنج قبول کر لیا ہے۔ (الجمہوریہ)

قاہرہ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے کثیر الاشاعت روزنامہ الجمہوریہ کے دو مبصروں نے پاکستان کے متعلق امریکی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس وقت پاکستان کو اس صورت حال کا سامنا ہے جس کا سامنا کچھ عرصہ پہلے مصر کو کرنا پڑا تھا۔ پاکستان نے امریکی چیلنج کو قبول کر لیا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح مصر نے امریکی چیلنج کا منہ توڑ جواب دیا تھا۔ مصر کی طرح پاکستان بھی امریکی سامراج کے خلاف جنگ جیت جائے گا۔

صدر ناصر کے نام صدر ایوب کا پیغام

کراچی۔ ۲۳ جولائی۔ صدر محمد ایوب خاں نے متحدہ عرب جمہوریہ کے انقلاب کی تیرھویں سالگرہ پر صدر ناصر کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔

رشید کرامی لبنان کی نئی حکومت بنائیں گے

بیروت۔ ۲۳ جولائی۔ لبنان کے صدر چارلس ہیلو نے جناب رشید کرامی کو نئی حکومت بنانے کی دعوت دی ہے جو انہوں نے منظور کر لی ہے۔

انڈونیشیا میں مظاہرین نے بھارتی سفیر کو گھیرے میں لے لیا

جکارتہ۔ مرکزی جاوا کے شہر سولو میں آج بھارت کے خلاف مظاہرہ کرنے والے تقریباً چار ہزار افراد نے انڈونیشیا میں بھارتی سفیر مسٹر تھم کو گھیرے میں لے لیا، اور سفیر کی کار کو نقصان پہنچانے کی ناکام کوشش کی۔ مسٹر تھم نے سولو کے حکام سے سخت احتجاج کیا ہے۔ مظاہرین نے "بھارتی سفیر واپس چلے جاؤ" "سامراجیوں کے پٹھو واپس جاؤ"۔ بھارت ملائشیا اور شاستری مردہ باد کے نعرے لگائے۔

امریکہ کو اس محاذ پر بھی شکست ہوگی

قاہرہ اور لبنان کے اخبارات کے تبصرے

بیروت۔ لبنان کے مشہور کثیر الاشاعت روزنامہ "الحریہ" نے لکھا ہے کہ امریکہ کی یہ پالیسی اس کی تنگ نظری، کم فہمی، غیر دانشمندی اور گستاخی کی غماز ہے۔

امریکہ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مصر کے معاملے میں اسے کس قدر شکست اور ذلت ہوئی تھی، اور اب پاکستان کے معاملہ میں بھی امریکہ کو ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا۔

قاہرہ سے آمدہ اطلاعات کے مطابق متعدد کثیر الاشاعت اخبارات نے جن میں روزنامہ الاخبار سرفہرست ہے۔ امریکہ کے اس اقدام کی شدید مذمت کی ہے۔

فرانسیسی زبان کے ایک روزنامہ الجمہوریہ نے بھی امریکہ کے خلاف مظاہروں کی خبروں کو بڑی اہمیت دی ہے اور لکھا ہے کہ پاکستانی عوام نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مغربی ممالک کے ساتھ تمام فوجی معاہدے ختم کر دیئے جائیں۔

افریشیائی اسلامی تنظیم کا سیکرٹریٹ

جکارتہ۔ انڈونیشی پارلیمنٹ کے نائب سپیکر نے انکشاف کیا ہے کہ جکارتہ میں افریشیائی اسلامی تنظیم کا ایک مستقل سیکرٹریٹ قائم کیا گیا ہے۔ مزید برآں اس تنظیم کا ایک مرکزی بورڈ قائم کرنے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔ جس کا ہیڈ کوارٹر انڈونیشیا میں ہوگا۔ بورڈ کے چیئرمین کے علاوہ اس کے چند وائس چیئرمین اور ایک سیکرٹری بھی ہوگا۔

حکومت مصر کا غیر مسلموں سے فراخدلانہ سلوک

مصر کے عیسائی باشندے جو اپنا ایک گرجا سینٹ مارکس کو تھیڈرل کے نام سے تعمیر کر رہے ہیں حکومت مصر نے اس کی تعمیر کے لئے ڈیڑھ لاکھ مصری پونڈ کا عطیہ دیا ہے اور اس کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں صدر ناصر نے شرکت کی۔ اور اپنی ایک تقریر میں کہا کہ اسلام نے ہمیں مذہب سے متعلق جو تصور دیا ہے، اس کی بنیاد نیکی، اخوت اور مساوات پر مبنی ہے۔

یمنی قیدی برطانیہ نے ہلاک کر دیئے

قاہرہ۔ یہاں کے اخبارات نے الزام لگایا ہے کہ ضلع بیحان میں جن چار قیدیوں کو برطانیہ نے مسقط بھیجا تھا۔ وہ راستہ ہی میں لاپتہ ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ نے انہیں ٹھکانے لگا دیا ہے۔ یہ یمنی باشندے دو ہفتے پیشتر مظاہروں کے دوران گرفتار کئے گئے تھے۔

انڈونیشیا میں بغاوت کرانے کی کوشش

صدر سوئیکارنو نے کہا ہے کہ ملائشیا برطانیہ کی مدد سے جنوبی سلیبز کے صدر مقام مکاسر میں باغیوں کو اسلحہ تقسیم کر رہا ہے اور انہیں بغاوت کرنے پر ابھار رہا ہے۔

بھٹو کی عصمت انونو سے ملاقات

استنبول۔ پاکستان کے وزیر خارجہ نے ترکی کے مشہور راہنما اور سابق صدر و وزیر اعظم جناب عصمت انونو سے ملاقات کی۔ اور ان کے ساتھ امریکہ کے التواء پر گفتگو کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ انونو نے پاکستان کے موقف کی حمایت کی ہے۔

جنوبی عرب کے بارے میں دعوت مسترد

جماعت پیپلز کانگرس پارٹی نے جنوبی عرب کے مستقبل میں بات چیت کی برطانوی دعوت کو مسترد کر دیا [illegible] فوری آزادی نیز عدن سے برطانوی فوجی اڈوں [illegible] مطالبہ کیا ہے۔

انڈونیشیا ایٹم بم کا دھماکہ کریگا

جکارتہ۔ سوئیکارنو نے اعلان کیا ہے کہ انڈونیشیا عنقریب ایٹم بم کا دھماکہ [illegible] سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ ایٹم بم کے دھماکے [illegible] انڈونیشیا، چین کے بعد ایشیا کی دوسری بڑی طاقت بن جائے گا۔ نیز ایٹمی اسلحہ سے لیس یہ پہلا اسلامی ملک ہوگا۔

امریکہ کا انکار

امریکہ نے انڈونیشیا کو مواصلاتی آلات فراہم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

سامراجیوں کا منہ توڑ دیں گے

ہنوئی کے سرکاری حلقوں نے دعویٰ کیا ہے کہ اگر امریکہ نے تیسری عالمگیر جنگ کا خطرہ مول لے کر ہم پر حملہ کر بھی دیا، تب بھی اسے بالآخر شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اخبار وطن

پاکستان کے سکولوں میں مخلوط تعلیم

لاہور صد مہم ہیں

یک صد سکولوں میں ۲۶۷۷ لڑکے اور ۹۲۰۷ لڑکیاں مخلوط تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

مرزائی بھارت کی امداد کریں گے

مرزائیت کے مرکز کا اعلان — معاصر فرنٹیئر میل ڈیرہ دون نے اپنے ۲ر جون کے شمارے میں لکھا ہے:۔

"قادیان کی مرزائی جماعت کے جنرل سیکرٹری نے (بھارت کے) وزیر اعظم کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ پاکستان کی جارحیت کی شدید مذمت کی ہے۔ اور اس جارح (پاکستان) کے خلاف جنگ میں (بھارت کی حکومت کی) مکمل امداد و تائید کرنے کا عہد کیا ہے۔ ہندوستان بھر میں مرزائی جماعت کی شاخوں کے ہر فرد سے درخواست کی ہے کہ وہ بھارت کی حفاظت کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کو تیار رہیں"۔

امریکہ کے یوم آزادی پر حادثے

امریکہ کے یوم آزادی (۴ر جولائی) کے ہفتہ کی خوشیوں میں ۴۰۰ امریکی موٹروں وغیرہ کے حادثوں میں ہلاک ہو گئے ہیں۔

مغربی پاکستان میں سرکاری ملازموں کیخلاف

رشوت کے مقدمے — مغربی پاکستان میں ۱۶۷۱ سرکاری افسروں اور ملازموں کے خلاف رشوت کے مقدمے درج کئے گئے۔ جن میں سے ۲۸۷ کا عدالتوں میں چالان ہوا، اور ۹۳ کو سزا ملی۔

ڈھاکہ میں امریکہ کے خلاف مظاہرے

ڈھاکہ میں امریکہ کے خلاف مظاہروں نے نہایت شدت اختیار کر لی ہے۔ طلباء نے شہید مینار کے قریب جلسہ کیا جس میں امریکہ کی مذمت کی گئی۔ بعد میں وہ سینکڑوں کی تعداد میں امریکی مرکز اطلاعات کی طرف بڑھے تو پولیس نے انہیں روکنے کے لئے لاٹھی چارج کیا۔

لاہور اور کراچی میں بھی طلباء نے امریکہ کے غیر دوستانہ اقدام کے خلاف مظاہرے اور احتجاجات کئے۔

بیرونی امداد محض ڈھونگ ہے

انڈونیشیا کے وزیر خارجہ کا بیان

کراچی۔ ۲۴ر جولائی رات یہاں سے گزرتے ہوئے انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو نے چند گھنٹے قیام کیا۔ اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ بیرونی امداد عموماً دیگر ملکوں کو بلیک میل کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ امداد دینے والے ملکوں کو اس سے قطعی دلچسپی نہیں ہوتی۔ کہ امداد پانے والے ملک اقتصادی طور پر مضبوط و مستحکم ہوں۔ اس طرح کی امداد کو یا تو تخلف کہا جائے گا یا ڈھونگ۔

صدر ایوب کی والدہ انتقال کر گئیں

پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی والدہ بیگم میرداد خاں کا انتقال ۸۵ سال کی عمر میں ہو گیا۔ انہیں ریحانہ گاؤں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے پڑھائی۔ جنازہ میں افراد خاندان کے علاوہ ہزارہا دوسرے افراد نے بھی شرکت کی۔

امریکی شعبۂ اطلاعات کی نئی شرانگیز مہم

کراچی کے اخبارات نے ایک سوالنامے کا عکسی فوٹو شائع کیا ہے۔ جس میں مختلف دفعات کے تحت پاکستانی عوام سے انٹرویو لینے کا پروگرام ہے۔ جس میں خصوصی طور پر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ پاکستانی عوام بین الاقوامی معاملات میں کس قسم کا رجحان رکھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی بالواسطہ اس سے یہ بھی تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ امریکہ پاکستانی عوام کے مسائل سے قریبی گہری دلچسپی رکھتا ہے۔

کسی ملک کے عوامی معاملات و رجحانات میں عیارانہ مداخلت کی یہ بدترین مثال ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ مہم اس سے قبل بھی دو بار خفیہ طور پر چلائی جا چکی ہے۔ اس مہم کو چلانے کا ذریعہ امریکی سفارت خانہ کے سابق پاکستانی ملازمین اور بعض ایسی پارٹیاں ہیں جو نہیں بالواسطہ و خفیہ طریقے پر امریکی امداد و معاونت و ہمدردی حاصل رہی ہے۔

عائلی قوانین سے متعلق جناب مولانا محمد نعیم صاحب لدھیانوی کا بیان

عائلی قوانین کے کتاب و سنت کے صریح خلاف ہونے پر تمام اسلامی فرقوں کے اتفاق کے علاوہ خود صدر موصوف اور قائد ایوان اور اکثر ممبران قومی اسمبلی تسلیم کر چکے ہیں اور انہیں کتاب و سنت کے مطابق ترمیم کرنے کا بھی اعلان کر چکے ہیں۔ لیکن اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود ابھی تک لیت و لعل کی پالیسی پر عمل ہو رہا ہے جیسے جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس مشاورت سرگودھا نے اپنی ایک قرارداد میں مفصل بیان کر دیا ہے۔

ان حالات میں ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں، کہ وہ ترمیم کے مرحلہ تک پہنچنے سے پہلے ان قوانین کا نفاذ روک دے تاکہ ہزارہا مسلمان جو ان قوانین پر عمل کرنے کے لئے مجبور کر دیئے گئے ہیں، کتاب و سنت کی مخالفت کی وجہ سے "فعل حرام" کے ارتکاب سے بچ جائیں ورنہ قوم سخت احتجاج پر مجبور ہو گی، اور عدالت عالیہ کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑے گا۔ کیونکہ ان قوانین کا نفاذ مسلمانوں کے بنیادی حقوق کے منافی ہے۔ جن کے تحفظ کی پاکستان کے دستور میں ضمانت دی گئی ہے۔

محمد نعیم عفی عنہ لدھیانوی خطیب لائلپور (جناح کالونی)

یونان میں مظاہرے جاری ہیں

ایتھنز۔ یونان شاہ کے خلاف اور سابق وزیر اعظم کے حق میں شدید مظاہرے اور احتجاجات ابھی تک جاری ہیں۔

ممالک غیر

دشمن کا ہر اڈہ زد میں ہے

مسٹر کوسیجن وزیر اعظم روس نے حال ہی تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ دشمن کا ہر اڈہ خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں واقع کیوں نہ ہو، روس کی راکٹ پھینکنے والی آبدوزوں کی زد میں ہے۔

کانگریس کمیٹی کے پنڈال پر پتھراؤ

بنگلور۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں گزشتہ روز جب گوا کے مسئلہ پر بحث ہو رہی تھی، تو مظاہرین نے پنڈال پر حملہ کر دیا۔ انہوں نے پنڈال پر زبردست پتھراؤ کیا۔ پنڈال کے قریب تین بسوں کو آگ لگا دی۔ سرکاری عمارتوں کو بھی نقصان پہنچایا۔

برطانیہ مصالحت کرانے کی کوشش میں

لندن۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت امریکہ اور پاکستان کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کم کرنے کی کوشش میں سفارتی سطح پر خفیہ بات چیت کر رہا ہے۔

سپریم کورٹ کا حکومت ہند کے نام نوٹس

جمعیۃ علماء ہند کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا اسعد میاں صاحب جانشین حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے آرڈیننس کے بارے میں حکومت ہند کے خلاف جو رٹ دائر کی تھی۔ اس پر کارروائی کرتے ہوئے بھارت کی سپریم کورٹ نے حکومت ہند کے نام اظہار وجوہ کا نوٹس جاری کر دیا ہے۔

پولیٹیکل ایجنٹ کرم ایجنسی کی خدمت میں اپیل

علاقہ کرم ایجنسی خاص شہر پارہ میں مورخہ ۱۲/۱۱ ربیع الاول سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا تھا۔ جلسہ میں مدعو شدہ علماء کرام نے اسوہ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خلفائے راشدین کی فضیلت و فتوحات و ترقی اسلام پر مؤثر تقریریں کیں۔ خصوصاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کارنامے و فضیلت پر خوب روشنی ڈالی گئی۔ پارہ چنار کے جلسے کے بعد موضع سدہ میں ۱۷، ۱۸ ربیع الاول کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مولانا رحمت ہادی صاحب کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ پولیٹیکل ایجنٹ صاحب نے مولانا رحمت ہادی صاحب پر پابندی لگائی، کہ کرم ایجنسی میں تقریر کے لئے نہ آئیں۔ مولانا رحمت ہادی صاحب کو پشاور میں روک دیا گیا۔ پولیٹیکل ایجنٹ صاحب نے اس طرح کثیر التعداد اہل سنت والجماعت کے دلوں کو مجروح و پریشان کیا۔ جناب پولیٹیکل ایجنٹ کرم ایجنسی و اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ محترم کرنیل صاحب سے جمعیۃ علماء اسلام کرم ایجنسی و تمام علاقہ کی اہلسنت والجماعت و باشندگان کرم ایجنسی کی مؤدبانہ اپیل ہے کہ مولانا فخر الواعظین رحمت ہادی صاحب سے کرم ایجنسی میں آنے کی پابندی ہٹالی جائے۔

(مولوی دین محمد امیر اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کرم ایجنسی)

خبر نامہ جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باغبانپورہ لاہور

[illegible] کی صدارت میں [illegible] جمعیۃ [illegible] کا اجلاس مسجد [illegible] میں منعقد ہوا۔ جس میں اصلاحی پروگرام کے تحت [illegible] کا [illegible] کو فیصلہ کیا گیا۔

چنانچہ [illegible] مولانا سلطان محمود صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باغبانپورہ نے [illegible] کرتے ہوئے [illegible] اصلاح معاشرہ کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کی تعلیمات کو عام کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے نوجوان طبقہ کو دینی تعلیم کی طرف متوجہ کیا جائے اور انہیں دین سے آشنا روشناس کرایا جائے۔ تاکہ آئندہ کسی باطل گروہ کو یہ موقع نہ مل سکے، جو بے علمی کی وجہ سے انہیں گمراہ کرے۔

اس مقصد عظیم کو زیادہ سے زیادہ مؤثر بنانے کے لئے تمام علماء کرام اور اہل درد حضرات کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ ہر جگہ ایسی کلاسیں قائم کرکے مستقبل کی ذمہ داریاں سنبھالنے والی نسل کو تعلیمات اسلامی سے بہرہ ور کر دیا جائے۔

اس سلسلے میں پہلی کلاس مسجد امن جی ٹی روڈ باغبانپورہ میں شام کے چار بجے سے پانچ بجے تک جاری کر دی گئی ہے۔ لہٰذا تمام بہی خواہان اسلام سے درخواست ہے کہ اس نیک کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

بعد میں مولانا ابو الاعجاز مرد الہٰی صاحب نے علم دین کی فضیلت پر مؤثر تقریر فرمائی۔ (فضل ربانی ناظم نشرواشاعت جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باغبانپورہ لاہور)

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کی سرگرمیاں

گوجرانوالہ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں نے جمعیۃ کے اصلاحی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ امید ہے کہ ہفتہ عشرہ تک اصلاحی مراکز کے باقاعدہ قیام کا اعلان کر دیا جائے گا۔ مورخہ ۱۵ کو محلہ شریف پورہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا جس میں ضلعی امیر حضرت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خاں صاحب صفدر مدظلہ اور ضلعی ناظم حضرت مولانا احمد سعید صاحب مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ مولانا احمد سعید صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد پر روشنی ڈالی اور عوام سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کریں۔ حضرت الامیر نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقریر کی اور تعلیم بالغاں کی اہمیت کو واضح فرمایا اور کہا کہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر ضروریات دین کا سیکھنا ضروری ہے۔ قیامت کے دن کسی کا یہ عذر قابل قبول نہ ہوگا کہ میں جانتا نہ تھا یا مجھے علم نہ تھا۔

آپ نے عیسائی مشنریوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر بھی تنقید کی اور فرمایا کہ ایک اسلامی مملکت میں غیر اسلامی مشنریوں کا یوں اعلانیہ طور پر تبلیغ کرنا ناقابل برداشت ہے۔

مورخہ ۱۶ کو مدرسہ نصرۃ العلوم میں کارکنوں کا

[illegible] ہوا [illegible] میں [illegible] ہوئے [illegible] فیصلہ کیا گیا۔

مورخہ [illegible] کو [illegible] جمعیۃ کے کارکنوں کی طرف سے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی [illegible] نے خطاب فرمایا اور حضرت مولانا [illegible] صاحب نے صدارت کی۔

(ذکاء اللہ گکھڑوی ناظم نشرواشاعت جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

جمعیۃ علماء اسلام بھیریا روڈ

شہر اور متصل علاقہ کے دیہات نوشہرو فیروز ضلع نواب شاہ میں جمعیۃ کے زیر اہتمام جلسہ عام منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل علماء کرام نے عوام کو خطاب کیا۔

(۱) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب پڈعیدن

(۲) حضرت مولانا محمد حسن صاحب امیر جمعیۃ ضلع سانگھڑ

(۳) مولانا مولا بخش صاحب پڈعیدن

(۴) جناب حکیم نواب دین صاحب پہنچ نہ سکے۔

(۵) مولانا غلام رسول صاحب (بھریا روڈ)

دورہ ناظم اعلیٰ بھریا روڈ

۱۵ ربیع الاول

شہر بچان متصل ٹھارو شاہ میں رات کو مولانا غلام رسول صاحب نے جلسہ عام میں تقریر فرمائی۔ صبح درس قرآن دیا۔ جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔

کلور کوٹ ضلع میانوالی میں ترجمان کی توسیع کا کام

معلوم ہوا ہے کہ جناب حافظ سراج الدین صاحب مدظلہ اپنے علاقہ میں ترجمان اسلام کے خریداروں کی توسیع کا کام بڑی سرگرمی سے سرانجام دے رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام قصور

۱۶ جولائی بعد نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور کی انتظامیہ کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت مولانا سید محمد طیب صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں دو روزہ سیرت کانفرنس کے انتظام و انصرام کے سلسلے میں تشکیل شدہ متعلقہ کمیٹیوں کی سرگرمیوں کے علاوہ جمعیۃ کی ترقی و توسیع کے امکانات کا جائزہ لیا گیا۔ اور اس سلسلے میں پیش آمدہ بعض دیگر امور پر بھی غور و خوض کیا گیا۔ نیز سید محمد حسن شاہ صاحب بخاری سابق ایڈیٹر ہفت روزہ "کیفر کردار" قصور کی جمعیۃ میں باقاعدہ شمولیت پر مسرت کا اظہار کیا گیا۔ (قاری محمد شریف قصوری ناظم جمعیۃ)

بقیہ ـــــ منفی کردار

[illegible] بنایا ہے کہ اس [illegible] کا مقصد [illegible] جو یہ اقدام [illegible] کا [illegible] حالیہ [illegible] جمعیۃ علماء ہند کے اس اقدام کی [illegible] ناظم جمعیۃ نے بہت اچھا کیا۔ [illegible] اس اقدام کی [illegible] کی طرف [illegible] سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس صورت میں انہیں جماعت اسلامی سے شکایت کیوں ہے۔ وہ [illegible] کے اقدام کی تحسین نہیں کر سکتی تو بیچاری فطرتاً مجبور و معذور ہے۔

ناظم موصوف نے جماعت اسلامی کو آئینہ دکھاتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اب یہ اپنی اپنی ہمت اور جرأت کی بات تھی کہ کوئی تو اپنی روایتی بزدلی، بے عملی اور کم ہمتی کی وجہ سے صرف سخن سازی کرتا رہ گیا اور کوئی دار و رسن کی آزمائش سے بے نیاز ہو کر عزائم کا پہاڑ بن کر کھڑا ہو گیا۔"

"یہ ممکن ہے کہ کوئی جماعت عوام کے اخلاص کو تھوڑی دیر کے واسطے اپنے حسین فریب میں گرفتار کر لے، مگر یہ دھوکا زیادہ دنوں تک اپنی سحر کاریوں کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ اس طلسم کو ایک روز بکھرنا ہے اور اسے بکھر کر رہنا ہے"

"قومیں لیس و پیش سے نہیں بنتی ہیں، اقدام و جرأت سے بنتی ہیں۔ یہ کونسی دانشمندی ہے کہ راہیں کھلی ہوئی ہوں کوئی رکاوٹ اور کوئی حائل موجود نہ ہو، پھر بھی کوئی کام نہ کیا جائے بلکہ جماعتی بغض و حسد میں ایسے مفاسد کا بیڑہ اٹھایا جائے۔ جس سے کسی ایک جماعت کو نہیں بلکہ پوری قوم کو اس کا نقصان بھگتنا پڑے"۔

"احساس کمتری کی اس سے زیادہ واضح علامت اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ کہ خود تو کچھ کرنے کی ہمت نہ ہو۔ اور دوسرے کی توفیق و ہمت پر حسد کیا جائے"۔

کیا یہ صحیح ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے معاملہ کو تاخیر اور لیت و لعل کی دلدل میں ڈالنے کی ایک مکمل سازش کی گئی تھی۔ اور آپ (جماعت اسلامی) بھی اس میں شریک تھے؟ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ مسٹر چھاگلہ نے جماعت اسلامی کے رہنماؤں کو ملاقات کی دعوت دی تھی؟ کیا یہ صحیح ہے کہ معاصر "دعوت" نے اپنی ایک اشاعت میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کے اس بیان میں جس میں مسٹر چھاگلہ کی حقیقت سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ اس لئے آخری اہم حصہ کو حذف کر دیا ہے۔ تاکہ یونیورسٹی دشمن مسٹر چھاگلہ کے حقائق کی پردہ پوشی ہو سکے اگر یہ صحیح ہے تو کیا منافقت کے اس تاریکی کردار کے باوجود پھر بھی آپ یہ توقع کرتے ہیں کہ قوم آپ کی بے اعمالیوں کا محاسبہ نہیں کرے گی؟

সাপ্তাহিক তরজুমানে ইসলাম লাহোর

PHONE No. 47715

WEEKLY
TARJUMAN-E-ISLAM
LAHORE

REGD. L. No. [illegible]

Price 12 Paisa

جلد ۸ | جمعہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۳۰ جولائی ۱۹۶۵ء | شمارہ ۳۰

ترجمان اسلام کی
اشاعت خاص تیار ہے

- جو آج کی عرب دنیا اور ایشیا و افریقہ کے معاملات پر تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھنے والی ہے۔
- جس میں عہد حاضر کی سیاسی معلومات کا ایک بڑا ذخیرہ آ گیا ہے۔
- جو عالم اسلام کے ماضی، حال اور مستقبل کے سیاسی تغیرات کو واضح و نمایاں کرنے والی ہے۔
- اس اشاعت کے ساتھ ہی ترجمان اسلام کی جدید ترتیب و تزئین کا دور بھی شروع ہو جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ
- چنانچہ عام قارئین، خریداران و ایجنٹ صاحبان اپنے مطلوبہ تعداد جلد از جلد ریزرو کرالیں۔
- تاجر حضرات بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ نمبر ہزارہا کی تعداد میں شائع ہوگا۔ اور بیرونی ممالک بالخصوص عرب و ایشیا کے مسلم ممالک سے اس کی بہت زیادہ مانگ آرہی ہے۔ اس لئے تجارتی نقطہ نظر اشتہارات وغیرہ کے لئے بڑا اچھا موقعہ ہے۔

بقیہ: مجلس شوریٰ کے فیصلے اور پیغام

کہ اغراض پرستوں نے ہر ممکن حیلے سے عوام کو یہی بات سننے سے دور رکھا، اور ایسی تنظیم و رہنمائی سے بدظن بنایا۔ جو انہیں مذہب و سیاست کی حق پرستانہ راہوں پر لیکر چلنے والی تھی۔

بہرحال جمعیۃ کے تازہ ترین فیصلے جن حضرات کی نظر سے گذر چکے ہیں، وہ سیاسی جمود اور ذہنی پراگندگی کی موجودہ حالت میں انہیں امید و روشنی کی کرن سمجھیں گے۔ ضرورت اب ان فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کی ہے۔ ان فیصلوں میں سب سے اہم وہ قرارداد ہے جو "عائلی قوانین" کے بارے میں مجلس شوریٰ نے منظور کی۔

عائلی قوانین کا مسئلہ اب ہمارے ملک میں محض ایک قانون سازی کا مسئلہ نہیں رہ گیا ہے بلکہ اس کے دائرے میں ایسے مسائل بھی آ گئے ہیں۔ جو ہمارے ملک کے بنیادی معاملات سے تعلق رکھتے ہیں۔ عائلی قوانین ایک پیمانہ ہے۔ جس سے ہم کئی باتوں کا فرق معلوم کر سکتے ہیں۔

اولاً یہ کہ ہمارے ملک میں ایک طبقہ وہ ہے جو اسلام میں حسب خواہش ردوبدل کا روادار ہے۔ اگر عائلی قوانین باقی رہتے ہیں، تو گویا ہم اس طبقہ کو کھلی چھٹی دیتے ہیں کہ وہ اسلام میں من مانے اجتہادات سے ردوبدل کرتا رہے۔

ثانیاً یہ کہ عائلی قوانین کے خلاف ملت کی رائے عامہ نے متواتر اور متحدہ صورت میں اظہار کیا ہے اور جمہوریت کے ہر اصول و طریق کے مطابق عوام کی متحدہ رائے جبکہ وہ مذہبی صداقت کی بھی حامل ہو تسلیم کرنے کے قابل ہے۔ اب اگر اس کو خاطر میں نہیں لایا جاتا ہے تو دستور کے محافظین و اقتدار کے حاملین کے دعویٰ ہائے جمہوریت کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔

ثالثاً یہ کہ عائلی قوانین اسلام کے بقیہ قوانین کے نفاذ و اجراء کی راہ میں ایک رکاوٹ ہیں۔ اگر یہ رکاوٹ قائم رہتی ہے، تو یہ گمان کرنا حق بجانب ہوگا کہ ہمارے ملک میں اسلامی شریعت کے نفاذ کو ناکام بنانے کی جان بوجھ کر کوشش کی جا رہی ہے۔

رابعاً یہ کہ عائلی قوانین ہمارے لئے اخلاقی و معاشرتی چیلنج بھی ہیں۔ ان سے ہمارے معیار اخلاق کو ناقابل تلافی گزند پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ معاشرتی اعتبار سے خاندانی ہیئت کی تشکیل کا وہ سانچہ جس پر اخلاقی روایات کا دباؤ قدیم سے چلا آرہا تھا قطعی آزاد ہو گیا ہے۔ ذرا سی بات قانونی ارتباط کی کمزور ڈوری کو توڑ دینے کے لئے کافی ہے۔

الغرض عائلی قوانین نے مذہب سے بغاوت کی راہ کھولی۔ اخلاق کے دباؤ کو ختم کیا۔ معاشرتی رابطہ کمزور کئے۔ اسلام میں تحریف و آمیزش کے رجحانات کو ہوا دی۔ رائے عامہ کی اہمیت کو مجروح کیا اور جمہوریت کے ادعا کو غلط ثابت کیا۔ عوام میں صرف اس ایک مسئلہ سے کتنی ہی بے اعتمادیوں اور بدگمانیوں نے راہ پائی۔

حکومت وقت کے لئے یہ بڑے ہی سوجھ بوجھ کی بات تھی کہ وہ اس سے پیدا ہونے والے رخنوں اور خرابیوں کا احساس کرتی اور بہت دیر بعد ہی سہی، لیکن اس کی اصلاح کر کے بے شمار بے چینیوں کا خاتمہ کر دیتی۔

بہرحال جمعیۃ علماء اسلام نے اپنی اس قرارداد میں ایک بار پھر اصحاب اقتدار کو اس مسئلہ کے مضمرات سے آگاہ کر دیا ہے، اور عوام و خواص کے لئے ایک راہ عمل بھی کھول دی ہے کہ کن خطوط پر آئندہ کام کیا جانا چاہیئے۔

عائلی قوانین کا مسئلہ حکومت سمیت پورے ملک کے لئے ایک آزمائش کا مسئلہ ہے، اس کو جلد سے جلد حل کر لینے میں حکومت اور عوام سب کے لئے عافیت ہے۔ یہ معاملہ حکومت و عوام کے درمیان بہتر افہام و تفہیم سے طے ہو جانا چاہیئے تاکہ آج جن خطرات اور نازک حالات سے دوچار ہے ان کا تقاضہ ہے کہ حکومت اور عوام کے درمیان زیادہ سے زیادہ مفاہمت و تعاون پیدا کیا جائے اور یہ بدنام زمانہ عائلی قوانین اس راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ اس رکاوٹ کو بہرحال دور کر دیا جانا چاہیئے

جمعیۃ کی دوسری قراردادیں بھی بڑی ہی فکر انگیز ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے وہ مسدود راہیں کھل سکتی ہیں، جنہیں گذشتہ سیاسی محاربات و آویزشوں نے بند کر دیا تھا۔

ان فیصلوں کو روبہ عمل لانے کی بڑی ذمہ داری کارکنان جمعیۃ پر ہی عائد ہوتی ہے۔ کارکنان جمعیۃ اللہ کے دین اور ملت اسلامیہ کی بے لوث و صحیح خدمت کے لئے اس میدان میں آئے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اب مردانہ وار اللہ پر بھروسہ کر کے اٹھ کھڑے ہوں، اور ہر جگہ کے مقامی اختلافات و مناقشات سے بلند ہو کر خدمت دین و ملت میں لگ جائیں۔ ان کی کارکردگی، ہمت، عزم [...] مسلسل جد و جہد و سرگرمی سے وقت کا ایک بڑا کام [...] پا سکتا ہے۔ اور جمود، بے عملی و مایوسی کی جو فضا [...] ہوئی ہے۔ وہ ختم ہو سکتا ہے۔

جمعیۃ کے فیصلوں، قراردادوں اور عائلی قوا[...] متعلق اعلان کو ہر مسلمان کے کانوں تک پہنچاو یجئے [...] اقدام کی راہ پر سب کو گامزن کرنے کی کوشش [...] جائے۔ یاد رکھیئے۔ کہ اسلام کی بالادستی، اسلامی [...] قوانین کے اجراء اور اسلامی نظام شریعت کے [...] ایک دن میدان عمل و آزمائش میں آنا ہی پڑے گ[...] سیاسی عزائم کی ناکامی یا کامیابی کے بعد مختلف [...] بھٹک گیا ہے۔ اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے یکا[...] اب آپ کے کندھوں پر ہے۔ اس فرض کی ادائیگی کی [...] جاری رکھیئے۔ جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی رو [...] پیغام یہی ہے۔ (ک)

بقیہ اعلانات

کندیاں شریف نے قبول فرما لیا ہے۔ اس ادارہ کے تحت ممبران، معاونین، محسنین اور محبین کے چار درجات رکھے گئے ہیں۔ جن حضرات کو پورے قواعد معلوم کرنے ہوں، وہ مولانا محبوب الٰہی صاحب دفتر ادارہ سعدیہ مجددیہ ٹ بیڈن روڈ لاہور سے خط و کتابت کریں۔

طلب و شوق کی صدائے عام:

- رمضان المبارک کا سعادت آفریں مہینہ آپہنچا ہے
- رحمت الٰہی کی وسعتوں کے آغوش بندگان وفا کے لئے وا ہو چکے ہیں
- صبح و شام کی برکتیں اب ان کے لئے وقف ہو رہی ہیں جو اپنے رب کو راضی کرنے کا پختہ تہیہ کر چکے ہیں۔
- اب شیطان کے پھیلائے ہوئے دام ہائے ہلاکت سمٹ گئے ہیں
- اب وہ راتیں آگئی ہیں جن میں اپنے رب سے بالکل قریب ہو کر سرگوشیاں کی جا سکتی ہیں۔ اپنا مدعائے دل بیان کیا جا سکتا ہے اپنی آلودۂ عصیاں زندگی کو صاف و پاک بنایا جا سکتا ہے۔ اپنے رب کی رضا کا سودا چکایا جا سکتا ہے۔ گناہوں کو عفو و بخشش کے حوالے کیا جا سکتا ہے اور ندامتوں کے اظہار سے اپنی کوتاہیوں کی تلافی کی جا سکتی ہے۔
- بخشائش حق نے کتنا سنہری اور فیاضانہ موقع عنایت فرمایا ہے کہ اگر مسلمان چاہیں تو اپنی ذات کے لئے، اپنی ملت کے لئے اپنے دین کے لئے، اپنے وطن کے لئے، اپنے مستقبل کے لئے، اپنی آخرت کے لئے غرض اپنی ہر کامیابی و فتح مندی کے لئے اپنے رب کے ساتھ عہد و میثاق باندھ سکتے ہیں اور اس کی بے پایاں نصرتیں حاصل کر سکتے ہیں۔
- اس نے ابھی ابھی ہمیں ایک طاقتور اور بدفطرت دشمن کی خطرناک زد سے بچایا ہے۔ اس پر ہمیں فتح نصیب فرمائی ہے۔ اس کے ارادوں کو شکست فاش دی ہے۔ کیا اس احسان عظیم کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ ہم اس ماہ رمضان المبارک میں سب گندگیوں اور آلائشوں سے علیحدہ ہو کر اس کی چوکھٹ پر دل و جان اور تن من سے سجدہ ریز ہو جائیں اور اپنے لئے آخری فتح مندی و کامرانی کی بشارت حاصل کر لیں؟
- کیا ہم اس مہینہ میں فسق و فجور کی ہوسناکیوں سے آزاد ہو کر اس کی رضا کے دامن میں پناہ لینے کے لئے تیار نہیں ہیں؟
- بے شک یہ مہینہ خدائے رحمٰن و رحیم کی کرم نوازیوں کا مہینہ ہے۔
- اس مہینے کی عظمتیں دنیا کی ہر لذت اور ہر فائدہ سے گراں اور قیمتی ہیں۔
- یہ مہینہ پکار پکار کر مسلمانوں کو دعوت دے رہا ہے کہ:

آؤ! اپنے رب کی چوکھٹ پر جھک جاؤ، اور اپنے لئے خیر و برکت اور فتح و نصرت کی دولت حاصل کر لو۔ اپنے ماحول کو پاکیزہ بنا لو۔ اپنے گرد و پیش کو صاف ستھرا کر لو۔ یہ کھیل و کود، یہ ناچ و رنگ، یہ ہوس انگیز تماش بینیاں، یہ فسق و فجور کی گرم بازاریاں ختم کر ڈالو۔ غریبوں، مجبوروں اور بے کسوں کے ساتھ حسن سلوک اختیار کرو، اور اپنے شب و روز اپنے رب کی رضا کیلئے وقف کر دو۔ پھر دیکھو کہ تمہاری دنیا و دین کی مشکلات کس طرح حل ہو جاتی ہیں اور قرب الٰہی کی لذتیں تمہیں کس طرح مسرور و شادماں بنا دیتی ہیں۔ اللہ کے فرشتے آنکھ لگائے ہوئے دیکھ رہے ہیں کہ کتنے اللہ کے بندے ہیں جو اس ماہ مبارک کی پکار کا جواب لبیک میں دیتے ہیں اور اپنے آپ کو خدائے کائنات کی رحمتوں کا مستحق ثابت کر دیتے ہیں ———— (کمال)

وقت کا ایک فتنہ

اسلام اللہ کا آخری اور سچا دین ہے اور یہ دین قیامت تک باقی رہنے والا ہے۔ وقت کا کوئی طوفان اس دین حق کو شکست نہیں دے سکتا۔ زمانہ کے ہر نشیب و فراز سے یہ دین سرخرو ہو کر گذرا ہے اور گذرتا رہے گا۔

شیطان اور اس کی ذریت اس شدید پیچ و تاب میں مبتلا ہے، کہ یہ دین ہزاروں حملوں اور سازشوں کے بعد بھی کیوں اب تک قائم و بالا ہے کیوں اس کے لانے والے خاتم النبیین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی و ابی و امی و ذریتی) کا نام چہار دانگ عالم میں روشن و اونچا ہو رہا ہے اور کیوں اس کی عظمت میں آئے دن اضافہ ہوتا رہتا ہے مکہ کے ابولہبیوں سے لے کر یورپ کے فرنگیوں تک ہر سرکش قوت نے اپنی سعی کر ڈالی۔ لیکن اسلام کے قدم آگے بڑھنے سے کوئی نہیں روک سکا آج بھی اسرائیل سے بھارت تک کفر کا ایک سیلاب مغرب کی اسلام دشمن طاقتوں کی سرپرستی میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سیل رواں بن جانے کے لئے پرورش پا رہا ہے، لیکن اسلامیوں کے عزم و اتحاد کی چٹان انشاءاللہ اس سیلاب کا بھی منہ پھیر کر رکھ سکتی ہے۔

مگر یاد رکھیئے! اس چٹان کی پختگی اور استحکام فدائے اسلام کے ساتھ سچی اور پختہ وابستگی کی متقاضی ہے۔

شیطان اور اس کا گروہ آج اس تگ و دو میں مصروف ہے، کہ کسی طرح اہل اسلام کی اپنے دین کے ساتھ والہانہ وابستگی مغلوج ہو کر رہ جائے۔

آج شیطان کے گماشتے اس تاک میں لگے ہوئے ہیں کہ مسلمان کسی صورت اسلام کی ایسی تعبیر کو تسلیم کر لیں جو انہیں ان کے رسول کی سنت صحابہ کے طریق اور اسلاف کے راستے سے ہٹا دینے والی ہو۔

شیطان اور اس کی جماعت اس بات سے مایوس ہو چکے ہیں۔ کہ تنہا کسی دنیوی قوت یا ذریعہ سے اسلام کو ختم اور مسلمانوں کو نیست و نابود کیا جا سکے۔ وہ یہ بھی دیکھ چکے ہیں کہ گنہگار سے گنہگار مسلمان صرف عقیدہ کی صحت و پختگی اور سلف صالحین و صحابہ کرام و سنت رسول کے ساتھ وابستگی کی وجہ سے وقت پڑنے پر ایک کھرا اور سچا مسلمان ثابت ہوا ہے اور کفر کی ہر یورش کے مقابلے میں سینہ سپر ہو گیا ہے۔

(باقی آخری صفحہ پر)

نگران: مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی — ٹیلیفون نمبر: ۶۷۷۱۵ — قیمت: بارہ نئے پیسے

جلد ۸ - جمعہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۵ء مطابق ۶ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ - شمارہ ۵۲

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

علمائے دیوبند کا مسلک

(از مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

قسط نمبر ۳

پس جیسے علماء دیوبند کا رجوع ان شعبوں کی طرف یکساں ہے اور کسی ایک شعبہ پر غلو کے ساتھ زور دینا ان کا مسلک نہیں کہ وہ تصوف کو لے کر حدیث سے بے نیاز ہو جائیں، یا حدیث کو لے کر تصوف و کلام سے بیزاری کا اظہار کرنے لگیں فقہ میں لگ کر فنِ حقائق و اسرار سے لاتعلقی کا اظہار کریں۔ یا اس کے برعکس حقائق میں منہمک ہو کر فقہی جزئیات سے بے توجہی برتنے لگیں، بلکہ ان تمام شعبوں کی طرف اُن کا رجوع یکساں رہے جبکہ یہ تمام ہی شعبے یکسانیت کے ساتھ ذاتِ بابرکاتِ نبوی سے انتساب رکھتے ہیں۔ ایسے ہی ان شعبوں کی مقدس شخصیتوں کی طرف بھی رجوع اور ان کا ادب و احترام یکساں ہے جبکہ ان میں سے ہر ہر شخصیت کسی نہ کسی جہت سے ذاتِ اقدس نبوت سے وابستہ اور ظلالِ نبوت میں سے ہے۔ اس لئے علماء دیوبند کے محدث ...... ہونے کے یہ معنی نہ ہوں گے کہ وہ فقہ سے کنارہ کش ہوں۔ اور فقیہ ہونے کا مطلب یہ نہ ہوگا کہ وہ حدیث سے یکسر ہوں۔ اصولی ہونے کا یہ مطلب نہ ہوگا کہ وہ صوفی کو حقارت کی نگاہ سے دیکھیں۔ جیسا کہ صوفی کے یہ معنی نہ ہوں گے کہ وہ متکلم کو کم رتبہ سمجھنے لگے جبکہ یہ ہمہ نوع شخصیتیں کسی نہ کسی جہت سے خلفائے نبوی اور آثارِ نبوۃ میں سے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ میں ہر رنگ اور ہر طبقہ کے افراد جمع تھے۔ اور ایک دوسرے کی عظمت و محبت اور ادب و احترام میں بھی انتہائی مقام پر تھے۔ اس لئے امت کے اہل علم و فضل افراد میں افضل ترین اور مقبول ترین ذوات اور اعلیٰ ترین طبقات وہی سمجھے گئے ہیں۔ جن میں ان تمام شعبہ ہائے دین کے اجتماع سے جامعیت کی شان پیدا ہو گئی ہو۔ اور وہ بیک وقت قرآن و حدیث فقہ و اصول۔ تصوف و کلام۔ روایت و درایت پھر راہ عمل کے اخلاق میں فقر و امارت۔ زہد و مدنیت عبادت و خدمت۔ خلوت پسندی و جلوت آرائی بوریہ نشینی و حکمرانی کے ملے جلے احوال و کیفیات سے سرفراز ہوئے ہوں۔ جیسا کہ حضرات صحابہ کی پاکیزہ زندگی اسی جامعیت کا نکھرا ہوا نمونہ تھی، اور بعد میں بھی ان کے نقش قدم پر قدم بقدم چلنے والی ذوات سے امت کبھی خالی نہیں رہی۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی شخصیت پر غلبہ کسی خاص فن یا شعبہ کا رہا ہو۔ اور وہ اسی شعبہ اور فن کے انتساب سے دنیا میں متعارف ہو۔ جو جامعیت کے منافی نہیں پس جیسے دین کے یہ سارے علمی و عملی شعبے واجب الاعتبار ہیں۔ ایسے ہی ان شعبوں کی ساری شخصیتیں واجب العقیدت اور واجب العظمت ہیں۔ اور ان کی محبت و عظمت ہی مسلکِ علمائے دیوبند کی اہم ترین اساس و بنیاد ہے کیونکہ جامعیت کی یہی راہ صحابہ کی رہی۔ اور اسی جامعیت کو انہوں نے تبعیت نبوی اپنا مسلک بنایا۔ جس میں بیک وقت ان تمام سننِ نبوی اور تمام شعبہ ہائے دین کے ساتھ ذوات کی عظمت و توقیر اور ادب و احترام کو جمع کئے رکھا۔ اور پھر اسی راہ جامعیت کو اہل السنت والجماعت نے اختیار کر کے اپنا یہ مرکب لقب تجویز کیا۔ تاکہ اُن کے نام ہی سے اُن کے کام اور مسلک کی یہ جامعیت نمایاں ہوتی رہے، اور یہی جامع طریقہ سلسلہ بسلسلہ چلتا ہوا شاہ ولی اللہؒ تک پہنچا جس کا طغرائے امتیاز یہی ارتفاقات و احترامات کا جمع کرنا ہے۔ اور ان سے گذرتا ہوا یہی طریقہ بالآخر دارالعلوم دیوبند اور علمائے دیوبند تک پہنچا جن کی یہی جامعیت اُن کے لئے وجہ امتیاز و تعارف ہی پس مسلک علمائے دیوبند محض اصول پسندی کا نام ہے اور نہ شخصیت پرستی کا۔ نہ ان کے یہاں دین اور دینی تربیت کے لئے تنہا لٹریچر کافی ہے نہ تنہا شخصیت نہ تنہا مطالعہ اور اپنا ذاتی ذہن غور و فکر کے لئے کافی ہے اور نہ تنہا شخصیتوں کے اقوال و افعال پر اتنا اور بھروسہ۔ بلکہ اصول و قانون اور ذوات و شخصیات اور .. بالفاظ مختصر لٹریچر بشرط معیت و ملازمت صدیقین سے اس مسلک کا مزاج بنا ہے۔ جس میں کسی ایک کے احترام سے قطع نظر جائز نہیں۔ اور جبکہ جامعیت و اعتدال اور احتیاط و میانہ روی ہی مسلک کا جوہر ہے۔ تو دین کے ان تمام شعبوں اور علمی اصول میں قرآن و حدیث سے لیکر فقہ و کلام اور تصوف و اصول وغیرہ کی چھوٹی سے چھوٹی جزئی پر جمنا اور حکمت و اعتدال کے ساتھ اسے مشعلِ راہ بنانا ہی اس مسلک کا امتیاز ہے۔ اور ادھر ذوات اور شخصیات کی لائن میں حضرات انبیاء علیہم السلام سے لیکر ائمہ، اولیاء، صلحاء، علماء، مشائخ، صوفیاء اور حکماء کی ذوات قدسیہ تک کے بارہ میں افراط و تفریط سے الگ رہ کر ان کی عظمت و متابعت پر قائم رہنا ہی اس مسلک کی امتیازی شان ہے۔

پھر ان تمام دینی شعبوں کے اصول و قوانین اور علوم و فنون کا خلاصہ دو ہی چیزیں ہیں۔ عقیدہ اور عمل۔ جس کے لئے شریعت آئی اور ان شعبوں کو وضع کیا۔ باقی امور یا اُن کے مبادی و لوازم ہیں۔ یا آثار و نتائج جس سے ان فنون میں بحث ہوتی ہے عقیدہ میں بنیادی عقیدہ اور تمام عقائد کی اساس توحید ہے جو سارے انبیاء کا دین رہا ہے۔ اور عمل میں سارے اعمال کی جڑ بنیاد اتباعِ سنت اور پیروی اسوۂ حسنہ ہے۔ باقی تمام طرقِ عمل جو سند کے ساتھ منقول ہوں خواہ وہ پچھلوں کے ہوں یا اگلوں کے۔ ان سننِ نبوی کے مبادی و لوازم میں سے ہیں۔ یا آثار و نتائج میں سے۔ سو اس مسلک میں اصل چیز توحید خداوندی پر زور دینا ہے۔ جس کے ساتھ شرک یا موجبات شرک جمع نہ ہو سکیں، اور کسی بھی غیر اللہ کی اس میں شرکت نہ ہو لیکن ساتھ ہی تعظیم اہل اللہ اور توقیر اہل فضل و کمال کو اس کے منافی سمجھنا مسلک کا کوئی عنصر نہیں، پس نہ توحید میں لگ کر بے باکی و جسارت اور ذوات کی عظمتوں سے بے نیازی مسلک ہے کہ یہ کمالِ توحید نہیں بلکہ توحید کا غلو ہے۔ اور ایسے ہی تعظیم شخصیات میں مبالغے کرنا جس سے توحید میں خلل پڑتا ہو، یا اُس میں شرک کی آمیزش کر دینا بھی مسلک نہیں کہ یہ تعظیم نہیں تعظیم کا غلو ہے۔ پس تعظیم اس حد تک کہ توحید مجروح نہ ہو اور توحید اس درجہ تک کہ تعظیم اہل دل متاثر نہ ہو۔ یہی وہ نقطۂ اعتدال ہے۔ جو مسلک علماءِ دیوبند ہے۔ اس سلسلہ میں اولاً ذوات ہی کا معاملہ لیجئے تو عالم کی ساری برگزیدگیوں اور برگزیدہ ہستیوں کا مخزن انبیاء علیہم السلام کی ذوات قدسیہ ہیں۔ جن کی محبت و عظمت اور عقیدت و متابعت ہی اصل ایمان ہے۔ لیکن اس میں بھی علماء دیوبند نے حسب طریقہ اہل السنت والجماعت اپنے مسلک کی رو سے غلو اور افراط و تفریط سے بچ کر نقطۂ اعتدال کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں نہ تو ان کا مسلک غلو زدہ اور بے بصیرت طبقوں کی طرح یہ ہے کہ انبیاء اور خدا میں کوئی فرق نہیں۔ صرف ذاتی اور عرضی کا فرق ہے۔ معاذ اللہ۔ یا خدا اُن میں حلول کئے ہوئے ہے۔ اور وہ محض ایک پردہ مجاز ہیں۔ جن میں ربانی حقیقت سمائی ہوئی ہے۔ گویا وہ خدا کے اوتار ہیں۔ یا وہ بشر کی عام نوع سے الگ مافوق الفطرت کوئی اور مخلوق ہیں۔ جن میں نوعِ بشری کی مماثلت نہیں۔ یا وہ خدا کے جوہر کا نچوڑ۔ گویا اُس کی نسبی اولاد یا اس کے اعزہ و احباب اور بیٹے پوتے ہیں معاذ اللہ، اور نہ ہی اُن کا مسلک بے ادب مادہ پرستوں کی طرح یہ ہے کہ وہ محض ایک چٹھی رساں اور ڈاکیہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن کا کام خدا کا پیغام پہنچا دینا ہے اور بس۔ اس سے زیادہ معاذ اللہ ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ جیسا کہ سفیر محض کی کوئی عظمت ضروری نہیں ہوتی۔ صرف عام انسانی احترام کافی سمجھا جاتا ہے بس اسی طرح ان کی بھی کوئی غیر معمولی عظمت و عقیدت یا محبت ضروری نہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ افراط و تفریط ہے۔ جو محض جہالت کے شعبے ہیں۔ درحالیکہ دین و مذہب علم کا شعبہ ہے نہ کہ جہالت کا بلکہ علم و ادراک کا بھی اصل ہے۔ ادھر یہ غلو اور مبالغہ ظلم کا شعبہ ہے نہ کہ عدل کا۔ اور مذہب کا بنیادی نقطہ اعتدال ہے نہ کہ افراط و تفریط اور غلو و مبالغہ۔ بنابریں انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں علماء دیوبند کا مسلک ان دونوں غلاؤں کے درمیان کا نقطۂ اعتدال ہے کہ یہ مقدسین جہاں پیغام الٰہی کے امین ہیں جنہوں نے کمالِ دیانت اور حزم و احتیاط کے ساتھ پیغام الٰہی مخلوق تک پہنچایا ہے۔ جو عالم بشریت کا سب سے بلند تر مقام ہے وہیں وہ اس کے رمز شناس معلم اور اس کی روشنی میں مخلوقِ الٰہی کے مربی اور محسن بھی ہیں۔ اس لئے جہاں وہ خدا کے سچے پیغامبر ہیں جس سے ان کی امانت و راستبازی کھلتی ہے وہیں وہ عالم کے معلم و مربی بھی ہیں۔ جس سے ان کا محسن عالم ہونا کھلتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ وہ انسانوں کو اخلاقِ انسانیت کا درس دینے والے شیوخ بھی ہیں۔ جس سے اُن کا محبوب عالم ہونا نمایاں ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ہر تعظیم و عظمت کے مستحق اور ہر ادب و احترام کے مستوجب ہیں۔

(باقی آئندہ)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ لاہور سے شائع کیا

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۵ء

نوخیز نسل اور کالجوں کی تعلیم

ایک ماتم انگیز وعبرتناک مثال

ایک خبر ملاحظہ فرمایئے :-

"کراچی - ۲۴ دسمبر - پاکستان کا وزیر تعلیم کون ہے ؟ اس سوال کا جواب کم از کم ایس ایم لاکالج کے طلبا کو نہیں آتا! ایک طالب علم نے ریڈیو پاکستان کے یونیورسٹی میگزین پروگرام میں بتایا کہ پاکستان کے وزیر تعلیم میاں محمد یاسین وٹو ہیں - بیسیوں دیگر طلباء نے بھی ریڈیو کے چیستاں پروگرام میں اس سوال کے جواب بڑے دلچسپ دیئے - اس سلسلے میں حیران کن بات یہ ہے کہ لاکالج کے طلباء یہ بھی نہیں جانتے - کہ پاکستان کا اٹارنی جنرل کون ہے - ایک اور طالب علم سے پوچھا گیا - کہ آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کہاں دفن ہوئے ؟ جواب ملا - لال قلعہ میں - پھر اس طالب علم سے پوچھا گیا - کہ دنیا کا سب سے چھوٹا براعظم کونسا ہے تو طالب علم نے کوئی جواب نہ دیا - ایک طالب علم سے پوچھا گیا کہ دوسرے پنجسالہ منصوبے پر کیا اخراجات ہوں گے - لیکن کوئی جواب نہ ملا - سوال کیا گیا - مشرقی پاکستان کے وزیر خزانہ کون ہیں ؟ جواب ملا - ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن - حالانکہ مشرقی پاکستان کے وزیر خزانہ ڈاکٹر ایم این ہدیٰ ہیں - پھر پوچھا گیا - روشنی کس رفتار سے سفر کرتی ہے ؟ جواب ملا - پانچ ہزار میل فی گھنٹہ کے حساب سے - حالانکہ روشنی کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے - ایک سوال کیا گیا - شاہنامہ فردوسی کس نے لکھا ہے - لیکن کوئی جواب نہ ملا - طلبہ کو یہ بھی علم نہیں کہ الجزائر کے نئے سربراہ کا نام کیا ہے - جنرل اسمبلی کے صدر کا نام کیا ہے افغانستان کے وزیر اعظم کون ہیں - اور اسلام آباد یونیورسٹی کے نامزد وائس چانسلر کا نام کیا ہے - ہوم اکنامک کالج کی ایک طالبہ نے سٹیٹ بنک آف پاکستان کے پہلے گورنر کا نام مسٹر ایس اے حسن بتایا - حالانکہ فلمی فنکاروں کے متعلق اس طالبہ کی معلومات بڑی اچھی تھیں - اور اس نے بتایا کہ سنتوش نے اب اپنا نام موسیٰ رضا اور درپن نے عشرت رکھا ہے"۔

(نوائے وقت وکوہستان وغیرہ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۵ء)

غور کیجئے کہ ایک لاء کالج کے چیدہ طلباء کا تعلیمی حال کیا ہے - ظاہر ہے کہ ریڈیو پروگرام میں نسبتاً بہتر معیار وصلاحیت کے طلباء ہی لے گئے ہوں گے - لیکن ان کی علمی وفنی معلومات کا جو ابتر حال ہے، وہ اس خبر کے سوالات وجوابات سے واضح ہے - وہ نہ اپنے ملک کے بارے میں کچھ جانتے ہیں نہ غیر ممالک کے بارے میں - ان کو نہ تاریخ کی خبر ہے نہ جغرافیہ کی - انہیں نہ سیاسی معلومات ہیں نہ اقتصادی - وہ نہ سائنس کی مبادیات سے باخبر ہیں - نہ ادب وآرٹ سے - حالانکہ یہ علوم وفنون وہ ہیں - جن پر جدید نظام تعلیم کے حامیوں کو فخر ہے اور مذہبی تعلیمات کی مبینہ فرسودگی کے مقابلہ میں ان ہی علوم کی امتیازی حیثیت کو بار بار پیش کیا جاتا رہتا ہے - لیکن بارہ تیرہ سال کی اس تعلیم کا حاصل ان طلباء کے جوابات میں دیکھ لیجئے - جن کی عمر عزیز کا ایک معقول حصہ اور بیش بہا خرچ اس کی تحصیل میں ضائع چلا گیا - نیز اس تعلیمی ماحول کا بھی اندازہ کر لیجئے - جس کی آغوش میں دوسرے علوم وفنون سے بیگانہ رہتے ہوئے طلباء کو ہی نہیں بلکہ طالبات کو بھی فلمی دنیا اور اس کے اداکاروں سے متعلق کتنی صحیح اور اپ ٹوڈیٹ معلومات حاصل ہیں -

اس طالبہ نے جو اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے پہلے گورنر کا صحیح نام تو نہیں بتاسکی، لیکن اس نے یہ فوراً بتادیا کہ فلاں فلاں فلمی اداکار وراداکارہ کا سابقہ نام یہ تھا اور حالیہ نام یہ ہیں - ان سب کے منہ پر ایک زبردست طمانچہ رسید کیا ہے جو کالجوں سے حاصل ہونے والی تعلیم نسواں کو قوم وملت کے لئے سودمند ونفع بخش سمجھتے اور بتلاتے ہیں -

بدقسمتی سے اس وقت صورت حال یہ ہے کہ خالص دنیادار طبقہ ہی نہیں بلکہ اچھے خاصے مذہبی طبقہ کے دیندار افراد تک اپنی لڑکیوں کو ان بھولی بھالی امیدوں کے ساتھ کالجوں میں تعلیم دلوا رہے ہیں کہ یہاں سے فارغ ہو کر یہ بہترین خانہ دار ثابت ہونگی یا دینی خدمت انجام دے سکیں گی - لیکن اگر ان کے سروں میں ہوش وخرد کا ذرا سا بھی حصہ موجود ہے تو متذکرۃ الصدر طالبہ کے مذکورہ جواب سے انہیں معلوم ہو جانا چاہیئے کہ اس ماحول میں ذہن وفکر کے ناویے کس طرح ترتیب دیئے جاتے ہیں اور بالآخر ان کی امیدوں کا کیا حشر ہونے والا ہے -

ممکن ہے کچھ حضرات یہ خیال کریں کہ معلومات میں کمی ونقص طلباء اور معلمین کی کوتاہی کا نتیجہ ہے - لیکن چیدہ چیدہ طلباء اور طالبات کا یہ طائفہ کا طائفہ جب اس نقص وکمی کا شکار پایا جائے تو اس کا ذمہ دار صرف طلباء اور معلمین کی کوتاہی کو ہی نہیں قرار دیا جا سکتا بلکہ اس ماحول ورجحان کو بھی سمجھنا ضروری ہے - جس نے انہیں علمی وفنی معلومات سے توکورا رکھا، لیکن فلمی واقفیت میں طاق کر دیا - حقیقت یہ ہے کہ جو نظام تعلیم دینی تعلیم وتربیت کی بالادستی سے عاری ہوگا - اس کی گود میں نشوونما پانے والے ذہن ان اثرات سے ہرگز محفوظ نہیں رہ سکتے جو معاشرہ کی بے راہ روی سے فروغ پارہے ہیں - سنیما آج ہمارے معاشرہ کی سب سے بڑی لعنت ہے - فلموں کے ہیجان انگیز اشتہارات سے ہمارے اخبارات ورسائل کے صفحات بھرے ... ہوتے ہیں شاہراہوں اور گذرگاہوں پر فلموں کے بڑے بڑے بورڈ آویزاں ملتے ہیں - ہر بک سٹال پر فلمی رسالوں ... فلمی انداز کے افسانوں ناولوں کی بہتات ہے - یہ اثرات تعلیم گاہوں میں بھی شدت کے ساتھ پہنچتے رہتے ہیں - قریب قریب ہر شخص کا ذریعہ تفریح سینما ہی بن چکا ہے - اس شوق کو سکولوں وکالجوں میں اسٹیج کئے جانے والے ڈراموں اور دیگر ثقافتی تقریبات سے دوآتشہ بنا دیا جاتا ہے - پھر بتلایئے اس کی گرفت سے نئی عمر کے اذہان کس طرح بچ سکتے ہیں - وہ اپنے گردوپیش کی اس دلچسپی کی طرف جس میں ان کے اساتذہ ومعلمین تک گرفتار ہوں کیوں راغب نہ ہونگے حصول تعلیم سے زیادہ ان کی توجہ ودلبستگی کا مرکز یہ ہی چیزیں بنیں گی ان کی نظر میں اہمیت فلمی اداکاروں واداکاراؤں کی ہی ہوگی -

حالات کی اس رفتار سے مسلم معاشرہ کے مستقبل کی طرف سے امیدیں کم سے کم ہوتی جارہی ہیں - وہ اصحاب رشد وہدایت جن کے فکروعمل سے نوخیز نسلیں متاثر ہو سکتی تھیں ایک ایک کرکے رخصت ہو چکے ہیں - جو کچھ باقی ہیں - وہ چراغ سحری ہیں گھروں کے ماحول بھی دیندارانہ نہیں رہے ہیں - جماعتوں کا نقطۂ نظر زیادہ تر سیاست وا قتدار اور شہرت ومقبولیت ہے - بہرحال دین وملت کا درد رکھنے والوں کو اس بارے میں پوری سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے - (کمال)

تاشقند کانفرنس

تاشقند کانفرنس کے انعقاد کا وقت قریب آچکا ہے - اگر کوئی غیر معمولی واقعہ رونما نہ ہو گیا تو یہ کانفرنس ۴ یا ۵ جنوری سے شروع ہو جائے گی اور توقع کی جاتی ہے کہ ۴ سے ۱۰ دن تک جاری رہے گی - حالات کی رفتار سے معلوم ہوتا ہے کہ روسی حکومت اس کانفرنس کی کامیابی کی خواہاں ہے اور اس میں گہری دلچسپی لے رہی ہے - حال میں بھارت کے وزیر خارجہ کو ماسکو میں طلب کرکے غالباً ان کے موقف کی وضاحت حاصل کی گئی ہے - چنانچہ اس کے فوراً بعد ہی بھارتی وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کے لب ولہجہ میں تبدیلی آگئی ہے - تاہم یہ بات کہنا بہت ہی قبل از وقت ہوگا کہ کانفرنس کامیاب ہو جائے گی یا ناکام ہوگی - البتہ یہ ضرور ہے کہ اس کانفرنس کی کامیابی اور ناکامیابی کے ساتھ بہت سی بین الاقوامی بالخصوص ایشیا میں اہم سیاسی تبدیلیوں کے امکانات متوقع ہیں -

اگر کانفرنس ناکام ہوتی ہے تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر مخالف بڑی طاقتوں کی دلچسپی کا مرکز بن جائے گا سیاسی کشمکش عروج پر پہنچ جائے گی اور نہایت سنگین فوجی تصادم کا خطرہ قریب ترین ہو جائے گا - جس کی لپیٹ میں پاک بھارت کے علاوہ متعدد ایشیائی ممالک بھی آسکتے ہیں - یا یہ کہ مسئلہ کے حل کی کلید کلیتہً امریکہ اور برطانیہ کے ہاتھوں میں چلی جائے گی اس کے نتیجہ میں بھی نہایت سنگین صورت حال پیدا ہو سکتی ہے

اس کانفرنس کی کامیابی وناکامی نے روس کے لئے بھی ایک نئی آزمائش کھڑی کر دی ہے - اور اب اس علاقہ کے سیاسی مستقبل میں اس کے آئندہ کردار ورسوخ کا تعین بہت کچھ اس کانفرنس کے نتیجہ پر مبنی ہو گیا ہے -

بہرحال تاشقند کانفرنس کامیاب ہو یا ناکام - اس کے نتائج واثرات بہت دوررس ہوں گے اور ہمیں اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے - (کمال)

خبر نامہ جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ

آزاد کشمیر کے مہاجر کیمپوں کے لئے سامان کی ترسیل

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کی جانب سے ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء کو مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور کی وساطت سے سامان دس گانٹھ کپڑا، دو بوری جوتا اور ایک پیٹی برتن اور صابن مالیتی تقریباً ۱۵ ہزار روپیہ کا روانہ کردیا گیا۔ جمعیۃ کے کارکنوں نے سامان کی ترسیل میں جن تکالیف کا مقابلہ کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ جناب مولوی فضل الرحمان صاحب نے تمام گانٹھوں پر نہیں بارکمل ایڈریس لکھے۔ جناب محمد اسحاق صاحب۔ جناب دین محمد صاحب۔ جناب حافظ محمد سرور صاحب نے بار بار گانٹھوں کے الٹ پلٹ کرنے میں کافی وقت دیا۔ اسٹیشن تک سامان لے جاتے ہیں اور بذریعہ مال گاڑی اس کو روانہ کرتے ہیں حتیٰ کہ مال کے ڈبے میں خود اٹھا کر رکھنے میں جس تندہی سے کام کیا ہے۔ اس کے لئے ان کا مثالی تعاون یادگار رہے گا۔ سامان جمع کرنے میں جمعیۃ کے کارکنوں کے علاوہ جناب رشید احمد صاحب [illegible] نے بھی کافی حصہ لیا تھا۔ اب بھی سامان جمع ہو رہا ہے اور اراکین جمعیۃ کام کر رہے ہیں۔ سامان کی ترسیل کا خرچہ ۹۱/۰ روپے سے اوپر ہوا۔

(حکیم علی محمد عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ سندھ)

جمعیۃ علماء اسلام بھکر

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بھکر نے مندرجہ ذیل مقامات پر دورے کر کے کشمیری مہاجرین کے لئے مرکزی جمعیۃ کے حکم کے مطابق اپیل کر کے سامان اکٹھا کیا۔ جو ۲۰ دسمبر ۶۵ء کو جہلم روانہ کردیا ہے۔ ۱۷ بنڈل تقریباً اور ۰۰/۷ روپے نقد تھا۔

بھکر کی تمام مساجد میں دتے والا کراڑی۔ منکیرہ۔ چک نمبر ۳۶ چک نمبر ۶۷۔ چک نمبر ۶۶۔ دریا خان کہاوڑ کوٹلہ جام۔ چک نمبر ۲۱۹۔ چک نمبر ۲۱۷ ضلع مظفر گڑھ۔ موضع تنہائی جھمٹ۔ ان تمام مقامات پر دورے کئے۔ یہ دورے حلقہ بھکر کی جمعیۃ کے زیر اہتمام کئے گئے ہیں۔ جن میں مولانا محمد رمضان صاحب۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب۔ مولانا عبدالمجید صاحب مولانا محمد حنیف صاحب نے نہایت سرگرمی سے کام کیا۔

(حافظ ممتاز علی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بھکر)

جمعیۃ علماء اسلام ملتان

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ حج بیت اللہ جو نکہ ایک اہم رکن اسلام ہے۔ جس کی ادائیگی کے لئے صدہا صنوانع پیش آجاتے ہیں اور انسان کو اپنی حیات و ممات کا کوئی علم نہیں ہے۔ لہٰذا اس فرض کی ادائیگی کے لئے ہماری حکومت کو ایسے نازک دور میں مشکلات کے باوجود آسانیاں بہم پہنچانی چاہئیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے بھارت کی جارحیت کے خلاف اسلام کی برکات کی وجہ سے کامیابی عنایت فرمائی ہے۔ ہمارے پاکستانی حجاج ارض مقدس پہنچ کر اپنی مخلصانہ دعاؤں سے رحمت الٰہی کو متوجہ کریں گے۔

نیز مسلمانان عالم سے دوران ملاقات بھارتی جارحیت کے پاکستان پر مظالم اور کشمیری مجاہدین پر انسانیت سوز مظالم کا چرچا کریں گے۔ جس سے عالم اسلام میں جذبۂ اتحاد پیدا ہوگا۔

(غلام حسین انچارج دفتر)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی

۱۵ دسمبر ۱۹۶۵ء کو مدرسہ رحیمیہ کلور کوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس امیر ضلع حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مدظلہم کی صدارت میں ہوا جس میں ضلعی جمعیۃ کے تبلیغی و مالی نظام کو مستحکم بنانے کے لئے مفید اور اہم تجاویز پاس ہوئیں۔ اور طے پایا کہ رمضان شریف کے بعد حضرت امیر مرکزیہ حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم سے دس روز کا وقت لے کر ضلع کے اہم مقامات پر تبلیغی جلسے منعقد کئے جائیں۔

امداد مہاجرین

مولانا محمد اجمل صاحب جامع مسجد رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور مہاجرین کشمیر کے لئے } ۲۷۰/۰ وصول

حروں کی جانبازی

پیر پگارو دوم

ایک مجاہد گروہ جس نے بھارتی حکومت کے دانت کھٹے کر دیئے

(جناب حکیم نواب الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد)

حر قوم کی جانبازی، سرفروشی اور شجاعت کی تاریخ بڑی دلنواز اور روح پرور ہے۔ پیر صاحب پگارو نے اس گروہ کی تربیت حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی نہج پر کی طرح کی تھی کہ یہ فوج آگے چل کر غیر منقسم ہندمیں برطانیہ کے جلال و جبروت کا خاتمہ کرے گا چنانچہ اس قوم کے خدو خال اور وضع و قطع کو سامراج نے تاڑ لیا۔ اور اس طرح انگریز نے ملک کے ہی کچھ ایسے افراد تیار کر لئے۔ جو مرحوم پیر صاحب پگارو کے خلاف جھوٹی تہمتیں اور غلط الزامات لگاتے رہے : آنکہ اپنے اور پرائے لوگوں کا یہ ناپاک حربہ کامیاب ہوا۔ اور مرحوم پیر صاحب تختہ دار پر لٹکائے گئے۔

ہماری تاریخ ایسے عجیب و غریب واقعات سے بھری پڑی ہے۔ اس کے بعد انگریز کی پوری مشینری اس کام میں لگی رہی کہ کس طرح ان حروں کی عظمت اور جلال کا خاتمہ کر دیا جائے اور مرحوم پیر صاحب کو اس حد تک بدنام کر دیا جائے کہ اس ملک میں ان کا نام نفرت اور عداوت کے بغیر لینا ہی محال ہو جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

لیکن جس قوم کی فطرت میں شجاعت، بہادری اور جانبازی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہو۔ اس قوم کی شاندار تاریخ کو نفرت و تعصب کا سیلاب محو نہیں کر سکتا۔ دنیا خواہ کچھ کہے لیکن تاریخ اپنے اوراق پھاڑ کر خودکشی نہیں کر سکتی۔ اب جبکہ بھارت کی بزدلانہ حکومت نے اچانک بے خبری میں ہمارے پرامن اور نہتے شہریوں پر حملہ کر دیا، تو جہاں پاکستان کے دیگر عوام نے پورے حوصلے اور ہمت سے ان سنگین حالات کا مقابلہ کیا، وہاں حر قوم نے بھی اپنی دیرینہ روایات کو اس انداز سے دہرایا کہ دنیا انگشت بدنداں رہ گئی۔

حروں کی اس جانبازی کو جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر نے خصوصی طور سے سراہا۔ چنانچہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مولانا مفتی محمود صاحب نے دل کھول کر ان کی حوصلہ افزائی کی۔ نیز سندھی اخبارات میں جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے ناظم مولانا اللہ رکھیو صاحب بروہی نے بھی اس سرفروش اور مجاہد قوم کی جانبازی اور وطن دوستی کو کھلے دل سے سراہا۔ مولانا بروہی نے تو برملا اس حقیقت کا اظہار کیا کہ یہ قوم اس ملک کے لئے مضبوط مورچہ کا کام دے سکتی ہے۔

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

۱۹۶۵ء ختم ہو رہا ہے۔ دسمبر کے بل معہ بقایاجات روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ جنوری سے نیا حساب اور نئے کھاتے شروع کئے جا رہے ہیں۔ براہ کرم ایجنٹ حضرات اپنا تمام حساب جلد از جلد بے باق فرماویں۔

جن ایجنٹوں کی طرف سے بل ۔ ۔ ۔ ۔ بالکل موصول نہیں ہوئے ہیں ان کے نام بنڈل کی ترسیل جنوری سے روک دی جائے گی۔ یا یہ کہ وہ فوراً جواب دیں۔ اور بقایاجات کا تصفیہ کریں۔

ناظم ترجمان اسلام
دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

خریدار حضرات سے

جن حضرات کی مدت خریداری دسمبر ۱۹۶۵ء تک ختم ہو گئی ہے اور انہیں اطلاع دی جا چکی ہے۔ اب ان کی خدمت میں آئندہ مدت کے لئے اخبار وی پی ارسال کر دیا جائے گا۔ امید ہے کہ وی پی وصول فرما لیا جائے گا۔

ناظم ترجمان اسلام
دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

جن حضرات کے پتے کی چٹوں پر سرخ نشان (X) لگا ہوا ہے۔ ان کے نام آئندہ پرچہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے گا۔ امید ہے۔ کہ وہ وی پی چھڑا کر ادارہ کے ساتھ معاونت فرمائیں گے۔

(ادارہ)

عالم اسلام کے مسائل و حالات

از جناب حکیم مختار احمد ضیا الحسینی صاحب

اسلامی دنیا کے حالات اس لحاظ سے تو بڑے
[...] افزا ہیں کہ ماضی کی تلخیاں جو مغربی استعماری قوتوں کی
[...] دوانیوں اور سازشوں کا نتیجہ تھیں، تقریباً مٹ چکی ہیں
[...] اجیت کو ہر محاذ پر پسپائی اور ذلت کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے
[...] مسئلہ پر مصر اور سعودی عرب میں جو کشیدگی پیدا ہو گئی
[...] ہر دو ملکوں کے سربراہوں کی فراست اور دور اندیشی
[...] ہو چکی ہے۔ مصر اور ترکی کے سفارتی تعلقات بحال
[...] ہیں۔ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات مزید گہرے
[...] ہیں۔ شاہ فیصل اور شاہ ایران کے درمیان جو اسلامی
[...] قیام پر گفتگو ہوئی ہے۔ وہ عالم اسلام کے مستقبل
[...] نیک فال کی علامت سمجھی جا رہی ہے۔

[...] بھارت نے جس عیاری و مکاری سے پاکستان پر حملہ کیا
[...] س پر تمام عالم اسلام کی ہمدردیاں پاکستان سے وابستہ
[...] جس کا عملی ثبوت دیا گیا۔ چنانچہ صدر محمد ایوب خاں نے اپنے
[...] ملکی دورہ کے دوران مصر اور عرب ممالک کے دیگر
[...] ہوں کو خیرسگالی کا پیغام بھیجا اور پاکستان کی حمایت پر
[...] شکریہ ادا کیا۔ جس کے جواب میں تمام سربراہوں نے صدر
[...] رہ کی کامیابی کے لئے دعا کی۔

[...] یہ حالات کتنے اطمینان بخش اور خوشگوار ہیں۔ لیکن اس
[...] ساتھ سامراجیت اور مغربی استعماری قوتوں نے بھی
[...] سازشوں کے جال پھیلا رکھے ہیں۔ ہر مسلمان ملک کے
[...] ایک مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔

[...] عربوں کے لئے فلسطین، قبرص، عدن، روڈیشا کے
[...] لم اہمیت کے حامل نہیں اور پاکستان کے لئے کشمیر اور
[...] یا کے لئے ملائیشیا کا مسئلہ ان کی زندگی اور موت
[...] ہے۔

• بھارت کی ناصر دشمنی

[...] شمیر کے مسئلہ پر جن ممالک نے پاکستان کی حمایت کی
[...] ں کا رد عمل شروع ہو چکا ہے۔ ہندوستان نے عرب ممالک کا
[...] دشمن "اسرائیل" جس کے ساتھ پہلے تو اس کا خفیہ گٹھ جوڑ
[...] کھل کر اس کی حمایت کر رہا ہے۔ بالخصوص مصر کے
[...] ناصر کے خلاف بھارتی پریس اور حکومت کی پروپیگنڈا
[...] حرکت میں آ چکی ہے۔ ناصر کو افریقہ میں مصری سامراج
[...] بتایا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ عرب سربراہوں
[...] کانفرنس میں کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی
[...] تھی۔

• حکومت ہند کا کتابچہ

[...] اس سلسلہ میں حکومت ہند نے ایک کتابچہ شائع کیا ہے
[...] صدر ناصر پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ براعظم افریقہ
[...] آزاد مملکتوں کو اپنے مفادات کے تابع کرنا چاہتے ہیں
[...] گیا ہے کہ ناصر کے بیانات میں ان عربوں کی ہلکی سی
[...] بازگشت سنائی دیتی ہے جو صدیوں تک افریقہ
[...] ں کی تجارت میں پیش پیش تھے۔ نیز یہ کہ صدر ناصر

افریقہ بھر میں پھیلے ہوئے اپنے ہزاروں گماشتوں اور قاہرہ ریڈیو کے افریقی پروگراموں کی مدد سے افریقی عوام کو "سفید فام سامراج" کے خلاف بھڑکاتے ہیں۔ تاکہ وہ خود یہاں استحصال کا بازار گرم کریں اور متحدہ عرب جمہوریہ کی معاشی بنیادوں کو مضبوط کریں۔ کتابچہ میں مصر کے قبطی عیسائیوں کو ناصر کے خلاف بھڑکاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ تمہارے لئے آگے بڑھنے کے روز بروز مواقع کم ہو رہے ہیں۔

• امریکہ کی خوشنودی

بھارت کی ناصر کے خلاف یہ الزام تراشیاں اور سرگرمیاں دراصل امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہیں۔ چونکہ وہ حالیہ جنگ میں معاشی و اقتصادی طور پر قلاش ہو چکا ہے۔ اب وہ کہیں تو چین کے خلاف واویلا مچا کر امریکہ سے امداد کا طالب ہے، اور کہیں صدر ناصر (جس سے امریکہ نالاں و ہراساں ہے) کے خلاف پروپیگنڈا کر کے اپنے آپ کو امریکہ کی امداد کا مستحق ٹھہرا رہا ہے۔

• اخوان المسلمین

یہ تو بھارت کی ناصر دشمنی تھی اور اس کی دشمنی کی بات قابل فہم ہے۔ لیکن اخوان المسلمین جس نے حال ہی میں صدر ناصر کو قتل کرنے کے لئے کئی ایک منصوبے ترتیب دیئے لیکن ان مذموم منصوبوں اور سازشوں کا راز ان کے پایۂ تکمیل تک پہنچنے سے پہلے ہی افشا ہو گیا۔ چنانچہ کئی ایک افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ان کی ناصر دشمنی فہم و ادراک سے بالاتر ہے۔ اس جماعت سے متعلق مودودی جماعت نے یہ تاثر دے رکھا ہے کہ وہ اسلام کی نقیب جماعت ہے اور وہ مصر میں اسلام کا فروغ چاہتی ہے۔ جس کے لئے ناصر عظیم رکاوٹ ہیں یہ ایک مفروضہ ہے۔ جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ ناصر پر کمیونزم کا الزام بھی ان ہی کا وضع کردہ ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جہاں اخوان المسلمین کی جبر و تشدد کی پالیسیوں کی وجہ سے پابندی لگائی گئی ہے۔ وہاں کمیونسٹ جماعت بھی خلاف قانون قرار دی گئی ہے۔ اخوان المسلمین تو مغربی استعماری قوتوں اور اقتدار کے حصول کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اسلام کا نام تو اسی طرح استعمال کرتے ہیں جس طرح مودودی جماعت حصول اقتدار کے لئے اسلام کا ڈھنڈورہ پیٹتی ہے۔ "اخوان" دہشت پسندی اور ظلم و تشدد کے رویہ پر گامزن ہیں۔

قاہرہ کے علامہ عبد المنعم نے اپنے ایک مضمون میں ان سے متعلق لکھا تھا۔ کہ میں اخوان جوانوں کے ساتھ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۴۹ء تک جیل میں رہا ہوں اور ان سے اختلاف رائے بھی تھا۔ کیونکہ انہوں نے سیاسی جماعتوں کے طریق کار کو اپنا لیا تھا اور خفیہ طور سے یہ طے کر لیا تھا کہ جو بھی ان سے اختلاف رائے کریگا اُسے قتل کر دیں گے۔ خواہ وہ ان ہی کی جماعت کا فرد کیوں نہ ہو۔ چنانچہ اخوان کے ایک ممتاز فرد المندوس سید ناشر کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا گیا۔

اس جماعت کی اٹھان بھی ابتدا میں مودودی جماعت کی طرح ہوئی تھی اور آج یہ دونوں ایک نقطہ نظر پر آ ٹھہری ہیں۔

• ان حالات میں

اب بتلایئے کہ ان حالات میں جبکہ ناصر اسلامی مفادات کے لئے مغربی استعماری قوتوں سے مختلف محاذوں پر نبرد آزما ہے۔ اخوان کا جبر و تشدد کی پالیسی کو اختیار کرنا کس مذہب کی رو سے ثواب ہے اور کس اخلاقی ضابطہ میں یہ چیز آتی ہے کہ ایک مسلمان ملک میں بغاوت کی آگ کو ہوا دی جائے، اور اس کے سربراہ کو قتل کرنے کے منصوبے مرتب کئے جائیں۔

• مودودی جماعت

آج جبکہ ہمارے ملک کو اسلامی مملکتوں کی ہمدردیوں کی اشد ضرورت ہے۔ مودودی جماعت کا ناصر کے خلاف پروپیگنڈا کرنا کہاں کی اسلام اور ملک دوستی ہے۔ اور یہ کتنے خطرناک عزائم ہیں۔ کہ مودودی جماعت کی مجلس شوریٰ ایک قرارداد پاس کرتی ہے۔ قرارداد ملاحظہ فرمائیں:-

> "متحدہ عرب جمہوریہ میں اخوان المسلمین پر جبر و استبداد کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے اس پر مرکزی مجلس شوریٰ اپنے شدید اضطراب و انتہائی کرب و اندوہ کا اظہار کرتی ہے۔
>
> حقیقت یہ ہے کہ اخوان المسلمین عرب دنیا کی وہ عظیم تحریک ہے جو دین کو اس کی مکمل شکل میں قائم کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے"۔

اس قرارداد میں کس قدر مکر و فریب سے کام لیتے ہوئے یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ اخوان تو دین قائم کرنا چاہتے ہیں اور ناصر اس کے لئے ایک عظیم رکاوٹ ہے۔

مودودی صاحب نے جو دین کی تعبیر و تشریح کی ہے اس کے نزدیک تو اخوان المسلمین کا اسلامی ملک کے سربراہ کو قتل کرنے کی سازشیں کرنا اور مغربی استعماری قوتوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کا نام دین ہی ہوگا۔ اور دین کو اقتدار کے حصول کا ذریعہ بنانا عین اسلام و منشاء اسلام ہوگا۔

اخوان المسلمین کی دین پسندی کا تذکرہ تو آ ہی گیا ہے۔ اب ذرا مودودی جماعت کی دین پسندی دیکھئے۔ کہ اقتدار کے لئے ایک عورت کی سربراہی میں علم لے کر نکلے اور اس کا نام اسلام رکھا۔ انبیاء، صحابہ اور صلحاء نے امت کو تختہ مشق بنایا، تو اس کا نام مفکرانہ کاوش، اسلام کے تقاضے اور نہ معلوم کیا کیا رکھ چھوڑا، اور اس لحاظ سے "مزاج شناس رسول" قرار پائے۔

• سوچنے کی بات

سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ ان دنوں بھارت ناصر کے خلاف مہم کا آغاز کر رہا ہے اور اس نے سفید فام اور مصر کے قبطی عیسائیوں کی ہمدردیاں حاصل کرتے ہوئے انہیں اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ ناصر کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ بھارت کی اس نصیحت پر انہوں نے تو عمل کیا ہو یا نہ۔ تاہم اخوان المسلمین اور مودودی جماعت نے اس نصیحت کو گرہ میں باندھ لیا ہے۔ (باقی صفحہ پر)

نقشہ اوقات سحری و افطار

رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ — ۶۶–۱۹۶۵ء

یوم	تاریخ عیسوی	تاریخ ہجری	اوقات اختتام سحری منٹ	اوقات اختتام سحری گھنٹہ	غروب آفتاب منٹ	غروب آفتاب گھنٹہ	افطاری منٹ	افطاری گھنٹہ
ہفتہ	۲۵ دسمبر	یکم رمضان	۳۳	۵	۵	۵	۷	۵
اتوار	۲۶ "	۲ "	۳۳	۵	۶	۵	۸	۵
پیر	۲۷ "	۳ "	۳۴	۵	۶	۵	۸	۵
منگل	۲۸ "	۴ "	۳۴	۵	۷	۵	۹	۵
بدھ	۲۹ "	۵ "	۳۴	۵	۷	۵	۹	۵
جمعرات	۳۰ "	۶ "	۳۵	۵	۸	۵	۱۰	۵
جمعہ	۳۱ "	۷ "	۳۵	۵	۸	۵	۱۰	۵
ہفتہ	یکم جنوری	۸ "	۳۵	۵	۹	۵	۱۱	۵
اتوار	۲ "	۹ "	۳۵	۵	۱۰	۵	۱۲	۵
پیر	۳ "	۱۰ "	۳۶	۵	۱۱	۵	۱۳	۵
منگل	۴ "	۱۱ "	۳۶	۵	۱۱	۵	۱۳	۵
بدھ	۵ "	۱۲ "	۳۶	۵	۱۲	۵	۱۴	۵
جمعرات	۶ "	۱۳ "	۳۶	۵	۱۳	۵	۱۵	۵
جمعہ	۷ "	۱۴ "	۳۶	۵	۱۳	۵	۱۵	۵
ہفتہ	۸ "	۱۵ "	۳۷	۵	۱۴	۵	۱۶	۵
اتوار	۹ "	۱۶ "	۳۷	۵	۱۵	۵	۱۷	۵
پیر	۱۰ "	۱۷ "	۳۷	۵	۱۶	۵	۱۸	۵
منگل	۱۱ "	۱۸ "	۳۷	۵	۱۷	۵	۱۹	۵
بدھ	۱۲ "	۱۹ "	۳۷	۵	۱۸	۵	۲۰	۵
جمعرات	۱۳ "	۲۰ "	۳۷	۵	۱۹	۵	۲۱	۵
جمعہ	۱۴ "	۲۱ "	۳۷	۵	۱۹	۵	۲۱	۵
ہفتہ	۱۵ "	۲۲ "	۳۷	۵	۲۰	۵	۲۲	۵
اتوار	۱۶ "	۲۳ "	۳۷	۵	۲۱	۵	۲۳	۵
پیر	۱۷ "	۲۴ "	۳۷	۵	۲۲	۵	۲۴	۵
منگل	۱۸ "	۲۵ "	۳۷	۵	۲۳	۵	۲۵	۵
بدھ	۱۹ "	۲۶ "	۳۷	۵	۲۴	۵	۲۶	۵
جمعرات	۲۰ "	۲۷ "	۳۷	۵	۲۵	۵	۲۷	۵
جمعہ	۲۱ "	۲۸ "	۳۷	۵	۲۶	۵	۲۸	۵
ہفتہ	۲۲ "	۲۹ "	۳۷	۵	۲۷	۵	۲۹	۵
اتوار	۲۳ "	۳۰ "	۳۷	۵	۲۸	۵	۳۰	۵

نوٹ :- لاہور کے علاوہ دوسرے شہروں کے اوقات میں درج ذیل اضافہ کیا جائے

کراچی	کوئٹہ	سکھر	حیدرآباد	جیکب آباد	بہاولپور	پتوکی
۲۷ منٹ	۲۸ منٹ	۱۸ منٹ	۲۳ منٹ	۲۴ منٹ	۱۴ منٹ	۳ منٹ
ملتان	منٹگمری	میانوالی	جھنگ	سرگودھا	لائلپور	مری
۱۰ منٹ	۵ منٹ	۱۱ منٹ	۸ منٹ	۷ منٹ	۹ منٹ	۴ منٹ
کوہاٹ	پشاور	راولپنڈی	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	جہلم	سیالکوٹ	گجرات
۱۶ منٹ	۱۳ منٹ	۵ منٹ	۱۵ منٹ	۲ منٹ	۲ منٹ	۴ منٹ

بقیہ :- عالم اسلام کے حالات

مودودی جماعت کا محکمہ نشریات پوری طرح حرکت میں آچکا ہے۔ ایک بات فہم سے بالا ہے کہ بھارت نے تو امریکہ کی خوشنودی کی غرض سے ناصر کی مخالفت شروع کی ہے۔ لیکن اخوان اور مودودی کس کو خوش کر رہے ہیں اور ان کے اس فعل سے کس کو فائدہ پہنچ رہا ہے یا پہنچ سکتا ہے ؟

ان جماعتوں کو ہوس اقتدار نے اندھا کر رکھا ہے۔ وہ اس کے حصول کے لئے ہر گھناؤنے فعل کے ارتکاب سے نہیں چوکتے۔ یہی وجہ ہے کہ مصر میں تو ناصر کے قتل کے منصوبے مرتب ہوتے ہیں اور پاکستان میں ان حالات کے اندر جبکہ ہمارے دروازے پر بھارتی فوجیں صف آرا ہیں۔ اور کشمیری مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ اور اس قسم کے بیانات دیئے جا رہے ہیں کہ

(۱) "یہ مسائل حل کرنے کے لئے ایک پُرعزم اور دور اندیش قیادت کے متقاضی ہیں"۔

(۲) چونکہ معاملہ دس کروڑ اہل پاکستان کی قسمت کا ہے۔ اس لئے کسی فردِ واحد یا افراد کے کسی گروہ کو پاکستان کے مستقبل پر گہرا اثر ڈالنے والے ایسے دُور رس فیصلوں کی ذمہ داری "تنہا اپنے کندھوں پر نہیں اٹھانی چاہیئے"

(۳) "حکومت پاکستان اعلان کرے، کہ آئندہ تمام اداروں بشمول قومی و صوبائی اسمبلی کے انتخابات بالغ رائے دہندگی کی بنیاد پر براہ راست ہوں گے"۔

اندازہ لگائیں کہ ان حالات میں ایسے بیانات دینا و مطالبات کرنا کیا ملک میں بےچینی پیدا کرنے کے مترادف نہیں ہے۔

ہمارے ملک کو جس درجہ کے قومی و ملی اتحاد کی ضرورت ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ہم ابھی ہندوستان سے برسرِ جنگ حالت میں ہیں۔ دشمن دروازے پر کھڑا ہے ان ہنگامی حالات میں مستقبل کا ہر لمحہ خطرات سے پُر ہے۔ اس وقت سیاسی مطالبات کی آواز بلند کرنا قوم میں انتشار پیدا کرنا ہے اور حکومت و عوام کے درمیان خلیج افتراق و منافرت وسیع کرنے کی کوشش ہے۔ آج ہمیں ہر قیمت پر اتحاد کی ضرورت ہے۔

اعلان

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ ۲، ۳، ۴، ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۵، ۲۶، ۲۷، مارچ ۱۹۶۶ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے۔

(ناظم نشر و اشاعت مدرسہ ہذا)

انجمن تنظیم الخطباء اوقاف کا قیام

اور قراردادیں

محکمہ اوقاف سے متعلق بعض خطباء نے اپنی ایک تنظیم انجمن تنظیم الخطباء اوقاف کے نام سے قائم کی ہے۔ جس کا مقصد ملک و ملت کو پیش آمدہ مسائل میں دینی راہنمائی کرنا، قوم و ملت میں اتحاد و اتفاق کو برقرار رکھنا اور قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کرنا ہے مندرجہ ذیل انتخاب باتفاق رائے عمل میں لایا گیا ہے :-

صدر :- حضرت مولانا محمد علی صاحب خطیب سنہری مسجد لاہور

نائب صدر :- مولانا محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد پٹولیاں لاہور

سیکرٹری :- مولانا قاری نذیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد گمٹی بازار لاہور

ناظم نشر و اشاعت :- مولانا علی اصغر صاحب خطیب جامع مسجد نیلا گنبد لاہور

اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں

(۱) یہ اجلاس شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کیمبلپوری خلیفۂ ارشاد حضرت تھانوی رحمہ کی وفات حسرت آیات کو ملک و ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ حق جل شانہٗ حضرت مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین — !

(۲) یہ اجلاس ان تمام علماء و خطباء کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے ہنگامی حالات میں نزاعی اور فروعی مسائل سے الگ رہ کر قوم میں اتحاد و اتفاق کی روح پھونکی اور اب تک اس طرز پر قائم ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اسی طرح قوم کو جہاد و ایثار کے مواعظ سے اتحاد و اتفاق کے راستہ پر گامزن رکھیں گے۔ (ناظم نشر و اشاعت)

تبصرہ

مکتوبات سعیدیہ

سلطان الہند اورنگ زیب عالمگیر رح کے پیرو مرشد حضرت شیخ محمد سعید ابن امام ربانی حضرت اقدس مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے نایاب مکتوبات کا ادبی تاریخی اور روحانی مجموعہ جو پہلی بار اعلیٰ کاغذ، خوشنما کتابت اور خوبصورت آفسٹ پر آراستہ زیورِ طبع ہوا ہے۔ اشاعت محدود ہے۔ لہٰذا اہل علم خصوصاً مجددی نقشبندی حضرات جلد طلب فرمائیں۔ ہدیہ مجلد پچیس ۲۵ روپے۔ ملنے کا پتہ :-
مکتبہ حکیم سیفی ۹/۱۸ بیڈن روڈ - لاہور

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نہر سویز کی تعمیر سے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو کیوں روک دیا تھا؟

ایک استفسار کا جواب

(احمد حسین کمال)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ پہلے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بحیرۂ احمر کو بحر روم سے ملانے کے لئے درمیان میں ستر میل نہر کرنے کی اسکیم تیار کی تھی۔ جو اب بارہ سو سال بعد نہر سویز کے نام سے تعمیر ہوئی لیکن بروئے کار لانے سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منع فرما دیا تھا۔

سلسلے میں متعدد حضرات نے استفسار کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیوں اس اہم کو رد کر دیا تھا اور یہ واقعہ کس کتاب سے ماخوذ ہے۔

عرض ہے کہ اس کا تفصیلی ذکر مشہور مؤرخ ابو الفداء نے اپنی کتاب تقویم البلدان میں کیا ہے۔ ابو الفداء نے لکھا ہے کہ:

"فتح مصر کے بعد عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بحر احمر کو بحر روم سے ملانے کا ارادہ کیا، ان دونوں سمندروں کے درمیان صرف ۰ میل کا خشکی کا میدان واقع تھا جسے ایک نہر کے ذریعہ ملایا جا سکتا تھا۔ چنانچہ اس کے لئے جگہ و موقعہ وغیرہ بھی تجویز کر لیا گیا۔ لیکن خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب اس کا علم ہوا، تو آپ نے سختی سے منع فرما دیا، اور لکھا کہ اس طرح بحر روم کے ذریعہ یونانیوں کے خطرات بڑھ جائیں گے۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فرمان میں خود اس اسکیم کے رد کر دینے کی معقول وجہ موجود ہے حقیقت یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیاسی فراست و بصیرت نے فوراً ہی اس خطرہ کا اندازہ کر لیا تھا جو اس نہر کی تعمیر سے اہل عرب و ایشیا اور افریقہ کے ملکوں و عوام کو پیش آ سکتا تھا اور اس نہر کی تعمیر کے بعد اٹھارھویں اور انیسویں صدی میں پیش آیا۔ کون نہیں جانتا کہ گذشتہ صدیوں تک عرب و ایشیا و افریقہ پر انگریز اور اس کے حلیفوں کا جو تسلط رہا۔ اس کا سب سے بڑا ذریعہ و معاون یہ نہر سویز ہی بنی تھی۔ اس کے کنٹرول کے لئے زبردست بحری طاقت کی ضرورت تھی۔

البتہ ایک دوسری نہر جو تقریباً ۰ میل لمبی تھی اور دریائے نیل کو بحر احمر سے ملاتی تھی اس کا حکم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص کو دیا اور تعمیر کرائی۔ اس کا ذکر جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب تاریخ مصر (حسن المحاضرہ جلد اول) میں کیا ہے۔

"طبقات ابن سعد" کا حوالہ دینا بھی جائز نہیں

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک محققانہ ارشاد

بوادر النوادر جلد ۲ صفحہ ۴۴۹ مطبوعہ مکتبہ اشرف العلوم دیوبند میں کسی سائل کے جواب میں، جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ابن سعد کی ایک روایت کے متعلق استفسار کیا تھا، حضرت مولانا مرحوم نے جواب رقم کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:-

"طبقات ابن سعد عرصہ سے مفقود تھی۔ مسلمانوں کے پاس اس کا مکمل نسخہ کہیں موجود نہیں تھا۔ اب یورپ کے عیسائیوں نے اسے چھپوایا ہے ..... مگر اس کی کوئی سند نہیں ہے کہ یہ نسخہ اصل تصنیف کے موافق ہے۔ وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور امہات المومنین کے متعلق بعض روائتیں اس میں ایسی موجود ہیں جن کا اسلامی تصنیفات میں باوجود تلاش کے مجھ کو پتہ نہ ملا۔ ابن سعد کی اکثر روائتوں کو متاخرین نے نقل کیا ہے۔ مگر ان مہملات کو کسی نے نہیں لکھا، میں یقین کے ساتھ تو نہیں کہہ سکتا کہ یورپ کا الحاق ہے اس لئے کہ طبقات ابن سعد خود کوئی ایسی کتاب نہیں جس کی ساری روائتیں قابل قبول ہوں، تاہم چونکہ یہ پوری کتاب ہمیں یورپ کے واسطے سے ملی ہے، اس کے بھروسہ پر ابن سعد کا حوالہ بھی جائز نہیں۔ جب تک اس کی سند متداول کتابوں سے نہ مل جائے۔"

جہاد کشمیر میں مجاہدین اسلام کے کارنامے

درہ حاجی پیر پر کیسے قبضہ ہوا؟

جمعیۃ علماء اسلام کے ایک وفد نے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم مرکزی کی قیادت میں پورے نو دن امدادی سامان کے ہمراہ آزاد کشمیر کا دورہ کیا۔ ضلع پونچھ کے مقامی مسلمانوں نے حیرت انگیز ایثار کا ثبوت دیا ہے کہ تقریباً پچاس ہزار مہاجرین کو انہوں نے اپنے سکونتی مکانوں میں بسایا۔ جس سے انصار و مہاجرین کے واقعہ کی جھلک نظر آگئی۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ درہ حاجی پیر اور اس کے بعد تحصیل حویلی کی جن چوکیوں یا دیہات پر بھارتیوں نے قبضہ کیا۔ ہر ہر جگہ پوری فوج کا مقابلہ صرف تیس چالیس مجاہدین کرتے رہے پاکستان پر حملہ کی وجہ سے حکومت پاکستان معتدبہ فوج وہاں وقت پر نہ بھیج سکی۔ جس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس علاقہ میں مقامات جنگ تک ہمارے پہاڑی علاقہ میں سڑکیں موجود نہ تھیں۔ اور بھارت نے آخری مورچوں تک سڑکیں بنا رکھی تھیں۔ پھر پہلے پہل اہم چوٹیوں کی جنگ میں ہمارے معدودے چند غازیوں کو دشمن کی فوج اور توپ خانے دونوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔

ایک مقام پر صرف سات طالب علم تھے جو جہل کاف کا ختم پڑھ رہے تھے کہ دشمن کے چار سو مسلح فوجیوں نے ان کو گھیر لیا اور انہوں نے پانچ سو مسلمانوں کو بھی اگلی لائن میں رکھا تھا طالب علموں نے خدا کا نام لے کر پہلے ہوائی فائرنگ کی۔ جس سے مسلمان منتشر ہو گئے۔ پھر چار سو ہندوؤں کو بھون کے رکھ دیا۔ آج بھی پونچھ کے مسلمانوں کی یہ خواہش ہے کہ حکومت ہم کو ہتھیار دے کر تماشا دیکھے۔ ہم اس کے سوا صرف یہ چاہیں گے کہ توپ خانے کا جواب توپخانے سے دیا جائے۔ اہل کشمیر کے حوصلے اس جنگ نے کئی گنا بڑھا دیئے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے وفد نے امدادی سامان تقسیم کرنے کے لئے تین مراکز کھولے اور متعدد مقامات پر عظیم اجتماعات سے خطاب کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام لائل پور

جمعیۃ علماء اسلام لائلپور کی طرف سے آزاد کشمیر راولاکوٹ وغیرہ میں جمعیۃ کے قائم کردہ امدادی کیمپوں کے ذریعہ مہاجرین میں تقسیم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سامان محمد زبیر الحسینی کی معرفت راولپنڈی پہنچا دیا گیا ہے۔

حاجی محمد بشیر صاحب محلہ پرتاپ نگر لائلپور۔ لحاف ۵۰ - دری ۵ - تکیے ۵۰ - سوئیٹر ۲۴ - مردانہ شلوار ۴۲ - زنانہ کپڑے ۹۲

حافظ عبد اللہ صاحب اینڈ کو کارخانہ بازار لکڑ منڈی لائلپور - بنیان ۶ - تولیے ۷ - چائے ڈبے ۴ - چھنے تھیلیاں ۳ - شیشے ۳ ماچس ۶ - سگریٹ لیمپ ڈبے ۲ - کنگھی ۱۲، صابن لائف بوائے ۱۲، گدے ۱ - دری ۲، لحاف ۸ کھیس ۳۵ - تکیہ کے غلاف ۱۱

مفتی محمد یوسف صاحب الحسینی امیر جمعیۃ لائل پور و شیخ حاجی عبد الرحیم صاحب چمڑے والے لائلپور - قمیص ۴۰ - تہبند ۴۰ - دوپٹے ۱۸ - رومال ۱ عدد

ضروری وضاحت ترجمان اسلام ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں میرے نام پر کسی نااہل نے ایک افترا "پرویزیت سے توبہ اور جمعیۃ میں شمول" کے عنوان سے شائع کرایا ہے۔ یہ سراسر بہتان اور شیطنت ہے۔ مجھے پرویزیت سے کوئی تعلق نہیں رہا ہے۔ میں ابتدا ہی سے دیوبندی مسلک پر ہوں۔ قلات بھر میں حنفی عقائد دیوبند کے علاوہ کوئی نیا مذہب نہیں ملیگا۔

(حافظ مولوی رحیم مدرسہ صدیقیہ مستونگ)

(PHO)NE No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132

(ত)রজুমানেইসলাম TARJUMAN-E-ISLAM

লাহোর LAHORE price 12 paisse

بقیہ ـــــ وقت کا ایک فتنہ

اب ان کی تمام تر ناپاک امیدیں صرف اسی امکان سے وابستہ ہیں کہ کسی طرح اس ملت کے چودہ سو سالہ تاریخی تسلسل کو منقطع کر دیا جائے وہ جان چکے ہیں کہ یہ امت نہ مصنوعی نبوتوں کے فروغ سے منتشر کی جا سکتی ہے اور نہ خلاف اسلام ادیان کی تبلیغ سے کلیتہً مرتد بنائی جا سکتی ہے۔

صرف وہی صورتیں ہیں جو اس کی وحدت و صلابت کو پارہ پارہ کر سکتی ہیں۔

ایک یہ کہ اس کی معاشرت و اخلاق کو یکسر فرنگیت کے رنگ میں رنگ دیا جائے۔

اور دوسرے یہ کہ اس کے یقین و ایمان کو اسوۂ رسول، سیرتِ صحابہ اور طریق اسلاف کے بارے میں متزلزل کر کے رکھ دیا جائے۔

اس لئے کہ یہ امت جس دن اپنے اسلاف سے قطعی بدظن اور اصحاب رسول سے بالکل بد اعتقاد ہو گئی تو اس دن اس کے اندر سے دین کی وہ روح، وہ جذبہ اور وہ جوش عمل کر غائب ہو جائیگا جو عرب و عجم کے ہر بلند و پست پر حق و صداقت قربانی و ایثار اور سرفروشی و جاں نثاری کا علم چودہ سو سال تک بلند کرتا رہا ہے۔

اگر اس امت کو باور کرا دیا گیا کہ اس کے وہ اسلاف جو اپنے پیغمبر کی صحبت سے فیضیاب ہوئے تھے، جنہوں نے اسلام کا کلمہ عرب کے اندر اور عرب کے باہر روم، ایران، شام و مصر اور افریقہ و چین تک پہنچایا تھا جن کے ولولہ جہاد نے چھٹی صدی کے ہر کفر اور باطل کو کلیتہً ناکام بنا کر رکھ دیا تھا، اور جو خدا کا پیغام لے کر دریاؤں، پہاڑوں، صحراؤں، جنگلوں آبادیوں اور ویرانوں کے سینے چیرتے ہوئے چلے گئے تھے۔ انہوں نے اپنی اغراض کی خاطر اور اقتدار طلبی میں اسلام کے اصولوں کے خلاف عمل کیا تو حق کی راہ میں بے غرضانہ سر کٹا دینے اور اپنا سب کچھ لٹا دینے کا جذبہ اس امت میں باقی ہی نہیں رہنے پاسکے گا — اگر اس امت کی نظر میں اپنے اسلاف کے کارنامے مشکوک بن گئے ان کی اہمیت گر گئی، ان کی مثالی نوعیت باقی نہیں رہی، تو اس کے اندر سے وہ قوت عمل آپ ہی آپ ختم ہو کر رہ جائے گی۔ جو اسے آتش نمرود اور بحر ظلمات سے بخوشی گذر جانے پر آمادہ کر دیتی ہے۔

بے شک آج شیطان اور اس کے رفیقوں کے پاس اپنے ارادوں کو پورا کرنے کے لئے آخری چارہ کار صرف یہی رہ گیا ہے کہ اس امت کو اس کے اسلاف سے بدظن کر دیا جائے ان کے کارناموں کو اس کے لئے مثالی نہ رہنے دیا جائے۔ ان کی سیرت کو ایسا داغدار بنا کر پیش کیا جائے کہ اپنے عمل کے لئے وہ ان سے کوئی روشنی اور کوئی استفادہ حاصل نہ کر سکے وہ ان کی جدوجہد اور سرگرمیوں کو مخلصانہ، دیانتدارانہ اور صرف اللہ کے لئے خاص نہ سمجھے۔

اگر ایسا ہو گیا تو پھر اس امت کی وحدت جوش عمل، آتش نمرود میں بے خطر کود پڑنے کی ہمت اور دریاؤں، صحراؤں و سمندروں کے سر سے گذر جانے کا حوصلہ غرض ہر چیز فنا ہو کر رہ جائے گی۔

کیا آج کا مسلمان یہ پوزیشن اختیار کرنے کے لئے رضامند ہے؟

کیا وہ شیطان کی اس ناپاک سازش کو کامیاب ہونے دے گا؟

کیا وہ اجازت دے دے گا کہ اسے اس کے اسلاف سے کاٹ کر رکھ دیا جائے؟

کیا وہ تیار ہو جائے گا کہ اسے اس کے رسول کی سنت سے دور پھینک دیا جائے؟

وقت کا فتنہ تو اس کے لئے یہی جال تیار کر رہا ہے

ـــــ وہ مسلمان کی معاشرت اور اخلاق پر فرنگیت کو غالب لا رہا ہے۔

ـــــ وہ مسلمان کے رشتۂ ایمان و یقین کو اسلاف سے کاٹ دینے کی کوششوں میں سرگرمی کے ساتھ منہمک ہے۔

ـــــ اور مغرب و مشرق کی باطل قوتیں اس گھات میں لگی ہوئی ہیں کہ کب مسلمانوں کے فکر و عمل کی وحدت اور اسلاف سے وابستگی و اعتماد کی حالت ختم ہو اور وہ اس کے وجود کو نوچ ڈالنے کے لئے آگے بڑھ آئیں۔

آج مسلمانوں کو وقت کے اس فتنہ کو سمجھ لینا ہے اور اس سازش کو ناکام بنانا ہے ورنہ یہ سازش و فتنہ ان کے دلوں کو یقین و اعتماد اور جوش عمل سے یکسر خالی و محروم کر دے گا — (کمال)

مہاجر کیمپ میرپور آزاد کشمیر

لائلپور سے حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب، جناب حکیم محمد اشرف صاحب، مولانا تاج محمود صاحب چند اور معززین کے ہمراہ ایک ٹرک سامان لائے، جسے جمعیت کے رضاکاروں نے مل کر سلطان پور ... میں مہاجرین میں تقسیم کیا۔

لائلپور کا ایک وفد خواجہ محمد اسحاق صاحب جہلم کی معیت میں میرپور کے حکام سے بھی ملا اور مہاجرین کے کیمپوں کا معائنہ کیا۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲

بمبر ۳۴۳

محترم خواجہ فیروز الدین صاحب مہتمم دار المطالعہ یادگار شہیدان ختم نبوت کاہنہ نو ضلع لاہور

جلد ۸ || جمعہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۵ء مطابق ۲۵ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ || شمارہ ۴۶

محترم صدر مملکت پاکستان سے ملاقات کے بعد

متحدہ اسلامی محاذ کے رہنماؤں کی پریس کانفرنس

حال ہی میں صدر محترم سے متحدہ اسلامی محاذ کے رہنماؤں نے راولپنڈی میں ملاقات کی جبکہ محترم صدر کی طرف سے مرکزی محکمہ اطلاعات نے ۱۲ نومبر کو صدر محترم سے ملنے کے لئے ان کو ٹیلیفون کے ذریعہ اطلاع فرمائی، وفد میں چار حضرات شریک تھے۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، مولانا کوثر نیازی صاحب صدر انجمن تحفظ پاکستان اور محترم شیخ حسام الدین صاحب صدر مجلس احرار اسلام۔ ان حضرات نے صدر محترم سے ملاقات کے بعد ۱۴ نومبر ۱۹۶۵ء کو [illegible] میں پریس کانفرنس طلب فرمائی۔ کانفرنس کا افتتاح مولانا عبدالقادر صاحب [illegible] نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ پھر محترم شیخ حسام الدین صاحب نے [illegible] کی نمائندگی کرتے ہوئے کانفرنس سے مندرجہ ذیل خطاب فرمایا۔ کانفرنس میں متحدہ محاذ کے اکابر حضرات میں سے مندرجہ ذیل حضرات نے بھی شرکت فرما کر رونق بخشی۔ حضرت مولانا محمد حبیب اللہ [illegible] جانشین حضرت [illegible] حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم عمومی شمالی پنجاب (سرگودھا) حضرت مولانا حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی، ڈاکٹر [illegible] مولانا [illegible] جناب [illegible]

بیان : متحدہ اسلامی محاذ کے ایک وفد نے جس میں ہم چار رہنما شریک تھے صدر مملکت سے تقریباً ایک گھنٹہ ملاقات میں ملک کی موجودہ صورت حالات پر تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ خدا کے فضل وکرم سے ہمارے صدر محترم ملک وملت کو پیش آمدہ مسائل میں صحیح رہنمائی مہیا کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ ہم نے ان کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ حالیہ جنگ میں ملک میں اتفاق واتحاد کی جو فضا پیدا ہوئی ہے اور عوام وخواص کی دینی اعتقاد سے جو خوشگوار تغیر رونما ہوا ہے اسے مستحکم اور پائیدار بنانے کے لئے اسلامی نظام حیات رائج کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لئے کم سے کم شراب، زنا، جوا وغیرہ کے سلسلہ میں اسلامی مشاورتی کونسل کی سفارشات کو فی الفور منظور کر لینا چاہیے۔ ریڈیو پاکستان کی نشریات میں جرأت اور قومی رنگ نمایاں ہوا ہے۔ ہم نے اس کی بھی تعریف کی اور صدر مملکت سے اپیل کی کہ وہ اسے مستقل برقرار رکھنے کا انتظام فرمائیں۔ اس ضمن میں صدر مملکت کو ماہانہ تقریر اردو میں نشر کرنے پر مبارکباد دی گئی۔ اور امید ظاہر کی گئی کہ قومی زبان کی سرپرستی کرتے ہوئے ریڈیو سے انگریزی زبان کے پروگراموں کو منسوخ کر دیا جائے گا۔

نظام تعلیم میں دینی بنیادوں پر انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنے کی درخواست کرتے ہوئے ہم نے محکمۂ تعلیم کی بندش پر بھی انہیں توجہ دلائی۔ ان کے سامنے یہ حقیقت بھی رکھی گئی کہ جنگ کے بعد غیر ملکی عیسائی مشنریوں کا جو کردار سامنے آیا ہے۔ اس کے پیش نظر پاکستان میں ان کا وجود گوارا نہیں کیا جانا چاہیے۔

خارجہ پالیسی کے متعلق قومی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے ہم نے عالم اسلام اور دوسرے دوست ممالک سے مضبوط تعلقات قائم کرنے اور موجودہ خارجہ پالیسی کو برقرار رکھنے پر بھی گفتگو کی۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ صدر مملکت ان تمام امور کے سلسلے میں نہ صرف یہ کہ بڑا صاف اور واضح ذہن رکھتے ہیں بلکہ وہ قوم کے جذبات کو سمجھتے ہوئے انہیں عملی جامہ پہنانے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں ہم اس ملاقات کے بعد صدر مملکت کی گفتگو سے بڑے خوشگوار تاثرات لے کر لوٹے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ ہماری گذارشات کا بہت جلد مفید نتیجہ برآمد ہو گا۔

متحدہ اسلامی محاذ جو ملک کی دینی جماعتوں اور مختلف مکاتیب فکر پر مشتمل ہے۔ آج سے تین ماہ قبل معرض وجود میں آیا تھا اور اب تک اس کی وساطت سے تقریباً ساڑھے تین لاکھ روپے دفاعی فنڈ میں جمع کرائے جا چکے ہیں۔ اس رقم میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ محاذ کی ایک رکن جماعت جمعیۃ علماء اسلام کی کوششوں سے اکٹھا ہوا۔ دو لاکھ روپیہ اس رقم کے علاوہ ہے جو جمعیۃ کی طرف سے ہمارے محترم رکن مولانا مفتی محمود صاحب نے اس ملاقات میں صدر محترم کی خدمت میں پیش کئے۔

اب محاذ نے وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے صدر مملکت کو پیشکش کی ہے کہ اس سے محض دینی مدارس مقبوضہ کشمیر سے آئے ہوئے ایک ہزار کشمیری بچوں کی تعلیم وتربیت نیز ان کی ضروریات زندگی کی کفالت کا انتظام کریں گے۔ صدر محترم نے اس پیشکش کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس سلسلے میں مناسب ہدایات دیں۔

متحدہ اسلامی محاذ نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ قوم کے اندر جذبۂ جہاد واتحاد کو قائم رکھنے کے لئے اور ترقی دینے کے لئے ملک کے طول وعرض میں جہاد کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔ فی الحال مغربی پاکستان کے لئے پروگرام وضع کر لیا گیا ہے۔ اور دسمبر کے آخر تک لاہور، سرگودھا، راولپنڈی، ملتان، پشاور، حیدرآباد، سکھر، کراچی میں یہ کانفرنسیں منعقد ہوں گی۔ بعد میں محاذ کے راہنما مشرقی پاکستان کا بھی دورہ کریں گے۔

پوری قوم کو ہم اپنی تاریخ کے اس نازک موڑ پر اپیل کرتے ہیں کہ وہ ملک وملت کے تحفظ واستحکام کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں اور اس راستے میں کسی مذہبی اور سیاسی اختلاف کو رکاوٹ نہ بننے دے۔

ہم ہیں آپ کے اراکین متحدہ اسلامی محاذ پاکستان

(۱) مفتی محمود نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

(۲) غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

(۳) شیخ حسام الدین صدر مجلس احرار اسلام پاکستان

(۴) کوثر نیازی صدر انجمن تحفظ پاکستان

اقتدارِ مسلم کی حقیقی بنیاد

(شیخ الاسلام حضرت مولانا [illegible] مدظلہ العالی)

[illegible] کے بعد حضرت [illegible] مسلمانوں کی ابتدائی حالت اور [illegible] کا نقشہ اس آیت کریمہ میں کھینچا ہے۔

(ترجمہ) اس حالت کو یاد کرو جبکہ تم قلیل تھے کمزور تھے ملک میں، تمہیں ڈر لگا رہتا تھا کہ لوگ تمہیں اچک لیں گے۔ پس ٹھکانا دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اور تمہیں اپنی نصرت اور امداد سے قوت بخشی اور پاکیزہ چیزوں کا رزق عطا فرمایا کہ شاید تم شکر گزار بن جاؤ۔ (سورہ انفال)

یعنی ابتداء میں حالت یہ تھی کہ گنتی میں چند، دولت یا حکومت کے اقتدار سے تہی دست، صدر جہ کمزور۔ یہ کمزوری یہاں تک تھی کہ خوف رہتا تھا کہ دشمن تم کو اس طرح اچک لے گا۔ جیسے کوئی چڑیا کو اچک لیتا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان دیکھو۔ سب سے پہلے یہ کہ تم کو ایک ٹھکانا اور پاؤں ٹیکنے کی جگہ دی۔ یعنی مدینہ طیبہ میں قیام کی سہولتیں عطا فرمائیں۔ اسی کو پناہ گاہ بنایا۔ پھر بدر وغیرہ کے موقعوں پر تمہاری مدد فرمائی اپنی نصرت اور غیبی کمک کے ذریعہ۔ یہ دوسرا انعام ہوا۔ اور تیسرا احسان یہ کہ عمدہ عمدہ چیزوں کا رزق عطا فرمایا۔ غنیمتیں علاقے تم کو ملے کہ جس سے غذائی مشکلات حل ہو گئیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کے تین احسانات ہیں۔ جن سے اس مٹھی بھر جماعت کو استقلال نصیب ہوا۔ اس کے بعد دوسری آیت میں مزید احسانات کا وعدہ ہے۔ یعنی یہ وعدہ ہے کہ ایسا اقتدار ہوگا جس سے پوری دنیا میں تمہاری دھاک بیٹھ جائے، اور دنیا عزت و احترام کرتے ہوئے پیغام حق کے سننے پر مجبور ہو۔ ارشاد ہے:۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اُن سے جو ایمان لائے تم میں سے اور عمل صالح کئے کہ ان کو دنیا میں اس طرح خلافت عطا کرے گا جیسے ان کو خلافت عطا فرمائی تھی، جو پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ان کے اس دین کو اقتدار بخشے گا جس کو اس نے تمہارے لئے پسند کیا ہے اور خوف و ہراس کے بعد امن و اطمینان عطا فرمائے گا۔

(سورہ نور)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تین باتوں کا وعدہ فرمایا ہے:۔

(۱) جس طرح پہلوں کو دنیا میں خلافت (اقتدار اعلیٰ یا بادشاہت) عطا ہوئی تھی تم کو بھی اقتدار اعلیٰ عطا ہوگا۔

(۲) جو دین تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے یعنی دین اسلام۔ اس کو اقتدار حاصل ہوگا۔ اس کا کلمہ بلند ہوگا اور سارے عالم میں اس کا ڈنکا بجے گا۔

(۳) خوف و ہراس کے بدلے میں تمہارا رعب داب قائم ہوگا۔ تمہاری دھاک دنیا میں بیٹھ جائے گی۔ اگر تم [illegible] دنیا تم سے خوف کھاتی رہے گی۔

محترم بزرگو! اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کا [illegible] [illegible] ایمان اور عمل صالح [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ۲۳ سالہ [illegible] [illegible] [illegible] وہ کہاں سے کہاں پہنچ جاتی ہے۔

محترم بزرگو! عمل صالح کے لئے ہمیں کسی تفتیش و تحقیق کی ضرورت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار اور آپ کی سنت مبارک عمل صالح ہے اور دنیا شاہد ہے کہ جب تک مسلمان اس عمل صالح پر قائم رہے اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرمایا۔ اسی ایمان اور عمل صالح کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کو اقتدار اعلیٰ حاصل ہوا۔ بحر اٹلانٹک سے بحر اوقیانوس تک سائبیریا سے ریگستان افریقہ تک اقتدار مسلم کے جھنڈے لہراتے رہے۔ اس ہندوستان میں جو مرکز اسلام سے ڈھائی ہزار میل کے فاصلہ پر ہے آٹھ سو برس تک اقتدار کی باگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھ میں رہی۔ یہ نتیجہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے کا۔ یہی وہ عمل صالح تھا۔ جس کی بدولت یہ عزت حاصل ہوئی تھی۔

محترم بزرگو! اللہ تعالیٰ نے جس طرح عروج و ترقی کے اصول بتائے تھے۔ یہ ضمانت بھی دے دی تھی کہ جب تک یہ اعمال صالح باقی رہیں گے عروج میں زوال نہیں آ سکتا۔ لیکن اگر تمہارے اعمال بدل جاتے ہیں تو زوال یقینی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

(ترجمہ) کوئی نعمت جو اللہ تعالیٰ کسی کو عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی نہ پیدا کرلیں۔ (سورہ انفال)

محترم بزرگو! ہم نے آہستہ آہستہ عمل صالح کو چھوڑا۔ غیروں کی راہ اختیار کی۔ جب ہم نے اپنی بدقسمتی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ کو۔ آپ کی سنتوں اور آپ کے طریقوں کو چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے فضل و انعام کے اس سایہ کو اٹھا لیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی عطا فرمایا تھا۔

محترم بزرگو! ہمارا اقتدار طفیل تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں کا۔ ہم نے یہ مقدس دامن چھوڑا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم دنیا میں ذلیل و خوار ہوئے آزادی کی بجائے غلامی ہمارے سر پڑی۔ آج بھی اگر ہم اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کا راستہ کھلا ہوا ہے۔ وہی عمل صالح اور ایمان و اذعان جس پر پہلے اقتدار مسلم کی بنیاد رکھی گئی تھی اس کو اختیار کرلیں۔ ہماری عزت و حرمت کی گری ہوئی عمارت پھر سربفلک ہو جائے گی۔

[illegible]

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

یعنی اللہ تعالیٰ سے محبت کا معیار یہ ہے کہ جو لوگ اس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کے طریق پر عمل کیا جائے اور جو قدم اٹھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر ہو۔

میرے بزرگو! اصل ترقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے۔ اگر آپ دامن رسول صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑتے ہیں اور آپ کی اتباع سے منہ موڑتے ہیں، تو پھر اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ آپ سے نہیں ہے۔ وعدوں کا مدار ایمان اور عمل صالح ہے۔

اسلام صرف نام لینے کی چیز نہیں عمل کرنے کی چیز ہے اسلام پر عمل کیجئے۔ اسلام بھی محفوظ رہے گا اور آپ بھی زندہ ہو جائیں گے۔

میرے بزرگو! اللہ کے ذکر سے غفلت نہ برتو۔ جہاں تک ہو اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرو۔ یہی ذریعہ نجات ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: "ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی چیز عذاب سے نجات دلانے والی نہیں ہے"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ مجنوں کہنے لگیں

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جز یاد دوست ہرچہ کنی عمر ضائع ست
جز سر عشق ہرچہ بخوانی بطالت ست
سعدی بشوئے لوح دل از عشق غیر حق
علمے کہ راہِ حق نہ نماید جہالت ست

یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ جو بھی اچھا کام کرو گے سامنے آ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

(ترجمہ) یعنی ذرہ برابر خیر بھی سامنے آئے گا۔ اور اگر ذرہ برابر شر ہو تو وہ بھی سامنے آئے گا۔"

بس اللہ کے ذکر کی مشق یہاں تک بڑھاؤ کہ مرنے کے وقت بے اختیار اللہ کا ذکر جاری ہو جائے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام

جمعہ ۔ ۱۹ نومبر ۱۹۶۵ء

پاکستان پر بھارت کے حملے کا پس منظر

پاکستان پر بھارت کے حملے کے پس منظر میں کون کون سی مخفی طاقتیں کن کن عزائم کے ساتھ کارفرما تھیں۔ ان سب کی تفصیل تو بعد میں کبھی دنیا کے سامنے آئے گی۔ لیکن بھارت کے حملہ آور ہونے کے وقت سے اب تک ایشیا میں جس قسم کے واقعات یکے بعد دیگرے رونما ہوئے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ استعماری طاقتوں کا کوئی گہرا منصوبہ بھارت کے اس اقدام کی تہ میں کارفرما تھا۔

الجزائر میں بن بالا کی حکومت کا تختہ الٹنے اور مکمل تیاریوں کے باوجود اس اچانک انقلاب حال کی وجہ سے ملتوی شدہ افریشیائی کانفرنس کے التوا میں پڑ جانے کے وقت ہی سمجھنے والوں کا ماتھا ٹھنکا تھا کہ استعماری قوتیں ایشیا و افریقہ میں کوئی نیا کھیل کھیلنے والی ہیں۔

عراق میں دوبارہ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی گئی مگر کامیابی نہ ہوئی۔

سعودی عرب کے شاہ فیصل کے خلاف ایک خفیہ سازش کی تیاریاں جاری تھیں کہ عین موقعہ پر پتہ چل گیا۔

صدر ناصر کی حکومت کا تختہ الٹنے کا مکمل منصوبہ بروئے کار لایا جانے والا تھا کہ سازشی افراد گرفتار کر لئے گئے۔

انڈونیشیا میں صدر سوئیکارنو کو معزول کرنے کی خوفناک سازش کی کھچڑی پکائی جاتی رہی جو بالآخر پھوٹ پڑی۔

پاکستان کو بھارت کے ناپاک اور مہیب حملے کا شکار بنا کر نیست ونابود کر دینے کا جتن کیا گیا۔ لیکن تدبیر الٹی پڑ گئی۔

ان تمام واقعات میں جو گذشتہ چند ماہ کے اندر پیہم ظہور پذیر ہوتے رہے ہیں۔ کوئی گہرا ربط نظر نہ آتا ہو، لیکن ایک بات ان سب میں مشترکہ طور پر موجود ہے، اور وہ یہ کہ ان ممالک کے برسراقتدار طبقے امریکی برطانوی ڈپلومیسی کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں یا بنتے جا رہے ہیں۔ خواہ کوئی کم یا کوئی زیادہ۔ اور یہ کہ یہ سب کے سب وہ مسلمان ممالک ہیں جو آہستہ آہستہ ایک نئی عالمی اسلامی برادری کی آزادانہ بنیادوں پر تشکیل کر رہے ہیں۔

غالباً یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایشیا میں امریکی، برطانوی ڈپلومیسی کی ان خفیہ چالوں کو ہر جگہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے لیکن اس کے باوجود ان چالوں کا کلیتہً خاتمہ نہیں ہو گیا ہے۔ دشمن ابھی داؤں لگائے چلا جا رہا ہے، ہمیں خبردار رہنا چاہیئے کہ وہ کئی پہلوؤں سے وار کرے گا۔

وہ کوشش کرے گا کہ مسلم ممالک کا یہ بڑھتا ہوا قرب بدگمانیوں کی زد میں لا کر بُعد میں تبدیل کر دیا جائے۔

وہ سازش کرے گا کہ چین وغیرہ ممالک کے ساتھ دوستی وتعلق کے رشتے منقطع ہو جائیں۔

وہ ایسی صورتیں پیدا کرے گا کہ داخلی یکجہتی و اتحاد میں رخنے پڑنے لگیں۔

اس کی طرف سے ایسی راہیں بھی ڈھونڈی جائیں گی جن کے ذریعہ اقتصادی و معاشی پریشانیاں بڑھائی جا سکیں۔

وہ ان مذہبی جذبات کو فنا کرنے کی بھی کوشش کرے گا۔ جو اس آزمائش کے وقت مسلمانان پاکستان اور ان کے برادر ممالک کے مسلمانوں میں بیدار ہو گئے ہیں اور اس اخوت کے رشتے کو قطع کرنے کی کوشش کرے گا۔ جو اس وقت پورے عالم اسلام میں نمودار ہوتا جا رہا ہے۔

مفاد پرست طبقے آلۂ کار بن کر یہ تباہ کن سرگرمیاں دکھائیں گے۔

ان خطرناک امکانات کے سدباب کا انتظام آج کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اور اسی پر مستقبل کی کامیابی کا دارومدار ہے۔

(ک)

سلامتی کونسل کی تازہ قرارداد

پس منظر و حقیقت

— سلامتی کونسل کی تازہ قرارداد پر عام طور سے ملے جلے ردعمل کا اظہار کیا گیا ہے۔ بعض نے اسے اطمینان بخش بتایا ہے اور بعض نے ناکافی۔ لیکن اس قرارداد کی حقیقت سمجھنے کے لئے اس کے اس پس منظر کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ جس کے بعد یہ قرارداد منصۂ شہود پر آئی ہے۔

اخبار بین طبقہ جانتا ہو گا کہ سلامتی کونسل کا یہ ہنگامی اجلاس دوبار عارضی طور پر ایک ایک دن کے لئے ملتوی ہوا، اور تیسری بار قطعی ناکام ہو کر غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا اس کا یہ آخری التوا درحقیقت سلامتی کونسل کی موت کا آغاز تھا۔ اور عین ممکن تھا کہ پوری اقوام متحدہ اسی سال آخری ہچکی لے لیتی۔ اس التوا کے بعد دنیا کی چھوٹی اقوام کے لئے اقوام متحدہ پر اعتماد کا سوال ہی باقی نہیں رہ جاتا تھا۔ اس التوا کے بعد لاطینی امریکہ سے لے کر افریقہ و ایشیا کے چھوٹے بڑے سب ہی ممالک تک اقوام متحدہ و سلامتی کونسل کے خلاف عدم اعتماد کی لہر دوڑ جاتی اور اس کے بعد بڑی طاقتوں کا سارا بھرم نکل کر رہ جاتا۔ بڑی طاقتوں کی حریفانہ آویزشوں کے درمیان اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل توازن قائم رکھنے کا کام دے رہی ہے۔ یہ اگر مر جاتی ہے تو ان کی حریفانہ آویزش بالکل عریاں اور دوبدو ہو جائیں گی۔ ان تمام مصلحتوں نے مجبور کیا کہ سلامتی کونسل کا اجلاس پھر بلا کر کچھ نہ کچھ عملی کارکردگی کا ثبوت دے دیا جائے، اور اسے ہنگامی موت مرنے سے بچا لیا جائے۔ بس اصل اور آخری و فوری محرک اس قرارداد کا یہی امر تھا۔ اس کے بعد بجائے خود قرارداد کی حقیقت کیا ہے، تو ہم سب ہی کو اقرار ہے کہ وہ ۲۰ ستمبر کی قرارداد کا ہی اعادہ ہے اور یہ اعادہ کس حد تک قابل اطمینان ہے یا ناکافی ہے۔ اس پر کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔

(ک)

نئی صورت حال کے اسلامی تقاضے

پیر مبارک شاہ سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا بیان

کائنات میں تمام اعمال کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے۔ عالم اسباب میں انسان چاہے اپنی کوششیں بام عروج تک پہنچا دیں لیکن نتیجہ وہی نکلے گا جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہوں۔ دنیا کی تمام غیر اسلامی قومیں اس بات پر متفق ہیں کہ جنگ میں فتح و کامرانی افواج کی کثرت اور مادی طاقت کی بہتات پر منحصر ہے لیکن اسلام کہتا ہے کہ فتح و کامرانی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے چاہے فوج کی تعداد اور مادی طاقت کم کیوں نہ ہو۔ پاکستان و بھارت کی گذشتہ جنگ نے اسلام کے اس عقیدہ کی حقانیت کو تمام دنیا پر ثابت کر دیا اور پاکستان کے چھوٹے آدمی سے لے کر صدر مملکت تک اس بات کے قائل ہیں کہ اس جنگ میں ہمیں فتح اللہ تعالیٰ کے احسان اور مہربانی کی بدولت ہوئی ہے

خاندانی منصوبہ بندی کو ملک کے تمام مذہبی طبقوں نے بالاتفاق خلاف اسلام قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ تحریک شان خدا کی ربوبیت عامہ اور شان رزاقیت سے کسی طرح مطابق نہیں ہے .... ہر محب وطن ملک کے حقیقی مفادات کی بنا پر یہی رائے دے گا کہ ہر اس تحریک منصوبہ اور سکیم سے اجتناب کیا جائے۔ جو ہمارے ملی، قومی مزاج اور تقاضوں سے جوڑ نہ کھائے۔ اور ہر اس علمی اور عملی اقدام کو سختی سے روک دیا جائے۔ جو ملت مسلمہ کے لئے دینی اور اخلاقی فتنوں کا سامان مہیا کرے جو پاکستان کے غیور مسلمانوں کو دینی اقدار اور مجاہدانہ کردار سے دور ہٹائے۔ اور جس سے اس عظیم قوم کی مومنانہ اور مجاہدانہ روح مجروح ہو۔ خواہ وہ خاندانی منصوبہ بندی کی تحریک ہو۔ یا عائلی قوانین کی پرفریب تشکیل یا تجدد و ترقی اور فیشن کے فکر انگیز نام اور یا اسلامی ریسرچ و تحقیق کے نام پر تحریف دین کی تحریکیں ہوں۔ ہمارے خیال میں یہی وہ طرز عمل ہے جو ہمارے مستقبل کی تعمیر وخوشحالی اور ملک کی بقا و سلامتی کا ضامن ہو سکتا ہے۔ ہمارے سربراہوں، افسروں کو جو درد مند مسلمان ہیں اب یہ احساس شدت سے ہو چلا ہے کہ اسلام کی صحیح قدروں کو زندہ کیا جائے۔ ہماری دعا ہے۔ کہ حکومت جلد ایسا اصلاحی قدم اٹھا کر دس کروڑ مسلمانوں کے دل موہ لے۔ آمین!

اعلان جلسہ

مدرسہ عربیہ اسلامیہ چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ کا پہلا سالانہ جلسہ معراج اور جہاد کے موضوع پر ۲۷۔ رجب بروز پیر مطابق ۲۲۔ نومبر ۱۹۶۵ء منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا محمد عبید اللہ صاحب درخواستی و امین گیلانی صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ مدرسہ کے سفیر ڈاکٹر دین محمد صاحب ہرنولی والے بھی جلسہ پر تشریف لے آئیں۔ تاکید ہے۔

الراقم —— محمد یعقوب ربانی

تلخ ــــ و ــــ شیریں

مودودی صاحب جواب دیں ــ کشمیر کی رقم

کشمیر کی جنگ میں مودودی پارٹی نے دس ہزار روپے دینے کا اعلان کیا۔ لوگ سمجھے ہوں گے کہ بڑی قربانی کی ــ ہم نے سنا کہ بہت سال ہوئے شاید آٹھ دس سال قبل مودودیوں نے کشمیر فنڈ عوام سے جمع کیا تھا۔ پھر وہ۔ کہاں گیا۔ دیا نہیں، پہنچایا نہیں۔ مگر خدا کی شان کہ وہ رقم بھی کھاتہ میں کشمیر کے نام جمع چلی آتی تھی اور اگر یہ راز فاش ہو جاتا تو مودودی خزانوں کے رازوں کے انکشاف کا خطرہ تھا۔ کیونکہ اس رقم کا اور اس کے اندراج کا علم جماعت کے سابق ذمہ دار آدمیوں کو بھی تھا۔ اس لئے جب کشمیر کی جنگ شروع ہوئی تو فوراً یہ کشمیر کی رقم کشمیر فنڈ میں دے دی گئی۔ لوگ سمجھے ہوں گے کہ مودودیوں نے قربانی کی۔ اگر یہ بیان غلط ہے تو مودودیوں کو جرأت کر کے اس کی تردید کرنی چاہیئے۔

اور اگر یہ صحیح ہے تو آپ ہی بتایئے کہ سیلاب فنڈ، طوفان فنڈ، الجزائر فنڈ، وغلاع فنڈ، قربانی کی کھالوں اور دوسرے عطیات کے بارے میں مسلمان شک و شبہ کرنے میں حق بجانب نہ ہوں گے؟ اور کیا یہی وجہ ہے کہ جب کبھی ایسا موقعہ پیش آتا ہے۔ مودودی کے چیلے چانٹے گلی کوچوں میں پھیل کر کاسۂ گدائی کو شمشیر جہاد بنا لیتے ہیں۔ اور پھر گھروں میں بیٹھ کر دو دو سو اور پانچ پانچ سو ماہانہ تنخواہ وصول کرتے رہتے ہیں۔

ابلیس کا فن

اسلام میں تبلیغ و اشاعت کی اصطلاح عام ہے۔ اس کا مطلب حق بات کو پھیلانا اور دوسروں تک پہنچانا ہے۔ مگر پروپیگنڈا کا لفظ جامع ہے۔ اس میں سچ جھوٹ صحیح اور غلط کی تمیز نہیں ہوتی۔ جس طرح بھی ہو اپنے کام کی تشہیر کی جائے۔

پروپیگنڈے کے اس فن میں ابلیس کو یدطولیٰ حاصل ہے۔ وہی لوگ اس کے جال سے بچ سکتے ہیں جن کو اللہ بچائیں۔ خود ساختہ صالحین اس کے پھندے میں جلدی پھنستے ہیں۔

پہلے پہل عورت کو پاکستان کا صدر بنانے کا شوق مودودی صاحب کو چرایا تو انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ ایوب خاں میں سوائے اس کے کوئی خوبی نہیں ہے کہ وہ مرد ہے۔ اور فاطمہ میں کوئی عیب نہیں سوائے اس کے کہ وہ عورت ہے۔ اس کے اس بیان سے بھارت کے ہندو اور امریکہ والے کتنے خوش ہوئے ہوں گے۔ اس کا اندازہ آپ نہیں کر سکتے۔ اب وہی ایوب خاں ہیں جن کے ساتھ مودودی کی چھپی ہوئی تصویر کو فخریہ طور پر مودودیے جابجا دکھاتے پھرتے رہے۔ پھر یہ بھی کہ علماء کو کون پوچھتا ہے۔ ملک میں جو کچھ ہیں۔ حضرت امیر جماعت اسلامی ہیں۔

پھر اخوان المسلمین کی بدنام سازشی جماعت کے تعلقات سے فائدے لئے گئے۔ خطوط لکھوانے اور مودودی کی تقریر ریڈیو سے کرانے کے لئے تحریکیں کرنے اور آج کل باہر ممالک میں اس مایہ ناز ہستی (مودودی) کو بھیجنے کے مضامین چھپوانے غرضیکہ ہر طرح کے پاپڑ بیلے جاتے ہیں۔ حکومت کی مشینری کو پروپیگنڈے سے متاثر کر کے اپنا مطلب نکالنے میں ان کو یدطولیٰ حاصل ہے، شاید ان کا نمبر استاد سے بڑھ گیا ہے۔ ہم حکومت کے ارکان سے عرض کریں گے کہ پروپیگنڈا کا یہ فن اپنے اندر خطرات کا طوفان لئے ہوئے ہے۔ خدا ان کی گمراہی سے بچائے۔

اعلانات

التوائے جلسہ

مدرسہ جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن دار الحدیث کہروڑ پکا کا سالانہ جلسہ ہنگامی حالات کی بنا پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔

دورۂ قرأت

مدرسہ عربیہ شمس العلوم بستی مولویاں ضلع رحیم یار خاں میں ۱۰ رشعبان سے ۲۵ رمضان تک دورۂ قرأت ہوگا۔

المعلن۔ محمد شریف بستی مولویاں ضلع رحیم یار خاں

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن شکر گڑھ

اپیل

قطب زماں حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں یہ مدرسہ درس و تدریس کا کام کر رہا ہے۔ قرآن کریم حفظ و ناظرہ کے علاوہ ابتدائی دینیات کا بھی انتظام ہے۔ مدرسہ کی مستقل آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے بلکہ یہ کام توکلت علی اللہ چل رہا ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسلام کے ہمدرد اور دینی تعلیم کے خیر خواہ حضرات رضائے الٰہی کی خاطر امداد فرماتے ہیں جس سے جلسہ کے اخراجات پورے ہوتے ہیں۔ صدقات زکوٰۃ اور عطیہ سے مدرسہ کی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ نیشنل بنک پاکستان شاخ شکر گڑھ میں مدرسہ کے اکاؤنٹ میں جمع کریں اور ناظم مدرسہ کو اطلاع دیں

(شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن چوک بخاری شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ)

مجلس تشخیص

ادارہ تحقیقات و نشریات طب اسلامی کے قائم کردہ بورڈ میں ماہر حکماء کی نگرانی میں تشخیص و علاج کیا جاتا ہے۔ بیرون جات کے حضرات اپنے حالات مرض مکمل طور پر جوابی لفافہ کے ہمراہ لکھیں۔ انشاء اللہ مفید مشورہ دیا جائے گا۔

معیاری دواخانہ نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

تصحیح
جمعیۃ علماء اسلام پرانا گولی مار کراچی

۲۹ اکتوبر کے ترجمان اسلام میں انتخاب کی جو کارروائی شائع ہوئی تھی۔ اس میں جناب محمد حسن صاحب کو ملتانی نائب صدر ۲ کا نام اشاعت سے رہ گیا تھا۔ اب نوٹ کر لیا جائے۔

(محمد عبداللہ ناظم)

دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ کا سالانہ جلسہ

۱۹ نومبر مطابق ۲۴ رجب بروز جمعہ جامع مسجد حاجی بہادر میں منعقد ہوگا۔ متعدد علماء کرام کے علاوہ حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی مدظلہ العالی، مولانا محمد اجمل صاحب و مولانا محمد علی صاحب جالندھری بھی جلسہ سے خطاب فرمائیں گے

معیاری دواخانہ کی معیاری ادویہ

جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی زیر نگرانی تیار کی جاتی ہیں

مقوی فولادی گولیاں

جسمانی قوت کے خواہشمند حضرات کے لئے بے نظیر مرکب ہے۔ کشتہ فولاد، زعفران اور سلاجیت وغیرہ قیمتی اجزاء سے تیار کی گئی ہیں۔ دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے کی عجیب دوا ہے۔ جگر اور معدے کے نظام کو درست کر کے سرخ خون پیدا کرتی ہیں۔ سردیوں میں مسلسل ایک ماہ کھانے سے وزن بڑھ جاتا ہے۔ قوت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ جس سے بھوک خوب لگتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں اور جن کو تھکاوٹ جلدی ہو جاتی ہو بے حد مفید ہے۔ مسلسل ایک جگہ بیٹھ کر کام کرنے والے جن کا معدہ و جگر اور دماغ کمزور ہو چکے ہوں کے لئے آب حیات ہے۔ اور خاص بات یہ ہے کہ جن حضرات کے مثانہ کی کمزوری کی وجہ سے استنجا کے بعد بھی کچھ قطرے پیشاب کے بے اختیار نکل کر کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں ان کے لئے نہایت مجرب ہے۔ پیکٹ پورا ۱۰۰ گولی بارہ روپے

روغن بادام، اصلی شہد

موسم سرما میں استعمال کیجئے بہت سی مزمن بیماریوں اور پیچیدہ امراض معدہ و امعاء کے لئے نہایت مفید ہے معیاری دواخانہ یہ دونوں چیزیں خالص فراہم کرتا ہے

معیاری دواخانہ

چوک رنگ محل نزد دفتر جمعیۃ علماء اسلام۔ لاہور

حالات و واقعات

مرزائیوں کے سربراہ مرزا محمود قادیانی کا انتقال ہوگیا

مرزا غلام احمد قادیانی کا جانشین اس کا بیٹا جو چند سالوں سے بستر علالت پر پڑا تھا اور چند ہفتوں سے اس کی حالت بہت ہی بگڑ چکی تھی۔ آخر کار اس نے اپنے آپ کو خدائے ذوالجلال کے فرشتوں کے حوالہ کر دیا۔ ایک مختصر سی پیشی ہوگئی ہوگی۔ تفصیل حساب و کتاب سب کا قیامت میں ہوگا۔

مرزا محمود کا ایک کارنامہ یہ ہے کہ اس نے ربوہ کی اراضی کوڑیوں کے مول انگریز گورنر پنجاب سے حاصل کر کے بڑی جائداد بنالی ہے۔ اس کے خلاف مسلمانوں نے ہمیشہ احتجاج کیا مگر انگریزوں کی اثر ابھی تک نہیں مٹایا جاسکا۔ آنجہانی مرزا محمود کے زمانہ میں مرزائی فرقہ کی دلفریب چہل پہل دراصل ظفر اللہ خاں قادیانی کے عمل دخل کا نتیجہ ہے۔ جس کو فرنگی و السرائے ہند نے اپنی ایگزیکٹو کونسل میں لے کر اس کو من مانی کرنے اور پھلنے پھولنے کا موقعہ دیا۔ اسی کا اثر ہے کہ پاکستان بننے کے بعد سکھوں کی ایک اچھی تعداد کو ننکانہ صاحب میں اس شرط پر رہنے دیا گیا کہ اس کے عوض میں مرزائیوں کی ایک جماعت قادیان میں رہا کرے گی۔ اور آتی جاتی رہے گی۔ حالانکہ اگر سکھوں کی اس رعایت کے بدلے میں بھارت میں مسلمانوں کا رکھنا ضروری تھا تو اجمیر شریف سرہند شریف۔ پیران کلیر شریف وغیرہ مقامات بہت تھے۔ قادیان میں مرزائی مجاوروں کو بسانا نہ کوئی اسلامی فریضہ تھا نہ پاکستانی مفادات کے لئے ضروری۔

مرزا محمود اور ظفر اللہ خاں کا رابطہ مضبوط رہا اور اول الذکر نے جو کام کیا ثانی الذکر کے اشارے پر کیا۔ مرزا محمود یورپ بھی گیا۔ فرانس میں سنیما بھی دیکھا اور عورتوں کی عریانی پر تعجب بھی کیا۔ اس وقت بھی ظفر اللہ خاں ساتھ تھا۔

اس کے عہد کے دو واقعات افسوسناک ہیں۔ ایک خواجہ ناظم الدین صاحب مرحوم وزیر اعظم اور محترم عبدالرب خان نشتر مرحوم ہر دو کے روکنے کے باوجود ظفر اللہ خاں نے کراچی میں ایک قادیانی جلسہ کی صدارت کی جس پر عظیم فساد ہوا۔ اور بیرونی ملکوں کے نمائندوں کے سامنے ہماری سبکی ہوئی اور آخر کار اسی کے نتیجہ میں ملک بھر میں مذہبی بے چینی پیدا ہوئی جس سے ختم نبوت کی تحریک چلی۔

دوسرا واقعہ وہ ہے جس کی طرف مرحوم حمید نظامی صاحب نے اشارہ کیا تھا کہ بیرونی ممالک میں ہمارے سفارت خانے ایک فرقہ کے تبلیغی اڈے بنے ہوئے ہیں اور یہ حالت پاکستان کی انقلابی حکومت سے پہلے تک رہی۔

ہم اس ملک میں کسی طرح کی اشتعال انگیزی، بدامنی اور باہمی سر پھٹول کے حق میں نہیں ہیں مگر ملک کی غالب اکثریت کے جذبات کا احترام بھی ضروری ہے اور اسلامی عقائد کی حفاظت بھی فرض ہے۔ مرزا محمود کی ایک تعریف کرنی پڑتی ہے کہ بعض مرزائیوں نے اس کے خلاف سخت کتابیں لکھیں۔ اس کے اخلاق و اعمال کو بھیانک رنگ میں پیش کرتے ہوئے چیلنج بازی کی مگر اس نے ان کے خلاف کوئی تشدد نہیں کیا اور نہ ہی ایسی کتابوں کے مندرجات پر بحث کی۔

مرزا محمود نے ایک انقلابی کام بھی کیا، کہ وہ تمام تر مسلمانوں کو کافر کہتے اور لکھتے رہے۔ ان کے بچوں تک کے جنازوں کو منع کیا۔ مگر تحریک ختم نبوت کے وقت انکوائری کورٹ میں اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ مرزا غلام احمد کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ اس سے بہت سے مرزائیوں یا مرزائی نوازوں کو فائدہ پہنچا۔ کیونکہ یہ ایک بہت بڑی تبدیلی تھی، جو عقائد میں کسی طرح برداشت نہیں ہوسکتی۔ اگو یا مرزا ناصر احمد مرزا غلام احمد کو نبوت کا درجہ دینے سے انکار کر دیں تو پھر باقی تمام عقائد و اقوال کے باوجود مودودی صاحب مرزائیوں کو مسلمانوں میں ملنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ جیسے کہ انہوں نے اپنے عدالتی بیان میں لکھا ہے۔ اگرچہ خود مودودی صاحب کا اہلسنت والجماعت مسلمانوں میں ملنا زیر بحث ہے۔

(غلام غوث)

مودودی، امریکہ اور ایک عیسائی معلمہ

ہم نے اخبار ترجمان اسلام میں متعدد بار مودودی صاحب کے امریکہ سے خاص تعلقات کے بارہ میں چند سوالات کئے۔ مگر مودودی صاحب کو ان کے جوابات کی جرأت نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ صدارتی انتخاب کا وقت آپہنچا۔ اس وقت سرکاری افسروں حتیٰ وزیروں نے اس بات کی تصدیق کی کہ مودودی پارٹی کا تعلق امریکہ کے ملکوں سے ہے۔ ملک کے بعض محب وطن لوگوں کی رائے تھی کہ مس فاطمہ جناح کے الیکشن میں بھی امریکہ اور اس کے ایجنٹ اس لئے دلچسپی لے رہے تھے۔ کہ محمد ایوب خاں صاحب کو چین دوستی کی سزا دی جاسکے۔ بہرحال اس میں ان کو ناکامی ہوئی اب بعض یورپین سیاست دانوں اور فلاسفروں کے کہنے کے مطابق پاکستان پر حملہ میں بھی امریکہ نے کھلم کھلا بھارت کی حمایت کی ہے۔ ان حالات میں ہر سچے محب وطن نے امریکی پالیسی کے خلاف احتجاج کیا۔ اس کی مذمت کی اور چین کی ہمدردی کی تعریف کی اور اس کا شکریہ ادا کیا۔ مگر مودودی اور اس کی پارٹی نے اب بھی امریکہ دوستی کو نبھایا ہے

پچھلے دنوں ملتان میں غالباً اسلامی جمعیۃ الطلبہ کا عام جلسہ تھا۔ جس میں مودودی صاحب شریک تھے۔ اس میں تمام ملکوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ مگر چین کا نام لینا پسند نہ کیا گیا کیا اس کے ماتحت امریکہ کی ناراضگی کا خیال تھا۔

مودودی اور اس کی پارٹی کو پروپیگنڈے کے فن میں اور عوام کو الو بنانے میں بڑا ملکہ حاصل ہے۔ اس نیک آدمی نے جب دیکھا کہ میرے اسلام کی حقیقت اب کھل چکی ہے تو اس نے سیاسی اپوزیشن پارٹی سے مل کر اپنا نام اچھالا۔ اور جب ان تلوں میں بھی تیل نہ رہا اور ادھر بھارت سے جنگ شروع ہوگئی آپ جھٹ بمعہ یاروں کے کنونشن لیگ سے جا چمٹے۔ حکومت کو بھی پروپیگنڈے کی ضرورت تھی۔ آپ اس طرح ریڈیو سے بھی جا چمٹے ہم خوش ہیں کہ کل تک جو کنونشن لیگ کے فرشتے کو بھی برداشت نہ کر سکتے تھے۔ اب راہ راست پر آگئے۔ مگر ہم نے ان کے کارکنوں کے غلط پروپیگنڈے کو بری طرح محسوس کیا کہ یہ تو اس طرح تمام سرکاری ذرائع کو اپنی شہرت اور اپنے الحاد کی اشاعت کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ ان پچھلے دنوں میں اس گمراہ اعظم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ صحابہ پر جو کیچڑ اچھالا اور جو چھینٹیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پھینکی ہیں۔ اس کو مسلمانوں کی غیرت برداشت نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ جہاد کشمیر کو فتح و نصرت سے ختم کرے تو قوم اس سے پوچھے گی کہ کیا تمہارا مقصد بھی یہ تھا کہ اس طرح مسلمانوں میں خطرناک سر پھٹول پیدا کر کے دشمن طاقتوں کو فائدہ پہنچایا جائے۔ جیسے حیدرآباد (سندھ) میں ایک عیسائی معلمہ نے مسلمان لڑکیوں کے سامنے قرآن پاک کے اوراق نیچے پھینکے۔ جس کا شہر میں چرچا ہوا۔ مسلمان سروں پر کفن باندھ کر ہزاروں کی تعداد میں آئے۔ حکام کو امن قائم رکھنے کے لئے گولی چلانے پر سوچنا پڑا۔ اگر ایسا ہو جاتا تو جنگ شروع ہونے سے پہلے پہل ملک بھر میں حکومت پاکستان کے خلاف یہ طوفان کھڑا کیا جاتا کہ قرآن کی توہین ہو رہی ہے اور مسلمانوں کو گولیوں سے بھی مارا جاتا ہے۔ مگر وہاں کے ایس پی نے بڑے تدبر سے حالات پر قابو پالیا۔ اللہ تعالیٰ اس قسم کے ارادوں اور شریروں سے ملک و ملت کو محفوظ رکھے۔ آمین!

ملتان جمعیۃ علماء اسلام کا نیا دفتر

جمعیۃ علماء اسلام مجلس احرار اسلام اور وفاق المدارس کے دفتر لوہاری گیٹ سابقہ دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں منتقل ہوگئے ہیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر کوٹلہ تولے خاں روڈ نئی تعمیر شدہ عمارت میں تبدیل ہوگیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر کا ہفتہ وار اجلاس نئے دفتر میں منعقد ہوا جس میں طے پایا کہ ہر جمعۃ المبارک کو نماز صبح کے بعد دفتر میں جماعت کا اجلاس منعقد ہوا کرے گا۔ عنقریب دفتر کا باقاعدہ افتتاح ہوگا۔ (محمد یعقوب شیخ ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان)

ہدیۂ تبریک

میں دارالعلوم المدنیہ چنیوٹ ضلع جھنگ کا ایک طالب علم ہوں، میں نے امسال پنجاب یونیورسٹی میں دارالعلوم کی جانب سے شریک ہو کر فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ یہ محض فضل خداوندی اور اساتذہ کرام کی پرزور محنت اور بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے لہٰذا میں دارالعلوم کے اساتذہ کرام و طلبہ و دیگر احباب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ میری اس کامیابی پر جن کرم فرماؤں نے مجھے مبارکباد کے خطوط لکھے ہیں میں بذریعہ ترجمان اسلام ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (محمد سیف الرحمٰن نسیم سابق متعلم دارالعلوم المدنیہ چنیوٹ)

اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیات طیبہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

حالات و واقعات حقائق کی روشنی میں

(احمد حسین کمال)

(قسط اول)

بعض تاریخی تذکارکی یہ عجوبہ نگاری بھی بڑی ہی حیرت ناک ہے کہ جو بلند پایہ شخصیتیں اسلام کا علم لے کر وادی عرب سے نکلیں اور اسے روم، ایران، مصر کی آخری حدود تک پہنچایا۔ افریقہ و ایشیا کے وسط پر لہرایا اور لاطینی یورپ کے عین پہلو میں جا گاڑا ان ہی بلند پایہ شخصیتوں سے ان تذکاروں میں بعض ایسی ناکردنی و اختراعی باتیں بھی منسوب کر دی گئی ہیں جن سے ان کے دامن عظمت پر کریہہ و سیاہ دھبے پھیلے ہوئے نظر آنے لگتے ہیں اور اس سے زیادہ عجوبۂ روزگار ہمارے زمانہ کے ان بزعم خود غلط اسلامی اہل قلم کی نگارشات ہیں جو اپنے زور تحریر سے مسلمانوں کو اور ساری دنیا کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ واقعی یہ شخصیتیں نعوذ باللہ ایسا ہی عمل و کردار رکھنے والی تھیں۔

حال ہی میں صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شخصیتوں سے متعلق مودودی صاحب نے جو ناگوار سلسلہ بحث شروع کیا تھا۔ وہ بھی اسی قبیل کی ایک کارگذاری تھی۔ اس قسم کی تحریروں سے بجا طور پر یہ اندیشہ کیا جاسکتا ہے کہ صحابۂ کرام کے حالات و واقعات و سیرت و کردار سے واقفیت نہ رکھنے والے اشخاص اور سرسری مطالعہ رکھنے والے لوگ متعدد شکوک و شبہات کا شکار بن جائیں اور صحابۂ کرام کے بارے میں سوء ظن کی معصیت میں مبتلا ہو جائیں۔ مودودی صاحب کی تحریرات کا جواب تو کافی و ضروری حد تک ترجمان اسلام کے صفحات پر آچکا ہے۔ لیکن عام و مستقل واقفیت و تعارف پیدا کرانے کے لئے ہم ترجمان اسلام میں صحابۂ کرام کی مختصر سوانح کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں تاکہ ان کی مجموعی سیرت و کردار کا علم ہر شخص کو ہو جائے اور وہ اس کی روشنی میں خود ہی اندازہ کر لے کہ کیا اس عمل و کردار کے لوگ ایسی ناروا باتوں کے مرتکب بھی ہوسکتے ہیں۔ جنہیں بزعم خویش تاریخی حوالوں سے آراستہ کرکے پیش کیا گیا ہے۔

اس سلسلہ کا آغاز ہم ان محترم صحابۂ کرام کے حالات سے ہی کرتے ہیں جنہیں مودودی صاحب نے اپنی قلمی تنقیدات کا اولین و بے دردانہ ہدف بنایا ہے۔ چنانچہ آج کی صحبت میں **حضرت عمرو بن عاص** رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا تذکرہ کیا جاتا ہے (ہم نے اس سلسلۂ مضمون کے لئے اولین ماخذ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ و آثار صحابہ کو بنایا ہے اس کے بعد تاریخ و سیر کے بیانات کو لیا ہے)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ "بنو سہم" کے خاندان سے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں اس خاندان کو قریش کے سیاسی نظام میں مقدمات فیصل کرنے کا منصب حاصل تھا۔

آپ کی پیدائش "واقعہ فیل" سے ۶ سال بعد ہوئی۔ واقعہ فیل ۵۷۵ء میں ہوا تھا آپ نے بچپن میں ہی پڑھنے لکھنے میں کافی مہارت حاصل کر لی تھی۔ آپ کے والد کا نام "عاص" تھا۔ نوجوانی میں ہی آپ نے متعدد دور دراز ممالک کے سفر کئے تھے۔ تجارت کو ذریعہ معاش بنایا تھا اور اونچے تجار میں شمار کئے جاتے تھے۔

ابتداء میں آپ بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے شدید مخالف رہے اور یہ سلسلۂ مخالفت غزوۂ خندق تک جاری رہا۔ اس کے بعد آپ حبشہ گئے۔ حبشہ جاکر شاہ حبشہ نجاشی سے درخواست کی کہ وہ ان مسلمانوں کے قائد کو جو یہاں حبشہ میں مقیم ہیں میرے حوالے کردے۔ اس لئے کہ یہ ہمارے دشمن ہیں اور میں اسے قتل کرکے اپنا انتقام لینا چاہتا ہوں"۔

قبول اسلام کا پہلا محرک

نجاشی نے انکار کیا اور ساتھ ہی یہ زور لفظوں میں کہا۔ کہ "اے عمرو، تم ایسے شخص کے ایلچی کو قتل کرنے کے لئے مجھ سے مانگتے ہو، جس کے پاس وحی لے کر ناموس اکبر آتا ہے جو موسیٰ کے پاس آتا تھا۔ اے عمرو تم پر افسوس ہے۔ تم میرا کہا مانو، اور ان کی اطاعت کر لو۔ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں۔ اور جس طرح موسیٰ فرعون پر غالب آئے تھے۔ اسی طرح وہ بھی اپنے مخالفوں پر غالب آجائیں گے۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۴ سیرت ابن ہشام ۲/۳۱۴، اسد الغابہ ۷/۱۰۰)

بیعت اسلام

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اسی وقت نجاشی کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرلی دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اسی وقت سے اسلام کی صداقت پر غور کرنا شروع کر دیا اور وہاں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر بیعت کرنے کے ارادے سے مدینہ ہو گئے۔ راستہ میں خالد بن ولید بھی مل گئے۔ اتفاق سے وہ بھی اسی ارادے سے مدینہ جا رہے تھے۔ اور جا کر یکے بعد دیگرے دونوں نے بیعت کرلی۔ (مسند احمد بن حنبل ج ۴ حد ۱۹۸۔ صحیح مسلم ۱/۲۲۔ ابن ہشام ۲/۳۱۵ انوار الباری ۲/۱۳۳۔

بیعت کے بعد حضور نے حاضرین مجلس سے فرمایا:-

"اے لوگو! مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے نکال کر تمہاری طرف پھینک دیے ہیں"۔

ہجرت

یہ واقعہ فتح مکہ سے پہلے کا ہے۔ بیعت کرکے واپس آئے اور پھر ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے گئے۔

جہاد و غزا کے لئے تقرر

مدینہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جہاد و سرایا کے اہم ترین کاموں پر مامور فرما دیا

سریۂ ذات السلاسل

سب سے پہلے آپ کی سرکردگی میں تین سو مہاجرین و انصار پر مشتمل ایک قافلہ بلی و عذرہ کی طرف دعوت اسلام کیلئے بھیجا جس میں جمعیت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ کو بھی دو سو کے جتھہ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی معیت میں روانہ فرما دیا۔

اہل قبیلہ نے بجائے دعوت اسلام سننے کے جنگ کرنا شروع کر دی۔ آپ نے سب کو شکست دی اور اسلام کا پیغام ان قبائل کی آخری حدوں تک پہنچا دیا (سلاسل ایک چشمہ کا نام ہے جہاں یہ معرکہ وقوع میں آیا تھا)

اس جنگ میں حضرت عمرو بن عاص نے اپنی فوجوں کو رات کے وقت آگ جلانے اور روشنی کرنے سے منع کر دیا تھا۔ تاکہ دشمن ہماری تعداد، قوت وغیرہ کا اندازہ نہ لگا سکے۔ گویا آج کل کی اصطلاح کا یہ وہ بلیک آؤٹ تھا۔ جو فی زمانہ تمام محاذات جنگ پر احتیاطاً اختیار کیا جاتا ہے اور شہری آبادیوں میں بھی خطرہ کے وقت دشمن کے حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس اہم جنگی و دفاعی تدبیر کے سب سے پہلے موجد حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اس طریقہ کو بڑا سراہا۔ (زاد المعاد ۲/۴۷۔ طبقات وغیرہ)

سریہ سواع

اس کے بعد ایک اور سخت مہم "قبیلہ بنو ہذیل" کے بت خانہ اور بڑے دیوتا "سواع" کو مسمار کرنے کے لئے جو مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو منتخب فرمایا۔ چنانچہ آپ نے اسے جاکر پاش پاش کر دیا۔ (ابن خلدون ۳/۱۷۱ - ابن اثیر ۲/۲۷۳)

محصل خراج و زکوٰۃ

اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو خراج و زکوٰۃ کی وصولی پر مامور فرمایا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ بحرین ..... عذرہ، جذام جوس، فزارہ وغیرہ گئے اور وہاں سے وصولیاں کرکے آنحضرت کی خدمت میں پیش کرتے رہے (طبری ۱/۱۹۱)

سفارت عمان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام کارناموں سے نہایت خوش و مطمئن ہوئے۔ اور آپ کو عمان کے دو رئیسوں جیفر و عباد کے پاس اپنا سفیر خاص بنا کر روانہ کر دیا۔ (فتوح البلدان ۱/۱۲۴) عمان مشرقی عرب کا علاقہ ہے اور خلیج فارس پر واقع ہے۔

آپ کی کوششوں سے دونوں بھائی مسلمان ہو گئے اور تمام باشندگان عمان نے اسلام قبول کرلیا (زاد المعاد ۳/۱۸۹-۱۹۳)

اس کامیابی کے بعد مدینہ واپس آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے خوش ہوئے اور آپ کو عمان کا گورنر مقرر کرکے بھیج دیا دربار رسالت سے آپ کو اسلام کا صاحب تدبیر کا خطاب عطا فرمایا گیا (قاموس الاصفیاء)

(آپ تا حیات نبوی عمان کی گورنری) پر فائز رہے۔

(اسد الغابہ)

(باقی آئندہ)

۱۳ر نومبر کو بوقت ملاقات صدر مملکت کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب و حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے ۵۰۰۰/- روپیے کی رقم دفاعی فنڈ میں دستی طور پر مزید پیش کی

সাপ্তাহিক PHONE No. 67715 WEEKLY REGD. L. No. 7131

তরজুমানেইসলাম TARJUMAN-E-ISLAM

লাহোর LAHORE Price 13 Paisa

جلد ۸ | جمعہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۵ء مطابق ۲۵ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ

ہفتۂ امداد مہاجرین

آزاد کشمیر میں جمعیت کے امدادی کیمپ

کشمیر کے مہاجرین اور مصیبت زدہ مسلمانوں کے لئے ملک کے درد مند لوگ جس طرح سے کام کر رہے ہیں وہ قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے بعض علماء اور بعض کارکنوں کے طریق کار کے پیش نظر دو جگہ میں اپنی نگرانی میں امدادی کیمپ کھول دیئے ہیں (جہاں ہم سامان پہنچاتے رہیں گے اور وہاں ہمارے کارکن موجود رہیں گے اپنے ہاتھ سے مستحقین میں کپڑے، رضائیاں وغیرہ سامان تقسیم کرینگے) ایک حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی (خلیفہ حضرت لاہوری) کے زیر نگرانی میرپور (آزاد کشمیر) ہیں جہاں پچاس ہزار مصیبت زدہ مہاجرین آئے ہیں۔ دوسرا راولپنڈی محلہ کرتار پورہ مدرسہ فرقانیہ میں حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب و مولانا عبدالستار صاحب کی زیر نگرانی جہاں سے راولا کوٹ یا مظفرآباد کو بھجوا کر مستحقین کی امداد کی جاسکے گی۔

یہ تکلیف کا وقت ہے اور یہ تکلیف عرصہ تک جاری رہے گی۔ حضرت مولانا درخواستی صاحب مدظلہ العالی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور مدظلہ کا حکم ہے کہ تمام علماء اور ارکان جمعیۃ اپنی اپنی جگہ رضائیاں، لحاف، کپڑے (ہر طرح کے) جوتے، صابن، کمبل، کھیس وغیرہ جمع کر کے براہ راست راولپنڈی کے مذکورہ کیمپ میں اور جہلم کے حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی کے پاس روانہ کرتے رہیں۔

اس کام کے لئے حضرت مفتی صاحب نے حکم دیا ہے کہ ماہ رجب کا آخری ہفتہ ۲۴ رجب سے تیس ۳۰ رجب تک مقرر کر کے گویا ہفتۂ مہاجرین منایا جائے۔ اس میں تمام گرد و نواح میں بھی کام کیا جائے۔

(غلام غوث ناظم عمومی)

حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب کی

اپیل

تمام مسلمانوں کو معلوم ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ہر ضرورت کے وقت اسلام اور اہل اسلام کی خدمات کے لئے آگے آتی ہے اور اس کے مخلص کارکن اور علماء حق اخباری پروپیگنڈہ اور سرکاری حوصلہ افزائی کے بغیر محض حق کی خاطر ہر ممکن خدمت کرنے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ اس جنگ کے موقع پر بھی جہادی خدمات میں انہوں نے ملک بھر میں سب سے زیادہ خدمت کی ہے۔ اور دفاعی فنڈ میں نیز دوسرے تمام کاموں میں سرکاری حکام اور قومی کارکنوں سے بغیر نام و نمود کے تعاون کیا ہے۔ مشرقی پاکستان کی صرف ضلع سلہٹ کی جمعیۃ نے اپنے ۲۰ عربی مدرسوں میں سے ہر ایک کے ذمہ سو سو روپے لگائے ہیں اور دیگر طریقوں سے وہاں کے علماء بھی کام کر رہے ہیں۔

بہرحال یہ رجب مبارک کا مہینہ ہے۔ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام حضرت بزرگوار لاہوری قدس سرہ کی یادگار ہے اور اسلام کی پشت پناہ ہے۔ اس مبارک مہینے میں جتنا ممکن ہو سکے جمعیۃ کی تنظیم اور مرکزی اخراجات کے لئے مرکزی دفتر میں رقوم بھیج کر اپنا فرض ادا کریں۔

(محمد عبیداللہ انور عفی عنہ)

مزید فراہم شدہ رقوم

— مسجد ... مزنگ لاہور حضرت مولانا منظور الحق صاحب، رضائیاں ۴ عدد، تکیہ ۱ عدد، زنانہ سوٹ ۱ عدد، ... ۱ عدد، کھیس ۲ عدد — ۳۰۷ — ۰ اطلاع

— مولانا نور احمد صاحب بستی محمد اکرم چک ... گھیانی چشتیاں، بہاولنگر — ۲۰ — ۸۰ وصول

— مولانا عبدالجلیل صاحب، منڈہ کرک ضلع کوہاٹ معہ ۲ پگڑی — ۲۷ — ۲۴ ،،

— ایک صاحب جو نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے کھیس ۱ عدد، کمبل ۱ عدد، تکیہ ۱ عدد — ۱۰ — ۰ ،،

— مہابت خاں صاحب خطیب مسجد دارالعلوم گلی ... فرید گنج لکھیور — ۲۰ — ۰ ،،

— سیٹھ گڑیا عبدالماجد معرفت حافظ محمد اعظم گوندلوی گلی سید حسن شاہ، حاکم رائے گوجرانوالہ — ۱۰ — ۰ ،،

— حاجی محمد دین صاحب رکن جمعیۃ معرفت جمعیۃ علماء اسلام قصور — ۹۰ — ۰ ،،

— ملک عبداللہ صاحب کشمیری بازار لاہور — کپڑے دو جوڑے زنانہ

— قاری نذیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد گمٹی بازار لاہور — ۵ — ۰ ،،

— گمٹالہ تحصیل شکرگڑھ مولانا محمد مغفور صاحب امیر جمعیۃ گمٹالہ۔ بچاس بستر — ۸۰۰ — ۰ اطلاع

سمبڑیال مولانا نذیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سمبڑیال — ۶۰۰ — ۰ ،،

— جامع مسجد بوہڑی والی محلہ نیکا پورہ شہر سیالکوٹ مولانا حبیب اللہ صاحب کی تحریک پر — ۵۴۰ — ۰ ،،

— جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ معرفت حکیم عمرانی صاحب۔ سامان بھی جمع کیا جا رہا ہے — ۲۰۰ — ۰ وصول

— خواجہ نذیر احمد صاحب کراچی — ۱۰۰ — ۰ ،،

میزان	۲۷۳۰ — ۴
سابقہ میزان	۳۳۷۵۰ — ۱۵
کل میزان	۱۳۵۴۸۰ — ۱۹

حافظ محمد اسحاق صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں — ۱۰ — ۰

کل میزان — ۱۳۵۴۹۰ — ۱۹

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں